إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

الحمد لله الذي وفقني لطبع هذ الكتب الصحيح لمسلم بعد ان رايت اهل المطابع قد
كسلوا في صحة كتابته وطباعته فشمرت لاداء حقوقه من صحة الكتابة والطباعة مالا فرين عليه
فاني بعون الله العظيم بحمد ـــــــ يمر يئس الناظرين

الصحیح المسلم

وَمَعَهٗ

شرح الکامل للنووی

- اس مسلم کی صحت ٹھیک ٹھیک قرآن شریف کی طرز پر کمال تک پہنچائی گئی ہے۔ اس مقصد کے لئے اپنی ذات کے علاوہ فنِ صحت اور علم حدیث کے تین بہترین عالم مقرر کئے گئے جنہوں نے مسلم کے سابقہ دو مطبوعہ نسخوں اور ایک نسخہ مصری کا مقابلہ کرکے ان کی اغلاط کو درست کیا اور ایک صحیح اصل تیار کی۔ تب اس تصحیح شدہ اصل سے ہم نے اپنی مسلم کی کتابت بہترین اور صحت کے ساتھ لکھنے والے کاتبوں سے کرائی۔ پھر کاپیوں اور پروفوں کی صحت میں نہایت جانفشانی سے کام لیا۔
- ہم نے اس مسلم میں احتمالی نسخوں کے تمام الفاظ کو بین السطور کی بجائے صحیح بخاری کی طرز پر واضح علامات و نشانات دے کر اس کے حاشیہ پر درج کیا ہے۔
- امام نوویؒ نے جہاں جہاں مذاہب کی تحقیق کی ہے وہاں نہایت تحقیق کے ساتھ ہم نے امام اعظمؒ کے مذہب کے دلائل بروئے احادیث، متن و شرح سے الگ حاشیہ پر چڑھا دیئے ہیں۔

غرضکہ صحیح مسلم کی بہتری کی بابت جس قدر کوشش ممکن تھی اُس سے دوگنی عمل میں لائی گئی۔

یقین ہے کہ آج تک اس قدر صحیح خوشخط اور کامل اہتمام کے ساتھ نہ مسلم کسی جگہ چھپی اور نہ آئندہ چھپنے کی امید ہے۔

خادم العلماء والمشائخ نور محمد

ناشر

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ۔ کراچی ۱

ومعہ حاشیۃ علیہ للامام ابی الحسن السندی

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

الحمد لله الذي وفق لطبع هذا الكتب الصحيح المسمى بعد ان رأيت اهل المطابع قد
كسلوا في صحة كتابته وطباعته فشمرت لاداء حقوقه من صحة الكتابة والطباعة فالا مزيد عليه
فاني بعون الله العظيم تحريته من تيسر الناظرين

سوانح الحيات للامام مسلم

هو الامام ابو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري من بني قشير قبيلة من العرب معروفة النيسابوري امام اصحاب الحديث
اجمعوا على جلالته وامامته وعلو مرتبته روي عنه انه قال صنفت الصحيح من ثلثمائة الف حديث مسموعة وهي اربعة الاف باسقاط المكرر
واعلى اسانيده ما يكون بينه وبين النبي صلى الله عليه وسلم اربعة وسائط ولد بنيسابور وتوفي بها يوم الاثنين وقت العصر لخمس بقين من رجب سنة احدى وستين ومائتين قال النووي رحمه الله من حقق نظره في صحيح مسلم رحمه الله واطلع على ما اودعه في اسانيده

الجلد الثاني من
صحيح مسلم

وشرحه المسمى بـ
إكمال إكمال المعلم للنووي

وتوفيه وتحسن تسماه وبالله اعتصم واليه اتوسل الطرفي واختصارها هو ضبط مشكلها واتقان رسمها وعد ذلك ومقاصد من المحاسن والاعجوبات خلوا انه امام
لا يجهله من بعد عصره وقل من يستاوي بان ابنه من اهل وقته وعصره ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم

وبهامشه شرح السندي

فهو الشيخ نور الدين ابو الحسن محمد بن عبد الهادي السندي ثم المدني الحنفي المتوفى سنة ١١٣٨ هـ

مولانا النولوي احمد علي المحدث السهارنفوري ثم

خادم العلماء والمشايخ نور محمد تقبل جهودهم وفقه الله الرشد والسداد

ناشران

قديمي كتب خانه

مقابل آرام باغ - كراچي

الطبعة الاولى - دهلي ١٣٤٩ هـ - ١٩٣٠ م

الطبعة الثانية - كراچي ١٣٧٥ هـ - ١٩٥٦ م

وَمَعَهُ حَاشِيَةٌ عَلَيْهِ لِلْإِمَامِ أَبِي الْحَسَنِ السِّنْدِيِّ

طبعه قديمي كتب خانه بالاتفاق مع نور محمد - اصح المطابع - كارخانه تجارت كتب

صحیح مسلم کی صحت کی بابت ہماری کوشش

اور سابقہ مطبوعہ مسلموں کی اغلاط

آج سے قبل ہندوستان کے مختلف مطابع میں مسلم چھپی اور شائع ہوگئی ہمنے بغرض صحتِ اصل ان سبکو مع نسخہ مصری جمع کیا پھر صحتِ اصل کے لئے تین نسخوں کا انتخاب کیا یعنی مسلم مطبوعہ مصر مسلم مطبوعہ انصاری دہلی ۱۳۰۹ھ اور مسلم مجتبائی دہلی ۱۳۱۹ھ جو مولوی عبدالاحد صاحب مرحوم کی حیات میں طبع ہوئی تھی اور اب ناپید ہے مسلم مطبوعہ مصر صحیح تھی مگر اس سے کاتب کو کتابت میں دشواری تھی اور صحت میں مسلم مطبوعہ انصاری مجتبائی سے افضل تھی اسوجہ سے کتابت کے لئے اسکو اصل مسودہ تجویز کیا گیا اور ترکیب یہ کیگئی کہ فن صحت اور علم حدیث کے تین بہترین عالم بخرچ زر کثیر اس مطلب کے لئے مقرر کئے گئے کہ یہ تینوں آمنے سامنے بیٹھیں اور انمیں سے ہر ایک کے پاس ایک ایک نسخہ رہے اور ایک انصاری کو پڑھے باقی اسکے ساتھ ساتھ غور سے اپنی اپنی کتاب میں دیکھتے جائیں اور جہاں فرق پائیں اسکو انصاری میں درست کرتے جائیں تاکہ صحتِ اصل کے بعد اس سے کتابت کی جائے اس اشتہار کے لکھتے وقت انصاری اور مجتبائی دونوں میرے آگے موجود ہیں انمیں سے انصاری میں کم مجتبائی میں زیادہ الفاظ جو غلط ہیں یا کتابت سے رہ گئے ہیں انمیں سے طوالتِ عبارت سے بچنے کی خاطر صرف چند مقام بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیں تاکہ آپکو یہ امر ثابت ہو جائے کہ ہم نے مسودہ اور اپنی مسلم کی صحت میں کسقدر کوشش کی ہے۔ مثلاً (۱) مسلم جلد اوّل صفحہ ۶۶ شرح نووی کی سطر ۱۳ وقیل عبداللہ بن عمرو بن العاصی یہاں مجتبائی میں عمر العاصی ہے جو غلط ہے (۲) ایضاً صفحہ ہذا و سطر متصل و قولہم ابن مرادۃ یہاں مجتبائی میں ان مرادۃ ہے جو غلط ہے (۳) مسلم جلد اوّل صفحہ ۹۵ شرح نووی سطر ۱۵ میں قولہ دوم سے پہلے جو مشھورتان کا لفظ ہے اسکے آگے ایک قولہ مع نووی کی کامل عبارت کے جو نصف سطر کے قریب ہے مجتبائی میں لکھنے سے رہگیا ہے جو غلط ہے (۴) مسلم جلد اول صفحہ ۱۰۷ شرح نووی کی سب سے آخری سطر کے آخری الفاظ والمنافقون وھن ہیں مگر انکے بعد محتاجات سے لیکر فصار کانہ تک نصف سطر سے زائد عبارت مجتبائی میں لکھنے سے رہگئی ہے جو غلط ہے (۵) مسلم جلد ثانی صفحہ ۱۹۹ شرح نووی سطر ۲۵ مجتبائی میں فسطاط بالتاء وفسطاط لکھا گیا ہے جو غلط ہے صحیح فسطاط فستاط بالتاء وفساط ہے (۶) مسلم جلد ثانی صفحہ ۲۳ شرح نووی سطر ۱۳ والعاھۃ تعدی بطبعھا لا بفعل اللہ مگر یہاں مجتبائی میں لا یفعل اللہ ہے جو غلط ہے (۷) مسلم جلد ثانی صفحہ ۲۵۹ شرح نووی سطر ۶ فی الصحیحین و لا یمکن ترکہ و لا تاویل لہ یہاں مجتبائی میں وتاویل لہ ہے جو غلط ہے (۸) مسلم جلد ثانی صفحہ ۳۸۵ شرح نووی سطر ۲ لم تصرحوا ما بتحریمہم یہاں مجتبائی میں لم تصرحوا ما بتحریمہم ہے جو غلط ہے (۹) مسلم جلد ثانی صفحہ ۳۸۵ شرح نووی سطر ۹ (آیت قرآن) لنبلوکم حتی نعلم الخ یہاں کہ کی جگہ انصاری و مجتبائی ہر دو میں ھم ہے جو اس مقام پر ایسا ہونا غلط ہے یہ آیت سورۂ محمدؐ کی ہے غرض کہ اس قسم کی غلطیاں بہت زیادہ ہیں مگر یہاں اندراج کی گنجائش نہیں ہے اور مسودہ میں جو ہمنے ان غلطیوں پر نشان لگائے ہیں وہ ہمارے دفتر میں محفوظ ہے مسلم مجتبائی میں یہ غلطیاں زیادہ ہیں کیونکہ وہ انصاری سے نقل کی گئی تھی اور کتابت کیوقت اس قسم کے الفاظ مسلم مجتبائی میں آنے اور نقل سے رہ گئے ہیں حالانکہ وہی الفاظ مسلم انصاری میں موجود ہیں۔

اس بات کو معلوم کرکے ناظرین کو افسوس ہوگا کہ ان غلطیوں کے سوا جنپر ہم نے مسودہ میں نشان لگائے ہیں جنمیں سے سات آٹھ کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے اور بھی انکے متن و شرح میں کافی غلطیاں موجود ہیں وہ یہ کہ جب انکی کاپیوں اور پروفوں کی کامل صحت مالکان مطابع سے نہ ہوسکی اور جب کتاب غلط چھپ گئی تو انہوں نے اسکے آخر میں غلط نامے لگا دیئے مسلم مطبوعہ انصاری دہلی ۱۳۰۹ھ جلد اول کا غلط نامہ مظہر ہے کہ اس کی جلد اول میں ایکسو بارہ (۱۱۲) غلطیاں اور مسلم مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱۳۱۹ھ جو مولوی عبدالاحد صاحب مرحوم کی حیات میں چھپی تھی اور اب ناپید ہے اسکی جلد اول کے غلط نامہ سے ظاہر ہے کہ اس میں دو سو بائیس (۲۲۲) غلطیاں موجود ہیں اور درحقیقت ان غلط ناموں کے لگانیسے اہل علم کو نفع بھی نہیں پہونچتا اسکا ثبوت یہ کہ میں نے برائے نقل و درستی اصل یہ ہر دو نسخے مدرسہ حسین بخش دہلی سے عاریۃً حاصل کئے جن میں سے ایک تقریباً ۳۹ برس اور دوسرا ۲۹ برس سے درس نظامی میں داخل ہے مگر کسی طالب علم نے ان غلطیوں کو غلط ناموں سے درست نہیں کیا اور ہمیشہ غلط پڑھتے چلے آئے ہیں اور اگر انصاف کوئی چیز ہے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلام میں قرآن شریف اور بخاری کے بعد جو مسلم کا مرتبہ ہے اسکا حق مالکان مطابع نے ادا نہیں کیا اور معمولی کتابوں کی طرح سے اسکو اس نوبت تک پہونچا دیا کہ اسکے آخر میں غلط نامے لگانے پڑے مگر یہ ضرور ہے کہ ہندوستان کے دیگر تمام مطابع سے انکی مطبوعہ مسلم بدرجہا بہتر تھی جسکو اہل علم نے بنظر استحسان دیکھا تھا مگر افسوس کہ ان تاریخوں کی طبع شدہ مسلمان ہر دو مطابع میں بالکل ختم ہوگئی ہے چونکہ مسلم مطبوعہ انصاری نسبتہً صحت میں بہت بہتر تھی اسلئے میں نے اسکو اپنی مسلم کی کتابت کے لئے اصل مسودہ قرار دیکر بیان مندرجہ بالا کے مطابق اس کی صحت کرائی اور جب غلط نامے اور جدید غلطیوں کی اغلاط کامل طور پر صحیح کردی گئیں تب اس سے اپنی مسلم کی کتابت بہترین اور صحت کیساتھ لکھنے والے کاتبوں سے شروع کرائی پھر کاپیوں اور پروفوں کی صحت میں نہایت جانفشانی سے کام لیا اور اس مطلب کے لئے بے دریغ روپیہ خرچ کیا دیگر تاجران کتب کیطرح سے بخل یا کفایت شعاری سے ہرگز کام نہ لیا اسکی صحت کے لئے اپنی ذات کے علاوہ دہلی کے بہترین عالم جو علم حدیث اور فن صحت میں یکتائے روزگار ہیں مقرر کئے گئے اور انہوں نے اسکی صحت ٹھیک ٹھیک قرآن شریف کی طرز پر کمال تک پہونچادی اور طباعت کے لئے اعلیٰ انتظام سے کام لیا گیا سابق مطبوعہ مسلموں میں ایک بڑا نقص یہ بھی تھا کہ آجتک دیگر مطابع والے بوجہ کاہلی و سستی لکیر کے فقیر بنکر مکھی پر مکھی مارتے ہوئے احتمالی نسخوں کو بین السطور میں غیر واضح علامات کیساتھ چھاپتے چلے جاتے تھے جن سے متن کی وضاحت برباد ہوجاتی تھی مگر ہمنے اس اپنی مسلم میں احتمالی نسخوں کے تمام الفاظ کو صحیح بخاری کے احتمالی نسخوں کے الفاظ کی طرز پر شناخت کی کامل علامات و نشانات دیکر اسکے حاشیہ پر درج کیا جسکی اہل علم کو مدت سے آرزو تھی اور امام نوویؒ نے جہاں جہاں مذاہب کی تحقیق کی ہے وہاں نہایت تحقیق کیساتھ ہم نے امام اعظمؒ کے مذہب کے دلائل ہر دو احادیث متن و شرح سے الگ اسکے حاشیہ پر چڑھائے ہیں غرضکہ مسلم کی بہتری کی بابت جسقدر کوشش ممکن تھی اس سے دوگنی عمل میں لائی گئی یقین ہے کہ ہندوستان میں آجتک اسقدر صحیح و نشخط اور کامل اہتمام کے ساتھ نہ مسلم کسی جگہ چھپی اور نہ آئندہ چھپنے کی امید ہے اسکی قدر و تلاش اہل علم کو اسوقت ہوگی جب یہ ہمارے یہاں ختم ہوجائیگی کیونکہ آج سے کچھ زمانہ قبل اہل مطابع حدیث کی کتابوں کو محض زرکشی کے خیال سے ہی نہیں چھاپتے تھے بلکہ کچھ ثواب آخرت کا خیال کرتے ہوئے صحت و طباعت کی بہتری کا خیال بھی رکھتے تھے مگر موجودہ زمانہ میں محض زرکشی کا خیال عام ہوگیا ہے ہم نے جو اسکی بہتری پر بہت بڑی رقم خرچ کی اور جانفشانی سے کام لیا اور سکا نتیجہ آپکے آگے ہے دیگر مطابع سے اسکی بہتری پر تقریباً ہماری دوگنی لاگت خرچ ہوگئی۔

خادم العلما والمشائخ نور محمد نقشبندی
چشتی ۳۰ صفر المظفر ۱۳۴۹ھ مطابق ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۳۰ء

ناشر

قدیمی کتب خانہ ◉ آرام باغ مقابل ◉ کراچی

قدیمی کتب خانہ نے نور محمد کارخانہ تجارتِ کتب کے ساتھ ایک معاہدہ کے تحت طبع کیا

فهرس الجلد الثانى من صحيح مسلم مع شرحه للنووى

صفحة	مضمون
٢	**كتاب البيوع**
〃	**باب** ابطال بيع الملامسة والمنابذة
〃	**باب** بطلان بيع الحصاة والبيع الذى فيه غرر
〃	**باب** تحريم بيع حبل الحبلة
٣	**باب** تحريم بيع الرجل على بيع اخيه وسومه على سومه وتحريم النجش وتحريم التصرية
٤	**باب** تحريم تلقى الجلب
〃	**باب** تحريم بيع الحاضر للبادى
〃	**باب** حكم بيع المصراة
٥	**باب** بطلان بيع المبيع قبل القبض
٦	**باب** تحريم بيع صبرة التمر المجهولة القدر
〃	**باب** ثبوت خيار المجلس للمتبايعين
٧	**باب** من يخدع فى البيع
〃	**باب** النهى عن بيع الثمار قبل بدو صلاحها بغير شرط القطع
٨	**باب** تحريم بيع الرطب بالتمر الا فى العرايا
١٠	**باب** من باع نخلا عليها ثمر
〃	**باب** النهى عن المحاقلة والمزابنة وعن المخابرة وبيع الثمرة قبل بدو صلاحها وعن بيع المعاومة وهو بيع السنين
١١	**باب** كراء الارض
١٤	**كتاب المساقاة والمزارعة**
١٥	**باب** فضل الغرس والزرع
١٦	**باب** وضع الجوائح
〃	**باب** استحباب الوضع من الدين
١٧	**باب** من ادرك ما باعه عند المشترى وقد افلس فله الرجوع فيه
〃	**باب** فضل انظار المعسر والتجاوز فى الاقتضاء من الموسر والمعسر
١٨	**باب** تحريم مطل الغنى وصحة الحوالة واستحباب قبولها اذا احيل على ملى
〃	**باب** تحريم بيع فضل الماء الذى يكون بالفلاة ويحتاج اليه لرعى الكلاء وتحريم منع بذل له وتحريم بيع ضراب الفحل
١٩	**باب** تحريم ثمن الكلب وحلوان الكاهن ومهر البغى والنهى عن بيع السنور
٢٠	**باب** الامر بقتل الكلاب وبيان نسخه وبيان تحريم اقتنائها الا لصيد او زرع او ماشية ونحو ذلك

صفحة	مضمون
٢٢	**باب** حل اجرة الحجامة
〃	**باب** تحريم بيع الخمر
٢٣	**باب** تحريم بيع الخنزير والميتة والاصنام
〃	**باب** الربا
٢٨	**باب** اخذ الحلال وترك الشبهات
〃	**باب** بيع البعير واستثناء ركوبه
٣٠	**باب** جواز اقتراض الحيوان واستحباب توفيته خيرا مما عليه
〃	**باب** جواز بيع الحيوان بالحيوان من جنسه متفاضلا
٣١	**باب** الرهن وجوازه فى الحضر كالسفر
〃	**باب** السلم
〃	**باب** تحريم الاحتكار فى الاقوات
٣٢	**باب** النهى عن الحلف فى البيع
〃	**باب** الشفعة
〃	**باب** غرز الخشب فى جدار الجار
〃	**باب** تحريم الظلم وغصب الارض وغيرها
٣٣	**باب** قدر الطريق اذا اختلفوا فيه
〃	**كتاب الفرائض**
〃	**فصل** لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم
٣٤	**فصل** الحقوا الفرائض باهلها فما ابقت فهو لاولى رجل ذكر
〃	**فصل** فى الكلالة
٣٥	**فصل** فى اداء الدين قبل الوصية والارث وان من كان مديونا ولم يترك وفاء لدينه لا يصلى عليه الامام زجرا
٣٦	**كتاب الهبات**
〃	**باب** كراهة شراء الانسان ما تصدق به ممن تصدق عليه
٦٠	**باب** تحريم الرجوع فى الصدقة والهبة بعد القبض الا ما وهب لولده وان سفل
〃	**باب** كراهة تفضيل بعض الاولاد فى الهبة
٦١	**باب** العمرى
٦٢	**كتاب الوصية**
〃	**باب** وصول ثواب الصدقات الى الميت
〃	**باب** ما يلحق الانسان من الثواب بعد وفاته
٦٣	**باب** الوقف

صفحة	مضمون
٦٣	**باب** حد السرقة ونصابها
٦٤	**باب** قطع السارق الشريف وغيره والنهى عن الشفاعة فى الحدود
٦٥	**باب** حد الزنا
٧١	**باب** حد الخمر
٧٢	**باب** قدر اسواط التعزير
٧٣	**باب** الحدود كفارات لاهلها
〃	**باب** جرح العجماء والمعدن والبئر جبار
٧٤	**كتاب الاقضية**
〃	**باب** اليمين على المدعى عليه
〃	**باب** وجوب الحكم بشاهد ويمين
〃	**باب** بيان ان حكم الحاكم لا يغير الباطن
٧٥	**باب** قضية هند
〃	**باب** النهى عن كثرة المسائل من غير حاجة والنهى عن منع وهات وهو الامتناع من اداء حق لزمه وطلب ما لا يستحقه
٧٦	**باب** بيان اجر الحاكم اذا اجتهد فاصاب او اخطأ
〃	**باب** كراهة قضاء القاضى وهو غضبان
٧٧	**باب** نقض الاحكام الباطلة ورد محدثات الامور
〃	**باب** بيان خير الشهود
〃	**باب** اختلاف المجتهدين
〃	**باب** استحباب اصلاح الحاكم بين الخصمين
٧٨	**كتاب اللقطة**
٨٠	**باب** تحريم حلب الماشية بغير اذن مالكها
〃	**باب** الضيافة ونحوها
٨١	**باب** استحباب المواساة بفضول المال
〃	**باب** استحباب خلط الازواد اذا قلت والمواساة فيها
	كتاب الجهاد والسير
	باب جواز الاغارة على الكفار الذين بلغتهم دعوة الاسلام من غير تقدم اعلامهم بالاغارة
	باب تامير الامام الامراء على البعوث ووصيته اياهم باداب الغزو وغيرها
	باب تحريم الغدر
	باب جواز الخداع فى الحرب
	باب كراهة تمنى لقاء العدو والامر بالصبر

صفحة	مضمون
٤٢	**باب** ترك الوصية لمن ليس له شئ يوصى فيه
٤٤	**كتاب النذر**
٤٦	**كتاب الايمان**
〃	**باب** النهى عن الحلف بغير الله تعالى
〃	**باب** ندب من حلف يمينا فرأى غيرها خيرا منها ان يأتى الذى هو خير ويكفر عن يمينه
٤٨	**باب** اليمين على نية المستحلف
٤٩	**باب** الاستثناء فى اليمين وغيرها
٥٠	**باب** النهى عن الاصرار فى اليمين فيما يتاذى به اهل الحالف مما ليس بحرام
〃	**باب** نذر الكافر وما يفعل فيه اذا اسلم
٥١	**باب** صحبة المماليك
٥٤	**باب** جواز بيع المدبر
〃	**كتاب القسامة والمحاربين والقصاص والديات**
〃	**باب** القسامة
٥٧	**باب** حكم المحاربين والمرتدين
٥٨	**باب** ثبوت القصاص فى القتل بالحجر وغيره من المحددات والمثقلات وقتل الرجل بالمرأة
〃	**باب** الصائل على نفس الانسان وعضوه اذا دفعه الموصول عليه فاتلف نفسه او عضوه لا ضمان عليه
〃	**باب** اثبات القصاص فى الاسنان وما فى معناها
٥٩	**باب** ما يباح به دم المسلم
٦٠	**باب** بيان اثم من سن القتل
〃	**باب** الجناية بالدماء فى الاخرة وانها اول ما يقضى فيه بين الناس يوم القيمة
〃	**باب** تغليظ تحريم الدماء والاعراض والاموال
〃	**باب** صحة الاقرار بالقتل وتمكين ولى القتيل من القصاص واستحباب طلب العفو منه
٦٢	**باب** دية الجنين ووجوب الدية فى قتل الخطأ وشبه العمد على عاقلة الجانى
٦٣	**كتاب الحدود**

صفحہ	مضمون
۸۴	باب استحباب الدعاء بالنصر عند لقاء العدو
〃	باب تحریم قتل النساء والصبیان فی الحرب
〃	باب جواز قتل النساء والصبیان فی البیات من غیر تعمد
۸۵	باب جواز قطع اشجار الکفار وتحریقها
〃	باب تحلیل الغنائم لهذه الامة خاصة
〃	باب الانفال
۸۶	باب استحقاق القاتل سلب المقتول
۸۹	باب التنفیل وفداء المسلمین بالاسارٰی
〃	باب حکم الفیٔ
۹۲	باب کیفیة قسمة الغنیمة بین الحاضرین
۹۳	باب الامداد بالملائکة فی غزوة بدر واباحة الغنائم
〃	باب ربط الاسیر وحبسه وجواز المن علیه
۹۴	باب اجلاء الیهود من الحجاز
۹۵	باب جواز قتال من نقض العهد وجواز انزال اهل الحصن علی حکم حاکم عدل من اهل الحکم
۹۶	باب المبادرة بالغزو وتقدیم اهم الامرین المتعارضین
〃	باب رد المهاجرین الی الانصار منائحهم من الشجر والثمر حین استغنوا عنها بالفتوح
۹۷	باب جواز الاکل من طعام الغنیمة فی دار الحرب
〃	باب کتب النبی صلی الله علیه وسلم الی ملک الشام یدعوه الی الاسلام
۹۹	باب کتب النبی صلی الله علیه وسلم الی ملوک الکفار یدعوهم الی الاسلام
〃	باب غزوة حنین
۱۰۱	باب غزوة طائف
۱۰۲	باب غزوة بدر
〃	باب فتح مکة
۱۰۴	باب صلح الحدیبیة
۱۰۶	باب الوفاء بالعهد
۱۰۷	باب غزوة الاحزاب
〃	باب غزوة احد
۱۰۸	باب اشتداد غضب الله علی من قتله رسول الله صلی الله علیه وسلم
〃	باب ما لقی النبی صلی الله علیه وسلم من اذی المشرکین والمنافقین
۱۱۰	باب قتل ابی جهل
〃	باب قتل کعب بن الاشرف طاغوت الیهود
۱۱۱	باب غزوة خیبر
۱۱۲	باب غزوة الاحزاب وهی الخندق
۱۱۳	باب غزوة ذی قرد وغیرها

صفحہ	مضمون
۱۱۶	باب قول الله تعالٰی وهو الذی کف ایدیهم عنکم الآیة
〃	باب غزوة النساء مع الرجال
〃	باب النساء الغازیات یرضخ لهن ولا یسهم والنهی عن قتل صبیان اهل الحرب
۱۱۸	باب عدد غزوات النبی صلی الله علیه وسلم
〃	باب غزوة ذات الرقاع
۱۱۹	باب کراهة الاستعانة فی الغزو بکافر الا لحاجة او کونه حسن الرای فی المسلمین
	کتاب الامارة
〃	باب الناس تبع لقریش والخلافة فی قریش
۱۲۰	باب الاستخلاف وترکه
〃	باب النهی عن طلب الامارة والحرص علیها
۱۲۱	باب کراهة الامارة بغیر ضرورة
〃	باب فضیلة الامیر العادل وعقوبة الجائر والحث علی الرفق بالرعیة والنهی عن ادخال المشقة علیهم
۱۲۲	باب غلظ تحریم الغلول
۱۲۳	باب تحریم هدایا العمال
۱۲۴	باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة وتحریمها فی المعصیة
۱۲۶	باب الامر بملازمة جماعة المسلمین عند ظهور الفتن وفی کل حال وتحریم الخروج من الطاعة ومفارقة الجماعة
۱۲۸	باب حکم من فرق امر المسلمین وهو مجتمع
〃	باب اذا بویع لخلیفتین
〃	باب وجوب الانکار علی الامراء فیما یخالف الشرع وترک قتالهم ما صلوا ونحو ذلک
۱۲۹	باب خیار الائمة وشرارهم
〃	باب استحباب مبایعة الامام الجیش عند ارادة القتال وبیان بیعة الرضوان تحت الشجرة
۱۳۰	باب تحریم رجوع المهاجر الی استیطان وطنه
〃	باب المبایعة بعد فتح مکة علی الاسلام والجهاد والخیر وبیان معنی لا هجرة بعد الفتح
۱۳۱	باب کیفیة بیعة النساء

صفحہ	مضمون
۱۳۲	باب البیعة علی السمع والطاعة فیما استطاع
〃	باب بیان سن البلوغ
〃	باب النهی ان یسافر بالمصحف الی ارض الکفار اذا خیف وقوعه بایدیهم
۱۳۲	باب المسابقة بین الخیل وتضمیرها
〃	باب فضیلة الخیل وان الخیر معقود بنواصیها
۱۳۳	باب ما یکره من صفات الخیل
〃	باب فضل الجهاد والخروج فی سبیل الله
۱۳۴	باب فضل الشهادة فی سبیل الله تعالٰی
〃	باب فضل الغدوة والروحة فی سبیل الله
۱۳۵	باب بیان ما اعد الله للمجاهد فی الجنة من الدرجات
〃	باب من قتل فی سبیل الله کفرت خطایاه الا الدین
〃	باب فی بیان ان ارواح الشهداء فی الجنة وانهم احیاء عند ربهم یرزقون
〃	باب فضل الجهاد والرباط
۱۳۶	باب بیان الرجلین یقتل احدهما الآخر یدخلان الجنة
۱۳۷	باب من قتل کافرا ثم سدد
〃	باب فضل الصدقة فی سبیل الله تعالٰی وتضعیفها
〃	باب فضل اعانة الغازی فی سبیل الله بمرکوب وغیره وخلافته فی اهله بخیر
۱۳۸	باب حرمة نساء المجاهدین واثم من خانهم فیهن
۱۵۵	باب سقوط فرض الجهاد عن المعذورین
〃	باب ثبوت الجنة للشهید
۱۳۹	باب من قاتل لتکون کلمة الله هی العلیا فهو فی سبیل الله
۱۴۰	باب من قاتل للریاء والسمعة استحق النار
〃	باب بیان قدر ثواب من غزا فغنم ومن لم یغنم
〃	باب قوله صلی الله علیه وسلم انما الاعمال بالنیة وانه یدخل فی الغزو وغیره من الاعمال
۱۴۱	باب استحباب طلب الشهادة فی سبیل الله تعالٰی
〃	باب ذم من مات ولم یغز ولم یحدث نفسه بالغزو
۱۴۱	باب ثواب من جلس عن الغزو لعذر او عذر آخر
〃	باب فضل الغزو فی البحر
〃	باب فضل الرباط فی سبیل الله عزوجل
〃	باب بیان الشهداء
۱۴۳	باب فضل الرمی والحث علیه وذم من علمه ثم نسیه

صفحہ	مضمون
۱۴۳	باب قوله صلی الله علیه وسلم لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق لا یضرهم من خالفهم
〃	باب مراعاة مصلحة الدواب فی السیر والنهی عن التعریس فی الطریق
〃	باب السفر قطعة من العذاب واستحباب تعجیل المسافر الی اهله بعد قضاء شغله
〃	باب کراهة الطروق وهو الدخول لیلا لمن ورد من سفر
۱۴۵	کتاب الصید والذبائح وما یؤکل من الحیوان
〃	باب الصید بالکلاب المعلمة والرمی
۱۴۷	باب تحریم اکل کل ذی ناب من السباع وکل ذی مخلب من الطیر
۱۴۷	باب اباحة میتات البحر
۱۴۹	باب تحریم اکل لحم الحمر الانسیة
۱۵۰	باب اباحة اکل لحم الخیل
〃	باب اباحة الضب
۱۵۲	باب اباحة الجراد
〃	باب اباحة الارنب
〃	باب اباحة ما یستعان به علی الاصطیاد والعدو وکراهة الخذف
〃	باب الامر باحسان الذبح والقتل وتحدید الشفرة
۱۵۳	باب النهی عن صبر البهائم
	کتاب الاضاحی
〃	باب وقتها
〃	باب سن الاضحیة
〃	باب استحباب استحسان الضحیة وذبحها مباشرة بلا توکیل والتسمیة والتکبیر
۱۵۶	باب جواز الذبح بکل ما انهر الدم الا السن والظفر وسائر العظام
۱۵۷	باب بیان ما کان من النهی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث فی اول الاسلام وبیان نسخه واباحته الی متی شاء
〃	باب الفرع والعتیرة
۱۵۹	باب نهی من دخل علیه عشر ذی الحجة وهو یرید التضحیة ان یاخذ من شعره واظفاره شیئا
〃	باب تحریم الذبح لغیر الله تعالٰی ولعن فاعله
۱۶۱	**کتاب الاشربة**
〃	باب تحریم الخمر وبیان انها تکون من عصیر العنب ومن التمر والبسر والزبیب وغیرها مما یسکر
۱۶۳	باب تحریم تخلیل الخمر
〃	باب تحریم التداوی بالخمر وبیان انها لیست

صفحه	مضمون
١٦٣	**باب** بيان ان جميع ما ينبذ مما يتخذ من النخل والعنب يسمى خمرا
"	**باب** كراهة انتباذ التمر والزبيب مخلوطين
١٦٤	**باب** النهى عن الانتباذ فى المزفت والدباء والحنتم والنقير وبيان انه منسوخ وان اليوم حلال ما لم يصر مسكرا
١٦٧	**باب** بيان ان كل مسكر خمر وان كل خمر حرام
١٦٨	**باب** عقوبة من شرب الخمر اذا لم يتب منها بمنعه اياها فى الآخرة
"	**باب** اباحة النبيذ الذى لم يشتد ولم يصر مسكرا
١٦٩	**باب** جواز شرب اللبن
١٧٠	**باب** استحباب تخمير الاناء الخ
١٧١	**باب** آداب الطعام والشراب واحكامهما
١٧٣	**باب** فى الشرب قائما
١٧٤	**باب** كراهة التنفس فى نفس الاناء و استحباب التنفس ثلاثا خارج الاناء
"	**باب** استحباب ادارة الماء واللبن ونحوهما على يمين المبتدى .
١٧٥	**باب** استحباب لعق الاصابع الخ
١٧٦	**باب** ما يفعل الضيف اذا تبعه غير من اضاف صاحب الطعام واستحباب الاذن لصاحب الطعام للتابع
"	**باب** جواز استتباع غيره الى دار من يثق برضاه بذلك ويتحقق تحققا تاما واستحباب الاجتماع الى الطعام
١٨٠	**باب** جواز اكل الملقى واستحباب لعق القصعة والاصابع
١٨٠	**باب** استحباب وضع النوى خارج التمر واستحباب دعاء الضيف لاهل الطعام وطلب الدعاء من الضيف الصالح واجابته الى ذلك
"	**باب** اكل القثاء بالرطب
"	**باب** استحباب تواضع الاكل وصفة قعوده
١٨١	**باب** نهى لاكل مع جماعة عن قران تمرتين ونحوهما فى لقمة الا باذن اصحابه
١٨١	**باب** فى ادخار التمر ونحوه من الاقوات للعيال
"	**باب** فضل تمر المدينة
"	**باب** فضل الكمأة ومداواة العين بها
١٨٢	**باب** فضيلة الاسود من الكبأث
١٨٣	**باب** فضيلة الخل والتادم به
١٨٣	**باب** اباحة اكل الثوم وانه ينبغى لمن اراد خطاب الكبار تركه وكذا ما فى معناه
"	**باب** اكرام الضيف وفضل ايثاره
١٨٦	**باب** فضيلة المواساة فى الطعام القليل وان طعام الاثنين يكفى الثلاثة ونحو ذلك
"	**باب** المؤمن ياكل فى معا واحد والكافر ياكل فى سبعة امعاء
١٨٧	**باب** لا يعيب الطعام
"	**كتاب اللباس والزينة**
"	**باب** تحريم استعمال اوانى الذهب والفضة فى الشرب وغيره على الرجال والنساء
١٨٨	**باب** تحريم استعمال اناء الذهب والفضة على الرجال والنساء الخ
١٩٣	**باب** اباحة لبس الحرير للرجل اذا كان به حكة اونحوها
"	**باب** النهى عن لبس الرجل الثوب المعصفر
"	**باب** فضل لباس الثياب الخبرة
"	**باب** التواضع فى اللباس والاقتصار على الغليظ منه الخ
١٩٤	**باب** جواز اتخاذ الانماط
"	**باب** كراهة ما زاد على الحاجة من الفراش واللباس
"	**باب** تحريم جر الثوب خيلاء وبيان حد ما يجر ازاره اليه وما يستحب
١٩٥	**باب** تحريم التبختر فى المشى مع اعجاب بثيابه
"	**باب** تحريم خاتم الذهب على الرجال ونسخ ما كان من اباحته فى اول الاسلام
١٩٧	**باب** استحباب لبس النعال وما فى معناها
"	**باب** استحباب لبس النعال فى اليمنى اولا والخلع من اليسرى اولا وكراهة المشى فى نعل واحدة
١٩٨	**باب** النهى عن اشتمال الصماء والاحتباء فى ثوب واحد كاشفا بعض عورته وحكم الاستلقاء على ظهره رافعا احدى رجليه على الاخرى
"	**باب** نهى الرجل عن التزعفر
١٩٩	**باب** استحباب خضاب الشيب بصفرة او حمرة وتحريمه بالسواد
"	**باب** تحريم تصوير صورة الحيوان وتحريم اتخاذ ما فيه صورة غير ممتهنة بالفرش ونحوه وان الملائكة عليهم السلام لا يدخلون بيتا فيه صورة وكلب
٢٠٢	**باب** كراهة الكلب والجرس فى السفر
٢٠٢	**باب** اباحة اكل الثوم وانه ينبغى لمن اراد خطاب الكبار تركه وكذا ما فى معناه
"	**باب** اكرام الضيف وفضل ايثاره
٢٠٣	**باب** فضيلة المواساة فى الطعام القليل وان طعام الاثنين يكفى الثلاثة ونحو ذلك
"	**باب** المؤمن ياكل فى معا واحد والكافر ياكل فى سبعة امعاء
٢٠٤	**باب** لا يعيب الطعام
"	**كتاب اللباس والزينة**
"	**باب** تحريم استعمال اوانى الذهب والفضة فى الشرب وغيره على الرجال والنساء
٢٠٥	**باب** تحريم استعمال اناء الذهب والفضة على الرجال والنساء الخ
٢٠٦	**باب** اباحة لبس الحرير للرجل اذا كان به حكة اونحوها
"	**باب** النهى عن لبس الرجل الثوب المعصفر
"	**باب** فضل لباس الثياب الخبرة
"	**باب** التواضع فى اللباس والاقتصار على الغليظ منه الخ
٢٠٧	**باب** جواز اتخاذ الانماط
٢٠٨	**باب** كراهة ما زاد على الحاجة من الفراش واللباس
"	**باب** تحريم جر الثوب خيلاء وبيان حد ما يجر ازاره اليه وما يستحب
"	**باب** تحريم التبختر فى المشى مع اعجاب بثيابه
"	**باب** تحريم خاتم الذهب على الرجال ونسخ ما كان من اباحته فى اول الاسلام
٢١٠	**باب** استحباب لبس النعال وما فى معناها
"	**باب** استحباب لبس النعال فى اليمنى اولا والخلع من اليسرى اولا وكراهة المشى فى نعل واحدة
٢١١	**باب** النهى عن اشتمال الصماء والاحتباء فى ثوب واحد كاشفا بعض عورته وحكم الاستلقاء على ظهره رافعا احدى رجليه على الاخرى
٢١٢	**باب** نهى الرجل عن التزعفر
"	**باب** استحباب خضاب الشيب بصفرة او حمرة وتحريمه بالسواد
٢١٣	**باب** تحريم تصوير صورة الحيوان وتحريم اتخاذ ما فيه صورة غير ممتهنة بالفرش ونحوه وان الملائكة عليهم السلام لا يدخلون بيتا فيه صورة وكلب
"	**باب** كراهة قلادة الوتر فى رقبة البعير
٢١٤	**باب** النهى عن ضرب الحيوان فى وجهه ووسمه فيه
"	**باب** جواز وسم الحيوان غير الادمى فى غير الوجه وندبه فى نعم الزكوة والجزية
"	**باب** كراهة القزع
"	**باب** النهى عن الجلوس فى الطرقات واعطاء الطريق حقه
"	**باب** تحريم فعل الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة والنامصة والمتنمصة والمتفلجات للحسن المغيرات خلق الله تعالى
٢١٥	**باب** النساء الكاسيات العاريات المائلات المميلات
"	**باب** النهى عن التزوير فى اللباس وغيره والتشبع بما لم يعط
	كتاب الآداب
"	**باب** النهى عن التكنى بابى القاسم وبيان ما يستحب من الاسماء
٢١٧	**باب** كراهة التسمية بالاسماء القبيحة وبنافع ونحوه
"	**باب** استحباب تغيير الاسم القبيح الى حسن وتغيير اسم برة الى زينب وجويرية ونحوهما
"	**باب** تحريم التسمى بملك الاملاك او بملك الملوك
"	**باب** استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله الى صالح يحنكه الخ
٢١٨	**باب** جواز تكنية من لم يولد له ولتكنية الصغير
"	**باب** جواز قوله لغير ابنه يا بنى واستحبابه للملاطفة
"	**باب** الاستيذان
٢١٩	**باب** كراهة قول المستأذن انا اذا قيل من هذا
"	**باب** تحريم النظر فى بيت غيره
"	**باب** نظر الفجأة
	كتاب السلام
٢٢٠	**باب** يسلم الراكب على الماشى والقليل على الكثير
٢٢١	**باب** من حق الجلوس على الطريق رد السلام
٢٢٢	**باب** حق المسلم للمسلم السلام
٢٢٣	**باب** النهى عن ابتداء اهل الكتاب بالسلام وكيف يرد عليهم
٢١٤	**باب** استحباب السلام على الصبيان
٢١٥	**باب** جواز جعل الاذن رفع حجاب اوغيره من العلامات
"	**باب** اباحة الخروج للنساء لقضاء حاجة الانسان
"	**باب** تحريم الخلوة بالاجنبية والدخول عليها
٢١٦	**باب** بيان انه يستحب لمن رأى خاليا بامرأة الخ
٢١٧	**باب** من اتى مجلسا فوجد فرجة فجلس فيها والا ورائهم
"	**باب** تحريم اقامة الانسان من الموضع المباح الذى سبق اليه
"	**باب** اذا قام من مجلسه ثم عاد فهو احق به
٢١٨	**باب** منع المخنث من الدخول على النساء الاجانب
"	**باب** جواز ارداف المرأة الاجنبية اذا اعيت فى الطريق
٢١٩	**باب** تحريم مناجاة الاثنين دون الثالث بغير رضاه
"	**باب** الطب والمرض والرقى
٢٢١	**باب** السحر
٢٢٢	**باب** السم
"	**باب** استحباب رقية المريض
٢٢٣	**باب** استحباب الرقية من العين والنملة والحمة والنظرة
٢٢٤	**باب** جواز اخذ الاجرة على الرقية بالقرآن والاذكار
"	**باب** استحباب وضع يده على موضع الالم مع الدعاء
"	**باب** التعوذ من شيطان الوسوسة فى الصلاة
٢٢٥	**باب** لكل داء دواء واستحباب التداوى
٢٢٨	**باب** الطاعون والطيرة والكهانة ونحوها
٢٣٠	**باب** لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر ولا نوء ولا غول ولا يورد ممرض على مصح
٢٣١	**باب** الطيرة والفال وما يكون فى الشوم
٢٣٢	**باب** تحريم الكهانة واتيان الكهان
٢٣٣	**باب** اجتناب المجذوم ونحوه
	كتاب قتل الحيات وغيرها
٢٣٥	**باب** استحباب قتل الوزغ
٢٣٦	**باب** النهى عن قتل النمل
"	**باب** تحريم قتل الهرة

صفحہ	مضمون
۲۳۷	**باب** فضل سقی البہائم المحرمۃ واطعامہا
〃	**کتاب الالفاظ من الادب وغیرہا**
〃	**باب** النہی عن سب الدہر
〃	**باب** کراہۃ تسمیۃ العنب کرما
۲۳۸	**باب** حکم اطلاق لفظۃ العبد والامۃ والمولی والسید
〃	**باب** کراہۃ قول الانسان خبثت نفسی
۲۳۹	**باب** استعمال المسک وانہ اطیب الطیب وکراہۃ رد الریحان والطیب
〃	**کتاب الشعر**
۲۴۰	**باب** تحریم اللعب بالنردشیر
〃	**کتاب الرؤیا**
۲۴۵	**کتاب الفضائل**
〃	**باب** فضل نسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتسلیم الحجر علیہ قبل النبوۃ
〃	**باب** تفضیل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم علی جمیع الخلائق
〃	**باب** فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
۲۴۷	**باب** توکل صلی اللہ علیہ وسلم علی اللہ تعالی وعصمۃ اللہ تعالی لہ من الناس
〃	**باب** بیان مثل ما بعث بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الہدی والعلم
۲۴۸	**باب** شفقتہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امتہ ومبالغتہ فی تحذیرہم مما یضرہم
〃	**باب** ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین
۲۴۹	**باب** اذا اراد اللہ تعالی رحمۃ امۃ قبض نبیہا قبلہا
〃	**باب** اثبات حوض نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ
۲۵۲	**باب** اکرامہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتال الملائکۃ معہ صلی اللہ علیہ وسلم
〃	**باب** شجاعتہ صلی اللہ علیہ وسلم
۲۵۳	**باب** جودہ صلی اللہ علیہ وسلم
〃	**باب** حسن خلقہ صلی اللہ علیہ وسلم
〃	**باب** فی سخائہ صلی اللہ علیہ وسلم
۲۵۴	**باب** رحمتہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبیان والعیال وتواضعہ وفضل ذلک
۲۵۵	**باب** کثرۃ حیائہ صلی اللہ علیہ وسلم
〃	**باب** تبسمہ صلی اللہ علیہ وسلم وحسن عشرتہ
〃	**باب** رحمتہ صلی اللہ علیہ وسلم النساء وامرہ بالرفق بہن
۲۵۶	**باب** قربہ صلی اللہ علیہ وسلم من الناس وتبرکہم بہ وتواضعہ لہم
〃	**باب** مباعدتہ صلی اللہ علیہ وسلم للاثام واختیارہ من المباح اسہلہ وانتقامہ للہ تعالی عند انتہاک حرماتہ
〃	**باب** طیب ریحہ صلی اللہ علیہ وسلم ولین مسہ
۲۵۷	**باب** طیب عرقہ صلی اللہ علیہ وسلم والتبرک بہ
〃	**باب** صفۃ شعرہ صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ وحلیتہ
۲۵۸	**باب** شیبہ صلی اللہ علیہ وسلم
۲۵۹	**باب** اثبات خاتم النبوۃ وصفتہ ومحلہ من جسدہ صلی اللہ علیہ وسلم
۲۶۰	**باب** قدر عمرہ صلی اللہ علیہ وسلم واقامتہ بمکۃ والمدینۃ
۲۶۱	**باب** فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم
〃	**باب** علمہ صلی اللہ علیہ وسلم باللہ تعالی وشدۃ خشیتہ
〃	**باب** وجوب اتباعہ صلی اللہ علیہ وسلم
۲۶۲	**باب** توقیرہ صلی اللہ علیہ وسلم وترک اکثار سوالہ عما لا ضرورۃ الیہ ولا یتعلق بہ تکلیف وما لا یقع ونحو ذلک
۲۶۴	**باب** وجوب امتثال ما قالہ شرعا دون ما ذکرہ صلی اللہ علیہ وسلم من معایش الدنیا علی سبیل الرأی
〃	**باب** فضل النظر الیہ صلی اللہ علیہ وسلم وتمنیہ
〃	**باب** فضائل عیسی علیہ السلام
۲۶۵	**باب** من فضائل ابراہیم الخلیل صلی اللہ علیہ وسلم
۲۶۷	**باب** من فضائل موسی صلی اللہ علیہ وسلم
۲۶۸	**باب** من فضائل یوسف صلی اللہ علیہ وسلم
〃	**باب** من فضائل زکریا صلی اللہ علیہ وسلم
۲۶۹	**باب** من فضائل الخضر صلی اللہ علیہ وسلم
۲۷۲	**باب** فضائل الصحابۃ رضی اللہ عنہم
〃	**باب** من فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ
۲۷۴	**باب** من فضائل عمر رضی اللہ عنہ
۲۷۷	**باب** من فضائل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
۲۷۸	**باب** من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۲۸۰	**باب** فی فضل سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
۲۸۱	**باب** من فضائل طلحۃ والزبیر رضی اللہ عنہما
۲۸۲	**باب** من فضائل ابی عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ
〃	**باب** من فضائل الحسن والحسین رضی اللہ عنہما
۲۸۳	**باب** من فضائل زید بن حارثۃ وابنہ اسامۃ رضی اللہ عنہما
〃	**باب** من فضائل عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما
〃	**باب** من فضائل خدیجۃ رضی اللہ عنہا
۲۸۵	**باب** فضائل عائشۃ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا
۲۹۰	**باب** من فضائل فاطمۃ رضی اللہ عنہا
۲۹۱	**باب** من فضائل ام سلمۃ رضی اللہ عنہا
〃	**باب** من فضائل زینب ام المؤمنین رضی اللہ عنہا
〃	**باب** من فضائل ام ایمن رضی اللہ عنہا
〃	**باب** من فضائل ام سلیم ام انس ابن مالک وبلال رضی اللہ عنہم
۲۹۲	**باب** من فضائل عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
۲۹۴	**باب** من فضائل ابی بن کعب وجماعۃ من الانصار رضی اللہ عنہم
〃	**باب** من فضائل سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ
۲۹۵	**باب** من فضائل ابی جہمۃ سماک ابن خرشۃ رضی اللہ عنہ
〃	**باب** من فضائل عبد اللہ بن عمرو ابن حرام والد جابر رضی اللہ عنہما
〃	**باب** من فضائل جلیبیب رضی اللہ عنہ
〃	**باب** من فضائل بلال رضی اللہ عنہ
۲۹۷	**باب** من فضائل جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
۲۹۸	**باب** من فضائل عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
〃	**باب** من فضائل ابن عمر رضی اللہ عنہما
〃	**باب** من فضائل انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۲۹۹	**باب** من فضائل عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ
۳۰۰	**باب** فضائل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ
۳۰۱	**باب** من فضائل ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۳۰۲	**باب** من فضائل حاطب بن ابی بلتعۃ واہل بدر رضی اللہ عنہم
۳۰۲	**باب** من فضائل اصحاب الشجرۃ اہل بیعۃ الرضوان رضی اللہ عنہم
۳۰۳	**باب** من فضائل ابی موسی وابی عامر الاشعریین رضی اللہ عنہما
۳۰۳	**باب** من فضائل الاشعریین رضی اللہ عنہم
〃	**باب** من فضائل ابی سفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ
۳۰۴	**باب** من فضائل جعفر واسماء بنت عمیس واہل سفینتہم رضی اللہ عنہم
〃	**باب** من فضائل سلمان وبلال وصہیب رضی اللہ عنہم
۳۰۵	**باب** من فضائل الانصار رضی اللہ عنہم
۳۰۱	**باب** من فضائل غفار واسلم وجہینۃ واشجع ومزینۃ وتمیم ودوس وطی
۳۰۷	**باب** خیار الناس
〃	**باب** من فضائل نساء قریش
۳۰۸	**باب** مواخاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ رضی اللہ عنہم
〃	**باب** بیان ان بقاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم امان لاصحابہ وبقاء اصحابہ امان للامۃ
〃	**باب** فضل الصحابۃ ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم
〃	**باب** بیان معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم علی راس مائۃ سنۃ لا یبقی نفس منفوسۃ ممن ہو موجود الآن
〃	**باب** تحریم سب الصحابۃ
۳۱۱	**باب** من فضائل اویس القرنی رضی اللہ عنہ
〃	**باب** وصیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باہل مصر
〃	**باب** فضل اہل عمان
۳۱۲	**باب** ذکر کذاب ثقیف ومبیرہا
〃	**باب** فضل فارس
〃	**باب** قولہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس کابل مائۃ لا تجد فیہا راحلۃ
〃	**کتاب البر والصلۃ والادب**
〃	**باب** بر الوالدین وانہما احق بہ
۳۱۳	**باب** تقدیم بر الوالدین علی التطوع بالصلوۃ وغیرہا
۳۱۴	**باب** فضل صلۃ اصدقاء الاب والام ونحوہما
〃	**باب** تفسیر البر والاثم
۳۱۵	**باب** صلۃ الرحم وتحریم قطیعتہا
〃	**باب** تحریم التحاسد والتباغض والتدابر

صفحة	مضمون
٣١٦	باب تحريم الهجر فوق ثلثة ايام بلا عذر شرعى
〃	باب تحريم الظن والتجسس والتنافس والتناجش ونحوها
٣١٧	باب تحريم ظلم المسلم وخذله واحتقاره ودمه وعرضه ومالہ
〃	باب النهى عن الشحناء
〃	باب فضل الحب فى الله تعالى
〃	باب فضل عيادة المريض
٣١٨	باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض وحزن او نحو ذلك حتى الشوكة يشاكها
٣١٩	باب تحريم الظلم
٣٢٠	باب نصر الاخ ظالما او مظلوما
٣٢١	باب تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم
〃	باب النهى عن السباب
〃	باب استحباب العفو والتواضع
٣٢٢	باب تحريم الغيبة
〃	باب بشارة من ستر الله تعالى عليه فى الدنيا بان يستر عليه فى الاخرة
〃	باب مداراة من يتقى فحشه
〃	باب فضل الرفق
٣٢٣	باب النهى عن لعن الدواب وغيرها
〃	باب من لعنه النبى صلى الله عليه وسلم او سبه او دعا عليه وليس هو اهلا لذلك كان له زكوة واجرا ورحمة
٣٢٥	باب ذم ذى الوجهين وتحريم فعله
〃	باب تحريم الكذب وبيان ما يباح منه
〃	باب تحريم النميمة
〃	باب قبح الكذب وحسن الصدق وفضله
٣٢٦	باب فضل من يملك نفسه عند الغضب وباى شئ يذهب الغضب
٣٢٧	باب خلق الانسان خلقا لا يتمالك
〃	باب النهى عن ضرب الوجه
〃	باب الوعيد الشديد لمن عذب الناس بغير حق
٣٢٨	باب امر من مر بسلاح فى مسجد او سوق او غيرهما من المواضع الجامعة للناس ان يمسك بنصالها
〃	باب النهى عن الاشارة بالسلاح الى مسلم

صفحة	مضمون
٣٢٨	باب فضل ازالة الاذى عن الطريق
〃	باب تحريم تعذيب الهرة ونحوها من الحيوان الذى لا يؤذى
٣٢٩	باب تحريم الكبر
〃	باب النهى عن تقنيط الانسان من رحمة الله تعالى
〃	باب فضل الضعفاء والخاملين
〃	باب النهى عن قول هلك الناس
〃	باب الوصية بالجار والاحسان اليه
〃	باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء
٣٣٠	باب استحباب الشفاعة فيما ليس بحرام
〃	باب استحباب مجالسة الصالحين ومجانبة قرناء السوء
〃	باب فضل الاحسان الى البنات
〃	باب فضل من يموت له ولد فيحتسبه
٣٣١	باب اذا احب الله عبدا امر جبرئيل فاحبه واحبه اهل السماء ثم يوضع له القبول فى الارض
〃	باب الارواح جنود مجندة
〃	باب المرء مع من احب
٣٣٢	باب اذا اثنى على الصالح فهى بشرى ولا تضره
〃	**كتاب القدر**
〃	باب كيفية خلق الادمى فى بطن امه وكتابة رزقه واجله وعمله وشقاوته وسعادته
٣٣٥	باب حجاج آدم وموسى صلى الله عليهما وسلم
〃	باب تصريف الله تعالى القلوب كيف شاء
٣٣٦	باب كل شئ بقدر
〃	باب قدر على ابن آدم حظه من الزنا وغيره
٣٤٦	باب معنى كل مولود يولد على الفطرة وحكم موتى اطفال الكفار واطفال المسلمين
٣٣٨	باب بيان ان الاجال والارزاق وغيرها لا تزيد ولا تنقص عما سبق به القدر
٣٣٨	باب الايمان بالقدر والاذعان له
٣٣٩	**كتاب العلم**

صفحة	مضمون
٣٤٥	باب النهى عن اتباع متشابه القرآن والتحذير من متبعيه والنهى عن الاختلاف فى القرآن
٣٤٠	باب رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن فى آخر الزمان
٣٤١	باب من سن سنة حسنة او سيئة ومن دعا الى هدى او ضلالة
〃	**كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار**
〃	باب الحث على ذكر الله تعالى
٣٤٢	باب فى اسماء الله تعالى وفضل من احصاها
〃	باب العزم فى الدعاء ولا يقل ان شئت
〃	باب كراهة تمنى الموت لضر نزل به
٣٤٣	باب من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه
〃	باب فضل الذكر والدعاء والتقرب الى الله تعالى وحسن الظن به
〃	باب كراهة الدعاء بتعجيل العقوبة فى الدنيا
٣٤٤	باب فضل مجالس الذكر
〃	باب فضل الدعاء باللهم اتنا فى الدنيا حسنة وفى الاخرة حسنة وقنا عذاب النار
〃	باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء
٣٤٥	باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر
〃	باب استحباب الاستغفار والاستكثار منه
〃	باب التوبة
〃	باب استحباب خفض الصوت بالذكر الا فى المواضع التى ورد الشرع برفعه فيها كالتلبية وغيرها
〃	واستحباب الاكثار من قول لا حول ولا قوة الا بالله
٣٤٧	باب الدعوات والتعوذ

صفحة	مضمون
٣٤٨	باب الدعاء عند النوم
٣٤٩	باب فى الادعية
٣٥٠	باب التسبيح اول النهار وعند النوم
٣٥١	باب استجابة الدعاء عند صياح الديك
〃	باب دعاء الكرب
〃	باب فضل سبحان الله وبحمده
〃	باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب
٣٥٢	باب استحباب حمد الله تعالى بعد الاكل والشرب
〃	باب انه يستجاب للداعى مالم يعجل فيقول دعوت فلم يستجب لى
〃	باب اكثر اهل الجنة الفقراء واكثر اهل النار النساء وبيان الفتنة بالنساء
٣٥٣	باب قصة اصحاب الغار الثلاثة والتوسل بصالح الاعمال
٣٥٤	**كتاب التوبة**
٣٥٥	باب سقوط الذنوب بالاستغفار والتوبة
〃	باب فضل دوام الذكر والفكر فى امور الاخرة والمراقبة وجواز ترك ذلك فى بعض الاوقات والاشتغال بالدنيا
٣٥٦	باب سعة رحمة الله تعالى وانها تغلب غضبه
٣٥٨	باب قبول التوبة من الذنوب وان تكررت الذنوب والتوبة
〃	باب غيرة الله تعالى وتحريم الفواحش
〃	باب قوله تعالى ان الحسنات يذهبن السيات
٣٥٩	باب قبول توبة القاتل وان كثر قتله
٣٦٠	باب فى سعة رحمة الله تعالى للمؤمنين وفداء كل مسلم بكافر من النار
〃	باب حديث توبة كعب بن مالك وصاحبيه
٣٦٤	باب فى حديث الافك وقبول توبة القاذف

صفحہ	مضمون
۳۶۸	**باب** براءۃ حرم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الریبۃ
〃	**کتاب** صفۃ المنافقین و احکامھم
۳۷۰	**باب** صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار
۳۷۳	**باب** انشقاق القمر
۳۷۴	**باب** فی الکفار
〃	**باب** جزاء المؤمن بحسناتہ فی الدنیا والآخرۃ وتعجیل حسنات الکافر فی الدنیا
۳۷۵	**باب** مثل المؤمن کالزرع والمنافق والکافر کالارزۃ
〃	**باب** مثل المؤمن مثل النخلۃ
۳۷۶	**باب** تحریش الشیطان وبعثہ سرایاہ لفتنۃ الناس وان مع کل انسان قرینا
〃	**باب** لن یدخل احد الجنۃ بعملہ بل برحمۃ اللہ تعالیٰ
۳۷۷	**باب** اکثار الاعمال والاجتہاد فی العبادۃ
〃	**باب** الاقتصاد فی الموعظۃ
۳۷۸	**کتاب** الجنۃ وصفۃ نعیمہا واھلہا
۳۸۱	**باب** جھنم اعاذنا اللہ منہا
۳۸۳	**باب** فناء الدنیا وبیان الحشر یوم القیٰمۃ
۳۸۴	**باب** فی صفۃ یوم القیٰمۃ اعاننا اللہ علی اھوالہ
۳۸۵	**باب** الصفات التی یعرف بہا فی الدنیا اھل الجنۃ واھل النار
〃	**باب** عرض مقعد المیت من الجنۃ والنار علیہ واثبات عذاب القبر والتعوذ منہ
۳۸۷	**باب** اثبات الحساب
〃	**باب** الامر بحسن الظن باللہ تعالیٰ عند الموت
۳۸۸	**کتاب الفتن** واشراط الساعۃ
〃	**فصل** من اشراط الساعۃ خروج یاجوج وماجوج
〃	**فصل** یؤم ھذا البیت جیش فیخسف باولھم واٰخرھم ثم یبعثون علیٰ نیاتھم

صفحہ	مضمون
۳۸۹	**فصل** ظھور الفتن کمواقع القطر القاعد فیہا خیر من الماشی والماشی فیہا خیر من الساعی
〃	**فصل** من اکرہ علی المقاتلۃ فقتل ببوء قاتلہ باثمہ واثم ھذا ویکون من اصحاب النار
۳۹۰	**فصل** اذا التقی المسلمان بسیفیہما فالقاتل والمقتول فی النار
〃	**فصل** فی امارات الساعۃ
۳۹۱	**فصل** فی حسر الفرات عن جبل من ذھب
〃	**فصل** فی قتال الروم
۳۹۳	**فصل** فی ظھور عشر ایات
〃	**فصل** فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ان الفتنۃ ھھنا وھی حیث یطلع قرن الشیطان
۳۹۴	**فصل** فی عبادۃ الاصنام عند قرب الساعۃ
〃	**فصل** فی تمنی الرجل الموت حین تکثر الفتن لا للدین
〃	**فصل** فی عمیۃ القتل حتی لا یدری فیم قتل او قتل
〃	**فصل** فی تخریب ذی السویقتین الکعبۃ لعنہ اللہ تعالیٰ
۳۹۵	**فصل** فی قتال المسلمین قوما کان وجوھھم مجان مطرقۃ وغیرھا من العلامات القبیحۃ
〃	**فصل** فی قسم الخلیفۃ المال بغیر عد
〃	**فصل** فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ
۳۹۶	**فصل** فی ھلاک کسریٰ وقیصر
〃	**فصل** فی فتح بلدۃ جانبہا فی البر جانبہا فی البحر وھی القسطنطینیۃ
۴۱۰	**فصل** فی قتال المسلمین مع الیھود واخبار الحجر والشجر من وراءہ من الیھود
〃	**فصل** فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بین یدی الساعۃ کذابین قریبا من ثلاثین
۳۹۷	**باب** ذکر ابن صیاد
۳۹۹	**باب** ذکر الدجال
۴۰۴	**باب** قصۃ الجساسۃ

صفحہ	مضمون
۴۰۵	**باب** فی بقیۃ من احادیث الدجال
۴۰۶	**باب** فضل العبادۃ فی الھرج
〃	**باب** قرب الساعۃ
〃	**باب** ما بین النفختین
۴۰۷	**کتاب الزھد**
〃	**فصل** الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر
〃	**فصل** الدنیا اھون علی اللہ من اسک میت
〃	**فصل** لا ینبغی للانسان ان یتلھی بالتکاثر ولیس لہ من المال شیء الا ما اکل فافنیٰ او لبس فابلی او اعطی فاقتنی
〃	**فصل** لا یتبع المیت شیء الا العمل
〃	**فصل** لا ینبغی التنافس فی الدنیا وحبھا
〃	**فصل** فلینظر فی الدنیا الی من ھو اسفل منہ لا الی من ھو فوقہ حتی لا یزدری نعمۃ اللہ علیہ
۴۰۸	**فصل** فی حدیث الابرص والاقرع والاعمیٰ
〃	**فصل** لا یتمنی الملک ولا یلتفت الیہ
〃	**فصل** فی ذکر ما مضی علی الصحابۃ رضی اللہ عنہم من الزھادۃ فی الدنیا والرغبۃ فی الاٰخرۃ
۴۰۹	**فصل** فی بیان ان الاعضاء منطقۃ شاھدۃ یوم القیٰمۃ
〃	**فصل** فی بیان ان معیشۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف کانت ودعائہ لآلہ بالقوت
۴۱۰	**فصل** فی الصبر علی قلۃ ما یجد ودخول الفقراء المہاجرین الجنۃ قبل الاغنیاء اربعین خریفا
〃	**باب** النھی عن الدخول علی اھل الحجر الا من یدخل باکیا
۴۱۱	**باب** فضل الاحسان الی الارملۃ والمسکین والیتیم
〃	**باب** فضل بناء المسجد
〃	**باب** فضل الانفاق علی المساکین وابن السبیل

صفحہ	مضمون
۴۱۱	**باب** تحریم الریاء
۴۱۲	**باب** حفظ اللسان
〃	**باب** عقوبۃ من یامر بالمعروف ولا یفعلہ وینھی عن المنکر ویفعلہ
〃	**باب** النھی عن ھتک الانسان ستر نفسہ
〃	**باب** تشمیت العاطس وکراھۃ التثاؤب
۴۱۳	**باب** فی احادیث متفرقۃ
۴۱۴	**باب** النھی عن المدح اذا کان فیہ افراط وخیف منہ فتنۃ علی الممدوح
〃	**باب** التثبت فی الحدیث وحکم کتابۃ العلم
۴۱۵	**باب** قصۃ اصحاب الاخدود والساحر والراھب والغلام
〃	**باب** حدیث جابر الطویل وقصۃ ابی الیسر
۴۱۹	**باب** فی حدیث الھجرۃ ویقال لہ حدیث الرحل بالحاء
	کتاب التفسیر
۴۲۳	حاشیۃ العلامۃ السندی علی الصحیح لمسلم

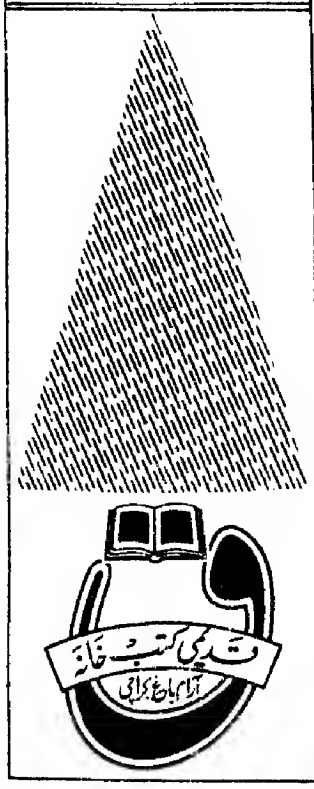

إنما يخشى الله من عباده العلموا

الحمد لله الذي وفقني لطبع هذه الكتب الصحيح المسمى بعد أن رأيت أهل المطابع قد
كسلوا في صحة كتابته وضبطه وإتقانه فشمرت لإداء حقوقه من صحة الكتابة والطباعة مالا مزيد عليه
فأني بعون الله العظيم ميسر الناظرين

سواطع الحيات للإمام مسلم

هو الإمام أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري من بني قشير قبيلة من العرب معروفة النيسابوري إمام أصحاب الحديث
اجمعوا على جلالته وإمامته وعلو مرتبته وروى عنه أنه قال صنفت الصحيح من ثلثمائة ألف حديث مسموعة وهي أربعة آلاف بأسقاط المكرر
وأعلى أسانيده ما يكون بينه وبين النبي صلى الله عليه وسلم أربعة وسائط وأنه يضم وتسعون حجة بالطريق وولد عام وفاة الشافعي سنة أربع
وتسعين ومائة وتوفي بنيسابور في رجب سنة إحدى وستين ومائتين قال النواوي رح من حقق نظره في صحيح مسلم رحمه الله وأطلع على ما أودعه في أسانيده

الجلد الثاني من

الصحيح لمسلم

وتمامه

شرح الإمام النواوي

وترتيبه وحسن نسقه وتبليغ طريقه وتلخيص الطرق واختصارها وضبط منقرضها وإيضاح غوامضه من المعاني والأسماء بأبلغ عبارة إمام
لا يلحقه من بعد عصره وقبل من يتلوه بل أنى من أهل وقته ودهره وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم

وسواطع شارحه

فهو الشيخ محيي الدين أبو زكريا يحيى بن شرف النواوي نسبة إلى نوى قرية بالشام أحد أئمة الشافعي المرجوع إليهم العالم الحقق ناصر السنة ومعمل الفتاوى ليس
لمتعصب لأحد من المذاهب الأربعة الحقد وله تصانيف كثيرة منها الروضة والمنهاج وتهذيب الأسماء واللغات وشرح مسلم هذا وشرح المهذب وغير ذلك
ولد سنة إحدى وثلاثين وستمائة وتوفي سنة ست وسبعين سنة رحمه الله علينا وعلى عباده الصالحين هذا ذكر حال المؤلف وشارحه

مولانا النواوي أحمد على المحشي السهارنفوري رح — خادم العلماء والمشايخ نور محمد (نقشبندي چشتي) وفقه الله الرؤوف لغفو

ناشران

قديمي كتب خانه
مقابل آرام باغ كراچي

الطبعة الأولى دهلي ١٣٤٩هـ - ١٩٣٠ء

الطبعة الثانية كراچي ١٣٧٥هـ - ١٩٥٦ء

ومعه حاشية عليه للإمام أبي الحسن السندي

طبعه قديمي كتب خانه بالاتفاق مع نور محمد اصح المطابع كارخانه تجارت كتب

الجلد الثانی من الصحیح لمسلم وشرحه للنواوی

بسم الله الرحمن الرحیم

کتاب البیوع

باب ابطال بیع الملامسة والمنابذة

حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی قال قرأت علی مالك عن محمد بن یحیی بن حبان عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع الملامسة والمنابذة **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وابن ابی عمر قالا نا وکیع عن سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابن نمیر وابو اسامة ح قال وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا ابی ح قال وحدثنا محمد بن المثنی قال نا عبد الوهاب کلهم عن عبید الله ابن عمر عن خبیب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله **وحدثنا** قتیبة بن سعید قال نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله **وحدثنی** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا ابن جریج قال اخبرنی عمرو ابن دینار عن عطاء بن میناء انه سمع یحدث عن ابی هریرة انه قال نهی عن بیعتین الملامسة والمنابذة اما الملامسة فان یلمس کل واحد منهما ثوب صاحبه بغیر تامل والمنابذة ان ینبذ کل واحد منهما ثوبه الی الاخر ولم ینظر واحد منهما الی ثوب صاحبه **وحدثنی** ابو الطاهر وحرملة بن یحیی واللفظ لحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی عامر بن سعد بن ابی وقاص ان اباسعید الخدری قال نهانا رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیعتین ولبستین نهی عن الملامسة والمنابذة فی البیع والملامسة لمس الرجل ثوب الاخر بیده باللیل او بالنهار ولا یقلبه الا بذلك والمنابذة ان ینبذ الرجل الی الرجل بثوبه وینبذ الاخر الیه ثوبه ویکون ذلك بیعهما عن غیر نظر ولا تراض **وحدثنیه** عمرو الناقد قال نا یعقوب بن ابراهیم بن سعد قال حدثنا ابی عن صالح عن ابن شهاب بهذا الاسناد **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عبد الله بن ادریس ویحیی بن سعید وابو اسامة عن عبید الله ح قال وحدثنی زهیر بن حرب واللفظ له قال نا یحیی بن سعید عن عبید الله قال حدثنی ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع الحصاة وعن بیع الغرر **وحدثنا** یحیی بن یحیی ومحمد ابن رمح قالا انا اللیث ح وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا اللیث عن نافع عن عبد الله عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه نهی عن بیع حبل الحبلة

کتاب البیوع

قال الازهری تقول العرب بعت بمعنی بعت ما کنت ملکته وبعت بمعنی اشتریت قال وکذلك شریت بالمعنیین قال وکل واحد بیع وبائع للثمن والثمن کل منهما مبیع وکذا قال ابن قتیبة یقول بعت الشیء بمعنی بعته وبمعنی اشتریته وشریت الشیء بمعنی اشتریته وبمعنی بعته وکذا قاله آخرون من اهل اللغة ویقال بعته وابتعته فهو مبیع ومبیوع قال الجوهری کما یقول مخیط ومخیوط قال الخلیل المحذوف من مبیع واو مفعول لانها زائدة فهی اولی بالحذف وقال الاخفش المحذوف عین الکلمة قال المازری کلاهما حسن وقول الاخفش اقیس والابتیاع الاشتراء وتبایعا وبایعته ویقال استبعته ای سالته البیع وابعت الشیء ای عرضته للبیع وبیع الشیء بکسر الباء وضمها وبوع لغة فیه وکذلك القول فی قیل وکیل **باب** ابطال بیع الملامسة والمنابذة (قوله فی الاسناد الاول مالك عن محمد بن یحیی بن حبان عن الاعرج) هکذا هو فی جمیع النسخ ببلادنا وذکر القاضی انه وقع فی نسخهم من طریق عبد الغافر الفارسی مالك عن نافع عن محمد بن یحیی بن حبان بزیادة نافع قال وهو غلط ولیس لنافع ذکر فی هذا الحدیث ولم یذکر مالك فی الموطا نافعا فی هذا الحدیث واما نهیه صلی الله علیه وسلم عن الملامسة والمنابذة فقد فسره فی الکتاب باحد الاقوال فی تفسیره والاصحاب ثلثة اوجه فی تاویل الملامسة احدها تاویل الشافعی وهو ان یاتی بثوب مطوی او فی ظلمة فیلمسه استام فیقول صاحبه بعتکه بکذا بشرط ان یقوم لمسك مقام نظرك والخیار لك اذا رایته والثانی ان یجعلا نفس اللمس بیعا فیقول اذا لمسته فهو مبیع لك والثالث ان یبیعه شیئا علی انه متی لمسه انقطع خیار المجلس وغیره وهذا البیع باطل علی التاویلات کلها وفی المنابذة ثلثة اوجه ایضا احدها ان یجعلا نفس النبذ بیعا وهو تاویل الشافعی والثانی ان یقول بعتك فاذا نبذته الیك انقطع الخیار وتلزم البیع والثالث المراد بنبذ الحصاة کما سنذکره ان شاء الله تعالی فی بیع الحصاة وهذا البیع باطل للغرر (قوله ویکون ذلك بیعهما عن غیر نظر ولا تراض) معناه بلا تامل ورضا بعد التامل والله اعلم **باب** بطلان بیع الحصاة والبیع الذی فیه غرر نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن بیع الحصاة وبیع الغرر اما بیع الحصاة ففیه ثلاث تاویلات احدها ان یقول بعتك من هذه الاثواب ما وقعت علیه الحصاة التی ارمیها او بعتك من هذه الارض من هنا الی ما انتهت الیه هذه الحصاة والثانی ان یقول بعتك علی انك بالخیار الی ان ارمی بهذه الحصاة والثالث ان یجعلا نفس الرمی بالحصاة بیعا فیقول اذا رمیت هذا الثوب بالحصاة فهو مبیع منك بکذا واما النهی عن بیع الغرر فهو اصل عظیم من اصول کتاب البیوع ولهذا قدمه مسلم ویدخل فیه مسائل کثیرة غیر منحصرة کبیع الآبق والمعدوم والمجهول وما لا یقدر علی تسلیمه وما لیس ملك البائع علیه وبیع السمك فی الماء الکثیر واللبن فی الضرع وبیع الحمل فی البطن وبیع بعض الصبرة مبهما وبیع ثوب من اثواب وشاة من شیاه ونظائر ذلك فکل هذا بیعه باطل لانه غرر من غیر حاجة وقد یحتمل بعض الغرر بیعا اذا دعت الیه حاجة کالجهل باساس الدار وکما اذا باع الشاة الحامل والتی فی ضرعها لبن فانه یصح البیع لان الاساس تابع للظاهر من الدار ولان الحاجة تدعو الیه فانه لا یمکن رؤیته وکذا القول فی حمل الشاة ولبنها وکذلك اجمع المسلمون علی جواز اشیاء فیها غرر حقیر منها انهم اجمعوا علی صحة بیع الجبة المحشوة وان لم یر حشوها ولو بیع حشوها بانفراده لم یجز واجمعوا علی جواز اجارة الدار والدابة والثوب ونحو ذلك شهرا مع ان الشهر قد یکون ثلثین یوما وقد یکون تسعة وعشرین واجمعوا علی جواز دخول الحمام بالاجرة مع اختلاف الناس فی استعمالهم الماء وفی قدر مکثهم واجمعوا علی جواز الشرب من السقاء بالعوض مع جهالة قدر المشروب واختلاف عادة الشاربین وعکس هذا واجمعوا علی بطلان بیع الاجنة فی البطون والطیر فی الهواء قال العلماء مدار البطلان بسبب الغرر والصحة مع وجوده علی ما ذکرناه وهو انه ان دعت حاجة الی ارتکاب الغرر ولا یمکن الاحتراز عنه الا بمشقة وکان الغرر حقیرا جاز البیع والا فلا وما وقع فی بعض مسائل الباب من اختلاف العلماء فی صحة البیع فیها وفساده کبیع العین الغائبة مبنی علی هذه القاعدة فبعضهم یری ان الغرر حقیر فیجعله کالمعدوم فیصح البیع وبعضهم یراه لیس بحقیر فیبطل البیع والله اعلم واعلم ان بیع الملامسة وبیع المنابذة وبیع حبل الحبلة وبیع الحصاة وعسب الفحل واشباهها من البیوع التی جاء فیها نصوص خاصة هی داخلة فی النهی عن بیع الغرر ولکن افردت بالذکر ونهی عنها لکونها من بیاعات الجاهلیة المشهورة والله اعلم **باب** تحریم بیع حبل الحبلة فیه حدیث ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع حبل الحبلة هی بفتح الحاء والباء فی الحبل وفی الحبلة قال القاضی ورواه بعضهم باسکان الباء فی الاول وهو قوله حبل وهو غلط والصواب الفتح قال اهل اللغة الحبلة هنا جمع حابل کظالم وظلمة وفاجر وفجرة وکاتب وکتبة قال الاخفش یقال حبلت المراة فهی حابل والجمع نسوة حبلة وقال ابن الانباری

وحدثنی زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی واللفظ لزهیر قالا نا یحیی وهو القطان عن عبید الله قال اخبرنی نافع عن ابن عمر قال کان اهل الجاهلیة یتبایعون لحم الجزور الی حبل الحبلة وحبل الحبلة ان تنتج الناقة ثم تحمل التی نتجت فنهاهم رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ذلک حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یبیع بعضکم علی بیع بعض حدثنا زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی واللفظ لزهیر قالا نا یحیی عن عبید الله قال اخبرنی نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یبیع الرجل علی بیع اخیه ولا یخطب علی خطبة اخیه الا ان یاذن له حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة بن سعید وابن حجر قالوا نا اسمعیل وهو ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یسم المسلم علی سوم المسلم وحدثنیه احمد بن ابراهیم الدورقی قال حدثنی عبد الصمد قال نا شعبة عن العلاء وسهیل عن ابیهما عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم ح وحدثناه محمد بن المثنی قال نا عبد الصمد قال نا شعبة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم ح قال وثنا عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة عن عدی وهو ابن ثابت عن ابی حازم عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان یستام الرجل علی سوم اخیه وفی روایة الدورقی علی سیمة اخیه وحدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یتلقی الرکبان لبیع ولا یبع بعضکم علی بیع بعض ولا تناجشوا ولا یبیع حاضر لباد ولا تصروا الابل والغنم فمن ابتاعها بعد ذلک فهو بخیر النظرین بعد ان یحلبها فان رضیها امسکها وان سخطها ردها وصاعا من تمر حدثنا عبید الله بن معاذ العنبری قال نا ابی قال نا شعبة عن عدی وهو ابن ثابت عن ابی حازم عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن التلقی وان یبیع حاضر لباد وان تسأل المرأة طلاق اختها وعن النجش والتصریة وان یستام الرجل علی سوم اخیه وحدثنیه ابو بکر بن نافع قال نا غندر ح قال وثنا محمد بن المثنی قال نا وهب بن جریر ح قال وحدثنا عبد الوارث بن عبد الصمد قال نا ابی قالوا جمیعا نا شعبة بهذا الاسناد فی حدیث غندر ووهب نهی وفی حدیث عبد الصمد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی بمثل حدیث معاذ عن شعبة وحدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن النجش

الهاء فی الحبلة للمبالغة ووافقه بعضهم واتفق اهل اللغة علی ان الحبل مختص بالآدمیات ویقال فی غیرهن الحمل یقال حملت المرأة ولدا وحبلت بولد وحملت الشاة سخلة ولا یقال حبلت قال ابو عبید لا یقال لشیء من الحیوان حبل الا ما جاء فی هذا الحدیث واختلف العلماء فی المراد بالنهی عن بیع حبل الحبلة فقال جماعة هو البیع بثمن مؤجل الی ان تلد الناقة ویلد ولدها وقد ذکر مسلم فی هذا الحدیث هذا التفسیر عن ابن عمر وبه قال مالک والشافعی ومن تابعهم وقال آخرون هو بیع ولد الناقة الحامل فی الحال وهذا تفسیر ابی عبیدة معمر بن المثنی وصاحبه ابی عبید القاسم بن سلام وآخرین من اهل اللغة وبه قال احمد بن حنبل واسحق بن راهویه وهذا اقرب الی اللغة لکن الراوی هو ابن عمر وقد فسره بالتفسیر الاول وهو اعرف ومذهب الشافعی ومحققی الاصولیین ان تفسیر الراوی مقدم اذا لم یخالف الظاهر وهذا البیع باطل علی التفسیرین اما الاول فلانه بیع بثمن الی اجل مجهول والاجل یاخذ قسطا من الثمن واما الثانی فلانه بیع معدوم ومجهول وغیر مملوک البائع وغیر مقدور علی تسلیمه والله اعلم باب تحریم بیع الرجل علی بیع اخیه وسومه علی سومه وتحریم النجش وتحریم التصریة (قوله صلی الله علیه وسلم لا یبیع بعضکم علی بیع بعض وفی روایة لا یبیع الرجل علی بیع اخیه ولا یخطب علی خطبة اخیه الا ان یاذن له وفی روایة لا یسم المسلم) اما البیع علی بیع اخیه فمثاله ان یقول لمن اشتری شیئا فی مدة الخیار افسخ هذا البیع وانا ابیعک مثله بارخص من ثمنه او اجود منه بثمنه ونحو ذلک وهذا حرام ویحرم ایضا الشری علی شری اخیه وهو ان یقول للبائع فی مدة الخیار افسخ هذا البیع وانا اشتریه منک باکثر من هذا الثمن ونحو هذا واما السوم علی سوم اخیه فهو ان یکون قد اتفق مالک السلعة والراغب فیها علی البیع ولم یعقداه فیقول الآخر للبائع انا اشتریه وهذا حرام بعد استقرار الثمن واما السوم فی السلعة التی تباع فیمن یزید فلیس بحرام واما الخطبة علی خطبة اخیه وسوال المرأة طلاق اختها فسبق بیانهما واضحا فی کتاب النکاح وسبق هنالک ان الروایة لا یبیع ولا یخطب بالرفع علی سبیل الخبر الذی یراد به النهی وذکرنا انه ابلغ واجمع العلماء علی منع البیع علی بیع اخیه والشری علی شراه والسوم علی سومه فلو خالف وعقد فهو عاص وینعقد البیع هذا مذهب الشافعی وابی حنیفة وآخرین وقال داود لا ینعقد وعن مالک روایتان کالمذهبین وجمهورهم علی اباحة البیع والشری فیمن یزید وبه قال الشافعی وکرهه بعض السلف واما النجش فبنون مفتوحة ثم جیم ساکنة ثم شین معجمة وهو ان یزید فی ثمن السلعة لا لرغبة فیها بل لیخدع غیره ویغره لیزید ویشتریها وهذا حرام بالاجماع والبیع صحیح والاثم مختص بالناجش ان لم یعلم به البائع فان واطاه علی ذلک اثما جمیعا ولا خیار للمشتری ان لم یکن من البائع مواطاة وکذا ان کانت فی الاصح لانه قصر فی الاغترار وعن مالک روایة ان البیع باطل وجعل النهی عنه مقتضیا للفساد واصل النجش الاستثارة ومنه نجشت الصید انجشه بضم الجیم نجشا اذا استثرته سمی الناجش فی السلعة ناجشا لانه یثیر الرغبة فیها ویرفع ثمنها وقال ابن قتیبة اصل النجش الختل وهو الخداع ومنه قیل للصائد ناجش لانه یختل الصید ویحتال له وکل من استثار شیئا فهو ناجش وقال الهروی قال ابو بکر النجش المدح والاطراء وعلی هذا معنی الحدیث لا یمدح احدکم السلعة ویزید فی ثمنها بلا رغبة والصحیح الاول (قوله حدثنا شعبة عن العلاء وسهیل عن ابیهما عن ابی هریرة) هکذا هو فی جمیع النسخ عن ابیهما وهو مشکل لان العلاء هو ابن عبد الرحمن وسهیل هو ابن ابی صالح ولیس باخ له فلا یقال عن ابیهما بکسر الباء بل کان حقه ان یقول عن ابویهما وینبغی ان یعتبر الموجود فی النسخ عن ابیهما بفتح الباء الموحدة ویکون تثنیة اب علی لغة من قال هذان ابان ورایت ابین فثناه بالالف والنون او بالیاء والنون وقد سبق مثله فی کتاب النکاح واوضحناه هناک قال القاضی الروایة فیه عند جمیع شیوخنا بکسر الباء قال ولیس هو بصواب لانهما لیسا اخوین قال ووقع فی بعض الروایات عن ابویهما وهو الصواب قال وقال بعضهم فی الاول لعله عن ابیهما بفتح الباء (قوله وفی روایة الدورقی علی سیمة اخیه) هو بکسر السین واسکان الیاء وهی لغة فی السوم ذکرها الجوهری وغیره من اهل اللغة قال الجوهری ویقال انه تعالی السیمة (قوله صلی الله علیه وسلم ولا تصروا الابل) هو بضم التاء وفتح الصاد ونصب الابل من التصریة وهی الجمع یقال صری یصری تصریة وصراها یصریها تصریة فهی مصراة کغشاها یغشیها تغشیة فهی مغشاة وزکاها یزکیها تزکیة فهی مزکاة قال القاضی ورویناه فی غیر صحیح مسلم عن بعضهم لا تصروا بفتح التاء وضم الصاد من الصر قال وعن بعضهم لا تصر الابل بضم التاء من تصر یتصر بغیر واو بعد الراء وبرفع الابل علی ما لم یسم فاعله من الصر ایضا وهو ربط اخلافها والاول هو الصواب المشهور ومعناه لا تجمعوا اللبن فی ضرعها عند ارادة بیعها حتی یعظم ضرعها فیظن المشتری ان کثرة لبنها عادة لها مستمرة ومنه قول العرب صریت الماء فی الحوض ای جمعته وصری الماء فی ظهره ای حبسه فلم یتزوج قال الخطابی اختلف العلماء واهل اللغة فی تفسیر المصراة وفی اشتقاقها فقال الشافعی التصریة ان یربط اخلاف الناقة او الشاة ویترک حلبها الیومین والثلاثة حتی یجمع لبنها فیزید مشتریها فی ثمنها بسبب ذلک لظنه انه عادة لها وقال ابو عبید هو من صری اللبن فی ضرعها ای حقنه فیه واصل التصریة حبس الماء قال ابو عبید ولو کانت من الربط لکانت مصرورة او مصررة قال الخطابی وقول ابی عبید حسن وقول الشافعی صحیح وقال العرب تصر ضروع المحلوبات واستدل لصحة قول الشافعی بقول العرب لا یحسن الکر انما یحسن الحلب والصر وبقول مالک بن نویرة فقلت لقومی هذه صدقاتکم مصررة اخلافها لم تجرد قال ویحتمل ان اصل المصراة مصررة ابدلت احدی الراءین الفا کقوله تعالی خاب من دسّاها ای دسسها کرهوا اجتماع ثلثة احرف من جنس واعلم ان التصریة حرام سواء تصریة الناقة والبقرة والشاة والجاریة والفرس والاتان وغیرها لانه غش وخداع وبیعها صحیح مع انه حرام وللمشتری الخیار فی امساکها وردها وسنوضحه فی الباب الآتی ان شاء الله تعالی وفیه دلیل علی تحریم التدلیس فی کل شیء وان البیع من ذلک ینعقد وان التدلیس بالفعل حرام کالتدلیس بالقول

باب تحریم بیع الرجل علی بیع اخیه وسومه علی سومه وتحریم النجش وتحریم التصریة

نا لا یبع

نا ابویهما

نا اخیه

نا لا یبیع

نا لا تصر الابل

نا التلقی الرکبان

علی سوم المسلم

باب تحريم تلقى الجلب

وحدثنا ابوبكر بن ابى شيبة قال نا ابن ابى زائدة ح قال وثنا ابن المثنى قال نا يحيى يعنى ابن سعيد ح قال وثنا ابن نمير قال نا ابى كلهم عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان يتلقى السلع حتى تبلغ الاسواق وهذا لفظ ابن نمير وقال الآخران ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن التلقى وحدثنى محمد بن حاتم واسحاق بن منصور جميعا عن ابن مهدى عن مالك عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثل حديث ابن نمير عن عبيد الله وحدثنا ابوبكر بن ابى شيبة قال نا عبد الله ابن المبارك عن اليتمى عن ابى عثمان عن عبد الله عن النبى صلى الله عليه وسلم انه نهى عن تلقى البيوع وحدثنا يحيى بن يحيى قال انا هشيم عن هشام عن ابن سيرين عن ابى هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتلقى الجلب وحدثنا ابن ابى عمر قال نا هشام بن سليمان عن ابن جريج قال اخبرنى هشام القردوسى عن ابن سيرين قال سمعت ابا هريرة يقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تتلقوا الجلب فمن تلقى فاشترى منه فاذا اتى سيده السوق فهو بالخيار وحدثنا ابوبكر بن ابى شيبة وعمرو الناقد وزهير بن حرب قالوا نا سفيان عن الزهرى عن سعيد بن المسيب عن ابى هريرة يبلغ به النبى صلى الله عليه وسلم قال لا يبيع حاضر لباد وقال زهير عن النبى صلى الله عليه وسلم انه نهى ان يبيع حاضر لباد وحدثنا اسحاق بن ابراهيم وعبد بن حميد قالا انا عبد الرزاق قال انا معمر عن ابن طاوس عن ابيه عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتلقى الركبان وان يبيع حاضر لباد قال فقلت لابن عباس ما قوله لا يبيع حاضر لباد قال لا يكن له سمسارا وحدثنا يحيى بن يحيى التميمى قال انا ابو خيثمة عن ابى الزبير عن جابر ح قال وثنا احمد بن يونس قال نا زهير قال نا ابو الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبيع حاضر لباد دعوا الناس يرزق الله بعضهم من بعض وفى رواية يحيى يرزق وحدثنا ابوبكر بن ابى شيبة وعمرو الناقد قالا نا سفيان بن عيينة عن ابى الزبير عن جابر عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله وحدثنا يحيى بن يحيى قال انا هشيم عن يونس عن ابن سيرين عن انس بن مالك قال نهينا ان يبيع حاضر لباد وان كان اخاه او اباه وحدثنا محمد بن المثنى قال نا ابن ابى عدى عن ابن عون عن محمد عن انس ح قال وحدثنا ابن المثنى قال نا معاذ قال نا ابن عون عن محمد قال قال انس بن مالك نهينا ان يبيع حاضر لباد وحدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا داود بن قيس عن موسى بن يسار عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اشترى شاة مصراة فليحلبها فان رضى حلابها امسكها والا ردها ومعها صاعا من تمر وحدثنا قتيبة ابن سعيد قال نا يعقوب يعنى ابن عبد الرحمن القارى عن سهيل عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ابتاع شاة مصراة فهو فيها بالخيار ثلاثة ايام ان شاء امسكها وان شاء ردها ورد معها صاعا من تمر وحدثنا محمد بن عمرو بن جبلة بن ابى رواد قال نا ابو عامر يعنى العقدى قال نا قرة عن محمد عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من اشترى شاة مصراة فهو بالخيار ثلاثة ايام فان ردها رد معها صاعا من طعام لا سمراء وحدثنا ابن ابى عمر قال نا سفيان عن ايوب عن محمد عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اشترى شاة مصراة فهو بخير النظرين ان شاء امسكها وان شاء ردها وصاعا من تمر لا سمراء وحدثناه ابن ابى عمر قال نا عبد الوهاب عن ايوب بهذا الاسناد غير انه قال من اشترى من الغنم فهو بالخيار

باب تحريم تلقى الجلب قوله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان تتلقى السلع حتى تبلغ الاسواق وفى رواية نهى عن التلقى وفى رواية نهى عن تلقى البيوع وفى رواية ان يتلقى الجلب وفى رواية لا تلقوا الجلب فمن تلقى فاشترى منه فاذا اتى سيده السوق فهو بالخيار وفى رواية نهى ان يتلقى الركبان الشرح (قوله صلى الله عليه وسلم اى سيده) اى مالك البائع وفى هذه الاحاديث تحريم تلقى الجلب وهو مذهب الشافعى ومالك والجمهور وقال ابو حنيفة هو والاوزاعى يجوز التلقى اذا لم يضر بالناس فان اضر كره والصحيح الاول للنهى الصريح قال اصحابنا وشرط التحريم ان يعلم النهى عن التلقى ولو لم يقصد المتلقى بل خرج لشغل فاشترى منه فهى تحريمه وجهان لاصحابنا وقولان لاصحاب مالك اصحهما عند اصحابنا التحريم لوجود المعنى ولو تلقاهم وباعهم فهى تحريمه وجهان واذا حكمنا بالتحريم فاشترى صح العقد قال العلماء وسبب التحريم ازالة الضرر عن الجالب وصيانته ممن يخدعه قال الامام ابو عبد الله المازرى فان قيل المنع من بيع الحاضر للبادى سببه الرفق باهل البلد واهمل فيه غبن البادى والمنع من التلقى ان لا يغبن البادى ولهذا قال صلى الله عليه وسلم فاذا اتى سيده السوق فهو بالخيار فالجواب ان الشرع ينظر فى مثل هذه المسائل الى مصلحة الناس والمصلحة تقتضى ان ينظر للجماعة على الواحد لا للواحد على الواحد فلما كان البادى اذا باع بغبنه انتفع جميع اهل السوق واشتروا رخيصا فانتفع به جميع سكان البلد نظر الشرع لاهل البلد على البادى ولما كان فى التلقى انما ينتفع المتلقى خاصة وهو واحد فى قبالة واحد لم يكن فى اباحة التلقى مصلحة لا سيما ويضاف الى ذلك علة ثانية وهى لحوق الضرر باهل السوق فى الغلاء بتلقى عنهم بالرخص وقطع المواد عنهم وهم اكثر من المتلقى فنظر الشرع لهم عليه فلا تناقض بين المسئلتين بل هما متفقتان فى الحكمة والمصلحة والله اعلم واما قوله صلى الله عليه وسلم فاذا اتى سيده السوق فهو بالخيار ففيه دليل لاثبات الخيار قال اصحابنا لا خيار للبائع قبل ان يقدم ويعلم السعر فاذا قدم فان كان المشترى بارخص من سعر البلد ثبت له الخيار سواء اخبر المتلقى بالسعر كاذبا ام لم يخبر وان كان المشترى بسعر البلد او اكثر فوجهان الاصح لا خيار له لعدم الغبن والثانى ثبوته لاطلاق الحديث والله اعلم (قوله اخبرنى هشام القردوسى) هو بضم القاف والدال واسكان الراء بينهما مسوب الى القراديس قبيلة معروفة والله اعلم باب تحريم بيع الحاضر للبادى (قوله نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يبيع حاضر لباد وفى رواية قال طاوس لابن عباس ما قوله حاضر لباد قال لا يكن له سمسارا وفى رواية لا يبيع حاضر لباد دعوا الناس يرزق الله بعضهم من بعض وفى رواية عن انس نهينا ان يبيع حاضر لباد وان كان اخاه او اباه) هذه الاحاديث مصرحة بتحريم بيع الحاضر للبادى وبه قال الشافعى والاكثرون قال اصحابنا والمراد بان يقدم غريب من البادية او من بلد آخر بمتاع تعم الحاجة اليه يبيعه بسعر يومه فيقول له البلدى اتركه عندى لابيعه على التدريج باغلى قال اصحابنا وانما يحرم بهذه الشروط وبشرطان يكون عالما بالنهى فلو لم يعلم النهى او كان المتاع مما لا يحتاج فى البلد او لا يوثر فيه لقلته ذلك المجلوب لم يحرم ولو خالف وباع الحاضر للبادى صح البيع مع التحريم هذا مذهبنا وبه قال جماعة من المالكية وغيرهم وقال بعض المالكية يفسخ البيع ما لم يفت وقال عطاء ومجاهد وابو حنيفة يجوز بيع الحاضر للبادى مطلقا لحديث الدين النصيحة قالوا وحديث النهى عن بيع حاضر للبادى منسوخ وقال بعضهم انه على كراهة التنزيه والصحيح الاول والتقييد للنسخ والكراهة التنزيه مجرد الدعوى باب حكم بيع المصراة قد سبق بيان التصرية وبيان معنى قوله صلى الله عليه وسلم لا تصروا الابل والغنم فى باب تحريم بيع الرجل على بيع اخيه (قوله صلى الله عليه وسلم من اشترى شاة مصراة فليحلبها فان رضى حلابها امسكها والا ردها ومعها صاعا من تمر وفى رواية من ابتاع شاة مصراة فهو فيها بالخيار ثلاثة ايام ان شاء امسكها وان شاء ردها ورد معها صاعا من تمر وفى رواية من اشترى شاة مصراة فهو بالخيار ثلاثة ايام فان ردها رد معها صاعا من طعام لا سمراء وفى رواية من اشترى شاة مصراة فهو بخير النظرين ان شاء امسكها وان شاء ردها وصاعا من تمر لا سمراء وفى رواية اذا احلب احدكم لقحة مصراة او شاة مصراة فهو بخير النظرين بعد ان يحلبها ان شاء امسك وان شاء رد وصاعا من تمر لا سمراء) المصراة والتصرية سبق بيانهما فى الباب المذكور واما اللقحة فبكسر اللام وبفتحها وهى الناقة القريبة العهد بالولادة نحو شهرين او ثلثة والكسر افصح والجمع لقح كقربة وقرب والسمراء بالسين المهملة هى الحنطة وقد سبق ان التصرية حرام فان فى هذه الاحاديث صح تحريمها يصح البيع وانه يثبت للمشترى الخيار اذا علم التصرية وانه يثبت الخيار فى سائر البيوع المشتملة على تدليس بان سقى شعر الجارية الشابة او جعد شعر البهيمة ونحو ذلك واختلف اصحابنا فى خيار مشترى المصراة هل هو على الفور بعد العلم او ممتد ثلثة ايام فيثبت له الرد فى هذه المدة ظاهر الاحاديث والاصح عندهم انه على الفور ويحملون التقييد بثلثة ايام فى بعض الاحاديث على ان العلم انها مصراة الى ثلثة ايام لان الغالب انه لا يعلم فيما دون ذلك فاذا انقضت هذه المدة ولم يرد فليس له الرد بعد ذلك لكن يرجع بالنقص ان نقص اللبن فى اليوم الثانى عن اليوم الاول وان لم يكن نقص لعارض سخر او مرعا فى ذلك اليوم وغير ذلك فاذا استمر كذلك ثلثة ايام علم انها مصراة ثم اذا اختار رد المصراة بعد ان حلبها رد صاعا من تمر سواء كان اللبن قليلا او كثيرا سواء كانت ناقة او شاة او بقرة هذا هو

وبه قال مالك والليث وابن ابى ليلى وابو يوسف وابو ثور وفقهاء المحدثين وهو الصحيح الموافق للسنة وقال بعض اصحابنا يرد صاعا

باب بطلان بیع المبیع قبل القبض

حدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ما احدكم اشترى لقحة مصراة او شاة مصراة فهو بخير النظرين بعد ان يحلبها ان شاء امسك وان شاء ردها وصاعا من تمر **حدثنا** يحيى بن يحيى قال انا حماد بن زيد ح قال وحدثنا ابو الربيع العتكي وقتيبة قالا نا حماد عن عمرو بن دينار عن طاوس عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه قال ابن عباس واحسب كل شئ مثله **وحدثنا** ابن ابي عمر واحمد بن عبدة قالا نا سفيان ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وابو كريب قالا نا وكيع عن سفيان وهو الثوري كلاهما عن عمرو بن دينار بهذا الاسناد نحوه **حدثنا** اسحاق بن ابراهيم ومحمد بن رافع وعبد بن حميد قال ابن رافع نا وقال الاخران انا عبد الرزاق قال انا معمر عن ابن طاوس عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يقبضه قال ابن عباس واحسب كل شئ بمنزلة الطعام **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة وابو كريب واسحاق بن ابراهيم قال اسحاق انا وقال الاخران نا وكيع عن سفيان عن ابن طاوس عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يكتاله فقلت لابن عباس لم فقال الا تراهم يبتاعون بالذهب والطعام مرجا ولم يقل ابو كريب مرجا **حدثنا** عبد الله بن مسلمة القعنبي قال نا مالك ح قال وثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه **حدثنا** يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن نافع عن ابن عمر قال كنا في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم نبتاع الطعام فيبعث علينا من يامرنا بانتقاله من المكان الذي ابتعناه فيه الى مكان سواه قبل ان نبيعه **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة قال نا علي بن مسهر عن عبيد الله ح قال وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير واللفظ له قال نا ابي قال نا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اشترى طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه قال وكنا نشترى الطعام من الركبان جزافا فنهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نبيعه حتى ننقله من مكانه **حدثني** حرملة بن يحيى قال انا عبد الله بن وهب قال حدثني عمرو بن محمد عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اشترى طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه ويقبضه **وحدثنا** يحيى بن يحيى وعلي بن حجر قال يحيى انا اسمعيل بن جعفر وقال علي نا اسمعيل عن عبد الله بن دينار انه سمع ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يقبضه **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة قال نا عبد الاعلى عن معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر انهم كانوا يضربون على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشتروا طعاما جزافا ان يبيعوه في مكانه حتى يحولوه **حدثني** حرملة ابن يحيى قال نا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب قال اخبرني سالم بن عبد الله ان اباه قال رايت الناس في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ابتاعوا طعاما جزافا يضربون ان يبيعوه في مكانهم ذلك حتى يؤوه الى رحالهم قال ابن شهاب وحدثني عبيد الله بن عبد الله بن عمر ان اباه كان يشترى الطعام جزافا فيحمله الى اهله **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة وابن نمير وابو كريب قالوا نا زيد بن حباب عن الضحاك بن عثمان عن بكير بن عبد الله بن الاشج عن سليمان بن يسار عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اشترى طعاما فلا يبعه حتى يكتاله وفي رواية ابي بكر من ابتاع **حدثنا** اسحاق بن ابراهيم قال انا عبد الله بن الحارث المخزومي قال نا الضحاك بن عثمان عن بكير بن عبد الله بن الاشج عن سليمان بن يسار عن ابي هريرة انه قال لمروان احللت بيع الربا فقال مروان ما فعلت فقال ابو هريرة احللت بيع الصكاك وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الطعام حتى يستوفى فخطب مروان الناس فنهى عن بيعها قال سليمان فنظرت الى حرس ياخذونها من ايدي الناس

من قوت البلد ولا يختص بالتمر وقال ابو حنيفة وطائفة من اهل العراق وبعض المالكية ومالك في رواية مغيرة عنه يرد بها ولا يرد صاعا من تمر لان الاصل انه اذا اتلف شيئا لغيره رد مثله ان كان مثليا والا فقيمته وما جنس آخر من العرض فخلاف للاصول واجاب الجمهور عن اخبار السنة اذا وردت لا يعترض عليها بالمعقول وانما الحكمة في تقييد بصاع التمر فلانه كان غالب قوتهم في ذلك الوقت فاسمر حكم الشرع على ذلك وانما لم يجب مثله ولا قيمته بل وجب صاع من التمر لكيون ذلك حدا يرجع اليه ويزول به التخاصم وكان صلى الله عليه وسلم حريصا على رفع الخصام والمنع من كل ما هو سبب له وقد وقع بيع المصراة في البوادي والقرى وفي مواضع لا يوجد من يعرف القيمة وما يعتمد قوله فيها وقد يتلف اللبن ويتنازعون في قلته وكثرته وفي عينه فجعل الشرع لهم ضابطا لانزاع محدودا وهو صاع تمر ونظير هذا الدية فانها مائة بعير ولا يختلف باختلاف حال القتيل قطعا للنزاع ومثله الغرة في الجناية على الجنين سواء كان ذكرا او انثى تام الخلق او ناقصه جميلا كان او قبيحا ومثله الجبران في الزكوة بين السنين جعله الشرع شاتين او عشرين درهما قطعا للنزاع سواء كان التفاوت بينهما قليلا او كثيرا وقد ذكر الخطابي وآخرون نحو هذا المعنى والله اعلم. فان قيل كيف يلزم المشتري عوض اللبن مع ان الخراج بالضمان وان من اشترى شيئا معيبا ثم علم العيب فرده لا يلزمه دالغلة والاكساب الحاصلة في يده فالجواب ان اللبن ليس من الغلة الحاصلة في يد المشتري بل كان موجودا عند البائع وفي حالة العقد وقع العقد عليه وعلى الشاة جميعا فهما مبيعان بثمن واحد وتعذر رد اللبن لاختلاطه بما حدث فلك المشتري فوجب عوضه والله اعلم **باب بطلان بيع المبيع قبل القبض** (قوله صلى الله عليه وسلم من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه قال ابن عباس واحسب كل شئ مثله وفي رواية حتى يقبضه وفي رواية من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يكتاله فعلت لابن عباس لم فقال الا تراهم يبتاعون بالذهب والطعام مرجا وفي رواية ابن عمر قال كنا في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم نبتاع الطعام فيبعث علينا من يامرنا بانتقاله من المكان الذي ابتعناه فيه الى مكان سواه قبل ان نبيعه وفي رواية كنا نشترى الطعام من الركبان جزافا فنهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نبيعه حتى ننقله من مكانه وفي رواية عن ابن عمر انهم كانوا يضربون على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشتروا طعاما جزافا ان يبيعوه في مكانه حتى يحولوه وفي رواية رايت الناس في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ابتاعوا الطعام جزافا يضربون ان يبيعوه في مكانهم ذلك حتى يؤوه الى رحالهم **الشرح** (قوله مرجا) اى مؤخرا ويجوز بهمزة وترك همزة والجزاف بكسر الجيم وضمها وفتحها ثلث لغات الكسر افصح واشهر وهو البيع بلا كيل ولا وزن ولا تقدير وفي هذا الحديث جواز بيع الصبرة جزافا وهو مذهب الشافعي وقال الشافعي واصحابه بيع الصبرة من الحنطة والتمر وغيرهما جزافا صحيح وليس بحرام وهل هو مكروه فيه قولان للشافعي اصحهما مكروه كراهة تنزيه والثاني ليس بمكروه قالوا والمبيع بصبرة الدراهم جزافا حكمه كذلك ونقل اصحابنا عن مالك انه لا يصح البيع اذا كان بائع الصبرة جزافا يعلم قدرها وفي هذه الاحاديث النهي عن بيع المبيع حتى يقبضه البائع واختلف العلماء في ذلك فقال الشافعي لا يصح بيع المبيع قبل قبضه سواء كان طعاما او عقارا او منقولا او نقدا او غيره وقال عثمان البتي يجوز في كل مبيع وقال ابو حنيفة لا يجوز في كل شئ الا العقار وقال مالك لا يجوز في الطعام ويجوز فيما سواه ووافقه كثيرون وقال آخرون لا يجوز في المكيل والموزون ويجوز فيما سواهما فاما مذهب عثمان البتي فحكاه المازري والقاضي ولم يحكه الاكثرون بل نقلوا الاجماع على بطلان بيع الطعام المبيع قبل قبضه قالوا واما الخلاف فيما سواه فهو شاذ متروك والله اعلم (قوله كانوا يضربون اذا باعوه) يعني قبل قبضه هذا دليل على ان ولي الامر يعزر من تعاطى بيعا فاسدا ويعزره بالضرب وغيره مما يراه من العقوبات في البدن على ما تقرر في كتب الفقه (قوله قال ابو هريرة احللت بيع الصكاك وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الطعام حتى يستوفى فخطب مروان الناس فنهى عن بيعها) الصكاك جمع صك وهو الورقة المكتوبة بدين ويجمع ايضا على صكوك والمراد

حدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا روح قال اخبرنی ابن جریج قال حدثنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا ابتعت طعاما فلا تبعه حتی تستوفیه **حدثنی** ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح قال نا ابن وهب قال حدثنی ابن جریج ان ابا الزبیر اخبره قال سمعت جابر بن عبد الله یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع الصبرة من التمر لا یعلم مکیلها بالکیل المسمی من التمر **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم قال انا روح قال انا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثله غیر انه لم یذکر من التمر الی آخر الحدیث **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کل بیعین کل واحد منهما بالخیار علی صاحبه ما لم یتفرقا الا بیع الخیار **حدثنا** زهیر بن حرب و محمد بن المثنی قالا انا یحیی وهو القطان ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال انا محمد بن بشر ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی کلهم عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم ح قال وحدثنی زهیر بن حرب وعلی بن حجر قالا انا اسمعیل ح قال وثنا ابو الربیع وابو کامل قالا انا حماد وهو ابن زید جمیعا عن ایوب عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم ح وحدثنا ابن المثنی و ابن ابی عمر قالا انا عبد الوهاب قال سمعت یحیی بن سعید ح قال وثنا ابن رافع قال نا ابن ابی فدیک قال انا الضحاک کلاهما عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو حدیث مالک عن نافع **وحدثنا** قتیبة بن سعید قال نا اللیث ح وحدثنا محمد بن رمح قال انا اللیث عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال اذا تبایع الرجلان فکل واحد منهما بالخیار ما لم یتفرقا وکانا جمیعا او یخیر احدهما الآخر فتبایعا علی ذلک فقد وجب البیع وان تفرقا بعد ان تبایعا ولم یترک واحد منهما البیع فقد وجب البیع **حدثنی** زهیر بن حرب وابن ابی عمر کلاهما عن سفین قال زهیر نا سفین بن عیینة عن ابن جریج قال املی علی نافع سمع عبد الله بن عمر یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا تبایع المتبایعان بالبیع فکل واحد منهما بالخیار من بیعه ما لم یتفرقا او یکون بیعهما عن خیار فاذا کان بیعهما عن خیار فقد وجب ادابن ابی عمر فی روایته قال نافع فکان اذا بایع رجلا فاراد ان لا یقیله قام فمشی هنیئة ثم رجع الیه **حدثنا** یحیی بن یحیی و یحیی بن ایوب و قتیبة وابن حجر قال یحیی انا وقال الآخرون نا اسمعیل بن جعفر عن عبد الله بن دینار انه سمع ابن عمر یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل بیعین لا بیع بینهما حتی یتفرقا الا بیع الخیار **حدثنا** ابن المثنی قال نا یحیی بن سعید عن شعبة ح قال وثنا عمرو بن علی قال نا یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مهدی قالا نا شعبة عن قتادة عن ابی الخلیل عن عبد الله بن الحارث عن حکیم بن حزام عن النبی صلی الله علیه وسلم قال البیعان بالخیار ما لم یتفرقا فان صدقا وبینا بورک لهما فی بیعهما وان کذبا وکتما محقت برکة بیعهما **وحدثنا** عمرو بن علی قال نا عبد الرحمن بن مهدی قال نا همام عن ابی التیاح قال سمعت عبد الله بن الحارث یحدث عن حکیم بن حزام عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله **قال مسلم** بن الحجاج وُلد حکیم بن حزام فی جوف الکعبة وعاش مائة وعشرین سنة

هنا الورقة التی تخرج من ولی الامر بالرزق لمستحقه بان یکتب فیها للانسان کذا وکذا من طعام او غیره فیبیع صاحبها ذلک للانسان قبل ان یقبضه وقد اختلف العلماء فی ذلک والاصح عندنا صحابنا وغیرهم جواز بیعها والثانی منعها فمن منعها اخذ بظاهر قول ابی هریرة وحجته ومن اجازها تاول قضیة ابی هریرة علی ان المشتری ممن خرج له الصک باعه ثالث قبل ان یقبضه المشتری فکان النهی عن البیع الثانی لا عن الاول للذی خرجت له مالک لذلک ملکا مستقرا ولیس هو بمشتر فله ان یمتنع ببیعه قبل القبض کما لا یمتنع ببیعه ما ورثه قبل قبضه قال القاضی عیاض بعد ان تاوله علی نحو ما ذکرته وکانوا یتبایعونها ثم یبیعها المشترون قبل قبضها فنهوا عن ذلک قال وکذا جاء الحدیث مفسرا فی الموطا ان صکوکا خرجت للناس فی زمن مروان بطعام فتبایع الناس تلک الصکوک قبل ان یستوفوها وفی الموطا ما هو بین من هذا وهو ان حکیم بن حزام ابتاع طعاما امر به عمر بن الخطاب فباع حکیم الطعام الذی اشتراه قبل قبضه والله اعلم **باب تحریم بیع صبرة التمر المجهولة القدر بتمر** (قوله نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع الصبرة من التمر لا یعلم مکیلها بالکیل المسمی من التمر) هذا تصریح بتحریم بیع التمر بالتمر حتی یعلم المماثلة قال العلماء لان الجهل بالمماثلة فی هذا الباب کتحقیقه المفاضلة لقوله صلی الله علیه وسلم الاسواء بسواء ولم یحصل تحقق المساواة مع الجهل وحکم الحفنة بالحفنة والشعیر بالشعیر وسائر الربویات اذا بیع بعضها ببعض حکم التمر بالتمر والله اعلم **باب ثبوت خیار المجلس للمتبایعین** (قوله صلی الله علیه وسلم البیعان کل واحد منهما بالخیار علی صاحبه ما لم یتفرقا الا بیع الخیار) هذا الحدیث دلیل لثبوت خیار المجلس لکل واحد من المتبایعین بعد انعقاد البیع حتی یتفرقا من ذلک المجلس بابدانهما وبهذا قال جماهیر العلماء من الصحابة والتابعین ومن بعدهم ممن قال به علی بن ابی طالب وابن عمر وابن عباس وابو هریرة وابو برزة الاسلمی وطاوس وسعید بن المسیب وعطاء وشریح القاضی والحسن البصری والشعبی والزهری والاوزاعی وابن ابی ذئب وسفین بن عیینة والشافعی و ابن المبارک وعلی بن المدینی واحمد بن حنبل واسحق بن راهویه وابو ثور وابو عبید والبخاری وسائر المحدثین وآخرون وقال ابو حنیفة ومالک لا یثبت خیار المجلس بل یلزم البیع بنفس الایجاب والقبول وبه قال ربیعة وحکی عن النخعی وبهو روایة عن الثوری وهذه الاحادیث الصحیحة ترد علی هؤلاء ولیس لهم عنها جواب صحیح والصواب ثبوته کما قاله الجمهور والله اعلم واما قوله صلی الله علیه وسلم الا بیع الخیار ففیه ثلثة اقوال ذکرها اصحابنا وغیرهم من العلماء اصحها ان المراد التخییر بعد تمام العقد قبل مفارقة المجلس وتقدیره یثبت لهم الخیار ما لم یتفرقا الا ان یتخایرا فی المجلس ویختارا امضاء البیع فیلزم البیع بنفس التخایر ولا یدوم الی المفارقة والقول الثانی ان معناه الا بیعا شرط فیه خیار الشرط ثلثة ایام او دونها فانه ینقضی الخیار فیه بالمفارقة بل یبقی حتی تنقضی المدة المشروطة والثالث معناه الا بیعا شرط فیه ان لا خیار لهما فی المجلس فیلزم البیع بنفس البیع ولا یکون فیه خیار وهذا تاویل من یصحح البیع علی هذا الوجه والاصح عند اصحابنا بطلانه بهذا الشرط فهذا تنقیح الخلاف فی تفسیر هذا الحدیث واتفق اصحابنا علی ترجیح القول الاول وهو المنصوص للشافعی فنقلوه عنه وابطل کثیر منهم ما سواه وغلطوا قائله وممن رجحه من المحدثین البیهقی ثم بسط دلائله وبین ضعف ما یعارضها ثم قال وذهب کثیر من العلماء الی تضعیف الاثر المنقول عن عمر ان البیع صفقة او خیار وان البیع لا یجوز فیه شرط قطع الخیار وان المراد ببیع الخیار التخییر بعد البیع او بیع شرط فیه الخیار ثلثة ایام ثم قال والصحیح ان المراد التخییر بعد البیع لان ناقلا نقل عبره عنه بیع الخیار وربما فسره به وممن قال بتصحیح هذا ابو عیسی الترمذی ونقل ابن المنذر فی الاشراف هذا التفسیر عن الثوری والاوزاعی وابن عیینة وعبد الله بن الحسن العنبری والشافعی واسحاق بن راهویه والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم اذا تبایع الرجلان فکل واحد منهما بالخیار ما لم یتفرقا وکانا جمیعا او یخیر احدهما الآخر فتبایعا علی ذلک فقد وجب البیع) ومعنی او یخیر احدهما الآخر ای یقول له اختر امضاء البیع فاذا اختار وجب البیع ای لزم وابرم فان خیر احدهما الآخر فسکت لم ینقطع خیار الساکت وفی انقطاع خیار القائل وجهان لاصحابنا اصحهما الانقطاع لظاهر لفظ الحدیث (قوله فکان ابن عمر اذا بایع رجلا فاراد ان لا یقیله قام فمشی هنیئة ثم رجع) هکذا هو فی بعض الاصول هنیئة بتشدید الیاء غیر مهموز وفی بعضها هنیهة بتخفیف الیاء وزیادة هاء ای شیئا یسیرا (قوله فاراد ان لا یقیله ای لا ینفسخ البیع وفی هذا دلیل علی ان التفرق بالابدان کما فسره ابن عمر الراوی وفیه رد علی تاویل من تاول التفرق علی انه التفرق بالقول وهو لفظ البیع (قوله صلی الله علیه وسلم کل بیعین لا بیع بینهما حتی یتفرقا) ای لیس بینهما بیع لازم (قوله صلی الله علیه وسلم البیعان بالخیار ما لم یتفرقا فان صدقا وبینا بورک لهما فی بیعهما) ای بین کل واحد لصاحبه ما یحتاج الی بیانه من عیب ونحوه فی السلعة والثمن وصدق فی ذلک وفی الاخبار بالثمن وما یتعلق بالعوضین ومعنی محقت برکة بیعهما ای ذهبت برکته وهی زیادته ونماؤه

حدثنا يحيى بن يحيى ويحيى بن ايوب وقتيبة وابن حجر قال يحيى انا وقال الآخرون نا اسمعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار انه سمع ابن عمر يقول ذكر رجل لرسول الله صلى الله عليه وسلم انه يخدع فى البيوع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بايعت فقل لا خلابة فكان اذا بايع يقول لا خيابة حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا وكيع قال نا سفيان ح قال وحدثنا محمد بن المثنى قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة كلاهما عن عبد الله بن دينار بهذا الاسناد مثله وليس فى حديثهما فكان اذا بايع يقول لا خيابة حدثنا يحيى بن يحيى قال قرات على مالك عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها فكان اذا بايع يقول لا خيابة حدثنا ابن نمير قال نا ابى قال نا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله حدثنى على بن حجر السعدى وزهير بن حرب قالا نا اسمعيل عن ايوب عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع النخل حتى يزهو وعن السنبل حتى يبيض ويامن العاهة وعن البائع والمشترى حدثنى زهير بن حرب قال نا جرير عن يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبتاعوا الثمر حتى يبدو صلاحه وتذهب عنه الآفة قال يبدو صلاحه حمرته وصفرته حدثنا محمد بن المثنى وابن ابى عمر قالا نا عبد الوهاب عن يحيى بهذا الاسناد حتى يبدو صلاحه ولم يذكر ما بعده حدثنا ابن رافع قال نا ابن ابى فديك قال انا الضحاك عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثل حديث عبد الوهاب حدثنا سويد بن سعيد قال نا حفص بن ميسرة قال حدثنى موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثل حديث مالك وعبيد الله وحدثنا يحيى بن يحيى ويحيى بن ايوب وقتيبة وابن حجر قال يحيى بن يحيى انا وقال الآخرون نا اسمعيل وهو ابن جعفر عن عبد الله بن دينار انه سمع ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبتاعوا الثمر حتى يبدو صلاحه وحدثنيه زهير بن حرب قال نا عبد الرحمن عن سفيان ح قال وحدثنا ابن المثنى قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة كلاهما عن عبد الله بن دينار بهذا الاسناد وزاد فى حديث شعبة فقيل لابن عمر ما صلاحه قال تذهب عاهته حدثنا يحيى بن يحيى قال انا ابو خيثمة عن ابى الزبير عن جابر ح قال وحدثنا احمد بن يونس قال نا زهير قال نا ابو الزبير عن جابر قال نهى او نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الثمر حتى يطيب حدثنا احمد بن عثمان النوفلى قال نا ابو عاصم ح قال وحدثنى محمد بن حاتم واللفظ له قال نا روح قالا نا زكريا بن اسحاق قال نا عمرو بن دينار انه سمع جابر بن عبد الله يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الثمر حتى يبدو صلاحه حدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابى البخترى

باب من يخدع فى البيع (قوله ذكر رجل لرسول الله صلى الله عليه وسلم انه يخدع فى البيوع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بايعت فقل لا خلابة فكان اذا بايع يقول لا خيابة) اما قوله صلى الله عليه وسلم فقل لا خلابة هو بخاء معجمة مكسورة وتخفيف اللام وبالباء الموحدة (وقوله فكان اذا بايع قال لا خيابة) هو بياء مثناة تحت بدل اللام هكذا هو فى جميع النسخ قال القاضى ورواه بعضهم لا خيانة بالنون قال وهو تصحيف قال ووقع فى بعض الروايات فى غير مسلم خذابة بالذال المعجمة والصواب الاول وكان الرجل اللثغ فكان يقولها هكذا ولا يمكنه ان يقول لا خلابة ومعنى لا خلابة لا خديعة اى لا تحل لك خديعتى ولا يلزمنى خديعتك وهذا الرجل هو حبان بفتح الحاء وبالباء الموحدة ابن منقذ بن عمرو الانصارى والد واسع بنى حبان شهد احدا وقيل بل هو والده منقذ بن عمرو وكان قد بلغ مائة وثلاثين سنة وكان قد شج فى بعض مغازيه مع النبى صلى الله عليه وسلم فى بعض الحصون بحجر فاصابته فى راسه مامومة فتغير بها لسانه وعقله لكن لم يخرج عن التمييز وذكر الدارقطنى انه كان ضريرا وقد جاء فى رواية ليست بثابتة ان النبى صلى الله عليه وسلم جعل له مع هذا القول الخيار ثلثة ايام فى كل سلعة يبتاعها واختلف العلماء فى هذا الحديث فجعله بعضهم خاصا فى حقه وان المغابنة بين المتبايعين لازمة لا خيار للمغبون بسببها سواء قلت ام كثرت وهذا مذهب الشافعى وابى حنيفة وآخرين وهى اصح الروايتين عن مالك وقال البغداديون من المالكية للمغبون الخيار لهذا الحديث بشرط ان يبلغ الغبن ثلث القيمة فان كان دونه فلا والصحيح الاول لانه لم يثبت ان النبى صلى الله عليه وسلم اثبت له الخيار وانما قال له قل لا خلابة اى لا خديعة ولا يلزم من هذا ثبوت الخيار ولانه لو ثبت او اثبت له الخيار كانت قضية عين لا عموم لها فلا ينفذ منه الى غيره الا بدليل والله اعلم **باب** النهى عن بيع الثمار قبل بدو صلاحها بغير شرط القطع فيه عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها نهى البائع والمبتاع وفى رواية نهى عن بيع النخل حتى يزهو وعن السنبل حتى يبيض ويامن العاهة وفى رواية لا تبتاعوا الثمر حتى يبدو صلاحه وفى رواية نهى عن بيع الثمر حتى يبدو صلاحها وفى رواية نهى عن عاهته وفى رواية نهى عن بيع الثمر حتى يطيب وفى رواية نهى عن بيع النخل حتى ياكل وحتى يوزن فقلت ما يوزن فقال رجل عنده يعنى عند ابن عباس حتى يحرز) **الشرح** اما الفاظ الباب فمعنى يبدو يظهر وهو بلا همز وحماه ينبغى ان ينبه عليه انه يقع فى كثير من كتب المحدثين وغيرهم حتى يبدوا بالالف فى الخط وهو خطأ والصواب حذفها فى الخط مثل هذا اللفظ الباب فمعنى مثل زيد يبدو والاختيار حذفها ايضا ويقع مثله فى حتى يزهو والصواب حذف الالف كما ذكرنا (قوله يزهو) هو بفتح الياء وكذا ضبطوه وهو صحيح كما سنذكره ان شاء الله تعالى قال ابن الاعرابى يقال زها النخل يزهو اذا ظهرت ثمرته وازهى يزهى اذا احمر او اصفر وقال الاصمعى لا يقال فى النخل الا زهى انما يقال زها وحكاها ابو زيد لغتين وقال الخليل ازهى النخل بدا صلاحه قال الخطابى هكذا يروى حتى يزهو قال والصواب فى العربية حتى يزهى والازهاء فى الثمار ان يحمر او يصفر وذلك علامة الصلاح فيها ودليل خلاصها من الآفة قال ابن الاثير منهم من انكر يزهى كما ان منهم من انكر يزهو قال الجوهرى الزهو بفتح الزاى وابل الحجاز يقولون بضمها وهو البسر الملون يقال اذا ظهرت الحمرة او الصفرة فى النخل فقد ظهر فيه الزهو وقد زها النخل يزهو وازهى لغة فهذه اقوال اهل العلم فيه ويحصل من مجموعها جواز ذلك كله فالزيادة ممن الثقة مقبولة ومن نقل شيئا لم يعرفه غيره قبلناه اذا كان ثقة (قوله عن السنبل حتى يبيض) معناه يشتد حبه ويبدو صلاحه (قوله ويامن العاهة) هى الآفة تصيب الزرع او الثمر ونحوه فنفسره (قوله نا يحيى بن يحيى انا ابو خيثمة عن ابى الزبير عن جابر ح وحدثنا احمد بن يونس نا زهير نا ابو الزبير عن جابر) فقوله ولا عن جابر كان ينبغى له على مقتضى عادته وقاعدته وقاعدة غيره حذفه فى الطريق الاول ويقتصر على ابى الزبير لحصول الغرض به لكنه اراد زيادة البيان والايضاح وقد سبق بيان مثل هذا غير مرة (قوله حدثنا احمد بن عثمان النوفلى نا ابو عاصم ح وحدثنى محمد بن حاتم واللفظ له نا روح نا زكريا بن اسحق نا عمرو بن دينار) هكذا يوجد فى النسخ هذا وامثاله فينبغى ان يقرا القارى بعد روح قالا حدثنا زكريا لان ابا عاصم وروحا يرويان عن زكريا فلو قال القارى قال زكريا كان خطأ لانه يكون محدثا عن روح وحده وتاركا للطريق ابى عاصم ومثل هذا مما يغفل عنه فنبهت عليه ليتفطن لاشباهه وينبغى ان يكتب هذا فى الكتاب فيقال قالا نا زكريا وان كانوا يحذفون لفظة قال اذا كان المحدث عنه واحدا لانه لا يلبس بخلاف هذا فان قال قائل يجوز ان يقال هنا قال نا زكريا ويكون المراد قال روح ويدل عليه قال واللفظ له قلنا هذا محتمل ولكن الظاهر المختار ما ذكرناه اولا لانه اكثر فائدة لئلا يكون تاركا لرواية ابى عاصم والله اعلم (قوله عن ابى البخترى) هو بفتح الباء الموحدة واسكان الخاء المعجمة وفتح التاء المثناة فوق واسمه سعيد بن عمران ويقال ابن ابى عمران ويقال ابن فيروز الكوفى الطائى مولاهم قال هلال بن خباب بالمعجمة وبالموحدة كان من افاضل اهل الكوفة وقال حبيب بن ابى ثابت الامام الجليل اجتمعت انا وسعيد بن جبير وابو البخترى وكان ابو البخترى اعلمنا وافقهنا قتل بالجماجم سنة ثلث وثمانين وقال ابن معين وابو حاتم وابو زرعة ثقة وانما ذكرت ذلك لان الحاكم

قال سالت ابن عباس عن بیع النخل فقال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع النخل حتی یاکل منه او یوکل منه وحتی یوزن قال فقلت ما یوزن فقال رجل عنده حتی یحزر **وحدثنی** ابو کریب محمد بن العلاء قال نا محمد بن فضیل عن ابیه عن ابن ابی نعم عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تبتاعوا الثمار حتی یبدو صلاحها **حدثنا** یحیی بن یحیی قال انا سفین بن عیینة عن الزهری ح قال وحدثنا ابن نمیر وزهیر بن حرب واللفظ لهما قالا نا سفین قال نا الزهری عن سالم عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع الثمر حتی یبدو صلاحه وعن بیع الثمر بالتمر قال ابن عمر وثنا زید بن ثابت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رخص فی بیع العرایا زاد ابن نمیر فی روایته ان تباع **وحدثنی** ابو الطاهر وحرملة واللفظ لحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال حدثنی سعید بن المسیب وابو سلمة ابن عبد الرحمن ان ابا هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تبتاعوا الثمر حتی یبدو صلاحه ولا تبتاعوا الثمر بالتمر **قال** ابن شهاب وحدثنی سالم بن عبد الله بن عمر عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله سواء **وحدثنی** محمد بن رافع قال نا حجین قال نا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن المزابنة والمحاقلة والمزابنة ان یباع ثمر النخل بالتمر والمحاقلة ان یباع الزرع بالقمح واستکراء الارض بالقمح قال واخبرنی سالم ابن عبد الله عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال لا تبتاعوا الثمر حتی یبدو صلاحه ولا تبتاعوا الثمر بالتمر وقال سالم اخبرنی عبد الله عن زید بن ثابت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه رخص بعد ذلک فی بیع العریة بالرطب او بالتمر ولم یرخص فی غیر ذلک **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال قرات علی مالک عن نافع عن ابن عمر عن زید بن ثابت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رخص لصاحب العریة ان یبیعها بخرصها من التمر **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال انا سلیمان بن بلال عن یحیی بن سعید قال اخبرنی نافع انه سمع عبد الله بن عمر یحدث ان زید بن ثابت حدثه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رخص فی العریة یاخذها اهل البیت بخرصها تمرا یاکلونها رطبا **وحدثناه** محمد بن المثنی قال نا عبد الوهاب قال سمعت یحیی بن سعید یقول اخبرنی نافع بهذا الاسناد مثله **وحدثناه** یحیی بن یحیی قال انا هشیم عن یحیی بن سعید بهذا الاسناد غیر انه قال والعریة النخل تجعل للقوم فیبیعونها بخرصها تمرا **حدثنا** محمد بن رمح بن المهاجر قال انا اللیث عن یحیی بن سعید عن نافع عن عبد الله بن عمر قال حدثنی زید بن ثابت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رخص فی بیع العریة بخرصها تمرا قال یحیی العریة ان یشتری الرجل ثمر النخلات لطعام اهله رطبا بخرصها تمرا **وحدثنا** ابن نمیر قال نا ابی قال نا عبید الله قال حدثنی نافع عن ابن عمر عن زید بن ثابت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رخص فی العرایا ان تباع بخرصها کیلا **وحدثناه** ابن المثنی قال نا یحیی بن سعید عن عبید الله بهذا الاسناد وقال ان توخذ بخرصها **وحدثنا** ابو الربیع وابو کامل قالا نا حماد ح قال وحدثنیه علی بن حجر قال نا اسمعیل کلاهما عن ایوب عن نافع بهذا الاسناد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رخص فی بیع العرایا بخرصها **وحدثنا** عبد الله بن مسلمة القعنبی قال نا سلیمان یعنی ابن بلال عن یحیی وهو ابن سعید عن بشیر بن یسار عن بعض اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم من اهل دارهم منهم سهل بن ابی حثمة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع الثمر بالتمر وقال ذلک الربا تلک المزابنة الا انه رخص فی بیع العریة النخلة والنخلتین یاخذها اهل البیت بخرصها تمرا یاکلونها رطبا

ابا احمد قال فی کتابه الاسماء والکنی ان ابا البختری هذا لیس قویا عندهم ولا یقبل قول الحاکم لانه جرح غیر مفسر والجرح اذا لم یفسر لا یقبل وقد نص جماعات علی انه ثقة وقد سبق بیان هذه القاعدة فی اول الکتاب والله اعلم (قوله سالت ابن عباس عن بیع النخل فقال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع النخل حتی یاکل منه او یوکل منه وحتی یوزن فقلت ما یوزن فقال رجل عنده حتی یحزر) اما قوله یاکل او یوکل فمعناه حتی یصلح لان یوکل فی الجملة ولیس المراد کمال اکله بل ما ذکرناه وذلک یکون عند بدو الصلاح واما تفسیر یوزن بیحزر فظاهر لان الحزر طریق الی معرفة قدره وکذا الوزن وقوله حتی یحزر هو بتقدیم الزای علی الراء ای یخرص ووقع فی بعض الاصول بتقدیم الراء وهو تصحیف وان کان یمکن تاویله لو صح والله اعلم وهذا التفسیر عند العلماء او بعضهم فی معنی المضاف الی ابن عباس لانه اقر قائله علیه ولم ینکره وتقریره کقوله والله اعلم (قوله عن ابن ابی نعم) هو باسکان العین بلا یاء بعدها واسمه ..... اما احکام الباب فان باع الثمرة قبل بدو صلاحها بشرط القطع صح بالاجماع قال اصحابنا ولو شرط القطع ثم لم یقطع فالبیع صحیح ویلزمه البائع بالقطع فان تراضیا علی ابقائه جاز وان باعها بشرط التبقیة فالبیع باطل بالاجماع لانه ربما تلفت الثمرة قبل ادراکها فیکون البائع قد اکل مال اخیه بالباطل کما جاءت به الاحادیث واما اذا شرط القطع فقد انتفی هذا الضرر وان باعها مطلقا بلا شرط فمذهبنا ومذهب جمهور العلماء ان البیع باطل لاطلاق هذه الاحادیث وانما صححناه بشرط القطع للاجماع فخصصنا الاحادیث بالاجماع فیما اذا شرط القطع ولان العادة فی الثمار الابقاء فصار کالمشروط واما اذا بیعت الثمرة بعد بدو الصلاح فیجوز بیعها مطلقا وبشرط القطع وبشرط التبقیة لمفهوم هذه الاحادیث ولان ما بعد الغایة یخالف ما قبلها اذا لم یکن من جنسها وان الغالب فیها السلامة بخلاف ما قبل الصلاح ثم اذا بیعت بشرط التبقیة او مطلقا یلزم البائع تبقیتها الی اوان الجذاذ لان ذلک هو العادة فیها هذا مذهبنا وبه قال مالک وقال ابو حنیفة یجب شرط القطع والله اعلم (قوله وعن السنبل حتی یبیض) فیه دلیل لمذهب مالک والکوفیین واکثر العلماء انه یجوز بیع السنبل المشتد واما مذهبنا ففیه تفصیل فان کان السنبل شعیرا او ذرة او ما فی معناهما مما تری حباته جاز بیعه وان کان حنطة ونحوها مما تستر حباته بالقشور التی تزال بالدیاس ففیه قولان للشافعی الجدید انه لا یصح وهو اصح قولیه والقدیم انه یصح واما قبل الاشتداد فلا یصح بیع الزرع الا بشرط القطع کما ذکرنا واذا باع الزرع قبل الاشتداد مع الارض بلا شرط جاز تبعا للارض وکذا الثمر قبل بدو الصلاح اذا بیع مع الشجر جاز بلا شرط تبعا وهکذا حکم البقول فی الارض لا یجوز بیعها فی الارض دون الارض الا بشرط القطع وکذا لا یصح بیع البطیخ ونحوه قبل بدو صلاحه وفروع المسئلة کثیرة قد نقحت مقاصدها فی روضة الطالبین وشرح المهذب وجمعت فیها جملا مستکثرات وبالله التوفیق (قوله فی الحدیث نهی البائع والمشتری) اما البائع فلانه یرید اکل المال بالباطل واما المشتری فلانه یوافقه علی حرام ولانه یضیع ماله وقد نهی عن اضاعة المال **باب تحریم بیع الرطب بالتمر الا فی العرایا** فیه حدیث ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الثمر بالتمر ورخص فی بیع العرایا وفی روایة رخص فی بیع العریة بالرطب او بالتمر ولم یرخص فی غیر ذلک وفی روایة رخص لصاحب العریة ان یبیعها بخرصها من التمر وباقی روایات الباب بمعناه وفیها ذکر المحاقلة والمزابنة وکراء الارض وهذا لو اخره الی بابه واما الفاظ الباب فقوله وعن بیع الثمر بالتمر وفی روایة لا تبتاعوا الثمر بالتمر هما فی الروایتین الاول الثمر بالثاء المثلثة والثانی التمر بالمثناة ومعناه الرطب بالتمر ولیس المراد کل الثمار بالثاء المثلثة فان سائر الثمار یجوز بیعها بالتمر (قوله حدثنا حجین) هو بضم الحاء وآخره نون (وقوله رخص فی بیع العریة بخرصها من التمر) هو بفتح الخاء وکسرها الفتح اشهر ومعناه بقدر ما فیها اذا صار تمرا فمن فتح قال هو مصدر ای اسم للفعل ومن کسر قال هو اسم للشیء المخروص (قوله عن بشیر بن یسار عن بعض اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم من اهل دارهم منهم سهل بن ابی حثمة) اما بشیر فبضم الموحدة وفتح الشین واما یسار فبالمثناة تحت والسین مهملة وهو بشیر بن یسار المدنی الانصاری الحارثی مولاهم قال یحیی بن معین لیس هو باخی سلیمان بن یسار وقال محمد بن سعد کان شیخا کبیرا فقیها قد ادرک عامة اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان قلیل الحدیث وقوله من اهل دارهم یعنی من بنی حارثة والمراد بالدار المحلة وقوله عن بعض اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ای جماعة منهم ثم ذکر بعضهم فقال منهم سهل بن ابی حثمة والبعض یطلق علی القلیل والکثیر وحثمة

وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث ح قال وحدثنا ابن رمح قال انا اللیث عن یحیی بن سعید عن بشیر بن یسار عن اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم انهم قالوا رخص رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بیع العریة بخرصها تمرا **وحدثنا** محمد بن المثنی واسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر جمیعا عن الثقفی قال سمعت یحیی بن سعید یقول اخبرنی بشیر بن یسار عن بعض اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم من اهل داره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی فذکر بمثل حدیث سلیمان بن بلال عن یحیی غیر ان اسحاق وابن المثنی جعلا مکان الربا الزبن وقال ابن ابی عمر الربا **وحدثناه** عمرو الناقد وابن نمیر قالا نا سفیان بن عیینة عن یحیی بن سعید عن بشیر بن یسار عن سهل بن ابی حثمة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو حدیثهم **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وحسن الحلوانی قالا نا ابو اسامة عن الولید بن کثیر قال حدثنی بشیر بن یسار مولی بنی حارثة ان رافع بن خدیج وسهل بن ابی حثمة حدثاه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن المزابنة الثمر بالتمر الا اصحاب العرایا فانه قد اذن لهم **وحدثنا** عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا مالک ح قال وحدثنا یحیی بن یحیی واللفظ له قال قلت لمالک حدثک داود بن الحصین عن ابی سفیان مولی ابن ابی احمد عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رخص فی بیع العرایا بخرصها فیما دون خمسة اوسق او فی خمسة یشک داود قال خمسة اوسق او دون خمسة قال نعم **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن المزابنة والمزابنة بیع الثمر بالتمر کیلا او بیع الکرم بالزبیب کیلا **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة ومحمد بن عبد الله بن نمیر قالا نا محمد بن بشر قال نا عبید الله عن نافع ان عبد الله اخبره ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن المزابنة والمزابنة بیع ثمر النخل بالتمر کیلا وبیع العنب بالزبیب کیلا وبیع الزرع بالحنطة کیلا **وحدثناه** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابن ابی زائدة عن عبید الله بهذا الاسناد مثله **حدثنی** یحیی بن معین وهارون بن عبد الله وحسین بن عیسی قالوا نا ابو اسامة قال نا عبید الله عن نافع عن ابن عمر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المزابنة والمزابنة بیع ثمر النخل بالتمر کیلا وبیع الزبیب بالعنب کیلا وعن کل ثمر بخرصه **وحدثنی** علی بن حجر وزهیر بن حرب قالا نا اسمعیل وهو ابن ابراهیم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن المزابنة والمزابنة ان یباع ما فی رؤوس النخل بتمر کیل مسمی ان زاد فلی وان نقص فعلی **وحدثناه** ابو الربیع وابو کامل قالا نا حماد قال نا ایوب بهذا الاسناد نحوه **وحدثنا** قتیبة بن سعید قال نا لیث ح قال وحدثنی محمد بن رمح قال انا اللیث عن نافع عن عبد الله نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المزابنة ان یبیع ثمر حائطه ان کانت نخلا بتمر کیلا وان کان کرما ان یبیعه بزبیب کیلا وان کان زرعا ان یبیعه بکیل طعام نهی عن ذلک کله وفی روایة قتیبة او کان زرعا **وحدثنیه** ابو الطاهر قال انا ابن وهب

بفتح الحاء المهملة واسکان الثاء المثلثة واسم ابی حثمة عبد الله بن ساعدة وقیل عامر بن ساعدة وکنیة سهل ابو یحیی وقیل ابو محمد توفی النبی صلی الله علیه وسلم وهو ابن ثمان سنین (قوله فی هذا الاسناد ثنا عبد الله بن مسلمة القعنبی حدثنا سلیمان یعنی ابن بلال عن یحیی هو ابن سعید عن بشیر بن یسار عن بعض اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم من اهل دارهم منهم سهل بن ابی حثمة) فی هذا الاسناد انواع من معارف علم الاسناد وطرقه منها انه اسناد کله مدنیون وهذا نادر فی صحیح مسلم بخلاف الکوفیین والبصریین فانه کثیر قدمناه فی مواضع کثیرة من اوائل هذا الکتاب وبعدها بیانه ومنها ان فیه ثلثة انصاریین مدنیین بعضهم عن بعض وهذا نادر جدا وهم یحیی بن سعید الانصاری وبشیر وسهل ومنها قوله سلیمان یعنی ابن بلال وقوله یحیی وهو ابن سعید وقد قدمنا فی الفصول التی فی اول الکتاب وبعدها بیان فائدة قوله یعنی وقوله وهو وان المراد انه لم یقع فی الروایة بیان نسبهما بل اقتصر الراوی علی قوله سلیمان ویحیی فاراد مسلم بیانه ولا یجوز ان یقول سلیمان بن بلال فانه یزید علی ما سمعه من شیخه فقال یعنی ابن بلال فحصل البیان من غیر زیادة منسوبة الی شیخه ومنها ما یتعلق بضبط الاسماء والانساب وهو بشیر بن یسار وقد بیناه والثقفی وهو منسوب الی جده وهو عبد الله بن مسلمة بن قعنب ومنها ان فیه روایة تابعی عن تابعی وهو یحیی عن بشیر وهذا وان کان نظائره فی الحدیث کثیرة فهو من معارفهم ومنها قوله عن بعض اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم منهم سهل بن ابی حثمة فیه انه یجوز اذا سمع من جماعة ثقات جاز ان یحذف بعضهم ویروی عن بعض وقد تقدم بیان هذا وتفصیله بسوطا فی الفصول والله اعلم (قوله فذکر بمثل حدیث سلیمان بن بلال) الذاکر هو الثقفی الذی هو فی درجة سلیمان بن بلال وانما ذکرت هذا وان کان ظاهرا لانه قد یغلط فیه بل قد غلط فیه (قوله غیر ان اسحق وابن المثنی جعلا مکان الربا الزبن وقال ابن ابی عمر الربا یعنی ان ابن ابی عمر رفیق اسحاق وابن المثنی قال فی روایته ذلک الربا کما سبق فی روایة سلیمان بن بلال واما اسحق وابن المثنی فقالا ذلک الزبن وهو بفتح الزای واسکان الموحدة وبعدها نون واصل الزبن الدفع وسمی هذا العقد مزابنة لانهم یتدافعون فی مخاصمتهم بسببه لکثرة الغرر والخطر (قوله مولی بنی حارثة) بالحاء (قوله عن ابی سفیان مولی ابن ابی احمد) قال الحاکم ابو احمد ابو سفیان هذا ممن لا یعرف اسمه قال ویقال مولی ابی احمد وابن ابی احمد هو مولی لبنی عبد الاشهل یقال کان له انقطاع الی ابن ابی احمد بن جحش فنسب الی دلائهم وهو مدنی ثقة (قوله خمسة اوسق) هی جمع وسق بفتح الواو ویقال بکسرها والفتح افصح ویقال فی الجمع ایضا اوساق ووسوق قال الهروی کل شئ حملته فقد وسقته وقال غیره الوسق ضم الشئ بعضه الی بعض واما قدر الوسق فهو ستون صاعا والصاع خمسة ارطال وثلث بالبغدادی واما العرایا فواحدتها عریة بتشدید الیاء کمطیة ومطایا وضحیة وضحایا مشتقة من التعری وهو التجرد لانها عریت عن حکم باقی البستان قال الازهری والجمهور هی فعیلة بمعنی فاعلة و قال الهروی وغیره فعیلة بمعنی مفعولة من عراه یعروه اذا اتاه وتردد الیه لان صاحبها یتردد الیها وقیل سمیت بذلک لتخلی صاحبها الاول عنها من بین سائر نخله وقیل غیر ذلک والله اعلم (قوله نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع الثمر بالتمر ورخص فی العرایا تباع بخرصها) فیه تحریم بیع الرطب بالتمر وهو المزابنة کما فسره فی الحدیث مشتقة من الزبن وهو المخاصمة والمدافعة وقد اتفق العلماء علی تحریم بیع الرطب بالتمر فی غیر العرایا وانه ربا واجمعوا ایضا علی تحریم بیع العنب بالزبیب واجمعوا ایضا علی تحریم بیع الحنطة فی سنبلها بحنطة صافیة وهی المحاقلة ماخوذة من الحقل وهو الحرث وموضع الزرع وسواء عند جمهورهم کان الرطب والعنب علی الشجر او مقطوعا وقال ابو حنیفة ان کان مقطوعا جاز بیعه بمثله من الیابس واما العرایا فهی ان یخرص الخارص نخلات فیقول هذا الرطب الذی علیها اذا یبس یجئ منه ثلثة اوسق من التمر مثلا فیبیعه صاحبه لانسان بثلاثة اوسق تمر ویتقابضان فی المجلس فیسلم المشتری التمر ویسلم بائع الرطب الرطب بالتخلیة وهذا جائز فیما دون خمسة اوسق ولا یجوز فیما زاد علی خمسة اوسق وفی جوازه فی خمسة اوسق قولان للشافعی اصحهما لا یجوز لان الاصل تحریم بیع التمر بالرطب وجاءت العرایا رخصة وشک الراوی فی خمسة اوسق او دونها فوجب الاخذ بالیقین وهو دون خمسة اوسق وبقیة الخمسة علی التحریم والاصح انه یجوز ذلک للفقراء والاغنیاء وانه لا یجوز فی غیر الرطب والعنب من الثمار وفیه قول ضعیف انه یختص بالفقراء وقول انه لا یختص بالرطب والعنب هذا تفصیل مذهب الشافعی فی العریة وبه قال احمد واکثرون وتاولها مالک وابو حنیفة علی غیر هذا وظواهر الاحادیث ترد تاویلهما (قوله رخص فی بیع العریة بالرطب او بالتمر ولم یرخص فی غیر ذلک) فیه دلالة لاحد وجهی اصحابنا انه یجوز بیع الرطب علی النخل بالرطب علی الارض والاصح عند جمهورهم بطلانه ویتاولون هذه الروایة علی ان

قال حدثنی یونس ح قالا وحدثنا ابن رافع قال نا ابن ابی فُدیك قال اخبرنی الضحاك ح قال وحدثنیه سُوَید بن سعید قال نا حفص بن میسرة قال حدثنی موسی بن عقبة کلهم عن نافع بهذا الاسناد نحو حدیثهم **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال قرات علی مالك عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من باع نخلاً قد أُبِّرَت فثمرها للبائع الا ان یشترط المبتاع **وحدثنا** محمد بن المثنی قال نا یحیی بن سعید ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی جمیعاً عن عبید الله ح قال وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة واللفظ له قال نا محمد بن بشر قال نا عبید الله عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایما نخل اُشتُرِیَ اصولها وقد أُبِّرَت فان ثمرها للذی أبَّرها الا ان یشترط الذی اشتراها **وحدثنا** قتیبة بن سعید قال نا لیث ح قال وحدثنا ابن رمح قال انا اللیث عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ایما امرئ ابَّر نخلا ثم باع اصلها فللذی ابَّر ثمر النخل الا ان یشترط المبتاع **وحدثناه** ابو الربیع وابو کامل قالا نا حماد ح قال وحدثنیه زهیر بن حرب قال نا اسمعیل کلاهما عن ایوب عن نافع بهذا الاسناد نحوه **وحدثنا** یحیی بن یحیی ومحمد بن رمح قالا انا اللیث ح قال وحدثنا قتیبة بن سعید قال انا اللیث عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من ابتاع نخلا بعد ان تُؤبَّر فثمرتها للذی باعها الا ان یشترط المبتاع ومن ابتاع عبداً فماله للذی باعه الا ان یشترط المبتاع **وحدثناه** یحیی بن یحیی و ابوبکر بن ابی شیبة وزُهَیر بن حرب قال یحیی انا وقال الآخران نا سفین بن عیینة عن الزهری بهذا الاسناد مثله **وحدثنی** حَرْمَلة بن یحیی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال حدثنی سالم بن عبد الله بن عمر ان اباه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول بمثله **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة ومحمد بن عبد الله بن نمیر وزهیر بن حرب قالوا جمیعاً نا سفین بن عیینة عن ابن جریج عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المُحاقلة والمُزابنة والمُخابرة وعن بیع الثمر حتی یبدو صلاحه ولا یباع الا بالدینار والدرهم الا العرایا **وحدثنا** عبد بن حمید قال انا ابو عاصم قال انا ابن جریج عن عطاء و ابی الزبیر انهما سمعا جابر بن عبد الله یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم

باب من باع نخلا علیها ثمر

باب النهی عن المحاقلة والمزابنة وعن المخابرة وبیع الثمرة قبل بدو صلاحها وعن بیع المعاومة وهو بیع السنین

او للشك لا للتخییر والاباحة بل معناه رخص فی بیعها باحد النوعین وشك فیه الراوی فحمل علی ان المراد التمر کما صرح به فی سائر الروایات **باب من باع نخلا علیها ثمر** قوله صلی الله علیه وسلم من باع نخلا قد ابرت فثمرتها للبائع الا ان یشترط المبتاع) قال اهل اللغة یقال اَبَرْتُ النخل آبُرُه ابرا بالتخفیف کاکلته آکله اکلا وابرته بالتشدید اُبِّرُه تابیرا کعلمته اعلمه تعلیما وهو ان یشق طلع النخلة لیذر فیه شیئ من طلع ذکر النخل والابار هو شقه سواء حط فیه شیئ ام لا وتابرت بنفسها ای تشققت فحکمها فی البیع حکم المؤبرة بفعل الآدمی هذا مذهبنا وفی هذا الحدیث جواز الابار للنخل وغیره من الثمار وقد اجمعوا علی جوازه وقد اختلف العلماء فی حکم بیع النخل المبیعة بعد التابیر وقبله هل تدخل فیها الثمرة عند اطلاق بیع النخلة من غیر تعرض للثمرة بنفی ولا اثبات فقال مالك والشافعی واللیث والاکثرون ان باع النخلة بعد التابیر فثمرتها للبائع الا ان یشترطها المشتری بان یقول اشتریت النخلة بثمرتها هذه وان باعها قبل التابیر فثمرتها للمشتری فان شرطها البائع لنفسه جاز عند الشافعی والاکثرین وقال مالك لا یجوز شرطها للبائع وقال ابو حنیفة هی للبائع قبل التابیر وبعده عند الاطلاق وقال ابن ابی لیلی هی للمشتری قبل التابیر وبعده فاما الشافعی والجمهور فاخذوا فی المؤبرة بمنطوق الحدیث وفی غیرها بمفهومه وهو دلیل الخطاب وهو حجة عندهم واما ابو حنیفة فاخذ بمنطوقه فی المؤبرة وهو لا یقول به لیس الخطاب فالحق غیر المؤبرة بالمؤبرة واعترضوا علیه بان الظاهر یخالف المستشری حکم التبعیة فی البیع کما ان الجنین یتبع الام فی البیع ولا یتبعها الولد المنفصل واما ابن ابی لیلی فقوله باطل مخالف لصریح السنة ولعله لم یبلغه الحدیث والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم ومن ابتاع عبدا فماله للذی باعه الا ان یشترط المبتاع) هکذا روی هذا الحکم البخاری ومسلم من روایة سالم عن ابیه ابن عمر ولم تقع هذه الزیادة فی حدیث نافع عن ابن عمر ولا یضر ذلك فسالم ثقة بل هو اجل من نافع فزیادته مقبولة وقد اشار النسائی والدارقطنی الی ترجیح روایة نافع وهذه اشارة مردودة و فی هذا الحدیث دلالة لمالك وقول الشافعی القدیم ان العبد اذا ملکه سیده مالا ملکه لکنه اذا باعه بعد ذلك کان ماله للبائع الا ان یشترط المشتری بظاهر هذا الحدیث وقال الشافعی فی الجدید وابو حنیفة لا یملك العبد شیئا اصلا وتاولا الحدیث علی ان المراد ان یکون فی ید العبد شئ من مال السید فاضیف ذلك المال الی العبد للاختصاص والانتفاع لا للملك کما یقال حل الدابة وسرج الفرس والا فاذا باع السید العبد فذلك المال للبائع لانه ملکه الا ان یشترطه المبتاع فیصح لانه یکون قد باع شیئین العبد والمال الذی فی یده بثمن واحد وذلك جائز قالوا ویشترط الاحتراز من الربا قال الشافعی فان کان المال دراهم لم یجز بیع العبد بتلك الدراهم بدراهم فکذا ان کان دنانیر لم یجز بیعهما بذهب وان کان حنطة لم یجز بیعهما بحنطة وقال مالك یجوز ان یشترطه المشتری وان کان دراهم والثمن دراهم وکذلك فی جمیع الصور لاطلاق الحدیث قال وکانه لا حصة للمال من الثمن وفی هذا الحدیث دلیل للاصح عند اصحابنا انه اذا باع العبد او الجاریة وعلیه ثیاب لم تدخل فی البیع بل تکون للبائع الا ان یشترطها المبتاع لانه مال فی الجملة وقال بعض اصحابنا تدخل وقال بعضهم یدخل ساتر العورة فقط والاصح انه لا یدخل ساتر العورة ولا غیره لظاهر هذا الحدیث ولان اسم العبد لا یتناول الثیاب والله اعلم **باب** النهی عن المحاقلة والمزابنة وعن المخابرة وبیع الثمرة قبل بدو صلاحها وعن بیع المعاومة وهو بیع السنین اما المحاقلة والمزابنة وبیع الثمرة قبل بدو صلاحها فسبق بیانها فی الباب الماضی واما المخابرة ففی والمزارعة متقاربتان وهما المعاملة علی الارض ببعض ما یخرج منها من الزرع کالثلث والربع وغیر ذلك من الاجزاء المعلومة لکن فی المزارعة یکون البذر من مالك الارض وفی المخابرة یکون البذر من العامل هکذا قاله جمهور اصحابنا وهو ظاهر نص الشافعی وقال بعض اصحابنا وجماعة من اهل اللغة وغیرهم مما بمعنی قالوا والمخابرة مشتقة من الخبر وهو الاکار ای الفلاح هذا قول الجمهور وقیل مشتقة من الخبار وهی الارض اللینة وقیل من الخبرة وهی النصیب وسمی النصیب بذلك بضم الخاء وقال الجوهری قال ابو عبید هی النصیب من سمك او لحم یقال تخیروا خبرة اذا اشتروا شاة فذبحوها واقتسموا لحمها وقال ابن الاعرابی ماخوذة من خیبر لان اول هذه المعاملة کان فیها وفی صحة المزارعة و المخابرة خلاف مشهور للسلف والخلف وسنوضحه فی باب بعده ان شاء الله تعالی واما النهی عن بیع المعاومة وهو بیع السنین فمعناه ان یبیع ثمر الشجرة عامین او ثلاثة او اکثر فیسمی بیع المعاومة وبیع السنین وهو باطل بالاجماع نقل الاجماع فیه ابن المنذر وغیره لهذه الاحادیث ولانه بیع غرر لانه بیع معدوم ومجهول وغیر مقدور علی تسلیمه وغیر مملوك للعاقد والله اعلم (**قوله** نهی عن بیع الثمر حتی یبدو صلاحه ولا یباع الا بالدینار والدرهم الا العرایا) معناه لا یباع الرطب بعد بدو صلاحه بتمر بل یباع بالدینار والدرهم وغیرهما والممتنع انما هو بیعه بالتمر

فذکر مثله **وحدثنا** اسحاق بن ابراهیم الحنظلی قال انا مخلد بن یزید الحزری قال نا ابن جریج قال اخبرنی عطاء عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن المخابرة والمحاقلة والمزابنة وعن بیع الثمرة حتی تُطعِم ولا تباع الا بالدراهم والدنانیر الا العرایا قال عطاء فسرها لنا جابر قال اما المخابرة فالارض البیضاء یدفعها الرجل الی الرجل فیُنفق فیها ثم یاخذ من الثمر وزعم ان المزابنة بیع الرطب فی النخل بالتمر کیلا والمحاقلة فی الزرع علی نحو ذلک یبیع الزرع القائم بالحب کیلا **وحدثنا** اسحاق بن ابراهیم ومحمد بن احمد بن ابی خلف کلیهما عن زکریا قال ابن ابی خلف نا زکریا ابن عدی قال انا عبید الله عن زید بن ابی اُنَیسة قال نا ابو الولید المکی وهو جالس عند عطاء بن ابی رَبَاح عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن المحاقلة والمزابنة والمخابرة وان یُشتری النخل حتی یُشقِحَ والاشقاه ان یحمر او یصفر ویُوکل منه شیء والمحاقلة ان یباع الحَقْل (الزرع) بکیل من الطعام معلوم والمزابنة ان یباع النخل باوساق من التمر والمخابرة الثلث والربع واشباه ذلک قال زید قلتُ لعطاء بن ابی رباح اسمعتَ جابر ابن عبد الله یذکر هذا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم **وحدثنا** عبد الله بن هاشم قال نا بهز قال نا سلیم بن حیان قال نا سعید بن مِینَاء عن جابر بن عبد الله قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المزابنة والمحاقلة والمخابرة وعن بیع الثمرة حتی تُشقِح قال قلتُ لسعید ما تُشقِح قال تحمار وتصفار ویؤکل منها **وحدثنا** عبید الله بن عمر القواریری ومحمد بن عُبَید الغبری واللفظ لعبید الله قالا نا حماد بن زید قال نا ایوب عن ابی الزبیر وسعید بن مینا عن جابر بن عبد الله قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المحاقلة والمزابنة والمعاومة والمخابرة قال احدهما بیع السنین هی المعاومة وعن الثُّنیا ورخّص فی العرایا **وحدثناه** ابو بکر بن ابی شیبة وعلی بن حجر قالا نا اسماعیل وهو ابن عُلیة عن ایوب عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله غیر انه لا یذکر بیع السنین هی المُعَاومة **وحدثنی** اسحاق بن منصور قال نا عبید الله بن عبد المجید قال نا رباح بن ابی معروف قال سمعت عطاء عن جابر بن عبد الله قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن کراء الارض وعن بیعها السنین وعن بیع الثمر حتی یَطیبَ **وحدثنی** ابو کامل الجحدری قال نا حماد یعنی ابن زید عن مَطَر الوراق عن عطاء عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن کراء الارض **وحدثنا** عبد بن حمید قال نا محمد بن الفضل لقبه عارم وهو ابو النعمان السَّدُوسی قال نا مهدی بن میمون قال نا مطر الوراق عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کانت له ارض فلیزرعها فان لم یزرعها فلیُزرعها اخاه **حدثنا** الحکم بن موسی قال نا هِقْل یعنی ابن زیاد عن الاوزاعی عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال کان لرجال فُضُول ارضین من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کانت له فضل ارض فلیزرعها او لیمنحها اخاه فان ابی فلیُمسِک ارضه **وحدثنی** محمد بن حاتم قال نا معلی بن منصور الرازی قال نا خالد قال انا الشیبانی عن بُکَیر بن الاخنس عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تؤخذ الارض اجرا او حظا **حدثنا** ابن نمیر قال نا ابی قال نا عبد الملک عن عطاء عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کانت له ارضٌ فلیزرعها فان لم یستطع ان یزرعها وعجز عنها فلیمنحها اخاه المسلم ولا یواجرها ایاه **وحدثنا** شیبان بن فرّوخ قال نا همام قال سأل سلیمان بن موسی عطاء فقال احدثک جابر بن عبد الله ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من کانت له ارضٌ فلیزرعها اولیُزرِعها اخاه ولا یُکرِیها قال نعم **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا سفین عن عمرو عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن المُخابرة **وحدثنی** حجّاج بن الشاعر قال نا عُبَید الله بن عبد المجید قال نا سلیم بن حیان قال نا سعید بن مِینَاء قال سمعتُ جابر بن عبد الله یقول ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من کان له فضل ارض فلیزرعها اولیُزرِعها اخاه ولا تبیعوها فقلتُ لسعید ما قوله ولا تبیعوها یعنی الکِرَاء قال نعم **وحدثنا** احمد بن یونس قال نا زهیر قال نا ابو الزبیر عن جابر قال کنا نخابر علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فنُصیبُ من القِصْرِیّ ومن کذا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کانت له ارض فلیزرعها او فلیُزرِعها اخاه والا فلیَدَعها

الا العرایا فیجوز بیع الرطب فیها بالتمر بشرط السابق فی بابه (قوله نهی عن بیع الثمرة حتی تطعم) هو بضم التاء وکسر العین ای یبدو صلاحها وتصیر طعاما یطیب اکلها (قوله نهی ان یشتری النخل حتی تشقح والاشقاه ان یحمر او یصفر) وفی روایة حتی تشقح بالحاء هو بضم التاء واسکان الشین فیهما وتخفیف القاف ومنهم من فتح الشین فی تشقح وهما جائزان تشقح وتشقح ومعناهما واحد ومنهم من انکر تشقح قال المعروف بالحاء والصحیح جوازهما وقیل ان الهاء بدل من الحاء کما قالوا مدحه ومدهه وقد فسر الراوی الاشقاه والاشقلاع بالاحمرار والاصفرار قال اهل اللغة ولا یشترط فی ذلک حقیقة الاصفرار والاحمرار بل ینطلق علیه هذا الاسم اذا تغیر یسیر الی الحمرة او الصفرة قال الخطابی الشقحة لون غیر خالص الحمرة او الصفرة بل هو تغیر الیهما فی کموة (قوله سلیم بن حیان) بفتح السین وحیان بالمثناة وسعید بن مینا بالمد والقصر (قوله نهی عن الثنیا) هی الاستثناء والمراد الاستثناء فی البیع وفی روایة الترمذی وغیره باسناد صحیح نهی عن الثنیا الا ان یعلم فمثال الثنیا المبطلة للبیع قوله بعتک هذه الصبرة الا بعضها او بعتک هذه الاشجار او الاغنام او الثیاب ونحوها الا بعضها فلا یصح البیع لان المستثنی مجهول فلو قال بعتک هذه الاشجار الا هذه الشجرة او هذه الشجرة الا ربعها او الصبرة الا مثلثها او بعتک بالف الا درهما او الا عشرة دنانیر من الثنیا المعلومة صح البیع باتفاق العلماء ولو باع الصبرة الا اصاعا منها فالبیع باطل عند الشافعی وابی حنیفة وصح مالک ان یستثنی منها مالا یزید علی ثلثها اما اذا باع ثمرة نخلات فاستثنی من ثمرتها عشرة آصع مثلا للبائع فمذهب الشافعی وابی حنیفة والعلماء کافة بطلان البیع وقال مالک وجماعة من علماء المدینة یجوز ذلک مالم یزد علی قدر ثلث الثمرة (قوله حدثنا ابو الولید المکی عن جابر وفی الروایة الاخری سعید بن مینا عن جابر) قال ابن ابی حاتم ابو الولید هذا اسمه یسار وقال عبد الغنی هذا غلط انما هو سعید بن مینا والمذکور باسمه فی الروایة الاخری وقد بینه البخاری فی تاریخه **باب کراء الارض**

(قوله عن جابر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن کراء الارض) وفی روایة من کانت له ارض فلیزرعها فان لم یستطع ان یزرعها وعجز عنها فلیمنحها اخاه المسلم ولا یواجرها ایاه وفی روایة من کانت له ارض فلیزرعها اولیزرعها اخاه ولا یکریها وفی روایة نهی عن المخابرة وفی روایة فلیزرعها اولیزرعها اخاه ولا تبیعوها وفسره الراوی بالکراء وفی روایة فلیزرعها او فلیحرثها اخاه والا فلیدعها وفی روایة کنا نأخذ الارض بالثلث والربع بالماذیانات فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ذلک فقال من کانت له ارض فلیزرعها فان لم یزرعها فلیمنحها اخاه فان لم یمنحها اخاه فلیمسکها وفی روایة من کانت له ارض فلیمهها اولیعرها وفی روایة نهی عن بیع الارض بیضاء سنتین او ثلثا وفی روایة نهی عن الحقول وفسره جابر بکراء الارض

حدثنی ابو الطاهر واحمد بن عیسی جمیعا عن ابن وهب قال ابن عیسی نا عبد الله بن وهب قال حدثنی هشام بن سعد ان ابا الزبیر المکی حدثه قال سمعت جابر بن عبد الله یقول کنا فی زمن رسول الله صلی الله علیه وسلم ناخذ الارض بالثلث او الربع بالماذیانات فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ذلك فقال من کانت له ارض فلیزرعها فان لم یزرعها فلیمنحها اخاه فان لم یمنحها اخاه فلیمسکها **حدثنا** محمد بن المثنی قال نا یحیی بن حماد قال نا ابو عوانة عن سلیمان قال نا ابو سفیان عن جابر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول من کانت له ارض فلیهبها او لیعرها **وحدثنیه** حجاج بن الشاعر قال نا ابو الجواب قال نا عمار بن رزیق عن الاعمش بهذا الاسناد غیر انه قال فلیزرعها او فلیزرعها رجلا **و حدثنا** هارون بن سعید الایلی قال نا ابن وهب قال اخبرنی عمرو وهو ابن الحارث ان بکیرا حدثه ان عبد الله بن ابی سلمة حدثه عن النعمان ابن ابی عیاش عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن کراء الارض قال بکیر وحدثنی نافع انه سمع ابن عمر یقول کنا نکری ارضنا ثم ترکنا ذلك حین سمعنا حدیث رافع بن خدیج **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال انا ابو خیثمة عن ابی الزبیر عن جابر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع ارض البیضاء سنتین او ثلاثا **وحدثنا** سعید بن منصور وابو بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد وزهیر بن حرب قالوا نا سفین بن عیینة عن حمید الاعرج عن سلیمان بن عتیق عن جابر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع السنین وفی روایة ابن ابی شیبة عن بیع ثمر سنین **وحدثنا** حسن الحلوانی قال انا ابو توبة قال ثنا معویة عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کانت له ارض فلیزرعها او لیمنحها اخاه فان ابی فلیمسك ارضه **حدثنا** الحسن الحلوانی قال نا ابو توبة عن معویة عن یحیی بن ابی کثیر ان یزید بن نعیم اخبره ان جابر بن عبد الله اخبره انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی عن المزابنة والحقول فقال جابر بن عبد الله المزابنة الشر بالتمر والحقول کراء الارض **حدثنا** قتیبة بن سعید قال نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن القاری عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المحاقلة والمزابنة **وحدثنی** ابو الطاهر قال انا ابن وهب قال اخبرنی مالك بن انس عن داود بن الحصین ان ابا سفیان مولی ابن ابی احمد اخبره انه سمع ابا سعید الخدری یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المزابنة والمحاقلة والمزابنة اشتراء الثمر فی رءوس النخل والمحاقلة کراء الارض **و حدثنا** یحیی بن یحیی وابو الربیع العتکی قال ابو الربیع نا وقال یحیی انا حماد بن زید عن عمرو قال سمعت ابن عمر یقول کنا لا نری بالخبر باسا حتی کان عام اول فزعم رافع ان نبی الله صلی الله علیه وسلم نهی عنه

(مسئلة من روایة ابی سعید الخدری وفی روایة ابن عمر کنا نکری ارضنا ثم ترکنا ذلك حین سمعنا حدیث رافع بن خدیج وفی روایة عنه کنا لا نری بالخبر باسا حتی کان عام اول فزعم رافع ان نبی الله صلی الله علیه وسلم نهی عنه وفی روایة عن نافع ان ابن عمر کان یکری مزارعه علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وفی امارة ابی بکر وعمر وعثمان وصدرا من خلافة معاویة ثم بلغه آخر خلافة معاویة ان رافع بن خدیج یحدث فیها نهی عن النبی صلی الله علیه وسلم فدخل علیه وانا معه فسأله فقال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن کرار المزارع فترکها ابن عمر وفی روایة عن حنظلة بن قیس قال سألت رافع بن خدیج عن کراء الارض بالذهب والورق فقال لا باس به انما کان الناس یواجرون علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم بما علی الماذیانات واقبال الجداول واشیاء من الزرع فیهلك هذا ویسلم هذا ویسلم هذا ویهلك هذا فلم یکن للناس کراء الا هذا فلذلك زجر عنه فاما شیء معلوم مضمون فلا باس به وفی روایة کنا نکری الارض علی ان لنا هذه ولهم هذه فربما اخرجت هذه ولم تخرج هذه فنهانا عن ذلك واما الورق فلم ینهنا وفی روایة عن عبد الله بن معقل بالعین المهملة والقاف قال زعم ثابت یعنی ابن الضحاك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن المزارعة وامر بالمواجرة وقال لا باس به) الشرح اما الماذیانات فبذال معجمة مکسورة ثم یاء مثناة تحت ثم الف ثم نون ثم الف ثم مثناة فوق هذا هو المشهور وحکی القاضی عن بعض الرواة فتح الذال فی غیر صحیح مسلم وهی مسایل المیاه وقیل ما ینبت علی حافتی مسیل الماء وقیل ما ینبت حول السواقی وهی لفظة معربة لیست عربیة واما قوله واقبال فبفتح الهمزة ای اوائلها ورؤسها والجداول جمع جدول وهو النهر الصغیر کالساقیة واما الربیع فهو الساقیة الصغیرة وجمعه اربعاء کنبی وانبیاء وربعان کصبی وصبیان ومعنی هذه الالفاظ انهم کانوا یدفعون الارض الی من یزرعها بمذر من عنده علی ان یکون لمالك الارض ما ینبت علی الماذیانات واقبال الجداول او هذه القطعة والباقی للعامل فنهوا عن ذلك لما فیه من الغرر فربما هلك هذا دون ذاك وعکسه واختلف العلماء فی کراء الارض فقال طاؤس والحسن البصری لا یجوز بکل حال سواء اکراها بطعام او ذهب او فضة او بجزء من زرعها لاطلاق حدیث النهی عن کراء الارض وقال الشافعی وابو حنیفة وکثیرون تجوز اجارتها بالذهب والفضة وبالطعام والثیاب وسائر الاشیاء سواء کان من جنس ما یزرع فیها ام من غیره ولکن لا تجوز اجارتها بجزء ما یخرج منها کالثلث والربع وهی المخابرة ولا یجوز ایضا ان یشترط له زرع قطعة معینة وقال ربیعة یجوز بالذهب والفضة فقط وقال مالك یجوز بالذهب والفضة وغیرهما لا الطعام وقال احمد وابو یوسف ومحمد بن الحسن وجماعة من المالکیة واخرون تجوز اجارتها بالذهب والفضة وتجوز المزارعة بالثلث والربع وغیرهما وبهذا قال ابن شریح وابن خزیمة والخطابی وغیرهم من محققی اصحابنا وهو الراجح المختار وسنوضحه فی (باب المساقاة ان شاء الله تعالی) فاما طاؤس والحسن فقد ذکرنا حجتهما واما الشافعی وموافقوه فاعتمدوا بصریح روایة رافع بن خدیج وثابت بن الضحاك السابقین فی جواز الاجارة بالذهب والفضة ونحوهما وتاولوا احادیث النهی تاویلین احدهما حملها علی اجارتها بما علی الماذیانات او بزرع قطعة معینة او بالثلث والربع ونحو ذلك کما فسره الرواة فی هذه الاحادیث التی ذکرناها والثانی حملها علی کراهة التنزیه والارشاد الی اعارتها کما نهی عن بیع الغرر نهی تنزیه بل یتوا بعونه ونحو ذلك وهذان التاویلان لا بد منهما او من احدهما للجمع بین الاحادیث وقد اشار الی هذا التاویل الثانی البخاری وغیره ومعناه عن ابن عباس والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم او لیزرعها اخاه) ای یجعلها مزرعة له ومعناه یعیره ایاها بلا عوض وهو معنی الروایة الاخری فلیمنحها اخاه بفتح الیاء والنون ای یجعلها له منحة ای عاریة واما الکراء فمد ودونه بعض الیاء (قوله فنصیب من القصری) هو بقاف مکسورة ثم صاد مهملة ساکنة ثم راء مکسورة ثم یاء مشددة علی وزن القبطی هکذا ضبطناه وکذا ضبطه الجمهور وهو المشهور قال القاضی هکذا رویناه عن اکثرهم وعن الطبری بفتح القاف والراء مقصورا وعن ابن الخزاعی بضم القاف مقصورا قال والصواب الاول وهو ما بقی من الحب فی السنبل بعد الدیاس ویقال له القصارة بضم القاف وهذا الاسم اشهر من القصری (قوله کنا لا نری بالخبر باسا) ضبطناه بکسر الخاء وضمها وفتحها والکسر اصح

وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا سفین ح قال وحدثنی علی بن حجر وابراهیم بن دینار قالا نا اسمعیل وهو ابن علیة عن ایوب ح قال وثنا اسحق بن ابراهیم قال انا وکیع قال نا سفین کلهم عن عمرو بن دینار بهذا الاسناد مثله وزاد فی حدیث ابن عیینة فترکنا من اجله وحدثنی علی بن حجر قال نا اسماعیل عن ایوب عن ابی الخلیل عن مجاهد قال قال ابن عمر لقد منعنا رافع نفع ارضنا وحدثنا یحیی بن یحیی قال انا یزید بن زریع عن ایوب عن نافع ان ابن عمر کان یکری مزارعه علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وفی امارة ابی بکر وعمر وعثمان وصدرا من خلافة معاویة حتی بلغه فی اخر خلافة معویة ان رافع بن خدیج یحدث فیها بنهی عن النبی صلی الله علیه وسلم فدخل علیه وانا معه فساله فقال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی عن کراء المزارع فترکها ابن عمر بعد فکان اذا سئل عنها بعد قال زعم رافع بن خدیج ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عنها وحدثنا ابو الربیع وابو کامل قالا نا حماد بن زید ح قال وحدثنی علی بن حجر قال نا اسمعیل کلاهما عن ایوب بهذا الاسناد مثله وزاد فی حدیث ابن علیة قال فترکها ابن عمر بعد ذلک فکان لا یکریها وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی قال نا عبید الله عن نافع قال ذهبت مع ابن عمر الی رافع بن خدیج حتی اتاه بالبلاط فاخبره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن کراء المزارع وحدثنی ابن ابی خلف وحجاج بن الشاعر قالا نا زکریا بن عدی قال انا عبید الله بن عمرو عن زید عن الحکم عن نافع عن ابن عمر انه اتی رافعا فذکر هذا الحدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم حدثنا محمد بن المثنی قال نا حسین یعنی ابن حسن بن یسار قال نا ابن عون عن نافع ان ابن عمر کان یاجر الارض قال فنبئ حدیثا عن رافع قال فانطلق بی معه الیه قال فذکر عن بعض عمومته ذکر فیه النبی صلی الله علیه وسلم انه نهی عن کراء الارض قال فترکه ابن عمر فلم یاجر وحدثنیه محمد بن حاتم قال نا یزید بن هارون قال نا ابن عون بهذا الاسناد قال فحدثه عن بعض عمومته عن النبی صلی الله علیه وسلم وحدثنی عبد الملک بن شعیب بن اللیث بن سعد قال حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل بن خالد عن ابن شهاب انه قال اخبرنی سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر کان یکری ارضیه حتی بلغه ان رافع بن خدیج الانصاری کان ینهی عن کراء الارض فلقیه عبد الله فقال یا ابن خدیج ماذا تحدث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی کراء الارض قال رافع بن خدیج لعبد الله سمعت عمی وکانا قد شهدا بدرا یحدثان اهل الدار ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن کراء الارض قال عبد الله لقد کنت اعلم فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الارض تکری ثم خشی عبد الله ان یکون رسول الله صلی الله علیه وسلم احدث فی ذلک شیئا لم یکن علمه فترک کراء الارض حدثنی علی بن حجر السعدی ویعقوب بن ابراهیم قالا نا اسمعیل وهو ابن علیة عن ایوب عن یعلی بن حکیم عن سلیمان بن یسار عن رافع بن خدیج قال کنا نحاقل الارض علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فنکریها بالثلث والربع والطعام المسمی فجاءنا ذات یوم رجل من عمومتی فقال نهانا رسول الله صلی الله علیه وسلم عن امر کان لنا نافعا وطواعیة الله ورسوله انفع لنا نهانا ان نحاقل بالارض فنکریها علی الثلث والربع والطعام المسمی وامر رب الارض ان یزرعها او یزرعها وکره کراءها وما سوی ذلک وحدثنا یحیی بن یحیی قال انا حماد بن زید عن ایوب قال کتب الی یعلی بن حکیم قال سمعت سلیمان بن یسار یحدث عن رافع بن خدیج قال کنا نحاقل بالارض فنکریها علی الثلث والربع ثم ذکر بمثل حدیث ابن علیة وحدثنا یحیی بن حبیب قال نا خالد بن الحارث ح قال وحدثنا عمرو بن علی قال نا عبد الاعلی ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا عبدة کلهم عن ابن ابی عروبة عن یعلی بن حکیم بهذا الاسناد مثله وحدثنیه ابو الطاهر قال انا ابن وهب قال اخبرنی جریر بن حازم عن یعلی بن حکیم بهذا الاسناد عن رافع عن النبی صلی الله علیه وسلم ولم یقل عن بعض عمومته حدثنی اسحاق بن منصور قال انا ابو مسهر قال نا یحیی بن حمزة قال حدثنی ابو عمرو الاوزاعی عن ابی النجاشی مولی رافع بن خدیج عن رافع ان ظهیر بن رافع وهو عمه قال اتانی ظهیر فقال لقد نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن امر کان بنا رافقا فقلت وما ذاک ما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فهو حق قال سالنی کیف تصنعون بمحاقلکم فقلت نواجرها یا رسول الله علی الربیع او الاوسق من التمر او الشعیر قال فلا تفعلوا ازرعوها او ازرعوها او امسکوها حدثنا محمد بن حاتم قال نا عبد الرحمن بن مهدی عن عکرمة بن عمار عن ابی النجاشی عن رافع عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا ولم یذکر عن عمه ظهیر حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن ربیعة بن ابی عبد الرحمن عن حنظلة بن قیس انه سأل رافع بن خدیج عن کراء الارض فقال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن کراء الارض قال فقلت ابالذهب والورق فقال اما بالذهب والورق فلا باس به حدثنا اسحق قال انا عیسی بن یونس قال نا الاوزاعی عن ربیعة بن ابی عبد الرحمن قال حدثنی حنظلة بن قیس الانصاری قال سالت رافع بن خدیج عن کراء الارض بالذهب والورق فقال لا باس به انما کان الناس یواجرون علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الماذیانات واقبال الجداول واشیاء من الزرع فیهلک هذا ویسلم هذا ویسلم هذا ویهلک هذا فلم یکن للناس کراء الا هذا فلذلک زجر عنه فاما شیء معلوم مضمون فلا باس به حدثنا عمرو الناقد قال نا سفیان بن عیینة عن یحیی وهو ابن سعید عن حنظلة الزرقی انه سمع رافع بن خدیج یقول کنا اکثر الانصار حقلا قال کنا نکری الارض علی ان لنا هذه ولهم هذه فربما اخرجت هذه ولم تخرج هذه فنهانا عن ذلک واما الورق فلم ینهنا حدثنا ابو الربیع قال نا حماد ح قال وحدثنا ابن المثنی قال نا یزید بن هارون جمیعا عن یحیی بن سعید بهذا الاسناد نحوه

واشهر ولم یذکر الجوهری واخرون من اهل اللغة غیره وعلی القاضی فیه الکسر والفتح والضم ورجح الکسر ثم الفتح وهو بمعنی المخابرة (قوله اتاه بالبلاط) هو بفتح الباء مکان معروف بالمدینة مبلط بالحجارة وهو بقرب مسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم (قوله عن نافع ان ابن عمر کان یاخذ الارض فنبئ حدیثا عن رافع بن خدیج فذکره وفی آخره فترکه ابن عمر ولم یاخذه) هکذا هو فی کثیر من النسخ یاخذ بالخاء والذال من الاخذ وفی کثیر منها یاجر بالجیم المضمومة والراء فی الموضعین قال القاضی وصاحب المطالع هذا هو الصواب وهو المعروف لجمهور رواة صحیح مسلم قال صاحب المطالع والاول تصحیف وفی بعض النسخ یواجر وهذا صحیح (قوله ان عبد الله بن عمر کان یکری ارضیه کذا فی بعض النسخ ارضیه بفتح الراء وکسر الضاد علی الجمع وفی بعضها ارضه علی الافراد وکلاهما صحیح (قوله عن ابی النجاشی عن رافع ان ظهیر بن رافع وهو عمه قال اتانی ظهیر فقال لقد نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم) هکذا هو فی جمیع النسخ وهو صحیح وتقدیره عن رافع ان ظهیرا عمه حدثه بحدیث قال رافع فی بیان ذلک الحدیث اتانی ظهیر فقال لقد نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهذا التقدیر دل علیه فحوی الکلام ووقع فی بعض النسخ انبأنی بدل اتانی والصواب المنتظم اتانی من الاتیان (قوله فی هذا الحدیث نواجرها

علیة
رسول الله
النبی
زید بن ابی انیسة
یاخذ یواجر
ان النبی صلی الله علیه وسلم
یاخذه
ارضه
عبد الله بن عمر
بالارض
حبیب بن عربی
الارض
الربع والاوسق
النبی
کری

حدثنا یحیی بن یحیی قال انا عبد الواحد بن زیاد ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر کلاهما عن الشیبانی عن عبد الله بن السائب قال سالت عبد الله بن معقل عن المزارعة فقال اخبرنی ثابت بن الضحاک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن المزارعة وفی روایة ابن ابی شیبة نهی عنها وقال سالت ابن معقل ولم یسم عبد الله حدثنا اسحاق بن منصور قال انا یحیی بن حماد قال نا ابو عوانة عن سلیمان الشیبانی عن عبد الله بن السائب قال دخلنا علی عبد الله ابن معقل فسالناه عن المزارعة فقال زعم ثابت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن المزارعة وامر بالمواجرة وقال لا باس بها حدثنا یحیی بن یحیی قال انا حماد ابن زید عن عمرو ان مجاهدا قال لطاؤس انطلق بنا الی ابن رافع بن خدیج فاسمع منه الحدیث عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال فانتهره قال انی والله لو اعلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عنه ما فعلته ولکن حدثنی من هو اعلم به منهم یعنی ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لان یمنح الرجل اخاه ارضه خیر له من ان یاخذ علیها خرجا معلوما وحدثنا ابن ابی عمر قال نا سفین عن عمرو وابن طاؤس عن طاؤس انه کان یخابر قال عمرو فقلت له یا ابا عبد الرحمن لو ترکت هذه المخابرة فانهم یزعمون ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن المخابرة فقال ای عمرو اخبرنی اعلمهم بذلک یعنی ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم لم ینه عنها انما قال یمنح احدکم اخاه خیر له من ان یاخذ علیها خرجا معلوما حدثنا ابن ابی عمر قال نا الثقفی عن ایوب ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم جمیعا عن وکیع عن سفین ح قال وثنا محمد بن رمح قال انا اللیث عن ابن جریج ح قال وحدثنی علی بن حجر قال نا الفضل بن موسی عن شریک عن شعبة کلهم عن عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو حدیثهم وحدثنی عبد بن حمید ومحمد بن رافع قال عبد انا وقال ابن رافع نا عبد الرزاق قال انا معمر عن ابن طاؤس عن ابیه عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لان یمنح احدکم اخاه ارضه خیر له من ان یاخذ علیها کذا وکذا الشیء معلوم قال وقال ابن عباس هو الحقل وهو بلسان الانصار المحاقلة وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال انا عبد الله بن جعفر الرقی قال نا عبید الله بن عمرو عن زید بن ابی انیسة عن عبد الملک بن زید عن طاؤس عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من کانت له ارض فانه ان منحها اخاه خیر له حدثنا احمد بن حنبل وزهیر بن حرب واللفظ لزهیر قالا نا یحیی وهو القطان عن عبید الله قال اخبرنی نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عامل اهل خیبر بشطر ما یخرج منها من ثمر او زرع وحدثنی علی بن حجر السعدی قال نا علی وهو ابن مسهر قال نا عبید الله عن نافع عن ابن عمر قال اعطی رسول الله صلی الله علیه وسلم خیبر بشطر ما یخرج منها من ثمر او زرع فکان یعطی ازواجه کل سنة مائة وسق ثمانین وسقا من تمر وعشرین وسقا من شعیر فلما ولی عمر قسم خیبر خیر ازواج النبی صلی الله علیه وسلم ان یقطع لهن الارض والماء او یضمن لهن الاوساق کل عام فاختلفن فمنهن من اختار الارض والماء ومنهن من اختار الاوساق کل عام فکانت عائشة وحفصة ممن اختارتا الارض والماء وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی قال نا عبید الله قال حدثنی نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عامل اهل خیبر بشطر ما خرج منها من زرع او ثمر واقتص الحدیث بنحو حدیث علی بن مسهر ولم یذکر فکانت عائشة وحفصة ممن اختارتا الارض والماء وقال خیر ازواج النبی صلی الله علیه وسلم ان یقطع لهن الارض ولم یذکر الماء وحدثنی ابو الطاهر قال انا عبد الله بن وهب قال اخبرنی اسامة بن زید اللیثی عن نافع عن عبد الله بن عمر قال لما فتحت خیبر سالت یهود رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقرهم فیها علی ان یعملوا علی نصف ما خرج منها من الثمر والزرع

یا رسول الله علی الربیع او الاوسق) هکذا هو فی معظم النسخ الربیع وهو الساقیة والنهر الصغیر وحکی القاضی عن روایة ابن ماهان الربع بضم الراء وبحذف الیاء وهو ایضا صحیح (قوله ان مجاهدا قال لطاؤس انطلق بنا الی ابن رافع بن خدیج فاسمع منه الحدیث عن ابیه) روی فاسمع بوصل الهمزة مجزوما علی الامر وبقطعها مرفوعا علی الخبر وکلاهما صحیح والاول اجود قوله صلی الله علیه وسلم یاخذ علیها خرجا ای اجرة والله اعلم کتاب المساقاة والمزارعة (قوله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عامل اهل خیبر بشطر ما یخرج منها من ثمر او زرع وفی روایة علی ان یعتملوها من اموالهم ولرسول الله صلی الله علیه وسلم شطر ثمرها) فی هذه الاحادیث جواز المساقاة وبه قال مالک والثوری واللیث والشافعی واحمد وجمیع فقهاء المحدثین واهل الظاهر وجماهیر العلماء وقال ابو حنیفة لا یجوز وتاول هذه الاحادیث علی ان خیبر فتحت عنوة وکان اهلها عبیدا لرسول الله صلی الله علیه وسلم فما اخذه فهو له وما ترکه فهو له واحتج الجمهور بظواهر هذه الاحادیث وبقوله صلی الله علیه وسلم اقرکم ما اقرکم الله وهذا صریح فی انهم لم یکونوا عبیدا قال القاضی وقد اختلفوا فی خیبر هل فتحت عنوة او صلحا او بجلاء اهلها عنها بغیر قتال او بعضها صلحا وبعضها عنوة وبعضها جلاء عنه اهله او بعضها صلحا وبعضها عنوة قال وهذا اصح الاقوال وهی روایة مالک ومن تابعه وقال ابن عیینة قال وفی کل قول اثر مروی وفی روایة لمسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما ظهر علی خیبر اراد اخراج الیهود منها وکانت الارض حین ظهر علیها لله ولرسوله وللمسلمین وهذا یدل لمن قال عنوة اذ حق المسلمین انما هو فی العنوة وظاهر قول من قال صلحا انهم صولحوا علی کون الارض للمسلمین والله اعلم واختلفوا فیما یجوز علیه المساقاة من الاشجار فقال داود یجوز علی النخل خاصة وقال الشافعی علی النخل والعنب خاصة وقال مالک یجوز علی جمیع الاشجار وهو قول للشافعی فاما داود فرآها رخصة فلم یتعد فیه المنصوص علیه واما الشافعی فوافق داود فی کونها رخصة لکن قال حکم العنب حکم النخل فی معظم الابواب واما مالک فقال سبب الجواز الحاجة والمصلحة وهذا یشمل الجمیع فیقاس علیه والله اعلم (قوله بشطر ما یخرج منها) فیه بیان الجزء المساقی علیه من نصف او ربع او غیرهما من الاجزاء المعلومة فلا یجوز علی مجهول کقوله علی ان لک بعض الثمر واتفق المجوزون للمساقاة علی جوازها بما اتفق المتعاقدان علیه من قلیل او کثیر (قوله من ثمر او زرع) یحتج به الشافعی وموافقوه وهم الاکثرون فی جواز المزارعة تبعا للمساقاة وان کانت المزارعة عندهم لا تجوز منفردة فتجوز تبعا للمساقاة فیساقیه علی النخل ویزارعه علی الارض کما جری فی خیبر وقال مالک لا تجوز المزارعة لا منفردا ولا تبعا الا ما کان من الارض بین الشجر وقال ابو حنیفة وزفر المزارعة والمساقاة فاسدتان سواء جمعهما او فرقهما ولو عقدتا فسختا وقال ابن ابی لیلی وابو یوسف ومحمد وسائر الکوفیین وفقهاء المحدثین واحمد وابن خزیمة وابن شریح وآخرون تجوز المساقاة والمزارعة مجتمعتین ویجوز کل واحدة منهما منفردة وهذا هو الظاهر المختار لحدیث خیبر ولا یقبل دعوی کون المزارعة فی خیبر انما جازت تبعا للمساقاة بل جازت مستقلة ولان المعنی المجوز للمساقاة موجود فی المزارعة قیاسا علی القراض فانه جائز بالاجماع وهو کالمزارعة فی کل شیء ولان المسلمین فی جمیع الامصار والاعصار مستمرون علی العمل بالمزارعة واما الاحادیث السابقة فی النهی عن المخابرة فسبق الجواب عنها وانها محمولة علی ما اذا شرطا لکل واحد قطعة معینة من الارض وقد صنف ابن خزیمة کتابا فی جواز المزارعة واستقصی فیه واجاد واجاب عن الاحادیث بالنهی والله اعلم

فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرکم فیها علی ذلک ماشئنا ثم ساق الحدیث بنحو حدیث ابن نمیر وابن مسهر عن عبید الله وزاد فیه وکان الثمر یقسم علی السهمان من نصف خیبر فیاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم الخمس **وحدثنا** ابن رمح قال انا اللیث عن محمد بن عبد الرحمن عن نافع عن عبد الله بن عمر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه دفع الی یهود خیبر نخل خیبر وارضها علی ان یعتملوها من اموالهم ولرسول الله صلی الله علیه وسلم شطر ثمرها **وحدثنی** محمد بن رافع واسحاق بن منصور واللفظ لابن رافع قالا نا عبد الرزاق قال انا ابن جریج قال حدثنی موسی بن عقبة عن نافع عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب اجلی الیهود والنصاری من ارض الحجاز وان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما ظهر علی خیبر اراد اخراج الیهود منها وکانت الارض حین ظهر علیها لله عز وجل ولرسوله صلی الله علیه وسلم وللمسلمین فاراد اخراج الیهود منها فسالت الیهود رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقرهم بها علی ان یکفوا عملها ولهم نصف الثمر فقال لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم نقرکم بها علی ذلک ماشئنا فقروا بها حتی اجلاهم عمر الی تیماء واریحاء **وحدثنا** ابن نمیر قال نا ابی قال نا عبد الملک عن عطاء عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من مسلم یغرس غرسا الا کان ما اکل منه له صدقة وما سرق منه له صدقة وما اکل السبع فهو له صدقة وما اکلت الطیر فهو له صدقة ولا یرزؤه احد الا کان له صدقة **وحدثنا** قتیبة بن سعید قال نا اللیث ح قال وحدثنا محمد بن رمح قال انا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علی ام مبشر الانصاریة فی نخل لها فقال لها النبی صلی الله علیه وسلم من غرس هذا النخل مسلم ام کافر فقالت بل مسلم فقال لا یغرس مسلم غرسا ولا یزرع زرعا فیاکل منه انسان ولا دابة ولا شیء الا کانت له صدقة **وحدثنی** محمد بن حاتم وابن ابی خلف قالا نا روح قال نا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یغرس رجل مسلم غرسا ولا زرعا فیاکل منه سبع او طائر او شیء الا کان له فیه اجر وقال ابن ابی خلف طائر شیء کذا **حدثنا** احمد بن سعید بن ابراهیم قال نا روح بن عبادة قال نا زکریا بن اسحاق قال اخبرنی عمرو بن دینار انه سمع جابر بن عبد الله یقول دخل النبی صلی الله علیه وسلم علی ام معبد حائطا فقال یا ام معبد من غرس هذا النخل مسلم ام کافر فقالت بل مسلم قال فلا یغرس المسلم غرسا فیاکل منه انسان ولا دابة ولا طیر الا کان له صدقة الی یوم القیمة **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا حفص بن غیاث ح قال وحدثنا ابو کریب واسحاق بن ابراهیم جمیعا عن ابی معاویة ح قال وثنا عمرو الناقد قال نا عثمان بن محمد ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابن فضیل کل هؤلاء عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر زاد عثمان وفی روایته عن عمار وابو بکر فی روایته عن ابی معاویة فقالا عن ام مبشر وفی روایة ابن فضیل عن امرأة زید بن حارثة وفی روایة اسحاق عن ابی معاویة قال ربما قال عن ام مبشر عن النبی صلی الله علیه وسلم وربما لم یقل وکلهم قالوا عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو حدیث عطاء وابی الزبیر وعمرو بن دینار

(قوله صلی الله علیه وسلم اقرکم فیها علی ذلک ماشئنا) وفی روایة المؤطا اقرکم ما اقرکم الله قال العلماء وهو عائد الی مدة العهد والمراد انما نمکنکم من المقام فی خیبر ما شئنا ثم نخرجکم اذا شئنا لانه صلی الله علیه وسلم کان عازما علی اخراج الکفار من جزیرة العرب کما امر به فی آخر عمره وکما دل علیه هذا الحدیث وغیره واصح اقوال العلماء فی الظاهر بهذا علی جواز المساقاة مدة مجهولة وقال الجمهور لا تجوز المساقاة الا الی مدة معلومة کالاجارة وتاولوا الحدیث علی ما ذکرنا وقیل جاز ذلک فی اول الاسلام خاصة للنبی صلی الله علیه وسلم وقیل معناه ان لنا اخراجکم بعد انقضاء المدة المسماة وکانت سمیت مدة ویکون المراد بیان ان المساقاة لیست بعقد دائم کالبیع والنکاح بل بعد انقضاء المدة تنقضی المساقاة فان شئنا عقدنا عقدا آخر وان شئنا اخرجناکم وقال ابو ثور اذا اطلقا المساقاة اقتضی ذلک سنة واحدة والله اعلم (قوله علی ان یعتملوها من اموالهم) بیان لوظیفة عامل المساقاة وهو ان علیه کل ما یحتاج الیه فی اصلاح الثمر واستزادته مما یتکرر کل سنة کالسقی وتنقیة الانهار واصلاح منابت الشجر وتلقیحه وتنحیة الحشیش والقضبان عنه وحفظ الثمرة وجذاذه ونحو ذلک واما ما یقصد بحفظ الاصل ولا یتکرر کل سنة کبناء الحیطان وحفر الانهار فعلی المالک والله اعلم (قوله وکان یعطی ازواجه کل سنة مائة وسق ثمانین وسقا من تمر وعشرین وسقا من شعیر) قال العلماء هذا دلیل علی ان البیاض الذی کان بخیبر الذی هو موضع الزرع اقل من الشجر وفی هذه الاحادیث دلیل لمذهب الشافعی وموافقیه ان الارض التی تفتح عنوة تقسم بین الغانمین الذین افتتحوها کما یقسم بینهم الغنیمة المنقولة بالاجماع لان النبی صلی الله علیه وسلم قسم خیبر بینهم وقال مالک واصحابه یقفها الامام علی المسلمین کما فعل عمر فی ارض سواد العراق وقال ابو حنیفة والکوفیون یتخیر الامام بحسب المصلحة فی قسمتها او ترکها فی ایدی من کانت لهم بخراج یوظفه علیها وتصیر ملکا لهم کارض الصلح (قوله وکان الثمر یقسم علی السهمان فی نصف خیبر فیاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم الخمس) هذا یدل علی ان خیبر فتحت عنوة لان السهمان کانت للغانمین (قوله یاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم الخمس ای یدفعه الی مستحقه وهم خمسة الاصناف المذکورة فی قوله تعالی واعلموا انما غنمتم من شیء فان لله خمسه وللرسول فیاخذ لنفسه خمسا واحدا من الخمس ویصرف الاخماس الباقیة من الخمس الی الاصناف الاربعة الباقین واعلم ان هذه المعاملة مع اهل خیبر کانت برضی الغانمین واهل السهمان وقد اقتسم اهل السهمان سهامهم وصار لکل واحد سهم معلوم (قوله فلما ولی عمر قسم خیبر) یعنی قسمها بین مستحقین وسلم الیهم نفس الارض حین اخذها من الیهود حین اجلاهم عنها (قوله فاجلاهم عمر الی تیماء واریحاء) هما محدودتان وهما قریتان معروفتان وفی هذا دلیل علی ان مراد النبی صلی الله علیه وسلم باخراج الیهود والنصاری من جزیرة العرب اخراجهم من بعضها وهو الحجاز خاصة لان تیماء من جزیرة العرب لکنها لیست من الحجاز والله اعلم **باب فضل الغرس والزرع** (قوله صلی الله علیه وسلم ما من مسلم یغرس غرسا الا کان ما اکل منه له صدقة وما سرق منه له صدقة وما اکل السبع فهو له صدقة وما اکلت الطیر فهو له صدقة ولا یرزؤه احد الا کان له صدقة وفی روایة لا یغرس مسلم غرسا ولا یزرع زرعا فیاکل منه انسان ولا دابة ولا شیء الا کانت له صدقة وفی روایة الا کان له صدقة الی یوم القیامة) فی هذه الاحادیث فضیلة الغرس وفضیلة الزرع وان اجر فاعلی ذلک مستمر ما دام الغراس والزرع وما تولد منه الی یوم القیمة وقد اختلف العلماء فی اطیب المکاسب وافضلها فقیل التجارة وقیل الصنعة بالید وقیل الزراعة وهو الصحیح وقد بسطت ایضاحه فی آخر باب الاطعمة من شرح المهذب وفی هذه الاحادیث ایضا ان الثواب والاجر فی الآخرة مختص بالمسلمین وان الانسان یثاب علی ما سرق من ماله واتلفته دابته او طائر ونحوهما (قوله صلی الله علیه وسلم ولا یرزؤه) هو براء ثم زای بعدها همزة ای ینقصه ویاخذ منه (قوله فی روایة اللیث عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علی ام مبشر الانصاریة فی نخل لها) هکذا هو فی اکثر النسخ دخل علی ام مبشر وفی بعضها دخل علی ام معبد وام مبشر قال الحفاظ المعروف فی روایة اللیث ام مبشر بلا شک ووقع فی روایة غیره ام معبد کما ذکره مسلم بعد هذه الروایة ویقال فیها ایضا ام بشیر فصل انها یقال لها ام مبشر وام معبد وام بشیر قیل اسمها خلیدة بضم الخاء ولم یصح وهی امرأة زید بن حارثة اسلمت وبایعت (قوله حدثنا احمد بن سعید بن ابراهیم ثنا روح بن عبادة ثنا زکریا بن اسحاق اخبرنی عمرو بن دینار انه سمع جابر بن عبد الله) قال ابو مسعود الدمشقی هکذا وقع فی نسخ مسلم فی هذا الحدیث عمرو بن دینار والمعروف فیه ابو الزبیر عن جابر (قوله عن الاعمش عن ابی سفیان

وحدثنا یحیی بن یحیی وقتیبة بن سعید ومحمد بن عبید الغبری واللفظ لیحیی قال یحیی انا وقال الآخران نا ابو عوانة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیاکل منه طیر او انسان او بهیمة الا کان له به صدقة وحدثنا عبد بن حمید قال نا مسلم بن ابراهیم قال نا ابان بن یزید قال نا قتادة قال نا انس بن مالک ان نبی الله صلی الله علیه وسلم دخل نخلا لام مبشر امرأة من الانصار فقال رسول الله صلی الله علیه من غرس هذا النخل ا مسلم ام کافر فقالوا مسلم فقال لا یغرس مسلم غرسا فیاکل منه انسان ولا دابة ولا شیء الا کانت له صدقة وحدثنا ابو الطاهر قال انا ابن وهب عن ابن جریج ان ابا الزبیر اخبره عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان بعت من اخیک ثمرا فاصابته جائحة فلا یحل لک ان تاخذ منه شیئا بم تاخذ مال اخیک بغیر حق وحدثنا حسن الحلوانی قال نا ابو عاصم عن ابن جریج بهذا الاسناد مثله حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة وعلی بن حجر قالوا نا اسمعیل بن جعفر عن حمید عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع ثمر النخل حتی تزهو فقلنا لانس ما زهوها قال تحمر وتصفر ارایتک ان منع الله الثمرة بم تستحل مال اخیک حدثنی ابو الطاهر قال انا ابن وهب قال اخبرنی مالک عن حمید الطویل عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع الثمرة حتی تزهی قالوا وما تزهی قال تحمر فقال اذا منع الله الثمرة فبم تستحل مال اخیک وحدثنی محمد بن عباد قال نا عبد العزیز بن محمد عن حمید عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان لم یثمر ها الله عز وجل فبم یستحل احدکم مال اخیه حدثنا بشر بن الحکم وابراهیم بن دینار وعبد الجبار بن العلاء واللفظ لبشر قالوا نا سفیان بن عیینة عن حمید الاعرج عن سلیمان ابن عتیق عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بوضع الجوائح قال ابراهیم حدثنی عبد الرحمن بن بشر عن سفیان بهذا وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث عن بکیر عن عیاض بن عبد الله عن ابی سعید الخدری قال اصیب رجل فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ثمار ابتاعها فکثر دینه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تصدقوا علیه فتصدق الناس علیه فلم یبلغ ذلک وفاء دینه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لغرمائه خذوا ما وجدتم ولیس لکم الا ذلک حدثنی یونس بن عبد الاعلی قال انا عبد الله بن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن بکیر بن الاشج بهذا الاسناد مثله وحدثنی غیر واحد من اصحابنا قالوا ثنا اسمعیل بن ابی اویس قال حدثنی اخی عن سلیمان وهو ابن بلال عن یحیی بن سعید عن ابی الرجال محمد بن عبد الرحمن ان عمرة بنت عبد الرحمن قالت سمعت عائشة تقول

ث جابر زاد عمرو فی روایته عن عمار وابو بکر فی روایته عن ابی معاویة فقالا عن ام مبشر الی آخره هکذا وقع فی نسخ مسلم وابو بکر ووقع فی بعضها وابو کریب بدل ابی بکر قال القاضی قال بعضهم الصواب ابو کریب لان اول الاسناد لابی بکر بن ابی شیبة عن حفص بن غیاث ولابی کریب واسحاق بن ابراهیم عن ابی معاویة قال الراوی عن ابی معاویة هو ابو کریب لا ابو بکر وهذا واضح وبین والله تعالی اعلم باب وضع الجوائح (قوله صلی الله علیه وسلم لو بعت من اخیک ثمرا فاصابته جائحة فلا یحل لک ان تاخذ منه شیئا بم تاخذ مال اخیک بغیر حق وفی روایة عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع النخل حتی تزهو فقلنا لانس ما زهوها قال تحمر وتصفر ارایتک ان منع الله الثمرة بم تستحل مال اخیک وفی روایة عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان لم یثمر ها الله فبم یستحل احدکم مال اخیه وعن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بوضع الجوائح وعن ابی سعید قال اصیب رجل فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ثمار ابتاعها فکثر دینه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تصدقوا علیه فتصدق الناس علیه فلم یبلغ ذلک وفاء دینه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لغرمائه خذوا ما وجدتم ولیس لکم الا ذلک اختلف العلماء فی الثمرة اذا بیعت بعد بدو الصلاح وسلمها البائع الی المشتری بالتخلیة بینه وبینها ثم تلفت قبل الجذاذ بآفة سماویة هل تکون من ضمان البائع او المشتری فقال الشافعی فی اصح قولیه وابو حنیفة واللیث بن سعد وآخرون هی فی ضمان المشتری ولا یجب وضع الجائحة لکن یستحب وقال الشافعی فی القدیم وطائفة هی فی ضمان البائع ویجب وضع الجائحة وقال مالک ان کانت دون الثلث لم یجب وضعها وان کانت الثلث فاکثر وجب وضعها وکانت من ضمان البائع واحتج القائلون بوضعها بقوله امر بوضع الجوائح وبقوله صلی الله علیه وسلم فلا یحل لک ان تاخذ منه شیئا ولانها فی معنی الباقیة فی ید البائع من حیث انه یلزمه سقیها فکانها تلفت قبل القبض فکانت من ضمان البائع واحتج القائلون بانه لا یجب وضعها بقوله فی الروایة الاخری فی ثمار ابتاعها فکثر دینه فامر النبی صلی الله علیه وسلم بالصدقة علیه ودفعه الی غرمائه فلو کانت توضع لم یفتقر الی ذلک وحملوا الامر بوضع الجوائح علی الاستحباب او فیما بیع قبل بدو الصلاح وقد اشار فی بعض هذه الروایات التی ذکرناها الی شیء من هذا واجاب الاولون عن قوله فکثر دینه الی آخره بانه یحتمل انها تلفت بعد اوان الجذاذ وتفریط المشتری فی ترکها بعد ذلک علی الشجر فانها حینئذ تکون من ضمان المشتری قالوا ولهذا قال صلی الله علیه وسلم فی آخر الحدیث لیس لکم الا ذلک ولو کانت الجوائح لا توضع لکان لهم طلب بقیة الدین واجاب الآخرون عن هذا بان معناه لیس لکم الآن الا هذا ولا تحل لکم مطالبته ما دام معسرا بل ینظر الی میسرة والله اعلم وفی الروایة الاخیرة التعاون علی البر والتقوی ومواساة المحتاج ومن علیه دین والحث علی الصدقة علیه وان المعسر لا تحل مطالبته ولا ملازمته ولا سجنه وبه قال الشافعی ومالک وجمهورهم وحکی عن ابن شریح حبسه حتی یقضی الدین وان کان قد ثبت اعساره وعن ابی حنیفة ملازمته وفیه ان یسلم الی الغرماء جمیع مال المفلس ما لم یقض دینهم ولا یترک للمفلس سوی ثیابه ونحوها وهذا المفلس المذکور قیل هو معاذ بن جبل (قوله حدثنی محمد بن عباد ثنا عبد العزیز بن محمد عن حمید عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان لم یثمر ها الله فبم یستحل احدکم مال اخیه) قال الدارقطنی هذا وهم من محمد بن عباد او من عبد العزیز فی حال اسماعه محمدا لان ابراهیم بن حمزة سمعه من عبد العزیز مفصولا مبینا انه من کلام انس وهو الصواب ولیس من کلام النبی صلی الله علیه وسلم فاسقط محمد بن عباد کلام النبی صلی الله علیه وسلم واتی بکلام انس وجعله مرفوعا وهو خطا (قوله قال ابو اسحق حدثنی عبد الرحمن بن بشر عن سفین بهذا) ابو اسحق هذا هو ابراهیم بن محمد بن سفین روی هذا الکتاب عن مسلم ومراده انه علا برجل فصار فی روایة هذا الحدیث کشیخة مسلم بینه وبین سفیان بن عیینة واحد فقط والله اعلم باب استحباب الوضع من الدین (قوله وحدثنی غیر واحد من اصحابنا قالوا احدثنا اسمعیل بن ابی اویس قال وحدثنی اخی) قال جماعة من الحفاظ هذا احد الاحادیث المقطوعة فی صحیح مسلم وهی اثنا عشر حدیثا سبق بیانها فی الفصول المذکورة فی مقدمة هذا الشرح لان مسلما لم یذکر من سمع منه هذا الحدیث قال القاضی اذا قال الراوی حدثنی غیر واحد او حدثنی الثقة او حدثنی بعض اصحابنا فلیس هو من المقطوع ولا من المرسل ولا من المعضل عند اهل هذا الفن بل هو من باب الروایة عن المجهول وهذا الذی قاله القاضی هو الصواب لکن کیف کان فلا یحتج بهذا المتن من هذه الروایة لو لم یثبت من طریق آخر ولکن قد ثبت من طریق آخر فقد رواه البخاری فی صحیحه عن اسمعیل بن ابی اویس ولعل مسلما اراد بقوله غیر واحد البخاری وغیره وقد حدث مسلم عن اسمعیل هذا من غیر واسطة فی کتاب الحج وفی آخر کتاب الجهاد وروی مسلم ایضا عن احمد بن یوسف الازدی عن اسمعیل فی کتاب اللعان وفی کتاب الفضائل والله اعلم (قوله وفی هذا الباب قال مسلم بن الحجاج وروی اللیث بن سعد قال حدثنی جعفر بن ربیعة) هذا احد الاحادیث المقطوعة فی صحیح مسلم ویسمی معلقا وسبق فی الیتیم مثله بهذا الاسناد وهذا الحدیث المذکور هنا متصل عن اللیث رواه البخاری فی صحیحه عن یحیی بن بکیر عن اللیث عن جعفر بن ربیعة باسناده المذکور هنا ورواه النسائی

سمع رسول الله صلی الله علیه صوت خصوم بالباب عالیة اصواتهما واذا احدهما یستوضع الآخر ویسترفقه فی شیء وهو یقول والله لا افعل فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم علیهما فقال این المتالی علی الله لا یفعل المعروف قال انا یا رسول الله فله ای ذلك احب **حدثنی** حرملة بن یحیی قال انا عبد الله بن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال حدثنی عبد الله بن کعب بن مالك قال اخبرنی عن ابیه انه تقاضی ابن ابی حدرد دینا کان له علیه فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المسجد فارتفعت اصواتهما حتی سمعها رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی بیته فخرج الیهما رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی کشف سجف حجرته ونادی کعب بن مالك فقال یا کعب فقال لبیك یا رسول الله فاشار الیه بیده ان ضع الشطر من دینك قال کعب قد فعلت یا رسول الله قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قم فاقضه **وحدثناه** اسحاق بن ابراهیم قال انا عثمان بن عمر قال انا یونس عن الزهری عن عبد الله بن کعب بن مالك ان کعب بن مالك اخبره انه تقاضی دینا له علی ابن ابی حدرد بمثل حدیث ابن وهب **قال** مسلم وروی اللیث بن سعد قال حدثنی جعفر بن ربیعة عن عبد الرحمن بن هرمز عن عبد الله بن کعب بن مالك عن کعب بن مالك انه کان له مال علی عبد الله بن ابی حدرد الاسلمی فلقیه فلزمه فتکلما حتی ارتفعت الاصوات فمر بهما رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا کعب فاشار بیده کانه یقول النصف فاخذ نصفا مما علیه وترك نصفا **حدثنا** احمد بن عبد الله بن یونس قال نا زهیر قال نا یحیی بن سعید قال اخبرنی ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ان عمر بن عبد العزیز اخبره ان ابا بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام اخبره انه سمع ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم او سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من ادرك ماله بعینه عند رجل قد افلس فهو احق به من غیره **حدثنا** یحیی بن یحیی قال انا هشیم ح قال وحدثنا قتیبة بن سعید ومحمد بن رمح جمیعا عن اللیث بن سعد ح قال وحدثنا ابو الربیع ویحیی بن حبیب الحارثی قالا نا حماد یعنی ابن زید ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا سفیان بن عیینة ح قال وحدثنا محمد بن المثنی قال نا عبد الوهاب یعنی الثقفی کل هؤلاء عن یحیی بن سعید فی هذا الاسناد بمعنی حدیث زهیر وقال ابن رمح من بینهم فی روایته ایما امرئ افلس **حدثنا** ابن ابی عمر قال نا هشام بن سلیمان وهو ابن عکرمة بن خالد المخزومی عن ابن جریج قال حدثنی ابن ابی الحسین ان ابا بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اخبره ان عمر بن عبد العزیز حدثه عن حدیث ابی بکر ابن عبد الرحمن عن حدیث ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم فی الرجل الذی یعدم اذا وجد عنده المتاع ولم یفرقه انه لصاحبه الذی باعه **حدثنا** محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر وعبد الرحمن بن مهدی قالا نا شعبة عن قتادة عن النضر بن انس عن بشیر بن نهیك عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا افلس الرجل فوجد الرجل متاعه بعینه فهو احق به **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا اسماعیل بن ابراهیم قال نا سعید ح (وهو ابن ابی عروبة ۱۲) قال وحدثنی زهیر بن حرب ایضا قال نا معاذ بن هشام قال نا ابی کلاهما عن قتادة بهذا الاسناد مثله وقالا فهو احق به من الغرماء **وحدثنی** محمد بن احمد بن ابی خلف وحجاج بن الشاعر قالا نا ابو سلمة الخزاعی قال حجاج نا منصور بن سلمة قال نا سلیمان بن بلال عن خیثم بن عراك عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا افلس الرجل فوجد الرجل عنده سلعته بعینها فهو احق بها **حدثنا** احمد بن عبد الله بن یونس قال نا زهیر قال نا منصور عن ربعی بن حراش ان حذیفة حدثهم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تلقت الملائکة روح رجل ممن کان قبلکم فقالوا اعملت من الخیر شیئا قال لا قالوا تذکر قال کنت اداین الناس فآمر فتیانی ان ینظروا المعسر ویتجوزوا عن الموسر قال قال الله عز وجل تجوزوا عنه

عن الربیع بن سلیمان عن شعیب بن اللیث عن ابیه عن جعفر بن ربیعة (قوله واذا احدهما یستوضع الآخر ویسترفقه) ای یطلب منه ان یضع عنه بعض الدین ویرفق به فی الاستیفاء فی المطالبة وفی هذا الحدیث دلیل علی انه لا باس بمثل هذا ولکن بشرط ان لا ینتهی الی الالحاح واما به النفس او الایذاء ونحو ذلك الا من ضرورة والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم این المتالی علی الله لا یفعل المعروف قال انا یا رسول الله فله ای ذلك احب) المتالی الحالف ذا الالیة الیمین وفی هذا کراهة الحلف علی ترك الخیر واختیار ذلك وانه یستحب لمن حلف لا یفعل خیرا ان یحنث فیکفر عن یمینه وفیه الشفاعة الی اصحاب الحقوق وقبول الشفاعة فی الخیر (قوله تقاضی ابن ابی حدرد دینا کان له علیه فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المسجد فارتفعت اصواتهما) معنی تقاضاه طالبه به واراد قضاءه وحدرد بفتح الحاء والراء وفی هذا الحدیث جواز المطالبة بالدین فی المسجد والشفاعة الی صاحب الحق والاصلاح بین الخصوم وحسن التوسط بینهم وقبول الشفاعة فی غیر معصیة وجواز الاشارة واعتماد ما تفهمه (قوله فاشار الیه بیده ان ضع الشطر) (قوله کشف سجف حجرته) هو بکسر السین وفتحها لغتان واسکان الجیم والله اعلم باب من ادرك ما باعه عند المشتری وقد افلس فله الرجوع فیه بلا ثمن (قوله حدثنا احمد بن عبد الله بن یونس قال نا زهیر قال نا یحیی بن سعید قال اخبرنی ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ان عمر بن عبد العزیز اخبره ان ابا بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام اخبره انه سمع ابا هریرة یقول) هذا الاسناد فیه اربعة من التابعین روی بعضهم عن بعض وهم یحیی بن سعید الانصاری وابو بکر بن محمد بن عمرو وابو بکر بن عبد الرحمن ولهذا نظائر سبقت (قوله صلی الله علیه وسلم من ادرك ماله بعینه عند رجل قد افلس فهو احق به من غیره وفی روایة عن النبی صلی الله علیه وسلم فی الرجل الذی یعدم اذا وجد عنده المتاع ولم یفرقه انه لصاحبه الذی باعه) اختلف العلماء فیمن اشتری سلعة فافلس او مات قبل ان یوفی ثمنها ولا وفاء عنده وکانت السلعة باقیة بحالها فقال الشافعی وطائفة بانهما بالخیار ان شاء ترکها وضارب مع الغرماء بثمنها وان شاء رجع فیها بعینها فی صورة الافلاس والموت وقال ابو حنیفة لا یجوز الرجوع فیها بل تتعین المضاربة وقال مالك یرجع فی صورة الافلاس ویضارب فی الموت واحتج الشافعی بهذه الاحادیث مع حدیثه فی الموت فی سنن ابی داود وغیره وتاولها ابو حنیفة تاویلات ضعیفة مردودة وتعلق بشیء یروی عن علی وابن مسعود ولیس بثابت عنهما (قوله حدثنا محمد بن المثنی حدثنا محمد بن جعفر وعبد الرحمن بن مهدی قالا نا شعبة عن قتادة عن النضر بن انس ثم قال وحدثنی زهیر بن حرب حدثنا اسمعیل بن ابراهیم حدثنا سعید) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا فی الاسناد الاول شعبة بضم الشین المعجمة وهو شعبة بن الحجاج وفی الثانی سعید بفتح السین المهملة وهو سعید بن ابی عروبة وکذا نقله القاضی عن روایة الجلودی قال ووقع فی روایة ابن ماهان فی الثانی شعبة ایضا بضم الشین المعجمة قال والصواب الاول (قوله وحدثنی محمد بن احمد بن ابی خلف وحجاج بن الشاعر قالا نا ابو سلمة الخزاعی قال حجاج منصور بن سلمة قال نا سلیمان بن بلال) هکذا هو فی معظم نسخ بلادنا واصولهم المحققة قال حجاج منصور بن سلمة ومعناه ان ابا سلمة الخزاعی هذا اسمه منصور بن سلمة فذکره محمد بن احمد بن ابی خلف بکنیته وذکره حجاج باسمه وهذا صحیح وذکر القاضی عیاض انه وقع فی معظم نسخ بلادهم ولعلهم اراد واتهم قال حجاج حدثنا منصور بن سلمة فزاد لفظة حدثنا قال القاضی والصواب حذف لفظة حدثنا کما فی بعض الروایات قال ویمکن تاویل الثانی علی موافقة الاول علی ان المراد ان محمد بن احمد حکاه وحجاج سماه باب فضل انظار المعسر والتجاوز فی الاقتضاء من الموسر والمعسر (قوله کنت اداین الناس فآمر فتیانی ان ینظروا المعسر ویتجوزوا عن الموسر قال الله تجوزوا عنه وفی روایة کنت اتیسر الموسر واتجاوز عن المعسر وفی روایة کنت انظر المعسر واتجوز فی السکة او فی النقد وفی روایة کان من خلقی الجواز فلکنت اتیسر علی الموسر وانظر المعسر) فقوله فتیانی معناه غلمانی کما صرح به فی الروایة الاخری والتجاوز والتجوز معناهما المسامحة فی الاقتضاء والاستیفاء وقبول ما فیه نقص یسیر کما قال واتجوز فی السکة وفی هذه الاحادیث فضل انظار المعسر والوضع

وحدثنا علی بن حجر واسحاق بن ابراهیم واللفظ لابن حجر قالا نا جریر عن المغیرة عن نعیم بن ابی هند عن ربعی بن حراش قال اجتمع حذیفة وابو مسعود فقال حذیفة رجل لقی ربه عز وجل فقال ماعملت قال ماعملت من الخیر الا انی کنت رجلا ذا مال فکنت اطالب به الناس فکنت اقبل المیسور واتجاوز عن المعسور قال تجاوزوا عن عبدی قال ابو مسعود هکذا سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول وحدثنا محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن عبد الملک بن عمیر عن ربعی بن حراش عن حذیفة عن النبی صلی الله علیه وسلم ان رجلا مات فدخل الجنة فقیل له ماکنت تعمل قال فاما ذکروا ما ذکر فقال انی کنت اُبایع الناس فکنت انظر المعسر واتجوز فی السکة او فی النقد فغفر له فقال ابو مسعود وانا سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم وحدثنا ابو سعید الاشج قال نا ابو خالد الاحمر عن سعد بن طارق عن ربعی بن حراش عن حذیفة قال اُتی الله تعالی بعبد من عباده اتاه الله مالا فقال له ماذا عملت فی الدنیا قال ولا یکتمون الله حدیثا قال یا رب اتیتنی مالک فکنت اُبایع الناس وکان من خُلقی الجواز فکنت اتیسر علی الموسر واُنظر المعسر فقال الله عز وجل انا احق بذا منک تجاوزوا عن عبدی فقال عُقبة بن عامر الجهنی وابو مسعود الانصاری هکذا سمعناه من فی رسول الله صلی الله علیه وسلم وحدثنا یحیی بن یحیی وابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب واسحاق بن ابراهیم واللفظ لیحیی قال یحیی انا وقال الآخرون نا ابو معویة عن الاعمش عن شقیق عن ابی مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حُوسب رجل ممن کان قبلکم فلم یوجد له من الخیر شیء الا انه کان یخالط الناس وکان موسرا فکان یامر غلمانه ان یتجاوزوا عن المعسر قال قال الله تعالی نحن احق بذلک منه تجاوزوا عنه وحدثنا منصور بن ابی مزاحم ومحمد بن جعفر بن زیاد قال منصور نا ابراهیم یعنی ابن سعد عن الزهری وقال ابن جعفر نا ابراهیم وهو ابن سعد عن ابن شهاب عن عبید الله بن عبد الله عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کان رجل یُدایِن الناس فکان یقول لفتاه اذا اتیت معسرا فتجاوز عنه لعل الله یتجاوز عنا فلقی الله تعالی فتجاوز عنه وحدثنی حرملة بن یحیی قال انا عبد الله بن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب ان عبید الله بن عبد الله بن عتبة حدثه انه سمع ابا هریرة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول بمثله وحدثنا ابو الهیثم خالد بن خداش بن عَجلان قال نا حماد بن زید عن ایوب عن یحیی بن ابی کثیر عن عبد الله بن ابی قتادة ان ابا قتادة طلب غریما له فتواری عنه ثم وجده فقال انی معسر قال الله قال فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من سَرّه ان ینجیه الله من کُرَب یوم القیمة فلیُنفِّس عن معسر او یضع عنه وحدثنیه ابو الطاهر قال انا ابن وهب قال اخبرنی جریر بن حازم عن ایوب بهذا الاسناد نحوه وحدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال مطل الغنی ظلم واذا اُتبع احدکم علی ملیء فلیتبع وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا عیسی بن یونس ح قال وحدثنا محمد بن رافع قال انا عبد الرزاق قالا جمیعا نا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع ح قال وحدثنی محمد بن حاتم قال نا یحیی بن سعید جمیعا عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد الله قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع فضل الماء وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا روح بن عبادة قال نا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع ضراب الجمل وعن بیع الماء والارض لتحرث فعن ذلک نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم وحدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک ح قال وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث کلیهما عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یُمنَع فَضلُ الماء لیُمنَع به الکلأ

عنه اما کل الدین واما بعضه من کثیر او قلیل وفضل المسامحة فی الاقتضاء وفی الاستیفاء سواء استوفی من موسر او معسر وفضل الوضع من الدین وانه لا یحتقر شیء من افعال الخیر فلعله سبب السعادة والرحمة وفیه جواز توکیل العبید والاذن لهم فی التصرف وبناء علی قول من یقول شرع من قبلنا شرع لنا (قوله المیسور والمعسور) ای آخذ ما تیسر واسامح بما تعسر (قوله ثنا ابو سعید الاشج قال ثنا ابو خالد الاحمر عن سعد بن طارق عن ربعی بن حراش عن حذیفة ثم قال فی آخر الحدیث فقال عقبة بن عامر الجهنی وابو مسعود الانصاری هکذا سمعناه من فی رسول الله صلی الله علیه وسلم) هکذا هو فی جمیع النسخ فقال عقبة بن عامر وابو مسعود قال الحفاظ هذا الحدیث انما هو محفوظ لابی مسعود عقبة بن عمرو الانصاری البدری وحده ولیس لعقبة بن عامر فیه روایة قال الدارقطنی والوهم فی هذا الاسناد من ابی خالد الاحمر قال وصوابه عقبة بن عمرو ابو مسعود الانصاری کذا رواه اصحاب ابی مالک سعد بن طارق وتابعهم نعیم بن ابی هند وعبد الملک بن عمیر ومنصور وغیرهم عن ربعی عن حذیفة فقالوا فی آخر الحدیث فقال عقبة بن عمرو ابو مسعود وقد ذکر مسلم فی هذا الباب حدیث منصور ونعیم وعبد الملک والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم من سره ان ینجیه الله من کرب یوم القیمة فلینفس عن معسر) کرب بفتح الکاف وفتح الراء جمع کربة ومعنی ینفس ای یمهل او یؤخر المطالبة وقیل معناه یفرج عنه والله اعلم باب تحریم مطل الغنی وصحة الحوالة واستحباب قبولها اذا احیل علی ملی (قوله صلی الله علیه وسلم مطل الغنی ظلم) قال القاضی وغیره المطل منع قضاء ما استحق اداؤه فمطل الغنی ظلم وحرام ومطل غیر الغنی لیس بظلم ولا حرام لمفهوم هذا الحدیث ولانه معذور ولو کان غنیا ولکنه لیس متمکنا من الاداء لغیبة المال او لغیر ذلک جاز له التاخیر الی الامکان وهذا مخصوص من مطل الغنی او یقال المراد بالغنی المتمکن من الاداء فلا یدخل هذا فیه قال بعضهم وفیه دلالة لمذهب مالک والشافعی والجمهور ان للمعسر لا یحل حبسه ولا ملازمته ولا مطالبته حتی یوسر وقد سبقت المسئلة فی باب المفلس وقد اختلف اصحاب مالک وغیرهم فی ان المماطل هل یفسق وترد شهادته بمطله مرة واحدة ام لا ترد شهادته حتی یتکرر ذلک منه ویصیر عادة ومقتضی مذهبنا اشتراط التکرار وجاء فی الحدیث الآخر فی غیر مسلم لی الواجد یحل عرضه وعقوبته اللتی بفتح اللام وتشدید الیاء وهو المطل والواجد بالجیم الموسر قال العلماء یحل عرضه بان یقول ظلمنی ومطلنی وعقوبته الحبس والتعزیر (قوله صلی الله علیه وسلم واذا اتبع احدکم علی ملی فلیتبع) هو باسکان التاء فی اتبع وفی فلیتبع مثل اخرج فلیخرج هذا هو الصواب المشهور فی الروایات والمعروف فی کتب اللغة وکتب غریب الحدیث ونقل القاضی وغیره عن بعض المحدثین انه یشدد التاء فی الکلمة الثانیة والصواب الاول ومعناه واذا احیل بالدین الذی له علی موسر فلیحتل یقال منه تبعت الرجل بحقی اتبعه تباعة فانا تبیع اذا طلبته قال الله تعالی ثم لا تجدوا لکم علینا به تبیعا ثم مذهب اصحابنا والجمهور انه اذا احیل علی ملی استحب له قبول الحوالة وحملوا الحدیث علی الندب وقال بعض العلماء القبول مباح لا مندوب وقال بعضهم واجب لظاهر الامر وهو مذهب داود والظاهری وغیره (باب تحریم بیع فضل الماء الذی یکون بالفلاة ویحتاج الیه لرعی الکلأ وتحریم منع بذله وتحریم بیع ضراب الفحل (قوله نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع فضل الماء وفی روایة عن بیع الضراب وعن بیع الماء والارض لتحرث وفی روایة لا یمنع فضل الماء لیمنع به الکلأ وفی روایة لا یباع فضل الماء لیباع به الکلأ) اما النهی عن بیع فضل الماء لیمنع به الکلأ فمعناه ان تکون لانسان بئر مملوکة له بالفلاة وفیها ماء فاضل عن حاجته ویکون هناک کلأ لیس عنده ماء الا بئره فلا یمکن اصحاب المواشی رعیه

وحدثنا ابو الطاهر وحرملة واللفظ لحرملة قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال حدثنی سعید بن المسیب وابو سلمة ابن عبد الرحمن ان اباهریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاتمنعوا فضل الماء لتمنعوا به الکلأ وحدثنا احمد بن عثمان النوفلی قال نا ابو عاصم الضحاك بن مخلد قال نا ابن جریج قال اخبرنی زیاد بن سعد ان هلال بن اسامة اخبره ان اباسلمة بن عبد الرحمن اخبره انه سمع اباهریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لایباع فضل الماء لیباع به الکلأ وحدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن ابن شهاب عن ابی بکر بن عبد الرحمن عن ابی مسعود الانصاری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن ثمن الکلب ومهر البغی وحلوان الکاهن وحدثنا قتیبة بن سعید ومحمد بن رمح عن اللیث بن سعد ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا سفیان بن عیینة کلاهما عن الزهری بهذا الاسناد مثله وفی حدیث اللیث من روایة ابن رمح انه سمع ابامسعود وحدثنی محمد بن حاتم قال نا یحیی بن سعید القطان عن محمد بن یوسف قال سمعت السائب بن یزید یحدث عن رافع بن خدیج قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول شر الکسب مهر البغی وثمن الکلب وکسب الحجام وحدثنا اسحق بن ابراهیم قال انا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابراهیم بن قارظ عن السائب بن یزید قال حدثنی رافع بن خدیج عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ثمن الکلب خبیث ومهر البغی خبیث وکسب الحجام خبیث وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن یحیی بن ابی کثیر بهذا الاسناد مثله وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا النضر بن شمیل قال نا هشام عن یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابراهیم بن عبد الله عن السائب بن یزید قال نا رافع بن خدیج عن رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثله

قالا

باب تحریم ثمن الکلب وحلوان الکاهن ومهر البغی والنهی عن بیع السنور

الا اذا حصل لهم السقی من هذه البئر فیحرم علیه منع فضل هذا الماء للماشیة ویجب بذله لها بلا عوض لانه اذا منع بذله امتنع الناس من رعی ذلك الکلأ خوفا علی مواشیهم من العطش ویکون بمنعه الماء مانعا من رعی الکلأ واما الروایة الاولی نهی عن بیع فضل الماء فهی محمولة علی هذه الثانیة التی فیها یمنع به الکلأ ویحتمل انه فی غیره ویکون نهی تنزیه قال اصحابنا یجب بذل فضل الماء بالفلاة کما ذکرنا بشروط احدها ان لایکون ماء آخر یستغنی به والثانی ان یکون البذل لحاجة الماشیة لاالسقی الزرع والثالث ان لایکون مالکه محتاجا الیه واعلم ان المذهب الصحیح ان من نبع فی ملکه ماء صار مملوکا له وقال بعض اصحابنا لایملکه اما اذا اخذ الماء فی اناء من الماء المباح فانه یملکه هذا هو الصواب وقد نقل بعضهم الاجماع علیه وقال بعض اصحابنا لایملکه بل یکون اخص به وهذا غلط ظاهر واما قوله لایباع فضل الماء لیباع به الکلأ فمعناه انه اذا کان فضل ماء بالفلاة کما ذکرنا وهناك کلأ لایمکن رعیه الا اذا تمکنوا من سقی الماشیة من هذا الماء فیجب علیه بذل هذا الماء للماشیة بلا عوض ویحرم علیه بیعه لانه اذا باعه کان باع الکلأ المباح للناس کلهم الذی لیس مملوکا لهذا البائع وسبب ذلك ان اصحاب الماشیة لم یبذلوا الثمن فی الماء لمجرد ارادة الماء بل لیتوصلوا به الی رعی الکلأ فمقصودهم تحصیل الکلأ فصار بیع الماء کانه باع الکلأ والله اعلم قال اهل اللغة الکلأ مهموز مقصور هو النبات سواء کان رطبا او یابسا واما الحشیش والهشیم فهو مختص بالیابس واما الخلی فمقصور غیر مهموز والعشب مختص بالرطب ویقال له ایضا الرطب بضم الراء واسکان الطاء (قوله نهی عن بیع الارض لتحرث) معناه نهی عن اجارتها للزرع وقد سبقت المسئلة واضحة فی باب کراء الارض وذکرنا ان الجمهور یجوزون اجارتها بالدراهم والثیاب ونحوها ویتأولون النهی تأویلین احدهما انه نهی تنزیه لیعتادوا الاعارة بها وارفاق بعضهم بعضا والثانی انه محمول علی اجارتها علی ان یکون لمالکها قطعة معینة من الزرع وحمله القائلون بمنع المزارعة علی اجارتها بجزء مما یخرج منها والله اعلم (قوله نهی عن ضراب الجمل) معناه عن اجرة ضرابه وهو عسب الفحل المذکور فی حدیث آخر وهو بفتح العین واسکان السین المهملتین والباء الموحدة وقد اختلف العلماء فی اجارة الفحل وغیره من الدواب للضراب فقال الشافعی وابو حنیفة وابو ثور وآخرون استیجاره لذلك باطل وحرام ولایستحق فیه عوض ولو انزاه المستأجر لایلزمه المسمی من اجرة ولااجرة مثل ولاشیء من الاموال قالوا لانه غرر مجهول وغیر مقدور علی تسلیمه وقال جماعة من الصحابة والتابعین ومالك وآخرون یجوز استیجاره لضراب مدة معلومة او لضربات معلومة لان الحاجة تدعو الیه وهی منفعة مقصودة وحملوا النهی علی التنزیه والحث علی مکارم الاخلاق کما حملوا علیه ما قرنه به من النهی عن اجارة الارض والله اعلم **باب** تحریم ثمن الکلب وحلوان الکاهن ومهر البغی والنهی عن بیع السنور (قوله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن ثمن الکلب ومهر البغی وحلوان الکاهن وفی الحدیث الآخر شر الکسب مهر البغی وثمن الکلب وکسب الحجام وفی روایة ثمن الکلب خبیث ومهر البغی خبیث وکسب الحجام خبیث وفی الحدیث الآخر سألت جابرا عن ثمن الکلب والسنور فقال زجر النبی صلی الله علیه وسلم عنه) اما مهر البغی فهو ما تأخذه الزانیة علی الزنا وسماه مهرا لکونه علی صورته وهو حرام باجماع المسلمین واما حلوان الکاهن فهو ما یعطاه علی کهانته یقال منه حلوته حلوانا اذا اعطیته قال الهروی وغیره اصله من الحلاوة شبه بالشیء الحلو من حیث انه یأخذه سهلا بلا کلفة ولا فی مقابلة مشقة یقال حلوته اذا طعمته الحلو کما یقال عسلته اذا طعمته العسل قال ابو عبید ویطلق الحلوان ایضا علی غیر هذا وهو ان یأخذ الرجل مهر ابنته لنفسه وذلك عیب عند العرب قالت امرأة تمدح زوجها لاناخذ الحلوان عن بناتنا قال البغوی من اصحابنا والقاضی عیاض اجمع المسلمون علی تحریم حلوان الکاهن لانه عوض عن محرم ولانه اکل المال بالباطل وکذلك اجمعوا علی تحریم اجرة المغنیة للغناء والنائحة للنوح واما الذی جاء فی غیر صحیح مسلم من النهی عن کسب الاماء فالمراد به کسبهن بالزنا وشبهه لا بالغزل والخیاطة ونحوهما وقال الخطابی قال ابن الاعرابی ویقال حلوان الکاهن الشنع والصیصم قال الخطابی وحلوان العراف ایضا حرام قال والفرق بین الکاهن والعراف ان الکاهن انما یتعاطی الاخبار عن الکائنات فی مستقبل الزمان ویدعی معرفة الاسرار والعراف هو الذی یدعی معرفة الشیء المسروق ومکان الضالة ونحوهما من الامور هکذا ذکره الخطابی فی معالم السنن فی کتاب البیوع ثم ذکره فی آخر الکتاب بأبسط من هذا فقال ابن الکاهن هو الذی یدعی مطالعة علم الغیب ویخبر الناس عن الکوائن قال وکان فی العرب کهنة یدعون انهم یعرفون کثیرا من الامور فمنهم من کان یزعم ان له رئیا من الجن وتابعة تلقی الیه الاخبار ومنهم من کان یدعی انه یستدرك الامور بفهم اعطیه وکان منهم من یسمی عرافا وهو الذی یزعم انه یعرف الامور بمقدمات اسباب یستدل بها علی مواقعها کالشیء یسرق فیعرف المظنون به السرقة وبتهم المرأة بالریبة فیعرف من صاحبها ونحو ذلك من الامور ومنهم من کان یسمی المنجم کاهنا قال وحدیث النهی عن اتیان الکهان یشتمل علی النهی عن هؤلاء کلهم وعلی النهی عن تصدیقهم والرجوع الی قولهم ومنهم من کان یدعو الطبیب کاهنا وربما سموه عرافا فهذا غیر داخل فی النهی هذا آخر کلام الخطابی قال الامام ابو الحسن الماوردی من اصحابنا فی آخر کتابه الاحکام السلطانیة ویمنع المحتسب من یکتسب بالکهانة واللهو ویؤدب علیها الآخذ والمعطی والله اعلم واما النهی عن ثمن الکلب وکونه من شر الکسب وکونه خبیثا فیدل علی تحریم بیعه وانه لایصح بیعه ولایحل ثمنه ولاقیمته علی متلفه سواء کان معلما ام لا وسواء کان مما یجوز اقتناؤه ام لا وبهذا قال جماهیر العلماء منهم ابو هریرة والحسن البصری وربیعة والاوزاعی والحکم وحماد والشافعی واحمد وداود وابن المنذر وغیرهم قال ابو حنیفة یصح بیع الکلاب التی فیها منفعة وتجب القیمة علی متلفها وحکی ابن المنذر عن جابر وعطاء والنخعی جواز بیع کلب الصید دون غیره وعن مالك روایات

لایقبل حلوان الکاهن ۱۲ قاموس

حدثنی سلمة بن شبیب قال نا الحسن بن اعین قال نا معقل عن ابی الزبیر قال سالت جابرا عن ثمن الکلب والسنور فقال زجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو اسامة قال نا عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الکلاب فارسل فی اقطار المدینة ان تقتل **وحدثنی** حمید بن مسعدة قال نا بشر یعنی ابن مفضل قالا نا اسمعیل وھو ابن امیة عن نافع عن عبد اللہ بن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بقتل الکلاب فنتبعت فی المدینة واطرافھا فلا ندع کلبا الا قتلناہ حتی انا لنقتل کلب المرئیة من اھل البادیة یتبعھا **حدثنی** یحیی بن یحیی قال نا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب الا کلب صید او کلب غنم او ماشیة فقیل لابن عمر ان ابا ھریرة یقول او کلب زرع فقال ابن عمر ان لابی ھریرة زرعا **حدثنا** محمد بن احمد بن ابی خلف قال نا روح ح قال وحدثنی اسحاق بن منصور قال انا روح بن عبادة قال نا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الکلاب حتی ان المرأة تقدم من البادیة بکلبھا فنقتلہ ثم نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلھا وقال علیکم بالاسود البھیم ذی النقطتین فانہ شیطان **وحدثنا** عبید اللہ بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة عن ابی التیاح سمع مطرف بن عبد اللہ عن ابن المغفل قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الکلاب ثم قال ما بالھم و بال الکلاب ثم رخص فی کلب الصید وکلب الغنم **وحدثنیہ** یحیی بن حبیب قال نا خالد یعنی ابن الحارث ح قال وحدثنی محمد بن حاتم قال نا یحیی ابن سعید ح قال وحدثنی محمد بن الولید قال نا محمد بن جعفر ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراھیم قال انا النضر ح قال وحدثنا محمد بن المثنی قال نا وھب بن جریر کلھم عن شعبة بھذا الاسناد وقال ابن حاتم فی حدیثہ عن یحیی ورخص فی کلب الغنم والصید والزرع

احدھما لا یجوز بیعہ ولکن تجب القیمة علی متلفہ والثانیة یصح بیعہ وتجب القیمة والثالثة لا یصح ولا تجب القیمة علی متلفہ ودلیل الجمھور ھذہ الاحادیث واما الاحادیث الواردة فی النھی عن ثمن الکلب الا کلب صید وفی روایة الا کلبا ضاریا وان عشن غرم انسانا ثمن کلب قتلہ عشرین بعیرا وعن ابن عمرو بن العاص التغریم فی اتلافہ وکلھا ضعیفة باتفاق ائمة الحدیث وقد اوضحتھا فی شرح المھذب فی باب ما یجوز بیعہ واما کسب الحجام وکونہ خبیثا ومن شر الکسب ففیہ دلیل لمن یقول بتحریمہ وقد اختلف العلماء فی کسب الحجام فقال الاکثرون من السلف والخلف لا یحرم کسب الحجام ولا یحرم اکلہ لا علی الحر ولا علی العبد وھو المشھور من مذھب احمد وقال فی روایة عنہ قال بھا فقھاء المحدثین یحرم علی الحر دون العبد اعتمد واھذہ الاحادیث وشبھھا واحتج الجمھور بحدیث ابن عباس رضی اللہ عنھما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم واعطی الحجام اجرہ قالوا ولو کان حراما لم یعطہ رواہ البخاری ومسلم وحملوا ھذہ الاحادیث التی فی النھی علی التنزیہ والانتفاع عن دنی الاکساب والحث علی مکارم الاخلاق ومعالی الامور ولو کان حراما لم یفرق فیہ بین الحر والعبد فانہ لا یجوز للرجل ان یطعم عبدہ ما لا یحل واما النھی عن ثمن السنور فھو محمول علی ما لا ینفع او علی انہ نھی تنزیہ حتی یعتاد الناس ھبتہ واعارتہ والسماحة بہ کما ھو الغالب فان کان مما ینتفع وباعہ صح البیع وکان ثمنہ حلالا ھذا مذھبنا ومذھب العلماء کافة الا ما حکی ابن المنذر عن ابی ھریرة وطاوس ومجاھد وجابر بن زیدانہ لا یجوز بیعہ واحتجوا بالحدیث واجاب الجمھور عنہ بانہ محمول علی ما ذکرناہ فھذا ھو الجواب المعتمد واما ما ذکرہ الخطابی وابو عمر بن عبد البر من ان الحدیث فی النھی عنہ ضعیف فلیس کما قالا بل الحدیث صحیح رواہ مسلم وغیرہ وقول ابن عبد البر انہ لم یروہ عن ابی الزبیر غیر حماد بن سلمة غلط منہ ایضا لان مسلما قد رواہ فی صحیحہ کما تری من روایة معقل بن عبید اللہ عن ابی الزبیر فھذان ثقتان رویاہ عن ابی الزبیر وھو ثقة ایضا واللہ اعلم **باب الامر بقتل الکلاب وبیان نسخہ وبیان تحریم اقتنائھا الا لصید او زرع او ماشیة ونحو ذلک**

(قولہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب وفی روایة امر بقتل الکلاب فارسل فی اقطار المدینة ان تقتل وفی روایة انہ کان یامر بقتل الکلاب فنتبعت فی المدینة واطرافھا فلا ندع کلبا الا قتلناہ حتی انا لنقتل کلب المرئیة من اھل البادیة یتبعھا وفی روایة امر بقتل الکلاب الا کلب صید او کلب غنم او ماشیة فقیل لابن عمر ان ابا ھریرة یقول او کلب زرع فقال ابن عمر ان لابی ھریرة زرعا وفی روایة جابر امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الکلاب حتی ان المرأة تقدم من البادیة بکلبھا فنقتلہ ثم نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلھا وقال علیکم بالاسود البھیم ذی النقطتین فانہ شیطان وفی روایة ابن المغفل قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الکلاب ثم قال ما بالھم وبال الکلاب ثم رخص فی کلب الصید وکلب الغنم وفی روایة لہ فی کلب الغنم والصید والزرع وفی حدیث ابن عمر من اقتنی کلبا الا کلب ماشیة او ضاریا ینقص من عملہ کل یوم قیراطان وفی روایة ینقص من اجرہ کل یوم قیراط وفی روایة ابی ھریرة من اقتنی کلبا لیس بکلب صید ولا ماشیة ولا ارض فانہ ینقص من اجرہ قیراطان کل یوم وفی روایة لہ انتقص من اجرہ کل یوم قیراط وفی روایة یعفین ابن ابی زھیر من اقتنی کلبا لا یغنی عنہ زرعا ولا ضرعا نقص من عملہ کل یوم قیراط) الشرح اجمع العلماء علی قتل الکلب الکلب والکلب العقور واختلفوا فی قتل ما لا ضرر فیہ فقال امام الحرمین من اصحابنا امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولا بقتلھا کلھا ثم نسخ ذلک ونھی عن قتلھا الا الاسود البھیم ثم استقر الشرع علی النھی عن قتل جمیع الکلاب التی لا ضرر فیھا سوی الاسود وغیرہ ویستدل لما ذکرہ بحدیث ابن المغفل وقال القاضی عیاض ذھب کثیر من العلماء الی الاخذ بالحدیث فی قتل الکلاب الا ما استثنی من کلب الصید وغیرہ قال وبھذا مذھب مالک واصحابہ قال واختلف القائلون بھذا ھل کلب الصید ونحوہ منسوخ من العموم الاول فی الحکم بقتل الکلاب وان القتل کان عاما فی الجمیع ام کان مخصوصا بما سوی ذلک قال وذھب آخرون الی جواز اتخاذ جمیعھا ونسخ الامر بقتلھا والنھی عن اقتنائھا الا الاسود البھیم قال القاضی وعندی ان النھی اولا کان نھیا عاما عن اقتناء جمیعھا وامر بقتل جمیعھا ثم نھی عن قتل ما سوی الاسود ومنع الاقتناء فی جمیعھا الا الکلب صیدا وزرعا او ماشیة وھذا الذی قالہ القاضی ھو ظاھر الاحادیث ویکون حدیث ابن المغفل مخصوصا بما سوی الاسود لانہ عام فیخص منہ الاسود بالحدیث الآخر واما اقتناء الکلاب فمذھبنا انہ یحرم اقتناء الکلب بغیر حاجة ویجوز اقتناؤہ للصید والزرع والماشیة وھل یجوز لحفظ الدور والدروب ونحوھا فیہ وجھان احدھما لا یجوز لظواھر الاحادیث فانھا مصرحة بالنھی الا الزرع او صیدا او ماشیة واصحھما یجوز قیاسا علی الثلاثة عملا بالعلة المفھومة من الاحادیث وھی الحاجة وھل یجوز اقتناء الجرو وتربیتہ للصید او الزرع والماشیة فیہ وجھان لاصحابنا اصحھما جوازہ (قولہ قال ابن عمر ان لابی ھریرة زرعا وقال سالم فی الروایة الاخری وکان ابو ھریرة یقول او کلب حرث وکان صاحب حرث) قال العلماء لیس ھذا توھینا لروایة ابی ھریرة ولا اشکا فیھا بل معناہ انہ لما کان صاحب زرع وحرث اعتنی بذلک وحفظہ واتقنہ والعادة ان المبتلی بشیء یتقنہ ما لا یتقنہ غیرہ ویتعرف من احکامہ ما لا یعرفہ غیرہ وقد ذکر مسلم ھذہ الزیادة وھی اتخاذہ للزرع من روایة ابن المغفل ومن روایة سفین بن ابی زھیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذکرھا ایضا مسلم من روایة ابن الحکم واسمہ عبد الرحمن بن ابی نعم البجلی عن ابن عمر فیحتمل ان ابن عمر لما سمعھا من ابی ھریرة وتحققھا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواھا عنہ بعد ذلک وزادھا فی حدیثہ الذی کان یرویہ بدونھا ویحتمل انہ تذکر فی وقت انہ سمعھا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرواھا ونسیھا فی وقت فترکھا والحاصل ان ابا ھریرة لیس منفردا بھذہ الزیادة بل وافقہ جماعة من الصحابة فی روایتھا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولو انفرد بھا لکانت مقبولة مرضیة مکرمة

وحدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اقتنی کلبا الا کلب ماشیة او ضاریا نقص من اجره کل یوم قیراطان وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب وابن نمیر قالوا نا سفین عن الزهری عن سالم عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من اقتنی کلبا الا کلب صید او ماشیة نقص من اجره کل یوم قیراطان حدثنا یحیی بن یحیی ویحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قال یحیی بن یحیی انا وقال الاخرون نا اسماعیل وهو ابن جعفر عن عبد الله بن دینار انه سمع ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اقتنی کلبا الا کلب ضاریة او ماشیة نقص من عمله کل یوم قیراطان حدثنا یحیی بن یحیی ویحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قال یحیی انا وقال الاخرون نا اسماعیل عن محمد وهو ابن ابی حرملة عن سالم بن عبد الله عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اقتنی کلبا الا کلب ماشیة او کلب صید نقص من عمله کل یوم قیراط قال عبد الله وقال ابو هریرة او کلب حرث حدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا وکیع قال نا حنظلة بن ابی سفین عن سالم عن ابیه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اقتنی کلبا الا کلب ضاری او ماشیة نقص من عمله کل یوم قیراطان قال سالم وکان ابو هریرة یقول او کلب حرث وکان صاحب حرث حدثنا داود بن رشید قال نا مروان بن معویة قال انا عمر بن حمزة بن عبد الله بن عمر قال نا سالم بن عبد الله عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما اهل دار اتخذوا کلبا الا کلب ماشیة او کلب صائد نقص من عملهم کل یوم قیراطان حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن قتادة عن ابی الحکم قال سمعت ابن عمر یحدث عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من اتخذ کلبا الا کلب زرع او غنم او صید ینقص من اجره کل یوم قیراط وحدثنا ابو الطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اقتنی کلبا لیس بکلب صید ولا ماشیة ولا ارض فانه ینقص من اجره قیراطان کل یوم ولیس فی حدیث ابی الطاهر ولا ارض حدثنا عبد بن حمید قال انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اتخذ کلبا الا کلب ماشیة او صید او زرع انتقص من اجره کل یوم قیراط قال الزهری فذکر لابن عمر قول ابی هریرة فقال یرحم الله ابا هریرة کان صاحب زرع حدثنی زهیر بن حرب قال نا اسمعیل بن ابراهیم قال نا هشام الدستوائی قال نا یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من امسک کلبا فانه ینقص من عمله کل یوم قیراط الا کلب حرث او ماشیة وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا شعیب بن اسحاق قال نا الاوزاعی قال حدثنی یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو سلمة بن عبد الرحمن قال حدثنی ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثله حدثنا احمد بن المنذر قال نا عبد الصمد قال نا حرب قال نا یحیی بن ابی کثیر بهذا الاسناد مثله حدثنا قتیبة بن سعید قال نا عبد الواحد یعنی ابن زیاد عن اسماعیل بن سمیع قال نا ابو رزین قال سمعت ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اتخذ کلبا لیس بکلب صید ولا غنم نقص من عمله کل یوم قیراط حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن یزید بن خصیفة ان السائب بن یزید اخبره انه سمع سفیان بن ابی زهیر وهو رجل من شنوءة من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من اقتنی کلبا لا یغنی عنه زرعا ولا ضرعا نقص من عمله کل یوم قیراط قال انت سمعت هذا من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ای ورب هذا المسجد حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قالوا نا اسماعیل عن یزید بن خصیفة قال اخبرنی السائب بن یزید انه وفد علیهم سفیان بن ابی زهیر الشنائی فقال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثله

ضاری — یقول — یحیی بن یحیی — عمله — عمله — قال — ثنا ثنا و — الشنوئی

(قوله صلی الله علیه وسلم علیکم بالاسود البهیم ذی النقطتین فانه شیطان) معنی البهیم الخالص السواد واما النقطتان فهما نقطتان معروفتان بیضاوان فوق عینیه وهذا مشاهد معروف وقوله صلی الله علیه وسلم فانه شیطان احتج به احمد بن حنبل وبعض اصحابنا فی انه لا یجوز صید الکلب الاسود البهیم ولا یحل اذا قتله لانه شیطان وانما احل صید الکلب وقال الشافعی ومالک وجماهیر العلماء یحل صید الکلب الاسود کغیره ولیس المراد بالحدیث اخراجه عن جنس الکلاب ولهذا لو ولغ فی اناء وغیره وجب غسله کما یغسل من ولوغ الکلب الابیض (قوله صلی الله علیه وسلم ما بالهم وبال الکلاب) ای ما شانهم ای لیترکوها (قوله صلی الله علیه وسلم من اقتنی کلبا الا کلب ماشیة او ضاری) هکذا هو فی معظم النسخ ضاری بالیاء وفی بعضها ضاریا بالالف بعد الیاء منصوبا وفی الروایة الثانیة من اقتنی کلبا الا کلب ضاریة وذکر القاضی ان الاول روی ضاری بالیاء وضار بحذفها وضاریا فاما ضاریا فهو ظاهر الاعراب واما ضاری وضار فهما مجروران علی العطف علی ماشیة ویکون من اضافة الموصوف الی صفته کماء البارد ومسجد الجامع ومنه قوله تعالی بجانب الغربی ولدار الآخرة وسبق بیان هذا مرات ویکون ثبوت الیاء فی ضاری علی اللغة القلیلة فی اثباتها فی المنقوص من غیر الف ولام والمشهور حذفها وقیل ان لفظة ضار هنا صفة للرجل الصائد صاحب الکلاب المعتاد للصید فسماه ضاریا استعارة کما فی الروایة الاخری الا کلب ماشیة او کلب صائد واما روایة الا کلب ضاریة فقالوا تقدیره الا کلب ذی کلاب ضاریة والضاری هو المعلم للصید المعتاد له یقال منه ضری الکلب یضری کشرب یشرب ضرا وضراوة واضراه صاحبه ای عوده ذلک وقد ضری بالصید اذا لهج به ومنه قول عمر ان للحم ضراوة کضراوة الخمر قال جماعة معناه ان له عادة ینزع الیها کعادة الخمر وقال الازهری معناه ان لاهله عادة فی اکله کعادة شارب الخمر فی ملازمتها وعادتها فی ملازمته وکما ان من اعتاد الخمر لا یکاد یصبر عنها کذا من اعتاد اللحم (قوله صلی الله علیه وسلم نقص من اجره وفی روایات من عمله کل یوم قیراطان وفی روایات قیراط فاما روایة عمله فمعناه من اجر عمله واما القیراط هنا فهو مقدار معلوم عند الله تعالی والمراد نقص جزء من اجر عمله واما اختلاف الروایة فی قیراط وقیراطین فقیل یحتمل انه فی نوعین من الکلاب احدهما اشد اذی من الآخر ومعنی فیهما او یکون ذلک مختلفا باختلاف المواضع فیکون القیراطان فی المدینة خاصة لزیادة فضلها والقیراط فی غیرها او القیراطان فی المدائن ونحوها من القری والقیراط فی البوادی او یکون ذلک فی زمنین فذکر القیراط اولا ثم زاد التغلیظ فذکر القیراطین قال الرویانی من اصحابنا فی کتابه البحر اختلفوا فی المراد بما ینقص منه فقیل ینقص مما مضی من عمله وقیل من مستقبله وقال واختلفوا فی محل نقص القیراطین فقیل ینقص قیراط من عمل النهار وقیراط من عمل اللیل او قیراط من عمل الفرض وقیراط من عمل النفل والله اعلم واختلف العلماء فی سبب نقصان الاجر باقتناء الکلب فقیل لامتناع الملائکة من دخول بیته بسببه وقیل لما یلحق المارین من الاذی من ترویع الکلب لهم وقصده ایاهم وقیل ان ذلک عقوبة له لاتخاذه ما نهی عن اتخاذه وعصیانه فی ذلک وقیل لما یبتلی به من ولوغه فی غفلة صاحبه ولا یغسله بالماء والتراب والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم من اقتنی کلبا لا یغنی عنه زرعا ولا ضرعا) المراد بالضرع الماشیة کما فی سائر الروایات ومعناه من اقتنی کلبا لغیر زرع وماشیة (قوله وفد علیهم سفین بن ابی زهیر الشنائی) هکذا هو فی معظم النسخ بشین معجمة مفتوحة ثم نون مفتوحة ثم همزة مکسورة منسوب الی ازد شنوءة بشین مفتوحة ثم نون مضمومة ثم همزة ممدودة ثم هاء ووقع فی بعض النسخ المعتمدة الشنوی بالواو

حدثنا یحیی بن ایوب و قتیبة و علی بن حجر قالوا انا اسمٰعیل یعنون ابن جعفر عن حمید قال سئل انس بن مالک عن کسب الحجام فقال احتجم رسول الله صلی الله علیه وسلم حجمه ابو طیبة فامر له بصاعین من طعام وکلم اهله فوضعوا عنه من خراجه وقال ان افضل ما تداویتم به الحجامة او هو من امثل دوائکم

حدثنا ابن ابی عمر قال نا مروان یعنی الفزاری عن حمید قال سئل انس عن کسب الحجام فذکر بمثله غیر انه قال ان افضل ما تداویتم به الحجامة والقسط البحری فلا تعذبوا صبیانکم بالغمز

حدثنا احمد بن الحسن بن خراش قال نا شبابة قال نا شعبة عن حمید قال سمعت انسا یقول دعا النبی صلی الله علیه وسلم غلاما لنا حجاما فحجمه فامر له بصاع او مدین او مد او مدین وکلم فیه فخفف عن ضریبته

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عفان بن مسلم ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا المخزومی کلاهما عن وهیب قال نا ابن طاؤس عن ابیه عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم احتجم واعطی الحجام اجره واستعط

حدثنا اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید واللفظ لعبد قالا انا عبد الرزاق قال انا معمر عن عاصم عن الشعبی عن ابن عباس قال حجم النبی صلی الله علیه وسلم عبد لبنی بیاضة فاعطاه النبی صلی الله علیه وسلم اجره وکلم سیده فخفف عنه من ضریبته ولو کان سحتا لم یعطه النبی صلی الله علیه وسلم

حدثنا عبید الله بن عمر القواریری قال نا عبد الاعلی ابن عبد الاعلی ابو همام قال نا سعید الجریری عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یخطب بالمدینة قال یا ایها الناس ان الله تعالی یعرض بالخمر ولعل الله سینزل فیها امرا فمن کان عنده منها شئ فلیبعه ولینتفع به قال فما لبثنا الا یسیرا حتی قال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی حرم الخمر فمن ادرکته هذه الآیة وعنده منها شئ فلا یشرب ولا یبع قال فاستقبل الناس بما کان عندهم منها فی طریق المدینة فسفکوها

حدثنا سوید بن سعید قال نا حفص بن میسرة وغیره عن زید بن اسلم عن عبد الرحمٰن بن وعلة رجل من اهل مصر انه جاء عبد الله بن عباس ح قال وحدثنی ابو الطاهر واللفظ له قال نا ابن وهب قال اخبرنی مالک بن انس وغیره عن زید بن اسلم عن عبد الرحمٰن بن وعلة السبائی من اهل مصر انه سال عبد الله بن عباس عما یعصر من العنب قال ابن عباس ان رجلا اهدی لرسول الله صلی الله علیه وسلم راویة خمر فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم هل علمت ان الله تعالی قد حرمها قال لا فساره انسان فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم بم ساررته فقال امرته ببیعها فقال ان الذی حرم شربها حرم بیعها قال ففتح المزادة حتی ذهب ما فیها

حدثنی ابو الطاهر قال انا ابن وهب قال اخبرنی سلیمان بن بلال عن یحیی بن سعید عن عبد الرحمٰن بن وعلة عن عبد الله بن عباس عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مثله

حدثنا زهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم قال زهیر نا وقال اسحاق انا جریر عن منصور عن ابی الضحی عن مسروق عن عائشة قالت لما نزلت الآیات من آخر سورة البقرة خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فاقترأهن علی الناس ثم نهی عن التجارة فی الخمر

وهو صحیح علی ارادة التسهیل ورواه بعض رواة البخاری شنوی بضم النون علی الاصل **باب حل اجرة الحجامة** ذکر فیه من الاحادیث ان النبی صلی الله علیه وسلم احتجم واعطی الحجام اجره قال ابن عباس ولو کان سحتا لم یعطه وقد سبق قریبا فی باب تحریم ثمن الکلب بیان اختلاف العلماء فی اجرة الحجامة وفی هذه الاحادیث اباحة نفس الحجامة وانها من افضل الادویة وفیها اباحة التداوی واباحة الاجرة علی المعالجة بالتطبب وفیها الشفاعة الی اصحاب الحقوق والدیون فی ان یخففوا منها وفیها جواز مخارجة العبد برضاه ورضا سیده وحقیقة المخارجة ان یقول السید لعبده تکتسب وتعطینی من الکسب کل یوم درهما مثلا والباقی لک او فی کل سبوع کذا وکذا ویشترط رضاهما (قوله حجمه ابو طیبة) هو بطاء مهملة مفتوحة ثم یاء مثناة تحت ثم باء موحدة وهو عبد لبنی بیاضة اسمه نافع وقیل غیر ذلک (قوله صلی الله علیه وسلم فلا تعذبوا صبیانکم بالغمز) هو بغین معجمة مفتوحة ثم میم ساکنة ثم زای معناه لا تغمزوا حلق الصبی بسبب العذرة وهی وجع الحلق بل داووه بالقسط البحری وهو العود الهندی **باب تحریم بیع الخمر** (قوله صلی الله علیه وسلم ان الله یعرض بالخمر ولعل الله سینزل فیها امرا فمن کان عنده منها شئ فلیبعه ولینتفع به قال فما لبثنا الا یسیرا حتی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله حرم الخمر فمن ادرکته هذه الآیة وعنده منها شئ فلا یشرب ولا یبع قال فاستقبل الناس بما کان عندهم منها فی طریق المدینة فسفکوها) یعنی اراقوا ها وفی هذا الحدیث دلیل علی ان الاشیاء قبل ورود الشرع لا تکلیف فیها بتحریم ولا غیره وفی المسئلة خلاف مشهور للاصولیین الاصح انه لا حکم ولا تکلیف قبل ورود الشرع لقوله تعالی وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا والثانی ان اصلها علی التحریم حتی یرد الشرع بغیر ذلک والثالث علی الاباحة والرابع علی الوقف وهذا الخلاف فی غیر المتنفس ونحوه من الضروریات التی لا یمکن الاستغناء عنها فانها لیست محرمة بلا خلاف الا علی قول من یجوز تکلیف ما لا یطاق وفی هذا الحدیث ایضا بذل النصیحة للمسلمین فی دینهم ودنیاهم لانه صلی الله علیه وسلم نصحهم فی تعجیل الانتفاع بها ما دامت حلالا (قوله صلی الله علیه وسلم فلا یشرب ولا یبع وفی الروایة الاخری ان الذی حرم شربها حرم بیعها) فیه تحریم بیع الخمر وهو مجمع علیه والعلة فیها عند الشافعی وموافقیه کونها نجسة او لیس فیها منفعة مباحة مقصودة فیلحق بها جمیع النجاسات کالسرجین ودرق الحمام وغیره وکذلک یلحق بها ما لیس فیه منفعة مقصودة کالسباع التی لا تصلح للاصطیاد والحشرات والحیة الواحدة من الحنطة ونحو ذلک فلا یجوز بیع شئ من ذلک واما الحدیث المشهور فی کتب السنن عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الله اذا حرم علی قوم اکل شئ حرم علیهم ثمنه فمحمول علی ما المقصود منه الاکل بخلاف ما المقصود منه غیر ذلک کالعبد والبغل والحمار الاهلی فان اکلها حرام وبیعها جائز بالاجماع (قوله صلی الله علیه وسلم فمن ادرکته هذه الآیة) ای ادرکته حیا وبلغته والمراد بالآیة قوله تعالی انما الخمر والمیسر الآیة (قوله فاستقبل الناس بما کان عندهم منها فی طریق المدینة فسفکوها) هذا دلیل علی تحریم تخلیلها ووجوب المبادرة باراقتها وتحریم امساکها ولو جاز التخلیل لبینه النبی صلی الله علیه وسلم لهم ولنهاهم عن اضاعتها کما نصحهم وحثهم علی الانتفاع بها قبل تحریمها حین توقع نزول تحریمها وکما نبه اهل الشاة المیتة علی دباغ جلدها والانتفاع به ومن قال بتحریم تخلیلها وانها لا تطهر بذلک الشافعی واحمد والثوری ومالک فی اصح الروایتین عنه وجوزه الاوزاعی واللیث وابو حنیفة ومالک فی روایة عنه واما اذا انقلبت بنفسها خلا فتطهر عند جمیعهم الا ما حکی عن سحنون المالکی انه قال لا تطهر (قوله عن عبد الرحمٰن بن وعلة السبائی) هو بسین مهملة مفتوحة ثم باء موحدة ثم همزة منسوب الی سبا واسم وعلة فبفتح الواو واسکان العین المهملة وسبق بیانه فی آخر کتاب الطهارة فی حدیث الدباغ (قوله صلی الله علیه وسلم للذی اهدی الیه الخمر هل علمت ان الله قد حرمها قال لا لعل السوال کان لیعرف حاله فان کان عالما بتحریمها انکر علیه هدیتها وامساکها وحملها وغرره علی ذلک فلما اخبره انه کان جاهلا بذلک عذره والظاهر ان هذه القضیة کانت علی قرب تحریم الخمر قبل اشتهار ذلک وفی هذا ان من ارتکب معصیة جاهلا بتحریمها لا اثم علیه ولا تعزیر (قوله فساره انسانا فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم بم ساررته فقال امرته ببیعها) المسار ر الذی خاطبه النبی صلی الله علیه وسلم هو الرجل الذی اهدی الراویة کذا جاء مبینا فی غیر هذه الروایة وانه رجل من ثقیف قال القاضی وغلط بعض الشارحین فظن انه رجل آخر وفیه دلیل لجواز سوال الانسان عن بعض اسرار الانسان فان کان مما یجب کتمانه کتمه والا فیذکره (قوله ففتح المزاد) هکذا وقع فی اکثر النسخ المزاد بحذف الهاء فی آخرها وفی بعضها المزادة بالهاء وقال فی اول الحدیث اهدی راویة وهی هی قال ابو عبید هما بمعنی وقال ابن السکیت انما یقال لها مزادة

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابوکریب واسحاق بن ابراهیم واللفظ لابی کریب قال اسحاق انا وقال الآخران نا ابومعاویة عن الاعمش عن مسلم عن مسروق عن عائشة قالت لما انزلت الآیات من آخر سورة البقرة فی الربا قالت خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم الی المسجد فحرم التجارة فی الخمر وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث عن یزید بن ابی حبیب عن عطاء بن ابی رباح عن جابر بن عبد الله انه سمع رسول الله صلی الله علیه یقول عام الفتح وهو بمکة ان الله ورسوله حرم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام فقیل یارسول الله ارایت شحوم المیتة فانه یطلی بها السفن ویدهن بها الجلود ویستصبح بها الناس فقال لا هو حرام ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عند ذلک قاتل الله الیهود ان الله لما حرم علیهم شحومها اجملوه ثم باعوه فاکلوا ثمنه وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابن نمیر قالا نا ابواسامة عن عبد الحمید بن جعفر عن یزید بن ابی حبیب عن عطاء عن جابر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم عام الفتح وحدثنا محمد ابن المثنی قال نا الضحاک یعنی ابا عاصم عن عبد الحمید قال حدثنی یزید بن ابی حبیب قال کتب الی عطاء انه سمع جابر بن عبد الله یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم عام الفتح بمثل حدیث اللیث وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم واللفظ لابی بکر قال نا سفین بن عیینة عن عمرو عن طاؤس عن ابن عباس قال بلغ عمر ان سمرة باع خمرا فقال قاتل الله سمرة الم یعلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لعن الله الیهود حرمت علیهم الشحوم فجملوها فباعوها وحدثنا امیة بن بسطام قال نا یزید بن زریع قال نا روح یعنی ابن القاسم عن عمرو بن دینار بهذا الاسناد مثله وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال نا روح بن عبادة قال نا ابن جریج قال اخبرنی ابن شهاب عن سعید بن المسیب انه حدثه عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قاتل الله الیهود حرم علیهم الشحم فباعوه واکلوا ثمنه وحدثنی حرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قاتل الله الیهود حرم علیهم الشحم فباعوه واکلوا ثمنه وحدثنی یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابی سعید الخدری

واما الراویة فاسم للبعیر خاصة والمختار قول ابی عبید وهذا الحدیث یدل لابی عبید فانه سماها راویة ومزادة قالوا سمیت راویة لانها تروی صاحبها ومن معه ومزادة لانه یتزود فیها الماء فی السفر وغیره وقیل لانه یزاد فیها جلبة لتتسع وفی قوله ففتح المزاد دلیل لمذهب الشافعی والجمهور ان اوانی الخمر لا تکسر ولا تشق بل یراق ما فیها وعن مالک روایتان احدهما کالجمهور والثانیة یکسر الاناء ویشق السقاء وهذا ضعیف لا اصل له وأما حدیث ابی طلحة انهم کسروا الدنان فانما فعلوا ذلک بانفسهم من غیر امر النبی صلی الله علیه وسلم (قوله) لما انزلت الآیات من آخر سورة البقرة فی الربا خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فاقترأهن علی الناس ثم نهی عن التجارة فی الخمر قال القاضی وغیره تحریم الخمر هو فی سورة المائدة وهی نزلت قبل آیة الربا بمدة طویلة فان آیة الربا آخر ما نزل او من آخر ما نزل فیحتمل ان یکون هذا النهی عن التجارة متاخرا عن تحریمها ویحتمل انه اخبر بتحریم التجارة حین حرمت الخمر ثم اخبر به مرة اخری بعد نزول آیة الربا توکیدا ومبالغة فی اشاعته ولعله حضر المجلس من لم یکن بلغه تحریم التجارة فیها قبل ذلک والله اعلم **باب تحریم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام** (قوله) عن جابر انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول عام الفتح وهو بمکة ان الله ورسوله حرم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام فقیل یارسول الله ارایت شحوم المیتة فانها یطلی بها السفن ویدهن بها الجلود ویستصبح بها الناس فقال لا هو حرام ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عند ذلک قاتل الله الیهود ان الله عز وجل لما حرم علیهم شحومها اجملوه ثم باعوه فاکلوا ثمنه) یقال اجمل الشحم وجمله ای اذابه وأما (قوله صلی الله علیه وسلم لا هو حرام فمعناه لا تبیعوها فان بیعها حرام والضمیر فی هو یعود الی البیع لا الی الانتفاع هذا هو الصحیح عند الشافعی واصحابه انه یجوز الانتفاع فی شحم المیتة فی طلی السفن والاستصباح بها وغیر ذلک مما لیس بأکل ولا فی بدن الآدمی وبهذا قال ایضا عطاء بن ابی رباح ومحمد ابن جریر الطبری وقال الجمهور لا یجوز الانتفاع بشیء منها لعموم النهی عن الانتفاع بالمیتة الا الماخص وهو الجلد المدبوغ وأما الزیت والسمن ونحوهما من الادهان التی اصابتها نجاسة فهل یجوز الاستصباح بها ونحوه من الاستعمال فی غیر الاکل وغیر البدن أو یحمل من الزیت صابون او یطعم العسل المتنجس للنحل او یطعم المیتة لکلاب او یطعم الطعام النجس لذوابه فیه خلاف بین السلف والصحیح من مذهبنا جواز جمیع ذلک ونقله القاضی عیاض عن مالک وکثیر من الصحابة والشافعی والثوری وابی حنیفة واصحابه واللیث بن سعد قال وروی نحوه عن علی وابن عمر وابی موسی والقاسم بن محمد وسالم ابن عبد الله بن عمر قال واجاز ابو حنیفة واصحابه واللیث وغیرهم بیع الزیت النجس اذا بینه وقال عبد الملک بن الماجشون واحمد بن حنبل واحمد بن صالح لا یجوز الانتفاع بشیء من ذلک کله فی شیء من الاشیاء والله اعلم قال العلماء وفی عموم تحریم بیع المیتة انه یحرم بیع جثة الکافر اذا قتلناه وطلب الکفار شراءه او دفع عوض عنه وقد جاء فی الحدیث ان نوفل بن عبد الله المخزومی قتله المسلمون یوم الخندق فبذل الکفار فی جسده عشرة آلاف درهم للنبی صلی الله علیه وسلم فلم یاخذ وادفعه الیهم وذکر الترمذی حدیثا نحو هذا قال اصحابنا العلة فی منع بیع المیتة والخمر والخنزیر النجاسة فیتعدی الی کل نجاسة والعلة فی الاصنام کونها لیس فیها منفعة مباحة فان کانت بحیث اذا کسرت ینتفع برضاضها ففی صحة بیعها خلاف مشهور لاصحابنا منهم من منعه لظاهر النهی واطلاقه ومنهم من جوزه اعتمادا علی الانتفاع وتاول الحدیث علی مالم ینتفع برضاضه او علی کراهة التنزیه فی الاصنام خاصة واما المیتة والخمر والخنزیر فاجمع المسلمون علی تحریم بیع کل واحد منها والله اعلم قال القاضی تضمن هذه الاحادیث ان مالا یحل اکله والانتفاع به لا یجوز بیعه ولا یحل اکل ثمنه کما فی الشحوم المذکورة فی الحدیث فاعترض بعض الیهود والملاحدة بان الابن اذا ورث من ابیه جاریة کان الاب وطئها فانها تحرم علی الابن ویحل له بیعها بالاجماع واکل ثمنها قال القاضی وهذا تمویه علی من لا علم عنده لان جاریة الاب لم تحرم علی الابن منها غیر الاستمتاع علی هذا الولد دون غیره من الناس ویحل لهذا الابن الانتفاع بها فی جمیع الاشیاء سوی الاستمتاع ویحل لغیره الاستمتاع وغیره بخلاف الشحوم فانها محرمة المقصود منها وهو الاکل منها علی جمیع الیهود وکذلک شحوم المیتة محرمة الاکل علی کل احد وکان ما عدا الاکل تابعا له بخلاف موطوءة الاب والله اعلم **باب الربا** (قوله) مقصور وهو من ربا یربو فیکتب بالالف وتثنیته ربوان واجاز الکوفیون کتبه وتثنیته بالیا بسبب الکسرة فی اوله وغلطهم بصریون قال العلماء وقد کتبوه فی المصحف بالواو وقال الفراء انما کتبوه بالواو لان اهل الحجاز تعلموا الخط من اهل الحیرة ولغتهم الربوا فعلموهم صورة الخط علی لغتهم قال وکذا قرأها ابو سماک العدوی بالواو وقرأ حمزة والکسائی بالامالة بسبب کسرة الراء وقرأ الباقون بالتفخیم لفتحة الباء قال ویجوز کتبه بالالف والواو والیاء قال اهل اللغة والرما بالمیم والمد هو الربا وکذلک الربیة بضم الراء والتخفیف لغة فی الربا واصل الربا الزیادة یقال ربی الشیء یربو اذا زاد وارتبی الرجل وارمی عامل بالربا وقد اجمع المسلمون علی تحریم الربا فی الجملة وان اختلفوا فی ضابطه وتفاریعه قال الله تعالی واحل الله البیع وحرم الربوا والاحادیث فیه کثیرة مشهورة ونص النبی صلی الله علیه وسلم فی هذه الاحادیث علی تحریم الربا فی ستة اشیاء الذهب والفضة والبر والشعیر والتمر والملح فقال اهل الظاهر لا ربا فی غیر هذه الستة بناء علی اصلهم فی نفی القیاس قال جمیع العلماء سواهم لا یختص بالستة بل یتعدی الی ما فی معناها وهو ما یشارکها

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تبیعوا الذهب بالذهب الا مثلاً بمثل ولا تشفوا بعضها علی بعض ولا تبیعوا الورق بالورق الا مثلاً بمثل ولا تشفوا بعضها علی بعض ولا تبیعوا منها غائباً بناجز حدثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث ح قال وحدثنا محمد بن رمح قال انا اللیث عن نافع ان ابن عمر قال له رجل من بنی لیث ان ابا سعید الخدری یأثر هذا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی روایة قتیبة فذهب عبد الله ونافع معه وفی حدیث ابن رمح قال نافع فذهب عبد الله وانا معه واللیثی حتی دخل علی ابی سعید الخدری فقال ان هذا اخبرنی انک تخبر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع الورق بالورق الا مثلاً بمثل وعن بیع الذهب بالذهب الا مثلاً بمثل فاشار ابو سعید باصبعیه الی عینیه واذنیه فقال ابصرت عیناي وسمعت اذناي رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تبیعوا الذهب بالذهب ولا تبیعوا الورق بالورق الا مثلاً بمثل ولا تشفوا بعضه علی بعض ولا تبیعوا شیئاً غائباً منه بناجز الا یداً بید حدثنا شیبان بن فروخ قال نا جریر یعنی ابن حازم ح قال وحدثنا محمد بن المثنی قال نا عبد الوهاب قال سمعت یحیی بن سعید ح قال وحدثنی محمد بن المثنی قال نا ابن ابی عدی عن ابن عون کلهم عن نافع بنحو حدیث اللیث عن نافع عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن القاری عن سهیل عن ابیه عن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تبیعوا الذهب بالذهب ولا الورق بالورق الا وزناً بوزن مثلاً بمثل سواء بسواء حدثنی ابو الطاهر وهارون بن سعید واحمد بن عیسی قالوا نا ابن وهب قال اخبرنی مخرمة عن ابیه قال سمعت سلیمان بن یسار یقول انه سمع مالک بن ابی عامر یحدث عن عثمان بن عفان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تبیعوا الدینار بالدینارین ولا الدرهم بالدرهمین حدثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث ح قال وحدثنا ابن رمح قال انا اللیث عن ابن شهاب عن مالک بن اوس بن الحدثان انه قال اقبلت اقول من یصطرف الدراهم فقال طلحة بن عبید الله وهو عند عمر بن الخطاب ارنا ذهبک ثم ائتنا اذا جاء خادمنا نعطیک ورقک فقال عمر بن الخطاب کلا والله لتعطینه ورقه او لتردن الیه ذهبه فان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الورق بالذهب ربا الا هاء وهاء والبر بالبر ربا الا هاء وهاء والشعیر بالشعیر ربا الا هاء وهاء والتمر بالتمر ربا الا هاء وهاء وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب واسحاق عن ابن عیینة عن الزهری بهذا الاسناد حدثنا عبید الله بن عمر القواریری قال نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابة قال کنت بالشام فی حلقة فیها مسلم بن یسار فجاء ابو الاشعث قال قالوا ابو الاشعث فقلت ابو الاشعث فجلس فقلت له حدث اخانا حدیث عبادة بن الصامت قال نعم غزونا غزاة وعلی الناس معاویة فغنمنا غنائم کثیرة فکان فیما غنمنا آنیة من فضة فامر معاویة رجلاً ان یبیعها فی اعطیات الناس فتسارع الناس فی ذلک فبلغ عبادة بن الصامت فقام فقال انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی عن بیع الذهب بالذهب والفضة بالفضة والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح الا سواء بسواء عیناً بعین فمن

ثنا — سعید الایلی — محمد بن — نعطک — نهی

فی العلة واختلفوا فی العلة التی هی سبب تحریم الربا فی الستة فقال الشافعی العلة فی الذهب والفضة کونهما جنس الاثمان فلا یتعدی الربا منهما الی غیرهما من الموزونات وغیرها لعدم المشارکة قال والعلة فی الاربعة الباقیة کونها مطعومة فیتعدی الربا منها الی کل مطعوم واما مالک فقال فی الذهب والفضة کقول الشافعی وقال فی الاربعة العلة فیها کونها تدخر للقوت وتصلح له فعداه الی الزبیب لانه کالتمر والی القطنة لانها فی معنی البر والشعیر واما ابو حنیفة فقال العلة فی الذهب والفضة الوزن وفی الاربعة الکیل فیتعدی الی کل موزون من نحاس وحدید وغیرهما والی کل مکیل کالجص والاشنان وغیرهما وقال سعید بن المسیب واحمد والشافعی فی القدیم العلة فی الاربعة کونها مطعومة موزونة او مکیلة بشرط الامرین فعلی هذا لا ربا فی البطیخ والسفرجل ونحوه مما لا یکال ولا یوزن واجمع العلماء علی جواز بیع الربوی بربوی لا یشارکه فی العلة متفاضلا ومؤجلا وذلک کبیع الذهب بالحنطة وبیع الفضة بالشعیر وغیره من المکیل واجمعوا علی انه لا یجوز بیع الربوی بجنسه احدهما مؤجل وعلی انه لا یجوز التفاضل اذا بیع بجنسه حالا کالذهب بالذهب وعلی انه لا یجوز التفرق قبل التقابض اذا باعه بجنسه او بغیر جنسه مما یشارکه فی العلة کالذهب بالفضة والحنطة بالشعیر وعلی انه یجوز التفاضل عند اختلاف الجنس اذا کان یدا بید کصاع حنطة بصاعی شعیر ولا خلاف بین العلماء فی شیء من هذا الا ما سنذکره ان شاء الله تعالی عن ابن عباس فی تخصیص الربا بالنسیئة قال العلماء واذا بیع الذهب بذهب او الفضة بفضة سمیت مراطلة واذا بیعت الفضة بذهب سمی صرفا وانما سمی صرفا لصرفه عن مقتضی البیاعات من جواز التفاضل والتفرق قبل القبض والتاجیل وقیل من صریفهما وهو تصویتهما فی المیزان والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم لا تبیعوا الذهب بالذهب ولا الورق بالورق الا سواء بسواء) قال العلماء هذا یتناول جمیع انواع الذهب والورق من جید وردی وصحیح ومکسور وحلی وتبر وغیر ذلک وسواء الخالص والمخلوط بغیره وهذا کانه مجمع علیه (قوله صلی الله علیه وسلم ولا تشفوا بعضها علی بعض) هو بضم التاء وکسر الشین المعجمة وتشدید الفاء ای لا تفضلوا والشف بکسر الشین الزیادة ویطلق ایضا علی النقصان فهو من الاضداد یقال شف الدرهم بفتح الشین یشف بکسرها اذا زاد واذا نقص واشفه غیره یشفه (قوله صلی الله علیه وسلم ولا تبیعوا منها غائبا بناجز) المراد بالناجز الحاضر وبالغائب المؤجل وقد اجمع العلماء علی تحریم بیع الذهب بالذهب او بالفضة مؤجلا وکذلک الحنطة بالحنطة او بالشعیر وکذلک کل شیئین اشترکا فی علة الربا اما اذا باع دینارا بدینار کلاهما فی الذمة ثم اخرج کل واحد الدینار او بعث من احضر له دینارا من بیته وتقابضا فی المجلس فیجوز بلا خلاف عند اصحابنا لان الشرط ان لا یتفرقا بلا قبض وقد حصل ولهذا قال صلی الله علیه وسلم فی الروایة التی بعد هذه ولا تبیعوا شیئا غائبا منه بناجز الا یدا بید واما قول القاضی عیاض اتفق العلماء علی انه لا یجوز بیع احدهما بالآخر اذا کان احدهما مؤجلا او غاب عن المجلس فلیس کما قال فان الشافعی واصحابه وغیرهم متفقون علی جواز الصورة التی ذکرتها والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم وزنا بوزن مثلا بمثل سواء بسواء) یحتمل ان یکون الجمع بین هذه الالفاظ توکیدا ومبالغة فی الایضاح (قوله صلی الله علیه وسلم الورق بالذهب ربا الا هاء وهاء) فیه لغتان المد والقصر والمد افصح واشهر واصله هاک فابدلت المدة من الکاف ومعناه خذ هذا ویقول صاحبه مثله والمدة مفتوحة ویقال بالکسر ایضا ومن قصره قال وزنه وزن خف یقال للواحد هاء کخف وللاثنین هاء کخافا وللجمع هاء کخافوا والمؤنثة هاک ومنهم من لا یثنی ولا یجمع علی هذه اللغة ولا یغیرها فی التانیث بل یقول فی الجمیع هاء قال السیرافی کانهم جعلوها صوتا لصه ومن ثنی وجمع قال للمؤنثة هاک وهاء لغتان ویقال فی لغة هاء بالمد وکسر الهمزة للذکر وللانثی هاتی بزیادة تاء واکثر اهل اللغة ینکرونها بالقصر وغلط الخطابی وغیره المحدثین فی روایة القصر وقالوا الصواب المد والفتح ولیست بغلط بل هی صحیحة کما ذکرنا وان کانت قلیلة قال القاضی وفیه لغة اخری هاک بالمد والکاف قال العلماء ومعناه التقابض ففیه اشتراط التقابض فی بیع الربوی بالربوی اذا اتفقا فی علة الربا سواء اتفق جنسهما کذهب بذهب ام اختلف کذهب بفضة ونبه صلی الله علیه وسلم فی هذا الحدیث بمختلف الجنس علی متفقه واستدل اصحاب مالک بهذا علی انه یشترط التقابض عقب العقد حتی لو اخره عن العقد وقبض فی المجلس لا یصح عندهم ومذهبنا صحة القبض فی المجلس وان تاخر عن العقد یوما او ایاما واکثر ما لم یتفرقا وبه قال ابو حنیفة وآخرون ولیس فی هذا الحدیث حجة لاصحاب مالک واما ما ذکره فی هذا الحدیث ان طلحة بن عبید الله اراد ان یصارف صاحب الذهب فیاخذ الذهب ویؤخر دفع الدراهم الی مجیء الخادم فانما قاله لانه ظن جوازه کسائر البیاعات وما کان بلغه حکم المسئلة فابلغه ایاه عمر فترک المصارفة (قوله صلی الله علیه وسلم البر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلا بمثل سواء بسواء یدا بید فاذا اختلفت هذه الاصناف فبیعوا کیف شئتم اذا کان یدا بید) هذا دلیل ظاهر فی ان البر والشعیر صنفان وهو مذهب الشافعی وابی حنیفة والثوری وفقهاء المحدثین وآخرین وقال مالک واللیث والاوزاعی ومعظم علماء

زاد او ازداد فقد اربی فردّ الناس ما اخذوا فبلغ ذلک معاویة فقام خطیبا فقال الا ما بال رجال یتحدّثون عن رسول الله صلی الله علیه وسلم احادیث قد کنا نشهده ونصحبه فلم نسمعها منه فقام عبادة فاعاد القصة فقال لنحدّثنّ بما سمعنا من رسول الله صلی الله علیه وان کره معاویة او قال وان رغم ما ابالی ان لا اصحبه فی جندة لیلة سوداء قال حماد هذا او نحوه **وحدثنا** اسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر جمیعا عن عبد الوهاب الثقفی عن ایوب بهذا الاسناد نحوه **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد واسحاق بن ابراهیم واللفظ لابن ابی شیبة قال اسحاق انا وقال الاخران نا وکیع قال نا سفیان عن خالد الحذاء عن ابی قلابة عن ابی الاشعث عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلی الله علیه الذهب بالذهب والفضة بالفضة والبرّ بالبرّ والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلا بمثل سواء بسواء یدا بید فاذا اختلفت هذه الاصناف فبیعوا کیف شئتم اذا کان یدا بید **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا وکیع قال نا اسمٰعیل بن مسلم العبدی قال نا ابو المتوکل الناجی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الذهب بالذهب والفضة بالفضة والبرّ بالبرّ والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلا بمثل یدا بید فمن زاد او استزاد فقد ربی الاخذ والمعطی فیه سواء **حدثنا** عمرو الناقد قال نا یزید بن هارون قال انا سلیمان الربعی قال نا ابو المتوکل الناجی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه الذهب بالذهب مثلا بمثل فذکر بمثله **حدثنا** ابوکریب محمد بن العلاء وواصل بن عبد الاعلی قالا نا ابن فضیل عن ابیه عن ابی زرعة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم التمر بالتمر والحنطة بالحنطة والشعیر بالشعیر والملح بالملح مثلا بمثل یدا بید فمن زاد او استزاد فقد ربی الا ما اختلفت الوانه **حدثنیه** ابو سعید الاشج قال نا المحاربی عن فضیل بن غزوان بهذا الاسناد ولم یذکر یدا بید **حدثنا** ابوکریب وواصل بن عبد الاعلی قالا نا ابن فضیل عن ابیه عن ابن ابی نعم عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الذهب بالذهب وزنا بوزن مثلا بمثل والفضة بالفضة وزنا بوزن مثلا بمثل فمن زاد او استزاد فهو ربا **حدثنا** عبد الله بن مسلمة القعنبی قال نا سلیمان یعنی ابن بلال عن موسی بن ابی تمیم عن سعید ابن یسار عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الدینار بالدینار لا فضل بینهما والدرهم بالدرهم لا فضل بینهما **حدثنیه** ابو الطاهر قال انا عبد الله بن وهب قال سمعت مالک بن انس یقول حدثنی موسی بن ابی تمیم بهذا الاسناد مثله **حدثنا** محمد بن حاتم بن میمون قال نا سفیان بن عیینة عن عمرو عن ابی المنهال قال باع شریک لی ورقا بنسیئة الی الموسم او الی الحج فجاء الیّ فاخبرنی فقلت هذا امر لا یصلح قال قد بعته فی السوق فلم ینکر ذلک علیّ احد فاتیت البراء بن عازب فسألته فقال قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة ونحن نبیع هذا البیع فقال ما کان یدا بید فلا باس به وما کان نسیئة فهو ربا وأت زید بن ارقم فانه اعظم تجارة منی فاتیته فسألته فقال مثل ذلک **حدثنا** عبید الله بن معاذ العنبری قال نا ابی قال نا شعبة عن حبیب سمع ابا المنهال یقول سألت البراء بن عازب عن الصرف فقال سل زید بن ارقم فهو اعلم فسألت زیدا فقال سل البراء فانه اعلم ثم قال انهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع الورق بالذهب دینا **حدثنا** ابو الربیع العتکی قال نا عبّاد بن العوّام قال انا یحیی بن ابی اسحاق قال نا عبد الرحمٰن بن ابی بکرة عن ابیه قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الفضة بالفضة والذهب بالذهب الا سواء بسواء وامرنا ان نشتری الفضة بالذهب کیف شئنا ونشتری الذهب بالفضة کیف شئنا قال فساله رجل فقال یدا بید فقال هکذا سمعت **حدثنی** اسحاق بن منصور قال انا یحیی بن صالح قال نا معاویة عن یحیی وهو ابن ابی کثیر عن یحیی بن ابی اسحاق ان عبد الرحمٰن بن ابی بکرة اخبره ان اباه ابا بکرة قال نهانا رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثله **حدثنی** ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح قال انا ابن وهب قال اخبرنی ابو هانئ الخولانی انه سمع علیّ بن رباح اللخمی یقول سمعت فضالة بن عبید الانصاری یقول اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو بخیبر بقلادة فیها خرز وذهب وهی من المغانم تباع فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم بالذهب الذی فی القلادة فنزع وحده ثم قال لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم الذهب بالذهب وزنا بوزن **حدثنا** قتیبة بن سعید قال نا لیث عن ابی شجاع سعید بن یزید عن خالد بن ابی عمران عن حنش الصنعانی عن فضالة بن عبید قال اشتریت یوم خیبر قلادة باثنی عشر دینارا فیها ذهب وخرز ففصلتها فوجدت فیها اکثر من اثنی عشر دینارا فذکرت ذلک للنبی صلی الله علیه وسلم فقال لا تباع حتی تفصل **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وابوکریب قالا نا ابن المبارک عن سعید بن یزید بهذا الاسناد نحوه

المدینة والشام من المتقدمین انهما صنف واحد وهو محکی عن عمر وسعد وغیرهما من السلف واتفقوا علی ان الدخن صنف والذرة صنف والارز صنف اللیث بن سعد وابن وهب فقالا هذه الثلاثة صنف واحد (قوله صلی الله علیه وسلم فمن زاد او ازداد فقد ربی) معناه فقد فعل الربا المحرم فدفع الزیادة واخذها عاصیان مُرْبِیان (قوله فرد الناس ما اخذوا) هذا دلیل ان البیع المذکور باطل (قوله ان عبادة بن الصامت قال لنحدثن بما سمعنا من رسول الله صلی الله علیه وسلم وان کره معاویة او قال وان رغم) یقال رَغِم بکسر العین وفتحها ومعناه ذل وصار کالاصق بالرغام وهو التراب وفی هذا الاهتمام بتبلیغ السنن ونشر العلم وان کرهه من کرهه معنی وفیه القول بالحق وان کان المقول له کبیرا (قوله صلی الله علیه وسلم یدا بید) حجة للعلماء کافة فی وجوب التقابض وان اختلف الجنس وجوز اسمٰعیل بن علیة التفرق عند اختلاف الجنس وهو محجوج بالاحادیث والاجماع ولعله لم یبلغه الحدیث فلو بلغه لما خالفه (قوله اخبرنا سلیمان الربعی) هو بفتح الراء والباء الموحدة منسوب الی بنی ربیعة (قوله صلی الله علیه وسلم الا ما اختلفت الوانه) یعنی اجناسه کما صرح به فی الاحادیث الباقیة (قوله نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع الورق بالذهب دینا) یعنی مؤجلا اما اذا باع بحوض فی الذمة حال فیجوز کما سبق (قوله امرنا ان نشتری الفضة بالذهب کیف شئنا) یعنی سواء ومتقاضلا وشرطه ان یکون حالا ویتقابضا فی المجلس (قوله سمع علی بن رباح) هو بضم العین علی المشهور وقیل بفتحها وقیل یقال بالوجهین فالفتح اسم والضم لقب (قوله عن فضالة بن عبید قال اشتریت یوم خیبر قلادة باثنی عشر دینارا فیها ذهب وخرز ففصلتها فوجدت فیها اکثر من اثنی عشر دینارا فذکرت ذلک للنبی صلی الله علیه وسلم فقال لا تباع حتی تفصل) هکذا هو فی نسخ معتمدة قلادة باثنی عشر دینارا وفی کثیر من النسخ قلادة فیها اثنا عشر دینارا وفصل القاضی انه وقع لمعظم شیوخهم قلادة فیها اثنا عشر دینارا وانه وجده عند اصحاب الحافظ ابی علی الغسانی مصلحة قلادة باثنی عشر دینارا قال وبهذا یصح الحدیث ویصح الکلام هذا کلام القاضی والصواب ما ذکرناه اولا باثنی عشر وهو الذی اصلحه صاحب ابی علی الغسانی واستحسنه القاضی والله اعلم وفی هذا الحدیث انه لا یجوز بیع ذهب مع غیره بذهب

حدثنا قتیبة قال نا لیث عن ابن ابی جعفر عن الجلاح ابی کثیر قال حدثنی حنش الصنعانی عن فضالة بن عبید قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم خیبر نبایع الیهود الاوقیة الذهب بالدینارین والثلاثة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تبیعوا الذهب بالذهب الا وزنا بوزن **حدثنی** ابو الطاهر قال انا ابن وهب عن قرة بن عبد الرحمن المعافری وعمرو بن الحارث وغیرهما ان عامر بن یحیی المعافری اخبرهم عن حنش انه قال کنا مع فضالة بن عبید فی غزوة فطارت لی ولاصحابی قلادة فیها ذهب وورق وجوهر فاردت ان اشتریها فسألت فضالة بن عبید فقال انزع ذهبها فاجعله فی کفة واجعل ذهبک فی کفة ثم لا تاخذن الا مثلا بمثل فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کان یؤمن بالله والیوم الاخر فلا یاخذن الا مثلا بمثل **حدثنا** هارون بن معروف قال نا عبد الله بن وهب قال اخبرنی عمرو ح قال وحدثنی ابو الطاهر قال انا ابن وهب عن عمرو بن الحارث ان ابا النضر حدثه ان بسر بن سعید حدثه عن معمر بن عبد الله انه ارسل غلامه بصاع قمح فقال بعه ثم اشتر بثمنه شعیرا فذهب الغلام فاخذ صاعا وزیادة بعض صاع فلما جاء معمرا اخبره بذلک فقال له معمر لما فعلت ذلک انطلق فرده ولا تاخذن الا مثلا بمثل فانی کنت اسمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الطعام بالطعام مثلا بمثل وکان طعامنا یومئذ الشعیر قیل فانه لیس بمثله قال فانی اخاف ان یضارع **حدثنا** عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا سلیمان یعنی ابن بلال عن عبد المجید بن سهیل بن عبد الرحمن انه سمع سعید بن المسیب یحدث ان ابا هریرة وابا سعید الخدری حدثاه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث اخا بنی عدی الانصاری فاستعمله علی خیبر فقدم بتمر جنیب فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اکل تمر خیبر هکذا قال لا والله یا رسول الله انا لنشتری الصاع بالصاعین من الجمع فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تفعلوا ولکن مثلا بمثل او بیعوا هذا واشتروا بثمنه من هذا وکذلک المیزان **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرات علی مالک عن عبد المجید بن سهیل بن عبد الرحمن بن عوف عن سعید بن المسیب عن ابی سعید الخدری وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم استعمل رجلا علی خیبر فجاءه بتمر جنیب فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اکل تمر خیبر هکذا قال لا والله یا رسول الله انا لناخذ الصاع من هذا بالصاعین والصاعین بالثلاث فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فلا تفعل بع الجمع بالدراهم ثم ابتع بالدراهم جنیبا **حدثنا** اسحاق بن منصور قال نا یحیی بن صالح الوحاظی قال نا معاویة وهو ابن سلام ح قال وحدثنی محمد بن سهل التمیمی وعبد الله بن عبد الرحمن الدارمی واللفظ لهما جمیعا عن یحیی بن حسان قال نا معاویة وهو ابن سلام قال اخبرنی یحیی وهو ابن ابی کثیر قال سمعت عقبة بن عبد الغافر یقول سمعت ابا سعید یقول جاء بلال بتمر برنی فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم من این هذا فقال بلال تمر کان عندنا ردی فبعت منه صاعین بصاع لمطعم النبی صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم عند ذلک اوه عین الربا لا تفعل ولکن اذا اردت ان تشتری التمر فبعه ببیع آخر ثم اشتر به لم یذکر ابن سهل فی حدیثه عند ذلک

حتی یفصل فیباع الذهب بوزنه ذهبا وسائر الاخر بما اراد وکذا الاتباع فضة مع غیرها بفضة کذا الحنطة مع غیرها بحنطة والملح مع غیره بملح وکذا سائر الربویات بل لا بد من فصلها وسواء کان الذهب فی الصورة المذکورة اوالا قلیلا او کثیرا وکذلک باقی الربویات وهذه هی المسئلة المشهورة فی کتب الشافعی واصحابه وغیره المعروفة بمسئلة مدعجوة وصورتها اذا باع مدعجوة ودرهما بمدی عجوة او بدرهمین لا یجوز لهذا الحدیث وهذا منقول عن عمر بن الخطاب وابنه وجماعة من السلف وهو مذهب الشافعی واحمد واسحق ومحمد بن عبد الحکم المالکی وقال ابو حنیفة والثوری والحسن بن صالح یجوز بیعه بالکثیر مما فیه من الذهب والا یجوز بمثله ولا بدونه وقال مالک واصحابه وآخرون یجوز بیع السیف المحلی بذهب وغیره مما هو فی معناه مما فیه ذهب فیجوز بیعه بالذهب اذا کان الذهب فی المبیع تابعا لغیره وقدروه بان یکون الثلث فما دونه قال حماد بن ابی سلیمان یجوز بیعه بالذهب مطلقا سواء باعه بمثله من الذهب او اقل او اکثر وهذا غلط مخالف لصریح الحدیث واحتج اصحابنا بحدیث القلادة واجابت الحنفیة بان الذهب کان فیها اکثر من اثنی عشر دینارا وقد اشتراها باثنی عشر دینارا قالوا ونحن لا نجیز هذا وانما نجیز البیع اذا باعها بذهب اکثر مما فیها فیکون ما زاد من الذهب المنفرد یکون فی مقابلة الخرز ونحوه مما هو مع الذهب المبیع فیصیر کعقدین واجاب الطحاوی بانه انما نهی عنه لانه کان فی بیع الغنائم لئلا یغبن المسلمون فی بیعها قال اصحابنا وهذان الجوابان ضعیفان لا سیما جواب الطحاوی فانه دعوی مجردة قال اصحابنا ودلیل صحة قولنا وفساد التاویلین ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یباع حتی یفصل وهذا صریح فی اشتراط فصل احدهما عن الاخر فی البیع وانه لا فرق بین ان یکون الذهب المبیع به قلیلا او کثیرا وانه لا فرق بین بیع الغنائم وغیرها والله اعلم (قوله عن الجلاح ابی کثیر) هو بضم الجیم وتخفیف اللام واخره حاء مهملة (قوله کنا نبایع الیهود الوقیة الذهب بالدینارین والثلاثة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تبیعوا الذهب بالذهب الا وزنا بوزن) یحتمل ان مراده کانوا یتبایعون الاوقیة من ذهب وخرز وغیره بدینارین او ثلثة والا فالاوقیة وزن اربعین درهما معلوم ان احادا یبتاع هذا القدر من ذهب خالص بدینارین او ثلثة وهذا سبب مبایعة الصحابة علی هذا الوجه فظنوا جوازه لاختلاط الذهب بغیره فبین النبی صلی الله علیه وسلم انه حرام حتی یمیز ویباع الذهب بوزنه ذهبا ووقع هنا فی النسخ الوقیة الذهب وهی لغة قلیلة والاشهر الاوقیة بالهمز فی اوله وسبق بیانها مرات (قوله فطارت لی ولاصحابی قلادة) ای حصلت لنا من الغنیمة (قوله واجعل ذهبک فی کفة) هی بکسر الکاف قال اهل اللغة کفة المیزان وکل مستدیر بکسر الکاف وکفة الثوب والصائد بضمهما وکذلک کل مستطیل وقیل بالوجهین فیهما معا (قوله ان معمر بن عبد الله ارسل غلامه بصاع قمح لیبیعه ویشتری بثمنه شعیرا فباعه بصاع وزیادة فقال له معمر ردة لا تاخذه الا مثلا بمثل) واحتج بقوله صلی الله علیه وسلم الطعام مثلا بمثل وقال وکان طعامنا یومئذ الشعیر فقیل له انه لیس بمثله فقال انی اخاف ان یضارع معنی یضارع ویشابه ویشارک ومعناه اخاف ان یکون فی معنی المماثل فیکون له حکمه فی تحریم الربا واحتج مالک بهذا الحدیث فی کون الحنطة والشعیر صنفا واحدا لا یجوز بیع احدهما بالآخر متفاضلا وهذا مذهبنا ومذهب الجمهور انهما صنفان یجوز التفاضل بینهما کالحنطة مع الارز ودلیلنا ما سبق عند قوله صلی الله علیه وسلم فاذا اختلفت هذه الاجناس فبیعوا کیف شئتم مع ما رواه ابو داود والنسائی فی حدیث عبادة بن الصامت ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تبیعوا البر بالشعیر والشعیر اکثرهما یدا بید واما حدیث معمر هذا فلا حجة فیه لانه لم یصرح بانهما جنس واحد انما خاف من ذلک فتورع عنه احتیاطا (قوله قدم تمر جنیب فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اکل تمر خیبر هکذا قال لا والله یا رسول الله انا لنشتری الصاع بالصاعین من الجمع فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تفعلوا ولکن مثلا بمثل او بیعوا هذا واشتروا بثمنه من هذا وکذلک المیزان اما الجنیب فبجیم مفتوحة ثم نون مکسورة ثم مثناة تحت ثم موحدة وهو نوع من التمر من اعلاه واما الجمع بفتح الجیم واسکان المیم وهو تمر ردی وقد فسر فی الروایة الاخیرة بانه الخلط من التمر ومعناه مجموع من انواع مختلفة وهذا الحدیث محمول علی ان هذا العامل الذی باع صاعا بصاعین لم یعلم تحریم هذا لکونه کان فی اوائل تحریم الربا ولغیر ذلک واحتج بهذا الحدیث اصحابنا وموافقوهم فی ان مسئلة العینة لیست بحرام وهی الحیلة التی یعملها بعض الناس توصلا الی مقصود الربا بان یبیعه ثوبا بمائتین ثم یشتریه منه بمائة وموضع الدلالة من هذا الحدیث ان النبی صلی الله علیه وسلم قال بیعوا هذا واشتروا بثمنه من هذا ولم یفرق بین ان یشتری من المشتری او من غیره فدل علی انه لا فرق وهذا کله لیس بحرام عند الشافعی واخرین وقال مالک واحمد هو حرام واما قوله صلی الله علیه وسلم وکذا المیزان فیستدل به الحنفیة لا ذکر فی هذا الحدیث الکیل والمیزان واجاب اصحابنا وموافقوهم بان معناه وکذلک المیزان

لا یجوز التفاضل فیه فیما کان ربویا موزونا (قوله صلی الله علیه وسلم اوه عین الربا) قال اهل اللغة هی

وحدثنا سلمة بن شبيب قال نا الحسن بن اعين قال نا معقل عن ابی قزعة الباهلی عن ابی نضرة عن ابی سعيد الخدری قال اتی رسول الله صلی الله عليه وسلم بتمر فقال ما هذا التمر من تمرنا فقال الرجل يا رسول الله بعنا تمرنا صاعين بصاع من هذا فقال رسول الله صلی الله عليه هذا الربا فردوه ثم بيعوا تمرنا واشتروا لنا من هذا وحدثنی اسحاق بن منصور قال انا عبيد الله بن موسی عن شيبان عن يحيی عن ابی سلمة عن ابی سعيد قال كنا نرزق تمر الجمع علی عهد رسول الله صلی الله عليه وسلم وهو الخلط من التمر فكنا نبيع صاعين بصاع فبلغ ذلك رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال لا صاعی تمر بصاع ولا صاعی حنطة بصاع ولا درهم بدرهمين وحدثنی عمرو الناقد قال نا اسمعيل بن ابراهيم عن سعيد الجريری عن ابی نضرة قال سالت ابن عباس عن الصرف فقال ايدا بيد قلت نعم قال لا باس به فاخبرت ابا سعيد فقلت انی سالت ابن عباس عن الصرف فقال ايدا بيد قلت نعم قال فلا باس به قال اوقال ذلك انا سنكتب اليه فلا يفتيكموه قال فوالله لقد جاء بعض فتيان رسول الله صلی الله عليه وسلم بتمر فانكره فقال كان هذا ليس من تمر ارضنا قال كان فی تمر ارضنا اوفی تمرنا العام بعض الشئ فاخذت هذا وزدت بعض الزيادة فقال اضعفت اربيت لا تقربن هذا اذا رابك من تمرك شئ فبعه ثم اشتر الذی تريد من التمر وحدثنا اسحاق بن ابراهيم قال انا عبد الاعلی قال انا داود عن ابی نضرة قال سالت ابن عمر وابن عباس عن الصرف فلم يريا به باسا فانی لقاعد عند ابی سعيد الخدری فسالته عن الصرف فقال ما زاد فهو ربا فانكرت ذلك لقولهما فقال لا احدثك الا ما سمعت من رسول الله صلی الله عليه وسلم جاءه صاحب نخلة بصاع من تمر طيب وكان تمر النبی صلی الله عليه وسلم هذا اللون فقال له النبی صلی الله عليه وسلم انی لك هذا قال انطلقت بصاعين فاشتريت به هذا الصاع فان سعر هذا فی السوق كذا وسعر هذا كذا فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم ويلك اربيت اذا اردت ذلك فبع تمرك بسلعة ثم اشتر بسلعتك ای تمر شئت قال ابو سعيد فالتمر بالتمر احق ان يكون ربا ام الفضة بالفضة قال فاتيت ابن عمر بعد فنهانی ولو ات ابن عباس قال فحدثنی ابو الصهباء انه سال ابن عباس عنه بمكة فكرهه وحدثنی محمد بن عباد ومحمد بن حاتم وابن ابی عمر جميعا عن سفين بن عيينة واللفظ لابن عباد قال نا سفين عن عمرو عن ابی صالح قال سمعت ابا سعيد الخدری يقول الدينار بالدينار والدرهم بالدرهم مثلا بمثل من زاد او ازداد فقد ارابی فقلت له ان ابن عباس يقول غير هذا فقال لقد لقيت ابن عباس فقلت ارايت هذا الذی تقول اشئ سمعته من رسول الله صلی الله عليه وسلم او وجدته فی كتاب الله عز وجل فقال لم اسمعه من رسول الله صلی الله عليه وسلم ولم اجده فی كتاب الله ولكن حدثنی اسامة بن زيد ان النبی صلی الله عليه وسلم قال الربا فی النسيئة وحدثنا ابو بكر بن ابی شيبة وعمرو الناقد واسحاق بن ابراهيم وابن ابی عمر واللفظ لعمرو قال اسحاق انا وقال الاخرون نا سفيان بن عيينة عن عبيد الله بن ابی يزيد سمع ابن عباس يقول اخبرنی اسامة بن زيد عن النبی صلی الله عليه وسلم قال انما الربا فی النسيئة وحدثنا زهير بن حرب قال نا عفان ح قال وحدثنی محمد بن حاتم نا بهز قالا نا وهيب قال نا ابن طاوس عن ابيه عن ابن عباس عن اسامة بن زيد ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لا ربا فی ما كان يدا بيد وحدثنا الحكم بن موسی قال حدثنی هقل عن الاوزاعی قال حدثنی عطاء بن ابی رباح ان ابا سعيد الخدری لقی ابن عباس فقال له ارايت قولك فی الصرف شيئا سمعته من رسول الله صلی الله عليه وسلم ام شئ وجدته فی كتاب الله عز وجل قال ابن عباس كلا لا اقول اما رسول الله صلی الله عليه وسلم فانتم اعلم به واما كتاب الله فلا اعلمه ولكن حدثنی اسامة بن زيد ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال انما الربا فی النسيئة وحدثنا عثمان بن ابی شيبة واسحاق بن ابراهيم واللفظ لعثمان قال اسحاق انا وقال عثمان نا جرير عن مغيرة قال سال شباك ابراهيم فحدثنا عن علقمة عن عبد الله قال لعن رسول الله صلی الله عليه وسلم اكل الربا وموكله قال قلت وكاتبه وشاهديه قال انما نحدث بما سمعنا وحدثنا محمد بن الصباح وزهير بن حرب وعثمان بن ابی شيبة قالوا نا هشيم انا ابو الزبير عن جابر قال لعن رسول الله صلی الله عليه وسلم اكل الربا وموكله وكاتبه وشاهديه وقال هم سواء

كلمة توجع وتحزن ومعنی عين الربا انه حقيقة الربا المحرم وفی هذه الكلمة لغات الفصيحة المشهورة فی الروايات اوه بهمزة مفتوحة وواو مفتوحة مشددة وهاء ساكنة ويقال بنصب الهاء منونة وبغير تنوين يقال اوه باسكان الواو وكسر الهاء منونة وغير منونة ويقال اوّ بتشديد الواو مكسورة منونة بلا هاء ويقال آه بمد الهمزة وتنوين الهاء وبغير تنوين وهاء ساكنة من غير واو (قوله صلی الله عليه وسلم فی حديث ابی سعيد لمن اشتری صاعا بصاعين هذه الربا فردوه) هذا دليل علی ان المقبوض ببيع فاسد يجب رده علی بائعه واذا رده استرد الثمن فان قيل فلم يذكر فی الحديث السابق انه صلی الله عليه وسلم امر برده فالجواب ان الظاهر انهما قضية واحدة وامر فيها برده فبعض الرواة حفظ ذلك وبعضهم لم يحفظه فقبلنا زيادة الثقة ولو ثبت انهما قضيتان لحملت الاولی علی انه ايضا امر به وان لم يبلغنا ذلك ولو ثبت انه لم يامر مع انهما قضيتان لحملناها علی انه جهل بائعه ولا يمكن معرفته فصار مالا ضائعا فالمن عليه دين بقيمته وهو الثمن الذی قبضه عوضا فحصل انه لا اشكال فی الحديث ولله الحمد (قوله سالت ابن عباس عن الصرف فقال ايدا بيد قلت نعم قال لا باس) وفی رواية سالت ابن عمر وابن عباس عن الصرف فلم يريا به باسا فقال فسالت ابا سعيد الخدری فقال ما زاد فهو ربا فانكرت ذلك لقولهما فذكر ابو سعيد حديث نهی النبی صلی الله عليه وسلم عن بيع صاعين بصاع وذكرت رجوع ابن عمر وابن عباس عن اباحته الی منعه وفی الحديث الذی بعده ان ابن عباس قال حدثنی اسامة ان النبی صلی الله عليه وسلم قال الربا فی النسيئة وفی الروايات انما الربا فی النسيئة وفی رواية لا ربا فيما كان يدا بيد الشرح معنی ما ذكره اولا عن ابن عمر وابن عباس انهما كانا يعتقدان انه لا ربا فيما كان يدا بيد وانه يجوز بيع درهم بدرهمين ودينار بدينارين وصاع تمر بصاعين من التمر وكذا الحنطة وسائر الربويات كانا يريان جواز بيع الجنس بعضه ببعض متفاضلا وان الربا لا يحرم فی شئ من الاشياء الا اذا كان نسيئة وبهذا امتنع قوله انه سالها عن الصرف فلم يريا به باسا يعنی الصرف متفاضلا كدرهم بدرهمين وكان معتمدهما حديث اسامة بن زيد انما الربا فی النسيئة ثم رجع ابن عمر وابن عباس عن ذلك وقالا بتحريم بيع الجنس بعضه ببعض متفاضلا حين بلغهما حديث ابی سعيد كما ذكره مسلم من رجوعهما صريحا وهذه الاحاديث التی ذكرها مسلم تدل علی ان ابن عمر وابن عباس لم يكن بلغهما حديث النهی عن التفاضل فی غير النسيئة فلما بلغهما رجعا اليه واما حديث اسامة لا ربا الا فی النسيئة فقد قال قائلون انه منسوخ بهذه الاحاديث وقد اجمع المسلمون علی ترك العمل بظاهره وهذا يدل علی نسخه وتاوله آخرون تاويلات احدها انه محمول علی غير الربويات وهو كبيع الدين بالدين مع جلا بان يكون له عنده ثوب موصوف فيبيعه بعبد موصوف موجلا فان باعه حالا جاز الثانی انه محمول علی الاجناس المختلفة فانه لا ربا فيها من حيث التفاضل بل يجوز تفاضلها يدا بيد الثالث انه مجمل وحديث عبادة بن الصامت وابی سعيد الخدری وغيرهما مبين فوجب العمل بالمبين وتنزيل المجمل عليه وهذا جواب الشافعی رحمه الله (قوله حدثنا هقل) هو بكسر الهاء واسكان القاف (قوله سال شباك ابراهيم) هو بشين معجمة مكسورة ثم باء موحدة مخففة (قوله لعن رسول الله صلی الله عليه وسلم اكل الربا وموكله

باب اخذ الحلال وترك الشبهات

باب بيع البعير واستثناء ركوبه

وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير الهمدانی قال نا ابی قال نا زكريا عن الشعبی عن النعمان بن بشير قال سمعته يقول سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول واهوى النعمان باصبعيه الى اذنيه ان الحلال بين وان الحرام بين وبينهما مشتبهات لا يعلمهن كثير من الناس فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه وعرضه ومن وقع فی الشبهات وقع فی الحرام كالراعی يرعى حول الحمى يوشك ان يرتع فيه الا وان لكل ملك حمى الا وان حمى الله محارمه الا وان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله واذا فسدت فسد الجسد كله الا وهی القلب حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة قال نا وكيع ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهيم قال اخبرنی عيسى بن يونس قال انا زكريا بهذا الاسناد مثله حدثنا اسحاق بن ابراهيم قال انا جرير عن مطرف وابی فروة الهمدانی ح قال وحدثنا قتيبة قال نا يعقوب يعنی ابن عبد الرحمن القاری عن ابن عجلان عن عبد الرحمن بن سعيد كلهم عن الشعبی عن النعمان بن بشير عن النبی صلی الله عليه وسلم بهذا الحديث غير ان حديث زكريا اتم من حديثهم واكثر حدثنا عبد الملك بن شعيب بن الليث بن سعد قال حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی خالد بن يزيد قال حدثنی سعيد بن ابی هلال عن عون بن عبد الله عن عامر الشعبی انه سمع النعمان بن بشير بن سعد صاحب رسول الله صلی الله عليه وسلم وهو يخطب الناس بحمص وهو يقول سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول الحلال بين والحرام بين فذكر بمثل حديث زكريا عن الشعبی الى قوله يوشك ان يقع فيه حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال نا ابی قال نا زكرياء عن عامر قال حدثنی جابر بن عبد الله انه كان يسير على جمل له قد اعيى فاراد ان يسيبه قال فلحقنی النبی صلی الله عليه وسلم فدعا لی وضربه فسار سيرا لم يسر مثله

وكاتبه وشاهديه وقال هم سواء) هذا تصريح بتحريم كتابة المبايعة بين المترابيين والشهادة عليهما وفيه تحريم الاعانة على الباطل والله اعلم باب اخذ الحلال وترك الشبهات (قوله صلی الله عليه وسلم الحلال بين والحرام بين وبينهما مشتبهات لا يعلمهن كثير من الناس الى آخره) اجمع العلماء على عظم موقع هذا الحديث وكثرة فوائده وانه احد الاحاديث التی عليها مدار الاسلام قال جماعة هو ثلث الاسلام وان الاسلام يدور عليه وعلى حديث الاعمال بالنية وحديث من حسن اسلام المرء تركه ما لا يعنيه وقال ابو داود السجستانی يدور على اربعة احاديث هذه الثلاثة وحديث لا يؤمن احدكم حتى يحب لاخيه ما يحب لنفسه وقيل حديث ازهد فی الدنيا يحبك الله وازهد ما فی ايدی الناس يحبك الناس قال العلماء وسبب عظم موقعه انه صلی الله عليه وسلم نبه فيه على اصلاح المطعم والمشرب والملبس وغيرها وانها ينبغی ان تكون حلالا وارشد الى معرفة الحلال وانه ينبغی ترك المشتبهات فانه سبب لحماية دينه وعرضه وحذر من مواقعة الشبهات واوضح ذلك بضرب المثل بالحمى ثم بين اهم الامور وهو مراعاة القلب فقال صلی الله عليه وسلم الا وان فی الجسد مضغة الى آخره فبين صلی الله عليه وسلم ان بصلاح القلب يصلح باقی الجسد وبفساده يفسد باقيه واما قوله صلی الله عليه وسلم الحلال بين والحرام بين فمعناه ان الاشياء ثلثة اقسام حلال بين واضح لا يخفى حله كالخبز والفواكه والزيت والعسل والسمن ولبن ماكول اللحم وبيضه وغير ذلك من المطعومات وكذلك الكلام والنظر والمشی وغير ذلك من التصرفات فيها حلال بين واضح لا شك فی حله واما الحرام البين فكالخمر والخنزير والميتة والبول والدم المسفوح وكذلك الزنا والكذب والغيبة والنميمة والنظر الى الاجنبية واشباه ذلك واما المشتبهات فمعناه انها ليست بواضحة الحل ولا الحرمة فلهذا لا يعرفها كثير من الناس ولا يعلمون حكمها واما العلماء فيعرفون حكمها بنص او قياس او استصحاب او غير ذلك فاذا تردد الشیء بين الحل والحرمة ولم يكن فيه نص ولا اجماع اجتهد فيه المجتهد فالحقه باحدهما بالدليل الشرعی فاذا الحقه به صار حلالا وقد يكون دليله غير خال عن الاحتمال البين فيكون الورع تركه ويكون داخلا فی قوله صلی الله عليه وسلم فمن اتقى الشبهات فقد استبرأ لدينه وعرضه وما لم يظهر للمجتهد فيه شیء وهو مشتبه فهل يؤخذ بحله ام بحرمته ام يتوقف فيه ثلاثة مذاهب حكاها القاضی عياض وغيره والظاهر انها مخرجة على الخلاف المذكور فی الاشياء قبل ورود الشرع وفيه اربعة مذاهب الاصح انه لا يحكم بحل ولا حرمة ولا اباحة ولا غيرها لان التكليف عند اهل الحق لا يثبت الا بالشرع والثانی ان حكمها التحريم والثالث الاباحة والرابع التوقف والله اعلم (قوله صلی الله عليه وسلم فقد استبرأ لدينه وعرضه) ای حصل له البراءة لدينه من الذم الشرعی وصان عرضه عن كلام الناس فيه (قوله صلی الله عليه وسلم ان لكل ملك حمى وان حمى الله محارمه) معناه ان الملوك من العرب وغيرهم يكون لكل ملك منهم حمى يحميه عن الناس ويمنعهم دخوله فمن دخله اوقع به العقوبة ومن احتاط لنفسه لا يقارب ذلك الحمى خوفا من الوقوع فيه ولله تعالى ايضا حمى وهو محارمه ای المعاصی التی حرمها الله كالقتل والزنا والسرقة والقذف والخمر والكذب والغيبة والنميمة واكل المال بالباطل واشباه ذلك فكل هذا حمى الله تعالى من دخله بارتكابه شيئا من المعاصی استحق العقوبة ومن قاربه يوشك ان يقع فيه فمن احتاط لنفسه لم يقاربه ولا يتعلق بشیء يقربه من المعصية فلا يدخل فی شیء من الشبهات (قوله صلی الله عليه وسلم الا وان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله واذا فسدت فسد الجسد كله الا وهی القلب) قال اهل اللغة يقال صلح الشیء وفسد بفتح اللام والسين وضمهما والفتح افصح واشهر والمضغة القطعة من اللحم سميت بذلك لانها تمضغ فی الفم لصغرها قالوا المراد تصغير القلب بالنسبة الى باقی الجسد مع ان صلاح الجسد وفساده تابعان للقلب وفی هذا الحديث التاكيد على السعی فی صلاح القلب وحمايته من الفساد واحتج جماعة بهذا الحديث على ان العقل فی القلب لا فی الراس وفيه خلاف مشهور مذهب اصحابنا وجماهير المتكلمين انه فی القلب وقال ابو حنيفة هو فی الدماغ وقد يقال فی الراس وحكوا الاول ايضا عن الفلاسفة والثانی عن الاطباء قال المازری احتج القائلون بانه فی القلب بقوله تعالى افلم يسيروا فی الارض فتكون لهم قلوب يعقلون بها وقوله تعالى ان فی ذلك لذكرى لمن كان له قلب وبهذا الحديث فانه صلی الله عليه وسلم جعل صلاح الجسد وفساده تابعا للقلب مع ان الدماغ من جملة الجسد فيكون صلاحه وفساده تابعا للقلب فعلم انه ليس محلا للعقل واحتج القائلون بانه فی الدماغ بانه اذا فسد الدماغ فسد العقل ويكون من فساد الدماغ الصرع فی زعمهم ولا حجة لهم فی ذلك لان الله سبحانه وتعالى اجرى العادة بفساد العقل عند فساد الدماغ مع ان العقل ليس فيه ولا امتناع من ذلك قال المازری لا سيما على اصولهم فی الاشتراك الذی يذكرونه بين الدماغ والقلب وهم يجعلون بين راس المعدة والدماغ اشتراكا والله اعلم (قوله عن النعمان بن بشير قال سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول واهوى النعمان باصبعيه الى اذنيه) هذا تصريح بسماع النعمان عن النبی صلی الله عليه وسلم وهذا هو الصواب الذی قاله اهل العراق وجماهير العلماء قال القاضی وقال يحيى بن معين ان اهل المدينة لا يصححون سماع النعمان من النبی صلی الله عليه وسلم وهذه حكاية ضعيفة او باطلة والله اعلم (قوله صلی الله عليه وسلم ومن وقع فی الشبهات وقع فی الحرام) يحتمل وجهين احدهما انه من كثرة تعاطيه الشبهات يصادف الحرام وان لم يتعمده وقد يأثم بذلك اذا نسب الى تقصير والثانی انه يعتاد التساهل ويتمرن عليه ويجسر على شبهة ثم شبهة اغلظ منها ثم اخرى اغلظ وهكذا حتى يقع فی الحرام عمدا وهذا نحو قول السلف المعاصی بريد الكفر ای تسوق اليه عافانا الله تعالى من الشر (قوله صلی الله عليه وسلم يوشك ان يقع فيه) يقال اوشك يوشك بضم الياء وكسر الشين ای يسرع ويقرب (قوله اتم من حديثهم واكبر) هو بالباء الموحدة وفی كثير من النسخ بالمثلثة وهو احسن والله اعلم باب بيع البعير واستثناء ركوبه فيه حديث جابر وهو حديث مشهور احتج به احمد ومن وافقه فی جواز بيع الدابة ويشترط البائع لنفسه ركوبها وقال مالك يجوز ذلك اذا كانت مسافة الركوب قريبة وحمل هذا الحديث على هذا وقال الشافعی وابو حنيفة وآخرون لا يجوز ذلك سواء قلت المسافة او كثرت ولا ينعقد البيع واحتجوا بالحديث السابق فی النهی عن بيع الثنيا وبالحديث الآخر فی النهی عن بيع وشرط واجابوا عن حديث جابر

قال بعنیه بوقیة قلت لا ثم قال بعنیه فبعته بوقیة واستثنیت علیه حملانه الی اهلی فلما بلغت اتیته بالجمل فنقد لی ثمنه ثم رجعت فارسل فی اثری فقال اترانی ماکستك لاخذ جملك خذ جملك ودراهمك فهو لك **وحدثناه** علی بن خشرم قال انا عیسی یعنی ابن یونس عن زکریا عن عامر قال حدثنی جابر بن عبد الله بمثل حدیث ابن نمیر **حدثنا** عثمن بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم واللفظ لعثمان قال اسحاق انا وقال عثمان نا جریر عن مغیرة عن الشعبی عن جابر بن عبد الله قال غزوت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فتلاحق بی وتحتی ناضح لی قد اعیا ولا یکاد یسیر قال فقال لی ما لبعیرك قال قلت علیل قال فتخلف رسول الله صلی الله علیه وسلم فزجره ودعا له فما زال بین یدی الابل قدامها یسیر فقال لی کیف تری بعیرك قال قلت بخیر قد اصابته برکتك قال فتبیعنیه فاستحییت ولم یکن لنا ناضح غیره قال فقلت نعم فبعته ایاه علی ان لی فقار ظهره حتی ابلغ المدینة قال فقلت له یا رسول الله انی عروس فاستاذنته فاذن لی فتقدمت الناس الی المدینة حتی انتهیت فلقینی خالی فسالنی عن البعیر فاخبرته بما صنعت فیه فلامنی فیه قال وقد کان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لی حین استاذنته ما تزوجت ابکرا ام ثیبا فقلت له تزوجت ثیبا قال افلا تزوجت بکرا تلاعبها وتلاعبك فقلت له یا رسول الله توفی والدی او استشهد ولی اخوات صغار فکرهت ان اتزوج الیهن مثلهن فلا تؤدبهن ولا تقوم علیهن فتزوجت ثیبا لتقوم علیهن وتؤدبهن قال فلما قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة غدوت الیه بالبعیر فاعطانی ثمنه ورده علی **حدثنا** عثمان بن ابی شیبة قال نا جریر عن الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن جابر قال اقبلنا من مکة الی المدینة مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فاعتل جملی وساق الحدیث بقصته وفیه ثم قال لی بعنی جملك هذا قال قلت لا بل هو لك قال لا بل بعنیه قال قلت لا بل هو لك یا رسول الله قال لا بل بعنیه قال قلت فان لرجل علی اوقیة ذهب فهو لك بها قال قد اخذته فتبلغ علیه الی المدینة قال فلما قدمت المدینة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لبلال اعطه اوقیة من ذهب وزده قال فاعطانی اوقیة من ذهب وزادنی قیراطا قال فقلت لا تفارقنی زیادة رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فکان فی کیس لی فاخذه اهل الشام یوم الحرة **حدثنا** ابو کامل الجحدری قال نا عبد الواحد بن زیاد قال نا الجریری عن ابی نضرة عن جابر بن عبد الله قال کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر فتخلف ناضحی وساق الحدیث وقال فیه فنخسه رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قال لی ارکب بسم الله وزاد ایضا قال فما زال یزیدنی ویقول والله یغفر لك **وحدثنی** ابو الربیع العتکی قال نا حماد قال نا ایوب عن ابی الزبیر عن جابر قال لما اتی علی النبی صلی الله علیه وسلم وقد اعیا بعیری قال فنخسه فوثب فکنت بعد ذلك احبس خطامه لاسمع حدیثه فما اقدر علیه فلحقنی النبی صلی الله علیه وسلم فقال بعنیه فبعته منه بخمس اواق قال قلت علی ان لی ظهره الی المدینة قال ولك ظهره الی المدینة قال فلما قدمت المدینة اتیته به فزادنی اوقیة ثم وهب لی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** عقبة بن مکرم العمی قال نا یعقوب بن اسحاق قال نا بشیر بن عقبة عن ابی المتوکل الناجی عن جابر بن عبد الله قال سافرت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض اسفاره اظنه قال غازیا واقتص الحدیث وزاد فیه قال یا جابر اتوفیت الثمن قلت نعم قال لك الثمن ولك الجمل لك الثمن ولك الجمل **حدثنا** عبید الله بن معاذ العنبری قال نا ابی قال نا شعبة عن محارب سمع جابر بن عبد الله یقول اشتری منی رسول الله صلی الله علیه وسلم بعیرا بوقیتین ودرهم او درهمین قال فلما قدم صرارا امر ببقرة فذبحت فاکلوا منها فلما

بانها قضیة عین تتطرق علیها احتمالات قالوا ولان النبی صلی الله علیه وسلم اراد ان یعطیه الثمن ولم یرد حقیقة البیع قالوا ویحتمل ان الشرط لم یکن فی نفس العقد وانما یضر الشرط اذا کان فی نفس العقد ولعل الشرط کان سابقا فلم یؤثر ثم تبرع صلی الله علیه وسلم بارکابه (قوله صلی الله علیه وسلم بعنیه بوقیة) هکذا هو فی النسخ بوقیة وهی لغة صحیحة سبقت مرارا ویقال اوقیة وهی اشهر وفیه انه لا باس بطلب البیع من مالك السلعة وان لم یعرضها للبیع (قوله واستثنیت علیه حملانه) هو بضم الحاء ای الحمل علیه (قوله صلی الله علیه وسلم اترانی ماکستك) قال اهل اللغة المماکسة هی المکالمة فی النقص من الثمن واصلها النقص ومنه مکس الظالم وهو ما ینتقصه ویاخذه من اموال الناس (قوله فبعته بوقیة) وفی روایة بخمس اواق وزادنی اوقیة وفی بعضها باوقیتین ودرهم او درهمین وفی بعضها باوقیة ذهب وفی بعضها باربعة دنانیر وذکر البخاری ایضا اختلاف الروایات وزاد بثمانمائة درهم وفی روایة بعشرین دینارا وفی روایة احسبه باربع اواق قال البخاری وقول الشعبی بوقیة اکثر قال القاضی عیاض قال ابو جعفر الداودی اوقیة الذهب قدرها معلوم واوقیة الفضة اربعون درهما قال وسبب اختلاف هذه الروایات انهم رووا بالمعنی وهو جائز فالمراد وقیة ذهب کما فسره فی روایة سالم بن ابی الجعد عن جابر ویحمل علیها روایة من روی اوقیة مطلقة واما من روی خمس اواق فالمراد خمس اواق من الفضة وهی بقدر قیمة اوقیة الذهب فی ذلك الوقت فیکون الاخبار باوقیة الذهب عما وقع به العقد وعن اواق الفضة عما حصل به الایفاء ولا یتغیر الحکم ویحتمل ان یکون هذا کله زیادة علی الاوقیة کما قال فما زال یزیدنی واما روایة اربعة دنانیر فموافقة ایضا لانه یحتمل ان تکون اوقیة الذهب حینئذ وزن اربعة دنانیر واما روایة اوقیتین فیحتمل ان احداهما وقع بها البیع والاخری زیادة کما قال وزادنی اوقیة وقوله ودرهم او درهمین موافق لقوله وزادنی قیراطا واما روایة عشرین دینارا فمحمول علی دنانیر صغار کانت لهم وروایة اربع اواق شك فیها الراوی فلا اعتبار بها والله اعلم (قوله علی ان لی فقار ظهره) هو بفاء مفتوحة ثم قاف وهی خرزاته ای مفاصل عظامه واحدتها فقارة (قوله فقلت له یا رسول الله انی عروس) هکذا یقال للرجل عروس کما یقال ذلك للمرأة لفظهما واحد لکن یختلفان فی الجمع فیقال رجل عروس ورجال عرس بضم العین والراء وامرأة عروس ونسوة عرائس (قوله صلی الله علیه وسلم افلا تزوجت بکرا تلاعبها وتلاعبك) سبق شرحه فی کتاب النکاح وضبط لفظه والخلاف فی معناه مع شرح ما یتعلق به (قوله فان لرجل علی اوقیة ذهب فهو لك بها قال قد اخذته به) هذا قد یحتج به اصحابنا فی اشتراط الایجاب والقبول فی البیع وانه لا ینعقد بالمعاطاة ولکن الاصح المختار انعقاده بالمعاطاة وهذا لا یمنع انعقاده بالمعاطاة فانه لم ینه فیه عن المعاطاة والقائل بالمعاطاة یجوز هذا فلا یرد علیه ولان المعاطاة انما تکون اذا حضر العوضان فاعطی واخذ فاما اذا لم یحضر العوضان او احدهما فلا بد من لفظ وفی هذا دلیل لاصح الوجهین عند اصحابنا وهو انعقاد البیع بالکنایة لقوله صلی الله علیه وسلم قد اخذته به مع قول جابر هو لك وهذان اللفظان کنایة (قوله صلی الله علیه وسلم لبلال اعطه اوقیة من ذهب وزده) فیه جواز الوکالة فی قضاء الدیون واداء الحقوق وفیه استحباب الزیادة فی اداء الدین وارجاح الوزن (قوله فاخذه اهل الشام یوم الحرة) یعنی حرة المدینة کان قتال ونهب من اهل الشام هناك سنة ثلث وستین من الهجرة (قوله فبعته منه بخمس اواق) هکذا هو فی جمیع النسخ فبعته منه وهو صحیح جائز فی العربیة یقال بعته وبعت منه وقد کثر ذکر نظائره فی الحدیث وقد اوضحته فی تهذیب اللغات (قوله حدثنا عقبة بن مکرم العمی) هو مکرم بضم المیم واسکان الکاف وفتح الراء واما العمی فبتشدید المیم منسوب الی بنی العم بطن من تمیم (قوله عن ابی المتوکل الناجی) هو بالنون والجیم منسوب الی بنی ناجیة وهم من بنی اسامة بن لؤی وقال ابو علی الغسانی هم اولاد ناجیة امرأة کانت تحت اسامة بن لؤی (قوله فلما قدم صرارا) هو بصاد مهملة مفتوحة ومکسورة والکسر افصح واشهر ولم یذکر الاکثرون غیره قال القاضی وهو عند الدارقطنی والخطابی وغیرهما وعند اکثر شیوخنا صرارا بصاد مهملة مکسورة وتخفیف الراء وهو موضع قریب من المدینة قال وقال الخطابی هی بئر قدیمة علی ثلثة امیال من المدینة علی طریق العراق قال القاضی والاشبه عندی انه موضع لا بئر قال وضبط بعض الرواة فی مسلم وبعضهم فی البخاری ضرارا بکسر الضاد المعجمة وهو خطأ ووقع فی بعض النسخ المعتمدة فلما قدم صرار غیر مصروف والمشهور صرفه (قوله امر ببقرة فذبحت) فیه ان السنة فی البقر الذبح لا النحر ولو عکس جاز واما قوله

قدم المدینة امرنی ان اتی المسجد فاصلی رکعتین ووزن لی ثمن البعیر فارجح لی **حدثنی** یحیی بن حبیب الحارثی قال نا خالد بن الحارث قال نا شعبة قال اخبرنی محارب عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بهذه القصة غیر انه قال فاشتراه منی بثمن قد سماه ولم یذکر الوقیتین والدرهم والدرهمین وقال مر بمقرة فنحرت ثم قسم لحمها **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابن ابی زائدة عن ابن جریج عن عطاء عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال له قد اخذت جملک باربعة دنانیر ولک ظهره الی المدینة **حدثنا** ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح قال نا ابن وهب عن مالک بن انس عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسلف من رجل بکرا فقدمت علیه ابل من ابل الصدقة فامر ابا رافع ان یقضی الرجل بکره فرجع الیه ابو رافع فقال لم اجد فیها الا خیارا رباعیا فقال اعطه ایاه ان خیار الناس احسنهم قضاء **حدثنا** ابوبکر یب قال نا خالد بن مخلد عن محمد بن جعفر قال سمعت زید بن اسلم قال نا عطاء بن یسار عن ابی رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال استسلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکرا بمثله غیر انه قال فان خیر عباد اللہ احسنهم قضاء **حدثنا** محمد بن بشار قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سلمة بن کهیل عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال کان لرجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق فاغلظ له فهم به اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ ان لصاحب الحق مقالا فقال لهم اشتروا له سنا فاعطوه ایاه فقالوا انا لا نجد الا سنا هو خیر من سنه قال فاشتروه فاعطوه ایاه فان من خیرکم او خیرکم احسنکم قضاء **حدثنا** ابوکریب قال نا وکیع عن علی بن صالح عن سلمة بن کهیل عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال استقرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا فاعطاه سنا فوقه وقال خیارکم محاسنکم قضاء **حدثنا** محمد بن عبد اللہ بن نمیر قال نا ابی قال نا سفیان عن سلمة بن کهیل عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال جاء رجل یتقاضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا فقال اعطوه سنا فوق سنه وقال خیرکم احسنکم قضاء **حدثنا** یحیی بن یحیی التمیمی وابن رمح قالا انا اللیث ح قال وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر قال جاء عبد فبایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الهجرة ولم یشعر انه عبد فجاء سیده یریده فقال له النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعنیه فاشتراه بعبدین اسودین ثم لم یبایع احدا بعد حتی یسأله اعبد هو

فی الروایة الاخری امر بمقرة فنحرت فالمراد بالنحر النحر جمعا بین الروایتین (قوله امرنی ان آتی المسجد فاصلی رکعتین) فیه انه یستحب للقادم من السفر ان یبدأ بالمسجد فیصلی فیه رکعتین وفیه ان نافلة النهار یستحب کونها رکعتین رکعتین کصلوة اللیل وهو مذهبنا ومذهب الجمهور وسبق بیانه فی کتاب الصلوة واعلم ان فی حدیث جابر هذا فوائد کثیرة احدها هذه المعجزة الظاهرة لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی انبعاث جمل جابر واسراعه بعد اعیائه الثانیة جواز طلب المبیع ممن لم یعرض سلعته للبیع الثالثة جواز المماکسة فی البیع وسبق تفسیرها الرابعة استحباب سؤال الرجل الکبیر اصحابه عن احوالهم والاشارة علیهم بمصالحهم الخامسة استحباب نکاح البکر السادسة استحباب ملاعبة الزوجین السابعة فضیلة جابر فی انه ترک حظ نفسه من نکاح البکر واختار مصلحة اخواته بنکاح ثیب تقوم بمصالحهن الثامنة استحباب الابتداء بالمسجد وصلوة رکعتین فیه عند القدوم من السفر التاسعة استحباب الدلالة علی خیر العاشرة استحباب ارجاح المیزان فیما یدفعه الحادیة عشرة ان اجرة وزن الثمن علی البائع الثانیة عشرة التبرک بآثار الصالحین لقوله لا تفارقنی زیادة رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الثالثة عشرة جواز تقدم بعض الجیش الراجعین باذن الامیر الرابعة عشرة جواز الوکالة فی اداء الحقوق ونحوها وفیه غیر ذلک مما سبق واللہ اعلم **باب** جواز اقتراض الحیوان واستحباب توفیته خیرا مما علیه (قوله عن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم استسلف من رجل بکرا فقدمت علیه ابل من ابل الصدقة فامر ابا رافع ان یقضی الرجل بکره فرجع الیه ابو رافع فقال لم اجد فیها الا خیارا رباعیا فقال اعطه ایاه فان خیار الناس احسنهم قضاء وفی روایة ابی هریرة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لهم اشتروا له سنا فاعطوه ایاه فقالوا انا لا نجد الا سنا هو خیر من سنه قال فاشتروه فاعطوه ایاه فان من خیرکم او خیرکم احسنکم قضاء وفی روایة له استقرض رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سنا فاعطاه سنا فوقه وقال خیارکم محاسنکم قضاء) اما البکر من الابل فبفتح الباء وهو الصغیر کالغلام من الآدمیین والانثی بکرة وقلوص وهی الصغیرة کالجاریة فاذا استکمل ست سنین ودخل فی السابعة والقی رباعیته تخفیف الیاء فهو رباع والانثی رباعیة بتخفیف الیاء اعطاه رباعیا بتخفیفها وقوله صلی اللہ علیه وسلم خیارکم محاسنکم قضاء قالوا معناه ذوو المحاسن سماهم بالصفة قال القاضی وقیل هو جمع محسن بفتح المیم واکثر ما یجیء احاسنکم جمع احسن وفی هذا الحدیث جواز الاقتراض والاستدانة وانما اقترض النبی صلی اللہ علیه وسلم للحاجة وکان صلی اللہ علیه وسلم یستعیذ باللہ من المغرم وهو الدین وفیه جواز اقتراض الحیوان وفیه ثلثة مذاهب مذهب الشافعی ومالک وجماهیر العلماء من السلف والخلف انه یجوز قرض جمیع الحیوان الا الجاریة لمن یملک وطئها فانه لا یجوز ویجوز اقتراضها لمن لا یملک وطئها کمحارمها والمرأة والخنثی والمذهب الثانی مذهب المزنی وابن جریر وداود انه یجوز قرض الجاریة وسائر الحیوان لکل واحد والثالث مذهب ابی حنیفة والکوفیین انه لا یجوز قرض شیء من الحیوان وهذه الاحادیث ترد علیهم ولا تقبل دعواهم النسخ بغیر دلیل وفی هذه الاحادیث جواز السلم فی الحیوان وحکمه حکم القرض وفیها انه یستحب لمن علیه دین من قرض وغیره ان یرد اجود من الذی علیه وهذا من السنة ومکارم الاخلاق ولیس هو من قرض جر منفعة فانه منهی عنه لان المنهی عنه ما کان مشروطا فی عقد القرض ومذهبنا انه یستحب الزیادة فی الاداء عما علیه ویجوز للمقترض اخذها سواء زادها فی الصفة او فی العدد بان اقرضه عشرة فاعطاه احد عشر ومذهب مالک ان الزیادة فی العدد منهی عنها وحجة اصحابنا عموم قوله صلی اللہ علیه وسلم خیرکم احسنکم قضاء (قوله فقدمت علیه ابل الصدقة الی آخره) هذا مما یستشکل فیقال کیف قضی من ابل الصدقة اجود من الذی یستحقه الغریم مع ان الناظر فی الصدقات لا یجوز تبرعه منها والجواب انه صلی اللہ علیه وسلم اقترض لنفسه فلما جاءت ابل الصدقة اشتری منها بعیرا رباعیا ممن یستحقه فملکه النبی صلی اللہ علیه وسلم بثمنه واوفاه متبرعا بالزیادة من ماله ویدل علی ما ذکرناه روایة ابی هریرة التی قدمناها ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال اشتروا له سنا فهذا هو الجواب المعتمد وقد قیل فیه اجوبة غیره منها ان المقترض کان بعض المحتاجین اقترض لنفسه فاعطاه من الصدقة حین جاءت وامره بالقضاء (قوله کان لرجل علی النبی صلی اللہ علیه وسلم حق فاغلظ له فهم به اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم ان لصاحب الحق مقالا) فیه انه یحتمل من صاحب الدین الکلام المعتاد فی المطالبة وهذا الاغلاظ المذکور محمول علی تشدد فی المطالبة ونحو ذلک من غیر کلام فیه قدح او غیره مما یقتضی الکفر ویحتمل ان القائل الذی له الدین کان کافرا من الیهود او غیرهم واللہ اعلم **باب** جواز بیع الحیوان بالحیوان من جنسه متفاضلا (قوله جاء عبد فبایع النبی صلی اللہ علیه وسلم علی الهجرة ولم یشعر انه عبد فجاء سیده یریده فقال له النبی صلی اللہ علیه وسلم بعنیه فاشتراه بعبدین اسودین ثم لم یبایع احدا بعد حتی یسأله اعبد هو) هذا محمول علی ان سیده کان مسلما ولهذا باعه بالعبدین الاسودین والظاهر انهما کانا مسلمین ولا یجوز بیع العبد المسلم لکافر ویحتمل انه کان کافرا وانهما کانا کافرین ولا بد من ثبوت ملکه للعبد الذی بایع علی الهجرة اما بینة واما بتصدیق العبد قبل اقراره بالحریة وفیه ما کان علیه النبی صلی اللہ علیه وسلم من مکارم الاخلاق والاحسان العام فانه لم یرد ذلک العبد خائبا مما قصده من الهجرة وملازمة الصحبة فاشتراه لیستمتع له بما اراده وفیه جواز بیع عبد بعبدین سواء کانت القیمة متفقة او مختلفة وهذا مجمع علیه اذا بیع نقدا وکذا حکم سائر الحیوان فان

باب الرهن وجوازه فی الحضر کالسفر

حدثنا یحیی بن یحیی وابوبکر بن ابی شیبة ومحمد بن العلاء واللفظ لیحیی قال یحیی انا وقال الآخران نا ابو معویة عن الاعمش عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة قالت اشتری رسول الله صلی الله علیه وسلم من یهودی طعاما بنسیئة فاعطاه درعا له رهنا حدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی وعلی بن خشرم قالا انا عیسی بن یونس عن الاعمش عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة قالت اشتری رسول الله صلی الله علیه وسلم من یهودی طعاما ورهنه درعا من حدید حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابراهیم قال حدثنی الاسود عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله ولم یذکر من حدید حدثنا یحیی بن یحیی وعمرو الناقد واللفظ لیحیی قال عمرو ناوقال یحیی انا سفیان بن عیینة عن ابن ابی نجیح عن عبد الله بن کثیر عن ابی المنهال عن ابن عباس قال قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة وهم یسلفون فی الثمار السنة والسنتین فقال من سلف فی شیء ففی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم حدثنا شیبان بن فروخ قال نا عبد الوارث عن ابن ابی نجیح قال حدثنی عبد الله بن کثیر عن ابی المنهال عن ابن عباس قال قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم والناس یسلفون فقال لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم من اسلف فلا یسلف الا فی کیل معلوم ووزن معلوم حدثنا یحیی بن یحیی وابوبکر بن ابی شیبة واسماعیل بن سالم جمیعا عن ابن عیینة عن ابن ابی نجیح بهذا الاسناد بمثل حدیث عبد الوارث ولم یذکر الی اجل معلوم حدثنا ابوکریب وابن ابی عمر قالا نا وکیع ح قال وثنا محمد بن بشار قال نا عبد الرحمن بن مهدی کلاهما عن سفیان عن ابن ابی نجیح باسنادهم مثل حدیث ابن عیینة فذکر فیه الی اجل معلوم حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا سلیمان یعنی ابن بلال عن یحیی وهو ابن سعید قال کان سعید بن المسیب یحدث ان معمرا قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احتکر فهو خاطئ فقیل لسعید فانک تحتکر قال سعید ان معمرا الذی کان یحدث هذا الحدیث کان یحتکر حدثنا سعید بن عمرو الاشعثی قال نا حاتم بن اسماعیل عن محمد بن عجلان عن محمد بن عمرو بن عطاء عن سعید بن المسیب عن معمر بن عبد الله عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یحتکر الا خاطئ حدثنی بعض اصحابنا عن عمرو بن عون قال انا خالد بن عبد الله عن عمرو بن یحیی عن محمد بن عمرو عن سعید بن المسیب عن معمر ابن ابی معمر احد بنی عدی بن کعب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر بمثل حدیث سلیمان بن بلال عن یحیی

باع عبد العبدین او بعیرا ببعیرین الی اجل فمذهب الشافعی والجمهور جوازه وقال ابو حنیفة والکوفیون لا یجوز. فیه مذاهب لغیرهم والله اعلم باب الرهن وجوازه فی الحضر کالسفر فی الباب حدیث عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم اشتری من یهودی طعاما الی اجل ورهنه درعا له من حدید فیه جواز معاملة اهل الذمة والحکم بثبوت املاکهم علی ما فی ایدیهم وفیه بیان ما کان علیه النبی صلی الله علیه وسلم من التقلل من الدنیا ولزامة الفقر وفیه جواز الرهن وجواز رهن آلة الحرب عند اهل الذمة وجواز الرهن فی الحضر وبه قال الشافعی ومالک وابو حنیفة واحمد والعلماء کافة الا مجاهدا وداود فقالا لا یجوز الا فی السفر تعلقا بقوله تعالی وان کنتم علی سفر ولم تجدوا کاتبا فرهن مقبوضة واحتج الجمهور بهذا الحدیث وهو مقدم علی دلیل خطاب الآیة واما اشتراء النبی صلی الله علیه وسلم الطعام من الیهودی ورهنه عنده دون الصحابة فقیل فعله بیانا لجواز ذلک وقیل لانه لم یکن هناک طعام فاضل عن حاجة صاحبه الا عنده وقیل لان الصحابة لا یاخذون رهنه صلی الله علیه وسلم ولا یقبضون منه الثمن فنعدل الی معاملة الیهودی لئلا یضیق علی احد من اصحابه وقد اجمع المسلمون علی جواز معاملة اهل الذمة وغیرهم من الکفار اذا لم تتحقق تحریم ما معه لکن لا یجوز للمسلم ان یبیع اهل الحرب سلاحا ولا آلة حرب ولا ما یستعینون به فی اقامة دینهم ولا یبیع مصحفا ولا العبد المسلم لکافر مطلقا والله اعلم باب السلم قال اهل اللغة یقال السلم والسلف وسلم واسلف وسلف ویکون السلف ایضا قرضا ویقال استسلف قال اصحابنا ویشترک السلم والقرض فی ان کلا منهما اثبات مال فی الذمة بمبذول فی الحال وذکروا فی حد السلم عبارات احسنها انه عقد علی موصوف فی الذمة ببدل یعطی عاجلا سمی سلما لتسلیم راس المال فی المجلس وسمی سلفا لتقدیم راس المال واجمع المسلمون علی جواز السلم (قوله صلی الله علیه وسلم من سلف فی تمر فلیسلف فی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم) فیه جواز السلم وانه یشترط ان یکون قدره معلوما بکیل او وزن او غیرهما مما یضبط به فان کان مذروعا کالثوب اشترط ذکر ذرعات معلومة وان کان معدودا کالحیوان اشترط ذکر عدد معلوم ومعنی الحدیث انه ان اسلم فی مکیل فلیکن کیله معلوما وان کان فی موزون فلیکن وزنا معلوما وان کان مؤجلا فلیکن اجله معلوما ولا یلزم من هذا اشتراط کون المسلم مؤجلا بل یجوز حالا لانه اذا جاز مؤجلا مع الغرر فجوازه حالا ولا غرر اولی لانه ابعد من الغرر ولیس ذکر الاجل فی الحدیث لاشتراط الاجل بل معناه ان کان اجل فلیکن معلوما کما ان الکیل لیس بشرط بل یجوز السلم فی الثیاب بالذرع وانما ذکر الکیل بمعنی انه ان اسلم فی مکیل فلیکن کیلا معلوما او فی موزون فلیکن وزنا معلوما وقد اختلف العلماء فی جواز السلم الحال مع اجماعهم علی جواز المؤجل فجوزه الشافعی وآخرون ومنعه مالک وابو حنیفة وآخرون واجمعوا علی اشتراط وصفه بما یضبط به (قوله صلی الله علیه وسلم من سلف فی تمر فلیسلف فی کیل معلوم ووزن معلوم) هکذا هو فی اکثر الاصول تمر بالمثناة وفی بعضها ثمر بالمثلثة وهو اعم وهکذا فی جمیع النسخ ووزن معلوم بالواو اولا باو ومعناه ان اسلم کیلا اووزنا فلیکن معلوما وفیه دلیل لجواز السلم فی المکیل وزنا وهو جائز بلا خلاف وفی جواز السلم فی الموزون کیلا وجهان لاصحابنا اصحهما جوازه کعکسه (قوله حدثنا یحیی بن یحیی وابوبکر بن ابی شیبة واسمعیل بن سالم جمیعا عن ابن عیینة) هکذا هو فی نسخ بلادنا عن ابن عیینة وکذا وقع فی روایة ابی احمد الجلودی ووقع فی روایة ابن ماهان عن مسلم عن شیوخه هؤلاء الثلاثة عن ابن علیة وهو اسمعیل بن ابراهیم قال ابو علی الغسانی وآخرون من الحفاظ الصواب روایة ابن ماهان قالوا ومن تامل الباب عرف ذلک قال القاضی لان مسلما ذکر اولا حدیث ابن عیینة عن ابن ابی نجیح وفیه ذکر الاجل ثم ذکر حدیث عبد الوارث عن ابن ابی نجیح ولیس فیه ذکر الاجل ثم ذکر حدیث ابن علیة عن ابن ابی نجیح وقال بمثل حدیث عبد الوارث ولم یذکر الی اجل معلوم ثم ذکر حدیث سفیان الثوری عن ابن ابی نجیح وقال بمثل حدیث ابن عیینة یذکر فیه الاجل باب تحریم الاحتکار فی الاقوات (قوله صلی الله علیه وسلم من احتکر فهو خاطئ وفی روایة لا یحتکر الا خاطئ) قال اهل اللغة الخاطئ بالهمز هو العاصی والاثم وهذا الحدیث صریح فی تحریم الاحتکار قال اصحابنا الاحتکار المحرم هو الاحتکار فی الاقوات خاصة وهو ان یشتری الطعام فی وقت الغلا للتجارة ولا یبیعه فی الحال بل یدخره لیغلو ثمنه فاما اذا اجلبه من قریته او اشتراه فی وقت الرخص فادخره او ابتاعه فی وقت الغلا لحاجته الی اکله او ابتاعه لیبیعه فی وقته فلیس باحتکار ولا تحریم فیه اما غیر الاقوات فلا یحرم الاحتکار فیه بکل حال هذا تفصیل مذهبنا قال العلماء والحکمة فی تحریم الاحتکار دفع الضرر عن عامة الناس کما اجمع العلماء علی انه لو کان عند انسان طعام واضطر الناس الیه ولم یجدوا غیره اجبر علی بیعه دفعا للضرر عن الناس واما ما ذکر فی الکتاب عن سعید بن المسیب ومعمر راوی الحدیث انهما کانا یحتکران فقال ابن عبد البر وآخرون انما کانا یحتکران الزیت وحملوا الحدیث علی احتکار القوت عند الحاجة الیه والغلاء وکذا حمله الشافعی وابو حنیفة وآخرون وهو الصحیح (قول مسلم وحدثنی بعض اصحابنا عن عمرو بن عون قال نا خالد بن عبد الله عن عمرو بن یحیی عن محمد بن عمرو

حدثنا زهير بن حرب قال نا ابو صفوان الاموی ح قال وحدثنی ابو الطاهر وحرملة بن يحيى قالا انا ابن وهب كلاهما عن يونس عن ابن شهاب عن ابن المسيب ان ابا هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الحلف منفقة للسلعة ممحقة للربح وحدثنا ابو بكر بن ابی شيبة وابو كريب واسحاق بن ابراهيم واللفظ لابن ابی شيبة قال اسحاق انا وقال الآخران نا ابو اسامة عن الوليد بن كثير عن معبد بن كعب بن مالك عن ابی قتادة الانصاری انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اياكم وكثرة الحلف فی البيع فانه ينفق ثم يمحق حدثنا احمد بن يونس قال نا زهير قال نا ابو الزبير عن جابر ح قال وحدثنا يحيى بن يحيى قال انا ابو خيثمة عن ابی الزبير عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان له شريك فی ربعة او نخل فليس له ان يبيع حتى يؤذن شريكه فان رضی اخذ وان كره ترك حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة ومحمد بن عبد الله بن نمير واسحاق بن ابراهيم واللفظ لابن نمير قال اسحاق انا وقال الآخران نا عبد الله بن ادريس قال نا ابن جريج عن ابی الزبير عن جابر قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالشفعة فی كل شركة لم تقسم ربعة او حائط لا يحل له ان يبيع حتى يؤذن شريكه فان شاء اخذ وان شاء ترك فاذا باع ولم يؤذنه فهو احق به وحدثنا ابو الطاهر قال نا ابن وهب عن ابن جريج ان ابا الزبير اخبره انه سمع جابر بن عبد الله يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشفعة فی كل شرك فی ارض او ربع او حائط لا يصلح ان يبيع حتى يعرض على شريكه فياخذ او يدع فان ابى فشريكه احق به حتى يؤذنه حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن ابن شهاب عن الاعرج عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يمنع احدكم جاره ان يغرز خشبة فی جداره قال ثم يقول ابو هريرة مالی اراكم عنها معرضين والله لارمين بها بين اكتافكم حدثنا زهير بن حرب قال نا سفيان بن عيينة ح قال وحدثنی ابو الطاهر وحرملة بن يحيى قالا انا ابن وهب قال اخبرنی يونس ح قال وحدثنا عبد بن حميد قال نا عبد الرزاق قال انا معمر كلهم عن الزهری بهذا الاسناد نحوه حدثنا يحيى بن ايوب وقتيبة ابن سعيد وعلی بن حجر قالوا نا اسمعيل وهو ابن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن عباس بن سهل بن سعد الساعدی عن سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اقتطع شبرا من الارض ظلما طوقه الله اياه يوم القيمة من سبع ارضين

باب النهی عن الحلف فی البيع باب الشفعة باب غرز الخشبة فی جدار الجار باب تحريم الظلم وغصب الارض وغيرها

عن سعيد بن المسيب قال الغسانی وغيره) هذا احد الاحاديث الاربعة عشر المقطوعة فی صحيح مسلم قال القاضی قد قدمنا ان هذا لا يسمى مقطوعا انما هو من رواية المجهول وهو كما قال القاضی ولا يضر هذا الحديث لانه اتى به متابعة فقد ذكره مسلم من طريق متصلة برواية من سماهم من الثقات واما هذا المجهول فقد جاء مسمى فی رواية ابی داود وغيره فرواه ابو داود فی سننه عن وهب بن بقية عن خالد ابن عبد الله عن عمرو بن يحيى باسناده والله اعلم باب النهی عن الحلف فی البيع (قوله صلى الله عليه وسلم الحلف منفقة للسلعة ممحقة للربح وفی رواية اياكم وكثرة الحلف فی البيع فانه ينفق ثم يمحق) المنفقة والممحقة بفتح اولهما وثالثهما واسكان ثانيهما وفيه النهی عن كثرة الحلف فی البيع فان الحلف من غير حاجة مكروه وينضم اليه هنا ترويج السلعة وربما اغتر المشتری باليمين والله اعلم باب الشفعة (قوله صلى الله عليه وسلم من كان له شريك فی ربعة او نخل فليس له ان يبيع حتى يؤذن شريكه فان رضی اخذ وان كره ترك وفی رواية قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالشفعة فی كل شركة لم تقسم ربعة او حائط لا يحل له ان يبيع حتى يؤذن شريكه فان شاء اخذ وان شاء ترك فاذا باع ولم يؤذنه فهو احق به وفی رواية قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشفعة فی كل شرك فی ارض او ربع او حائط لا يصلح ان يبيع حتى يعرض على شريكه فياخذ او يدع فان ابى فشريكه احق به حتى يؤذنه) الشرح قال اهل اللغة الشفعة من شفعت الشیء اذا ضممته وثنيته ومنه شفع الاذان وسميت شفعة لضم نصيب الى نصيب والربعة والربع بفتح الراء واسكان الباء والربع الدار والمسكن ومطلق الارض واصله المنزل الذی كانوا يرتبعون فيه والربعة تانيث الربع وقيل واحده والجمع الذی هو اسم الجنس ربع كتمرة وتمر واجمع المسلمون على ثبوت الشفعة للشريك فی العقار ما لم يقسم قال العلماء الحكمة فی ثبوت الشفعة ازالة الضرر عن الشريك وخصت بالعقار لانه اكثر الانواع ضررا واتفقوا على انه لا شفعة فی الحيوان والثياب والامتعة وسائر المنقول قال القاضی وشذ بعض الناس فاثبت الشفعة فی العروض وهی رواية عن عطاء قال تثبت فی كل شیء حتى فی الثوب وكذا حكاها عنه ابن المنذر وعن احمد رواية انها تثبت فی الحيوان والبناء المنفرد واما المقسوم فهل يثبت فيه الشفعة بالجوار فيه خلاف مذهب الشافعی ومالك واحمد وجماهير العلماء لا يثبت بالجوار وحكاه ابن المنذر عن عمر بن الخطاب وعثمن بن عفان وسعيد بن المسيب وسليمن بن يسار وعمر بن عبد العزيز والزهری ويحيى الانصاری وابی الزناد وربيعة ومالك والاوزاعی والمغيرة بن عبد الرحمن واحمد واسحق وابی ثور وقال ابو حنيفة والثوری تثبت بالجوار والله اعلم واستدل اصحابنا وغيرهم بهذا الحديث على ان الشفعة لا تثبت الا فی عقار محتمل للقسمة بخلاف الحمام الصغير والرحى ونحو ذلك واستدل به ايضا من يقول بالشفعة فيما لا يحتمل القسمة واما قوله صلى الله عليه وسلم فمن كان له شريك فهو عام يتناول المسلم والذمی فتثبت للذمی الشفعة على المسلم كما تثبت للمسلم على الذمی هذا قول الشافعی ومالك وابی حنيفة والجمهور وقال الشعبی والحسن واحمد لا شفعة للذمی على المسلم وفيه ايضا ثبوت الشفعة للاعرابی كثبوتها للمقيم فی البلد وبه قال الشافعی والثوری وابو حنيفة واحمد واسحق وابن المنذر والجمهور وقال الشعبی لا شفعة لمن لا يسكن المصر واما قوله صلى الله عليه وسلم فليس له ان يبيع حتى يؤذن شريكه فان رضی اخذ وان كره ترك وفی الرواية الاخرى لا يحل له ان يبيع حتى يؤذن شريكه فهو محمول عند اصحابنا على الندب الى اعلامه وكراهة بيعه قبل اعلامه كراهة تنزيه وليس بحرام ويتاولون الحديث على هذا ويصدق على المكروه انه ليس بحلال ويكون الحلال بمعنى المباح وهو مستوی الطرفين والمكروه ليس بمباح مستوی الطرفين بل هو راجح الترك واختلف العلماء فيما لو اعلم الشريك بالبيع فاذن فيه فباع ثم اراد الشريك ان ياخذ بالشفعة فقال الشافعی ومالك وابو حنيفة واصحابهم وعثمان البتی وابن ابی ليلى وغيرهم له ان ياخذ بالشفعة وقال الحكم والثوری وابو عبيد وطائفة من اهل الحديث ليس له الاخذ وعن احمد روايتان كالمذهبين والله اعلم باب غرز الخشب فی جدار الجار (قوله صلى الله عليه وسلم لا يمنع احدكم جاره ان يغرز خشبة فی جداره ثم يقول ابو هريرة مالی اراكم عنها معرضين والله لارمين بها بين اكتافكم) قال القاضی روينا قوله خشبة فی صحيح مسلم وغيره من الاصول والمصنفات خشبة بالافراد وخشب بالجمع قال وقال الطحاوی عن روح بن الفرج سالت ابا زيد والحرث بن مسكين ويونس بن عبد الاعلى عنه فقالوا كلهم خشبة بالتنوين على الافراد وقال عبد الغنی بن سعيد كل الناس يقولونه بالجمع الا الطحاوی وقوله بين اكتافكم هو بالتاء المثناة فوق ای بينكم قال القاضی قد رواه بعض رواة الموطا اكنافكم بالنون ومعناه ايضا بينكم والكنف الجانب ومعنى الاول انی اصرح بها بينكم واوجعكم بالتقريع بها كما يضرب الانسان بالشیء بين كتفيه (قوله مالی اراكم عنها معرضين) ای عن هذه السنة والخصلة والموعظة او الكلمات وجاء فی رواية ابی داود فنكسوا رؤسهم فقال مالی اراكم اعرضتم واختلف العلماء فی معنى هذا الحديث هل هو على الندب الى تمكين الجار من وضع الخشب على جدار جاره ام على الايجاب وفيه قولان للشافعی واصحاب مالك اصحهما فی المذهبين الندب وبه قال ابو حنيفة والكوفيون والثانی الايجاب وبه قال احمد وابو ثور واصحاب الحديث وهو ظاهر الحديث ومن قال بالندب قال ظاهر الحديث انهم توقفوا عن العمل فلهذا قال مالی اراكم عنها معرضين وهذا يدل على انهم فهموا منه الندب لا الايجاب ولو كان واجبا لما اطبقوا على الاعراض عنه والله اعلم باب تحريم الظلم وغصب الارض وغيرها (قوله صلى الله عليه وسلم من اقتطع شبرا من الارض ظلما طوقه الله اياه يوم القيمة من سبع ارضين وفی رواية من اخذ شبرا من الارض بغير حقه طوقه

حدثنا حرملة بن يحيى قال انا عبد الله بن وهب قال حدثني عمر بن محمد ان اباه حدثه عن سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل ان اروى خاصمته في بعض داره فقال دعوها واياها فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اخذ شبرا من الارض بغير حقه طوقه في سبع ارضين يوم القيمة اللهم ان كانت كاذبة فاعم بصرها واجعل قبرها في دارها قال فرأيتها عمياء تلتمس الجدر تقول اصابتني دعوة سعيد بن زيد فبينما هي تمشي في الدار مرت على بئر في الدار فوقعت فيها فكانت قبرها حدثنا ابو الربيع العتكي قال نا حماد بن زيد عن هشام بن عروة عن ابيه ان اروى بنت اويس ادعت على سعيد بن زيد انه اخذ شيئا من ارضها فخاصمته الى مروان بن الحكم فقال سعيد انا كنت آخذ من ارضها شيئا بعد الذي سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اخذ شبرا من الارض ظلما طوقه الى سبع ارضين فقال له مروان لا اسالك بينة بعد هذا فقال اللهم ان كانت كاذبة فعم بصرها واقتلها في ارضها قال فما ماتت حتى ذهب بصرها ثم بينا هي تمشي في ارضها اذ وقعت في حفرة فماتت حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا يحيى بن زكرياء بن ابي زائدة عن هشام عن ابيه عن سعيد بن زيد قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من اخذ شبرا من الارض ظلما فانه يطوقه يوم القيمة من سبع ارضين وحدثني زهير بن حرب قال نا جرير عن سهل عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ياخذ احد شبرا من الارض بغير حقه الا طوقه الله الى سبع ارضين يوم القيمة حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي قال نا عبد الصمد يعني ابن عبد الوارث قال نا حرب وهو ابن شداد قال نا يحيى وهو ابن ابي كثير عن محمد بن ابراهيم ان ابا سلمة حدثه وكان بينه وبين قومه خصومة في ارض وانه دخل على عائشة فذكر ذلك لها فقالت يا ابا سلمة اجتنب الارض فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ظلم قيد شبر من الارض طوقه من سبع ارضين وحدثني اسحاق بن منصور قال انا حبان بن هلال قال نا ابان قال نا يحيى ان محمد بن ابراهيم حدثه ان ابا سلمة حدثه انه دخل على عائشة فذكر مثله حدثني ابو كامل فضيل بن حسين الجحدري قال نا عبد العزيز بن المختار قال نا خالد الحذاء عن يوسف بن عبد الله عن ابيه عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اختلفتم في الطريق جعل عرضه سبع اذرع حدثنا يحيى بن يحيى وابو بكر بن ابي شيبة واسحاق بن ابراهيم واللفظ ليحيى قال يحيى انا وقال الآخران نا ابن عيينة عن الزهري عن علي بن حسين عن عمرو بن عثمان عن اسامة بن زيد ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يرث المسلم الكافر ولا يرث الكافر المسلم

في سبع ارضين يوم القيمة قال اهل اللغة الارضون بفتح الراء وفيها لغة قليلة باسكانها حكاها الجوهري وغيره قال العلماء هذا تصريح بان الارضين سبع طبقات وهو موافق لقول الله تعالى سبع سموات ومن الارض مثلهن واما تاويل المماثلة على الهيئة والشكل فخلاف الظاهر وكذا قول من قال المراد بالحديث سبع ارضين من سبعة اقاليم لا ان الارضين سبع طباق وهذا تاويل باطل ابطله العلماء بانه لو كان كذلك لم يطوق الظالم بشبر من هذا الاقليم شيئا من اقليم آخر بخلاف طباق الارض فانها تابعة لهذا الشبر في الملك فمن ملك شيئا من هذه الارض ملكه وما تحته من الطباق قال القاضي وقد جاء في غلظ الارضين وطباقهن وما بينهن حديث ليس بثابت واما التطويق المذكور في الحديث فقالوا يحتمل ان معناه انه يحمل مثله من سبع ارضين ويكلف اطاقة ذلك ويحتمل ان يجعل له كالطوق في عنقه كما قال سبحانه وتعالى سيطوقون ما بخلوا به يوم القيمة وقيل معناه انه يطوق اثم ذلك ويلزمه كلزوم الطوق بعنقه وعلى تقدير التطويق في عنقه يطول الله تعالى عنقه كما جاء في غلظ جلد الكافر وعظم ضرسه وفي هذه الاحاديث تحريم الظلم وتحريم الغصب وتغليظ عقوبته وفيه امكان غصب الارض وهو مذهبنا ومذهب الجمهور وقال ابو حنيفة رضي الله عنه لا يتصور غصب الارض وقوله صلى الله عليه وسلم من ظلم قيد شبر من الارض هو بكسر القاف واسكان الياء اي قدر شبر من الارض يقال قيد وقاد وقيس وقاس بمعنى واحد وفي الباب حبان بن هلال بفتح الحاء وفي حديث سعيد بن زيد رضي الله عنهما منقبة له وقبول دعائه وجواز الدعاء على الظالم ومستذل اهل الفضل والله اعلم باب قدر الطريق اذا اختلفوا فيه (قوله صلى الله عليه وسلم اذا اختلفتم في الطريق جعل عرضه سبع اذرع) هكذا هو في اكثر النسخ سبع اذرع وفي بعضها سبعة اذرع وهما صحيحان والذراع يذكر ويؤنث والتانيث افصح واما قدر الطريق فان جعل الرجل بعض ارضه المملوكة طريقا مسبلة للمارين فقدرها الى خيرته والافضل توسيعها وليست هذه الصورة مرادة الحديث وان كان الطريق بين ارض لقوم وارادوا احياءها فان اتفقوا على شيء فذاك وان اختلفوا في قدره جعل سبع اذرع وهذا مراد الحديث اما اذا وجدنا طريقا مسلوكا وهو اكثر من سبعة اذرع فلا يجوز لاحد ان يستولي على شيء منه وان قل لكن له عمارة ما حواليه من الموات ويملكه بالاحياء بحيث لا يضر المارين قال اصحابنا ومتى وجدنا جادة مستطرقة ومسلكا مشروعا نافذا حكمنا باستحقاق الاستطراق فيه بظاهر الحال ولا يعتبر مبتدأ مصيره شارعا قال امام الحرمين وغيره ولا يحتاج ما يجعله شارعا الى لفظ في مصيره شارعا ومسبلا هذا ما ذكره اصحابنا فيما يتعلق بهذا الحديث وقال آخرون هذا في الافنية اذا اراد اهلها البنيان فيجعل طريقهم عرضه سبع اذرع لدخول الاحمال والاثقال ومخرجها وتلاقيها قال القاضي هذا كله عند الاختلاف كما نص عليه في الحديث فاما اذا اتفق اهل الارض على قسمتها واخراج طريق منها كيف شاؤا فلهم ذلك ولا اعتراض عليهم لانها ملكهم والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب كتاب الفرائض هي جمع فريضة من الفرض وهو التقدير لان سهمان الفروض مقدرة ويقال للعالم بالفرائض فرضي وفارض وفريض كعالم وعليم حكاه المبرد واما الارث في الميراث فقال المبرد اصله العاقبة ومعناه الانتقال من واحد الى آخر (قوله صلى الله عليه وسلم لا يرث المسلم الكافر ولا يرث الكافر المسلم) وفي بعض النسخ ولا الكافر المسلم بحذف لفظة يرث اجمع المسلمون على ان الكافر لا يرث المسلم واما المسلم فلا يرث الكافر ايضا عند جماهير العلماء من الصحابة والتابعين ومن بعدهم وذهبت طائفة الى توريث المسلم من الكافر وهو مذهب معاذ بن جبل ومعوية وسعيد بن المسيب ومسروق وغيرهم وروي ايضا عن ابي الدرداء والشعبي والزهري والنخعي نحوه على خلاف بينهم في ذلك والصحيح عن هؤلاء كقول الجمهور واحتجوا بحديث الاسلام يعلو ولا يعلى عليه وحجة الجمهور هذا الحديث الصحيح الصريح ولا حجة في حديث الاسلام يعلو ولا يعلى عليه لان المراد به فضل الاسلام على غيره ولم يتعرض فيه الميراث فكيف يترك به نص حديث لا يرث المسلم الكافر ولعل هذه الطائفة لم يبلغها هذا الحديث واما المرتد فلا يرث المسلم بالاجماع واما المسلم فلا يرث المرتد عند الشافعي ومالك وربيعة وابن ابي ليلى وغيرهم بل يكون ماله فيئا للمسلمين وقال ابو حنيفة والكوفيون والاوزاعي واسحق يرثه ورثته من المسلمين وروي ذلك عن علي وابن مسعود وجماعة من السلف لكن قال الثوري وابو حنيفة ما كسبه في ردته فهو للمسلمين وقال الآخرون الجميع لورثته من المسلمين واما توريث الكفار بعضهم من بعض كاليهودي من النصراني وعكسه والمجوسي منهما وهما منه فقال به الشافعي وابو حنيفة رض وآخرون ومنعه مالك قال الشافعي لكن لا يرث حربي

ثنى

هشام بن عروة

باب قدر الطريق اذا اختلفوا فيه

سبعة

يحيى بن آدم

كتاب الفرائض

٦

حدثنا عبد الاعلی بن حماد وھو النرسی قال نا وھیب عن ابن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحقوا الفرائض باھلھا فما بقی فھو لاولی رجل ذکر حدثنا امیۃ بن بسطام العیشی قال نا یزید بن زریع قال نا روح بن القاسم عن عبد اللہ بن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الحقوا الفرائض باھلھا فما ترکت الفرائض فلاولی رجل ذکر حدثنا اسحاق بن ابراھیم ومحمد بن رافع وعبد ابن حمید واللفظ لابن رافع قال اسحاق نا وقال الاخران نا عبد الرزاق قال انا معمر عن ابن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقسموا المال بین اھل الفرائض علی کتاب اللہ تعالی فما ترکت الفرائض فلاولی رجل ذکر وحدثنیہ محمد بن العلاء ابو کریب الھمدانی قال نا زید بن حباب عن یحیی ابن ایوب عن ابن طاؤس بھذا الاسناد نحو حدیث وھیب وروح بن القاسم حدثنا عمرو بن محمد بن بکیر الناقد قال نا سفین بن عیینۃ عن محمد بن المنکدر قال سمع جابر بن عبد اللہ قال مرضت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر یعودانی ماشیان فاغمی علیّ فتوضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم صب علیّ من وضوءہ فافقت قلت یا رسول اللہ کیف اقضی فی مالی فلم یرد علیّ شیئا حتی نزلت ایۃ المیراث یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ حدثنی محمد بن حاتم بن میمون قال نا حجاج بن محمد قال نا ابن جریج قال اخبرنی ابن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ قال عادنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر فی بنی سلمۃ یمشیان فوجدانی لا اعقل فدعا بماء فتوضأ ثم رش علیّ منہ فافقت فقلت کیف اصنع فی مالی یا رسول اللہ فنزلت یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین حدثنا عبید اللہ بن عمر القواریری قال نا عبد الرحمن یعنی ابن مھدی قال نا سفین قال سمعت محمد بن المنکدر قال سمعت جابر بن عبد اللہ یقول عادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وانا مریض فوجدنی قد اغمی علیّ فتوضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم صب علیّ من وضوءہ فافقت فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ کیف اصنع فی مالی قال فلم یرد علیّ شیئا حتی نزلت ایۃ المیراث حدثنی محمد بن حاتم قال نا بھز قال نا شعبۃ قال اخبرنی محمد بن المنکدر قال سمعت جابر بن عبد اللہ یقول دخل علیّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وانا مریض لا اعقل فتوضأ فصب علیّ من وضوءہ فعقلت فقلت یا رسول اللہ انما یرثنی کلالۃ فنزلت ایۃ المیراث فقلت لمحمد بن المنکدر یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ قال ھکذا انزلت حدثنا اسحاق بن ابراھیم قال انا النضر بن شمیل وابو عامر العقدی ح قال وثنا محمد بن المثنی قال نا وھب بن جریر کلھم عن شعبۃ بھذا الاسناد فی حدیث وھب بن جریر فنزلت ایۃ الفرائض وفی حدیث النضر والعقدی فنزلت ایۃ الفرض ولیس فی روایۃ احد منھم قول شعبۃ لابن المنکدر

من ذمی ولا ذمی من حربی قال اصحابنا وکذا لو کانا حربیین فی بلدین متحاربین لم یتوارثا واللہ اعلم (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم الحقوا الفرائض باھلھا فما بقی فھو لاولی رجل ذکر وفی روایۃ فما ترکت الفرائض فلاولی رجل ذکر وفی روایۃ اقسموا المال بین اھل الفرائض علی کتاب اللہ فما ترکت الفرائض فلاولی رجل ذکر) قال العلماء المراد باولی رجل اقرب رجل ماخوذ من الولی باسکان اللام علی وزن الرمی وھو القرب ولیس المراد باولی ھنا احق بخلاف قولھم الرجل اولی بمالہ لانہ لو حمل ھنا علی احق لخلا عن الفائدۃ لانا لا ندری من ھو الاحق (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم رجل ذکر) فوصف الرجل بانہ ذکر تنبیھا علی سبب استحقاقہ وھو الذکورۃ التی ھی سبب العصوبۃ وسبب الترجیح فی الارث ولھذا جعل للذکر مثل حظ الانثیین وحکمتہ ان الرجال تلحقھم مؤن کثیرۃ بالقیام بالعیال والضیفان وارفاد القاصدین ومواساۃ السائلین وتحمل الغرامات وغیر ذلک واللہ اعلم وھذا الحدیث فی توریث العصبات وقد اجمع المسلمون علی ان ما بقی بعد الفروض فھو للعصبات یقدم الاقرب فالاقرب فلا یرث عاصب بعید مع وجود قریب فاذا خلفت بنتا واخا وعما فللبنت النصف فرضا والباقی للاخ ولاشیء للعم قال اصحابنا والعصبۃ ثلثۃ اقسام عصبۃ بنفسہ کالابن وابنہ والاخ وابنہ والعم وابنہ وعم الاب والجد وابنھما ونحوھم وقد یکون الاب والجد عصبۃ وقد یکون لھما فرض فمتی کان للمیت ابن او ابن ابن لم یرث الاب الا السدس فرضا ومتی لم یکن ولد ولا ولد ابن ورث بالتعصیب فقط ومتی کان بنت او بنت ابن او بنتان او بنتا ابن اخذ البنات فرضھن وللاب من الباقی السدس فرضا والباقی بالتعصیب ھذا احد الاقسام وھو العصبۃ بنفسہ القسم الثانی العصبۃ بغیرہ وھو البنات بالبنین وبنات الابن بمنی الابن والاخوات بالاخوۃ والثالث العصبۃ مع غیرہ وھو الاخوات للابوین او للاب مع البنات او بنات الابن فاذا خلف بنتا واختا لابوین او لاب فللبنت النصف فرضا والباقی للاخت بالتعصیب وان خلف بنتا وبنت ابن واختا لابوین او اختا لاب فللبنت النصف ولبنت الابن السدس والباقی للاخت وان خلف بنتین وبنتی ابن واختا لابوین او لاب فللبنتین الثلثان والباقی للاخت ولاشیء لبنتی الابن لانہ لم یبق شیء من فرض جنس البنات وھو الثلثان قال اصحابنا وحیث اطلق العصبۃ فالمراد بہ العصبۃ بنفسہ کل ذکر یدلی بنفسہ بالقرابۃ بلا توسط انثی بینہ وبین المیت انثی ومتی انفرد العصبۃ اخذ جمیع المال ومتی کان مع اصحاب فروض مستغرقۃ فلا شیء لہ وان لم یستغرقوا کان لہ الباقی بعد فروضھم واقرب العصبات البنون ثم بنوھم ثم الاب ثم الجد وان لم یکن اخ والاخ ان لم یکن جد فان کان جد واخ ففیھما خلاف مشھور ثم بنو الاخوۃ ثم بنوھم وان سفلوا ثم الاعمام ثم بنوھم وان سفلوا ثم اعمام الاب ثم بنوھم ثم اعمام جد الاب ثم بنوھم وھکذا ومن ادلی بابوین یقدم علی من یدلی باب فیقدم اخ من ابوین علی اخ من اب ویقدم ابن اخ من ابوین علی ابن اخ من اب ویقدم عم لابوین علی عم لاب وکذا الباقی ویقدم الاخ من الاب علی ابن الاخ من الابوین لان جھۃ الاخوۃ اقوی واقرب ویقدم ابن اخ لاب علی عم لابوین ویقدم عم لاب علی ابن عم لابوین وکذا نیابۃ واللہ اعلم ولو خلفت بنتا واختا لابوین واخا لاب فمذھبنا ومذھب الجمھور ان للبنت النصف والباقی للاخت ولاشیء للاخ وقال ابن عباس رض للبنت النصف والباقی للاخ دون الاخت وھذا الحدیث المذکور فی الباب ظاھر فی الدلالۃ لمذھبنا واللہ اعلم (قولہ عن جابر مرضت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر یعودانی ماشیان) ھکذا ھو فی اکثر النسخ ماشیان وفی بعضھا ماشیین وھذا ظاھر والاول صحیح ایضا وتقدیرہ وھما ماشیان وفیہ فضیلۃ عیادۃ المریض واستحباب المشی فیھا (قولہ فاغمی علی فتوضأ ثم صب علیّ من وضوءہ فعقلت فقلت یا رسول اللہ انما یرثنی کلالۃ فنزلت ایۃ المیراث فقلت لمحمد بن المنکدر یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ قال ھکذا انزلت) الوضوء ھنا بفتح الواو والماء الذی یتوضأ بہ وفیہ التبرک بآثار الصالحین وفضل طعامھم وشرابھم ونحوھما وفضل مواکلتھم ومشاربتھم ونحو ذلک وفیہ ظھور آثار برکۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستدل اصحابنا وغیرھم بھذا الحدیث علی طھارۃ الماء المستعمل فی الوضوء والغسل رد علی ابی یوسف القائل بنجاستہ وھی روایۃ عن ابی حنیفۃ وفی الاستدلال بہ نظر لانہ یحتمل ان صب من الماء الباقی فی الاناء ولکن قد یقال البرکۃ العظمی فیما لاقی اعضاءہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الوضوء واللہ اعلم (قولہ قلت یا رسول اللہ کیف اقضی فی مالی فلم یرد علیّ شیئا حتی نزلت آیۃ المیراث یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ وفی روایۃ فنزلت یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین وفی روایۃ نزلت آیۃ المیراث) فیہ جواز وصیۃ المریض وان کان یذھب عقلہ فی بعض اوقاتہ بشرط ان تکون الوصیۃ فی حال افاقتہ وحضور عقلہ وقد یستدل بھذا الحدیث من لا یجوز الاجتھاد فی الاحکام للنبی صلی اللہ علیہ وسلم والجمھور علی جوازہ وقد سبق بیانہ مرات ویتاول ھذا الحدیث ونحوہ علی انہ لم یظھر لہ بالاجتھاد شیء فلھذا لم یرد علیہ شیئا رجاء ان ینزل الوحی

حدثنا محمد بن ابی بکر المقدمی ومحمد بن المثنی واللفظ لابن المثنی قالا نا یحیی بن سعید قال نا هشام قال نا قتادة عن سالم بن ابی الجعد عن معدان ابن ابی طلحة ان عمر بن الخطاب خطب یوم جمعة فذکر نبی الله صلی الله علیه وسلم وذکر ابا بکر ثم قال انی لا ادع بعدی شیئا اهم عندی من الکلالة ما راجعت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی شیء ما راجعته فی الکلالة وما اغلظ لی فی شیء ما اغلظ لی فیه حتی طعن باصبعه فی صدری وقال یا عمر الا تکفیک ایة الصیف التی فی آخر سورة النساء وانی ان اعش اقض فیها بقضیة یقضی بها من یقرأ القرآن ومن لا یقرأ القرآن وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا اسمعیل بن علیة عن سعید بن ابی عروبة ح قال وحدثنا زهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم وابن رافع عن شبابة بن سوار عن شعبة کلاهما عن قتادة بهذا الاسناد نحوه حدثنا علی بن خشرم قال نا وکیع عن ابن ابی خالد عن ابی اسحاق عن البراء قال اخر ایة نزلت من القرآن یستفتونک قل الله یفتیکم فی الکلالة حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن ابی اسحاق قال سمعت البراء بن عازب یقول اخر ایة انزلت ایة الکلالة واخر سورة انزلت براءة حدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی قال انا عیسی وهو ابن یونس قال نا زکریا عن ابی اسحاق عن البراء ان اخر سورة انزلت تامة سورة التوبة وان اخر ایة انزلت ایة الکلالة حدثنا ابو کریب قال نا یحیی یعنی ابن ادم قال نا عمار وهو ابن زریق عن ابی اسحاق عن البراء بمثل غیر انه قال اخر سورة انزلت کاملة حدثنا عمرو الناقد قال نا ابو احمد الزبیری قال حدثنا مالک بن مغول عن ابی السفر عن البراء قال اخر ایة انزلت یستفتونک وحدثنی زهیر بن حرب قال نا ابو صفوان الاموی عن یونس الایلی ح قال وحدثنی حرملة بن یحیی واللفظ له قال انا عبد الله بن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یؤتی بالرجل المیت علیه الدین فیسأل هل ترک لدینه من قضاء فان حدث انه ترک وفاء صلی علیه والا قال صلوا علی صاحبکم ولما فتح الله علیه الفتوح قال انا اولی بالمؤمنین من انفسهم فمن توفی وعلیه دین فعلی قضاؤه ومن ترک مالا فهو لورثته وحدثنی عبد الملک بن شعیب بن اللیث قال حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال نا یعقوب بن ابراهیم قال حدثنا ابن اخی ابن شهاب ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی قال نا ابن ابی ذئب کلهم عن الزهری بهذا الاسناد هذا الحدیث حدثنی محمد بن رافع قال نا شبابة قال حدثنی ورقاء عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم

(قوله ان عمر رضی الله عنه قال انی لا ادع بعدی شیئا اهم عندی من الکلالة ما راجعت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی شیء ما راجعته فی الکلالة وما اغلظ لی فی شیء ما اغلظ لی فیه حتی طعن باصبعه فی صدری وقال یا عمر الا یکفیک آیة الصیف التی فی آخر سورة النساء وانی ان اعش اقض فیها بقضیة یقضی بها من یقرأ القرآن ومن لا یقرأ القرآن) اما آیة الصیف فلانها نزلت فی الصیف واما قوله وانی ان اعش الی آخره هذا من کلام عمر لا من کلام النبی صلی الله علیه وسلم وانما اخر القضاء فیها لانه لم یظهر له فی ذلک الوقت ظهورا یحکم به فاخره حتی یتم اجتهاده فیه ویستوفی نظره ویتقرر عنده حکمه ثم یقضی به ویشیعه بین الناس ولعل النبی صلی الله علیه وسلم انما اغلظ له لخوفه من اهماله واهمال غیره علی النص علیه صریحا وترکهم الاستنباط من النصوص وقد قال الله تعالی ولو ردوه الی الرسول والی اولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم فالاعتناء بالاستنباط من اکد الواجبات المطلوبة لان النصوص الصریحة لا تفی الا بیسیر من المسائل الحادثة فاذا اهمل الاستنباط فات القضاء فی معظم الاحکام النازلة او فی بعضها والله اعلم واختلفوا فی اشتقاق الکلالة فقال الاکثرون مشتقة من الاکلیل وهو التطرف فابن العم مثلا یقال له کلالة لانه لیس علی عمود النسب بل علی طرفه وقیل من الاحاطة ومنه الاکلیل وهو شیء عضة تزین بالجوهر فسموا الکلالة لاحاطتهم بالمیت من جوانبه وقیل مشتقة من کل الشیء اذا بعد وانقطع ومنه قولهم کلت الرحم اذا بعدت وطال انتسابها ومنه کل فی مشیه اذا انقطع لبعد مسافته واختلف العلماء فی المراد بالکلالة فی الآیة علی اقوال احدها المراد الورثة اذا لم یکن للمیت ولد ولا والد وتکون الکلالة منصوبة علی تقدیر یورث ورثة کلالة والثانی انه اسم للمیت الذی لیس له ولد ولا والد ذکرا کان المیت او انثی کما یقال رجل عقیم وامرأة عقیم وتقدیره یورث کما یورث فی حال کونه کلالة ومن روی عنه هذا ابو بکر الصدیق وعمر وعلی وابن مسعود وزید بن ثابت وابن عباس رضی الله عنهم اجمعین والثالث انه اسم للورثة الذین لیس فیهم ولد ولا والد احتج القول الثانی بقول جابر رضی الله عنه انما یرثنی کلالة ولم یکن له ولد ولا والد والرابع انه اسم للمال الموروث وقال الشیعة الکلالة من لیس له ولد وان کان له اب او جد فورثوا الاخوة مع الاب قال القاضی وروی ذلک عن ابن عباس قال وهی روایة باطلة لا تصح عنه بل الصحیح عنه ما علیه جماعة العلماء قال وذکر بعض العلماء الاجماع علی ان الکلالة من لا ولد له ولا والد قال واختلفوا فی الورثة اذا کان فیهم جد هل الورثة کلالة ام لا فمن قال لیس الجد ابا جعلها کلالة ومن جعله ابا لم یجعلها کلالة قال القاضی واذا کان فی الورثة بنت فالورثة کلالة عند جماهیر العلماء لان الاخوة والاخوات وغیرهم من العصبات یرثون مع البنت وقال ابن عباس لا ترث الاخت مع البنت شیئا لقول الله تعالی لیس له ولد وله اخت وبه قال داود وقالت الشیعة البنت تمنع کون الورثة کلالة لانهم لا یورثون الاخ والاخت مع البنت شیئا ویعطون البنت کل المال وتعلقوا بقوله تعالی ان امرؤ هلک لیس له ولد وله اخت فلها نصف ما ترک وهو یرثها وهذا مذهب الجمهور ان معنی الآیة الکریمة ان توریث النصف للاخت بالفرض لا یکون الا اذا لم یکن ولد فعدم الولد شرط التوریث بها النصف فرضا والاجل توریثها وانما لم یذکر عدم الاب فی الآیة کما ذکر عدم الولد مع ان الاخ والاخت لا یرثان مع الاب لانه معلوم من قاعدة اصل الفرائض ان من ادلی بشخص لا یرث مع وجوده الا اولاد الام فیرثون معها واجمع المسلمون علی ان المراد بالاخوة والاخوات فی الآیة التی فی آخر سورة النساء من کان من ابوین او من اب عند عدم الذین من ابوین واجمعوا علی ان المراد بالذین فی اولها الاخوة والاخوات من الام فی قوله تعالی وان کان رجل یورث کلالة او امرأة وله اخ او اخت (قوله عن مالک بن مغول) هو بکسر المیم واسکان الغین المعجمة (قوله عن ابی السفر) هو بفتح الفاء علی المشهور وقیل باسکانها حکاه القاضی عن اکثر شیوخهم (قوله ان النبی صلی الله علیه وسلم کان فی اول الامر لا یصلی علی میت علیه دین لا وفاء له) انما کان یترک الصلوة علیه لیحرض الناس علی قضاء الدین فی حیوتهم والتوصل الی البراءة منها لئلا تفوتهم صلوة النبی صلی الله علیه وسلم فلما فتح الله علیه البلاد یصلی علیهم ویقضی دین من لم یخلف وفاء (قوله صلی الله علیه وسلم صلوا علی صاحبکم) فیه الامر بصلوة الجنازة وهی فرض کفایة (قوله صلی الله علیه وسلم انا اولی بالمؤمنین من انفسهم فمن توفی وعلیه دین فعلی قضاؤه ومن ترک مالا فهو لورثته) قیل انه صلی الله علیه وسلم کان یقضیه من مال مصالح المسلمین وقیل من خالص مال نفسه وقیل کان هذا القضاء واجبا علیه صلی الله علیه وسلم وقیل تبرع منه والخلاف وجهان لاصحابنا وغیرهم واختلف اصحابنا فی قضاء دین من مات وعلیه دین فقیل یجب قضاؤه من بیت المال وقیل لا یجب ومعنی هذا الحدیث ان النبی صلی الله علیه وسلم قال انا قائم بمصالحکم فی حیوة احدکم وموته وانا ولیه

قال والذی نفس محمد بیدہ ان علی الارض من مؤمن الا وانا اولی الناس بہ فایکم ما ترک دینا او ضیاعا فانا مولاہ وایکم ترک مالا فالی العصبۃ من کان **حدثنا** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن ہمام بن منبہ قال ہذا ما حدثنا ابو ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ فذکر احادیث منہا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ انا اولی الناس بالمؤمنین فی کتاب اللہ عز وجل فایکم ما ترک دینا او ضیعۃ فادعونی فانا ولیہ وایکم ما ترک مالا فلیؤثر بمالہ عصبتہ من کان **حدثنا** عبید اللہ بن معاذ العنبری قال نا ابی قال نا شعبۃ عن عدی انہ سمع ایاحازم عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من ترک مالا فلورثتہ ومن ترک کلا فالینا **وحدثنیہ** ابو بکر بن نافع العبدی قال نا غندر ح قال وحدثنی زہیر بن حرب قال نا عبد الرحمن یعنی ابن مہدی قالا نا شعبۃ بہذا الاسناد غیر ان فی حدیث غندر فمن ترک کلا او لیتہ **حدثنا** عبد اللہ بن مسلمۃ بن قعنب قال نا مالک بن انس عن زید بن اسلم عن ابیہ ان عمر بن الخطاب قال حملت علی فرس عتیق فی سبیل اللہ فاضاعہ صاحبہ فظننت انہ بائعہ برخص فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال لا تبتعہ ولا تعد فی صدقتک فان العائد فی صدقتہ کالکلب یعود فی قیئہ **وحدثنیہ** زہیر بن حرب قال نا عبد الرحمن یعنی ابن مہدی عن مالک بن انس بہذا الاسناد وزاد لا تبتعہ وان اعطاکہ بدرہم **حدثنی** امیۃ بن بسطام قال نا یزید یعنی ابن زریع قال نا روح وہو ابن القاسم عن زید بن اسلم عن ابیہ عن عمر انہ حمل علی فرس فی سبیل اللہ فوجدہ عند صاحبہ وقد اضاعہ وکان قلیل المال فاراد ان یشتریہ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ فذکر ذلک لہ فقال لا تشترہ وان اعطیتہ بدرہم فان مثل العائد فی صدقتہ کمثل الکلب یعود فی قیئہ **وحدثنا** ابن ابی عمر قال نا سفین عن زید بن اسلم بہذا الاسناد غیر ان حدیث مالک وروح اتم واکثر **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب حمل علی فرس فی سبیل اللہ فوجدہ یباع فاراد ان یبتاعہ فسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال لا تبتعہ ولا تعد فی صدقتک **وحدثناہ** قتیبۃ وابن رمح جمیعا عن اللیث بن سعد ح قال وحدثنا المقدمی ومحمد بن المثنی قالا نا یحیی وہو القطان ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال نا ابو اسامۃ کلہم عن عبید اللہ کلاہما عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث مالک **حدثنا** ابن ابی عمر وعبد بن حمید واللفظ لعبد قال انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزہری عن سالم عن ابن عمر ان عمر حمل علی فرس فی سبیل اللہ ثم رآہا تباع فاراد ان یشتریہا فسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعد فی صدقتک یا عمر **حدثنی** ابراہیم بن موسی الرازی واسحاق بن ابراہیم قالا انا عیسی بن یونس قال نا الاوزاعی عن ابی جعفر محمد بن علی عن ابن المسیب عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل الذی یرجع فی صدقتہ کمثل الکلب یقئ ثم یعود فی قیئہ فیاکلہ **وحدثناہ** ابو کریب محمد بن العلاء قال انا ابن المبارک عن الاوزاعی قال سمعت محمد بن علی بن الحسین یذکر بہذا الاسناد نحوہ **وحدثنی** حجاج بن الشاعر قال نا عبد الصمد قال نا حرب قال حدثنی یحیی وہو ابن ابی کثیر قال حدثنی عبد الرحمن بن عمرو ان محمد بن فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثتہ بہذا الاسناد نحو حدیثہم **وحدثنی** ہارون بن سعید الایلی واحمد بن عیسی قالا نا ابن وہب قال اخبرنی عمرو وہو ابن الحارث عن بکیر انہ سمع سعید بن المسیب یقول سمعت ابن عباس یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما مثل الذی یتصدق بصدقۃ ثم یعود فی صدقتہ کمثل الکلب یقئ ثم یاکل قیئہ **وحدثنا** محمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبۃ قال سمعت قتادۃ یحدث عن سعید بن المسیب عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال العائد فی ہبتہ کالعائد فی قیئہ **وحدثناہ** محمد بن المثنی قال نا ابن ابی عدی عن سعید عن قتادۃ بہذا الاسناد مثلہ **وحدثنا** اسحاق بن ابراہیم قال انا المخزومی قال نا وہیب قال نا عبد اللہ بن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العائد فی ہبتہ کالکلب یقئ ثم یعود فی قیئہ **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن ابن شہاب عن حمید بن عبد الرحمن وعن محمد بن النعمان بن بشیر یحدث ثانہ عن النعمان بن بشیر انہ قال ان اباہ اتی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی نحلت ابنی ہذا غلاما کان لی فقال اکل ولدک نحلتہ مثل ہذا فقال لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ فارجعہ

فی الحالین فان کان علیہ دین قضیتہ من عندی ان لم یخلف وفاء وان کان لہ مال فہو لورثتہ لاآخذ منہ شیئا وان خلف عیالا محتاجین ضائعین فلیاتوا الی فعلی نفقتہم ومؤنتہم (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فایکم ما ترک دینا او ضیاعا فانا مولاہ وایکم ترک مالا فالی العصبۃ من کان وفی روایۃ دینا او ضیعۃ وفی روایۃ من ترک کلا فالینا) اما الضیاع والضیعۃ فبفتح الضاد والمراد عیال محتاجون ضائعون قال الخطابی الضیاع والضیعۃ ہنا وصف لورثۃ المیت بالمصدر ای ترک اولادا وعیالا ذوی ضیاع ای لاشیء لہم والضیاع فی الاصل مصدر ضاع ثم جعل اسما لکل ما یعرض للضیاع واما الکل فبفتح الکاف قال الخطابی وغیرہ المراد بہ ہہنا العیال واصلہ الثقل ومعنی انا مولاہ ای ولیہ وناصرہ واللہ اعلم **کتاب الہبات باب کراہۃ شراء الانسان ما تصدق بہ ممن تصدق علیہ** (قولہ حملت علی فرس عتیق فی سبیل اللہ) معناہ تصدقت بہ ووہبتہ لمن یقاتل علیہ فی سبیل اللہ والعتیق الفرس النفیس الجواد السابق (قولہ فاضاعہ صاحبہ) ای قصر فی القیام بعلفہ ومؤنتہ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبتعہ ولا تعد فی صدقتک) ہذا نہی تنزیہ لا تحریم فیکرہ لمن تصدق بشیء او اخرجہ فی زکوۃ او کفارۃ او نذر ونحو ذلک من القربات ان یشتریہ ممن دفعہ ہو الیہ او یتہبہ او یتملکہ باختیارہ منہ فاما اذا ورثہ منہ فلا کراہۃ فیہ وقد سبق بیانہ فی کتاب الزکوۃ وکذا لو انتقل الی ثالث ثم اشتراہ منہ المتصدق فلا کراہۃ ہذا مذہبنا ومذہب الجمہور وقال جماعۃ من العلماء النہی عن شراء صدقتہ للتحریم واللہ اعلم **باب تحریم الرجوع فی الصدقۃ والہبۃ بعد القبض الا ما وہبہ لولدہ وان سفل** (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الذی یرجع فی صدقتہ کمثل الکلب یقئ ثم یعود فی قیئہ فیاکلہ) ہذا ظاہر فی تحریم الرجوع فی الہبۃ والصدقۃ بعد اقباضہما وہو محمول علی ہبۃ الاجنبی اما اذا وہب لولدہ وان سفل فلہ الرجوع فیہ کما صرح فی حدیث النعمان بن بشیر ولا رجوع فی ہبۃ الاخوۃ والاعمام وغیرہم من ذوی الارحام ہذا مذہب الشافعی وبہ قال مالک والاوزاعی وقال ابو حنیفۃ وآخرون یرجع کل واہب الا الولد وکل ذی رحم محرم **باب کراہۃ تفضیل بعض الاولاد فی الہبۃ** (قولہ عن النعمان بن بشیر ان اباہ اتی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی نحلت ابنی ہذا غلاما کان لی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وحدثنا یحیی بن یحیی قال انا ابراهیم بن سعد عن ابن شهاب عن حمید بن عبد الرحمن ومحمد بن النعمان عن النعمان بن بشیر قال اتی بی ابی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انی نحلت ابنی هذا غلاما فقال اکل بنیك نحلت قال لا قال فاردده **وحدثناه** ابوبکر بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر عن ابن عیینة ح قال وحدثنا قتیبة وابن رمح عن اللیث بن سعد ح قال وحدثنی حرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس ح قال وحدثنی اسحاق بن ابراهیم عبد بن حمید قال نا عبد الرزاق قال نا معمر کلهم عن الزهری بهذا الاسناد اما یونس ومعمر ففی حدیثهما اکل بنیك وفی حدیث اللیث وابن عیینة اکل ولدك وروایة اللیث عن محمد بن النعمان وحمید بن عبد الرحمن ان بشیرا اجاء بالنعمان **وحدثنا** قتیبة بن سعید قال نا جریر عن هشام بن عروة عن ابیه قال نا النعمان بن بشیر قال قد اعطاه ابوه غلاما فقال له النبی صلی الله علیه وسلم هذا الغلام قال اعطانیه ابی قال فکل اخوته اعطیته کما اعطیت هذا قال لا قال فردوه **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عباد بن العوام عن حصین عن الشعبی قال سمعت النعمان بن بشیر ح قال وحدثنا یحیی بن یحیی واللفظ له قال انا ابو الاحوص عن حصین عن الشعبی عن النعمان بن بشیر قال تصدق علی ابی ببعض ماله فقالت امی عمرة بنت رواحة لا ارضی حتی تشهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فانطلق ابی الی النبی صلی الله علیه وسلم لیشهده علی صدقتی فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم افعلت هذا بولدك کلهم قال لا قال اتقوا الله واعدلوا فی اولادکم فرجع ابی فرد تلك الصدقة **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر عن ابی حیان عن الشعبی عن النعمان بن بشیر ح قال وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر واللفظ له قال نا محمد بن بشر قال نا ابو حیان التیمی عن الشعبی قال حدثنی النعمان بن بشیر ان امه بنت رواحة سألت اباه بعض الموهوبة من ماله لابنها فالتوی بها سنة ثم بدا له فقالت لا ارضی حتی تشهد رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ما وهبت لابنی فاخذ ابی بیدی وانا یومئذ غلام فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ان امر هذا بنت رواحة اعجبها ان اشهدك علی الذی وهبت لابنها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا بشیر الك ولد سوی هذا قال نعم قال اکلهم وهبت له مثل هذا قال لا قال فلا تشهدنی اذا فانی لا اشهد علی جور **وحدثنا** ابن نمیر قال نا ابی قال نا اسمعیل عن الشعبی عن النعمان بن بشیر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الك بنون سواه قال نعم قال فکلهم اعطیت مثل هذا قال لا قال فلا اشهد علی جور **وحدثنا** اسحاق بن ابراهیم قال انا جریر عن عاصم الاحول عن الشعبی عن النعمان بن بشیر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لابیه لا تشهدنی علی جور **وحدثنا** محمد بن المثنی قال نا عبد الوهاب وعبد الاعلی ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم ویعقوب الدورقی جمیعا عن ابن علیة واللفظ لیعقوب قال نا اسمعیل بن ابراهیم عن داود بن ابی هند عن الشعبی عن النعمان بن بشیر قال انطلق بی ابی یحملنی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله اشهد انی قد نحلت النعمان کذا وکذا من مالی فقال اکل بنیك قد نحلت مثل ما نحلت النعمان قال لا قال فاشهد علی هذا غیری ثم قال ایسرك ان یکونوا الیك فی البر سواء قال بلی قال فلا اذا **وحدثنا** احمد بن عثمان النوفلی قال نا ازهر قال نا ابن عون عن الشعبی عن النعمان بن بشیر قال نحلنی ابی نحلا فاتی بی رسول الله صلی الله علیه وسلم لیشهده فقال اکل ولدك اعطیته هذا قال لا قال الیس تریدون منهم البر مثل ما تریدون منك قال بلی قال فانی لا اشهد قال ابن عون فحدثت به محمدا فقال تحدثت انه قال قاربوا بین ابنائکم **وحدثنا** احمد بن عبد الله بن یونس قال نا زهیر قال نا ابو الزبیر عن جابر قال قالت امرأة بشیر انحل ابنی غلامك واشهد لی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان ابنة فلان سألتنی ان انحل ابنها غلامی وقالت اشهد لی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال الله اخوة قال نعم قال افکلهم اعطیت مثل ما اعطیته قال لا قال فلیس یصلح هذا وانی لا اشهد الا علی حق **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن ابن شهاب عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایما رجل اعمر عمری له ولعقبه فانها للذی اعطیها لا ترجع الی الذی اعطاها لانه اعطی عطاء وقعت فیه المواریث **وحدثنا** یحیی بن یحیی ومحمد بن رمح قالا انا اللیث ح قال وحدثنا قتیبة قال نا اللیث عن ابن شهاب عن ابی سلمة عن جابر بن عبد الله انه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من اعمر رجلا عمری له ولعقبه فقد قطع قوله حقه فیها وهی لمن اعمر ولعقبه غیران یحیی قال فی اول حدیثه ایما رجل اعمر عمری فهی له ولعقبه

اکل ولدك نحلته مثل هذا فقال لا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فارجعه وفی روایة قال فاردوه وفی روایة فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم افعلت هذا بولدك کلهم قال لا قال اتقوا الله واعدلوا فی اولادکم قال فرجع ابی فرد تلك الصدقة وفی روایة قال فلا تشهدنی اذا فانی لا اشهد علی جور وفی روایة لا تشهدنی علی جور وفی روایة قال فاشهد علی هذا غیری وفی روایة قال فانی لا اشهد وفی روایة قال فلیس یصلح هذا وانی لا اشهد الا علی حق (اما قوله نحلت فمعناه وهبت وفی هذا الحدیث انه ینبغی ان یسوی بین اولاده فی الهبة ویهب لکل واحد منهم مثل الآخر ولا یفضل ویسوی بین الذکر والانثی وقال بعض اصحابنا یکون للذکر مثل حظ الانثیین والصحیح المشهور انه یسوی بینهما لظاهر الحدیث فلو فضل بعضهم ووهب لبعضهم دون بعض فمذهب الشافعی ومالك وابی حنیفة انه مکروه ولیس بحرام والهبة صحیحة وقال طاوس وعروة ومجاهد والثوری واحمد واسحق وداود هو حرام واحتجوا بروایة لا اشهد علی جور وبغیرها من الفاظ الحدیث واحتج الشافعی وموافقوه بقوله صلی الله علیه وسلم فاشهد علی هذا غیری قالوا ولو کان حراما او باطلا لما قال هذا الکلام فان قیل قاله تهدیدا قلنا الاصل فی کلام الشارع غیر هذا او یحتمل عند اطلاقه صیغة افعل علی الوجوب او الندب فان تعذر ذلك فعلی الاباحة واما قوله صلی الله علیه وسلم لا اشهد علی جور فلیس فیه انه حرام لان الجور هو المیل عن الاستواء والاعتدال وکل ما خرج عن الاعتدال فهو جور سواء کان حراما او مکروها وقد وضح بما قدمناه ان قوله صلی الله علیه وسلم اشهد علی هذا غیری دلیل علی انه لیس بحرام فیجب تاویل الجور علی انه مکروه کراهة تنزیه وفی هذا الحدیث ان هبة بعض الاولاد دون بعض صحیحة وانه ان لم یهب الباقین مثل هذا استحب رد الاول قال اصحابنا یستحب ان یهب الباقین مثل الاول فان لم یفعل استحب رد الاول ولا یجب وفیه جواز رجوع الوالد فی هبته للولد والله اعلم (قوله سألت اباه بعض الموهوبة) هکذا هو فی معظم النسخ وفی بعضها بعض الموهبة وکلاهما صحیح وتقدیر الاول بعض الاشیاء الموهوبة (قوله فالتوی بها سنة) ای مطلها (قوله صلی الله علیه وسلم قاربوا بین ابنائکم وقاربوا بین اولادکم) قال القاضی رویناه قاربوا بالباء من المقاربة وبالنون من القران ومعناهما صحیح ای سووا بینهم فی اصل العطاء وفی قدره (قوله انحل ابنی غلامك) هو بفتح الحاء یقال نحل ینحل کذهب یذهب **باب العمری** (قوله صلی الله علیه وسلم ایما رجل اعمر عمری له ولعقبه فانها للذی اعطیها لا ترجع الی الذی اعطاها لانه اعطی عطاء وقعت فیه المواریث وفی روایة من اعمر رجلا

حدثنی عبد الرحمن بن بشر العبدی قال نا عبد الرزاق قال انا ابن جریج قال اخبرنی ابن شهاب عن العمری وسنتها عن حدیث ابی سلمة بن عبد الرحمن ان جابر بن عبد الله الانصاری اخبره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایما رجل اعمر رجلا عمری له ولعقبه فقال قد اعطیتکها وعقبک ما بقی منکم احد فانها لمن اعطیها وانها لا ترجع الی صاحبها من اجل انه اعطی عطاء وقعت فیه المواریث حدثنا اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید واللفظ لعبد قالا انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری عن ابی سلمة عن جابر قال انما العمری التی اجاز رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقول هی لک ولعقبک فاما اذا قال هی لک ما عشت فانها ترجع الی صاحبها قال معمر وکان الزهری یفتی به حدثنا محمد بن رافع قال نا ابن ابی فدیک عن ابن ابی ذئب عن ابن شهاب عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن جابر وهو ابن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قضی فیمن اعمر عمری له ولعقبه فهی له بتلة لا یجوز للمعطی فیها شرط ولا ثنیا قال ابو سلمة لانه اعطی عطاء وقعت فیه المواریث فقطعت المواریث شرطه حدثنا عبید الله ابن عمر القواریری قال نا خالد بن الحارث قال نا هشام عن یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو سلمة بن عبد الرحمن قال سمعت جابر بن عبد الله یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم العمری لمن وهبت له وحدثناه محمد بن المثنی قال نا معاذ بن هشام قال حدثنی ابی عن یحیی بن ابی کثیر قال نا ابو سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد الله ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قال بمثله حدثنا احمد بن یونس قال نا زهیر قال نا ابو الزبیر عن جابر یرفعه الی النبی صلی الله علیه وسلم ح قال وحدثنا یحیی بن یحیی واللفظ له قال انا ابو خیثمة عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امسکوا علیکم اموالکم ولا تفسدوها فانه من اعمر عمری فهی للذی اعمرها حیا ومیتا ولعقبه

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا محمد بن بشر قال نا حجاج بن ابی عثمان ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم عن وکیع عن سفین ح قال وحدثنا عبد الوارث بن عبد الصمد قال حدثنی ابی عن جدی عن ایوب کل هؤلاء عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث ابی خیثمة وفی حدیث ایوب من الزیادة قال جعل الانصار یعمرون المهاجرین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم امسکوا علیکم اموالکم

حدثنی محمد بن رافع واسحاق بن منصور واللفظ لابن رافع قالا نا عبد الرزاق قال انا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر عن جابر قال اعمرت امرأة بالمدینة حائطا لها ابنا لها ثم توفی وتوفیت بعده وترک ولدا وله اخوة بنون للمعمرة فقال ولد المعمرة رجع الحائط الینا وقال بنو المعمر بل کان لابینا حیاته وموته فاختصموا الی طارق مولی عثمان فدعا جابرا فشهد علی رسول الله صلی الله علیه وسلم بالعمری لصاحبها فقضی بذلک طارق ثم کتب الی عبد الملک فاخبره بذلک واخبره بشهادة جابر فقال عبد الملک صدق جابر فامضی ذلک طارق فان ذلک الحائط لبنی المعمر حتی الیوم حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم واللفظ لابی بکر قال اسحق انا وقال ابو بکر نا سفیان بن عیینة عن عمرو عن سلیمان ابن یسار ان طارقا قضی بالعمری للوارث لقول جابر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنا محمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالا نا محمد ابن جعفر قال نا شعبة قال سمعت قتادة یحدث عن عطاء عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال العمری جائزة حدثنا یحیی بن حبیب الحارثی قال نا خالد یعنی ابن الحارث قال نا سعید عن قتادة عن عطاء عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال العمری میراث لاهلها حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة عن النضر بن انس عن بشیر بن نهیک عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال العمری جائزة وحدثنیه یحیی بن حبیب قال نا خالد یعنی ابن الحارث قال نا سعید عن قتادة بهذا الاسناد غیر انه قال میراث لاهلها او قال جائزة حدثنا ابو خیثمة زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی العنزی واللفظ لابن المثنی قالا نا یحیی وهو ابن سعید القطان عن عبید الله قال اخبرنی نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم

عمری له ولعقبه فقد قطع قوله حقه فیها وهی لمن اعمر ولعقبه وفی روایة قال جابر انما العمری التی اجاز رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقول هی لک ولعقبک فاما اذا قال هی لک ما عشت فانها ترجع الی صاحبها وفی روایة عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال العمری لمن وهبت له وفی روایة العمری جائزة وفی روایة العمری میراث الشرح قال اصحابنا وغیرهم من العلماء العمری قوله اعمرتک هذه الدار مثلا او جعلتها لک عمرک او حیاتک او ما عشت او حییت او بقیت او ما یفید هذا المعنی واما عقب الرجل فبکسر القاف ویجوز اسکانها مع فتح العین ومع کسرها کما فی نظائره والعقب هم اولاد الانسان ما تناسلوا قال اصحابنا العمری ثلثة احوال احدها ان یقول اعمرتک هذه الدار فاذا مت فهی لورثتک او لعقبک فتصح بلا خلاف ویملک بهذا اللفظ رقبة الدار وهی هبة لکنها بعبارة طویلة فاذا مات فالدار لورثته فان لم یکن له وارث فلبیت المال ولا تعود الی الواهب بحال خلاف لمالک الحال الثانی ان یقتصر علی قوله جعلتها لک عمرک ولا یتعرض لما سواه ففی صحة هذا العقد قولان للشافعی اصحهما وهو الجدید صحته وله حکم الحال الاول والثانی وهو القدیم انه باطل وقال بعض اصحابنا انما قول القدیم ان الدار تکون للمعمر حیاته فاذا مات عادت الی الواهب او ورثته لانه خصه بها حیوته فقط وقال بعضهم القدیم انها عاریة یستردها الواهب متی شاء فاذا مات عادت الی ورثته الثالث ان یقول جعلتها لک عمرک فاذا مت عادت الی او الی ورثتی ان کنت مت ففی صحته خلاف عند اصحابنا منهم من ابطله والاصح عندهم صحته ویکون له حکم الحال الاول واعتمدوا علی الاحادیث الصحیحة المطلقة العمری جائزة وعدلوا به عن قیاس الشروط الفاسدة والاصح الصحة فی جمیع الاحوال وان الموهوب له یملکها ملکا تاما یتصرف فیها بالبیع وغیره من التصرفات هذا مذهبنا وقال احمد تصح العمری المطلقة دون الموقتة وقال مالک فی اشهر الروایات عنه العمری فی جمیع الاحوال تملیک لمنافع الدار مثلا ولا یملک فیها رقبة الدار بحال وقال ابو حنیفة بالصحة کنحو مذهبنا وبه قال الثوری والحسن بن صالح وابو عبیدة وحجة الشافعی وموافقیه هذه الاحادیث الصحیحة والله اعلم (قوله فهی له بتلة) ای عطیة ماضیة غیر راجعة الی الواهب (قوله صلی الله علیه وسلم امسکوا علیکم اموالکم ولا تفسدوها الی آخره) المراد به اعلامهم ان العمری هبة صحیحة ماضیة یملکها الموهوب له ملکا تاما لا یعود الی الواهب ابدا فاذا علموا ذلک فمن شاء اعمر ودخل علی بصیرة ومن شاء ترک لانهم کانوا یتوهمون انها کالعاریة ویرجع فیها وهذا دلیل للشافعی وموافقیه والله اعلم (قوله اختصموا الی طارق مولی عثمان) هو طارق بن عمرو ولاه عبد الملک بن مروان المدینة بعد امارة ابن الزبیر کتاب الوصیة قال الازهری هی مشتقة من وصیت الشیء اوصیه اذا وصلته وسمیت وصیة لانه وصل ما کان فی حیوته بما بعده ویقال وصی واوصی ایصاء والاسم الوصیة والوصاة واعلم ان اول کتاب الوصیة هو ابتداء الفوات الثانی من المواضع الثلاثة التی فاتت ابراهیم بن محمد بن سفیان صاحب مسلم

فلم یسمعها من مسلم

قال ماحق امرئ مسلم لہ شیء یریدان یوصی فیہ یبیت لیلتین الا ووصیتہ مکتوبۃ عندہ **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبۃ قال نا عبدۃ بن سلیمان وعبداللہ بن نمیر ح قال وثنا ابن نمیر قال حدثنی ابی کلاھما عن عبیداللہ بہذا الاسناد غیر انہما قالا لہ شیء یوصی فیہ ولم یقولا یریدان یوصی فیہ **وحدثنی** ابوکامل الجحدری قال نا حماد یعنی ابن زید ح قال وحدثنی زھیر بن حرب قال نا اسمٰعیل یعنی ابن علیۃ کلاھما عن ایوب ح قال وحدثنی ابوالطاھر قال انا ابن وھب قال اخبرنی یونس ح قال وحدثنی ھارون بن سعید الایلی قال نا ابن وھب قال اخبرنی اسامۃ بن زید اللیثی ح قال وحدثنا محمد بن رافع قال نا ابن ابی فدیک قال انا ھشام یعنی ابن سعد کلھم عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث عبیداللہ وقالوا جمیعا لہ شیء یوصی فیہ الا فی حدیث ایوب فانہ قال یریدان یوصی فیہ کروایۃ یحیی عن عبیداللہ **حدثنا** ھارون بن معروف قال نا ابن وھب قال اخبرنی عمرو وھو ابن الحارث عن ابن شھاب عن سالم عن ابیہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ماحق امرئ مسلم لہ شیء یوصی فیہ یبیت ثلث لیال الا ووصیتہ عندہ مکتوبۃ قال عبداللہ بن عمر ما مرت علی لیلۃ منذ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذلک الا وعندی وصیتی **حدثنیہ** ابوالطاھر وحرملۃ قالا انا ابن وھب قال اخبرنی یونس ح قال وحدثنی عبدالملک ابن شعیب بن اللیث قال حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل ح قال وحدثنا ابن ابی عمر وعبد بن حمید قالا حدثنا عبدالرزاق قال انا معمر کلھم عن الزھری بہذا الاسناد نحو حدیث عمرو بن الحارث **حدثنا** یحیی بن یحیی التمیمی قال انا ابراھیم بن سعد عن ابن شھاب عن عامر بن سعد عن ابیہ قال عادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع من وجع اشفیت منہ علی الموت قلت یارسول اللہ بلغ بی ما تری من الوجع وانا ذو مال ولا یرثنی الا ابنۃ لی واحدۃ افاتصدق بثلثی مالی قال لا قلت افاتصدق بشطرہ قال لا الثلث والثلث کثیر انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرھم عالۃ یتکففون الناس ولست تنفق نفقۃ تبتغی بھا وجہ اللہ الا اجرت بھا حتی اللقمۃ تجعلھا فی فی امرأتک قال قلت یارسول اللہ اخلف بعد اصحابی قال انک لن تخلف فتعمل عملا تبتغی بہ وجہ اللہ الا ازددت بہ درجۃ ورفعۃ ولعلک

وقد سبق بیان ہذہ المواضع فی الفصول التی فی اول ہذا الشرح وسبق احد المواضع فی کتاب الحج وہذا اول الثانی وہو قول مسلم ثنا ابوخیثمۃ زہیر بن حرب ومحمد بن المثنی العنزی واللفظ لابن مثنی قالا ثنا یحیی وہو ابن سعید القطان عن عبیداللہ قال اخبرنی نافع عن ابن عمر (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ماحق امرئ مسلم لہ شیء یریدان یوصی فیہ یبیت لیلتین الا ووصیتہ مکتوبۃ عندہ) فی روایۃ ثلث لیال فیہ الحث علی الوصیۃ وقد اجمع المسلمون علی الامر بہا لکن مذہبنا ومذہب الجماہیر انہا مندوبۃ لا واجبۃ وقال داود وغیرہ من اہل الظاہر ہی واجبۃ لہذا الحدیث ولا دلالۃ لہم فیہ فلیس فیہ تصریح بایجابہا لکن ان کان علی الانسان دین او حق او عندہ ودیعۃ ونحوہا لزمہ الایصاء بذلک قال الشافعی رحمہ اللہ تعالی معنی الحدیث ما الحزم والاحتیاط للمسلم الا ان تکون وصیتہ مکتوبۃ عندہ ویستحب تعجیلہا وان یکتبہا فی صحتہ ویشہد علیہ فیہا ویکتب فیہا ما یحتاج الیہ فان تجدد لہ امر یحتاج الی الوصیۃ بہ الحقہ بہا قالوا ولا یکلف ان یکتب کل یوم محقرات المعاملات وجزئیات الامور المتکررۃ وانما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ووصیتہ مکتوبۃ عندہ فمعناہ مکتوبۃ وقد اشہد علیہ بہا لانہ یقتصر علی الکتابۃ بل لا یعمل بہا ولا ینفع الا اذا کان اشہد علیہ بہا ہذا مذہبنا ومذہب الجمہور وقال الامام محمد بن نصر المروزی من اصحابنا یکفی الکتاب من غیر اشہاد لظاہر الحدیث واللہ اعلم (قولہ فی حدیث سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ عادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجع اشفیت منہ علی الموت) فیہ استحباب عیادۃ المریض وانہا مستحبۃ للامام کاستحبابہا للاحاد الناس ومعنی اشفیت علی الموت ای قاربتہ واشرفت علیہ یقال اشفی علیہ واشاف قالہ الہروی قال ابن قتیبۃ لا یقال اشفی الا فی الشر قال ابراہیم الحربی الوجع اسم لکل مرض وفیہ جواز ذکر المریض ما یجدہ لغرض صحیح من مداواۃ او دعاء صالح او وصیۃ او استفتاء عن حالہ ونحو ذلک وانما یکرہ من ذلک ما کان علی سبیل التسخط ونحوہ فانہ قادح فی البر مرضہ (قولہ وانا ذو مال) دلیل علی اباحۃ جمع المال لان ہذہ الصیغۃ لا تستعمل فی العرف الا لمال کثیر (قولہ لا یرثنی الا ابنۃ لی) ای ولا یرثنی من الولد وخواص الورثۃ والا فقد کان لہ عصبۃ وقیل معناہ لا یرثنی من اصحاب الفروض (قولہ افاتصدق بثلثی مالی قال لا قلت افاتصدق بشطرہ قال لا الثلث والثلث کثیر) وقع فی بعض الروایات کثیر بالمثلثۃ وفی بعض بالموحدۃ وکلاہما صحیح قال القاضی یجوز نصب الثلث الاول ورفعہ اما النصب فبفعل ای اعط الثلث واما الرفع فعلی انہ فاعل ای یکفیک الثلث وانہ مبتدأ وحذف خبرہ او خبر محذوف المبتدأ وفی ہذا الحدیث مراعاۃ العدل بین الورثۃ والوصیۃ قال اصحابنا وغیرہم من العلماء ان کانت الورثۃ اغنیاء استحب ان یوصی بالثلث تبرعا وان کانوا فقراء استحب ان ینقص من الثلث واجمع العلماء فی ہذہ الاعصار علی ان من لہ وارث لا تنفذ وصیتہ بزیادۃ علی الثلث الا باجازتہ واجمعوا علی نفوذہا باجازتہ فی جمیع المال واما من لا وارث لہ فمذہبنا ومذہب الجمہور انہ لا یصح وصیتہ فیما زاد علی الثلث وجوزہ ابو حنیفۃ واصحابہ واسحق واحمد فی احدی الروایتین عنہ وروی عن علی وابن مسعود رضی اللہ عنہما قولہ افاتصدق بثلثی مالی یحتمل انہ اراد بالصدقۃ الوصیۃ ویحتمل انہ اراد الصدقۃ المنجزۃ وہما عندنا وعند العلماء کافۃ سواء لا ینفذ منہا زائدا علی الثلث الا برضی الوارث وخالف اہل الظاہر فقالوا للمریض مرض الموت ان یتصدق بکل مالہ ویتبرع بہ کالصحیح ودلیل الجمہور ظاہر حدیث الثلث کثیر مع حدیث الذی اعتق ستۃ اعبد فی مرضہ فاعتق النبی صلی اللہ علیہ وسلم اثنین وارق اربعۃ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرہم عالۃ یتکففون الناس) العالۃ الفقراء ویتکففون یسألون الناس فی الغالب قال القاضی رویناہ ان تذر ورثتک بفتح الہمزۃ وکسرہا وکلاہما صحیح وفی ہذا الحدیث حث علی صلۃ الارحام والاحسان الی الاقارب والشفقۃ علی الورثۃ وان صلۃ القریب الاقرب بالاحسان السیما الفضل من الابعد واستدل بہ بعضہم علی ترجیح الغنی علی الفقیر (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ولست تنفق نفقۃ تبتغی بہا وجہ اللہ تعالی الا اجرت بہا حتی اللقمۃ تجعلہا فی فی امرأتک فیہ استحباب الانفاق فی وجوہ الخیر وفیہ ان الاعمال بالنیات وانہ انما یثاب علی عملہ بنیتہ وفیہ ان الانفاق علی العیال یثاب علیہ اذا قصد بہ وجہ اللہ تعالی وفیہ ان المباح اذا قصد بہ وجہ اللہ تعالی صار طاعۃ ویثاب علیہ وقد نبہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ہذا بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اللقمۃ تجعلہا فی امرأتک لان زوجۃ الانسان ہی من اخص حظوظہ الدنیویۃ وشہواتہ وملاذہ المباحۃ واذا وضع اللقمۃ فی فیہا فانما یکون ذلک فی العادۃ عند الملاعبۃ والملاطفۃ والتلذذ بالمباح فہذہ الحالۃ ابعد الاشیاء عن الطاعۃ واصور الآخرۃ ومع ہذا فاخبر صلی اللہ علیہ وسلم انہ اذا قصد بہذہ اللقمۃ وجہ اللہ تعالی حصل لہ الاجر بذلک فغیرہ ہذہ الحالۃ اولی بحصول الاجر اذا اراد وجہ اللہ تعالی ویتضمن ذلک ان الانسان اذا فعل شیئا اصلہ علی الاباحۃ وقصد بہ وجہ اللہ تعالی ثاب علیہ ذلک کالاکل بنیۃ التقوی علی طاعۃ اللہ تعالی والنوم للاستراحۃ ليقوم الی العبادۃ نشیطا والاستمتاع بزوجتہ وجاریتہ ليكف نفسہ وبصرہ ونحوہما عن الحرام ويقضي حقہا وليحصل ولدا صالحا وہذا معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی بضع احدکم صدقۃ واللہ اعلم (قولہ قلت یارسول اللہ اخلف بعد اصحابی قال انک لن تخلف فتعمل عملا تبتغی بہ وجہ اللہ تعالی الا ازددت بہ درجۃ ورفعۃ) فقال القاضی معناہ اخلف بمکۃ بعد اصحابی فقالہا استفتاحا من موتہ بمکۃ لکونہ ہاجر منہا وترکہا للہ تعالی فخشی ان یقع ذلک فی ہجرتہ او فی توبۃ علیہا او خشی بقاءہ بمکۃ بعد انصراف النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ الی المدینۃ وتخلفہ عنہم بسبب المرض کانوا یکرہون الرجوع فیما ترکوہ للہ تعالی ولہذا جاء فی روایۃ اخری

تخلف حتی ینفع بک اقوام ویضر بک آخرون اللھم امض لاصحابی ھجرتھم ولا ترددھم علی اعقابھم لکن البائس سعد بن خولۃ قال رثی لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ان توفی بمکۃ **حدثنا** قتیبۃ بن سعید وابو بکر بن ابی شیبۃ قالا نا سفیان بن عیینۃ ح قال وحدثنی ابو الطاھر وحرملۃ قالا نا ابن وھب قال اخبرنی یونس ح قال وحدثنی اسحاق بن ابراھیم وعبد بن حمید قالا نا عبد الرزاق قال انا معمر کلھم عن الزھری بھذا الاسناد نحوہ **وحدثنی** اسحاق بن منصور قال نا ابو داؤد الحفری عن سفیان عن سعد بن ابراھیم عن عامر بن سعد عن سعد قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی یعودنی فذکر بمعنی حدیث الزھری ولم یذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سعد بن خولۃ غیر انہ قال وکان یکرہ ان یموت بالارض التی ھاجر منھا **وحدثنی** زھیر بن حرب قال نا الحسن بن موسی قال نا زھیر قال نا سماک بن حرب قال حدثنی مصعب بن سعد عن ابیہ قال مرضت فارسلت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت دعنی اقسم مالی حیث شئت فابی قلت فالنصف فابی قلت فالثلث قال فسکت بعد الثلث قال فکان بعد الثلث جائزا **وحدثنی** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبۃ عن سماک بھذا الاسناد نحوہ ولم یذکر فکان بعد الثلث جائزا **وحدثنی** القاسم بن زکریا قال نا حسین بن علی عن زائدۃ عن عبد الملک بن عمیر عن مصعب ابن سعد عن ابیہ قال عادنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت اوصی بمالی کلہ فقال لا قلت فالنصف فقال لا فقلت فالثلث فقال نعم والثلث کثیر **وحدثنا** محمد بن ابی عمر المکی قال نا الثقفی عن ایوب السختیانی عن عمرو بن سعید عن حمید بن عبد الرحمن الحمیری عن ثلاثۃ من ولد سعد کلھم یحدثہ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی سعد یعودہ بمکۃ فبکی فقال ما یبکیک فقال قد خشیت ان اموت بالارض التی ھاجرت منھا کما مات سعد بن خولۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اشف سعدا اللھم اشف سعدا ثلاث مرات فقال یا رسول اللہ ان لی مالا کثیرا وانما یرثنی ابنتی افاوصی بمالی کلہ قال لا قال فبالشطر قال لا قال فبالنصف قال لا قال فبالثلث قال الثلث والثلث کثیر ان صدقتک من مالک صدقۃ وان نفقتک علی عیالک صدقۃ وان ما تاکل امرأتک من مالک صدقۃ وانک ان تدع اھلک بخیر او قال بعیش خیر من ان تدعھم یتکففون الناس وقال بیدہ **وحدثنی** ابو الربیع العتکی قال نا حماد قال نا ایوب عن عمرو بن سعید عن حمید بن عبد الرحمن الحمیری عن ثلاثۃ من ولد سعد قالوا مرض سعد بمکۃ فاتاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ بنحو حدیث الثقفی **وحدثنی** محمد بن المثنی قال نا عبد الاعلی قال نا ھشام عن محمد عن حمید بن عبد الرحمن قال حدثنی ثلاثۃ من ولد سعد بن مالک کلھم یحدثہ بمثل حدیث صاحبہ قال مرض سعد بمکۃ فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ بنحو حدیث عمرو بن سعید عن حمید الحمیری **حدثنی** ابراھیم بن موسی الرازی قال انا عیسی یعنی ابن یونس ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ وابو کریب قالا نا وکیع

اخلف عن ھجرتی قال القاضی قیل کان حکم الھجرۃ باقیا بعد الفتح لھذا الحدیث وقیل انما کان ذلک لمن کان ھاجر قبل الفتح فامن ھاجر بعدہ فلا واما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انک لن تخلف فمعناہ لن تخلف فتعمل عملا فالمراد بالتخلف طول العمر والبقاء فی الحیوۃ بعد جماعات من اصحابہ وفی ھذا الحدیث فضیلۃ طول العمر للازدیاد من العمل الصالح والحث علی ارادۃ وجہ اللہ تعالی بالاعمال واللہ تعالی اعلم (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ولعلک تخلف حتی ینفع بک اقوام ویضر بک آخرون) وفی بعض النسخ ینتفع بزیادۃ التاء وھذا الحدیث من المعجزات فان سعدا رضی اللہ عنہ عاش حتی فتح العراق وغیرہ وانتفع بہ اقوام الحق فیھم من الکفار ونحوھم قال القاضی قیل لا یحبط اجر ھجرۃ المھاجر بقاؤہ بمکۃ وموتہ بھا اذا کان لضرورۃ وانما کان یحبطہ ما کان بالاختیار قال وقال قوم موت المھاجر بمکۃ محبط ھجرتہ کیف ما کان قال وقیل لم تفرض الھجرۃ الا علی اھل مکۃ خاصۃ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم امض لاصحابی ھجرتھم ولا ترددھم علی اعقابھم) قال القاضی استدل بہ بعضھم علی ان بقاء المھاجر بمکۃ کیف کان قادح فی ھجرتہ قال ولا دلیل فیہ عندی لانہ یحتمل انہ دعا لھم دعاء عاما ومعنی امض لاصحابی ھجرتھم ای اتمھا ولا تبطلھا ولا ترددھم علی اعقابھم بترک ھجرتھم ورجوعھم عن مستقیم حالھم المرضیۃ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لکن البائس سعد بن خولۃ) البائس ھو الذی علیہ اثر البؤس وھو الفقر والعلۃ (قولہ رثی لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مات بمکۃ) قال العلماء ھذا من کلام الراوی لیس ھو من کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم بل انتھی کلامہ صلی اللہ علیہ وسلم بقولہ لکن البائس سعد بن خولۃ فقال الراوی تفسیرا لمعنی ھذا الکلام انہ یرثیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویتوجع لہ ویرق علیہ لکونہ مات بمکۃ واختلفوا فی قائل ھذا الکلام من ھو فقیل ھو سعد بن ابی وقاص وقد جا مفسرا فی بعض الروایات قال القاضی والکثر ما جا انہ من کلام الزھری قال واختلفوا فی قصۃ سعد بن خولۃ فقیل لم یھاجر من مکۃ حتی مات بھا قالہ عیسی بن دینار وغیرہ وذکر البخاری انہ ھاجر وشھد بدرا ثم انصرف الی مکۃ ومات بھا وقال ابن ھشام انہ ھاجر الی الحبشۃ الھجرۃ الثانیۃ وشھد بدرا وغیرھا وتوفی بمکۃ فی حجۃ الوداع سنۃ عشر وقیل توفی بھا سنۃ سبع فی الھدنۃ مخرج مختارا من المدینۃ الی مکۃ فعلی ھذا وعلی قول عیسی بن دینار سبب بؤسہ سقوط ھجرتہ لرجوعہ مختارا وموتہ بھا وعلی قول الآخرین سبب بؤسہ موتہ بمکۃ علی ای حال کان وان لم یکن باختیارہ لما فاتہ من الاجر والثواب الکامل بالموت فی دار ھجرتہ والغربۃ عن وطنہ الذی ھجرہ للہ تعالی قال القاضی وقد روی فی ھذا الحدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خلف مع سعد بن ابی وقاص رجلا وقال لہ ان توفی بمکۃ فلا تدفنہ بھا وقد ذکر مسلم فی الروایۃ الاخری انہ کان یکرہ ان یموت فی الارض التی ھاجر منھا وفی روایۃ اخری لمسلم قال سعد بن ابی وقاص خشیت ان اموت بالارض التی ھاجرت منھا کما مات سعد بن خولۃ وسعد بن خولۃ ھذا ھو زوج سبیعۃ الاسلمیۃ وفی حدیث سعد ھذا جواز تخصیص عموم الوصیۃ المذکورۃ فی القرآن بالسنۃ وھو قول جمھور الاصولیین وھو الصحیح (قولہ ثنا ابو داؤد الحفری) ھو بحاء مھملۃ ثم فا مفتوحتین منسوب الی الحفر بفتح الحاء والفاء وھی محلۃ بالکوفۃ کان ابو داؤد یسکنھا ھکذا ذکرہ ابو حاتم بن حبان وابو سعد السمعانی وغیرھما واسم ابی داؤد ھذا عمر بن سعد الثقۃ الزاھد الصالح العابد قال علی بن المدینی ما اعلم انی رایت بالکوفۃ اعبد من ابی داؤد الحفری وقال وکیع ان کان یدفع باحدی زماننا یعنی البلاء والنوازل فبابی داؤد وتوفی سنۃ ثلث وقیل سنۃ ست ومائتین رحمہ اللہ (قولہ عن حمید بن عبد الرحمن الحمیری عن ثلاثۃ من ولد سعد کلھم یحدثہ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی سعد یعودہ بمکۃ) وفی الروایۃ الاخری عن حمید عن ثلثۃ من ولد سعد قالوا مرض سعد بمکۃ فاتاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فھذہ الروایۃ مرسلۃ والاولی متصلۃ لان اولاد سعد تابعیون وانما ذکر مسلم ھذہ الروایات المختلفۃ فی وصلہ وارسالہ لبیین اختلاف الرواۃ فی ذلک قال القاضی ھذا وشبھہ من العلل التی وعد مسلم فی خطبۃ کتابہ انہ یذکرھا فی مواضعھا فظن ظانون انہ یاتی بھا مفردۃ وانہ توفی قبل ذکرھا والصواب انہ ذکرھا فی تضاعیف کتابہ کما اوضحناہ فی اول ھذا الشرح ولا یقدح ھذا الخلاف فی صحۃ ھذہ الروایۃ ولا فی صحۃ اصل الحدیث لان اصل الحدیث ثابت من طرق من غیر جھۃ حمید عن اولاد سعد وثبت وصلہ عنھم فی بعض الطرق التی ذکرھا مسلم وقد قدمنا فی اول ھذا الشرح ان الحدیث اذا روی متصلا ومرسلا فالصحیح الذی علیہ المحققون انہ محکوم باتصالہ لانہا زیادۃ ثقۃ وقد عرض الدارقطنی بتضعیف

ح قال وحدثنا ابوکریب قال نا ابن نمیر کلهم عن هشام بن عروة عن ابیه عن ابن عباس قال لوان الناس غضوا من الثلث الی الربع فان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الثلث والثلث کثیر وفی حدیث وکیع کبیر او کثیر **حدثنا** یحیی بن ایوب وقتیبة بن سعید وعلی بن حجر قالوا نا اسمعیل وهو ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رجلا قال للنبی صلی الله علیه وسلم ان ابی مات وترک مالا ولم یوص فهل یکفر عنه ان تصدق عنه قال نعم **حدثنا** زهیر بن حرب قال نا یحیی بن سعید عن هشام اخبرنی ابی عن عائشة ان رجلا قال للنبی صلی الله علیه وسلم ان امی افتلتت نفسها واظنها لو تکلمت تصدقت فلی اجر ان اتصدق عنها قال نعم **حدثنا** محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا محمد بن بشر قال نا هشام عن ابیه عن عائشة ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ان امی افتلتت نفسها ولم توص واظنها لو تکلمت تصدقت افلها اجر ان تصدقت عنها قال نعم **وحدثناه** ابوکریب قال نا ابو اسامة ح قال وحدثنا الحکم بن موسی قال نا شعیب بن اسحاق ح قال وحدثنی امیة بن بسطام قال نا یزید یعنی ابن زریع قال نا روح وهو ابن القاسم ح قال وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا جعفر بن عون کلهم عن هشام بن عروة بهذا الاسناد اما ابو اسامة وروح ففی حدیثهما فهل لی اجر کما قال یحیی بن سعید واما شعیب وجعفر ففی حدیثهما افلها اجر کروایة ابن بشر **حدثنا** یحیی بن ایوب وقتیبة یعنی ابن سعید وابن حجر قالوا نا اسمعیل بن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاثة الا من صدقة جاریة او علم ینتفع به او ولد صالح یدعو له **حدثنا** یحیی بن یحیی التمیمی قال انا سلیم بن اخضر عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر قال اصاب عمر ارضا بخیبر فاتی النبی صلی الله علیه وسلم یستامره فیها فقال یا رسول الله انی اصبت ارضا بخیبر لم اصب مالا قط هو انفس عندی منه فما تامرنی به قال ان شئت حبست اصلها وتصدقت بها قال فتصدق بها عمر انه لا یباع اصلها ولا یتاع ولا یورث ولا یوهب قال فتصدق عمر فی الفقراء وفی القربی وفی الرقاب وفی سبیل الله وابن السبیل والضیف لا جناح علی من ولیها ان یاکل منها بالمعروف او یطعم صدیقا غیر متمول فیه قال فحدثت هذا الحدیث محمدا فلما بلغت هذا المکان غیر متمول فیه قال محمد غیر متاثل مالا قال ابن عون وانبانی من قرأ هذا الکتاب ان فیه غیر متاثل مالا **وحدثناه** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابن ابی زائدة ح قال وثنا اسحاق قال انا ازهیر السمان ح قال وحدثنا محمد بن المثنی قال نا ابن ابی عدی کلهم عن ابن عون بهذا الاسناد مثله غیر ان حدیث ابن ابی زائدة وازهر انتهی عند قوله او یطعم صدیقا غیر متمول فیه ولم یذکر ما بعده وحدیث ابن ابی عدی فیه ماذکر سلیم قوله فحدثت بهذا الحدیث محمدا الی آخره **وحدثنا** اسحاق بن ابراهیم قال انا ابو داود الحفری عمر بن سعد عن سفیان عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر عن عمر قال اصبت ارضا من ارض خیبر فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت اصبت ارضا لم اصب مالا احب الی ولا انفس عندی منها وساق الحدیث بمثل حدیثهم ولم یذکر فحدثت محمدا او ما بعده

باب وصول ثواب الصدقات الی المیت

باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاته

هذه الروایة وقد سبق الجواب عن اعتراضه الآن وفی مواضع نحو هذا والله اعلم (قوله عن ابن عباس قال لوان الناس غضوا من الثلث الی الربع فان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الثلث والثلث کثیر) (قوله غضوا) بالغین والضاد المعجمتین ای نقصوا وفیه استحباب النقص عن الثلث وبه قال جمهور العلماء مطلقا ومذهبنا انه ان کان ورثته اغنیاء استحب الایصاء بالثلث والا فیستحب النقص منه وعن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه انه اوصی بالخمس وعن علی رضی الله عنه نحوه وعن ابن عمر واسحق بالربع وقال الآخرون بالسدس وآخرون بدونه وقال آخرون بالعشر وقال ابراهیم النخعی رحمه الله تعالی کانوا یکرهون الوصیة بمثل نصیب احد الورثة وروی عن علی وابن عباس وعائشة وغیرهم رضی الله عنهم انه یستحب لمن له ورثة ومال قلیل ترک الوصیة (قوله فی اسناد هذا الحدیث وحدثنا ابن کریب قال حدثنا ابن نمیر کلهم عن هشام بن عروة عن ابیه عن ابن عباس) هکذا هو فی نسخ بلادنا وهی من روایة الجلودی ففی جمیعها ابوکریب وذکر القاضی انه وقع فی نسخة ابن ماهان ابوکریب کما ذکرناه وفی نسخة الجلودی ابوبکر بن ابی شیبة بدل ابی کریب والصواب ما قدمناه والله اعلم **باب** وصول ثواب الصدقات الی المیت (قوله ان ابی مات وترک مالا ولم یوص فهل یکفر عنه ان تصدق عنه قال نعم وفی روایة ان امی افتلتت نفسها واظنها لو تکلمت تصدقت قلی اجر ان اتصدق عنها قال نعم) (قوله افتلتت) بالفاء وضم التاء ای ماتت بغتة وفجاءة والفلتة والافتلات ما کان بغتة واما قوله نفسها فبرفع السین ونصبها هکذا ضبطوه وهما صحیحان الرفع علی ما لم یسم فاعله والنصب علی المفعول الثانی واما قوله اظنها لو تکلمت تصدقت معناه لما علمه من حرصها علی الخیر او لما علمه من رغبتها فی الوصیة وفی هذا الحدیث جواز الصدقة عن المیت واستحبابها وان ثوابها یصله وینفعه وینفع المتصدق ایضا وهذا کله اجمع علیه المسلمون وسبقت المسئلة فی اول هذا الشرح فی شرح مقدمة صحیح مسلم وهذه الاحادیث مخصصة لعموم قوله تعالی وان لیس للانسان الا ما سعی واجمع المسلمون علی انه لا یجب علی الوارث التصدق عن میته صدقة التطوع بل هی مستحبة واما الحقوق المالیة الثابتة علی المیت فان کان له ترکة وجب قضاؤها من انها سواء اوصی بها المیت ام لا ویکون ذلک من راس المال سواء دیون الله تعالی کالزکوة والحج والنذر والکفارة وبدل الصوم ونحو ذلک ودین الآدمی فان لم یکن للمیت ترکة لم یلزم الوارث قضاء دینه لکن یستحب له ولغیره قضاؤه (قوله فهل یکفر عنه ان اتصدق عنه ای هل تکفر صدقتی عنه سیاته والله اعلم **باب** ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاته (قوله صلی الله علیه وسلم اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلثة الا من صدقة جاریة او علم ینتفع به او ولد صالح یدعو له) قال العلماء معنی الحدیث ان عمل المیت ینقطع بموته وینقطع تجدد الثواب له الا فی هذه الاشیاء الثلثة لکونه کان سببها فان الولد من کسبه وکذلک العلم الذی خلفه من تعلیم او تصنیف وکذلک الصدقة الجاریة وهی الوقف وفیه فضیلة الزواج لرجاء ولد صالح وقد سبق بیان اختلاف احوال الناس فیه واوضحنا ذلک فی کتاب النکاح وفیه دلیل لصحة اصل الوقف وعظیم ثوابه وبیان فضیلة العلم والحث علی الاستکثار منه والترغیب فی توریثه بالتعلیم والتصنیف والایضاح وانه ینبغی ان یختار من العلوم الانفع فالانفع وفیه ان الدعاء یصل ثوابه الی المیت وکذلک الصدقة وهما مجمع علیهما وکذلک قضاء الدین کما سبق واما الحج فیجزی عن المیت عند الشافعی وموافقیه وهذا داخل فی قضاء الدین ان کان حجا واجبا وان کان تطوعا وصی به فهو من باب الوصایا واما اذا مات وعلیه صیام فالصحیح ان الولی یصوم عنه ولان یطعم عنه وسبقت المسئلة فی کتاب الصیام واما قراءة القرآن وجعل ثوابها للمیت والصلوة عنه ونحوها فمذهب الشافعی والجمهور انها لا یلحق المیت وفیها خلاف وسبق ایضاحه فی اول هذا الشرح فی شرح مقدمة صحیح مسلم **باب** الوقف (قوله اصاب عمر ارضا بخیبر فاتی النبی صلی الله علیه وسلم یستامره فیها فقال یا رسول الله انی اصبت ارضا بخیبر لم اصب مالا قط هو انفس عندی منه فما تامرنی به قال ان شئت حبست اصلها وتصدقت بها فتصدق عمر انه لا یباع اصلها ولا یتاع ولا یورث ولا یوهب قال فتصدق عمر فی الفقراء وفی القربی وفی الرقاب وفی سبیل الله وابن السبیل

حدثنا يحيى بن يحيى التميمي قال انا عبد الرحمن بن مهدي عن مالك بن مغول عن طلحة بن مصرف قال سالت عبد الله بن ابي اوفى هل اوصى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا قلت فلم كتب على المسلمين الوصية او فلم امروا بالوصية قال اوصى بكتاب الله تعالى وحدثناه ابو بكر بن ابي شيبة قال نا وكيع ح قال وثنا ابن نمير قال نا ابي كلاهما عن مالك بن مغول بهذا الاسناد مثله غير ان في حديث وكيع قلت فكيف امر الناس بالوصية وفي حديث ابن نمير قلت كيف كتب على المسلمين الوصية وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا عبد الله بن نمير و ابو معوية عن الاعمش ح قال وثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال نا ابي وابو معاوية قالا نا الاعمش عن ابي وائل عن مسروق عن عائشة قالت ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم دينارا ولا درهما ولا شاة ولا بعيرا ولا اوصى بشئ وحدثنا زهير بن حرب وعثمان بن ابي شيبة واسحاق بن ابراهيم كلهم عن جرير ح قال وثنا علي بن خشرم قال انا عيسى وهو ابن يونس جميعا عن الاعمش بهذا الاسناد مثله وحدثنا يحيى بن يحيى وابو بكر ابن ابي شيبة واللفظ ليحيى قالا انا اسماعيل بن علية عن ابن عون عن ابراهيم عن الاسود بن يزيد قال ذكروا عند عائشة ان عليا كان وصيا فقالت متى اوصى اليه فقد كنت مسندته الى صدري او قالت حجري فدعا بالطست فلقد انخنث في حجري وما شعرت انه مات فمتى اوصى اليه حدثنا سعيد بن منصور وقتيبة بن سعيد وابو بكر بن ابي شيبة وعمرو الناقد واللفظ لسعيد قالوا نا سفيان عن سليمان الاحول عن سعيد بن جبير قال قال ابن عباس يوم الخميس وما يوم الخميس ثم بكى حتى بل دمعه الحصى فقلت يا ابا عباس (ابن عباس) وما يوم الخميس قال اشتد برسول الله صلى الله عليه وسلم وجعه فقال ائتوني اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعدي فتنازعوا وما ينبغي عند نبي تنازع وقالوا ما شانه اهجر استفهموه قال

باب ترك الوصية لمن ليس له شئ يوصي فيه

كنية ابن عباس

والضيف لا جناح على من وليها ان ياكل منه بالمعروف او يطعم صديقا غير متمول فيه وفي رواية غير متاثل مالا اما قوله هو انفس فمعناه اجود والنفيس الجيد وقد نفس بفتح النون وضم الفاء نفاسة واسم هذا المال الذي وقفه عمر ثمغ بثاء مثلثة مفتوحة ثم ميم ساكنة ثم غين معجمة واما قوله غير متاثل فمعناه غير جامع وكل شئ له اصل قديم او جمع حتى يصير له اصل فهو مؤثل ومنه مجد مؤثل اي قديم واثلة الشئ اصله وفي هذا الحديث دليل على صحة اصل الوقف وانه مخالف لسوائب الجاهلية وهذا مذهبنا ومذهب الجماهير ويدل عليه ايضا اجماع المسلمين على صحة وقف المساجد والسقايات وفيه ان الوقف لا يباع ولا يوهب ولا يورث انما يتبع فيه شرط الواقف وفيه صحة شروط الواقف وفيه فضيلة الوقف وهي الصدقة الجارية وفيه فضيلة الانفاق مما يحسب وفيه فضيلة ظاهرة لعمر رض وفيه مشاورة اهل الفضل والصلاح في الامور وطرق الخير وفيه ان خيبر فتحت عنوة وان الغانمين ملكوها واقتسموها واستقرت املاكهم على حصصهم ونفذت تصرفاتهم فيها وفيه فضيلة صلة الارحام والوقف عليهم واما قوله ياكل منها بالمعروف فمعناه ياكل المعتاد ولا يتجاوزه والله اعلم باب ترك الوصية لمن ليس له شئ يوصي فيه (قوله عن طلحة بن مصرف) هو بضم الميم وفتح الصاد وكسر الراء المشددة وحكي فتح الراء والصواب المشهور كسرها (قوله سالت عبد الله بن ابي اوفى هل اوصى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا قلت فلم كتب على المسلمين الوصية او فلم امروا بالوصية قال اوصى بكتاب الله تع وفي رواية عائشة رض ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم دينارا ولا درهما ولا شاة ولا بعيرا ولا اوصى به وفي رواية قال ذكروا عند عائشة رض ان عليا رض كان وصيا فقالت متى اوصى اليه فقد كنت مسندته الى صدري او قالت حجري فدعا بالطست فلقد انخنث في حجري وما شعرت انه مات فمتى اوصى) اما قولها انخنث فمعناه مال وسقط واما حجر الانسان وهو حجر ثوبه فبفتح الحاء وكسرها واما قوله لم يوص فمعناه لم يوص بثلث ماله ولا غيره اذ لم يكن له مال ولا اوصى الى علي رض ولا الى غيره خلاف ما تزعمه الشيعة واما الارض التي كانت له صلى الله عليه وسلم بخيبر وفدك فقد سبلها صلى الله عليه وسلم في حيوته ونجز الصدقة بها على المسلمين واما الاحاديث الصحيحة في وصيته صلى الله عليه وسلم بكتاب الله ووصيته باهل بيته ووصيته باخراج المشركين من جزيرة العرب و باجازة الوفد فليست مرادة بقوله لم يوص انما المراد به ما قدمناه وهو كان مقصود السائل عن الوصية فلا مناقضة بين الاحاديث وقوله اوصى بكتاب الله اي بالعمل بما فيه وقد قال الله تع ما فرطنا في الكتاب من شئ ومعناه ان من الاشياء ما يعلم منه نصا ومنها ما يحصل بالاستنباط واما قول السائل فلم كتب على المسلمين الوصية فمراده قوله تع كتب عليكم اذا حضر احدكم الموت ان ترك خيرا الوصية وهذه الآية منسوخة عند الجمهور ويحتمل ان السائل اراد بكتب الوصية الندب اليها والله اعلم (قوله عن ابن عباس يوم الخميس وما يوم الخميس) معناه تفخيم امره في الشدة والمكروه فيما يعتقده ابن عباس وهو امتناع الكتاب ولهذا قال ابن عباس ان الرزية كل الرزية ما حال بين رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين ان يكتب هذا الكتاب هذا مراد ابن عباس وان كان الصواب ترك الكتاب كما سنذكره ان شاء الله تع (قوله صلى الله عليه وسلم حين اشتد وجعه ائتوني بالكتف والدواة او اللوح والدواة اكتب لكم كتابا لن تضلوا بعده ابدا فقالوا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يهجر وفي رواية فقال عمر رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد غلب عليه الوجع وعندكم القرآن حسبنا كتاب الله فاختلف اهل البيت فاختصموا ثم ذكر ان بعضهم اراد الكتاب وبعضهم وافق عمر وانه لما اكثروا اللغو والاختلاف قال النبي صلى الله عليه وسلم قوموا) اعلم ان النبي صلى الله عليه وسلم معصوم من الكذب ومن تغيير شئ من الاحكام الشرعية في حال صحته وحال مرضه ومعصوم من ترك بيان ما امر ببيانه وتبليغ ما اوجب الله تع عليه تبليغه وليس هو معصوما من الامراض والاسقام العارضة للاجسام ونحوها مما لا نقص فيه لمنزلته ولا فساد لما تمهد من شريعته وقد سحر صلى الله عليه وسلم حتى صار يخيل اليه انه فعل الشئ ولم يكن فعله ولم يصدر منه صلى الله عليه وسلم في هذا الحال كلام في الاحكام مخالف لما سبق من الاحكام التي قررها فاذا علمت ما ذكرناه فقد اختلف العلماء في الكتاب الذي هم النبي صلى الله عليه وسلم به فقيل اراد ان ينص على الخلافة في انسان معين لئلا يقع نزاع وفتن وقيل اراد كتابا يبين فيه مهمات الاحكام ملخصة ليرتفع النزاع فيها ويحصل الاتفاق على المنصوص عليه وكان النبي صلى الله عليه وسلم هم بالكتاب حين ظهر له انه مصلحة او اوحي اليه بذلك ثم ظهر ان المصلحة تركه او اوحي اليه بذلك ونسخ ذلك الامر الاول واما كلام عمر رض فقد اتفق العلماء المتكلمون في شرح الحديث على انه من دلائل فقه عمر وفضائله ودقيق نظره لانه خشي ان يكتب النبي صلى الله عليه وسلم امورا ربما عجزوا عنها واستحقوا العقوبة عليها لانها منصوصة لا مجال للاجتهاد فيها فقال عمر حسبنا كتاب الله لقوله تع ما فرطنا في الكتاب من شئ وقوله تع اليوم اكملت لكم دينكم فعلم ان الله تع اكمل دينه فامن الضلال على الامة واراد الترفيه على رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان عمر افقه من ابن عباس وموافقيه قال الامام الحافظ ابو بكر البيهقي في اواخر كتابه دلائل النبوة انما قصد عمر التخفيف على رسول الله صلى الله عليه وسلم حين غلبه الوجع ولو كان مراده صلى الله عليه وسلم ان يكتب ما لا يستغنون عنه لم يتركه لاختلافهم ولا لغيره لقوله تع بلغ ما انزل اليك كما لم يترك تبليغ غير ذلك لمخالفة من خالفه ومعاداة من عاداه وكما امر في ذلك الحال باخراج اليهود من جزيرة العرب وغير ذلك مما ذكره في الحديث قال البيهقي وقد حكى سفين بن عيينة من اهل العلم قبله انه صلى الله عليه وسلم اراد ان يكتب استخلاف ابي بكر ثم ترك ذلك اعتمادا على ما علمه من تقدير الله تعالى ذلك كما هم بالكتاب في اول مرضه حين قال وا راساه ثم ترك الكتاب وقال يابى الله والمؤمنون الا ابا بكر ثم نبه امته على استخلاف ابي بكر رض بتقديمه اياه في الصلوة قال البيهقي وان كان المراد بيان احكام الدين ورفع الخلاف فيها فقد علم عمر حصول ذلك لقوله تعالى اليوم اكملت لكم دينكم وعلم انه لا تقع واقعة الى يوم القيمة الا وفي الكتاب والسنة بيانها نصا او دلالة وفي تكلف النبي صلى الله عليه وسلم في مرضه مع شدة وجعه كتابة ذلك مشقة ورأى عمر الاقتصار على ما سبق بيانه اياه نصا او دلالة تخفيفا عليه ولئلا ينسد باب الاجتهاد على اهل العلم والاستنباط والحاق الفروع بالاصول

دعونی فالذی انا فیه خیر اوصیکم بثلاث اخرجوا المشرکین من جزیرة العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزهم قال وسکت عن الثالثة او قالها فانسیتها
قال ابو اسحاق نا الحسن بن بشر نا سفین بهذا الحدیث **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم انا وکیع عن مالک بن مغول عن طلحة بن مصرف عن سعید بن جبیر عن ابن
عباس انه قال یوم الخمیس وما یوم الخمیس ثم جعل تسیل دموعه حتی رایت علی خدیه کانها نظام اللؤلؤ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ائتونی بالکتف و
الدواة او اللوح والدواة اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعده ابدا فقالوا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یهجر **حدثنی** محمد بن رافع وعبد بن حمید قال
عبد انا وقال ابن رافع نا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس قال لما حضر رسول الله صلی الله علیه وسلم
وفی البیت رجال فیهم عمر بن الخطاب قال النبی صلی الله علیه وسلم هلم اکتب لکم کتابا لا تضلون بعده فقال عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد
غلب علیه الوجع وعندکم القرآن حسبنا کتاب الله فاختلف اهل البیت فاختصموا منهم من یقول قربوا یکتب لکم رسول الله صلی الله علیه وسلم کتابا
لن تضلوا بعده ومنهم من یقول ما قال عمر فلما اکثروا اللغو والاختلاف عند رسول الله صلی الله علیه وسلم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قوموا قال
عبید الله فکان ابن عباس یقول ان الرزیة کل الرزیة ما حال بین رسول الله صلی الله علیه وسلم وبین ان یکتب لهم ذلک الکتاب من اختلافهم ولغطهم

بالاصول وقد کان سبق قوله صلی الله علیه وسلم اذا اجتهد الحاکم فاصاب فله اجران واذا اجتهد فاخطأ فله اجر وهذا دلیل علی انه وکل بعض الاحکام الی اجتهاد العلماء وجعل لهم الاجر علی الاجتهاد وفرای
عمر الصواب ترکهم علی هذه الجملة لما فهم من فضیلة العلماء بالاجتهاد مع التخفیف عن النبی صلی الله علیه وسلم وفی ترکه صلی الله علیه وسلم الانکار علی عمر دلیل علی استصوابه قال الخطابی ولا یجوز ان یحمل قول عمر علی انه توهم الغلط علی
رسول الله صلی الله علیه وسلم او ظن به غیر ذلک مما لا یلیق به بحال لکنه لما رای ما غلب علی رسول الله صلی الله علیه وسلم من الوجع وقرب الوفاة مع ما اعتراه من الکرب خاف ان یکون ذلک القول مما یقوله المریض
مما لا عزیمة له فیه فیجد المنافقون بذلک سبیلا الی الکلام فی الدین وقد کان اصحابه صلی الله علیه وسلم یراجعونه فی بعض الامور قبل ان یجزم فیها بتحتیم کما راجعوه یوم الحدیبیة فی الخلاف وفی کتاب
الصلح بینه وبین قریش فاما اذا امر بالشئ امر عزیمة فلا یراجعه فیه احد منهم قال واکثر العلماء علی انه یجوز علیه الخطأ فیما لم ینزل علیه وحی وقد اجمعوا کلهم علی انه لا یقر علیه قال ومعلوم انه صلی الله علیه وسلم
وان کان الله تعالی قد رفع درجته فوق الخلق کلهم فلم ینزهه عن سمات الحدث والعوارض البشریة وقد سهی فی الصلوة فلا ینکران یظن به حدوث بعض هذه الامور فی مرضه فیتوقف فی مثل
هذا الحال حتی یتبین حقیقته فلهذه المعانی وشبهها راجعه عمر رض قال الخطابی وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال اختلاف امتی رحمة فاستصوب عمر ما قاله قال وقد اعترض علی هذا الحدیث
اختلاف امتی رحمة رجلان احدهما مغموس علیه فی دینه وهو عمرو بن بحر الجاحظ والآخر معروف بالسخف والخلاعة وهو اسحق بن ابراهیم الموصلی فانه لما وضع کتابه فی الاغانی واسمعه فی تلک
الاباطیل لم یرض بما تزود من اثمها حتی صدر کتابه بذم اصحاب الحدیث وزعم انهم یروون ما لا یدرون وقال هو والجاحظ لو کان الاختلاف رحمة لکان الاتفاق عذابا ثم زعم انه انما کان
اختلاف الامة رحمة فی زمن النبی صلی الله علیه وسلم خاصة فاذا اختلفوا سالوه فبین لهم والجواب عن هذا الاعتراض الفاسد انه لا یلزم من کون الشئ رحمة ان یکون ضده عذابا ولا یلزم هذا ولم یذکره
الا جاهل او متجاهل وقد قال الله تعالی ومن رحمته جعل لکم اللیل والنهار لتسکنوا فیه فشمل اللیل رحمة ولم یلزم من ذلک ان یکون النهار عذابا وهو ظاهر لا اشکال فیه قال الخطابی والاختلاف فی الدین
ثلثة اقسام احدها فی اثبات الصانع ووحدانیته وانکار ذلک کفر والثانی فی صفاته ومشیته وانکارها بدعة والثالث فی احکام الفروع المحتملة وجوها فهذا جعل الله تعالی رحمة وکرامة للعلماء وهو المراد
بحدیث اختلاف امتی رحمة هذا آخر کلام الخطابی رحمه الله قال المازری ان قیل کیف جاز للصحابة الاختلاف فی هذا الکتاب مع قوله صلی الله علیه وسلم ائتونی اکتب وکیف عصوه فی امره فالجواب انه لا
خلاف ان الاوامر تقارنها قرائن تنقلها من الندب الی الوجوب عند من قال اصلها للندب ومن الوجوب الی الندب عند من قال اصلها للوجوب وتنقل القرائن ایضا صیغة افعل الی الاباحة والی التخییر والی غیر ذلک
من ضروب المعانی فلعله ظهر منه صلی الله علیه وسلم من القرائن ما دل علی انه لم یوجب ذلک علیهم بل جعله الی اختیارهم فاختلف اختیارهم بحسب اجتهادهم وهو دلیل علی رجوعهم الی الاجتهاد فی الشرعیات فادی
عمر اجتهاده الی الامتناع من هذا ولعله اعتقد ان ذلک صدر منه صلی الله علیه وسلم من غیر قصد جازم وهو المراد بقولهم هجر وبقول عمر غلب علیه الوجع وما قارنه من القرائن الدالة علی ذلک علی نحو ما کانوا یعهدونه
من اصوله صلی الله علیه وسلم فی تبلیغ الشریعة وانه بجری مجری غیره من طرق التبلیغ المعتادة منه صلی الله علیه وسلم فظهر ذلک لعمر دون غیره فخالفوه ولعل عمر خاف ان المنافقین قد ینظرون الی الفتح فیما اشتهر من قواعد
الاسلام وبلغه صلی الله علیه وسلم الناس کما یکتب فی خلوة وآحاد ویضیفون الیه ما یشینه ویشین به علی الذین فی قلوبهم مرض ولهذا قال عندکم القرآن حسبنا کتاب الله وقال القاضی عیاض وقوله اهجر رسول الله صلی الله
علیه وسلم کذا هو فی صحیح مسلم وغیره اهجر علی الاستفهام وهو اصح من روایة من روی هجر وهجر لان هذا کله لا یصح منه صلی الله علیه وسلم لان معنی هجر هذی وانما جاء هذا من قاله مستفهما لا للانکار علی من قال لا تکتبوا
ای لا تشکوا امر رسول الله صلی الله علیه وسلم وتجعلوه کامر من یهجر فی کلامه لانه صلی الله علیه وسلم لا یهجر وان صحت الروایات الاخر کانت خطأ من قالها قالها بغیر تحقیق بل لما اصابه من الحیرة والدهشة لعظیم
ما شهده من النبی صلی الله علیه وسلم من هذه الحال الدالة علی وفاته وعظیم المصاب به وخوف الفتن والضلال بعده واجری الهجر مجری شدة الوجع وقول عمر حسبنا کتاب الله رد علی من نازعه لا علی امر النبی صلی الله علیه وسلم
والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم دعونی فالذی انا فیه خیر) معناه دعونی من النزاع واللغط الذی شرعتم فیه فالذی انا فیه من مراقبة الله تعالی والتاهب للقائه والفکر فی ذلک ونحوه افضل مما انتم فیه (قوله صلی الله علیه
وسلم اخرجوا المشرکین من جزیرة العرب) قال ابو عبید قال الاصمعی جزیرة العرب ما بین اقصی عدن الیمن الی ریف العراق فی الطول واما فی العرض فمن جدة وما والاها الی اطراف الشام وقال ابو عبید ذهبی ما بین
حفر ابی موسی الی اقصی الیمن فی الطول واما فی العرض فما بین رمل یبرین الی منقطع السماوة قوله حفر ابی موسی هو بفتح الحاء المهملة وفتح الفاء ایضا قالوا وسمیت جزیرة لاحاطة البحار بها من نواحیها وانقطاعها
عن المیاه العظیمة وأصل الجزر فی اللغة القطع واضیفت الی العرب لانها الارض التی کانت بایدیهم قبل الاسلام ودیارهم التی هی اوطانهم واوطان اسلافهم وحکی الهروی عن مالک ان جزیرة العرب
هی المدینة والصحیح المعروف عن مالک انها مکة والمدینة والیمامة والیمن واخذ بهذا الحدیث مالک والشافعی وغیرهما من العلماء فاوجبوا اخراج الکفار من جزیرة العرب قالوا ولا یجوز تمکینهم من سکناها ولکن الشافعی
خص هذا الحکم ببعض جزیرة العرب وهو الحجاز وهو عنده مکة والمدینة والیمامة واعمالها دون الیمن وغیره مما هو من جزیرة العرب بدلیل آخر مشهور فی کتبه وکتب اصحابه قال العلماء فلا یمنع الکفار من التردد مسافرین فی
الحجاز ولا یمکنون من الاقامة فیه اکثر من ثلاثة ایام قال الشافعی وهو اتفقوا الا مکة وحرمها فلا یجوز تمکین کافر من دخوله بحال فان دخله فی خفیة وجب اخراجه فان مات ودفن فیه نبش واخرج ما لم یتغیر هذا مذهب الشافعی وجماهیر
الفقهاء وجوز ابو حنیفة دخولهم الحرم وحجة الجماهیر قول الله تعالی انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزهم) قال العلماء هذا امر منه صلی الله علیه وسلم باجازة
الوفود وضیافتهم واکرامهم تطییبا لنفوسهم وترغیبا لغیرهم من المؤلفة وحوهم واعانته لهم علی سفرهم قال القاضی عیاض قال العلماء سواء کان الوفد مسلمین او کفارا لان الکافر انما یفد غالبا فیما یتعلق بمصالحنا و
مصالحهم (قوله وسکت عن الثالثة او قالها فانسیتها) اسکت ابن عباس والناسی سعید بن جبیر قال المهلب الثالثة هی تجهیز جیش اسامة رض قال القاضی عیاض وتکمل انها قوله صلی الله علیه وسلم لا تتخذوا
قبری وثنا یعبد فقد ذکر مالک فی الموطا معناه مع اجلاء الیهود من حدیث عمر رض وفی هذا الحدیث فوائد سوی ما ذکرناه منها جواز کتابة العلم وقد سبق بیان هذه المسئلة مرات وذکرنا انه جاء فیها حدیثان مختلفان وان السلف
اختلفوا فیها ثم اجمع من بعدهم علی جوازها وبینا تاویل حدیث المنع ومنها جواز استعمال المجاز لقوله صلی الله علیه وسلم الکتب لکم ای آمر بالکتابة ومنها ان الامر المرض ونحوها لا التماس النبوة ولا تدل علی سوء الحال (قوله

قال ابو اسحق ابراهیم حدثنا الحسن بن بشر نا سفین بهذا الحدیث) معناه ان ابا اسحق صاحب مسلم ساوی مسلما فی روایة هذا الحدیث عن واحد عن سفین بن عیینة فحذا هذا الحدیث

كتاب النذر

حدثنا يحيى بن يحيى التميمي ومحمد بن رمح بن المهاجر قالا نا الليث ح قال وثنا قتيبة بن سعيد قال نا ليث عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس انه قال استفتى سعد بن عبادة رسول الله صلى الله عليه وسلم في نذر كان على امه توفيت قبل ان تقضيه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقضه عنها حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك ح قال وثنا ابو بكر بن ابي شيبة وعمرو الناقد واسحاق بن ابراهيم عن ابن عيينة ح قال وحدثني حرملة بن يحيى قال انا ابن وهب قال اخبرني يونس ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهيم وعبد بن حميد قالا انا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر ح قال وحدثنا عثمان بن ابي شيبة قال نا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عن بكر بن وائل كلهم عن الزهري باسناد الليث ومعنى حديثه وحدثني زهير بن حرب واسحاق بن ابراهيم قال اسحاق انا وقال زهير نا جرير عن منصور عن عبد الله بن مرة عن عبد الله بن عمر قال اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما ينهانا عن النذر ويقول انه لا يرد شيئا وانما يستخرج به من الشحيح وحدثنا محمد بن يحيى قال نا يزيد بن ابي حكيم عن سفيان عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال النذر لا يقدم شيئا ولا يؤخره وانما يستخرج به من البخيل وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا غندر عن شعبة ح قال وحدثنا محمد بن مثنى وابن بشار واللفظ لابن مثنى قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن منصور عن عبد الله بن مرة عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن النذر وقال انه لا ياتي بخير وانما يستخرج به من البخيل حدثني محمد بن رافع قال نا يحيى بن آدم قال نا مفضل ح قال وحدثنا ابن مثنى وابن بشار قالا نا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان كلاهما عن منصور بهذا الاسناد نحو حديث جرير وحدثنا قتيبة بن سعيد قال نا عبد العزيز يعني الدراوردي عن العلاء عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تنذروا فان النذر لا يغني من القدر شيئا وانما يستخرج به من البخيل وحدثنا محمد بن مثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت العلاء يحدث عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن النذر وقال انه لا يرد من القدر وانما يستخرج به من البخيل وحدثنا يحيى بن ايوب وقتيبة بن سعيد وعلي بن حجر قالوا نا اسماعيل وهو ابن جعفر عن عمرو وهو ابن ابي عمرو عن عبد الرحمن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان النذر لا يقرب من ابن آدم شيئا لم يكن الله عز وجل قدره له ولكن النذر يوافق القدر فيخرج بذلك من البخيل ما لم يكن البخيل يريد ان يخرج حدثنا قتيبة بن سعيد قال نا يعقوب يعني ابن عبد الرحمن القاري وعبد العزيز يعني الدراوردي كلاهما عن عمرو بن ابي عمرو بهذا الاسناد مثله وحدثني زهير بن حرب وعلي بن حجر السعدي واللفظ لزهير قالا نا اسماعيل بن ابراهيم قال نا ايوب عن ابي قلابة عن ابي المهلب عن عمران بن حصين قال كانت ثقيف حلفاء لبني عقيل فاسرت ثقيف رجلين من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم واسر اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا من بني عقيل واصابوا معه العضباء فاتى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في الوثاق قال يا محمد فاتاه فقال ما شانك قال بم اخذتني وبم اخذت سابقة الحاج قال اعظاما لذلك اخذتك بجريرة حلفائك ثقيف ثم انصرف عنه فناداه فقال يا محمد يا محمد وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم رحيما رقيقا فرجع اليه فقال ما شانك قال اني مسلم قال لو قلتها وانت تملك امرك افلحت كل الفلاح

فقال فقال بما بما فقال

لابي اسحق برجل (قوله من اختلافهم ولغطهم) هو بفتح الغين واسكانها والله اعلم كتاب النذر (قوله استفتى سعد بن عبادة رسول الله صلى الله عليه وسلم في نذر كان على امه توفيت قبل ان تقضيه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقضه عنها) اجمع المسلمون على صحة النذر ووجوب الوفاء به اذا كان الملتزم طاعة فان نذر معصية او مباحا كدخول السوق لم ينعقد نذره ولا كفارة عليه عندنا وبه قال جمهور العلماء وقال احمد وطائفة فيه كفارة يمين وقوله صلى الله عليه وسلم فاقضه عنها دليل لقضاء الحقوق الواجبة على الميت فاما الحقوق المالية فمجمع عليها واما البدنية ففيها خلاف قدمناه في مواضع من هذا الكتاب ثم مذهب الشافعي وطائفة ان الحقوق المالية الواجبة على الميت من زكوة وكفارة ونذر يجب قضاؤها سواء اوصى بها ام لا كديون الآدمي وقال مالك وابو حنيفة واصحابهما لا يجب قضاء شيء من ذلك الا ان يوصي ولاصحاب مالك خلاف في الزكوة اذا لم يوص بها والله اعلم قال القاضي عياض واختلفوا في نذر ام سعد هذا فقيل كان نذرا مطلقا وقيل كان صوما وقيل كان عتقا وقيل صدقة واستدل كل قائل باحاديث جاءت في قصة ام سعد قال القاضي ويحتمل ان النذر كان غير ما ورد في تلك الاحاديث قال والاظهر انه كان نذرا في المال او نذرا مبهما ويعضده ما رواه الدارقطني من حديث مالك فقال له يعني النبي صلى الله عليه وسلم اسق عنها الماء واما احاديث الصوم عنها فقد علله اهل الصنعة للاختلاف بين رواته في سنده ومتنه وكثرة اضطرابه واما رواية من روى افاعتق عنها فموافقة ايضا لان العتق من الاموال وليس فيه قطع بانه كان عليها عتق والله اعلم واعلم ان مذهبنا ومذهب الجمهور ان الوارث لا يلزمه قضاء النذر الواجب على الميت اذا كان غير مالي ولا اذا كان ماليا ولم يخلف تركة لكن يستحب له ذلك وقال اهل الظاهر يلزمه ذلك لحديث سعد هذا ودليلنا ان الوارث لم يلتزمه فلا يلزم وحديث سعد يحتمل انه قضاه من تركتها او تبرع به وليس في الحديث تصريح بالزامه ذلك والله اعلم (قوله اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما ينهانا عن النذر ويقول انه لا يرد شيئا وانما يستخرج به من الشحيح وفي رواية عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن النذر وقال انه لا ياتي بخير وانما يستخرج به من البخيل وفي رواية ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تنذروا فان النذر لا يغني من القدر شيئا وانما يستخرج به من البخيل وفي رواية ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن النذر وقال انه لا يرد من القدر شيئا قال المازري يحتمل ان يكون سبب النهي عن النذر كون الناذر يصير ملتزما له فياتي به تكلفا بغير نشاط قال ويحتمل ان يكون سببه كونه ياتي بالقربة التي التزمها في نذره على صورة المعاوضة للامر الذي طلبه فينقص اجره وشان العبادة ان تكون متمحضة لله تعالى قال القاضي عياض ويحتمل ان النهي لكونه قد يظن بعض الجهلة ان النذر يرد القدر ويمنع من حصول المقدر فنهى عنه خوفا من جاهل يعتقد ذلك وسياق الحديث يؤيد هذا والله اعلم واما قوله صلى الله عليه وسلم انه لا ياتي بخير فمعناه انه لا يرد شيئا من القدر كما بينه في الروايات الباقية واما قوله صلى الله عليه وسلم يستخرج به من البخيل فمعناه انه لا ياتي بهذه القربة تطوعا محضا مبتدأ وانما ياتي بها في مقابلة شفاء المريض وغيره مما تعلق النذر عليه ويقال نذر ينذر وينذر بكسر الذال في المضارع وضمها لغتان (قوله عن ابي المهلب) هو بضم الميم وفتح الهاء واللام المشددة اسمه عبد الرحمن بن عمرو وقيل معاوية بن عمرو وقيل عمرو بن معاوية وقيل النضر بن عمرو الجرمي البصري والله اعلم (قوله سابقة الحاج) يعني ناقته العضباء وسبق في كتاب الحج بيان العضباء والقصوى والجدعاء وهل هن ثلاث ام واحدة (قوله صلى الله عليه وسلم اخذتك بجريرة حلفائك) اي بجنايتهم (قوله صلى الله عليه وسلم للاسير حين قال اني مسلم لو قلتها وانت تملك امرك افلحت كل الفلاح الى قوله ففدي بالرجلين) معناه لو قلت كلمة الاسلام قبل الاسر حين كنت مالك امرك افلحت كل الفلاح لانه لا يجوز اسرك لو اسلمت

له من هذا القول في صفحة ۴۳

ثم انصرف فناداه فقال يا محمد يا محمد فاتاه فقال ما شانك قال انى جائع فاطعمنى وظمآن فاسقنى قال هذه حاجتك فقدى بالرجلين قال واسرت امرأة من الانصار واصيبت العضباء فكانت المرأة فى الوثاق وكان القوم يريحون نعمهم بين يدى بيوتهم فانفلتت ذات ليلة من الوثاق فاتت الابل فجعلت اذا دنت من البعير رغا فتركه حتى تنتهى الى العضباء فلم ترغ قال وهى ناقة منوقة فقعدت فى عجز هاثم زجرتها فانطلقت ونذروا بها فطلبوها فاعجزتهم قال ونذرت لله عز وجل ان نجاها الله عليها لتنحرنها فلما قدمت المدينة راها الناس فقالوا العضباء ناقة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت انها نذرت ان نجاها الله عليها لتنحرنها فاتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكروا ذلك له فقال سبحان الله بئس ما جزتها نذرت لله ان نجاها الله عليها لتنحرنها لا وفاء لنذر فى معصية ولا فيما لا يملك العبد وفى رواية ابن حجر لا نذر فى معصية الله **وحدثنى** ابو الربيع العتكى قال نا حماد يعنى ابن زيد ح **وحدثنا** اسحق بن ابراهيم وابن ابى عمر عن عبد الوهاب الثقفى كلاهما عن ايوب بهذا الاسناد نحوه وفى حديث حماد قال كانت العضباء لرجل من بنى عقيل وكانت من سوابق الحاج وفى حديثهم ايضا فاتت على ناقة ذلول مجرسة وفى حديث الثقفى وهى ناقة مدربة **حدثنا** يحيى بن يحيى التميمى قال انا يزيد بن زريع عن حميد عن ثابت عن انس ح قال وحدثنا ابن ابى عمر واللفظ له قال نا مروان بن معاوية الفزارى قال نا حميد قال حدثنى ثابت عن انس ان النبى صلى الله عليه وسلم راى شيخا يهادى بين ابنيه فقال ما بال هذا قالوا نذر ان يمشى قال ان الله تعالى عن تعذيب هذا نفسه لغنى وامره ان يركب **وحدثنا** يحيى بن ايوب وقتيبة وابن حجر قالوا نا اسماعيل وهو ابن جعفر عن عمرو وهو ابن ابى عمرو عن عبد الرحمن الاعرج عن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم ادرك شيخا يمشى بين ابنيه يتوكأ عليهما فقال النبى صلى الله عليه وسلم ما شان هذا قال ابناه يا رسول الله كان عليه نذر فقال النبى صلى الله عليه وسلم اركب ايها الشيخ فان الله غنى عنك وعن نذرك وفى اللفظ لقتيبة وابن حجر **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا عبد العزيز يعنى الدراوردى عن عمرو بن ابى عمرو بهذا الاسناد مثله **حدثنا** زكريا بن يحيى بن صالح المصرى قال نا المفضل يعنى ابن فضالة قال حدثنى عبد الله بن عياش عن يزيد بن ابى حبيب عن ابى الخير عن عقبة بن عامر انه قال نذرت اختى ان تمشى الى بيت الله حافية فامرتنى ان استفتى لها رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستفتيته فقال لتمش ولتركب **وحدثنى** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا ابن جريج قال اخبرنى سعيد بن ابى ايوب ان يزيد بن ابى حبيب اخبره ان ابا الخير حدثه عن عقبة بن عامر الجهنى انه قال نذرت اختى فذكر بمثل حديث مفضل ولم يذكر فى الحديث حافية وزاد وكان ابو الخير لا يفارق عقبة **وحدثنيه** محمد بن حاتم وابن ابى خلف قالا نا روح بن عبادة قال نا ابن جريج قال اخبرنى يحيى بن ايوب ان يزيد بن ابى حبيب اخبره بهذا الاسناد مثل حديث عبد الرزاق **وحدثنى** هارون بن سعيد الايلى ويونس بن عبد الاعلى واحمد بن عيسى قال يونس انا وقال الاخران نا ابن وهب قال اخبرنى عمرو بن الحارث عن كعب بن علقمة عن عبد الرحمن بن شماسة عن ابى الخير عن عقبة بن عامر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كفارة النذر كفارة اليمين

قبل الاسر فكنت فزت بالاسلام والسلامة من الاسر ومن اغتنام مالك واما اذا اسلمت بعد الاسر فيسقط الخيار فى فكاك ويبقى الخيار بين الاسترقاق والمن والفداء وفى هذا جواز المفاداة وان اسلام الاسير لا يسقط حق الغانمين منه بخلاف ما لو اسلم قبل الاسر وليس فى هذا الحديث انه حين سلم وفادى به رجع الى دار الكفر ولو ثبت رجوعه الى دارهم وهو قادر على اظهار دينه لقوة شوكته عشيرته او نحو ذلك لم يجز هم ذلك فلا اشكال فى الحديث وقد استشكله المازرى وقال كيف يرد المسلم الى دار الكفر وهذا الاشكال باطل مردود بما ذكرته (قوله واسرت امرأة من الانصار) هى امرأة ابى ذر رضى الله عنه (قوله ناقة منوقة) هى بضم الميم وفتح النون والواو والمشددة اى مذللة (قوله ونذروا بها) هو بفتح النون وكسر الذال اى علموا (قوله صلى الله عليه وسلم لا وفاء لنذر فى معصية ولا فيما لا يملك العبد وفى رواية لا نذر فى معصية الله تعالى) فى هذا دليل على ان من نذر معصية كشرب الخمر ونحو ذلك فنذره باطل لا ينعقد ولا يلزمه كفارة يمين ولا غيرها وبهذا قال مالك والشافعى وابو حنيفة وداود وجمهور العلماء وقال احمد تجب كفارة اليمين للحديث المروى عن عمران بن الحصين وعن عائشة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا نذر فى معصية وكفارته كفارة يمين واحتج الجمهور بحديث عمران بن حصين المذكور فى الكتاب واما حديث كفارة يمين فضعيف باتفاق المحدثين واما قوله صلى الله عليه وسلم ولا فيما لا يملك العبد فهو محمول على ما اذا اضاف النذر الى معين لا يملكه بان قال ان شفى الله مريضى فلله على ان اعتق عبد فلان او التصدق بثوبه او بداره او نحو ذلك فاما اذا التزم فى الذمة شيئا لا يملكه فيصح نذره مثاله قال ان شفى الله مريضى فلله على عتق رقبة وهو فى ذلك الحال لا يملك رقبة ولا قيمتها فيصح نذره واذا شفى المريض ثبت العتق فى ذمته (قوله ناقة ذلول مجرسة وفى رواية مدربة) اما المجرسة فبضم الميم وفتح الجيم والراء المشددة واما المدربة فبفتح الدال المهملة وبالباء الموحدة والمجرسة والمدربة والمنوقة والذلول كلها بمعنى واحد وفى هذا الحديث جواز سفر المرأة وحدها بلا زوج ولا محرم ولا غيرهما اذا كان سفر ضرورة كالهجرة من دار الحرب الى دار الاسلام وكالهرب ممن يريد منها فاحشة ونحو ذلك والنهى عن سفرها وحدها محمول على غير الضرورة وفى هذا الحديث دلالة لمذهب الشافعى وموافقيه ان الكفار اذا غنموا مالا للمسلم لا يملكونه وقال ابو حنيفة واخرون يملكونه اذا احازوه الى دار الحرب وحجة الشافعى وموافقيه هذا الحديث وموضع الدلالة منه ظاهر والله اعلم (قوله ان النبى صلى الله عليه وسلم راى شيخا يهادى بين ابنيه فقال ما بال هذا قالوا نذر ان يمشى قال ان الله عز وجل عن تعذيب هذا نفسه لغنى وامره ان يركب وفى رواية يمشى بين ابنيه متوكئا عليهما وهو معنى يهادى وفى حديث عقبة بن عامر قال نذرت اختى ان تمشى الى بيت الله حافية فامرتنى ان استفتى لها رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستفتيته فقال لتمش ولتركب) اما الحديث الاول فمحمول على العاجز عن المشى فانه الركوب وعليه دم واما حديث اخت عقبة فمعناه تمشى فى وقت قدرتها على المشى وتركب اذا عجزت عن المشى او لحقتها مشقة ظاهرة فتركب وعليها دم وهذا الذى ذكرناه من وجوب الدم فى الصورتين هو ارجح القولين للشافعى وبه قال جماعة والقول الثانى لا دم عليه بل يستحب الدم واما المشى حافيا فلا يلزمه الحفا بل له لبس النعلين وقد جاء حديث اخت عقبة فى سنن ابى داود مبينا انها ركبت للعجز قال ان اختى نذرت ان تحج ماشية وانها لا تطيق ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله غنى عن مشى اختك فلتركب ولتهد بدنة (قوله صلى الله عليه وسلم كفارة النذر كفارة اليمين) اختلف العلماء فى المراد فحملة جمهورا صحابنا على نذر اللجاج وهو ان يقول انسان يريد الامتناع من كلام زيد مثلا ان كلمت زيدا مثلا فلله على حجة او غيرها فيكلمه فهو بالخيار بين كفارة يمين وبين ما التزمه هذا هو الصحيح فى مذهبنا وحمله مالك وكثيرون (والاكثرون على النذر المطلق كقوله على نذر وحمله احمد وبعض اصحابنا على نذر المعصية كمن نذر ان يشرب الخمر وحملة جماعة من فقهاء اصحاب الحديث على جميع انواع النذر وقالوا هو مخير فى جميع المنذورات بين الوفاء بما التزم

حدثنی ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح قال نا ابن وهب عن یونس ح قال وحدثنی حرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن سالم ابن عبد الله عن ابیه قال سمعت عمر بن الخطاب یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی ینهاکم ان تحلفوا بآبائکم قال عمر فوالله ما حلفت بها منذ سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی عنها ذاکرا ولا اثرا **حدثنی** عبد الملک بن شعیب بن اللیث قال حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل بن خالد ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید قالا انا عبد الرزاق قال انا معمر کلاهما عن الزهری بهذا الاسناد مثله غیر ان فی حدیث عقیل ما حلفت بها منذ سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی عنها ولا تکلمت بها ولم یقل ذاکرا ولا اثرا **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد وزهیر بن حرب قالوا انا سفیان بن عیینة عن الزهری عن سالم عن ابیه سمع النبی صلی الله علیه وسلم عمر وهو یحلف بابیه بمثل روایة یونس ومعمر **وحدثنا** قتیبة بن سعید قال نا اللیث ح قال وثنا محمد ابن رمح واللفظ له قال انا اللیث عن نافع عن عبد الله عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه ادرک عمر بن الخطاب فی رکب وعمر یحلف بابیه فناداهم رسول الله صلی الله علیه وسلم الا ان الله ینهاکم ان تحلفوا بآبائکم فمن کان حالفا فلیحلف بالله او لیصمت **وحدثنا** محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا ابی ح قال وحدثنا محمد بن مثنی قال نا یحیی وهو القطان عن عبید الله ح قال وحدثنی بشر بن هلال قال نا عبد الوارث قال نا ایوب ح قال وثنا ابو کریب قال نا ابو اسامة عن الولید بن کثیر ح قال ونا ابن ابی عمر قال نا سفیان عن اسماعیل بن امیة ح قال وحدثنا ابن رافع قال نا ابن ابی فدیک قال انا الضحاک وابن ابی ذئب ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وابن رافع عن عبد الرزاق عن ابن جریج قال اخبرنی عبد الکریم کل هؤلاء عن نافع عن ابن عمر بمثل هذه القصة عن النبی صلی الله علیه وسلم **وحدثنا** یحیی بن یحیی ویحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قال یحیی بن یحیی انا وقال الآخرون نا اسماعیل وهو ابن جعفر عن عبد الله بن دینار انه سمع ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان حالفا فلا یحلف الا بالله وکانت قریش تحلف بآبائها قال لا تحلفوا بآبائکم **حدثنی** ابو الطاهر قال انا ابن وهب عن یونس ح قال وحدثنی حرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی حمید بن عبد الرحمن بن عوف ان ابا هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حلف منکم فقال فی حلفه باللات فلیقل لا اله الا الله ومن قال لصاحبه تعال اقامرک فلیتصدق **وحدثنی** سوید بن سعید قال نا الولید بن مسلم عن الاوزاعی ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید قالا نا عبد الرزاق قال انا معمر کلاهما عن الزهری بهذا الاسناد وحدیث معمر مثل حدیث یونس غیر انه قال فلیتصدق بشیء وفی حدیث الاوزاعی من حلف باللات والعزی **قال** ابو الحسین مسلم هذا الحرف یعنی قوله تعال اقامرک فلیتصدق لا یرویه احد غیر الزهری قال وللزهری نحو من تسعین حرفا یرویه عن النبی صلی الله علیه وسلم لا یشارکه فیه احد باسانید جیاد **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عبد الاعلی عن هشام عن الحسن عن عبد الرحمن بن سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تحلفوا بالطواغی ولا بآبائکم **حدثنا** خلف بن هشام وقتیبة بن سعید ویحیی بن حبیب الحارثی واللفظ لخلف قالوا نا حماد بن زید عن غیلان بن جریر عن ابی بردة عن ابی موسی الاشعری

وبین کفارة یمین والله اعلم **کتاب الایمان باب** النهی عن الحلف بغیر الله تعالی (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان الله ینهاکم ان تحلفوا بآبائکم فمن کان حالفا فلیحلف بالله او لیصمت وفی روایة لا تحلفوا بالطواغی ولا بآبائکم **قال** العلماء الحکمة فی النهی عن الحلف بغیر الله تعالی ان الحلف یقتضی تعظیم المحلوف به وحقیقة العظمة مختصة بالله تعالی فلا یضاهی به غیره وقد جاء عن ابن عباس لان احلف بالله مائة مرة فآثم خیر من ان احلف بغیره فابره فان قیل الحدیث یخالف لقوله صلی الله علیه وسلم افلح وابیه ان صدق فجوابه ان هذه کلمة تجری علی اللسان لا تقصد بها الیمین فان قیل فقد اقسم الله تعالی بمخلوقاته کقوله تعالی والصافات والذاریات والطور والنجم فالجواب ان لله تعالی ان یقسم بما شاء من مخلوقاته تنبیها علی شرفه (**قوله** ما حلفت بها ذاکرا ولا آثرا معنی ذاکرا قائلا لها من قبل نفسی ولا آثرا بالمدای حاکیا لها عن غیری وفی هذا الحدیث اباحة الحلف بالله تعالی وصفاته کلها وهذا مجمع علیه وفیه النهی عن الحلف بغیر اسمائه سبحانه تعالی وصفاته وهو عند اصحابنا مکروه لیس بحرام (**قوله** صلی الله علیه وسلم من حلف منکم فقال فی حلفه باللات والعزی فلیقل لا اله الا الله) انما امر بقول لا اله الا الله لانه تعاطی تعظیم صورة الاصنام حین حلف بها قال اصحابنا اذا حلف باللات والعزی وغیرهما من الاصنام او قال ان فعلت کذا فانا یهودی او نصرانی او بری من الاسلام او بری من النبی صلی الله علیه وسلم او نحو ذلک لم ینعقد یمینه بل علیه ان یستغفر الله تعالی ویقول لا اله الا الله ولا کفارة علیه سواء فعلها او لا هذا مذهب الشافعی ومالک وجماهیر العلماء وقال ابو حنیفة تجب الکفارة فی کل ذلک الا فی قوله انا بتدع او بری من النبی صلی الله علیه وسلم او الیهودیة والنصرانیة والحج بان الله تعالی اوجب علی المظاهر الکفارة لانه منکر من القول وزور والحلف بهذه الاشیاء منکر وزور واجیب اصحابنا والجمهور بظاهر هذا الحدیث فانه صلی الله علیه وسلم انما امره بقول لا اله الا الله ولم یذکر کفارة ولان الاصل عدمها حتی یثبت فیها شرع وانما یسهم علی الظهار فینتقض بما استثنوه والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم ومن قال لصاحبه تعال اقامرک فلیتصدق) قال العلماء امر بالصدقة تکفیر الخطیئته فی کلامه بهذه المعصیة قال الخطابی معناه فلیتصدق بمقدار ما امر ان یقامر به والصواب الذی علیه المحققون وهو ظاهر الحدیث انه لا یخص بذلک المقدار بل یتصدق بما تیسر مما یطلق علیه اسم الصدقة ویؤیده روایة معمر التی ذکرها مسلم فلیتصدق بشیء قال القاضی ففی هذا الحدیث دلالة لمذهب الجمهور ان العزم علی المعصیة اذا استقر فی القلب کان ذنبا یکتب علیه بخلاف الخاطر الذی لا یستقر فی القلب وقد سبقت المسألة واضحة فی اول الکتاب (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا تحلفوا بالطواغی ولا بآبائکم) هذا الحدیث مثل الحدیث السابق فی النهی عن الحلف باللات والعزی قال اهل اللغة والغریب الطواغی هی الاصنام واحدها طاغیة ومنه هذه طاغیة دوس ای صنمهم ومعبودهم سمی باسم المصدر للطغیان الکفار بعبادته لانه سبب طغیانهم وکفرهم وکلما جاوز الحد فی تعظیم او غیره فقد طغی فالطغیان المجاوزة للحد ومنه قوله تعالی لما طغی الماء ای جاوز الحد وقیل سمی بذلک لان یکون المراد بالطواغی انهم من طغی فی الکفر وجاوز القدر المعتاد فی الشر وهم عظماؤهم وروی هذا الحدیث فی غیر مسلم لا تحلفوا بالطواغیت وهو جمع طاغوت وهو الصنم ویطلق علی الشیطان ایضا ویکون الطاغوت واحدا وجمعا ومذکرا ومؤنثا قال الله تعالی واجتنبوا الطاغوت ان یعبدوها وقال الله تعالی یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا به باب ندب من حلف یمینا فرای غیرها خیرا منها ان یاتی الذی هو خیر ویکفر عن یمینه (**قوله** صلی الله علیه وسلم ای والله ان شاء الله لا احلف علی یمین ثم اری خیرا منها الا کفرت عن یمینی واتیت الذی هو خیر وفی الحدیث الآخر من حلف علی یمین فرای غیرها خیرا منها فلیات الذی هو خیر ولیکفر عن یمینه وفی روایة اذا حلف احدکم علی الیمین فرای خیرا منها فلیکفرها ولیات الذی هو خیر) فی هذه الاحادیث دلالة علی ان من حلف علی فعل شیء او ترکه وکان الحنث خیرا من التمادی علی الیمین استحب له الحنث وتلزمه الکفارة وهذا متفق علیه واجمعوا علی انه لا تجب علیه الکفارة قبل الحنث وعلی انه یجوز تاخیرها عن الحنث وعلی انه لا یجوز تقدیمها علی الیمین واختلفوا فی جوازها بعد الیمین وقبل الحنث فجوزها مالک والاوزاعی والثوری والشافعی واربعة عشر صحابیا

قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رھط من الاشعریین نستحملہ فقال واللہ لا احملکم وما عندی ما احملکم علیہ قال فلبثنا ما شاء اللہ ثم اُتی بابل فامر لنا بثلاث ذود غُرّ الذری فلما انطلقنا قلنا او قال بعضنا لبعض لا یبارک اللہ لنا اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستحملہ فحلف ان لا یحملنا ثم حملنا فاتوہ فاخبروہ فقال ما انا حملتکم ولکن اللہ حملکم انی واللہ ان شاء اللہ لا احلف علی یمین ثم اری خیرا منہا الا کفرت عن یمینی واتیت الذی ھو خیر **حدثنا** عبد اللہ بن براد الاشعری ومحمد بن العلاء الھمدانی وتقاربا فی اللفظ قالا نا ابو اسامۃ عن برید عن ابی بردۃ عن ابی موسی قال ارسلنی اصحابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسالہ لہم الحملان اذ ھم معہ فی جیش العسرۃ وھی غزوۃ تبوک فقلت یا نبی اللہ ان اصحابی ارسلونی الیک لتحملھم فقال واللہ لا احملکم علی شیء ووافقتہ وھو غضبان ولا اشعر فرجعت حزینا من منع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن مخافۃ ان یکون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد وجد فی نفسہ علیّ فرجعت الی اصحابی فاخبرتھم الذی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم البث الا سویعۃ اذ سمعت بلالا ینادی ای عبد اللہ بن قیس فاجبتہ فقال اجب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعوک فلما اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خذ ھذین القرینین وھذین القرینین وھذین القرینین لستۃ ابعرۃ ابتاعھن حینئذ من سعد فانطلق بھن الی اصحابک فقل ان اللہ او قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحملکم علی ھؤلاء فارکبوھن قال ابو موسی فانطلقت الی اصحابی بھن فقلت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحملکم علی ھؤلاء ولکن واللہ لا ادعکم حتی ینطلق معی بعضکم الی من سمع مقالۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین سالتہ لکم ومنعہ فی اول مرۃ ثم اعطاءہ ایای بعد ذلک لا تظنوا انی حدثتکم شیئا لم یقلہ فقالوا لی واللہ انک عندنا لمصدق ولنفعلن ما اجبت فانطلق ابو موسی بنفر منھم حتی اتوا الذین سمعوا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومنعہ ایاھم ثم اعطاءھم بعد فحدثوھم بما حدثھم بہ ابو موسی سواء **حدثنی** ابو الربیع العتکی قال نا حماد یعنی ابن زید عن ایوب عن ابی قلابۃ وعن القاسم بن عاصم عن زھدم الجرمی قال ایوب وانا لحدیث القاسم احفظ منی لحدیث ابی قلابۃ قال کنا عند ابی موسی فدعا بمائدتہ وعلیہا لحم دجاج فدخل رجل من بنی تیم اللہ احمر شبیہ بالموالی فقال لہ ھلم فتلکأ فقال ھلم فانی قد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل منہ فقال الرجل انی رایتہ یاکل شیئا فقذرتہ فحلفت ان لا اطعمہ فقال ھلم احدثک عن ذلک انی اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رھط من الاشعریین نستحملہ فقال واللہ لا احملکم وما عندی ما احملکم علیہ فلبثنا ما شاء اللہ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنھب ابل فدعا بنا فامر لنا بخمس ذود غر الذری قال فلما انطلقنا قال بعضنا لبعض اغفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمینہ لا یبارک لنا فرجعنا الیہ فقلنا یا رسول اللہ انا اتیناک نستحملک وانک حلفت ان لا تحملنا ثم حملتنا افنسیت یا رسول اللہ قال انی واللہ ان شاء اللہ لا احلف علی یمین فاری غیرھا خیرا منہا الا اتیت الذی ھو خیر وتحللتہا فانطلقوا فانما حملکم اللہ عز وجل **وحدثنا** ابن ابی عمر قال نا عبد الوھاب الثقفی عن ایوب عن ابی قلابۃ والقاسم التمیمی عن زھدم الجرمی قال کان بین ھذا الحی من جرم وبین الاشعریین ود واخاء فکنا عند ابی موسی الاشعری فقرب الیہ طعام فیہ لحم دجاج فذکر نحوہ **وحدثنی** علی بن حجر السعدی واسحاق بن ابراھیم وابن نمیر عن اسماعیل بن علیۃ عن ایوب عن القاسم التمیمی عن زھدم الجرمی ح قال وثنا ابن ابی عمر قال نا سفین عن ایوب عن ابی قلابۃ التمیمی عن زھدم الجرمی ح قال وحدثنی ابو بکر بن اسحاق قال نا عفان بن مسلم قال نا وھیب قال نا ایوب عن ابی قلابۃ والقاسم عن زھدم الجرمی قال کنا عند ابی موسی واقتصوا جمیعا الحدیث بمعنی حدیث حماد بن زید **وحدثنا** شیبان بن فروخ قال نا الصعق یعنی ابن حزن قال نا مطر الوراق قال نا زھدم الجرمی قال دخلت علی ابی موسی وھو یاکل لحم الدجاج وساق الحدیث بنحو حدیثھم وزاد فیہ قال انی واللہ ما نسیتہا **وحدثنا** اسحاق بن ابراھیم قال انا جریر عن سلیمان التیمی عن ضریب بن نقیر القیسی عن زھدم عن ابی موسی الاشعری قال اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستحملہ فقال ما عندی ما احملکم واللہ ما احملکم ثم بعث الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثلاثۃ ذود بقع الذری فقلنا انا اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستحملہ فحلف ان لا یحملنا فاتیناہ فاخبرناہ فقال انی لا احلف علی یمین اری غیرھا خیرا منہا الا اتیت الذی ھو خیر

وجماعات من التابعین فھو قول جماھیر العلماء لکن قالوا یستحب کونہا بعد الحنث واستثنی الشافعی التکفیر بالصوم فقال لا یجوز قبل الحنث لانہ عبادۃ بدنیۃ فلا یجوز تقدیمہا علی وقتہا کالصلوۃ وصوم رمضان واما التکفیر بالمال فیجوز تقدیمہ کما یجوز تعجیل الزکوۃ واستثنی بعض اصحابنا حنث المعصیۃ فقال لا یجوز تقدیم کفارتہ لان فیہ اعانۃ علی المعصیۃ والجمہور علی اجزائہا کغیر المعصیۃ وقال ابو حنیفۃ واصحابہ واشہب المالکی لا یجوز تقدیم الکفارۃ علی الحنث بکل حال ودلیل الجمہور ظواہر ہذہ الاحادیث والقیاس علی تعجیل الزکوۃ (قولہ اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رھط من الاشعریین نستحملہ) ای نطلب منہ ما یحملنا من الابل ویحمل اثقالنا (قولہ فامر لنا بثلاث ذود غر الذری وفی روایۃ بخمس ذود وفی روایۃ بثلاثۃ ذود بقع الذری) اما الذری فبضم الذال وکسرہا وفتح الراء المخففۃ جمع ذروۃ بکسر الذال وضمہا وذروۃ کل شیء اعلاہ والمراد ہنا الاسنمۃ واما الغر فہی البیض وکذلک البقع المراد بہا البیض واصلہا ما کان فیہ بیاض وسواد ومعناہ امر لنا بابل بیض الاسنمۃ واما قولہ بثلاث ذود فہو من اضافۃ الشیء الی نفسہ وقد یحتج بہ من یطلق الذود علی الواحد وسبق ایضاحہ فی کتاب الزکوۃ واما قولہ بثلث وفی روایۃ بخمس فلا منافاۃ بینہما اذ لیس فی ذکر الثلاث نفی للخمس والزیادۃ مقبولۃ ووقع فی الروایۃ الاخیرۃ بثلاثۃ ذود باثبات الہاء وہو صحیح یعود الی معنی الابل وہو الابعرۃ واللہ اعلم (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انا حملتکم ولکن اللہ حملکم) ترجم البخاری لہذا الحدیث قولہ تعالی واللہ خلقکم وما تعملون واراد ان افعال العباد مخلوقۃ للہ تعالی وہذا مذہب اہل السنۃ خلافا للمعتزلۃ وقال الماوردی معناہ ان اللہ تعالی آتانی ما حملتکم علیہ ولولا ذلک لم یکن عندی ما احملکم علیہ وقال القاضی ویجوز ان یکون اوحی الیہ ان یحملہم او یکون المراد دخولہم فی عموم من امرہ اللہ تعالی بالقسم فیہم واللہ اعلم (قولہ اسالہ لہم الحملان) بضم الحاء ای الحمل (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ ہذین القرینین ای البعیرین المقرون احدہما بصاحبہ (قولہ عن زھدم الجرمی) ہو بزای مفتوحۃ ثم ہاء ساکنۃ ثم دال مہملۃ مفتوحۃ (قولہ فی لحم الدجاج رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل منہ) فیہ اباحۃ لحم الدجاج وملاذ الاطعمۃ ویقع اسم الدجاج علی الذکور والاناث وہو بکسر الدال وفتحہا (قولہ بنہب ابل) قال اہل اللغۃ النہب الغنیمۃ وہو بفتح النون وجمعہ نہاب بکسرہا ونہب بضمہا وہو مصدر بمعنی المنہوب کالخلق بمعنی المخلوق (قولہ اغفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمینہ) ہو باسکان اللام ای جعلناہ غافلا ومعناہ کنا سبب غفلتہ عن یمینہ ونسیانہ ایاہا وما ذکرناہ ایاہا ای اخذنا منہ ما اخذنا وہو ذاہل عن یمینہ (قولہ ثنا الصعق یعنی ابن حزن قال ثنا مطر الوراق عن زھدم) ہو الصعق بفتح الصاد وبکسر العین واسکانہا والکسر اشہر قال الدارقطنی الصعق ومطر لیسا قویین ولم یسمعہ مطر من زھدم وانما رواہ عن القاسم عنہ فاستدرکہ الدارقطنی علی مسلم وہذا الاستدراک فاسد لان مسلما لم یذکرہ متاصلا وانما ذکرہ متابعۃ للطرق الصحیحۃ السابقۃ وقد سبق ان المتابعات یحتمل فیہا الضعف لان الاعتماد علی ما قبلہا وقد سبق ذکر مسلم لہذہ المسئلۃ فی اول خطبۃ کتابہ وشرحناہ ہناک وانہ یذکر بعض الاحادیث الضعیفۃ متابعۃ للصحیحۃ واما قولہ انہما لیسا قویین فقد خالفہ الاکثرون فقال یحیی بن معین وابو زرعۃ ہو ثقۃ فی الصعق

وقال ابو حاتم ما بہ باس وقال ہؤلاء الثلاث فی مطر الوراق ہو صالح وانما ضعفوا روایتہ عن عطاء خاصۃ (قولہ عن ضریب بن نقیر) اما ضریب

و

قال لی

ثنا

المازری

حدثنا محمد بن عبد الاعلی القیسی قال نا المعتمر عن ابیه قال نا ابو السلیل عن زهدم یحدثه عن ابی موسی قال کنا مشاة فاتینا النبی صلی الله علیه وسلم نستحمله بنحو حدیث جریر **حدثنی** زهیر بن حرب قال نا مروان بن معاویة الفزاری قال انا یزید بن کیسان عن ابی حازم عن ابی هریرة قال اعتم رجل عند النبی صلی الله علیه وسلم ثم رجع الی اهله فوجد الصبیة قد ناموا فاتاه اهله بطعامه فحلف ان لا یاکل من اجل صبیته ثم بدا له فاکل فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر ذلک له فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حلف علی یمین فرای غیرها خیرا منها فلیاتها ولیکفر عن یمینه **حدثنی** ابو الطاهر قال نا عبد الله بن وهب قال اخبرنی مالک عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من حلف علی یمین فرای خیرا منها فلیکفر عن یمینه ولیفعل و **حدثنی** زهیر بن حرب قال نا ابن ابی اویس قال حدثنی عبد العزیز بن المطلب عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حلف علی یمین فرای غیرها خیرا منها فلیات الذی هو خیر ولیکفر عن یمینه **وحدثنی** القاسم بن زکریا قال نا خالد بن مخلد قال حدثنی سلیمان یعنی ابن بلال قال حدثنی سهیل فی هذا الاسناد بمعنی حدیث مالک فلیکفر یمینه ولیفعل الذی هو خیر **حدثنا** قتیبة ابن سعید قال نا جریر عن عبد العزیز یعنی ابن رفیع عن تمیم بن طرفة قال جاء سائل الی عدی بن حاتم فساله نفقة فی ثمن خادم او فی بعض ثمن خادم فقال لیس عندی ما اعطیک الا درعی و مغفری فاکتب الی اهلی ان یعطوکهما قال فلم یرض فغضب عدی فقال والله لا اعطیک شیئا ثم ان الرجل رضی فقال اما والله لولا انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من حلف علی یمین ثم رای اتقی الله عز وجل منها فلیات التقوی ما حنثت یمینی **وحدثنا** عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة عن عبد العزیز بن رفیع عن تمیم بن طرفة عن عدی بن حاتم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حلف علی یمین فرای غیرها خیرا منها فلیات الذی هو خیر ولیترک یمینه **حدثنی** محمد بن عبد الله بن نمیر و محمد بن طریف البجلی واللفظ لابن طریف قالا نا محمد بن فضیل عن الاعمش عن عبد العزیز بن رفیع عن تمیم الطائی عن عدی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا حلف احدکم علی الیمین فرای خیرا منها فلیکفرها ولیات الذی هو خیر **وحدثنا** محمد بن طریف قال نا محمد بن فضیل عن الشیبانی عن عبد العزیز بن رفیع عن تمیم الطائی عن عدی بن حاتم انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول ذلک **حدثنا** محمد بن مثنی وابن بشار قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سماک بن حرب عن تمیم بن الطرفة قال سمعت عدی بن حاتم واتاه رجل یساله مائة درهم فقال تسالنی مائة درهم وانا ابن حاتم والله لا اعطیک ثم قال لولا انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من حلف علی یمین ثم رای خیرا منها فلیات الذی هو خیر **وحدثنی** محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا شعبة قال نا سماک بن حرب قال سمعت تمیم بن طرفة قال سمعت عدی بن حاتم ان رجلا ساله فذکر مثله وزاد وذلک اربع مائة فی عطائی **وحدثنا** شیبان بن فروخ قال نا جریر بن حازم قال نا الحسن قال نا عبد الرحمن بن سمرة قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یا عبد الرحمن بن سمرة لا تسال الامارة فانک ان اعطیتها عن مسئلة وکلت الیها وان اعطیتها عن غیر مسئلة اعنت علیها واذا حلفت علی یمین فرایت غیرها خیرا منها فکفر عن یمینک وات الذی هو خیر قال ابو احمد الجلودی نا ابو العباس الماسرجسی قال نا شیبان بن فروخ **وحدثنی** علی بن حجر السعدی قال نا هشیم عن یونس و منصور و حمید ح قال وحدثنا ابو کامل الجحدری قال نا حماد بن زید عن سماک بن عطیة و یونس بن عبید و هشام بن حسان فی اخرین ح قال وحدثنا عبید الله بن معاذ قال نا المعتمر عن ابیه ح قال وثنا عقبة بن مکرم العمی قال نا سعید ابن عامر عن سعید عن قتادة کلهم عن الحسن عن عبد الرحمن بن سمرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث ولیس فی حدیث المعتمر عن ابیه ذکر الامارة **حدثنا** یحیی بن یحیی وعمرو الناقد قال یحیی انا هشیم بن بشیر عن عبد الله بن ابی صالح وقال عمرو نا هشیم بن بشیر قال انا عبد الله بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یمینک علی ما یصدقک علیه صاحبک وقال عمرو یصدقک به صاحبک **وحدثناه** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا یزید بن هارون عن هشیم عن عباد بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الیمین علی نیة المستحلف

فبضاد معجمة مصغر وتقیر بضم النون وفتح القاف وآخره راء هذا هو المشهور المعروف عن اکثر الرواة فی کتب الاسماء ورواه بعضهم بالفاء وقیل تصحیف بالفاء وآخره لام (قوله حدثنا ابو السلیل) هو بفتح السین المهملة وکسر اللام وهو ضریب بن نقیر المذکور فی الروایة الاولی (قوله صلی الله علیه وسلم من حلف علی یمین ثم رای التی هی خیر منها فلیات الذی هو خیر) بمعنی الروایات السابقة فرای خیرا منها فلیات الذی هو خیر (قوله صلی الله علیه وسلم یا عبد الرحمن بن سمرة لا تسال الامارة فانک ان اعطیتها عن مسئلة وکلت الیها وان اعطیتها عن غیر مسئلة اعنت علیها) هکذا هو اکثر النسخ وکلت الیها بالهمزة وفی بعضها الکلت الیها بالهمزة وفی هذا الحدیث فوائد منها کراهة سوال الولایة بغیر ضرورة او حاجة الیها وجواز الدخول فیها لمن قوی علیها ولم یخف غائلتها وغیر ذلک وفیه ان من سال الولایة لا یعطاها ان لم یکن اهلا لها وان من سال الولایة لا یکون معانا من الله تعالی ولا تکون فیه کفایة لذلک الامر فینبغی ان لا یولی وابعد قال صلی الله علیه وسلم لا تولی عملا من طلبه او حرص علیه (قوله حدثنا شیبان بن فروخ تاجر برالی آخره) وقع فی بعض النسخ فی آخر هذا الحدیث قال ابو احمد الجلودی حدثنا ابو العباس الماسرجسی قال نا شیبان بهذا وهذا یدل علی ان هذا الحدیث کله من روایة شیبان (قوله صلی الله علیه وسلم یمینک علی ما یصدقک علیه صاحبک فی روایة الیمین علی نیة المستحلف) المستحلف بکسر اللام وهذا الحدیث محمول علی الحلف باستحلاف القاضی فاذا ادعی رجل علی رجل حقا فحلفه القاضی فحلف ودری فتوی غیر ما نوی القاضی انعقدت یمینه علی ما نواه القاضی ولا ینفعه التوریة وبهذا مجمع علیه ودلیله هذا الحدیث والاجماع فاما اذا حلف بغیر استحلاف القاضی ورای تنفعه التوریة ولا یحنث سواء حلف ابتداء من غیر تحلیف او حلفه غیر القاضی وغیر نائبه فی ذلک ولا اعتبار بنیة المستحلف غیر القاضی وحاصله ان الیمین علی نیة الحالف فی کل الاحوال الا اذا استحلفه القاضی او نائبه فی دعوی توجهت علیه فتکون علی نیة المستحلف وهو مراد الحدیث اما اذا حلف عند القاضی من غیر استحلاف القاضی فی دعوی فلا اعتبار بنیة الحالف سواء فی هذا کله الیمین بالله تعالی او بالطلاق والعتاق الا انه اذا حلفه القاضی بالطلاق او العتاق تنفعه التوریة ویکون الاعتبار بنیة الحالف لان القاضی لیس له التحلیف بالطلاق والعتاق وانما یستحلف بالله تعالی واعلم ان التوریة وان کان لا یحنث بها فلا یجوز فعلها حیث یبطل بها حق مستحق وبهذا جمع علیه هذا التفصیل مذهب الشافعی واصحابه وکمل القاضی عیاض عن مالک واصحابه فی ذلک اخلافا وتفصیلا فقال لا خلاف بین العلماء ان الحالف من غیر استحلاف ومن غیر تعلق حق بیمینه لغیره فی نیة وتنفعه التوریة قوله وما اذا حلف لغیره فی حق او وثیقة متبرعا او بقضاء علیه فلا خلاف انه یحکم علیه بظاهر یمینه سواء حلف متبرعا بالیمین او باستحلاف اما فیما بینه وبین الله تعالی فتنفعه التوریة علی نیة الحالف وقیل علی نیة المحلوف له وقیل ان کان مستحلفا علی نیة المحلوف له وان کان متبرعا بالیمین فعلی نیة الحالف وهذا قول عبد الملک وسحنون وهو ظاهر قول مالک وابن القاسم وقیل علسه وهی روایة یحیی عن ابن القاسم وقیل تنفعه نیته فیما لا یقضی به علیه ویصدق فیما یقضی به علیه وهذا مروی عن ابن القاسم ایضا وحکی عن مالک ان ما کان من ذلک علی وجه المکروالخدیعة فهو فیه آثم وما کان علی وجه العذر فلا باس به وقال ابن حبیب

باب الاستثناء فی الیمین وغیرها

وحدثنی ابو الربیع العتکی وابو کامل الجحدری فضیل بن حسین واللفظ لابی الربیع قالا ناحماد وهو ابن زید قال نا ایوب عن محمد عن ابی هریرة قال کان لسلیمن علیه الصلوة والسلام ستون امرأة فقال لاطوفن علیهن اللیلة فتحمل کل واحدة منهن فتلد کل واحدة منهن غلاما فارسا یقاتل فی سبیل الله فلم تحمل منهن الا واحدة فولدت نصف انسان فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کان استثنی لولدت کل واحدة منهن غلاما فارسا یقاتل فی سبیل الله وحدثنا محمد بن عباد وابن ابی عمر واللفظ لابن ابی عمر قالا ناسفین عن هشام بن حجیر عن طاوس عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه قال قال سلیمن بن داود نبی الله علیه السلام لاطیفن اللیلة علی سبعین امرأة کلهن تأتی بغلام یقاتل فی سبیل الله فقال له صاحبه او الملک قل ان شاء الله فلم یقل ونسی فلم تات واحدة من نسائه الا واحدة جاءت بشق غلام قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو قال ان شاء الله لم یحنث وکان درکا له فی حاجته وحدثنا ابن ابی عمر قال نا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه مثله او نحوه وحدثنا عبد بن حمید قال اخبرنا عبد الرزاق بن همام قال انا معمر عن ابن طاوس عن ابیه عن ابی هریرة قال قال سلیمن بن داود لاطیفن اللیلة علی سبعین امرأة تلد کل امرأة منهن غلاما یقاتل فی سبیل الله فقیل له قل ان شاء الله فلم یقل له فطاف بهن فلم تلد منهن الا امرأة واحدة نصف انسان قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو قال ان شاء الله لم یحنث وکان درکا لحاجته وحدثنا زهیر بن حرب قال حدثنی شبابة قال حدثنی ورقاء عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال قال سلیمان بن داود لاطوفن اللیلة علی تسعین امرأة کلها تاتی بفارس یقاتل فی سبیل الله فقال له صاحبه قل ان شاء الله فلم یقل ان شاء الله فطاف علیهن جمیعا فلم تحمل منهن الا امرأة واحدة فجاءت بشق رجل وایم الذی نفس محمد بیده لو قال ان شاء الله لجاهدوا فی سبیل الله فرسانا اجمعون وحدثنیه سوید بن سعید قال نا حفص بن میسرة عن موسی بن عقبة عن ابی الزناد بهذا الاسناد مثله غیر انه قال کلها تحمل غلاما یجاهد فی سبیل الله تعالی وحدثنا

عن مالک ما کان علی وجه المکر والخدیعة فلیس بنیته وما کان فی حق فهو علی نیة المحلوف له قال القاضی ولا خلاف فی انه الحالف بما یقتطع به حق غیره وان ورّی والله اعلم باب الاستثناء فی الیمین وغیرها ذکر فی الباب حدیث سلیمن بن داود علیه السلام وفیه فوائد منها انه یستحب للانسان اذا قال سافعل کذا ان یقول ان شاء الله لقوله تعالی ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء الله ولهذا الحدیث ومنها انه اذا حلف وقال متصلا بیمینه ان شاء الله لم یحنث بفعله المحلوف علیه وان الاستثناء بمنع انعقاد الیمین لقوله صلی الله علیه وسلم فی هذا الحدیث لو قال ان شاء الله لم یحنث وکان درکا لحاجته ویشترط لصحة هذا الاستثناء شرطان احدهما ان یقوله متصلا بالیمین والثانی ان یکون نوی قبل فراغ الیمین ان یقول ان شاء الله قال القاضی اجمع المسلمون علی ان قوله ان شاء الله یمنع انعقاد الیمین بشرط کونه متصلا قال ولو جاز منفصلا کما روی عن بعض السلف لم یحنث احد قط فی یمین ولم یحتج الی کفارة قال واختلفوا فی الاتصال فقال مالک والاوزاعی والشافعی والجمهور یوان یکون قوله ان شاء الله متصلا بالیمین من غیر سکوت بینهما ولا تضر سکتة لتنفس وعن طاوس والحسن وجماعة من التابعین ان له الاستثناء مالم یقم من مجلسه وقال قتادة مالم یقم او یتکلم وقال عطاء قدر حلبة ناقة وقال سعید بن جبیر بعد اربعة اشهر وعن ابن عباس له الاستثناء ابدا متی تذکره وتاول بعضهم هذا المنقول عن هؤلاء علی ان مراده یستحب له قول ان شاء الله تبرکا وقال تعالی واذکر ربک اذا نسیت ولم یریدوا به حل الیمین ومنع الحنث اما اذا استثنی فی الطلاق والعتق وغیر ذلک سوی الیمین بالله تعالی فقال انت طالق ان شاء الله تعالی او انت حر ان شاء الله تعالی او انت علی کظهر امی ان شاء الله تعالی او لزید فی ذمتی الف درهم ان شاء الله او ان شفی الله مریضی فلله علی صوم شهر ان شاء الله او ما اشبه ذلک فمذهب الشافعی والکوفیین وابی ثور وغیرهم صحة الاستثناء فی جمیع الاشیاء کما اجمعوا علیها فی الیمین بالله تعالی فلا یحنث فی طلاق ولا عتق ولا ینعقد ظهاره ولا نذره ولا اقراره ولا غیر ذلک مما یتصل به قوله ان شاء الله وقال مالک والاوزاعی لا یصح الاستثناء فی شیء من ذلک الا الیمین بالله تعالی (قوله صلی الله علیه وسلم لو قال ان شاء الله لم یحنث) فیه اشارة الی ان الاستثناء یکون بالقول ولا تکفی فیه النیة وبهذا قال الشافعی وابو حنیفة ومالک واحمد والعلماء کافة الا ما حکی عن بعض المالکیة ان قیاس قول مالک صحة الاستثناء بالنیة من غیر لفظ (قوله صلی الله علیه وسلم فقال له صاحبه او الملک قل ان شاء الله) قد یحتج به من یقول بجواز انفصال الاستثناء واجاب الجمهور عنه بانه یحتمل ان یکون صاحبه قال له ذلک بعد فی اثناء الیمین وان الذی جری منه لیس بیمین فانه لیس فی الحدیث تصریح بیمین والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم لاطوفن فی بعض النسخ لاطیفن اللیلة) هما لغتان فصیحتان طاف بالشیء واطاف به اذا دار حوله وتکرر علیه فهو طائف ومطیف وهو ههنا کنایة عن الجماع (قوله صلی الله علیه وسلم کان لسلیمان ستون امرأة وفی روایة سبعون وفی روایة تسعون) وفی غیر صحیح مسلم تسع وتسعون وفی روایة مائة هذا کله لیس بتعارض لانه لیس فی ذکر القلیل نفی الکثیر وقد سبق بیان هذا مرات وهو من مفهوم العدد ولا یعمل به عند جماهیر الاصولیین وفی هذا بیان ما خص به الانبیاء صلوات الله تعالی وسلامه علیهم من القوة علی اطافة هذا فی لیلة واحدة وکان نبینا صلی الله علیه وسلم یطوف علی احدی عشرة امرأة له فی الساعة الواحدة کما ثبت فی الصحیح وهذا کله من زیادة القوة والله اعلم (قوله فتحمل کل واحدة منهن فتلد کل واحدة منهن غلاما فارسا یقاتل فی سبیل الله) هذا قاله علی سبیل التمنی للخیر وقصد به الآخرة والجهاد فی سبیل الله تعالی لا لغرض الدنیا (قوله صلی الله علیه وسلم فلم تحمل منهن الا واحدة فولدت نصف انسان وفی روایة جاءت بشق غلام) قیل هو الجسد الذی ذکره الله تعالی انه القی علی کرسیه (قوله صلی الله علیه وسلم لو کان استثنی لولدت کل واحدة منهن غلاما فارسا یقاتل فی سبیل الله تعالی) هذا محمول علی ان النبی صلی الله علیه وسلم اوحی الیه بذلک فی حق سلیمان لا ان کل من فعل هذا یحصل له هذا (قوله صلی الله علیه وسلم فقال له صاحبه او الملک قل ان شاء الله فلم یقل ونسی) قیل المراد بصاحبه الملک وهو الظاهر من لفظه وقیل القرین وقیل خصاله آدمی وقوله ونسی ضبطه بعض الائمة بضم النون وتشدید السین وهو ظاهر حسن والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم وکان درکا له فی حاجته) هو بفتح الراء اسم من الادراک ای الحاق الله تعالی لانتخاف درکا (قوله صلی الله علیه وسلم وایم الذی نفس محمد بیده لو قال ان شاء الله لجاهدوا فی سبیل الله) فیه جواز الیمین بهذا اللفظ وهو ایم الله وایمن الله واختلف العلماء فی ذلک فقال مالک وابو حنیفة هو یمین وقال اصحابنا ان نوی به الیمین فهو یمین والا فلا (قوله صلی الله علیه وسلم لو قال ان شاء الله لجاهدوا) فیه جواز قول لو ولولا قال القاضی عیاض هذا یستدل به علی جواز قول لو ولولا قال وقد جاء فی القرآن کثیرا وفی کلام الصحابة والسلف وترجم البخاری علی هذا باب لم یجز من اللو وادخل فیه قول لوط صلی الله علیه وسلم لو ان لی بکم قوة وقول النبی صلی الله علیه وسلم لو کنت راجما بغیر بینة لرجمت هذه ولو مد لی الشهر لواصلت ولولا حدثان قومک بالکفر لاتممت البیت علی قواعد ابراهیم ولولا الهجرة لکنت امرأ من الانصار وامثال هذا قال والذی یفهم من ترجمة البخاری وما ذکره فی الباب من القرآن والآثار انه یجوز استعمال لو ولولا فیما یکون للاستقبال مما امتنع من فعله لامتناع غیره وهو من باب الممتنع من فعله لوجود غیره وهو من باب لولا لانه لم یدخل فی الباب سوی ما هو للاستقبال او ما هو حق صحیح متیقن کحدیث لولا الهجرة لکنت امرأ من الانصار دون الماضی والمنقضی وما فیه اعتراض علی الغیب والقدر السابق وقد ثبت فی الحدیث الآخر فی

وحدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لان يلج احدكم بيمينه في اهله اثم له عند الله من ان يعطي كفارته التي فرض الله حدثنا محمد بن ابي بكر المقدمي ومحمد بن المثنى وزهير بن حرب واللفظ لزهير قالوا نا يحيى وهو ابن سعيد القطان عن عبيد الله قال اخبرني نافع عن ابن عمر ان عمر قال يا رسول الله اني نذرت في الجاهلية ان اعتكف ليلة في المسجد الحرام قال فاوف بنذرك حدثنا ابو سعيد الاشج قال نا ابو اسامة ح قال وحدثنا محمد بن المثنى قال نا عبد الوهاب يعني الثقفي ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ومحمد بن العلاء واسحاق بن ابراهيم جميعا عن حفص بن غياث ح قال وحدثنا محمد بن عمرو بن جبلة بن ابي رواد قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة كلهم عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال حفص من بينهم عن عمر بهذا الحديث اما ابو اسامة والثقفي ففي حديثهما اعتكاف ليلة واما في حديث شعبة فقال جعل عليه يوما يعتكفه وليس في حديث حفص ذكر يوم ولا ليلة وحدثني ابو الطاهر قال انا عبد الله بن وهب قال نا جرير بن حازم ان ايوب حدثه ان نافعا حدثه ان عبد الله بن عمر حدثه ان عمر بن الخطاب سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بالجعرانة بعد ان رجع من الطائف فقال يا رسول الله اني نذرت في الجاهلية ان اعتكف يوما في المسجد الحرام فكيف ترى قال اذهب فاعتكف يوما قال وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اعطاه جارية من الخمس فلما اعتق رسول الله صلى الله عليه وسلم سبايا الناس سمع عمر بن الخطاب اصواتهم يقولون اعتقنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما هذا فقالوا اعتق رسول الله صلى الله عليه وسلم سبايا الناس فقال عمر يا عبد الله اذهب الى تلك الجارية فخل سبيلها وحدثنا عبد بن حميد قال انا عبد الرزاق قال انا معمر عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال لما قفل النبي صلى الله عليه وسلم من حنين سأل عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نذر كان نذره في الجاهلية اعتكاف يوم ثم ذكر بمعنى حديث جرير بن حازم حدثنا احمد بن عبدة الضبي قال نا حماد بن زيد قال نا ايوب عن نافع قال ذكر عند ابن عمر عمرة رسول الله صلى الله عليه وسلم من الجعرانة فقال لم يعتمر منها قال وكان عمر نذر اعتكاف ليلة في الجاهلية ثم ذكر نحو حديث جرير بن حازم ومعمر عن ايوب وحدثني عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي قال نا حجاج بن المنهال قال نا حماد عن ايوب ح قال وحدثنا يحيى بن خلف قال نا عبد الاعلى عن محمد بن اسحاق كلاهما عن نافع عن ابن عمر بهذا الحديث في النذر وفي حديثهما جميعا اعتكاف يوم

باب النهي عن الاصرار على اليمين فيما يتأذى به اهل الحالف مما ليس بحرام

باب نذر الكافر وما يفعل فيه اذا اسلم

كليهما

صحيح مسلم قوله صلى الله عليه وسلم وان اصابك شيء فلا تقل لو اني فعلت كذا لكان كذا ولكن قل قدر الله وما شاء فعل قال القاضي قال بعض العلماء هذا اذا قاله على جهة الحتم والقطع بالغيب انه لو كان كذا لكان كذا من غير ذكر مشيئة الله تعالى والنظر الى سابق قدره وخفي علمه علينا فاما من قاله على التسليم ورد الامر الى المشيئة فلا كراهة فيه قال القاضي واشار بعضهم الى ان لولا بخلاف لو قال القاضي والذي عندي انهما سواء اذا استعملتا فيما لم يحط به الانسان علما ولا هو داخل تحت مقدور قائلهما مما هو تحكم على الغيب واعتراض على القدر كما نبه عليه في الحديث ومثل قول المنافقين لو اطاعونا ما قتلوا لو كانوا عندنا ما ماتوا وما قتلوا ولو كان لنا من الامر شيء ما قتلنا ههنا فرد الله تعالى عليهم باطلهم فقال فادرؤا عن انفسكم الموت ان كنتم صادقين فمثل هذا هو منهي عنه واما هذا الحديث الذي نحن فيه فانما اخبر النبي صلى الله عليه وسلم فيه عن يقين نفسه ان سليمن لو قال ان شاء الله لجاهدوا اذ ليس هذا مما يدرك بالظن والاجتهاد وانما اخبر عن حقيقة اعلمه الله تعالى بها وهو نحو قوله صلى الله عليه وسلم لولا بنوا اسرائيل لم يخز اللحم ولولا حواء لم تخن امرأة زوجها فلا معارضة بين هذا وبين حديث النهي عن لو وقد قال الله تعالى قل لو كنتم في بيوتكم لبرز الذين كتب عليهم القتل الى مضاجعهم ولو ردوا لعادوا لما نهوا عنه وكذلك ما جاء من لولا كقوله تعالى لولا كتاب من الله سبق لمسكم ولولا ان يكون الناس امة واحدة لجعلنا ولولا انه كان من المسبحين للبث في بطنه لان الله تعالى مخبر في كل ذلك عما مضى او يأتي عن علم خبرا قطعيا وكل ما يكون من لو ولولا مما يخبر به الانسان عن علة امتناعه من فعله مما يكون فعله في قدرته فلا كراهة فيه لانه اخبار حقيقة عن امتناع شيء بسبب شيء او حصول شيء لامتناع شيء وتأتي لو غالبا لبيان السبب الموجب او النافي فلا كراهة في كل ما كان من هذا الا ان يكون كاذبا في ذلك كقول المنافقين لو نعلم قتالا لاتبعناكم والله اعلم باب النهي عن الاصرار على اليمين فيما يتأذى به اهل الحالف مما ليس بحرام (قوله صلى الله عليه وسلم لان يلج احدكم بيمينه في اهله آثم له عند الله من ان يعطي كفارته التي فرض الله) اما قوله صلى الله عليه وسلم لان فبفتح اللام وهو لام القسم وقوله صلى الله عليه وسلم يلج هو بفتح الياء واللام وتشديد الجيم وآثم بهمزة ممدودة وثاء مثلثة اي اكثر اثما ومعنى الحديث انه اذا حلف يمينا يتعلق باهله ويتضررون بعدم حنثه ويكون الحنث ليس بمعصية فينبغي له ان يحنث فيفعل ذلك الشيء ويكفر عن يمينه فان قال لا احنث بل اتورع من ارتكاب الحنث واخاف الاثم فيه فهو مخطئ بهذا القول بل استمراره في عدم الحنث وادامة الضرر على اهله اكثر اثما من الحنث واللجاج في اللغة هو الاصرار على الشيء فهذا مختصر بيان معنى الحديث ولا بد من تنزيله على ما اذا كان الحنث ليس بمعصية كما ذكرنا واما قوله صلى الله عليه وسلم آثم فخرج على لفظ المفاعلة المقتضية للاشتراك في الاثم انه قصد مقابلة اللفظ على زعم الحالف وتوهمه فانه يتوهم ان عليه اثما في الحنث مع انه لا اثم عليه فقال صلى الله عليه وسلم الاثم عليه في اللجاج اكثر لو ثبت الاثم والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب باب نذر الكافر وما يفعل فيه اذا اسلم فيه حديث عمر انه نذر ان يعتكف ليلة في الجاهلية وفي رواية نذر اعتكاف يوم فقال له النبي صلى الله عليه وسلم اوف بنذرك اختلف العلماء في صحة نذر الكافر فقال مالك وابو حنيفة وسائر الكوفيين وجمهور اصحابنا لا يصح وقال المغيرة المخزومي وابو ثور والبخاري وابن جرير وبعض اصحابنا يصح وحجتهم ظاهر حديث عمر واجاب الاولون عنه انه محمول على الاستحباب اي يستحب لك ان تفعل الآن مثل ذلك الذي نذرته في الجاهلية وفي هذا الحديث دلالة لمذهب الشافعي وموافقيه في صحة الاعتكاف بغير صوم وفي صحته بالليل كما يصح في النهار سواء كانت ليلة واحدة او بعضها او اكثر ودليله حديث عمر هذا واما الرواية التي فيها اعتكاف يوم فلا تخالف رواية اعتكاف ليلة لانه يحتمل انه سأله عن اعتكاف ليلة وسأله عن اعتكاف يوم فامره بالوفاء بما نذر فحصل منه صحة اعتكاف الليل وحده ويؤيده رواية نافع عن ابن عمر ان عمر نذر ان يعتكف ليلة في المسجد الحرام فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له اوف بنذرك فاعتكف عمر ليلة رواه الدارقطني وقال اسناده ثابت هذا مذهب الشافعي وبه قال الحسن البصري وابو ثور وداود وابن المنذر وهو اصح الروايتين عن احمد قال ابن المنذر وهو مروي عن علي وابن مسعود وقال ابن عمر وابن عباس وعائشة وعروة بن الزبير والزهري ومالك والاوزاعي والثوري وابو حنيفة واحمد واسحق في رواية عنهما لا يصح الا بصوم وهو قول اكثر العلماء (قوله ذكر عند ابن عمر عمرة رسول الله صلى الله عليه وسلم من الجعرانة فقال لم يعتمر منها) هذا محمول على نفي علمه اي انه لم يعلم ذلك وقد ثبت ان النبي صلى الله عليه وسلم اعتمر من الجعرانة والاثبات مقدم على النفي لما فيه من زيادة العلم وقد ذكر مسلم في كتاب الحج اعتمار النبي صلى الله عليه وسلم من الجعرانة عام حنين من رواية انس رضي الله عنه والله اعلم

حدثنی ابو کامل فضیل بن حسین الجحدری قال نا ابو عوانة عن فراس عن ذکوان ابی صالح عن زاذان ابی عمر قال اتیت ابن عمر وقد اعتق مملوکا قال فاخذ من الارض عودا او شیئا فقال ما فیه من الاجر ما یسوی هذا الا انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من لطم مملوکه او ضربه فکفارته ان یعتقه وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن فراس قال سمعت ذکوان یحدث عن زاذان ان ابن عمر دعا بغلام له فرای بظهره اثرا فقال له اوجعتک قال لا قال فانت عتیق قال ثم اخذ شیئا من الارض فقال ما لی فیه من الاجر ما یزن هذا انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من ضرب غلاما له حدا لم یاته او لطمه فان کفارته ان یعتقه وحدثناه ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع ح قال وحدثنی محمد بن المثنی قال نا عبد الرحمن کلاهما عن سفیان عن فراس باسناد شعبة وابی عوانة اما حدیث ابن مهدی فذکر فیه حدا لم یاته وفی حدیث وکیع من لطم عبده ولم یذکر الحد حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عبد الله بن نمیر ح قال وثنا ابن نمیر واللفظ له قال نا ابی قال نا سفیان عن سلمة بن کهیل عن معاویة ابن سوید قال لطمت مولی لنا فهربت ثم جئت قبیل الظهر فصلیت خلف ابی فدعاه ودعانی ثم قال امتثل منه فعفا ثم قال کنا بنی مقرن علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس لنا الا خادم واحدة فلطمها احدنا فبلغ ذلک النبی صلی الله علیه وسلم فقال اعتقوها قالوا لیس لهم خادم غیرها قال فلیستخدموها فاذا استغنوا عنها فلیخلوا سبیلها وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ومحمد بن عبد الله بن نمیر واللفظ لابی بکر قالا نا ابن ادریس عن حصین عن هلال بن یساف قال عجل شیخ فلطم خادما له فقال له سوید بن مقرن عجز علیک الا حر وجهها لقد رایتنی سابع سبعة من بنی مقرن ما لنا خادم الا واحدة لطمها اصغرنا فامرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نعتقها وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا ابن ابی عدی عن شعبة عن حصین عن هلال بن یساف قال کنا نبیع البز فی دار سوید بن مقرن اخی النعمان بن مقرن فخرجت جاریة فقالت لرجل منا کلمة فلطمها فغضب سوید فذکر نحو حدیث ابن ادریس وحدثنا عبد الوارث ابن عبد الصمد قال حدثنی ابی قال نا شعبة قال قال لی محمد بن المنکدر ما اسمک قلت شعبة فقال محمد حدثنی ابو شعبة العراقی عن سوید بن مقرن ان جاریة له لطمها انسان فقال له سوید اما علمت ان الصورة محرمة فقال لقد رایتنی وانی لسابع اخوة لی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وما لنا خادم غیر واحد فعمد احدنا فلطمه فامرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نعتقها حدثناه اسحاق بن ابراهیم ومحمد بن المثنی عن وهب بن جریر قال انا شعبة قال قال لی محمد بن المنکدر ما اسمک فذکر بمثل حدیث عبد الصمد حدثنا ابو کامل الجحدری قال نا عبد الواحد یعنی ابن زیاد قال نا الاعمش عن ابراهیم التیمی عن ابیه قال قال ابو مسعود البدری کنت اضرب غلاما لی بالسوط فسمعت صوتا من خلفی اعلم ابا مسعود فلم افهم الصوت من الغضب قال فلما دنی منی اذا هو رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا هو یقول اعلم ابا مسعود اعلم ابا مسعود قال فالقیت السوط من یدی فقال اعلم ابا مسعود ان الله اقدر علیک منک علی هذا الغلام قال فقلت لا اضرب مملوکا بعده ابدا وحدثناه اسحاق بن ابراهیم قال انا جریر ح قال وحدثنی زهیر ابن حرب قال نا محمد بن حمید وهو المعمری عن سفیان ح قال وحدثنی محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا سفیان ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عفان قال نا ابو عوانة کلهم عن الاعمش باسناد عبد الواحد نحو حدیثه غیر ان فی حدیث جریر فسقط من یدی السوط من هیبته حدثنا ابو کریب محمد بن العلاء قال نا ابو معاویة قال نا الاعمش عن ابراهیم التیمی عن ابیه عن ابی مسعود الانصاری قال کنت اضرب غلاما لی فسمعت من خلفی صوتا اعلم ابا مسعود لله اقدر علیک منک علیه فالتفت فاذا هو رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله هو حر لوجه الله فقال اما لو لم تفعل للفحتک النار او لمستک النار

باب صحبة المماليك (قوله صلی الله علیه وسلم من لطم مملوکه او ضربه فکفارته ان یعتقه) قال العلماء فی هذا الحدیث الرفق بالمماليك وحسن صحبتهم وکف الاذی عنهم وکذلک فی الاحادیث بعده واجمع المسلمون علی ان عتقه بهذا لیس واجبا وانما هو مندوب رجاء کفارة ذنبه فیه وازالة اثم ظلمه ومما استدلوا به لعدم وجوب اعتاقه حدیث سوید بن مقرن بعده ان النبی صلی الله علیه وسلم امرهم حین لطم احدهم خادمهم بعتقها قالوا لیس لنا خادم غیرها قال فلیستخدموها فاذا استغنوا عنها فلیخلوا سبیلها قال القاضی عیاض واجمع العلماء علی انه لا یجب اعتاق العبد لشیء مما یفعله به مولاه من مثل هذا الامر الخفیف قال واختلفوا فیما کثر من ذلک وشنع من ضرب مبرح منهک لغیر موجب لذلک او حرقه بنار او قطع منه عضوا له او افسده او نحو ذلک مما فیه مثله فذهب مالک واصحابه واللیث الی عتق العبد علی سیده بذلک ویکون ولاؤه له ویعاقبه السلطان علی فعله وقال سائر العلماء لا یعتق علیه واختلف اصحاب مالک فیما لو حلق راس الامة او لحیة العبد واحتج مالک بحدیث ابن عمرو بن العاص فی الذی جب عبده فاعتقه النبی صلی الله علیه وسلم (قوله صلی الله علیه وسلم من ضرب غلاما له حدا لم یاته او لطمه فان کفارته ان یعتقه) هذه الروایة مبینة ان المراد بالاولی من ضربه بلا ذنب ولا علی سبیل التعلیم والادب (قوله ان ابن عمر اعتق مملوکا فاخذ من الارض عودا او شیئا فقال ما فیه من الاجر ما یسوی هذا الا انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من لطم مملوکه او ضربه فکفارته ان یعتقه) هکذا وقع فی معظم النسخ ما یسوی وفی بعضها ما یساوی بالالف وهذه هی اللغة الصحیحة المعروفة والاولی عدها اهل اللغة فی لحن العوام واجاب بعض العلماء عن هذه اللفظة بانها تغییر من بعض الرواة لان ابن عمر نطق بها ومعنی کلام ابن عمر انه لیس فی اعتاقه اجر المعتق تبرعا وانما اعتقه کفارة لضربه وقیل هو استثناء منقطع وقیل بل هو متصل ومعناه ما اعتقته الا لانی سمعت کذا (قوله لطمت مولی لنا فهربت ثم جئت قبیل الظهر فصلیت خلف ابی فدعاه ودعانی ثم قال امتثل منه فعفا (قوله امتثل) قیل معناه عاقبه قصاصا وقیل افعل به مثل ما فعل بک وهذا محمول علی تطییب نفس المولی المضروب والا فلا یجب القصاص فی اللطمة ونحوها وانما واجبه التعزیر لکنه تبرع فامکنه من القصاص فیها وفیه الرفق بالموالی واستعمال التواضع (قوله لیس لنا الا خادم واحدة) هکذا هو فی جمیع النسخ والخادم بلا هاء یطلق علی الجاریة کما یطلق علی الرجل ولا یقال خادمة بالهاء الا فی لغة شاذة قلیلة اوضحتها فی تهذیب الاسماء واللغات (قوله هلال بن یساف) هو بفتح الیاء وکسرها ویقال ایضا اساف (قوله عجز علیک الا حر وجهها) معناه عجزت ولم تجد ان تضرب الا حر وجهها وحر الوجه صفحته وما رق من بشرته وحر کل شیء افضله وارفعه قیل ویحتمل ان یکون مراده بقوله عجز علیک ای امتنع علیک وعجز بفتح الجیم علی اللغة الفصیحة وبها جاء القرآن اعجزت ان اکون مثل هذا الغراب ویقال بکسرها (قوله فامرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نعتقها) هذا محمول علی انهم کلهم رضوا بعتقها وتبرعوا به والا فاللطمة انما کانت من واحد منهم فسمحوا له بعتقها تکفیرا لذنبه (قوله اما علمت ان الصورة محرمة) فیه اشارة الی ما صرح به فی الحدیث الآخر اذا ضرب احدکم العبد فلیجتنب الوجه اکراما له ولان فیه محاسن الانسان واعضاءه اللطیفة الشریفة واذا حصل فیه شین او اثر کان اقبح (قوله فی حدیث ابی مسعود انه ضرب غلامه بالسوط فقال له النبی صلی الله علیه وسلم اعلم ابا مسعود ان الله اقدر علیک منک

حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا ابن ابی عدی عن شعبة عن سلیمان عن ابراهیم التیمی عن ابیه عن ابی مسعود انه کان یضرب غلامه فجعل یقول اعوذ بالله قال فجعل یضربه فقال اعوذ برسول الله فترکه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم والله لله اقدر علیک منک علیه قال فاعتقه **وحدثنیه** بشر بن خالد قال انا محمد یعنی ابن جعفر عن شعبة بهذا الاسناد ولم یذکر قوله اعوذ بالله اعوذ برسول الله **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابن نمیر ح قال وثنا محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا ابی قال نا فضیل بن غزوان قال سمعت عبد الرحمن بن ابی نعم قال حدثنی ابوهریرة قال قال ابوالقاسم صلی الله علیه وسلم من قذف مملوکه بالزنا یقام علیه الحد یوم القیمة الا ان یکون کما قال **وحدثناه** ابوکریب قال نا وکیع ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال نا اسحاق بن یوسف الازرق کلاهما عن فضیل ابن غزوان بهذا الاسناد وفی حدیثهما سمعت ابا القاسم صلی الله علیه وسلم ینبی لنوبة **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا وکیع قال نا الاعمش عن المعرور بن سوید قال مررنا بابی ذر بالربذة وعلیه برد وعلی غلامه مثله فقلنا یا اباذر لو جمعت بینهما کانت حلة فقال انه کان بینی وبین رجل من اخوانی کلام وکانت امه اعجمیة فعیرته بامه فشکانی الی النبی صلی الله علیه وسلم فلقیت النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا اباذر انک امرؤ فیک جاهلیة قلت یا رسول الله من سب الرجال سبوا اباه وامه قال یا اباذر انک امرؤ فیک جاهلیة هم اخوانکم جعلهم الله تحت ایدیکم فاطعموهم مما تاکلون والبسوهم مما تلبسون ولا تکلفوهم ما یغلبهم فان کلفتموهم ما یغلبهم فاعینوهم **وحدثناه** احمد بن یونس قال نا زهیر ح قال وحدثنا ابوکریب قال نا ابومعویة ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا عیسی بن یونس کلهم عن الاعمش بهذا الاسناد وزاد فی حدیث زهیر وابی معاویة بعد قوله انک امرؤ فیک جاهلیة قال قلت علی حال ساعتی من الکبر قال نعم وفی روایة ابی معاویة نعم علی حال ساعتک من الکبر وفی حدیث عیسی فان کلفه ما یغلب فلیبعه وفی حدیث زهیر فلیعنه علیه ولیس فی حدیث ابی معاویة فلیبعه ولا فلیعنه انتهی عند قوله ولا یکلفه ما یغلبه **حدثنا** محمد بن المثنی و ابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن واصل الاحدب عن المعرور بن سوید قال رایت اباذر وعلیه حلة وعلی غلامه مثلها فسالته عن ذلک قال فذکر انه ساب رجلا علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فعیره بامه قال فاتی الرجل النبی صلی الله علیه وسلم فذکر ذلک له فقال النبی صلی الله علیه وسلم انک امرؤ فیک جاهلیة اخوانکم وخولکم جعلهم الله تحت ایدیکم فمن کان اخوه تحت یده فلیطعمه مما یاکل ولیلبسه مما یلبس ولا تکلفوهم ما یغلبهم فان کلفتموهم فاعینوهم علیه **وحدثنا** ابوالطاهر احمد بن عمرو بن سرح قال انا ابن وهب قال انا عمرو بن الحارث ان بکیر بن الاشج حدثه عن العجلان مولی فاطمة عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال للمملوک طعامه وکسوته ولا یکلف من العمل الا ما یطیق **حدثنا** القعنبی قال نا داود بن قیس عن موسی بن یسار عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صنع لاحدکم خادمه طعامه ثم جاءه به وقد ولی حره ودخانه فلیقعده معه فلیاکل فان کان الطعام مشفوها قلیلا فلیضع فی یده منه اکلة او اکلتین قال داود یعنی لقمتا او لقمتین **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرات علی مالک عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان العبد اذا نصح لسیده واحسن عبادة الله فله اجره مرتین

فیه الحث علی الرفق بالمملوک والوعظ والتنبیه علی استعمال الفضو وکظم الغیظ ویحلم کما یحلم الله تعالی عباده (قوله حدثنا محمد بن حمید المعمری) هو بفتح المیم واسکان العین قیل له المعمری لانه رحل الی معمر ابن راشد وقیل لانه کان تتبع احادیث معمر (قوله عن ابی مسعود انه کان یضرب غلامه فجعل یقول اعوذ بالله فجعل یضربه فقال اعوذ برسول الله فترکه) قال العلماء لعله لم یسمع استعاذته الاولی لشدة غضبه کما لم یسمع نداء النبی صلی الله علیه وسلم او یکون لما استعاذ برسول الله صلی الله علیه وسلم تنبه لمکانه (قوله صلی الله علیه وسلم من قذف مملوکه بالزنا یقام علیه الحد یوم القیمة الا ان یکون کما قال) فیه اشارة الی انه لا حد علی قاذف العبد فی الدنیا وهذا مجمع علیه لکن یعزر قاذفه لان العبد لیس بمحصن وسواء فی هذا کله من هو کامل الرق ولیس فیه سبب حریة والمدبر والمکاتب ام الولد من بعضه حر هذا فی حکم الدنیا اما فی حکم الآخرة فیستوفی له الحد من قاذفه لاستواء الاحرار والعبید فی الآخرة (قوله سمعت ابا القاسم نبی التوبة) قال القاضی سمی بذلک لانه بعث صلی الله علیه وسلم بقبول التوبة بالقول والاعتقاد وکانت توبة من قبلنا بقتل انفسهم قال ویحتمل ان یکون المراد بالتوبة الایمان والرجوع عن الکفر الی الاسلام واصل التوبة الرجوع (قوله عن المعرور بن سوید) هو بالعین المهملة وبالراء المکررة (قوله لو جمعت بینهما کانت حلة) انما قال ذلک لان الحلة عند العرب ثوبان ولا تطلق علی ثوب واحد (قوله فی حدیث ابی ذر کان بینی وبین رجل من اخوانی کلام وکانت امه اعجمیة فعیرته بامه فلقیت النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا اباذر انک امرؤ فیک جاهلیة) اما قوله رجل من اخوانی فمعناه رجل من المسلمین والظاهر انه کان عبدا وانما قال من اخوانی لان النبی صلی الله علیه وسلم قال له اخوانکم وخولکم فمن کان اخوه تحت یده (قوله صلی الله علیه وسلم فیک جاهلیة) ای هذا التعییر من اخلاق الجاهلیة ففیک خلق من اخلاقهم وینبغی للمسلم ان لا یکون فیه شیء من اخلاقهم ففیه النهی عن التعییر وتنقیص الآباء والامهات وانه من اخلاق الجاهلیة (قوله قلت یا رسول الله من سب الرجال سبوا اباه وامه قال یا اباذر انک امرؤ فیک جاهلیة) معنی کلام ابی ذر الاعتذار عن سبه ام ذلک الانسان یعنی انه سبنی ومن سب انسانا سب ذلک الانسان اباه السباب وامه فانکر علیه النبی صلی الله علیه وسلم وقال هذا من اخلاق الجاهلیة وانما یباح للمسبوب ان یسب الساب نفسه بقدر ما سبه ولا یتعرض لابیه ولا لامه (قوله صلی الله علیه وسلم هم اخوانکم جعلهم الله تحت ایدیکم فاطعموهم مما تاکلون والبسوهم مما تلبسون ولا تکلفوهم ما یغلبهم فان کلفتموهم فاعینوهم) الضمیر فی هم اخوانکم یعود الی المماليک والامر باطعامهم مما یاکل السید والباسهم مما یلبس محمول علی الاستحباب لا علی الایجاب وهذا باجماع المسلمین وما فعل ابی ذر فی کسوة غلامه مثل کسوته فمحمل بالمستحب وانما یجب علی السید نفقة المملوک وکسوته بالمعروف بحسب البلدان والاشخاص سواء کان من جنس نفقة السید ولباسه او دونه او فوقه حتی لو قتر السید علی نفسه تقتیرا خارجا عن عادة امثاله اما زهدا واما شحا لا یحل له التقتیر علی المملوک والزامه بموافقته الا برضاه واجمع العلماء علی انه لا یجوز ان یکلفه من العمل ما لا یطیقه فان کلف ذلک لزمه اعانته بنفسه او بغیره (قوله فان کلفه ما یغلبه فلیبعه وفی روایة فلیعنه علیه) وهذه الثانیة هی الصواب الموافقة لباقی الروایات وقد قیل ان هذا الرجل المسبوب هو بلال المؤذن (قوله صلی الله علیه وسلم للمملوک طعامه وکسوته ولا یکلف من العمل الا ما یطیق) هو موافق لحدیث ابی ذر وقد شرحناه والکسوة بکسر الکاف وضمها لغتان الکسر افصح وبه جاء القرآن ونبه بالطعام والکسوة علی سائر المؤن التی یحتاج الیها العبد والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم اذا صنع لاحدکم خادمه طعامه ثم جاءه به وقد ولی حره ودخانه فلیقعده معه فلیاکل فان کان الطعام مشفوها قلیلا فلیضع فی یده منه اکلة او اکلتین) قال داود یعنی لقمة او لقمتین اما الاکلة بفضم الهمزة وهی اللقمة کما فسره واما المشفوه فهو القلیل لان الشفاء کثرت علیه حتی صار قلیلا (قوله صلی الله علیه وسلم مشفوها قلیلا) ای قلیلا بالنسبة الی من اجتمع علیه وفی هذا الحدیث الحث علی مکارم الاخلاق والمواساة فی الطعام لا سیما فی حق من صنعه او حمله لانه ولی حره ودخانه وتعلقت به نفسه وشم رائحته وهذا کله محمول علی الاستحباب (قوله صلی الله علیه وسلم العبد اذا نصح لسیده واحسن عبادة الله فله اجره مرتین وفی

برد

وفی نسخة ان النبی صلی الله علیه وسلم

وحدثنی زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی قالا نا یحیی وهو القطان ح قال وثنا محمد بن نمیر قال نا ابی ح قال وثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابن نمیر وابو اسامة کلهم عن عبید الله ح قال وثناهارون بن سعید الایلی قال نا ابن وهب قال حدثنی اسامة جمیعا عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث مالك **حدثنی** ابو الطاهر وحرملة بن یحیی قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال سمعت سعید بن المسیب یقول قال ابو هریرة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم للعبد المملوك المصلح اجران والذی نفس ابی هریرة بیده لولا الجهاد فی سبیل الله والحج وبرّ امی لاحببت ان اموت وانا مملوك قال وبلغنا ان ابا هریرة لم یکن یحج حتی ماتت امه لصحبتها قال ابو الطاهر فی حدیثه للعبد المصلح ولم یذکر المملوك **وحدثنیه** زهیر بن حرب قال نا ابو صفوان الاموی قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب بهذا الاسناد ولم یذکر بلغنا وما بعده **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ادّی العبد حقّ الله وحق مواليه كان له اجران قال فحدثتها کعبا فقال کعب لیس علیه حساب ولا علی مؤمن قرء هذ **وحدثنیه** زهیر بن حرب قال نا جریر عن الاعمش بهذا الاسناد **وحدثنا** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم نعما للمملوك ان یتوفی یحسن عبادة الله وصحابة سیده نعما له **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قلت لمالك حدثك نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اعتق شرکا له فی عبد فکان له مال یبلغ ثمن العبد قوم علیه قیمة العدل فاعطی شرکاءه حصصهم وعتق علیه العبد والا فقد عتق منه ما عتق **وحدثنا** ابن نمیر قال نا ابی قال نا عبید الله عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اعتق شرکا له من مملوك فعلیه عتقه کله ان کان له مال یبلغ ثمنه فان لم یکن له مال عتق منه ما عتق **وحدثنا** شیبان بن فروخ قال نا جریر بن حازم عن نافع مولی عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اعتق نصیبا له فی عبد فکان له من المال قدر ما یبلغ قیمته قوم علیه قیمة العدل والا فقد عتق منه ما عتق **وحدثنا** قتیبة بن سعید ومحمد بن رمح عن اللیث بن سعد ح قال وثنا محمد بن المثنی قال نا عبد الوهاب قال سمعت یحیی ابن سعید ح قال وحدثنی ابو الربیع وابو کامل قالا نا حماد وهو ابن زید ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال نا اسماعیل یعنی ابن علیة کلاهما عن ایوب ح قال وحدثنا اسحاق بن منصور قال انا عبد الرزاق عن ابن جریج قال اخبرنی اسمعیل بن امیة ح قال وثنا محمد بن رافع قال نا ابن ابی فدیك عن ابن ابی ذئب ح قال وثناهارون بن سعید الایلی قال انا ابن وهب قال اخبرنی اسامة یعنی ابن زید کل هؤلاء عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث ولیس فی حدیثهم وان لم یکن له مال فقد عتق منه ما عتق الا فی حدیث ایوب ویحیی بن سعید فانهما ذکرا هذا الحرف فی الحدیث وقالا لا ندری اهو شیء فی الحدیث او قاله نافع من قبله ولیس فی روایة احد منهم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم الا فی حدیث اللیث ابن سعد **وحدثنا** عمرو الناقد وابن ابی عمر کلاهما عن ابن عیینة قال ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو عن سالم بن عبد الله عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اعتق عبدا بینه وبین آخر قوم علیه فی ماله قیمة عدل لا وکس ولا شطط ثم عتق علیه فی ماله ان کان موسرا **حدثنا** عبید بن حمید قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری عن سالم عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من اعتق شرکا له فی عبد عتق ما بقی فی ماله اذا کان له مال یبلغ ثمن العبد **وحدثنا** محمد بن المثنی ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن قتادة عن النضر بن انس عن بشیر بن نهیك عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال فی المملوك بین الرجلین فیعتق احدهما قال یضمن **وحدثناه** عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة بهذا الاسناد من اعتق شقیصا من مملوك فهو حرّ من ماله **وحدثنی** عمرو الناقد قال نا اسماعیل بن ابراهیم عن ابن ابی عروبة عن قتادة عن النضر بن انس عن بشیر بن نهیك عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من اعتق شقیصا له فی عبد فخلاصه فی ماله ان کان له مال فان لم یکن له مال استسعی العبد غیر مشقوق علیه **حدثناه** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر ومحمد بن بشر ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وعلی بن خشرم قالا انا عیسی بن یونس جمیعا عن ابن ابی عروبة بهذا الاسناد وفی حدیث عیسی ثم یستسعی فی نصیب الذی لم یعتق غیر مشقوق علیه

الروایة الاخری للعبد المملوك المصلح اجران فیه فضیلة ظاهرة للمملوك المصلح وهو الناصح لسیده والقائم بعبادة ربه المتوجه علیه وان له اجرین لقیامه بالحقین ولانکساه بالرق واما قول ابی هریرة فی هذا الحدیث لولا الجهاد فی سبیل الله والحج وبرّ امی لاحببت ان اموت وانا مملوك ففیه ان المملوك لا جهاد علیه ولا حج لانه غیر مستطیع واراد ببر امه القیام بمصلحتها فی النفقة والمؤن والخدمة ونحو ذلك مما لا یکمن فعله من الرقیق (قوله وبلغنا ان ابا هریرة لم یکن یحج حتی ماتت امه لصحبتها) المراد بحج التطوع لانه قد کان حج حجة الاسلام فی زمن النبی صلی الله علیه وسلم فقدم بر الام علی حج التطوع لان بر الام فرض فقدم علی التطوع وهذا مذهبنا ومذهب مالك ان للاب والام منع الولد من حجة التطوع دون حجة الفرض (قوله قال کعب لیس علیه حساب ولا علی مؤمن مزهد) المزهد بضم المیم واسکان الزای ومعناه قلیل المال والمراد بهذا الکلام ان العبد اذا ادی حق الله تعالی وحق مواليه فلیس علیه حساب لکثرة اجره وعدم معصیته وهذا الذی قاله کعب یحتمل انه اخذه بتوقیف ویحتمل انه بالاجتهاد ولان من رحمت حسناته وادی کتابته بیمینه فسوف یحاسب حسابا یسیرا وینقلب الی اهله مسرورا (قوله صلی الله علیه وسلم نعما للمملوك ان یتوفی یحسن عبادة الله وصحابة سیده) نعما فیها ثلاث لغات قرئ بهن فی السبع احداها بکسر النون مع اسکان العین فی الثانیة کسرهما والثالثة فتح النون مع کسر العین والمیم مشددة فی جمیع ذلك ای نعم شیئا هو ومعناه نعم ما هو فادغمت المیم فی المیم قال القاضی ورواه العذری نعما بضم النون منونا وهو صحیح ای له مسرة وقرة عین یقال نعماه ونعمة له (قوله صلی الله علیه وسلم یحسن عبادة الله) هو بضم اول یحسن وعبادة منصوبة والصحابة هنا بمعنی الصحبة (قوله صلی الله علیه وسلم من اعتق شرکا له من مملوك فعلیه عتقه کله) وذکر حدیث الاستسعاء وقد سبقت هذه الاحادیث فی کتاب العتق مبسوطة بطرقها وعجب من اعادة مسلم لها هنا علی خلاف عادته من غیر ضرورة الی اعادتها وسبق هناك شرحها (قوله صلی الله علیه وسلم قوم علیه فی ماله قیمة عدل لا وکس ولا شطط) قال العلماء الوکس النقص والبخس والشطط فهو الجور یقال شط الرجل وشط واستشط اذا جار وافرط وابعد فی مجاوزة الحد والمراد یقوم بقیمة عدل لا بنقص ولا بزیادة (قوله صلی الله علیه وسلم من اعتق شقیصا

حدثنا علی بن حجر السعدی وابوبکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب قالوا نا اسمٰعیل وهو ابن علیة عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی المهلب عن عمران ابن حصین ان رجلاً اعتق ستة مملوکین له عند موته لم یکن له مال غیرهم فدعا بهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فجزأهم اثلاثاً ثم اقرع بینهم فاعتق اثنین وارق اربعة وقال له قولاً شدیداً حدثنا قتیبة بن سعید قال نا حماد ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر عن الثقفی کلاهما عن ایوب بهذا الاسناد اما حماد فی حدیثه کروایة ابن علیة واما الثقفی ففی حدیثه ان رجلاً من الانصار اوصی عند موته فاعتق ستة مملوکین

حدثنا محمد بن منهال الضریر واحمد بن عبدة قالا نا یزید بن زریع قال نا هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن عمران بن حصین عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث ابن علیة وحماد حدثنا ابوالربیع سلیمان بن داود العتکی قال نا حماد یعنی ابن زید عن عمرو بن دینار عن جابر بن عبد الله ان رجلاً من الانصار اعتق غلاماً له عن دبر لم یکن له مال غیره فبلغ ذلک النبی صلی الله علیه وسلم فقال من یشتریه منی فاشتراه نعیم بن عبد الله بثمان مائة درهم فدفعها الیه قال عمرو سمعت جابر بن عبد الله یقول عبداً قبطیاً مات عام اول وحدثناه ابوبکر بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم عن ابن عیینة قال ابوبکر نا سفیان بن عیینة قال سمع عمرو جابراً یقول دبّر رجل من الانصار غلاماً له لم یکن له مال غیره فباعه رسول الله صلی الله علیه وسلم قال جابر فاشتراه ابن النحام عبداً قبطیاً مات عام اول فی امارة ابن الزبیر وحدثنا قتیبة بن سعید وابن رمح عن اللیث بن سعد عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم فی المدبّر نحو حدیث حماد عن عمرو بن دینار حدثنا قتیبة قال نا المغیرة یعنی الحزامی عن عبد المجید بن سهیل عن عطاء بن ابی رباح عن جابر بن عبد الله ح قال وحدثنی عبد الله بن هاشم قال نا یحیی بن سعید عن الحسین بن ذکوان المعلم قال حدثنی عطاء عن جابر ح قال وحدثنی ابوغسان المسمعی قال نا معاذ قال حدثنی ابی عن مطر عن عطاء بن ابی رباح وابی الزبیر وعمرو بن دینار ان جابر بن عبد الله حدثهم فی بیع المدبّر کل هؤلاء قال عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث حماد وابن عیینة عن عمرو عن جابر وحدثنا قتیبة ابن سعید قال نا لیث عن یحیی وهو ابن سعید عن بشیر بن یسار عن سهل بن ابی حثمة قال یحیی وحسبت قال وعن رافع بن خدیج انهما قالا خرج عبد الله بن سهل بن زید ومحیصة بن مسعود بن زید حتی اذا کانا بخیبر تفرقا فی بعض ما هنالک ثم اذا محیصة یجد عبد الله بن سهل قتیلاً فدفنه ثم اقبل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم هو وحویصة بن مسعود وعبد الرحمٰن بن سهل وکان اصغر القوم

من مملوک) هکذا هو فی معظم النسخ شقیصا بالیاء وفی بعضها شقصا بحذفها وکذا سبق فی کتاب العتق وهما لغتان شقص وشقیص کنصف ونصیف ای نصیب (قوله ان رجلا اعتق ستة مملوکین له عند موته لم یکن له مال غیرهم فدعا بهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فجزأهم اثلاثا ثم اقرع بینهم فاعتق اثنین وارق اربعة وقال له قولا شدیدا وفی روایة ان رجلا من الانصار اوصی عند موته فاعتق ستة مملوکین) قوله فجزأهم هو بتشدید الزای وتخفیفها لغتان مشهورتان ذکرهما ابن السکیت وغیره ومعناه قسمهم وأما قوله وقال له قولا شدیدا فمعناه قال فی شأنه قولا شدیدا کراهیة لفعله وتغلیظا علیه وقد جاء فی روایة اخری تفسیر هذا القول الشدید قال لو علمنا ما صلینا علیه هذا محمول علی ان النبی صلی الله علیه وسلم وحده کان یترک الصلوة علیه تغلیظا وزجرا لغیره علی مثل فعله واما اصل الصلوة علیه فلا بد منها لوجوبها من بعض الصحابة وفی هذا الحدیث دلالة لمذهب مالک والشافعی واحمد واسحق وداود وابن جریر والجمهور فی اثبات القرعة فی العتق ونحوه انه اذا اعتق عبید فی مرض موته او اوصی بعتقهم ولا یخرجون من الثلث اقرع بینهم فیعتق منهم بالقرعة وقال ابوحنیفة القرعة باطلة لا مدخل لها فی ذلک بل یعتق من کل واحد قسطه ویستسعی فی الباقی لانها خطر وهذا مردود بهذا الحدیث الصحیح واحادیث کثیرة وقوله فی الحدیث فاعتق اثنین وارق اربعة صریح فی الرد علی ابی حنیفة وقد قال بقول ابی حنیفة الشعبی والنخعی وشریح والحسن وحکی ایضا عن ابن المسیب (قوله فی الطریق الاخیر ثنا هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن عمران بن حصین) هذا الحدیث مما استدرکه الدارقطنی علی مسلم فقال لم یسمعه ابن سیرین من عمران فیما یقال وانما سمعه من خالد الحذاء عن ابی قلابة عن ابی المهلب عن عمران قاله ابن المدینی قلت ولیس فی هذا تصریح بان ابن سیرین لم یسمع عن عمران ولو ثبت عدم سماعه منه لم یقدح ذلک فی صحة هذا الحدیث ولم یتوجه علی الامام مسلم فیه عتب لانه انما ذکره متابعة بعد ذکره الطرق الصحیحة الواضحة وقد سبق لهذا نظائر والله اعلم بالصواب باب جواز بیع المدبر (قوله ان رجلا من الانصار اعتق غلاما له عن دبر لم یکن له مال غیره فبلغ ذلک النبی صلی الله علیه وسلم فقال من یشتریه منی فاشتراه نعیم بن عبد الله بثمان مائة درهم فدفعها الیه) معنی اعتقه عن دبر ای دبره فقال له انت حر بعد موتی وسمی هذا تدبیرا لانه یحصل العتق فیه فی دبر الحیاة واما هذا الرجل الانصاری فیقال له ابو مذکور واسم الغلام المدبر یعقوب وفی هذا الحدیث دلالة لمذهب الشافعی وموافقیه انه یجوز بیع المدبر قبل موت سیده لهذا الحدیث وقیاسا علی الموصی بعتقه فانه یجوز بیعه بالاجماع وممن جوزه عائشة وطاوس وعطاء والحسن ومجاهد واحمد واسحق وابو ثور وداود رح وقال ابوحنیفة ومالک وجمهور العلماء والسلف من الحجازیین والشامیین والکوفیین رحمهم الله تعالی لا یجوز بیع المدبر قالوا وانما باعه النبی صلی الله علیه وسلم فی دین کان علی سیده وقد جاء فی روایة للنسائی والدارقطنی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال له اقض به دینک قالوا وانما دفع الیه ثمنه لیقضی به دینه وتاوله بعض المالکیة علی انه لم یکن له مال غیره فرد تصرفه قال هذا القائل وکذلک یرد تصرف من تصدق بکل ماله وهذا ضعیف بل باطل والصواب نفاذ تصرف من تصدق بکل ماله وقال القاضی عیاض رحمه الله تعالی الاشبه عندی انه فعل ذلک نظرا له اذ لم یترک لنفسه مالا والصحیح ما قدمناه ان الحدیث علی ظاهره وانه یجوز بیع المدبر بکل حال ما لم یمت السید والله اعلم واجمع المسلمون علی صحة التدبیر ثم مذهب الشافعی ومالک والجمهور انه یحسب عتقه من الثلث وقال اللیث وزفر رحمهما الله تعالی هو من راس المال وفی هذا الحدیث نظر الامام فی مصالح رعیته واهره ایاهم بما فیه الرفق بهم وبابطالهم ما یضرهم من تصرفاتهم التی یمکن فسخها وفیه جواز البیع فیمن یزید وهو مجمع علیه الآن وقد کان فیه خلاف ضعیف لبعض السلف (قوله واشتراه نعیم بن عبد الله وفی روایة فاشتراه ابن النحام بالنون المفتوحة والحاء المهملة المشددة هکذا هو فی جمیع النسخ ابن النحام بالنون قالوا وهو غلط وصوابه فاشتراه النحام فان المشتری هو نعیم وهو النحام سمی بذلک لقول النبی صلی الله علیه وسلم دخلت الجنة فسمعت فیها نحمة لنعیم والنحمة الصوت وقیل هی السعلة وقیل النخنخة والله اعلم

کتاب القسامة والمحاربین والقصاص والدیات باب القسامة ذکر مسلم حدیث حویصة ومحیصة باختلاف الفاظه وطرقه حین وجد محیصة ابن عمه عبد الله بن سهل قتیلا بخیبر فقال النبی صلی الله علیه وسلم لاولیائه تحلفون خمسین یمینا وتستحقون صاحبکم او قاتلکم وفی روایة تستحقون قاتلکم او صاحبکم اما حویصة ومحیصة فبتشدید الیاء فیهما وتخفیفهما لغتان مشهورتان وقد ذکرهما القاضی اشهرهما التشدید قال القاضی حدیث القسامة اصل من اصول الشرع وقاعدة من قواعد الاحکام وهو من ارکان مصالح العباد وبه اخذ العلماء کافة من الصحابة والتابعین ومن بعدهم من علماء الامصار الحجازیین والشامیین والکوفیین وغیرهم رحمهم الله تعالی وان اختلفوا فی کیفیة الاخذ به وروی عن جماعة البطال

فذهب عبد الرحمن ليتكلم قبل صاحبيه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر الكبر في السن فصمت وتكلم صاحباه وتكلم معهما فذكروا لرسول الله صلى الله عليه وسلم مقتل عبد الله بن سهل فقال لهم اتحلفون خمسين يمينا فتستحقون صاحبكم او قاتلكم قالوا وكيف نحلف ولم نشهد قال فتبرئكم يهود بخمسين يمينا قالوا وكيف نقبل ايمان قوم كفار فلما رأى ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطى عقله

ابطال القسامة وانه لا حكم لها ولا عمل بها وممن قال بهذا سالم بن عبد الله وسليمان بن يسار والحكم بن عتيبة وقتادة وابو قلابة ومسلم بن خالد وابن علية والبخاري وغيرهم وعن عمر بن عبد العزيز روايتان كالمذهبين واختلف القائلون بها فيما اذا كان القتل عمدا هل يجب القصاص بها فقال معظم الحجازيين يجب وهو قول الزهري وربيعة وابي الزناد ومالك واصحابه والليث والاوزاعي واحمد واسحق وابي ثور وداود وهو قول الشافعي في القديم وروي عن ابي الزبير وعمر بن عبد العزيز قال ابو الزناد قلنا بها واصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم متوافرون اني لارى انهم الف رجل فما اختلف منهم اثنان وقال الكوفيون والشافعي في اصح قوليه لا يجب بها القصاص وانما تجب الدية وهو مروي عن الحسن البصري والشعبي والنخعي وعثمان الليثي والحسن بن صالح وروي ايضا عن ابي بكر وعمر وابن عباس ومعوية رض واختلفوا فيمن يحلف في القسامة فقال مالك والشافعي والجمهور يحلف الورثة ويجب الحق بحلفهم خمسين يمينا واحتجوا بهذا الحديث الصحيح وفيه التصريح بالابتداء بيمين المدعي بالمدعى وهو ثابت من طرق كثيرة صحاح لا تندفع قال مالك الذي اجمعت عليه الائمة قديما وحديثا ان المدعين يبدؤن في القسامة ولان جنبة المدعي صارت قوية باللوث قال القاضي وضعف هؤلاء رواية من روى الابتداء بيمين المدعى عليهم قال اهل الحديث هذه الرواية وهم من الراوي لانه اسقط الابتداء بيمين المدعي ولم يذكر رد اليمين ولان من روى الابتداء بالمدعين معه زيادة ورواياتها صحاح من طرق كثيرة مشهورة فوجب العمل بها ولا تعارضها رواية من نسي وقال كل من لم يوجب القصاص واقتصر على الدية يبدأ بيمين المدعى عليهم الا الشافعي واحمد فقالا بقول الجمهور انه يبدأ بيمين المدعي فان نكل ردت على المدعى عليه واجمع العلماء على انه لا يجب قصاص ولا دية بمجرد الدعوى حتى تقترن بها شبهة يغلب الظن بها واختلفوا في هذه الشبهة المعتبرة الموجبة للقسامة ولها سبع صور الاولى ان يقول المقتول في حياته دمي عند فلان وهو قتلني او ضربني وان لم يكن به اثر او فعل بي هذا من انقاد مقابلتي او جرحني ويذكر العمد فهذا موجب للقسامة عند مالك والليث وادعى مالك رح انه مما اجمع عليه الائمة قديما وحديثا قال القاضي ولم يقل بهذا من فقهاء الامصار غيرهما ولا روي عن غيرهما وخالف في ذلك العلماء كافة فلم ير احد غيرهما في هذا قسامة واشترط بعض المالكية وجود الاثر والجرح في كونه قسامة واحتج مالك في ذلك بقصة بقرة بني اسرائيل وقوله تعالى فقلنا اضربوه ببعضها كذلك يحيي الله الموتى قالوا فحي الرجل فاخبر بقاتله واحتج اصحاب مالك ايضا بان تلك حالة يطلب بها غفلة الناس فلو شرطنا الشهادة وابطلنا قول المجروح ادى ذلك الى ابطال الدماء غالبا قالوا ولانها حالة يتحرى فيها المجروح الصدق ويتجنب الكذب والمعاصي ويتردد البر والتقوى فوجب قبول قوله واختلف المالكية في انه هل يكتفى في الشهادة على قوله بشاهد ام لا بد من اثنين الثانية اللوث من غير بينة على معاينة القتل وبهذا قال مالك والليث والشافعي وبين الليث شهادة العدل وحده وكذا قول جماعة ليسوا عدولا الثالثة اذا شهد عدلان بالجرح فعاش بعده اياما ثم مات قبل ان يفيق منه قال مالك والليث هو لوث وقال الشافعي وابو حنيفة رض لا قسامة هنا بل يجب القصاص بشهادة العدلين الرابعة يوجد المتهم عند المقتول او قريبا منه او آتيا من جهته ومعه آلة القتل وعليه اثره من لطخ دم وغيره وليس هناك سبع ولا غيره مما يمكن احالة القتل عليه وتفرق جماعة عن قتيل فهذا لوث موجب للقسامة عند مالك والشافعي الخامسة ان يقتتل طائفتان فيوجد بينهما قتيل ففيه القسامة عند مالك والشافعي واحمد واسحق وعن مالك رواية انه لا قسامة بل فيه دية على الطائفة الاخرى ان كان من احدى الطائفتين وان كان من غيرهما فعلى الطائفتين دية السادسة يوجد الميت في زحمة الناس قال الشافعي يثبت فيه القسامة وتجب بها الدية وقال مالك هو هدر وقال الثوري واسحق تجب ديته في بيت المال وروي مثله عن عمر وعلي السابعة ان يوجد في محلة قوم او قبيلتهم او مسجدهم فقال مالك والليث والشافعي واحمد وداود وغيرهم لا يثبت بمجرد هذا قسامة بل القتل هدر لانه قد يقتل الرجل الرجل ويلقيه في محلة طائفة لينسب اليهم قال الشافعي الا ان يكون في محلة اعدائه لا يخالطهم غيرهم فيكون كالقصة التي جرت بخيبر فحكم النبي صلى الله عليه وسلم بالقسامة لورثة القتيل لما كان بين الانصار وبين اليهود من العداوة ولم يكن هناك سواهم وعن احمد نحو قول الشافعي وقال ابو حنيفة والثوري ومعظم الكوفيين وجود القتيل في المحلة والقرية يوجب القسامة ولا يثبت القسامة عندهم في شيء من الصور السبع السابقة الا هنا لانها عندهم هي الصورة التي حكم النبي صلى الله عليه وسلم فيها بالقسامة ولا قسامة عندهم الا اذا وجد القتيل وبه اثر قالوا فان وجد القتيل في المسجد حلف اهل المحلة ووجب الدية في بيت المال وذلك اذا ادعوا على اهل المحلة قال الاوزاعي وجود القتيل في المحلة يوجب القسامة وان لم يكن عليه اثر ونحوه عن داود هذا آخر كلام القاضي والله اعلم (قوله فذهب عبد الرحمن ليتكلم قبل صاحبيه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر الكبر في السن فصمت وتكلم صاحباه وتكلم معهما) معنى هذا ان المقتول هو عبد الله وله اخ اسمه عبد الرحمن ولهما ابنا عم وهما محيصة وحويصة وهما اكبر سنا من عبد الرحمن فلما اراد عبد الرحمن اخو القتيل ان يتكلم قال له النبي صلى الله عليه وسلم كبر اي ليتكلم اكبر منك واعلم ان حقيقة الدعوى انما هي لاخيه عبد الرحمن لا حق فيها لابني عمه وانما امر النبي صلى الله عليه وسلم ان يتكلم الاكبر وهو حويصة لانه لم يكن المراد بكلامه حقيقة الدعوى بل سماع صورة القصة وكيف جرت فاذا اراد حقيقة الدعوى تكلم صاحبها ويحتمل ان عبد الرحمن وكل حويصة ومحيصة في الدعوى ومساعدته او امر بتوكيله وفي هذا فضيلة السن عند التساوي في الفضائل ولهذا نظائر فانه يقدم بها في الامامة وفي ولاية النكاح ندبا وغير ذلك قوله الكبر في السن معناه يريد الكبر في السن والكبر منصوب باضمار يريد ونحوها وفي بعض النسخ للكبر باللام وهو صحيح (قوله صلى الله عليه وسلم اتحلفون خمسين يمينا فتستحقون صاحبكم او قاتلكم) قد يقال كيف عرضت اليمين على الثلاثة وانما يكون اليمين للوارث خاصة والوارث عبد الرحمن خاصة وهو اخو القتيل واما الآخران فابنا عم لا ميراث لهما مع الاخ والجواب انه كان معلوما عندهم ان اليمين تختص بالوارث فاطلق الخطاب لهم والمراد من تختص به اليمين واحتمل ذلك لكونه معلوما للمخاطبين كما سمع كلام الجميع في صورة قتله وكيفية ما جرى له وان كانت حقيقة الدعوى وقت الحاجة مختصة بالوارث واما قوله صلى الله عليه وسلم فتستحقون قاتلكم او صاحبكم فمعناه يثبت حقكم على من حلفتم عليه وهل ذلك الحق قصاص او دية فيه الخلاف السابق بين العلماء واعلم انهم انما يجوز لهم الحلف اذا علموا او ظنوا ذلك وانما عرض عليهم النبي صلى الله عليه وسلم اليمين ان وجد فيهم هذا الشرط وليس المراد الاذن لهم في الحلف من غير ظن ولهذا قالوا كيف نحلف ولم نشهد (قوله صلى الله عليه وسلم فتبرئكم يهود بخمسين يمينا) اي تبرأ اليكم من دعواكم بخمسين يمينا وقيل معناه يخلصونكم من اليمين بان يحلفوا فاذا حلفوا انتهت الخصومة ولم يثبت عليهم شيء وخلصتم انتم من اليمين وفي هذا دليل لصحة يمين الكافر والفاسق ويهود مرفوع غير منون لا ينصرف لانه اسم للقبيلة والطائفة ففيه التانيث والعلمية (قوله ان النبي صلى الله عليه وسلم اعطى عقله) اي ديته وفي الرواية الاخرى فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من قبله وفي رواية من عنده فقوله وداه بتخفيف الدال اي دفع ديته وفي رواية فكره رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يبطل دمه فوداه مائة من ابل الصدقة انما وداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده قطعا للنزاع واصلاحا لذات البين فان اهل القتيل لا يستحقون الا ان يحلفوا ويستحلفوا المدعى عليهم وقد امتنعوا من الامرين وهم مكسورون بقتل صاحبهم فاراد صلى الله عليه وسلم جبرهم وقطع المنازعة واصلاح ذات البين بدفع ديته من عنده وقوله فوداه من عنده يحتمل ان يكون من خالص ماله في بعض الاحوال صادف ذلك عنده ويحتمل انه من مال بيت المال ومصالح المسلمين واما قوله في الرواية الاخيرة من ابل الصدقة فقد قال بعض العلماء انها غلط من الرواة لان الصدقة المفروضة لا تصرف هذا المصرف بل هي لاصناف سماهم الله تعالى وقال الامام ابو اسحق المروزي من اصحابنا يجوز صرفها من ابل الزكوة لهذا الحديث فاخذ بظاهره وقال جمهور اصحابنا وغيرهم معناه اشتراه من ابل الصدقات بعد ان ملكوها ثم دفعها تبرعا الى اهل القتيل وحكى القاضي عن بعض العلماء انه يجوز صرف الزكوة في مصالح العامة وتاول هذا الحديث عليه وتاوله بعضهم على ان اولياء القتيل كانوا محتاجين ممن تباح لهم الزكوة وهذا تاويل باطل لان هذا قدر كثير لا يدفع الى الواحد الحامل من الزكوة بخلاف اشراف القبائل ولانه سماه دية وتاوله بعضهم على انه دفعه من سهم المؤلفة من الزكوة استئلافا لليهود لعلهم يسلمون وهذا ضعيف لان الزكوة لا يجوز صرفها الى كافر فالمختار

ما حكيناه عن الجمهور انه اشتراها من ابل الصدقة وفي هذا الحديث انه ينبغي للامام مراعاة المصالح العامة والاهتمام باصلاح ذات البين وفيه اثبات القسامة وفيه الابتداء بيمين المدعي

وحدثنا عبید الله بن عمر القواریری قال نا حماد بن زید قال نا یحیی بن سعید عن بُشیر بن یسار عن سهل بن ابی حثمة ورافع بن خدیج ان محیصة بن مسعود وعبد الله بن سهل انطلقا قبل خیبر فتفرقا فی النخل فقتل عبد الله بن سهل فاتهموا الیهود فجاء اخوه عبد الرحمن وابن عمه حویصة ومحیصة الی النبی صلی الله علیه وسلم فتکلم عبد الرحمن فی امر اخیه وهو اصغر منهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کبّر الکبر او قال لیبدأ الاکبر فتکلما فی امر صاحبهما فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یُقسِم خمسون منکم علی رجل منهم فیدفع برمّته قالوا امر لم نشهده کیف نحلف قال فتبرئکم یهود بایمان خمسین منهم قالوا یا رسول الله قوم کفار فوداه رسول الله صلی الله علیه وسلم من قبله قال سهل فدخلت مِربدًا لهم یومًا فرکضتنی ناقة من تلک الابل برکضة برجلها قال حماد هذا او نحوه وحدثنا القواریری قال نا بشر بن المفضل قال نا یحیی بن سعید عن بُشیر بن یسار عن سهل بن ابی حثمة عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحوه وقال فی حدیثه فعقله رسول الله صلی الله علیه وسلم من عنده ولم یقل فی حدیثه فرکضتنی ناقة وحدثنا عمرو الناقد قال نا سفیان بن عیینة ح قال وثنا محمد بن المثنی قال نا عبد الوهاب الثقفی جمیعًا عن یحیی بن سعید عن بشیر بن یسار عن سهل بن ابی حثمة بنحو حدیثهم وحدثنا عبد الله بن مَسْلَمة بن قعنب قال نا سلیمان بن بلال عن یحیی بن سعید عن بُشیر بن یَسار ان عبد الله بن سهل بن زید ومحیصة بن مسعود بن زید الانصاریین ثم من بنی حارثة خرجا الی خیبر فی زمان رسول الله صلی الله علیه وسلم یومئذٍ صلح واهلها یهود فتفرقا لحاجتهما فقُتل عبد الله بن سَهل فوجد فی شربة مقتولًا فدفنه صاحبه ثم اقبل الی المدینة فمشی اخوا المقتول عبد الرحمن بن سَهل ومُحَیِّصة وحُوَیِّصة فذکروا لرسول الله صلی الله علیه وسلم شان عبد الله وحیث قتل فزعم بشیر وهو یحدث عن من ادرک من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال لهم تحلفون خمسین یمینًا وتستحقون قاتلکم او صاحبکم قالوا یا رسول الله ما شهدنا ولا حضرنا فزعم انه قال فتبرئکم یهود بخمسین فقالوا یا رسول الله کیف نقبل ایمان قوم کفار فزعم بشیر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عقله من عنده وحدثنا یحیی بن یحیی قال انا هشیم عن یحیی بن سعید عن بشیر بن یسار ان رجلًا من الانصار من بنی حارثة یقال له عبد الله بن سهل بن زید انطلق هو وابن عم له یقال له محیصة بن مسعود بن زید وساق الحدیث بنحو حدیث اللیث الی قوله فوداه رسول الله صلی الله علیه وسلم من عنده قال یحیی فحدثنی بشیر بن یسار قال اخبرنی سَهل بن ابی حثمة قال لقد رکضتنی فریضة من تلک الفرائض بالمِربد وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا ابی قال نا سعید بن عبید قال نا بُشَیر بن یسار الانصاری عن سهل بن ابی حثمة الانصاری انه اخبره ان نفرًا منهم انطلقوا الی خیبر فتفرقوا فیها فوجدوا احدهم قتیلًا وساق الحدیث وقال فیه فکره رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یبطل دمه فوداه مائة من ابل الصدقة وحدثنی اسحاق بن منصور قال انا بشر بن عمر قال سمعت مالک بن انس یقول حدثنی ابو لیلی بن عبد الله بن عبد الرحمن بن سَهل عن سَهل بن ابی حثمة انه اخبره عن رجال من کبراء قومه ان عبد الله بن سهل ومحیصة خرجا الی خیبر من جَهد اصابهم فاتی محیصة فاخبر ان عبد الله بن سَهل قد قتل وطرح فی عین او فقیر فاتی یهود فقال انتم والله قتلتموه قالوا والله ما قتلناه ثم اقبل حتی قدم علی قومه فذکر لهم ذلک ثم اقبل هو واخوه حویصة وهو اکبر منه وعبد الرحمن بن سَهل فذهب محیصة لیتکلم وهو الذی کان بخیبر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لمحیصة کَبِّر کَبِّر یرید السن فتکلم حویصة ثم تکلم محیصة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما ان یَدُوا صاحبکم واما ان یؤذنوا بحرب فکتب رسول الله صلی الله علیه وسلم الیهم فی ذلک فکتبوا انا والله ما قتلناه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لحویصة ومحیصة وعبد الرحمن اتحلفون وتستحقون دم صاحبکم قالوا لا قال فتحلف لکم یهود قالوا لیسوا مسلمین فوداه رسول الله صلی الله علیه وسلم من عنده فبعث الیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم مائة ناقة حتی أُدخلت علیهم الدار قال سَهل فلقد رکضتنی منها ناقة حمراء

فی القسامة وفیه رد الیمین علی المدعی علیه اذا نکل المدعی فی القسامة وفیه جواز الحکم علی الغائب وسماع الدعوی فی الدماء من غیر حضور الخصم وفیه جواز الیمین بالظن اذا لم یتیقن وفیه ان الحکم بین المسلم والکافر یکون بحکم الاسلام (قوله صلی الله علیه وسلم یقسم خمسون منکم علی رجل منهم) هذا مما یجب تاویله لان الیمین انما تکون علی الوارث خاصة لا علی غیره من القبیلة وتاویله عند اصحابنا ان معناه یختار منکم خمسون یمینا والحالف هم الورثة فلا یحلف احد من الاقارب غیر الورثة یحلف کل ورثته ذکورا کانوا او اناثا سواء کان القتل عمدا او خطأ هذا مذهب الشافعی وبه قال ابو ثور وابن المنذر وافتی مالک فیما اذا کان القتل خطأ واما فی العمد فقال یحلف الاقارب خمسین یمینا ولا تحلف النساء ولا الصبیان وافقه ربیعة واللیث والاوزاعی واحمد واود و اهل الظاهر واحتج الشافعی بقوله صلی الله علیه وسلم تحلفون خمسین یمینا فتستحقون صاحبکم فجعل الحالف هو المستحق الدیة والقصاص ومعلوم ان غیر الوارث لا یستحق شیئا فدل علی ان المراد حلف من یستحق الدیة (قوله صلی الله علیه وسلم یقسم خمسون منکم علی رجل منهم فیدفع برمته) الرمة بضم الراء الحبل والمراد هنا الحبل الذی یربط فی رقبة القاتل وسلمه فیه الی ولی القتیل قال فی هذا دلیل لمن قال ان القسامة یثبت فیها القصاص وقد سبق بیان مذاهب العلماء فیه وتاویل القائلون لا قصاص بان المراد ان یسلم لیستوفی منه الدیة لکونها ثبتت علیه وفیه ان القسامة انما تکون علی واحد وبه قال مالک واحمد وقال اشهب وغیره یحلف الاولیاء علی ما شاءوا ولا یقتلون الا واحدا وقال الشافعی ان ادعوا علی جماعة حلفوا علیهم وثبتت علیهم الدیة علی الصحیح عند الشافعی وعلی قول انه یجب القصاص علیهم وان حلفوا علی واحد استحقوا علیه وحده (قوله فدخلت مربدا لهم یوما فرکضتنی ناقة من تلک الابل برکضة برجلها) المربد بکسر المیم وفتح الباء هو الموضع الذی یجتمع فیه الابل وتحبس والمربد الحبس ومعنی رکضتنی رفستنی واراد بهذا الکلام انه ضبط الحدیث وحفظه حفظا بلیغا (قوله فوجدنی فی شربة مقتولا) الشربة بفتح الشین المعجمة والراء وهو حوض یکون فی اصل النخلة وجمعه شرب کثمرة وثمر (قوله لقد رکضتنی فریضة من تلک الفرائض) المراد بالفریضة هنا الناقة من تلک النوق المفروضة فی الدیة وتسمی المدفوعة فی الدیة فی الذکوة او فی الدیة فریضة لانها مفروضة ای مقدرة بالسن والعدد وما قول المازری ان المراد بالفریضة هنا الناقة الهرمة فقد غلط فیه والله اعلم (قوله فکره رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یبطل دمه فوداه مائة من ابل الصدقة) هذا آخر الفوات الذی لم یسمعه ابراهیم بن سفیان من مسلم وقد قدمنا بیان اوله (قوله عقیب هذا حدثنی اسحق بن منصور قال اخبرنا بشر بن عمر قال سمعت مالک بن انس یقول حدثنی ابو لیلی) هو اول سماع ابراهیم بن سفیان من مسلم من هذا الموضع هکذا هو فی معظم النسخ وفی نسخة الحافظ ابن عساکر ان آخر الفوات آخر حدیث اسحق بن منصور هذا الذی ذکرناه واول السماع قوله عقیب حدثنی ابو الطاهر وحرملة یقول یحیی والاول اصح (قوله وطرح فی عین او فقیر) الفقیر ههنا علی لفظ الفقیر من آدمیین والفقیر ههنا البئر القریبة القعر الواسعة الفم وقیل هو الحفیرة التی تکون حول النخل (قوله صلی الله علیه وسلم اما ان یدوا صاحبکم واما ان یؤذنوا بحرب) معناه ان ثبت القتل علیهم بقسامتکم فاما ان یدوا صاحبکم ای یدفعوا الیه دیته واما ان یعلمونا انهم ممتنعون من التزام احکامنا فینتقض عهدهم ویصیرون حربا لنا وفیه دلیل لمن یقول الواجب بالقسامة الدیة دون القصاص (قوله خرجا الی خیبر من جهد اصابهم) هو بفتح الجیم

باب حکم المحاربین والمرتدین

حدثنی ابو الطاهر وحرملة بن یحیی قال ابو الطاهر نا وقال حرملة انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی ابو سلمة بن عبد الرحمن وسلیمان ابن یسار مولی میمونة زوج النبی صلی الله علیه عن رجل من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم من الانصار ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اقر القسامة علی ما کانت علیه فی الجاهلیة **وحدثنا** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا ابن جریج قال حدثنی ابن شهاب بهذا الاسناد مثله وزاد وقضی بها رسول الله صلی الله علیه وسلم بین ناس من الانصار فی قتیل ادعوه علی الیهود **وحدثنا** حسن بن علی الحلوانی قال نا یعقوب وهو ابن ابراهیم بن سعد قال نا ابی عن صالح عن ابن شهاب ان ابا سلمة بن عبد الرحمن وسلیمان بن یسار اخبراه عن ناس من الانصار عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث ابن جریج **وحدثنا** یحیی بن یحیی التمیمی وابو بکر بن ابی شیبة کلاهما عن هشیم واللفظ لیحیی قال انا هشیم عن عبد العزیز بن صهیب وحمید عن انس بن مالک ان ناسا من عرینة قدموا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة فاجتووها فقال لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم ان شئتم ان تخرجوا الی ابل الصدقة فتشربوا من البانها وابوالها ففعلوا فصحوا ثم مالوا علی الرعاء فقتلوهم وارتدوا عن الاسلام وساقوا ذود رسول الله صلی الله علیه وسلم فبلغ ذلک النبی صلی الله علیه وسلم فبعث فی اثرهم فاتی بهم فقطع ایدیهم وارجلهم وسمل اعینهم وترکهم فی الحرة حتی ماتوا **وحدثنا** ابو جعفر محمد بن الصباح وابو بکر بن ابی شیبة واللفظ لابی بکر قال نا ابن عیینة عن حجاج بن ابی عثمان قال حدثنی ابو رجاء مولی ابی قلابة عن ابی قلابة قال حدثنی انس ان نفرا من عکل ثمانیة قدموا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فبایعوه علی الاسلام فاستوخموا الارض وسقمت اجسامهم فشکوا ذلک الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال الا تخرجون مع راعینا فی ابله فتصیبون من ابوالها والبانها فقالوا بلی فخرجوا فشربوا من ابوالها والبانها فصحوا فقتلوا الراعی وطردوا الابل فبلغ ذلک رسول الله صلی الله علیه وسلم فبعث فی اثارهم فادرکوا فجیئ بهم فامر بهم فقطعت ایدیهم وارجلهم وسمر اعینهم ثم نبذ وا فی الشمس حتی ماتوا وقال ابن الصباح فی روایته واطردوا النعم قال وسمرت اعینهم **وحدثنا** هارون بن عبد الله قال نا سلیمان ابن حرب قال نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی رجاء مولی ابی قلابة قال قال ابو قلابة نا انس بن مالک قال قدم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم قوم من عکل او عرینة فاجتووا المدینة فامرلهم رسول الله صلی الله علیه وسلم بلقاح وامرهم ان یشربوا من ابوالها والبانها بمعنی حدیث حجاج بن ابی عثمان وقال وسمرت اعینهم والقوا فی الحرة یستسقون فلا یسقون **وحدثنا** محمد بن المثنی قال نا معاذ بن معاذ ح قال وحدثنا احمد بن عثمان النوفلی قال نا ازهر السمان قالا نا ابن عون قال نا ابو رجاء مولی ابی قلابة عن ابی قلابة قال کنت جالسا خلف عمر بن عبد العزیز فقال للناس ما تقولون فی القسامة فقال عنبسة قد حدثنا انس بن مالک کذا وکذا فقلت ایای حدث انس قد مر علی النبی صلی الله علیه وسلم وقوم وساق الحدیث بنحو حدیث ایوب وحجاج قال ابو قلابة فلما فرغت قال عنبسة سبحان الله قال ابو قلابة فقلت انتهمنی یا عنبسة قال لا هکذا انا انس لن تزالوا بخیر یا اهل الشام ما دام فیکم هذا او مثل هذا **وحدثنا** الحسن بن ابی شعیب الحرانی قال نا مسکین وهو ابن بکیر الحرانی قال انا الاوزاعی ح قال وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال نا محمد بن یوسف عن الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی قلابة عن انس بن مالک قال قدم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثمانیة نفر من عکل بنحو حدیثهم وزاد فی الحدیث ولم یحسمهم **وحدثنا** هارون بن عبد الله قال نا مالک بن اسماعیل قال نا زهیر قال نا سماک بن حرب عن معاویة بن قرة عن انس بن مالک

وهو الشدة والمشقة والله اعلم **باب حکم المحاربین والمرتدین** فیه حدیث العرنیین انهم قدموا المدینة فاسلموا واستوخموها وسقمت اجسامهم فامرهم النبی صلی الله علیه وسلم بالخروج الی ابل الصدقة فخرجوا فصحوا فقتلوا الراعی وارتدوا عن الاسلام وساقوا الذود فبعث النبی صلی الله علیه وسلم فی اثرهم فقطع ایدیهم وارجلهم وسمل اعینهم وترکهم فی الحرة یستسقون فلا یسقون حتی ماتوا هذا الحدیث اصل فی عقوبة المحاربین وهو موافق لقول الله تعالی انما جزاء الذین یحاربون الله ورسوله ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیهم وارجلهم من خلاف او ینفوا من الارض واختلف العلماء فی المراد بهذه الآیة الکریمة فقال مالک هی علی التخییر فیخیر الامام بین هذه الامور الا ان یکون المحارب قد قتل فیتحتم قتله وقال ابو حنیفة وابو مصعب المالکی الامام بالخیار وان قتلوا وقال الشافعی وآخرون هی علی التقسیم فان قتلوا ولم یاخذوا المال قتلوا وان قتلوا واخذوا المال قتلوا وصلبوا فان اخذوا المال ولم یقتلوا قطعت ایدیهم وارجلهم من خلاف فان اخافوا السبیل ولم یاخذوا شیئا ولم یقتلوا طلبوا حتی یغیروا وهو المراد بالنفی عندنا قال اصحابنا لان ضرر هذه الافعال مختلف فکانت عقوباتها مختلفة ولم یکن التخییر وتثبت احکام المحاربة فی الصحراء وهل تثبت فی الامصار فیه خلاف قال ابو حنیفة لا تثبت وقال مالک والشافعی تثبت قال القاضی عیاض وقد اختلف العلماء فی معنی حدیث العرنیین هذا فقال بعض السلف کان هذا قبل نزول الحدود وآیة المحاربة والنهی عن المثلة وهو منسوخ وقیل لیس بمنسوخ وفیهم نزلت آیة المحاربة وانما فعل النبی صلی الله علیه وسلم بهم ما فعل قصاصا لانهم فعلوا بالرعاة مثل ذلک وقد رواه مسلم فی بعض طرقه ورواه ابن اسحق وموسی بن عقبة واهل السیر والترمذی وقال بعضهم النهی عن المثلة نهی تنزیه لیس بحرام واما قوله یستسقون فلا یسقون فلیس فیه ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بذلک ولا نهی عن سقیهم قال القاضی وقد اجمع المسلمون علی ان من وجب علیه القتل فاستسقی لا یمنع الماء قصدا فیجمع علیه عذابان قلت قد ذکرنا فی هذا الحدیث الصحیح انهم قتلوا الرعاة وارتدوا عن الاسلام وحینئذ لا یبقی لهم حرمة فی سقی الماء ولا لغیره وقد قال اصحابنا لا یجوز لمن معه من الماء ما یحتاج الیه للطهارة ان یسقیه لمرتد یخاف الموت من العطش وبهیمة ولو کان ذمیا او بهیمة وجب سقیه ولم یجز الوضوء به حینئذ والله اعلم (قوله ان ناسا من عرینة) هی بضم العین المهملة وفتح الراء وآخرها نون ثم ها وهی قبیلة معروفة (قوله قدموا المدینة فاجتووها) هی بالجیم والمثناة فوق ومعناه استوخموها کما فسره فی الروایة الاخری ای لم توافقهم وکرهوها لسقم اصابهم قالوا وهو مشتق من الجوی وهو داء فی الجوف (قوله صلی الله علیه وسلم ان شئتم ان تخرجوا الی ابل الصدقة فتشربوا من البانها وابوالها ففعلوا فصحوا) فی هذا الحدیث انها ابل الصدقة وفی غیر مسلم انها لقاح النبی صلی الله علیه وسلم وکلاهما صحیح وکان بعض الابل ابل الصدقة وبعضها للنبی صلی الله علیه وسلم واستدل اصحاب مالک واحمد بهذا الحدیث ان بول ما یوکل لحمه وروثه طاهر ان واجاب اصحابنا وغیرهم من القائلین بنجاستهما بان شربهم الابوال کان للتداوی وهو جائز بکل النجاسات کسوی الخمر والمسکرات فان قیل کیف اذن لهم فی شرب لبن الصدقة فالجواب ان البانها للمحتاجین من المسلمین وهؤلاء اذ ذاک منهم (قوله ثم مالوا علی الرعاة فقتلوهم) وفی بعض الاصول المعتمدة الرعاء وهما لغتان یقال راع ورعاة کقاض وقضاة وراع ورعاء بکسر الراء وبالمد مثل صاحب وصحاب (قوله وسمل اعینهم) هکذا هو فی معظم النسخ سمل باللام وفی بعضها سمر بالراء والمیم مخففة وضبطناه فی بعض المواضع فی البخاری سمر بتشدید المیم ومعنی سمل باللام فقاها واذهب ما فیها ومعنی سمر بالراء کحلها بمسامیر محماة وقیل هما بمعنی (قوله لهم بلقاح) ای

قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ نفر من عرینۃ فاسلموا وبایعوہ وقد وقع بالمدینۃ الموم وھو البرسام ثم ذکر نحو حدیثھم وزاد وعندہ شباب من الانصار قریب من عشرین فارسلھم الیھم وبعث معھم قائفا یقتص اثرھم **وحدثنا** ھدبۃ ابن خالد قال ناھمام قال ناقتادۃ عن انس ح قال وحدثنا ابن المثنی قال نا عبد الاعلی قال ناسعید عن قتادۃ عن انس وفی حدیث ھمام قدم علی النبی صلی اللہ علیہ رھط من عرینۃ وفی حدیث سعید من عکل وعرینۃ نحو حدیثھم **وحدثنی** الفضل بن سھل الاعرج قال نایحیی بن غیلان قال نایزید بن زریع عن سلیمان التیمی عن انس قال انما سمل النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعین اولئک لانھم سملوا اعین الرعاء **حدثنا** محمد بن المثنی ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نامحمد بن جعفر قال ناشعبۃ عن ھشام بن زید عن انس بن مالک ان یھودیا قتل جاریۃ علی اوضاح لھا فقتلھا بحجر قال فجیء بھا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبھا رمق فقال لھا اقتلک فلان فاشارت برأسھا ان لا ثم قال لھا اقتلک فلان فاشارت برأسھا ان لا ثم سالھا الثالثۃ فقالت نعم واشارت برأسھا فقتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ بین حجرین **حدثنی** یحیی بن حبیب الحارثی قال ناخالد یعنی ابن الحارث ح قال وحدثنا ابوکریب قال نا ابن ادریس کلاھما عن شعبۃ بھذا الاسناد نحوہ وفی حدیث ابن ادریس فرضخ راسہ بین حجرین **وحدثنا** عبد بن حمید قال ناعبد الرزاق قال انا معمر عن ایوب عن ابی قلابۃ عن انس ان رجلا من الیھود قتل جاریۃ من الانصار علی حلی لھا ثم القاھا فی القلیب ورضخ راسھا بالحجارۃ فاخذ فاتی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بہ ان یرجم حتی یموت فرجم حتی مات **وحدثنی** اسحاق بن منصور قال انا محمد بن بکر قال انا ابن جریج قال اخبرنی معمر عن ایوب بھذا الاسناد مثلہ **حدثنا** ھدبۃ ابن خالد قال ناھمام قال نا قتادۃ عن انس بن مالک ان جاریۃ وجد راسھا قد رض بین حجرین فسالوھا من صنع ھذا بک فلان فلان حتی ذکر الیھودی فاومات برأسھا فاخذ الیھودی فاقر فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرض راسہ بالحجارۃ **وحدثنا** محمد بن بکر قال انا ابن جریج قال اخبرنی معمر عن ایوب عن ابی قلابۃ عن انس ان رجلا من الیھود قتل جاریۃ من الانصار علی حلی لھا ثم القاھا فی القلیب ورضخ راسھا بالحجارۃ فاخذ فاتی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر بہ ان یرجم حتی یموت فرجم حتی مات **وحدثنا** عبد بن حمید قال ناعبد الرزاق قال انا معمر عن ایوب عن ابی قلابۃ عن انس ان رجلا من الیھود قتل جاریۃ من الانصار علی حلی لھا ثم القاھا فی القلیب ورضخ راسھا بالحجارۃ فامر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یرجم حتی یموت فرجم حتی مات وفی روایۃ ان جاریۃ وجد راسھا قد رض بین حجرین فسالوھا من صنع ھذا بک فلان فلان حتی ذکروا الیھودی فاومات برأسھا فاخذ الیھودی فاقر فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرض راسہ بالحجارۃ) اما الاوضاح بالضاد المعجمۃ فھی قطع فضۃ والمراد حلی فضۃ کما فسرہ فی الروایۃ الاخری (قولہ وبھا رمق) ھو بقیۃ الحیوۃ والروح والقلیب البیر وقولہ رضخہ بین حجرین ورضہ بالحجارۃ ورجمہ بالحجارۃ ھذہ الالفاظ معناھا واحد لانھا اذا وضع راسہ علی حجر ورمی بحجر آخر فقد رجم وقد رض وقد رضخ وقیل یحتمل انہ رجمھا الرجم المعروف مع الرضخ لقولہ ثم القاھا فی قلیب وفی ھذا الحدیث فوائد منھا قتل الرجل بالمرأۃ وھو اجماع من یعتد بہ ومنھا ان الجانی عمدا یقتل قصاصا علی الصفۃ التی قتل فان قتل بسیف قتل بہ بالسیف وان قتل بحجر او خشب ونحوھما قتل بمثلہ لان الیھودی رضخھا فرضخ ھو ومنھا ثبوت القصاص فی القتل بالمثقلات ولا یختص بالمحددات وھذا مذھب الشافعی ومالک واحمد وجماھیر العلماء وقال ابو حنیفۃ لا قصاص الا فی القتل بمحدد من حدید او حجر او خشب او کان معروفا بقتل الناس بالتجفیف او بالالقاء فی النار واختلفت الروایۃ عنہ فی مثقل الحدید کالدبوس اما اذا کانت الجنایۃ شبہ عمد بان قتل بما لا یقصد بہ القتل غالبا فتعمد القتل بہ کالعصا والسوط واللطمۃ والقضیب والبندقۃ ونحوھا فقال مالک واللیث یجب فیہ القود وقال الشافعی وابو حنیفۃ والاوزاعی والثوری واحمد واسحق وابو ثور وجماھیر العلماء من الصحابۃ والتابعین فمن بعدھم لا قصاص فیہ واللہ اعلم ومنھا وجوب القصاص علی الذی یقتل المسلم ومنھا جواز سوال الجریح من جرحہ فائدۃ السوال ان یعرف المتھم ليطالب فان اقرت علیہ القتل وان انکر فالقول قولہ مع یمینہ ولا یلزمہ شیء بمجرد قول المجروح ھذا مذھب الجماھیر وقد سبق فی باب القسامۃ ان مذھب مالک ثبوت القتل علی المتھم بمجرد قول المجروح وتعلقوا بھذا الحدیث وھذا تعلق باطل لان الیھودی اعترف کما صرح بہ مسلم فی احدی روایاتہ التی ذکرناھا فانما قتل باعترافہ واللہ اعلم باب الصائل علی نفس الانسان او عضوہ اذا دفعہ الموصول علیہ فاتلف نفسہ او عضوہ لا ضمان علیہ (قولہ قاتل یعلی بن منیۃ او ابن امیۃ رجلا فعض احدھما صاحبہ فانتزع یدہ من فیہ فنزع ثنیتہ فاختصما الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یعض احدکم کما یعض الفحل لا دیۃ لہ وفی روایۃ ان اجیرا لیعلی عض رجل ذراعہ آما منیۃ فبضم المیم واسکان النون وبعد ھا یاء مثناۃ تحت وھی ام یعلی وقیل جدتہ وآما امیۃ فھو ابوہ فیصح ان یقال یعلی بن امیۃ ویعلی بن منیۃ وآما قولہ ان یعلی ھو المعضوض وفی الروایۃ الثانیۃ والثالثۃ ان المعضوض ھو اجیر یعلی لا یعلی فقال الحفاظ الصحیح المعروف انہ اجیر یعلی لا یعلی ویحتمل انھما قضیتان جرتا لیعلی ولاجیرہ فی وقت او وقتین وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم کما یعض الفحل ھو بالحاء المھملۃ ای الفحل من الابل وغیرھا وھو اشارۃ الی تحریم ذلک وفی ھذا الحدیث دلالۃ لمن قال انہ اذا عض رجل ید غیرہ فنزع المعضوض یدہ فسقطت اسنان العاض او فکت لحیتہ لا ضمان علیہ وھذا مذھب الشافعی وابی حنیفۃ وکثیرین والاکثرین ح وقال مالک یضمن (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم تقضمھا کما

باب ثبوت القصاص فی القتل بالحجر وغیرہ من المحددات والمثقلات وقتل الرجل بالمرأۃ

باب الصائل علی نفس الانسان وعضوہ اذا دفعہ الموصول علیہ فاتلف نفسہ او عضوہ لا ضمان علیہ

ثنیتہ او ثنایاہ فاستعدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما تامرنی ان امرہ ان یدع یدہ فی فیک تقضمہا کما یقضم الفحل ادفع یدک حتی یعضہا ثم انتزعہا **حدثنا** شیبان بن فروخ قال نا ہمام قال نا عطاء عن صفوان بن یعلی بن منیۃ عن ابیہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل وقد عض ید رجل فانتزع یدہ فسقطت ثنیتاہ یعنی الذی عضہ قال فابطلہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال اردت ان تقضمہ کما یقضم الفحل **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبۃ قال نا ابو اسامۃ قال نا ابن جریج قال اخبرنی عطاء قال اخبرنی صفوان بن یعلی بن امیۃ عن ابیہ قال غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک قال وکان یعلی یقول تلک الغزوۃ اوثق عملی عندی فقال عطاء قال صفوان قال یعلی کان لی اجیر فقاتل انسانا فعض احدہما یدہ الاخر قال لقد اخبرنی صفوان ایہما عض الاخر فانتزع المعضوض یدہ من فی العاض فانتزع احدی ثنیتیہ فاتیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاہدر ثنیتہ **وحدثناہ** عمرو بن زرارۃ قال انا اسماعیل بن ابراہیم قال اخبرنا ابن جریج بہذا الاسناد نحوہ **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبۃ قال نا عفان قال نا حماد قال نا ثابت عن انس ان اخت الربیع ام حارثۃ جرحت انسانا فاختصموا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القصاص القصاص فقالت ام الربیع یا رسول اللہ ایقتص من فلانۃ واللہ لا یقتص منہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ یا ام الربیع القصاص کتاب اللہ قالت لا واللہ لا یقتص منہا ابدا قال فما زالت حتی قبلوا الدیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من عباد اللہ من لو اقسم علی اللہ لابرہ **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبۃ قال نا حفص بن غیاث وابو معاویۃ ووکیع عن الاعمش عن عبد اللہ بن مرۃ عن مسروق عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرئ مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلاث الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارک لدینہ المفارق للجماعۃ **حدثنا** ابن نمیر قال نا ابی ح قال وحدثنا ابن ابی عمر قال نا سفیان ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراہیم وعلی بن خشرم قالا نا عیسی بن یونس کلہم عن الاعمش بہذا الاسناد مثلہ **حدثنا** احمد بن حنبل ومحمد بن المثنی واللفظ لاحمد قال نا عبد الرحمن بن مہدی عن سفیان عن الاعمش عن عبد اللہ بن مرۃ عن مسروق عن عبد اللہ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال والذی لا الہ غیرہ لا یحل دم رجل مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا الثلاثۃ نفر التارک للاسلام المفارق للجماعۃ او الجماعۃ شک فیہ احمد والثیب الزانی والنفس بالنفس قال الاعمش فحدثت بہ ابراہیم فحدثنی عن الاسود عن عائشۃ بمثلہ

لما یقضم الفحل) ہو بفتح الضاد فیہما علی اللغۃ الفصیحۃ ومعناہ تعضہا قال اہل اللغۃ القضم باطراف اللسان (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فما تامرنی ان امرہ ان یضع یدہ فی فیک تقضمہا کما یقضم الفحل ادفع یدک حتی یعضہا ثم انتزعہا لیس المراد بہذا امرہ بدفع یدہ لیعضہا وانما معناہ الانکار علیہ ای انک لا تدع یدک فی فیہ لیعضہا فکیف تنکر علیہ ان ینتزع یدہ من فیک وتطالبہ بما جنی فی جذبہ لذلک قال القاضی وہذا الباب مما یتبعہ الدارقطنی علی مسلم لانہ ذکر اول احدیث شعبۃ عن قتادۃ عن زرارۃ عن عمران بن حصین قال قاتل یعلی وذکر مثلہ عن معاذ بن ہشام عن ابیہ عن قتادۃ ثم عن شعبۃ عن قتادۃ عن عطاء عن ابن یعلی ثم عن ہمام عن عطاء عن ابن یعلی ثم حدیث ابن جریج عن عطاء عن ابن یعلی ثم حدیث معاذ عن ابیہ عن قتادۃ عن بدیل عن عطاء عن صفوان بن یعلی وہذا اختلاف علی عطاء وذکر ایضا حدیث قریش بن یونس عن ابن عون عن ابن سیرین عن عمران ولم یذکر فیہ سماعا منہ ولا من ابن سیرین من عمران ولم یخرج البخاری لابن سیرین عن عمران شیئا واللہ اعلم قلت الانکار علی مسلم فی ہذین لوجہین احدہما لا یلزم من الاختلاف علی عطاء ضعف الحدیث ولا من کون ابن سیرین لم یصرح بالسماع من عمران ولا روی لہ البخاری عنہ شیئا ان لا یکون سمع منہ بل ہو معدود فیمن سمع منہ والثانی لو ثبت ضعف ہذا الطریق لم یلزم منہ ضعف المتن فانہ صحیح بالطرق الباقیۃ التی ذکرہا مسلم وقد سبق مرات ان مسلما یذکر فی المتابعات من ہو دون شرط الصحیح واللہ اعلم باب اثبات القصاص فی الاسنان وما فی معناہا (قولہ عن انس ان اخت الربیع ام حارثۃ جرحت انسانا فاختصموا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القصاص القصاص فقالت ام الربیع یا رسول اللہ ایقتص من فلانۃ واللہ لا یقتص منہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ یا ام الربیع القصاص کتاب اللہ قالت لا واللہ لا یقتص منہا ابدا قال فما زالت حتی قبلوا الدیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من عباد اللہ من لو اقسم علی اللہ لابرہ) ہذہ روایۃ مسلم وخالفہ البخاری فی روایتہ فقال عن انس بن مالک ان الربیع کسرت ثنیۃ جاریۃ وطلبوا الیہا العفو فابوا وارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فابوا الا القصاص فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالقصاص فقال انس بن النضر یا رسول اللہ اتکسر ثنیۃ الربیع لا والذی بعثک بالحق لا تکسر ثنیتہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب اللہ القصاص فرضی القوم فعفوا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من عباد اللہ من لو اقسم علی اللہ لابرہ ہذا اللفظ روایۃ البخاری فحصل الاختلاف فی الروایتین من وجہین احدہما ان فی روایۃ مسلم ان الجارحۃ ہی اخت الربیع وفی روایۃ البخاری انہا الربیع بنفسہا والثانی ان فی روایۃ مسلم ان الحالف لا تکسر ثنیتہا ہی ام الربیع بفتح الراء وفی روایۃ البخاری انہ انس بن النضر قال العلماء المعروف فی الروایات روایۃ البخاری وقد ذکرنا عنہ وکذا رواہ اصحاب کتب السنن قلت انہما قضیتان واما الربیع الجارحۃ فی روایۃ البخاری واخت الجارحۃ فی روایۃ مسلم فہی بضم الراء وفتح الباء وتشدید الیاء واما ام الربیع الحالفۃ فی روایۃ مسلم فبفتح الراء وکسر الباء وتخفیف الیاء وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الروایۃ الاولی القصاص القصاص ہما منصوبان ای ادوا القصاص وسلموہ الی مستحقہ وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب اللہ القصاص ای حکم کتاب اللہ وجوب القصاص فی السن وہو قولہ تعالی السن بالسن وما قولہ واللہ لا یقتص منہا فلیس معناہ رد حکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بل المراد بہ الرغبۃ الی مستحقہ القصاص ان یعفوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الشفاعۃ الیہم فی العفو او انما حلف ثقۃ بہم ان لا یخشوہ او ثقۃ بفضل اللہ ولطفہ بانہ لا یخشہ بل یلہمہم العفو واما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من عباد اللہ من لو اقسم علی اللہ لابرہ معناہ لا یخشہ لکرامتہ علیہ وفی ہذا الحدیث فوائد منہا جواز الحلف فیما یظنہ الانسان ومنہا جواز الثناء علی من لا یخاف الفتنۃ بذلک وقد سبق بیان ہذا مرات ومنہا استحباب العفو عن القصاص ومنہا استحباب الشفاعۃ فی العفو ومنہا ان الخیرۃ فی القصاص والدیۃ الی مستحقہ لا الی المستحق علیہ ومنہا اثبات القصاص بین الرجل والمراۃ وفیہ خلاف مذاہب لعد ما مذہب عطاء والحسن انہ لا قصاص بینہما فی نفس ولا طرف بل تتعین الدیۃ تعلقا بقولہ تعالی والانثی بالانثی الثانی وہو مذہب جماہیر العلماء من الصحابۃ والتابعین فمن بعدہم ثبوت القصاص بینہما فی النفس وفیما دونہا فما یقبل القصاص واحتجوا بقولہ تعالی النفس بالنفس الی آخرہا وہذا وان کان شرعا لمن قبلنا وفی الاحتجاج بہ خلاف مشہور لا اصولیین فانما الخلاف اذا لم یرد شرعنا بتقریرہ وموافقتہ فان ورد کان شرعا لنا بلا خلاف قد ورد شرعنا بتقریرہ فی حدیث انس ہذا واللہ اعلم والثالث وہو مذہب ابی حنیفۃ واصحابہ یجب القصاص بین الرجال والنساء فی النفس ولا یجب فیما دونہا ومنہا وجوب القصاص فی السن وہو مجمع علیہ اذا قلعہا کلہا فان کسر بعضہا ففیہ وفی کسر سائر العظام خلاف مشہور للعلماء والاکثرون علی انہ لا قصاص واللہ اعلم باب اباحۃ دم المسلم (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرئ مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلاث الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارک لدینہ المفارق للجماعۃ) ہکذا ہو فی النسخ الزانی من غیر یاء بعد النون وہی لغۃ صحیحۃ قرئ بہا فی السبع کما فی قولہ تعالی الکبیر المتعال وغیرہ والاشہر فی اللغۃ اثبات الیاء فی کل ہذا وفی ہذا الحدیث اثبات قتل الزانی المحصن والمراد رجمہ بالحجارۃ حتی یموت وہذا اجماع المسلمین وسیاتی الیضاحہ وبیان شروطہ فی بابہ ان شاء اللہ تعالی واما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم والنفس بالنفس فالمراد بہ القصاص بشرطہ وقد یستدل اصحاب ابی حنیفۃ رحمہ اللہ فی قولہم یقتل المسلم بالذمی ویقتل الحر بالعبد وجمہور

العلماء علی

قولہ فی نسخۃ قاتلا

نسخۃ فی اثبات القصاص فی الاسنان وما فی معناہا

وحدثنی حجاج بن الشاعر والقاسم بن زکریا قالا نا عبید اللہ بن موسیٰ عن شیبان عن الاعمش بالاسنادین جمیعا نحو حدیث سفیان ولم یذکر فی الحدیث قولہ والذی لا الہ غیرہ وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ ومحمد بن عبد اللہ بن نمیر واللفظ لابن ابی شیبۃ قالا نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن عبد اللہ بن مرۃ عن مسروق عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتل نفس ظلما الا کان علی ابن آدم الاول کفل من دمہا لانہ کان اول من سن القتل وحدثنا عثمان بن ابی شیبۃ قال نا جریر ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراہیم قال نا جریر وعیسی بن یونس ح قال وثنا ابن ابی عمر قال نا سفیان کلہم عن الاعمش بہذا الاسناد و فی حدیث جریر وعیسی انہ سن القتل ولم یذکر اول وحدثنا عثمان بن ابی شیبۃ واسحاق بن ابراہیم ومحمد بن عبد اللہ بن نمیر جمیعا عن وکیع عن الاعمش ح قال وثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ قال نا عبدۃ بن سلیمان ووکیع عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اول ما یقضی بین الناس یوم القیمۃ فی الدماء وحدثنا عبید اللہ بن معاذ قال نا ابی ح قال وحدثنی یحیی بن حبیب نا خالد یعنی ابن الحارث ح قال وحدثنی بشر بن خالد قال نا محمد بن جعفر ح قال وحدثنا ابن المثنی وابن بشار قالا نا ابن ابی عدی کلہم عن شعبۃ عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث غیلان بعضہم قال عن شعبۃ یقضی وبعضہم قال یحکم بین الناس وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ ویحیی بن حبیب الحارثی وتقاربا فی اللفظ قالا نا عبد الوہاب الثقفی عن ایوب عن ابن سیرین عن ابن ابی بکرۃ عن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان الزمان قد استدار کہیئتہ یوم خلق اللہ السموات والارض السنۃ اثنا عشر شہرا منہا اربعۃ حرم ثلاثۃ متوالیات ذو القعدۃ وذو الحجۃ والمحرم ورجب شہر مضر الذی بین جمادی وشعبان ثم قال ای شہر ہذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال فسکت حتی ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ قال الیس ذا الحجۃ قلنا بلی قال فای بلد ہذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال فسکت حتی ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ قال الیس البلدۃ قلنا بلی قال فای یوم ہذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال فسکت حتی ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ قال الیس یوم النحر قلنا بلی یا رسول اللہ قال فان دماءکم واموالکم قال محمد واحسبہ قال واعراضکم حرام علیکم کحرمۃ یومکم ہذا فی بلدکم ہذا فی شہرکم ہذا وستلقون ربکم فیسألکم عن اعمالکم فلا ترجعن بعدی ضلالا یضرب بعضکم رقاب بعض الا لیبلغ الشاہد الغائب فلعل بعض من یبلغہ یکون اوعی لہ من بعض من سمعہ ثم قال الا ہل بلغت قال ابن حبیب فی روایتہ ورجب مضر وفی روایۃ ابی بکر فلا ترجعوا بعدی

خلافا لہم مالک والشافعی واللیث واحمد واما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم التارک لدینہ المفارق للجماعۃ فہو عام فی کل مرتد عن الاسلام بای ردۃ کانت فیجب قتلہ ان لم یرجع الی الاسلام قال العلماء ویتناول ایضا کل خارج عن الجماعۃ ببدعۃ او بغی او غیرہما وکذا الخوارج واللہ اعلم وہذا عام یخص منہ الصائل ونحوہ فیباح قتلہ فی الدفع وقد یجاب عن ہذا بانہ داخل فی المفارق للجماعۃ او یکون المراد لا یحل تعمد قتلہ قصدا الا فی ہؤلاء الثلثۃ واللہ اعلم باب بیان اثم من سن القتل (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتل نفس ظلما الا کان علی ابن آدم الاول کفل منہا لانہ کان اول من سن القتل) الکفل بکسر الکاف الجزء والنصیب قال الخلیل ہو الضعف وہذا الحدیث من قواعد الاسلام وبرہان کل من ابتدع شیئا من الشر کان علیہ مثل وزر کل من اقتدی بہ فی ذلک فعل مثل عملہ الی یوم القیامۃ ومثلہ من ابتدع شیئا من الخیر کان لہ مثل اجر کل من یعمل بہ الی یوم القیامۃ وہو موافق للحدیث الصحیح من سن سنۃ حسنۃ ومن سن سنۃ سیئۃ وللحدیث الصحیح من دل علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ وللحدیث الصحیح ما من داع یدعو الی ہدی او ضلالۃ واللہ اعلم باب المجازاۃ بالدماء فی الآخرۃ وانہا اول ما یقضی فیہ بین الناس یوم القیمۃ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اول ما یقضی بین الناس یوم القیامۃ فی الدماء) فیہ تغلیظ امر الدماء وانہا اول ما یقضی فیہ بین الناس یوم القیمۃ وہذا لعظم امرہا وکبیر خطرہا ولیس ہذا الحدیث مخالفا للحدیث المشہور فی السنن اول ما یحاسب العبد صلاتہ لان ہذا الحدیث الثانی فیما بین العبد وبین اللہ تعالی واما حدیث الباب فہو فیما بین العباد واللہ اعلم باب تغلیظ تحریم الدماء والاعراض والاموال (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الزمان قد استدار کہیئتہ یوم خلق اللہ السموات والارض السنۃ اثنا عشر شہرا منہا اربعۃ حرم ثلاثۃ متوالیات ذو القعدۃ وذو الحجۃ والمحرم ورجب شہر مضر الذی بین جمادی وشعبان) اما ذو القعدۃ فبفتح القاف وذو الحجۃ بکسر الحاء وہذہ اللغۃ المشہورۃ ویجوز فی لغۃ قلیلۃ کسر القاف وفتح الحاء وقد اجمع المسلمون علی ان الاشہر الحرم الاربعۃ ہی ہذہ المذکورۃ فی الحدیث ولکن اختلفوا فی الادب المستحب فی کیفیۃ عدہا فقالت طائفۃ من اہل الکوفۃ واہل الادب یقال المحرم ورجب ذو القعدۃ وذو الحجۃ لیکون الاربعۃ من سنۃ واحدۃ وقال علماء المدینۃ والبصرۃ وجماہیر العلماء ہی ذو القعدۃ وذو الحجۃ والمحرم ورجب ثلثۃ سرد وواحد فرد ہذا ہو الصحیح والذی جاءت بہ الاحادیث الصحیحۃ منہا ہذا الحدیث الذی نحن فیہ وعلی ہذا الاستعمال اطبق الناس من الطوائف کلہا واما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجب مضر الذی بین جمادی وشعبان فانما قیدہ ہذا التقیید مبالغۃ فی ایضاحہ وازالۃ اللبس عنہ قالوا وقد کان بین بنی مضر وبین ربیعۃ اختلاف فی رجب فکانت مضر تجعل رجبا ہذا الشہر المعروف الآن وہو الذی بین جمادی وشعبان وکانت ربیعۃ تجعلہ رمضان فلہذا اضافہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی مضر وقیل لانہم کانوا یعظمونہ اکثر من غیرہم وقیل ان العرب کانت تسمی رجبا وشعبان الرجبین وقیل کانت تسمی جمادی ورجبا جمادیین وتسمی شعبان رجبا واما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الزمان قد استدار کہیئتہ یوم خلق اللہ السموات والارض فقال العلماء معناہ انہم فی الجاہلیۃ یتمسکون بملۃ ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم فی تحریم الاشہر الحرم وکان یشق علیہم تاخیر القتال ثلثۃ اشہر متوالیات فکانوا اذا احتاجوا الی قتال اخروا تحریم المحرم الی الشہر الذی بعدہ وہو صفر ثم یؤخرونہ فی السنۃ الاخری الی شہر آخر وہکذا یفعلون فی سنۃ بعد سنۃ حتی اختلط علیہم الامر وصادفت حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تحریمہم فقد طابق الشرع وکانوا فی تلک السنۃ قد حرموا ذا الحجۃ تلموافقۃ الحساب الذی ذکرناہ فاخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الاستدارۃ صادفت احکم اللہ تعالی بہ یوم خلق السموات والارض وقال ابو عبید کانوا ینسئون ای یؤخرون وہو الذی قال اللہ تعالی فیہ انما النسیء زیادۃ فی الکفر فربما احتاجوا الی تحریم المحرم فیؤخرون تحریمہ الی صفر ثم یؤخرون صفرا فی سنۃ اخری فصادف تلک السنۃ رجوع المحرم الی موضعہ وذکر القاضی وجہا اخر فی بیان معنی ہذا الحدیث لیست بواضحۃ وینکر بعضہا (قولہ ثم قال ای شہر ہذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم فسکت حتی ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ قال الیس ذا الحجۃ قلنا بلی قال فای بلد ہذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم الی آخرہ) ہذا السؤال والسکوت والتفسیر ارادہ التفخیم والتقریر والتنبیہ علی عظم مرتبۃ ہذا الشہر والبلد والیوم وقولہم اللہ ورسولہ اعلم ہذا من حسن ادبہم وانہم علموا انہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخفی علیہ ما یعرفونہ من الجواب فعرفوا انہ لیس المراد مطلق الاخبار بما یعرفون (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فان دماءکم واموالکم واعراضکم حرام علیکم کحرمۃ یومکم ہذا فی بلدکم ہذا فی شہرکم ہذا) المراد بہذا کلہ بیان تاکید غلظ تحریم الاموال والدماء والاعراض والتحذیر من ذلک (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا ترجعن بعدی ضلالا یضرب بعضکم رقاب بعض) ہذا الحدیث سبق شرحہ فی کتاب الایمان فی اول الکتاب وذکرنا بیان اعرابہ وانما لا حجۃ فیہ لمن یقول بالتکفیر بالمعاصی بل المراد بہ کفران النعم وہو محمول علی من استحل قتال المسلمین بلا شبہۃ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لیبلغ الشاہد الغائب) فیہ وجوب تبلیغ العلم وہو فرض کفایۃ فیجب تبلیغہ بحیث ینتشر (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فلعل بعض من یبلغہ یکون اوعی لہ من بعض من سمعہ) احتج بہ العلماء لجواز روایۃ الفضلاء وغیرہم عن الشیوخ الذین لا علم عندہم لاثقۃ

لم یذکرا
ثم بیان اثم من سن القتل
وحدثنا ابن نمیر والحارث قال ماء وحدثنا ابن نمیر والاخرۃ وانہا اول ما یقضی فیہ بین الناس یوم القیمۃ
ثلاثۃ
کفلا او اصلا

حدثنا نصر بن علي الجهضمي قال نا يزيد بن زريع قال نا عبد الله بن عون عن محمد بن سيرين عن عبد الرحمن بن ابي بكرة عن ابيه قال لما كان ذلك اليوم قعد على بعيره واخذ انسان بخطامه فقال اتدرون اي يوم هذا قالوا الله ورسوله اعلم حتى ظننا انه سيسميه سوى اسمه فقال اليس بيوم النحر قلنا بلى يا رسول الله قال فاي شهر هذا قلنا الله ورسوله اعلم قال اليس بذي الحجة قلنا بلى يا رسول الله قال فاي بلد هذا قلنا الله ورسوله اعلم قال حتى ظننا انه سيسميه سوى اسمه قال اليس بالبلدة قلنا بلى يا رسول الله قال فان دماءكم واموالكم واعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا فليبلغ الشاهد الغائب قال ثم انكفأ الى كبشين اقلحين فذبحهما والى جزيعة من الغنم فقسمها بيننا **وحدثنا** محمد بن المثنى قال نا حماد بن مسعدة عن ابن عون قال قال محمد قال عبد الرحمن بن ابي بكرة عن ابيه قال لما كان ذاك اليوم جلس النبي صلى الله عليه وسلم على بعيره قال ورجل اخذ بزمامه او قال بخطامه فذكر نحو حديث يزيد بن زريع **وحدثني** محمد بن حاتم بن ميمون قال نا يحيى بن سعيد قال نا قرة بن خالد قال نا محمد بن سيرين عن عبد الرحمن بن ابي بكرة وعن رجل اخر هو في نفسي افضل من عبد الرحمن بن ابي بكرة ح وحدثنا محمد بن عمرو بن جبلة واحمد بن خراش قالا نا ابو عامر عبد الملك بن عمرو قال نا قرة باسناد يحيى بن سعيد وسمى الرجل حميد بن عبد الرحمن عن ابي بكرة قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم النحر فقال اي يوم هذا او ساقوا الحديث بمثل حديث ابن عون غير انه لا يذكروا عراضكم ولا يذكر ثم انكفأ الى كبشين وما بعده وقال في الحديث كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا الى يوم تلقون ربكم الا هل بلغت قالوا نعم قال اللهم اشهد **وحدثنا** عبيد الله بن معاذ العنبري قال نا ابي قال نا ابو يونس عن سماك بن حرب عن علقمة بن وائل حدثه ان اباه حدثه ان اباه قال اني لقاعد مع النبي صلى الله عليه وسلم اذ جاء رجل يقود اخر بنسعة فقال يا رسول الله هذا قتل اخي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتلته فقال لو لم يعترف اقمت عليه البينة قال نعم قتلته فقال انه لو لم يعترف اقمت عليه البينة قال كيف قتلته قال كنت انا وهو نختبط من شجرة فسبني فاغضبني فضربته بالفاس على قرنه فقتلته قال كنت انا وهو نختبط من شجرة فسبني فاغضبني فضربته بالفاس على قرنه فقتلته قال فهل تملك من شيء تؤديه عن نفسك قال مالي مال الا كسائي وفاسي قال فترى قومك يشترونك قال انا اهون على قومي من ذلك فرمى اليه بنسعته وقال دونك صاحبك فانطلق به الرجل فلما ولى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان قتله فهو مثله فرجع فقال يا رسول الله بلغني انك قلت ان قتله فهو مثله واخذته بامرك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما تريد ان يبوء باثمك واثم صاحبك قال يا نبي الله لعله قال بلى قال فان ذاك كذلك قال فرمى بنسعته وخلى سبيله **وحدثني** محمد بن حاتم قال نا سعيد بن سليمان قال نا هشيم قال انا اسماعيل بن سالم عن علقمة بن وائل عن ابيه قال اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم برجل قتل رجلا فاقاد ولي المقتول منه فانطلق به وفي عنقه نسعة يجرها فلما ادبر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القاتل والمقتول في النار

اذا ضبط ما يحدث به (قوله قعد على بعيره واخذ انسان بخطامه) انما اخذ بخطامه ليصون البعير من الاضطراب على صاحبه والتهويش على راكبه وفيه دليل على استحباب الخطبة على موضع عال من منبر وغيره سواء خطبة الجمعة والعيد وغيرهما وحكمته انه كلما ارتفع كان ابلغ في اسماع الناس ورؤيتهم اياه ووقوع كلامه في نفوسهم (قوله انكفأ الى كبشين اقلحين فذبحهما والى جزيعة من الغنم فقسمها بيننا) انكفأ بهمز آخره اي انقلب والاقلح هو الذي فيه بياض وسواد والبياض اكثر (قوله جزيعة) بضم الجيم وفتح الزاي ورواه بعضهم جزيعة بفتح الجيم وكسر الزاي وكلاهما صحيح والاول هو المشهور في روايات المحدثين وهو الذي ضبطه الجوهري وغيره من اهل اللغة وهي القطعة من الغنم تصغير جزعة بكسر الجيم وهي القليل من الشيء يقال جزع له من ماله اي قطع وبالثاني ضبطه ابن فارس في المجمل وقال وهي القطعة من الغنم وكانها فعيلة بمعنى مفعولة كصفيرة بمعنى مصفورة قال القاضي قال الدارقطني قوله ثم انكفأ الى آخر الحديث وهم من ابن عون فيما قيل وانما رواه ابن سيرين عن انس فادرج ابن عون هنا في هذا الحديث فرواه عن ابن سيرين عن عبد الرحمن بن ابي بكرة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال القاضي وقد روى البخاري هذا الحديث عن ابن عون فلم يذكر فيه هذا الكلام فلعله تركه عمدا وقد رواه ايوب وقرة عن ابن سيرين في كتاب مسلم في هذا الباب ولم يذكروا فيه هذه الزيادة قال القاضي والاشبه ان هذه الزيادة انما هي في حديث آخر في خطبة عيد الاضحى فوهم فيها الراوي فذكرها مضمومة الى خطبة الحجة او بها حديثان ضم احدهما الى الآخر وقد ذكر مسلم هذا بعد هذا في كتاب الضحايا من حديث ايوب وهشام عن ابن سيرين عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى ثم خطب فامر من كان ذبح قبل الصلوة ان يعيد ثم قال في آخر الحديث فانكفأ رسول الله صلى الله عليه وسلم الى كبشين املحين فذبحهما فقام الناس الى غنيمة فتوزعوها فهذا هو الصحيح وهو رافع الاشكال باب صحة الاقرار بالقتل وتمكين ولي القتيل من القصاص واستحباب طلب العفو منه (قوله جاء رجل يقود آخر بنسعة فقال يا رسول الله هذا قتل اخي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتلته فقال انه لو لم يعترف اقمت عليه البينة قال نعم قتلته قال كيف قتلته قال كنت انا وهو نختبط من شجرة فسبني فاغضبني فضربته بالفاس على قرنه فقتلته) اما النسعة فبنون مكسورة ثم سين مهملة ساكنة ثم عين مهملة وهي حبل من جلود مضفور وقرنه جانب رأسه وقوله نختبط اي نجمع الخبط وهو ورق السمر بان يضرب الشجر بالعصا فيسقط ورقه فيجمعه علفا وفي هذا الحديث الاغلاظ على الجناة وربطهم وحضارهم الى الامام وفيه سؤال المدعي عليه عن جواب الدعوى فلعله ليقر فيستغني المدعي والقاضي عن التعب في احضار الشهود وتعديلهم ولان الحكم بالاقرار احكم بيقين وبالبينة حكم بالظن وفيه سؤال الحاكم وغيره الولي عن العفو عن الجاني وفيه جواز العفو بعد بلوغ الامر الى الحاكم وفيه جواز اخذ الدية في قتل العمد لقوله صلى الله عليه وسلم في تمام الحديث هل لك من شيء تؤديه عن نفسك وفيه قبول الاقرار بقتل العمد (قوله فانطلق به الرجل فلما ولى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان قتله فهو مثله فرجع فقال يا رسول الله بلغني انك قلت ان قتلته فهو مثله واخذته بامرك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما تريد ان يبوء باثمك واثم صاحبك قال يا نبي الله لعله قال بلى فان ذاك كذاك قال فرمى بنسعته وخلى سبيله وفي الرواية الاخرى انه انطلق به فلما ادبر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القاتل والمقتول في النار) اما قوله صلى الله عليه وسلم ان قتله فهو مثله فالصحيح في تاويله انه مثله في انه لا فضل له منه لاحدهما على الآخر لانه استوفى حقه منه بخلاف الا وعفا عنه فانه كان له الفضل والمنة وجزيل ثواب الآخرة وجميل الثناء في الدنيا وقيل هو مثله في انه قاتل وان اختلفا في التحريم والاباحة لكنهما استويا في طاعتهما الغضب ومتابعة الهوى ولا سيما وقد طلب النبي صلى الله عليه وسلم منه العفو انما قال النبي صلى الله عليه وسلم ما قال بهذا اللفظ الذي هو صادق فيه والايهام مقصود صحيح وهو ان الولي ربما خاف فعفا والعفو مصلحة للولي والمقتول في دينه لقوله صلى الله عليه وسلم يبوء باثمك واثم صاحبك وفيه مصلحة للجاني وهو انقاذه من القتل فلما كان العفو مصلحة توصل اليه بالتعريض وقد قال الاصمعي وغيره من علماء اصحابنا وغيرهم يستحب للمفتي اذا رأى مصلحة في التعريض للمستفتي ان يعرض تعريضا يحصل به المقصود مع انه صادق فيه قالوا وامثاله ان يسأل انسان عن القاتل هل له توبة ويظهر للمفتي بقرينة انه ان يفتي بان لا توبة له ترتب عليه مفسدة وهي ان السائل يستهون القتل لكونه يجد بعد ذلك منه مخرجا فيقول المفتي في الحالة هذه صح عن ابن عباس انه قال لا توبة للقاتل فهو صادق في انه صح عن ابن عباس وان كان المفتي لا يعتقد ذلك ولا يوافق ابن عباس في هذه المسئلة لكن السائل انما يفهم منه موافقة ابن عباس فيكون بسببا لزجره فهكذا وما اشبه ذلك كمن يسأل عن الغيبة في الصوم هل يفطر بها فيقول جاء في الحديث الغيبة تفطر الصيام والله اعلم واما قوله صلى الله عليه وسلم القاتل والمقتول في النار

قال فاتی رجل الرجل فقال له مقالة رسول الله صلی الله علیه وسلم فخلی عنه قال اسماعیل بن سالم فذکرت ذلک لحبیب بن ابی ثابت فقال حدثنی ابن اشوع ان النبی صلی الله علیه وسلم انما سأله ان یعفو عنه فابی **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن ابن شهاب عن ابی سلمة عن ابی هریرة ان امرأتین من هذیل رمت احدیهما الاخری فطرحت جنینها فقضی فیه النبی صلی الله علیه وسلم بغرة عبد او امة **وحدثنا** قتیبة بن سعید قال نا لیث عن ابن شهاب عن ابن المسیب عن ابی هریرة انه قال قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی جنین امرأة من بنی لحیان سقط میتا بغرة عبد او امة ثم ان المرأة التی قضی علیها بالغرة توفیت فقضی رسول الله صلی الله علیه وسلم بان میراثها لبنیها وزوجها وان العقل علی عصبتها **وحدثنی** ابو الطاهر قال نا ابن وهب ح قال ونا حرملة بن یحیی التجیبی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن ابن المسیب وابی سلمة بن عبد الرحمن ان ابا هریرة قال اقتتلت امرأتان من هذیل فرمت احدیهما الاخری بحجر فقتلتها وما فی بطنها فاختصموا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقضی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان دیة جنینها غرة عبد او ولیدة وقضی بدیة المرأة علی عاقلتها وورثها ولدها ومن معهم فقال حمل بن النابغة الهذلی یا رسول الله کیف اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استهل فمثل ذلک یطل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما هذا من اخوان الکهان من اجل سجعه الذی سجع **وحدثنا** عبد بن حمید قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال اقتتلت امرأتان وساق الحدیث بقصته ولم یذکر وورثها ولدها ومن معهم وقال فقال قائل کیف نعقل ولم یسم حمل بن مالک **وحدثنا** اسحاق بن ابراهیم الحنظلی قال انا جریر عن منصور عن ابراهیم عن عبید بن نضیلة الخزاعی عن المغیرة بن شعبة قال ضربت امرأة ضرتها بعمود فسطاط وهی حبلی فقتلتها قال واحدیهما لحیانیة قال فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم دیة المقتولة علی عصبة القاتلة وغرة لما فی بطنها فقال رجل من عصبة القاتلة انغرم دیة من لا اکل ولا شرب ولا استهل فمثل ذلک یطل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اسجع کسجع الاعراب قال وجعل علیهم الدیة **وحدثنی** محمد بن رافع قال نا یحیی بن آدم قال نا مفضل عن منصور عن ابراهیم عن عبید بن نضیلة عن المغیرة بن شعبة قال ان امرأة قتلت ضرتها بعمود فسطاط فأتی فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقضی علی عاقلتها بالدیة وکانت حاملا فقضی فی الجنین بغرة فقال بعض عصبتها اندی من لا طعم ولا شرب ولا صاح فاستهل ومثل ذلک یطل فقال سجع کسجع الاعراب

فلیس المراد به فی هذین فکیف تصح ارادتهما مع انه انما اخذه لیقتله بامر النبی صلی الله علیه وسلم بل المراد غیرهما وهو اذا التقی المسلمان بسیفیهما فی المقاتلة المحرمة کالقتال عصبیة ونحو ذلک فالقاتل والمقتول فی النار والمراد به التعریض کما ذکرناه وسبب قوله ما قدمناه لکون الولی یفهم منه دخوله فی معناه ولهذا ترک قتله فحصل المقصود والله اعلم واما قوله صلی الله علیه وسلم اما ترید ان یبوء باثمک واثم صاحبک فقیل معناه یتحمل اثم المقتول لاتلافه مهجته واثم الولی لکونه فجعه فی اخیه ویکون قد اوحی الیه صلی الله علیه وسلم بذلک فی هذا الرجل خاصة ویحتمل ان معناه یکون عفوک عنه سببا لسقوط اثمک واثم اخیک المقتول والمراد اثمهما السابق بمعاص لهما متقدمة لا تعلق لها بهذا القاتل فیکون معنی یبوء یسقط واطلق هذا اللفظ علیه مجازا قال القاضی وفی هذا الحدیث ان قتل القصاص لا یکفر ذنب القاتل بالکلیة وان کفر ما بینه وبین الله تعالی کما جاء فی الحدیث الآخر فهو کفارة له ویبقی حق المقتول والله اعلم **باب** دیة الجنین ووجوب الدیة فی قتل الخطأ وشبه العمد علی عاقلة الجانی (قوله ان امرأتین من هذیل رمت احدیهما الاخری فطرحت جنینها فقضی فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم بغرة عبد او امة وفی روایة انها ضربتها بعمود فسطاط وهی حبلی فقتلتها) اما قوله بغرة عبد فضبطناه علی شیوخنا فی الحدیث والفقه بغرة بالتنوین وهکذا قیده جماهیر العلماء فی کتبهم وفی مصنفاتهم فی هذا وشروحهم وقال القاضی عیاض الروایة فیه بغرة بالتنوین وما بعده بدل منه قال ورواه بعضهم بالاضافة قال والاول اوجه واقیس وذکر صاحب المطالع الوجهین ثم قال الصواب روایة التنوین **قلت** ومما یؤیده ویوضحه روایة البخاری فی صحیحه فی کتاب الدیات فی باب دیة جنین المرأة عن المغیرة بن شعبة قال قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم بالغرة عبد او امة وقد فسر الغرة فی الحدیث بعبد او امة قال العلماء واو هنا للتقسیم لا للشک والمراد بالغرة عبد او امة وهو اسم لکل واحد منهما قال الجوهری کانه عبر بالغرة عن الجسم کله کما قالوا اعتق رقبة واصل الغرة بیاض فی الوجه ولهذا قال ابو عمر والمراد بالغرة الابیض منهما خاصة قال ولا یجزی الاسود وقال ولولا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اراد بالغرة معنی زائدا علی شخص العبد والامة لما ذکرها ولاقتصر علی قوله عبد او امة هذا قول ابی عمر وهو خلاف ما اتفق علیه الفقهاء انه یجزی فیها البیضاء والسوداء ولا تتعین البیضاء وانما المعتبر عندهم ان یکون قیمتها عشر دیة الام او نصف عشر دیة الاب قال اهل اللغة الغرة عند العرب نفس الشیء واطلقت هنا علی الانسان لان الله تعالی خلقه فی احسن تقویم واما ما جاء فی بعض الروایات فی غیر الصحیح بغرة عبد او امة او فرس او بغل فروایة باطلة وقد اخذ بها بعض السلف وحکی عن طاوس وعطاء ومجاهد انها عبد او امة او فرس وقال داود کل ما وقع علیه اسم الغرة یجزی واتفق العلماء علی ان دیة الجنین هی الغرة سواء کان الجنین ذکرا او انثی قال العلماء وانما کان کذلک لانه قد یخفی فیکثر فیه النزاع فضبطه الشرع بضابط یقطع النزاع وسواء کان خلقه کامل الاعضاء ام ناقصها او کان مضغة تصور فیها خلق آدمی ففی کل ذلک الغرة بالاجماع ثم الغرة تکون لورثة الجنین علی مواریثهم الشرعیة وهذا شخص یورث ولا یرث ولا یعرف له نظیر الا من بعضه حر وبعضه رقیق فانه رقیق لا یرث عندنا وهل یورث فیه قولان اصحهما یورث وهذا مذهبنا ومذهب الجماهیر وحکی القاضی عن بعض العلماء ان الجنین کعضو من اعضاء الام فتکون دیة لها خاصة واعلم ان المراد بهذا کله اذا انفصل الجنین میتا اما اذا انفصل حیا ثم مات فیجب فیه کمال دیة الکبیر فان کان ذکرا وجب مائة بعیر وان کان انثی فخمسون وهذا مجمع علیه وسواء فی هذا کله العمد والخطأ ومتی وجبت الغرة فهی علی العاقلة لا علی الجانی هذا مذهب الشافعی وابی حنیفة وسائر الکوفیین وقال مالک والبصریون تجب علی الجانی قال الشافعی وآخرون ویلزم الجانی الکفارة وقال بعضهم لا کفارة علیه وهو مذهب مالک وابی حنیفة والله اعلم (قوله قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی جنین امرأة من بنی لحیان سقط میتا بغرة عبد او امة ثم ان المرأة التی قضی علیها بالغرة توفیت فقضی رسول الله صلی الله علیه وسلم بان میراثها لبنیها وزوجها وان العقل علی عصبتها) قال العلماء هذا الکلام قد یوهم خلاف مراده فالصواب ان المرأة التی ماتت هی المجنی علیها ام الجنین لا الجانیة وقد صرح به فی الحدیث بعده بقوله فقتلتها وما فی بطنها فیکون المراد بقوله التی قضی علیها بالغرة ای التی قضی لها بالغرة فعبر بعلیها عن لها واما قوله والعقل علی عصبتها فالمراد القاتلة ای علی عصبة القاتلة (قوله فرمت احدیهما الاخری بحجر فقتلتها وما فی بطنها فقضی رسول الله صلی الله علیه وسلم بدیة المرأة علی عاقلتها وفی الروایة الاخری انها ضربتها بعمود فسطاط) هذا محمول علی حجر صغیر وعمود صغیر لا یقصد به القتل غالبا فیکون شبه عمد تجب فیه الدیة علی العاقلة ولا یجب فیه قصاص ولا دیة علی الجانی وهذا مذهب الشافعی والجماهیر (قوله فقال حمل بن النابغة الهذلی یا رسول الله کیف اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استهل فمثل ذلک یطل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما هذا من اخوان الکهان من اجل سجعه الذی سجع) اما قوله حمل بن النابغة فنسبه الی جده وهو حمل بن مالک بن النابغة وحمل بفتح الحاء المهملة والمیم واما قوله فمثل ذلک یطل فروی فی الصحیحین وغیرهما بوجهین احدهما یطل بضم الیاء المثناة بتشدید اللام ومعناه یهدر ویلغی ولا یضمن والثانی بطل بفتح الباء الموحدة وتخفیف اللام علی انه فعل ماض من البطلان وهو بمعنی الملغی ایضا واکثر نسخ بلادنا بالمثناة ونقل القاضی ان جمهور الرواة فی صحیح مسلم ضبطوه بالموحدة قال اهل اللغة یقال طل دمه بضم الطاء واطل ای اهدر واطله الحاکم وطله اهدره وجوز بعضهم طل دمه بفتح الطاء فی اللازم واباها الاکثرون واما قوله صلی الله علیه وسلم انما هذا من اخوان الکهان من اجل سجعه وفی الروایة الاخری سجع کسجع الاعراب فقال العلماء انما ذم سجعه لوجهین احدهما انه عارض بهذا حکم الشرع ورام ابطاله والثانی انه تکلفه

فی مخاطبته وهذان الوجهان من السجع مذمومان

باب دیة الجنین ووجوب الدیة فی قتل الخطأ وشبه العمد علی عاقلة الجانی

بطل

بطل

بطل

حاشیة متعلقة بمتن

قوله نضیلة کذا فی خمس نسخ موجودة عندنا وفی المقابلة مصغرا لکن ضبطه فی التقریب بفتح النون وسکون المعجمة الا ان فی واحدة من ثلث نسخ التقریب التی هی عندنا مرقوم علی الحاشیة هذه العبارة نضلة کذا فی خط المصنف وقال فی التبصیر انه بالتصغیر وذکره ابن حبان فی الثقات وقال نضلة ثم قال وقد قیل نضیلة ای بالتصغیر کذا فی التبصیر

وحدثنی محمد بن حاتم ومحمد بن بشار قالا نا عبد الرحمن بن مهدی عن سفیان عن منصور بهذا الاسناد بمثل معنی حدیث جریر ومفضل وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ومحمد بن المثنی وابن بشار قالوا نا محمد بن جعفر عن شعبة عن منصور باسنادهم الحدیث بقصته غیر ان فیه فاسقطت فرفع ذلك الی النبی صلی الله علیه وسلم فقضی فیه بغرة وجعله علی اولیاء المرأة ولم یذکر فی الحدیث دیة المرأة وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب واسحاق بن ابراهیم واللفظ لابی بکر قال اسحاق انا وقال الآخران نا وکیع عن هشام بن عروة عن ابیه عن المسور بن مخرمة قال استشار عمر بن الخطاب الناس فی ملاص المرأة فقال المغیرة بن شعبة شهدت النبی صلی الله علیه وسلم قضی فیه بغرة عبد او امة قال فقال عمر ائتنی بمن یشهد معك قال فشهد له محمد بن مسلمة حدثنا یحیی بن یحیی واسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر واللفظ لیحیی قال ابن ابی عمر نا وقال الآخران انا سفیان بن عیینة عن الزهری عن عمرة عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقطع السارق فی ربع دینار فصاعدا وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید قالا انا عبد الرزاق قال انا معمر ح قال وثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا یزید بن هارون قال انا سلیمان بن کثیر وابراهیم بن سعد کلهم عن الزهری بمثله فی هذا الاسناد حدثنی ابو الطاهر وحرملة بن یحیی ح قال وحدثنا الولید بن شجاع واللفظ للولید وحرملة قالوا نا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن عروة وعمرة عن عائشة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تقطع ید السارق الا فی ربع دینار فصاعدا وحدثنی ابو الطاهر وهارون بن سعید الایلی واحمد بن عیسی واللفظ لهارون واحمد قال ابو الطاهر انا وقال الآخران نا ابن وهب قال اخبرنی مخرمة عن ابیه عن سلیمان بن یسار عن عمرة انها سمعت عائشة تحدث انها سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تقطع الید الا فی ربع دینار فما فوقه حدثنی بشر بن الحکم العبدی قال نا عبد العزیز بن محمد عن یزید بن عبد الله بن الهاد عن ابی بکر بن محمد عن عمرة عن عائشة انها سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول لا تقطع ید سارق الا فی ربع دینار فصاعدا وحدثنا اسحاق بن ابراهیم ومحمد بن المثنی واسحاق بن منصور جمیعا عن ابی عامر العقدی قال نا عبد الله بن جعفر من ولد المسور بن مخرمة عن یزید بن عبد الله بن الهادی بهذا الاسناد مثله وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا حمید بن عبد الرحمن الرؤاسی عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت لم تقطع ید سارق فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فی اقل من ثمن المجن حجفة او ترس وکلاهما ذو ثمن وحدثنا عثمان بن ابی شیبة قال نا عبدة بن سلیمان وحمید بن عبد الرحمن ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عبد الرحیم بن سلیمان ح قال وحدثنا ابو کریب قال نا ابو اسامة کلهم عن هشام بهذا الاسناد نحو حدیث ابن نمیر عن حمید الرؤاسی وفی حدیث عبد الرحیم وابی اسامة وهو یومئذ ذو ثمن حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قطع سارقا فی مجن قیمته ثلاثة دراهم وحدثنا قتیبة وابن رمح عن اللیث بن سعد ح قال وحدثنا زهیر بن حرب وابن المثنی قالا نا یحیی وهو القطان ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی ح قال وثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر کلهم عن عبید الله ح قال وحدثنی زهیر قال نا اسماعیل یعنی ابن علیة ح قال وثنا ابو الربیع وابو کامل قالا نا حماد ح قال وحدثنی محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق انا سفیان عن ایوب السختیانی وایوب بن موسی واسماعیل بن امیة ح قال وحدثنی عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال انا ابو نعیم قال نا سفیان عن ایوب واسماعیل بن امیة وعبید الله وموسی بن عقبة

واما السجع الذی کان النبی صلی الله علیه وسلم یقوله فی بعض الاوقات وهو مشهور فی الحدیث فلیس من هذا لانه لا یعارض به حکم الشرع ولا یتکلفه فلا نهی فیه بل هو حسن ویؤید ما ذکرناه من التاویل قوله صلی الله علیه وسلم کسجع الاعراب فاشار الی ان بعض السجع هو المذموم والله اعلم (قوله ان امرأتین من هذیل وفی روایة امرأة من بنی لحیان) المشهور کسر اللام فی لحیان وروی فتحها ولحیان بطن من هذیل (قوله ضربت امرأة ضرتها) قال اهل اللغة کل واحدة من زوجتی الرجل ضرة للاخری سمیت بذلك ضرة لحصول المضارة بینهما فی العادة وتضر کل واحدة بالاخری (قوله فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم دیة المقتولة علی عصبة القاتلة) هذا دلیل لما قاله الفقهاء ان دیة الخطأ علی العاقلة وانها تختص بعصبات القاتل سوی ابنائه وآبائه (قوله استشار عمر بن الخطاب الناس فی ملاص المرأة) فی جمیع نسخ مسلم ملاص بکسر المیم وتخفیف اللام وبصاد مهملة وهو جنین المرأة والمعروف فی اللغة املاص المرأة بهمزة مکسورة قال اهل اللغة یقال املصت به وازلقت به وامهلت به واخطأت به کله بمعنی وهو اذا وضعته قبل اوانه وکل ما زلق من الید فقد ملص بفتح المیم وکسر اللام ملصا بفتحهما واملص ایضا لغتان والمصته انا وقد ذکر الحمیدی هذا الحدیث فی الجمع بین الصحیحین فقال املاص بالهمزة کما هو المعروف فی اللغة قال القاضی قد جاء ملص الشیء اذا افلت فان ارید به الجنین صح ملاص مثل لزم لزاما والله اعلم (قوله حدثنا وکیع عن هشام بن عروة عن ابیه عن المسور بن مخرمة قال استشار عمر بن الخطاب الناس فی ملاص المرأة) هذا الحدیث مما استدرکه الدارقطنی علی مسلم فقال وهم وکیع فی هذا الحدیث وخالفه اصحاب هشام فلم یذکروا فیه المسور وهو الصواب ولم یذکر مسلم غیر حدیث وکیع وذکر البخاری حدیث من خالفه وهو الصواب هذا قول الدارقطنی وانما روایة البخاری عن هشام عن ابیه عن المغیرة ان عمر سأل عن املاص المرأة ولا بد من ذکر المسور وعروة لیتصل الحدیث فان عروة لم یدرك عمر بن الخطاب

کتاب الحدود باب حد السرقة ونصابها

قال القاضی عیاض صان الله تعالی الاموال بایجاب القطع علی السارق ولم یجعل ذلك فی غیر السرقة کالاختلاس والانتهاب والغصب لان ذلك قلیل بالنسبة الی السرقة ولانه یمکن استرجاع هذا النوع بالاستدعاء الی ولاة الامور وتسهیل اقامة البینة علیه بخلاف السرقة فانه تندر اقامة البینة علیها فعظم امرها واشتدت عقوبتها لیکون ابلغ فی الزجر عنها وقد اجمع المسلمون علی قطع السارق فی الجملة وان اختلفوا فی فروع منه (قوله عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقطع السارق فی ربع دینار فصاعدا وفی روایة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقطع ید السارق الا فی ربع دینار فصاعدا وفی روایة لا تقطع الید الا فی ربع دینار فما فوقه وفی روایة لم یقطع ید السارق فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فی اقل من ثمن المجن وفی روایة ابن عمر قال قطع النبی صلی الله علیه وسلم سارقا فی مجن قیمته ثلثة دراهم وفی روایة ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن الله السارق یسرق البیضة فتقطع یده ویسرق الحبل فتقطع یده) اجمع العلماء علی قطع ید السارق کما سبق واختلفوا فی اشتراط النصاب وقدره فقال اهل الظاهر لا یشترط نصاب بل یقطع فی القلیل والکثیر وبه قال ابن بنت الشافعی من اصحابنا وحکاه القاضی عیاض عن الحسن البصری والخوارج واهل الظاهر واحتجوا بعموم قوله تعالی والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما ولم یخصوا الآیة وقال جماهیر العلماء لا تقطع الا فی نصاب لهذه الاحادیث الصحیحة ثم اختلفوا فی قدر النصاب فقال الشافعی النصاب ربع دینار ذهبا او ما قیمته ربع دینار سواء کانت قیمته ثلثة دراهم او اقل او اکثر ولا یقطع فی اقل منه وبهذا قال کثیرون او الاکثرون وهو قول عائشة وعمر بن عبد العزیز والاوزاعی واللیث وابی ثور واسحاق وغیرهم وروی ایضا عن داود وقال مالك واحمد واسحق فی روایة تقطع فی ربع دینار او ثلثة دراهم او ما قیمته احدهما ولا قطع فیما دون ذلك

ح قال وثنا ابن رافع قال انا عبد الرزاق قال انا ابن جريج قال اخبرني اسماعيل بن امية ح قال وحدثني ابو الطاهر قال انا ابن وهب عن حنظلة بن ابي سفيان الجمحي وعبد الله بن عمرو مالك بن انس واسامة بن زيد الليثي كلهم عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل حديث يحيى عن مالك غير ان بعضهم قال قيمته وبعضهم قال ثمن ثلاثة دراهم **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة وابو كريب قالا انا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن الله السارق يسرق البيضة فتقطع يده ويسرق الحبل فتقطع يده **وحدثنا** عمرو الناقد واسحاق بن ابراهيم وعلي بن خشرم كلهم عن عيسى بن يونس عن الاعمش بهذا الاسناد مثله غير انه يقول ان سرق حبلا وان سرق بيضة **حدثنا** قتيبة قال نا ليث ح قال وثنا محمد بن رمح قال انا الليث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان قريشا اهمهم شان المرأة المخزومية التي سرقت فقالوا من يكلم فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ومن يجترئ عليه الا اسامة حب رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمه اسامة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتشفع في حد من حدود الله ثم قام فاختطب فقال ايها الناس انما اهلك الذين قبلكم انهم كانوا اذا سرق فيهم الشريف تركوه واذا سرق فيهم الضعيف اقاموا عليه الحد وايم الله لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها وفي حديث ابن رمح انما هلك الذين من قبلكم **وحدثني** ابو الطاهر وحرملة بن يحيى واللفظ لحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرني يونس بن يزيد عن ابن شهاب قال اخبرني عروة بن الزبير عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان قريشا اهمهم شان المرأة التي سرقت في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة الفتح فقالوا من يكلم فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ومن يجترئ عليه الا اسامة بن زيد حب رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلم فيها اسامة بن زيد فتلون وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اتشفع في حد من حدود الله فقال اسامة استغفر لي يا رسول الله فلما كان العشي قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاختطب فاثنى على الله تعالى بما هو اهله ثم قال اما بعد فانما اهلك الذين من قبلكم انهم كانوا اذا سرق فيهم الشريف تركوه واذا سرق فيهم الضعيف اقاموا عليه الحد واني والذي نفسي بيده لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها ثم امر بتلك المرأة التي سرقت فقطعت يدها قال يونس قال ابن شهاب قال عروة قالت عائشة فحسنت توبتها بعد وتزوجت وكانت تاتي بعد ذلك فارفع حاجتها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم **وحدثنا** عبد بن حميد قال انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت كانت امرأة مخزومية تستعير المتاع وتجحده فامر النبي صلى الله عليه وسلم بقطع يدها

محمد — عبيد الله — ثمنه — بن سعيد — فكلمه — له — تاتيني

باب قطع السارق الشريف وغيره والنهي عن الشفاعة في الحدود

وقال سليمان بن يسار وابن شبرمة وابن ابي ليلى والحسن في رواية عنه لا تقطع الا في خمسة دراهم وهو مروي عن عمر بن الخطاب وقال ابو حنيفة واصحابه لا تقطع الا في عشرة دراهم او ما قيمته ذلك وحكى القاضي عن بعض الصحابة ان النصاب اربعة دراهم وعن عثمان البتي انه درهم وعن الحسن انه درهمان وعن النخعي انه اربعون درهما او اربعة دنانير والصحيح ما قاله الشافعي وموافقوه لان النبي صلى الله عليه وسلم صرح ببيان النصاب في هذه الاحاديث من لفظه وانه ربع دينار واما باقي التقديرات فمردودة لا اصل لها مع مخالفتها لصريح هذه الاحاديث واما رواية انه صلى الله عليه وسلم قطع سارقا في مجن قيمته ثلثة دراهم فمحمولة على ان هذا القدر كان ربع دينار فصاعدا وهي قضية عين لا عموم لها فلا يجوز ترك صريح لفظه صلى الله عليه وسلم في تحديد النصاب لهذه الرواية المحتملة بل يجب حملها على موافقة لفظه وكذا الرواية الاخرى لم يقطع يد سارق في اقل من ثمن المجن محمولة على انه كان ربع دينار ولا بد من هذا التاويل ليوافق صريح تقديره صلى الله عليه وسلم واما ما يحتج به بعض الحنفية وغيرهم من رواية جاءت قطع في مجن قيمته عشرة دراهم وفي رواية خمسة فهي رواية ضعيفة لا يعمل بها لو انفردت فكيف وهي مخالفة لصريح الاحاديث الصحيحة الصريحة في التقدير بربع دينار مع انه يمكن حملها على انه كانت قيمته عشرة دراهم اتفاقا لا انه شرط ذلك في قطع السارق وليس في لفظها ما يدل على تقدير النصاب بذلك واما رواية لعن الله السارق يسرق البيضة والحبل فتقطع يده فقال جماعة المراد بها بيضة الحديد وحبل السفينة وكل واحد منهما يساوي اكثر من ربع دينار وانكر المحققون هذا وضعفوه فقالوا بيضة الحديد وحبل السفينة لهما قيمة ظاهرة وليس هذا السياق موضع استعمالهما بل بلاغة الكلام تاباه لانه لا يذم في العادة من خاطر بيده في شيء له قدر وانما يذم من خاطر بها فيما لا قدر له فهو موضع تقليل لا تكثير والصواب ان المراد التنبيه على عظيم ما خسر وهي يده في مقابلة حقير من المال وهو ربع دينار فانه يشارك البيضة والحبل في الحقارة او اراد جنس البيض وجنس الحبال او انه اذا سرق البيضة فلم يقطع جره ذلك الى سرقة ما هو اكثر منها فقطع فكانت سرقة البيضة هي سبب قطعه او ان المراد به قد يسرق البيضة او الحبل فيقطعه بعض الولاة سياسة لا قطعا جائزا شرعا وقيل ان النبي صلى الله عليه وسلم قال هذا عند نزول آية السرقة مجملة من غير بيان نصاب فقاله على ظاهر اللفظ والله اعلم (قوله ثمن المجن حجفة او ترس وكلاهما ذو ثمن) المجن بكسر الميم وفتح الجيم وهو اسم لكل ما يستجن به او يستتر والحجفة بحاء مهملة ثم جيم مفتوحتين هي الدرقة وهي معروفة وقوله حجفة او ترس هما مجروران بدل من المجن وقوله وكلاهما ذو ثمن اشارة الى ان القطع لا يكون فيما قل بل يختص بما له ثمن ظاهر وهو ربع دينار كما صرح به في الروايات (قوله صلى الله عليه وسلم لعن الله السارق) هذا دليل لجواز لعن غير المعين من العصاة لانه لعن للجنس لا المعين ولعن الجنس جائز كما قال الله الا لعنة الله على الظالمين واما المعين فلا يجوز لعنه قال القاضي واجاز بعضهم لعن المعين ما لم يحد فاذا حد لم يجز لعنه فان الحدود كفارات لاهلها قال القاضي وهذا التاويل باطل للاحاديث الصحيحة في النهي عن اللعن فيجب حمل النهي على المعين ليجمع بين الاحاديث والله اعلم قال العلماء والحرز مشروط فلا قطع الا فيما سرق من حرز والمعتبر فيه العرف فيما عده اهل العرف حرزا لذلك الشيء فهو حرز له وما لا فلا وخالفهم داود فلم يشترط الحرز قالوا ويشترط ان لا يكون للسارق في المسروق شبهة فان كانت لم يقطع ويشترط ان يطالب المسروق منه بالمال واجمعوا على انه اذا سرق اولا قطعت يده اليمنى قال الشافعي ومالك واهل المدينة والزهري واحمد وابو ثور وغيرهم فاذا سرق ثانيا قطعت رجله اليسرى فان سرق ثالثا قطعت يده اليسرى فان سرق رابعا قطعت رجله اليمنى فان سرق بعد ذلك عزر ثم كلما سرق عزر قال الشافعي وابو حنيفة ومالك والجماهير يقطع اليد من الرسغ وهو المفصل بين الكف والذراع ويقطع الرجل من المفصل بين الساق والقدم وقال علي يقطع الرجل من شطر القدم وبه قال احمد وابو ثور وقال بعض السلف تقطع اليد من المرفق وقال بعضهم من المنكب والله اعلم باب قطع السارق الشريف وغيره والنهي عن الشفاعة في الحدود ذكر مسلم في الباب الاحاديث في النهي عن الشفاعة في الحدود وان ذلك هو سبب هلاك بني اسرائيل وقد اجمع العلماء على تحريم الشفاعة في الحد بعد بلوغه الى الامام لهذه الاحاديث وعلى انه يحرم التشفيع فيه فاما قبل بلوغه الى الامام فقد اجاز الشفاعة فيه اكثر العلماء اذا لم يكن المشفوع فيه صاحب شر واذى للناس فان كان لم يشفع فيه واما المعاصي التي لا حد فيها وواجبها التعزير فتجوز الشفاعة فيها والتشفيع فيها سواء بلغت الامام ام لا لانها اهون ثم الشفاعة فيها مستحبة اذا لم يكن المشفوع فيه صاحب اذى ونحوه (قوله ومن يجترئ عليه الا اسامة حب رسول الله صلى الله عليه وسلم) هو بكسر الحاء اي محبوبه ومعنى يجترئ يتجاسر عليه بطريق الادلال وفي هذا منقبة ظاهرة لاسامة رض (قوله صلى الله عليه وسلم وايم الله لو ان فاطمة) فيه دليل لجواز الحلف من غير استحلاف وهو مستحب اذا كان فيه تفخيم لامر مطلوب كما في الحديث وقد كثرت نظائره في الحديث وسبق في كتاب الايمان اختلاف العلماء في الحلف بايم الله (قوله كانت امرأة مخزومية تستعير المتاع وتجحده فامر النبي صلى الله عليه وسلم بقطع يدها

فاتی اهلها اسامة فکلموه فکلم رسول الله صلی الله علیه فیها ثم ذکر نحو حدیث اللیث ویونس **وحدثنی** سلمة بن شبیب قال نا الحسن بن اعین قال نا معقل عن ابی الزبیر عن جابر ان امرأة من بنی مخزوم سرقت فاتی بها النبی صلی الله علیه فعاذت بام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه لو کانت فاطمة لقطعت یدها فقطعت **وحدثنا** یحیی بن یحیی التمیمی قال نا هشیم عن منصور عن الحسن عن حطان بن عبد الله الرقاشی عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلی الله علیه خذوا عنی خذوا عنی فقد جعل الله لهن سبیلا البکر بالبکر جلد مائة ونفی سنة والثیب بالثیب جلد مائة والرجم **وحدثنا** عمرو الناقد قال نا هشیم قال نا منصور بهذا الاسناد مثله **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار جمیعا عن عبد الاعلی قال ابن المثنی نا عبد الاعلی قال نا سعید عن قتادة عن الحسن عن حطان بن عبد الله عن عبادة بن الصامت قال کان النبی صلی الله علیه اذا انزل علیه الوحی کرب لذلک وتربد لذلک وجهه قال فانزل علیه ذات یوم فلقی کذلک فلما سری عنه قال خذوا عنی قد جعل الله لهن سبیلا الثیب بالثیب والبکر بالبکر الثیب جلد مائة ثم رجم بالحجارة والبکر جلد مائة ثم نفی سنة **و حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة ح قال وحدثنا محمد بن بشار قال نا معاذ بن هشام قال حدثنی ابی کلاهما عن قتادة بهذا الاسناد غیر ان فی حدیثهما البکر یجلد وینفی والثیب یجلد ویرجم ولا یذکران سنة ولا مائة **حدثنی** ابو الطاهر وحرملة بن یحیی قالا نا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی عبید الله بن عبد الله بن عتبة انه سمع عبد الله بن عباس یقول قال عمر بن الخطاب وهو جالس علی منبر رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله قد بعث محمدا صلی الله علیه وسلم بالحق وانزل علیه الکتاب فکان مما انزل الله علیه آیة الرجم قرأناها ووعیناها وعقلناها فرجم رسول الله صلی الله علیه وسلم ورجمنا بعده فاخشی ان طال بالناس زمان ان یقول قائل ما نجد الرجم فی کتاب الله تعالی فیضلوا بترک فریضة انزلها الله وان الرجم فی کتاب الله حق علی من زنا اذا احصن من الرجال والنساء اذا قامت البینة او کان الحبل او الاعتراف **و حدثناه** ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب وابن ابی عمر قالوا نا سفیان عن الزهری بهذا الاسناد

قال اهلها اسامة فکلموه (الحدیث) قال العلماء المراد انها قطعت بالسرقة وانما ذکرت العاریة تعریفا لها ووصفا لها لانها سبب القطع وقد ذکر مسلم هذا الحدیث فی سائر الطرق المصرحة بانها سرقت وقطعت بسبب السرقة فیتعین حمل هذه الروایة علی ذلک جمعا بین الروایات فانها قضیة واحدة مع ان جماعة من الائمة قالوا هذه الروایة شاذة فانها مخالفة لجماهیر الرواة والشاذة لا یعمل بها قال العلماء وانما لم یذکر السرقة فی هذه الروایة لان المقصود منها عند الراوی ذکر منع الشفاعة فی الحدود ولا اخبار عن السرقة قال جماهیر العلماء وفقهاء الامصار لا قطع علی من جحد العاریة وتاولوا هذا الحدیث بنحو ما ذکرته وقال احمد واسحق یجب القطع فی ذلک باب حد الزنا قوله صلی الله علیه وسلم خذوا عنی خذوا عنی فقد جعل الله لهن سبیلا البکر بالبکر جلد مائة ونفی سنة والثیب بالثیب جلد مائة والرجم) اما قوله صلی الله علیه وسلم فقد جعل الله لهن سبیلا فاشارة الی قول الله تعالی فامسکوهن فی البیوت حتی یتوفاهن الموت او یجعل الله لهن سبیلا فبین النبی صلی الله علیه وسلم ان هذا هو ذلک السبیل واختلف العلماء فی هذه الآیة فقیل هی محکمة هذا الحدیث مفسر لها وقیل منسوخة بالآیة التی فی اول سورة النور وقیل ان آیة النور فی البکرین وهذه الآیة فی الثیبین وجمع العلماء علی وجوب جلد الزانی البکر مائة ورجم المحصن وهو الثیب ولم یخالف فی هذا احد من اهل القبلة الا ما حکی القاضی عیاض وغیره عن الخوارج وبعض المعتزلة کالنظام واصحابه فانهم لم یقولوا بالرجم واخلفوا فی جلد الثیب مع الرجم فقالت طائفة یجب الجمع بینهما فیجلد ثم یرجم وبه قال علی بن ابیطالب کرم الله وجهه الحسن البصری واسحق بن راهویه وداود واهل الظاهر وبعض اصحاب الشافعی وقال جماهیر العلماء الواجب الرجم وحده وحکی القاضی عن طائفة من اهل الحدیث انه یجب الجمع بینهما اذا کان الزانی شیخا ثیبا فان کان شابا بکرا اقتصر علی الرجم وهذا مذهب باطل لا اصل له وحجة الجمهور ان النبی صلی الله علیه وسلم اقتصر علی رجم الثیب فی احادیث کثیرة منها قصة ماعز وقصة المراة الغامدیة وفی قوله صلی الله علیه وسلم واغد یا انیس علی امراة هذا فان اعترفت فارجمها قالوا وحدیث الجمع بین الجلد والرجم منسوخ فانه کان فی اول الامر اما قوله صلی الله علیه وسلم فی البکر ونفی سنة ففیه حجة للشافعی ومن وافقه فی الجماهیر انه یجب نفیه سنة جلا کان او امراة وقال الحسن لا یجب النفی وقال مالک والاوزاعی لا نفی علی النساء وروی مثله عن علی قالوا لانها عورة وفی نفیها تضییع لها وتعریض لها للفتنة ولهذا نهیت عن المسافرة الا مع محرم وحجة الشافعی ظاهرة (قوله صلی الله علیه وسلم البکر بالبکر جلد مائة ونفی سنة) واما العبد والامة ففیه ثلثة اقوال للشافعی احدها یغرب کل واحد منهما سنة لظاهر الحدیث وبهذا قال سفین الثوری وابو ثور وداود وابن جریر والثانی یغرب نصف سنة لقوله تعالی فاذا احصن فان اتین بفاحشة فعلیهن نصف ما علی المحصنات من العذاب وهذا اصح الاقوال عند اصحابنا وهذه الآیة مخصصة لعموم الحدیث والصحیح عند الاصولیین جواز تخصیص السنة بالکتاب لانه اذا جاز تخصیص الکتاب بالکتاب فتخصیص السنة به اولی والثالث لا یغرب المملوک اصلا وبه قال الحسن البصری وحماد ومالک واحمد واسحق لقوله صلی الله علیه وسلم فی الامة اذا زنت فلیجلدها ولم یذکر النفی ولان نفیها یضر سیدها مع انه لا جنایة من سیدها واجاب اصحاب الشافعی عن حدیث الامة اذا زنت انه لیس فیه تعرض للنفی والآیة ظاهرة فی وجوب النفی فوجب العمل بها وحمل الحدیث علی موافقتها والله اعلم واما قوله صلی الله علیه وسلم البکر بالبکر والثیب بالثیب فلیس هو علی سبیل الاشتراط بل حد البکر الجلد والتغریب سواء زنی بکرا او ثیب وحد الثیب الرجم سواء زنی بثیب او بکر فهو تشبیه بالتقیید الذی یخرج علی الغالب واعلم ان المراد بالبکر من الرجال والنساء من لم یجامع فی نکاح صحیح وهو حر بالغ عاقل سواء کان جامع بوطی شبهة او نکاح فاسد او غیرهما ام لا والمراد بالثیب من جامع فی دهره مرة فی نکاح صحیح وهو بالغ عاقل حر والرجل والمراة فی هذا سواء والله اعلم وسواء فی کل هذا المسلم والکافر والرشید والمحجور علیه لسفه والله اعلم (قوله حدثنا عمرو الناقد حدثنا هشیم اخبرنا منصور بهذا الاسناد) فی هذا الکلام فائدتان احدهما بیان ان الحدیث روی من طریق آخر فیزداد قوة والثانیة ان هشیما مدلس وقد قال فی الروایة الاولی عن منصور وبین فی الثانیة انه سمعه من منصور وقد سبق التنبیه علی مثل هذا مرات (قوله کان نبی الله صلی الله علیه وسلم اذا انزل علیه الوحی کرب لذلک وتربد وجهه) هو بضم الکاف وکسر الراء وتربد وجهه ای علته غبرة والربد تغیر البیاض الی السواد وانما حصل له ذلک لعظم موقع الوحی وثقله کما قال الله تعالی انا سنلقی علیک قولا ثقیلا (قوله صلی الله علیه وسلم قد رجم بالحجارة) التقیید بالحجارة للاستحباب ولو رجم بغیرها جاز وهو شبیه بالتقیید بها فی الاستنجاء (قوله فکان مما انزل الله علیه آیة الرجم قرأناها ووعیناها وعقلناها) اراد بآیة الرجم الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموهما البتة وهذا مما نسخ لفظه وبقی حکمه وقد وقع نسخ حکم دون اللفظ وقد وقع نسخهما جمیعا فما نسخ لفظه لیس لنا حکم القرآن فی تحریمه علی الجنب ونحو ذلک فی ترک الصحابة کتابته بهذه الآیة دلالة ظاهرة ان المنسوخ لا یکتب فی المصحف وفی اعلان عمر رضی الله عنه بالرجم وهو علی المنبر وسکوت الصحابة وغیرهم من الحاضرین عن مخالفته بالانکار دلیل علی ثبوت الرجم وقد یستدل به علی انه لا یجلد مع الرجم وقد یمتنع دلالته لانه لم یتعرض للجلد وقد ثبت فی القرآن والسنة (قوله فاخشی ان طال بالناس زمان ان یقول قائل ما نجد الرجم فی کتاب الله فیضلوا بترک فریضة) هذا الذی خشیه قد وقع من الخوارج ومن وافقهم کما سبق بیانه وهذا من کرامات عمر رضی الله عنه فانه علم ذلک من جهة النبی صلی الله علیه وسلم (قوله ان الرجم فی کتاب الله حق علی من زنی اذا احصن من الرجال والنساء اذا قامت البینة او کان الحبل او الاعتراف) اجمع العلماء علی ان الرجم لا یکون الا علی من زنی وهو محصن وسبق بیان صفة المحصن واجمعوا علی انه اذا قامت البینة بزناه وهو محصن رجم واجمعوا علی ان البینة اربعة شهداء

وحدثنی عبد الملك بن شعیب بن اللیث بن سعد قال حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل عن ابن شهاب عن ابی سلمة بن عبد الرحمن بن عوف وسعید بن المسیب عن ابی هریرة انه قال اتی رجل من المسلمین رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی المسجد فناداه فقال یارسول الله انی زنیت فاعرض عنه فتنحی تلقاء وجهه فقال له یارسول الله انی زنیت فاعرض عنه حتی ثنی ذلك علیه اربع مرات فلما شهد علی نفسه اربع شهادات دعاه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ابك جنون قال لا قال فهل احصنت قال نعم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذهبوا به فارجموه قال ابن شهاب فاخبرنی من سمع جابر بن عبد الله یقول فکنت فیمن رجمه فرجمناه بالمصلی فلما اذلقته الحجارة هرب فادرکناه بالحرة فرجمناه

قال مسلم ورواه اللیث ایضا عن عبد الرحمن بن خالد بن مسافر عن ابن شهاب بهذا الاسناد مثله وحدثنیه عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال انا ابو الیمان قال انا شعیب عن الزهری بهذا الاسناد ایضا وفی حدیثهما جمیعا قال ابن شهاب اخبرنی من سمع جابر بن عبد الله کما ذکر عقیل وحدثنی ابو الطاهر وحرملة بن یحیی قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس ح قال وحدثنی اسحاق بن ابراهیم قال انا عبد الرزاق قال انا معمر وابن جریج کلهم عن الزهری عن ابی سلمة عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو روایة عقیل عن الزهری عن سعید وابی سلمة عن ابی هریرة وحدثنی ابو کامل فضیل ابن حسین الجحدری قال نا ابو عوانة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال رایت ماعز بن مالك حین جئ به الی النبی صلی الله علیه وسلم رجل قصیر اعضل لیس علیه رداء فشهد علی نفسه اربع مرات انه زنی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فلعلك قال لا والله انه قد زنی الاخر قال فجئ ثم خطب فقال الا کلما نفرنا فی سبیل الله خلف احدهم له نبیب کنبیب التیس یمنح احدهم الکثبة اما والله ان لا یمکنی من احدهم لانکلنه عنه وحدثناه محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت جابر بن سمرة قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم برجل قصیر اشعث ذی عضلات علیه ازار وقد زنی فرده مرتین ثم امر به فرجم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کلما نفرنا غازین فی سبیل الله تخلف احدکم ینبت نبیب التیس یمنح احدهن الکثبة ان الله لا یمکنی من احد منهم الا جعلته نکالا او نکلته قال فحدثته سعید بن جبیر فقال انه ردده اربع مرات وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا شبابة ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا ابو عامر العقدی

ذکور عدول هذا اذا شهدوا علی نفس الزنا ولا یقبل دون الاربعة وان اختلفوا فی صفاتهم واجمعوا علی وجوب الرجم علی من اعترف بالزنا وهو محصن ویصح اقراره بالحد واختلفوا فی اشتراط تکرار اقراره اربع مرات وسنذکره قریبا ان شاء الله تعالی واما الجبل وحده فمذهب عمر بن الخطاب رضی الله عنه وجوب الحد به اذا لم یکن لها زوج ولا سید وتابعه مالك واصحابه فقالوا اذا حبلت ولم تعلم لها زوج ولا سید ولا عرفنا کراهتها لزمها الحد الا ان تکون غریبة طارئة وتدعی انه من زوج او سید قالوا ولا تقبل دعواها الاکراه اذا لم تعلم بذلك مستفیضة عند الاکراه قبل ظهور الحمل وقال الشافعی وابو حنیفة وجماهیر العلماء لا حد علیها بالحبل سواء کان لها زوج او سید ام لا سواء الغریبة وغیرها وسواء ادعت الاکراه ام سکتت ولا حد علیها مطلقا الا ببینة او اعتراف لان الحد یسقط بالشبهات وقوله

فی الرجل الذی اعترف بالزنا فاعرض عنه النبی صلی الله علیه وسلم فجاءه من جانبه حتی اقر اربع مرات فساله النبی صلی الله علیه وسلم بک جنون فقال لا فقال هل احصنت قال نعم فقال اذهبوا به فارجموه

احتج به ابو حنیفة وسائر الکوفیین واحمد وموافقوهما فی ان الاقرار بالزنا لا یثبت ویرجم به المقر حتی یقر اربع مرات وقال مالك والشافعی واخرون یثبت الاقرار به بمرة واحدة ویرجم واحتجوا بعموم

صلی الله علیه وسلم واغد یا انیس علی امراة هذا فان اعترفت فارجمها ولم یشترط عددا وحدیث الغامدیة لیس فیه اقرارها اربع مرات واشترط ابن ابی لیلی وغیره من العلماء اقراره اربع مرات فی اربع

مجالس (قوله لعله صلی الله علیه وسلم ایک جنون) انما قاله لیتحقق حاله فان الغالب ان الانسان لا یصر علی الاقرار بما یقتضی قتله من غیر سوال مع ان الطریق الی سقوط الاثم بالتوبة وفی الروایة الاخری

انه سال قومه عنه فقالوا ما نعلم به باسا وهذا مبالغة فی تحقق حاله وفی صیانة عرض المسلم وفیه اشارة الی ان اقرار المجنون باطل وان الحد لا تجب علیه بهذا کله مجمع علیه (قوله صلی الله علیه وسلم هل احصنت

فان الامام یسال عن شروط الرجم من الاحصان وغیره سواء ثبت بالاقرار ام بالبینة وفیه مواخذة الانسان باقراره (قوله حتی شنی ذلك علیه اربع مرات) هو بتخفیف النون ای کرره اربع مرات

وفیه التعریض للمقر بالزنا بان یرجع فیقبل رجوعه بلا خلاف (قوله صلی الله علیه وسلم اذهبوا به فارجموه) فیه جواز استنابة الامام من یقیم الحد قال العلماء لا یستوفی الحد الا الامام او من فوض ذلك الیه وفیه

دلیل علی انه یکفی الرجم ولا یجلد معه وقد سبق بیان الخلاف فی هذا (قوله فرجمناه بالمصلی) قال البخاری وغیره من العلماء فیه دلیل علی ان مصلی الجنائز والاعیاد اذا لم یکن قد وقف مسجدا لا یثبت له

حکم المسجد اذ لو کان له حکم المسجد تجنب الرجم فیه تلطخه بالدماء والمیتة قالوا والمراد بالمصلی هنا مصلی الجنائز ولهذا قال فی الروایة الاخری فی بقیع الغرقد وهو موضع الجنائز بالمدینة وذکر الدارمی من

اصحابنا ان المصلی الذی للعید ولغیره اذا لم یکن مسجدا بل یثبت له حکم المسجد فیه وجهان اصحهما لیس له حکم المسجد والله اعلم (قوله فلما اذلقته الحجارة هرب) هو بالذال المعجمة وبالقاف ای اصابته بحدها (قوله فادرکناه

بالحرة فرجمناه) اختلف العلماء فی المحصن اذا اقر بالزنا فشرعوا فی رجمه فهرب هل یترك ام یتبع لیقام علیه الحد فقال الشافعی واحمد وغیرهما یترك ولا یتبع لکن ان یقال له بعد ذلك فان رجع عن الاقرار ترك

وان عاد رجم وقال مالك فی روایة وغیره انه یتبع ویرجم واحتج الشافعی وموافقوه بما جاء فی روایة ابی داود ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لما ترکتموه حتی انظر فی شانه وفی روایة هلا ترکتموه فلعله

یتوب فیتوب الله علیه واحتج الاخرون بان النبی صلی الله علیه وسلم لم یلزمهم دیته مع انهم قتلوه بعد هربه واجاب الشافعی وموافقوه عن هذا بانه لم یصرح بالرجوع وقد ثبت اقراره فلا یترك حتی یصرح

بالرجوع قالوا وانما قتلناه لانه لم یتب فی هربه لعلمه بوجوب الرجوع ولم نعلم انه سقط الرجم بالهرب والله اعلم (قوله رجل قصیر اعضل) هو بالضاد المعجمة ای مشتد الخلق (قوله صلی الله علیه وسلم فلعلك

قال لا والله انه قد زنی الاخر معنی هذا الکلام الاشارة الی تلقینه الرجوع عن الاقرار بالزنا واعتذاره لشبهة یتعلق بها کما جاء فی الروایة الاخری لعلك قبلت او غمزت فاقتصر فی هذه الروایة علی

لعلك اختصارا او تنبیها او اکتفاء بدلالة الکلام والحال علی المحذوف ای لعلك قبلت ونحو ذلك ففیه استحباب تلقین المقر بحد الزنا والسرقة وغیرهما من حدود الله تعالی وانه یقبل رجوعه عن ذلك لان الحدود

مبنیة علی المسامحة والدرء بخلاف حقوق الآدمیین وحقوق الله تعالی المالیة کالزکوة والکفارة وغیرهما لا یجوز التلقین فیها ولو رجع لم یقبل رجوعه وقد جاء تلقین الرجوع عن الاقرار بالحد عن النبی صلی الله

علیه وسلم وعن الخلفاء الراشدین ومن بعدهم واتفق العلماء علیه (قوله انه قد زنی الاخر) هو بهمزة مقصورة وخاء مکسورة ومعناه الارذل والابعد والادنی وقیل اللئیم وقیل الشقی وکله متقارب ومراده نفسه فحقر بها وعابها

لا سیما وقد فعل هذه الفاحشة وقیل انها کنایة یکنی بها عن نفسه وعن غیره اذا اخبر عنه بما یستقبح (قوله صلی الله علیه وسلم الا کلما نفر ناتی سبیل الله خلف احدهم له نبیب کنبیب التیس یمنح احدهم الکثبة) وفی

بعض النسخ احدهن بدل احدهم ونبیب التیس صوته عند السفاد ویمنح بفتح الیاء والنون ای یعطی والکثبة بضم الکاف واسکان المثلثة القلیل من اللبن وغیره (قوله لاتی برجل قصیر اشعث ذی عضلات)

هو بفتح العین والضاد قال اهل اللغة العضلة کل لحمة صلبة مکتنزة (قوله تخلف احدکم ینبت) هو بفتح الیاء وکسر النون وتشدید الباء الموحدة (قوله صلی الله علیه وسلم الا جعلته نکالا) ای عظة وعبرة لمن بعده یمنعه من العقوبة

كلاهما عن شعبة عن سماك عن جابر بن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث ابن جعفر ووافقه شبابة على قوله فرده مرتين وفي حديث ابي عامر فرده مرتين او ثلاثا **وحدثنا** قتيبة بن سعيد وابو كامل الجحدري واللفظ لقتيبة قالا نا ابو عوانة عن سماك عن سعيد بن جبير عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لماعز بن مالك احق ما بلغني عنك قال وما بلغك عني قال بلغني انك وقعت بجارية آل فلان قال نعم قال فشهد اربع شهادات ثم امر به فرجم **وحدثني** محمد بن المثنى قال حدثني عبد الاعلى قال نا داود عن ابي نضرة عن ابي سعيد ان رجلا من اسلم يقال له ماعز بن مالك اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني اصبت فاحشة فاقمه علي فرده النبي صلى الله عليه وسلم مرارا قال ثم سال قومه فقالوا ما نعلم به باسا الا انه اصاب شيئا نرى انه لا يخرجه منه الا ان يقام فيه الحد قال فرجع الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرنا ان نرجمه قال فانطلقنا به الى بقيع الغرقد قال فما اوثقناه ولا حفرنا له قال فرميناه بالعظام والمدر والخزف قال فاشتد واشتددنا خلفه حتى اتى عرض الحرة فانتصب لنا فرميناه بجلاميد الحرة يعني الحجارة حتى سكت قال ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيبا من العشي قال او كلما انطلقنا غزاة في سبيل الله تخلف رجل في عيالنا له نبيب كنبيب التيس على ان لا اوتى برجل فعل ذلك الا نكلت به قال فما استغفر له ولا سبه **وحدثني** محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا يزيد بن زريع قال نا داود بهذا الاسناد مثل معناه وقال في الحديث فقام النبي صلى الله عليه وسلم من العشي فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فما بال اقوام اذا غزونا يتخلف احدهم عنا له نبيب كنبيب التيس ولم يقل في عيالنا **وحدثنا** سريج بن يونس قال نا يحيى بن زكريا بن ابي زائدة ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا معاوية بن هشام قال نا سفيان كلاهما عن داود بهذا الاسناد بعض هذا الحديث غير ان في حديث سفيان فاعترف بالزنا ثلاث مرات **حدثنا** محمد بن العلاء الهمداني قال نا يحيى بن يعلى وهو ابن الحارث المحاربي عن غيلان وهو ابن جامع المحاربي عن علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن ابيه قال جاء ماعز بن مالك الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله طهرني فقال ويحك ارجع فاستغفر الله وتب اليه قال فرجع غير بعيد ثم جاء فقال يا رسول الله طهرني فقال النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلك حتى اذا كانت الرابعة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فيم اطهرك فقال من الزنا فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ابه جنون فاخبر انه ليس بمجنون فقال اشرب خمرا فقام

(قوله صلى الله عليه وسلم لماعز احق ما بلغني عنك قال وما بلغك عني قال بلغني انك وقعت بجارية آل فلان قال نعم فشهد اربع شهادات ثم امر به فرجم هكذا وقع في هذه الرواية والمشهور في باقي الروايات انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال طهرني قال العلماء لا تناقض بين الروايات فيكون قد جيء به الى النبي صلى الله عليه وسلم من غير استدعاء من النبي صلى الله عليه وسلم وقد جاء في غير مسلم ان قومه ارسلوه الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم للذي ارسله لو سترته بثوبك يا هزال لكان خيرا لك وكان ماعز عند هزال فقال النبي صلى الله عليه وسلم لماعز بعد ان ذكر له الذين حضروا معه ما جرى له احق ما بلغني عنك الى آخره (قوله فما اوثقناه ولا حفرنا له وفي الرواية الاخرى في صحيح مسلم فلما كان الرابعة حفر له حفرة ثم امر به فرجم وذكر بعده في حديث الغامدية ثم امر بها فحفر لها الى صدرها وامر الناس فرجموها اما قوله فما اوثقناه فهكذا الحكم عند الفقهاء واما الحفر للمرجوم والمرجومة ففيه مذاهب للعلماء قال مالك وابو حنيفة واحمد رضي الله عنهم في المشهور عنهم لا يحفر لواحد منهما وقال قتادة وابو ثور وابو يوسف وابو حنيفة في رواية يحفر لهما وقال بعض المالكية يحفر لمن يرجم بالبينة لا لمن يرجم بالاقرار واما اصحابنا فقالوا لا يحفر للرجل سواء ثبت زناه بالبينة ام بالاقرار واما المرأة ففيها ثلثة اوجه لاصحابنا احدها يستحب الحفر لها الى صدرها ليكون استر والثاني لا يستحب ولا يكره بل هو الى خيرة الامام والثالث وهو الاصح ان ثبت زناها بالبينة استحب وان ثبت بالاقرار فلا ليمكنها الهرب ان رجعت فمن قال بالحفر لهما احتج بانه حفر للغامدية وكذا لماعز في رواية ويجيب هؤلاء عن الرواية الاخرى في ماعز انه لم يحفر له ان المراد حفيرة عظيمة او غير ذلك من تخصيص الحفرة واما من قال لا يحفر فاحتج برواية من روى فما اوثقناه ولا حفرنا له وهذا المذهب ضعيف لانه منابذ لحديث الغامدية ولرواية الحفر لماعز واما من قال بالتخيير فظاهر واما من فرق بين الرجل والمرأة فيحمل رواية الحفر لماعز على انه لبيان الجواز وهذا تأويل ضعيف ومما احتج به من ترك الحفر حديث اليهوديين المذكور بعد هذا وقوله جعل يحنأ عليها ولو حفر لهما لم يحنأ عليها واحتجوا ايضا بقوله في حديث ماعز فلما اذلقته الحجارة هرب وهذا ظاهر في انه لم تكن حفرة والله اعلم (قوله فرميناه بالعظام والمدر والخزف هذا دليل لما اتفق عليه العلماء ان الرجم يحصل بالحجر او المدر او العظام او الخزف او الخشب وغير ذلك مما يحصل به القتل ولا تتعين الاحجار وقد قدمنا ان قوله صلى الله عليه وسلم ثم رجما بالحجارة ليس هو للاشتراط قال اهل اللغة الخزف فلق الفخار المنكسر (قوله حتى اتى عرض الحرة) هو بضم العين اي جانبها (قوله فرميناه بجلاميد الحرة) اي الحجارة الكبار واحدها جلمد بفتح الجيم والميم وجلمود بضم الجيم (قوله حتى سكت هو بالتاء في آخره هذا هو المشهور في الروايات قال القاضي ورواه بعضهم سكن بالنون والاول اصوب ومعناهما مات (قوله فما استغفر له ولا سبه) اما عدم السب فلان الحد كفارة له مطهرة له من معصية واما عدم الاستغفار فلئلا يغتر غيره فيقع في الزنا اتكالا على استغفاره صلى الله عليه وسلم (قوله جاء ماعز بن مالك الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله طهرني فقال ويحك ارجع فاستغفر الله وتب اليه فرجع غير بعيد ثم جاء فقال يا رسول الله طهرني الى آخره ومثله في حديث الغامدية قالت طهرني قال ويحك ارجعي فاستغفري الله وتوبي اليه) هذا دليل على ان الحد يكفر ذنب المعصية التي حد لها وقد جاء ذلك صريحا في حديث عبادة بن الصامت رضي الله عنه وهو قوله صلى الله عليه وسلم من فعل شيئا من ذلك فعوقب به في الدنيا فهو كفارته ولا نعلم في هذا خلافا وفي هذا الحديث دليل على سقوط اسم المعاصي الكبائر بالتوبة وهو باجماع المسلمين الا ما قدمناه عن ابن عباس في توبة القاتل خاصة والله اعلم فان قيل فما بال ماعز والغامدية لم يقنعا بالتوبة وهي محصلة لغرضهما وهو سقوط الاثم بل اصرا على الاقرار واختارا الرجم فالجواب ان تحصيل البراءة بالحدود وسقوط الاثم متيقن على كل حال لا سيما واقامة الحد بامر النبي صلى الله عليه وسلم واما التوبة فيخاف ان لا تكون نصوحا وان يخل بشيء من شروطها فتبقى المعصية واثمها دائما عليه فاراد حصول البراءة بطريق متيقن دون ما يتطرق اليه احتمال والله اعلم وروينا عن الحسن البصري قال ويح كلمة رحمة والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم فيم اطهرك قال من الزنا) هكذا هو في جميع النسخ فيم بالفاء والياء وهو صحيح وتكون في هنا للسببية اي بسبب ماذا اطهرك (قوله في اسناد هذا الحديث حدثنا محمد بن العلاء الهمداني قال حدثنا يحيى بن يعلى وهو ابن الحارث المحاربي عن غيلان وهو ابن جامع المحاربي عن علقمة) هكذا في النسخ عن يحيى بن يعلى عن غيلان قال القاضي الصواب ما وقع في نسخة الدمشقي عن يحيى بن يعلى عن ابيه عن غيلان فزاد في الاسناد عن ابيه وكذا اخرجه ابو داود في كتب السنن والنسائي من حديث يحيى بن يعلى عن ابيه عن غيلان وهو الصواب وقد نبه عبد الغني على الساقط من هذا الاسناد في نسخة ابي العلاء بن ماهان ووقع في كتاب الزكوة من السنن لابي داود حدثنا عثمان بن ابي شيبة ثنا يحيى بن يعلى ثنا ابي ثنا غيلان عن جعفر عن مجاهد عن ابن عباس قال لما نزلت والذين يكنزون الذهب والفضة الآية فهذا السند يشهد بصحة ما تقدم قال البخاري في تاريخه يحيى بن يعلى سمع اباه وزائدة بن قدامة هذا آخر كلام القاضي وهو صحيح كما قال ولم يذكر احد سماعا ليحيى بن يعلى هذا من غيلان بل قالوا سمع اباه وزائدة (قوله فقال اشرب خمرا

رجل فاستنكهه فلم يجد منه ريح خمر قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ازنيت فقال نعم فامر به فرجم فكان الناس فيه فرقتين قائل يقول لقد هلك لقد احاطت به خطيئته وقائل يقول ما توبة افضل من توبة ماعز انه جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فوضع يده في يده ثم قال اقتلني بالحجارة قال فلبثوا بذلك يومين او ثلاثة ثم جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم وهم جلوس فسلم ثم جلس فقال استغفروا لماعز بن مالك قال فقالوا غفر الله لماعز بن مالك قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد تاب توبة لو قسمت بين امة لوسعتهم قال ثم جاءته امرأة من غامد من الازد فقالت يا رسول الله طهرني فقال ويحك ارجعي فاستغفري الله وتوبي اليه فقالت اراك تريد ان تردني كما رددت ماعز بن مالك قال وما ذاك قالت انها حبلى من الزنا فقال انت قالت نعم فقال لها حتى تضعي ما في بطنك قال فكفلها رجل من الانصار حتى وضعت قال فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال قد وضعت الغامدية فقال اذا لا نرجمها وندع ولدها صغيرا ليس له من يرضعه فقام رجل من الانصار فقال الى رضاعه يا نبي الله قال فرجمها حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا عبد الله بن نمير ح قال وحدثنا محمد ابن عبد الله بن نمير وتقاربا في لفظ الحديث قال نا ابي قال نا بشير بن المهاجر قال نا عبد الله بن بريدة عن ابيه ان ماعز بن مالك الاسلمي اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني قد ظلمت نفسي وزنيت واني اريد ان تطهرني فرده فلما كان من الغد اتاه فقال يا رسول الله اني قد زنيت فرده الثانية فارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى قومه فقال اتعلمون بعقله باسا تنكرون منه شيئا فقالوا ما نعلمه الا وفي العقل من صالحينا فيما نرى فاتاه الثالثة فارسل اليهم ايضا فسال عنه فاخبروه انه لا باس به ولا بعقله فلما كان الرابعة حفر له حفرة ثم امر به فرجم قال فجاءت الغامدية فقالت يا رسول الله اني قد زنيت فطهرني وانه ردها فلما كان الغد قالت يا رسول الله لم تردني لعلك ان تردني كما رددت ماعزا فوالله اني لحبلى قال اما لا فاذهبي حتى تلدي قال فلما ولدت اتته بالصبي في خرقة قالت هذا قد ولدته قال اذهبي فارضعيه حتى تفطميه فلما فطمته اتته بالصبي في يده كسرة خبز فقالت هذا يا نبي الله قد فطمته وقد اكل الطعام فدفع الصبي الى رجل من المسلمين ثم امر بها فحفر لها الى صدرها وامر الناس فرجموها فيقبل خالد بن الوليد بحجر فرمى راسها فتنضح الدم على وجه خالد فسبها فسمع نبي الله صلى الله عليه وسلم سبه اياها فقال مهلا يا خالد فوالذي نفسي بيده لقد تابت توبة لو تابها صاحب مكس لغفر له ثم امر بها فصلى عليها ودفنت حدثني ابو غسان مالك بن عبد الواحد المسمعي قال نا معاذ يعني ابن هشام قال حدثني ابي عن يحيى بن ابي كثير قال حدثني ابو قلابة ان ابا المهلب حدثه عن عمران بن حصين ان امرأة من جهينة اتت نبي الله صلى الله عليه وسلم وهي حبلى من الزنا فقالت يا نبي الله

فقام رجل فاستنكهه فلم يجد منه ريح خمر) مذهبنا الصحيح المشهور صحة اقرار السكران ونفوذ اقواله فيما له وعليه والسوال عن شربه الخمر محمول عندنا على انه لو كان سكران لم يقم عليه الحد ومعنى استنكهه اي شم رائحة فمه واحتج به اصحاب مالك وجمهور الحجازيين انه يحد من وجد منه ريح الخمر وان لم تقم عليه بينة بشربها ولا اقر به ومذهب الشافعي وابي حنيفة وغيرهما لا يحد بمجرد ريحها بل لا بد من بينة على شربه او اقراره وليس في هذا الحديث دلالة لاصحاب مالك (قوله جاءت امرأة من غامد هي بغين معجمة ودال مهملة هي بطن من جهينة (قوله فقال لها حتى تضعي ما في بطنك) وفيه انه لا ترجم الحبلى حتى تضع سواء كان حملها من زنا او غيره وهذا مجمع عليه لئلا يقتل جنينها وكذا لو كان حدها الجلد وهي حامل لم تجلد بالاجماع حتى تضع وفيه ان المرأة ترجم اذا زنت وهي محصنة كما يرجم الرجل وهذا الحديث محمول على انها كانت محصنة لان الاحاديث الصحيحة والاجماع متطابقان على انه لا يرجم غير المحصن وفيه ان من وجب عليها قصاص وهي حامل لا يقتص منها حتى تضع وهذا مجمع عليه ثم لا ترجم الحامل الزانية ولا يقتص منها بعد وضعها حتى تسقي ولدها اللبأ ويستغني عنها بلبن غيرها وفيه ان الحمل يعرف ويحكم به وهذا هو الصحيح في مذهبنا (قوله فكفلها رجل من الانصار حتى وضعت) اي قام بمؤنتها ومصالحها وليس هو من الكفالة التي هي بمعنى الضمان لان هذا لا يجوز في الحدود التي لله تعالى (قوله لما وضعت قيل قد وضعت الغامدية فقال النبي صلى الله عليه وسلم اذا لا نرجمها وندع ولدها صغيرا ليس له من يرضعه فقام رجل من الانصار فقال الى رضاعه يا نبي الله قال فرجمها وفي الرواية الاخرى انها لما ولدت جاءت بالصبي في خرقة قالت هذا قد ولدته قال اذهبي فارضعيه حتى تفطميه فلما فطمته اتته بالصبي في يده كسرة خبز فقالت يا نبي الله هذا قد فطمته وقد اكل الطعام فدفع الصبي الى رجل من المسلمين ثم امر بها فرجموها) فهاتان الروايتان ظاهرهما الاختلاف فان الثانية صريحة في ان رجمها كان بعد فطامه واكله الخبز والاولى ظاهرها انه رجمها عقيب الولادة ويجب تاويل الاولى وحملها على وفق الثانية لانها قضية واحدة والروايتان صحيحتان والثانية منهما صريحة لا يمكن تاويلها والاولى ليست صريحة فيتعين تاويل الاولى ويكون قوله في الرواية الاولى قام رجل من الانصار فقال الى رضاعه انما قاله بعد الفطام واراد بالرضاعة كفالته وتربيته وسماه رضاعا مجازا واعلم ان مذهب الشافعي واحمد واسحق والمشهور من مذهب مالك انها لا ترجم حتى تجد من ترضعه فان لم تجد ارضعته حتى تفطمه ثم رجمت وقال ابو حنيفة ومالك في رواية عنه اذا وضعت رجمت ولا ينتظر حصول مرضعة واما هذا الانصاري الذي كفلها فقصد مصلحة وهو الرفق بها ومساعدتها على تعجيل طهارتها بالحد لما راى بها من الحرص التام على تعجيل ذلك قال اهل اللغة الفطام قطع الارضاع لاستغناء الولد عنه (قوله قال اما لا فاذهبي حتى تلدي) هو بكسر الهمزة من اما وتشديد الميم وبالامالة ومعناه اذا ابيت ان تستري على نفسك وتتوبي وترجعي عن قولك فاذهبي حتى تلدي فترجمين بعد ذلك وقد سبق شرح هذه اللفظة مبسوطا (قوله فتنضح الدم على وجه خالد) روي بالحاء المهملة وبالمعجمة والاكثرون على المهملة ومعناه ترشش وانصب (قوله صلى الله عليه وسلم لقد تابت توبة لو تابها صاحب مكس لغفر له) فيه ان المكس من اقبح المعاصي والذنوب الموبقات وذلك لكثرة مطالبات الناس له وظلاماتهم عنده وتكرر ذلك منه وانتهاكه للناس واخذ اموالهم بغير حقها وصرفها في غير وجهها وفيه ان توبة الزاني لا تسقط عنه حد الزنا وكذا حكم حد السرقة والشرب هذا اصح القولين في مذهبنا ومذهب مالك والثاني انها تسقط ذلك واما توبة المحارب قبل القدرة عليه فتسقط حد المحاربة بلا خلاف عندنا وعند ابن عباس وغيره انها لا تسقط (قوله ثم امر بها فصلى عليها ثم دفنت وفي الرواية الثانية امر بها النبي صلى الله عليه وسلم فرجمت ثم صلى عليها فقال له عمر تصلي عليها يا نبي الله وقد زنت) اما الرواية الثانية فصريحة في ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى عليها واما الرواية الاولى فقال القاضي عياض هي بفتح الصاد واللام عند جماهير رواة صحيح مسلم قال وعند الطبري بضم الصاد قال وكذا هو في رواية ابن ابي شيبة وابي داود قال وفي رواية لابي داود ثم امرهم ان يصلوا عليها قال القاضي ولم يذكر مسلم صلاته صلى الله عليه وسلم على ماعز وقد ذكرها البخاري وقد اختلف العلماء في الصلاة على المرجوم فكرهها مالك واحمد للامام ولاهل الفضل دون باقي الناس ويصلي عليه غير الامام واهل الفضل قال الشافعي وآخرون يصلي عليه الامام واهل الفضل وغيرهم والخلاف بين الشافعي ومالك انما هو في الامام واهل الفضل واما غيرهم فاتفقا على انه يصلي وبه قال جماهير العلماء قالوا فيصلي على الفساق والمقتولين في الحدود والمحاربة وغيرهم وقال الزهري لا يصلي احد على المرجوم وقاتل نفسه وقال قتادة لا يصلي على ولد الزنا واحتج الجمهور بهذا الحديث وفيه دلالة للشافعي ان الامام واهل الفضل يصلون على المرجوم كما يصلي عليه غيرهم واجاب اصحاب مالك عنه بجوابين احدهما انهم ضعفوا رواية الصلوة لكون اكثر الرواة لم يذكروها والثاني تاولوها على انه صلى الله عليه وسلم امر بالصلوة او دعا فسمي صلوة على مقتضاها في اللغة وهذان الجوابان فاسدان اما الاول فان هذه الزيادة ثابتة في الصحيح وزيادة الثقة مقبولة واما الثاني فهذا التاويل مردود لان التاويل

انما يصار اليه اذا اضطربت الادلة الشرعية الى ارتكابه وليس هنا شيء من ذلك فوجب حمله

اصبت حدا فاقمه علي فدعا نبي الله صلى الله عليه وسلم وليها فقال احسن اليها فاذا وضعت فأتني بها ففعل فامر بها نبي الله صلى الله عليه وسلم فشكت عليها ثيابها ثم امر بها فرجمت ثم صلى عليها فقال له عمر تصلي عليها يا نبي الله وقد زنت قال لقد تابت توبة لو قسمت بين سبعين من اهل المدينة لوسعتهم وهل وجدت توبة افضل من ان جادت بنفسها لله تعالى **وحدثناه** ابو بكر بن ابي شيبة قال نا عفان بن مسلم قال نا ابان العطار قال نا يحيى بن ابي كثير بهذا الاسناد مثله **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا ليث ح قال وحدثنا محمد بن رمح قال انا الليث عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن ابي هريرة وزيد بن خالد الجهني انهما قالا ان رجلا من الاعراب اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انشدك الله الا قضيت لي بكتاب الله فقال الخصم الآخر وهو افقه منه نعم فاقض بيننا بكتاب الله وأذن لي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قل قال ان ابني كان عسيفا على هذا فزنى بامرأته واني اخبرت ان على ابني الرجم فافتديت منه بمائة شاة ووليدة فسألت اهل العلم فاخبروني انما على ابني جلد مائة وتغريب عام وان على امرأة هذا الرجم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لاقضين بينكما بكتاب الله الوليدة والغنم رد وعلى ابنك جلد مائة وتغريب عام اغد يا انيس الى امرأة هذا فان اعترفت فارجمها قال فغدا عليها فاعترفت فامر بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فرجمت **وحدثني** ابو الطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرني يونس ح قال وحدثني عمرو الناقد قال نا يعقوب بن ابراهيم بن سعد قال نا ابي عن صالح ح قال وحدثنا عبد بن حميد قال انا عبد الرزاق عن معمر كلهم عن الزهري بهذا الاسناد نحوه **حدثني** الحكم بن موسى ابو صالح قال نا شعيب بن اسحاق قال انا عبيد الله عن نافع ان عبد الله بن عمر اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتي بيهودي ويهودية قد زنيا فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى جاء يهود فقال ما تجدون في التورية على من زنا قالوا نسود وجوههما ونحملهما ونخالف بين وجوههما ويطاف بهما قال فاتوا بالتورية ان كنتم صادقين فجاءوا بها فقرأوها حتى اذا مروا باية الرجم وضع الفتى الذي يقرأ يده على اية الرجم وقرأ ما بين يديها وما وراءها فقال له عبد الله بن سلام وهو مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مره فليرفع يده فرفعها فاذا تحتها اية الرجم فامر بهما رسول الله صلى الله عليه وسلم فرجما قال عبد الله بن عمر كنت فيمن رجمهما فلقد رايته يقيها من الحجارة بنفسه **و حدثني** زهير بن حرب قال انا اسماعيل يعني ابن علية عن ايوب ح قال وحدثني ابو الطاهر قال انا عبد الله بن وهب قال اخبرني رجال من اهل العلم منهم مالك ان نافعا اخبرهم عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رجم في الزنا يهوديين رجلا وامرأة زنيا

على ظاهره والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم لولي الغامدية احسن اليها فاذا وضعت فأتني بها) هذا الاحسان له سببان احدهما الخوف عليها من اقاربها ان تحملهم الغيرة ولحوق العار بهم ان يؤذوها فاوصى بالاحسان اليها تحذيرا لهم من ذلك والثاني امر به رحمة لها اذ قد تابت وحرض على الاحسان اليها لما في نفوس الناس من النفرة من مثلها واسماعها الكلام المؤذي ونحو ذلك فنهى عن هذا كله (قوله فامر بها فشكت عليها ثيابها ثم امر بها فرجمت) هكذا هو في معظم النسخ فشكت وفي بعضها فشدت بالدال بدل الكاف وهو معنى الاول وفي هذا استحباب جمع اثوابها عليها وشدها بحيث لا تنكشف عورتها في تقلبها وتكرر اضطرابها واتفق العلماء على انه لا ترجم الا قاعدة واما الرجل فجمهورهم على انه يرجم قائما وقال مالك قاعدا وقال غيره يخير الامام بينهما (قوله في بعض الروايات فامر بها فرجمت وفي بعضها وامر الناس فرجموها وفي حديث ماعز امرنا ان نرجم ونحو ذلك) فيها كلها دلالة لمذهب الشافعي ومالك وموافقيهما انه لا يلزم الامام حضور الرجم وكذا لو ثبت بشهود لم يلزمهم الحضور وقال ابو حنيفة واحمد يحضر الامام مطلقا وكذا الشهود ان ثبت ببينة ويبدأ الامام بالرجم ان ثبت بالاقرار وان ثبت بالشهود بدأ الشهود وحجة الشافعي ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يحضر احدا ممن رجم والله اعلم (قوله انشدك الله الا قضيت لي بكتاب الله) معنى انشدك اسألك رافعا نشيدي وهو صوتي وهو بفتح الهمزة وضم الشين و قوله بكتاب الله اي بما تضمنه كتاب الله وفيه انه يستحب للقاضي ان يصبر على من يقول من جفاة الخصوم احكم بالحق بيننا ونحو ذلك (قوله فقال الخصم الآخر وهو افقه منه) قال العلماء يجوز ان يكون اراد انه بالاضافة اكثر فقها منه ويحتمل ان المراد افقه منه في هذه القضية لوصفه اياها على وجهها ويحتمل انه لادبه واستيذانه في الكلام وحذره من الوقوع في النهي في قوله تعالى لا تقدموا بين يدي الله ورسوله بخلاف خطاب الاول في قوله انشدك الله الى آخره فانه من جفاء الاعراب (قوله ان ابني كان عسيفا على هذا) هو بالعين والسين المهملتين اي اجيرا وجمعه عسفاء كاجير واجراء وفقيه وفقهاء (قوله صلى الله عليه وسلم لاقضين بينكما بكتاب الله) يحتمل ان المراد بحكم الله وقيل هو اشارة الى قوله تعالى او يجعل الله لهن سبيلا وفسر النبي صلى الله عليه وسلم السبيل بالرجم في حق المحصن كما سبق في حديث عبادة بن الصامت وقيل هو اشارة الى اية الشيخ والشيخة اذا زنيا فارجموهما وقد سبق انه مما نسخت تلاوته وبقي حكمه فعلى هذا يكون الجلد قد اخذه من قوله تعالى على الزانية والزاني وقيل المراد نقض صلحهما الباطل على الغنم والوليدة (قوله فسألت اهل العلم) فيه جواز استفتاء غير النبي صلى الله عليه وسلم في زمنه لانه صلى الله عليه وسلم لم ينكر ذلك عليه وفيه جواز استفتاء المفضول مع وجود افضل منه (قوله صلى الله عليه وسلم الوليدة والغنم رد) اي مردودة ومعناه يجب ردها اليك وفي هذا ان الصلح الفاسد يرد وان اخذ المال فيه باطل بل يجب رده وان الحدود لا تقبل الفداء (قوله صلى الله عليه وسلم وعلى ابنك جلد مائة وتغريب عام) هذا محمول على ان الابن كان بكرا وعلى انه اعترف والا فاقرار الاب عليه لا يقبل او يكون هذا افتاء اي ان كان ابنك زنى وهو بكر فعليه جلد مائة وتغريب عام (قوله صلى الله عليه وسلم واغد يا انيس على امرأة هذا فان اعترفت فارجمها فغدا عليها فاعترفت فامر بها فرجمت) انيس هذا صحابي مشهور وهو انيس بن الضحاك الاسلمي معدود في الشاميين وقال ابن عبد البر هو انيس بن مرثد والاول هو الصحيح المشهور وانه اسلمي والمرأة ايضا اسلمية واعلم ان بعث انيس محمول عند العلماء من اصحابنا وغيرهم على اعلام المرأة بان هذا الرجل قذفها بابنه فيعرفها بان لها عنده حد القذف فتطالب به او تعفو عنه الا ان تعترف بالزنا فلا يجب عليه حد القذف بل يجب عليها حد الزنا وهو الرجم لانها كانت محصنة فذهب اليها انيس فاعترفت بالزنا فامر النبي صلى الله عليه وسلم برجمها فرجمت ولا بد من هذا التاويل لان ظاهره انه بعث لاقامة حد الزنا وهذا غير مراد لان حد الزنا لا يحتاج له بالتجسس والتنقير عنه بل لو اقر به الزاني استحب ان يلقن الرجوع كما سبق فحينئذ يتعين التاويل الذي ذكرنا وقد اختلف اصحابنا في هذا البعث هل يجب على القاضي اذا قذف انسان معين في مجلسه ان يبعث اليه ليعرفه بحقه من حد القذف ام لا يجب والاصح وجوبه وفي هذا الحديث ان المحصن يرجم ولا يجلد مع الرجم وقد سبق بيان الخلاف فيه (قوله ان النبي صلى الله عليه وسلم اتي بيهودي ويهودية قد زنيا الى قوله فرجما) في هذا دليل لوجوب حد الزنا على الكافر وانه يصح نكاحه لانه لا يجب الرجم الا على محصن فلو لم يصح نكاحه لم يثبت احصانه ولم يرجم وفيه ان الكفار مخاطبون بفروع الشرع وهو الصحيح وقيل لا يخاطبون بها وقيل انهم مخاطبون بالنهي دون الامر وفيه ان الكفار اذا تحاكموا الينا حكم القاضي بينهم بحكم شرعنا وقال مالك لا يصح احصان الكافر قال وانما رجمهما لانهما لم يكونا اهل ذمة وهذا تاويل باطل لانهما كانا من اهل العهد ولانه رجم المرأة والنساء لا يجوز قتلهن مطلقا (قوله صلى الله عليه وسلم فقال ما تجدون في التورية) قال العلماء هذا السؤال ليس لتقليدهم ولا لمعرفة الحكم منهم فانما هو لالزامهم بما يعتقدونه في كتابهم ولعله صلى الله عليه وسلم قد اوحي اليه ان الرجم في التورية الموجودة في ايديهم لم يغيروه كما غيروا اشياء او انه اخبره بذلك من اسلم منهم ولهذا لم يخف ذلك عليه حين كتموه (قوله نسود وجوههما ونحملهما) هكذا هو في اكثر النسخ نحملهما بالحاء واللام وفي بعضها نجملهما بالجيم وفي بعضها نحممهما بميمين وكله متقارب فمعنى الاول نحملهما على جمل ومعنى الثاني نجملهما جميعا على الجمل ومعنى الثالث نسود وجوههما بالحمم بضم الحاء وفتح الميم وهو الفحم وهذا الثالث ضعيف لانه

فاتت اليهود الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بهما وساقوا الحديث بنحوه وحدثنا احمد بن يونس قال نا زهير قال نا موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر ان اليهود جاءوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم برجل منهم وامرأة قد زنيا وساق الحديث بنحو حديث عبيد الله عن نافع وحدثنا يحيى بن يحيى وابو بكر بن ابي شيبة كلاهما عن ابي معاوية قال يحيى انا ابو معوية عن الاعمش عن عبد الله بن مرة عن البراء بن عازب قال مر على النبي صلى الله عليه وسلم بيهودي محمما مجلودا فدعاهم فقال هكذا تجدون حد الزاني في كتابكم قالوا نعم فدعا رجلا من علمائهم فقال انشدك بالله الذي انزل التورية على موسى صلى الله عليه وسلم اهكذا تجدون حد الزاني في كتابكم قال لا ولولا انك نشدتني بهذا لم اخبرك نجده الرجم ولكنه كثر في اشرافنا فكنا اذا اخذنا الشريف تركناه واذا اخذنا الضعيف اقمنا عليه الحد قلنا تعالوا فلنجتمع على شيء نقيمه على الشريف والوضيع فجعلنا التحميم والجلد مكان الرجم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اني اول من احيى امرك اذ اماتوه فامر به فرجم فانزل الله عز وجل يا ايها الرسول لا يحزنك الذين يسارعون في الكفر الى قوله ان اوتيتم هذا فخذوه يقول ائتوا محمدا صلى الله عليه وسلم فان امركم بالتحميم والجلد فخذوه وان افتاكم بالرجم فاحذروا فانزل الله تعالى ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الكفرون ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الظلمون ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الفسقون في الكفار كلها حدثنا ابن نمير وابو سعيد الاشج قالا نا وكيع قال نا الاعمش بهذا الاسناد نحوه الى قوله فامر به النبي صلى الله عليه وسلم فرجم ولم يذكر ما بعده من نزول الاية وحدثني هارون بن عبد الله قال نا حجاج بن محمد قال قال ابن جريج اخبرني ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول رجم النبي صلى الله عليه وسلم رجلا من اسلم ورجلا من اليهود وامرأته وحدثنا اسحاق بن ابراهيم قال نا روح ابن عبادة قال نا ابن جريج بهذا الاسناد مثله غير انه قال وامرأة وحدثنا ابو كامل الجحدري قال نا عبد الواحد قال نا سليمان الشيباني قال سالت عبد الله ابن ابي اوفى ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة واللفظ له قال نا علي بن مسهر عن ابي اسحاق الشيباني قال سالت عبد الله بن ابي اوفى هل رجم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم قال قلت بعد ما انزلت سورة النور ام قبلها قال لا ادري وحدثني عيسى بن حماد المصري قال انا الليث عن سعيد بن ابي سعيد عن ابيه عن ابي هريرة انه سمعه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا زنت امة احدكم فتبين زناها فليجلدها الحد ولا يثرب عليها ثم ان زنت فليجلدها الحد ولا يثرب عليها ثم ان زنت الثالثة فتبين زناها فليبعها ولو بحبل من شعر حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة واسحاق بن ابراهيم جميعا عن ابن عيينة ح قال وحدثنا عبد بن حميد قال انا محمد بن بكر البرساني قال نا هشام بن حسان كلاهما عن ايوب بن موسى ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا ابو اسامة وابن نمير عن عبيد الله بن عمر ح قال وحدثني هارون بن سعيد الايلي قال نا ابن وهب قال ثنى اسامة بن زيد ح قال وحدثنا هناد بن السري وابو كريب واسحاق بن ابراهيم عن عبدة بن سليمان عن محمد بن اسحاق كل هؤلاء عن سعيد المقبري عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم الا ان ابن اسحاق قال في حديثه عن سعيد عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في جلد الامة اذا زنت ثلاثا ثم ليبعها في الرابعة وحدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي قال نا مالك ح قال وثنا يحيى بن يحيى واللفظ له قال قرأت على مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن الامة اذا زنت ولم تحصن قال ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم بيعوها ولو بضفير قال ابن شهاب لا ادري ابعد الثالثة او الرابعة وقال القعنبي في روايته قال ابن شهاب والضفير الحبل

قال قبله نسود وجوههما فان قيل كيف رجم اليهوديان ابالبينة ام بالاقرار قلنا الظاهر انه بالاقرار وقد جاء في سنن ابي داود وغيره انه شهد عليهما اربعة انهم راوا ذكره في فرجها فان صح هذا فان كان الشهود مسلمين فظاهر وان كانوا كفارا فلا اعتبار بشهادتهم ويتعين انهما اقرا بالزنا (قوله رجم رجلا من اليهود وامرأته) اي صاحبته التي زنا بها ولم يرد زوجته وفي رواية وامرأة (قوله صلى الله عليه وسلم اذا زنت امة احدكم فتبين زناها فليجلدها الحد ولا يثرب عليها) التثريب التوبيخ واللوم على الذنب ومعنى تبين زناها تحققه اما بالبينة واما برؤية او علم عند من يجوز القضاء بالعلم في الحدود وفي هذا الحديث دليل على وجوب حد الزنا على الاماء والعبيد وفيه ان السيد يقيم الحد على عبده وامته وهذا مذهبنا ومذهب مالك واحمد وجماهير العلماء من الصحابة والتابعين فمن بعدهم وقال ابو حنيفة في طائفة ليس له ذلك وهذا الحديث صريح في الدلالة للجمهور وفيه دليل على ان العبد والامة لا يرجمان سواء كانا مزوجين ام لا لقوله صلى الله عليه وسلم فليجلدها الحد ولم يفرق بين مزوجة وغيرها وفيه انه لا يوبخ الزاني بل يقام عليه الحد فقط (قوله صلى الله عليه وسلم ان زنت فليجلدها الحد ولا يثرب عليها ثم ان زنت الثالثة فتبين زناها فليبعها ولو بحبل من شعر) فيه ان الزاني اذا حد ثم زنى ثانيا يلزمه حد آخر فان زنى ثالثة لزمه حد آخر فان حد ثم زنا لزمه حد آخر وهكذا ابدا فاما اذا زنى مرات ولم يحد لواحدة منهن فيكفيه حد واحد للجميع وفيه ترك مخالفة الفساق واهل المعاصي وفراقهم وهذا البيع المامور به مستحب ليس بواجب عندنا وعند الجمهور وقال داود واهل الظاهر هو واجب وفيه جواز بيع الشيء النفيس بثمن حقير وهذا مجمع عليه اذا كان البائع عالما به فان كان جاهلا فكذلك عندنا وعند الجمهور ولاصحاب مالك فيه خلاف والله اعلم وهذا البيع المامور به يلزم صاحبه ان يبين حالها للمشتري لانه عيب والاخبار بالعيب واجب فان قيل كيف يكره شيئا ويرتضيه لاخيه المسلم فالجواب لعلها تستعف عند المشتري بان يعفها بنفسه او يصونها بهيبته او بالاحسان اليها والتوسعة عليها او يزوجها او غير ذلك والله اعلم (قوله قرات على مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن الامة اذا زنت ولم تحصن قال ان زنت فاجلدوها) وفي الحديث الآخر ان عليا رض خطب فقال يا ايها الناس اقيموا على ارقائكم الحد من احصن منهن ومن لم يحصن قال الطحاوي وفي الرواية الاولى لم يذكر احد من الرواة قوله ولم يحصن غير مالك واشار بذلك الى تضعيفها وانكر الحفاظ هذا على الطحاوي قالوا بل روى هذه اللفظة ايضا ابن عيينة ويحيى بن سعيد عن ابن شهاب كما قال مالك فحصل ان هذه اللفظة صحيحة وليس فيها حكم مخالف لان الامة تجلد نصف جلدة الحرة سواء كانت الامة محصنة بالتزويج ام لا وفي هذا الحديث بيان من لم يحصن وقوله تعالى فاذا احصن فان اتين بفاحشة فعليهن نصف ما على المحصنات من العذاب فيه بيان من احصنت فحصل من الآية الكريمة والحديث بيان ان الامة المحصنة بالتزوج وغير المحصنة تجلد وهو معنى ما قاله علي رض وخطب الناس به فان قيل فما الحكمة في التقييد في قوله تعالى فاذا احصن ممتنع ان عليها نصف جلد الحرة سواء كانت الامة محصنة ام لا فالجواب ان الآية نبهت على ان الامة وان كانت مزوجة لا يجب عليها الا نصف جلد الحرة لانه الذي ينتصف واما الرجم فلا ينتصف فليس مرادا في الآية بلا شك فليس للامة المزوجة الموطوءة في النكاح حكم الحرة الموطوءة في النكاح فبينت الآية هذا لئلا يتوهم متوهم ان الامة المزوجة ترجم وقد كان انها لا ترجم واما غير المزوجة فقد علمنا ان عليها نصف جلد المزوجة بالاحاديث الصحيحة منها حديث مالك هذا وباقي الروايات المطلقة اذا زنت امة احدكم فليجلدها وهذا يتناول المزوجة وغيرها وهذا الذي ذكرناه من وجوب نصف الجلد على الامة سواء كانت مزوجة ام لا هذا هو مذهب الشافعي ومالك وابي حنيفة واحمد وجماهير علماء الامة وقال جماعة من السلف لا حد على من لم تكن مزوجة من الاماء والعبيد ممن قاله ابن عباس و

وحدثنا ابو الطاهر قال نا ابن وهب قال سمعت مالكا يقول حدثني ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابی هريرة وزيد بن خالد الجهني ان رسول الله صلى الله عليه سئل عن الامة بمثل حديثهما ولم يذكر قول ابن شهاب والضفير الحبل وحدثني عمرو الناقد قال نا يعقوب بن ابراهيم بن سعد قال نا ابی عن صالح ح قال وحدثنا عبد بن حميد قال انا عبد الرزاق قال انا معمر كلاهما عن الزهری عن عبيد الله عن ابی هريرة وزيد بن خالد عن النبی صلى الله عليه وسلم بمثل حديث مالك والشك في حديثهما جميعا في بيعها في الثالثة او الرابعة حدثنا محمد بن ابی بكر المقدمی قال نا سليمان ابو داود قال نا زائدة عن السدی عن سعد بن عبيدة عن ابی عبد الرحمن قال خطب علی كرم الله وجهه فقال يا ايها الناس اقيموا على ارقائكم الحد من احصن منهم ومن لم يحصن فان امة لرسول الله صلى الله عليه وسلم زنت فامرنی ان اجلدها فاذا هی حديث عهد بنفاس فخشيت ان انا جلدتها ان اقتلها فذكرت ذلك للنبی صلى الله عليه وسلم فقال احسنت وحدثنا اسحاق بن ابراهيم قال نا يحيى بن آدم قال نا اسرائيل عن السدی بهذا الاسناد ولم يذكر من احصن منهم ومن لم يحصن وزاد في الحديث اتركها حتى تماثل وحدثنا محمد بن المثنى ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت قتادة يحدث عن انس بن مالك ان النبی صلى الله عليه وسلم اتی برجل قد شرب الخمر فجلده بجريدتين نحو اربعين قال وفعله ابو بكر فلما كان عمر استشار الناس فقال عبد الرحمن اخف الحدود ثمانين فامر به عمر وحدثنی يحيى بن حبيب الحارثی قال نا خالد يعنی ابن الحارث قال نا شعبة قال نا قتادة قال سمعت انسا يقول اتی رسول الله صلى الله عليه برجل فذكر نحوه وحدثنا محمد ابن المثنى قال نا معاذ بن هشام قال حدثنی ابی عن قتادة عن انس بن مالك ان نبی الله صلى الله عليه جلد في الخمر بالجريد والنعال ثم جلد ابو بكر اربعين فلما كان عمر ودنا الناس من الريف والقری قال ما ترون في جلد الخمر فقال عبد الرحمن بن عوف اری ان تجعلها كاخف الحدود قال فجلد عمر ثمانين وحدثنا محمد بن المثنى قال نا يحيى بن سعيد قال نا هشام بهذا الاسناد مثله وحدثنا ابو بكر بن ابی شيبة قال نا وكيع عن هشام عن قتادة عن انس ان النبی صلى الله عليه وسلم كان يضرب في الخمر بالنعال والجريد اربعين ثم ذكر نحو حديثهما ولم يذكر الريف والقری

باب حد الخمر

طاؤس وعطاء وابن جريج وابو عبيد (قوله قال علی زنت امة رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرنی ان اجلدها فاذا هی حديث عهد بنفاس فخشيت ان انا جلدتها ان اقتلها فذكرت ذلك للنبی صلى الله عليه وسلم فقال احسنت) فيه ان الجلد واجب على الامة الزانية وان النفساء المريضة ونحوهما يؤخر جلدها الى البرء والله اعلم **باب حد الخمر** (قوله ان النبی صلى الله عليه وسلم اتی برجل قد شرب الخمر فجلده بجريدتين نحو اربعين وفعله ابو بكر فلما كان عمر استشار الناس فقال عبد الرحمن اخف الحدود ثمانين فامر به عمر وفی رواية جلد النبی صلى الله عليه وسلم في الخمر بالجريد والنعال ثم جلد ابو بكر اربعين فلما كان عمر ودنا الناس من الريف والقری قال ما ترون في جلد الخمر فقال عبد الرحمن بن عوف اری ان تجعلها كاخف الحدود قال فجلد عمر ثمانين وفی رواية ان النبی صلى الله عليه وسلم كان يضرب في الخمر بالنعال والجريد اربعين وفی حديث علی انه جلد اربعين ثم قال للجلاد امسك ثم قال جلد النبی صلى الله عليه وسلم اربعين وابو بكر اربعين وعمر ثمانين وكل سنة وهذا احب الی) الشرح اما قوله في الرواية الاولى فقال عبد الرحمن اخف الحدود فهو بنصب اخف وهو منصوب بفعل محذوف ای اجلده كاخف الحدود او اجعله كاخف الحدود كما صرح به في الرواية الاخرى وقوله اری ان تجعلها يعنی العقوبة التی هی حد الخمر وقوله اخف الحدود يعنی المنصوص عليها في القرآن وهی حد السرقة بقطع اليد وحد الزنا جلد مائة وحد القذف ثمانين فاجعلها ثمانين كاخف هذه الحدود وفي هذا جواز القياس واستحباب مشاورة القاضی والمفتی اصحابه وحاضری مجلسه في الاحكام وقوله وكل سنة معناه ان فعل النبی صلى الله عليه وسلم وابی بكر سنة يعمل بها وكذا فعل عمر ولكن فعل النبی صلى الله عليه وسلم وابی بكر احب الی وقوله هذا احب الی اشارة الى الاربعين التی كان جلدها وقال للجلاد امسك ومعناه هذا الذی قد جلدته وهو الاربعون احب الی من الثمانين وفيه ان فعل الصحابی سنة يعمل بها وهو موافق لقوله صلى الله عليه وسلم فعليكم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجذ والله اعلم واما الخمر فقد اجمع المسلمون على تحريم شربه واجمعوا على وجوب الحد على شاربها سواء شرب قليلا او كثيرا واجمعوا على انه لا يقتل بشربها وان تكرر ذلك منه هكذا حكى الاجماع فيه الترمذی وخلائق وحكى القاضی عياض رحمه الله تعالى عن طائفة شاذة انهم قالوا يقتل بعد جلده اربع مرات للحديث الوارد في ذلك وهذا القول باطل مخالف لاجماع الصحابة فمن بعدهم على انه لا يقتل وان تكرر منه اكثر من اربع مرات وهذا الحديث منسوخ قال جماعة دل الاجماع على نسخه وقال بعضهم نسخه قوله صلى الله عليه وسلم لا يحل دم امرئ مسلم الا باحدى ثلث النفس بالنفس والثيب الزانی والتارك لدينه المفارق للجماعة واختلف العلماء في قدر حد الخمر فقال الشافعی وابو ثور وداود واهل الظاهر واخرون حده اربعون قال الشافعی رحمه الله ولا امام ان يبلغ به ثمانين ويكون الزيادة على الاربعين تعزيرات على تسببه في ازالة عقله وفي تعرضه للقذف والقتل وانواع الايذاء وترك الصلوة وغير ذلك ونقل القاضی عن الجمهور من السلف والفقهاء منهم مالك وابو حنيفة والاوزاعی والثوری واحمد واسحق رحمهم الله تعالى انهم قالوا حده ثمانون واحتجوا بانه الذی استقر عليه اجماع الصحابة وان فعل النبی صلى الله عليه وسلم لم يكن للتحديد ولهذا قال في الرواية الاولى نحو اربعين وحجة الشافعی وموافقيه ان النبی صلى الله عليه وسلم انما جلد اربعين كما صرح به في الرواية الثانية واما زيادة عمر في تعزيرات والتعزير الى رأی الامام ان شاء فعله وان شاء تركه بحسب المصلحة في فعله وتركه فرآه عمر ففعله ولم يره النبی صلى الله عليه وسلم ولا ابو بكر ولا علی فتركوه وبهذا يقول الشافعی رحمه الله ان الزيادة الى رأی الامام واما الاربعون في الحد المقدر الذی لا بد منه ولو كانت الزيادة حدا لم يتركها النبی صلى الله عليه وسلم وابو بكر رضی الله عنه ولم يتركها علی رضی الله عنه بعد فعل عمر ولهذا قال علی رضی الله عنه وكل سنة معناه الاقتصار على الاربعين وبلوغ الثمانين فهذا الذی قاله الشافعی رحمه الله هو الظاهر الذی تقتضيه هذه الاحاديث ولا يشكل شيء منها ثم هذا الذی ذكرناه هو حد الحر فاما العبد فعلى النصف من الحر كما في الزنا والقذف والله اعلم واجمعت الامة على ان الشارب يجد سواء سكر ام لا واختلف العلماء في من شرب النبيذ وهو ما سوى عصير العنب من الانبذة المسكرة فقال الشافعی ومالك واحمد رحمهم الله تعالى وجماهير العلماء من السلف والخلف هو حرام يجلد فيه كجلد شارب الخمر الذی هو عصير العنب سواء كان يعتقد اباحته او تحريمه وقال ابو حنيفة والكوفيون رحمهم الله تعالى لا يحرم ولا يحد شاربه وقال ابو ثور هو حرام يجلد بشربه من يعتقد تحريمه دون من يعتقد اباحته والله اعلم (قوله جلده بجريدتين نحو اربعين) اختلفوا في معناه فاصحابنا يقولون معناه ان الجريدتين كانتا مفردتين جلد بكل واحدة منهما على حدا حتى كمل من الجميع اربعون وقال آخرون ممن يقول جلد الخمر ثمانون معناه انه جمعهما وجلده بهما اربعين جلدة فيكون المبلغ ثمانين وتاويل اصحابنا اظهر لان الرواية الاخرى مبينة لهذه وايضا فحديث علی رضی الله عنه مبين لها (قوله ضربه بجريدتين وفی رواية بالجريد والنعال) اجمع العلماء على حصول حد الخمر بالجلد بالجريد والنعال واطراف الثياب واختلفوا في جوازه بالسوط وبهما وجهان لاصحابنا الاصح الجواز وشذ بعض اصحابنا فشرط فيه السوط وقال لا يجوز بالثياب والنعال وهذا غلط فاحش ومردود على قائله لمنابذته لصريح هذه الاحاديث الصحيحة قال اصحابنا واذا ضربه بالسوط يكون سوطا معتدلا لا في الحجم بين القضيب والعصا فان ضربه بجريدة فلتكن خفيفة بين اليابسة والرطبة ويضربه ضربا بين ضربين فلا يرفع يده فوق رأسه لا يكتفي بالوضع بل يرفع ذراعه رفعا معتدلا (قوله فلما كان عمر ودنا الناس من الريف والقری) الريف المواضع التی فيها المياه

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب وعلی بن حجر قالوا نا اسمعیل وهو ابن علیة عن ابن ابی عروبة عن عبد الله الدانا ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی واللفظ له قال نا یحیی بن حماد قال نا عبد العزیز بن المختار نا عبد الله بن فیروز مولی لبن عامر الدانا ح قال نا خضین بن المنذر ابو ساسان قال شهدت عثمان بن عفان اتی بالولید قد صلی الصبح رکعتین ثم قال ازیدکم فشهد علیه رجلان احدهما حمران انه شرب الخمر وشهد اخر انه راه یتقیأ فقال عثمان انه لم یتقیأ حتی شربها فقال یا علی قم فاجلده فقال علی قم یا حسن فاجلده فقال الحسن ول حارها من تولی قارها فکانه وجد علیه فقال یا عبد الله بن جعفر قم فاجلده فجلده وعلی یعد حتی بلغ اربعین فقال امسک ثم قال جلد النبی صلی الله علیه اربعین وابو بکر اربعین وعمر ثمانین وکل سنة وهذا احب الی زاد علی بن حجر فی روایته قال اسمعیل وقد سمعت حدیث الدانا ح منه فلم احفظه وحدثنی محمد بن منهال الضریر قال نا یزید بن زریع قال نا سفیان الثوری عن ابی حصین عن عمیر بن سعید عن علی قال ما کنت اقیم علی احد حدا فیموت فیه فاجد منی فی نفسی الا صاحب الخمر لانه ان مات ودیته لان رسول الله صلی الله علیه لم یسنه، وحدثنا محمد بن المثنی قال نا عبد الرحمن قال نا سفیان بهذا الاسناد مثله حدثنا احمد بن عیسی قال نا ابن وهب قال اخبرنی عمرو عن بکیر بن الاشج قال بینا نحن عند سلیمان بن یسار اذ جاءه عبد الرحمن بن جابر فحدثه فاقبل علینا سلیمان فقال حدثنی عبد الرحمن بن جابر عن ابیه عن ابی بردة انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یجلد احد فوق عشرة اسواط الا فی حد من حدود الله

او هی قریة منها ومعناه لما کان زمن عمر بن الخطاب رض وفتحت الشام والعراق وسکن الناس فی الریف ومواضع الخصب وسعة العیش وکثرة الاعناب والثمار الکثیرة من شرب الخمر فزاد عمر فی حد الخمر تغلیظا علیهم وزجرا لهم عنها (قوله فلما کان عمر رض استشار الناس فقال عبد الرحمن اخف الحدود ثمانین هکذا هو فی مسلم وغیره ان عبد الرحمن بن عوف هو الذی اشار بهذا وفی الموطا وغیره انه علی بن ابی طالب رض وکلاهما صحیح واشارا جمیعا ولعل عبد الرحمن بدأ بهذا القول فوافقه علی وغیره فنسب ذلک فی روایة الی عبد الرحمن رض لسبقه بهذا وفی روایة الی علی رض لفضیلته وکثرة علمه ورجحانه علی عبد الرحمن رض (قوله عن عبد الله الدانا ج) هو بالدال المهملة والنون والجیم ویقال ایضا الداناه بحذف الجیم والداناه بالهاء ومعناه بالفارسیة العالم (قوله حدثنا خضین بن المنذر) هو بالضاد المعجمة وقد سبق انه لیس فی الصحیحین خضین بالمعجمة غیره (قوله فشهد علیه رجلان احدهما حمران انه شرب الخمر وشهد اخر انه راه یتقیأ فقال عثمان رض انه لم یتقیأ حتی شربها ثم جلده) هذا دلیل لمالک وموافقیه فی ان من تقیأ الخمر یحد الشارب ومذهبنا انه لا یجد بمجرد ذلک لاحتمال انه شربها جاهلا او کونها خمرا او مکرها علیها او غیر ذلک من الاعذار المسقطة للحد ودلیل مالک هنا قوی لان الصحابة اتفقوا علی جلد الولید بن عقبة المذکور فی هذا الحدیث وقد یجاب اصحابنا عن هذا بان عثمان رض علم شرب الولید فقضی بعلمه ولعله کان مذهبه جواز قضاء القاضی بعلمه فی الحدود وهذا تاویل ضعیف وظاهر کلام عثمان یرد علی هذا التاویل والله اعلم (قوله ان عثمان قال یا علی قم فاجلده فقال علی قم یا حسن فاجلده فقال حسن ول حارها من تولی قارها فکانه وجد علیه فقال یا عبد الله بن جعفر قم فاجلده فجلده وعلی یعد حتی بلغ اربعین فقال امسک معنی هذا الحدیث انه لما ثبت الحد علی الولید بن عقبة قال عثمان رض وهو الامام لعلی علی سبیل التکرمة له وتفویض الامر الیه فی استیفاء الحد قم فاجلده ای اقم علیه الحد بان تامر من تری بذلک فقبل علی ذلک فقال للحسن قم فاجلده فامتنع الحسن فقال لابن جعفر فقبل فجلده وکان علی ماذونا له فی التفویض الی من رای کما ذکرناه (قوله وجد علیه) ای غضب الیه (قوله ول حارها من تولی قارها) الحار الشدید المکروه والقار البارد الهنی الطیب وهذا مثل من امثال العرب قال الاصمعی وغیره معناه ول شدتها واوساخها من تولی هینها ولذاتها والضمیر عائد الی الخلافة والولایة ای کما ان عثمان واقاربه یتولون هنی الخلافة ویختصون به یتولون ندباها وقاذوراتها ومعناه لیتول هذا الجلد عثمان بنفسه او بعض خاصة اقاربه والله اعلم (قوله فقال امسک ثم قال وکل سنة) هذا دلیل علی ان علیا رض کان معظما لآثار عمر وان حکمه وقوله سنة وامر حق وکذلک ابو بکر رض خلاف ما یکذبه الشیعة علیهم والعلم انه وقع هنا فی مسلم ما ظاهره ان علیا جلد الولید بن عقبة اربعین ووقع فی صحیح البخاری من روایة عبید الله بن عدی بن الخیار ان علیا جلده ثمانین وهی قضیة واحدة قال القاضی عیاض المعروف من مذهب علی رض الجلد فی الخمر ثمانین ومنه قوله فی قلیل الخمر وکثیرها ثمانون جلدة وروی عنه انه جلد المعروف بالنجاشی ثمانین قال والمشهور ان علیا رض هو الذی اشار علی عمر بإقامة الحد ثمانین کما سبق عن روایة الموطا وغیره قال وهذا کله یرجح روایة من روی انه جلد الولید ثمانین قال ویجمع بینه وبین ما ذکره مسلم من روایة الاربعین بما روی انه جلده بسوط له راسان فضربه براسیه اربعین فتکون جملتها ثمانین قال ویحتمل ان یکون قوله وهذا احب الی عائدا الی الثمانین التی فعلها عمر رض فهذا کلام القاضی وقد قدمنا ما یخالف بعض ما قاله وذکرنا تاویله والله اعلم (قوله عن ابی حصین عن عمیر بن سعید عن علی رض قال ما کنت اقیم علی احد حدا فیموت فاجد منی فی نفسی الا صاحب الخمر لانه ان مات ودیته لان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یسنه) اما ابو حصین هذا فهو بحاء مفتوحة وصاد مکسورة واسمه عثمان بن عاصم الاسدی الکوفی واما عمیر بن سعید فهکذا هو فی جمیع نسخ مسلم عمیر بن سعید بالیاء فی عمیر ... وفی سعید وهکذا هو فی صحیح البخاری وجمیع کتب الحدیث والاسماء ولا اختلاف فیه ووقع فی الجمع بین الصحیحین عمیر بن سعد بحذف الیاء من سعد وهو غلط وتصحیف اما من الحمیدی واما من بعض الناقلین عنه ووقع فی المهذب من کتب اصحابنا فی المذهب فی باب التعزیر عمرو بن سعد بحذف الیاء من الاثنین وهو غلط فاحش والصواب اثبات الیاء فیهما کما سبق واما قولها ان مات ودیته فهو بتخفیف الدال ای غرمت ودیته وقال بعض العلماء وجه الکلام ان یقال فانه ان مات ودیته بالفاء واللام وبهذا هو فی روایة البخاری بالفاء وقوله لان النبی صلی الله علیه وسلم لم یسنه معناه لم یقدر فیه حدا مضبوطا وقد اجمع العلماء علی ان یجب علیه الحد فیجلده الامام او جلاده الحد الشرعی فمات فلا دیة فیه ولا کفارة لا علی الامام ولا علی جلاده ولا فی بیت المال ایضا واما من مات من التعزیر فمذهبنا وجوب ضمانه بالدیة والکفارة وفی محل ضمانه قولان للشافعی اصحهما تجب دیته علی عاقلة الامام والکفارة فی مال الامام والثانی تجب الدیة فی بیت المال وفی الکفارة وعلی هذا وجهان لاصحابنا احدهما فی بیت المال ایضا والثانی فی مال الامام هذا مذهبنا وقال جماهیر العلماء لا ضمان فیه لا علی الامام لا علی عاقلته ولا فی بیت المال والله اعلم باب قدر اسواط التعزیر (قوله صلی الله علیه وسلم لا یجلد احد فوق عشرة اسواط الا فی حد من حدود الله عز وجل) اضبطوا یجلد بوجهین احدهما بفتح الیاء وکسر اللام والثانی بضم الیاء وفتح اللام وکلاهما صحیح واختلف العلماء فی التعزیر هل هو مقصور فیه علی عشرة اسواط فما دونها ولا یجوز الزیادة ام یجوز الزیادة فقال احمد بن حنبل واشهب المالکی وبعض اصحابنا لا یجوز الزیادة علی عشرة اسواط وذهب الجمهور من الصحابة والتابعین ومن بعدهم الی جواز الزیادة ثم اختلف هؤلاء فقال مالک واصحابه ابو یوسف ومحمد وابو ثور والطحاوی لا ضبط لعدد الضربات بل ذلک الی رای الامام والدلیل علی هذا ان یزید علی قدر الحد وقالوا لان عمر بن الخطاب رض ضرب من نقش علی خاتمه مائة وضرب صبیغا اکثر من الحد وقال ابو حنیفة رح لا یبلغ به اربعین وقال ابن ابی لیلی خمسة وسبعون وهی روایة عن مالک وابی یوسف وعن عمر لا یجاوز به ثمانین وعن ابی لیلی روایة اخری هو دون المائة وهو قول ابن سبرمة وقال ابن ابی ذئب وابن ابی یحیی لا یضرب اکثر من ثلثة فی الادب وقال الشافعی وجمهور اصحابه لا یبلغ بتعزیر کل انسان ادنی حدوده فلا یبلغ بتعزیر العبد عشرین ولا بتعزیر الحر اربعین وقال بعض اصحابنا لا یبلغ بواحد منهما اربعین وقال بعضهم لا یبلغ بواحد منهما عشرین واجاب اصحابنا عن الحدیث بانه منسوخ واستدلوا بان الصحابة رضی الله عنهم جاوزوا عشرة اسواط وتاولوا اصحابنا لک علی انه کان فی لک

باب الحدود کفارات لاھلھا

باب جرح العجماء والمعدن والبئر جبار

حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی وابوبکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد واسحاق بن ابراهیم وابن نمیر کلهم عن ابن عیینة واللفظ لعمرو قالوا نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن ابی ادریس الخولانی عن عبادة بن الصامت قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مجلس فقال تبایعونی علی ان لا تشرکوا بالله شیئا ولا تزنوا ولا تسرقوا ولا تقتلوا النفس التی حرم الله الا بالحق فمن وفی منکم فاجره علی الله ومن اصاب شیئا من ذلک فعوقب به فهو کفارة له ومن اصاب شیئا من ذلک فستره الله علیه فامره الی الله عز وجل ان شاء عفا عنه وان شاء عذبه وحدثنا عبد بن حمید قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری بهذا الاسناد وزاد فی الحدیث فتلا علینا آیة النساء ان لا یشرکن بالله شیئا الآیة وحدثنی اسماعیل بن سالم قال نا هشیم قال نا خالد عن ابی قلابة عن ابی الاشعث الصنعانی عن عبادة بن الصامت قال اخذ علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم کما اخذ علی النساء ان لا نشرک بالله شیئا ولا نسرق ولا نزنی ولا نقتل اولادنا ولا یعضه بعضنا بعضا فمن وفی منکم فاجره علی الله ومن اتی منکم حدا فاقیم علیه فهو کفارته ومن ستره الله علیه فامره الی الله ان شاء عذبه وان شاء غفر له وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث ح قال وحدثنا محمد بن رمح قال نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن الصنابحی عن عبادة بن الصامت انه قال کنا من النقباء الذین بایعوا رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال بایعناه علی ان لا نشرک بالله شیئا ولا نزنی ولا نسرق ولا نقتل النفس التی حرم الله الا بالحق ولا ننتهب ولا نعصی فالجنة ان فعلنا ذلک فان غشینا من ذلک شیئا کان قضاؤه الی الله تعالی وقال ابن رمح کان قضاءه الی الله عز وجل وحدثنا یحیی بن یحیی ومحمد بن رمح قالا انا اللیث ح قال وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب وابی سلمة عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال العجماء جرحها جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس وحدثنا یحیی بن یحیی وابوبکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب وعبد الاعلی بن حماد کلهم عن ابن عیینة ح قال وحدثنا محمد بن رافع قال نا اسحاق یعنی ابن عیسی قال نا مالک کلاهما عن الزهری باسناد اللیث مثل حدیثه وحدثنا ابو الطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن ابن المسیب وعبید الله بن عبد الله عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثله وحدثنا محمد بن رمح بن المهاجر قال نا اللیث عن ایوب بن موسی عن الاسود بن العلاء عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال البئر جرحها جبار والمعدن جرحه جبار والعجماء جرحها جبار وفی الرکاز الخمس وحدثنا عبد الرحمن بن سلام قال نا الربیع یعنی ابن مسلم ح قال وحدثنا عبید الله بن معاذ قال نا ابی ح قال وحدثنا ابن بشار قال نا محمد بن جعفر قالا نا شعبة کلاهما عن محمد بن زیاد عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله

مختصا من النبی صلی الله علیه وسلم لانه کان یکفی الجانی منهم هذا القدر وهذا التاویل ضعیف والله اعلم (قوله فی اسناد هذا الحدیث اخبرنی عمرو یعنی ابن الحارث عن بکیر بن الاشج قال حدثنا سلیمان بن بلال قال حدثنی عبد الرحمن بن جابر عن ابیه عن ابی بردة قال الدارقطنی تابع عمرو بن الحارث اسامة بن زید عن بکیر عن سلیمان وخالفهما اللیث وسعید بن ابی ایوب وابن لهیعة فرووه عن بکیر عن سلیمان عن عبد الرحمن بن جابر عن ابی بردة ولم یذکروا عن ابیه واختلف فیه علی مسلم بن ابراهیم فقال ابن جریج عنه عن عبد الرحمن بن جابر عن رجل من الانصار عن النبی صلی الله علیه وسلم وقال حفص بن میسرة عنه عن جابر عن ابیه قال الدارقطنی فی کتاب العلل القول قول اللیث ومن تابعه عن بکیر وقال فی کتاب البیع قول عمرو صحیح والله اعلم باب الحدود کفارات لاهلها (قوله صلی الله علیه وسلم تبایعونی علی ان لا تشرکوا بالله شیئا ولا تزنوا ولا تسرقوا ولا تقتلوا النفس التی حرم الله الا بالحق فمن وفی منکم فاجره علی الله ومن اصاب شیئا من ذلک فعوقب فهو کفارة له ومن اصاب شیئا من ذلک فستره الله علیه فامره الی الله ان شاء عفا عنه وان شاء عذبه وفی الروایة الاخری ولا یعضه بعضنا بعضا فمن وفی منکم فاجره علی الله ومن اتی منکم حدا فاقیم علیه فهو کفارته ومن ستره الله علیه فامره الی الله ان شاء عذبه وان شاء غفر له وفی الروایة الاخری بایعناه علی ان لا نشرک بالله شیئا ولا نزنی ولا نسرق ولا نقتل النفس التی حرم الله الا بالحق ولا ننتهب ولا نعصی فالجنة ان فعلنا ذلک فان غشینا من ذلک شیئا کان قضاؤه الی الله تعالی (اما قوله صلی الله علیه وسلم فمن وفی فبتخفیف الفاء وقوله ولا یعضه) هو بفتح الیاء وبالضاد المعجمة ای لا یسحر وقیل لا یاتی بهتان وقیل لا یاتی بنمیمة والاظهر ان هذا الحدیث عام مخصوص وموضع التخصیص قوله صلی الله علیه وسلم ومن اصاب شیئا من ذلک الی آخره المراد به ما سوی الشرک والا فالشرک لا یغفر له والآثمون عقوبته کفارة له وفی هذا الحدیث فوائد منها تحریم هذه المذکورات ومنها ان المعاصی غیر الکفر لا یقطع لصاحبها بالنار اذا مات ولم تتب منها بل هو فی مشیئة الله تعالی ان شاء عفا عنه وان شاء عذبه خلافا للخوارج والمعتزلة فان الخوارج یکفرون بالمعاصی والمعتزلة یقولون لا یکفر ولکن یخلد فی النار وسبقت المسئلة فی کتاب الایمان مبسوطة بدلائلها ومنها ان من ارتکب ذنبا لا یجب الحد فحد سقط عنه الاثم قال القاضی عیاض قال اکثر العلماء الحد وکفارة استدلالا بهذا الحدیث قال ومنهم من وقف لحدیث ابی هریرة رفعه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الاذری الحد وکفارة قال ولکن حدیث عبادة الذی نحن فیه اصح اسنادا ولا تعارض بین الحدیثین فیحتمل ان حدیث ابی هریرة قبل حدیث عبادة فلم یعلم ثم علم قال المازری ومن نفیس الکلام وجزله قوله ولا نعصی فالجنة ان فعلنا ذلک وقال فی الروایة الاولی فمن وفی منکم فاجره علی الله ولم یقل فالجنة لانه لم یقل فی الروایة الاولی ولا نعصی وقد یعصی الانسان بغیر الذنوب المذکورة فی هذا الحدیث کشرب الخمر واکل الربا وشهادة الزور وقد یجتنب المعاصی المذکورة فی الحدیث ویعطی اجره علی ذلک ویکون له معاص غیر ذلک فیجازی بها والله اعلم باب جرح العجماء والمعدن والبئر جبار (اما قوله صلی الله علیه وسلم العجماء جرحها جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس) العجماء بالمد هی کل الحیوان سوی الآدمی وسمیت البهیمة عجماء لانها لا تتکلم والجبار بضم الجیم وتخفیف الباء الهدر فاما قوله صلی الله علیه وسلم العجماء جرحها جبار فمحمول علی ما اذا اتلفت شیئا بالنهار او اتلفت باللیل بغیر تفریط من مالکها او اتلفت شیئا ولیس معها احد فهذا غیر مضمون وهو مراد الحدیث فاما اذا کان معها سائق او قائد او راکب فاتلفت شیئا بیدها او برجلها او فمها ونحوه وجب ضمانه فی مال الذی هو معها سواء کان مالکها او مستاجرا او مستعیرا او غاصبا او مودعا او وکیلا او غیره والاان تتلف آدمیا فتجب دیته علی عاقلة الذی معها والکفارة فی ماله والمراد بجرح العجماء اتلافها سواء کان بجرح او غیره قال القاضی اجمع العلماء علی ان جنایة البهائم بالنهار لا ضمان فیها اذا لم یکن معها احد فان کان معها راکب او سائق او قائد فجمهور العلماء علی ضمان ما اتلفته وقال داود واهل الظاهر لا ضمان بکل حال الا ان یحملها الذی هو معها علی ذلک ویقصده وهو یوهم علی ان الضاریة من الدواب کغیرها علی ما ذکرناه وقال مالک واصحابه یضمن مالکها ما اتلفت وکذا قال اصحاب الشافعی یضمن اذا کانت معروفة بالافساد ان علیه ربطها والحالة هذه واما اذا اتلفت لیلا فقال مالک یضمن صاحبها ما اتلفته وقال الشافعی واصحابه یضمن ان فرط فی حفظها والا فلا وقال ابو حنیفة لا ضمان فیما اتلفته البهائم لانی سیل ولانی نهار وجمهورهم علی انه لا ضمان فیما رعته نهارا وقال اللیث وداود یضمن (واما قوله صلی الله علیه وسلم والمعدن جبار فمعناه ان الرجل یحفر معدنا فی ملکه او فی موات فیمر بها مار فیسقط فیها فیموت او یستاجر اجراء یعملون فیها فیقع علیهم فیموتوا فلا ضمان فی ذلک کله والبئر جبار معناه انه یحفر بئرا فی ملکه او فی موات فینتفع فیها انسان او غیره وتتلف فلا ضمان وکذا لو استاجره لحفرها فوقعت علیه فمات فلا ضمان فاما اذا حفر البئر فی طریق المسلمین او فی ملک غیره بغیر اذنه

فتلفت فیها انسان فیجب ضمانه علی عاقلة حافرها والکفارة فی مال الحافر وان تلف بها غیر الآدمی وجب ضمانه فی مال الحافر

كتاب الاقضية — باب اليمين على المدعى عليه

وحدثني ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح قال انا ابن وهب عن ابن جريج عن ابن ابی ملیکة عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو یعطی الناس بدعواهم لادعی ناس دماء رجال واموالهم ولكن اليمين على المدعى عليه وحدثنا ابو بكر بن ابی شيبة قال نا محمد بن بشر عن نافع بن عمر عن ابن ابی ملیکة عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی باليمين على المدعى عليه حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة ومحمد بن عبد اللہ بن نمير قالا نا يزيد وهو ابن حباب قال ثنی سيف بن سليمان قال اخبرنی قيس بن سعد عن عمرو بن دينار عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضى بيمين وشاهد حدثنی يحيى بن يحيى التميمی قال انا ابو معاوية عن هشام ابن عروة عن ابيه عن زينب بنت ابی سلمة عن ام سلمة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انكم تختصمون الی ولعل بعضكم ان يكون الحن بحجته من بعض فاقضی له على نحو ما اسمع منه فمن قطعت له من حق اخيه شيئا فلا ياخذه فانما اقطع له به قطعة من النار حدثناه ابو بكر بن ابی شيبة قال نا وكيع ح قال وثنا ابو كريب قال نا ابن نمير كلاهما عن هشام بهذا الاسناد مثله حدثنی حرملة بن يحيى قال انا عبد اللہ بن وهب قال اخبرنی يونس عن ابن شهاب قال اخبرنی عروة بن الزبير عن زينب بنت ابی سلمة عن ام سلمة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع جلبة خصم بباب حجرته فخرج اليهم فقال انما انا بشر وانه ياتينی الخصم فلعل بعضهم ان يكون ابلغ من بعض فاحسب انه صادق فاقضی له فمن قضيت له بحق مسلم فانما هی قطعة من النار فليحملها او يذرها وحدثنا عمرو الناقد قال نا يعقوب بن ابراهيم بن سعد قال نا ابی عن صالح ح قال وحدثنا عبد بن حميد قال نا عبد الرزاق قال انا معمر كلاهما عن الزهری بهذا الاسناد نحو حديث يونس وفی حديث معمر قالت سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلبة خصم بباب ام سلمة

واما قوله صلی اللہ علیہ وسلم وفی الركاز الخمس ففيه تصريح بوجوب الخمس فيه وهو ركاز عندنا والركاز هو الذی فی الجاهلية وهذا مذهبنا ومذهب اهل الحجاز وجمهور العلماء وقال ابو حنيفة وغيره من اهل العراق هو المعدن وهما عندهم لفظان مترادفان وهذا الحديث يرد عليهم لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرق بينهما وعطف احدهما على الآخر واصل الركاز فی اللغة الثبوت واللہ اعلم كتاب الاقضية باب اليمين على المدعى عليه قال الازهری رحمه اللہ تعالی القضاء فی الاصل احكام الشیء والفراغ منه ويكون القضاء امضاء الحكم ومنه قوله تعالی وقضينا الی بنی اسرائيل وسمی الحاكم قاضيا لانه يمضی الاحكام ويحكمها ويكون قضی بمعنی اوجب فيجوز ان يكون سمی قاضيا لايجابه الحكم علی من يجب عليه وسمی حاكما لمنعه الظالم من الظلم يقال حكمت الرجل واحكمته اذا منعته وسميت حكمة الدابة لمنعها من كوبها راسها وسميت الحكمة حكمة لمنعها النفس من هواها (قوله صلی اللہ علیہ وسلم لو يعطی الناس بدعواهم لادعی ناس دماء رجال واموالهم ولكن اليمين علی المدعی عليه) فی رواية ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی باليمين علی المدعی عليه) هكذا ورد هذا الحديث البخاری ومسلم فی صحيحهما مرفوعا من رواية ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهكذا ذكره اصحاب السنن وغيرهم قال القاضی عياض قال الاصيلی لا يصح مرفوعا انما هو قول ابن عباس كذا رواه ايوب وتابع الجمحی عن ابن ابی ملیکة عن ابن عباس قال القاضی قد رواه البخاری ومسلم من رواية ابن جريج مرفوعا هذا كلام القاضی قلت وقد رواه ابو داؤد والترمذی باسانيدهما عن نافع بن عمر الجمحی عن ابن ابی ملیکة عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرفوعا قال الترمذی حديث حسن صحيح وجاء فی رواية البيهقی وغيره باسناد حسن او صحيح زيادة عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو يعطی الناس بدعواهم لادعی قوم دماء قوم واموالهم لكن البينة علی المدعی واليمين علی من انكر وهذا الحديث قاعدة كبيرة من قواعد احكام الشرع ففيه انه لا يقبل قول الانسان فيما يدعيه بمجرد دعواه بل يحتاج الی بينة او تصديق المدعی عليه فان طلب يمين المدعی عليه فله ذلك وقد صلی اللہ علیہ وسلم الحكم فی كونه لا يعطی بمجرد دعواه لانه لو كان اعطی بمجرد دعواه لادعی قوم دماء قوم واموالهم واستبيحوها ولا يمكن المدعی عليه ان يصون ماله ودمه اما المدعی فيمكنه صيانتها بالبينة وفی هذا الحديث دلالة لمذهب الشافعی والجمهور من سلف الامة وخلفها ان اليمين تتوجه علی كل من ادعی عليه حق سواء كان بينه وبين المدعی اختلاط ام لا وقال مالك وجمهور اصحابه والفقهاء السبعة فقهاء المدينة ان اليمين لا تتوجه الا علی من بينه وبينه خلطة لئلا يبتذل السفهاء اهل الفضل بتحليفهم مرارا فی اليوم الواحد فاشترطت الخلطة دفعا لهذه المفسدة واختلفوا فی تفسير الخلطة فقيل هی معرفته بمعاملته ومداينته بشاهد او بشاهدين وقيل يكفی الشبهة وقيل هی ان تليق به الدعوی بمثلها علی مثله وقيل ان يليق به ان يعامله بمثلها ودليل الجمهور حديث الباب ولان الاصل لا اشتراط الخلطة فی كتاب ولا سنة ولا اجماع باب وجوب الحكم بشاهد ويمين (قوله عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بيمين وشاهد) فيه جواز القضاء بشاهد ويمين واختلف العلماء فی ذلك فقال ابو حنيفة رح والكوفيون والشعبی والحكم والاوزاعی والليث والاندلسيون من اصحاب مالك لا يحكم بشاهد ويمين فی شیء من الاحكام وقال جمهور علماء الاسلام من الصحابة والتابعين ومن بعدهم من علماء الامصار يقضی بشاهد ويمين المدعی فی الاموال وما يقصد بالاموال وبه قال ابو بكر الصديق وعلی وعمر بن عبد العزيز ومالك والشافعی واحمد وفقهاء المدينة وسائر علماء الحجاز ومعظم علماء الامصار رضی اللہ عنهم وحجتهم انه جاءت احاديث كثيرة فی هذه المسئلة من رواية علی وابن عباس وزيد بن ثابت وجابر وابی هريرة وعمارة بن حزم وسعد بن عبادة وعبد اللہ بن عمرو بن العاص والمغيرة بن شعبة رضی اللہ عنهم قال الحفاظ اصح احاديث الباب حديث ابن عباس قال ابن عبد البر لا مطعن لاحد فی اسناده قال ولا خلاف بين اهل المعرفة فی صحته قال وحديث ابی هريرة وجابر وغيرهما حسان واللہ اعلم بالصواب

باب بيان ان حكم الحاكم لا يغير الباطن (قوله صلی اللہ علیہ وسلم انكم تختصمون الی ولعل بعضكم ان يكون الحن بحجته من بعض فاقضی له علی نحو ما اسمع منه فمن قطعت له من حق اخيه شيئا فلا ياخذ فانما اقطع له به قطعة من النار وفی الرواية الاخری انما انا بشر وانه ياتينی الخصم فلعل بعضهم ان يكون ابلغ من بعض فاحسب انه صادق فاقضی له فمن قضيت له بحق مسلم فانما هی قطعة من النار فليحملها او يذرها) اما الحن فهو بالحاء المهملة ومعناه ابلغ او اعلم بالحجة كما صرح به فی الثانية وقوله صلی اللہ علیہ وسلم انما انا بشر معناه التنبيه علی جالة البشرية وان البشر لا يعلمون من الغيب والباطن الا ان يطلعهم اللہ تعالی علی شیء من ذلك وانه يجوز عليه فی امور الاحكام ما يجوز عليهم وانه انما يحكم بين الناس بالظاهر واللہ يتولی السرائر فيحكم بالبينة وباليمين ونحو ذلك من احكام الظاهر مع امكان كونه فی الباطن خلاف ذلك ولكنه انما كلف الحكم بالظاهر ونحو قوله صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی يقولوا لا اله الا اللہ فاذا قالوها عصموا منی دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم علی اللہ وفی حديث الملاعنين لولا الايمان لكان لی ولها شان واللہ تعالی اطلعه صلی اللہ علیہ وسلم علی باطن امر المخصمين فحكم بيقين نفسه من غير حاجة الی شهادة او يمين لكن لما امر اللہ تعالی امته باتباعه والاقتداء باقواله وافعاله احكامه اجری له حكمهم فی عدم الاطلاع علی باطن الامور ليكون حكم الامة فی ذلك حكمه فاجری اللہ تعالی احكامه علی الظاهر الذی يستوی فيه هو وغيره ليصح الاقتداء به وتطيب نفوس الغير بالانقياد للاحكام الظاهرة من غير نظر الی الباطن واللہ اعلم فان قيل هذا الحديث ظاهره انه قد يقع منه صلی اللہ علیہ وسلم حكم فی الظاهر مخالف للباطن وقد اتفق الاصوليون علی انه صلی اللہ علیه وسلم لا يقر علی خطائی الاحكام فالجواب انه لا تعارض بين الحديث وقاعدة الاصوليين لان مراد الاصوليين فيما حكم فيه باجتهاده فهل يجوز ان يقع فيه خطأ فيه خلاف الاكثرون علی جوازه ومنهم من منعه فالذين جوزوه قالوا لا يقر علی امضائه بل يعلمه اللہ تعالی به ويتداركه واما الذی فی الحديث فمعناه اذا حكم بغير اجتهاد كالبينة واليمين فهذا اذا وقع منه ما يخالف ظاهره باطنه لا يسمی الحكم خطائيل الحكم صحيح بناء علی ما استقر به التكليف وهو وجوب العمل بشاهدين مثلا فان كانا شاهدی زور او نحو ذلك فالتقصير منهما ومن سمعهما واما الحكم فلا حيلة له فی ذلك ولا عيب عليه بسببه بخلاف

ه اذا اخطأ فی الاجتهاد فان هذا الذی حكم به ليس هو حكم الشرع واللہ اعلم وفی هذا الحديث دلالة لمذهب مالك

حدثنا علی بن حجر السعدی قال نا علی بن مسهر عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت دخلت هند بنت عتبة امرأة ابی سفیان علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ان ابا سفیان رجل شحیح لا یعطینی من النفقة ما یکفینی ویکفی بنی الا ما اخذت من ماله بغیر علمه فهل علی فی ذلک من جناح فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم خذی من ماله بالمعروف ما یکفیک ویکفی بنیک **وحدثناه** محمد بن عبد الله بن نمیر وابو کریب کلاهما عن عبد الله بن نمیر ووکیع ح قال وثنا یحیی بن یحیی قال انا عبد العزیز بن محمد ح قال وحدثنا محمد بن رافع قال نا ابن ابی فدیک قال انا الضحاک یعنی ابن عثمان کلهم عن هشام بهذا الاسناد **وحدثنا** عبد بن حمید قال انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت جاءت هند الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله والله ما کان علی ظهر الارض اهل خباء احب الی ان یذلوا من اهل خبائک وما علی ظهر الارض اهل خباء احب الی ان یعزهم الله من اهل خبائک فقال النبی صلی الله علیه وسلم وایضا و الذی نفسی بیده ثم قالت یا رسول الله ان ابا سفیان رجل مسک فهل علی حرج ان انفق علی عیالنا من ماله بغیر اذنه فقال النبی صلی الله علیه وسلم لا حرج علیک ان تنفقی علیهم بالمعروف **وحدثنا** زهیر بن حرب قال نا یعقوب بن ابراهیم قال نا ابن اخی الزهری عن عمه قال اخبرنی عروة بن الزبیر ان عائشة قالت جاءت هند بنت عتبة بن ربیعة فقالت یا رسول الله ما کان علی ظهر الارض خباء احب الی ان یذلوا من اهل خبائک وما اصبح الیوم علی ظهر الارض خباء احب الی ان یعزوا من اهل خبائک فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وایضا والذی نفسی بیده ثم قالت یا رسول الله ان ابا سفیان رجل مسیک فهل علی حرج من ان اطعم من الذی له عیالنا قال لها لا الا بالمعروف **وحدثنا** زهیر بن حرب قال نا جریر عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه ان الله یرضی لکم ثلاثا ویکره لکم ثلاثا فیرضی لکم ان تعبدوه ولا تشرکوا به شیئا وان تعتصموا بحبل الله جمیعا ولا تفرقوا ویکره لکم قیل وقال وکثرة السوال واضاعة المال **وحدثنا** شیبان بن فروخ قال نا ابو عوانة عن سهیل بهذا الاسناد مثله غیر انه قال ویسخط لکم ثلاثا ولم یذکر ولا تفرقوا **وحدثنا** اسحاق بن ابراهیم الحنظلی قال نا جریر عن منصور عن الشعبی عن وراد مولی المغیرة بن شعبة عن المغیرة بن شعبة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله عز وجل حرم علیکم عقوق الامهات ووأد البنات ومنعا وهات وکره لکم ثلاثا قیل وقال وکثرة السوال واضاعة المال **حدثنی** القاسم بن زکریا قال ثنی عبید الله بن موسی عن شیبان عن منصور بهذا الاسناد مثله غیر انه قال وحرم علیکم رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم یقل ان الله حرم علیکم **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا اسمعیل بن علیة عن خالد الحذاء قال

والشافعی واحمد وجماهیر علماء الاسلام وفقهاء الامصار من الصحابة والتابعین فمن بعدهم ان حکم الحاکم لا یحل الباطن ولا یحل حراما فاذا شهد شاهدا زور لانسان بمال فحکم به الحاکم لم یحل للمحکوم له ذلک المال ولو شهدا علیه بقتل لم یحل للولی قتله مع علمه بکذبهما وان شهدا بالزور انه طلق امرأته لم یحل لمن علم بکذبهما ان یتزوجها بعد حکم القاضی بالطلاق وقال ابو حنیفة یحل لحکم الحاکم الفرج دون الاموال فقال یحل نکاح المذکورة وهذا مخالف لهذا الحدیث الصحیح واجماع من قبله ومخالف لقاعدة وافق هو وغیره علیها وهی ان الابضاع اولی بالاحتیاط من الاموال والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم فانما اقطع له بقطعة من النار) معناه ان قضیت له بظاهر یخالف الباطن فهو حرام یؤول به الی النار (قوله صلی الله علیه وسلم فلیحملها او یذرها) لیس معناه التخییر بل هو التهدید والوعید کقوله تعالی فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر وکقوله سبحانه اعملوا ما شئتم (قوله سمع لجبة خصم بباب ام سلمة) هی بفتح اللام والجیم وبالباء الموحدة وفی الروایة التی قبلها جلبة خصم بتقدیم الجیم وهما صحیحان واللجبة والجلبة اختلاط الاصوات والخصم هنا الجماعة وهو من الالفاظ التی تقع علی الواحد والجمع والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم فمن قضیت له بحق مسلم) هذا التقیید بالمسلم خرج علی الغالب ولیس المراد به الاحتراز من الکافر فان مال الذمی والمعاهد والمرتد فی هذا کمال المسلم والله اعلم **باب** قضیة هند (قوله یا رسول الله ان ابا سفیان رجل شحیح لا یعطینی من النفقة ما یکفینی ویکفی بنی الا ما اخذت من ماله بغیر علمه فهل علی فی ذلک من جناح فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم خذی من ماله بالمعروف ما یکفیک ویکفی بنیک) فی هذا الحدیث فوائد منها وجوب نفقة الزوجة ومنها وجوب نفقة الاولاد الصغار ومنها ان النفقة مقدرة بالکفایة لا بالامداد ومذهب اصحابنا ان نفقة القریب مقدرة بالکفایة کما هو ظاهر هذا الحدیث ونفقة الزوجة مقدرة بالامداد علی الموسر کل یوم مدان وعلی المعسر مد وعلی المتوسط مد ونصف وهذا الحدیث یرد علی اصحابنا ومنها جواز سماع کلام الاجنبیة عند الافتاء والحکم وکذا فی معناه ومنها جواز ذکر الانسان بما یکره اذا کان للاستفتاء والشکوی ونحوهما ومنها ان من له علی غیره حق وهو عاجز عن استیفائه یجوز له ان یاخذ من ماله قدر حقه بغیر اذنه وهذا مذهبنا ومنع ذلک ابو حنیفة ومالک ومنها جواز اطلاق الفتوی ویکون المراد تعلیقها بثبوت ما یقوله المستفتی ولا یحتاج المفتی ان یقول ان ثبت کان الحکم کذا وکذا بل یجوز له الاطلاق لما اطلق النبی صلی الله علیه وسلم فان قال ذلک فلا باس ومنها ان للمرأة مدخلا فی کفالة اولادها والانفاق علیهم من مال ابیهم قال اصحابنا اذا امتنع الاب من الانفاق علی الولد الصغیر او کان غائبا اذن القاضی لامه فی الاخذ من مال الاب والاستقراض علیه والانفاق علی الصغیر بشرط اهلیتها ولها الاستقلال بالاخذ من ماله بغیر اذن القاضی فی وجهان مبنیان علی وجهین لاصحابنا فی ان اذن النبی صلی الله علیه وسلم لهند امرأة ابی سفیان کان افتاء ام قضاء والاصح انه کان افتاء وان هذا یجری فی کل امرأة اشبهتها فیجوز والثانی کان قضاء فلا یجوز لغیرها الا باذن القاضی والله اعلم ومنها اعتماد العرف فی الامور التی لیس فیها تحدید شرعی ومنها جواز خروج المزوجة من بیتها لحاجتها اذا اذن لها زوجها فی ذلک او علمت رضاه به استدل بهذا جماعات من اصحابنا وغیرهم علی جواز القضاء علی الغائب فی المسئلة خلاف للعلماء قال ابو حنیفة وسائر الکوفیین لا یقضی علیه بشیء وقال الشافعی والجمهور یقضی علیه فی حقوق الآدمیین ولا یقضی فی حدود الله تعالی والاصح الاستدلال بهذا الحدیث للمسئلة لان هذه القضیة کانت بمکة وکان ابو سفیان حاضرا بها وشرط القضاء علی الغائب ان یکون غائبا عن البلد او مستترا لا یقدر علیه او متعذرا ولم یکن هذا الشرط فی ابی سفیان موجودا فلا یکون قضاء علی غائب بل هو افتاء کما سبق والله اعلم (قوله جاءت هند الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ما کان علی ظهر الارض اهل خباء احب الی من ان یذلهم الله من اهل خبائک وما علی ظهر الارض اهل خباء احب الی ان یعزه الله من اهل خبائک فقال النبی صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده وفی الروایة الاخری فلا اصبح الیوم علی ظهر الارض خباء احب الی ان یعزوا من اهل خبائک) قال القاضی عیاض ارادت بقولها اهل خباء نفسه صلی الله علیه وسلم فکنت عنه باهل الخباء اجلالا له قال ویحتمل ان ترید باهل الخباء اهل بیته والخباء یعبر به عن مسکن الرجل وداره دائما (قوله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده فمعناه وستزیدین من ذلک ویمکن الایمان من قلبک ویزید حبک لله ولرسوله صلی الله علیه وسلم ویقوی رجوعک عن بغضه واصل هذه اللفظة اخذ بیض ایضا اذا رجع (قولها فی الروایة الاخیرة ان ابا سفیان رجل مسیک ای شحیح بخیل واختلفوا فی ضبطه علی وجهین حکاهما القاضی احدهما مسیک بفتح المیم وتخفیف السین والثانی بکسر المیم وتشدید السین وهذا الثانی هو الاشهر فی روایات المحدثین والاول اصح عند اهل العربیة وهما جمیعا للمبالغة والله اعلم (قولها فهل علی حرج من ان اطعم من الذی له عیالنا قال لها لا الا بالمعروف) هکذا هو فی جمیع النسخ وهو صحیح ومعناه لا حرج ثم ابتدأ فقال الا بالمعروف ای لا تنفقی الا بالمعروف او لا حرج اذا لم تنفقی الا بالمعروف باب النهی

عن کثرة المسائل من غیر حاجة والنهی عن منع وهات وهو الامتناع من اداء حق لزمه وطلب ما لا یستحقه (قوله صلی الله علیه وسلم ان الله یرضی لکم ثلثا

متعزز

قال حدثني ابن اشوع عن الشعبي قال حدثني كاتب المغيرة بن شعبة قال كتب معاوية الى المغيرة اكتب الي بشئ سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم فكتب اليه اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله كره لكم ثلاثا قيل وقال واضاعة المال وكثرة السوال وحدثنا ابن ابي عمر قال نا مروان بن معاوية الفزاري عن محمد بن سوقة قال انا محمد بن عبيد الله الثقفي عن وراد قال كتب المغيرة الى معاوية سلام عليك اما بعد فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله حرم ثلاثا ونهى عن ثلاث حرم عقوق الوالد ووأد البنات ولا وهات ونهى عن ثلاث قيل وقال وكثرة السوال واضاعة المال حدثني يحيى بن يحيى التميمي قال انا عبد العزيز بن محمد عن يزيد ابن عبد الله بن اسامة بن الهاد عن محمد بن ابراهيم عن بسر بن سعيد عن ابي قيس مولى عمرو بن العاص عن عمرو بن العاص انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا حكم الحاكم فاجتهد ثم اصاب فله اجران واذا حكم فاجتهد ثم اخطأ فله اجر وحدثني اسحاق بن ابراهيم ومحمد بن ابي عمر كلاهما عن عبد العزيز بن محمد بهذا الاسناد مثله وزاد في عقب الحديث قال يزيد فحدثت هذا الحديث ابا بكر بن محمد بن عمرو بن حزم فقال هكذا حدثني ابو سلمة عن ابي هريرة وحدثني عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي قال انا مروان يعني ابن محمد الدمشقي قال نا الليث بن سعد قال حدثني يزيد بن عبد الله بن اسامة بن الهاد الليثي بهذا الحديث مثل رواية عبد العزيز بن محمد بالاسنادين جميعا

حدثنا قتيبة بن سعيد قال نا ابو عوانة عن عبد الملك بن عمير عن عبد الرحمن بن ابي بكرة

ويكره لكم ثلثا فيرضى لكم ان تعبدوه ولا تشركوا به شيئا وان تعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا ويكره لكم قيل وقال وكثرة السوال واضاعة المال وفي الرواية الاخرى ان الله حرم عليكم عقوق الامهات ووأد البنات ومنعا وهات وكره لكم ثلثا قيل وقال وكثرة السوال واضاعة المال قال العلماء الرضى والسخط والكراهة من الله تعالى المراد بها امره ونهيه وثوابه وعقابه او ارادته الثواب لبعض العباد والعقاب لبعضهم واما الاعتصام بحبل الله فهو التمسك بعهده وهو اتباع كتابه العزيز وحدوده والتادب بادبه والحبل يطلق على العهد وعلى الامان وعلى الوصلة وعلى السبب واصله من استعمال العرب الحبل في مثل هذه الامور ولاستمساكهم الحبل عند شدائد امورهم ويوصلون بها المتفرق فاستعير اسم الحبل لهذه الامور واما قوله صلى الله عليه وسلم ولا تفرقوا فهو امر بلزوم جماعة المسلمين وتالف بعضهم ببعض وهذه احدى قواعد الاسلام واعلم ان الثلاثة المرضية احدها ان يعبدوه الثانية ان لا يشركوا به شيئا الثالثة ان يعتصموا بحبل الله ولا يتفرقوا واما قيل وقال فهو الخوض في اخبار الناس وحكايات ما لا يعني من احوالهم وتصرفاتهم واختلفوا في حقيقة هذين اللفظين على قولين احدهما انهما فعلان فقيل مبني لما لم يسم فاعله وقال فعل ماض والثاني انهما اسمان مجروران منونان لان القيل والقال والقول والقالة كله بمعنى ومنه قوله ومن اصدق من الله قيلا ومنه قولهم كثر القيل والقال واما كثرة السوال فقيل المراد به التنطع في المسائل والاكثار من السوال عما لم يقع ولا تدعو اليه حاجة وقد تظاهرت الاحاديث الصحيحة بالنهي عن ذلك وكان السلف يكرهون ذلك ويرونه من التكلف المنهي عنه وفي الصحيح كره رسول الله صلى الله عليه وسلم المسائل وعابها وقيل المراد به سوال الناس اموالهم وما في ايديهم وقد تظاهرت الاحاديث الصحيحة بالنهي عن ذلك وقيل يحتمل ان المراد كثرة السوال عن اخبار الناس واحداث الزمان وما لا يعني الانسان وهذا ضعيف لانه قد عرف هذا من النهي عن قيل وقال وقيل يحتمل ان المراد كثرة سوال الانسان عن حاله وتفاصيل امره فيدخل ذلك في سواله عما لا يعنيه ويتضمن ذلك حصول الحرج في حق المسئول فانه قد لا يوثر اخباره باحواله فان اخبره شق عليه وان كذبه في الاخبار او تكلف التعريض لحقته المشقة وان اهمل جوابه ارتكب سوء الادب واما اضاعة المال فهو صرفه في غير وجوهه الشرعية وتعريضه للتلف وسبب النهي انه افساد والله لا يحب المفسدين ولانه اذا ضاع ماله تعرض لما في ايدي الناس واما عقوق الامهات فحرام وهو من الكبائر باجماع العلماء وقد تظاهرت الاحاديث الصحيحة على عدة من الكبائر وكذلك عقوق الآباء من الكبائر وانما اقتصر هنا على الامهات لان حرمتهن آكد من حرمة الآباء ولهذا قال صلى الله عليه وسلم حين قال له السائل من ابر قال امك ثم امك ثلثا ثم قال في الرابعة ثم اباك ولان اكثر العقوق يقع للامهات ويطمع الاولاد فيهن وقد سبق بيان حقيقة العقوق وما يتعلق به في كتاب الايمان واما وأد البنات بالهمز فهو دفنهن في حيوتهن فيمتن تحت التراب وهو من كبائر الموبقات لانه قتل نفس بغير حق ويتضمن ايضا قطيعة الرحم وانما اقتصر على البنات لانه المعتاد الذي كانت الجاهلية تفعله واما قوله ومنعا وهات وفي الرواية الاخرى ولا وهات وهو بكسرة التاء من هات ومعنى الحديث انه نهى ان يمنع الرجل ما توجه عليه من الحقوق او يطلب ما لا يستحقه وفي قوله صلى الله عليه وسلم حرم ثلثا وكره ثلثا دليل على ان الكراهة في هذه الثلثة الاخيرة للتنزيه لا للتحريم والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم ان الله حرم ثلثا ونهى عن ثلث حرم عقوق الوالد ووأد البنات ولا وهات ونهى عن ثلث قيل وقال وكثرة السوال واضاعة المال) هذا الحديث دليل لمن يقول ان النهي لا يقتضي التحريم والمشهور انه يقتضي التحريم وهو الاصح ويجاب عن هذا بانه خرج بدليل آخر وقوله في اسناد هذا الحديث عن خالد الحذاء عن ابن اشوع عن الشعبي عن كاتب المغيرة بن شعبة عن المغيرة هذا الحديث فيه اربعة تابعيون يروي بعضهم عن بعض وهم خالد وسعيد بن عمرو بن اشوع وهو تابعي سمع يزيد بن سلمة الجعفي الصحابي التابعي الثالث الشعبي والرابع كاتب المغيرة وهو وراد (قوله كتب المغيرة الى معوية سلام عليك اما بعد) فيه استحباب المكاتبة على هذا الوجه فيبدأ بسلام عليك كما كتب النبي صلى الله عليه وسلم الى هرقل السلام على من اتبع الهدى باب بيان اجر الحاكم اذا اجتهد فاصاب او اخطأ (قوله عن يزيد بن عبد الله بن اسامة بن الهاد عن محمد بن ابراهيم عن بسر بن سعيد عن ابي قيس مولى عمرو ابن العاص عن عمرو بن العاص) هذا الاسناد فيه اربعة تابعيون بعضهم عن بعض وهم يزيد فمن بعده (قوله صلى الله عليه وسلم اذا حكم الحاكم فاجتهد ثم اصاب فله اجران واذا حكم فاجتهد ثم اخطأ فله اجر) قال العلماء اجمع المسلمون على ان هذا الحديث في حاكم عالم اهل للحكم فان اصاب فله اجران اجر باجتهاده واجر باصابته وان اخطأ فله اجر باجتهاده وفي الحديث محذوف تقديره اذا اراد الحاكم فاجتهد قالوا فاما من ليس باهل للحكم فلا يحل له الحكم فان حكم فلا اجر له بل هو آثم ولا ينفذ حكمه سواء وافق الحق ام لا لان اصابته اتفاقية ليست صادرة عن اصل شرعي فهو عاص في جميع احكامه سواء وافق الصواب ام لا وهي مردودة كلها ولا يعذر في شئ من ذلك وقد جاء في الحديث في السنن القضاة ثلثة قاض في الجنة واثنان في النار قاض عرف الحق فقضى به فهو في الجنة وقاض عرف الحق فقضى بخلافه فهو في النار وقاض قضى على جهل فهو في النار وقد اختلف العلماء في ان كل مجتهد مصيب ام المصيب واحد وهو من وافق الحكم الذي عند الله تعالى والآخر مخطئ لا اثم عليه لعذره والاصح عند الشافعي واصحابه ان المصيب واحد وقد احتجت الطائفتان بهذا الحديث واما الاولون القائلون كل مجتهد مصيب فقالوا قد جعل للمخطئ اجر فلولا اصابته لم يكن له اجر واما الآخرون فقالوا سماه مخطئا ولو كان مصيبا لم يسمه مخطئا واما الاجر فانه حصل له على تعبه في الاجتهاد قال الاولون انما سماه مخطئا لانه محمول على من اخطأ النص او اجتهد فيما لا يسوغ فيه الاجتهاد كالمجمع عليه وغيره وهذا الاختلاف انما هو في الاجتهاد في الفروع فاما اصول التوحيد فالمصيب فيها واحد باجماع من يعتد به ولم يخالف الا عبد الله بن الحسن العنبري وداود الظاهري فصوبا المجتهدين في ذلك ايضا قال العلماء الظاهر انهما

اراد المجتهدين من المسلمين دون الكفار والله اعلم باب كراهة قضاء القاضي وهو غضبان

باب بيان اجر الحاكم اذا اجتهد فاصاب او اخطأ

باب كراهة قضاء القاضي وهو غضبان

قال کتب ابی وکتبتُ لہٗ الی عبید اللہ بن ابی بکرۃ وھو قاضی سجستان ان لا تحکم بین اثنین وانت غضبان فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحکم احد بین اثنین وھو غضبان **وحدثناہ** یحیی بن یحیی قال نا ھشیم ح قال وحدثنا شیبان بن فروخ قال نا حماد بن سلمۃ ح قال وثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال نا وکیع عن سفیان ح قال وثنا محمد بن المثنی قال حدثنا محمد بن جعفر ح قال وثنا عبید اللہ بن معاذ قال نا ابی کلاھما عن شعبۃ ح قال وثنا ابو کریب قال نا حسین بن علی عن زائدۃ کل ھؤلاء عن عبد الملک بن عمیر عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث ابی عوانۃ **حدثنا** ابو جعفر محمد بن الصباح و عبد اللہ بن عون الھلالی جمیعًا عن ابراھیم بن سعد قال ابن الصباح نا ابراھیم بن سعد بن ابراھیم بن عبد الرحمن بن عوف قال نا ابی عن القاسم بن محمد عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد **حدثنا** اسحاق بن ابراھیم وعبد بن حمید جمیعًا عن ابی عامر قال عبد نا عبد الملک بن عمرو قال نا عبد اللہ بن جعفر الزھری عن سعد بن ابراھیم قال سألتُ القاسم بن محمد عن رجل لہٗ ثلاث مساکن فاوصی بثلث کل مسکن منہا قال یجمع ذلک کلہ فی مسکن واحد ثم قال اخبرتنی عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن عبد اللہ بن ابی بکر عن ابیہ عن عبد اللہ بن ابی عمرۃ الانصاری عن زید بن خالد الجھنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بخیر الشھداء الذی یاتی بشھادتہ قبل ان یسألھا **حدثنی** زھیر بن حرب قال نا شبابۃ قال ثنی ورقاء عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما امرأتان معھما ابناھما جاء الذئب فذھب بابن احدٰھما فقالت ھذہ لصاحبتھا انما ذھب بابنک فتحاکمتا الی داود علیہ الصلوٰۃ والسلام فقضٰی بہ للکبرٰی فخرجتا علی سلیمان بن داود علیہما الصلوٰۃ والسلام فاخبرتاہ فقال ائتونی بالسکین اشقہ بینکما فقالت الصغرٰی لا یرحمک اللہ ھو ابنہا فقضٰی بہ للصغرٰی قال قال ابو ھریرۃ واللہ ان سمعت بالسکین قط الا یومئذ ما کنا نقول الا المدیۃ **وحدثنیہ** سوید بن سعید قال حدثنی حفص یعنی ابن میسرۃ الصنعانی عن موسی بن عقبۃ ح قال وحدثنا امیۃ بن بسطام قال نا یزید بن زریع قال نا روح وھو ابن القاسم عن محمد بن عجلان جمیعًا عن ابی الزناد بھذا الاسناد مثل معنی حدیث ورقاء **وحدثنا** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ

(قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحکم احد بین اثنین وھو غضبان) فیہ النھی عن القضاء فی حال الغضب قال العلماء ویلتحق بالغضب کل حال یخرج الحاکم فیہا عن سداد النظر واستقامۃ الحال کالتوجع المفرط والجوع المقلق والھم والفرح البالغ ومدافعۃ الحدیث وتعلق القلب بامر ونحو ذلک وکل ھذہ الاحوال یکرہ لہ القضاء فیہا خوفا من الغلط فان قضی فیہا صح قضاؤہ لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی شراج الحرۃ فی مثل ھذا الحال وقال فی اللفظ مالک والہا الی آخرہ وکان فی حال الغضب واللہ اعلم **باب** نقض الاحکام الباطلۃ ورد محدثات الامور (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد وفی الروایۃ الثانیۃ من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد) قال اھل العربیۃ الرد ھنا بمعنی المردود ومعناہ فھو باطل غیر معتد بہ وھذا الحدیث قاعدۃ عظیمۃ من قواعد الاسلام وھو من جوامع کلمہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہ صریح فی رد کل البدع والمخترعات وفی الروایۃ الثانیۃ زیادۃ وھی انہ قد یعاند بعض الفاعلین فی بدعۃ سبق الیہا فاذا احتج علیہ بالروایۃ الاولی یقول انا ما احدثت شیئا یحتج علیہ بالثانیۃ التی فیہا التصریح برد کل المحدثات سواء احدثہا الفاعل او سبق باحداثہا وفی ھذا الحدیث دلیل لمن یقول من الاصولیین ان النہی یقتضی الفساد ومن قال لا یقتضی الفساد یقول ھذا خبر واحد فلا یکفی فی اثبات ھذہ القاعدۃ المہمۃ وھذا جواب فاسد وھذا الحدیث مما ینبغی حفظہ واستعمالہ فی ابطال المنکرات واشاعۃ الاستدلال **باب** بیان خیر الشھود (قولہ فی اسناد حدیث الباب حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن عبد اللہ بن ابی بکر عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان عن ابن ابی عمرۃ الانصاری عن زید بن خالد الجھنی ھذا الحدیث فیہ اربعۃ تابعیون بعضہم عن بعض وھم عبد اللہ وابوہ عبد اللہ بن عمرو بن عثمان وابن ابی عمرۃ واسم ابن ابی عمرۃ عبد الرحمن بن عمرو بن محصن الانصاری (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بخیر الشھداء الذی یاتی بشھادتہ قبل ان یسألھا) وفی المراد بھذا الحدیث تاویلان اصحھما واشھرھما تاویل مالک واصحاب الشافعی انہ محمول علی من عندہ شھادۃ لانسان بحق ولا یعلم ذلک الانسان انہ شاھد بذلک فیخبرہ بانہ شاھد لہ والثانی انہ محمول علی شھادۃ الحسبۃ وذلک فی غیر حقوق الآدمیین المختصۃ بہم فما تقبل فیہ شھادۃ الحسبۃ الطلاق والعتق والوقف والوصایا العامۃ والحدود ونحو ذلک فمن علم شیئا من ھذا النوع وجب علیہ رفعہ الی القاضی واعلامہ بہ والشھادۃ قال اللہ تعالی واقیموا الشھادۃ للہ وکذا فی النوع الاول یلزم من عندہ شھادۃ الانسان لا یعلمہا ان یعلمہا ایاھا لانہا امانۃ لہ عندہ وحکی تاویل ثالث انہ محمول علی المجاز والمبالغۃ فی اداء الشھادۃ بعد طلبہا لا قبلہ کما یقال الجواد یعطی قبل السوال ای یعطی سریعًا عقب السوال من غیر توقف قال العلماء ولیس فی ھذا الحدیث مناقضۃ للحدیث الآخر فی ذم من یاتی بالشھادۃ قبل ان یستشہد فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم یشہدون ولا یستشہدون وقد تاول العلماء ھذا تاویلات اصحہا تاویل اصحابنا انہ محمول علی من معہ شھادۃ لآدمی عالم بہا فیاتی فیشہد بہا قبل ان تطلب منہ والثانی انہ محمول علی شاہد الزور فیشہد بما لا یسئل ولم یستشہد والثالث انہ محمول علی من ینتصب شاہدا ولیس ہو من اہل الشھادۃ والرابع انہ محمول علی من یشہد لقوم بالجنۃ او بالنار من غیر توقف وھذا ضعیف واللہ اعلم **باب** اختلاف المجتہدین فیہ حدیث ابی ھریرۃ فی قضاء داود وسلیمان صلی اللہ علیہما وسلم فی الولدین اللذین اخذ الذئب احدھما فتنازعت امہما فقضی بہ داود للکبری فلما مر بسلیمان قال اقطعوہ بینکما فقضی فاعترفت بہ الصغری للکبری بعد ان قالت الکبری اقطعہ فاستدل سلیمان بشفقۃ الصغری علی انہا امہ واما الکبری فما کرہت ذلک بل ارادتہ لتستریحا صاحبتہا فی المصیبۃ بفقد ولدہا قال العلماء یحتمل ان داود صلی اللہ علیہ وسلم قضی بہ للکبری لبینۃ رآہ فیہا او انہ کان شریعۃ الترجیح بالکبر او لکونہ کان فی یدہا وکان ذلک مرجحا فی شرعہ واما سلیمان فتوصل بطریق من الحیلۃ والملاطفۃ الی معرفۃ باطن القضیۃ فاوہمہما انہ یرید قطعہ لیعرف من یشق علیہا قطعہ فتکون ہی امہ فلما ارادت الکبری قطعہ عرف انہا لیست امہ فلما قالت الصغری ما قالت عرف انہا امہ ولم یکن مرادہ انہ یقطعہ حقیقۃ وانما اراد اختبار شفقتہا لتتمیز لہ الام فلما تمیزت بما ذکرت عرفہا ولعلہ استقر الکبری فاقرت بعد ذلک للصغری فحکم للصغری بالاقرار لا بمجرد الشفقۃ المذکورۃ قال العلماء ومثل ہذا یفعلہ الحکام لیتوصلوا بہ الی حقیقۃ الصواب بحیث اذا انفرد ذلک لم یتعلق بہ حکم فان قیل کیف حکم سلیمان بعد حکم داود فی القضیۃ الواحدۃ ونقض حکمہ والمجتہد لا ینقض حکم المجتہد فالجواب من اوجہ مذکورۃ احدہا ان داود لم یکن جزم بالحکم والثانی ان یکون ذلک فتوی من داود لا حکما والثالث لعلہ کان فی شرعہم فسخ الحکم اذا رفعہ الخصم الی حاکم آخر یری خلافہ والرابع ان سلیمان فعل ذلک حیلۃ الی اظہار الحق وظہور الصدق فلما اقرت بہ الکبری عمل باقرارہا وان کان بعد الحکم کما اذا اعترف المحکوم لہ بعد الحکم ان الحق معہ ہنا الخصمہ (قولہ فقالت الصغری لا یرحمک اللہ ہو ابنہا) ومعناہ لا تشفقہ وتم الکلام ثم استانفت فقالت یرحمک اللہ ہو ابنہا قال علماء ویستحب ان یقال فی مثل ہذا بالواو فیقال ویرحمک اللہ (قولہ السکین والمدیۃ) اما المدیۃ فبضم المیم وکسرہا وفتحہا سمیت بذلک لانہا تقطع مدی حیوۃ الحیوان والسکین یذکر ویؤنث لغتان ویقال ایضا سکینۃ لانہا تسکن حرکۃ

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشترى رجل من رجل عقارا له فوجد الرجل الذي اشترى العقار في عقاره جرة فيها ذهب فقال له الذي اشترى العقار خذ ذهبك مني انما اشتريت منك الارض ولم ابتع منك الذهب فقال الذي شرى الارض انما بعتك الارض وما فيها قال فتحاكما الى رجل فقال الذي تحاكما اليه الكما ولد فقال احدهما لي غلام وقال الآخر لي جارية قال انكحوا الغلام الجارية وانفقوه على انفسكما منه وتصدقا حدثنا يحيى بن يحيى التميمي قال قرأت على مالك عن ربيعة بن ابي عبد الرحمن عن يزيد مولى المنبعث عن زيد بن خالد الجهني انه قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عن اللقطة فقال اعرف عفاصها ووكاءها ثم عرفها سنة فان جاء صاحبها والا فشانك بها قال فضالة الغنم قال لك او لاخيك او للذئب قال فضالة الابل قال مالك ولها معها سقاؤها وحذاؤها ترد الماء وتاكل الشجر حتى يلقاها ربها قال يحيى احسب قرأت عفاصها وحدثنا يحيى بن ايوب وقتيبة وابن حجر قال ابن حجر انا وقال الآخران نا اسمعيل وهو ابن جعفر عن ربيعة بن ابي عبد الرحمن عن يزيد مولى المنبعث عن زيد بن خالد الجهني ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اللقطة فقال عرفها سنة ثم اعرف وكاءها وعفاصها ثم استنفق بها فان جاء ربها فادها اليه فقال يا رسول الله فضالة الغنم قال خذها فانما هي لك او لاخيك او للذئب قال يا رسول الله فضالة الابل قال فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى احمرت وجنتاه او احمر وجهه ثم قال مالك ولها معها حذاؤها وسقاؤها حتى يلقاها ربها حدثني ابو الطاهر قال انا عبد الله بن وهب قال اخبرني سفيان الثوري ومالك وعمرو بن الحارث وغيرهم ان ربيعة ابن ابي عبد الرحمن حدثهم بهذا الاسناد مثل حديث مالك غير انه زاد قال اتى رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا معه فسأله

كتاب اللقطة

حديث الرجل الذي باع العقار فوجد المشتري فيه جرة ذهب فتناكراه فاصلح بينهما رجل على ان يزوج احدهما بنته ابن الآخر وينفقا ويتصدقا منه فيه فضل الاصلاح بين المتنازعين وان القاضي يستحب له الاصلاح بين المتنازعين كما يستحب لغيره وقوله صلى الله عليه وسلم اشترى رجل عقارا هو الارض وما يتصل بها وحقيقة العقار الاصل سمي بذلك من العقر بضم العين وفتحها وهو الاصل ومنه عقر الدار بالضم والفتح (قوله صلى الله عليه وسلم فقال الذي شرى الارض انما بعتك الارض وما فيها) هكذا هو في اكثر النسخ شرى بغير الف وفي بعضها اشترى بالالف قال العلماء الاول اصح وشرى هنا بمعنى باع كما في قوله تعالى وشروه بثمن بخس ولهذا قال فقال الذي شرى الارض انما بعتك والله اعلم كتاب اللقطة هي بفتح القاف على اللغة المشهورة التي قالها الجمهور واللغة الثانية لقطة باسكانها والثالثة لقاطة بضم اللام والرابعة لقط بفتح اللام والقاف (قوله جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عن اللقطة فقال اعرف عفاصها ووكاءها ثم عرفها سنة فان جاء صاحبها والا فشانك بها قال فضالة الغنم قال لك او لاخيك او للذئب قال فضالة الابل قال مالك ولها معها سقاؤها وحذاؤها ترد الماء وتاكل الشجر حتى يلقاها ربها وفي الرواية الثانية عرفها سنة ثم اعرف وكاءها وعفاصها ثم استنفق بها فان جاء ربها فادها اليه) قال الازهري وغيره لا يقع اسم الضالة الا على الحيوان يقال ضل الانسان والبعير وغيرهما من الحيوان وهي الضوال واما الامتعة وما سوى الحيوان فيقال لها لقطة ولا يقال ضالة قال الازهري وغيره يقال للضوال الهوامي والهوافي واحدتها هامية وهافية وهمت وهفت وهفلت اذا ذهبت على وجهها بلا راع وقوله صلى الله عليه وسلم اعرف عفاصها معناه تعرف لتعلم صدق واصفها من كذبه ولئلا تختلط بماله وتشتبه واما العفاص فبكسر العين وبالفاء والصاد المهملة وهو الوعاء الذي تكون فيه النفقة جلدا كان او غيره ويطلق العفاص ايضا على الجلد الذي يكون على راس القارورة لانه كالوعاء له فاما الذي يدخل في فم القارورة من خشب او جلد او خرقة مجموعة ونحو ذلك فهو الصمام بكسر الصاد يقال عفصتها عفصا اذا شددت العفاص عليها واعفصتها اعفاصا اذا جعلت لها عفاصا واما الوكاء فهو الخيط الذي يشد به الوعاء يقال اوكيته ايكاء فهو موكا بلا همز (قوله صلى الله عليه وسلم فشانك بها) هو بنصب النون واما قوله صلى الله عليه وسلم معها سقاؤها فمعناه انه تقوى على ورود المياه وتشرب في اليوم الواحد وتملأ اكراشها بحيث يكفيها الايام واما حذاؤها فبالمد وهو اخفافها لانها تقوى بها على السير وقطع المفاوز وفي هذا الحديث جواز قول رب المال ورب المتاع ورب الماشية بمعنى صاحبها الآدمي وهذا هو الصحيح الذي عليه جماهير العلماء ومنهم من كره اضافته الى ماله روح دون المال والدار ونحوه وهذا غلط لقوله صلى الله عليه وسلم فان جاء ربها فادها اليه وحتى يلقاها ربها وفي حديث عمر رض وادخل رب الصريمة والغنيمة ونظائر ذلك كثيرة والله اعلم واما قوله صلى الله عليه وسلم ثم عرفها سنة فمعناه اذا اخذتها فعرفها سنة فاما الاخذ فهل هو واجب ام مستحب فيه مذاهب ومختصر ما ذكره اصحابنا ثلثة اقوال اصحها عندهم يستحب ولا يجب والثاني يجب والثالث ان كانت اللقطة في موضع يامن عليها اذا تركها استحب الاخذ والا وجب واما تعريف سنة فقد اجمع المسلمون على وجوبه اذا كانت اللقطة ليست تافهة ولا في معنى التافهة ولم يرد حفظها على صاحبها بل اراد تملكها فلا بد من تعريفها سنة بالاجماع فاما اذا لم يرد تملكها بل اراد حفظها على صاحبها فهل يلزمه التعريف فيه وجهان لاصحابنا احدهما لا يلزمه بل ان جاء صاحبها واثبتها دفعها اليه والا دام حفظها والثاني وهو الاصح ان يلزمه التعريف لئلا تضيع على صاحبها فانه لا يعلم اين هي حتى يطلبها فوجب تعريفها واما الشيء الحقير فيجب تعريفه زمنا يظن ان فاقده لا يطلبه في العادة اكثر من ذلك الزمان قال اصحابنا والتعريف ان ينشدها في الموضع الذي وجدها فيه وفي الاسواق وابواب المساجد ومواضع اجتماع الناس فيقول من ضاع منه شيء من ضاع منه حيوان من ضاع منه دراهم ونحو ذلك ويكرر ذلك بحسب العادة قال اصحابنا فيعرفها اولا في كل يوم ثم في الاسبوع ثم في اكثر منه والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم فان جاء صاحبها والا فشانك بها) معناه ان جاءها صاحبها فادفعها اليه والا فيجوز لك ان تتملكها قال اصحابنا اذا عرفها فجاء صاحبها في اثناء مدة التعريف او بعد انقضائها وقبل ان يتملكها الملتقط فاثبت انه صاحبها اخذها بزيادتها المتصلة والمنفصلة فالمتصلة كالسمن في الحيوان وتعليم صنعة ونحو ذلك والمنفصلة كالولد واللبن والصوف واكساب العبد ونحو ذلك واما ان جاء من يدعيها ولم يثبت ذلك فان لم يصدقه الملتقط لم يجز له دفعها اليه وان صدقه جاز له الدفع اليه ولا يلزمه متى يقيم البينة هذا كله اذا جاء قبل ان يتملكها الملتقط فاما اذا عرفها سنة ولم يجد صاحبها فله ان يديم حفظها لصاحبها وله ان يتملكها سواء كان غنيا او فقيرا فان اراد تملكها فمتى يملكها فيه اوجه لاصحابنا اصحها لا يملكها حتى يتلفظ بالتملك بان يقول تملكتها او اخترت تملكها والثاني لا يملكها الا بالتصرف فيها بالبيع ونحوه والثالث يكفيه نية التملك ولا يحتاج الى لفظ والرابع يملك بمجرد مضي السنة فاذا تملكها ولم يظهر لها صاحب فلا شيء عليه بل هو كسب من اكسابه لا مطالبة عليه به في الآخرة وان جاء صاحبها بعد تملكها اخذها بزيادتها المتصلة دون المنفصلة فان كانت قد تلفت بعد التملك لزم الملتقط بدلها عندنا وعند الجمهور وقال داود لا يلزمه والله اعلم (قوله فضالة الغنم قال لك او لاخيك او للذئب) معناه الاذن في اخذها بخلاف الابل وفرق صلى الله عليه وسلم بينهما وبين الفرق بان الابل مستغنية عن من يحفظها لاستقلالها بحذائها وسقائها وورودها الماء والشجر وامتناعها من الذئاب وغيرها من صغار السباع والغنم بخلاف ذلك فلك ان تاخذها لانها معرضة للذئب وضعيفة من الاستقلال فهي مترددة بين ان تاخذها انت او صاحبها او اخوك المسلم الذي يمر بها او الذئب فلهذا جاز اخذها دون الابل ثم اذا اخذها وعرفها سنة واكلها ثم جاء صاحبها لزمته غرامتها عندنا وعند ابي حنيفة رض وقال مالك لا تلزمه غرامتها لان النبي صلى الله عليه وسلم لم يذكر له غرامة واحتج اصحابنا بقوله صلى الله عليه وسلم في الرواية الاخرى فان جاء صاحبها فاعطها اياه واجابوا عن دليل مالك بانه لم يذكر في هذه الرواية الغرامة ولا نفاها وقد عرف وجوبها بدليل آخر (قوله صلى الله عليه وسلم عرفها سنة ثم اعرف وكاءها وعفاصها ثم استنفق بها) هذا ربما اوهم ان معرفة الوكاء والعفاص تتاخر على تعريفها سنة وباقي الروايات صريحة في تقديم المعرفة

عن اللقطة وقال قال عمرو فی الحدیث فاذا لم یات لها طالب فاستنفقها **وحدثنی** احمد بن عثمان بن حکیم الاودی قال نا خالد بن مخلد قال حدثنی سلیمان وهو ابن بلال عن ربیعة بن ابی عبد الرحمن عن یزید مولی المنبعث قال سمعت زید بن خالد الجهنی یقول اتی رجل رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر نحو حدیث اسمعیل بن جعفر غیر انه قال فاحمار وجهه وجبینه وغضب وزاد بعد قوله ثم عرفها سنة فان لم یجئ صاحبها کانت ودیعة عندک **وحدثنا** عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا سلیمان یعنی ابن بلال عن یحیی بن سعید عن یزید مولی المنبعث انه سمع زید بن خالد الجهنی صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اللقطة الذهب او الورق فقال اعرف وکاءها وعفاصها ثم عرفها سنة فان لم تعرف فاستنفقها ولتکن ودیعة عندک فان جاء طالبها یوما من الدهر فادها الیه وسأله عن ضالة الابل فقال مالک ولها دعها فان معها حذاءها وسقاءها ترد الماء وتاکل الشجر حتی یجدها ربها وسأله عن الشاة فقال خذها فانما هی لک او لاخیک او للذئب **حدثنی** اسحاق بن منصور قال انا حبان بن هلال قال نا حماد بن سلمة قال حدثنی یحیی بن سعید وربیعة الرأی بن ابی عبد الرحمن عن یزید مولی المنبعث عن زید بن خالد الجهنی ان رجلا سأل النبی صلی الله علیه وسلم عن ضالة الابل زاد ربیعة فغضب حتی احمرت وجنتاه واقتص الحدیث بنحو حدیثهم وزاد فان جاء صاحبها فعرف عفاصها وعددها ووکاءها فاعطها ایاه والا فهی لک **وحدثنی** ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح قال اخبرنی عبد الله ابن وهب قال حدثنی الضحاک بن عثمان عن ابی النضر عن بسر بن سعید عن زید بن خالد الجهنی قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اللقطة فقال عرفها سنة فان لم تعترف فاعرف عفاصها ووکاءها ثم کلها فان جاء صاحبها فادها الیه **وحدثنیه** اسحاق بن منصور قال انا ابو بکر الحنفی قال نا الضحاک بن عثمان بهذا الاسناد وقال فی الحدیث فان اعترفت فادها والا فاعرف عفاصها ووکاءها ووعاءها وعددها **وحدثنا** محمد بن بشار قال نا محمد ابن جعفر قال نا شعبة ح قال وحدثنی ابو بکر بن نافع واللفظ له قال نا غندر قال نا شعبة عن سلمة بن کهیل قال سمعت سوید بن غفلة قال خرجت انا وزید بن صوحان وسلمان بن ربیعة غازین فوجدت سوطا فاخذته فقالا لی دعه فقلت لا ولکن اعرفه فان جاء صاحبه والا استمتعت به قال فابیت علیهما فلما رجعنا من غزاتنا قضی لی انی حججت فاتیت المدینة فلقیت ابی بن کعب فاخبرته بشان السوط وبقولهما فقال انی وجدت صرة فیها مائة دینار علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فاتیت بها رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال عرفها حولا قال فعرفتها فلم اجد من یعرفها ثم اتیته فقال عرفها حولا فلم اجد من یعرفها ثم اتیته فقال عرفها حولا فلم اجد من یعرفها فقال احفظ عددها ووعاءها ووکاءها فان جاء صاحبها والا فاستمتع بها فاستمتعت بها فلقیته بعد ذلک بمکة فقال لا ادری بثلاثة احوال او حول واحد **وحدثنی** عبد الرحمن بن بشر العبدی قال نا بهز قال نا شعبة قال اخبرنی سلمة بن کهیل او اخبر القوم وانا فیهم قال سمعت سوید بن غفلة قال خرجت مع زید بن صوحان وسلمان بن ربیعة فوجدت سوطا واقتص الحدیث بمثله الی قوله فاستمتعت بها قال شعبة فسمعته بعد عشر سنین یقول عرفها عاما واحدا **وحدثنا** قتیبة بن سعید قال نا جریر عن الاعمش ح قال وثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی جمیعا عن سفیان ح قال وحدثنی محمد بن حاتم قال نا عبد الله بن جعفر الرقی قالا نا عبید الله یعنی ابن عمر عن زید بن ابی انیسة ح قال وحدثنی عبد الرحمن بن بشر قال نا بهز قال نا حماد بن سلمة کل هؤلاء عن سلمة بن کهیل بهذا الاسناد نحو حدیث شعبة وفی حدیثهم جمیعا ثلاثة احوال الا حماد بن سلمة فان فی حدیثه عامین او ثلاثة وفی حدیث سفیان وزید بن ابی انیسة وحماد بن سلمة فان جاء احد یخبرک بعددها ووعاءها ووکاءها فاعطها ایاه وزاد سفیان فی روایة وکیع والا فهی کسبیل مالک وفی روایة ابن نمیر والا فاستمتع بها **وحدثنی** ابو الطاهر ویونس بن

علی التعریف فیجاب عن هذه الروایة ان هذه معرفة اخری ویکون مامورا بمعرفتین فیعرفها اول ما یلتقطها حتی یعلم صدق واصفها اذا وصفها ولئلا تختلط وتشتبه فاذا عرفها سنة واراد تملکها استحب له ان یتعرفها ایضا مرة اخری تعرفا وافیا محققا لیعلم قدرها وصفتها فیردها الی صاحبها اذا جاء بعد تملکها وتلفها ومعنی استنفق بها تملکها ثم انفقها علی نفسک (قوله فغضب رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی احمرت وجنتاه او احمر وجهه ثم قال مالک ولها) الوجنة بفتح الواو وضمها وکسرها وفیها لغة رابعة اجنة بضم الهمزة وهی اللحم المرتفع من الخدین ویقال رجل موجن واوجن ای عظیم الوجنة وجمعها وجنات وتجیء فیها اللغات المعروفة فی جمع قصعة وحجرة وکسرة وبابهن وفیه جواز الفتوی والحکم فی حال الغضب وانه نافذ لکن یکره ذلک فی حقنا ولا یکره فی حق النبی صلی الله علیه وسلم لانه لا یخاف علیه فی الغضب ما یخاف علینا والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم ثم عرفها سنة فان لم یجئ صاحبها کانت ودیعة عندک وفی الروایة الثانیة ثم عرفها سنة فان لم تعرف استنفقها ولتکن ودیعة عندک فان جاء طالبها یوما من الدهر فادها الیه) معناه تکون امانة عندک بعد السنة ما لم تتملکها فان تلفت بغیر تفریط فلا ضمان علیک ولیس معناه منعه من تملکها بل له تملکها علی ما ذکرناه للاحادیث الباقیة الصریحة وهی قوله صلی الله علیه وسلم ثم استنفق بها فاستنفقها وقد اشار صلی الله علیه وسلم الی هذا فی الروایة الثانیة بقوله فان لم تعرف استنفقها ولتکن ودیعة عندک ای لا ینقطع حق صاحبها بل متی جاء فادها الیه ان کانت باقیة والا فبدلها وهذا معنی قوله صلی الله علیه وسلم فان جاء طالبها یوما من الدهر فادها الیه والمراد انه لا ینقطع حق صاحبها بالکلیة وقد نقل القاضی وغیره اجماع المسلمین علی انه اذا جاء صاحبها بعد التملک ضمنها المتملک الاداء فاسقط الضمان والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم فان جاء صاحبها فعرف عفاصها وعددها ووکاءها فاعطها ایاه والا فهی لک) فی هذا دلالة لمالک وغیره ممن یقول اذا جاء من وصف اللقطة بصفاتها وجب دفعها الیه بلا بینة واصحابنا یقولون لا یجب دفعها الیه الا ببینة وبه قال ابو حنیفة واصحابه رحمهم الله تعالی ویتاولون هذا الحدیث علی ان المراد انه اذا صدقه جاز له الدفع الیه ولا یجب فالامر بدفعها بمجرد تصدیقه لیس للوجوب والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم فی روایات حدیث زید بن خالد عرفها سنة) وفی حدیث ابی بن کعب انه صلی الله علیه وسلم امره بتعریفها ثلث سنین وفی روایة سنة واحدة وفی روایة ان الراوی شک قال لا ادری قال حول او ثلثة احوال وفی روایة عامین او ثلثة قال القاضی عیاض قیل فی الجمع بین الروایات قولان احدهما ان یطرح الشک والزیادة ویکون المراد سنة فی روایة الشک وترد الزیادة لمخالفتها باقی الاحادیث والثانی انهما قضیتان فروایة زید فی التعریف سنة محمولة علی اقل ما یجزی وروایة ابی بن کعب فی التعریف ثلث سنین محمولة علی الورع وزیادة الفضیلة قال وقد اجمع العلماء علی الاکتفاء بتعریف سنة ولم یشترط احد تعریف ثلثة اعوام الا ما روی عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه ولعله لم یثبت عنه (قوله نهی عن لقطة الحاج) یعنی عن التقاطها للتملک واما التقاطها للحفظ فلا منع منه وقد اوضح هذا صلی الله علیه وسلم فی قوله صلی الله علیه وسلم فی الحدیث الآخر ولا تحل لقطتها الا لمنشد

قال وقال

ولکنی

ثلاث

واجن

حاشیة متعلقة بمن ... فاستمتعت بها هذا لیس فی الاحمدیة انما هو فی المصریة وهو الصحیح کما صرح فی الروایة التی بعدها ۱۲

عبد الاعلی قالا نا عبد الله بن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن بکیر بن عبد الله بن الاشج عن یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب عن عبد الرحمن بن عثمان التیمی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن لقطة الحاج **وحدثنی** ابو الطاهر و یونس بن عبد الاعلی قالا نا عبد الله بن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن بکر بن سوادة عن ابی سالم الجیشانی عن زید بن خالد الجهنی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اوی ضالة فهو ضال ما لم یعرفها **حدثنا** یحیی بن یحیی التیمی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یحلبن احد ماشیة احد الا باذنه ایحب احدکم ان تؤتی مشربته فتکسر خزانته فینتقل طعامه فانما تخزن لهم ضروع مواشیهم اطعمتهم فلا یحلبن احد ماشیة احد الا باذنه **وحدثنا** قتیبة بن سعید و محمد بن رمح جمیعا عن اللیث بن سعد ح قال وحدثناه ابو بکر بن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی کلاهما عن عبید الله ح قال وحدثنی ابو الربیع و ابو کامل قالا نا حماد ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال نا اسمعیل یعنی ابن علیة جمیعا عن ایوب ح قال وحدثنا ابن ابی عمر قال نا سفیان عن اسمعیل بن امیة ح قال وثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق عن معمر عن ایوب و ابن جریج عن موسی کل هؤلاء عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو حدیث مالک غیر ان فی حدیثهم جمیعا فینتثل الا اللیث بن سعد فان فی حدیثه فینتقل طعامه کروایة مالک **حدثنا** قتیبة بن سعید قال انا لیث عن سعید بن ابی سعید عن ابی شریح العدوی انه قال سمعت اذنای وابصرت عینای حین تکلم رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیکرم ضیفه جائزته قالوا وما جائزته یا رسول الله قال یومه ولیلته والضیافة ثلاثة ایام فما کان وراء ذلک فهو صدقة علیه وقال ومن کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت **حدثنا** ابو کریب محمد بن العلاء قال نا وکیع قال نا عبد الحمید بن جعفر عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی شریح الخزاعی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الضیافة ثلاثة ایام وجائزته یوم ولیلة ولا یحل لرجل مسلم ان یقیم عند اخیه حتی یؤثمه

باب تحریم حلب الماشیة بغیر اذن مالکها

باب الضیافة ونحوها

وقد سبقت المسئلة مبسوطة فی آخر کتاب الحج (قوله صلی الله علیه وسلم من آوی ضالة فهو ضال ما لم یعرفها) هذا دلیل للمذهب المختار انه یلزمه تعریف اللقطة مطلقا سواء اراد تملکها او حفظها علی صاحبها وهذا هو الصحیح وقد سبق بیان الخلاف فیه ویجوز ان یکون المراد بالضالة هنا ضالة الابل ونحوها مما لا یجوز التقاطها للتملک بل انما تلتقط للحفظ علی صاحبها فیکون معناه من آوی ضالة فهو ضال ما لم یعرفها ابدا ولا یتملکها والمراد بالضال هنا المفارق للصواب وفی جمیع احادیث الباب دلیل علی ان التقاط اللقطة وتملکها لا یفتقر الی حکم حاکم ولا الی اذن السلطان وهذا مجمع علیه وفیها انه لا فرق بین الغنی والفقیر وهذا مذهبنا ومذهب الجمهور والله اعلم باب تحریم حلب الماشیة بغیر اذن مالکها (قوله صلی الله علیه وسلم لا یحلبن احد ماشیة احد الا باذنه ایحب احدکم ان تؤتی مشربته فتکسر خزانته فینتقل طعامه فانما تخزن لهم ضروع مواشیهم اطعمتهم فلا یحلبن احد ماشیة احد الا باذنه) وفی روایات فینتثل بالثاء المثلثة فی آخره بدل القاف ومعنی ینتثل ینثر کله ویرمی المشربة بفتح المیم وفی الراء لغتان الضم والفتح وهی کالغرفة یخزن فیها الطعام وغیره ومعنی الحدیث انه صلی الله علیه وسلم شبه اللبن فی الضرع بالطعام المخزون المحفوظ فی الخزانة فی انه لا یحل اخذه بغیر اذنه وفی الحدیث فوائد منها تحریم اخذ مال الانسان بغیر اذنه والاکل منه والتصرف فیه وانه لا فرق بین اللبن وغیره وسواء المحتاج وغیره الا المضطر الذی لا یجد میتة ویجد طعاما لغیره فیاکل الطعام للضرورة ویلزمه بدله لمالکه عندنا وعند الجمهور وقال بعض السلف وبعض المحدثین لا یلزمه وهذا ضعیف فان وجد میتة وطعاما لغیره ففیه خلاف مشهور للعلماء وفی مذهبنا الاصح عندنا اکل المیتة اما غیر المضطر اذا کان له ادلال علی صاحب اللبن او غیره من الطعام بحیث یعلم او یظن ان نفسه تطیب باکله منه بغیر اذنه فله الاکل بغیر اذنه وقد قدمنا بیان هذا مرات واما شرب النبی صلی الله علیه وسلم وابی بکر وهما قاصدان المدینة فی الهجرة من لبن غنم الراعی فقد قدمنا بیان وجهه وانه یحتمل انهما شرباه ادلالا علی صاحبه لانهما کانا یعرفانه او انه اذن للراعی ان یسقی منه من مر به او انه کان عرفهم اباحة ذلک او انه مال حربی لا امان له والله اعلم وفی هذا الحدیث ایضا اثبات القیاس والتمثیل فی المسائل وفیه ان اللبن یسمی طعاما فیحنث به من حلف لا یتناول طعاما الا ان یکون له نیة تخرج اللبن وفیه ان بیع لبن الشاة بشاة فی ضرعها لبن باطل وبه قال الشافعی ومالک والجمهور وجوزه الاوزاعی والله اعلم باب الضیافة ونحوها (قوله صلی الله علیه وسلم من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیکرم ضیفه جائزته قالوا وما جائزته یا رسول الله قال یومه ولیلته والضیافة ثلثة ایام فما کان وراء ذلک فهو صدقة علیه وقال من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت وفی روایة الضیافة ثلثة ایام وجائزته یوم ولیلة ولا یحل لرجل مسلم ان یقیم عند اخیه حتی یؤثمه قالوا یا رسول الله وکیف یؤثمه قال یقیم عنده ولا شیء له یقریه به وفی روایة ان نزلتم بقوم فامروا لکم بما ینبغی للضیف فاقبلوا فان لم یفعلوا فخذوا منهم حق الضیف الذی ینبغی لهم) هذه الاحادیث متظاهرة علی الامر بالضیافة والاهتمام بها وعظیم موقعها وقد اجمع المسلمون علی الضیافة وانها من متاکدات الاسلام ثم قال الشافعی ومالک وابو حنیفة رحمهم الله تعالی والجمهور هی سنة لیست بواجبة وقال اللیث واحمد هی واجبة یوما ولیلة قال احمد هی واجبة یوما ولیلة علی اهل البادیة واهل القری دون اهل المدن وتاول الجمهور هذه الاحادیث واشباهها علی الاستحباب ومکارم الاخلاق وتاکد حق الضیف کحدیث غسل الجمعة واجب علی کل محتلم ای متاکد الاستحباب وتاولها الخطابی وغیره علی المضطر والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم فلیکرم ضیفه جائزته یوما ولیلة والضیافة ثلثة ایام) قال العلماء معناه الاهتمام به فی الیوم واللیلة واتحافه بما یمکن من بر والطاف واما فی الیوم الثانی والثالث فیطعمه ما تیسر ولا یزید علی عادته واما ما کان بعد الثالثة فهو صدقة ومعروف ان شاء فعل وان شاء ترک قالوا وقوله صلی الله علیه وسلم ولا یحل له ان یقیم عنده حتی یؤثمه معناه لا یحل للضیف ان یقیم عنده بعد الثلث حتی یوقعه فی الاثم لانه قد یغتابه لطول مقامه او یعرض له بما یؤذیه او یظن به ما لا یجوز وقد قال الله تعالی اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم وهذا کله محمول علی ما اذا قام بعد الثلث من غیر استدعاء من المضیف اما اذا استدعاه وطلب زیادة اقامته او علم او ظن انه لا یکره اقامته فلا باس بالزیادة لان النهی انما کان لکونه یؤثمه وقد زال هذا المعنی والحالة هذه فلو شک فی حال المضیف هل تکره الزیادة ویلحقه بها حرج ام لا لم تحل الزیادة الا باذنه لظاهر الحدیث والله اعلم واما قوله صلی الله علیه وسلم من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت فقد سبق شرحه مبسوطا فی کتاب الایمان وفیه التصریح بانه ینبغی له الامساک عن الکلام الذی لیس فیه خیر ولا شر لانه مما لا یعنیه ومن حسن اسلام المرء ترکه ما لا یعنیه ولانه قد ینجر الکلام المباح الی حرام وهذا موجود فی العادة وکثیر والله اعلم واما قوله صلی الله علیه وسلم ان نزلتم بقوم فامروا لکم بما ینبغی للضیف فاقبلوا منهم فان لم یفعلوا فخذوا منهم حق الضیف الذی ینبغی لهم فقد حمله اللیث واحمد علی ظاهره وتاوله الجمهور علی اوجه احدها انه محمول علی المضطرین فان ضیافتهم واجبة فاذا لم یضیفوهم فلهم ان یاخذوا حاجتهم من مال الممتنعین والثانی ان المراد ان لکم ان تاخذوا من اعراضهم بالسنتکم وتذکرون للناس لومهم وبخلهم والعیب علیهم وذمهم والثالث ان هذا کان فی اول الاسلام وکانت المواساة واجبة فلما اتسع الاسلام نسخ ذلک هکذا حکاه القاضی وهو تاویل ضعیف او باطل لان هذا الذی ادعاه قائله لا یعرف والرابع انه محمول علی من مر باهل الذمة الذین شرط علیهم ضیافة من یمر بهم من المسلمین وهذا ایضا ضعیف انما صار هذا فی زمن عمر رضی الله عنه والله اعلم (قوله عن ابی شریح العدوی وفی الروایة الثانیة عن ابی شریح الخزاعی) هو واحد یقال له العدوی والخزاعی والکعبی وقد

قالوا یارسول اللہ وکیف یؤمنہ قال یقیم عندہ ولا شیء لہ یقریہ بہ حدثنا محمد بن المثنی قال نا ابوبکر یعنی الحنفی قال نا عبد الحمید بن جعفر قال ثنی سعید المقبری انہ سمع ابا شریح الخزاعی یقول سمعت اذنای وبصر عینی ووعاہ قلبی حین تکلم بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر بمثل حدیث اللیث وذکر فیہ ولا یحل لاحدکم ان یقیم عند اخیہ حتی یؤثمہ بمثل ما فی حدیث وکیع حدثنا قتیبۃ بن سعید قال نا اللیث ح قال وحدثنا محمد بن رمح قال نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبۃ بن عامر انہ قال قلنا یارسول اللہ انک تبعثنا فننزل بقوم فلا یقروننا فما ترٰی فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نزلتم بقوم فامر لکم بما ینبغی للضیف فاقبلوا فان لم یفعلوا فخذوا منہم حق الضیف الذی ینبغی لہم حدثنا شیبان بن فروخ قال نا ابوالاشہب عن ابی نضرۃ عن ابی سعید الخدری قال بینما نحن فی سفر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل علی راحلۃ لہ قال فجعل یصرف بصرہ یمینا وشمالا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان معہ فضل ظہر فلیعد بہ علی من لا ظہر لہ ومن کان لہ فضل من زاد فلیعد بہ علی من لا زاد لہ قال فذکر من اصناف المال ما ذکر حتی رأینا انہ لا حق لاحد منا فی فضل حدثنی احمد ابن یوسف الازدی قال نا النضر یعنی ابن محمد الیمامی قال نا عکرمۃ وھو ابن عمار قال نا ایاس بن سلمۃ عن ابیہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فاصابنا جہد حتی ہممنا ان ننحر بعض ظہرنا فامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجمعنا ترودنا فبسطنا لہ نطعا فاجتمع زاد القوم علی النطع قال فتطاولت لاحزرہ کم ہو فخزرتہ کربضۃ العنز ونحن اربع عشرۃ مائۃ قال فاکلنا حتی شبعنا جمیعا ثم حشونا جربنا فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل من وضوء قال فجاء رجل باداوۃ فیہا نطفۃ فافرغہا فی قدح فتوضانا کلنا ندغفقہ وغفقۃ اربع عشرۃ مائۃ قال ثم جاء بعد ثانیۃ فقال ہل من طہور فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرغ الوضوء حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی قال نا سلیم بن اخضر عن ابن عون قال کتبت الی نافع اسالہ عن الدعاء قبل القتال قال فکتب الی انما کان ذلک فی اول الاسلام قد اغار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بنی المصطلق وہم غارون وانعامہم تسقی علی الماء فقتل مقاتلتہم وسبی سبیہم واصاب یومئذ قال یحیی احسبہ قال جویریۃ او البتۃ ابنۃ الحارث قال وحدثنی ھذا الحدیث عبد اللہ بن عمر وکان فی ذلک الجیش ٭٭٭

سبق بیانہ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا شیء لہ یقریہ) ہو بفتح اولہ وکذا قولہ فی الروایۃ الاخری فلا یقرونا بفتح اولہ یقال قریت الضیف اقریہ قری باب استحباب المواساۃ بفضول المال (قولہ بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر اذ جاء رجل علی راحلۃ لہ فجعل یصرف بصرہ یمینا وشمالا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان معہ فضل ظہر فلیعد بہ علی من لا ظہر لہ ومن کان معہ فضل زاد فلیعد بہ علی من لا زاد لہ قال فذکر من اصناف المال ما ذکر حتی رأینا انہ لا حق لاحد منا فی فضل) اما قولہ فجعل یصرف بصرہ فہکذا وقع فی بعض النسخ وفی بعضہا یصرف فقط بحذف بصرہ وفی بعضہا یضرب بالضاد المعجمۃ والباء وفی روایۃ ابی داود وغیرہ یصرف راحلتہ فی ہذا الحدیث الحث علی الصدقۃ والجود والمواساۃ والاحسان الی الرفقۃ والاصحاب والاعتناء بمصالح الاصحاب وامر کبیر القوم اصحابہ بمواساۃ المحتاج وانہ یکتفی فی حاجۃ المحتاج بتعرضہ للعطاء وتعریضہ من غیر سوال وہذا معنی قولہ فجعل یصرف بصرہ ای متعرضا لشیء یدفع بہ حاجتہ وفیہ مواساۃ ابن السبیل والصدقۃ علیہ اذا کان محتاجا وان کان لہ راحلۃ وعلیہ ثیاب اوکان موسرا فی وطنہ ولہذا یعطی من الزکوۃ فی ہذا الحال واللہ اعلم باب استحباب خلط الازواد اذا قلت والمواساۃ فیہا (قولہ خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فاصابنا جہد حتی ہممنا ان ننحر بعض ظہرنا فامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجمعنا مزودنا فبسطنا لہ نطعا فاجتمع زاد القوم علی النطع قال فتطاولت لاحزرہ کم ہو فخزرتہ کربضۃ العنز ونحن اربع عشرۃ مائۃ قال فاکلنا حتی شبعنا جمیعا ثم حشونا جربنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل من وضوء فجاء رجل باداوۃ فیہا نطفۃ فافرغہا فی قدح فتوضانا کلنا ندغفقہ وغفقۃ اربع عشرۃ مائۃ قال ثم جاء بعد ثانیۃ فقال ہل من طہور فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرغ الوضوء) اما قولہ جہد بفتح الجیم وہو المشقۃ وقولہ مزاودنا ہکذا ہو فی بعض النسخ او اکثرہا وفی بعضہا ازوادنا وفی بعضہا ترودنا بفتح التاء وکسرہا وفی النطع لغات سبقت فصحہن کسر النون وفتح الطاء وقولہ کربضۃ العنز ای کمبرکہا او کقدرہا وہی الربضۃ قال القاضی الروایۃ فیہ بفتح الراء وحکاہ ابن درید بکسرہا (قولہ حشونا جربنا) ہو بضم الراء واسکانہا جمع جراب بکسر الجیم علی المشہور ویقال بفتحہا (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل من وضوء) ای ماء یتوضا بہ وہو بفتح الواو علی المشہور وحکی ضمہا وسبق بیانہ فی کتاب الطہارۃ (قولہ فیہا نطفۃ) ہو بضم النون ای قلیل من الماء وقولہ مزاودنا غفقۃ وغفقۃ ای نصب صبا شدیدا وفی ہذا الحدیث معجزتان ظاہرتان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہما کثیر الطعام وتکثیر المبارکۃ الکثرۃ الظاہرۃ قال المازری فی تحقیق المعجزۃ فی ہذا انہ کل اکل منہ جزء او شرب جزء خلق اللہ تعالی جزء آخر مخلفہ قال ومعجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضربان احدہما القرآن وہو منقول تواترا والثانی مثل تکثیر الطعام والشراب ونحو ذلک وذلک فیہ طریقان احدہما ان تنقول تواترت علی المعنی کتواتر جود حاتم طی وحلم الاحنف بن قیس فانہ لا ینقل فی ذلک قصۃ بعینہا متواترۃ ولکن متکاثرۃ افرادہا بالاحاد حتی افاد مجموعہا تواتر الکرم والحلم وکذلک تواتر انخراق العادۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بغیر القرآن والطریق الثانی ان تقول اذا روی الصحابی مثل ہذا الامر العجیب او احال علی حضورہ فیہ مع سائر الصحابۃ وہم یسمعون روایتہ ودعواہ او بلغہم ذلک ولا ینکرون علیہ کان ذلک تصدیقا یوجب العلم بصحتہ ما قال واللہ اعلم وفی ہذا الحدیث استحباب المواساۃ فی الزاد وجمعہ عند قلتہ وجواز اکل بعضہم مع بعض فی ہذہ الحالۃ ولیس ہذا من الربا فی شیء وانما ہو من نحو الاباحۃ وکل واحد سیمیز لرفقتہ الاکل من طعامہ وسواء تحقق الانسان انہ اکل اکثر من حصتہ او دونہا او مثلہا فلا باس بہذا لکن یستحب لہ الایثار والتقلل لاسیما ان کان فی الطعام قلۃ واللہ اعلم کتاب الجہاد والسیر باب جواز الاغارۃ علی الکفار الذین بلغتہم دعوۃ الاسلام من غیر تقدم اعلام بالاغارۃ (قولہ حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی قال نا سلیم بن اخضر عن ابن عون قال کتبت الی نافع اسالہ عن الدعاء قبل القتال قال فکتب الی انما کان ذلک فی اول الاسلام قد اغار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بنی المصطلق وہم غارون وانعامہم تسقی علی الماء فقتل مقاتلتہم وسبی سبیہم واصاب یومئذ قال یحیی احسبہ قال جویریۃ او البتۃ ابنۃ الحارث وحدثنی ہذا الحدیث عبد اللہ بن عمر وکان فی ذلک الجیش قال وقال فی الروایۃ الاخری جویریۃ بنت الحارث ولم یشک) اما قولہ او البتۃ فمعناہ ان یحیی بن یحیی قال اصابت یومئذ بنت الحارث واظن شیخی سلیم بن اخضر سماہا لی فی روایۃ جویریۃ او اعلم ذلک واجزم بہ او قولہ البتۃ وحاصلہ انہا جویریۃ فیما احفظہ انا ظنا واما علما وفی الروایۃ الثانیۃ قال ہی جویریۃ بنت الحارث بلا شک (قولہ وہم غارون) ہو بالغین المعجمۃ وتشدید الراء ای غافلون وفی ہذا الحدیث جواز الاغارۃ علی الکفار الذین بلغتہم الدعوۃ من غیر انذار بالاغارۃ وفی ہذہ المسئلۃ ثلثۃ مذاہب حکاہا المازری والقاضی احدہا یجب الانذار مطلقا قالہ مالک وغیرہ وہذا ضعیف والثانی لا یجب مطلقا وہذا اضعف منہ او باطل والثالث یجب ان لم تبلغہم الدعوۃ ولا یجب ان بلغتہم لکن یستحب وہذا ہو الصحیح وبہ قال نافع مولی ابن عمر والحسن البصری والثوری واللیث والشافعی وابو ثور وابن المنذر وابن المنذر وہو قول اکثر اہل العلم وقد تظاہرت الاحادیث الصحیحۃ علی معناہ ومنہا ہذا الحدیث وحدیث قتل کعب بن الاشرف وحدیث قتل ابی الحقیق وفی ہذا الحدیث جواز استرقاق العرب لان بنی المصطلق عرب من خزاعۃ وہذا قول الشافعی فی الجدید وہو الصحیح وقال مالک وجمہور اصحابہ وابو حنیفۃ والاوزاعی وجمہور العلماء وقال جماعۃ من العلماء لا یسترق من

حدثنا محمد بن المثنی قال نا ابن ابی عدی عن ابن عون بهذا الاسناد مثله وقال جویریة بنت الحارث ولم یشك. حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا وکیع بن الجراح عن سفیان ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال نا یحیی بن آدم قال نا سفیان قال ملأه علینا املاء ح قال وحدثنی عبد الله بن هاشم واللفظ له قال ثنا عبد الرحمن یعنی ابن مهدی قال نا سفیان عن علقمة بن مرثد عن سلیمان بن بریدة عن ابیه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا امر امیرا علی جیش او سریة اوصاه فی خاصته بتقوی الله عز وجل ومن معه من المسلمین خیرا ثم قال اغزوا باسم الله فی سبیل الله قاتلوا من کفر بالله اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا واذا لقیت عدوك من المشرکین فادعهم الی ثلث خصال او خلال فایتهن ما اجابوك فاقبل منهم وکف عنهم ثم ادعهم الی الاسلام فان اجابوك فاقبل منهم وکف عنهم ثم ادعهم الی التحول من دارهم الی دار المهاجرین واخبرهم انهم ان فعلوا ذلك فلهم ما للمهاجرین وعلیهم ما علی المهاجرین فان ابوا ان یتحولوا منها فاخبرهم انهم یکونون کاعراب المسلمین یجری علیهم حکم الله الذی یجری علی المؤمنین ولا یکون لهم فی الغنیمة والفیء شیء الا ان یجاهدوا مع المسلمین فان هم ابوا فسلهم الجزیة فان هم اجابوك فاقبل منهم وکف عنهم فان هم ابوا فاستعن بالله وقاتلهم واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تجعل لهم ذمة الله وذمة نبیه صلی الله علیه وسلم فلا تجعل لهم ذمة الله ولا ذمة نبیه ولکن اجعل لهم ذمتك وذمة اصحابك فانکم ان تخفروا ذممکم وذمم اصحابکم اهون من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تنزلهم علی حکم الله فلا تنزلهم علی حکم الله ولکن انزلهم علی حکمك فانك لا تدری اتصیب حکم الله فیهم ام لا قال عبد الرحمن هذا او نحوه وزاد اسحاق فی الحدیث عن یحیی بن آدم قال فذکرت هذا الحدیث لمقاتل بن حیان قال یحیی یعنی ان علقمة یقوله لابن حیان فقال حدثنی مسلم بن هیصم عن النعمان بن مقرن عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه. حدثنی حجاج بن الشاعر قال حدثنی عبد الصمد بن عبد الوارث قال نا شعبة قال حدثنی علقمة بن مرثد ان سلیمان بن بریدة حدثه عن ابیه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا بعث امیرا او سریة دعاه فاوصاه وساق الحدیث بمعنی حدیث سفیان. حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابو اسامة عن بریدة بن عبد الله عن ابی بردة عن ابی موسی قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا بعث احدا من اصحابه فی بعض امره قال بشروا ولا تنفروا ویسروا ولا تعسروا. حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا وکیع عن شعبة عن سعید بن ابی بردة عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم بعثه ومعاذا الی الیمن فقال بشروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا وتطاوعا ولا تختلفا

باب تامیر الامام الامراء علی البعوث ووصیته ایاهم بآداب الغزو وغیرها (قوله کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا امر امیرا علی جیش او سریة اوصاه فی خاصته بتقوی الله تعالی ومن معه من المسلمین خیرا ثم قال اغزوا باسم الله فی سبیل الله قاتلوا من کفر بالله اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا) اما السریة فهی قطعة من الجیش تخرج منه تغیر وترجع الیه قال ابراهیم الحربی هی الخیل تبلغ اربعمائة ونحوها قالوا سمیت سریة لانها تسری فی اللیل وتخفی ذهابها وهی فعیلة بمعنی فاعلة یقال سری واسری اذا ذهب لیلا (قوله صلی الله علیه وسلم ولا تغدروا) بکسر الدال والولید الصبی وفی هذه الکلمات من الحدیث فوائد مجمع علیها وهی تحریم الغدر وتحریم الغلول وتحریم قتل الصبیان اذا لم یقاتلوا وکراهة المثلة واستحباب وصیة الامام امراءه وجیوشه بتقوی الله تعالی والرفق باتباعهم وتعریفهم ما یحتاجون فی غزوهم وما یجب علیهم وما یحل لهم وما یحرم علیهم وما یکره وما یستحب (قوله صلی الله علیه وسلم واذا لقیت عدوك من المشرکین فادعهم الی ثلث خصال او خلال فایتهن ما اجابوك فاقبل منهم وکف عنهم ثم ادعهم الی الاسلام فان اجابوك فاقبل منهم وکف عنهم ثم ادعهم الی التحول من دارهم) قوله ثم ادعهم الی الاسلام هکذا هو فی جمیع نسخ صحیح مسلم ثم ادعهم قال القاضی عیاض کذا الروایة ادعهم باسقاط ثم وقد جاء باسقاطها علی الصواب فی کتاب ابی عبید وفی سنن ابی داود وغیرهما لانه تفسیر للخصال الثلث ولیست غیرها وقال المازری لیست ثم ههنا زائدة بل دخلت لاستفتاح الکلام والاخذ (قوله صلی الله علیه وسلم ثم ادعهم الی التحول من دارهم الی دار المهاجرین واخبرهم انهم ان فعلوا ذلك فلهم ما للمهاجرین وعلیهم ما علی المهاجرین فان ابوا ان یتحولوا منها فاخبرهم انهم یکونون کاعراب المسلمین یجری علیهم حکم الله الذی یجری علی المؤمنین ولا یکون لهم فی الغنیمة والفیء شیء الا ان یجاهدوا مع المسلمین) معنی هذا الحدیث انهم اذا اسلموا استحب لهم ان یهاجروا الی المدینة فان فعلوا ذلك کانوا کالمهاجرین فلهم فی استحقاق الفیء والغنیمة وغیر ذلك والا فهم اعراب کسائر اعراب المسلمین الساکنین فی البادیة من غیر هجرة ولا غزو فتجری علیهم احکام الاسلام ولا حق لهم فی الغنیمة والفیء وانما یکون لهم نصیب من الزکوة ان کانوا بصفة استحقاقها قال الشافعی الصدقات للمساکین ونحوهم ممن لا حق له فی الفیء فالفیء للاجناد قال ولا یعطی اهل الفیء من الصدقات ولا اهل الصدقات من الفیء واحتج بهذا الحدیث وقال مالك وابو حنیفة المالان سواء ویجوز صرف کل واحد منهما الی النوعین قال ابو عبید هذا الحدیث منسوخ قال وانما کان هذا الحکم فی اول الاسلام لمن لم یهاجر ثم نسخ ذلك بقوله تعالی والذین جاءوا من بعدهم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان وبقوله تعالی واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض هذا الذی ادعاه ابو عبید لا یسلم له قوله صلی الله علیه وسلم فان هم ابوا فسلهم الجزیة فان هم اجابوك فاقبل منهم وکف عنهم هذا مما یستدل به مالك والاوزاعی وموافقوهما فی جواز اخذ الجزیة ممن کل کافر عربیا کان او عجمیا کتابیا او مجوسیا او غیرهما وقال ابو حنیفة لا تؤخذ الجزیة من جمیع الکفار الا من مشرکی العرب ومجوسهم وقال الشافعی لا تقبل الا من اهل الکتاب والمجوس عربا کانوا او عجما وتمسك بمفهوم آیة الجزیة وبحدیث سنوا بهم سنة اهل الکتاب ویتاول هذا الحدیث علی ان المراد باخذ الجزیة اهل الکتاب لان الاسم المشرك لا یطلق علی اهل الکتاب وغیرهم وکان تخصیصهم معلوما عند الصحابة واختلفوا فی قدر الجزیة فقال الشافعی اقلها دینار علی الغنی ودینار علی الفقیر الیضافی کل سنة واکثرها ما یقع به التراضی وقال مالك هی اربعة دنانیر علی اهل الذهب واربعون درهما علی اهل الفضة وقال ابو حنیفة وغیره من الکوفیین واحمد علی الغنی ثمانیة واربعون درهما والمتوسط اربعة وعشرون والفقیر اثنا عشر (قوله صلی الله علیه وسلم واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تجعل لهم ذمة الله وذمة نبیه فلا تجعل لهم ذمة الله وذمة نبیه ولکن اجعل لهم ذمتك وذمة اصحابك فانکم ان تخفروا ذممکم وذمم اصحابکم اهون من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله صلی الله علیه وسلم) قال العلماء الذمة ههنا العهد وتخفروا بضم التاء یقال اخفرت الرجل اذا نقضت عهده وخفرته امنته وحمیته قالوا وهذا نهی تنزیه ای لا تجعل لهم ذمة الله فانه قد ینقضها من لا یعرف حقها وینتهك حرمتها بعض الاعراب وسواد الجیش (قوله صلی الله علیه وسلم واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تنزلهم علی حکم الله فلا تنزلهم علی حکم الله ولکن انزلهم علی حکمك فانك لا تدری اتصیب حکم الله فیهم ام لا) هذا النهی ایضا علی التنزیه والاحتیاط وفیه حجة لمن یقول لیس کل مجتهد مصیبا بل المصیب واحد وهو الموافق لحکم الله تعالی فی نفس الامر وقد یجیب عنه القائلون بان کل مجتهد مصیب بان المراد انك لا تامن ان ینزل علی وحی بخلاف ما حکمت وهذا المعنی منتف بعد النبی صلی الله علیه وسلم (قوله حدثنا مسلم بن هیصم) بفتح الهاء وبالصاد المهملة (قوله صلی الله علیه وسلم بشروا ولا تنفروا ویسروا ولا تعسروا) وفی الحدیث الآخر انه صلی الله علیه وسلم قال لمعاذ ولابی موسی الاشعری یسرا ولا تعسرا وبشرا ولا تنفرا وتطاوعا ولا تختلفا وفی حدیث انس یسروا ولا تعسروا وسکنوا ولا تنفروا انما جمع فی هذه الالفاظ بین الشیء وضده لانه قد یفعلهما فی وقتین فلو اقتصر علی یسروا والصدق ذلك علی من یسر مرة او مرات وعسر فی معظم الحالات فاذا قال ولا تعسروا انتفی التعسیر فی جمیع الاحوال من جمیع وجوهه وهذا هو المطلوب

وحدثنا محمد بن عباد قال نا سفیان عن عمرو ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وابن ابی خلف عن زکریا بن عدی قال انا عبید الله عن زید بن ابی انیسة کلاهما عن سعید بن ابی بردة عن ابیه عن جده عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو حدیث شعبة ولیس فی حدیث زید بن ابی انیسة وتطاوعا ولا تختلفا
حدثنا عبید الله بن معاذ العنبری قال نا ابی قال نا شعبة عن ابی التیاح ح عن انس ح قال وثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عبید الله بن سعید ح قال وثنا محمد بن الولید قال نا محمد بن جعفر کلاهما عن شعبة عن ابی التیاح ح قال سمعت انس بن مالک یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یسروا ولا تعسروا وسکنوا ولا تنفروا حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا محمد بن بشر وابو اسامة ح وحدثنی زهیر بن حرب وعبید الله بن سعید قال نا یحیی وهو القطان کلهم عن عبید الله ح قال وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر واللفظ له قال نا ابی قال نا عبید الله عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جمع الله الاولین والاخرین یوم القیمة یرفع لکل غادر لواء فقیل هذه غدرة فلان بن فلان وحدثنا ابو الربیع العتکی قال نا حماد قال نا ابوبح قال وثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال نا عفان قال نا صخر بن جویریة کلاهما عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث وحدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر عن اسماعیل بن جعفر عن عبد الله بن دینار انه سمع عبد الله بن عمر یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الغادر ینصب الله له لواء یوم القیمة فیقال الا هذه غدرة فلان حدثنی حرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن حمزة وسالم ابنی عبد الله ان عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لکل غادر لواء یوم القیمة حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا ابن ابی عدی ح قال وحدثنی بشر بن خالد قال نا محمد یعنی ابن جعفر کلاهما عن شعبة عن سلیمان عن ابی وائل عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لکل غادر لواء یوم القیمة یقال هذه غدرة فلان وحدثنا اسحق بن ابراهیم قال انا النضر بن شمیل ح قال وحدثنی عبید الله بن سعید قال نا عبد الرحمن جمیعا عن شعبة فی هذا الاسناد ولیس فی حدیث عبد الرحمن یقال هذه غدرة فلان حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا یحیی بن آدم عن یزید بن عبد العزیز عن الاعمش عن شقیق عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لکل غادر لواء یوم القیمة یعرف به یقال هذه غدرة فلان حدثنا محمد بن المثنی وعبید الله بن سعید قالا نا عبد الرحمن بن مهدی عن شعبة عن ثابت عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لکل غادر لواء یوم القیمة یعرف به حدثنا محمد بن المثنی وعبید الله بن سعید قالا نا عبد الرحمن قال نا شعبة عن خلید عن ابی نضرة عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لکل غادر لواء عند استه یوم القیمة وحدثنا زهیر بن حرب قال نا عبد الصمد بن عبد الوارث قال نا المستمر بن الریان قال نا ابو نضرة عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لکل غادر لواء یوم القیمة یرفع له بقدر غدره الا ولا غادر اعظم غدرا من امیر عامة وحدثنا علی بن حجر السعدی وعمرو الناقد وزهیر بن حرب واللفظ لعلی وزهیر قال علی انا وقال الاخران نا سفیان قال سمع عمرو جابرا یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الحرب خدعة حدثنا محمد بن عبد الرحمن بن سهم قال انا عبد الله بن المبارک قال انا معمر عن همام عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الحرب خدعة

وکذا یقال فی یسروا ولا تنفروا او تطاوعا ولا تختلفا لانهما قد یتطاوعان فی وقت ویختلفان فی وقت وقد یتطاوعان فی شیء ویختلفان فی شیء وفی هذا الحدیث الامر بالتبشیر بفضل الله وعظیم ثوابه وجزیل عطائه وسعة رحمته والنهی عن التنفیر بذکر التخویف وانواع الوعید محضة من غیر ضمها الی التبشیر وفیه تالیف من قرب اسلامه وترک التشدید علیهم وکذلک من قارب البلوغ من الصبیان ومن بلغ ومن تاب من المعاصی کلهم تستلطف بهم ویدرجون فی انواع الطاعة قلیلا قلیلا وقد کانت امور الاسلام من التکلیف علی التدریج فمتی یسر علی الداخل فی الطاعة او المرید للدخول فیها سهلت علیه وکانت عاقبته غالبا التزاید منها ومتی عسرت علیه او شک ان لا یدخل فیها وان دخل او شک ان لا یدوم او لا یستحلیها وفیه امر الولاة بالرفق والاتفاق المتشارکین فی ولایة ونحوها وهذا من المهمات فان غالب المصالح لا یتم الا بالاتفاق ومتی حصل الاختلاف فاتت وفیه وصیة الامام الولاة وان کانوا اهل فضل وصلاح کمعاذ وابی موسی فان الذکری تنفع المومنین (قوله حدثنا محمد بن عباد ثنا سفیان عن عمرو عن سعید بن ابی بردة) هذا مما استدرکه الدارقطنی وقال لم یتابع ابن عباد عن سفیان عن عمرو عن سعید وقد روی عن سفیان عن منصور عن سعید ولا یثبت ولم یخرجه البخاری من طریق سفیان هذا کلام الدارقطنی ولا انکار علی مسلم لان ابن عباد ثقة وقد جزم بروایته عن سفیان عن عمرو عن سعید ولو لم یثبت لم یضر مسلما فان المتن ثابت من الطرق باب تحریم الغدر (قوله صلی الله علیه وسلم لکل غادر لواء یوم القیمة) یقال هذه غدرة فلان وفی روایة یعرف به وفی روایة لکل غادر لواء عند استه یوم القیمة وفی روایة لکل غادر لواء یوم القیمة یرفع له بقدر غدره الا ولا غادر اعظم غدرا من امیر عامة) قال اهل اللغة اللواء الرایة العظیمة لا یمسکها الا صاحب جیش الحرب او صاحب دعوة الجیش ویکون الناس بتعالة قالوا انمعنی لکل غادر لواء ای علامة یشهر بها فی الناس لان موضوع اللواء الشهرة مکان الرئیس علامة له وکانت العرب تنصب الالویة فی الاسواق الخفلة لغدر الغادر لتشهیره بذلک واما الغادر فهو الذی یواعد علی امر ولا یفی به یقال غدر یغدر بکسر الدال فی المضارع وفی هذه الاحادیث بیان غلظ تحریم الغدر لا سیما من صاحب الولایة العامة لان غدره یتعدی ضرره الی خلق کثیرین وقیل لانه غیر مضطر الی الغدر لقدرته علی الوفاء کما جاء فی الحدیث الصحیح فی تعظیم کذب الملک والمشهور ان هذا الحدیث ورد فی ذم الامام الغادر وذکر القاضی عیاض احتمالین احدهما هذا وهو نهی الامام ان یغدر فی عهوده لرعیته او للکفار وغیرهم او غدره للامانة التی قلدها الرعیة والتزم القیام بها والمحافظة علیها ومتی خانهم او ترک الشفقة علیهم او الرفق بهم فقد غدر بعهده والاحتمال الثانی ان یکون المراد نهی الرعیة عن الغدر بالامام فلا یشق علیه العصا ولا یتعرض لما یخاف حصول فتنة بسببه والصحیح الاول والله اعلم
باب جواز الخداع فی الحرب (قوله صلی الله علیه وسلم الحرب خدعة) فیها ثلث لغات مشهورات اتفقوا علی ان افصحهن خدعة بفتح الخاء واسکان الدال قال ثعلب وغیره وهی لغة النبی صلی الله علیه وسلم والثانیة بضم الخاء واسکان الدال والثالثة بضم الخاء وفتح الدال واتفق العلماء علی جواز خداع الکفار فی الحرب کیف امکن الخداع الا ان یکون فیه نقض عهد او امان فلا یحل وقد صح فی الحدیث جواز الکذب فی ثلثة اشیاء احدها فی الحرب قال الطبری انما یجوز من الکذب فی الحرب المعاریض دون حقیقة الکذب فانه لا یحل هذا کلامه والظاهر اباحة حقیقة نفس الکذب لکن الاقتصار علی التعریض افضل والله اعلم

باب کراهة تمنی لقاء العدو والامر بالصبر عند اللقاء

حدثنا الحسن بن علی الحلوانی وعبد بن حمید قالا انا ابو عامر العقدی عن المغیرة وهو ابن عبد الرحمن الحزامی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تتمنوا لقاء العدو واذا لقیتموهم فاصبروا وحدثنی محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا ابن جریج قال اخبرنی موسی بن عقبة عن ابی النضر عن کتاب رجل من اسلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم یقال له عبد الله بن ابی اوفی فکتب الی عمر بن عبید الله حین سار الی الحروریة یخبره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان فی بعض ایامه التی لقی فیها العدو ینتظر حتی اذا مالت الشمس قام فیهم فقال یا ایها الناس لا تتمنوا لقاء العدو واسئلوا الله العافیة فاذا لقیتموهم فاصبروا واعلموا ان الجنة تحت ظلال السیوف ثم قام النبی صلی الله علیه وسلم وقال اللهم منزل الکتاب ومجری السحاب وهازم الاحزاب اهزمهم وانصرنا علیهم

باب استحباب الدعاء بالنصر عند لقاء العدو

حدثنا سعید بن منصور قال نا خالد بن عبد الله عن اسماعیل بن ابی خالد عن عبد الله بن ابی اوفی قال دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الاحزاب فقال اللهم منزل الکتاب سریع الحساب اهزم الاحزاب اللهم اهزمهم وزلزلهم وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع بن الجراح عن اسماعیل بن ابی خالد قال سمعت ابن ابی اوفی یقول دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث خالد غیر انه قال هازم الاحزاب ولم یذکر قوله اللهم وحدثناه اسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر جمیعا عن ابن عیینة عن اسماعیل بهذا الاسناد وزاد ابن ابی عمر فی روایته مجری السحاب وحدثنی حجاج بن الشاعر قال نا عبد الصمد قال نا حماد عن ثابت عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقول یوم احد اللهم انک ان تشأ لا تعبد فی الارض

باب کراهة تمنی لقاء العدو والامر بالصبر عند اللقاء

حدثنا یحیی بن یحیی ومحمد بن رمح قالا انا اللیث ح قال وثنا قتیبة بن سعید قال نا اللیث عن نافع عن عبد الله ان امرأة وجدت فی بعض مغازی رسول الله صلی الله علیه وسلم مقتولة فانکر رسول الله صلی الله علیه وسلم قتل النساء والصبیان حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا محمد بن بشر وابو اسامة قالا نا عبید الله عن نافع عن ابن عمر قال وجدت امرأة مقتولة فی بعض تلک المغازی فنهی رسول الله صلی الله علیه عن قتل النساء والصبیان وحدثنا یحیی بن یحیی وسعید بن منصور وعمرو الناقد جمیعا عن ابن عیینة قال یحیی انا سفیان بن عیینة عن الزهری عن عبید الله عن ابن عباس عن الصعب بن جثامة قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الدار من المشرکین یبیتون فیصیبون من نسائهم وذراریهم فقال هم منهم وحدثنا عبد بن حمید انا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس عن الصعب بن جثامة قال قلت یا رسول الله انا نصیب فی البیات من ذراری المشرکین قال هم منهم وحدثنی محمد بن رافع نا عبد الرزاق ثنا ابن جریج قال

باب کراهة تمنی لقاء العدو والامر بالصبر عند اللقاء (قوله صلی الله علیه وسلم لا تتمنوا لقاء العدو واذا لقیتموهم فاصبروا وفی الروایة الاخری لا تتمنوا لقاء العدو وسلوا الله العافیة فاذا لقیتموهم فاصبروا واعلموا ان الجنة تحت ظلال السیوف) انما نهی عن تمنی لقاء العدو لما فیه من صورة الاعجاب والاتکال علی النفس والوثوق بالقوة وهو نوع بغی وقد ضمن الله تعالی لمن بغی علیه ان ینصره ولانه یتضمن قلة الاهتمام بالعدو واحتقاره وهذا یخالف الاحتیاط والحزم وتاوله بعضهم علی النهی عن التمنی فی صورة خاصة وهی اذا شک فی المصلحة فیه وحصول ضرر والا فالقتال کله فضیلة وطاعة والصحیح الاول ولهذا تممه صلی الله علیه وسلم بقوله صلی الله علیه وسلم وسلوا الله العافیة وقد کثرت الاحادیث فی الامر بالسؤال للعافیة وهی من الالفاظ العامة المتناولة لدفع جمیع المکروهات فی البدن والباطن فی الدین والدنیا والاخرة اللهم انی اسئلک العافیة العامة لی ولاحبائی ولجمیع المسلمین واما قوله صلی الله علیه وسلم واذا لقیتموهم فاصبروا فهذا حث علی الصبر فی القتال وهو آکد ارکانه وقد جمع الله سبحانه آداب القتال فی قوله تعالی یا ایها الذین آمنوا اذا لقیتم فئة فاثبتوا واذکروا الله کثیرا لعلکم تفلحون واطیعوا الله ورسوله ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ریحکم واصبروا ان الله مع الصابرین ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارهم بطرا ورئاء الناس ویصدون عن سبیل الله واما قوله صلی الله علیه وسلم واعلموا ان الجنة تحت ظلال السیوف فمعناه ثواب الله والسبب الموصل الی الجنة عند الضرب بالسیوف فی سبیل الله ومشی المجاهدین فی سبیل الله فاحضر وافیه بصدق وانبتوا (قوله فی هذا الحدیث ان النبی صلی الله علیه وسلم انتظر حتی مالت الشمس قام فیهم فقال یا ایها الناس الی آخره) وقد جاء فی غیر هذا الحدیث انه صلی الله علیه وسلم کان اذا لم یقاتل اول النهار انتظر حتی تزول الشمس قال العلماء سببه انه امکن للقتال لانه وقت هبوب الریاح ونشاط النفوس وکلما طال ازداد وانشاطا واقداما علی عدوهم وقد جاء فی صحیح البخاری اخر حتی تهب الارواح وتحضر الصلوات قالوا وسببه فضیلة اوقات الصلوات والدعاء عندها (قوله ثم قام النبی صلی الله علیه وسلم فقال اللهم منزل الکتاب ومجری السحاب وهازم الاحزاب اهزمهم وانصرنا علیهم) ففیه استحباب الدعاء عند اللقاء والاستنصار والله اعلم (قوله عن ابی النضر عن کتاب رجل من الصحابة) قال الدارقطنی هو حدیث صحیح قال واتفاق البخاری ومسلم علی روایته حجة فی جواز العمل بالمکاتبة والاجازة وقد جوز والعمل بالمکاتبة والاجازة وبه قال جماهیر العلماء من اهل الحدیث والاصول والفقه ومنعت الطائفة الروایة بها وهذا غلط والله اعلم

باب استحباب الدعاء بالنصر عند لقاء العدو

وذکر فی الباب دعاءه صلی الله علیه وسلم عند لقاء العدو وقد اتفقوا علی استحبابه (قوله صلی الله علیه وسلم اللهم اهزمهم وزلزلهم) ای ازعجهم وحرکهم بالشدائد قال ابن اللغة الزلزال والزلزلة الشدائد التی تحرک الناس (قوله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقول یوم احد اللهم انک ان تشأ لا تعبد فی الارض) قال العلماء ففیه التسلیم لقدر الله تعالی والرد علی غلاة القدریة الزاعمین ان الشر غیر مراد ولا مقدر تعالی الله عن قولهم وهذا الکلام متضمن ایضا لطلب النصر وجاء فی هذه الروایة انه صلی الله علیه وسلم قال هذا یوم احد وجاء بعده انه قال یوم بدر وهو المشهور فی کتب السیر والمغازی ولا معارضة بینهما فقاله فی الیومین والله اعلم

باب تحریم قتل النساء والصبیان فی الحرب

(قوله نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن قتل النساء والصبیان) اجمع العلماء علی العمل بهذا الحدیث وتحریم قتل النساء والصبیان اذا لم یقاتلوا فان قاتلوا فقال جماهیر العلماء یقتلون واما شیوخ الکفار فان کان فیهم رأی قتلوا والا فلا فیهم وفی الرهبان خلاف قال مالک وابو حنیفة لا یقتلون والاصح فی مذهب الشافعی قتلهم

باب جواز قتل النساء والصبیان فی البیات من غیر تعمد

(قوله سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الذراری من المشرکین یبیتون فیصیبون من نسائهم وذراریهم فقال هم منهم) هکذا هو فی اکثر نسخ بلادنا سئل عن الذراری من المشرکین و فی روایة عن اهل الدار من المشرکین ونقل القاضی هذه عن روایة جمهور رواة صحیح مسلم قال وهی الصواب فاما الروایة الاولی فقال لیست بشئ بل هی تصحیف قال وما بعده یبین الغلط فیه قلت ولیست باطلة کما ادعی القاضی بل لها وجه وتقدیره سئل عن حکم صبیان المشرکین الذین یبیتون فیصاب من نسائهم وصبیانهم بالقتل فقال هم من آبائهم ای لا باس بذلک لان احکام آبائهم جاریة علیهم فی المیراث وفی النکاح وفی القصاص والدیات وغیر ذلک والمراد اذا لم یتعمدوا من غیر ضرورة واما الحدیث السابق فی النهی عن قتل النساء والصبیان فالمراد به اذا تمیزوا وهذا الذی ذکرناه من جواز بیاتهم وقتل النساء والصبیان فی البیات هو مذهبنا ومذهب مالک وابی حنیفة والجمهور ومعنی البیات ویبیتون ان یغار علیهم باللیل بحیث لا یعرف الرجل والمرأة والصبی واما

اخبرنی عمرو بن دینار ان ابن شهاب اخبره عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس عن الصعب بن جثامة ان النبی صلی الله علیه وسلم قیل له لو ان خیلا اغارت من اللیل فاصابت من ابناء المشرکین قال هم من آبائهم حدثنا یحیی بن یحیی ومحمد بن رمح قالا انا اللیث ح قال وثنا قتیبة قال نا لیث عن نافع عن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم حرق نخل بنی النضیر وقطع وهی البویرة زاد قتیبة وابن رمح فی حدیثهما فانزل الله عزوجل ما قطعتم من لینة او ترکتموها قائمة علی اصولها فباذن الله ولیخزی الفاسقین حدثنا سعید بن منصور وهناد بن السری قالا نا ابن المبارک عن موسی بن عقبة عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قطع نخل بنی النضیر وحرق ولها یقول حسان ؎ وهان علی سراة بنی لؤی ✦ حریق بالبویرة مستطیر وفی ذلک نزلت ما قطعتم من لینة او ترکتموها الآیة حدثنا سهل بن عثمان قال انا عقبة بن خالد السکونی عن عبید الله عن نافع عن عبد الله بن عمر قال حرق رسول الله صلی الله علیه وسلم نخل بنی النضیر وحدثنا ابو کریب محمد بن العلاء قال نا ابن مبارک عن معمر ح قال وحدثنا محمد بن رافع واللفظ له قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم غزا نبی من الانبیاء فقال لقومه لا یتبعنی رجل قد ملک بضع امرأة وهو یرید ان یبنی بها ولما یبن ولا آخر قد بنی بنیانا ولما یرفع سقفها ولا آخر قد اشتری غنما او خلفات وهو منتظر ولادها قال فغزا فادنی للقریة حین صلاة العصر او قریبا من ذلک فقال للشمس انت مامورة وانا مامور اللهم احبسها علی شیئا فحبست علیه حتی فتح الله علیه قال فجمعوا ما غنموا فاقبلت النار لتاکله فابت ان تطعمه فقال فیکم غلول فلیبایعنی من کل قبیلة رجل فبایعوه فلصقت ید رجل بیده فقال فیکم الغلول فلتبایعنی قبیلتک فبایعته قال فلصق بید رجلین او ثلاثة فقال فیکم الغلول انتم غللتم قال فاخرجوا له مثل راس بقرة من ذهب قال فوضعوه فی المال وهو بالصعید فاقبلت النار فاکلته فلم تحل الغنائم لاحد من قبلنا ذلک بان الله رای ضعفنا وعجزنا فطیبها لنا وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا ابو عوانة عن سماک عن مصعب بن سعد عن ابیه قال اخذ ابی من الخمس شیئا فاتی به النبی صلی الله علیه وسلم فقال هب لی هذا فابی قال فانزل الله عزوجل یسئلونک عن الانفال قل الانفال لله والرسول وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سماک بن حرب عن مصعب بن سعد عن ابیه قال نزلت فی اربع آیات اصبت سیفا فاتی به النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله نفلنیه فقال ضعه ثم قام فقال یا رسول الله نفلنیه فقال ضعه ثم قام فقال یا رسول الله نفلنیه

باب جواز قطع اشجار الکفار وتحریقها باب تحلیل الغنائم لهذه الامة خاصة باب الانفال

الذراری فبتشدید الیاء وتخفیفها لغتان التشدید افصح واشهر والمراد بالذراری هنا النساء والصبیان وفی هذا الحدیث دلیل لجواز البیات وجواز الاغارة علی من بلغتهم الدعوة من غیر اعلامهم بذلک وفیه ان اولاد الکفار حکمهم فی الدنیا حکم آبائهم واما فی الآخرة ففیهم اذا ماتوا قبل البلوغ ثلثة مذاهب الصحیح انهم فی الجنة والثانی فی النار والثالث لا یجزم فیهم بشیء والله اعلم باب جواز قطع اشجار الکفار وتحریقها (قوله حرق رسول الله صلی الله علیه وسلم نخل بنی النضیر وقطع وهی البویرة فانزل الله تعالی ما قطعتم من لینة او ترکتموها قائمة علی اصولها فباذن الله ولیخزی الفاسقین) قوله حرق بتشدید الراء والبویرة بضم الباء الموحدة وهی موضع نخل بنی النضیر واللینة المذکورة فی القرآن هی انواع التمر کلها الا العجوة وقیل کرام النخل وقیل کل النخل وقیل کل الاشجار للینها وقد ذکرنا قبل هذا ان انواع نخل المدینة مائة وعشرون نوعا وفی هذا الحدیث جواز قطع شجر الکفار واحراقه وبه قال عبد الرحمن ابن القاسم ونافع مولی ابن عمر ومالک والثوری وابو حنیفة والشافعی واحمد واسحق والجمهور وقال ابو بکر الصدیق واللیث بن سعد وابو ثور والاوزاعی فی روایة عنه لا یجوز (قوله وهان علی سراة بنی لؤی ✦ حریق بالبویرة مستطیر) المستطیر المنتشر والسراة بفتح السین اشراف القوم ورؤساءهم والله اعلم باب تحلیل الغنائم لهذه الامة خاصة (قوله صلی الله علیه وسلم غزا نبی من الانبیاء علیهم السلام فقال لقومه لا یتبعنی رجل قد ملک بضع امرأة وهو یرید ان یبنی بها ولما یبن ولا آخر قد بنی بنیانا ولما یرفع سقفها ولا آخر قد اشتری غنما او خلفات وهو منتظر ولادها) اما البضع فهو بضم الباء وهو فرج المرأة واما الخلفات فبفتح الخاء المعجمة وکسر اللام وهی الحوامل وفی هذا الحدیث ان الامور المهمة ینبغی ان لا تفوض الا الی اولی الحزم وفراغ البال لها ولا تفوض الی متعلق القلب بغیرها لان ذلک یضعف عزمه ویفوت کمال بذل وسعه فیه (قوله صلی الله علیه وسلم فغزا فادنی للقریة حین صلاة العصر) هکذا هو فی جمیع النسخ فادنی بهمزة قطع قال القاضی کذا هو فی جمیع النسخ فادنی رباعی اما ان یکون تعدیة لدنی ای قرب فمعناه ادنی جیوشه وجموعه للقریة واما ان یکون ادنی بمعنی حان ای قرب فتحها من قولهم ادنت الناقة اذا حان نتاجها ولم یقولوه فی غیر الناقة (قوله صلی الله علیه وسلم فقال للشمس انت مامورة وانا مامور اللهم احبسها علی شیئا فحبست علیه حتی فتح الله القریة) قال القاضی اختلف فی حبس الشمس المذکور هنا فقیل ردت علی ادراجها وقیل وقفت ولم ترد وقیل بطی بحرکتها وکل ذلک من معجزات النبوة قال ویقال ان الذی حبست علیه الشمس یوشع بن نون قال القاضی وقد روی ان نبینا محمدا صلی الله علیه وسلم حبست له الشمس مرتین احداهما یوم الخندق حین شغلوا عن صلوة العصر حتی غربت فردها الله علیه حتی صلی العصر ذکر ذلک الطحاوی وقال رواته ثقات والثانیة صبیحة الاسراء حین انتظر العیر التی اخبر بوصولها مع شروق الشمس ذکره یونس بن بکیر فی زیادته علی سیرة ابن اسحاق (قوله صلی الله علیه وسلم فجمعوا ما غنموا فاقبلت النار لتاکله فابت ان تطعمه وقال فیکم غلول) هذه کانت عادة الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم فی الغنائم ان یجمعوها فتجیء نار من السماء فتاکلها فیکون ذلک علامة لقبولها وعدم الغلول فلما جاءت فی هذه المرة فابت ان تاکلها علم ان فیهم غلولا فلما ردوه جاءت فاکلتها وکذلک کان امر قربانهم اذا تقبل جاءت نار من السماء فاکلته (قوله صلی الله علیه وسلم فوضعوه فی المال وهو بالصعید) یعنی وجه الارض وفی هذا الحدیث اباحة الغنائم لهذه الامة زادها الله شرفا وانها مختصة بذلک والله اعلم باب الانفال (قوله عن مصعب بن سعد عن ابیه قال اخذ ابی من الخمس سیفا فاتی به النبی صلی الله علیه وسلم فقال هب لی هذا فابی قال فانزل الله تعالی یسئلونک عن الانفال قل الانفال لله والرسول) فقوله عن ابیه قال اخذ ابی هو من تلوین الخطاب وتقدیره عن مصعب بن سعد انه حدث عن ابیه بحدیث قال فیه قال ابی اخذت من الخمس سیفا الی آخره قال القاضی یحتمل ان یکون هذا الحدیث قبل نزول حکم الغنائم واباحتها قال وهذا هو الصواب وعلیه یدل الحدیث وقد روی فی تمامه ما بینه من کلام النبی صلی الله علیه وسلم لسعد بعد نزول الآیة خذ سیفک انک سالتنیه ولیس لی ولا لک وقد جعله الله لی وجعلته لک قال واختلفوا فی هذه الآیة فقیل هی منسوخة بقوله تعالی واعلموا انما غنمتم من شیء فان لله خمسه وللرسول وان مقتضی آیة الانفال والمراد بها ان الغنائم کانت للنبی صلی الله علیه وسلم خاصة کلها ثم جعل الله اربعة اخماسها للغانمین بالآیة الاخری وهذا قول ابن عباس وجماعة وقیل هی محکمة وان التنفیل من الخمس وقیل هی محکمة وللامام ان ینفل من الغنائم ما شاء لمن شاء بحسب ما یراه وقیل محکمة مخصوصة والمراد

انفال السرایا (قوله عن سعد قال نزلت فی اربع آیات اصبت سیفا لم یذکر هنا من الاربع الا هذه الواحدة) وقد ذکر مسلم الاربع بعد

أأجعل كمن لا غناء له فقال النبي صلى الله عليه وسلم ضعه من حيث اخذته قال فنزلت هذه الآية يسئلونك عن الانفال قل الانفال لله والرسول حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن نافع عن ابن عمر قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم سرية وانا فيهم قبل نجد فغنموا ابلا كثيرة فكانت سهمانهم اثنى عشر بعيرا واحد عشر بعيرا ونفلوا بعيرا بعيرا وحدثنا قتيبة بن سعيد قال نا ليث ح قال وحدثنا ابن رمح قال انا الليث عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث سرية قبل نجد وفيهم ابن عمر وان سهمانهم بلغت اثنى عشر بعيرا ونفلوا سوى ذلك بعيرا فلم يغيره رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا علي بن مسهر وعبد الرحيم بن سليمان عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية الى نجد فخرجت فيها فاصبنا ابلا وغنما فبلغت سهماننا اثنى عشر بعيرا اثنى عشر بعيرا ونفلنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعيرا بعيرا وحدثنا زهير بن حرب ومحمد بن مثنى قالا نا يحيى وهو القطان عن عبيد الله بهذا الاسناد وحدثناه ابو الربيع وابو كامل قالا نا حماد قال نا ايوب ح قال وحدثنا محمد بن المثنى قال نا ابن ابي عدي عن ابن عون قال كتبت الى نافع اسأله عن النفل فكتب الي ان ابن عمر كان في سرية ح ونا ابن رافع نا عبد الرزاق انا ابن جريج ح قال اخبرني موسى ح قال وحدثنا هارون الايلي قال نا ابن وهب قال اخبرني اسامة كلهم عن نافع بهذا الاسناد نحو حديثهم وحدثنا سريج بن يونس وعمرو الناقد واللفظ لسريج قالا نا عبد الله بن رجاء عن يونس عن الزهري عن سالم عن ابيه قال نفلنا رسول الله صلى الله عليه وسلم نفلا سوى نصيبنا من الخمس فاصابني شارف والشارف المسن الكبير وحدثنا هناد بن السري قال نا ابن المبارك ح قال وحدثني حرملة بن يحيى قال انا ابن وهب كلاهما عن يونس عن ابن شهاب قال بلغني عن ابن عمر قال نفل رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية بنحو حديث ابن رجاء حدثنا عبد الملك بن شعيب بن الليث قال حدثني ابي عن جدي قال حدثني عقيل بن خالد عن ابن شهاب عن سالم عن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كان ينفل بعض من يبعث من السرايا لانفسهم خاصة سوى قسم عامة الجيش والخمس في ذلك واجب كله حدثنا يحيى بن يحيى التميمي قال انا هشيم عن يحيى بن سعيد عن عمر بن كثير بن افلح عن ابي محمد الانصاري وكان جليسا لابي قتادة قال قال ابو قتادة واقتص الحديث وحدثنا قتيبة بن سعيد قال نا ليث عن يحيى عن عمر بن كثير بن افلح عن ابي محمد مولى ابي قتادة ان ابا قتادة قال وساق الحديث وحدثنا ابو الطاهر واللفظ له قال انا عبد الله بن وهب قال سمعت مالك بن انس يقول حدثني يحيى بن سعيد عن عمر بن كثير بن افلح عن ابي محمد مولى ابي قتادة عن ابي قتادة قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حنين فلما التقينا كانت للمسلمين جولة قال فرأيت رجلا من المشركين قد علا رجلا

هذا في كتاب الفضائل وهي بر الوالدين وتحريم الخمر ولا تطرد الذين يدعون ربهم وآية الانفال (قوله أأجعل كمن لا غناء له) هو بفتح الغين وبالمد وهو الكفاية (قوله فكانت سهمانهم اثنا عشر بعيرا) هكذا هو في اكثر النسخ اثنا عشر وفي بعضها اثنى عشر وهذا ظاهر والاول اصح على لغة من جعل المثنى بالالف سواء كان مرفوعا او منصوبا او مجرورا وهي لغة اربع قبائل من العرب وقد كثرت في كلام العرب ومنها قوله تعالى ان هذان لساحران (قوله فكانت سهمانهم اثنا عشر بعيرا او احد عشر بعيرا ونفلوا بعيرا بعيرا وفي رواية ونفلنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعيرا بعيرا) فيه اثبات النفل وهو مجمع عليه واختلفوا في محل النفل هل هو من اصل الغنيمة او من اربعة اخماسها او من خمس الخمس وهي ثلثة اقوال للشافعي وبكل منها قال جماعة من العلماء والاصح عندنا انه من خمس الخمس وبه قال ابن المسيب ومالك وابو حنيفة رضي الله عنهم وآخرون وممن قال انه من اصل الغنيمة الحسن البصري والاوزاعي واحمد وابو ثور وآخرون واجاز النخعي ان تنفل السرية جميع ما غنمت دون باقي الجيش وهو خلاف ما قاله العلماء كافة قال اصحابنا ولو نفلهم الامام من اموال بيت المال العتيد دون الغنيمة جاز والتنفيل انما يكون لمن صنع صنعا جميلا في الحرب انفرد به واما قول ابن عمر رضي الله عنه نفلوا بعيرا بعيرا معناه ان الذين استحقوا النفل نفلوا بعيرا بعيرا الا ان كل واحد من السرية نفل قال اهل اللغة والفقهاء الانفال هي العطايا من الغنيمة غير السهم المستحق بالقسمة واحدها نفل بفتح الفاء على المشهور وحكي اسكانها واما قوله فكانت سهمانهم اثنا عشر بعيرا فمعناه سهم كل واحد منهم وقد قيل معناه سهمان جميع الغانمين اثنا عشر وهذا غلط فقد جاء في بعض روايات ابي داود وغيره ان الاثنى عشر بعيرا كانت سهمان كل واحد من الجيش والسرية ونفل السرية سوى هذا بعيرا بعيرا (قوله ونفلوا بعيرا بعيرا وفي رواية ونفلوا بعيرا فلم يغيره رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي رواية ونفلنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعيرا بعيرا) والجمع بين هذه الروايات ان امير السرية نفلهم فاجازه رسول الله صلى الله عليه وسلم فيجوز نسبته الى كل واحد منهما وفي هذا الحديث استحباب بعث السرايا وما غنمت تشترك فيه هي والجيش ان انفردت عن الجيش في بعض الطريق واما اذا خرجت من البلد واقام الجيش في البلد فتختص هي بالغنيمة ولا يشاركها الجيش وفيه اثبات التنفيل للترغيب في تحصيل مصالح القتال ثم الجمهور على ان التنفيل يكون في كل غنيمة سواء الاولى وغيرها وسواء غنيمة الذهب والفضة وغيرهما وقال الاوزاعي وجماعة من الشاميين لا ينفل في اول غنيمة ولا ينفل ذهبا ولا فضة (قوله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كان ينفل بعض من يبعث من السرايا لانفسهم خاصة سوى قسم عامة الجيش والخمس في ذلك واجب كله) قوله كله مجرور تاكيد لقوله في ذلك وهذا تصريح بوجوب الخمس في كل الغنائم ورد على من جهل فزعم انه لا يجب فاغتر به بعض الناس وهذا مخالف للاجماع وقد اوضحت هذا في جزء جمعته في قسمة الغنائم حين دعت الضرورة اليه في اول سنة اربع وسبعين وستمائة والله اعلم باب استحقاق القاتل سلب القتيل (قوله حدثنا يحيى بن يحيى التميمي انا هشيم عن يحيى بن سعيد عن عمر بن كثير بن افلح عن ابي محمد الانصاري وكان جليسا لابي قتادة قال قال ابو قتادة واقتص الحديث قال مسلم وحدثنا قتيبة بن سعيد ثنا ليث عن يحيى عن عمر بن كثير عن ابي محمد مولى ابي قتادة ان ابا قتادة قال وساق الحديث قال مسلم وحدثنا ابو الطاهر واللفظ له اخبرنا عبد الله بن وهب قال سمعت مالك بن انس يقول حدثني يحيى بن سعيد عن عمر بن كثير بن افلح عن ابي محمد مولى ابي قتادة عن ابي قتادة قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حنين الى آخره) اعلم ان قوله في الطريق الاول واقتص الحديث وقوله في الثاني وساق الحديث يعني بهما الحديث المذكور في الطريق الثالث المذكور بعدهما وهو قوله حدثنا ابو الطاهر وهذا غريب من عادة مسلم فاحفظ ما حققته لك فقد رايت بعض الكتاب غلط فيه وتوهم انه متعلق بالحديث السابق قبلهما كما هو الغالب المعروف من عادة مسلم حتى ان هذا المشار اليه ترجم له بابا مستقلا وترجم للطريق الثالث بابا آخر وهذا غلط فاحش فاحذره واذا تدبرت الطرق المذكورة تيقنت ما حققته لك والله اعلم واسم

من المسلمین فاستدرت الیہ حتی اتیتہ من ورائہ فضربتہ علی حبل عاتقہ واقبل علی فضمنی ضمۃ وجدت منہا ریح الموت ثم ادرکہ الموت فارسلنی فلحقت عمر بن الخطاب فقال ما للناس فقلت امر اللہ ثم ان الناس رجعوا وجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من قتل قتیلا لہ علیہ بینۃ فلہ سلبہ قال فقمت فقلت من یشہد لی ثم جلست ثم قال من قتل قتیلا لہ علیہ بینۃ فلہ سلبہ قال فقمت فقلت من یشہد لی ثم جلست ثم قال مثل ذلک قال فقمت فقلت من یشہد لی ثم جلست ثم قال ذلک الثالثۃ قال فقمت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالک یا ابا قتادۃ فقصصت علیہ القصۃ فقال رجل من القوم صدق یا رسول اللہ سلب ذلک القتیل عندی فارضہ من حقہ فقال ابو بکر الصدیق لاہا اللہ اذا لا یعمد الی اسد من اسد اللہ یقاتل عن اللہ وعن رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فیعطیک سلبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق فاعطہ ایاہ فاعطانی قال فبعت الدرع فابتعت بہ مخرفا فی بنی سلمۃ فانہ لاول مال تاثلتہ فی الاسلام وفی حدیث اللیث کلا لا یعطہ اصیبغ من قریش ویدع اسدا من اسد اللہ حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی قال نا یوسف بن الماجشون عن صالح بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف عن ابیہ عن عبد الرحمن بن عوف انہ قال بینا انا واقف فی الصف یوم بدر نظرت عن یمینی وشمالی فاذا انا بین غلامین من الانصار حدیثۃ اسنانہما تمنیت لو کنت بین اضلع منہما فغمزنی احدہما فقال یا عم ہل تعرف ابا جہل قال قلت نعم وما حاجتک الیہ یا ابن اخی قال اخبرت انہ یسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لئن رأیتہ لا یفارق سوادی سوادہ حتی یموت الاعجل منا قال فتعجبت لذلک فغمزنی الآخر فقال مثلہا قال فلم انشب ان نظرت الی ابی جہل

ابی محمد ہذا نافع بن عباس الاقرع المدنی الانصاری مولاہم وفی ہذا الحدیث ثلثۃ تابعیون بعضہم عن بعض وہم یحیی بن سعید وعمر وابو محمد (قولہ کانت للمسلمین جولۃ) بفتح الجیم ای انہزام وخیفۃ ذہبوا فیہا وہذا انما کان فی بعض الجیش واما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطائفۃ معہ فلم یولوا والاحادیث الصحیحۃ بذلک مشہورۃ وسیاتی بیانہا فی مواضعہا وقد نقلوا الاجماع المسلمین علی انہ لا یجوز ان یقال انہزم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یرو احد قط انہزم بنفسہ صلی اللہ علیہ وسلم فی موطن من المواطن بل ثبتت الاحادیث الصحیحۃ باقدامہ وثباتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جمیع المواطن (قولہ فرایت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من المسلمین یعنی ظہر علیہ واشرف علی قتلہ وصرعہ وجلس علیہ لقتلہ (قولہ فضربتہ علی حبل عاتقہ) ہو ما بین العنق والکتف (قولہ فضمنی ضمۃ وجدت منہا ریح الموت) یحتمل انہ اراد شدۃ کشدۃ الموت ویحتمل قاربت الموت (قولہ ثم ان الناس رجعوا وجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من قتل قتیلا لہ علیہ بینۃ فلہ سلبہ) اختلف العلماء فی معنی ہذا الحدیث فقال الشافعی ومالک والاوزاعی واللیث والثوری وابو ثور واحمد واسحق وابن جریر وغیرہم یستحق القاتل سلب القتیل فی جمیع الحروب سواء قال امیر الجیش قبل ذلک من قتل قتیلا فلہ سلبہ ام لم یقل ذلک قالوا وہذہ فتوی من النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخبار عن حکم الشرع فلا یتوقف علی قول احد وقال ابو حنیفۃ ومالک ومن تابعہما رحمہم اللہ تعالی لا یستحق القاتل بمجرد القتل سلب القتیل بل ہو لجمیع الغانمین کسائر الغنیمۃ الا ان یقول الامیر قبل القتال من قتل قتیلا فلہ سلبہ وحملوا الحدیث علی ہذا وجعلوا ہذا اطلاقا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیس بفتوی واخبار عام وہذا الذی قالوہ ضعیف لانہ صرح فی ہذا الحدیث بان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ہذا بعد الفراغ من القتال واجتماع الغنائم واللہ اعلم ثم ان الشافعی یشترط فی استحقاقہ ان ینفرد بنفسہ فی قتل کافر ممتنع فی حال القتال والاصح ان القاتل لو کان ممن لہ رضخ ولا سہم لہ کالمرأۃ والصبی والعبد یستحق السلب وقال مالک رضی اللہ عنہ لا یستحقہ الا المقاتل وقال الاوزاعی والشامیون لا یستحق السلب الا فی قتیل قتل قبل التحام الحرب فاما من قتل فی التحام الحرب فلا یستحقہ واختلفوا فی تخمیس السلب للشافعی فیہ قولان اصحہما عند اصحابہ لا یخمس وہو ظاہر الاحادیث وبہ قال احمد وابن جریر وابن المنذر والاخرون وقال مکحول ومالک والاوزاعی یخمس وہو قول ضعیف للشافعی وقال عمر بن الخطاب واسحق بن راہویہ یخمس اذا کثر وعن مالک روایۃ اختارہا اسمعیل القاضی ان الامام بالخیار ان شاء خمسہ الا قلا (واما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل قتیلا لہ علیہ بینۃ فلہ سلبہ) ففیہ تصریح بالدلالۃ لمذہب الشافعی واللیث ومن وافقہما من المالکیۃ وغیرہم وان السلب لا یعطی الا لمن لہ بینۃ بانہ قتل ولا یقبل قولہ بغیر بینۃ وقال مالک والاوزاعی یعطی بقولہ بلا بینۃ قالا لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ السلب فی ہذا الحدیث بقول احد ولم یحلفہ والجواب ان ہذا محمول علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم علم انہ القاتل بطریق من الطرق وقد صرح صلی اللہ علیہ وسلم بالبینۃ فلا یلتفت وقد یقول المالکی ہذا مفہوم ولیس بحجۃ عندہ ویجاب بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعطی الناس بدعواہم لادعی الحدیث فہذا الذی قدمناہ ہو المعتمد فی دلیل الشافعی واما ما یحتج بہ بعضہم ان ابا قتادۃ انما یستحق السلب باقرار من ہو فی یدہ فضعیف لان الاقرار انما ینفع اذا کان المال منسوبا الی من ہو فی یدہ فیوخذ باقراره والمال ہنا منسوب الی جمیع الجیش ولا یقبل اقرار بعضہم علی الباقین واللہ اعلم (قولہ فقال ابو بکر الصدیق لاہا اللہ اذا لا یعمد الی اسد من اسد اللہ تعیقاتل عن اللہ وعن رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فیعطیک سلبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق) ہکذا ہو فی جمیع روایات المحدثین فی الصحیحین وغیرہما لاہا اللہ اذا بالالف وانکر الخطابی ہذا واہل العربیۃ وقالوا ہو تغییر من الرواۃ وصوابہ لاہا اللہ ذا بغیر الف فی اولہ وقالوا ہا بمعنی الواو والتی تقسم بہا فکانہ قال لاواللہ ذا قال ابو عثمان المازنی معناہ لاہا اللہ ذا یمینی او ذا قسمی وقال ابو زید ذا زائدۃ وفیہا لغتان المد والقصر قالوا ویلزم الجر بعدہا کما یلزم بعد الواو وقالوا ولا یجوز الجمع بینہما فلا یقال لاہا واللہ وفی ہذا الحدیث دلیل علی ان ہذہ اللفظۃ تکون یمینا قال اصحابنا ان نوی بہا الیمین کانت یمینا والا فلا لانہا لیست متعارفۃ فی الایمان واللہ اعلم واما قولہ لا یعمد فضبطوہ بالیاء والنون وکذا قولہ بعدہ فیعطیک بالیاء والنون وکلاہما ظاہر (وقولہ یقاتل عن اللہ وعن رسولہ) ای یقاتل فی سبیل اللہ نصرۃ لدین اللہ وشریعۃ رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم ولتکون کلمۃ اللہ ہی العلیا) فی ہذا الحدیث فضیلۃ ظاہرۃ لابی بکر الصدیق فی افتائہ بحضرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واستدلالہ لذلک وتصدیق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک وفیہ منقبۃ ظاہرۃ لابی قتادۃ فانہ سماہ اسدا من اسد اللہ تعیقاتل عن اللہ ورسولہ وصدقہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہذہ منقبۃ جلیلۃ من مناقبہ وفیہ ان السلب للقاتل لانہ اضافہ الیہ فقال یعطیک سلبہ واللہ اعلم (قولہ فابتعت بہ مخرفا فی بنی سلمۃ) آما بنو سلمۃ فبکسر اللام واما المخرف فبفتح المیم والراء وہذا ہو المشہور وقال القاضی رویناہ بفتح المیم وکسر الراء کالمسجد والمسکن بکسر الکاف والمراد بالمخرف ہنا البستان وقیل السکۃ من النخل تکون صفین یخرف من ایہما شاء ای یجتنی وقال ابن وہب ہی الجنینۃ الصغیرۃ وقال غیرہ ہی نخلات یسیرۃ واما المخرف بکسر المیم وفتح الراء فہو الوعاء الذی یجعل فیہ ما یجتنی من الثمار ویقال اخترف الثمر اذا جناہ وہو ثمر مخروف قولہ فانہ لاول مال تاثلتہ فی الاسلام ہو بالثاء المثلثۃ بعد الالف ای اقتنیتہ وتاصلتہ واتلتہ الشیء اصلہ (قولہ لا یعطہ اصیبغ من قریش) قال القاضی اختلف روایۃ کتاب مسلم فی ہذا الحرف علی وجہین احدہما روایۃ السمرقندی اصیبغ بالصاد المہملۃ والغین المعجمۃ والثانی روایۃ سائر الرواۃ اضیبع بالضاد المعجمۃ والعین المہملۃ قال وکذلک اختلف فیہ رواۃ البخاری فعلی الثانی ہو تصغیر ضبع علی غیر قیاس کانہ لما وصف ابا قتادۃ بانہ اسد صغر ہذا بالاضافۃ الیہ وشبہہ بالضبع لضعف افترسہا وما یوصف بہ من العجز والحمق واما علی الوجہ الاول فوصفہ بتغیر لونہ وقیل حقرہ وذمہ لسواد لونہ وقیل معناہ انہ صاحب لون غیر محمود وقیل وصفہ بالمہانۃ والضعف قال الخطابی الاصیبغ نوع من الطیر قال وکانہ شبہہ بنبات ضعیف یقال لہ الصبیغاء اول ما یطلع من الارض یکون حمایلی الشمس منہ اصغر واللہ اعلم (قولہ تمنیت لو کنت بین اضلع منہما) ہکذا ہو فی جمیع النسخ اضلع بالضاد المعجمۃ والعین وکذا حکاہ القاضی عن جمیع نسخ صحیح مسلم وہو الاصوب قال ووقع فی بعض روایات البخاری اصلع بالصاد والحاء المہملتین

قال وکذا رواہ مسدد قلت وکذا وقع فی حاشیۃ بعض نسخ صحیح مسلم

يزول فى الناس فقلت الا تريان هذا صاحبكما الذى تسالان عنه قال فابتدراه فضرباه بسيفيهما حتى قتلاه ثم انصرفا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبراه فقال ايكما قتله فقال كل واحد منهما انا قتلته فقال هل مسحتما سيفيكما قالا لا فنظر فى السيفين فقال كلاكما قتله وقضى بسلبه لمعاذ بن عمرو بن الجموح والرجلان معاذ ابن عمرو بن الجموح ومعاذ بن عفراء **وحدثنى** ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح قال نا عبد الله بن وهب قال اخبرنى معاوية بن صالح عن عبد الرحمن بن جبير عن ابيه عن عوف بن مالك قال قتل رجل من حمير رجلا من العدو فاراد سلبه فمنعه خالد بن الوليد وكان واليا عليهم فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم عوف بن مالك فاخبره فقال لخالد ما منعك ان تعطيه سلبه قال استكثرته يا رسول الله قال ادفعه اليه فمر خالد بعوف فجر بردائه ثم قال هل انجزت لك ما ذكرت لك من رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمعه رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستغضب فقال لا تعطه يا خالد لا تعطه يا خالد هل انتم تاركو لى امرائى انما مثلكم ومثلهم كمثل رجل استرعى ابلا او غنما فرعاها ثم تحين سقيها فاوردها حوضا فشرعت فيه فشربت صفوه وتركت كدره فصفوه لكم وكدره عليهم **وحدثنى** زهير بن حرب قال نا الوليد ابن مسلم قال نا صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن ابيه عن عوف بن مالك الاشجعى قال خرجت مع من خرج مع زيد بن حارثة فى غزوة مؤتة ورافقنى مدد من اليمن وساق الحديث عن النبى صلى الله عليه وسلم بنحوه غير انه قال فى الحديث قال عوف فقلت يا خالد اما علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى بالسلب للقاتل قال بلى ولكنى استكثرته **حدثنا** زهير بن حرب قال نا عمر بن يونس الحنفى قال نا عكرمة بن عمار قال حدثنى اياس بن سلمة قال حدثنى ابى سلمة بن الاكوع قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم هوازن فبينا نحن نتضحى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاء رجل على جمل احمر فاناخ ثم انتزع طلقا من حقبه فقيد به الجمل ثم تقدم يتغدى مع القوم وجعل ينظر فينا ضعفة ورقة من الظهر وبعضنا مشاة اذ خرج يشتد فاتى جمله فاطلق قيده ثم اناخه فقعد عليه فاثاره فاشتد به الجمل فاتبعه رجل على ناقة ورقاء قال سلمة وخرجت اشتد فكنت عند ورك الناقة ثم تقدمت حتى كنت

ولكن الاول اصح واجود معا ان الاثنين صحيحان ولعله قالها جميعا ومعنى مضلع اقوى (قوله لا يفارق سوادى سوادة) اى شخصى شخصه (قوله حتى يموت الاعجل منا) اى لا افارقه حتى يموت احدنا وهو الاقرب جدا (قوله فلم انشب ان نظرت الى ابى جهل يزول فى الناس) معناه لم البث (قوله يزول) هو بالزاى والواو هكذا هو فى جميع نسخ بلادنا ولغيرنا رواه القاضى عن جماهير شيوخهم قال ووقع عند بعضهم عن ابن ماهان يريل بالراء والياء قال والاول اظهر واوجه ومعناه يتحرك ويزعج ولا يستقر على حاله ولا فى مكان والزوال القلق قال فان صحت الرواية الثانية فمعناه يسيل يثبا ويدرعد يجره (قوله صلى الله عليه وسلم ايكما قتله فقال كل واحد منهما انا قتلته فقال هل مسحتما سيفيكما قالا لا فنظر فى السيفين فقال كلاكما قتله وقضى بسلبه لمعاذ بن عمرو بن الجموح والرجلان معاذ بن عمرو ابن الجموح ومعاذ بن عفراء) اختلف العلماء فى معنى هذا الحديث فقال اصحابنا اشترك هذان الرجلان فى جراحته لكن معاذ بن عمرو بن الجموح اثخنه اولا فاستحق السلب وانما قال النبى صلى الله عليه وسلم كلاكما قتله تطييبا لقلب الآخر من حيث ان له مشاركة فى قتله والا فالقتل الشرعى الذى يتعلق به استحقاق السلب هو الاثخان واخراجه عن كونه ممتنعا انما وجد من معاذ بن عمرو بن الجموح فلهذا قضى له بالسلب قالوا وانما اخذ السيفين ليستدل بهما على حقيقة كيفية قتلهما فعلم ان ابن الجموح اثخنه ثم شاركه الثانى بعد ذلك وبعد استحقاقه السلب فلم يكن له حق فى السلب هذا مذهب اصحابنا فى معنى هذا الحديث فقال اصحاب مالك انما اعطاه لاحدهما لان الامام مخير فى السلب يفعل فيه ما شاء وقد سبق الرد على مذهبهم هذا والله اعلم واما قوله الرجلان معاذ بن عمرو بن الجموح ومعاذ بن عفراء فهكذا رواه البخارى ومسلم من رواية يوسف بن الماجشون وجاء فى صحيح البخارى ايضا من حديث ابراهيم بن سعد ان الذى ضربه ابنا عفراء وذكره ايضا من رواية ابن مسعود وان ابنى عفراء ضرباه حتى برد وذكر ذلك مسلم بعد هذا وذكر غيرهما ان ابن مسعود هو الذى اجهز عليه واخذ راسه كان وجده وبه رمق وله معه خبر معروف قال القاضى هذا قول اكثر اهل السير قلت ويحمل على ان الثلثة اشتركوا فى قتله وكان الاثخان من معاذ بن عمرو بن الجموح وجاء ابن مسعود بعد ذلك وفيه رمق فجز رقبته وفى هذا الحديث من الفوائد المبادرة الى الخيرات والاستباق الى الفضائل وفيه الغضب لشعائر الله صلى الله عليه وسلم وفيه انه ينبغى ان لا يحقر احد فقد يكون بعض من يستصغر عن القيام بامر اكبر ممالئ النفوس واحق بذلك لامر كما جرى لهذين الغلامين واحتجت به المالكية فى ان استحقاق القاتل السلب يكفى فيه قوله بلا بينة وجواب اصحابنا عنه لعله صلى الله عليه وسلم علم ذلك ببينة او غيرها (قوله عن عوف بن مالك قال قتل رجل من حمير رجلا من العدو فاراد سلبه فمنعه خالد بن الوليد وكان واليا عليهم فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم عوف بن مالك فاخبره فقال لخالد ما منعك ان تعطيه سلبه قال استكثرته يا رسول الله قال ادفعه اليه فمر خالد بعوف فجر بردائه فقال هل انجزت لك ما ذكرت لك من رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمعه رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستغضب فقال لا تعطه يا خالد لا تعطه يا خالد هل انتم تاركو لى امرائى الى آخره) هذه القضية جرت فى غزوة مؤتة سنة ثمان كما بينه فى الرواية التى بعد هذه وهذا الحديث قد يستشكل من حيث ان القاتل قد استحق السلب فكيف منعه اياه واجاب عنه بوجهين احدهما لعله اعطاه بعد ذلك للقاتل وانما اخره تعزيرا له ولعوف بن مالك لكونهما اطلقا السنتهما فى خالد وانتهكا حرمة الوالى ومن والاه الوجه الثانى لعله استطاب قلب صاحبه فرمكه صاحبه باختياره وجعله للمسلمين وكان المقصود بذلك استطابة قلب خالد للمصلحة فى اكرام الامراء (قوله فاستغضب فقال لا تعطه يا خالد) فيه جواز القضاء فى حال الغضب ونفوذه وان النهى عنه للتنزيه لا للتحريم وقد سبقت المسألة فى كتاب الاقضية قريبا واضحة (قوله صلى الله عليه وسلم هل انتم تاركو لى امرائى) هكذا هو فى بعض النسخ تاركو بغير نون وفى بعضها تاركون بالنون هذا هو الاصل والاول صحيح ايضا وهى لغة معروفة وقد جاءت بها احاديث كثيرة منها قوله صلى الله عليه وسلم لا تدخلوا الجنة حتى تؤمنوا ولا تؤمنوا حتى تحابوا او قد سبق بيانه فى كتاب الايمان (قوله صلى الله عليه وسلم فى صفة الامراء والرعية فصفوه لكم) يعنى الرعية (وكدره عليهم) يعنى على الامراء قال اهل اللغة الصفو هنا بفتح الصاد لا غير وهو الخالص فاذا اخذوا الماء فكانت الصاد مضمومة ومفتوحة ومكسورة ثلث لغات ومعنى الحديث ان الرعية ياخذون صفو الامور فيعطيهم اعطيا تهم بغير نكد وتتركه الولاة بمقاساة الامور وجمع الاموال من وجوهها وصرفها فى وجوهها وحفظ الرعية والشفقة عليهم والذب عنهم وانصاف بعضهم من بعض ثم متى وقع علقة اوعتب فى بعض ذلك توجه على الامراء دون الناس (قوله غزوة مؤتة) هى بضم الميم وهمزة ساكنة ويجوز ترك الهمز كما فى نظائره وهى قرية معروفة فى طرف الشام عند الكرك (قوله ورافقنى مدد من اليمن) يعنى رجل من المدد الذين جاؤا يمدون جيش مؤتة وليساعدوهم (قوله فبينا نحن نتضحى) اى نتغدى ماخوذ من الضحار بالمد وفتح الضاد وهو بعد امتداد النهار وفوق الضحى بالضم والقصر (قوله ثم انتزع طلقا من حقبه) اما الطلق فبفتح الطاء واللام وبالقاف وهو القيد من جلد واما قوله من حقبه فهو بفتح الحاء والقاف وهو حبل يشد على حقو البعير قال القاضى لم ير هذا الحرف الا بفتح القاف قال وكان بعض شيوخنا يقول صوابه باسكانها اى مما احتقب خلفه وجعلوا فى حقيبة وهى الرفادة التى توخر القتب ووقع هذا الحرف فى سنن ابى داود حقوه وفسره بموخرة قال القاضى والاشبه عندى ان يكون حقوه فى هذه الرواية جحزته وخرمه والحقو معقد الازار من الرجل وبه سمى الازار حقوا ووقع فى رواية السمرقندى فى مسلم من جعبته بالجيم والعين فان صح ولم يكن تصحيفا فلعله وجه بان علقه بجعبة سهامه او ادخله فيها (قوله وفينا ضعفة ورقة) ضبطوه على وجهين الصحيح المشهور رواية الاكثرين بفتح الضاد واسكان العين على انه ضعف وهزال قال القاضى وهذا الوجه هو الصواب والثانى بفتح العين جمع ضعيف وفى بعض النسخ وفينا ضعف بحذف الهاء (قوله خرج يشتد) اى يعدو (قوله ثم اناخه فقعد عليه فاثاره) اى ركبه ثم بعثه قائما (قوله ناقة ورقاء) اى فى لونها سواد كالغبرة

عند ورك الجمل ثم تقدمت حتى اخذت بخطام الجمل فانخته فلما وضع ركبته في الارض اخترطت سيفي فضربت راس الرجل فندر ثم جئت بالجمل اقوده عليه رحله وسلاحه فاستقبلني رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس معه فقال من قتل الرجل قالوا ابن الاكوع قال له سلبه اجمع حدثنا زهير بن حرب قال نا عمر بن يونس قال نا عكرمة بن عمار قال حدثني اياس بن سلمة قال حدثني ابي قال غزونا فزارة وعلينا ابو بكر امره رسول الله صلى الله عليه وسلم علينا فلما كان بيننا وبين الماء ساعة امرنا ابو بكر فعرسنا ثم شن الغارة فورد الماء فقتل من قتل عليه وسبا وانظر الى عنق من الناس فيهم الذراري فخشيت ان يسبقوني الى الجبل فرميت بسهم بينهم وبين الجبل فلما رأوا السهم وقفوا فجئت بهم اسوقهم وفيهم امرأة من بني فزارة عليها قشع من ادم قال القشع النطع معها ابنة لها من احسن العرب فسقتهم حتى اتيت بهم ابا بكر فنفلني ابو بكر ابنتها فقدمنا المدينة وما كشفت لها ثوبا فلقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم في السوق فقال يا سلمة هب لي المرأة فقلت يا رسول الله لقد اعجبتني وما كشفت لها ثوبا ثم لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم من الغد في السوق فقال يا سلمة هب لي المرأة لله ابوك فقلت هي لك يا رسول الله فوالله ما كشفت لها ثوبا فبعث بها رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اهل مكة ففدى بها ناسا من المسلمين كانوا اسروا بمكة وحدثنا احمد بن حنبل ومحمد بن رافع قالا نا عبد الرزاق قال انا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما قرية اتيتموها اقمتم فيها فسهمكم فيها وايما قرية عصت الله ورسوله فان خمسها لله ورسوله صلى الله عليه وسلم ثم هي لكم حدثنا قتيبة بن سعيد ومحمد بن عباد وابو بكر بن ابي شيبة واسحاق بن ابراهيم واللفظ لابن ابي شيبة قال اسحاق انا وقال الآخرون نا سفيان عن عمرو عن الزهري عن مالك بن اوس عن عمر قال كانت اموال بني النضير مما افاء الله على رسوله صلى الله عليه وسلم مما لم يوجف عليه المسلمون بخيل ولا ركاب فكانت للنبي صلى الله عليه وسلم خاصة فكان ينفق على اهله نفقة سنة وما بقي جعله في الكراع والسلاح عدة في سبيل الله وحدثناه يحيى بن يحيى قال انا سفيان بن عيينة عن معمر عن الزهري بهذا الاسناد

(قوله فاخترطت سيفي) اي سللته (قوله فضربت راس الرجل فندر) هو بالنون اي سقط (قوله فاستقبلني رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس معه فقال من قتل الرجل قالوا ابن الاكوع قال له سلبه اجمع) فيه استقبال السرايا والثناء على من فعل جميلا وفيه قتل الجاسوس الكافر الحربي وهو كذلك باجماع المسلمين وفي رواية النسائي ان النبي صلى الله عليه وسلم كان امرهم بطلبه وقتله واما الجاسوس المعاهد والذمي فقال مالك والاوزاعي يصير ناقضا للعهد فان راى استرقاقه ارقه ويجوز قتله وقال جماهير العلماء لا ينتقض عهده بذلك قال اصحابنا الا ان يكون قد شرط عليه انتقاض العهد بذلك واما الجاسوس المسلم فقال الشافعي والاوزاعي وابو حنيفة وبعض المالكية وجماهير العلماء رحمهم الله تعالى يعزره الامام بما يرى من ضرب وحبس ونحوهما ولا يجوز قتله وقال مالك رحمه الله تعالى يجتهد فيه الامام ولم يفسر الاجتهاد قال القاضي عياض رحمه الله قال كبار اصحابه يقتل قال واختلفوا في تركه بالتوبة قال الماجشون ان عرف بذلك قتل والا عزر وفي هذا الحديث دلالة ظاهرة لمذهب الشافعي وموافقيه ان القاتل يستحق السلب وانه لا يخمس وقد سبق ايضاح هذا كله وفيه استحباب مجانسة الكلام اذا لم يكن فيه تكلف ولا فوات مصلحة والله اعلم باب التنفيل وفداء المسلمين بالاسارى (قوله فلما كان بيننا وبين الماء ساعة) هكذا رواه جمهور رواة صحيح مسلم وفي رواية بعضهم فبيننا وبين الماء ساعة والصواب الاول (قوله امرنا ابو بكر رض فعرسنا ثم شن الغارة) التعريس النزول آخر الليل وشن الغارة فرقها (قوله وانظر الى عنق من الناس) اي جماعة (قوله فيهم الذراري) يعني النساء والصبيان (قوله وفيهم امرأة من بني فزارة عليها قشع من ادم) هو بقاف ثم شين معجمة ساكنة ثم عين مهملة وفي القاف لغتان فتحها وكسرها وهما مشهورتان وفسره في الكتاب بالنطع وهو صحيح (قوله فنفلني ابو بكر رض ابنتها) فيه جواز التنفيل وقد يحتج به من يقول التنفيل من اصل الغنيمة وقد يجيب عنه الآخرون بانه حسب قيمتها ليعوض اهل الخمس عن حصتهم (قوله وما كشفت لها ثوبا) فيه استحباب الكناية عن الوقاع بما يفهمه (قوله صلى الله عليه وسلم يا سلمة هب لي المرأة لله ابوك فقلت هي لك يا رسول الله فوالله ما كشفت لها ثوبا فبعث بها رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اهل مكة ففدى بها ناسا من المسلمين كانوا اسروا بمكة) فيه جواز المفاداة وجواز فداء الرجال بالنساء الكافرات وفيه جواز التفريق بين الام وولدها البالغ ولا خلاف في جوازه عندنا وفيه جواز استيهاب الامام اهل جيشه بعض ما غنموه ليفادي به مسلما او يصرفه في مصالح المسلمين او يتالف به من في تالفه مصلحة كما فعل صلى الله عليه وسلم هنا في غنائم حنين وفيه جواز قول الانسان للآخر لله ابوك ولله درك وقد سبق تفسير معناه واضحا في اول الكتاب في كتاب الايمان في حديث حذيفة في الفتنة التي تموج موج البحر باب حكم الفيء (قوله صلى الله عليه وسلم ايما قرية اتيتموها اقمتم فيها فسهمكم فيها وايما قرية عصت الله ورسوله فان خمسها لله ورسوله ثم هي لكم) قال القاضي رح يحتمل ان يكون المراد بالاولى الفيء الذي لم يوجف المسلمون عليه بخيل ولا ركاب بل جلا عنه اهله او صالحوا عليه فيكون سهمهم فيها اي حقهم من العطايا كما يصرف الفيء ويكون المراد بالثانية ما اخذ عنوة فيكون غنيمة يخرج منه الخمس وباقيه للغانمين وهو معنى قوله ثم هي لكم اي باقيها وقد يحتج من لم يوجب الخمس في الفيء بهذا الحديث وقد اوجب الشافعي رح الخمس في الفيء كما اوجبوه كلهم في الغنيمة وقال جميع العلماء سواه لا خمس في الفيء قال ابن المنذر لا نعلم احدا قبل الشافعي قال بالخمس في الفيء والله اعلم (قوله حدثنا قتيبة بن سعيد ومحمد بن عباد وابو بكر بن ابي شيبة واسحق بن ابراهيم واللفظ لابن ابي شيبة قال اسحق انا وقال الآخرون نا سفيان عن عمرو عن الزهري عن مالك بن اوس عن عمر رض ثم قال بعده وحدثنا يحيى ابن يحيى انا سفيان بن عيينة عن معمر عن الزهري بهذا الاسناد) هكذا هو في كثير من النسخ او اكثرها عن عمرو عن الزهري عن مالك بن اوس وكذا ذكره خلف الواسطي في الاطراف وغيره وهو الصواب وسقط في كثير من النسخ ذكر الزهري في الاسناد الاول فقال عن عمرو عن مالك بن اوس وهذا غلط من بعض الناقلين عن مسلم قطعا لانه قد قال في الاسناد الثاني عن الزهري بهذا الاسناد فدل على انه قد ذكره في الاسناد الاول فالصواب اثباته (قوله كانت اموال بني النضير مما افاء الله على رسوله مما لم يوجف عليه المسلمون بخيل ولا ركاب فكانت للنبي صلى الله عليه وسلم خاصة فكان ينفق على اهله نفقة سنة وما بقي جعله في الكراع والسلاح عدة في سبيل الله) اما الكراع فهو الخيل وقوله ينفق على اهله نفقة سنة اي يعزل لهم نفقة سنة ولكنه كان ينفقه قبل انقضاء السنة في وجوه الخير فلا تتم عليه السنة ولهذا توفي صلى الله عليه وسلم ودرعه مرهونة على شعير استدانه لاهله ولم يشبع ثلثة ايام تباعا وقد تظاهرت الاحاديث الصحيحة بكثرة جوعه صلى الله عليه وسلم وجوع عياله وقوله كانت للنبي صلى الله عليه وسلم خاصة هذا يؤيد مذهب الجمهور انه لا خمس في الفيء كما سبق وقد ذكرنا ان الشافعي اوجبه ومذهب الشافعي ان النبي صلى الله عليه وسلم كان له من الفيء اربعة اخماسه وخمس خمس الباقي فكان له احد وعشرون سهما من خمسة وعشرين والاربعة الباقية لذوي القربى واليتامى والمساكين وابن السبيل ويتاول هذا الحديث على هذا فنقول قوله كانت اموال بني النضير اي معظمها وفي هذا الحديث جواز ادخار قوت سنة وجواز الادخار للعيال وان هذا لا يقدح في التوكل واجمع العلماء على جواز الادخار فيما يستغله الانسان من قريته كما جرى للنبي صلى الله عليه وسلم واما اذا اراد ان يشتري من السوق ويدخره لقوت عياله فان كان في وقت ضيق الطعام لم يجز بل يشتري ما لا يضيق على المسلمين كقوت ايام او شهر وان كان في وقت سعة اشترى قوت سنة واكثر هكذا نقل القاضي هذا التفصيل عن اكثر العلماء وعن قوم اباحته مطلقا واما ما لم يوجف عليه المسلمون بخيل ولا ركاب فالايجاف الاسراع

وحدثنی عبد الله بن محمد بن اسماء الضبعی قال نا جویریة عن مالك عن الزهری ان مالك بن اوس حدثه قال ارسل الی عمر بن الخطاب فجئته حین تعالی النهار قال فوجدته فی بیته جالسا علی سریر مفضیا الی رماله متکئا علی وسادة من ادم فقال لی یا مال انه قد دفت اهل ابیات من قومك وقد امرت فیهم برضخ فخذه فاقسمه بینهم قال قلت لو امرت بهذا غیری قال فخذه یا مال قال فجاءه یرفا فقال هل لك یا امیر المؤمنین فی عثمان و عبد الرحمن بن عوف والزبیر وسعد فقال عمر نعم فاذن لهم فدخلوا ثم جاء فقال هل لك فی عباس وعلی قال نعم فاذن لهما فقال عباس یا امیر المؤمنین اقض بینی وبین هذا الکاذب الاثم الغادر الخائن قال فقال القوم اجل یا امیر المؤمنین فاقض بینهم واربحهم فقال مالك بن اوس یخیل الی انهم قد کانوا قدموهم لذلك فقال عمر اتئدوا انشدکم بالله الذی باذنه تقوم السماء والارض اتعلمون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقة قالوا نعم ثم اقبل علی العباس وعلی فقال انشدکما بالذی باذنه تقوم السماء والارض اتعلمان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقة قالا نعم قال عمر ان الله تعالی کان خص رسوله صلی الله علیه وسلم بخاصة لم یخصص بها احدا غیره قال ما افاء الله علی رسوله من اهل القری فلله وللرسول ما ادری اهل قرأ الایة التی قبلها ام لا قال فقسم رسول الله صلی الله علیه بینکم اموال بنی النضیر فوالله ما استأثر علیکم ولا اخذ هادونکموها حتی بقی هذا المال فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یاخذ منه نفقة سنته ثم یجعل ما بقی اسوة

(قوله فخذته حین تعالی النهار) ای ارتفع وهو بمعنی متع النهار بفتح المثناة فوق کما وقع فی روایة البخاری (قوله فوجدته فی بیته جالسا علی سریر مفضیا الی رماله) بضم الراء وکسرها وهما منسوج من سعف النخل ونحوه یضطجع علیه (قوله مفضیا الی رماله) یعنی لیس بینه وبین رماله شیء وانما قال هذا لان العادة ان یکون فوق الرمال فراش او غیره (قوله فقال لی یا مال) هکذا هو فی جمیع النسخ یا مال بترخیم مالك بحذف الکاف ویجوز کسر اللام وضمها وجهان مشهوران لاهل العربیة فمن کسر هاتر کها علی ما کانت ومن ضمها جعله اسما مستقلا (قوله فی اهل ابیات من قومك) الدف الشیء بسکون الفاء جانباه وشقاه یعنی جماعة منهم (قوله مسیر عین للضر الذی نزل بهم وقیل السیر المسیر (قوله وقد امرت فیهم برضخ) هو باسکان الضاد وبالخاء المعجمتین وهی العطیة القلیلة (قوله فجاءه یرفا) هو بفتح المثناة تحت واسکان الراء وبالفاء غیر مهموز هکذا ذکره الجمهور ومنهم من همزه وفی سنن البیهقی فی باب الفی کسمیه الیرفا بالالف واللام وهو حاجب عمر بن الخطاب (قوله اقض بینی وبین هذا الکاذب الی آخره) قال جماعة من العلماء معناه هذا الکاذب بان لم ینصف فحذف الجواب قال القاضی عیاض هذا اللفظ الذی وقع لا یلیق ظاهره بالعباس وحاشا لعلی ان یکون فیه بعض هذه الاوصاف فضلا عن کلها ونسأل قطع بالعصمة الالهیة النبی صلی الله علیه وسلم ولمن شهد له بها الکتاب ماموون بحسن الظن بالصحابة رضی الله عنهم اجمعین ونفی کل رذیلة عنهم واذا اسندت طرق تاویلها نسبنا الکذب الی روایتها قال وقد حمل هذا المعنی بعض الناس علی ان ازال هذا اللفظ من نسخته تورعا عن اثبات مثل هذا ولعله حمل اوهم علی روایته قال المازری واذا کان هذا اللفظ لابد من اثباته ولم نصف الوهم الی روایته فاجود ما حمل علیه انه صدر من العباس علی جهة الادلال علی ابن اخیه لانه بمنزلة ابنه وقال مالا یعتقده وما یعلم براءة ذمة ابن اخیه منه ولعله قصد بذلك ردعه عما یعتقد انه مخطی فیه وان هذه الاوصاف تصف بها لو کان یفعل ما یقصد عن قصد ان علیا کان لا یراها موجبة لذلك فی اعتقاده وهذا کما یقول المالکی شارب النبیذ ناقص الدین الحنفی یعتقد انه لیس بناقص فکل واحد محق فی اعتقاده ولابد من هذا التاویل لان هذه القضیة جرت فی مجلس فیه عمر وهو الخلیفة وعثمان وسعد وغیر واحد منهم ولم ینکر احد منهم هذا الکلام مع تشددهم فی انکار المنکر وماذلك الا لانهم فهموا بالقرینة الحال انه تکلم بما لا یعتقد ظاهره مبالغة فی الزجر قال المازری وکذلك قول عمر انکما جئتما ابا بکر فرایتماه کاذبا آثما غادرا خائنا وکذلك ذکر عن نفسه انهما رایاه کذلك وتاویل هذا علی نحو ما سبق وهو ان المراد انکما تعتقدان ان الواجب ان یفعل فی هذه القضیة خلاف ما فعلته انا وابو بکر فنحن علی مقتضی رایکما لو اتینا وانتما تعتقدان ما تعتقده انه لکن بهذه الاوصاف او یکون معناه ان الامام انما یخالف اذا کان علی هذه الاوصاف وتهم فی قضایاه فکان محل التفکیر ان تشعر من رایها انکما تعتقدان ذلك فینا والله اعلم قال المازری واما الاعتذار عن علی والعباس رضی الله عنهما فی انهما ترددا الی الخلیفتین مع قوله صلی الله علیه وسلم لا نورث ما ترکناه فهو صدقة وتقریر عمر رضی الله عنه علیهما انهما یعلمان ذلك فاشکل قیه قال بعض العلماء انهما طلبا ان یقسما بینهما نصفین لینتفعا بهما علی حسب ما ینفعهما الامام بهما ولیها بنفسه فکره عمر ان یوقع علیهما اسم القسمة لئلا یظن لذلك مع تطاول الازمان انهما یرثان وانهما ورثاه ولا سیما وقسمة المیراث بین البنت والعم نصفان فیتسبس ذلك ویظن انهم تملکوا ذلك وحاولوه وانه لما صارت الخلافة الی علی رضی الله عنه لم یغیر ما عین هو نهما صدقة وبهذا احتج السفاح فانه لما خطب اول خطبة قام بها قام الیه رجل معلق فی عنقه المصحف فقال انا شدك الله الاحکمت بینی وبین خصمی بهذا المصحف فقال من هو خصمك قال ابو بکر فی منعه فدك قال اظلمك قال نعم قال فمن بعده قال عمر قال اظلمك قال نعم وقال فی عثمان کذلك قال فعلی ظلمك فسکت الرجل فاغلظ له السفاح قال القاضی عیاض وقد تاول قوم طلب فاطمة میراثها من ابیها علی انها تاولت الحدیث ان کان بلغها قوله صلی الله علیه وسلم لا نورث علی الاموال التی لها بال فی التی لا تورث لانها تکون من طعام واثاث وسلاح وهذا التاویل خلاف ما ذهب الیه ابو بکر وعمر وسائر الصحابة رضی الله عنهم واما قوله صلی الله علیه وسلم ما ترکت بعد نفقة نسائی ومؤنة عاملی فلیس معناه ارثهن منه بل لکونهن محبوسات عن الازواج بسببه او لعظم حقهن فی بیت المال لفضلهن وقدم هجرتهن وکونهن امهات المؤمنین ولذلك اختصصن بمساکنهن لم یرثنها ورثتهن قال القاضی عیاض وفی ترك فاطمة منازعة ابی بکر بعد احتجاجه علیها بالحدیث التسلیم للاجماع علی قضیته وانها لما بلغها الحدیث وبین لها التاویل ترکت ایاها ثم لم یکن منها ولا من احد من ذریتها بعد ذلك طلب المیراث ثم ولی علی الخلافة فلم یعد لها بما فعله ابو بکر وعمر رضی الله عنهما دلیل علی ان طلب علی والعباس انما کان طلب تولی القیام بها بانفسهما وقسمتها بینهما کما سبق قال واما ما ذکر من هجران فاطمة ابا بکر رضی الله عنه فامتناعها عن لقائه ولیس فیه من الهجران المحرم الذی هو ترك السلام والاعراض عند اللقاء وقوله فی هذا الحدیث فلم تکلمه یعنی فی هذا الامر او لانقباضها لم تطلب منه حاجة ولا اضطرت الی لقائه فتکلمه ولم ینقل قط انهما التقیا فلم تسلم علیه ولا کلمته قال واما قول عمر جئتمانی تکلماننی وکلمتکما واحدة وجئتنی یا عباس تسالنی نصیبك من ابن اخیك وجاءنی هذا یسالنی نصیب امراته من ابیها فقیه اشکال مع اعلام ابی بکر لهم قبل هذا الحدیث ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا نورث وجوابه ان کل واحد انما طلب القیام وحده علی ذلك ویحتج هذا بقوله بالعصمة وذلك یقرب امر ابیها بالنبوة ولیس المراد انهما طلبا علما منع النبی صلی الله علیه وسلم ومنعهما منه ابو بکر وبین لهما دلیل المنع واعرافه بذلك قال العلماء وفی هذا الحدیث انه ینبغی ان یولی امر کل قبیلة سیدهم ویفوض الیه مصلحتهم لانه اعرف بهم وارفق بهم والبعد من ان یاتفوا من الانقیاد له ولهذا قال الله تعالی فابعثوا حکما من اهله وحکما من اهلها وفیه جواز نداء الرجل باسمه من غیر کنیة وفیه جواز احتجاب المتولی فی وقت الحاجة ملطعامه او وضوئه ونحو ذلك وفیه جواز قبول خبر الواحد وفیه استشهاد الامام علی ما یقوله بحضرة الخصمین العدول لتقوی حجته فی اقامة الحق وقمع الخصم والله اعلم (قوله فقال عمر اتئدا) ای اصبرا وامهلا (قوله انشدکم بالله) ای اسئلکم بالله ماخوذ من النشید وهو رفع الصوت یقال انشدتك ونشدتك بالله (قوله صلی الله علیه وسلم لا نورث ما ترکناه صدقة) هو برفع صدقة ویجوز نصبها بمعنی الذی ای الذی ترکناه فهو صدقة وقد ذکر مسلم بعد هذا حدیث یحیی بن یحیی عن مالك من حدیث عائشة رفعته لا نورث ما ترکنا فهو صدقة وانما نبهت علی هذا لان بعض جهلة الشیعة یصحفه قال العلماء والحکمة فی ان الانبیاء صلوات الله علیهم لا یورثون ذلك لئلا یتمنی احد من ورثتهم موت مورثه فیهلك بذلك ویصیر کافرا بتمنیه موته فیهلك الظان ویهلك المظنون بهم الرغبة فی الدنیا لورثتهم فینفر الناس عنهم (قوله ان الله کان خص رسوله صلی الله علیه وسلم بخاصة لم یخصص بها احدا غیره قال الله تعالی ما افاء الله علی رسوله الایة) ذکر القاضی فی معنی هذا احتمالین احدهما تحلیل الغنیمة له

عارضه مخلفه من الاصل کان الیهود الخ

المال ثم قال انشدکم باللہ الذی باذنہ تقوم السماء والارض اتعلمون ذلک قالوا نعم ثم نشد عباسا وعلیا بمثل ما نشد به القوم اتعلمان ذلک قالا نعم
قال فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر انا ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئتما تطلب میراثک من ابن اخیک ویطلب هذا میراث امرأته
من ابیها فقال ابوبکر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما نورث ما ترکنا صدقة فرایتماه کاذبا اثما غادرا خائنا واللہ یعلم انه لصادق بارّ راشد تابع للحق ثم
توفی ابوبکر وانا ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وولی ابی بکر فرایتمانی کاذبا اثما غادرا خائنا واللہ یعلم انی لصادق بارّ راشد تابع للحق فولیتها ثم جئتنی انت
وهذا وانتما جمیع وامرکما واحد فقلتم ادفعها الینا فقلت ان شئتم دفعتها الیکم علی ان علیکما عهد اللہ ان تعملا فیها بالذی کان یعمل رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم فاخذتماها بذلک قال اکذلک قالا نعم قال ثم جئتمانی لاقضی بینکما ولا واللہ لا اقضی بینکما بغیر ذلک حتی تقوم الساعة فان عجزتما عنها
فردّاها الیّ حدثنا اسحاق وحمد بن رافع وعبد بن حمید قال ابن رافع نا وقال الآخران انا عبد الرزاق قال نا معمر عن الزهری عن مالک بن اوس بن
الحدثان قال ارسل الیّ عمر بن الخطاب فقال انه قد حضر اهل ابیات من قومک بنحو حدیث مالک غیران فیه فکان ینفق علی اهله منه سنة وما قال معمر
یحبس قوت اهله منه سنة ثم یجعل ما بقی منه مجعل مال اللہ تعالی حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة انها
قالت ان ازواج النبی صلی اللہ علیه وسلم حین توفی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اردن ان یبعثن عثمان بن عفان الی ابی بکر فیسالنه میراثهن من النبی صلی اللہ
علیه وسلم قالت عائشة لهن الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا نورث ما ترکنا فهو صدقة حدثنی محمد بن رافع قال نا لیث عن
عقیل عن ابن شهاب عن عروة بن الزبیر عن عائشة انها اخبرته ان فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ارسلت الی ابی بکر الصدیق تساله میراثها من
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مما افاء اللہ علیه بالمدینة وفدک وما بقی من خمس خیبر فقال ابوبکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال لا نورث ما ترکنا
صدقة انما یاکل آل محمد صلی اللہ علیه وسلم فی هذا المال واني واللہ لا اغیر شیئا من صدقة رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن حالها التی کانت
علیها فی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ولاعملن فیها بما عمل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فابی ابوبکر ان یدفع الی فاطمة شیئا فوجدت فاطمة
علی ابی بکر فی ذلک قال فهجرته فلم تکلمه حتی توفیت وعاشت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ستة اشهر فلما توفیت دفنها زوجها علی بن ابی طالب
لیلا ولم یؤذن بها ابابکر وصلی علیها علی وکان لعلی من الناس وجهة حیاة فاطمة فلما توفیت استنکر علی وجوه الناس فالتمس مصالحة ابی بکر و
مبایعته ولم یکن بایع تلک الاشهر فارسل الی ابی بکر ان ائتنا ولا یاتنا معک احد کراهیة محضر عمر بن الخطاب فقال عمر لابی بکر رضی اللہ عنه واللہ لا تدخل علیهم وحدک فقال ابوبکر وما عسیهم ان یفعلوا بی واللہ لآتینهم فدخل علیهم ابوبکر فتشهد علی بن ابی طالب ثم قال انا قد عرفنا یا ابابکر فضیلتک وما
اعطاک اللہ ولم ننفس علیک خیرا ساقه اللہ الیک ولکنک استبددت علینا بالامر وکنا نحن نری لنا حقا لقرابتنا من رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم فلم یزل یکلم ابابکر حتی فاضت عینا ابی بکر فلما تکلم ابوبکر قال والذی نفسی بیده لقرابة رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
احب الیّ ان اصل من قرابتی واما الذی شجر بینی وبینکم من هذه الاموال فانی لم آل فیها عن الحق ولم اترک امرا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیه
یصنعه فیها الا صنعته فقال علی لابی بکر موعدک العشیة للبیعة

دلالته والثانی تخصیصه بالنفی اما کله او بعضه کما سبق من اختلاف العلماء قال وهذا الثانی اظهر لاستشهاد عمر علی هذا بالآیة (قوله فهجرته فلم یکلمه حتی توفیت وعاشت بعد رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم ستة اشهر) اما هجرانها فسبق تاویله واما کونها عاشت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ستة اشهر فهو الصحیح المشهور وقیل ثمانیة اشهر وقیل ثلاثة وقیل شهرین وقیل
سبعین یوما فعلی الصحیح قالوا توفیت لثلث مضین من شهر رمضان سنة احدی عشرة (قوله ان علیا دفن فاطمة لیلا) فیه جواز الدفن لیلا وهو مجمع علیه لکن النهار افضل
اذا لم یکن عذر (قوله وکان لعلی من الناس وجهة حیاة فاطمة فلما توفیت استنکر علی وجوه الناس فالتمس مصالحة ابی بکر ومبایعته ولم یکن بایع تلک الاشهر) اما تاخر علی رض
عن البیعة فقد ذکره علی فی هذا الحدیث واعتذر ابوبکر رض ایضا ومع هذا فتاخره لیس بقادح فی البیعة ولا فیه اما البیعة فقد اتفق العلماء علی انه لا یشترط لصحتها مبایعة کل الناس
ولا کل اهل الحل والعقد وانما یشترط مبایعة من تیسر اجتماعهم من العلماء والرؤساء ووجوه الناس واما عدم القدح فیه فلانه لا یجب علی کل واحد ان یاتی الی الامام فیضع یده فی
یده ویبایعه وانما یلزمه اذا عقد اهل الحل والعقد للامام الانقیاد له وان لا یظهر خلافا ولا یشق العصا وهکذا کان شان علی رضی اللہ عنه فی تلک المدة التی قبل بیعته فانه لم یظهر
علی ابی بکر خلافا ولا شق العصا ولکنه تاخر عن الحضور عنده للعذر المذکور فی الحدیث ولم یکن انعقاد البیعة وانبرامها متوقفا علی حضوره فلم یجب علیه الحضور لذلک ولا لغیره فلما لم
یجب لم یحضر وما نقل عنه قدح فی البیعة ولا مخالفة ولکن بقی فی نفسه عتب فتاخر حضوره الی ان زال العتب وکان سبب العتب انه مع وجاهته وفضیلته فی نفسه فی
کل شئ وقربه من النبی صلی اللہ علیه وسلم وغیر ذلک رای انه لا یستبد بامر الا بمشورته وحضوره وکان عذر ابی بکر وعمر وسائر الصحابة واضحا لانهم راوا المبادرة بالبیعة من
اعظم مصالح المسلمین وخافوا من تاخیرها حصول خلاف ونزاع تترتب علیه مفاسد عظیمة ولهذا اخروا دفن النبی صلی اللہ علیه وسلم حتی عقدوا البیعة لکونها کانت اهم الامور کیلا یقع
نزاع فی دفنه او کفنه او غسله او الصلاة علیه او غیر ذلک ولیس لهم من تفصیل الامور فرادا تقدم البیعة اهم الاشیاء واللہ اعلم (قوله فارسل الی ابی بکر رضی اللہ عنه ان ائتنا ولا یاتنا
معک احد کراهیة محضر عمر بن الخطاب فقال عمر لابی بکر رضی اللہ عنه واللہ لا تدخل علیهم وحدک) انما کره ذهابهم لمحضر عمر فلما علموا من شدته وصدعه بما یظهر له فخافوا ان ینتصر لابی بکر رض
فیتکلم بکلام یوحش قلوبهم علی ابی بکر وکانت قلوبهم قد طابت علیه وانشرحت له فخافوا ان یکون حضور عمر سببا لتغیرها واما قول عمر لا تدخل علیهم وحدک فمعناه انه خاف ان یغلظوا علیه
فی المعاتبة ویکلمهم علی الاکثار من ذلک لین ابی بکر وصبره عن الجواب عن نفسه وربما رای من کلامهم ما غیر قلبه فیترتب علی ذلک مفسدة خاصة او عامة واذا حضر عمر امتنعوا من ذلک
واما کون عمر حلف ان لا یدخل علیهم ابوبکر وحده فحثته ابوبکر ودخل وحده فیه دلیل علی ان ابرار المقسم انما یومر به الانسان اذا امکن احتماله بلا مشقة ولا یکون فیه مفسدة وعلی هذا
یحمل الحدیث بابرار المقسم (قوله ولم ننفس علیک خیرا ساقه اللہ الیک) هو بفتح الفاء یقال نفست علیه بکسر القاف انفس بفتحها نفاسة وهو قریب من معنی الحسد (قوله واما الذی
شجر بینی وبینکم من هذه الاموال فانی لم آل فیها عن الحق) معنی شجر اختلف والمنازعة (قوله لم آل) ای لم اقصر (قوله فقال علی لابی بکر موعدک العشیة للبیعة فلما

فلما صلى ابو بكر صلاة الظهر رقي المنبر فتشهد وذكر شان علي وتخلفه عن البيعة وعذره بالذي اعتذر اليه ثم استغفر وتشهد علي بن ابي طالب فعظم حق ابي بكر وانه لم يحمله على الذي صنع نفاسة على ابي بكر ولا انكارا للذي فضله الله عز وجل به ولكنا كنا نرى لنا في الامر نصيبا فاستبد علينا به فوجدنا في انفسنا فسر بذلك المسلمون وقالوا اصبت وكان المسلمون الى علي قريبا حين راجع الامر المعروف حدثنا اسحاق بن ابراهيم ومحمد بن رافع وعبد بن حميد قال ابن رافع نا وقال الآخران انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة ان فاطمة والعباس اتيا ابا بكر يلتمسان ميراثهما من رسول الله صلى الله عليه وسلم وهما حينئذ يطلبان ارضه من فدك وسهمه من خيبر فقال لهما ابو بكر اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وساق الحديث بمثل معنى حديث عقيل عن الزهري غير انه قال ثم قام علي فعظم من حق ابي بكر وذكر فضيلته وسابقته ثم مضى الى ابي بكر فبايعه فاقبل الناس الى علي فقالوا اصبت واحسنت فكان الناس قريبا الى علي حين قارب الامر والمعروف وحدثنا ابن نمير نا يعقوب بن ابراهيم نا ابي ح وحدثنا زهير بن حرب وحسن الحلواني قالا نا يعقوب بن ابراهيم قال نا ابي عن صالح عن ابن شهاب قال اخبرني عروة بن الزبير ان عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته ان فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم سالت ابا بكر بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقسم لها ميراثها مما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم مما افاء الله عليه فقال لها ابو بكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا صدقة قال وعاشت بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ستة اشهر وكانت فاطمة تسأل ابا بكر نصيبها مما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم من خيبر وفدك وصدقته بالمدينة فابى ابو بكر عليها ذلك وقال لست تاركا شيئا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعمل به الا عملت به اني اخشى ان تركت شيئا من امره ان ازيغ فاما صدقته بالمدينة فدفعها عمر الى علي وعباس فغلبه عليها علي واما خيبر وفدك فامسكهما عمر وقال هما صدقة رسول الله صلى الله عليه وسلم كانتا لحقوقه التي تعروه ونوائبه وامرهما الى من ولي الامر قال فهما على ذلك الى اليوم حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يقتسم ورثتي دينارا ما تركت بعد نفقة نسائي ومؤنة عاملي فهو صدقة وحدثنا محمد بن ابي عمر المكي قال نا سفيان عن ابي الزناد بهذا الاسناد نحوه وحدثني ابن ابي خلف قال نا زكريا بن عدي قال نا ابن مبارك عن يونس عن الزهري عن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا صدقة حدثنا يحيى بن يحيى وابو كامل فضيل بن حسين كلاهما عن سليم قال يحيى انا سليم بن اخضر عن عبيد الله بن عمر قال نا نافع عن عبد الله ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قسم في النفل للفرس سهمين وللرجل سهما وحدثناه ابن نمير قال نا ابي قال نا عبيد الله بهذا الاسناد مثله ولم يذكر في النفل

صلى ابو بكر صلاة الظهر رقي على المنبر) هو بكسر القاف يقال رقي يرقى كعلم يعلم والعشية والعشي بحذف الهاء هو من زوال الشمس ومنه الحديث صلى احدى صلاة العشي اما الظهر واما العصر وفي هذا الحديث بيان صحة خلافة ابي بكر وانعقاد الاجماع عليها (قوله كانتا لحقوقه التي تعروه ونوائبه) معناه ما يطرأ عليه من الحقوق الواجبة والمندوبة ويقال اعروته واعتريته وعروته واعتروته اذا اتيته تطلب منه حاجة (قوله صلى الله عليه وسلم لا يقتسم ورثتي دينارا ما تركت بعد نفقة نسائي ومؤنة عاملي فهو صدقة) قال العلماء هذا التقييد بالدينار هو من باب التنبيه على ما سواه كما قال الله تعالى فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره وقال تعالى ومنهم من ان تامنه بدينار لا يؤده اليك قالوا وليس المراد بهذا اللفظ النهي لانه انما ينهى عما يمكن وقوعه وارثه صلى الله عليه وسلم غير ممكن وانما هو بمعنى الاخبار ومعناه لا يقتسمون شيئا لاني لا اورث هذا هو الصحيح المشهور من مذاهب العلماء في معنى الحديث وبه قال جماهيرهم وحكى القاضي عن ابن علية وبعض اهل البصرة انهم قالوا انما لم يورث لان الله تعالى خصه ان جعل ماله كله صدقة والصواب الاول وهو الذي يقتضيه سياق الحديث ثم ان جمهور العلماء على ان جميع الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم اجمعين لا يورثون وحكى القاضي عن الحسن البصري انه قال عدم الارث منهم مختص بنبينا صلى الله عليه وسلم لقوله تعالى عن زكريا يرثني ويرث من آل يعقوب وزعم ان المراد وراثة المال وقال ولو اراد وراثة النبوة لم يقل واني خفت الموالي من ورائي اذ لا يخاف الموالي على النبوة ولقوله تعالى وورث سليمان داود والصواب ما حكيناه عن الجمهور ان جميع الانبياء لا يورثون والمراد بقصة زكريا وداود وراثة النبوة وليس المراد حقيقة الارث بل قيامه مقامه وحلوله مكانه والله اعلم واما قوله صلى الله عليه وسلم ومؤنة عاملي فقيل هو القائم على هذه الصدقات والناظر فيها وقيل كل عامل للمسلمين من خليفة وغيره لانه عامل النبي صلى الله عليه وسلم ونائب عنه في امته واما مؤنة نسائه صلى الله عليه وسلم فسبق بيانها قريبا والله اعلم قال القاضي عياض في تفسير صدقات النبي صلى الله عليه وسلم المذكورة في هذه الاحاديث قال صارت اليه بثلاثة حقوق احدها ما وهب له صلى الله عليه وسلم وذلك وصية مخيريق اليهودي له عند اسلامه يوم احد وكانت سبع حوائط في بني النضير وما اعطاه الانصار من ارضهم وهو ما لا يبلغه الماء وكان هذا ملكا له صلى الله عليه وسلم الثاني حقه من الفيء من ارض بني النضير حين اجلاهم كانت له خاصة لانها لم يوجف عليها المسلمون بخيل ولا ركاب واما منقولات اموال بني النضير فحملوا منها ما حملته الابل غير السلاح كما صالحهم ثم قسم صلى الله عليه وسلم الباقي بين المسلمين وكانت الارض لنفسه ويخرجها في نوائب المسلمين وكذلك نصف ارض فدك صالح اهلها بعد فتح خيبر على نصف ارضها وكان خالصا له وكذلك ثلث ارض وادي القرى اخذه في الصلح حين صالح اهلها اليهود وكذلك حصنان من حصون خيبر وهما الوطيح والسلالم اخذهما صلحا الثالث سهمه من خمس خيبر وما افتتح فيها عنوة فكانت هذه كلها ملكا لرسول الله صلى الله عليه وسلم خاصة لا حق فيها لاحد غيره لكنه صلى الله عليه وسلم كان لا يستاثر بها بل ينفقها على اهله والمسلمين وللمصالح العامة وكل هذه صدقات محرمات التملك بعده والله اعلم باب كيفية قسمة الغنيمة بين الحاضرين (قوله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قسم في النفل للفرس سهمين وللرجل سهما) هكذا هو في اكثر الروايات للفرس سهمين وللرجل سهما وفي بعضها للفرس سهمين وللراجل سهما بالالف في الراجل وفي بعضها للفارس سهمين والمراد بالنفل هنا الغنيمة واطلق عليها اسم النفل لكونها تسمى نفلا لغة فان النفل في اللغة الزيادة والعطية وهذه عطية من الله تعالى فانها احلت لهذه الامة دون غيرها واختلف العلماء في سهم الفارس والراجل من الغنيمة فقال الجمهور يكون للراجل سهم واحد وللفارس ثلثة اسهم سهمان بسبب فرسه وسهم بسبب نفسه ممن قال بهذا ابن عباس ومجاهد والحسن وابن سيرين وعمر بن عبد العزيز ومالك والاوزاعي والثوري والليث والشافعي وابو يوسف ومحمد واحمد واسحق وابو عبيد وابن جرير وآخرون وقال ابو حنيفة للفارس سهمان فقط سهم لها وسهم له قالوا ولم يقل بقوله هذا احد الا ما روي عن علي وابي موسى وحجة الجمهور هذا الحديث وهو صريح على رواية من روى للفرس سهمين وللرجل سهما بغير الف في الرجل وهي رواية الاكثرين ومن روى وللراجل فروايته محتملة فيتعين حملها على موافقة الاولى جمعا بين الروايتين قال اصحابنا وغيرهم ويرفع هذا الاحتمال ما ورد مفسرا في غير هذه الرواية في حديث ابن عمر هذا من رواية ابي معاوية وعبد الله

من علي
هذا انكارا
نفاسة
بمعنى
فكانوا
باب كيفية قسمة الغنيمة بين الحاضرين

باب الامداد بالملائکة فی غزوة بدر واباحة الغنائم

باب ربط الاسیر وحبسه وجواز المن علیه

حدثنا هناد بن السری قال نا ابن المبارک عن عکرمة بن عمار قال حدثنی سماک الحنفی قال سمعت ابن عباس یقول حدثنی عمر بن الخطاب قال لما کان یوم بدر نظر رسول الله صلی الله علیه وسلم الی المشرکین وهم الف واصحابه ثلثمائة وتسعة عشر رجلا فاستقبل نبی الله صلی الله علیه القبلة ثم مد یدیه فجعل یهتف بربه اللهم انجزلی ما وعدتنی اللهم ات ما وعدتنی اللهم انک ان تهلک هذه العصابة من اهل الاسلام لا تعبد فی الارض فما زال یهتف بربه مادا یدیه مستقبل القبلة حتی سقط رداؤه عن منکبیه فاتاه ابوبکر فاخذ ردائه فالقاه علی منکبیه ثم التزمه من ورائه وقال یا نبی الله کفاک مناشدتک ربک فانه سینجز لک ما وعدک فانزل الله عزوجل اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملئکة مردفین فامده الله بالملائکة قال ابوزمیل فحدثنی ابن عباس قال بینما رجل من المسلمین یومئذ یشتد فی اثر رجل من المشرکین امامه اذ سمع ضربة بالسوط فوقه وصوت الفارس فوقه یقول اقدم حیزوم فنظر الی المشرک امامه فخر مستلقیا فنظر الیه فاذا هو قد خطم انفه وشق وجهه کضربة السوط فاخضر ذلک اجمع فجاء الانصاری فحدث ذلک رسول الله صلی الله علیه فقال صدقت ذلک من مدد السماء الثالثة فقتلوا یومئذ سبعین واسروا سبعین قال ابوزمیل قال ابن عباس فلما اسروا الاسری قال رسول الله صلی الله علیه لابی بکر وعمر ما ترون فی هؤلاء الاسراء فقال ابوبکر یا نبی الله هم بنو العم والعشیرة ارای ان تاخذ منهم فدیة فتکون لنا قوة علی الکفار فعسی الله ان یهدیهم للاسلام فقال رسول الله صلی الله علیه ما ترای یا ابن الخطاب قال قلت لا والله یا رسول الله ما ارای الذی رای ابوبکر ولکنی ارای ان تمکنا فنضرب اعناقهم فتمکن علیا من عقیل فیضرب عنقه وتمکنی من فلان نسیبا لعمر فاضرب عنقه فان هؤلاء ائمة الکفر وصنادیدها فهوی رسول الله صلی الله علیه ما قال ابوبکر ولم یهو ما قلت فلما کان من الغد جئت فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم وابوبکر قاعدین وهما یبکیان قلت یا رسول الله اخبرنی من ای شیء تبکی انت وصاحبک فان وجدت بکاء بکیت وان لم اجد بکاء تباکیت لبکائکما فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ابکی للذی عرض علی اصحابک من اخذهم الفداء لقد عرض علی عذابهم ادنی من هذه الشجرة شجرة قریبة من نبی الله صلی الله علیه وسلم فانزل الله عزوجل ما کان لنبی ان یکون له اسری حتی یثخن فی الارض الی قوله فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا فاحل الله الغنیمة لهم حدثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث عن سعید بن ابی سعید انه سمع اباهریرة یقول بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم خیلا قبل نجد فجاءت برجل من بنی حنیفة یقال له ثمامة بن اثال سید اهل الیمامة فربطوه بساریة من سواری المسجد فخرج الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ماذا عندک یا ثمامة قال عندی یا محمد خیر ان تقتل تقتل ذا دم

ابن نمیر وابی امامة وغیرهم باسنادهم عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اسهم لرجل ولفرسه ثلثة اسهم سهم له وسهمان لفرسه ومثله من روایة ابن عباس وابی عمرة الانصاری رضی الله عنهم والله اعلم ولو حضر بافرس لم یسهم الا لفرس واحد هذا مذهب الجمهور منهم الحسن ومالک وابوحنیفة والشافعی ومحمد بن الحسن وقال الاوزاعی والثوری واللیث وابو یوسف یسهم لفرسین ویروی مثله ایضا عن الحسن ومکحول ویحیی الانصاری وابن وهب وغیره من المالکیین قالوا ولم یقل احد انه یسهم لاکثر من فرسین الا شیء روی عن سلیمان بن موسی انه یسهم والله اعلم

باب الامداد بالملائکة فی غزوة بدر واباحة الغنائم (قوله لما کان یوم بدر) اعلم ان بدرا هو موضع الغزوة العظمی المشهورة وهو اسم معروف وقریة عامرة علی نحو اربع مراحل من المدینة بینها وبین مکة قال ابن قتیبة بدر بئر کانت لرجل یسمی بدرا فسمیت باسمه قال ابوالیقظان کانت لرجل من بنی غفار وکانت غزوة بدر یوم الجمعة لسبع عشرة خلت من شهر رمضان فی السنة الثانیة من الهجرة وروی الحافظ ابوالقسم باسناده فی تاریخ دمشق فیه ضعفاء انها کانت یوم الاثنین قال الحافظ والمحفوظ انها کانت یوم الجمعة وثبت فی صحیح البخاری عن ابن مسعود ان یوم بدر کان یوما حارا (قوله فاستقبل نبی الله صلی الله علیه وسلم القبلة ثم مد یدیه فجعل یهتف بربه اللهم انجزلی ما وعدتنی) ایا یهتف فبفتح اوله وکسر التاء المثناة فوق بعد الهاء ومعناه یصیح ویستغیث بالله بالدعاء وفیه استحباب استقبال القبلة فی الدعاء ورفع الیدین فیه وانه لا باس برفع الصوت فی الدعاء (قوله صلی الله علیه وسلم اللهم انک ان تهلک هذه العصابة من اهل الاسلام لا تعبد فی الارض) ضبطوا تهلک بفتح التاء وضمها علی الاول ترفع العصابة علی انها فاعل وعلی الثانی تنصب وتکون مفعوله والعصابة الجماعة (قوله کذاک مناشدتاک ربک) المناشدة السوال ماخوذة من النشید وهو رفع الصوت هکذا وقع لجماهیر رواة مسلم کذاک بالذال وبعضهم کفاک بالفاء وفی روایة البخاری حسبک مناشدتاک ربک وکلاهما بمعنی وضبطوا مناشدتاک بالرفع والنصب وهو الاشهر قال القاضی من رفعه جعله فاعلا بکفاک ومن نصبه فعلی المفعول بما فی حسبک وکفاک کذاک من معنی الفعل من الکف قال العلماء هذه المناشدة انما فعلها النبی صلی الله علیه وسلم لما راه اصحابه بتلک الحال فتقوی قلوبهم بدعائه وتضرعه مع ان الدعاء عبادة وقد کان وعده الله تعالی احدی الطائفتین اما العیر واما النفیر وکانت العیر قد ذهبت وفاتت فکان علی ثقة من حصول الاخری ولکن سال التعجیل ذلک وتبجیزه من غیر اذی یلحق المسلمین (قوله تعالی انی ممدکم بالف من الملائکة مردفین) ای معینکم والامداد الاعانة ومردفین متتابعین وقیل غیر ذلک (قوله اقدم حیزوم) وهو بجاء مفتوحة ثم مثناة تحت ساکنة ثم زای مضمومة ثم واو ثم میم قال القاضی وقع فی روایة العذری حیزون بالنون والصواب الاول وهو المعروف لسائر الرواة والمحفوظ وهو اسم فرس الملک وهو منادی بحذف حرف النداء ای یا حیزوم واما اقدم فضبطوه بوجهین الصحیح والاشهر بهمزة قطع مفتوحة وبکسر الدال من الاقدام قالوا وهی کلمة زجر للفرس معلومة فی کلامهم والثانی بضم الدال وبهمزة وصل مضمومة من التقدم (قوله فاذا هو قد خطم انفه) الخطم الاثر علی الانف وهو بالخاء المعجمة (قوله هؤلاء ائمة الکفر وصنادیدها) یعنی اشرافها الواحد صنادید بکسر الصاد والضمیر فی صنادیدها یعود علی ائمة الکفر او مکة (قوله فهوی رسول الله صلی الله علیه وسلم ما قال ابوبکر) هو بکسر الواو ای احب ذلک واستحسنه یقال هوی الشیء بکسر الواو یهوی بفتحها هوی والهوی المحبة (قوله ولم یهو ما قلت) هکذا هو فی بعض النسخ ولم یهو وفی کثیر منها ولم یهوی بالیاء وهی لغة قلیلة باثبات الیاء مع الجازم ومنه قراءة من قرا انه من یتق ویصبر بالیاء ومنه قول الشاعر * الم یاتیک والانباء تنمی * (قوله تعالی حتی یثخن فی الارض) ای یکثر القتل والقهر فی العدو باب ربط الاسیر وحبسه وجواز المن علیه (قوله فجاءت برجل من بنی حنیفة یقال له ثمامة بن اثال فربطوه بساریة من سواری المسجد) اما اثال فبضم الهمزة وبثاء مثلثة وهو مصروف وفی هذا جواز ربط الاسیر وحبسه وجواز ادخال الکافر المسجد ومذهب الشافعی جوازه باذن مسلم سواء کان الکافر کتابیا او غیره وقال عمر بن عبد العزیز وقتادة ومالک لا یجوز وقال ابوحنیفة رضی الله عنه یجوز للکتابی دون غیره ودلیلنا علی الجمیع هذا الحدیث واما قوله تعالی انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام فهو خاص بالحرم ونحن نقول لا یجوز ادخاله الحرم والله اعلم (قوله ان تقتل تقتل ذا دم) اختلفوا فی معناه فقال القاضی عیاض فی المشارق واشار الیه فی شرح مسلم

وان تنعم تنعم على شاكر وان كنت تريد المال فسل تعط منه ما شئت فتركه رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى كان بعد الغد فقال ما عندك يا ثمامة قال ما قلت لك ان
تنعم تنعم على شاكر وان تقتل تقتل ذا دم وان كنت تريد المال فسل تعط منه ما شئت فتركه رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى كان من الغد فقال ما ذا عندك
يا ثمامة فقال عندي ما قلت لك ان تنعم تنعم على شاكر وان تقتل تقتل ذا دم وان كنت تريد المال فسل تعط منه ما شئت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اطلقوا ثمامة فانطلق الى نخل قريب من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد فقال اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله يا محمد والله ما كان على الارض
ابغض الي من وجهك فقد اصبح وجهك احب الوجوه كلها الي والله ما كان من دين ابغض الي من دينك فاصبح دينك احب الدين كله الي والله ما كان من بلد
ابغض الي من بلدك فاصبح بلدك احب البلاد كلها الي وان خيلك اخذتني وانا اريد العمرة فماذا ترى فبشره رسول الله صلى الله عليه وسلم وامره ان يعتمر
فلما قدم مكة قال له قائل اصبوت فقال لا ولكني اسلمت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا والله لا تاتيكم من اليمامة حبة حنطة حتى ياذن فيها رسول الله صلى الله
عليه وسلم حدثنا محمد بن المثنى قال نا ابو بكر الحنفي قال حدثني عبد الحميد بن جعفر قال حدثني سعيد بن ابي سعيد المقبري انه سمع ابا هريرة يقول بعث رسول الله
صلى الله عليه وسلم خيلا له نحو ارض نجد فجاءت برجل يقال له ثمامة بن اثال الحنفي سيد اهل اليمامة وساق الحديث بمثل حديث الليث الا انه قال ان تقتلني تقتل
ذا دم حدثنا قتيبة بن سعيد قال نا ليث عن سعيد بن ابي سعيد عن ابيه عن ابي هريرة انه قال بينا نحن في المسجد اذ خرج الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال انطلقوا الى يهود فخرجنا معه حتى جئناهم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فناداهم فقال يا معشر يهود اسلموا تسلموا فقالوا قد بلغت يا
ابا القاسم فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك اريد اسلموا تسلموا فقالوا قد بلغت يا ابا القاسم فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم
ذلك اريد فقال لهم الثالثة فقال اعلموا انما الارض لله ورسوله صلى الله عليه وسلم واني اريد ان اجليكم من هذه الارض فمن وجد منكم بماله
شيئا فليبعه والا فاعلموا ان الارض لله ورسوله صلى الله عليه وسلم وحدثنا محمد بن رافع واسحاق بن منصور قال ابن رافع نا وقال اسحاق انا
عبد الرزاق قال انا ابن جريج عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر ان يهود بني النضير وقريظة حاربوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجلى رسول
الله صلى الله عليه وسلم بني النضير واقر قريظة ومن عليهم حتى حاربت قريظة بعد ذلك فقتل رجالهم وقسم نساءهم واولادهم واموالهم بين المسلمين
الا بعضهم لحقوا برسول الله صلى الله عليه وسلم فامنهم واسلموا واجلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يهود المدينة كلهم بني قينقاع وهم
قوم عبد الله بن سلام ويهود بني حارثة وكل يهودي كان بالمدينة حدثني ابو الطاهر قال نا عبد الله بن وهب قال اخبرني حفص بن ميسرة
عن موسى بهذا الاسناد هذا الحديث وحديث ابن جريج اكثر واتم وحدثني زهير بن حرب قال نا الضحاك بن مخلد عن ابن جريج ح قال و
حدثني محمد بن رافع واللفظ له قال نا عبد الرزاق قال انا ابن جريج قال اخبرني ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول اخبرني عمر بن الخطاب
انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لاخرجن اليهود والنصارى من جزيرة العرب حتى لا ادع الا مسلما وحدثني زهير بن حرب قال نا
روح بن عبادة قال انا سفين الثوري ح قال وحدثني سلمة بن شبيب قال نا الحسن بن اعين قال نا معقل

معناه ان تقتل تقتل صاحب دم لدمه موقع يشتفي بقتله قاتله ويدرك قاتله به ثاره اي لرياسته وفضيلته فحذف هذا لانهم يفهمونه في عرفهم وقال آخرون معناه تقتل من عليه دم ومطلوب به ومستحق عليه
فلا عتب عليك في قتله ورواه بعضهم في سنن ابي داود وغيره ذا ذم بالذال المعجمة وتشديد الميم اي ذا ذمام وحرمة في قومه ومن اذا عقد ذمة وفى بها قال القاضي هذه الرواية ضعيفة لانها
تقلب المعنى فان من له حرمة لا يستوجب القتل قلت ويمكن تصحيحها على معنى التفسير الاول اي تقتل رجلا جليلا يحتفل قاتله بقتله بخلاف ما اذا قتل ضعيفا مهينا فانه لا فضيلة في قتله ولا يدرك به قاتله ثاره (قوله
صلى الله عليه وسلم اطلقوا ثمامة) فيه جواز المن على الاسير هو مذهبنا ومذهب الجمهور (قوله فانطلق الى نخل قريب من المسجد فاغتسل) قال اصحابنا اذا اراد الكافر الاسلام بادر به ولا يؤخره للاغتسال ولا
يحل لاحد ان ياذن له في تاخيره بل يبادر به ثم يغتسل ومذهبنا ان اغتساله واجب ان كان عليه جنابة في الشرك سواء كان اغتسل منها ام لا وقال بعض اصحابنا ان كان اغتسل اجزاه والا
وجب وقال بعض اصحابنا وبعض المالكية لا غسل عليه ويسقط حكم الجنابة بالاسلام كما يسقط الذنوب وضعفوا هذا بالوضوء فانه يلزمه بالاجماع ولا يقال يسقط اثر الحدث بالاسلام هذا كله اذا كان اجنب
في الكفر اما اذا لم يجنب اصلا ثم اسلم فالغسل مستحب له وليس بواجب هذا مذهبنا ومذهب مالك وآخرين وقال احمد وآخرون يلزمه الغسل (قوله فانطلق الى نخل قريب من المسجد) هكذا هو في البخاري ومسلم
وغيرهما نخل بالخاء المعجمة وتقديره انطلق الى نخل فيه ماء فاغتسل منه قال القاضي قال بعضهم صوابه نجل بالجيم وهو الماء القليل المنبعث وقيل الجاري قلت بل الصواب الاول لان الروايات صحت به ولم
يرو الا هكذا وهو صحيح ولا يجوز العدول عنه (قوله صلى الله عليه وسلم ما عندك يا ثمامة) وكرر ذلك ثلثة ايام هذا من تاليف القلوب وملاطفة لمن يرجى اسلامه من الاشراف الذين يتبعهم على اسلامهم خلق كثير
(قوله وان خيلك اخذتني وانا اريد العمرة فماذا ترى فبشره رسول الله صلى الله عليه وسلم وامره ان يعتمر) يعني بشره بما حصل له من الخير العظيم بالاسلام وان الاسلام يهدم ما كان قبله ولما امره بالعمرة
فاستحباب لان العمرة مستحبة في كل وقت لا سيما من هذا الشريف المطاع اذا اسلم وجاء مراغما لاهل مكة فطاف وسعى واظهر اسلامه واغاظهم بذلك والله اعلم (قوله قال له قائل اصبوت) هكذا هو في الاصول
اصبوت وهي لغة والمشهور اصبات بالهمزة وعلى الاول جاء قولهم الصباة كقاض وقضاة (قوله في حديث ابن المثنى الا انه قال ان تقتلني تقتل ذا دم) هكذا هو في النسخ المحققة ان تقتلني بالنون
والياء في آخرها وفي بعضها بحذفها وهو فاسد لانه يكون حينئذ مثل الاول فلا يصح استثناؤه باب اجلاء اليهود من الحجاز (قوله صلى الله عليه وسلم لليهود اسلموا تسلموا فقالوا قد بلغت يا ابا القاسم فقال
لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك اريد) معناه اريد ان تعترفوا باني بلغت وفي هذا الحديث استحباب تجنيس الكلام وهو من بديع الكلام وانواع الفصاحة واما اخراجه صلى الله عليه وسلم اليهود
من المدينة فقد سبق بيانه واضحا في آخر كتاب الوصايا (قوله صلى الله عليه وسلم الارض لله ورسوله) معناه ملكها والحكم فيها وانما قال لهم هذا لانهم حاربوا رسول الله صلى الله عليه وسلم كما ذكره ابن عمر في
رواية التي ذكرها مسلم بعد هذه (قوله عن ابن عمر ان يهود بني النضير وقريظة حاربوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بني النضير واقر قريظة ومن عليهم حتى حاربت
قريظة بعد ذلك فقتل رجالهم وقسم نساءهم واولادهم واموالهم بين المسلمين) في هذا ان المعاهد او الذمي اذا نقض العهد صار حربيا وجرت عليه احكام اهل الحرب وللامام سبي من اراد منهم
والمن على من اراد وفيه انه اذا من عليه ثم ظهر منه محاربة انتقض عهده وانما ينفع المن فيما مضى لا فيما يستقبل وكانت قريظة في امان ثم حاربوا النبي صلى الله عليه وسلم ونقضوا العهد
وظاهروا قريشا على قتال النبي صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى وانزل الذين ظاهروهم من اهل الكتاب من صياصيهم وقذف في قلوبهم الرعب فريقا تقتلون وتاسرون فريقا

وهو ابن عبید الله کلاهما عن ابی الزبیر بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة ومحمد بن مثنی وابن بشار والفاظهم متقاربة قال ابوبکر ناغندر عن شعبة
وقال الاخران نا محمد بن جعفر قال ناشعبة عن سعد بن ابراهیم قال سمعت ابا امامة بن سهل بن حنیف قال سمعت اباسعید الخدری قال نزل اهل قریظة
علی حکم سعد بن معاذ فارسل رسول الله صلی الله علیه وسلم الی سعد فاتاه علی حمار فلما دنا قریبا من المسجد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم للانصار قوموا الی
سیدکم او خیرکم ثم قال ان هؤلاء نزلوا علی حکمک قال تقتل مقاتلتهم وتسبی ذریتهم قال فقال النبی صلی الله علیه وسلم قضیت بحکم الله ورسوله قال قضیت
بحکم الملک ولم یذکر ابن مثنی وربما قال قضیت بحکم الملک **وحدثنا** زهیر بن حرب قال نا عبد الرحمن بن مهدی عن شعبة بهذا الاسناد وقال فی حدیثه
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقد حکمت بحکم الله وقال مرة لقد حکمت بحکم الملک **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة ومحمد بن العلاء الهمدانی کلاهما عن ابن نمیر قال ابن العلاء
نا ابن نمیر قال نا هشام عن ابیه عن عائشة قالت اصیب سعد یوم الخندق رماه رجل من قریش ابن العرقة رماه فی الاکحل فضرب علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم
خیمة فی المسجد یعوده من قریب فلما رجع رسول الله صلی الله علیه وسلم من الخندق ووضع السلاح فاغتسل فاتاه جبریل علیه الصلاة والسلام وهو ینفض
راسه من الغبار فقال وضعت السلاح والله ما وضعناه اخرج الیهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فاین فاشار الی بنی قریظة فاتاهم رسول الله
صلی الله علیه وسلم فنزلوا علی حکم رسول الله صلی الله علیه وسلم فرد رسول الله صلی الله علیه وسلم الحکم فیهم الی سعد قال فانی احکم فیهم ان تقتل المقاتلة وان تسبی
الذریة والنساء وتقسم اموالهم **وحدثنا** ابوکریب قال نا ابن نمیر قال نا هشام قال قال ابی فاخبرت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لقد حکمت
فیهم بحکم الله عز وجل **وحدثنا** ابوکریب قال نا ابن نمیر عن هشام قال اخبرنی ابی عن عائشة ان سعدا قال وتحجر کلمة للبرء فقال اللهم انک تعلم
انه لیس احد احب الی ان اجاهد فیک من قوم کذبوا رسولک صلی الله علیه وسلم واخرجوه اللهم فان کان بقی من حرب قریش شیء فابقنی
اجاهدهم فیک اللهم فانی اظن انک قد وضعت الحرب بیننا وبینهم فان کنت قد وضعت الحرب بیننا وبینهم فافجرها واجعل موتی فیها فانفجرت من
لبته فلم یرعهم وفی المسجد خیمة من بنی غفار الا والدم یسیل الیهم فقالوا یا اهل الخیمة ما هذا الذی یاتینا من قبلکم فاذا سعد جرحه یغذ دما فمات فیها و
حدثنا علی بن الحسن بن سلیمان الکوفی قال نا عبدة عن هشام بهذا الاسناد نحوه غیر انه قال فانفجر من لیلته فما زال یسیل حتی مات وزاد فی
الحدیث قال فذاک حین یقول الشاعر الا یا سعد سعد بنی معاذ ✦ فما فعلت قریظة والنضیر ✦ لعمرک ان سعد بنی معاذ ✦ غداة تحملوا لهو الصبور ✦

الی آخر الآیة الاخری (قوله هبود بنی قینقاع) هو بفتح القاف ویقال بضم النون وفتحها وکسرها ثلث لغات مشهورات **باب جواز قتال من نقض العهد وجواز نزول اهل الحصن علی حکم الحاکم عدل اهل للحکم** (قوله نزل اهل قریظة علی حکم سعد بن معاذ) فیه جواز التحکیم فی امور المسلمین وفی مهماتهم العظام وقد اجمع العلماء علیه ولم یخالف فیه الا الخوارج فانهم انکروا علی التحکیم واقام
الحجة علیهم وفیه جواز مصالحة اهل قریة او حصن علی حکم حاکم مسلم عدل صالح للحکم امین علی هذا الامر وعلیه الحکم بما فیه مصلحة للمسلمین واذا حکم بشیء لزم حکمه ولا یجوز للامام ولا لهم الرجوع عنه ولهم الرجوع
قبل الحکم والله اعلم (قوله فارسل رسول الله صلی الله علیه وسلم الی سعد فاتاه علی حمار فلما دنا قریبا من المسجد) قال القاضی عیاض قال بعضهم قوله دنا من المسجد کذا هو فی البخاری ومسلم من روایة شعبة وادراه
وهما ان کان اراد مسجد النبی صلی الله علیه وسلم لان سعدین معاذ جاء منه فانه کان فیه کما صرح به فی الروایة الثانیة وانما کان النبی صلی الله علیه وسلم حین ارسل الی سعد نازلا علی بنی قریظة ومن هناک
ارسل الی سعد لیاتیه فان کان الراوی اراد مسجد الاختطة النبی صلی الله علیه وسلم هناک کان یصلی فیه مدة مقامه لم یکن وهما قال والصحیح ما جاء فی غیر صحیح مسلم قال فلما دنا من النبی صلی الله علیه وسلم
او فلما طلع علی النبی صلی الله علیه وسلم کما وقع فی کتاب ابن ابی شیبة وسنن ابی داود فیحتمل ان المسجد تصحیف من لفظ الراوی والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم قوموا الی سیدکم او خیرکم) فیه اکرام
اهل الفضل وتعلیمهم بالقیام اذا قبلوا هکذا احتج به جماهیر العلماء لاستحباب القیام قال القاضی ولیس فیما من القیام المنهی عنه وانما ذاک فیمن یقومون علیه وهو جالس ویمثلون قیاما طول جلوسه
قلت القیام للقادم من اهل الفضل مستحب وقد جاء فیه احادیث ولم یصح فی المنهی عنه شیء صریح وقد جمعت کل ذلک مع کلام العلماء علیه فی جزء واجبت فیه عما توهم النبی عنه والله اعلم قال القاضی
واختلفوا الذین عناهم النبی صلی الله علیه وسلم بقوله قوموا الی سیدکم هل هم الانصار خاصة ام جمیع من حضر من المهاجرین معهم (قوله صلی الله علیه وسلم لسعد بن معاذ ان هؤلاء نزلوا علی حکمک فی الروایة
الاخری قال فنزلوا علی حکم رسول الله صلی الله علیه وسلم فرد رسول الله صلی الله علیه وسلم الحکم فیهم الی سعد قال القاضی یجمع بین الروایتین بانهم نزلوا علی حکم رسول الله صلی الله علیه وسلم فرضوا برد الحکم الی
سعد فنسب الیه قال والاشهر ان الاوس طلبوا من النبی صلی الله علیه وسلم العفو عنهم لانهم کانوا حلفاءهم فقال لهم النبی صلی الله علیه وسلم اما ترضون ان یحکم فیهم رجل منکم یعنی من الاوس یرضیهم
بذلک فرضوا به فرده الی سعد بن معاذ الاوسی (قوله وسبی ذریتهم) سبق ان الذریة تطلق علی النساء والصبیان معا (قوله صلی الله علیه وسلم لقد حکمت بحکم الملک) الروایة المشهورة الملک بکسر
اللام وهو الله سبحانه وتعالی وتؤید بالروایات التی قال فیها لقد حکمت فیهم بحکم الله قال القاضی ورویناه فی صحیح مسلم بکسر اللام بغیر خلاف قال وضبطه بعضهم فی صحیح البخاری بکسرها وفتحها فان صح
الفتح فالمراد به جبریل وتقدیره بالحکم الذی جاء به الملک عن الله تعالی (قوله رماه رجل من قریش ابن العرقة) هو بعین مهملة مفتوحة ثم مکسورة ثم قاف قال القاضی قال ابو عبیدة اسمه قال ابن الکلبی
اسم هذا الرجل حبان بکسر الحاء ابن ابی قیس بن علقمة بن عبد مناف بن الحرث بن منقذ بن عمرو بن معیص بن عامر بن لؤی بن غالب قال واسم العرقة قلابة بقاف مکسورة وبا موحدة بنت سعد
بن سهیل بن عبد مناف بن الحرث وسمیت بالعرقة لطیب ریحها وکنیتها ام فاطمة والله اعلم (قوله رماه فی الاکحل) قال العلماء هو عرق معروف قال الخلیل اذا قطع فی الید لم یرقا الدم هو عرق
الحیاة فی کل عضو منه شعبة لها اسم (قوله فضرب علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم خیمة فی المسجد) فیه جواز النوم فی المسجد وجواز مکث المریض فیه ان کان جریحا (قوله لان سعدا نجر کلمه للبرء) الکلم بفتح الکاف الجرح وتجرای یبس (قوله فان کنت وضعت الحرب بیننا وبینهم فافجرها واجعل موتی فیها) هذا لیس من تمنی الموت المنهی عنه لان ذلک فیمن تمناه لضر نزل به وهذا انما تمنی انفجارها لیکون شهیدا (قوله
فانفجرت من لبته) هکذا هو فی اکثر الاصول المعتمدة لبته بفتح اللام وبعدها با موحدة مشددة مفتوحة وهی المنحر وفی بعض الاصول من لبته بکسر اللام وبعدها یا مثناة من تحت ساکنة واللبیت صفحة
العنق وفی بعضها من لبیته قال القاضی قالوا وهو الصواب کما اتفقوا علیه فی الروایة التی بعدها (قوله فلم یرعهم) ای لم یفجاهم فیا تیهم بغتة (قوله فاذا سعد جرحه یغذ دما) هکذا هو فی معظم الاصول
المعتمدة یغذ بکسر الغین المعجمة وتشدید الذال المعجمة ایضا ونقله القاضی عن جمهور الرواة وفی بعضها یغذو باسکان الغین وضم الذال المعجمة وکلاهما صحیح ومعناه یسیل یقال غذ الجرح یغذ اذا دام سیلانه وغذو
یغذو اذا سال کما قال فی الروایة الاخری فما زال یسیل حتی مات (قوله فی الشعر الا یا سعد سعد بنی معاذ ✦ فما فعلت قریظة والنضیر) هکذا هو فی معظم النسخ وکذا حکاه القاضی عن المعظم وفی
بعضها ما فعلت باللام بدل الفاء قال وهو الصواب والمعروف فی السیر (قوله ترکتم قدمکم لاشیء فیها وقد القوم حامیة تفور) هذا مثل لعدم الناصر وارادوا بقوله ترکتم قدمکم الاوس لقلة حلفائهم فان

حلفاءهم قریظة وقد قتلوا وارادوا بقوله وقد القوم حامیة تفور الخزرج لشفاعتهم فی حلفائهم بنی قینقاع حتی من علیهم

باب المبادرة بالغزو وتقديم اهل الامر من المتعارضين
باب رد المهاجرين الى الانصار منائحهم من الشجر والثمر حين استغنوا عنها بالفتح

تركتم قدركم لا شئ فيها ۔ وقدر القوم حامية تفور ۔ وقد قال الكريم ابو حباب ۔ اقيموا فينقاع ولا تسيروا ۔ وقد كانوا ببلدتهم ثقلا ۔ كما ثقلت بيمطان الصفور ۔ وحدثني عبد الله بن محمد بن اسماء الضبعي قال نا جويرية بن اسماء عن نافع عن عبد الله قال نادى فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم انصرف عن الاحزاب ان لا يصلين احد الظهر الا في بني قريظة فتخوف ناس فوت الوقت فصلوا دون بني قريظة وقال آخرون لا نصلي الا حيث امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وان فاتنا الوقت قال فما عنف واحدا من الفريقين وحدثني ابو الطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب عن انس بن مالك قال لما قدم المهاجرون من مكة المدينة قدموا وليس بايديهم شئ وكان الانصار اهل الارض والعقار فقاسمهم الانصار على ان اعطوهم انصاف ثمار اموالهم كل عام ويكفونهم العمل والمؤنة وكانت ام انس بن مالك وهي تدعى ام سليم وكانت ام عبد الله بن ابي طلحة كان اخا لانس لامه وكانت اعطت ام انس رسول الله صلى الله عليه وسلم عذاقا لها فاعطاها رسول الله صلى الله عليه وسلم ام ايمن مولاته ام اسامة بن زيد قال ابن شهاب فاخبرني انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه لما فرغ من قتال اهل خيبر وانصرف الى المدينة رد المهاجرون الى الانصار منائحهم التي كانوا منحوهم من ثمارهم قال فرد رسول الله صلى الله عليه وسلم الى امي عذاقها واعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم ام ايمن مكانهن من حائطه قال ابن شهاب وكان من شأن ام ايمن ام اسامة بن زيد انها كانت وصيفة لعبد الله بن عبد المطلب وكانت من الحبشة فلما ولدت امنة رسول الله صلى الله عليه بعد ما توفي ابوه فكانت ام ايمن تحضنه حتى كبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعتقها ثم انكحها زيد بن حارثة ثم توفيت بعد ما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم بخمسة اشهر وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وحامد بن عمر البكراوي ومحمد بن عبد الاعلى القيسي كلهم عن المعتمر واللفظ لابن ابي شيبة قال نا معتمر بن سليمان التيمي عن ابيه عن انس ان رجلا قال حامد وابن عبد الاعلى ان الرجل كان يجعل للنبي صلى الله عليه النخلات من ارضه حتى فتحت عليه قريظة والنضير فجعل بعد ذلك يرد عليه ما كان اعطاه قال انس وان اهلي امروني ان آتي النبي صلى الله عليه وسلم فاسأله ما كان اهله اعطوه او بعضه وكان نبي الله صلى الله عليه وسلم قد اعطاه ام ايمن فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فاعطانيهن فجاءت ام ايمن فجعلت الثوب في عنقي وقالت والله لا نعطيكهن وقد اعطانيهن فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم يا ام ايمن اتركيه ولك كذا وكذا وتقول كلا والذي

النبي صلى الله عليه وسلم وتركهم بعبد الله بن ابي ابن سلول وهو ابو حباب المذكور في البيت الآخر (قوله كما ثقلت بيمطان الصفور) هو اسم جبل من ارض الحجاز في ديار بني مزينة وهو بفتح الميم على المشهور وقال ابو عبيد البكري وجماعة هو بكسرها وبعدها ياء مثناة تحت وآخره نون هذا هو الصحيح المشهور ووقع في بعض نسخ مسلم بيسطار بالراء قال القاضي وفي رواية ابن ماهان بيحطان بالحاء مكان الميم والصواب الاول قال وانما قيد به الشاعر تحقيرا لمن تخلف عنه على عقبه من بني قريظة حلفائه وليلومه على حكمه فيهم ويذكره بفعل عبد الله بن ابي ويمدحه بشفاعته في حلفائهم بني قينقاع باب المبادرة بالغزو وتقديم اهم الامرين المتعارضين (قوله نادى فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم انصرف عن الاحزاب ان لا يصلين احد الظهر الا في بني قريظة فتخوف ناس فوت الوقت فصلوا دون بني قريظة وقال آخرون لا نصلي الا حيث امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وان فاتنا الوقت فما عنف واحدا من الفريقين) هكذا رواه مسلم لا يصلين احد الظهر ورواه البخاري في باب صلوة الخوف من رواية ابن عمر ايضا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لنا لما رجع من الاحزاب لا يصلين احد العصر الا في بني قريظة فادرك بعضهم العصر في الطريق وقال بعضهم لا نصلي حتى نأتيها وقال بعضهم بل نصلي ولم يرد ذلك منا فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فلم يعنف واحدا منهم آما الجمع بين الروايتين في كونها الظهر والعصر فمحمول على ان هذا الامر كان بعد دخول وقت الظهر وقد صلى الظهر بالمدينة بعضهم دون بعض فقيل للذين لم يصلوا الظهر لا تصلوا الظهر الا في بني قريظة صلوها بالمدينة لا تصلوا العصر الا في بني قريظة ويحتمل انه قيل للجميع ولا تصلوا العصر ولا الظهر الا في بني قريظة ويحتمل انه قيل للذين ذهبوا اولا لا تصلوا الظهر الا في بني قريظة وللذين ذهبوا بعدهم لا تصلوا العصر الا في بني قريظة والله اعلم واما اختلاف الصحابة في المبادرة بالصلوة عند ضيق وقتها وتاخيرها فسببه ان ادلة الشرع تعارضت عندهم بان الصلوة بامور بها في الوقت مع ان المفهوم من قول النبي صلى الله عليه وسلم لا يصلين احد الظهر او العصر الا في بني قريظة المبادرة بالذهاب اليهم وان لا يشتغل عنه بشئ لان تاخير الصلوة مقصود في نفسه من حيث انه تاخير فاخذ بعض الصحابة بهذا المفهوم نظرا الى المعنى لا الى اللفظ فصلوا حين خافوا فوت الوقت واخذ آخرون بظاهر اللفظ وحقيقته فاخروها ولم يعنف النبي صلى الله عليه وسلم واحدا من الفريقين لانهم مجتهدون ففيه دلالة لمن يقول بالمفهوم والقياس ومراعاة المعنى ولمن يقول بالظاهر ايضا وفيه انه لا يعنف المجتهد فيما فعله باجتهاد اذا بذل وسعه في الاجتهاد وقد يستدل به على ان كل مجتهد مصيب وللمسألة آخران يقول لم يصرح باصابة البعض بعينه بل ترك تعنيفهم والاختلاف في ترك تعنيف المجتهد ان اخطأ اذا بذل وسعه في الاجتهاد والله اعلم باب رد المهاجرين الى الانصار منائحهم من الشجر والثمر حين استغنوا عنها بالفتح (قوله لما قدم المهاجرون من مكة المدينة قدموا وليس بايديهم شئ وكان الانصار اهل الارض والعقار فقاسمهم الانصار على ان اعطوهم انصاف ثمار اموالهم كل عام ويكفونهم العمل والمؤنة ثم ذكر ان النبي صلى الله عليه وسلم لما فرغ من قتال اهل خيبر وانصرف الى المدينة رد المهاجرون الى الانصار منائحهم التي كانوا منحوهم من ثمارهم) قال العلماء لما قدم المهاجرون آثرهم الانصار بمنائح من اشجارهم فمنهم من قبلها منيحة محضة ومنهم من قبلها بشرط ان يعمل في الشجر والارض وله نصف الثمار ولم تطب نفسه ان يقبلها منيحة محضة هذا لشرف نفوسهم وكراهتهم ان يكونوا كلا وكان هذا مساقاة او في معنى المساقاة فلما فتحت عليهم خيبر استغنى المهاجرون بانصبائهم فيها عن تلك المنائح فردوها الى الانصار ففيه فضيلة ظاهرة للانصار في مواساتهم وايثارهم وما كانوا عليه من حب الاسلام واكرام اهله واخلاقهم الجميلة ونفوسهم الطاهرة وقد شهد الله تعالى لهم بذلك فقال تعالى والذين تبوؤا الدار والايمان من قبلهم يحبون من هاجر اليهم الآية (قوله وكان الانصار اهل الارض والعقار) اراد بالعقار هنا النخل قال الزجاج العقار كل ما له اصل قائم وقيل ان النخل خاصة يقال لها العقار (قوله كان اعطت ام انس رسول الله صلى الله عليه وسلم عذاقا لها) هو بكسر العين جمع عذق بفتحها وهي النخلة ككلب وكلاب وبئر وبئار (قوله فاعطاها رسول الله صلى الله عليه وسلم ام ايمن) هذا دليل لما قدمناه عن العلماء انه لم يكن كل ما اعطت الانصار على المساقاة بل كان فيه ما هو منيحة ومواساة وهذا منه وهو محمول على انها اعطته صلى الله عليه وسلم ثمارها يفعل فيها ما شاء من اكلها بنفسه وعياله وضيفانه وايثاره بذلك من شاء فلهذا آثر بها ام ايمن ولو كانت اباحة له خاصة لما اباحها لغيره لان المباح له بنفسه لا يجوز ان يبيح ذلك الشئ لغيره بخلاف الموهوب له بنفس رقبة الشئ فانه يتصرف فيه كيف شاء (قوله رد المهاجرون الى الانصار منائحهم التي كانوا منحوهم من ثمارهم) هذا دليل على انها كانت منائح ثمار اي اباحة للثمار لا تمليكا لارقاب النخل فانها لو كانت هبة لرقبة النخل لم يرجعوا فيها فان الرجوع في الهبة بعد القبض لا يجوز وانما كانت اباحة كما ذكرنا والاباحة يجوز الرجوع فيها متى شاء ومع هذا لم يرجعوا فيها حتى اتسعت الحال على المهاجرين بفتح خيبر واستغنوا عنها فردوها على الانصار فقبلوها وقد جاء في الحديث ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لهم ذلك (قوله قال ابن شهاب وكان من شأن ام ايمن ام اسامة بن زيد انها كانت وصيفة لعبد الله بن عبد المطلب وكانت من الحبشة هذا تصريح من ابن شهاب ان ام ايمن ام اسامة بن

زيد حبشية وكذا قاله الواقدي وغيره ويؤيده ما ذكره بعض المؤرخين انها كانت من سبي الحبشة اصحاب الفيل

لا اله الا هو فجعل یقول کذا حتی اعطاها عشرة امثاله او قریبا من عشرة امثاله **حدثنا** شیبان بن فروخ قال نا سلیمان یعنی ابن المغیرة قال نا حمید بن هلال
عن عبد الله بن مغفل قال اصبت جرابا من شحم یوم خیبر قال فالتزمته فقلت لا اعطی الیوم احدا من هذا شیئا قال فالتفت فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم
متبسما **حدثنا** محمد بن بشار العبدی قال نا بهز بن اسد قال نا شعبة قال حدثنی حمید بن هلال قال سمعت عبد الله بن مغفل یقول رمی الینا جراب فیه طعام
وشحم یوم خیبر فوثبت لاخذه قال فالتفت فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستحییت منه **حدثناه** محمد بن المثنی قال نا ابو داود قال نا شعبة بهذا الاسناد
غیر انه قال جراب من شحم ولم یذکر الطعام **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم الحنظلی و ابن ابی عمر و محمد بن رافع و عبد بن حمید و اللفظ لابن رافع قال ابن رافع ابن ابی عمر
نا و قال الاخران انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس ان ابا سفیان اخبره من فیه الی فیّ قال انطلقت فی المدة
التی کانت بینی و بین رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فبینا انا بالشام اذ جیء بکتاب من رسول الله صلی الله علیه وسلم الی هرقل قال و کان دحیة الکلبی جاء به فدفعه الی عظیم بصری فدفعه
عظیم بصری الی هرقل فقال هرقل هل هاهنا احد من قوم هذا الرجل الذی یزعم انه نبی قالوا نعم قال فدعیت فی نفر من قریش فدخلنا علی هرقل فاجلسنا بین یدیه
فقال ایکم اقرب نسبا من هذا الرجل الذی یزعم انه نبی فقال ابو سفیان فقلت انا فاجلسونی بین یدیه و اجلسوا اصحابی خلفی ثم دعا بترجمانه فقال له قل لهم انی
سائل هذا عن الرجل الذی یزعم انه نبی فان کذبنی فکذبوه قال فقال ابو سفیان و ایم الله لولا مخافة ان یؤثر علیّ الکذب لکذبت ثم قال لترجمانه سله کیف
حسبه فیکم قال قلت هو فینا ذو حسب قال فهل کان من ابائه ملک قلت لا قال فهل کنتم تتهمونه بالکذب قبل ان یقول ما قال قلت لا قال و من یتبعه اشراف الناس ام
ضعفاؤهم قال قلت بل ضعفاؤهم قال یزیدون ام ینقصون قال قلت لا بل یزیدون قال هل یرتد احد منهم عن دینه بعد ان یدخل فیه سخطة له قال قلت لا قال
فهل قاتلتموه قلت نعم قال فکیف کان قتالکم ایاه قال قلت یکون الحرب بیننا و بینه سجالا ینال منا و ننال منه قال فهل یغدر قلت لا و نحن منه فی مدة لا
ندری ما هو صانع فیها قال و الله ما امکنی من کلمة ادخل فیها شیئا غیر هذه قال فهل قال هذا القول احد قبله قال قلت لا قال لترجمانه قل له انی
سالتک عن حسبه فزعمت انه فیکم ذو حسب و کذلک الرسل تبعث فی احساب قومها و سالتک هل کان فی ابائه ملک فزعمت ان لا فقلت لو کان

وقیل انها لم تکن حبشیة و انما الحبشیة امرأة اخری و اسم ام ایمن التی هی ام اسامة برکة کنیت بابنها ایمن بن عبید الحبشی صحابی استشهد یوم خیبر قاله الشافعی وغیره و قد سبق ذکر قطعة
من احوال ام ایمن فی باب القافة (قوله) فی قصة ام ایمن انها امتنعت من ذلک المنائح حتی عوضها عشرة امثاله انما فعلت هذا لانها ظنت انها کانت هبة مؤبدة و تملیکا لا اصل الرقبة
و اراد النبی صلی الله علیه وسلم استطابة قلبها فی استرداد ذلک فما زال یزیدها فی العوض حتی رضیت و کل هذا تبرع منه صلی الله علیه وسلم و اکرام لها لما لها من حق الحضانة و التربیة (قوله الله لاعطیکاها)
هکذا هو فی معظم النسخ لعطیکاها بن بالالف بعد الکاف و هو صحیح فکانه اشبع فتحة الکاف فتولدت منها الف و فی بعض النسخ و الله ما نعطاکهن و فی بعضها لا عطیکهن و الله اعلم (باب جواز
الاکل من طعام الغنیمة فی دار الحرب فیه حدیث عبد الله بن مغفل انه اصاب جرابا من شحم یوم خیبر و فی روایة قال رمی الینا جراب فیه طعام و شحم اما الجراب فبکسر الجیم و فتحها لغتان الکسر افصح و
اشهر و هو وعاء من جلد و فی هذا اباحة اکل طعام الغنیمة فی دار الحرب قال القاضی اجمع العلماء علی جواز اکل طعام الحربیین ما دام المسلمون فی دار الحرب فیاکلون منه قدر حاجاتهم و یجوز
باذن الامام و بغیر اذنه و لم یشترط احد من العلماء استیذانه الا الزهری و جمهورهم علی انه لا یجوز ان یخرج معه منه شیئا الی عمارة دار الاسلام فان اخرجه لم یرده الی المغنم و قال الاوزاعی لا یلزمه
و اجمعوا علی انه لا یجوز بیع شیء منه فی دار الحرب و لا غیرها فان بیع منه شیء لغیر القانمین کان بدله غنیمة و یجوز ان یرکب دوابهم و یلبس ثیابهم و یستعمل سلاحهم فی حال الحرب بالاجماع و لا
یفتقر الی اذن الامام و شرط الاوزاعی اذنه و خالف السابقین و فی هذا الحدیث دلیل لجواز اکل شحوم ذبائح الیهود و ان کانت شحومها محرمة علیهم و هو مذهب مالک و ابی حنیفة و الشافعی و
جماهیر العلماء قال الشافعی و ابو حنیفة و الجمهور لا کراهة فیها و قال مالک هی مکروهة و قال اشهب و ابن القاسم المالکیان و بعض اصحاب احمد هی محرمة و حکی هذا ایضا عن مالک و احتج الشافعی
و الجمهور بقوله تعالی و طعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم قال المفسرون المراد به الذبائح و لم یستثن منها شیئا لا الحما و لا شحما و لا غیره و فیه حل ذبائح اهل الکتاب و هو مجمع علیه و لم یخالف فیه الا الشیعة
و مذهبنا و مذهب الجمهور اباحتها سواء سموا الله تعالی علیها ام لا و قال قوم لا تحل الا ان یسموا الله تعالی فاما اذا ذبحوا علی اسم المسیح او کنیسة و نحوها فلا تحل تلک الذبیحة عندنا و به قال جماهیر العلماء
و الله اعلم (قوله فالتفت رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستحییت منه) یعنی لما رآه من حرصه علی اخذه و لقوله لا اعطی الیوم احدا من هذا شیئا و الله اعلم (باب کتب النبی صلی الله علیه وسلم الی
هرقل ملک الشام یدعوه الی الاسلام (قوله هرقل) بکسر الهاء و فتح الراء و اسکان القاف هذا هو المشهور و یقال هرقل بکسر الهاء و اسکان الراء و کسر القاف حکاه الجوهری فی صحاحه و هو اسم
علم له و لقبه قیصر و کذا کل من ملک الروم یقال له قیصر (قوله عن ابی سفیان انطلقت فی المدة التی کانت بینی و بین رسول الله صلی الله علیه وسلم) یعنی الصلح یوم الحدیبیة و کانت الحدیبیة فی اواخر سنة ست
من الهجرة (قوله دحیة الکلبی) هو بکسر الدال و فتحها لغتان مشهورتان اختلف فی الراجحة منهما و ادعی ابن السکیت انه بالکسر لا غیر و ابو حاتم السجستانی انه بالفتح لا غیر (قوله عظیم بصری) هی بضم
الباء و هی مدینة حوران فات قلعة و اعمال قریبة من طرف البریة التی بین الشام و الحجاز و المراد بعظیم بصری امیرها (قوله عن هرقل انه سال ایهم اقرب نسبا الی النبی صلی الله علیه وسلم
لیساله عنه) قال العلماء انما سال قریب النسب لانه اعلم بحاله و ابعد من ان یکذب فی نسبه و غیره ثم اکد ذلک فقال لاصحابه ان کذبنی فکذبوه ای لا تستحیوا من تکذیبه ان کذب
(قوله و اجلسوا اصحابی خلفی) قال بعض العلماء انما فعل ذلک لیکون اهون علیهم فی تکذیبه ان کذب لان مقابلته بالکذب فی وجهه صعبة بخلاف ما اذا لم یستقبله (قوله دعا بترجمانه)
هو بضم التاء و فتحها و الفتح افصح و هو المعبر عن لغة بلغة اخری و التاء فیه اصلیة و انکروا علی الجوهری کونه جعلها زائدة (قوله لولا مخافة ان یؤثر علی الکذب لکذبت) معناه لولا خفت ان
رفقتی ینقلون عنی الکذب الی قومی و یتحدثون به فی بلادی لکذبت علیه لبغضنا یاه و محبتی بغضه و فی هذا بیان ان الکذب قبیح فی الجاهلیة کما هو قبیح فی الاسلام و وقع فی روایة البخاری
لولا الحیاء من ان یاثروا علی کذبا لکذبت عنه و هو بضم الثاء و کسرها و قوله کیف حسبه فیکم ای نسبه (قوله فهل کان من آبائه ملک) هکذا هو فی جمیع نسخ صحیح مسلم و وقع فی صحیح البخاری فهل
کان فی آبائه من ملک و روی هذا اللفظ علی وجهین احدهما من بکسر المیم و ملک بفتحها مع کسر اللام الثانی و من بفتح المیم و ملک بفتحهما علی انه فعل ماض و کلاهما صحیح و الاول اشهر و
اصح و تؤیده روایة مسلم بحذف من (قوله و من یتبعه اشراف الناس ام ضعفاؤهم) یعنی باشرافهم کبارهم و اهل الاحساب فیهم (قوله سخطة له) هو بفتح السین و السخط کراهة الشیء و عدم
الرضا به (قوله یکون الحرب بیننا و بینه سجالا) هو بکسر السین ای نوبا نوبة لنا و نوبة له قالوا و اصله من المستقیان بالسجل و هی الدلو الممتلئ یکون لکل واحد منهما سجل (قوله فهل یغدر) هو بکسر
الدال و هو ترک الوفاء بالعهد (قوله و نحن منه فی مدة لا ندری ما هو صانع فیها) یعنی مدة الهدنة و الصلح الذی جری یوم الحدیبیة (قوله و کذلک الرسل تبعث فی احساب قومها)

من ابائه ملك قلت رجل يطلب ملك ابائه وسالتك عن اتباعه اضعفاؤهم ام اشرافهم فقلت بل ضعفاؤهم وهم اتباع الرسل وسالتك هل كنتم تتهمونه بالكذب قبل ان يقول ما قال فزعمت ان لا فقد عرفت انه لم يكن ليدع الكذب على الناس ثم يذهب فيكذب على الله وسالتك هل يرتد احد منهم عن دينه بعد ان يدخله سخطة له فزعمت ان لا وكذلك الايمان اذا خالط بشاشة القلوب وسالتك هل يزيدون او ينقصون فزعمت انهم يزيدون وكذلك الايمان حتى يتم وسالتك هل قاتلتموه فزعمت انكم قد قاتلتموه فتكون الحرب بينكم وبينه سجالا ينال منكم وتنالون منه وكذلك الرسل تبتلى ثم تكون لهم العاقبة وسالتك هل يغدر فزعمت انه لا يغدر وكذلك الرسل لا تغدر وسالتك هل قال هذا القول احد قبله فزعمت ان لا فقلت لو قال هذا القول احد قبله قلت رجل ائتم بقول قيل قبله قال ثم قال بم يامركم قلت يامرنا بالصلوة والزكوة والصلة والعفاف قال ان يكن ما تقول فيه حقا فانه نبي وقد كنت اعلم انه خارج ولم اكن اظنه انه منكم ولو اني اعلم اني اخلص اليه لاحببت لقاءه ولو كنت عنده لغسلت عن قدميه ولبلغ ملكه ما تحت قدمي قال ثم دعا بكتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأه فاذا فيه بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم الى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى اما بعد فاني ادعوك بدعاية الاسلام اسلم تسلم واسلم يؤتك الله اجرك مرتين وان توليت فان عليك اثم الاريسيين ويا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد

يعني في افضل انسابهم واشرفها قيل الحكمة في ذلك انه ابعد من استحالة الباطل واقرب الى انقياد الناس له واما قوله ان الضعفاء هم اتباع الرسل فلكون الاشراف يانفون من تقدم متبوعهم عليهم والضعفاء لا يانفون فيسرعون الى الانقياد واتباع الحق واما سؤاله عن الردة فلان من دخل على بصيرة في امر محقق لا يرجع عنه بخلاف من دخل في اباطيل واما سؤاله عن الغدر فلان من طلب حظ الدنيا لا يبالي بالغدر وغيره مما يتوصل به الى ذلك ومن طلب الآخرة لم يرتكب غدرا ولا غيره من القبائح (قوله وكذلك الايمان اذا خالط بشاشة القلوب) يعني انشراح الصدر واصلها اللطف بالانسان عند قدومه واظهار السرور برؤيته يقال بش به وتبشبش (قوله وكذلك الرسل تبتلى ثم تكون لهم العاقبة) معناه يبتليهم الله بذلك ليعظم اجرهم بكثرة صبرهم وبذلهم وسعيهم في طاعة الله (قوله قلت يامرنا بالصلوة والزكوة والصلة والعفاف) اما الصلاة فصلة الارحام وكل ما امر الله ان يوصل وذلك بالبر والاكرام وحسن المراعاة واما العفاف فالكف عن المحارم وخوارم المروة قال صاحب المحكم العفة الكف عما لا يحل ولا يجمل يقال اعف يعف عفة وعفافا وعفافة وتعفف واستعف ورجل عف وعفيف والانثى عفيفة وجمع العفيف اعفة واعفاء (قوله ان يكن ما يقول حقا فانه نبي) قال العلماء هذا الذي قاله هرقل اخذه من الكتب القديمة ففي التوراة هذا ونحوه من علامات رسول الله صلى الله عليه وسلم فعرفه بالعلامات واما الدليل القاطع على النبوة فهو المعجزة الظاهرة الخارقة للعادة فهكذا قاله المازري والله اعلم (قوله واعلم اني اخلص اليه لاحببت لقاءه) هكذا هو في مسلم ووقع في البخاري لتجشمت لقاءه وهو اصح في المعنى ومعناه لتكلفت الوصول اليه وان تكبدت المشقة في ذلك ولكني اخاف ان اقتطع دونه لاعذر اني هذا لانه قد عرف صدق النبي صلى الله عليه وسلم وانه سيتخ في الملك ورغب في الرياسة فانثنى على الاسلام وقد جاء ذلك مصرحا به في صحيح البخاري ولو اراد الله هدايته لوفقه كما وفق النجاشي ومازالت عنه الرياسة ونسال الله التوفيق (قوله ثم دعا بكتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأه فاذا فيه بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى اما بعد فاني ادعوك بدعاية الاسلام اسلم تسلم واسلم يؤتك الله اجرك مرتين وان توليت فان عليك اثم الاريسيين ويا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم الآية) في هذا الكتاب حمل من القواعد وانواع من الفوائد منتهاه دعاء الكفار الى الاسلام قبل قتالهم وهذا الدعاء واجب والقتال قبله حرام ان لم يكن بلغتهم دعوة الاسلام وان كان بلغتهم فالدعاء مستحب هذا مذهبنا وفيه خلاف للسلف سبق بيانه في اول كتاب الجهاد ومنها وجوب العمل بخبر الواحد والاقلم يكن في بعثه مع دحية فائدة وهذا اجماع من يعتد به ومنها استحباب تصدير الكتاب بسم الله الرحمن الرحيم وان كان المبعوث اليه كافرا ومنها ان قوله صلى الله عليه وسلم في الحديث الآخر امر ذي بال لا يبدأ فيه بحمد الله فهو اجذم المراد بالحمد هنا ذكر الله تعالى وقد جاء في رواية بذكر الله تعالى وهذا الكتاب كان ذا بال بل من المهمات العظام وبدأ فيه بالبسملة دون الحمد ومنها انه يجوز ان يسافر الى ارض العدو بالآية والآيتين ونحوهما وان يبعث بذلك الى الكفار وانما نهي عن المسافرة بالقرآن الى ارض العدو اي بجملته منه وذلك ايضا محمول على ما اذا خيف وقوعه في ايدي الكفار ومنها انه يجوز للمحدث والكافر مس آية او آيات يسيرة مع غير القرآن ومنها ان السنة في المكاتبة والرسائل بين الناس ان يبدأ الكاتب بنفسه فيقول من زيد الى عمرو وهذه مسئلة مختلف فيها قال الامام ابو جعفر في كتابه صناعة الكتاب قال اكثر العلماء يستحب ان يبدأ بنفسه كما ذكرنا ثم روى فيه احاديث كثيرة وآثارا قال وهذا هو الصحيح عند اكثر العلماء لانه اجمل في الصحابة قال وسواء في هذا تصدير الكتاب والعنوان قال ورخص جماعة في ان يبدأ بالمكتوب اليه فيقول في التصدير والعنوان الى فلان من فلان ثم روى باسناده ان زيد بن ثابت كتب الى معاوية فبدأ باسم معاوية وعن محمد بن الحنفية وبكر بن عبد الله وايوب السختياني انه لا باس بذلك قال واما العنوان فالصواب ان يكتب عليه الى فلان ولا يكتب لفلان لانه الى الاعلى مجاز قال هذا هو الصواب الذي عليه اكثر العلماء من الصحابة والتابعين ومنهم الثوري في المكاتبة هو استعمال الورع فيها فلا يفرط ولا يفرط ولهذا قال النبي صلى الله عليه وسلم الى هرقل عظيم الروم لانه لا ملك له ولا غيره الا بحكم دين الاسلام ولا سلطان لاحد الا من ولاه رسول الله صلى الله عليه وسلم وولاه من اذن له رسول الله صلى الله عليه وسلم بشرطه انما ينفذ من تصرفات الكفار ما تنفذه الضرورة ولم يقل الى هرقل فقط بل الى نوع من الملاطفة فقال عظيم الروم اي الذي يعظمونه ويعدونه وقدم الله تعالى بالآية القول المرغب في الاسلام فهكذا ينبغي ان يبدأ في المكاتبة والموعظة الحسنة قال القاضي وقد قبل الملوك الهدايا وغير ذلك ومنها استحباب البلاغة والايجاز وتحري الالفاظ الجزلة في المكاتبة قال وقوله صلى الله عليه وسلم اسلم تسلم في نهاية من الاختصار وغاية من الايجاز والبلاغة وجمع المعاني مع ما فيه من بديع التجنيس وشمول السلامة من خزي الدنيا بالحرب والسبي والقتل واخذ الديار والاموال ومن عذاب الآخرة ومنها ان من ادرك من اهل الكتاب نبينا صلى الله عليه وسلم فامن به فله اجران لما صح به هنا وفي الحديث الآخر في الصحيح ثلاثة يؤتون اجرهم مرتين منهم رجل من اهل الكتاب الحديث ومنها البيان الواضح ان من كان سببا لضلالة او سبب منع من هداية كان اثمه كاثم قوله صلى الله عليه وسلم وان توليت فان عليك اثم الاريسيين ومن هذا المعنى قول الله تعالى ويحملن اثقالهم واثقالا مع اثقالهم ومنها استحباب ايابعدي في الخطب والمكاتبات وقد ترجم البخاري لهذه بابا في كتاب الجمعة وذكر فيه احاديث كثيرة (قوله صلى الله عليه وسلم وان توليت فان عليك اثم الاريسيين) هكذا وقع في هذه الرواية الاولى في مسلم الاريسيين وهو الاشهر في روايات الحديث وفي كتب اهل اللغة وعلى هذا اختلف في ضبطه على اوجه احدها بياءين بعد السين والثاني بياء واحدة بعد السين والثاني بياء واحدة بعد السين وعلى هذين الوجهين الهمزة مفتوحة والراء مكسورة مخففة والثالث الاريسيين بكسر الهمزة وتشديد الراء وبياء واحدة بعد السين ووقع في الرواية الثانية في مسلم وفي اول صحيح البخاري اثم اليريسيين بياء مفتوحة في اوله وبياءين بعد السين واختلفوا في المراد بهم على اقوال اصحها واشهرها انهم الاكارون اي الفلاحون والزراعون ومعناه ان عليك اثم رعاياك الذين يتبعونك وينقادون بانقيادك ونبه بهذا على جميع الرعايا لانهم الاغلب ولانهم اسرع انقيادا فاذا اسلم سلموا واذا امتنع امتنعوا وهذا القول هو الصحيح وقد جاء مصرحا به في رواية رويناها في كتاب دلائل النبوة للبيهقي وفي غيره فان عليك اثم الاكارين وفي رواية ذكرها ابو عبيد في كتاب الاموال والاقلال بين الفلاحين وبين الاسلام وفي رواية ابن وهب واثمهم عليك قال ابو عبيد ليس المراد بالفلاحين الزراعين خاصة بل المراد بهم جميع اهل مملكته الثاني انهم اليهود والنصارى وهم اتباع عبيد بن اريس الذي تنسب اليه الاريسية من النصارى وهم مقالة في كتب المقالات ويقال لهم الاريسيون الثالث انهم الملوك الذين يقودون الناس الى المذاهب الفاسدة ويامرونهم بها (قوله صلى الله عليه وسلم ادعوك بدعاية الاسلام) هو بكسر الدال اي بدعوته وهي كلمة التوحيد وقال في

الرواية الاخرى التي ذكرها مسلم بعد هذه ادعوك بداعية الاسلام وهو بمعنى الاولى ومعناها الكلمة الداعية الى الاسلام قال القاضي ويجوز ان تكون داعية هنا بمعنى دعوة كما في

ع فانقل ملك الروم

الا الله ولا نشرك به شيئا الى قوله فقولوا اشهدوا بانا مسلمون فلما فرغ من قراءة الكتاب ارتفعت الاصوات عنده وكثر اللغط وامر بنا فاخرجنا قال فقلت لاصحابه حين خرجنا لقد امر امر ابن ابى كبشة انه ليخافه ملك بنى الاصفر قال فما زلت موقنا بامر رسول الله صلى الله عليه انه سيظهر حتى ادخل الله على الاسلام **وحدثنا** حسن الحلوانى وعبد بن حميد قالا نا يعقوب وهو ابن ابراهيم بن سعد قال حدثنى ابى عن صالح عن ابن شهاب بهذا الاسناد وزاد فى الحديث وكان قيصر لما كشف الله عنه جنود فارس مشى من حمص الى ايلياء شكرا لما ابلاه الله تعالى وقال فى الحديث من محمد عبد الله ورسوله وقال الى الروم يسيرون وقال بداعية الاسلام **وحدثنى** يوسف بن حماد المعنى قال نا عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة عن انس ان نبى الله صلى الله عليه وسلم كتب الى كسرى والى قيصر والى النجاشى والى كل جبار يدعوهم الى الله وليس بالنجاشى الذى صلى عليه النبى صلى الله عليه وسلم **وحدثنا** محمد بن عبد الله الرزى قال نا عبد الوهاب بن عطاء عن سعيد عن قتادة قال نا انس بن مالك عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله ولم يقل وليس بالنجاشى الذى صلى عليه النبى صلى الله عليه وسلم **وحدثنيه** نصر بن على الجهضمى قال اخبرنى ابى قال حدثنى خالد بن قيس عن قتادة عن انس ولم يذكر وليس بالنجاشى الذى صلى عليه النبى صلى الله عليه وسلم **وحدثنى** ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح قال انا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب قال حدثنى كثير بن عباس بن عبد المطلب قال قال عباس شهدت معرسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنين فلزمت انا وابو سفيان بن الحارث بن عبد المطلب رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم نفارقه

قوله تعالى ليس لها من دون الله كاشفة اى كشف (قوله صلى الله عليه وسلم سلام على من اتبع الهدى) هذا دليل لمن يقول لا يبتدأ الكافر بالسلام وفى المسئلة خلاف فمذهب الشافعى وجمهور اصحابه واكثر العلماء انه لا يجوز للمسلم ان يبتدأ كافرا بالسلام واجازه كثيرون من السلف وهذا مردود بالاحاديث الصحيحة فى النهى عن ذلك وسياتى فى مواضعها ان شاء الله تعالى وجوزه آخرون لاستيلاء الحاجة اليه ونحو ذلك (قوله وكثر اللغط) هو بفتح اللامين واسكانها وهى الاصوات المختلطة (قوله لقد امر امر ابن ابى كبشة) اما امر ففتح الهمزة وكسر الميم اى عظم وامّا قوله ابن ابى كبشة فقيل هو رجل من خزاعة كان يعبد الشعرى ولم يوافقه احد من العرب فى عبادتها فشبه النبى صلى الله عليه وسلم لمخالفته اياهم فى دينهم كما خالفهم ابو كبشة رويناه عن الزبير بن بكار فى كتاب الانساب قال ليس مرادهم بذلك عيب النبى صلى الله عليه وسلم انما ارادوا بذلك مجرد التشبيه وقيل ان ابا كبشة جد النبى صلى الله عليه وسلم من قبل امه قال ابن قتيبة وكثيرون وقيل هو ابوه من الرضاعة وهو الحارث بن عبد العزى السعدى حكاه ابن بطال وآخرون وقال القاضى عياض قال ابو الحسن الدجرجانى النسابة انما قالوا ابن ابى كبشة عداوة له صلى الله عليه وسلم فنسبوه الى نسب غير نسبه المشهور اذ لم يكن بينهم الطعن فى نسبه المعلوم المشهور قال وقد كان وهب بن عبد مناف بن زهرة جده ابو آمنة يكنى ابا كبشة وكذلك عمرو بن زيد بن اسد الانصارى النجارى بالنون وجد ابو سلمى ام عبد المطلب كان يدعى ابا كبشة قال وكان فى اجداده ايضا من قيل امه ابو كبشة وهو ابو قبيلة ام وهب بن عبد مناف ابى آمنة ام النبى صلى الله عليه وسلم وهو خزاعى وهو الذى كان يعبد الشعرى وكان ابوه من الرضاعة يدعى ابا كبشة وهو الحارث بن عبد العزى السعدى قال القاضى وقال مثل هذا كله محمد بن حبيب البغدادى وزاد ان ماكولا قال وقيل ابو كبشة عم والدة حليمة مرضعة صلى الله عليه وسلم (قوله انه ليخافه ملك بنى الاصفر) هم الروم قال ابن الانبارى سموا بذلك لان جيشا من الحبشة غلب على بلادهم فى وقت فولدن نساءهم اولادا صفرا من سواد الحبشة وبياض الروم وقال ابو اسحق بن ابراهيم الحربى نسبوا الى الاصفر بن الروم بن عيصو بن اسحق بن ابراهيم صلى الله عليه وسلم قال القاضى هذا اشبه من قول ابن الانبارى (قوله مشى من حمص الى ايلياء شكرا لما ابلاه الله) اما حمص فغير مصروفة لانها مؤنثة علم عجمية واما الايلياء فبيت المقدس وفيه ثلث لغات اشهرها ايليا بكسر الهمزة واللام واسكان الياء بينهما وبالمد والثانية كذلك الا انها بالقصر والثالثة اليا بحذف الياء الاولى واسكان اللام وبالمد حكاهن صاحب المطالع وآخرون وفى رواية ابى يعلى الموصلى فى مسند ابن عباس الايليا بالالف واللام قال صاحب المطالع قيل معناه بيت الله والله اعلم واما قوله شكرا لما ابلاه الله فمعناه شكرا لما انعم الله عليه وابلاه اياه ويستعمل ذلك فى الخير والشر قال الله تعالى ونبلوكم بالشر والخير فتنة والله اعلم (باب كتب النبى صلى الله عليه وسلم الى ملوك الكفار يدعوهم الى الاسلام (قوله حدثنى يوسف بن حماد المعنى) هو بكسر النون وتشديد الياء منسوب الى معن وقال السمعانى هو من ولد معن بن زائدة (قوله حدثنى يوسف بن حماد المعنى ثنا عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة عن انس قال مسلم وحدثنا محمد بن عبد الله الرزى حدثنا عبد الوهاب بن عطاء عن سعيد بن قتادة ثنا انس قال مسلم حدثنيه نصر بن على الجهضمى اخبرنى خالد بن قيس عن قتادة عن انس هذه الاسانيد الثلثة كلهم بصريون ومحمد بن عبد الله الرزى بصرى بغدادى ولا ينقض هذا ما ذكرته وفى الاسناد الثانى تصريح قتادة بالسماع من انس فزال بذلك من تدليسه ولو اقتصر على الطريق الاولى (قوله ان النبى صلى الله عليه وسلم كتب الى كسرى والى قيصر والى النجاشى والى كل جبار يدعوهم الى الله تعالى وليس بالنجاشى الذى صلى عليه النبى صلى الله عليه وسلم) اما كسرى ففتح الكاف وكسرها وهو لقب لكل من ملك من ملوك الفرس وقيصر لقب لمن ملك الروم والنجاشى لكل من ملك الحبشة وخاقان لكل من ملك الترك وفرعون لكل من ملك القبط والعزيز لكل من ملك مصر وتبع لكل من ملك حمير وفى هذا الحديث جواز مكاتبة الكفار ودعائهم الى الاسلام والعمل بالكتاب وخبر الواحد والله اعلم **باب غزوة حنين** حنين واد بين مكة والطائف وراء عرفات بينه وبين مكة بضعة عشر ميلا وهو مصروف كما جاء به القرآن العزيز (قوله قال ابن عباس شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنين فلزمت انا وابو سفيان بن الحارث بن عبد المطلب رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم نفارقه) ابو سفيان هذا هو ابن عم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال جماعة من العلماء اسمه كنيته وقال آخرون اسمه المغيرة وممن قاله هشام بن الكلبى وابراهيم بن المنذر والزبير بن بكار وغيرهم وفى هذا عطف الاقارب بعضهم على البعض عند الشدائد وذب بعضهم عن بعض (قوله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم على بغلته البيضاء اهدا ها له فروة بن نفاثة الجذامى) اما قوله بغلته بيضاء فكذا قال فى هذه الرواية وفى رواية اخرى بعدها انها بغلة شهباء قال فى آخر الباب على بغلته الشهباء وهى واحدة قال العلماء لا يعرف له صلى الله عليه وسلم بغلة سواها وهى التى يقال لها دلدل واما قوله اهدا ها له فروة بن نفاثة فهو بنون مضمومة ثم فاء مخففة ثم الف ثم ثاء مثلثة وفى الرواية التى بعدها رواية اسحق بن ابراهيم قال فروة ابن نفاثة بالعين والميم والصحيح المعروف الاول قال القاضى واختلفوا فى اسلامه فقال الطبرى اسلم وعمر عمرا طويلا وقال غيرهم لم يسلم وفى صحيح البخارى ان الذى اهدا له ملك ايلة واسم ملك ايلة فيما ذكره ابن اسحاق يحنة بن رؤبة والله اعلم فان قيل ففى هذا الحديث قبول صلى الله عليه وسلم هدية الكافر وفى الحديث الآخر هدايا العمال غلول مع حديث ابن اللتبية عامل الصدقات وفى الحديث الآخر انه رد بعض هدايا المشركين وقال انا لا نقبل زبد المشركين اى رفدهم فكيف يجمع بين هذه الاحاديث قال القاضى قال بعض العلماء ان هذه الاحاديث ناسخة لقبول الهدية قال وقال الجمهور لا نسخ بل سبب القبول ان النبى صلى الله عليه وسلم مخصوص بالفى الحاصل بلا قتال بخلاف غيره فقبل النبى صلى الله عليه وسلم من طمع فى اسلامه وتاليفه لمصلحة يراها للمسلمين وكافا بعضهم ورد هدية من لم يطمع فى اسلامه لم يكن فى قبولها مصلحة لان الهدية توجب المحبة والمودة واما غير النبى صلى الله عليه وسلم من العمال والولاة فلا يحل لهم قبولها لنفسه عند جميع العلماء فان قبلها كانت فيأ للمسلمين قال لم يهد ها اليه الا لكونه امامهم وان كانت من قوم هو محاصرهم فهى غنيمة قال القاضى وهذا قول الاوزاعى ومحمد بن الحسن وابن القاسم وابن حبيب حكاه ابن حبيب عمن لقيه من اهل العلم وقال آخرون هى للامام خاصة به قاله ابو يوسف والشعبى وسحنون وقال الطبرى انما رد النبى صلى الله عليه وسلم هدايا المشركين لانه علم انه احدى لهن خاصة نفسه وقيل كان ذلك خلاف ذلك مخافة استيلاف المسلمين قال والاصح قول من ادعى النسخ قال وحكم الائمة بعده اجراؤها مجرى مال الكفار من الفئ والغنيمة بحسب اختلاف الحال وهذا معنى هدايا العمال غلول اى اذا خصوا بها لانفسهم لانها لجماعة المسلمين بحكم الفئ والغنيمة قال القاضى وقيل انما قبل النبى صلى الله عليه وسلم هدايا اهل الكتاب ممن كان على النصرانية كالمقوقس وملوك الشام فلا معارضة بينه وبين قوله صلى الله عليه وسلم لا نقبل هدايا المشركين وقد بيح لنا ذبائح اهل الكتاب ومناكحتهم بخلاف المشركين عبدة الاوثان هذا آخر كلام القاضى عياض وقال اصحابنا متى اخذ القاضى او العامل هدية محرمة لزمه ردها الى مهديها فان لم يعرفه وجب عليه ان يجعلها فى بيت المال والله اعلم

ورسول الله صلى الله عليه وسلم على بغلة له بيضاء اهداها له فروة بن نفاثة الجذامي فلما التقى المسلمون والكفار ولى المسلمون مدبرين فطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يركض بغلته قبل الكفار قال عباس وانا آخذ بلجام بغلة رسول الله صلى الله عليه وسلم اكفها ارادة ان لا تسرع وابو سفيان آخذ بركاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اي عباس ناد اصحاب السمرة فقال عباس وكان رجلا صيتا فقلت باعلى صوتي اين اصحاب السمرة قال فوالله لكان عطفتهم حين سمعوا صوتي عطفة البقر على اولادها فقالوا يا لبيك يا لبيك قال فاقتتلوا والكفار والدعوة في الانصار يقولون يا معشر الانصار يا معشر الانصار قال ثم قصرت الدعوة على بني الحارث بن الخزرج فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على بغلته كالمتطاول عليها الى قتالهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا حين حمي الوطيس قال ثم اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم حصيات فرمى بهن وجوه الكفار ثم قال انهزموا ورب محمد صلى الله عليه وسلم قال فذهبت انظر فاذا القتال على هيئته في ما ارى قال فوالله ما هو الا ان رماهم بحصياته فما زلت ارى حدهم كليلا وامرهم مدبرا وحدثناه اسحاق بن ابراهيم ومحمد بن رافع وعبد بن حميد جميعا عن عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهري بهذا الاسناد نحوه غير انه قال فروة بن نعامة الجذامي وقال انهزموا ورب الكعبة انهزموا ورب الكعبة وزاد في الحديث حتى هزمهم الله قال وكاني انظر الى النبي صلى الله عليه وسلم يركض خلفهم على بغلته وحدثناه ابن ابي عمر قال نا سفيان بن عيينة عن الزهري قال اخبرني كثير بن العباس عن ابيه قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم يوم حنين وساق الحديث غير ان حديث يونس وحديث معمر اكثر منه واتم حدثنا يحيى بن يحيى قال انا ابو خيثمة عن ابي اسحاق قال قال رجل للبراء يا ابا عمارة افررتم يوم حنين قال لا والله ما ولى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكنه خرج شبان اصحابه واخفاؤهم حسرا ليس عليهم سلاح او كبير سلاح فلقوا قوما رماة لا يكاد يسقط لهم سهم جمع هوازن وبني نصر فرشقوهم رشقا ما يكادون يخطئون فاقبلوا هناك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم على بغلته البيضاء وابو سفيان بن الحارث بن عبد المطلب يقود به فنزل واستنصر قال قال انا النبي لا كذب انا ابن عبد المطلب ثم صفهم حدثنا احمد بن جناب المصيصي قال نا عيسى بن يونس عن زكريا عن ابي اسحاق قال جاء رجل الى البراء فقال اكنتم وليتم يوم حنين يا ابا عمارة فقال اشهد على نبي الله صلى الله عليه وسلم انه ما ولى ولكنه انطلق اخفاء من الناس وحسر الى هذا الحي من هوازن وهم قوم رماة فرموهم برشق من نبل كانها رجل من جراد فانكشفوا فاقبل القوم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو سفيان بن الحارث يقود به بغلته فنزل ودعا واستنصر وهو يقول انا النبي لا كذب انا ابن عبد المطلب اللهم نزل نصرك قال البراء كنا والله اذا احمر الباس نتقي به

(قوله ورسول الله صلى الله عليه وسلم على بغلة له بيضاء) قال العلماء ركوبه صلى الله عليه وسلم البغلة في موطن الحرب وعند اشتداد الباس هو النهاية في الشجاعة والثبات ولانه ايضا يكون معتمدا يرجع اليه المسلمون وتطمئن قلوبهم به وبمكانه وانما فعل هذا عمدا والا فقد كانت له صلى الله عليه وسلم افراس معروفة ومما ذكره في هذا الحديث من شجاعته صلى الله عليه وسلم تقدمه يركض بغلته الى جمع المشركين وقد فر الناس عنه وفي الرواية الاخرى انه نزل الى الارض حين غشوه وهذا مبالغة في الثبات والشجاعة والصبر وقيل فعل ذلك مواساة لمن كان نازلا على الارض من المسلمين وقد اخبرت الصحابة بشجاعته صلى الله عليه وسلم في جميع المواطن وفي صحيح مسلم قال ان الشجاع منا الذي يحاذي به وانهم كانوا يتقون به (قوله صلى الله عليه وسلم اي عباس ناد اصحاب السمرة) هي الشجرة التي بايعوا تحتها بيعة الرضوان ومعناه ناد اهل بيعة الرضوان يوم الحديبية (قوله فقال عباس وكان رجلا صيتا) ذكر الحاتكي في المؤتلف ان العباس كان يقف على سلع فينادي غلمانه في آخر الليل وهم في الغابة فيسمعهم قال وبين سلع والغابة ثمانية اميال (قوله فوالله لكان عطفتهم حين سمعوا صوتي عطفة البقر على اولادها فقالوا يا لبيك) قال العلماء في هذا الحديث دليل على ان فرارهم لم يكن بعيدا وانه لم يحصل الفرار من جميعهم وانما فتحه عليهم من في قلبه مرض من مسلمة اهل مكة المؤلفة ومشركيها الذين لم يكونوا اسلموا وانما كانت هزيمتهم فجاءة لانصبابهم عليهم دفعة واحدة ورشقهم بالسهام ولاختلاط اهل مكة معهم ممن لم يستقر الايمان في قلبه وممن يتربص بالمسلمين الدوائر وفيهم نساء وصبيان خرجوا للغنيمة فتقدم اخفاؤهم فلما رشقوهم بالنبل ولوا فانقلبت اولاهم على اخراهم الى ان انزل الله تعالى سكينته على المؤمنين كما ذكر الله تعالى في القرآن (قوله فاقتتلوا والكفار) هكذا هو في النسخ وهو بنصب الكفار اي مع الكفار (قوله والدعوة في الانصار) هي بفتح الدال يعني الاستغاثة والمناداة اليهم (قوله صلى الله عليه وسلم هذا حين حمي الوطيس) هو بفتح الواو وكسر الطاء المهملة وبالسين المهملة قال الاكثرون هو شبه التنور يخبز فيه ويضرب مثلا لشدة الحرب التي يشبه حرها حره وقد قال آخرون الوطيس هو التنور نفسه وقال الاصمعي هي حجارة مدورة اذا حميت لم يقدر احد يطأ عليها فيقال الآن حمي الوطيس وقيل هو الضراب في الحرب وقيل هو الحرب الذي يطس الناس اي يدقهم قالوا وهذه اللفظة من فصيح الكلام وبديعه الذي لم يسمع من احد قبل النبي صلى الله عليه وسلم (قوله فرماهم بالحصيات ثم قال انهزموا ورب محمد فما هو الا ان رماهم بحصياته فما زلت ارى حدهم كليلا وامرهم مدبرا) هذا فيه معجزتان ظاهرتان لرسول الله صلى الله عليه وسلم احداهما فعلية والاخرى خبرية فانه صلى الله عليه وسلم اخبر بهزيمتهم ورماهم بالحصيات فولوا مدبرين وذكر مسلم في الرواية الاخرى في آخر هذا الباب انه صلى الله عليه وسلم قبض قبضة من تراب من الارض ثم استقبل بها وجوههم فقال شاهت الوجوه فما خلق الله منهم انسانا الا ملأ عينيه ترابا من تلك القبضة وهذا ايضا فيه معجزتان خبرية وفعلية ويحتمل انه اخذ قبضة من حصا وقبضة من تراب فرمى بذا مرة وبذا مرة ويحتمل انه اخذ قبضة واحدة مخلوطة من حصى وتراب (قوله فما زلت ارى حدهم كليلا) هو بفتح الحاء المهملة اي ما زلت ارى قوتهم ضعيفة (قوله قال رجل للبراء يا ابا عمارة افررتم يوم حنين قال لا والله ما ولى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكنه خرجه شبان اصحابه واخفاؤهم حسرا ليس عليهم سلاح) هذا الجواب الذي اجاب به البراء من بديع الادب لان تقدير الكلام فررتم كلكم فيقتضي ان النبي صلى الله عليه وسلم وافقهم في ذلك فقال البراء لا والله ما فر رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن جماعة من الصحابة جرى لهم كذا وكذا واما قوله شبان اصحابه فهو بالشين وآخره نون جمع شاب وقوله اخفاؤهم جمع خفيف وهم المسارعون المستعجلون ووقع هذا الحرف في رواية ابراهيم الحربي والهروي وغيرهما جفاء بجيم مضمومة وبالمد وفسره بسرعانهم قالوا تشبيها بجفاء السيل وهو غثاؤه قال القاضي ان صحت هذه الرواية فمعناها ما سبق من خروج من خرج معهم من اهل مكة ومن انضاف اليهم ممن لم يستعدوا وانما خرج للغنيمة من النساء والصبيان ومن في قلبه مرض فشبههم بغثاء السيل واما قوله حسرا فهو بضم الحاء وتشديد السين المفتوحة اي بغير دروع وقد فسره بقوله ليس عليهم سلاح والحاسر من لا درع عليه (قوله فرشقوهم رشقا) هو بفتح الراء وهو مصدر واما الرشق بالكسر فهو اسم للسهام التي ترميها الجماعة دفعة واحدة وضبطه القاضي الرواية هنا بالكسر وضبطه غيره بالفتح كما ذكرنا اولا وهو الاجود وان كانا جيدين واما قوله في الرواية التي بعد هذه فرموه برشق من نبل فهو بالكسر لا غير والله اعلم قال اهل اللغة يقال رشقه يرشقه وارشقه ثلاثي ورباعي والثلاثي اشهر وافصح (قوله فنزل واستنصر) اي دعا ففيه استحباب الدعاء عند قيام الحرب (قوله صلى الله عليه وسلم انا النبي لا كذب انا ابن عبد المطلب) قال القاضي عياض قال المازري انكر بعض الناس كون الرجز شعرا لوقوعه من النبي صلى الله عليه وسلم مع قوله تعالى وما علمناه الشعر وما ينبغي له وهذا مذهب الاخفش واحتج به على فساد مذهب الخليل في انه شعر واجابوا عن هذا بان الشعر هو ما قصد اليه واعتمد الانسان ان يوقعه موزونا مقفى يقصده الى القافية ويقع في الفاظ العامة كثير من الالفاظ الموزونة ولا يقال احد اخها شعر ولا صاحبها شاعر وهكذا الجواب عما في القرآن من الموزون كقوله تعالى لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون

وفي النسخة المصرية فقالوا يا بني الحارث بن الخزرج يا بني الحارث بن الخزرج الى

بحصيات

حسر

كثير

قال

انزل

الحازمي

كذا في نسخ الشرح

وانّ الشجاع منّا الّذی یحاذی به یعنی النبی صلی الله علیه وسلم **وحدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن ابی اسحاق قال سمعت البراء وساله رجل من قیس هل فررتم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم حنین فقال البراء ولکن رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یفرّ وکانت هوازن یومئذ رماة وانا لما حملنا علیهم انکشفوا فاکببنا علی الغنائم فاستقبلونا بالسّهام ولقد رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم علی بغلته البیضاء وان اباسفیان بن الحارث اخذ بلجامها وهو یقول انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب **وحدثنی** زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی وابوبکر بن خلاد قالوا نا یحیی بن سعید عن سفیان قال حدثنی ابو اسحاق عن البراء قال قال له رجل یا ابا عمارة فذکر الحدیث وهو اقل من حدیثهم وهؤلاء اتم حدیثا **وحدثنا** زهیر بن حرب قال نا عمر بن یونس الحنفی قال نا عکرمة قال حدثنی ایاس بن سلمة قال حدثنی ابی قال غزونا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم حنینا فلما واجهنا العدو تقدمت فاعلو ثنیة فاستقبلنی رجل من العدو فارمیه بسهم فتوارای عنی فما دریت ما صنع ونظرت الی القوم فاذا هم قد طلعوا من ثنیة اخری فالتقوهم وصحابة النبی صلی الله علیه وسلم فولّی صحابة النبی صلی الله علیه وسلم راجعین منهزمین وعلیّ بردتان متزرا باحداهما مرتدیا بالاخری فاستطلق ازاری فجمعتهما جمیعا ومررت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم منهزما وهو علی بغلته الشهباء فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقد رجع ابن الاکوع فزعا فلما غشینا رسول الله صلی الله علیه وسلم نزل عن البغلة ثم قبض قبضة من تراب من الارض ثم استقبل به وجوههم فقال شاهت الوجوه فما خلق الله منهم انسانا الا ملأ عینیه ترابا بتلک القبضة فولّوا مدبرین فهزمهم الله بذلک وقسم رسول الله صلی الله علیه وسلم غنائمهم بین المسلمین **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب وابن نمیر جمیعا عن سفیان قال زهیر نا سفیان بن عیینة عن عمرو وعن ابی العباس الشاعر الاعمی عن عبد الله بن عمرو قال حاصر رسول الله صلی الله علیه وسلم اهل الطائف فلم ینل منهم شیأ فقال انّا قافلون ان شاء الله قال اصحابه نرجع ولم نفتتحه

وقوله تعالی نصر من الله وفتح قریب ولا شک ان هذا لیس بحد من العرب شعرا لانه لم تقصد تقفیته وجعله شعرا قال وقد غفل بعض الناس عن هذا القول فاوقعه ذلک فی ان قال لروایة انا النبی لا کذب بفتح الباء حرصا منه علی ان یفسد الروی فیستغنی عن الاعتذار وانما الروایة باسکان الباء هذا کلام القاضی عن المازری **قلت** وقد قال الامام ابو القاسم علی بن ابی جعفر بن علی السعدی الصقلی المعروف بابن القطاع فی کتابه الشافی فی علم القوافی قد رای قوم منهم الاخفش وهو شیخ هذه الصناعة بعد الخلیل ان مشطور الرجز ومنهوکه لیس بشعر کقول النبی صلی الله علیه وسلم الله مولانا ولا مولی لکم وقوله صلی الله علیه وسلم هل انت الا اصبع دمیت وفی سبیل الله ما لقیت وقوله صلی الله علیه وسلم انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب واشباه هذا قال ابن القطاع وهذا الذی زعمه الاخفش وغیره غلط بین وذلک لان الشاعر انما سمی شاعرا لوجوه منها انه شعر القول وقصده واراده واهتدی الیه واتی به کلاما موزونا علی طریقة العرب مقفی فان خلا من هذه الاوصاف او بعضها لم یکن شعرا ولا یکون قائله شاعرا بدلیل انه لو قال کلاما موزونا علی طریقة العرب وقصد به الشعر اوارده ولم یقفه لم یسم ذلک الکلام شعرا ولا قائله شاعرا باجماع العلماء والشعراء وکذا لو قفاه وقصد به الشعر ولکن لم یات به موزونا لم یکن شعرا وکذا لو اتی به موزونا مقفی لکن لم یقصد به الشعر لا یکون شعرا ویدل علیه ان کثیرا من الناس یاتون بکلام موزون مقفی غیرهم ما قصدوه ولا ارادوه ولا یسمی شعرا واذا تقعد ذلک وجد کثیرا فی کلام الناس کما قال بعض السلف اختموا صلاتکم بالدعاء والصدقة وامثال هذا کثیرة فدل علی ان الکلام الموزون لا یکون شعرا الا بالشروط المذکورة وهی القصد وغیره مما سبق والنبی صلی الله علیه وسلم لم یقصد بکلامه ذلک الشعر ولا اراده فلا یعد شعرا وان کان موزونا والله اعلم فان قیل کیف قال النبی صلی الله علیه وسلم انا ابن عبد المطلب فانتسب الی جده دون ابیه وافتخر بذلک مع ان الافتخار فی حق اکثر الناس من عمل الجاهلیة فالجواب انه صلی الله علیه وسلم کان اشتهر بجده اکثر لان اباه عبد الله توفی شابا فی حیوة ابیه عبد المطلب فقبل اشتهار عبد الله وکان عبد المطلب مشهورا شهرة ظاهرة شائعة وکان سید اهل مکة وکان کثیر من الناس یدعون النبی صلی الله علیه وسلم ابن عبد المطلب ینسبونه الی جده لشهرته ومنه حدیث ضمام بن ثعلبة فی قوله ایکم ابن عبد المطلب فقد کان مشتهرا عندهم ان عبد المطلب بشر بالنبی صلی الله علیه وسلم وانه سیظهر ویکون شانه عظیما وکان قد اخبره بذلک سیف بن ذی یزن وقیل ان عبد المطلب رای رؤیا تدل علی ظهور النبی صلی الله علیه وسلم وکان ذلک مشهورا عندهم فاراد النبی صلی الله علیه وسلم تذکیرهم بذلک وتنبیههم به صلی الله علیه وسلم لا بد من ظهوره علی الاعداء وان العاقبة له لتقوی نفوسهم واعلمهم ایضا بانه ثابت ملازم للحرب لم یول مع من ولی وعرفهم موضعه لیرجع الیه الراجعون والله اعلم ومعنی قوله صلی الله علیه وسلم انا النبی لا کذب ای انا النبی حقا فلا افر ولا ازول وفی هذا دلیل علی جواز قول الانسان فی الحرب انا فلان وانا ابن فلان ومثله قول سلمة انا ابن الاکوع وقول علی انا الذی سمتنی امی حیدره واشباه ذلک وقد صرح بجوازه العلماء السلف وفیه حدیث صحیح قالوا وانما یکره قول ذلک علی وجه الافتخار کفعل الجاهلیة والله اعلم (**قوله** حدثنا احمد بن جناب المصیصی) هو بالجیم والنون والمصیصی بکسر المیم وتشدید الصاد الاولی هذا هو المشهور ویقال ایضا بفتح المیم وتخفیف الصاد (**قوله** فمروه برشق من نبل کانها رجل من جراد) یعنی کانها قطعة من جراد وکانها شبهت برجل الحیوان لکونها قطعة منه (**قوله** برشق) هو بکسر الراء وسبق بیانه قریبا (**قوله** فانکشفوا ای انهزموا وفارقوا مواضعهم وکشفوها (**قوله** کنا والله اذا احمر الباس نتقی به وان الشجاع منا للذی یحاذی به) احمرار الباس کنایة عن شدة الحرب واستعیر ذلک لحمرة الدماء الحاصلة فیها فی العادة او لاستعار الحرب واشتعالها کاحمرار الجمر کما فی الروایة السابقة حمی الوطیس وفیه بیان شجاعته صلی الله علیه وسلم وعظم وثوقه بالله تعالی (**قوله** عن سلمة بن الاکوع وارجح منهزما الی قوله مررت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم منهزما فقال لقد رای ابن الاکوع فزعا) قال العلماء قوله منهزما حال من ابن الاکوع کما صرح اولا بانهزامه ولم یریدوا ان النبی صلی الله علیه وسلم انهزم وقد قالت الصحابة کلهم بحزانه صلی الله علیه وسلم ما انهزم ولم یتقل احد قط انه انهزم صلی الله علیه وسلم فی موطن من المواطن وقد نقلوا اجماع المسلمین علی انه لا یجوز ان یعتقد انهزامه صلی الله علیه وسلم ولا یجوز ذلک علیه بل کان العباس وابو سفیان بن الحارث آخذین بلجام بغلته یکفانها عن اسراع التقدم الی العدو وقد صرح بذلک البراء فی حدیثه السابق والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم شاهت الوجوه) ای قبحت والله اعلم **باب غزوة الطائف** (**قوله** حدثنا سفیان بن عیینة عن عمرو عن ابی العباس الشاعر الاعمی عن عبد الله بن عمرو قال حاصر رسول الله صلی الله علیه وسلم اهل الطائف) هکذا هو فی نسخ صحیح مسلم عن عبد الله بن عمرو بفتح العین وهو ابن عمرو بن العاصی قال القاضی کذا هو فی روایة الجلودی واکثر اهل الاصول عن ابن ماهان قال وقال لنا القاضی الشهید ابو علی صوابه ابن عمر بن الخطاب کذا ذکره البخاری وکذا صوبه الدارقطنی وذکر ابن ابی شیبة الحدیث فی مسنده عن سفیان فقال عبد الله بن عمرو بن العاص ثم قال ان ابن عقبة حدث به مرة اخری عن عبد الله بن عمر هذا ما ذکره القاضی عیاض وقد ذکر خلف الواسطی هذا الحدیث فی کتاب الاطراف فی مسند ابن عمر ثم فی مسند ابن عمرو واضافه فی الموضعین الی البخاری ومسلم جمیعا وانکر واهذا علی خلف وذکر ابو مسعود الدمشقی فی الاطراف عن ابن عمر بن الخطاب مضافا الی البخاری ومسلم وذکره الحمیدی فی الجمع بین الصحیحین فی مسند ابن عمر ثم قال هکذا اخرجه البخاری ومسلم فی کتاب الادب عن قتیبة واخرجه مسلم جمیعا فی المغازی عن ابن عمرو بن العاصی قال الحدیث من حدیث ابن عیینة وقد اختلف فیه علیه فمنهم من رواه عنه هکذا ومنهم من رواه بالشک قال الحمیدی قال ابوبکر البرقانی الاصح ابن عمر بن الخطاب وقال وکذا اخرجه ابو مسعود فی مسند ابن عمر بن الخطاب قال الحمیدی ولیس لابی العباس هذا فی مسند ابن عمر بن الخطاب غیر هذا الحدیث المختلف فیه وقد ذکره النسائی فی سننه فی کتاب السیر عن ابن عمرو بن العاصی فقط (**قوله** حاصر رسول الله صلی الله علیه وسلم اهل الطائف فلم ینل منهم شیأ فقال انا قافلون ان شاء الله قال اصحابه نرجع ولم نفتتحه فقال اغدوا علی القتال فغدوا علیه فاصابهم جراح فقال لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم انا قافلون غدا فاعجبهم ذلک فضحک رسول الله صلی الله علیه وسلم)

ثناه وهوا

اصحاب

اصحاب متزر مرتدیا

عمر

نفتحه

فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم اغدوا على القتال فغدوا عليه فاصابهم جراح فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم انا قافلون غدا قال فاعجبهم ذلك فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** ابوبكر بن ابى شيبة قال نا عفان قال نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم شاور حين بلغه اقبال ابى سفيان قال فتكلم ابوبكر فاعرض عنه ثم تكلم عمر فاعرض عنه فقام سعد بن عبادة فقال ايانا تريد يا رسول الله والذى نفسى بيده لو امرتنا ان نخيضها البحر لاخضناها ولو امرتنا ان نضرب اكبادها الى برك الغماد لفعلنا قال فندب رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس فانطلقوا حتى نزلوا بدرا ووردت عليهم روايا قريش وفيهم غلام اسود لبنى الحجاج فاخذوه فكان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يسألونه عن ابى سفيان واصحابه فيقول ما لى علم بابى سفيان ولكن هذا ابوجهل وعتبة وشيبة وامية بن خلف فاذا قال ذلك ضربوه فقال نعم انا اخبركم هذا ابوسفيان فاذا تركوه فسألوه فقال ما لى بابى سفيان علم ولكن هذا ابوجهل وعتبة وشيبة وامية بن خلف فى الناس فاذا قال هذا ايضا ضربوه ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يصلى فلما رأى ذلك انصرف وقال والذى نفسى بيده لتضربونه اذا صدقكم وتتركونه اذا كذبكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا مصرع فلان ويضع يده على الارض ههنا وههنا قال فما ماط احدهم عن موضع يد رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** شيبان بن فروخ قال نا سليمان بن المغيرة قال نا ثابت البنانى عن عبد الله بن رباح عن ابى هريرة قال وفدت وفود الى معاوية وذلك فى رمضان فكان يصنع بعضنا لبعض الطعام وكان ابوهريرة مما يكثر ان يدعونا الى رحله فقلت لا اصنع طعاما فادعوهم الى رحلى فامرت بطعام يصنع ثم لقيت ابا هريرة من العشى فقلت الدعوة عندى الليلة فقال سبقتنى قلت نعم فدعوتهم فقال ابوهريرة الا اعلمكم بحديث من حديثكم يا معشر الانصار ثم ذكر فتح مكة فقال قبل رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى قدم مكة فبعث الزبير على احدى الجنبتين وبعث خالدا على الجنبة الاخرى وبعث ابا عبيدة على الحسر .....

..... فاخذوا بطن الوادى ورسول الله صلى الله عليه وسلم فى كتيبة قال فنظر فرانى فقال ابوهريرة قلت لبيك يا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا يأتينى الا انصارى زاد غير شيبان فقال هتف لى بالانصار قال فاطافوا به وتبشت قريش وباشالها واتباعا فقالوا نقدم هؤلاء فان كان لهم شئ كنا معهم وان اصيبوا اعطينا الذى سئلنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ترون الى وباش قريش واتباعهم ثم قال بيديه احداهما على الاخرى ثم قال حتى توافونى بالصفا قال فانطلقنا فما شاء احد منا ان يقتل حدا الا قتله وما احد منهم يوجه الينا شيئا قال فجاء ابو سفيان فقال يا رسول الله ابيحت خضراء قريش لا قريش بعد اليوم ثم قال من دخل دار ابى سفيان فهو امن فقالت الانصار بعضهم لبعض اما الرجل فادركته رغبة فى قريته ورأفة بعشيرته قال ابوهريرة وجاء الوحى وكان اذا جاء الوحى لا يخفى علينا فاذا جاء فليس احد يرفع طرفه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ينقضى الوحى فلما انقضى الوحى

معنى الحديث انه صلى الله عليه وسلم قصد الشفقة على اصحابه والرفق بهم بالرحيل عن الطائف لصعوبة امره وشدة الكفار الذين فيه وتقوتهم بعضهم مع انه صلى الله عليه وسلم علم او رجا انه سيفتحه بعد هذا بلا مشقة كما جرى فلما راى حرص اصحابه على المقام والجهاد اقام وجد فى القتال فلما اصابتهم الجراح رجع الى ما كان قصده اولا من الرفق بهم ففرحوا بذلك لما رأوا من المشقة الظاهرة ولعلهم نظروا فعلموا ان رأى النبى صلى الله عليه وسلم ابرك النفع واجل عاقبة واصوب من رأيهم فوافقوا على الرحيل وفرحوا فضحك النبى صلى الله عليه وسلم تعجبا من سرعة تغير رأيهم والله اعلم **باب** غزوة بدر (**قوله** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم شاور اصحابه حين بلغه اقبال ابى سفيان قال فتكلم ابوبكر فاعرض عنه ثم تكلم عمر فاعرض عنه فقام سعد بن عبادة فقال ايانا تريد يا رسول الله والذى نفسى بيده لو امرتنا ان نخيضها البحر لاخضناها) قال العلماء انما قصد صلى الله عليه وسلم اختبار الانصار لانه لم يكن بايعهم على ان يخرجوا معه للقتال وطلب العدو وانما بايعهم على ان يمنعوه ممن يقصده فلما عرض الخروج لعير ابى سفيان اراد ان يعلم انهم يوافقون على ذلك فاجابوه احسن جواب بالموافقة التامة فى هذه المرة وغيرها وفيه استشارة الاصحاب واهل الراى والخبرة (**قوله** ان نخيضها يعنى الخيل (**وقوله** برك الغماد) امابرك فهو بفتح الباء وباسكان الراء وهذا هو المعروف المشهور فى كتب الحديث وروايات المحدثين وكذا نقله القاضى عن رواية المحدثين قال وقال بعض اهل اللغة صوابه بكسر الراء قال وكذا قيده شيوخ ابى ذر فى البخارى كذا ذكره القاضى فى شرح مسلم وقال فى المشارق هو بالفتح لاكثر الرواة قال ووقع للاصيلى والمستملى ابى محمد الجوى بالكسر قلت وذكره جماعة من اهل اللغة بالكسر لا غير واتفق الجميع على ان الراء ساكنة الا ما حكاه القاضى عن الاصيلى انه ضبطه باسكانها وفتحها وهذا غريب ضعيف واما الغماد ففيه ثلاث لغات مشهورات لكن الكسر افصح وهو المشهور فى روايات المحدثين والضم هو المشهور فى كتب اللغة وحكى صاحب المشارق والمطالع الوجهين عن ابن دريد وقال القاضى عياض فى الشرح ضبطناه فى الصحيحين بالكسر قال وحكى ابن دريد فيه الضم والكسر وقال الحازمى فى كتاب المؤتلف والمختلف فى اسماء الاماكن هو بكسر الغين ويقال بضمها قال وقد ضبطه ابن الفرات فى اكثر المواضع بالضم لكن اكثر ما سمعته من المشائخ بالكسر قال وهو موضع من وراء مكة بخمس ليال بناحية الساحل وقيل بلد يمان هذا قول الحازمى وقال القاضى وغيره هو موضع باقاصى هجر وقال ابراهيم الحربى برك الغماد وسعفات هجر كناية يقال فيما تباعد (**قوله** ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يصلى فلما راى ذلك انصرف قال والذى نفسى بيده لتضربونه اذا صدقكم وتتركونه اذا كذبكم) معنى انصرف سلم من صلوته ففيه استحباب تخفيفها اذا عرض مرفى اثنائها وهكذا وقع فى النسخ لتضربونه وتتركونه بغير نون وهى لغة سبق بيانها مرات اعنى حذف النون بغير ناصب ولا جازم وفيه جواز ضرب الكافر الذى لا عهد له وان كان اسيرا وفيه معجزتان من اعلام النبوة احدهما اخباره صلى الله عليه وسلم بمصرع جبابرتهم فلم يتعد احد مصرعه الثانية اخباره صلى الله عليه وسلم بان الغلام الذى كانوا يضربونه يصدق اذا تركوه ويكذب اذا ضربوه وكان كذلك فى نفس الامر والله اعلم (**قوله** فما ماط احدهم اى تباعد **باب** فتح مكة (**قوله** فبعث الزبير على احدى الجنبتين) هى بضم الميم وفتح الجيم وكسر النون وبها الميمنة والميسرة ويكون القلب بينهما (**قوله** وبعث ابا عبيدة على الحسر) هو بضم الحاء وتشديد السين المهملتين اى الذين لا دروع عليهم (**قوله** فاخذوا بطن الوادى) اى جعلوا طريقهم فى بطن الوادى (**قوله** صلى الله عليه وسلم اهتف لى بالانصار) اى ادعهم لى (**قوله** صلى الله عليه وسلم لا يأتينى الا انصارى ثم قال فاطافوا) انما خصهم لشفقته بهم ورفعا لمرتبتهم واظهارا لجلالتهم وخصوصيتهم (**قوله** دوبشت قريش اوباشالها) اى جمعت جموعا من قبائل شتى وهو بالباء الموحدة المشددة والشين المعجمة (**قوله** فما شاء احد منا ان يقتل احدا الا قتله وما احد منهم يوجه الينا شيئا) اى لا يدفع احد عن نفسه (**قوله** قال ابوسفيان ابيحت خضراء قريش لا قريش بعد اليوم) كذا فى هذه الرواية ابيحت وفى التى بعدها ابيدت وهما متقاربان اى استوصلت قريش بالقتل وافنيت وخضراؤهم بمعنى جماعتهم ويعبر عن الجماعة الجمعة بالسواد والخضرة ومنه السواد الاعظم (**قوله** صلى الله عليه وسلم من دخل دار ابى سفيان فهو آمن) استدل به الشافعى وموافقوه على ان دور مكة مملوكة يصح بيعها واجارتها لان اصل الاضافة الى الآدميين يقتضى ذلك وما سوى ذلك مجاز وفيه تاليف لابى سفيان واظهار لشرفه (**قوله** فقالت الانصار بعضهم لبعض اما الرجل فادركته رغبة فى قريته ورافة بعشيرته وذكر نزول الوحى

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معشر الانصار قالوا لبيك يا رسول الله قال قلتم اما الرجل فادركته رغبة فى قريته قالوا قد كان ذلك قال كلا انى عبد الله
ورسوله هاجرت الى الله واليكم فالمحيا محياكم والممات مماتكم فاقبلوا اليه يبكون ويقولون والله ما قلنا الذى قلنا الا الضن بالله وبرسوله صلى الله عليه وسلم
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله ورسوله يصدقانكم ويعذرانكم قال فاقبل الناس الى دار ابى سفيان واغلق الناس ابوابهم قال فاقبل
رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اقبل الى الحجر فاستلمه ثم طاف بالبيت قال فاتى على صنم الى جنب البيت كانوا يعبدونه قال وفى يد رسول الله صلى الله
عليه وسلم قوس وهو اخذ بسية القوس فلما اتى على الصنم جعل يطعن فى عينه ويقول جاء الحق وزهق الباطل فلما فرغ من طوافه اتى الصفا فعلا عليه
حتى نظر الى البيت ورفع يديه فجعل يحمد الله ويدعو ما شاء ان يدعو **وحدثنيه** عبد الله بن هاشم قال نا بهز قال نا سليمان بن المغيرة بهذا
الاسناد وزاد فى الحديث ثم قال بيديه احداهما على الاخرى احصد وهم حصدا وقال فى الحديث قالوا قلنا ذاك يا رسول الله قال فما اسمى اذا كلا
انى عبد الله ورسوله **وحدثنى** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمى قال انا يحيى بن حسان قال نا حماد بن سلمة قال نا ثابت عن عبد الله بن رباح قال
وفدنا الى معاوية بن ابى سفيان وفينا ابو هريرة فكان كل رجل منا يصنع طعاما يوما لاصحابه فكانت نوبتى فقلت يا ابا هريرة اليوم نوبتى فجاءوا الى
المنزل ولم يدرك طعامنا فقلت يا ابا هريرة لو حدثتنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى يدرك طعامنا فقال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
يوم الفتح فجعل خالد بن الوليد على الجنبة اليمنى وجعل الزبير على الجنبة اليسرى

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معشر الانصار قالوا لبيك يا رسول الله قال قلتم اما الرجل فادركته رغبة فى قريته ورافة بعشيرته قالوا قد كان ذلك قال كلا انى عبد الله ورسوله هاجرت الى الله والیکم المحیا محیاکم والممات مماتکم فاقبلوا الیه یبکون ویقولون والله ما قلنا الذى قلنا الا الضن بالله ورسوله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله ورسوله يصدقانكم ويعذرانكم معنى هذه الجملة انهم راوا رافة النبى صلى الله عليه وسلم باهل مكة وكف القتل عنهم فظنوا انه يرجع الى سكنى مكة والمقام فيها دائما ويرحل عنهم ويهجر المدينة فشق ذلك عليهم فاوحى الله تعالى اليه صلى الله عليه وسلم فاعلمهم بذلك فقال لهم صلى الله عليه وسلم قلتم كذا وكذا قالوا نعم قد قلنا ذا فهذه معجزة من معجزات النبوة فقال كلا انى عبد الله ورسوله معنى كلا هنا حقا وله معنيان احدهما حقا والآخر النفى واما **قوله** صلى الله عليه وسلم انى عبد الله ورسوله فيحتمل وجهين احدهما
انى رسول الله حقا فاتبعونى الوحى واخبر بالمغيبات كهذه القضية وشبهها فتقولوا بما اقوله لكم واخبركم به فى جميع الاحوال والآخر لا تفتنوا باخبارى ايا كم بالمغيبات وتطرونى كما اطرت النصارى عيسى
صلوات الله عليه فانى عبد الله ورسوله واما **قوله** صلى الله عليه وسلم هاجرت الى الله والیکم المحیا محیاکم والممات مماتکم فمعناه انى هاجرت الى الله والى دياركم لاستيطانها فلا اتركها ولا ارجع عن هجرتى الواقعة
لله تعالى بل انا ملازم لكم المحيا محياكم والممات مماتكم اى لا اجيى الا عندكم ولا اموت الا عندكم وهذا ايضا من المعجزات فلما قال لهم هذا بكوا واعتذروا وقالوا والله ما قلنا كلامنا السابق الا حرصا عليك
وعلى مصاحبتك ودوامك عندنا لنستفيد منك ونتبرك بك ونهتدى بك الصراط المستقيم كما قال الله تعالى وانك لتهدى الى صراط مستقيم وهذا معنى قولهم ما قلنا الذى قلنا الا الضن بك هو بكسر الضاد اى
شحا بك ان تفارقنا ونختص بك غيرنا وكان بكاؤهم فرحا بما قال لهم وحياء مما خافوا ان يكون بلغه عنهم ما يستحى منه (**قوله** فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اقبل الى الحجر فاستلمه ثم طاف بالبيت)
فيه الابتداء بالطواف فى اول دخول مكة سواء كان محرما بحج او عمرة او غير محرم وكان النبى صلى الله عليه وسلم دخلها فى هذا اليوم وهو يوم الفتح غير محرم باجماع المسلمين وكان على راسه المغفر والاحاديث متظاهرة
على ذلك والاجماع منعقد عليه واما قول القاضى عياض رح اجمع العلماء على تخصيص النبى صلى الله عليه وسلم بذلك ولم يختلفوا فى ان من دخلها بعده لحرب ونحوه انه لا يحل له دخولها حلالا فليس كما نقل بل مذهب
الشافعى واصحابه وآخرين انه يجوز دخولها حلالا للمحارب بلا خلاف وكذا لمن يخاف من ظالم لو ظفر للطواف او غيره واما من لا عذر له اصلا فللشافعى رح فيه قولان مشهوران اصحهما انه يجوز له دخولها بغير احرام
لكن يستحب له الاحرام والثانى لا يجوز وقد سبقت المسئلة فى اول كتاب الحج (**قوله** فاتى على صنم الى جنب البيت كانوا يعبدونه فجعل يطعنه بسيته) قوله بسية بكسر السين وتخفيف الياء المفتوحة المنعطف
من طرفى القوس وقوله يطعن بضم العين على المشهور ويجوز فتحها فى لغة وهذا الفعل اذلال للاصنام ولعابديها واظهار لكونها لا تضر ولا تنفع ولا تدفع عن نفسها كما قال الله تعالى وان يسلبهم الذباب شيئا لا يستنقذوه منه
قوله جاء الحق وزهق الباطل وقال جاء الحق وزهق الباطل فى الرواية التى بعد هذه وحول الكعبة ثلثمائة وستون نصبا فجعل يطعنها بعود كان فى يده ويقول جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا جاء الحق وما يبدئ الباطل وما يعيد
النصب الصنم وفى هذا استحباب قراءة هاتين الآيتين عند ازالة المنكر (**قوله** ثم قال بيديه احداهما على الاخرى احصدهم حصدا) هو بضم الصاد وكسرها وقد استدل بهذا من يقول ان مكة فتحت عنوة وقد
اختلف العلماء فيها فقال مالك وابو حنيفة واحمد وجماهير العلماء واهل السير فتحت عنوة وقال الشافعى فتحت صلحا وادعى المازرى ان الشافعى انفرد بهذا القول واحتج الجمهور بهذا الحديث وبقوله ايضا حضرا
قريش قالوا وقال صلى الله عليه وسلم من القى سلاحه فهو آمن ومن دخل دار ابى سفيان فهو آمن فلو كانوا كلهم آمنين لم يحتج الى هذا وبحديث ام هانئ رض حين اجارت رجلين اراد على رض قتلهما فقال النبى صلى الله عليه وسلم
قد اجرنا من اجرت فكيف يدخلها صلحا ويخفى ذلك على على رض حتى يريد قتل رجلين قد خلا فى الامان وكيف يحتاج الى امان ام هانئ بعد الصلح واحتج الشافعى بالاحاديث المشهورة انه صلى الله عليه وسلم صالحهم بر
الظهران قبل دخول مكة واما قوله صلى الله عليه وسلم احصدوهم وقتل خالد من قتل فهو محمول على من اظهر من كفار مكة قتالا واما امان من دخل دار ابى سفيان ومن القى سلاحه وامان ام هانئ فكله محمول على زيادة
الاحتياط لهم بالامان واما هم على رض بقتل الرجلين فلعله تاول فيهما شيئا او جرى منهما قتال ونحو ذلك واما **قوله** فى الرواية الاخرى فما اشرف احد يومئذ لهم الا انا موه فمحمول على من اشرف مظهر القتال والله اعلم (**قوله**
قلنا ذاك يا رسول الله قال فما اسمى اذا كلا انى عبد الله ورسوله) قال القاضى يحتمل هذا وجهين احدهما انه اراد صلى الله عليه وسلم انى نبى لا علامى ايا كم بما تحدثتم به سرا والثانى لو فعلت هذا الذى
خصتم منه وفارقتكم ورجعت الى استيطان مكة لكنت ناقضا لعهدكم فى ملازمتكم ولكان هذا غير مطابق لما اشتق منه اسمى وهو الحمد فانى كنت اوصف حينئذ بغير الحمد (**قوله** وفدنا الى معوية رض وفينا
ابو هريرة فكان كل رجل منا يصنع طعاما يوما لاصحابه فكانت نوبتى) فيه دليل على استحباب اشتراك المسافرين فى الاكل واستعانة بعضهم بمكارم الاخلاق وليس هذا من باب المعاوضة حتى يشترط فيه المساواة
فى الطعام وان لا ياكل بعضهم اكثر من بعض بل هو من باب المروات ومكارم الاخلاق وهو بمعنى الاباحة فيجوز وان تفاضل الطعام واختلف انواعه ويجوز وان اكل بعضهم اكثر من بعض لكن يستحب
ان يكون نثارهم ايثار بعضهم لبعض (**قوله** فجاءوا الى المنزل ولم يدرك طعامنا فقلت يا ابا هريرة لو حدثتنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى يدرك طعامنا فقال كنا مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم يوم الفتح الى آخره) فيه استحباب الاجتماع على الطعام وجواز دعائهم اليه قبل ادراكه واستحباب حديثهم فى حال الاجتماع بما فيه بيان احوال رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه وغزواتهم
ونحو هذا مما تنشط النفوس لسماعه وكذلك غيرها من الحروب ونحوها مما لا اثم فيه لا يتولد منه فى العادة ضرر فى دين ولا دنيا ولا اذى لاحد لتقطع بذلك مدة الانتظار ولئلا يشتغل بعضهم مع بعض
فى غيبته او نحوها من الكلام المذموم وفيه انه يستحب اذا كان فى الجمع مشهورا بالفضل وبالصلاح ان يطلب منه الحديث فان لم يطلبوا استحب له الابتداء بالحديث كما كان النبى صلى الله عليه وسلم يبتدئهم بتحديث من غير طلب منهم والله اعلم

وجعل ابا عبیدة علی البیاذقة وبطن الوادی فقال یا ابا هریرة ادع لی الانصار فدعوتهم فجاؤا یهرولون فقال نا معشر الانصار هل ترون اوباش قریش قالوا نعم قال انظروا اذا لقیتموهم غدا ان تحصدوهم حصدا واخفی بیده ووضع یمینه علی شماله وقال موعدکم الصفا قال فما اشرف یومئذ لهم احد الا اناموه قال وصعد رسول الله صلی الله علیه وسلم الصفا وجاءت الانصار فاطافوا بالصفا فجاء ابو سفیان فقال یا رسول الله ابیدت خضراء قریش لا قریش بعد الیوم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من دخل دار ابی سفیان فهو امن ومن القی السلاح فهو امن ومن اغلق بابه فهو امن فقالت الانصار اما الرجل فقد اخذته رأفة بعشیرته ورغبة فی قریته ونزل الوحی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قلتم اما الرجل فقد اخذته رافة بعشیرته ورغبة فی قریته الا فما اسمی اذا ثلاث مرات انا محمد عبد الله ورسوله هاجرت الی الله والیکم فالمحیا محیاکم والممات مماتکم قالوا والله ما قلنا الا ضنا بالله ورسوله صلی الله علیه وسلم قال فان الله ورسوله صلی الله علیه وسلم یصدقانکم ویعذرانکم **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد وابن ابی عمر واللفظ لابن ابی شیبة قالوا نا سفیان بن عیینة عن ابن ابی نجیح عن مجاهد عن ابی معمر عن عبد الله قال دخل النبی صلی الله علیه وسلم مکة وحول الکعبة ثلثمائة وستون نصبا فجعل یطعنها بعود کان بیده ویقول جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید زاد ابن ابی عمر یوم الفتح **وحدثناه** حسن بن علی الحلوانی وعبد بن حمید کلاهما عن عبد الرزاق قال نا الثوری عن ابن ابی نجیح بهذا الاسناد الی قوله زهوقا ولم یذکر الآیة الاخری وقال بدل نصبا صنما **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر ووکیع عن زکریا عن الشعبی قال اخبرنی عبد الله بن مطیع عن ابیه قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول یوم فتح مکة لا یقتل قرشی صبرا بعد هذا الیوم الی یوم القیمة **حدثنا** ابن نمیر قال نا ابی قال نا زکریا بهذا الاسناد وزاد قال ولم یکن اسلم احد من عصاة قریش غیر مطیع کان اسمه العاصی فسماه رسول الله صلی الله علیه وسلم مطیعا **حدثنی** عبید الله بن معاذ العنبری قال نا ابی قال نا شعبة عن ابی اسحاق قال سمعت البراء بن عازب یقول کتب علی بن ابی طالب الصلح بین النبی صلی الله علیه وسلم وبین المشرکین یوم الحدیبیة فکتب هذا ما کاتب علیه محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا لا تکتب رسول الله صلی الله علیه وسلم فلو نعلم انک رسول الله صلی الله علیه وسلم لم نقاتلک فقال النبی صلی الله علیه وسلم لعلی امحه فقال ما انا بالذی امحاه فمحاه النبی صلی الله علیه وسلم بیده قال وکان فیما اشترطوا ان یدخلوا مکة فیقیموا بها ثلاثا ولا یدخلها بسلاح الا جلبان السلاح قلت لابی اسحاق وما جلبان السلاح قال القراب وما فیه **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن ابی اسحاق قال سمعت البراء بن عازب یقول لما صلح رسول الله صلی الله علیه وسلم اهل الحدیبیة قال کتب علی کتابا بینهم قال فکتب محمد رسول الله ثم ذکر بنحو حدیث معاذ غیر انه لم یذکر فی الحدیث هذا ما کاتب علیه

فقد

البیت

العاص

باب صلح الحدیبیة

(قوله وجعل ابا عبیدة علی البیاذقة وبطن الوادی) البیاذقة بباء موحدة ثم مثناة تحت وبذال معجمة وقاف وهم الرجالة قالوا وهو فارسی معرب واصله بالفارسیة اصحاب رکاب الملک ومن یتصرف فی اموره قیل سموا بذلک لخفتهم وسرعة حرکتهم هکذا الروایة فی هذا الحرف هنا وفی غیر مسلم ایضا قال القاضی هکذا روایتنا فیه قال ووقع فی بعض الروایات الساقة وهم الذین یکونون آخر العسکر وقد یجمع بینه وبین البیاذقة بانهم رجالة وساقة ورواه بعضهم الشارفة وفسروه بالذین یشرفون علی مکة قال القاضی وهذا لیس بشیء لانهم اخذوا فی بطن الوادی والبیاذقة هنا هم الحسر فی الروایة السابقة وهم رجالة لا دروع علیهم (قوله وقال موعدکم الصفا) یعنی قال هذا لخالد ومن معه الذین اخذوا اسفل من بطن الوادی واخذ هو صلی الله علیه وسلم ومن معه اعلی مکة (قوله فما اشرف لهم احد الا اناموه) ای ما ظهر لهم احد الا قتلوه فوقع الی الارض ویکون بمعنی اسکنوه بالقتل کالنائم یقال نامت الریح اذا سکنت وضربه حتی سکن ای مات ونامت الشاة وغیرها ماتت قال الفراء النائمة المیتة هکذا تاول هذه اللفظة القائلون بان مکة فتحت عنوة ومن قال فتحت صلحا یقول اناموه القوه الی الارض من غیر قتل الا من قاتل والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم لا یقتل قرشی صبرا بعد هذا الیوم الی یوم القیمة) قال العلماء معناه الاعلام بان قریشا یسلمون کلهم ولا یرتد احد منهم کما ارتد غیرهم بعده صلی الله علیه وسلم ممن حورب وقتل صبرا ولیس المراد انهم لا یقتلون ظلما صبرا فقد جری علی قریش بعد ذلک ما هو معلوم والله اعلم (قوله ولم یکن اسلم من عصاة قریش غیر مطیع کان اسمه العاصی فسماه النبی صلی الله علیه وسلم مطیعا) قال القاضی عیاض عصاة هنا جمع العاصی من اسماء الاعلام لا من الصفات ای ما اسلم ممن کان اسمه العاصی مثل العاصی بن وائل السهمی والعاصی بن هشام ابو البختری والعاصی بن سعید بن العاصی بن امیة والعاصی بن هشام بن المغیرة المخزومی والعاصی بن منبه بن الحجاج وغیرهم سوی العاصی بن الاسود العذری فغیر النبی صلی الله علیه وسلم اسمه فسماه مطیعا والا فقد اسلمت عصاة قریش وعتاتهم کلهم بحمد الله تعالی ولکنه ترک ابا جندل بن سهیل بن عمرو وهو ممن اسلم واسمه ایضا العاصی فاذا صح هذا فیحتمل ان هذا لما غلبت علیه کنیته وجهل اسمه لم یعرف المخبر باسمه فلم یستثنه کما استثنی مطیع بن الاسود والله اعلم **باب** صلح الحدیبیة فی الحدیبیة والجعرانة لغتان التخفیف وهو الافصح والتشدید وسبق بیانهما فی کتاب الحج (قوله هذا ما کاتب علیه محمد رسول الله وفی الروایة الاخری هذا ما قاضی علیه محمد) قال العلماء معنی قاضی هنا فاصل وامضی امره علیه ومنه قضی القاضی ای فصل الحکم وامضاه ولهذا سمیت تلک السنة عام المقاضاة وعمرة القضیة وعمرة القضاء کله من هذا وغلطوا من قال انها سمیت عمرة القضاء لقضاء العمرة التی صد عنها لانه لا یجب قضاء المصدود عنها اذا تحلل بالاحصار کما فعل النبی صلی الله علیه وسلم واصحابه فی ذلک العام وفی هذا الحدیث دلیل علی انه یجوز ان یکتب فی اول الوثائق وکتب الاملاک والصداق والعتق والوقف والوصیة ونحوها هذا ما اشتری فلان او هذا ما اصدق او وقف او اعتق ونحوه وهذا هو الصواب الذی علیه الجمهور من العلماء وعلیه عمل المسلمین فی جمیع الازمان وجمیع البلدان من غیر انکار قال القاضی عیاض وفیه دلیل علی انه یکتفی فی ذلک بالاسم المشهور من غیر زیادة خلافا لمن قال لا بد من اربعة المذکور وابیه وجده ونسبه وفیه ان للامام ان یعقد الصلح علی ما رآه مصلحة للمسلمین وان کان لا یظهر ذلک لبعض الناس فی بادی الرأی وفیه احتمال المفسدة الیسیرة لدفع اعظم منها او لتحصیل مصلحة اعظم منها اذا لم یکن ذلک الا بذلک (قوله فقال النبی صلی الله علیه وسلم لعلی امحه فقال ما انا بالذی امحاه) هکذا هو فی جمیع النسخ بالذی امحاه وهی لغة فی امحوه وهذا الذی فعله علی من باب الادب المستحب لانه لم یفهم من النبی صلی الله علیه وسلم تحتیم محو علی بنفسه ولهذا لم ینکر ولو حتم محوه بنفسه لم یجز لعلی ترکه ولما اقره النبی صلی الله علیه وسلم علی المخالفة (قوله ولا یدخلها بسلاح الا جلبان السلاح) قال ابو اسحق السبیعی جلبان السلاح هو القراب وما فیه الجلبان بضم الجیم قال القاضی فی المشارق ضبطناه جلبان بضم الجیم واللام وتشدید الباء الموحدة قال وکذا رواه الاکثرون وصوبه ابن قتیبة وغیره ورواه بعضهم باسکان اللام وکذا ذکره الهروی وصوبه هو وثابت ولم یذکر ثابت سواه وهو الطف من الجراب یکون من الادم یوضع فیه السیف مغمدا ویطرح فیه الراکب سوطه واداته ویعلقه فی الرحل قال العلماء وانما شرطوا هذا لوجهین احدهما ان لا یظهر منه دخول الغالبین القاهرین والثانی انه ان عرض فتنة او نحوها یکون فی الاستعداد بالسلاح صعوبة (قوله اشترطوا ان یدخلوا مکة فیقیمون بها ثلاثا) قال العلماء سبب هذا التقدیر ان المهاجر من مکة لا یجوز له ان یقیم بها اکثر من ثلثة ایام وهذا اصل فی ان الثلثة لیس لها حکم الاقامة واما فوقها فله حکم الاقامة وقد رتب الفقهاء علی هذا قصر الصلوة فیمن نوی اقامة فی بلد فی طریقه وقاسوا علی هذا الاصل مسائل کثیرة

حدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی واحمد بن جناب المصیصی جمیعا عن عیسی بن یونس واللفظ لاسحاق قال نا عیسی بن یونس قال نا زکریا عن ابی اسحاق عن البراء قال لما احصر النبی صلی الله علیه وسلم عند البیت صالحه اهل مکة علی ان یدخلها فیقیم بها ثلاثا ولا یدخلها الا بجلبان السلاح السیف وقرابه ولا یخرج باحد معه من اهلها ولا یمنع احدا یمکث بها ممن کان معه قال لعلی اکتب الشرط بیننا بسم الله الرحمن الرحیم هذا ما قاضی علیه محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له المشرکون لو نعلم انک رسول الله تابعناک ولکن اکتب محمد بن عبد الله فامر علیا ان یمحاها فقال علی لا والله لا امحاها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ارنی مکانها فاراها مکانها فمحاها وکتب ابن عبد الله فاقام بها ثلاثة ایام فلما ان کان الیوم الثالث قالوا لعلی هذا آخر یوم من شرط صاحبک فامره فلیخرج فاخبره بذلک فقال نعم فخرج وقال ابن جناب فی روایته مکان تابعناک بایعناک **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عفان قال نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان قریشا صالحوا النبی صلی الله علیه وسلم فیهم سهیل بن عمرو فقال النبی صلی الله علیه وسلم لعلی اکتب بسم الله الرحمن الرحیم قال سهیل اما بسم الله فما ندری ما بسم الله الرحمن الرحیم ولکن اکتب ما نعرف باسمک اللهم فقال اکتب من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم قالوا لو علمنا انک رسول الله لاتبعناک ولکن اکتب اسمک واسم ابیک فقال النبی صلی الله علیه وسلم اکتب من محمد بن عبد الله فاشترطوا علی النبی صلی الله علیه وسلم ان من جاء منکم لم نردّه علیکم ومن جاءکم منا رددتموه علینا فقالوا یا رسول الله انکتب هذا قال نعم انه من ذهب منا الیهم فابعده الله ومن جاءنا منهم سیجعل الله له فرجا ومخرجا **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عبد الله بن نمیر ح قال وحدثنا ابن نمیر وتقاربا فی اللفظ قال نا ابی قال نا عبد العزیز بن سیاه قال نا حبیب بن ابی ثابت عن ابی وائل

(قوله لما احصر النبی صلی الله علیه وسلم عند البیت) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا احصر عند البیت وکذا نقله القاضی عن روایة جمیع الرواة سوی ابن الحذاء فان فی روایته عن البیت وهو الوجه واما احصر فسبق بیانه فی کتاب الحج (قوله صلی الله علیه وسلم ارنی مکانها فاراه مکانها فمحاها وکتب ابن عبد الله) قال القاضی عیاض احتج بهذا اللفظ بعض الناس علی ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب ذلک بیده علی ظاهر هذا اللفظ وقد ذکر البخاری نحوه من روایة اسرائیل عن ابی اسحق وقال فیه فاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم الکتاب فکتب وزاد عنه فی طریق آخر ولا یحسن ان یکتب فحکت قال اصحاب هذا المذهب ان الله تعالی اجری ذلک علی یدیه معجزة له بان کتب ذلک القلم بیده وهو غیر عالم بالکتب او ان الله تعالی عند ذلک حینئذ حتی کتب وجعل هذا زیادة فی معجزته فانه کان امیا فکما علمه ما لم یعلم من العلم وجعله یقرأ ما لم یقرأ ویتلو ما لم یکن یتلو کذلک علمه ان یکتب ما لم یکن یکتب وخط ما لم یکن یخط بعد النبوة او اجری ذلک علی یده قالوا وهذا لا یقدح فی وصفه بالامیة واحتجوا بآثار جاءت فی هذا عن الشعبی وبعض السلف ان النبی صلی الله علیه وسلم لم یمت حتی کتب قال القاضی والی جواز هذا ذهب البلخی وحکاه عن السمنانی وابی ذر وغیره وذهب الاکثرون الی منع هذا کله قالوا وهذا الذی زعمه المذهبون الی القول الاول یبطله ضعف سند تعالی ایاه بالنبی الامی صلی الله علیه وسلم وقوله تعالی وما کنت تتلو من قبله من کتاب ولا تخطه بیمینک وقوله صلی الله علیه وسلم انا امة امیة لا نکتب ولا نحسب قالوا وقوله فی هذا الحدیث کتب معناه امر بالکتابة کما یقال رجم ماعزا وقطع السارق وجلد الشارب ای امر بذلک واحتجوا بالروایة الاخری فقال لعلی امح اکتب محمد بن عبد الله قال القاضی واجاب الاولون عن قوله تعالی انه لم یتل ولم یخط ای من قبل تعلیمه کما قال الله تعالی من قبله فکما جاز ان یتلو جاز ان یکتب ولا یقدح هذا فی الروایة التی ذکرناها ولا یحسن ان یکتب فکتب کالنص انه کتب بنفسه قال والعدول الی غیره مجاز لا ضرورة الیه قال وقد طال کلام کل فرقة فی هذه المسئلة وشنعت کل فرقة علی الاخری فی هذا والله اعلم (قوله فلما کان یوم الثالث) هکذا هو فی النسخ کلها یوم الثالث باضافة یوم الی الثالث وهو من اضافة الموصوف الی الصفة وقد سبق بیانه مرات ومذهب الکوفیین جوازه علی ظاهره ومذهب البصریین تقدیر محذوف منه ای یوم الزمان الثالث (قوله فاقام بها ثلثة ایام فلما کان یوم الثالث قالوا لعلی هذا آخر یوم من شرط صاحبک فامره ان یخرج فاخبره بذلک فقال نعم فخرج) هذا الحدیث فیه حذف واختصار والمقصود ان هذا الکلام لم یقع فی عام صلح الحدیبیة وانما وقع فی السنة الثانیة وهی عمرة القضاء وکانوا شارطوا النبی صلی الله علیه وسلم فی عام الحدیبیة ان یجیئ بالعام المقبل فیعتمر ولا یقیم اکثر من ثلثة ایام فجاء فی العام المقبل فاقام الی اواخر الیوم الثالث فقالوا لعلی هذا الکلام فاختصر هذا الحدیث ولم یذکر ان الاقامة وهذا الکلام کان فی العام المقبل واستغنی عن ذکره بکونه معلوما وقد جاء مبینا فی روایات اخر مع انه قد علم ان النبی صلی الله علیه وسلم لم یدخل مکة عام الحدیبیة والله اعلم فان قیل کیف احوجهم الی ان یطلبوا منه الخروج وکیف یقیموا بالشرط فالجواب ان هذا الطلب کان قبل انقضاء الایام الثلثة بیسیر وکان عزم النبی صلی الله علیه وسلم واصحابه علی الارتحال عند انقضاء الثلثة فاحتاط الکفار لانفسهم وطلبوا الارتحال قبل انقضاء الثلثة بیسیر فخرجوا عند انقضائها وفاء بالشرط لانهم کانوا مقیمین لو لم یطلب ارتحالهم (قوله فقال النبی صلی الله علیه وسلم لعلی اکتب بسم الله الرحمن الرحیم قال سهیل ما نعلم ما بسم الله فما ندری ما بسم الله الرحمن الرحیم ولکن اکتب ما نعرف باسمک اللهم قال العلماء وانما فهم النبی صلی الله علیه وسلم فی ترک کتابة بسم الله الرحمن الرحیم وانه کتب باسمک اللهم وکذا وافقهم فی محمد بن عبد الله وترک کتابة رسول الله صلی الله علیه وسلم وکذا وافقهم فی رد من جاء منهم الینا دون من ذهب منا الیهم وانما وافقهم فی هذه الامور للمصلحة المهمة الحاصلة بالصلح مع انه لا مفسدة فی هذه الامور اما البسملة وباسمک اللهم فمعناهما واحد وکذا قوله محمد بن عبد الله هو ایضا رسول الله صلی الله علیه وسلم ولیس فی ترک وصف الله سبحانه وتعالی فی هذا الموضع بالرحمن الرحیم ما ینفی ذلک ولا فی ترک وصفه ایضا صلی الله علیه وسلم بها ما ینفیها فلا مفسدة فیما طلبوه وانما کانت المفسدة تکون لو طلبوا ان یکتب ما لا یلیق من تعظیم المنهیم ونحو ذلک واما شرط رد من جاءنا منهم ومنع من ذهب الیهم فقد بین النبی صلی الله علیه وسلم الحکمة فیه فی هذا الحدیث بقوله من ذهب منا الیهم فابعده الله ومن جاءنا منهم سیجعل الله له فرجا ومخرجا کما قال صلی الله علیه وسلم فجعل الله للذین جاؤنا منهم ورد هم الیهم فرجا ومخرجا ولله الحمد وهذا من المعجزات قال العلماء والمصلحة المرتبة علی اتمام هذا الصلح ما ظهر من ثمراته الباهرة وفوائده المتظاهرة التی کانت عاقبتها فتح مکة واسلام اهلها کلها ودخول الناس فی دین الله افواجا وذلک انهم قبل الصلح لم یکونوا یختلطون بالمسلمین ولا یتظاهر عندهم امور النبی صلی الله علیه وسلم کما هی ولا یحلون بمن یعلمهم بها مفصلة فلما حصل صلح الحدیبیة اختلطوا بالمسلمین وجاؤا الی المدینة وذهب المسلمون الی مکة ودخلوا بلهم وغیرهم ممن یستصحونه وسمعوا منهم احوال النبی صلی الله علیه وسلم مفصلة بجزئیاتها ومعجزاته الظاهرة واعلام نبوته المتظاهرة وحسن سیرته وجمیل طریقته وعاینوا بالنفس کثیرا من ذلک فمالت نفوسهم الی الایمان حتی بادر خلق منهم الی الاسلام قبل فتح مکة فاسلموا بین صلح الحدیبیة وفتح مکة وازداد الآخرون میلا الی الاسلام فلما کان یوم الفتح اسلموا کلهم لما کان قد تمهد لهم من المیل وکانت العرب من غیر قریش فی البوادی ینتظرون باسلامهم اسلام قریش فلما اسلمت قریش اسلمت العرب فی البوادی قال الله تعالی اذا جاء نصر الله والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین الله افواجا (قوله حدثنا عبد العزیز بن سیاه) هو بسین مهملة مکسورة ثم یاء مثناة من تحت مخففة ثم الف ثم هاء فی الوقف والدرج علی وزن میاه وشیاه

قال قام سهل بن حنيف يوم صفين فقال يا ايها الناس اتهموا انفسكم لقد كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية ولو نرى قتالا لقاتلنا وذلك في الصلح الذي كان بين رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين المشركين فجاء عمر بن الخطاب فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ألسنا على حق وهم على باطل قال بلى قال اليس قتلانا في الجنة وقتلاهم في النار قال بلى قال ففيم نعطي الدنية في ديننا ونرجع ولما يحكم الله بيننا وبينهم قال يا ابن الخطاب اني رسول الله ولن يضيعني الله ابدا قال فانطلق عمر فلم يصبر متغيظا فاتى ابا بكر فقال يا ابا بكر ألسنا على حق وهم على باطل قال بلى قال اليس قتلانا في الجنة وقتلاهم في النار قال بلى قال فعلام نعطي الدنية في ديننا ونرجع ولما يحكم الله بيننا وبينهم فقال يا ابن الخطاب انه رسول الله صلى الله عليه وسلم ولن يضيعه الله ابدا قال فنزل القرآن على رسول الله صلى الله عليه وسلم بالفتح فارسل الى عمر فاقرأه اياه فقال يا رسول الله أو فتح هو قال نعم فطابت نفسه ورجع **حدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء ومحمد بن عبد الله بن نمير قالا نا ابو معوية عن الاعمش عن شقيق قال سمعت سهل بن حنيف يقول بصفين ايها الناس اتهموا آرائكم والله لقد رايتني يوم ابي جندل ولو اني استطيع ان ارد امر رسول الله صلى الله عليه وسلم لرددته والله ما وضعنا سيوفنا على عواتقنا الى امر قط الا اسهلن بنا الى امر نعرفه الا امركم هذا لم يذكر ابن نمير الى امر قط **وحدثناه** عثمان بن ابي شيبة واسحق جميعا عن جرير ح قال وحدثني ابو سعيد الاشج قال نا وكيع كلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد وفي حديثهما الى امر يفظعنا **وحدثني** ابراهيم بن سعيد الجوهري قال نا ابو اسامة عن مالك بن مغول عن ابي حصين عن ابي وائل قال سمعت سهل بن حنيف بصفين يقول اتهموا رأيكم على دينكم فلقد رايتني يوم ابي جندل ولو استطيع ان ارد امر رسول الله صلى الله عليه وسلم ما سددنا منه في خصم (جانب ١٢) الا انفجر علينا منه خصم **وحدثنا** نصر بن علي الجهضمي قال نا خالد بن الحارث قال نا سعيد ابن ابي عروبة عن قتادة ان انس بن مالك حدثهم قال لما نزلت انا فتحنا لك فتحا مبينا ليغفر لك الله الى قوله فوزا عظيما مرجعه من الحديبية وهم يخالطهم الحزن والكآبة وقد نحر الهدي بالحديبية فقال لقد انزلت علي آية هي احب الي من الدنيا جميعا **وحدثنا** عاصم بن النضر التيمي قال نا معتمر قال سمعت ابي قال نا قتادة قال سمعت انس بن مالك ح قال وحدثنا ابن المثنى قال نا ابو داود قال نا همام ح قال وحدثنا عبد بن حميد قال نا يونس بن محمد قال نا شيبان جميعا عن قتادة عن انس نحو حديث ابن ابي عروبة **وحدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة قال نا ابو اسامة عن الوليد بن جميع قال نا ابو الطفيل قال نا حذيفة بن اليمان قال ما منعني ان اشهد بدرا الا اني خرجت انا وابي حسيل قال فاخذنا كفار قريش فقالوا انكم تريدون محمدا صلى الله عليه وسلم فقلنا ما نريده ما نريد الا المدينة فاخذوا منا عهد الله وميثاقه لننصرفن الى المدينة ولا نقاتل معه فاتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرناه الخبر فقال انصرفا نفي لهم بعهدهم ونستعين الله عليهم

مخالطهم

باب الوفاء بالعهد

ففيا

قوله قام سهل بن حنيف يوم صفين فقال يا ايها الناس اتهموا انفسكم الى آخره) اراد بهذا تصبير الناس على الصلح واعلامهم بما يرجى بعده من الخير فانه يرجى مصيره الى خير وان كان ظاهره في الابتداء مما تكره النفوس كما كان شان صلح الحديبية وانما قال سهل هذا القول حين ظهر من اصحاب علي رض كراهة التحكيم فاعلمهم بما جرى يوم الحديبية من كراهة اكثر الناس الصلح واقوالهم في كراهته ومع هذا فاعقب خيرا عظيما فقهرهم النبي صلى الله عليه وسلم على الصلح مع ان ارادتهم كان مناجزة كفار مكة بالقتال ولهذا قال عمر رض فعلام نعطي الدنية في ديننا والله اعلم (**قوله** ففيم نعطي الدنية في ديننا) هي بفتح الدال وكسر النون وتشديد الياء اي النقيصة والحالة الناقصة قال العلماء لم يكن سوال عمر رض وكلامه المذكور شكا بل طلبا لكشف ما خفي عليه وحثا على اذلال الكفار وظهور الاسلام كما عرف من خلقه رض وقوته في نصرة الدين واذلال المبطلين واما جواب ابي بكر رضي الله عنه لعمر بمثل جواب النبي صلى الله عليه وسلم فهو من الدلائل الظاهرة على عظيم فضله وبارع علمه وزيادة عرفانه ورسوخه في كل ذلك وزيادته فيه كله على غيره رض (**قوله** فنزل القرآن على رسول الله صلى الله عليه وسلم بالفتح فارسل الى عمر فاقرأه اياه فقال يا رسول الله او فتح هو قال نعم فطابت نفسه ورجع) المراد انه نزل قوله تعالى انا فتحنا لك فتحا مبينا وكان الفتح هو صلح يوم الحديبية فقال عمر او فتح هو قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم لما فيه من الفوائد التي قدمنا ذكرها وفيه اعلام الامام والعالم كبار اصحابه بما يقع له من الامور المهمة والبعث اليهم لاعلامهم بذلك والله اعلم (**قوله** يوم ابي جندل) هو يوم الحديبية واسم ابي جندل العاصي بن سهل بن عمرو (**قوله** امر يفظعنا اي يشق علينا ونخافه (**قوله** الا امركم هذا) يعني القتال الواقع بينهم وبين اهل الشام (**قوله** عن ابي حصين) بفتح الحاء وكسر الصاد (قوله عن سهل بن حنيف انه قال اتهموا رايكم على دينكم فلقد رايتني يوم ابي جندل ولو استطيع ان ارد امر رسول الله صلى الله عليه وسلم ما فتحنا منه في خصم الا انفجر علينا منه خصم) هكذا وقع هذا الحديث في نسخ صحيح مسلم كلها وفيه محذوف وهو جواب لو تقديره لو استطيع ان ارد امره صلى الله عليه وسلم لرددته ومنه قوله تعالى ولو ترى اذ المجرمون ولو ترى اذ الظالمون في غمرات الموت ولو ترى اذ الظالمون موقوفون ونظائره فكله محذوف جواب لو لدلالة الكلام عليه واما قوله ما فتحنا منه خصما فالضمير في منه عائد الى قوله اتهموا رايكم معناه ما اصلحنا من رايكم وامركم هذا ناحية الا انفتحت اخرى ولا يصح اعادة الضمير الى غير ما ذكرناه واما **قوله** ما فتحنا منه خصما فكذا هو في مسلم قال القاضي وهو غلط او تغيير وصوابه ما سددنا منه خصما وكذا هو في رواية البخاري ما سددنا وبه يستقيم الكلام ويتقابل سددنا بقوله الا انفجر واما الخصم فبضم الخاء خصم كل شيء طرفه وناحيته وشبهه بخصم الراوية وانفجار الماء من طرفها او بخصم الغرارة والخرج وانصباب ما فيه بانفجاره وفي هذه الاحاديث دليل لجواز مصالحة الكفار اذا كان فيها مصلحة وهو مجمع عليه عند الحاجة ومذهبنا ان مدتها لا يزيد على عشر سنين اذا لم يكن الامام مستظهرا عليه وان كان مستظهرا لم يزد على اربعة اشهر وفي قول يجوز دون سنة وقال مالك لا حد لذلك بل يجوز ذلك قل ام كثر بحسب راي الامام والله اعلم **باب** الوفاء بالعهد (**قوله** عن حذيفة بن اليمان خرجت انا وابي حسيل الى آخره) هو حسيل بحاء مضمومة ثم سين مفتوحة مهملتين ثم ياء ثم لام ويقال له ايضا حسل بكسر الحاء واسكان السين وهو والد حذيفة واليمان لقب له والمشهور في استعمال المحدثين انه اليمان بالنون من غير ياء بعدها وهي لغة قليلة والصحيح اليماني بالياء وكذا عمرو بن العاصي وعبد الرحمن بن ابي الموالي وشداد بن الهاد والمشهور للمحدثين حذف الياء والصحيح اثباتها (**قوله** فاخذنا كفار قريش فقالوا انكم تريدون محمدا قلنا ما نريده ما نريد الا المدينة فاخذوا علينا عهد الله وميثاقه لننصرفن الى المدينة ولا نقاتل معه فاتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرناه الخبر فقال انصرفا نفي لهم بعهدهم ونستعين الله عليهم) في هذا الحديث جواز الكذب في الحرب واذا امكن التعريض في الحرب فهو اولى ومع هذا يجوز الكذب في الحرب وفي الاصلاح بين الناس وكذب الزوج لامرأته كما صرح به الحديث الصحيح وفيه الوفاء بالعهد وقد اختلف العلماء في الاسير تعاهد الكفار ان لا يهرب منهم فقال الشافعي وابو حنيفة والكوفيون لا يلزمه ذلك بل متى امكنه الهرب هرب وقال مالك يلزمه واتفقوا على انه لو اكرهوه فحلف ان لا يهرب لا يمين عليه لانه مكره واما قضية حذيفة وابيه فان الكفار استحلفوهما لا يقاتلان مع النبي صلى الله عليه وسلم في غزاة بدر فامرهما النبي صلى الله عليه وسلم بالوفاء وهذا ليس للايجاب فانه لا يجب الوفاء بترك الجهاد مع الامام ونائبه ولكن اراد النبي صلى الله عليه وسلم ان لا يشيع عن اصحابه نقض العهد وان كان لا يلزمهم ذلك لان المشيع عليهم لا يذكر تاويلا

مناجزة

حدثنا زهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم جمیعا عن جریر قال زهیر نا جریر عن الاعمش عن ابراهیم التیمی عن ابیه قال کنا عند حذیفة فقال رجل لو ادرکت رسول الله صلی الله علیه وسلم قاتلت معه وابلیت فقال حذیفة انت کنت تفعل ذاک لقد رایتنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلة الاحزاب واخذتنا ریح شدیدة وقر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا رجل یاتینی بخبر القوم جعله الله عز وجل معی یوم القیمة فسکتنا فلم یجبه منا احد ثم قال الا رجل یاتینی بخبر القوم جعله الله عز وجل معی یوم القیمة فسکتنا فلم یجبه منا احد ثم قال الا رجل یاتینا بخبر القوم جعله الله عز وجل معی یوم القیمة فسکتنا فلم یجبه منا احد فقال قم یا حذیفة فاتنا بخبر القوم فلم اجد بدا اذ دعانی باسمی ان اقوم قال اذهب فاتنی بخبر القوم ولا تذعرهم علی فلما ولیت من عنده جعلت کانما امشی فی حمام حتی اتیتهم فرایت ابا سفیان یصلی ظهره بالنار فوضعت سهما فی کبد القوس فاردت ان ارمیه فذکرت قول رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تذعرهم علی ولو رمیته لاصبته فرجعت وانا امشی فی مثل الحمام فلما اتیته فاخبرته خبر القوم وفرغت قررت فالبسنی رسول الله صلی الله علیه وسلم من فضل عباءة کانت علیه یصلی فیها فلم ازل نائما حتی اصبحت فلما اصبحت قال قم یا نومان **وحدثنا** هداب بن خالد الازدی قال نا حماد بن سلمة عن علی بن زید وثابت ن البنانی عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرد یوم احد فی سبعة من الانصار ورجلین من قریش فلما رهقوه قال من یردهم عنا وله الجنة او هو رفیقی فی الجنة فتقدم رجل من الانصار فقاتل حتی قتل ثم رهقوه ایضا فلم یزل کذلک حتی قتل السبعة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لصاحبیه ما انصفنا اصحابنا **حدثنا** یحیی بن یحیی التمیمی قال نا عبد العزیز بن ابی حازم عن ابیه انه سمع سهل بن سعد یسال عن جرح رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم احد فقال جرح وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم وکسرت رباعیته وهشمت البیضة علی راسه فکانت فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم تغسل الدم وکان علی بن ابیطالب یسکب علیها بالمجن فلما رات فاطمة ان الماء لا یزید الدم الا کثرة اخذت قطعة حصیر فاحرقتها حتی صارت رمادا ثم الصقته بالجرح فاستمسک الدم **حدثنا** قتیبة بن سعید قال نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن القاری عن ابی حازم انه سمع سهل بن سعد وهو یسئل عن جرح رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ما والله انی لاعرف من کان یغسل جرح رسول الله صلی الله علیه وسلم ومن کان یسکب الماء وبما اداوی ثم ذکر نحو حدیث عبد العزیز غیر انه زاد وجرح وجهه وقال مکان هشمت کسرت

باب غزوة الاحزاب (**قوله** کنا عند حذیفة فقال رجل لو ادرکت رسول الله صلی الله علیه وسلم قاتلت معه وابلیت) فقال له حذیفة ما قال معناه ان حذیفة فهم منه انه لو ادرک النبی صلی الله علیه وسلم لبالغ فی نصرته ولزاد علی الصحابة رضی الله عنهم فاخبره بخبره فی لیلة الاحزاب وقصد زجره عن ظنه انه یفعل اکثر من فعل الصحابة (**قوله** واخذتنا ریح شدیدة وقر) هو بضم القاف وهو البرد (**وقوله** بعد هذا قررت) هو بضم القاف وکسر الراء ای بردت (**قوله** صلی الله علیه وسلم اذهب فاتنی بخبر القوم ولا تذعرهم علی) هو بفتح التاء والذال المعجمة معناه لا تفزعهم علی ولا تحرکهم علی وقیل معناه لا تنفرهم وهو قریب من المعنی الاول والمراد لا تحرکهم علیک فانهم ان اخذوک کان ذلک ضررا علی لانک رسولی وصاحبی (**قوله** فلما ولیته من عنده جعلت کانما امشی فی حمام حتی اتیتهم یعنی انه لم یجد البرد الذی یجده الناس ولا من تلک الریح الشدیدة شیئا بل عافاه الله منه ببرکة اجابة النبی صلی الله علیه وسلم ودعائه صلی الله علیه وسلم واستمر ذلک اللطف به ومعافاته من البرد حتی عاد الی النبی صلی الله علیه وسلم فلما رجع ووصل عاد الیه البرد الذی یجده الناس وهذه من معجزات رسول الله صلی الله علیه وسلم ولفظة الحمام عربیة وهو مذکر مشتق من الحمیم وهو الماء الحار (**قوله** فرایت ابا سفیان یصلی ظهره) هو بفتح الیاء واسکان الصاد ای یدفئه ویدنیه منها وهو الصلا بفتح الصاد والقصر والصلاء بکسرها والمد (**قوله** کبد القوس) هو مقبضها وکبد کل شئ وسطه (**قوله** فالبسنی رسول الله صلی الله علیه وسلم من فضل عباءة کانت علیه یصلی فیها) العباءة بالمد والعبایة بزیادة یاء لغتان مشهورتان معروفتان وفیه جواز الصلاة فی الصوف وهو جائز باجماع من یعتد به وسواء الصلوة علیه وفیه لا کراهیة فی ذلک قال العبدری من اصحابنا وقالت الشیعة لا تجوز الصلوة علی الصوف وتجوز فیه وقال مالک یکره کراهة تنزیه (**قوله** فلم ازل نائما حتی اصبحت فلما اصبحت قال قم یا نومان) هو بفتح النون واسکان الواو وهو کثیر النوم واکثر ما یستعمل فی النداء کما استعمله ههنا (**وقوله** اصبحت ای طلع علی الفجر) وفی هذا الحدیث انه ینبغی للامام وامیر الجیش بعث الجواسیس والطلائع لکشف خبر العدو والله اعلم **باب** غزوة احد (**قوله** حدثنا هداب بن خالد الازدی) هکذا هو فی جمیع النسخ الازدی وکذا قاله البخاری فی التاریخ وابن ابی حاتم فی کتابه وغیرهما وذکره ابن عدی والسمعانی فقالا هو قیسی فقد ذکره البخاری اخا هدبة بن خالد فنسبه قیسیا وذکره الباجی فقال القیسی الازدی قال القاضی عیاض هذان نسبتان مختلفتان لان الازد من الیمن وقیس هنا لیس قیس غیلان بل قیس بن یونان من الازد فصح النسبتان قال القاضی وقد جا مثل هذا فی صحیح مسلم فی زیاد بن ریاح القیسی ویقال ریاح کذا نسبه مسلم فی غیر موضع القیسی وقال فی النذور الیتمی قیل لعله من تیم بن قیس بن ثعلبة بن بکر بن وائل فجمع النسبتان والافتیم قریش لا تجتمع هی وقیس هذا کلام القاضی وقد سبق بیان ضبط هداب هذا مرات وانه بفتح الهاء وتشدید الدال وانه یقال له هدبة بضم الهاء قیل هدبة اسم وهداب لقب وقیل عکسه (**قوله** فلما رهقوه) هو بکسر الهاء ای غشوه وقربوا منه وارهقه اعسر قال صاحب الافعال رهقته وارهقته ای ادرکته قال القاضی فی المشارق قیل لا یستعمل فی ذلک الا فی مکروه قال وقال ثابت کل شئ دنوت منه فقد رهقته والله اعلم (**قوله** ان النبی صلی الله علیه وسلم کان معه سبعة رجال من الانصار ورجلان من قریش فقتلت السبعة فقال لصاحبیه صلی الله علیه وسلم ما انصفنا اصحابنا) الروایة المشهورة فیها انصفنا باسکان الفاء واصحابنا منصوب مفعول به هکذا ضبطه جماهیر العلماء من المتقدمین والمتاخرین ومعناه ما انصفت قریش الانصار لکون القرشیین لم یخرجا للقتال بل خرجت الانصار واحدا بعد واحد وذکر القاضی وغیره ان بعضهم رواه ما انصفنا بفتح الفاء والمراد علی هذا الذین فروا من القتال فانهم لم ینصفوا الفار بهم (**قوله** حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی ثنا عبد العزیز بن ابی حازم عن ابیه) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا وکذا ذکره اصحاب الاطراف وذکر القاضی عن بعض رواة کتاب مسلم انهم جعلوا ابا بکر بن ابی شیبة بدل یحیی بن یحیی قال والصواب الاول (**قوله** وکسرت رباعیته هی بتخفیف الیاء وهی السن التی تلی الثنیة من کل جانب وللانسان اربع رباعیات وفی هذا وقوع الاسقام والابتلاء بالانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم لینالوا اجزیل الاجر ولتعرف امهم وغیرهم ما اصابهم ویاسوا بهم قال القاضی ولیعلم انهم من البشر تصیبهم محن الدنیا یطرا علی اجسامهم ما یطرا علی اجسام البشر لیتیقنوا انهم مخلوقون مربوبون لا یفتئون بما ظهر علی ایدیهم من المعجزات وتلبیس الشیطان من امرهم ما لبسه علی النصاری وغیرهم (**قوله** وهشمت البیضة علی راسه) فیه استحباب لبس البیضة والدروع وغیرها من اسباب التحصن فی الحرب وانه لیس بقادح فی التوکل (**قوله** یسکب علیها بالمجن ای یصب علیها بالترس وهو بکسر المیم وفی هذا الحدیث اثبات المداواة ومعالجة الجراح وانه لا یقدح فی التوکل لان النبی صلی الله علیه وسلم فعله مع قوله تعالی وتوکل علی الحی الذی لا یموت (**قوله** دووی جرحه) هو بواوین ویقع فی بعض النسخ بواو واحدة وتکون الاخری محذوفة کما حذفت من داود فی الخط

وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر جمیعا عن ابن عیینة ح قال وحدثنا عمرو بن سواد العامری قال نا عبد الله ابن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن سعید بن ابی هلال ح قال وحدثنی محمد بن سهل التمیمی قال حدثنی ابن ابی مریم قال نا محمد یعنی ابن مطرف کلهم عن ابی حازم عن سهل بن سعد بهذا الحدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم وفی حدیث ابن ابی هلال صیب وجهه وفی حدیث ابن مطرف جرح وجهه **وحدثنا** عبد الله بن مسلمة ابن قعنب قال نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کسرت رباعیته یوم احد وشج فی راسه فجعل یسلت الدم عنه ویقول کیف یفلح قوم شجوا نبیهم صلی الله علیه وسلم وکسروا رباعیته وهو یدعوهم الی الله فانزل الله تعالی لیس لک من الامر شئ **وحدثنا** محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا وکیع قال نا الاعمش عن شقیق عن عبد الله قال کانی انظر الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یحکی نبیا من الانبیاء ضربه قومه وهو یمسح الدم عن وجهه ویقول رب اغفر لقومی فانهم لا یعلمون **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا وکیع ومحمد بن بشر عن الاعمش بهذا الاسناد غیر انه قال فهو ینفض الدم عن جبینه **وحدثنا** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اشتد غضب الله علی قوم فعلوا هذا برسول الله صلی الله علیه وسلم وهو حینئذ یشیر الی رباعیته وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اشتد غضب الله عز وجل علی رجل یقتله رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سبیل الله **وحدثنا** عبد الله بن عمر بن محمد بن ابان الجعفی قال نا عبد الرحیم یعنی ابن سلیمان عن زکریا عن ابی اسحاق عن عمرو بن میمون الاودی عن ابن مسعود قال بینما رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی عند البیت وابو جهل واصحاب له جلوس وقد نحرت جزور بالامس فقال ابو جهل ایکم یقوم الی سلا جزور بنی فلان فیاخذه فیضعه فی کتفی محمد صلی الله علیه وسلم اذا سجد فانبعث اشقی القوم فاخذه فلما سجد النبی صلی الله علیه وسلم وضعه بین کتفیه قال فاستضحکوا وجعل بعضهم یمیل علی بعض وانا قائم انظر لو کانت لی منعة طرحته عن ظهر رسول الله صلی الله علیه وسلم والنبی صلی الله علیه وسلم ساجد ما یرفع راسه حتی انطلق انسان فاخبر فاطمة فجاءت وهی جویریة فطرحته عنه ثم اقبلت علیهم تسبهم فلما قضی النبی صلی الله علیه وسلم صلوته رفع صوته ثم دعا علیهم وکان اذا دعا دعا ثلاثا واذا سال سال ثلاثا ثم قال اللهم علیک بقریش ثلث مرات فلما سمعوا صوته ذهب عنهم الضحک وخافوا دعوته ثم قال اللهم علیک بابی جهل بن هشام وعتبة بن ربیعة وشیبة بن ربیعة والولید بن عقبة وامیة بن خلف وعقبة بن ابی معیط وذکر السابع ولم احفظه فوالذی بعث محمدا صلی الله علیه وسلم بالحق لقد رایت الذین سمی صرعی یوم بدر ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر قال ابو اسحاق الولید بن عقبة غلط فی هذا الحدیث **وحدثنا** محمد بن المثنی ومحمد بن بشار واللفظ لابن مثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت ابا اسحق یحدث عن عمرو بن میمون عن عبد الله قال بینما رسول الله صلی الله علیه وسلم ساجد وحوله ناس من قریش اذ جاءه عقبة بن ابی معیط بسلا جزور فقذف به علی ظهر رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم یرفع راسه فجاءت فاطمة فاخذته عن ظهره ودعت علی من صنع ذلک فقال اللهم علیک الملا من قریش ابا جهل بن هشام وعتبة بن ربیعة وشیبة بن ربیعة وعقبة ابن ابی معیط وامیة بن خلف او ابی بن خلف شعبة الشاک قال فلقد رایتهم قتلوا یوم بدر فالقوا فی بئر غیر ان امیة او ابیا تقطعت اوصاله فلم یلق فی البئر و

(قوله ان النبی صلی الله علیه وسلم حکی نبیا من الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم ضربه قومه وهو یمسح الدم عن وجهه ویقول رب اغفر لقومی فانهم لا یعلمون) فیه کانوا علیه صلوات الله وسلامه علیهم من الحلم والصبر والعفو والشفقة علی قومهم ودعائهم لهم بالهدایة والغفران وعذرهم فی جنایتهم علی انفسهم بانهم لا یعلمون وهذا النبی المشار الیه من المتقدمین وقد جری لنبینا صلی الله علیه وسلم مثل هذا یوم احد (قوله وهو ینفض الدم عن جبینه) هو بکسر الضاد ای ینفضه ویزیله **باب** اشتداد غضب الله علی من قتله رسول الله صلی الله علیه وسلم (قوله اشتد غضب الله تعالی علی رجل یقتله رسول الله فی سبیل الله) فیقوله فی سبیل الله احتراز ممن یقتله فی حد او قصاص لان من یقتله فی سبیل الله کان قاصدا قتل النبی صلی الله علیه وسلم **باب** ما لقی النبی صلی الله علیه وسلم من اذی المشرکین والمنافقین (قوله ایکم یقوم الی سلا جزور بنی فلان الی آخره) السلا بفتح السین المهملة وتخفیف اللام مقصور وهو اللفافة التی یکون فیها الولد فی بطن الناقة وسائر الحیوان وهی من الآدمیة المشیمة (قوله فانبعث اشقی القوم) هو عقبة بن ابی معیط کما صرح به فی الروایة الثانیة وفی هذا الحدیث اشکال فانه یقال کیف استمر فی الصلوة مع وجود النجاسة علی ظهره واجاب القاضی عیاض بان هذا لیس بنجس قال لان الفرث ورطوبة البدن طاهران والسلا من ذلک انما النجس الدم وهذا الجواب مبنی علی مذهب مالک ومن وافقه ان روث ما یوکل لحمه طاهر مذهبا ومذهب ابی حنیفة وآخرین نجاسته وهذا الجواب الذی ذکره القاضی ضعیف او باطل لان هذا السلا یتضمن النجاسة من حیث انه لا ینفک من الدم فی العادة وانه ذبیحة عبادالاوثان فهو نجس وکذلک اللحم وجمیع اجزائه الجزور وانما الجواب المرضی انه صلی الله علیه وسلم لم یعلم ما وضع علی ظهره فاستمر فی سجوده استصحابا للطهارة وما ندری هل کانت هذه الصلوة فریضة فتجب اعادتها علی الصحیح عندنا ام غیرها فلا تجب فان وجبت الاعادة فالوقت موسع لها فان قیل یبعد ان لا یحس بما وقع علی ظهره قلنا وان احس به فما یتحقق انه نجاسته والله اعلم (قوله لو کانت لی منعة طرحته) هی بفتح النون وحکی اسکانها وهو شاذ ضعیف ومعناه لو کان لی قوة تمنع عنی اذاهم او کان لی عشیرة بمکة تمنعنی وعلی هذا منعة جمع مانع ککاتب وکتبة (قوله وکان اذا دعا دعا ثلثا واذا سال سال ثلثا) فیه استحباب تکریر الدعا ثلثا (قوله واذا سال هو الدعا لکن عطفه لاختلاف اللفظة توکیدا (قوله ثم قال اللهم علیک بابی جهل بن هشام وعتبة بن ربیعة وشیبة بن ربیعة والولید بن عقبة) هکذا هو فی جمیع نسخ مسلم والولید بن عتبة بالتاء والاتفاق العلماء علی انه غلط وصوابه والولید بن عتبة بالتاء کما ذکره مسلم فی روایة ابی بکر بن ابی شیبة بعد هذا وقد ذکره البخاری فی صحیحه وغیره من ائمة الحدیث علی الصواب وقد نبه علیه ابراهیم بن سفیان فی آخر الحدیث فقال الولید بن عقبة غلط فی هذا الحدیث غلط قال العلماء والولید بن عقبة بالقاف هو ابن ابی معیط لم یکن ذلک الوقت موجودا او کان طفلا صغیرا جدا فقد اتی به النبی صلی الله علیه وسلم یوم الفتح وهو قد ناهز الاحتلام یمسح علی راسه (قوله وذکر السابع ولم احفظه) وقد وقع فی روایة البخاری تسمیة السابع انه عمارة بن الولید (قوله والذی بعث محمدا صلی الله علیه وسلم بالحق لقد رایت الذین سمی صرعی یوم بدر ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر) هذه احدی دعواته صلی الله علیه وسلم المجابة والقلیب هی البئر التی لم تطو انما وضعوا فی القلیب تحقیر الهم ولئلا یتاذی الناس برائحتهم ولیس هو دفنا لان الحربی لا یجب دفنه قال اصحابنا بل یترک فی الصحرا والان یتاذی به قال القاضی عیاض اعترض بعضهم علی هذا الحدیث فی قوله رایتهم صرعی ببدر ومعلوم ان اهل السیر قالوا ان عمارة بن الولید مات بعد السبعة کان عند النجاشی فاتهمه فی حرمه وکان جمیلا فنفخ فی احلیله سحرا فهام مع الوحوش فی بعض جزائر الحبشة فهلک قال القاضی وجوابه ان المراد انه رای اکثرهم ببدر لیدل ان عقبة بن ابی معیط منهم ولم یقتل ببدر بل حمل منها اسیرا وانما قتله النبی صلی الله علیه وسلم صبرا بعد انصرافه من بدر بعرق الظبیة قلت الظبیة بظاء معجمة مضمومة ثم باء موحدة ساکنة ثم یاء مثناة تحت ثم هاء کذا ضبطه الحازمی فی کتابه المؤتلف فی الاماکن قال قال الواقدی هو من الروحاء علی ثلثة امیال مما یلی المدینة (قوله تقطعت اوصاله فلم یلق فی البئر) الاوصال المفاصل (قوله فلم یلق) هکذا هو فی بعض النسخ بالقاف فقط

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا جعفر بن عون قال نا سفیان عن ابی اسحاق بهذا الاسناد نحوه زاد وکان یستحب ثلاثا یقول اللهم علیك بقریش اللهم علیك بقریش اللهم علیك بقریش ثلاثا وذکر فیهم الولید بن عتبة وامیة بن خلف ولم یشك قال ابو اسحاق ونسیت السابع **وحدثنی** سلمة بن شبیب قال نا الحسن بن اعین قال نا زهیر قال نا ابو اسحاق عن عمرو بن میمون عن عبد الله قال ستقبل رسول الله صلی الله علیه وسلم البیت فدعا علی ستة نفر من قریش فیهم ابو جهل وامیة بن خلف وعتبة بن ربیعة وشیبة بن ربیعة وعقبة بن ابی معیط فاقسم بالله لقد رأیتهم صرعی علی بدر قد غیرتهم الشمس وکان یوما حارا **و** یوم

حدثنی ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح وحرملة بن یحیی وعمرو بن سواد العامری والفاظهم متقاربة قالوا نا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال حدثنی عروة بن الزبیر ان عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم حدثت انها قالت لرسول الله صلی الله علیه وسلم یا رسول الله هل اتی علیك یوم کان شدّ من یوم احد فقال لقد لقیت من قومك وکان اشد ما لقیت منهم یوم العقبة اذ عرضت نفسی علی ابن عبد یالیل بن عبد کلال فلم یجبنی الی ما اردت فانطلقت وانا مهموم علی وجهی فلم استفق الا بقرن الثعالب فرفعت راسی فاذا انا بسحابة قد اظلتنی فنظرت فاذا فیها جبریل علیه السلام فنادانی فقال ان الله عز وجل قد سمع قول قومك لك وما ردّوا علیك وقد بعث الیك ملك الجبال لتامره بما شئت فیهم قال فنادانی ملك الجبال وسلّم علیّ ثم قال یا محمد ان الله قد سمع قول قومك لك وانا ملك الجبال وقد بعثنی ربك الیك لتامرنی بامرك فما شئت ان اطبقت علیهم الاخشبین فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم بل ارجو ان یخرج الله تعالی من اصلابهم من یعبد الله وحده لا یشرك به شیئا **حدثنا** یحیی بن یحیی وقتیبة بن سعید کلاهما عن ابی عوانة قال یحیی نا ابو عوانة عن الاسود بن قیس عن جندب بن سفیان قال دمیت اصبع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض تلك المشاهد فقال هل انت الا اصبع دمیت وفی سبیل الله ما لقیت **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة واسحاق ابن ابراهیم جمیعا عن ابن عیینة عن الاسود بن قیس بهذا الاسناد وقال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غار فنکبت اصبعه **وحدثنا** اسحاق ابن ابراهیم قال انا سفیان عن الاسود بن قیس انه سمع جندبا یقول ابطأ جبریل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال المشرکون قد ودّع محمدا فانزل الله والضحی والیل اذا سجی ما ودّعك ربك وما قلی **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم ومحمد بن رافع واللفظ لابن رافع قال اسحاق انا وقال ابن رافع نا یحیی بن آدم قال نا زهیر عن الاسود بن قیس قال سمعت جندب بن سفیان یقول اشتکی رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم یقم لیلتین او ثلاثا فجاءته امرأة فقالت یا محمد انی لارجو ان یکون شیطانك قد ترکك لم اره قربك منذ لیلتین او ثلث قال فانزل الله عز وجل والضحی والیل اذا سجی ما ودعك ربك وما قلی **و**

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة ومحمد بن المثنی وابن بشار قالوا نا محمد بن جعفر عن شعبة ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال نا الملائی قال نا سفیان کلاهما عن الاسود بن قیس بهذا الاسناد نحو حدیثهما **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم الحنظلی ومحمد بن رافع وعبد بن حمید واللفظ لابن رافع قال نا وقال الاخران انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری عن عروة ان اسامة بن زید اخبره ان النبی صلی الله علیه وسلم رکب حمارا علیه اکاف تحته قطیفة فدکیة واردف وراءه اسامة وهو یعود سعد بن عبادة فی بنی الحارث بن خزرج وذلك قبل وقعة بدر حتی مر بمجلس فیه اخلاط من المسلمین والمشرکین عبدة الاوثان والیهود فیهم عبد الله بن ابی وفی المجلس عبد الله بن رواحة فلما غشیت المجلس عجاجة الدابة خمر عبد الله بن ابی انفه برداءه ثم قال لا تغبروا علینا فسلم علیهم النبی صلی الله علیه وسلم ثم وقف فنزل فدعاهم الی الله وقرأ علیهم القرآن فقال عبد الله بن ابی یا ایها المرء لا احسن من هذا ان کان ما تقول حقا فلا تؤذنا فی مجالسنا وارجع الی رحلك فمن جاءك منا فاقصص علیه فقال عبد الله بن رواحة اغشنا فی مجالسنا فانا نحب ذلك قال فاستب المسلمون والمشرکون والیهود حتی همموا ان یتواثبوا فلم یزل النبی صلی الله علیه وسلم یخفضهم ثم رکب دابته

وفی اکثرها فلم یلقا بالالف وهو جائز علی لغة وقد سبق بیانه مرات وقریبا (**قوله** فی روایة ابی بکر بن ابی شیبة وکان یستحب ثلثا) هکذا هو فی نسخ بلادنا یستحب بالباء الموحدة فی آخره وذکر القاضی انه روی بها وبالموحدة وبالثاثة قال وهو الاظهر ومعناه الالحاح (**قوله** صلی الله علیه وسلم فلم استفق الا بقرن الثعالب) ای لم افطن لنفسی فی اتنبه لحالی وللموضع الذی انا ذاهب الیه فیه الا وانا عند قرن الثعالب لکثرة همی الذی کنت فیه قال القاضی قرن الثعالب هو قرن المنازل وهو میقات اهل نجد وهو علی مرحلتین من مکة واصل القرن کل جبل صغیر ینقطع من جبل کبیر (**قوله** ان شئت اطبقت علیهم الاخشبین) هما بفتح الهمزة وبالخاء والشین المعجمتین وهما جبلا مکة ابو قبیس والجبل الذی یقابله (**قوله** صلی الله علیه وسلم هل انت الا اصبع دمیت + وفی سبیل الله ما لقیت) لفظ ما هنا بعنی الذی والذی لقیته محسوب فی سبیل الله وقد سبق فی باب غزوة حنین ان الرجز هل هو شعر وان من قال هو شعر قال شرط الشعر ان یکون مقصودا وهذا لیس مقصودا وان الروایة المعروفة دمیت ولقیت بکسر التاء، وان بعضهم اسکنها (**قوله** کان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غار فنکبت اصبعه) کذا هو فی الاصول فی غار قال القاضی عیاض قال ابو الولید الکنانی لعله غازیا فتصحف کما قال فی الروایة الاخری فی بعض المشاهد وکما جاء فی روایة البخاری بینما النبی صلی الله علیه وسلم یمشی اذ اصابه حجر قال القاضی وقد یراد بالغار هنا الجیش والجمع لا الغار الذی هو الکهف فیوافق روایة بعض المشاهد ومنه قول علی رضی الله عنه ما ظننك بامرئ بین هذین الغارین ای العسکرین والجمعین (**قوله** اشتکی رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم یقم لیلتین او ثلثا فجاءته امرأة فقالت یا محمد انی لارجو ان یکون شیطانك قد ترکك لم اره قربك منذ لیلتین او ثلاث فانزل الله تعالی والضحی والیل اذا سجی ما ودعك ربك وما قلی) قال ابن عباس رضی الله عنهما ما ودعك ای ما قطعك منذ ارسلك وما قلی ای ما ابغضك وسمی الوداع ودا علی انه فراق ومتارکة (**قوله** قربك هو بکسر الراء والمضارع یقربك بفتحها) (**قوله** ما ودعك هو بتشدید الدال علی القراءة الصحیحة المشهورة التی قرأ بها القراء السبعة وقری فی الشاذ بتخفیفها قال ابو عبید هو من ودعه یدعه بمعناه ما ترکك قال القاضی النحویون ینکرون ان یاتی منه ماض ومصدر قالوا وانما جاء منه المستقبل والامر لا غیر وکذلك یذر قال القاضی وقد جاء الماضی والمستقبل منهما جمیعا کما قال الشاعر وکان ما قد موا لانفسهم + اکثر نفعا من الذی ودعوا + وقال + لم اذرما الذی له + فی الود حتی یدعه غاله + بالغین المعجمة (**قوله** رکب حمارا علیه اکاف تحته قطیفة فدکیة) الاکاف بکسر الهمزة ویقال وکاف ایضا والقطیفة ثوب یحمل جمعها قطائف وقطف والفدکیة منسوبة الی فدك بلدة معروفة علی مرحلتین او ثلث من المدینة (**قوله** واردف وراءه اسامة وهو یعود سعد بن عبادة) فیه جواز الارداف علی الحمار وغیره من الدواب اذا کان مطیقا وفیه جواز العیادة راکبا وفیه ان رکوب الحمار لیس بنقص فی حق الکبار (**قوله** عجاجة الدابة) هو ما ارتفع من غبارها حوافرها (**قوله** خمر انفه) ای غطاه (**قوله** فسلم علیهم النبی صلی الله علیه وسلم) فیه جواز الابتداء بالسلام علی قوم فیهم مسلمون وکفار وهذا مجمع علیه (**قوله** ایها المرء لا احسن من هذا) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا بالف فی احسن ای لیس شیء احسن من هذا وکذا حکاه القاضی عن جماهیر رواة مسلم قال وقع للقاضی ابی علی لا احسن من هذا بالقصر من غیر الف قال القاضی وهو عندی ظهر وتقدیره احسن من هذا ان تقعد فی بیتك ولا تاتینا

حتی دخل علی سعد بن عبادة فقال ای سعد الم تسمع الی ما قال ابو حباب یرید عبد الله بن ابی قال کذا وکذا قال اعف عنه یا رسول الله واصفح فوالله لقد اعطاك الله الذی اعطاك ولقد اصطلح اهل هذه البحیرة ان یتوجوه فیعصبوه بالعصابة فلما رد الله ذلك بالحق الذی اعطاكه شرق بذلك فذلك فعل به ما رایت فعفا عنه النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنی** محمد بن رافع قال نا حجین یعنی ابن المثنی قال نا لیث عن عقیل عن ابن شهاب فی هذا الاسناد بمثله وزاد وذلك قبل ان یسلم عبد الله **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی القیسی قال نا المعتمر عن ابیه عن انس بن مالك قال قیل للنبی صلی الله علیه وسلم لو اتیت عبد الله بن ابی قال فانطلق الیه وركب حمارا وانطلق المسلمون وهی ارض سبخة فلما اتاه النبی صلی الله علیه وسلم قال لیك عنی فوالله لقد اذانی نتن حمارك قال فقال رجل من الانصار والله لحمار رسول الله صلی الله علیه وسلم اطیب ریحا منك قال فغضب لعبد الله رجل من قومه قال فغضب لكل واحد منهما اصحابه قال فكان بینهم ضرب بالجرید وبالایدی وبالنعال فبلغنا انها نزلت فیهم وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلح بینهما **حدثنی** علی بن حجر السعدی قال انا اسمعیل یعنی ابن علیة قال نا سلیمان التیمی قال نا انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ینظر لنا ما صنع ابو جهل فانطلق ابن مسعود فوجده قد ضربه ابنا عفراء حتی برد قال فاخذ بلحیته فقال انت ابو جهل فقال وهل فوق رجل قتلتموه او قال قتله قومه قال وقال ابو مجلز قال ابو جهل فلو غیر اكار قتلنی **حدثنا** حامد بن عمر البكراوی قال نا معتمر قال سمعت ابی یقول نا انس قال قال نبی الله صلی الله علیه وسلم من یعلم لی ما فعل ابو جهل بمثل حدیث ابن علیة وقول ابی مجلز كما ذكره اسماعیل **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم الحنظلی وعبد الله بن محمد بن عبد الرحمن بن المسور الزهری كلاهما عن ابن عیینة واللفظ للزهری قال نا سفیان عن عمرو قال سمعت جابرا یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من لكعب بن الاشرف فانه قد اذی الله تعالی ورسوله صلی الله علیه وسلم قال محمد بن مسلمة یا رسول الله اتحب ان اقتله قال نعم قال فاذن لی فلاقل قال قل فاتاه فقال له وذكر ما بینهم وقال ان هذا الرجل قد اراد صدقة وقد عنانا فلما سمعه قال وایضا والله لتملنه قال نا قد اتبعناه الان ونكره ان ندعه حتی ننظر الی ای شئ یصیر امره قال وقد اردت ان تسلفنی سلفا قال فما ترهنونی قال ما تریدون قال ترهننی نساءكم قال انت اجمل العرب نرهنك نساءنا قال له ترهنونی اولادكم قال یسب ابن احدنا فیقال رهن فی وسقین من تمر ولكن نرهنك اللامة یعنی السلاح قال فنعم وواعده ان یاتیه بالحارث وابی عبس بن جبر وعباد بن بشر قال فجاؤا فدعوه لیلا فنزل الیهم قال سفین قال غیر عمرو قالت له امرأته انی لاسمع صوتا كانه صوت دم قال

(قوله فلم یزل یخفضهم) ای یسكنهم ویسهل الامر بینهم (قوله ولقد اصطلح اهل هذه البحیرة) هكذا هو البحیرة بضم الباء علی التصغیر قال القاضی وروینا فی غیر مسلم البحیرة بكسرة وكلاهما بمعنی وصلها القریة والمراد بهما هنا مدینة النبی صلی الله علیه وسلم (قوله ولقد اصطلح اهل هذه البحیرة ان یتوجوه فیعصبوه بالعصابة) معناه اتفقوا علی ان یجعلوه ملكهم وكان من عادتهم اذا ملكوا انسانا ان یتوجوه ویعصبوه (قوله شرق بذلك) بكسر الراء ای غص ومعناه حسد النبی صلی الله علیه وسلم وكان ذلك بسبب نفاقه عافانا الله الكریم (قوله وذلك قبل ان یسلم عبد الله) معناه قبل ان یظهر الاسلام والا فقد كان كافرا منافقا ظاهر النفاق (قوله وهی ارض سبخة) هی بفتح السین والباء وهی الارض التی لا تنبت لملوحة اوضاها وفی هذا الحدیث بیان ما كان علیه النبی صلی الله علیه وسلم من الحلم والصفح والصبر علی الاذی فی الله تعالی ودوام الدعاء الی الله تعالی وتالیف قلوبهم والله اعلم

باب قتل ابی جهل (قوله صلی الله علیه وسلم من ینظر لنا ما صنع ابو جهل) سبب السؤال عنه ان یعرف انه مات لیستبشر المسلمون بذلك ویكف شره عنهم (قوله ضربا ابنا عفراء حتی برك) هكذا هو فی بعض النسخ برك بالكاف وفی بعضها برد بالدال فمعناه بالكاف سقط الی الارض وبالدال مات یقال برد اذا مات قال القاضی روایة الجمهور برد ورواه بعضهم بالكاف قال والاول هو المعروف هذا كلام القاضی واختار جماعة محققون الكاف وان ابنی عفراء برّكاه عفراء ولهذا الكلم ابن مسعود كما ذكره مسلم ولمعه كلام آخر كثیر مذكور فی غیر مسلم وابن مسعود هو الذی اجهز علیه واحتز راسه (قوله وهل فوق رجل قتلتموه) ای لا عار علی فی قتلكم ایاه (قوله لو غیر اكار قتلنی) الاكار الزراع والفلاح وهو عند العرب ناقص وانما اشار ابو جهل الی ابنی عفراء الذین قتلاه وهما من الانصار وهم اصحاب زرع ونخیل ومعناه لو كان الذی قتلنی غیر اكار لكان احب الی واعظم لشانی ولم یكن علی نقص فی ذلك

باب ——— قتل كعب بن الاشرف

طاغوت الیهود ذكر مسلم فیه قصة محمد بن مسلمة مع كعب بن الاشرف بالحیلة التی ذكرها من مخادعته واختلف العلماء فی سبب ذلك وجوابه فقال الامام المازری انما قتله كذلك لانه نقض عهد النبی صلی الله علیه وسلم وهجاه وسبه وكان عاهده ان لا یعین علیه احدا ثم جاءه مع اهل الحرب معینا علیه قال وقد اشكل قتله علی هذا الوجه علی بعضهم ولم یعرف الجواب الذی ذكرناه قال القاضی قیل هذا الجواب وقیل لان محمد بن مسلمة لم یصرح له بامان فی شئ من كلامه وانما كلمه فی امر البیع والشراء واشتكی الیه ولیس فی كلامه عهد ولا امان قال ولا یحل لاحد ان یقول ان قتله كان غدرا وقد قال ذلك انسان فی مجلس علی بن ابی طالب رضی الله عنه فامر به علی فضرب عنقه وانما یكون الغدر بعد امان موجود وكان كعب قد نقض عهد النبی صلی الله علیه وسلم ولم یومنه محمد بن مسلمة ورفقته ولكنه استانس بهم فتمكنوا منه من غیر عهد ولا امان واما ترجمة البخاری علی هذا الحدیث باب الفتك فی الحرب فلیس معناه الغدر بل الفتك هو القتل علی غرة وغفلة والغیلة نحوه وقد استدل بهذا الحدیث بعضهم علی جواز اغتیال من بلغته الدعوة من الكفار وتبییته من غیر دعاء الی الاسلام (قوله ائذن لی فلاقل) معناه ائذن لی ان اقول عنی وعنك ما رایته مصلحة من التعریض وغیره ففیه دلیل علی جواز التعریض وهو ان یاتی بكلام باطنه صحیح ویفهم منه المخاطب غیر ذلك فهذا جائز فی الحرب وغیرها مالم یضع به حقا شرعیا (قوله قد عنانا) هذا من التعریض الجائز بل المستحب لان معناه فی الباطن انه اذانا بآداب الشرع التی فیها تعب لكنه تعب فی مرضات الله تعالی فهو محبوب لنا والذی فهم المخاطب منه العناء الذی لیس بمحبوب (قوله وایضا والله لتملنه) وهو بفتح التاء واللام ای لتضجرن منه اكثر من هذا الضجر (قوله یسب ابن احدنا فیقال رهن فی وسقین من تمر) هكذا هو فی الروایات المعروفة فی مسلم وغیره یسب بضم الیاء وفتح السین المهملة من السب وحكی القاضی عن روایة بعض رواة كتاب مسلم یشب بفتح الیاء وكسر الشین المعجمة من الشباب والصواب الاول والاوسق بفتح الواو وكسرها واصله الحمل (قوله نرهنك اللامة) هی بالهمزة وفسرها فی الكتاب باتها السلاح وهو كما قال (قوله وواعده ان یاتیه بالحارث وابی عبس بن جبر وعباد بن بشر) اما الحارث فهو الحارث بن اوس بن اخی سعد بن عبادة واما ابو عبس فاسمه عبد الرحمن وقیل عبد الله والصحیح الاول وهو جبر بفتح الجیم واسكان الباء كما ذكره فی الكتاب ویقال ابن جابر وهو انصاری من كبار الصحابة شهد بدرا وسائر المشاهد وكان اسمه فی الجاهلیة عبد العزی وهذا وقع فی معظم النسخ وابو عبس بالواو وفی بعضها وابی عبس بالیاء وهذا ظاهر والاول صحیح ایضا ویكون معطوفا علی الضمیر فی یاتیه (قوله كانه صوت دم) ای صوت طالب دم او صوت سافك دم هكذا فسروه

انما هذا محمد ورضیعه ابونائلة ان الکریم لو دعی الی طعنة لیلا لاجاب قال محمد انی اذا جاء فسوف امد یدی الی راسه فاذا استمکنت منه فدونکم قال فلما نزل نزل وهو متوشح فقالوا نجد منک ریح الطیب قال نعم نحتی فلانة هی اعطر نساء العرب قال فاتاذن لی ان اشم منه قال نعم فشم فتناول فشم ثم قال اتاذن لی ان اعود قال فاستمکن من راسه ثم قال دونکم قال فقتلوه **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا اسماعیل یعنی ابن علیة عن عبد العزیز بن صهیب عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم غزا خیبر قال فصلینا عندها صلوة الغداة بغلس فرکب نبی الله صلی الله علیه وسلم وکب ابوطلحة وانا ردیف ابی طلحة فاجری نبی الله صلی الله علیه وسلم فی زقاق خیبر وان رکبتی لتمس فخذ نبی الله صلی الله علیه وسلم وانحسر الازار عن فخذ نبی الله صلی الله علیه وسلم فانی لاری بیاض فخذ نبی الله صلی الله علیه وسلم فلما دخل القریة قال الله اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرین قالها ثلاث مرار قال وقد خرج القوم الی اعمالهم فقالوا محمد قال عبد العزیز وقال بعض اصحابنا والخمیس قال واصبناها عنوة **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عفان قال نا حماد بن سلمة قال نا ثابت عن انس قال کنت ردف ابی طلحة یوم خیبر وقد مس رکبتی فمس قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فاتینا هم حین بزغت الشمس وقد خرجوا بفؤسهم ومکاتلهم ومروهم فقالوا محمد والخمیس قال وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرین قال فهزمهم الله عز وجل **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم واسحق بن منصور قالا انا النضر بن شمیل قال الشعبة عن قتادة عن انس بن مالک قال لما اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم خیبر قال انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرین **حدثنا** قتیبة بن سعید ومحمد بن عباد واللفظ لابن عباد قالا نا حاتم وهو ابن اسمعیل عن یزید بن ابی عبید مولی سلمة بن الاکوع عن سلمة بن الاکوع قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم الی خیبر فسرنا لیلا فقال رجل من القوم لعامر بن الاکوع الا تسمعنا من هنیهاتک وکان عامر رجلا شاعرا فنزل یحدو بالقوم یقول اللهم لولا انت ما اهتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا فاغفر فداء لک ما اقتفینا وثبت الاقدام ان لاقینا وألقین سکینة علینا انا اذا صیح بنا اتینا وبالصیاح عولوا علینا

(قوله فقال انما هذا محمد ورضیعه وابونائلة هکذا هو فی جمیع النسخ قال القاضی رحمه الله تعالی قال لنا شیخنا القاضی الشهید رحمه الله یقال انما هو محمد ورضیعه ابونائلة وکذا ذکر اهل السیر ان اباناتلة کان رضیعا لمحمد بن مسلمة ووقع فی صحیح البخاری ورضیعی ابونائلة قال وهذا عندی له وجه ان صح انه کان رضیعا لمحمد والله اعلم **باب** غزوة خیبر (قوله فصلینا عندها صلوة الغداة بغلس) فیه استحباب التکبیر بالصلوة اول الوقت وانه لا یکره تسمیة صلوة الصبح غداة فیکون ردا علی من قال من اصحابنا انه مکروه وقد سبق شرح حدیث انس هذا فی کتاب المساقاة وذکرنا ان فیه جواز الارداف علی الدابة اذا کانت مطیقة وان اجراء الفرس والاغارة لیس بنقص ولا بادم للمروة بل هو سنة وفضیلة وهو من مقاصد القتال (قوله وانحسر الازار عن فخذ نبی الله صلی الله علیه وسلم فانی لاری بیاض فخذ نبی الله صلی الله علیه وسلم هذا مما استدل به اصحاب مالک من افقههم علی ان الفخذ لیست عورة من الرجل ومذهبنا ومذهب آخرین انها عورة وقد جاءت بکونها عورة احادیث کثیرة مشهورة وتاول اصحابنا حدیث انس هذا علی انه انحسر لغیر اختیاره لضرورة الاغارة والاجراء ولیس فیه انه استدام کشف الفخذ مع امکان الستر واما قول انس فانی لاری بیاض فخذه صلی الله علیه وسلم فمحمول علی انه وقع بصره علیه فجاءة لانه تعمده واما روایة البخاری عن انس رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم حسر الازار فمحمولة علی انه انحسر کما فی روایة مسلم واجاب بعض اصحاب مالک عن هذا فقال هو صلی الله علیه وسلم اکرم علی الله تعالی من ان یبتلیه بانکشاف عورته واصحابنا یجیبون عن هذا بانه اذا کان بغیر اختیاره للانسان فلا نقص علیه فیه ولا یمتنع مثله (قوله الله اکبر خربت خیبر) فیه استحباب التکبیر عند اللقاء قال القاضی قیل تفاءل بخرابها بما رآه فی ایدیهم من آلات الخراب من الفؤس والمساحی وغیرها وقیل اخذه من اسمها والاصح انه اعلمه الله تعالی بذلک (قوله صلی الله علیه وسلم انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرین) الساحة الفناء واصلها الفضاء بین المنازل ففیه جواز الاستشهاد فی مثل هذا السیاق بالقرآن فی الامور المحققة وقد جاء لهذا نظائر کثیرة کما سبق قریبا فی فتح مکة انه صلی الله علیه وسلم جعل یطعن فی الاصنام ویقول جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید جاء الحق وزهق الباطل قال العلماء ویکره من ذلک ما کان علی ضرب الامثال فی المحاورات والمزح ولغو الحدیث فیکره فی کل ذلک تعظیما لکتاب الله تعالی (قوله محمد والخمیس) هو الجیش وقد فسره بذلک فی روایة البخاری قالوا سمی خمیسا لانه خمسة اقسام میمنة ومیسرة ومقدمة ومؤخرة وقلب قال القاضی ورویناه برفع الخمیس عطفا علی قوله محمد وبنصبها علی انه مفعول معه (قوله اصبناها عنوة) هی بفتح العین ای قهرا الاصح قال القاضی قال المازری ظاهر هذا انها کلها فتحت عنوة وقد روی مالک عن ابن شهاب ان بعضها فتح عنوة وبعضها صلحا قال وقد یشکل ما روی فی سنن ابی داود انه قسمها نصفین نصفا لنوائبه وحاجته ونصفا للمسلمین قال وجوابه ما قال بعضهم انه کان حولها ضیاع وقری اجلا عنها اهلها فکانت خالصة للنبی صلی الله علیه وسلم وما سواه للغانمین فکان قدر الذی اجلوا عنه النصف فلهذا اقسم نصفین قال القاضی فی هذا الحدیث ان الاغارة علی العدو یستحب کونها اول النهار عند الصبح لانه وقت غرتهم وغفلة اکثرهم ثم یضیئی لهم النهار لما یحتاج الیه بخلاف ملاقاة الجیوش فمصافهم ومناصبة الحصون فان هذا یستحب کونه بعد الزوال لیدوم النشاط ببرد الوقت بخلاف ضده (قوله وخرجوا بفؤسهم ومکاتلهم ومروهم) الفؤس بالهمز جمع فاس بالهمز کراس رؤس والمکاتل جمع مکتل بکسر المیم وهو القفعة یقال له مکتل وقفعة وزبیل وزنبیل وعرق وسفیفة بالسین المهملة وبفائمین والمرور جمع مر بفتح المیم وهی المساحی قال القاضی قیل هی حبالهم التی یصعدون بها الی النخل واحدها مرود وقیل مساحیهم واحدها مر لاغیر (قوله الا تسمعنا من هنیهاتک) وفی بعض النسخ هنیاتک ای ارتجازک والهنة یقع علی کل شئ) وفیه جواز انشاء الارتجاز وغیرها من الشعر وسماعها ما لم یکن فیه کلام مذموم والشعر کلام حسنه حسن وقبیحه قبیح (قوله فنزل یحدو بالقوم) فیه استحباب الحداء فی الاسفار لنشاط النفوس والدواب علی قطع الطریق واشتغالها بالسماعة عن الاحساس بالم السیر (قوله اللهم لولا انت ما اهتدینا) کذا الروایة قالوا وصوابه فی الوزن لاهم اقتا الله او والله لولا انت کما فی الحدیث الآخر فوالله لولا الله (قوله فاغفر فداء لک ما اقتفینا) قال المازری هذه اللفظة مشکلة فانه لا یقال فدی المبارک سبحانه وتعالی ولا یقال سبحانه فدیتک لان ذلک انما یستعمل فی مکروه یتوقع حلوله بالشخص فیختار شخص آخر ان یحل ذلک به ویفدیه منه قال ولعل هذا وقع من غیر قصد الی حقیقة معناه کما یقال قاتله الله ولا یراد بذلک حقیقة الدعاء علیه وکقوله صلی الله علیه وسلم تربت یداک وترب جبینک ویل امه وفیه کله ضرب من الاستعارة لان القائد مبالغ فی طلب رضی المقدمین عن بذل نفسه عن نفسه للمکروه فکان مراد الشاعر انی ابذل نفسی فی رضاک دهلی کل حال فان المعنی وان امکن صرفه الی جهة صحیحة فاطلاق اللفظ واستعارته والتجوز به یفتقر الی ورود الشرع بالاذن فیه قال وقد یکون المراد بقوله فداک جلا یخاطبه به فصل بین الکلام فکانه قال فاغفر ثم دعا الی رجل ینبهه فقال فداک ثم عاد الی تمام الکلام الاول فقال ما اقتفینا قال وهذا تاویل یصح معه اللفظ والمعنی لولا ان فیه تعسفا اضطرنا الیه تصحیح الکلام وقد یقع فی کلام العرب من الفصل بین الجمل المتعلق بعضها ببعض ما یسهل هذا التاویل (قوله اذا صیح بنا اتینا) هکذا هو فی نسخ بلادنا اتینا بالمثناة فی اوله وذکر القاضی انه روی بالمثناة وبالموحدة ففی المثناة اذا صیح بنا للقتال ونحوه من المکارم اتینا وفی الموحدة ابینا الفرار والامتناع قال القاضی رحمه الله تعالی قوله فداک بالمد والقصر والفاء مکسورة حکاه الاصمعی وغیره فامافی المصدر فالمد لاغیر قال وحکی الفراء فداک مفتوح مقصور قال ورویناه هنا فداک بالرفع علی انه مبتدأ وخبره لک نفسی فداء او نفسی فداک وبالنصب علی المصدر ومعنی اقتفینا اکتسبنا واصله الاتباع (قوله وبالصیاح عولوا علینا) ای استغاثوا بنا واستنصروا للقتال قیل هی من التعویل علی الشئ وهو الاعتماد علیه قیل من العویل وهو الصوت

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا السائق قالوا عامر قال يرحمه الله قال رجل من القوم وجبت يا رسول الله لولا امتعتنا به قال فاتينا خيبر فحاصرناهم حتى اصابتنا مخمصة شديدة ثم قال ان الله تعالى فتحها عليهم فلما امسى الناس مساء اليوم الذى فتحت عليهم اوقدوا نيرانا كثيرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذه النيران على اى شئ توقدون قالوا على لحم قال اى لحم قالوا الحمر الانسية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهريقوها واكسروها فقال رجل ويهريقوها ويغسلوها فقال وذاك قال فلما تصاف القوم كان سيف عامر فيه قصر فتناول به ساق يهودى ليضربه ويرجع ذباب سيفه فاصاب ركبة عامر فمات منه قال فلما قفلوا قال سلمة وهو اخذ بيدى قال فلما رانى رسول الله صلى الله عليه وسلم ساكتا قال مالك قلت له فداك ابى وامى زعموا ان عامرا حبط عمله قال من قاله قلت فلان وفلان واسيد بن حضير الانصارى فقال كذب من قاله ان له لاجرين وجمع بين اصبعيه انه لجاهد مجاهد قل عربى مشى بها مثله وخالف قتيبة محمدا من الحديث فى حرفين وفى رواية ابن عباد واتى سكينة علينا **وحدثنى** ابو الطاهر قال انا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب قال اخبرنى عبد الرحمن ونسبه غير ابن وهب فقال ابن عبد الله ابن كعب بن مالك ان سلمة بن الاكوع قال لما كان يوم خيبر قاتل اخى قتالا شديدا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فارتد عليه سيفه فقتله فقال اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ذلك وشكوا فيه رجل مات فى سلاحه وشكوا فى بعض مرة قال سلمة فتقفل رسول الله صلى الله عليه وسلم من خيبر فقلت يا رسول الله ائذن لى ان ارجز بك فاذن له رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر بن الخطاب اعلم ما تقول قال فقلت + والله لولا الله ما اهتدينا + ولا تصدقنا ولا صلينا + فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صدقت فانزلن سكينة علينا + وثبت الاقدام ان لاقينا + والمشركون قد بغوا علينا + قال فلما قضيت رجزى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال هذا قلت قاله اخى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يرحمه الله قال فقلت والله يا رسول الله ان ناسا يهابون الصلوة عليه يقولون رجل مات بسلاحه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مات جاهدا مجاهدا قال ابن شهاب ثم سالت ابنا لسلمة بن الاكوع فحدثنى عن ابيه مثل ذلك غير انه قال حين قلت ان ناسا يهابون الصلوة عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذبوا مات جاهدا مجاهدا فله اجره مرتين واشار باصبعيه **حدثنا** محمد ابن المثنى وابن بشار واللفظ لابن مثنى قالا انا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن ابى اسحاق قال سمعت البراء قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاحزاب ينقل معنا التراب ولقد وارى التراب بياض بطنه وهو يقول + والله لولا انت ما اهتدينا + ولا تصدقنا ولا صلينا + فانزلن سكينة علينا + ان الاولى قد بغوا علينا قال ورما قال + ان الملا قد بغوا علينا + اذا ارادوا فتنة ابينا + ويرفع بها صوته **حدثنا** محمد بن المثنى قال نا عبد الرحمن ابن مهدى قال نا شعبة عن ابى اسحاق قال سمعت البراء فذكر مثله الا انه قال ان الاولى قد بغوا علينا ×

(قوله صلى الله عليه وسلم من هذا السائق قالوا عامر قال يرحمه الله قال رجل من القوم وجبت يا رسول الله لولا امتعتنا به) معنى وجبت اى ثبتت له الشهادة وستقع قريبا وكان هذا معلوما عندهم ان من دعا له النبى صلى الله عليه وسلم بهذا الدعاء فى هذا الموطن استشهد فقالوا هلا امتعتنا به اى وددنا انك لو اخرت الدعاء له بهذا الى وقت آخر لنتمتع بمصاحبته ورويته مدة (قوله اصابتنا مخمصة شديدة) اى جوع شديد (قوله الحمر الانسية) هكذا هو حمر الانسية باضافة حمر وهو من اضافة الموصوف الى صفته وسبق بيانه مرات فعلى قول الكوفيين هو على ظاهره وعند البصريين تقديره حمر الحيوانات الانسية واما الانسية ففيها لغتان وروايتان حكاهما القاضى عياض وآخرون اشهرهما كسر الهمزة واسكان النون قال القاضى هذه رواية اكثر الشيوخ والثانية فتحهما جميعا وهما جميعا نسبة الى الانس وهم الناس لاختلاطها بالناس بخلاف حمر الوحش (قوله صلى الله عليه وسلم اهريقوها واكسروها) هذا يدل على نجاسة لحوم الحمر الاهلية وهو مذهبنا ومذهب الجمهور وقد سبق بيان هذا الحديث وشرحه مع بيان هذه المسئلة فى كتاب النكاح ومختصر الامر بارافتها ان السبب الصحيح فيه انه امر بارافتها لانها نجسة محرمة والثانى انه نهى عنها للحاجة اليها والثالث لانها اخذوها قبل القسمة وبهذان التاويلان يسلمان لاصحاب مالك القائلين باباحة لحومها والصواب ما قدمناه واما (قوله صلى الله عليه وسلم اكسروها فقال رجل ويهريقوها ويغسلوها) هكذا هو فى معظم النسخ الاجران بالالف وفى بعضها الاجرين بالياء وهما صحيحان لكن الثانى هو الافصح والاول لغة اربع قبائل من العرب ومنها قوله تعالى ان هذان لساحران وقد سبق بيانها مرات ويحتمل ان الاجرين ثبتا له لانه جاهد مجاهد كما سنوضحه فى شرحه فله اجر بكونه جاهدا اى مجتهدا فى طاعة الله تعالى شديدا لاعتنائه بها وله اجر آخر بكونه مجاهدا فى سبيل الله فلما قام بوصفين كان له اجران (قوله صلى الله عليه وسلم انه لجاهد مجاهد) هكذا رواه الجمهور من المتقدمين والمتاخرين لجاهد بكسر الهاء وتنوين الدال مجاهد بضم الميم وتنوين الدال ايضا وفسر الجاهد بالجادى فى عمله وعمله اى انه لجاد فى طاعة الله والمجاهد هو المجاهد فى سبيل الله وهو الغازى وقال القاضى فيه وجه آخر انه جمع اللفظين توكيدا قال ابن الانبارى للعرب اذا بالغت فى تعظيم شئ اشتقت من لفظه لفظا آخر على غير بنائه زيادة فى التوكيد واعربوه باعراب فيقولون جاد مجد وليل لائل وشعر شاعر ونحو ذلك قال القاضى ورواه بعض رواة البخارى وبعض رواة مسلم لجاهد بفتح الهاء والدال على انه فعل ماض مجاهد بفتح الميم ونصب الدال بلا تنوين قال والاول هو الصواب والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم قل عربى مشى بها مثله) ضبطنا هذه اللفظة هنا فى مسلم بوجهين وذكرهما القاضى ايضا الصحيح المشهور الذى عليه جماهير رواة البخارى ومسلم مشى بها بفتح الميم وبعد الشين ياء وهو فعل ماض من المشى وبها جار ومجرور ومعناه مشى بالارض وفى الحرب والثانى مشابها بضم الميم وتنوين الهاء من المشابهة اى مشابها الصفات الكمال فى القتال وغيره مثله ويكون مشابها منصوبا بالفعل محذوف اى رايته مشابها ومعناه قل عربى يشبهه فى جميع صفات الكمال وضبطه بعض رواة البخارى نشابها بالنون والهمز اى شب وكبر الهاء عائدة الى الحرب او الارض وبلاد العرب قال القاضى هذه اوجه الروايات (قوله وحدثنى ابو الطاهر انا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب قال اخبرنى عبد الرحمن ونسبه غير ابن وهب فقال ابن عبد الله بن كعب بن مالك ان سلمة بن الاكوع قال) هكذا هو فى جميع نسخ صحيح مسلم وهو صحيح وهذا من فضائل مسلم ودقيق نظره وحسن تحريه وعظيم اتقانه وسبب هذا ان ابا داود والنسائى وغيرهما من الائمة رووا هذا الحديث بهذا الاسناد عن ابن شهاب قال اخبرنى عبد الرحمن وعبد الله بن كعب بن مالك عن سلمة قال ابو داود قال احمد بن الصالح الصواب عن عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب واحمد بن صالح هذا هو شيخ ابى داود فى هذا الحديث وغيره وهو رواية عن ابن وهب قال الحفاظ والوهم فى هذا من ابن وهب فجعل عبد الله بن كعب اوياعن سلمة وجعل عبد الرحمن راويا عن عبد الله وليس هو كذلك بل عبد الرحمن يرويه عن سلمة وانما عبد الله والده فذكر فى نسبه لا ان له رواية فى هذا الحديث فاحتاط مسلم رح فلم يذكر فى رواية عبد الرحمن وعبد الله كما رواه ابن وهب بل اقتصر على عبد الرحمن ولم ينسبه لان ابن وهب لم ينسبه واراد مسلم تعريفه فقال قال غير ابن وهب هو عبد الرحمن ابن عبد الله بن كعب فصل تعريفه من غير اضافة للتعريف الى ابن وهب وحذف مسلم ذكر عبد الله من رواية ابن وهب هذا جائز فقد اتفق العلماء على انه اذا كان الحديث عن رجلين كان له حذف احدهما والاقتصار على الآخر فاجاز وا هذا الكلام اذا لم يكن عذر فاذا كان عذر بان كان ذكر ذلك المحذوف غلطا كما فى هذه الصورة كان الجواز اولى **باب** غزوة الاحزاب وهى الخندق (قوله الملا قد بغوا علينا) هم اشراف القوم وقيل هم الرجال ليس فيهم نساء وهو مهموز مقصور كما جاء به القرآن ومعنى ابوا علينا امتنعوا من اجابتنا الى الاسلام وفى هذا الحديث استحباب الرجز ونحوه من الكلام فى حال البناء ونحوه وفيه فضل الفضلاء فى بناء المساجد ونحوها ومساعدتهم فى اعمال البر

علينا
قال رجع
لك
وانا يا رسول الله والله لاغزونها الا حزاب ثم ها انتن
احتجنا وذلك وراى كسرا
قال الحافظ

حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبی قال نا عبد العزیز بن ابی حازم عن ابیه عن سهل بن سعد قال جاءنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن نحفر الخندق و ننقل التراب علی اکتافنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم لا عیش الا عیش الآخرة فاغفر للمهاجرین والانصار وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار اللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن معاویة بن قرة عن انس بن مالك عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال اللهم لا عیش الا عیش الآخرة + فاغفر للانصار والمهاجرة حدثنا ابن المثنی وابن بشار قال ابن المثنی نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن قتادة قال نا انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقول اللهم ان العیش عیش الآخرة ؛ قال شعبة او قال اللهم لا عیش الا عیش الآخرة ؛ فاکرم الانصار والمهاجرة وحدثنا یحیی بن یحیی وشیبان بن فروخ قال یحیی انا وقال شیبان نا عبد الوارث عن ابی التیاح قال نا انس بن مالك قال کانوا یرتجزون ورسول الله صلی الله علیه وسلم معهم وهم یقولون اللهم لا خیر الا خیر الآخرة + فانصر الانصار والمهاجرة + وفی حدیث شیبان بدل فانصر فاغفر حدثنی محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا حماد بن سلمة قال نا ثابت عن انس ان اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم کانوا یقولون یوم الخندق نحن الذین بایعوا محمدا + علی الاسلام او قال علی الجهاد شك حماد ما بقینا ابدا + والنبی صلی الله علیه وسلم یقول اللهم ان الخیر خیر الآخرة + فاغفر للانصار والمهاجرة حدثنا قتیبة بن سعید قال نا حاتم یعنی ابن اسمعیل عن یزید بن ابی عبید قال سمعت سلمة بن الاکوع یقول خرجت قبل ان یؤذن بالاولی وکانت لقاح رسول الله صلی الله علیه وسلم ترعی بذی قرد قال فلقینی غلام لعبد الرحمن بن عوف فقال اخذت لقاح رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت من اخذها قال غطفان قال فصرخت ثلاث صرخات یا صباحاه قال فاسمعت ما بین لابتی المدینة ثم اندفعت علی وجهی حتی ادرکتهم وقد اخذوا بذی قرد یسقون من الماء فجعلت ارمیهم بنبلی وکنت رامیا واقول انا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع فارتجز حتی استنقذت اللقاح منهم واستلبت منهم ثلاثین بردة قال وجاء النبی صلی الله علیه وسلم والناس فقلت یا نبی الله انی قد حمیت القوم الماء وهم عطاش فابعث الیهم الساعة فقال یا ابن الاکوع ملکت فاسجح قال ثم رجعنا ویردفنی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ناقته حتی دخلنا المدینة حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا هاشم بن القاسم ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا ابو عامر العقدی کلاهما عن عکرمة بن عمار ح قال وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی وهذا حدیثه قال انا ابو علی الحنفی عبید الله بن عبد المجید قال نا عکرمة وهو ابن عمار قال حدثنی ایاس بن سلمة قال حدثنی ابی قال قدمنا الحدیبیة مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن اربع عشرة مائة وعلیه خمسون شاة لا ترویها قال فقعد رسول الله صلی الله علیه وسلم علی جبا الرکیة فاما دعا واما بسق فیها قال فجاشت فسقینا واستقینا قال ثم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دعانا للبیعة فی اصل الشجرة قال فبایعته اول الناس ثم بایع وبایع حتی اذا کان فی وسط من الناس قال بایع یا سلمة قال قلت قد بایعتك یا رسول الله فی اول الناس قال وایضا قال ورآنی رسول الله صلی الله علیه وسلم عزلا یعنی لیس معه سلاح قال فاعطانی رسول الله صلی الله علیه وسلم حجفة او درقة ثم بایع حتی اذا کان فی آخر الناس قال الا تبایعنی یا سلمة قال قلت قد بایعتك یا رسول الله فی اول الناس وفی اوسط الناس قال وایضا قال فبایعته الثالثة ثم قال لی یا سلمة این حجفتك او درقتك التی اعطیتك قال قلت یا رسول الله لقینی عمی عامر عزلا فاعطیته ایاها قال فضحك رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال انك کالذی قال الاول اللهم ابغنی حبیبا هو احب الی من نفسی ثم ان المشرکین راسلونا الصلح حتی مشی بعضنا فی بعض واصطلحنا قال وکنت تبیعا لطلحة بن عبید الله اسقی فرسه واحسه واخدمه واکل من طعامه وترکت اهلی ومالی مهاجرا الی الله تعالی ورسوله صلی الله علیه وسلم قال فلما اصطلحنا نحن واهل مکة واختلط بعضنا ببعض اتیت شجرة فکسحت شوکها فاضطجعت فی اصلها قال فاتانی اربعة من المشرکین من اهل مکة فجعلوا یقعون فی رسول الله صلی الله علیه وسلم فابغضتهم فتحولت الی شجرة اخری وعلقوا سلاحهم واضطجعوا فبیناهم کذلك اذ نادی مناد من اسفل الوادی یا للمهاجرین قتل ابن زنیم قال فاخترطت سیفی ثم شددت علی اولئك الاربعة وهم رقود فاخذت سلاحهم فجعلته ضغثا فی یدی قال ثم قلت والذی کرم وجه محمد صلی الله علیه وسلم لا یرفع احد منکم راسه الا ضربت الذی فیه عیناه

(قوله صلی الله علیه وسلم لا عیش الا عیش الآخرة) ای لا عیش باق او لا عیش مطلوب والله اعلم **باب** غزوة ذی قرد وغیرها (قوله کانت لقاح النبی صلی الله علیه وسلم ترعی بذی قرد) هو بفتح القاف والراء وبالدال المهملة وهو ماء علی نحو یوم من المدینة مما یلی بلاد غطفان واللقاح جمع لقحة بکسر اللام وفتحها وهی ذات اللبن قریبة العهد بالولادة وسبق بیانها (قوله فصرخت ثلث صرخات یا صباحاه) فیه جواز مثله للانذار بالعدو ونحوه (قوله فجعلت ارمیهم واقول انا ابن الاکوع + والیوم یوم الرضع) فیه جواز قول مثل هذا الکلام فی القتال وتعریف الانسان بنفسه اذا کان شجاعا لیرعب خصمه واما قوله الیوم یوم الرضع قالوا معناه الیوم یوم هلاك اللئام وهم الرضع من قولهم لئیم راضع ای رضع اللوم فی بطن امه وقیل لانه یمص حلمة الشاة والناقة لئلا یسمع السوال والضیفان صوت الحلاب فیقصدوه وقیل لانه یرضع طرف الخلال الذی یخلل به اسنانه ویمص ما یتعلق به وقیل معناه الیوم یعرف من رضع کریمة فانجبته او لئیمة فهجنته وقیل معناه الیوم یعرف من ارضعته الحرب من صغره وتدرب بها ویعرف غیره (قوله حمیت القوم الماء) ای منعتهم ایاه (قوله صلی الله علیه وسلم ملکت فاسجح) هو بهمزة قطع ثم سین مهملة ساکنة ثم جیم مکسورة ثم حاء مهملة ومعناه فاحسن وارفق والسجاحة السهولة ای لا تواخذه بالشدة بل ارفق فقد حصلت النکایة فی العدو ولله الحمد (قوله قدمنا الحدیبیة ونحن اربع عشرة مائة) هذا هو الاشهر وفی روایة ثلث عشرة مائة وفی روایة خمس عشرة مائة (قوله فقعد النبی صلی الله علیه وسلم علی جبا الرکیة) الجبا بفتح الجیم وتخفیف الباء الموحدة مقصور وهی ما حول البئر واما الرکی فهو البئر والمشهور فی اللغة رکی بغیر هاء ووقع هنا الرکیة بالهاء وهی لغة حکاها الاصمعی وغیره (قوله فاما دعا واما بسق فیها فجاشت فسقینا واستقینا) هکذا هو فی النسخ بسق بالسین وهی صحیحة یقال بزق وبصق وبسق ثلث لغات بمعنی والسین قلیلة الاستعمال وجاشت ای ارتفعت وفاضت یقال جاش الشیء یجیش جیشانا اذا ارتفع وفی هذا معجزة ظاهرة لرسول الله صلی الله علیه وسلم وقد سبق مرارا کثیرة التنبیه علی نظائرها (قوله ورآنی عزلا) ضبطوه بوجهین احدهما فتح العین مع کسر الزای والثانی ضمها وقد فسره فی الکتاب بالذی لا سلاح معه ویقال له ایضا اعزل وهو الاشهر استعمالا (قوله حجفة او درقة) هما شبیهتان بالترس (قوله اللهم ابغنی حبیبا) ای اعطنی (قوله ثم ان المشرکین راسلونا الصلح) هکذا هو فی اکثر النسخ راسلونا من المراسلة وفی بعضها راسونا بضم السین المهملة المشددة وحکی القاضی فتحها ایضا وهما بمعنی راسلونا ماخوذ من قولهم رس الحدیث یرسه اذا ابتداه وقیل من رس بینهم ای اصلح وقیل معناه فاتحونا من قولهم بلغنی رس من الخبر ای اوله ووقع فی بعض النسخ واسونا بالواو ای اتفقنا نحن وهم علی الصلح والواو فیه بدل من الهمزة وهو من الاسوة (قوله کنت تبیعا لطلحة) ای خادما اتبعه (قوله اسقی فرسه واحسه) ای احك ظهره بالمحسة لازیل عنه الغبار ونحوه (قوله اتیت شجرة فکسحت شوکها) ای کنست ما تحتها من الشوك (قوله قتل ابن زنیم) هو بضم الزای وفتح النون (قوله فاخترطت سیفی) ای سللته (قوله واخذت سلاحهم فجعلته ضغثا فی یدی) الضغث الحزمة

قال فجئت بهم اسوقهم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال وجاء عمی عامر برجل من العبلات یقال له مکرز یقوده الی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی فرس مجفف
فی سبعین من المشرکین فنظر الیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال دعوهم یکن لهم بدء الفجور وثناه فعفا عنهم رسول الله صلی الله علیه وسلم وانزل الله وهو الذی کف
ایدیهم عنکم وایدیکم عنهم ببطن مکة من بعد ان اظفرکم علیهم الآیة کلها قال ثم خرجنا راجعین الی المدینة فنزلنا منزلا بیننا وبین بنی لحیان جبل وهم المشرکون فاستغفر
رسول الله صلی الله علیه وسلم لمن رقی هذا الجبل اللیلة کانه طلیعة للنبی صلی الله علیه وسلم واصحابه قال سلمة فرقیت تلک اللیلة مرتین او ثلاثا ثم قدمنا المدینة
فبعث رسول الله صلی الله علیه وسلم بظهره مع رباح غلام رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا معه وخرجت معه بفرس طلحة اُنَدِّیه مع الظهر فلما اصبحنا اذا عبد الرحمن
الفزاری قد اغار علی ظهر رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستاقه اجمع وقتل راعیه قال فقلت یا رباح خذ هذا الفرس فابلغه طلحة بن عبید الله واخبر رسول الله صلی
الله علیه وسلم ان المشرکین قد اغاروا علی سرحه قال ثم قمت علی اکمة فاستقبلت المدینة فنادیت ثلاثا یا صباحاه ثم خرجت فی اثار القوم ارمیهم بالنبل وارتجز
اقول انا ابن الاکوع ۞ والیوم یوم الرُّضَّع ۞ فالحق رجلا منهم فاصُکّ سهما فی رحله حتی خلص نصل السهم الی کتفه قال قلت خذها وانا ابن الاکوع ۞ والیوم یوم الرضع
قال فوالله ما زلت ارمیهم واعقر بهم فاذا رجع الی فارس اتیت شجرة فجلست فی اصلها ثم رمیته فعقرت به حتی اذا تضایق الجبل فد خلوا فی تضایقه علوت الجبل
فجعلت اردیهم بالحجارة قال فما زلت کذلک اتبعهم حتی ما خلق الله تعالی من بعیر من ظهر رسول الله صلی الله علیه وسلم الا خلفته وراء ظهری وخلوا بینی وبینه
ثم اتبعتهم ارمیهم حتی القوا اکثر من ثلاثین بردة وثلاثین رمحا یستخفون ولا یطرحون شیئا الا جعلت علیه آرابا من الحجارة یعرفها رسول الله صلی الله علیه وسلم
واصحابه حتی تواتضایقا من ثنیة فاذا هم قد اتاهم فلان بن بدر الفزاری فجلسوا یتضحون یعنی یتغدون وجلست علی راس قرن قال الفزاری ما هذا الذی
اری قالوا لقینا من هذا البرح والله ما فارقنا منذ غلس یرمینا حتی نتزع کل شئ فی ایدینا قال فیلقوا الیه نفر منکم اربعة قال فصعد الی منهم اربعة فی الجبل
قال فلما امکنونی من الکلام قال قلت هل تعرفونی قالوا لا ومن انت قال قلت انا سلمة بن الاکوع والذی کرم وجه محمد صلی الله علیه وسلم لا اطلب رجلا
منکم الا ادرکته ولا یطلبنی فیدرکنی قال حدهوا انا اظن قال فرجعوا فما برحت مکانی حتی رایت فوارس رسول الله صلی الله علیه وسلم یتخللون الشجر قال فاذا اولهم
الاخرم الاسدی وعلی اثره ابو قتادة الانصاری وعلی اثره المقداد بن الاسود الکندی قال فاخذت بعنان الاخرم قال فولوا مدبرین قلت یا اخرم احذرهم لا یقطعونک
حتی یلحق رسول الله صلی الله علیه وسلم واصحابه قال یا سلمة ان کنت تؤمن بالله والیوم الاخر وتعلم ان الجنة حق والنار حق فلا تحل بینی وبین الشهادة قال
فخلیته فالتقی هو وعبد الرحمن قال فعقر بعبد الرحمن فرسه وطعنه عبد الرحمن فقتله وتحول علی فرسه ولحق ابو قتادة فارس رسول الله صلی الله علیه وسلم
بعبد الرحمن فطعنه فقتله فوالذی کرم وجه محمد صلی الله علیه وسلم لتبعتهم اعدو علی رجلی حتی ما اری ورائی من اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم ولا غبارهم
شیئا حتی یعدلوا قبل غروب الشمس الی شعب فیه ماء یقال له ذو قرد لیشربوا منه وهم عطاش قال فنظروا الی ورائهم فحلیتهم عنی یعنی جلیتهم عنه فما ذاقوا
منه قطرة قال ویخرجون فیشتدون فی ثنیة قال فاعدو افالحق رجلا منهم فاصُکّ بسهم فی نغض کتفه قال قلت خذها وانا ابن الاکوع ۞ والیوم یوم الرضع ۞

(قوله جاء برجل من العبلات یقال له مکرز) هو بمیم مکسورة ثم کاف ثم راء مکسورة ثم زای والعبلات بفتح العین المهملة والباء الموحدة قال الجوهری فی الصحاح العبلات بفتح العین والباء من قریش وهم امیة الصغری
والنسبة الیهم عبلی ترده الی الواحد قال لان اسم اجمهم عبلة قال القاضی امیة الاصغر واخواه نوفل وعبد الله بن عبد شمس بن عبد مناف نسبوا الی ام لهم من بنی تمیم اسمها عبلة بنت عبید (قوله علی فرس مجفف)
هو بفتح الجیم وفتح الفاء الاولی المشددة ای علیه تجفاف بکسر التاء وهو ثوب کالجل یلبسه الفرس لیقیه من السلاح وجمعه تجافیف (قوله صلی الله علیه وسلم دعوهم یکن لهم بدؤ الفجور وثناه اما البدء ففتح الباء
واسکان الدال وبالهمز ای ابتداؤه واما ثناؤه فوقع فی اکثر النسخ ثناه بثاء مثلثة مکسورة وفی بعضها ثنیاه بضم الثاء وبیاء مثناة تحت بعد النون ورواهما جمیعا القاضی وذکر الثانی عن روایة ابن ماهان
والاول عن غیره قال وهو الصواب ای عودة ثانیة (قوله بنی لحیان بکسر اللام وفتحها لغتان (قوله المرتقی الجبل (وقوله بعده فرقیت کلاهما بکسر القاف (قوله فنزلنا منزلا بیننا وبین بنی لحیان
جبل وهم المشرکون هذه اللفظة ضبطوها بوجهین ذکرهما القاضی وغیره احدهما وهم المشرکون بضم الهاء علی الابتداء والخبر والثانی بفتح الهاء وتشدید المیم ای هموا النبی صلی الله علیه وسلم واصحابه وخافوا
غائلتهم یقال همنی الامر واهمنی وقیل همنی اذا سبنی واهمنی اغمنی (قوله وخرجت بفرس لطلحة اندیه بهمزة مضمومة ثم نون مفتوحة ثم دال مکسورة مشددة ولم یذکر القاضی فی الشرح عن احد
من رواة مسلم غیر هذا ونقله فی المشارق عن جماهیر الرواة قال ورواه بعضهم عن ابی الحذاء فی مسلم ابدیه بالباء الموحدة بدل النون وکذا قاله ابن قتیبة ای اخرجه
الی البادیة وابرزه ای موضع الکلاء وکل شئ اظهرته فقد ابدیته والصواب روایة الجمهور بالنون وهی روایة جمیع المحدثین وقول الاصمعی وابی عبید فی غریبه والازهری وجماهیر
اهل اللغة والغریب معناه ان یورد الماشیة الماء فتسقی قلیلا ثم ترسل فی المرعی ثم ترد الماء فترد قلیلا ثم ترد الی المرعی قال الازهری انکر ابن قتیبة علی ابی عبید والاصمعی کونهما جعلاه بالنون
وزعم ان الصواب بالباء قال الازهری اخطأ ابن قتیبة والصواب قول الاصمعی (قوله فاصک سهما فی رحله حتی خلص نصل السهم الی کتفه) هکذا هو فی معظم الاصول المعتمدة رحله بالحاء
وکتفه بالتاء بعدها فاء وکذا نقله صاحبا المشارق والمطالع وکذا هو فی اکثر الروایات قالوا وهو الاظهر وفی بعضها رجله بالجیم وکعبه بالعین ثم الباء الموحدة قالوا والصحیح الاول للقوله فی الروایة
الاخری فاصکه بسهم فی نغض کتفه قال القاضی فی الشرح هذه روایة شیوخنا وهو اشبه بالمعنی لانه یمکن ان یصیب علی موخرة الرحل فیصیب حینئذ اذا انفذه کتفه ومعنی اصک اضرب (قوله
مازلت ارمیهم واعقر بهم ای اعقر خیلهم ومعنی ارمیهم له بالنبل قال القاضی ورواه بعضهم هنا اردیهم بالدال (قوله فجعلت اردیهم بالحجارة هو بضم الهمزة وفتح الراء وتشدید الدال ای ارمیهم بالحجارة التی تسقطهم و
تنزلهم (قوله جعلت علیه آرابا من الحجارة) هو بهمزة ممدودة ثم راء مفتوحة وهی الاعلام وهی حجارة تجمع وتنصب فی المفازة یهتدی بها واحدها ارم کعنب واعناب (قوله وجلست علی راس قرن) هو
بفتح القاف واسکان الراء وهو کل جبل صغیر منقطع عن الجبل الکبیر (قوله لقینا من هذا البرح) هو بفتح الباء واسکان الراء وآخره حاء مهملة ای شدة (قوله یتخللون الشجر ای یدخلون من
خلالها ای بینها (قوله ما یقال له ذا قرد) کذا هو فی اکثر النسخ المعتمدة ذا بالف وفی بعضها ذو قرد بالواو وهو الوجه (قوله فحلیتهم عنه هو بحاء مهملة ولام مشددة غیر مهموزة
ای طردتهم عنه وقد فسره فی الحدیث بقوله یعنی اجلیتهم عنه بالجیم قال القاضی کذا روایتنا فیه هنا غیر مهموز قال واصله الهمز فسهله وقد جاء مهموزا بعد هذا فی هذا الحدیث
(قوله فاصکه بسهم فی نغض کتفه) هو بنون مضمومة ثم غین معجمة ساکنة ثم ضاد معجمة وهو العظم الرقیق علی طرف الکتف سمی بذلک لکثرة تحرکه وهو الناغض ایضا

قال يا ثكلته امه اكوعه بكرة قال قلت نعم يا عدو نفسه اكوعك بكرة قال وأردفا فرسين على ثنية قال فجئت بهما أسوقهما الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ولحقني عامر بسطيحة فيها مذقة من لبن وسطيحة فيها ماء فتوضأت وشربت ثم اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على الماء الذى حليتهم عنه فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اخذ تلك الابل وكل شئ استنقذته من المشركين وكل رمح وبردة واذا بلال نحر ناقة من الابل التى استنقذت من القوم واذا هو يشوى لرسول الله صلى الله عليه وسلم من كبدها وسنامها قال قلت يا رسول الله خلنى فانتخب من القوم مائة رجل فاتبع القوم فلا يبقى منهم مخبر الا قتلته قال فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه فى ضوء النار فقال يا سلمة أترى كنت فاعلا قلت نعم والذى اكرمك فقال انهم الان ليقرون فى ارض غطفان قال فجاء رجل من غطفان فقال نحر لهم فلان جزورا فلما كشفوا جلدها رأوا غبارا فقالوا اتاكم القوم فخرجوا هاربين فلما اصبحنا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كان خير فرساننا اليوم ابو قتادة وخير رجالتنا سلمة قال ثم اعطانى رسول الله صلى الله عليه وسلم سهمين سهم الفارس وسهم الراجل فجمعهما الى جميعا ثم ردف نبى رسول الله صلى الله عليه وسلم وراءه على العضباء راجعين الى المدينة قال فبينما نحن نسير قال وكان رجل من الانصار لا يسبق شدا قال فجعل يقول ألا مسابق الى المدينة هل من مسابق الى المدينة فجعل يعيد ذلك قال فلما سمعت كلامه قلت اما تكرم كريما ولا تهاب شريفا قال لا الا ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلت يا رسول الله بابى انت وامى ذرنى فلأسابق الرجل قال ان شئت قال قلت اذهب اليك وثنيت رجلى فطفرت فعدوت قال فربطت عليه شرفا او شرفين استبقى نفسى ثم عدوت فى اثره فربطت عليه شرفا او شرفين ثم انى رفعت حتى ألحقه فأصكه بين كتفيه قال قلت قد سبقت والله قال انا اظن قال فسبقته الى المدينة قال فوالله ما لبثنا الا ثلاث ليال حتى خرجنا الى خيبر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فجعل عمى عامر يرتجز بالقوم يقول تالله لولا الله ما اهتدينا ولا تصدقنا ولا صلينا ونحن عن فضلك ما استغنينا فثبت الاقدام ان لاقينا وانزلن سكينة علينا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا قال انا عامر قال غفر لك ربك قال وما استغفر رسول الله صلى الله عليه وسلم لانسان يخصه الا استشهد قال فنادى عمر بن الخطاب وهو على حمل له يا نبى الله لولا متعتنا بعامر قال فلما قدمنا خيبر قال خرج ملكهم مرحب يخطر بسيفه ويقول قد علمت خيبر انى مرحب شاكى السلاح بطل مجرب اذا الحروب اقبلت تلهب قال وبرز له عمى عامر فقال قد علمت خيبر انى عامر شاكى السلاح بطل مغامر قال فاختلفا ضربتين فوقع سيف مرحب فى ترس عمى عامر وذهب عامر يسفل له فرجع سيفه على نفسه فقطع اكحله وكانت فيها نفسه قال سلمة فخرجت فاذا نفر من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم يقولون بطل عمل عامر قتل نفسه قال فاتيت النبى صلى الله عليه وسلم وانا ابكى فقلت يا رسول الله بطل عمل عامر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال ذلك قال قلت ناس من اصحابك قال كذب من قال ذلك بل له اجره مرتين ثم ارسلنى الى على وهو ارمد فقال لاعطين الراية رجلا يحب الله تعالى ورسوله صلى الله عليه وسلم او يحبه الله ورسوله قال فاتيت عليا فجئت به اقوده وهو ارمد حتى اتيت به رسول الله صلى الله عليه وسلم فبسق فى عينيه فبرء واعطاه الراية وخرج مرحب فقال قد علمت خيبر انى مرحب شاكى السلاح بطل مجرب اذا الحروب اقبلت تلهب فقال على انا الذى سمتنى امى حيدره كليث غابات كريه المنظره اوفيهم بالصاع كيل السندره قال فضرب راس مرحب فقتله ثم كان الفتح على يديه اخبرنا ابراهيم بن ابى سفيان نا محمد بن يحيى ثنا عبد الصمد عن عكرمة بن عمار بهذا وحدثنا احمد بن يوسف الازدى السلمى نا النضر بن محمد عن عكرمة بهذا

قوله يا ثكلته امه اكوعه بكرة قلت نعم (معنى ثكلته امه فقدته) (**وقوله** اكوعه) هو برفع العين اى انت الاكوع الذى كنت بكرة هذا النهار ولذا قال نعم وبكرة منصوب غير منون قال اهل العربية يقال اتيته بكرة بالتنوين اذا اردت انك لقيت باكرا فى يوم غير معين قالوا وان اردت بكرة يوم بعينه قلت اتيته بكرة غير مصروف لانها من الظروف غير المتمكنة (**قوله** واردفا فرسين على ثنية) قال القاضى رواية الجمهور بالدال المهملة ورواه بعضهم بالمعجمة قال وكلاهما متقارب المعنى فبالمعجمة معناه خلفوهما والرذى الضعيف من كل شئ وبالمهملة معناه اهلكوهما واتعبوهما حتى اسقطوهما وتركوهما ومنه المتردية واردت الفرس الفارس اسقطته (**قوله** وكفنى عامر بسطيحة فيها مذقة من لبن) السطيحة اناء من جلود سطح بعضها على بعض والمذقة بفتح الميم واسكان الذال المعجمة قليل من لبن ممزوج بماء (**قوله** وهو على الماء الذى حللتهم عنه) كذا هو فى اكثر النسخ حللتهم بالحاء المهملة والهمز وفى بعضها حليتهم عنه بلام مشددة غير مهموز وقد سبق بيانه قريبا (**قوله** نحر ناقة من الابل الذى استنقذت من القوم كذا فى اكثر النسخ الذى وفى بعضها التى وهو اوجه لان الابل مؤنثة وكذا اسماء الجموع من غير الآدميين والاول صحيح ايضا واعاد الضمير الى الغنيمة لا الى لفظ الابل (**قوله** فضحك حتى بدت نواجذه) بالذال المعجمة اى اسنانه والصحيح الاول وسبق بيانه فى كتاب الصيام (**قوله** صلى الله عليه وسلم كان خير فرساننا اليوم ابو قتادة وخير رجالتنا سلمة هذا فيه استحباب الثناء على الشجعان وسائر اهل الفضائل لا سيما عند صنيعهم الجميل لما فيه من الترغيب لهم ولغيرهم فى الاكثار من ذلك الجميل ونحو هذا كله فى حق من يؤمن الفتنة عليه باعجاب ونحوه (**قوله** ثم اعطانى رسول الله صلى الله عليه وسلم سهمين سهم الفارس وسهم الراجل فجمعهما الى هذا المحمول على ان الزائد على سهم الراجل كان نفلا وهو الحق باستحقاق النفل لبديع صنعه فى هذه الغزوة (**قوله** وكان رجل من الانصار لا يسبق شدا يعنى عدوا على الرجلين (**قوله** فطفرت) اى وثبت وقفزت (**قوله** فربطت عليه شرفا او شرفين استبقى نفسى ومعنى ربطت حبست نفسى عن الجرى الشديد والشرف ما ارتفع من الارض (**وقوله** استبقى نفسى) بفتح الفاء اى لئلا يقطعنى البهر فى هذا دليل لجواز المسابقة على الاقدام وهو جائز بلا خلاف اذا تسابقا بلا عوض فان تسابقا على عوض ففى صحتها خلاف الاصح عند اصحابنا الاصح (**قوله** فمر على عمى عامر يرتجز بالقوم بكذا قال هنا عمى وقد سبق فى حديث ابى الطاهر عن ابن وهب انه قال اخى فلعله كان اخاه من الرضاعة وكان عمه من النسب (**قوله** يخط بسيفه هو بكسر الطاء اى يرفعه مرة ويضعه اخرى ومثله خط البعير ينبه بخطه بالكسر اذا رفعه مرة ووضعه مرة (**قوله** شاكى السلاح اى تام السلاح يقال رجل شاكى السلاح وشاك فى السلاح من الشوكة هى القوة والشوكة ايضا السلاح ومنه قوله تعالى وتودون ان غير ذات الشوكة تكون لكم (**قوله** بطل مجرب) هو بفتح الراء اى مجرب بالشجاعة وقهر الفرسان والبطل الشجاع يقال بطل الرجل بالضم الطاء يبطل بطالة وبطولة اى صار شجاعا (**قوله** بطل مغامر) بالغين المعجمة اى يركب غمرات الحرب شدائدها ويلقى نفسه فيها (**قوله** وذهب عامر يسفل له اى يضربه من اسفله وهو بفتح الياء واسكان السين وضم الفاء (**قوله** وهو ارمد قال اهل اللغة يقال رمد الانسان بكسر الميم يرمد بفتحها رمدا فهو رمد ورمد اذا هاجت عينه (**قوله** انا الذى سمتنى امى حيدره) حيدرة اسم للاسد وكان على قد سمى اسدا فى اول ولادته وكان مرحب قد رأى فى المنام ان اسدا يقتله فذكر ذلك ليخيفه ويضعف نفسه قالوا وكانت امه على سمته اول ولادته اسدا باسم جد امه اسد بن هشام بن عبد مناف وكان ابو طالب غائبا فلما قدم سماه عليا وسمى الاسد حيدرة لغلظه والحادر الغليظ القوى ومراده انا الاسد على جرأته واقدامه قوته (**قوله** اوفيهم بالصاع كيل السندره) معناه اقتل الاعداء قتلا واسعا ذريعا والسندرة مكيال واسع وقيل هى العجلة اى اقتلهم عاجلا وقيل ماخوذ من السندرة وهى شجرة الصنوبر يعمل منها النبل والقسى (**قوله** فضرب راس مرحب يعنى عليا فقتله) هذا هو الاصح ان عليا هو قاتل مرحب وقيل ان قاتل مرحب هو محمد بن مسلمة قال ابن عبد البر فى كتابه الدرر فى مختصر السير قال محمد بن اسحاق ان محمد بن مسلمة هو قاتله قال وقال غيره انما كان قاتله على قال ابن عبد البر هذا هو الصحيح عندنا ثم روى ذلك باسناده عن سلمة وبريدة وقال ابن الاثير الصحيح الذى عليه اكثر اهل الحديث واهل السير ان عليا هو قاتله والله اعلم واعلم ان فى هذا الحديث انواعا من العلم سوى ما سبق التنبيه عليه منها اربع معجزات لرسول الله صلى الله عليه وسلم

حللتهم الذى

قال ابا

قال

ما شاكى

فبسق

حدثني عمرو بن محمد بن الناقد قال نا يزيد بن هارون قال نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس بن مالك ان ثمانين رجلا من اهل مكة هبطوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم من جبل التنعيم متسلحين يريدون غرة النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه فاخذهم سلما فاستحياهم فانزل الله عز وجل وهو الذي كف ايديهم عنكم وايديكم عنهم ببطن مكة من بعد ان اظفركم عليهم **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة قال نا يزيد بن هارون قال نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان ام سليم اتخذت يوم حنين خنجرا فكان معها فراها ابو طلحة فقال يا رسول الله هذه ام سليم معها خنجر فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذا الخنجر قالت اتخذته ان دنا مني احد من المشركين بقرت به بطنه فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يضحك قالت يا رسول الله اقتل من بعدنا من الطلقاء انهزموا بك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ام سليم ان الله عز وجل قد كفى واحسن **وحدثنيه** محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا حماد بن سلمة قال نا اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك في قصة ام سليم عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل حديث ثابت **حدثنا** يحيى بن يحيى قال نا جعفر بن سليمان عن ثابت عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بام سليم ونسوة من الانصار معه اذا غزا فيسقين الماء ويداوين الجرحى **حدثني** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي قال نا عبد الله بن عمرو وهو ابو معمر المنقري قال نا عبد الوارث قال نا عبد العزيز وهو ابن صهيب عن انس قال لما كان يوم احد انهزم ناس من الناس عن النبي صلى الله عليه وسلم وابو طلحة بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم مجوب عليه بحجفة قال وكان ابو طلحة رجلا راميا شديد النزع وكسر يومئذ قوسين او ثلاثا قال فكان الرجل يمر معه الجعبة من النبل فيقول انثرها لابي طلحة قال ويشرف نبي الله صلى الله عليه وسلم ينظر الى القوم فيقول ابو طلحة يا نبي الله بابي انت وامي لا تشرف لا يصيبك سهم من سهام القوم نحري دون نحرك قال ولقد رايت عائشة بنت ابي بكر وام سليم وانهما لمشمرتان ارى خدم سوقهما تنقلان القرب على متونهما ثم تفرغانه في افواه القوم ثم ترجعان فتملئانها ثم تجيئان تفرغانه في افواه القوم ولقد وقع السيف بين يدي ابي طلحة اما مرتين واما ثلاثا من النعاس **حدثنا** عبد الله بن مسلمة ابن قعنب قال نا سليمان يعني ابن بلال عن جعفر عن ابيه عن يزيد بن هرمز ان نجدة كتب الى ابن عباس يسأله عن خمس خلال فقال ابن عباس لولا ان اكتم علما ما كتبت اليه كتب اليه نجدة اما بعد فاخبرني هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء وهل كان يضرب لهن بسهم وهل كان يقتل الصبيان ومتى ينقضي يتم اليتيم وعن الخمس لمن هو فكتب اليه ابن عباس كتبت تسالني هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء وقد كان يغزو بهن فيداوين الجرحى ويحذين من الغنيمة واما بسهم فلم يضرب لهن

احدها تكثير ما الحديبية والثانية ابراز عين علي رضي الله عنه والثالثة الاخبار بانه يفتح الله على يديه وقد جاء التصريح به في رواية غير مسلم هذه الرابعة اخباره صلى الله عليه وسلم بانهم يقرون في غطفان وكان كذلك ومنها جواز الصلح مع العدو ومنها بعث الطلائع وجواز المسابقة على الارجل بلا عوض وفضيلة الشجاعة والقوة ومنها مناقب سلمة بن الاكوع ولابي قتادة وللاخرم الاسدي رضي الله عنهم ومنها جواز الثناء على من فعل جميلا واستحباب ذلك اذا ترتب عليه مصلحة كما اوضحناه قريبا ومنها جواز عقر خيل العدو في القتال واستحباب الرجز في الحرب وجواز قول الرامي والطاعن والضارب خذها وانا فلان او ابن فلان ومنها جواز الاكل من الغنيمة واستحباب التنفيل منها لمن صنع صنيعا جميلا في الحرب وجواز الارداف على الدابة المطيقة وجواز المبارزة بغير اذن الامام كما بارز عامر ومنها ما كانت الصحابة رضي الله عنهم عليه من حب الشهادة والحرص عليها ومنها القاء النفس في غمرات القتال وقد اتفقوا على جواز التعرير بالنفس في الجهاد في المبارزة ونحوها ومنها ان من مات في حرب الكفار بسبب القتال يكون شهيدا سواء مات بسلاحهم او رمته دابته او غيرها او عاد عليه سلاحه كما جرى لعامر ومنها تفقد الامام الجيش ومن رآه بلا سلاح اعطاه سلاحا **باب** قول الله تعالى وهو الذي كف ايديهم عنكم الآية (**قوله** يريدون غرتة) اي غفلته (**قوله** فاخذهم سلما) ضبطوه بوجهين احدهما بفتح السين واللام والثاني باسكان اللام مع كسر السين وفتحها قال الحميدي ومعناه الصلح قال القاضي في المشارق هكذا ضبطه الاكثرون قال فيه وفي الشرح الرواية الاولى اظهر ومعناها اسرهم والسلم الاسر وجزم الخطابي بفتح اللام والسين قال والمراد به الاستسلام والاذعان كقوله تعالى والقوا اليكم السلم اي الانقياد وهو مصدر يقع على الواحد والاثنين والجمع قال ابن الاثير هذا هو الاشبه بالقصة فانهم لم يوخذوا صلحا وانما اخذوا قهرا واسلموا انفسهم عجزا قال وللقول الآخر وجه وهو انه لما لم يجر منهم قتال بل عجزوا عن دفعهم والنجاة منهم فرضوا بالاسر فكانهم قد صولحوا على ذلك **باب** غزوة النساء مع الرجال (**قوله** ان ام سليم اتخذت يوم حنين خنجرا) هكذا هو في النسخ المعتمدة يوم حنين بضم الحاء المهملة وبالنونين وفي بعضها يوم خيبر بفتح الخاء المعجمة والاول هو الصواب والخنجر بكسر الخاء وفتحها ولم يذكر القاضي في الشرح الا الفتح وذكرهما معا في المشارق ورجح الفتح ولم يذكر الجوهري غير الكسر فهما لغتان وهي سكين كبيرة ذات حدين وفي هذا الغزو بالنساء وهو مجمع عليه (**قولها** بقرت بطنه) اي شققته (**قولها** اقتل من بعدنا من الطلقاء) هو بضم الطاء وفتح اللام وهم الذين اسلموا من اهل مكة يوم الفتح سموا بذلك لان النبي صلى الله عليه وسلم من عليهم واطلقهم وكان في اسلامهم ضعف فاعتقدت ام سليم انهم منافقون وانهم استحقوا القتل بانهزامهم وغيره (**قولها** من بعدنا اي من سوانا) (**قوله** كان النبي صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء فيسقين الماء ويداوين الجرحى) فيه خروج النساء في الغزو والانتفاع بهن في السقي والمداواة ونحوهما وهذه المداواة لمحارمهن وازواجهن وما كان منها لغيرهم لا يكون فيه مس لبشرة الا في موضع الحاجة (**قوله** ابو معمر المنقري) هو بكسر الميم واسكان النون وفتح القاف منسوب الى منقر بن عبيد بن مقاعس بن عمرو ابن كعب بن سعد بن زيد مناة بن تميم بن مرة بن ادبن طابخة بن الياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان (**قوله** مجوب عليه بحجفة) اي مترس عنه ليقيه سلاح الكفار (**قوله** كان ابو طلحة راميا شديد النزع) اي شديد الرمي (**قوله** الجعبة) بفتح الجيم (**قوله** ارى خدم سوقهما) هي بفتح الخاء المعجمة والدال المهملة الواحدة خدمة وهي الخلخال واما السوق فجمع ساق وهذه الرؤية للخدم لم تكن فيها نهي لان هذا كان يوم احد قبل امر النساء بالحجاب وتحريم النظر اليهن ولانه لم يذكر هنا انه تعمد النظر الى نفس الساق فهو محمول على انه حصل تلك النظرة فجاءة بغير قصد ولم يستديمها (**قوله** نحري دون نحرك) هذا من مناقب ابي طلحة الفاخرة (**قوله** على متونهما) اي على ظهورهما وفي هذا الحديث اختلاط النساء في الغزو وبرجالهن في حال القتال لسقي الماء ونحوه

باب النساء الغازيات يرضخ لهن ولا يسهم والنهي عن قتل صبيان اهل الحرب

(**قوله** فقال ابن عباس لولا ان اكتم علما ما كتبت اليه) يعني الى نجدة الحروري من الخوارج معناه ان ابن عباس يكره نجدة لبدعته وهي كونه من الخوارج الذين يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية ولكن لما سأله عن العلم لم يمكنه كتمه فاضطر الى جوابه وقال لولا ان اكتم علما ما كتبت اليه اي لولا اني اذا تركت الكتابة اصير كاتما للعلم مستحقا لوعيد كاتميه لما كتبت اليه (**قوله** كان يغزو بالنساء فيداوين الجرحى ويحذين من الغنيمة واما بسهم فلم يضرب لهن) فيه حضور النساء الغزو ومداواتهن الجرحى كما سبق في الباب قبله (**قوله** يحذين) هو بضم الياء واسكان الحاء المهملة وفتح الذال المعجمة اي يعطين قال العطية تسمى الرضخ وفي هذا ان المرأة تستحق الرضخ ولا تستحق السهم وبهذا قال ابو حنيفة والثوري والليث والشافعي وجماهير العلماء

وان رسول الله صلی الله علیه وسلم لو یکن یقتل الصبیان فلا تقتل الصبیان وکتبت تسألنی متی ینقضی یتم الیتیم فلعمری ان الرجل لتنبت لحیته وانه لضعیف الاخذ لنفسه ضعیف العطاء منها فاذا اخذ لنفسه من صالح ما یاخذ الناس فقد ذهب عنه الیتم وکتبت تسألنی عن الخمس لمن هو وانا نقول هو لنا فابی علینا قومنا ذاک **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم کلاهما عن حاتم بن اسماعیل عن جعفر عن ابیه عن یزید بن هرمز ان نجدة کتب الی ابن عباس یسأله عن خلال بمثل حدیث سلیمان بن بلال غیر ان فی حدیث حاتم وان رسول الله صلی الله علیه وسلم لو یکن یقتل الصبیان فلا تقتل الصبیان الا ان تکون تعلم ما علم الخضر من الصبی الذی قتل وزاد اسحق فی حدیثه عن حاتم وتمیز المؤمن فتقتل الکافر وتدع المؤمن **وحدثنا** ابن ابی عمر قال نا سفیان عن اسمعیل بن امیة عن سعید المقبری عن یزید بن هرمز قال کتب نجدة الحروری الی ابن عباس یسأله عن العبد والمرأة یحضران المغنم هل یقسم لهما وعن قتل الولدان وعن الیتیم متی ینقطع عنه الیتم وعن ذوی القربی من هم فقال لیزید اکتب الیه فلولا ان یقع فی احموقة ما کتبت الیه اکتب انک کتبت تسألنی عن المرأة والعبد یحضران المغنم هل یقسم لهما شیء الا ان یحذیا وکتبت تسألنی عن قتل الولدان وان رسول الله صلی الله علیه وسلم لو یقتلهم وانت فلا تقتلهم الا ان تعلم منهم ما علم صاحب موسی من الغلام الذی قتل وکتبت تسألنی عن الیتیم متی ینقطع عنه اسم الیتم وانه لا ینقطع عنه اسم الیتم حتی یبلغ ویونس منه رشد وکتبت تسألنی عن ذوی القربی من هم وانا نزعم انا هم فابی ذلک علینا قومنا **وحدثنا** عبد الرحمن بن بشر العبدی قال نا سفیان قال نا اسمعیل بن امیة عن سعید بن ابی سعید عن یزید بن هرمز قال کتب نجدة الی ابن عباس وساق الحدیث بمثله قال ابو اسحق حدثنی عبد الرحمن بن بشر قال نا سفیان بهذا الحدیث بطوله **حدثنا** اسحق بن ابراهیم قال انا وهب بن جریر بن حازم قال حدثنی ابی قال سمعت قتیبا یحدث عن یزید بن هرمز ح قال وحدثنی محمد بن حاتم واللفظ له قال نا بهز قال نا جریر بن حازم قال حدثنی قیس بن سعد عن یزید بن هرمز قال کتب نجدة بن عامر الی ابن عباس قال فشهدت ابن عباس حین قرأ کتابه وحین کتب جوابه وقال ابن عباس والله لولا ان ارده عن بئر یقع فیه ما کتبت الیه ولا نعمة عین قال فکتب الیه انک سألت عن سهم ذی القربی الذی ذکر الله من هم وانا کنا نری ان قرابة رسول الله صلی الله علیه وسلم هم نحن فابی ذلک علینا قومنا وسألت عن الیتیم متی ینقضی یتمه وانه اذا بلغ النکاح وأونس منه رشد ودفع الیه ماله فقد انقضی یتمه وسألت هل کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقتل من صبیان المشرکین احدا فان رسول الله صلی الله علیه وسلم لو یکن یقتل منهم احدا وانت فلا تقتل منهم احدا الا ان تکون تعلم منهم ما علم الخضر من الغلام حین قتله وسألت عن المرأة والعبد هل کان لهما سهم معلوم اذا حضروا البأس وانهم لم یکن لهم سهم معلوم الا ان یحذیا من غنائم القوم **وحدثنی** ابوکریب قال نا ابواسامة قال نا زائدة قال نا سلیمان الاعمش عن المختار بن صیفی عن یزید بن هرمز قال کتب نجدة الی ابن عباس فذکر بعض الحدیث ولم یسق القصة کاتما من ذکر نا احدیثم **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عبد الرحیم بن سلیمان عن هشام عن حفصة بنت سیرین عن ام عطیة الانصاریة قالت غزوت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم سبع غزوات اخلفهم فی رحالهم فاصنع لهم الطعام واداوی الجرحی واقوم علی المرضی **وحدثنا** عمرو الناقد قال نا یزید بن هارون قال نا هشام بن حسان ح وبهذا الاسناد

وقال الاوزاعی تستحق السهم ان کانت تقاتل او تداوی الجرحی وقال مالک لا رضخ لها وهذان المذهبان مردودان بهذا الحدیث الصحیح الصریح (**قوله** بعد هذا وسألت عن المرأة والعبد هل کان لهم سهم معلوم اذا حضروا البأس وانهم لم یکن لهم سهم معلوم الا ان یحذیا من غنائم القوم فیه ان العبد یرضخ له ولا یسهم له وبهذا قال الشافعی وابو حنیفة وجماهیر العلماء وقال مالک لا رضخ له کما قال فی المرأة وقال الحسن وابن سیرین والنخعی والحکم ان قاتل سهم له (**قوله** وان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یکن یقتل الصبیان فلا تقتل الصبیان) فیه النهی عن قتل صبیان اهل الحرب وهو حرام اذا لم یقاتلوا وکذلک النساء فان قاتلوا جاز قتلهم (**قوله** کتبت تسألنی متی ینقضی یتم الیتیم فلعمری ان الرجل لتنبت لحیته وانه لضعیف الاخذ لنفسه ضعیف العطاء منها فاذا اخذ لنفسه من صالح ما یاخذ الناس فقد ذهب عنه الیتم) معنی هذا متی ینقضی حکم الیتم ویستقل بالتصرف فی ماله وانما نفس الیتم فینقضی بالبلوغ وقد ثبت ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یتم بعد الحلم وفی هذا دلیل للشافعی ومالک وجماهیر العلماء ان حکم الیتم لا ینقطع بمجرد البلوغ ولا بعلو السن بل لا بد ان یظهر منه الرشد فی دینه وماله وقال ابو حنیفة اذا بلغ خمسا وعشرین سنة زال عنه حکم الصبیان وصار رشیدا یتصرف فی ماله ویجب تسلیمه الیه وان کان غیر ضابط له واما الکبیر اذا طرأ تبذیره فمذهب مالک وجماهیر العلماء وجوب الحجر علیه وقال ابو حنیفة لا یحجر قال ابن القصار وغیره الصحیح الاول وکانه اجماع (**قوله** وکتبت تسألنی عن الخمس لمن هو وانا نقول هو لنا فابی علینا قومنا ذاک) معناه خمس خمس الغنیمة الذی جعله الله لذوی القربی وقد اختلف العلماء فیه فقال الشافعی مثل قول ابن عباس وهو ان خمس الخمس من الفیء والغنیمة یکون لذوی القربی وهم عند الشافعی والاکثرین بنو هاشم وبنو المطلب (**قوله** فابی علینا قومنا ذلک ای رأوا انه لا یتعین صرفه الینا بل یصرفونه فی المصالح وارادوا بقومه ولاة الامر من بنی امیة وقد صرح فی سنن ابی داود فی روایة له بان سؤال نجدة لابن عباس عن هذه المسائل کان فی فتنة ابن الزبیر وکانت فتنة ابن الزبیر بعد بضع وستین من الهجرة وقد قال الشافعی رحمه الله ویجوز ان ابن عباس اراد بقوله ابی ذلک علینا قومنا من بعد الصحابة وهم یزید بن معاویة والله اعلم (**قوله** فلا تقتل الصبیان الا ان تکون تعلم ما علمه الخضر من الصبی الذی قتل) معناه ان الصبیان لا یحل قتلهم ولا یحل لک ان تتعلق بقصة الخضر وقتله صبیا فان الخضر ما قتله الا بامر الله تعالی له علی التعیین کما قال فی آخر القصة وما فعلته عن امری فان کنت انت تعلم من صبی ذلک فاقتله ومعلوم انه لا علم له بذلک فلا یجوز له القتل (**قوله** وتمیز المؤمن فتقتل الکافر وتدع المؤمن) معناه ان یکون اذا عاش الی البلوغ مؤمنا ومن یکون اذا عاش کافرا فمن علمت انه یبلغ کافرا فاقتله کما علم الخضر ان ذلک الصبی لو بلغ لکان کافرا والله اعلم تعالی ذلک ومعلوم انک انت لا تعلم ذلک فلا تقتل صبیا (**قوله** ولولا ان یقع فی احموقة ما کتبت الیه) هی بضم الهمزة والمیم یعنی فعلا من افعال الحمقی ویری رأیا کرأیهم ومثله قوله فی الروایة الاخری والله لولا ان ارده عن نتن یقع فیه ما کتبت الیه یعنی بالنتن الفعل القبیح وکل مستقبح یقال له النتن والخبیث والرجس والقذر والقاذورة (**قوله** لا ینقطع عنه اسم الیتم حتی یبلغ ویونس منه رشد) یعنی لا ینقطع عنه حکم الیتم کما سبق واراد بالاسم الحکم (**قوله** ولا نعمة عین) هو بضم النون وفتحها ای مسرة عین ومعناه لا تسر عینه یقال نعمة عین ونعمة عین ونعامة عین ونعمی عین لغتا ونعیم عین ونعام عین بمعنی والنعم الله عینک ای اقرها فلا یعرض لک نکد فی شیء من الامور (**قوله** اذا حضروا البأس) هو بالباء الموحدة وهو الشدة والمراد هنا الحرب

حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن ابی اسحٰق ان عبد الله بن یزید خرج لیستسقی بالناس فصلی رکعتین ثم استسقی قال فلقیت یومئذ زید بن ارقم قال لیس بینی وبینه غیر رجل او بینی وبینه رجل قال فقلت له کم غزا رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تسع عشرة فقلت کم غزوت انت معه قال سبع عشرة غزوة قال فقلت فما اول غزوة غزاها قال ذات العسیر او العشیر وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا یحیی بن آدم قال نا وهیب عن ابی اسحٰق عن زید بن ارقم سمعه منه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم غزا تسع عشرة غزوة وحج بعد ما هاجر حجة لم یحج غیرها حجة الوداع حدثنا زهیر بن حرب قال نا روح بن عبادة قال نا زکریاء قال نا ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول غزوت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم تسع عشرة غزوة قال جابر لم اشهد بدرا ولا احدا منعنی ابی فلما قتل عبد الله یوم احد لم اتخلف عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزوة قط وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا زید بن حباب ح قال وحدثنا سعید بن محمد الجرمی قال نا ابو تمیلة قالا جمیعا نا حسین بن واقد عن عبد الله بن بریدة عن ابیه قال غزا رسول الله صلی الله علیه وسلم تسع عشرة غزوة قاتل فی ثمان منهن ولم یقل ابوبکر منهن وقال فی حدیثه حدثنی عبد الله بن بریدة وحدثنی احمد بن حنبل قال نا معتمر بن سلیمان عن کهمس عن ابن بریدة عن ابیه انه غزا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ست عشرة غزوة وحدثنا محمد بن عباد قال نا حاتم یعنی ابن اسماعیل عن یزید وهو ابن ابی عبید قال سمعت سلمة یقول غزوت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم سبع غزوات وخرجت فیما یبعث من البعوث تسع غزوات مرة علینا ابوبکر ومرة علینا اسامة بن زید وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا حاتم بهذا الاسناد غیر انه قال فی کلتیهما سبع غزوات وحدثنا ابو عامر عبد الله بن برد الاشعری ومحمد بن العلاء الهمدانی واللفظ لابی عامر قالا نا ابو اسامة عن برید عن ابی بردة عن ابی موسی قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزاة ونحن ستة نفر بیننا بعیر نعتقبه قال فنقبت اقدامنا فنقبت قدماای وسقطت اظفاری فکنا نلف علی ارجلنا الخرق فسمیت غزوة ذات الرقاع لما کنا نعصب علی ارجلنا من الخرق قال ابو بردة فحدث ابو موسی بهذا الحدیث ثم کره ذلک قال کانه کره ان یکون شیئا من عمله افشاه قال ابو اسامة وزادنی غیر برید والله یخزی به وحدثنی زهیر بن حرب قال نا عبد الرحمٰن بن مهدی عن مالک ح قال وحدثنیه ابو الطاهر واللفظ له قال حدثنی عبد الله بن وهب عن مالک بن انس عن الفضیل بن ابی عبد الله عن عبد الله بن نیار الاسلمی عن عروة بن الزبیر عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها قالت خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل بدر فلما کان بحرة الوبرة ادرکه رجل قد کان یذکر منه جرأة ونجدة ففرح اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم حین راوه فلما ادرکه قال لرسول الله صلی الله علیه وسلم جئت لاتبعک واصیب معک قال له رسول الله صلی الله علیه وسلم تؤمن بالله ورسوله قال لا قال فارجع فلن استعین بمشرک قالت ثم مضی حتی اذا کنا بالشجرة ادرکه الرجل فقال له کما قال اول مرة فقال له النبی صلی الله علیه وسلم کما قال اول مرة قال فارجع فلن استعین بمشرک قال ثم رجع فادرکه بالبیداء فقال له کما قال اول مرة تؤمن بالله ورسوله قال نعم فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم فانطلق

باب عدد غزوات النبی صلی الله علیه وسلم ذکر فی الباب من روایة زید بن ارقم وجابر وبریدة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم غزا تسع عشرة غزوة وفی روایة بریدة قاتل فی ثمان منهن قد اختلف اهل المغازی فی عدد غزواته صلی الله علیه وسلم وسرایاه فذکر ابن سعد وغیره عدد هن مفصلات علی ترتیبهن فبلغت سبعا وعشرین غزاة وستا وخمسین سریة قالوا قاتل فی تسع من غزواته وهی بدر واحد والمریسیع والخندق وقریظة وخیبر والفتح وحنین والطائف هکذا عدوا الفتح فیها وهذا علی قول من یقول فتحت مکة عنوة وقد قدمنا بیان الخلاف فیها ولعل بریدة اراد بقوله قاتل فی ثمان اسقاط غزاة الفتح ویکون مذهبها فتحت صلحا کما قاله الشافعی وموافقوه (قوله قلت فما اول غزاة غزاها قال ذات العسیر او العشیر) هکذا فی جمیع نسخ صحیح مسلم العسیر والعشیر العین مضمومة والاول بالسین المهملة والثانی بالمعجمة وقال القاضی فی المشارق هی ذات العشیرة بضم العین وفتح الشین المعجمة قال وجاء فی کتاب المغازی یعنی من صحیح البخاری عسیر بفتح العین وکسر السین المهملة بحذف الهاء قال والمعروف فیها العشیرة مصغرة بالشین المعجمة والهاء قال وکذا ذکرها ابو اسحٰق الحربی من ارض ینبع (قوله وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا یحیی بن آدم نا وهیب عن ابی اسحٰق عن زید بن ارقم) هکذا هو فی اکثر نسخ بلادنا وهیب عن ابی اسحٰق وفی بعضها زهیر عن ابی اسحٰق ونقل القاضی ایضا الاختلاف فیه قال وقال عبد الغنی الصواب زهیر واما وهیب فخطأ قال الدارقطنی وهیبا لم یلق ابا اسحٰق وذکر خلف فی الاطراف فقال زهیر ولم یذکر وهیبا (قوله عن جابر لم اشهد بدرا ولا احدا) قال القاضی کذا فی روایة مسلم ان جابرا لم یشهدهما وقد ذکر ابو عبید انه شهد بدرا قال ابن عبد البر الصحیح انه لم یشهدهما وقد ذکر ابن الکلبی انه شهد احدا (قوله عن جابر قال غزوت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم تسع عشرة غزوة ولم اشهد احدا ولا بدرا) هذا صریح منه بان غزوات رسول الله صلی الله علیه وسلم لم تکن منحصرة فی تسع عشرة بل زائدة وانما مراد زید بن ارقم وبریدة بقولهما تسع عشرة ان منها تسع عشرة کما صرح به جابر فقد اخبر جابر بانها احدی وعشرون کما تری وقد قدمنا انها سبع وعشرون واما قوله فی الروایة الاخری عن بریدة ست عشرة غزوة فلیس فیه نفی الزیادة **باب** غزوة ذات الرقاع (قوله ونحن ستة نفر بیننا بعیر نعتقبه) ای یرکب کل واحد منا نوبة فیه جواز مثل هذا اذا لم یضر المرکوب (قوله فنقبت اقدامنا) هو بفتح النون وکسر القاف ای قرحت من الحفاء (قوله فسمیت ذات الرقاع لذلک) هذا هو الصحیح فی سبب تسمیتها وقیل سمیت بذلک بجبل هناک فیه بیاض وسواد وحمرة وقیل سمیت بذلک باسم شجرة هناک وقیل لانه کان فی الویتهم رقاع ویحتمل انها سمیت بالمجموع (قوله وکره ان یکون شیئا من عمله افشاه) فیه استحباب اخفاء الاعمال الصالحة ومایکابده العبد من المشاق فی طاعة الله تعالی ولا یظهر شیئا من ذلک الا لمصلحة مثل بیان حکم ذلک الشیء او التنبیه علی الاقتداء به وفیه ونحو ذلک وعلی هذا یحمل ما وجد للسلف من الاخبار بذلک **باب** کراهة الاستعانة فی الغزو بکافر الحاجة او کونه حسن الرأی فی المسلمین (قوله عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم خرج قبل بدر فلما کان بحرة الوبرة) هکذا ضبطناه بفتح الباء وکذا نقله القاضی عن جمیع رواة مسلم قال وضبطه بعضهم باسکانها وهو موضع علی نحو من اربعة امیال من المدینة (قوله صلی الله علیه وسلم فارجع فلن استعین بمشرک) وقد جاء فی الحدیث الآخر ان النبی صلی الله علیه وسلم استعان بصفوان بن امیة قبل اسلامه فاخذ طائفة من العلماء بالحدیث الاول علی اطلاقه وقال الشافعی وآخرون ان کان الکافر حسن الرای فی المسلمین ودعت الحاجة الی الاستعانة به استعین به والا فیکره وحمل الحدیثین علی هذین الحالین واذا حضر الکافر بالاذن ضخ له ولا یسهم له هذا مذهب مالک والشافعی وابی حنیفة والجمهور وقال الزهری والاوزاعی یسهم له والله اعلم (قوله عن عائشة قالت ثم مضی حتی اذا کنا بالشجرة ادرکه الرجل هکذا هو فی النسخ حتی اذا کنا فیحتمل ان عائشة کانت مع المودعین فرات ذلک ویحتمل انها ارادت بقولها کنا کان المسلمون والله اعلم

علیہ حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب وقتيبة بن سعيد قالا نا المغيرة يعنيان الحزامي ح قال وثنا زهير بن حرب وعمرو الناقد قالا نا سفيان بن عيينة كلاهما عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي حديث زهير يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم وقال عمرو رواية الناس تبع لقريش في هذا الشان مسلمهم لمسلمهم وكافرهم لكافرهم **وحدثنا** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس تبع لقريش في هذا الشان مسلمهم تبع لمسلمهم وكافرهم تبع لكافرهم **وحدثني** يحيى بن حبيب بن الحارث قال نا روح قال نا ابن جريج قال حدثني ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم الناس تبع لقريش في الخير والشر **وحدثنا** احمد بن عبد الله بن يونس قال نا عاصم بن محمد عن ابيه قال قال عبد الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال هذا الامر في قريش ما بقي من الناس اثنان **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا جرير عن حصين عن جابر بن سمرة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ح قال وحدثنا رفاعة بن الهيثم الواسطي واللفظ له قال نا خالد يعني ابن عبد الله الطحان عن حصين عن جابر بن سمرة قال دخلت مع ابي على النبي صلى الله عليه وسلم فسمعته يقول ان هذا الامر لا ينقضي حتى يمضي فيهم اثنا عشر خليفة قال ثم تكلم بكلام خفي علي قال فقلت لابي ما قال قال كلهم من قريش **حدثنا** ابن ابي عمر قال نا سفيان عن عبد الملك بن عمير عن جابر بن سمرة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يزال امر الناس ماضيا ما وليهم اثنا عشر رجلا ثم تكلم النبي صلى الله عليه وسلم بكلمة خفيت علي فسألت ابي ماذا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كلهم من قريش **وحدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا ابو عوانة عن سماك عن جابر بن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث ولم يذكر لا يزال امر الناس ماضيا **حدثنا** هداب بن خالد الازدي قال نا حماد بن سلمة عن سماك ابن حرب قال سمعت جابر بن سمرة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يزال الاسلام عزيزا الى اثني عشر خليفة ثم قال كلمة لم افهمها فقلت لابي ما قال فقال كلهم من قريش **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة قال نا ابو معاوية عن داود عن الشعبي عن جابر بن سمرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا يزال هذا الامر عزيزا الى اثني عشر خليفة قال ثم تكلم بشيء لم افهمه فقلت لابي ما قال فقال كلهم من قريش **حدثنا** نصر بن علي الجهضمي قال نا يزيد بن زريع قال نا ابن عون ح قال وحدثنا احمد بن عثمان النوفلي واللفظ له قال نا ازهر قال نا ابن عون عن الشعبي عن جابر بن سمرة قال انطلقت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعي ابي فسمعته يقول لا يزال هذا الدين عزيزا منيعا الى اثني عشر خليفة فقال كلمة صمتنيها الناس فقلت لابي ما قال قال كلهم من قريش **حدثنا** قتيبة بن سعيد وابو بكر بن ابي شيبة قالا نا حاتم وهو ابن اسمعيل عن المهاجر بن مسمار عن عامر بن سعد بن ابي وقاص قال كتبت الى جابر بن سمرة مع غلامي نافع ان اخبرني بشيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فكتب الي سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم جمعة عشية رجم الاسلمي فقال لا يزال الدين قائما حتى تقوم الساعة او يكون عليكم اثنا عشر خليفة كلهم من قريش وسمعته يقول عصيبة من المسلمين

كتاب الامارة

باب الناس تبع لقريش والخلافة في قريش (**قوله** صلى الله عليه وسلم الناس تبع لقريش في هذا الشان مسلمهم لمسلمهم وكافرهم لكافرهم) وفي رواية الناس تبع لقريش في الخير والشر وفي رواية لا يزال هذا الامر في قريش ما بقي من الناس اثنان وفي رواية البخاري ما بقي منهم اثنان هذه الاحاديث واشباهها دليل ظاهر ان الخلافة مختصة بقريش لا يجوز عقدها لاحد من غيرهم وعلى هذا انعقد الاجماع في زمن الصحابة وكذلك بعدهم ومن خالف فيه من اهل البدع واعرض بخلاف من غيرهم فهو محجوج باجماع الصحابة والتابعين فمن بعدهم بالاحاديث الصحيحة قال القاضي اشتراط كونه قرشيا هو مذهب العلماء كافة قال وقد احتج به ابو بكر وعمر على الانصار يوم السقيفة فلم ينكره احد قال القاضي وقد عدها العلماء في مسائل الاجماع ولم ينقل عن احد من السلف فيها قول او فعل يخالف ما ذكرناه وكذلك من بعدهم في جميع الاعصار قال ولا اعتداد بقول النظام ومن وافقه من الخوارج واهل البدع انه يجوز كونه من غير قريش ولا بالشذاذة ضرار بن عمرو في قوله ان غير القرشي من النبط وغيرهم يقدم على القرشي لهوان خلعه ان عرض منه امر وهذا الذي قاله من باطل القول وزخرفه مع ما هو عليه من مخالفة اجماع المسلمين والله اعلم واما قوله صلى الله عليه وسلم الناس تبع لقريش في الخير والشر فمعناه في الاسلام والجاهلية كما هو مصرح به في الرواية الاولى لانهم كانوا في الجاهلية رؤساء العرب واصحاب حرم الله واهل حج بيت الله وكانت العرب تعظم اسلامهم فلما اسلموا وفتحت مكة تبعهم الناس وجاءت وفود العرب من كل جهة ودخل الناس في دين الله افواجا وكذلك في الاسلام هم اصحاب الخلافة والناس تبع لهم وبين صلى الله عليه وسلم ان هذا الحكم مستمر الى آخر الدنيا ما بقي من الناس اثنان وقد ظهر ما قاله صلى الله عليه وسلم فمن زمنه صلى الله عليه وسلم الى الآن الخلافة في قريش لا من غير قريش لهم فيها وتبقى كذلك ما بقي اثنان كما قاله صلى الله عليه وسلم قال القاضي عياض استدل اصحاب الشافعي بهذا الحديث على فضيلة الشافعي قال ولا دلالة فيه لهم لان المراد تقديم قريش في الخلافة فقط قلت هو حجة في مزية قريش على غيرهم والشافعي قرشي (**قوله** صلى الله عليه وسلم ان هذا الامر لا ينقضي حتى يمضي فيهم اثنا عشر خليفة كلهم من قريش وفي رواية لا يزال امر الناس ماضيا ما وليهم اثنا عشر خليفة كلهم من قريش وفي رواية لا يزال الاسلام عزيزا الى اثني عشر خليفة كلهم من قريش قال القاضي قد توجهنا سوالان احدهما انه قد جاء في الحديث الآخر الخلافة بعدي ثلثون سنة ثم تكون ملكا وهذا مخالف لحديث اثني عشر خليفة فانه لم يكن في ثلاثين سنة الا الخلفاء الراشدون الاربعة والاشهر التي بويع فيها الحسن بن علي قال والجواب عن هذا ان المراد في حديث الخلافة ثلثون سنة خلافة النبوة وقد جاء مفسرا في بعض الروايات خلافة النبوة بعدي ثلثون سنة ثم تكون ملكا ولم يشترط هذا في الاثني عشر السوال الثاني انه قد ولي اكثر من هذا العدد قال وهذا اعتراض باطل لانه صلى الله عليه وسلم انما قال يلي الا اثنا عشر خليفة وانما قال بلي قد ولي هذا العدد ولا يضر كونه وجد بعدهم غيرهم هذا ان جعل المراد باللفظ كل مال ويحتمل ان يكون المراد مستحقي الخلافة العادلين وقد مضى منهم من علم ولا بد من تمام هذا العدد قبل قيام الساعة قال وقيل ان معناه انهم يكونون في عصر واحد يتبع كل واحد منهم طائفة قال القاضي ولا يبعد ان يكون هذا قد وجد اذا تتبعت التواريخ فقد كان بالاندلس وحدها منهم في عصر واحد بعد اربعمائة وثلثين سنة ثلاثة كلهم يدعيها ويلقب بها وكان حينئذ في مصر آخر وكان خليفة الجماعة العباسية ببغداد سوى من كان يدعي ذلك في ذلك الوقت في اقطار الارض قال ويعضد هذا التاويل قوله في كتاب مسلم بعد هذا ستكون خلفاء فيكثرون قالوا فما تامرنا قال فوا ببيعة الاول فالاول قال ويحتمل ان المراد من عز الاسلام في زمنه ويجتمع المسلمون عليه كما جاء في سنن ابي داود كلهم تجتمع عليه الامة وهذا قد وجد قبل اضطراب امر بني امية واختلافهم في زمن يزيد بن الوليد وخروج اليهم بنو العباس ويحتمل وجها آخر والله اعلم بمراد نبيه صلى الله عليه وسلم (**قوله** فقال كلمة صمتنيها الناس) هو بفتح الصاد وتشديد الميم المفتوحة اي اصموني عنها فلم اسمعها لكثرة الكلام ووقع في بعض النسخ صمتنيها الناس اي سكتوني عن السوال عنها (**قوله** صلى الله عليه وسلم عصيبة من المسلمين

يفتحون البيت الابيض بيت كسرى اوال كسرى وسمعته يقول ان بين يدى الساعة كذابين فاحذروهم وسمعته يقول اذا اعطى الله تعالى احدكم خيرا فليبدأ بنفسه واهل بيته وسمعته يقول انا الفرط على الحوض **حدثنا** محمد بن رافع قال نا ابن ابى فديك قال نا ابن ابى ذئب عن مهاجر بن مسمار عن عامر بن سعد انه ارسل الى ابن سمرة العدوى **حدثنا** ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فذكر نحو حديث حاتم **وحدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء قال نا ابو اسامة عن هشام بن عروة عن ابيه عن ابن عمر قال حضرت ابى حين اصيب فاثنوا عليه فقالوا جزاك الله خيرا فقال راغب وراهب فقالوا استخلف فقال اتحمل مركم حيا وميتا لوددت ان حظى منها الكفاف لا على ولا لى فان استخلف فقد استخلف من هو خير منى يعنى ابا بكر وان اتركم فقد ترككم من هو خير منى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عبد الله فعرفت انه حين ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم غير مستخلف **حدثنا** اسحاق بن ابراهيم وابن ابى عمر ومحمد بن رافع وعبد بن حميد والفاظهم متقاربة قال اسحاق وعبد نا وقال الاخران نا عبد الرزاق قال نا معمر عن الزهرى قال اخبرنى سالم عن ابن عمر قال دخلت على حفصة فقالت اعلمت ان اباك غير مستخلف قال قلت ما كان ليفعل قالت انه فاعل قال فحلفت انى اكلمه فى ذلك فسكت حتى غدوت ولم اكلمه قال فكنت كانما احمل بيمينى جبلا حتى رجعت فدخلت عليه فسالنى عن حال الناس وانا اخبره قال ثم قلت له انى سمعت الناس يقولون مقالة فاليت ان اقولها لك زعموا انك غير مستخلف وانه لو كان لك راعى ابل او راعى غنم ثم جاءك وتركها رايت ان قد ضيع فرعاية الناس اشد قال فوافقه قولى فوضع راسه ساعة ثم رفعه الى فقال ان الله عز وجل يحفظ دينه وانى لا ان لا استخلف فان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يستخلف وان استخلف فان ابا بكر قد استخلف قال فوالله ما هو الا ان ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم وابا بكر فعلمت انه لم يكن ليعدل برسول الله صلى الله عليه وسلم احدا وانه غير مستخلف **وحدثنا** شيبان بن فروخ قال نا جرير بن حازم قال نا الحسن قال نا عبد الرحمن بن سمرة قال قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عبد الرحمن لا تسال الامارة فانك ان اعطيتها عن مسالة وكلت اليها وان اعطيتها عن غير مسالة اعنت عليها **وحدثنا** يحيى بن يحيى قال نا خالد بن عبد الله عن يونس ح قال وحدثنى على بن حجر السعدى قال نا هشيم عن يونس ومنصور وحميد ح قال وحدثنى ابو كامل الجحدرى قال نا حماد بن زيد عن سماك بن عطية ويونس بن عبيد وهشام بن حسان كلهم عن الحسن عن عبد الرحمن بن سمرة عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثل حديث جرير **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة ومحمد بن العلاء قالا نا ابو اسامة عن بريد بن عبد الله عن ابى بردة عن ابى موسى قال دخلت على النبى صلى الله عليه وسلم انا ورجلان من بنى عمى فقال احد الرجلين يا رسول الله امرنا على بعض ما ولاك الله عز وجل وقال الاخر مثل ذلك فقال انا والله لا نولى على هذا العمل احدا سأله ولا احدا حرص عليه **حدثنا** عبيد الله بن سعيد ومحمد بن حاتم واللفظ لابن حاتم قالا نا يحيى بن سعيد القطان قال نا قرة بن خالد قال نا حميد بن هلال قال حدثنى ابو بردة قال قال ابو موسى اقبلت الى النبى صلى الله عليه وسلم ومعى رجلان من الاشعريين احدهما عن يمينى والاخر عن يسارى فكلاهما سأل العمل والنبى صلى الله عليه وسلم يستاك فقال ما تقول يا ابا موسى او يا عبد الله بن قيس قال فقلت والذى بعثك بالحق ما اطلعانى على ما فى انفسهما وما شعرت انهما يطلبان العمل قال وكانى انظر الى سواكه تحت شفته وقد قلصت فقال لن او لا نستعمل على عملنا من اراده ولكن اذهب انت يا ابا موسى او يا عبد الله بن قيس

يفتحون البيت الابيض بيت كسرى) هذا من المعجزات الظاهرة لرسول الله صلى الله عليه وسلم وقد فتحوه بحمد الله فى زمن عمر بن الخطاب رضى الله عنه والعصبة تصغير عصبة وهى الجماعة وكسرى بكسر الكاف وفتحها (**قوله** صلى الله عليه وسلم اذا اعطى احدكم خيرا فليبدأ بنفسه) هو مثل حديث ابدأ بنفسك ثم بمن تعول (**قوله** صلى الله عليه وسلم انا الفرط على الحوض) الفرط بفتح الراء ومعناه السابق اليه المنتظر لسقيكم منه والفرط والفارط هو الذى يتقدم القوم الى الماء ليهيئ لهم ما يحتاجون اليه (**قوله** عن عامر بن سعد انه ارسل الى سمرة العدوى) كذا هو فى جميع النسخ العدوى قال القاضى هذا تصحيف فليس هو بعدوى انما هو عامرى من بنى عامر بن صعصعة فتصحف بالعدوى والله اعلم **باب** الاستخلاف وتركه (**قوله** راغب وراهب) اى راج وخائف ومعناه الناس صنفان احدهما جواد والثانى يخاف اى راغب فى حصول شئ مما عندى وراهب منى وقيل ارادانى راغب فيما عند الله تعالى وراهب من عذابه فلا اعول على ما انيتم به على وقيل المراد الخلافة اى الناس فيها ضربان راغب فيها فلا احب تقديمه لرغبته وكاره لها فاخشى عجزه عنها (**قوله** ان استخلف فقد استخلف من هو خير منى الى آخره) حاصله ان المسلمين اجمعوا على ان الخليفة اذا حضرته مقدمات الموت وقبل ذلك يجوز له الاستخلاف ويجوز له تركه فان تركه فقد اقتدى بالنبى صلى الله عليه وسلم فى هذا والا فقد اقتدى بابى بكر واجمعوا على انعقاد الخلافة بالاستخلاف وعلى انعقادها بعقد اهل الحل والعقد للانسان اذا لم يستخلف الخليفة واجمعوا على جواز جعل الخليفة الامر شورى بين جماعة كما فعل عمر بالستة واجمعوا على انه يجب على المسلمين نصب خليفة ووجوبه بالشرع لا بالعقل واما ما حكى عن الاصم انه قال لا يجب وعن غيره انه يجب بالعقل لا بالشرع فباطلان اما الاصم فمحجوج باجماع من قبله ولا حجة له فى بقاء الصحابة بلا خليفة فى مدة التشاور ويوم السقيفة وايام الشورى بعد وفاة عمر رضى الله عنه لانه لم يكونوا تاركين لنصب الخليفة بل كانوا ساعين فى النظر فى امر من يعقده واما القائل الآخر فمفسد قوله ظاهر لان العقل لا يوجب شيئا ولا يحسنه ولا يقبحه وانما يقع ذلك بحسب العادة لا بذاته وفى هذا الحديث دليل ان النبى صلى الله عليه وسلم لم ينص على خليفة وهو اجماع اهل السنة وغيرهم قال القاضى وخالف فى ذلك بكر بن اخت عبد الواحد فزعم انه نص على ابى بكر وقال ابن الراوندى نص على العباس وقالت الشيعة والرافضة على على وهذه دعاوى باطلة وجسارة على الافتراء ووقاحة فى مكابرة الحس وذلك لان الصحابة رضى الله عنهم اجمعوا على اختيار ابى بكر وعلى تنفيذ عهده الى عمر وعلى تنفيذ عهد عمر بالشورى ولم يخالف فى شئ من هذا احد ولم يدع على ولا العباس ولا ابو بكر وصية فى وقت من الاوقات وقد اتفق على والعباس على جميع هذا من غير ضرورة مانعة من ذكر وصية لو كانت فمن زعم انه كان لاحد منهم وصية فقد نسب الامة الى اجتماعها على الخطأ واستمرارها عليه وكيف يحل لاحد من اهل القبلة ان ينسب الصحابة الى المواطاة على الباطل فى كل هذه الاحوال ولو كان شئ لنقل فانه من الامور المهمة (**قوله** آليت ان اقولها) اى حلفت **باب** النهى عن طلب الامارة والحرص عليها (**قوله** صلى الله عليه وسلم لا تسال الامارة فانك ان اعطيتها عن مسالة اكلت اليها) هكذا هو فى كثير من النسخ او اكثرها اكلت بالهمزة وفى بعضها وكلت قال القاضى هو فى اكثرها بالهمز قال والصواب بالواو اى اسلمت اليها ولم يكن معك اعانة بخلاف ما اذا حصلت بغير مسالة (**قوله** صلى الله عليه وسلم انا والله لا نولى على هذا العمل احدا سأله ولا احدا حرص عليه) يقال حرص بفتح الراء وكسرها والفتح افصح وبه جاء القرآن قال الله تعالى وما اكثر الناس ولو حرصت بمؤمنين قال العلماء والحكمة فى انه لا يولى من سال الولاية انه يوكل اليها ولا يكون معه اعانة كما صرح به فى حديث عبد الرحمن بن سمرة السابق واذا لم يكن معه اعانة لم يكن كفوا ولا يولى غير الكفو لان فيه تهمة للمطالب والحريص والله اعلم

فبعثه على اليمن ثم اتبعه معاذ بن جبل فلما قدم عليه قال نزل والقى له وسادة واذا رجل عنده موثق قال ما هذا قال هذا كان يهوديا فاسلم ثم راجع دينه دين السوء فتهود قال لا اجلس حتى يقتل قضاء الله ورسوله صلى الله عليه وسلم فقال اجلس نعم قال لا اجلس حتى يقتل قضاء الله ورسوله صلى الله عليه وسلم ثلث مرات فامر به فقتل ثم تذاكرا القيام من الليل فقال احدهما معاذ اما انا فانام واقوم وارجو فى نومتى ما ارجو فى قومتى **حدثنا** عبد الملك بن شعيب بن الليث قال حدثنى ابى شعيب بن الليث قال حدثنى الليث بن سعد قال حدثنى يزيد بن ابى حبيب عن بكر بن عمرو عن الحارث بن يزيد الحضرمى عن ابن حجيرة الاكبر عن ابى ذر قال قلت يا رسول الله الا تستعملنى قال فضرب بيده على منكبى ثم قال يا اباذر انك ضعيف وانها امانة وانها يوم القيمة خزى وندامة الا من اخذها بحقها وادى الذى عليه فيها **حدثنا** زهير بن حرب واسحاق بن ابراهيم كلاهما عن المقرئ قال زهير نا عبد الله بن يزيد قال نا سعيد بن ابى ايوب عن عبيد الله بن ابى جعفر القرشى عن سالم بن ابى سالم الجيشانى عن ابيه عن ابى ذر قال قلت يا رسول الله الا تستعملنى قال فضرب بيده على منكبى ثم قال يا اباذر انى اراك ضعيفا وانى احب لك ما احب لنفسى لا تامرن على اثنين ولا تولين مال يتيم **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وزهير بن حرب وابن نمير قالوا نا سفين بن عيينة عن عمرو يعنى ابن دينار عن عمرو بن اوس عن عبد الله ابن عمرو قال ابن نمير وابو بكر يبلغ به النبى صلى الله عليه وسلم وفى حديث زهير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المقسطين عند الله على منابر من نور عن يمين الرحمن عز وجل وكلتا يديه يمين الذين يعدلون فى حكمهم واهليهم وما ولوا **حدثنى** هارون بن سعيد بن الايلى قال نا ابن وهب قال حدثنى حرملة عن عبد الرحمن بن شماسة قال اتيت عائشة اسألها عن شئ فقالت ممن انت فقلت رجل من اهل مصر فقالت كيف كان صاحبكم لكم فى غزاتكم هذه قال ما نقمنا منه شيئا ان كان ليموت للرجل منا البعير فيعطيه البعير

(**قوله** والقى له وسادة) فيه اكرام الضيف بهذا ونحوه (**قوله** فى اليهودى الذى اسلم ثم ارتد فقال لا اجلس حتى يقتل فامر به فقتل) وفيه وجوب قتل المرتد وقد اجمعوا على قتله لكن اختلفوا فى استتابته هل هى واجبة ام مستحبة وفى قدرها وفى قبول توبته وفى ان المرأة كالرجل فى ذلك ام لا فقال مالك والشافعى واحمد والجماهير من السلف والخلف يستتاب ونقل ابن القصار المالكى اجماع الصحابة عليه وقال طاوس والحسن والناجشون المالكى وابو يوسف واهل الظاهر لا يستتاب ولو تاب لفقته توبته عند الله تعالى ولا يسقط قتله لقوله صلى الله عليه وسلم من بدل دينه فاقتلوه وقال عطاء ان كان المرتد مسلما لم يستتب وان كان كافرا فاسلم ثم ارتد يستتاب واختلفوا فى ان الاستتابة واجبة ام مستحبة والاصح عند الشافعى واصحابه انها واجبة وانها فى الحال وله قول انها ثلثة ايام وبه قال مالك وابو حنيفة واحمد واسحق وعن على رضى الله عنه انه يستتاب شهرا قال الجمهور والمرأة كالرجل فى انها تقتل اذا لم تتب ولا يجوز استرقاقها هذا مذهب الشافعى ومالك والجماهير قال ابو حنيفة تسجن المرأة ولا تقتل وعن الحسن وقتادة انهما تسترق وروى عن على رضى الله عنه قال القاضى عياض وفيه ان للامراء الامصار اقامة الحدود فى القتل وغيره وهو مذهب مالك والشافعى وابى حنيفة والعلماء كافة وقال الكوفيون لا يقيمه الا فقهاء الامصار ولا يقيمه عامل السواد قال واختلفوا فى القضاة اذا كانت لا تهم مطلقة ليست مختصة بنوع من الاحكام فقال جمهور العلماء تقيم القضاة الحدود وينظرون فى جميع الاشياء الا ما يختص بضبط البيضة من اعداد الجيوش وجباية الخراج وقال ابو حنيفة لا ولا يلى اقامة الحدود (**قوله** اما انا فانام واقوم وارجو فى نومتى ما ارجو فى قومتى) معناه انى انام بنية القوة واجمام النفس للعبادة وتنشيطها للطاعة فارجو فى ذلك الاجر كما ارجو فى قومتى اى صلوتى **باب** كراهة الامارة بغير ضرورة (**قوله** حدثنى الليث بن سعد حدثنى يزيد بن ابى حبيب عن بكر بن عمرو عن الحارث بن يزيد الحضرمى عن ابى حجيرة الاكبر عن ابى ذر) هكذا وقع عند ابن ماهان حدثنى يزيد بن ابى حبيب وبكر بواو العطف والاول هو الصواب قاله عبد الغنى **قلت** ولم يذكر خلف الواسطى فى الاطراف غيره واسم ابن حجيرة عبد الرحمن وهو بجار مهملة مضمومة ثم جيم مفتوحة واسم ابى حبيب سويد وفى هذا الاسناد اربعة تابعيون يروى بعضهم عن بعض وهم يزيد والثلثة بعده (**قوله** فى الاسناد الذى بعده ثنا زهير بن حرب واسحق بن ابراهيم كلاهما عن المقرئ قال زهير ثنا عبد الله بن يزيد ثنا سعيد بن ابى ايوب عن عبيد الله بن ابى جعفر القرشى عن سالم بن ابى سالم الجيشانى عن ابيه عن ابى ذر) قال الدارقطنى فى كتابه اختلف فى هذا الحديث على عبيد الله بن ابى جعفر فى هذا الاسناد فرواه سعيد بن ابى ايوب عنه كما سبق ورواه ابن لهيعة عنه عن مسلم بن ابى مرزم عن ابى سالم الجيشانى عن ابى ذر ولم يحكم الدارقطنى فيه بشئ فالحديث صحيح اسنادا ومتنا وسعيد بن ابى ايوب احفظ من ابن لهيعة واما المقرئ المذكور فى الاسناد فهو عبد الله بن يزيد المذكور عقبه واسم ابى ايوب ابو سعيد المذكور مقلاص الخ اعلى المصرى واسم ابى سالم الجيشانى سفيان بن هانئ منسوب الى جيشان بفتح الجيم قبيلة من اليمن (**قوله** صلى الله عليه وسلم يا اباذر انك ضعيف وانها امانة وانها يوم القيمة خزى وندامة الا من اخذها بحقها وادى الذى عليه فيها وفى الرواية الاخرى يا اباذر انى اراك ضعيفا وانى احب لك ما احب لنفسى لا تامرن على اثنين ولا تولين مال يتيم) هذا الحديث اصل عظيم فى اجتناب الولايات لا سيما لمن كان فيه ضعف عن القيام بوظائف تلك الولاية واما الخزى والندامة فهو فى حق من لم يكن اهلا لها او كان اهلا ولم يعدل فيها فيخزيه الله تعالى يوم القيمة ويفضحه ويندم على ما فرط وامن كان اهلا للولاية وعدل فيها فله فضل عظيم تظاهرت به الاحاديث الصحيحة كحديث سبعة يظلهم الله والحديث المذكور هنا عقب هذا ان المقسطين على منابر من نور وغير ذلك واجماع المسلمين منعقد عليه ومع هذا فلكثرة الخطر فيها حذره النبى صلى الله عليه وسلم منها وكذا حذر العلماء وامتنع منها خلائق من السلف وصبروا على الاذى حين امتنعوا **باب** فضيلة الامير العادل وعقوبة الجائر والحث على الرفق بالرعية والنهى عن ادخال المشقة عليهم (**قوله** صلى الله عليه وسلم ان المقسطين عند الله على منابر من نور عن يمين الرحمن وكلتا يديه يمين الذين يعدلون فى حكمهم واهليهم وما ولوا) اما قوله ولوا بفتح الواو وضم اللام المخففة اى كانت لهم عليه ولاية والمقسطون هم العادلون وقد فسره فى آخر الحديث والاقساط والقسط بكسر القاف العدل يقال اقسط اقساطا فهو مقسط اذا عدل قال الله تعالى واقسطوا ان الله يحب المقسطين ويقال قسط يقسط بفتح الياء وكسر السين قسوطا وقسطا بفتح القاف فهو قاسط وهم قاسطون اذا جاروا قال الله تعالى واما القاسطون فكانوا لجهنم حطبا واما المنابر فجمع منبر سمى به لارتفاعه قال القاضى يحتمل ان يكون على منابر حقيقة على ظاهر الحديث ويحتمل ان يكون كناية عن المنازل الرفيعة **قلت** الظاهر الاول ويكون متضمنا للمنازل الرفيعة فهم على منابر حقيقة ومنازلهم رفيعة اما (**قوله** صلى الله عليه وسلم عن يمين الرحمن فهو من احاديث الصفات وقد سبق فى اول هذا الشرح بيان اختلاف العلماء فيها وان منهم من قال نؤمن بها ولا نتكلم فى تاويلها لا نعرف معناه لكن نعتقد ان ظاهرها غير مراد وان لها معنى يليق بالله تعالى وهذا مذهب جماهير السلف وطوائف من المتكلمين فى الثانى انها تتاول على ما يليق بها وهذا قول اكثر المتكلمين وعلى هذا قال القاضى عياض ان المراد بكونهم عن اليمين الحالة السنية والمنزلة الرفيعة قال قال ابن عرفة يقال اتاه عن يمينه اذا جاء من الجهة المحمودة والعرب تنسب الفعل المحمود والاحسان الى اليمين وضده الى اليسار قالوا واليمين مأخوذة من اليمن واما قوله صلى الله عليه وسلم وكلتا يديه يمين فتنبيه على انه ليس المراد باليمين جارحة تعالى الله عن ذلك فانها مستحيلة فى حقه سبحانه وتعالى واما **قوله** صلى الله عليه وسلم الذين يعدلون فى حكمهم واهليهم وما ولوا فمعناه ان هذا الفضل انما هو لمن عدل فيما تقلده من خلافة او امارة او قضاء او حسبة او نظر على يتيم او صدقة او وقف وفيما يلزمه من حقوق اهله وعياله ونحو ذلك والله اعلم (**قوله** عن عبد الرحمن بن شماسة) هو بفتح الشين وضمها وسبق بيانه فى كتاب الايمان (**قوله** ما نقمنا منه شيئا) اى ما كرهنا وهو بفتح القاف وكسرها

والعبد فیعطیه العبد یحتاج الی النفقة فیعطیه النفقة فقالت اما انه لا یمنعنی الذی فعل فی محمد بن ابی بکر اخبرنی ان اخبرک ما سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول فی بیتی هذا اللهم من ولی من امر امتی شیئا فشق علیهم فاشقق علیه ومن ولی من امر امتی شیئا فرفق بهم فارفق به **وحدثنی** محمد بن حاتم قال نا ابن مهدی
قال نا جریر بن حازم عن حرملة المصری عن عبد الرحمن بن شماسة عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله **وحدثنا** قتیبة بن سعید قال نا اللیث
قال وحدثنا محمد بن رمح قال نا اللیث عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته فالامیر الذی علی الناس راع
وهو مسئول عن رعیته والرجل راع علی اهل بیته وهو مسئول عنهم والمرأة راعیة علی بیت بعلها وولده وهی مسئولة عنهم والعبد راع علی مال سیده وهو
مسئول عنه الا فکلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا محمد بن بشر ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی ح قال
وحدثنا ابن مثنی قال نا خالد یعنی ابن الحارث ح قال وثنا عبید الله بن سعید قال نا یحیی یعنی القطان کلاهما عن عبید الله ح قال وحدثنی ابو الربیع
وابو کامل قالا نا حماد بن زید ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال نا اسماعیل جمیعا عن ایوب ح قال وحدثنی محمد بن رافع قال نا ابن ابی فدیک قال
انا الضحاک یعنی ابن عثمان ح قال وثنا هرون بن سعید الایلی قال نا ابن وهب قال حدثنی اسامة کل هؤلاء عن نافع عن ابن عمر مثل حدیث
اللیث عن نافع قال ابو اسحاق وحدثنا الحسن بن بشر قال نا عبد الله بن نمیر عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر بهذا مثل حدیث اللیث عن نافع **وحدثنا** یحیی بن یحیی
ویحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر کلهم عن اسماعیل بن جعفر عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ح
وحدثنی حرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابیه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول بمعنی حدیث نافع عن ابن عمر وزاد فی حدیث الزهری قال وحسبت انه قد قال الرجل راع فی مال ابیه ومسئول عن رعیته **وحدثنی** احمد
ابن عبد الرحمن بن وهب قال اخبرنی عمی عبد الله بن وهب قال اخبرنی رجل سماه وعمرو بن الحارث عن بکیر عن بسر بن سعید حدثه عن عبد الله
ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا المعنی **وحدثنا** شیبان بن فروخ قال نا ابو الاشهب عن الحسن قال عاد عبید الله بن زیاد معقل بن یسار
المزنی فی مرضه الذی مات فیه فقال معقل انی محدثک حدیثا سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم لو علمت ان لی حیاة ما حدثتک انی سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من عبد یسترعیه الله رعیة یموت یوم یموت وهو غاش لرعیته الا حرم الله علیه الجنة **وحدثناه** یحیی بن یحیی
قال انا یزید بن زریع عن یونس عن الحسن قال دخل ابن زیاد علی معقل بن یسار وهو وجع بمثل حدیث ابی الاشهب وزاد قال الا کنت حدثتنی هذا قبل
الیوم قال ما حدثتک او لم اکن لاحدثک **وحدثنا** ابو غسان المسمعی واسحاق بن ابراهیم ومحمد بن المثنی قال اسحاق انا وقال الاخران نا معاذ بن هشام قال
حدثنی ابی عن قتادة عن ابی المدلة ان عبید الله بن زیاد دخل علی معقل بن یسار فی مرضه فقال له معقل انی محدثک بحدیث لولا انی فی الموت لم احدثک
به سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من امیر یلی امر المسلمین ثم لا یجهد لهم وینصح الا لم یدخل معهم الجنة **وحدثنا** عقبة بن مکرم العمی قال نا یعقوب
ابن اسحاق قال اخبرنی سوادة بن ابی الاسود قال حدثنی ابی ان معقل بن یسار مرض فاتاه عبید الله بن زیاد یعوده نحو حدیث الحسن عن معقل **وحدثنا**
شیبان بن فروخ قال نا جریر بن حازم قال نا الحسن ان عائذ بن عمرو وکان من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل علی عبید الله بن زیاد فقال ای بنی انی
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان شر الرعاء الحطمة فایاک ان تکون منهم فقال له اجلس فانما انت من نخالة اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم فقال وهل کانت
لهم نخالة انما کانت النخالة بعدهم وفی غیرهم **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا اسماعیل بن ابراهیم عن ابی حیان عن ابی زرعة عن ابی هریرة قال قام فینا رسول الله
صلی الله علیه وسلم ذات یوم فذکر الغلول فعظمه وعظم امره ثم قال لا الفین احدکم یجیئ یوم القیمة علی رقبته بعیر له رغاء یقول یا رسول الله اغثنی فاقول لا املک
لک شیئا قد ابلغتک لا الفین احدکم یجیئ یوم القیمة علی رقبته فرس له

(**قوله** اما انه لا یمنعنی الذی فعل فی محمد بن ابی بکر اخبرنی ان اخبرک فیه ینبغی ان یذکر فضل اهل الفضل ولا یمتنع منه بسبب عداوة ونحوها واختلفوا فی صفة قتل محمد هذا قیل فی المعرکة وقیل بل
قتل اسیرا بعد ما وقیل وجد بعد ما فی خربة فی جوف حمار میت فاحرقوه (**قوله** صلی الله علیه وسلم اللهم من ولی من امر امتی شیئا فشق علیهم فاشقق علیه ومن ولی من امر امتی شیئا فرفق بهم فارفق به) هذا من ابلغ
الزواجر عن المشقة علی الناس واعظم الحث علی الرفق بهم وقد تظاهرت الاحادیث بهذا المعنی (**قوله** صلی الله علیه وسلم کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته) قال العلماء الراعی هو الحافظ المؤتمن الملتزم صلاح ما قام
علیه وما هو تحت نظره فعلیه ان کل من کان تحت نظره شئ فهو مطالب بالعدل فیه والقیام بمصالحه فی دینه ودنیاه ومتعلقاته (**قوله** صلی الله علیه وسلم ما من عبد یسترعیه الله رعیة یموت یوم یموت وهو
غاش لرعیته الا حرم الله علیه الجنة) هذا الحدیث والذی بعده سبق شرحهما فی کتاب الایمان وحاصله انه یحتمل وجهین احدهما ان یکون مستحلا لغشهم فیحرم علیه الجنة ویخلد فی النار والثانی انه لا یستحله
فیمتنع من دخولها اول وهلة مع الفائزین وهو معنی قوله صلی الله علیه وسلم فی الروایة الثانیة لم یرح معهم الجنة ای وقت دخولهم بل یؤخر عنهم عقوبة له اما فی النار واما فی الحساب واما فی غیر ذلک وفی
هذه الاحادیث وجوب النصیحة علی الوالی لرعیته والاجتهاد فی مصالحهم والنصیحة لهم فی دینهم ودنیاهم وفی قوله صلی الله علیه وسلم یموت یوم یموت وهو غاش دلیل علی ان التوبة قبل حالة
الموت نافعة (**قوله** لو علمت ان بی حیوة ما حدثتک وفی الروایة الاخری لولا انی فی الموت لم احدثک به) یحتمل انه کان یخافه علی نفسه قبل هذا الحال ورای وجوب تبلیغ العلم الذی عنده
قبل موته لئلا یکون مضیعا له وقد امرنا کلنا بالتبلیغ (**قوله** انما انت من نخالتهم) یعنی لست من فضلائهم وعلمائهم واهل المراتب منهم بل من سقطهم والنخالة هنا استعارة من نخالة الدقیق
وهی قشوره والنخالة والحثالة بمعنی واحد (**قوله** وهل کانت لهم نخالة انما کانت النخالة بعدهم وفی غیرهم) هذا من جزل الکلام وفصیحه وصدقه الذی یتفاوله
کل مسلم فان الصحابة رضی الله عنهم کلهم صفوة الناس وسادات الامة وافضل ممن بعدهم وکلهم عدول قدوة لا نخالة فیهم وانما جاء التخلیط ممن بعدهم
وفیمن بعدهم کانت النخالة (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان شر الرعاء الحطمة) قالوا هو العنیف فی رعیته لا یرفق بها فی سوقها ومرعاها بل یحطمها فی ذلک وفی سقیها
وغیره ویزحم بعضها ببعض بحیث یوذیها ویحطمها **باب** غلظ تحریم الغلول (**قوله** ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم الغلول فعظمه وعظم امره) هذا تصریح بغلظ تحریم الغلول واصل
الغلول الخیانة مطلقا ثم غلب اختصاصه فی الاستعمال بالخیانة فی الغنیمة قال نفطویه سمی بذلک لان الایدی مغلولة عنه ای ممنوعة یقال غل یغل غلولا واغل اغلالا

الهمزانی و
ابن عمر
ابن سعید
الحدیث
النبی
باب غلظ تحریم الغلول
النبی

حمحمة فيقول يا رسول الله اغثنى فاقول لا املك لك شيأ قد ابلغتك لا الفينّ احدكم يجئ يوم القيمة على رقبته شاة لها ثغاء يقول يا رسول الله اغثنى فاقول لا املك لك شيأ قد ابلغتك لا الفينّ احدكم يجئ يوم القيمة على رقبته نفس لها صياح فيقول يا رسول الله اغثنى فاقول لا املك لك شيأ قد ابلغتك لا الفين احدكم يجئ يوم القيمة على رقبته رقاع تخفق فيقول يا رسول الله اغثنى فاقول لا املك لك شيأ قد ابلغتك لا الفين احدكم يجئ يوم القيمة على رقبته صامت فيقول يا رسول الله اغثنى فاقول لا املك لك شيأ قد ابلغتك **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا عبد الرحيم بن سليمان عن ابى حيان ح قال وحدثنى زهير بن حرب قال نا جرير عن ابى حيان وعمارة بن القعقاع جميعا عن ابى زرعة عن ابى هريرة بمثل حديث اسماعيل عن ابى حيان **وحدثنى** احمد بن سعيد بن صخر الدارمى قال نا سليمان بن حرب قال نا حماد يعنى ابن زيد عن ايوب عن يحيى بن سعيد عن ابى زرعة بن عمرو بن جرير عن ابى هريرة قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الغلول فعظمه واقتص الحديث قال حماد ثم سمعت يحيى يقول بعد ذلك يحدثه فحدثنا بنحو ما حدثنا عنه ايوب **وحدثنى** احمد بن الحسن بن خراش قال نا ابو معمر قال نا عبد الوارث قال نا ايوب عن يحيى بن سعيد بن حيان عن ابى زرعة عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم بنحو حديثهم **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وعمرو الناقد وابن ابى عمر واللفظ لابى بكر قالوا نا سفيان بن عيينة عن الزهرى عن عروة عن ابى حميد الساعدى قال استعمل النبى صلى الله عليه وسلم رجلا من الاسد يقال له ابن اللتبية قال عمرو وابن ابى عمر على الصدقة فلما قدم قال هذا لكم وهذا اهدى لى قال فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر فحمد الله واثنى عليه وقال ما بال عامل ابعثه فيقول هذا لكم وهذا اهدى لى افلا قعد فى بيت ابيه او فى بيت امه حتى ينظر ايهدى اليه ام لا والذى نفس محمد بيده لا ينال احد منكم منها شيأ الا جاء به يوم القيمة يحمله على عنقه بعير له رغاء او بقرة لها خوار او شاة تيعر ثم رفع يديه حتى رأينا عفرتى ابطيه قال اللهم هل بلغت مرتين **حدثنا** اسحاق بن ابراهيم وعبد ابن حميد قالا نا عبد الرزاق قال نا معمر عن الزهرى عن عروة عن ابى حميد الساعدى قال استعمل النبى صلى الله عليه وسلم ابن اللتبية رجلا من الازد على الصدقة فجاء بالمال فدفع الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال هذا مالكم وهذه هدية اهديت لى فقال له النبى صلى الله عليه وسلم افلا قعدت فى بيت ابيك وامك فتنظر ايهدى لك ام لا ثم قام النبى صلى الله عليه وسلم خطيبا ثم ذكر نحو حديث سفيان **وحدثنا** ابو بكر بن محمد بن العلاء قال نا ابو اسامة قال نا هشام عن ابيه عن ابى حميد الساعدى قال استعمل رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا من الاسد على صدقات بنى سليم يدعى ابن الاتبية فلما جاء حاسبه قال هذا مالكم وهذا هدية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فهلا جلست فى بيت ابيك وامك حتى تاتيك هديتك ان كنت صادقا ثم خطبنا فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فانى استعمل الرجل منكم على العمل مما ولانى الله فيأتينى فيقول هذا مالكم وهذا هدية اهديت لى فهلا جلس فى بيت ابيه وامه حتى تاتيه هديته ان كان صادقا والله لا ياخذ احد منكم منها شيأ بغير حقه الا لقى الله تعالى يحمله يوم القيمة فلاعرفن احدا منكم لقى الله يحمل بعيرا له رغاء او بقرة لها خوار او شاة تيعر ثم رفع يديه حتى رؤى بياض ابطيه يقول اللهم هل بلغت بصر عينى وسمع اذنى **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا عبدة وابن نمير وابو معاوية ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا عبد الرحيم بن سليمان ح قال وحدثنا ابن ابى عمر قال نا سفيان كلهم عن هشام بهذا الاسناد

باب تحريم هدايا العمال

قوله صلى الله عليه وسلم لا الفين احدكم يجئ يوم القيامة على رقبته بعير له رغاء) هكذا ضبطناه الفين بضم الهمزة وبالفاء المكسورة اى لا اجدن احدكم على هذه الصفة ومعناه لا تعملوا عملا اجدكم بسببه على هذه الصفة قال القاضى وقع فى رواية العذرى لا القين بفتح الهمزة والقاف وبه كنحو ما سبق لكن المشهور الاول والرغاء بالمد صوت البعير وكذا المذكورات بعده وصف كل شئ بصوته والصامت الذهب والفضة (قوله صلى الله عليه وسلم لا املك لك من الله شيأ) قال القاضى معناه من المغفرة والشفاعة الا باذن الله تعالى قال ويكون ذلك اولا غضبا عليه لمخالفته ثم يشفع فى جميع الموحدين بعد ذلك كما سبق فى كتاب الايمان فى شفاعات النبى صلى الله عليه وسلم واستدل بعض العلماء بهذا الحديث على وجوب زكوة العروض والخيل وفى الدلالة فيه لواحد منهما لان هذا الحديث ورد فى الغلول واخذ الاموال غصبا فلا تعلق بالزكوة واجمع المسلمون على تغليظ تحريم الغلول وانه من الكبائر واجمعوا على انه عليه وما فعله فان تفرق الجيش وتعذر ايصال حق كل واحد اليه ففيه خلاف للعلماء قال الشافعى وطائفة يجب تسليمه الى الامام او الحاكم كسائر الاموال الضائعة وقال ابن مسعود وابن عباس ومعاوية والحسن والزهرى والاوزاعى ومالك والثورى والليث واحمد والجمهور يدفع خمسه الى الامام ويتصدق بالباقى واختلفوا فى صفة عقوبة الغال فقال جمهور العلماء وائمة الامصار يعزر على حسب ما يراه الامام ولا يحرق متاعه وبهذا قول مالك والشافعى وابى حنيفة رح ومن لا يحصى من الصحابة والتابعين ومن بعدهم وقال مكحول والحسن والاوزاعى يحرق رحله ومتاعه كله قال الاوزاعى الا السلاح وثيابه التى عليه وقال الحسن الا الحيوان والمصحف واحتجوا بحديث عبد الله بن عمر فى تحريق رحله قال الجمهور وهذا حديث ضعيف لانه مما انفرد به صالح بن محمد عن سالم وهو ضعيف قال الطحاوى ولو صح يحمل على انه كان اذا كانت العقوبة بالاموال كما خذ شطر المال من مانع الزكوة وضالة الابل وسارق التمر وكل ذلك منسوخ والله اعلم **باب** تحريم هدايا العمال (قوله استعمل النبى صلى الله عليه وسلم رجلا من الاسد يقال له ابن اللتبية) اما الاسد فباسكان السين ويقال له الازدى من ازد شنوءة ويقال لهم الازد والاسد وقد ذكره مسلم فى الرواية الثانية واما اللتبية فبضم اللام واسكان التاء ومنهم من يفتحها قالوا وهو خطأ ومنهم من يقول بفتحها وكذا وقع فى مسلم فى رواية ابى كريب المذكورة بعد هذا قالوا وهو خطأ ايضا والصواب اللتبية باسكانها نسبة الى بنى لتب قبيلة معروفة واسم ابن اللتبية هذا عبد الله وفى هذا الحديث بيان ان هدايا العمال حرام وغلول له خان فى ولايته وامانته ولهذا ذكر فى الحديث فى عقوبته وحمله ما اهدى اليه يوم القيامة كما ذكر مثله فى الغال وقد بين صلى الله عليه وسلم فى نفس الحديث السبب فى تحريم الهدية عليه وانها بسبب الولاية بخلاف الهدية لغير العامل فانها مستحبة وقد سبق بيان حكم ما يقبضه العامل ونحوه باسم الهدية وانه يرده الى مهديه فان تعذر فالى بيت المال (قوله صلى الله عليه وسلم او شاة تيعر) هو بثناة فوق مفتوحة ثم ثناة تحت ساكنة ثم عين مهملة مكسورة ومفتوحة ومعناه تصيح والياعر صوت الشاة (قوله ثم رفع يديه حتى رأينا عفرتى ابطيه) هى بضم العين المهملة وفتحها والفاء ساكنة فيهما ومن ذكر اللغتين فى العين القاضى هنا وفى المشارق وصاحب المطالع والاشهر الضم قال الاصمعى وآخرون عفرة الابط هى البياض ليس بالناصع بل فيه شئ كلون الارض قالوا وهو ماخوذ من عفر الارض بفتح العين والفاء وهو وجهها (قوله فلما جاء حاسبه) فيه محاسبة العمال ليعلم ما قبضوه وما صرفوا (قوله صلى الله عليه وسلم فلاعرفن احدا منكم لقى الله يحمل بعيرا) هكذا هو بعض النسخ فلاعرفن وفى بعضها لا اعرفن بالالف على النفى قال القاضى هذا الاشهر قال والاول هو رواية اكثر رواة صحيح مسلم (قوله ببصر عينى وسمع اذنى) معناه علم هذا الكلام يقينا وابصرت عينى النبى صلى الله عليه وسلم حين تكلم به وسمعته اذنى فلا شك فى علمى به (قوله صلى الله عليه وسلم والله الذى نفسى بيده) فيه توكيد اليمين بذكر اسمين واكثر من اسماء الله تعالى (قوله وسلوا زيد بن ثابت فانه كان حاضرا معى) فيه استشهاد الراوى والقائل بقول من يوافقه ليكون اوقع

وفى حديث عبدة وابن نمير فلما جاء حاسبه كما قال بواسامة وفى حديث ابن نمير لتعلمن والله والذى نفسى بيده لا يأخذ احدكم منها شيئا وزاد فى حديث سفيان
قال بصر عينى وسمع اذناى وسلوا زيد بن ثابت فانه كان حاضرا معى **وحدثناه** اسحاق بن ابراهيم قال نا جرير عن الشيبانى عن عبد الله بن ذكوان وهو ابو الزناد
عن عروة بن الزبير عن ابى حميد الساعدى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم استعمل رجلا على الصدقة فجاء بسواد كثير فجعل يقول هذا لكم وهذا اهدى
الى فذكر نحوه قال عروة فقلت لابى حميد لساعدى سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال من فيه الى اذنى **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا
وكيع بن الجراح قال نا اسمعيل بن ابى خالد عن قيس بن ابى حازم عن عدى بن عميرة الكندى قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من استعملناه منكم
على عمل فكتمنا مخيطا فما فوقه كان غلولا يأتى به يوم القيمة قال فقام اليه رجل اسود من الانصار كانى انظر اليه فقال يا رسول الله اقبل عنى عملك قال ومالك
قال سمعتك تقول كذا وكذا قال وانا اقوله الان من استعملناه منكم على عمل فليجئ بقليله وكثيره فما اوتى منه اخذ وما نهى عنه انتهى **وحدثناه** محمد بن عبد الله
ابن نمير قال نا ابى ومحمد بن بشر ح قال وحدثنى محمد بن رافع قال نا ابو اسامة قالوا نا اسمعيل بهذا الاسناد مثله **وحدثناه** اسحاق بن ابراهيم الحنظلى
قال نا الفضل بن موسى قال نا اسمعيل بن ابى خالد قال نا قيس بن ابى حازم قال سمعت عدى بن عميرة الكندى يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول بمثل حديثهم **وحدثنى** زهير بن حرب وهارون بن عبد الله قالا نا حجاج بن محمد قال قال ابن جريج نزل يا ايها الذين امنوا اطيعوا الله واطيعوا
الرسول واولى الامر منكم فى عبد الله بن حذافة بن قيس بن عدى السهمى بعثه النبى صلى الله عليه وسلم فى سرية اخبرنيه يعلى بن مسلم عن سعيد بن جبير
عن ابن عباس **حدثنا** يحيى بن يحيى قال نا المغيرة بن عبد الرحمن الحزامى عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من اطاعنى
فقد اطاع الله ومن يعصنى فقد عصى الله ومن يطع الامير فقد اطاعنى ومن يعص الامير فقد عصانى **وحدثنيه** زهير بن حرب قال نا ابن عيينة عن
ابى الزناد بهذا الاسناد ولم يذكر ومن يعص الامير فقد عصانى **وحدثنى** حرملة بن يحيى قال نا ابن وهب قال اخبرنى يونس ان ابن شهاب اخبره
قال نا ابو سلمة بن عبد الرحمن عن ابى هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال من اطاعنى فقد اطاع الله ومن عصانى فقد عصى الله ومن اطاع اميرى
فقد اطاعنى ومن عصى اميرى فقد عصانى **حدثنى** محمد بن حاتم قال نا مكى بن ابراهيم قال نا ابن جريج عن زياد عن ابن شهاب ان ابا سلمة بن عبد الرحمن
اخبره انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله سواء **وحدثنى** ابو كامل الجحدرى قال نا ابو عوانة عن يعلى بن عطاء عن ابى علقمة
قال حدثنى ابو هريرة من فيه الى فى قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ح قال وحدثنى عبيد الله بن معاذ قال نا ابى ح قال وحدثنا محمد بن بشار قال نا
محمد بن جعفر قالا نا شعبة عن يعلى بن عطاء سمع ابا علقمة سمع ابا هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو حديثهم **وحدثنا** ابن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن
همام بن منبه عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثل حديثهم **وحدثنى** ابو الطاهر قال نا ابن وهب عن حيوة ان ابا يونس مولى ابى هريرة حدثه
قال سمعت ابا هريرة يقول عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك وقال من اطاع الامير ولم يقل اميرى وكذلك فى حديث همام عن ابى هريرة **حدثنا**
سعيد بن منصور وقتيبة بن سعيد كلاهما عن يعقوب قال سعيد نا يعقوب بن عبد الرحمن عن ابى حازم عن ابى صالح السمان عن ابى هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم عليك السمع والطاعة فى عسرك ويسرك ومنشطك ومكرهك واثرة عليك **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وعبد الله بن
براد الاشعرى وابو كريب قالوا نا ابن ادريس عن شعبة عن ابى عمران عن عبد الله بن الصامت عن ابى ذر قال ان خليلى صلى الله عليه وسلم اوصانى
ان اسمع واطيع وان كان عبدا مجدع الاطراف **وحدثنا** محمد بن بشار قال نا محمد بن جعفر ح قال وثنا اسحق قال نا النضر بن شميل جميعا عن
شعبة عن ابى عمران بهذا الاسناد وقال فى الحديث عبدا حبشيا مجدع الاطراف

فى نفس السامع وابلغ فى طمانينته (**قوله** وحدثناه اسحق بن ابراهيم ثنا جرير عن الشيبانى عن عبد الله بن ذكوان عن عروة بن الزبير ان رسول الله صلى الله عليه وسلم استعمل رجلا على الصدقة الى قوله قال عروة
فقلت لابى حميد اسمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال من فيه الى اذنى) هكذا هو فى اكثر النسخ عن عروة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يذكر ابا حميد وكذا نقله القاضى هنا عن رواية الجمهور ووقع فى جماعة
من النسخ عن عروة بن الزبير عن ابى حميد هذا واضح ولما الاول فهو متصل ايضا لقوله قال عروة فقلت لابى حميد اسمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال من فيه الى اذنى فهذا تصريح من عروة بانه سمعه
من ابى حميد فاتصل الحديث ومع هذا فهو متصل بالطرق الكثيرة السابقة (**قوله** فجاء بسواد كثير) اى باشياء كثيرة واشخاص بارزة من حيوان وغيره والسواد يقع على كل شخص (**قوله** صلى الله عليه وسلم
فكتمنا مخيطا) هو بكسر الميم واسكان الخاء وهو الابرة (**قوله** عدى بن عميرة) بفتح العين قال القاضى ولا يعرف من الرجال حديث لا عميرة بالضم بل كلهم بالفتح ووقع فى النسا والامران **باب** وجوب
طاعة الامراء فى غير معصية وتحريمها فى المعصية اجمع العلماء على وجوبها فى غير معصية وعلى تحريمها فى المعصية نقل الاجماع على هذا القاضى عياض وآخرون (**قوله** نزل قوله تعالى اطيعوا الله واطيعوا الرسول
واولى الامر منكم فى عبد الله بن حذافة امير السرية) قال العلماء المراد باولى الامر من اوجب الله تعالى طاعته من الولاة والامراء هذا قول جماهير السلف والخلف من المفسرين والفقهاء وغيرهم وقيل هم العلماء
وقيل الامراء والعلماء واما من قال الصحابة خاصة فقد اخطأ (**قوله** صلى الله عليه وسلم من اطاعنى فقد اطاع الله ومن اطاع اميرى فقد اطاعنى) وقال فى المعصية مثله لان الله تعالى امر بطاعة
رسوله صلى الله عليه وسلم وامر هو صلى الله عليه وسلم بطاعة الامير فتلازمت الطاعة (**قوله** صلى الله عليه وسلم عليك السمع والطاعة فى عسرك ويسرك ومنشطك ومكرهك واثرة
عليك) قال العلماء معناه تجب طاعة ولاة الامور فيما تشق ونكره النفوس وغيره ما ليس بمعصية فان كانت معصية فلا سمع ولا طاعة كما صرح به فى الاحاديث الباقية فتحمل هذه الاحاديث
المطلقة بوجوب طاعة ولاة الامور على موافقة تلك الاحاديث المصرحة بانه لا سمع ولا طاعة فى المعصية والاثرة بفتح الهمزة والثاء ويقال بضم الهمزة واسكان الثاء وبكسر الهمزة واسكان الثاء
ثلث لغات حكاهن فى المشارق وغيره وهى الاستيثار والاختصاص بامور الدنيا عليكم اى اسمعوا واطيعوا وان اختص الامراء بالدنيا ولم يصلوكم حقكم ما عندهم وبذه الاحاديث فى الحث على السمع
والطاعة فى جميع الاحوال وسببها اجتماع كلمة المسلمين فان الخلاف سبب لفساد احوالهم فى دينهم ودنياهم (**قوله** ان خليلى صلى الله عليه وسلم اوصانى ان اسمع واطيع وان كان عبد امجدع الاطراف)
يعنى مقطوعها والمراد اخس العبيد اى اسمع واطع للامير ان كان فى النسب حتى لو كان عبدا اسود مقطوع الاطراف فطاعته واجبة وتقدم امارة العبد اذا ولاه بعض الائمة او اذا تغلب على البلاد بشوكته واتباعه

فاستمعوا

وحدثناه عبيد الله بن معاذ قال نا ابى قال نا شعبة عن ابى عمران بهذا الاسناد كما قال ابن ادريس عبدا مجدع الاطراف **حدثنا** محمد بن المثنى قال نا محمد ابن جعفر قال نا شعبة عن يحيى بن حصين قال سمعت جدتى تحدث انها سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يخطب فى حجة الوداع وهو يقول ولو استعمل عليكم عبد يقودكم بكتاب الله اسمعوا له واطيعوا **وحدثناه** ابن بشار قال نا محمد بن جعفر وعبد الرحمن بن مهدى عن شعبة بهذا الاسناد وقال عبدا حبشيا **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا وكيع بن الجراح عن شعبة بهذا الاسناد وقال عبدا حبشيا مجدعا **وحدثنا** عبد الرحمن بن بشر قال نا بهز قال نا شعبة بهذا الاسناد ولم يذكر حبشيا مجدعا وزاد انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى او بعرفات **وحدثنى** سلمة بن شبيب قال نا الحسن بن اعين قال نا معقل عن زيد بن ابى انيسة عن يحيى بن حصين عن جدته ام الحصين قال سمعتها تقول حججت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حجة الوداع قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قولا كثيرا ثم سمعته يقول ان امر عليكم عبد مجدع حسبتها قالت اسود يقودكم بكتاب الله فاسمعوا له واطيعوا **وحدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا الليث عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال على المرء المسلم السمع والطاعة فيما احب وكره الا ان يومر بمعصية فان امر بمعصية فلا سمع ولا طاعة **وحدثناه** زهير بن حرب ومحمد بن المثنى قالا نا يحيى وهو القطان ح قال وحدثنا ابن نمير قال نا ابى كلاهما عن عبيد الله بهذا الاسناد مثله **حدثنا** محمد بن مثنى و ابن بشار واللفظ لابن المثنى قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن زبيد عن سعد بن عبيدة عن ابى عبد الرحمن عن على ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث جيشا وامر عليهم رجلا فاوقد نارا وقال ادخلوها فاراد ناس ان يدخلوها وقال الآخرون انا فررنا منها فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال للذين اراد ان يدخلوها لو دخلتموها لم تزالوا فيها الى يوم القيمة وقال للآخرين قولا حسنا قال لا طاعة فى معصية الله انما الطاعة فى المعروف **حدثنا** محمد بن عبد الله بن نمير وزهير بن حرب وابو سعيد الاشج وتقاربوا فى اللفظ قالوا نا وكيع قال نا الاعمش عن سعد بن عبيدة عن ابى عبد الرحمن عن على قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية واستعمل عليهم رجلا من الانصار وامرهم ان يسمعوا له ويطيعوه فاغضبوه فى شئ فقال اجمعوا لى حطبا فجمعوا له ثم قال اوقدوا نارا فاوقدوا نارا ثم قال الم يامركم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تسمعوا لى وتطيعوا قالوا بلى قال فادخلوها قال فنظر بعضهم الى بعض فقالوا انما فررنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من النار فكانوا كذلك وسكن غضبه وطفيت النار فلما رجعوا ذكروا ذلك للنبى صلى الله عليه وسلم فقال لو دخلوها ما خرجوا منها انما الطاعة فى المعروف **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا وكيع وابو معاوية عن الاعمش بهذا الاسناد نحوه **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا عبد الله بن ادريس عن يحيى بن سعيد وعبيد الله بن عمر عن عبادة بن الوليد بن عبادة عن ابيه عن جده قال بايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة فى العسر واليسر والمنشط والمكره وعلى اثرة علينا وعلى ان لا ننازع الامر اهله وعلى ان نقول بالحق اينما كنا لا نخاف فى الله لومة لائم **وحدثناه** ابن نمير قال نا عبد الله يعنى ابن ادريس قال نا ابن عجلان وعبيد الله بن عمر ويحيى بن سعيد عن عبادة بن الوليد فى هذا الاسناد **وحدثنا** ابن ابى عمر قال نا عبد العزيز يعنى الدراوردى عن يزيد وهو ابن الهاد عن عبادة بن الوليد بن عبادة بن الصامت عن ابيه قال حدثنى ابى قال بايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثل حديث ابن ادريس **وحدثنا** احمد بن عبد الرحمن بن وهب بن مسلم قال حدثنى عمى عبد الله بن وهب قال نا عمرو بن الحارث قال حدثنى بكير عن بسر بن سعيد عن جنادة بن ابى امية قال دخلنا على عبادة بن الصامت وهو مريض فقلنا حدثنا اصلحك الله بحديث ينفع الله به سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال دعانا رسول الله صلى الله عليه وسلم فبايعنا فكان فيما اخذ علينا ان بايعنا على السمع والطاعة فى منشطنا ومكرهنا وعسرنا ويسرنا واثرة علينا وان لا ننازع الامر اهله قال الا ان تروا كفرا بواحا عندكم من الله فيه برهان

انما

ولا يجوز ابتداء عقد الولاية له مع الاختيار بل شرطها الحرية (قوله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث جيشا وامر عليهم رجلا فاوقد نارا وقال ادخلوها) الى قوله لا طاعة فى معصية انما الطاعة فى المعروف هذا موافق للاحاديث الباقية انه لا طاعة فى معصية انما هو فى المعروف وهذا الذى فعله هذا الامير قيل اراد امتحانهم وقيل كان مازحا قيل ان هذا الرجل عبد الله بن حذافة السهمى وهذا ضعيف لانه قال فى الرواية التى بعدها انه رجل من الانصار فدل على انه غيره (قوله صلى الله عليه وسلم لو دخلتموها لم تزالوا فيها الى يوم القيمة) هذا مما علمه صلى الله عليه وسلم بالوحى وهذا التقييد بيوم القيمة مبين للرواية المطلقة بانهم لا يخرجون منها لو دخلوها (قوله صلى الله عليه وسلم الا ان تروا كفرا بواحا عندكم من الله فيه برهان) هكذا هو لمعظم الرواة وفى معظم النسخ بواحا بالواو وفى بعضها براحا بالالف مفتوحة فيهما ومعناهما كفرا ظاهرا والمراد بالكفر ههنا المعاصى ومعنى عندكم من الله فيه برهان اى تعلمونه من دين الله تعالى ومعنى الحديث لا تنازعوا ولاة الامور فى ولايتهم ولا تعترضوا عليهم الا ان تروا منهم منكرا محققا تعلمونه من قواعد الاسلام فاذا رايتم ذلك فانكروه عليهم وقولوا بالحق حيثما كنتم واما الخروج عليهم وقتالهم فحرام باجماع المسلمين وان كانوا فسقة ظالمين وقد تظاهرت الاحاديث بمعنى ما ذكرته واجمع اهل السنة انه لا ينعزل السلطان بالفسق واما الوجه المذكور فى كتب الفقه لبعض اصحابنا انه ينعزل وحكى عن المعتزلة ايضا فغلط من قائله مخالف للاجماع قال العلماء وسبب عدم انعزاله وتحريم الخروج عليه ما يترتب على ذلك من الفتن وارافة الدماء وفساد ذات البين فتكون المفسدة فى عزله اكثر منها فى بقائه قال القاضى عياض اجمع العلماء على ان الامامة لا تنعقد لكافر ويطرأ عليه الكفر انعزل قال فكذا لو ترك اقامة الصلوات والدعاء اليها قال وكذلك عند جمهورهم البدعة قال وقال بعض البصريين تنعقد له وتستدام له لانه متاول قال القاضى فلو طرأ عليه كفر او تغيير للشرع او بدعة خرج عن حكم الولاية وسقطت طاعته ووجب على المسلمين القيام عليه وخلعه ونصب امام عادل ان امكنهم ذلك فان لم يقع ذلك الا لطائفة وجبت عليهم القيام بخلع الكافر ولا يجب فى المبتدع الا اذا اظنوا القدرة عليه فان تحققوا العجز لم يجب القيام وليها جر المسلم عن ارضه الى غيرها وليفر بدينه قال ولا ينعقد لفاسق ابتداء فلو طرأ على الخليفة فسق قال بعضهم يجب خلعه الا ان يترتب عليه فتنة وحرب وقال جماهير اهل السنة من الفقهاء والمحدثين والمتكلمين لا ينعزل بالفسق والظلم وتعطيل الحقوق ولا يجوز الخروج عليه بذلك بل يجب وعظه وتخويفه للاحاديث الواردة فى ذلك قال القاضى وقد ادعى ابو بكر بن مجاهد فى هذا الاجماع وقد رد عليه بعضهم هذا القيام الحسن وابن الزبير واهل المدينة على بنى امية وبقيام جماعة عظيمة من التابعين والصدر الاول على الحجاج مع ابن الاشعث وتاول هذا القائل قولهم ان لا ننازع الامر اهله فى ائمة العدل وحجة الجمهور ان قيامهم على الحجاج ليس بجور بل لما غيره من الشرع وظاهر من الكفر قال القاضى وقيل ان هذا الخلاف كان اولا ثم حصل الاجماع على منع الخروج عليهم والله اعلم (قوله بايعنا على السمع المراد بالمبايعة المعاهدة وهى ماخوذة من البيع لان كل واحد من المتبايعين كان يمد يده الى صاحبه وكذا هذه البيعة تكون باخذ الكف وقيل سميت مبايعة لما فيها من المعاوضة لما وعدهم الله تعالى من عظيم الجزاء قال الله تعالى ان الله اشترى من المومنين انفسهم واموالهم بان لهم الجنة الآية (قوله وعلى ان نقول بالحق اينما كنا لا نخاف فى الله لومة لائم معناه نامر بالمعروف وننهى عن المنكر فى كل زمان ومكان الكبار والصغار لا نداهن فيه احدا ولا نخاف ولا نلتفت الى الائمة

حدثنا ابراهيم عن مسلم حدثني زهير بن حرب قال نا شبابة قال حدثني ورقاء عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انما الامام جنة يقاتل من ورائه ويتقى به فان امر بتقوى الله وعدل كان له بذلك اجر وان يأمر بغيره كان عليه منه وحدثنا محمد بن بشار قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن فرات القزاز عن ابي حازم قال قاعدت ابا هريرة خمس سنين فسمعته يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وانه لا نبي بعدي وستكون خلفاء فتكثر قالوا فما تأمرنا قال فوا ببيعة الاول فالاول واعطوهم حقهم فان الله سائلهم عما استرعاهم وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وعبد الله بن براد الاشعري قالا حدثنا عبد الله بن ادريس عن الحسن بن فرات عن ابيه بهذا الاسناد مثله وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا ابو الاحوص وكيع ح قال وحدثني ابو سعيد الاشج قال نا وكيع ح قال وحدثنا ابو كريب وابن نمير قالا نا ابو معاوية ح قلل وحدثنا اسحاق بن ابراهيم وعلي بن خشرم قالا انا عيسى بن يونس كلهم عن الاعمش ح قال وحدثنا عثمان بن ابي شيبة واللفظ له قال نا جرير عن الاعمش عن زيد بن وهب عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انها ستكون بعدي اثرة وامور تنكرونها قالوا يا رسول الله كيف تأمر من ادرك منا ذلك قال تؤدون الحق الذي عليكم وتسألون الله الذي لكم وحدثنا زهير بن حرب واسحاق بن ابراهيم قال اسحاق انا وقال زهير نا جرير عن الاعمش عن زيد بن وهب عن عبد الرحمن بن عبد رب الكعبة قال دخلت المسجد فاذا عبد الله بن عمرو بن العاص جالس في ظل الكعبة والناس مجتمعون عليه فاتيتهم فجلست اليه فقال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فنزلنا منزلا فمنا من يصلح خباءه ومنا من ينتضل ومنا من هو في جشرته اذ نادى منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة جامعة فاجتمعنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انه لم يكن نبي قبلي الا كان حقا عليه ان يدل امته على خير ما يعلمه لهم وينذرهم شر ما يعلمه لهم وان امتكم هذه جعل عافيتها في اولها وسيصيب آخرها بلاء وامور تنكرونها وتجيء فتنة فيرقق بعضها بعضا وتجيء الفتنة فيقول المؤمن هذه مهلكتي ثم تنكشف وتجيء الفتنة فيقول المؤمن هذه هذه فمن احب ان يزحزح عن النار ويدخل الجنة فلتأته منيته وهو يؤمن بالله واليوم الآخر وليأت الى الناس الذي يحب ان يؤتى اليه ومن بايع اماما فاعطاه صفقة يده وثمرة قلبه فليطعه ان استطاع فان جاء آخر ينازعه فاضربوا عنق الآخر فدنوت منه فقلت انشدك الله انت سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم فاهوى الى اذنيه وقلبه بيديه وقال سمعته اذناي ووعاه قلبي فقلت له هذا ابن عمك معاوية يأمرنا ان نأكل اموالنا بيننا بالباطل ونقتل انفسنا والله عز وجل يقول يا ايها الذين آمنوا لا تأكلوا اموالكم بينكم بالباطل الا ان تكون تجارة عن تراض منكم ولا تقتلوا انفسكم ان الله كان بكم رحيما قال فسكت

ففيه القيام بالامر بالمعروف والنهي عن المنكر واجمع العلماء على انه فرض كفاية فان خاف من ذلك على نفسه او ماله او على غيره سقط الانكار بيده ولسانه ووجبت كراهته بقلبه هذا مذهبنا ومذهب الجماهير وحكى القاضي هنا عن بعضهم انه ذهب الى الانكار مطلقا في هذه الحالة وغيرها وقد سبق في باب الامر بالمعروف في كتاب الايمان وبسطته بسطا شافيا **باب** الامام جنة يقاتل من ورائه ويتقى به (**قوله** حدثنا ابراهيم عن مسلم حدثني زهير بن حرب ثنا شبابة حدثني ورقاء عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انما الامام جنة يقاتل من ورائه ويتقى به هذا الحديث اول المفوات الثالث الذي لم يسمعه ابراهيم بن سفيان عن مسلم بل رواه عنه بالاجازة ولهذا قال عن مسلم وقدمنا بيانه في الفصول السابقة في مقدمة هذا الشرح (**قوله** صلى الله عليه وسلم الامام جنة اي كالستر لانه يمنع العدو من اذى المسلمين ويمنع الناس بعضهم من بعض ويحمي بيضة الاسلام ويخيف الناس ويحول بسطوته) ومعنى يقاتل من ورائه اي يقاتل معه الكفار والبغاة والخوارج وسائر اهل الفساد ونحو هذا معنى يتقى به شر العدو وشر اهل الفساد والظلم مطلقا والتقاء في يتقى مبدلة من الواو لان اصلها من الوقاية **باب** وجوب الوفاء ببيعة الخليفة الاول فالاول (**قوله** صلى الله عليه وسلم كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبي خلفه نبي) اي يتولون امورهم كما يفعل الامراء والولاة بالرعية والسياسة القيام على الشيء بما يصلحه وفي هذا الحديث جواز قول هلك فلان اذا مات وقد كثرت الاحاديث به جا في القرآن العزيز قوله تعالى حتى اذا هلك قلتم لن يبعث الله من بعده رسولا (**قوله** صلى الله عليه وسلم وستكون خلفاء فتكثر قالوا فما تأمرنا قال فوا ببيعة الاول فالاول) **قوله** تكثر بالثاء المثلثة من الكثرة هذا هو الصواب المعروف قال القاضي ضبطه بعضهم فتكبر بالباء الموحدة كانه من الكبار قبيح افعالهم وهذا تصحيف وفي هذا الحديث معجزة ظاهرة لرسول الله صلى الله عليه وسلم ومعنى هذا الحديث اذا بويع لخليفة بعد خليفة فبيعة الاول صحيحة يجب الوفاء بها وبيعة الثاني باطلة يحرم الوفاء بها ويحرم عليه طلبها وسواء عقدوا للثاني عالمين بعقد الاول ام جاهلين وسواء كانا في بلدين او بلد واحد بها في بلد الامام المفصل من الآخر في غير هذا هو الصواب الذي عليه اصحابنا وجماهير العلماء وقيل تكون لمن عقدت له في بلد الامام وقيل ليقرع بينهم وهذان فاسدان واتفق العلماء على انه لا يجوز ان يعقد لخليفتين في عصر واحد سواء اتسعت دار الاسلام لاثنين ام لا قال امام الحرمين في كتابه الارشاد قال اصحابنا لا يجوز عقدها لشخصين قال وعندي انه لا يجوز عقدها لاثنين في صقع واحد وهذا مجمع عليه قال فان بعدما بين الامامين وتخللت بينهما خشوع فللامر فيه مجال قال وهو خارج من القواطع وحكى المازري هذا القول عن بعض المتأخرين من اهل الاصول واراد به امام الحرمين وهو قول فاسد مخالف لما عليه السلف والخلف ولظواهر اطلاق الاحاديث والله اعلم (**قوله** صلى الله عليه وسلم ستكون بعدي اثرة وامور تنكرونها قالوا يا رسول الله كيف تأمر من ادرك منا ذلك قال تؤدون الحق الذي عليكم وتسألون الله الذي لكم) هذا من معجزات النبوة وقد وقع هذا الاخبار متكررا ووجد مخبره متكررا وفيه الحث على السمع والطاعة وان كان المتولي ظالما عسوفا فيعطى حقه من الطاعة ولا يخرج عليه ولا يخلع بل يتضرع الى الله تعالى في كشف اذاه ودفع شره ويرغب في صلاحه وتقدم قريبا ذكر اللغات الثلاث في الاثرة وتفسيرها والمراد بها هنا استئثار الامراء باموال بيت المال والله اعلم (**قوله** ومنا من ينتضل هو من المناضلة وهي المراماة بالنشاب (**قوله** ومنا من هو في جشرته) هو بفتح الجيم والشين وهي الدواب التي ترعى وتبيت مكانها (**قوله** الصلوة جامعة) هو نصب الصلوة على الاغراء وجامعة على الحال (**قوله** صلى الله عليه وسلم وتجيء فتنة فيرقق بعضها بعضا) هذه اللفظة رويت على اوجه احدها وهو الذي نقله القاضي عن جمهور الرواة يرقق بضم الياء وفتح الراء وبقاف ثم باء اي يصير بعضها رقيقا اي خفيفا لعظم ما بعده والثاني يجعل الاول رقيقا وقيل معناه يشبه بعضها بعضا وقيل يدور بعضها في بعض ويذهب ويجيء وقيل معناه يسوق بعضها الى بعض تحسينها وتسويلها والوجه الثاني فيرفق بفتح الياء واسكان الراء وبعدها فاء مضمومة والثالث فيدق بالدال المهملة الساكنة وبالفاء المكسورة اي يدفع ويصيب الدفق الصب (**قوله** صلى الله عليه وسلم ولياتين الى الناس الذي يحب ان يؤتى اليه) هذا من جوامع كلمه صلى الله عليه وسلم وبديع حكمه وهذه قاعدة مهمة فينبغي الاعتناء بها وان الانسان يلتزم ان لا يفعل مع الناس الا ما يحب ان يفعلوه معه (**قوله** صلى الله عليه وسلم فان جاء آخر ينازعه فاضربوا عنق الآخر) معناه ادفعوا الثاني فانه خارج على الامام فان لم يندفع الا بحرب وقتال فقاتلوه فان دعت المقاتلة الى قتله جاز قتله ولا ضمان فيه لانه ظالم متعد في قتاله (**قوله** فقلت له هذا ابن عمك معوية يأمرنا ان نأكل اموالنا بيننا بالباطل ونقتل انفسنا والله تعالى يقول لا تأكلوا اموالكم بينكم بالباطل الى آخره) المقصود بهذا الكلام ان هذا الفاعل لما سمع كلام عبد الله ابن عمرو بن العاص وذكره الحديث في تحريم منازعة الخليفة الاول وان الثاني يقتل فاعتقد هذا الفاعل هذا الوصف في معاوية لمنازعته عليا وكانت قد سبقت بيعة على معاوية على اجناده وانباعه في حرب علي ومنازعته ومقاتلته اياه من اكل المال بالباطل

ثم قال اطعه فی طاعة الله واعصه فی معصیة الله عز وجل **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وابن نمیر وابوسعید الاشج قالوا نا وکیع ح قال **وحدثنا** ابوکریب
قال نا ابومعاویة کلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد نحوه **وحدثنی** محمد بن رافع قال نا ابوالمنذر اسمعیل بن عمر قال نا یونس بن ابی اسحاق الهمدانی قال نا عبدالله بن
ابی السفر عن علم عن عبدالرحمن بن عبد رب الکعبة الصائدی قال رایت جماعة عند الکعبة فذکر نحو حدیث الاعمش **حدثنا** محمد بن مثنی ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن
جعفر قال نا شعبة سمعت قتادة یحدث عن انس بن مالک عن اسید بن حضیر ان رجلا من الانصار خلا برسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لا تستعملنی کما استعملت فلانا
فقال ستلقون بعدی اثرة فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض **وحدثنی** یحیی بن حبیب الحارثی قال نا خالد یعنی ابن الحارث قال نا شعبة بن الحجاج عن قتادة قال سمعت
انسا یحدث عن اسید بن حضیر ان رجلا من الانصار خلا برسول الله صلی الله علیه وسلم بمثله **وحدثنیه** عبیدالله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة بهذا الاسناد ولم یقل
خلا برسول الله صلی الله علیه وسلم **وحدثنا** محمد بن مثنی ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سماک بن حرب عن علقمة بن وائل الحضرمی عن ابیه قال سال سلمة بن یزید
الجعفی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا نبی الله ارایت ان قامت علینا امراء یسالونا حقهم ویمنعونا حقنا فما تامرنا فاعرض عنه ثم ساله فاعرض عنه ثم ساله فی الثانیة او فی الثالثة
فجذبه الاشعث بن قیس وقال اسمعوا واطیعوا فانما علیهم ما حملوا وعلیکم ما حملتم **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا شبابة قال نا شعبة عن سماک بهذا الاسناد
مثله وقال فجذبه الاشعث بن قیس فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اسمعوا واطیعوا فانما علیهم ما حملوا وعلیکم ما حملتم **وحدثنی** محمد بن مثنی العنزی
قال نا الولید بن مسلم قال نا عبدالرحمن بن یزید بن جابر قال نا بسر بن عبیدالله الحضرمی انه سمع ابا ادریس الخولانی یقول سمعت حذیفة بن الیمان یقول کان الناس
یسالون رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الخیر وکنت اساله عن الشر مخافة ان یدرکنی فقلت یا رسول الله انا کنا فی جاهلیة وشر فجاءنا الله بهذا الخیر فهل بعد هذا الخیر
شر قال نعم فقلت هل بعد ذلک الشر من خیر قال نعم وفیه دخن قال قلت وما دخنه قال قوم یستنون بغیر سنتی ویهتدون بغیر هدیی تعرف منهم وتنکر فقلت هل
بعد ذلک الخیر من شر قال نعم دعاة علی ابواب جهنم من اجابهم الیها قذفوه فیها فقلت یا رسول الله صفهم لنا قال نعم هم قوم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا قلت یا
رسول الله فما تری ان ادرکنی ذلک قال تلزم جماعة المسلمین وامامهم فقلت فان لم یکن لهم جماعة ولا امام قال فاعتزل تلک الفرق کلها ولو ان تعض علی
اصل شجرة حتی یدرکک الموت وانت علی ذلک **وحدثنی** محمد بن سهل بن عسکر التمیمی قال نا یحیی بن حسان ح قال وحدثنا عبدالله بن عبدالرحمن
الدارمی قال انا یحیی وهو ابن حسان قال نا معاویة یعنی ابن سلام قال نا زید بن سلام عن ابی سلام قال قال حذیفة بن الیمان قلت یا رسول الله انا کنا بشر فجاءنا الله
بخیر فنحن فیه فهل من وراء هذا الخیر شر قال نعم قلت هل وراء ذلک الشر خیر قال نعم قلت فهل وراء ذلک الخیر شر قال نعم قلت کیف قال تکون بعدی ائمة لا یهتدون
بهدای ولا یستنون بسنتی وسیقوم فیهم رجال قلوبهم قلوب الشیاطین فی جثمان انس قال قلت کیف اصنع یا رسول الله ان ادرکت ذلک قال تسمع وتطیع وان ضرب
ظهرک واخذ مالک فاسمع واطع **حدثنا** شیبان بن فروخ قال نا جریر یعنی ابن حازم قال نا غیلان بن جریر عن ابی قیس بن ریاح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه
وسلم انه قال من خرج من الطاعة وفارق الجماعة فمات مات میتة جاهلیة ومن قاتل تحت رایة عمیة یغضب لعصبة او یدعو الی عصبة او ینصر عصبة فقتل فقتلة جاهلیة

ومن قتل النفس لانه قتال بغیر حق فلا یستحق احد منا الفی مقاتلته (**قوله** اطعه فی طاعة الله واعصه فی معصیة الله) هذا فیه دلیل لوجوب طاعة المتولین للامامة بالقهر من غیر اجماع ولا عهد (**قوله**
عن عبدالرحمن بن عبد رب الکعبة الصائدی) هکذا هو فی جمیع النسخ بالصاد والدال المهملة وکذا نقله القاضی عیاض عن جمیع النسخ قال وهو غلط وصوابه العائذی بالعین والذال المعجمة قاله
ابن الکلبی فی النسابة هذا کلام القاضی وقد ذکره البخاری فی تاریخه والسمعانی فی الانساب فقالا هو الصائدی ولم یذکرا غیر ذلک فقد اجتمع مسلم والبخاری والسمعانی علی الصائدی
قال السمعانی هو منسوب الی صائد بطن من همدان قال وصائد اسم کعب بن شرحبیل بن شراحیل بن عمرو بن جشم بن حاشد بن جشم بن خیوان بن نوف بن همدان بن مالک بن زید
ابن سهلان بن سلمة بن ربیعة بن احمار بن مالک بن زید بن کهلان بن سبا **باب** الامر بالصبر عند ظلم الولاة واستیثارهم تقدم شرح احادیثه فی الابواب قبله وحاصله الصبر
علی ظلمهم وانه لا تسقط طاعتهم بظلمهم والله اعلم **باب** وجوب ملازمة جماعة المسلمین عند ظهور الفتن وفی کل حال وتحریم الخروج من الطاعة ومفارقة الجماعة (**قوله** قلت
یا رسول کنا کنا فی جاهلیة وشر فجاءنا الله بهذا الخیر فهل بعد هذا الخیر شر قال نعم فقلت فهل بعد ذلک الشر من خیر قال نعم وفیه دخن) قال ابوعبید وغیره الدخن بفتح الدال المهملة
والخاء المعجمة اصله ان تکون فی لون الدابة کدورة الی سواد قالوا والمراد هنا ان لا تصفو القلوب بعضها لبعض ولا یزول خبثها ولا ترجع الی ما کانت علیه من الصفا قال القاضی
قیل المراد بالخیر بعد الشر ایام عمر بن عبدالعزیز (**قوله** بعده تعرف منهم وتنکر) المراد الامراء بعد عمر بن عبدالعزیز رضی الله عنه (**قوله** صلی الله علیه وسلم ویهدون بغیر هدیی) الهدی الهیئة
والسیرة والطریقة (**قوله** صلی الله علیه وسلم دعاة علی ابواب جهنم من اجابهم الیها قذفوه فیها) قال العلماء هؤلاء من کان من الامراء یدعو الی بدعة او ضلال آخر کالخوارج
والقرامطة واصحاب المحنة وفی حدیث حذیفة هذا لزوم جماعة المسلمین وامامهم ووجوب طاعته وان فسق وعمل المعاصی من اخذ الاموال وغیر ذلک فتجب طاعته فی غیر معصیة
وفیه معجزات لرسول الله صلی الله علیه وسلم وهی هذه الامور التی اخبر بها وقد وقعت کلها (**قوله** عن ابی سلام قال قال حذیفة بن الیمان) قال الدارقطنی هذا عندی مرسل
لان ابا سلام لم یسمع حذیفة وهو کما قال الدارقطنی لکن المتن صحیح متصل بالطریق الاول وانما اتی مسلم بهذا متابعة کما تری وقد قدمنا فی الفصول وغیرها ان الحدیث المرسل اذا روی
من طریق آخر متصلا تبینا به صحة المرسل وجاز الاحتجاج به ویصیر فی المسئلة حدیثان صحیحان (**قوله** عن ابی قیس بن ریاح) هو بکسر الراء وبالمثناة وهو زیاد بن ریاح القیسی
المذکور فی الاسناد بعده وقاله البخاری بالمثناة وبالموحدة وقاله الجماهیر بالمثناة لا غیر (**قوله** صلی الله علیه وسلم من فارق الجماعة فمات مات میتة جاهلیة) هی بکسر المیم
ای علی صفة موتهم من حیث هم لا امام لهم (**قوله** صلی الله علیه وسلم ومن قاتل تحت رایة عمیة هی بضم العین وکسرها لغتان مشهورتان والمیم مکسورة مشددة
والیاء مشددة ایضا قالوا هی الامر الاعمی لا یستبین وجهه کذا قاله احمد بن حنبل والجمهور قال اسحق بن راهویه هذا کقتال القوم للعصبیة (**قوله**
صلی الله علیه وسلم یغضب لعصبة او یدعو الی عصبة او ینصر لعصبة) هذه الالفاظ الثلاثة بالعین والصاد المهملتین هذا هو الصواب المعروف فی نسخ بلادنا وغیرها
وحکی القاضی عن روایة العذری بالغین والضاد المعجمتین فی الالفاظ الثلاثة ومعناها انه یقاتل لشهوة نفسه وغضبه لها ویؤید الروایة الاولی الحدیث

ومن خرج علی امتی یضرب برّها وفاجرها ولا یتحاش من مؤمنها ولا یفی لذی عهد عهده فلیس منی ولست منه **وحدثنی** عبید الله بن عمر القواریری قال نا حماد ابن زید قال نا ایوب عن غیلان بن جریر عن زیاد بن ریاح القیسی عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بنحو حدیث جریر وقال لا یتحاشی من مؤمنها و **حدثنی** زهیر بن حرب قال نا عبد الرحمن بن مهدی قال نا مهدی بن میمون عن غیلان بن جریر عن زیاد بن ریاح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من خرج من الطاعة وفارق الجماعة ثم مات مات میتة جاهلیة ومن قتل تحت رایة عمیة یغضب للعصبة ویقاتل للعصبة فلیس من امتی ومن خرج من امتی علی امتی یضرب برّها وفاجرها لا یتحاش من مومنها ولا یفی لذی عهد بعهده فلیس منی **وحدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن غیلان بن جریر بهذا الاسناد اما ابن مثنی فلم یذکر النبی صلی الله علیه وسلم فی الحدیث واما ابن بشار فقال فی روایته قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بنحو حدیثهم **وحدثنا** حسن بن الربیع قال نا حماد بن زید عن الجعد ابی عثمان عن ابی رجاء عن ابن عباس یرویه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من رای من امیره شیئا یکرهه فلیصبر فانه من فارق الجماعة شبرا فمات فمیتته جاهلیة **وحدثنا** شیبان بن فروخ نا عبد الوارث نا الجعد ابو رجاء العطاردی عن ابن عباس عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من کره من امیره شیئا فلیصبر علیه فانه لیس احد من الناس یخرج من السلطان شبرا فمات علیه الا مات میتة جاهلیة **وحدثنا** هریم بن عبد الاعلی قال نا المعتمر قال سمعت ابی یحدث عن ابی مجلز عن جندب بن عبد الله البجلی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قتل تحت رایة عمیة یدعو عصبیة او ینصر عصبیة فقتلة جاهلیة **وحدثنا** عبید الله بن معاذ العنبری قال نا ابی نا عاصم وهو ابن محمد بن زید عن زید بن محمد عن نافع قال جاء عبد الله بن عمر الی عبد الله بن مطیع حین کان من امر الحرة ما کان زمن یزید بن معاویة فقال طرحوا لابی عبد الرحمن وسادة فقال انی لم آتک لاجلس اتیتک لاحدثک حدیثا سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من خلع یدا من طاعة لقی الله یوم القیمة لا حجة له ومن مات ولیس فی عنقه بیعة مات میتة جاهلیة **وحدثنا** ابن نمیر قال نا یحیی بن عبد الله بن بکیر نا اللیث عن عبید بن ابی جعفر عن بکیر بن عبد الله بن الاشج عن نافع عن ابن عمر انه اتی ابن مطیع فذکر عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **وحدثنا** عمرو بن علی قال نا ابن مهدی ح قال وحدثنا محمد بن عمرو بن جبلة قال نا بشر بن عمر قالا جمیعا نا هشام بن سعد عن زید بن اسلم عن ابیه عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث نافع عن ابن عمر **وحدثنی** ابو بکر بن نافع ومحمد بن بشار قال ابن نافع نا غندر وقال ابن بشار نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن زیاد بن علاقة قال سمعت عرفجة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انه ستکون هنات وهنات فمن اراد ان یفرق امر هذه الامة وهی جمیع فاضربوه بالسیف کائنا من کان **وحدثنا** احمد بن خراش قال نا حبان قال نا ابو عوانة ح قال وحدثنا القاسم بن زکریا قال نا عبید الله بن موسی عن شیبان ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال نا المصعب بن المقدام الخثعمی قال نا اسرائیل ح قال وحدثنی حجاج قال نا عارم بن الفضل قال نا حماد بن زید قال نا عبد الله بن المختار ورجل سماه کلهم عن زیاد بن علاقة عن عرفجة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل غیران فی حدیثهم جمیعا فاقتلوه **وحدثنی** عثمان بن ابی شیبة قال نا یونس بن ابی یعفور عن ابیه عن عرفجة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من اتاکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوه **وحدثنی** وهب بن بقیة الواسطی قال نا خالد بن عبد الله عن الجریری عن ابی نضرة عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا بویع للخلیفتین فاقتلوا الآخر منهما **وحدثنا** هداب بن خالد الازدی قال نا همام بن یحیی قال نا قتادة عن الحسن عن ضبة بن محصن عن ام سلمة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ستکون امراء فتعرفون وتنکرون فمن عرف برئ ومن انکر سلم ولکن من رضی وتابع قالوا افلا نقاتلهم قال لا ما صلوا **وحدثنی** ابو غسان المسمعی ومحمد بن بشار جمیعا عن معاذ واللفظ لابی غسان قال نا معاذ وهو ابن هشام الدستوائی قال حدثنی ابی عن قتادة قال نا الحسن عن ضبة بن محصن العنزی عن ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال یستعمل علیکم امراء فتعرفون وتنکرون

المذکور بعدها ینضب للعصبة ویقاتل للعصبة ومعناه انما یقاتل عصبیة لقومه وهواه (**قوله** صلی الله علیه وسلم ومن خرج من امتی علی امتی یضرب برها وفاجرها ولا یتحاش من مومنها) وفی بعض النسخ یتحاشی بالیاء ومعناه لا یکترث بما یفعله فیها ولا یخاف وباله وعقوبته (**قوله** صلی الله علیه وسلم من خلع یدا من طاعة لقی الله تعالی یوم القیمة لا حجة له) ای لا حجة له فی فعله ولا عذر له ینفعه **باب** حکم من فرق امر المسلمین وهو مجتمع (**قوله** صلی الله علیه وسلم ستکون هنات وهنات) الهنات جمع هنة وتطلق علی کل شئ والمراد بها هنا الفتن والامور الحادثة (**قوله** صلی الله علیه وسلم فمن اراد ان یفرق امر هذه الامة وهی جمیع فاضربوه بالسیف کائنا من کان) فیه الامر بقتال من خرج علی الامام او اراد تفریق کلمة المسلمین ونحو ذلک ونهی عن ذلک فان لم ینته قوتل وان لم یندفع شره الا بقتله فقتل کان هدرا فقوله صلی الله علیه وسلم فاضربوه بالسیف وفی الروایة الاخری فاقتلوه معناه اذا لم یندفع الا بذلک وقوله صلی الله علیه وسلم یریدان یشق عصاکم معناه یفرق جماعتکم کما تفرق العصا المشقوقة وهو عبارة عن اختلاف الکلمة وتنافر النفوس **باب** اذا بویع لخلیفتین (**قوله** صلی الله علیه وسلم اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الآخر منهما) هذا محمول علی ما اذا لم یندفع الا بقتله وقد سبق الیضاح هذا فی الابواب السابقة وفیه انه لا یجوز عقدها لخلیفتین وقد سبق قریبا نقل الاجماع فیه واحتمال امام الحرمین **باب** وجوب الانکار علی الامراء فیما یخالف الشرع وترک قتالهم ما صلوا ونحو ذلک (**قوله** صلی الله علیه وسلم ستکون امراء فتعرفون وتنکرون فمن عرف فقد برئ ومن انکر سلم ولکن من رضی وتابع قالوا افلا نقاتلهم قال لا ما صلوا) هذا الحدیث فیه معجزة ظاهرة بالاخبار بالمستقبل ووقع ذلک کما اخبر صلی الله علیه وسلم واما (**قوله** صلی الله علیه وسلم فمن عرف فقد برئ وفی الروایة التی بعدها فمن کره فقد برئ فاما روایة من روی فمن کره فقد برئ فظاهرة ومعناه من کره ذلک المنکر فقد برئ من اثمه وعقوبته وبذا فی حق من لا یستطیع انکاره بیده ولا لسانه فلیکرهه بقلبه ویبرأ واما من روی فمن عرف فقد برئ فمعناه والله اعلم فمن عرف المنکر ولم یشتبه علیه فقد صارت له طریق الی البراءة من اثمه وعقوبته بان یغیره بیده او بلسانه فان عجز فلیکرهه بقلبه (**قوله** صلی الله علیه وسلم ولکن من رضی وتابع معناه ولکن الاثم والعقوبة علی من رضی وتابع وفیه دلیل علی ان من عجز عن ازالة المنکر لا یاثم بمجرد السکوت بل انما یاثم بالرضا به وبان لا یکرهه بقلبه وبالمتابعة علیه (**قوله** افلا نقاتلهم قال لا ما صلوا) ففیه معنی ما سبق انه لا یجوز الخروج علی الخلفاء بمجرد الظلم او الفسق ونحوه مما لم یغیروا شیئا من قواعد الاسلام

فمن كره فقد برئ ومن انكر فقد سلم ولكن من رضى وتابع قالوا يا رسول الله الا نقاتلهم قال لا ما صلوا اى من كره بقلبه وانكر بقلبه **وحدثنى** ابو الربيع العتكى قال نا حماد يعنى ابن زيد قال نا المعلى بن زياد وهشام عن الحسن عن ضبة بن محصن عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بنحو ذلك غير انه قال فمن انكر فقد برئ ومن كره فقد سلم **وحدثناه** حسن بن الربيع البجلى قال نا ابن المبارك عن هشام عن الحسن عن ضبة بن محصن عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر مثله الا قوله ولكن من رضى وتابع لم يذكره **وحدثنا** اسحق بن ابراهيم الحنظلى قال نا عيسى بن يونس قال نا الاوزاعى عن يزيد بن يزيد بن جابر عن رزيق بن حيان عن مسلم بن قرظة عن عوف بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خيار ائمتكم الذين تحبونهم ويحبونكم ويصلون عليكم وتصلون عليهم وشرار ائمتكم الذين تبغضونهم ويبغضونكم وتلعنونهم ويلعنونكم قيل يا رسول الله افلا ننابذهم بالسيف فقال لا ما اقاموا فيكم الصلوة واذا رايتم من ولاتكم شيئا تكرهونه فاكرهوا عمله ولا تنزعوا يدا من طاعته **حدثنا** داود بن رشيد قال نا الوليد يعنى ابن مسلم قال نا عبد الرحمن بن يزيد بن جابر قال اخبرنى مولى بنى فزارة وهو رزيق بن حيان انه سمع مسلم بن قرظة ابن عم عوف بن مالك يقول سمعت عوف بن مالك الاشجعى يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خيار ائمتكم الذين تحبونهم ويحبونكم وتصلون عليهم ويصلون عليكم وشرار ائمتكم الذين تبغضونهم ويبغضونكم وتلعنونهم ويلعنونكم قال قالوا يا رسول الله افلا ننابذهم عند ذلك قال لا ما اقاموا فيكم الصلوة الا من ولى عليه والٍ فراه ياتى شيئا من معصية الله فليكره ما ياتى من معصية الله ولا ينزعن يدا من طاعة قال ابن جابر فقلت يعنى لرزيق حين حدثنى بهذا الحديث آلله يا ابا المقدام لحدثك بهذا وسمعت هذا من مسلم بن قرظة يقول سمعت عوفا يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فجثا على ركبتيه واستقبل القبلة فقال اى وآلله الذى لا اله الا هو لسمعته من مسلم بن قرظة يقول سمعت عوف بن مالك يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم **وحدثناه** اسحاق بن موسى الانصارى قال نا الوليد بن مسلم قال نا ابن جابر بهذا الاسناد وقال رزيق مولى بنى فزارة قال مسلم ورواه معاوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد عن مسلم بن قرظة عن عوف بن مالك عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله **وحدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا الليث بن سعد ح قال وثنا محمد بن رمح قال انا الليث عن ابى الزبير عن جابر قال كنا يوم الحديبية الفا واربع مائة فبايعناه وعمر اخذ ببده تحت الشجرة وهى سمرة وقال بايعناه على ان لا نفر ولم نبايعه على الموت **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا ابن عيينة ح قال وحدثنا ابن نمير قال نا سفيان عن ابى الزبير عن جابر قال لم نبايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على الموت انما بايعناه على ان لا نفر **وحدثنا** محمد بن حاتم قال نا حجاج عن ابن جريج قال اخبرنى ابو الزبير انه سمع جابرا يسأل كم كانوا يوم الحديبية قال كنا اربع عشرة مائة فبايعناه وعمر اخذ ببده تحت الشجرة وهى سمرة فبايعناه غير جد بن قيس الانصارى اختبأ تحت بطن بعيره **وحدثنى** ابراهيم بن دينار قال نا حجاج بن محمد عن ابن جريج قال قال ابو الزبير انه سمع جابرا يسأل هل بايع النبى صلى الله عليه وسلم بذى الحليفة فقال لا ولكن صلى بها ولم يبايع عند شجرة الا شجرة التى بالحديبية قال ابن جريج واخبرنى ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول دعا النبى صلى الله عليه وسلم على بئر الحديبية **حدثنا** سعيد بن عمرو الاشعثى وسويد بن سعيد واسحاق بن ابراهيم واحمد بن عبدة واللفظ لسعيد قال سعيد واسحق انا وقال الاخران نا سفيان عن عمرو عن جابر قال كنا يوم الحديبية الفا واربع مائة فقال لنا النبى صلى الله عليه وسلم انتم اليوم خير اهل الارض وقال جابر لو كنت ابصر لاريتكم موضع الشجرة **وحدثنا** محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن عمرو بن مرة عن سالم بن ابى الجعد قال سالت جابر بن عبد الله عن اصحاب الشجرة فقال لو كنا مائة الف لكفانا كنا الفا وخمس مائة **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابن نمير قالا نا عبد الله بن ادريس ح قال وثنا رفاعة بن الهيثم قال نا خالد يعنى الطحان كلاهما عن حصين عن سالم بن ابى الجعد عن جابر قال

باب خيار الائمة وشرارهم (**قوله** عن رزيق بن حيان) اختلفوا فى تقديم الراء على الزاى وتاخيرها على وجهين ذكره البخارى وابن ابى حاتم والدارقطنى وعبد الغنى بن سعيد المصرى وابن ماكولا وغيرهم من اصحاب المؤتلف بتقديم الراء المهملة وهو الموجود فى معظم نسخ صحيح مسلم وقال ابو زرعة الرازى والد مشقى بتقديم الزاى المعجمة والله اعلم (**قوله** عن مسلم بن قرظة) بضم القاف والراء وبالظاء المعجمة وقد سبق فى الباب قبله شرح هذه الاحاديث (**قوله** صلى الله عليه وسلم خيار ائمتكم الذين تحبونهم ويحبونكم وتصلون عليهم ويصلون عليكم) معنى يصلون اى يدعون (**قوله** فجثا على ركبتيه واستقبل القبلة) هكذا هو فى اكثر النسخ فجثا بالثاء المثلثة وفى بعضها فجذا بالذال المعجمة وكلاهما صحيح فاما بالثاء فيقال منه جثا على ركبتيه يجثو جثوا وجثيا فيهما واجثاه غيره وتجاثوا على الركب جثى وجثى بضم الجيم وكسرها واما جذا فهو الجلوس على اطراف اصابع الرجلين ناصبا القدمين وهو الجاذى والجمع جذاء مثل نائم ونيام قال الجمهور الجاذى اشد استيفازا من الجاثى وقال ابو عمرو بالمثناتين **باب** استحباب مبايعة الامام الجيش عند ارادة القتال وبيان بيعة الرضوان تحت الشجرة (**قوله** كنا يوم الحديبية الفا واربع مائة وفى رواية الفا وخمس مائة وفى رواية الفا وثلث مائة) وقد ذكر البخارى ومسلم هذه الروايات الثلاث فى صحيحيهما واكثر رواياتهما الف واربع مائة وكذا ذكر البيهقى ان اكثر روايات هذا الحديث الف واربع مائة ويمكن ان تجمع بينها بانهم كانوا اربع مائة وكسر افمن قال اربع مائة لم يعتبر الكسر ومن قال خمس مائة اعتبره ومن قال الف وثلثمائة ترك بعضهم لكونه لم يتيقن العدد ولغير ذلك (**قوله** فى رواية جابر ورواية معقل بن يسار بايعناه يوم الحديبية على ان لا نفر ولم نبايعه على الموت) وفى رواية سلمة انهم بايعوه يومئذ على الموت وهو معنى رواية عبد الله بن زيد بن عاصم وفى رواية مجاشع بن مسعود البيعة على الهجرة والبيعة على الاسلام والجهاد وفى حديث ابن عمر وعبادة بايعنا على السمع والطاعة وان لا ننازع الامر اهله وفى رواية عن ابن عمر فى غير صحيح مسلم البيعة على الصبر قال العلماء هذه الرواية تجمع المعانى كلها وتبين مقصود كل الروايات فالبيعة على ان لا نفر معناه الصبر حتى نظفر بعدو نا او نقتل وهو معنى البيعة على الموت اى نصبر وان آل بنا ذلك الى الموت للا ان الموت مقصود فى نفسه وكذا البيعة على الجهاد اى والصبر فيه والله اعلم وكان فى اول الاسلام يجب على العشرة من المسلمين ان يصبروا لمائة من الكفار ولا يفروا منهم وعلى لمائة الصبر للالف كافر ثم نسخ ذلك وصار الواجب مصابرة المثلين فقط هذا مذهبنا ومذهب ابن عباس ومالك والجمهور وان الآية منسوخة وقال ابو حنيفة وطائفة ليست بمنسوخة واختلفوا فى ان المعتبر مجرد العدد من غير مراعاة القوة والضعف ام يراعى فى الجمهور على انه لا يراعى لظاهر القرآن واما حديث عبادة بايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على ان لا نشركوا بالله شيئا ولا نسرق الى آخره فانما كان ذلك فى اول الامر فى ليلة العقبة قبل الهجرة من مكة وقبل فرض الجهاد (**قوله** سالت جابرا عن اصحاب الشجرة فقال لو كنا مائة الف لكفانا كنا الفا وخمس مائة هذا مختصر من الحديث الصحيح فى بئر الحديبية ومعناه ان الصحابة لما وصلوا الحديبية وجدوا

لوكنا مائة الف لكفانا كنا خمس عشرة مائة **وحدثنا** عثمان بن ابى شيبة واسحاق بن ابراهيم قال اسحاق انا وقال عثمان نا جرير عن الاعمش قال حدثنى سالم بن ابى الجعد قال قلت لجابر كم كنتم يومئذ قال الفا واربع مائة **حدثنا** عبيد الله بن معاذ قال نا ابى قال نا شعبة عن عمرو يعنى ابن مرة قال حدثنى عبد الله بن ابى اوفى قال كان اصحاب الشجرة الفا وثلاث مائة وكانت اسلم ثمن المهاجرين **وحدثنا** ابن مثنى قال نا ابو داود قال وحدثنا اسحاق بن ابراهيم قال نا النضر بن شميل جميعا عن شعبة بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** يحيى بن يحيى قال انا يزيد بن زريع عن خالد عن الحكم ابن عبد الله بن الاعرج عن معقل بن يسار قال لقد رايتنى يوم الشجرة والنبى صلى الله عليه وسلم يبايع الناس وانا رافع غصنا من اغصانها عن راسه ونحن اربع عشرة مائة قال لم نبايعه على الموت ولكن بايعناه على ان لا نفر **وحدثناه** يحيى بن يحيى قال نا خالد بن عبد الله عن يونس بهذا الاسناد **وحدثناه** حامد بن عمر قال نا ابو عوانة عن طارق عن سعيد بن المسيب قال كان ابى ممن بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم عند الشجرة قال فانطلقنا فى قابل حاجين فخفى علينا مكانها فان كانت تبينت لكم فانتم اعلم **وحدثنيه** محمد بن رافع قال نا ابو احمد ح قال وقرأته على نصر بن على عن ابى احمد قال نا سفيان عن طارق بن عبد الرحمن عن سعيد بن المسيب عن ابيه انهم كانوا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الشجرة قال فنسوها من العام المقبل **وحدثنى** حجاج بن الشاعر ومحمد بن رافع قالا نا شبابة قال نا شعبة عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن ابيه قال لقد رايت الشجرة ثم اتيتها بعد فلم اعرفها **وحدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا حاتم يعنى ابن اسمعيل عن يزيد بن ابى عبيد قال قلت لسلمة على اى شئ بايعتم رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية قال على الموت **وحدثناه** اسحاق بن ابراهيم قال انا حامد بن مسعدة قال نا يزيد عن سلمة بمثله **وحدثناه** اسحاق بن ابراهيم انا المخزومى قال نا وهيب قال نا عمرو بن يحيى عن عباد بن تميم عن عبد الله بن زيد قال اتاه آت فقال هاذا ابن حنظلة يبايع الناس فقال على ماذا قال على الموت قال لا ابايع على هذا احدا بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم **وحدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا حاتم يعنى ابن اسمعيل عن يزيد بن ابى عبيد عن سلمة بن الاكوع انه دخل على الحجاج فقال يا ابن الاكوع ارتددت على عقبيك تعربت قال لا ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم اذن لى فى البدو **وحدثنا** محمد بن الصباح ابو جعفر قال نا اسمعيل بن زكريا عن عاصم الاحول عن ابى عثمان النهدى قال حدثنى مجاشع بن مسعود السلمى قال اتيت النبى صلى الله عليه وسلم ابايعه على الهجرة فقال ان الهجرة قد مضت لاهلها ولكن على الاسلام والجهاد والخير **وحدثنى** سويد بن سعيد قال نا على بن مسهر عن عاصم عن ابى عثمان قال اخبرنى مجاشع بن مسعود السلمى قال جئت باخى ابى معبد الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الفتح فقلت يا رسول الله بايعه على الهجرة قال مضت الهجرة باهلها قلت فباى شئ تبايعه قال على الاسلام والجهاد والخير قال ابو عثمان فلقيت ابا معبد فاخبرته بقول مجاشع فقال صدق **حدثناه** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا محمد بن فضيل عن عاصم بهذا الاسناد قال فلقيت اخاه فقال صدق مجاشع ولم يذكر ابا معبد **حدثنا** يحيى بن يحيى واسحاق بن ابراهيم قالا انا جرير عن منصور عن مجاهد عن طاوس عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح فتح مكة لا هجرة ولكن جهاد ونية واذا استنفرتم فانفروا **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا نا وكيع عن سفيان ح قال وحدثنا اسحاق وابن رافع عن يحيى بن آدم قال نا مفضل يعنى ابن مهلهل ح قال وحدثنا عبد بن حميد

بئرها اما شنزة مثل الشرك فبصق النبى صلى الله عليه وسلم فيها ودعا فيها بالبركة فجاشت فهى احدى المعجزات لرسول الله صلى الله عليه وسلم فكان السائل فى هذا الحديث علم اصل الحديث والمعجزة فى تكثير الماء وغير ذلك مما جرى فيها ولم يعلم عددهم فقال جابر كنا الفا وخمسمائة ولو كنا مائة الف او اكثر لكفانا وقوله فى الرواية التى قبل هذه دعا على بئر الحديبية اى دعا فيها بالبركة (**قوله** فى الشجرة انها خفى عليهم مكانها فى العام المقبل) قال العلماء سبب خفائها ان لا يفتتن الناس بها لما جرى تحتها من الخير ونزول الرضوان والسكينة وغير ذلك فلو بقيت ظاهرة معلومة لخيف تعظيم الاعراب والجهال اياها وعبادتهم لها فكان خفاؤها رحمة من الله تعالى **باب** تحريم رجوع المهاجر الى استيطان وطنه (**قوله** ان الحجاج قال لسلمة بن الاكوع ارتددت على عقبيك تعربت قال لا ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم اذن لى فى البدو) قال القاضى عياض اجمعت الامة على تحريم ترك المهاجر هجرته ورجوعه الى وطنه وعلى ان ارتداد المهاجر اعرابيا من الكبائر قال وبهذا اشار الحجاج الى ان علة سلمة ان خروجه الى البادية انما هو باذن النبى صلى الله عليه وسلم قال ولعله رجع الى غير وطنه اولان الفرض فى ملازمة المهاجر ارضه التى هاجر اليها او فرض ذلك عليه انما كان فى زمن النبى صلى الله عليه وسلم لنصرته او ليكون معه اولان ذلك انما كان قبل فتح مكة فلما كان الفتح واظهر الله الاسلام على الدين كله واذل الكفر واعز المسلمين سقط فرض الهجرة فقال النبى صلى الله عليه وسلم لا هجرة ..... بعد الفتح وقال مضت الهجرة لاهلها اى الذين هاجروا من ديارهم واموالهم قبل فتح مكة تلو اساة النبى صلى الله عليه وسلم وموازرته ونصرة دينه وضبط شريعته قال القاضى لم يختلف العلماء فى وجوب الهجرة على اهل مكة قبل الفتح واختلف فى غيرهم فقيل لم تكن واجبة على غيرهم بل كانت ندبا ذكره ابو عبيد فى كتاب الاموال لانه صلى الله عليه وسلم لم يامر الوفود عليه قبل الفتح بالهجرة وقيل انما كانت واجبة على من لم يسلم كل اهل بلده ليتلاقى فى طوع احكام الكفار **باب** المبايعة بعد فتح مكة على الاسلام والجهاد والخير وبيان معنى لا هجرة بعد الفتح (**قوله** اتيت النبى صلى الله عليه وسلم ابايعه على الهجرة فقال ان الهجرة قد مضت لاهلها ولكن على الاسلام والجهاد والخير) معناه ان الهجرة الممدوحة الفاضلة التى لاصحابها المزية الظاهرة انما كانت قبل الفتح فقد مضت لاهلها اى حصلت لمن وفق لها قبل الفتح ولكن ابايعك على الاسلام والجهاد وسائر افعال الخير وهو من باب ذكر العام بعد الخاص فان الخير اعم من الجهاد ومعناه ابايعك على ان تفعل هذه الامور (**قوله** قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح فتح مكة لا هجرة ولكن جهاد ونية وفى الرواية الاخرى لا هجرة بعد الفتح) قال اصحابنا وغيرهم من العلماء الهجرة من دار الحرب الى دار الاسلام باقية الى يوم القيامة وتاولوا هذا الحديث تاويلين احدهما لا هجرة بعد الفتح من مكة لانها صارت دار اسلام فلا تتصور منها الهجرة والثانى وهو الاصح ان معناه ان الهجرة الفاضلة المهمة المطلوبة التى يمتاز بها اهلها امتيازا ظاهرا انقطعت بفتح مكة ومضت لاهلها الذين هاجروا قبل فتح مكة لان الاسلام قوى وعز بعد فتح مكة عزا ظاهرا بخلاف ما قبله (**قوله** صلى الله عليه وسلم ولكن جهاد ونية) معناه ان تحصيل الخير بسبب الهجرة قد انقطع بفتح مكة ولكن حصلوه بالجهاد والنية الصالحة وفى هذا الحث على نية الخير مطلقا وانه يثاب على النية (**قوله** صلى الله عليه وسلم واذا استنفرتم فانفروا) معناه اذا طلبكم الامام للخروج الى الجهاد فاخرجوا وهذا دليل على ان الجهاد ليس فرض عين بل هو فرض كفاية اذا فعله من يحصل بهم الكفاية سقط الحرج عن الباقين وان تركوه كلهم اثموا كلهم قال اصحابنا الجهاد اليوم فرض كفاية الا ان ينزل الكفار ببلد المسلمين فيتعين عليهم الجهاد فان لم يكن فى اهل ذلك البلد كفاية وجب على من يليهم تتميم الكفاية وكما فى زمن النبى صلى الله عليه وسلم فالاصح عند اصحابنا انه كان ايضا فرض كفاية والثانى انه كان فرض عين واحتج القائلون بانه كان فرض كفاية بانه كان تغزو السرايا وفيها بعضهم دون بعض

قال نا عبید اللہ بن موسی عن اسرائیل کلہم عن منصور بہذا الاسناد مثلہ **حدثنا** محمد بن عبد اللہ بن نمیر قال نا ابی قال نا عبد اللہ بن حبیب بن ابی ثابت عن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین عن عطاء عن عائشۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الہجرۃ فقال لا ہجرۃ بعد الفتح ولکن جہاد ونیۃ واذا استنفرتم فانفروا **وحدثنا** ابو بکر بن خلاد الباہلی قال نا الولید بن مسلم قال نا عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعی قال حدثنی ابن شہاب الزہری قال حدثنی عطاء بن یزید اللیثی انہ حدثہ ثم قال حدثنی ابو سعید الخدری ان اعرابیا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الہجرۃ فقال ویحک ان شان الہجرۃ لشدید فہل لک من ابل قال نعم قال فہل توتی صدقتہا قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان اللہ لن یترک من عملک شیئا **وحدثناہ** عبد اللہ ابن عبد الرحمن قال نا محمد بن یوسف عن الاوزاعی بہذا الاسناد مثلہ غیر انہ قال ان اللہ لن یترک من عملک شیئا وزاد فی الحدیث قال فہل تحتلبہا یوم وردہا قال نعم **حدثنی** ابو الطاہر احمد بن عمرو بن سرح قال نا ابن وہب قال اخبرنی یونس بن یزید قال قال ابن شہاب اخبرنی عروۃ بن الزبیر ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان المؤمنات اذا ہاجرن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمتحن بقول اللہ تعالی یا ایہا النبی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین الی آخر الآیۃ قالت عائشۃ فمن اقر بہذا من المؤمنات فقد اقر بالمحنۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقررن بذلک من قولہن قال لہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلقن فقد بایعتکن ولا واللہ ما مست ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید امرأۃ قط غیر انہ یبایعہن بالکلام قالت عائشۃ واللہ ما اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی النساء قط الا بما امرہ اللہ تعالی وما مست کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کف امرأۃ قط وکان یقول لہن اذا اخذ علیہن قد بایعتکن کلاما **وحدثنی** ہارون بن سعید الایلی وابو الطاہر قال ابو الطاہر انا وقال ہارون نا ابن وہب قال حدثنی مالک عن ابن شہاب عن عروۃ ان عائشۃ اخبرتہ عن بیعۃ النساء قالت ما مس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ امرأۃ قط الا ان یاخذ علیہا فاذا اخذ علیہا فاعطتہ قال اذہبی فقد بایعتک **وحدثنی** یحیی بن ایوب وقتیبۃ وابن حجر واللفظ لابن ایوب قالوا نا اسمعیل وہو ابن جعفر قال اخبرنی عبد اللہ بن دینار انہ سمع عبد اللہ بن عمر یقول کنا نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ یقول لنا فیما استطعت **وحدثنا** محمد بن عبد اللہ بن نمیر قال نا ابی قال نا عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر قال عرضنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد فی القتال وانا ابن اربع عشرۃ سنۃ فلم یجزنی وعرضنی یوم الخندق وانا ابن خمس عشرۃ سنۃ فاجازنی قال نافع فقدمت علی عمر بن عبد العزیز وہو یومئذ خلیفۃ فحدثتہ ہذا الحدیث فقال ان ہذا الحد بین الصغیر والکبیر فکتب الی عمالہ ان یفرضوا لمن کان ابن خمس عشرۃ سنۃ ومن کان دون ذلک فاجعلوہ فی العیال **وحدثناہ** ابو بکر بن ابی شیبۃ قال نا عبد اللہ بن ادریس وعبد الرحیم بن سلیمان ح قال وحدثنا محمد بن المثنی قال نا عبد الوہاب یعنی الثقفی جمیعا عن عبید اللہ بہذا الاسناد غیر ان فی حدیثہم وانا ابن اربع عشرۃ فاستصغرنی **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو **وحدثنا** قتیبۃ قال نا لیث ح قال وحدثنا ابن رمح قال انا اللیث عن نافع عن عبد اللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان ینہی ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو مخافۃ ان ینالہ العدو **وحدثنا** ابو الربیع العتکی وابو کامل قالا نا حماد عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسافروا بالقرآن فانی لا آمن ان ینالہ العدو وقال ایوب فقد نالہم العدو وخاصموکم بہ **حدثنی** زہیر بن حرب قال نا اسمعیل یعنی ابن علیۃ

(**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم للاعرابی الذی سالہ عن الہجرۃ ان شان الہجرۃ لشدید فہل لک من ابل قال نعم قال فہل توتی صدقتہا قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان اللہ لن یترک من عملک شیئا) آما یترک فبکسر التاء ومعناہ لن ینقصک من ثواب اعمالک شیئا حیث کنت قال العلماء والمراد بالبحار ہنا القری والعرب تسمی القری البحار والقریۃ البحیرۃ قال العلماء والمراد بالہجرۃ التی سال عنہا ہذا الاعرابی ملازمۃ المدینۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وترک اہلہ ووطنہ فخاف علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یقوی لہا ولا یقوم بحقوقہا وان ینکس علی عقبیہ فقال لہ ان شان الہجرۃ التی سالت عنہا شدید ولکن اعمل بالخیر فی وطنک وحیث ما کنت فہو ینفعک ولا ینقصک اللہ منہا شیئا واللہ اعلم **باب** کیفیۃ بیعۃ النساء (**قولہا** کان المومنات اذا ہاجرن یمتحن بقول اللہ تعالی یا ایہا النبی اذا جاءک المؤمنات الی آخرہ) معنی یمتحن یبایعہن علی ہذا المذکور فی الآیۃ الکریمۃ (**قولہا** فمن اقر بہذا فقد اقر بالمحنۃ) معناہ فقد بایع البیعۃ الشرعیۃ (**قولہا** واللہ ما مست ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید امرأۃ قط غیر انہ یبایعہن بالکلام) فیہ ان بیعۃ النساء بالکلام من غیر اخذ کف وفیہ ان بیعۃ الرجال باخذ الکف مع الکلام وفیہ ان کلام الاجنبیۃ یباح سماعہ عند الحاجۃ وان صوتہا لیس بعورۃ وانہ لا یمس بشرۃ الاجنبیۃ من غیر ضرورۃ کتطبب وفصد وحجامۃ وقلع ضرس وکحل عین ونحوہا مما لا توجد امرأۃ تفعلہ جاز للرجل الاجنبی فعلہ للضرورۃ وفی قط خمس لغات فتح القاف وتشدید الطاء مضمومۃ ومکسورۃ وبضمہا مشددۃ وفتح القاف مع تخفیف الطاء ساکنۃ ومکسورۃ وہی لنفی الماضی (**قولہا** فی الروایۃ الاخری ما مس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ امرأۃ قط الا ان یاخذ علیہا فاذا اخذ علیہا فاعطتہ قال اذہبی فقد بایعتک) ہذا الاستثناء منقطع وتقدیر الکلام ما مس امرأۃ قط لکن یاخذ علیہا البیعۃ بالکلام فاذا اخذہا بالکلام قال اذہبی فقد بایعتک وہذا التقدیر مصرح بہ فی الروایۃ الاولی ولا بد منہ واللہ اعلم **باب** البیعۃ علی السمع والطاعۃ فیما استطاع (**قولہ** کنا نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ یقول لنا فیما استطعت) ہکذا ہو فی جمیع النسخ فیما استطعت ای اقل فیما استطعت وہذا من کمال شفقتہ صلی اللہ علیہ وسلم ورافتہ بامتہ یلقنہم ان یقولوا حد ہم فیما استطعت لئلا یدخل فی عموم بیعتہ ما لا یطیق وفیہ انہ اذا رای الانسان من یلتزم ما لا یطیقہ ینبغی ان یقول لا تلتزم ما لا تطیق فیترک بعضہ وہو من نحو قولہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم من الاعمال ما تطیقون **باب** بیان سن البلوغ وہو السن الذی یجعل صاحبہ من المقاتلین ویجری علیہ حکم الرجال فی احکام القتال وغیر ذلک (**قولہ** عن ابن عمر انہ عرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد وہو ابن اربع عشرۃ سنۃ فلم یجزہ وعرض علیہ یوم الخندق وہو ابن خمس عشرۃ سنۃ فاجازہ) ہذا دلیل لتحدید البلوغ بخمس عشرۃ سنۃ وہو مذہب الشافعی والاوزاعی وابن وہب واحمد وغیرہم قالوا باکمال خمس عشرۃ سنۃ یصیر مکلفا وان لم یحتلم فتجری علیہ الاحکام من وجوب العبادات وغیرہا ویستحق سہم الرجل من الغنیمۃ ویقتل ان کان من اہل الحرب ففیہ دلیل علی ان الخندق کانت سنۃ اربع من الہجرۃ وہو الصحیح وقال جماعۃ من اہل السیر والتواریخ کانت سنۃ خمس وہذا الحدیث یردہ لانہم اجمعوا علی ان احدا کانت سنۃ ثلث فیکون الخندق سنۃ اربع لانہ جعلہا فی ہذا الحدیث بعد بانۃ **وقولہ** لم یجزنی واجازنی المراد جعلہ جلادا حکم الرجال المقاتلین **باب** النہی ان یسافر بالمصحف الی ارض الکفار اذا خیف وقوعہ بایدیہم (**قولہ** نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو وفی الروایۃ الاخری مخافۃ ان ینالہ العدو وفی الروایۃ الاخری فانی لا آمن ان ینالہ العدو) فیہ النہی عن المسافرۃ بالمصحف الی ارض الکفار للعلۃ المذکورۃ فی الحدیث وہی خوف ان ینالوہ فینتہکوا حرمتہ فان امنت ہذہ العلۃ بان یدخل فی جیش المسلمین الظاہرین علیہم فلا کراہۃ ولا منع عنہ حینئذ لعدم العلۃ

ح قال وحدثنا ابن ابی عمر قال نا سفیان والثقفی کلهم عن ایوب ح قال وثنا ابن رافع قال نا ابن ابی فدیك قال خبرنا الضحاك یعنی ابن عثمان جمیعا عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم فی حدیث ابن علیة والثقفی فانی اخاف وفی حدیث سفیان وحدیث الضحاك بن عثمان مخافة ان ینا له العدو **وحدثنا** یحیی بن یحیی التمیمی قال قرأت علی مالك عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سابق بالخیل التی قد اضمرت من الحفیاء وکان امدها ثنیة الوداع وسابق بین الخیل التی لم تضمر من الثنیة الی مسجد بنی زریق وکان ابن عمر فیمن سابق بها **حدثنا** یحیی بن یحیی ومحمد بن رمح وقتیبة بن سعید عن اللیث بن سعد ح قال وثنا خلف بن هشام وابو الربیع وابو کامل قالوا نا حماد وهو ابن زید عن ایوب ح قال وثنا زهیر بن حرب قال نا اسمعیل عن ایوب ح قال وثنا ابن نمیر قال نا ابی ح قال وثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو اسامة ح قال وحدثنا محمد بن المثنی وعبید الله بن سعید قالا نا یحیی وهو القطان جمیعا عن عبید الله ح قال وحدثنی علی بن حجر واحمد بن عبدة وابن ابی عمر قالوا نا سفیان عن اسمعیل بن امیة ح قال وحدثنی محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا ابن جریج قال اخبرنی موسی بن عقبة ح قال وحدثنا هارون ابن سعید الایلی قال نا ابن وهب قال اخبرنی اسامة یعنی ابن زید کل هؤلاء عن نافع عن ابن عمر بمعنی حدیث مالك عن نافع وزاد فی حدیث ایوب من روایة حماد وابن علیة قال عبد الله فجئت سابقا فطفف بی الفرس لمسجد **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الخیل فی نواصیها الخیر الی یوم القیمة **وحدثنا** قتیبة وابن رمح عن اللیث بن سعد ح قال وثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر وعبد الله بن نمیر ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی ح قال وحدثنا عبید الله بن سعید قال نا یحیی کلهم عن عبید الله ح قال وحدثنی هارون بن سعید الایلی قال نا ابن وهب قال حدثنی اسامة کلهم عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث مالك عن نافع **وحدثنا** نصر ابن علی الجهضمی وصالح بن حاتم بن وردان جمیعا عن یزید قال الجهضمی نا یزید بن زریع قال نا یونس بن عبید عن عمرو بن سعید عن ابی زرعة بن عمرو بن جریر عن جریر بن عبد الله قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یلوی ناصیة فرس باصبعه وهو یقول الخیل معقود بنواصیها الخیر الی یوم القیمة الاجر والغنیمة **و حدثنی** زهیر بن حرب قال نا اسمعیل بن ابراهیم ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع عن سفیان کلاهما عن یونس بهذا الاسناد مثله **و حدثنا** محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا ابی قال نا زکریا عن عامر عن عروة البارقی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الخیل مقعود فی نواصیها الخیر الی یوم القیمة **وحدثناه** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابن فضیل وابن ادریس یلقاف منسوب الی بارق بن عمرو عن حصین عن الشعبی عن عروة البارقی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الخیر معقوص بنواصی الخیل قال فقیل له یا رسول الله بم ذاك قال الاجر والمغنم الی یوم القیمة **وحدثناه** اسحاق بن ابراهیم قال نا جریر عن حصین بهذا الاسناد غیر انه قال عروة بن الجعد **حدثنا** یحیی بن یحیی وخلف بن هشام وابو بکر بن ابی شیبة جمیعا عن ابی الاحوص ح قال وثنا اسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر کلاهما عن سفیان جمیعا عن شبیب بن غرقدة عن عروة البارقی عن النبی صلی الله علیه وسلم ولم یذکر الاجر والمغنم وفی حدیث سفیان سمع عروة البارقی سمع النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** عبید الله بن معاذ قال حدثنی ابی ح قال وثنا ابن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر کلاهما عن شعبة عن ابی اسحاق عن العیزار بن حریث عن عروة بن الجعد عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا ولم یذکر الاجر والمغنم

باب المسابقة بین الخیل وتضمیرها

هذا هو الصحیح وبه قال ابو حنیفة والبخاری وآخرون وقال مالك وجماعة من اصحابنا بالنهی مطلقا وحکی ابن المنذر عن ابی حنیفة الجواز مطلقا والصحیح عنه ما سبق وهذه العلة المذکورة فی الحدیث هی من کلام النبی صلی الله علیه وسلم وغلط بعض المالکیة فزعم انها من کلام مالك واتفق العلماء علی انه یجوز ان یکتب الیهم کتاب فیه آیة او آیات والحجة فیه کتاب النبی صلی الله علیه وسلم الی هرقل قال القاضی وکره مالك وغیره معاملة الکفار بالدراهم والدنانیر التی فیها اسم الله تعالی اذ کره سبحانه وتعالی **باب** المسابقة بین الخیل وتضمیرها فیه ذکر حدیث مسابقة النبی صلی الله علیه وسلم بین الخیل المضمرة وغیر المضمرة وفیه جواز المسابقة بین الخیل وجواز تضمیرها وهما مجمع علیهما للمصلحة فی ذلك وتدریب الخیل وریاضتها وتمرینها علی الجری واعدادها لذلك لینتفع بها عند الحاجة فی القتال کراو فرا واختلف العلماء فی ان المسابقة بینهما مباحة ام مستحبة ومذهب اصحابنا انها مستحبة لما ذکرناه واجمع العلماء علی جواز المسابقة بغیر عوض بین جمیع انواع الخیل قویها مع ضعیفها وسابقها مع غیره سواء کان معها ثالث ام لا فاما المسابقة بعوض فجائزة بالاجماع لکن یشترط ان یکون العوض من غیر المتسابقین او یکون بینهما ویکون معهما محلل وهو ثالث علی فرس مکافئ لفرسیهما ولا یخرج المحلل من عنده شیئا لیخرج هذا العقد عن صورة القمار ولیس فی هذا الحدیث ذکر عوض فی المسابقة (**قوله** سابق بالخیل التی اضمرت) یقال اضمرت وضمرت وهو ان یقلل علفها مدة وتدخل بیتا کنینا وتجلل فیه لتعرق ویجف عرقها فیجف لحمها وتقوی علی الجری (**قوله** من الحفیاء الی ثنیة الوداع) هی بحاء مهملة ثم فاء ساکنة وبالمد والقصر حکاهما القاضی وآخرون القصر اشهر والحاء مفتوحة بلا خلاف وقال صاحب المطالع وضبطه بعضهم بضمها قال وهو خطأ قال الحازمی فی المؤتلف ویقال فیها ایضا الحیفاء بتقدیم الیاء علی الفاء والمشهور المعروف فی کتب الحدیث وغیره الحفیاء قال سفیان بن عیینة بین ثنیة الوداع والحفیاء خمسة امیال وستة وقال موسی بن عقبة ستة او سبعة واما ثنیة الوداع فهی عند المدینة سمیت بذلك لان الخارج من المدینة یشیع معه المودعون الیها (**قوله** مسجد بنی زریق) بتقدیم الزای وفیه دلیل لجواز قول مسجد فلان ومسجد بنی فلان وقد ترجم له البخاری بهذه الترجمة وهذه الاضافة للتعریف (**قوله** وحدثنی زهیر بن حرب وثنا اسمعیل عن ایوب عن نافع عن ابن عمر) هکذا هو فی جمیع النسخ قال ابو علی الغسانی وذکر ابو مسعود الدمشقی عن مسلم عن زهیر بن حرب عن اسمعیل بن علیة عن ایوب عن ابن نافع عن نافع عن ابن عمر فزاد ابن نافع قال والذی قاله ابو مسعود محفوظ عن جماعة من اصحاب ابن علیة قال الدارقطنی فی کتاب العلل فی هذا الحدیث یرویه احمد بن حنبل وعلی بن المدینی وداود عن ابن علیة عن ایوب عن ابن نافع عن نافع عن ابن عمر وهذا شاهد لما ذکره ابو مسعود ورواه جماعة عن زهیر عن ابن علیة عن ایوب عن نافع کما رواه مسلم من غیر ذکر ابن نافع (**قوله** عن ابن عمر فجئت سابقا فطفف بی الفرس لمسجد) هو بفاءین ای علا وثب الی المسجد وکان جداره قصیرا وهذا بعد مجاوزته الغایة لان الغایة هی هذا المسجد وهو مسجد بنی زریق والله اعلم **باب** فضیلة الخیل وان الخیر معقود بنواصیها (**قوله** صلی الله علیه وسلم الخیل معقود بنواصیها الخیر الی یوم القیمة الاجر والغنیمة وفی روایة الخیر معقوص بنواصی الخیل وفی روایة البرکة فی نواصی الخیل) المعقود والمعقوص بمعنی ومعناه ملوی مضفور فیها والمراد بالناصیة هنا الشعر المسترسل علی الجبهة قال الخطابی وغیره قالوا وکنی بالناصیة عن جمیع ذات الفرس یقال فلان مبارك الناصیة ومبارك الغرة ای الذات وفی هذه الاحادیث استحباب رباط الخیل واقتنائها للغزو وقتال اعداء الله وان فضلها وخیرها والجهاد باق الی یوم القیمة واما الحدیث الآخران الشوم قد یکون فی الفرس فالمراد به غیر الخیل المعدة للغزو ونحوه او ان الخیر والشوم یجتمعان فیها فانه فسر الخیر بالاجر والمغنم ولا یمتنع مع هذا ان یکون الفرس مما یتشاءم به

قوله

حدثنا عبید اللہ بن معاذ قال نا ابی ح قال وثنا محمد بن مثنی وابن بشار قالا نا یحیی بن سعید کلاھما عن شعبة عن ابی التیاح عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البرکة فی نواصی الخیل **وحدثنا** یحیی بن حبیب قال نا خالد یعنی ابن الحارث ح قال وحدثنی محمد بن الولید قال نا محمد بن جعفر قالا نا شعبة عن ابی التیاح سمع انسا یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **وحدثنا** یحیی بن یحیی وابوبکر بن ابی شیبة وزھیر بن حرب وابوکریب قال یحیی انا وقال الاخرون نا وکیع عن سفیان عن سلم بن عبد الرحمن عن ابی زرعة عن ابی ھریرة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ الشکال من الخیل **وحدثناہ** محمد بن نمیر قال نا ابی ح قال وحدثنی عبد الرحمن بن بشر قال نا عبد الرزاق جمیعا عن سفیان بھذا الاسناد مثلہ وزاد فی حدیث عبد الرزاق والشکال ان یکون الفرس فی رجلہ الیمنی بیاض وفی یدہ الیسری او یدہ الیمنی ورجلہ الیسری **حدثنا** محمد بن بشار قال نا محمد یعنی ابن جعفر ح قال وحدثنا محمد بن مثنی قال حدثنی وھب بن جریر جمیعا عن شعبة عن عبد اللہ ابن یزید النخعی عن ابی زرعة عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث وکیع وفی روایة وھب عن عبد اللہ بن یزید ولم یذکر النخعی **وحدثنی** زھیر بن حرب قال نا جریر عن عمارة وھو ابن القعقاع عن ابی زرعة عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تضمن اللہ لمن خرج فی سبیلہ لا یخرجہ الا الجھاد فی سبیلی وایمان بی وتصدیق برسلی فھو علی ضامن ان ادخلہ الجنة او ارجعہ الی مسکنہ الذی خرج منہ نائلا ما نال من اجر او غنیمة والذی نفس محمد بیدہ ما من کلم یکلم فی سبیل اللہ تعالی الا جاء یوم القیمة کھیئتہ حین کلم لونہ لون دم وریحہ مسک والذی نفس محمد بیدہ لولا ان یشق علی المسلمین ما قعدت خلاف سریة تغزو فی سبیل اللہ ابدا ولکن لا اجد سعة فاحملھم ولا یجدون سعة ویشق علیھم ان یتخلفوا عنی والذی نفس محمد بیدہ لوددت ان اغزو فی سبیل اللہ فاقتل ثم اغزو فاقتل **وحدثناہ** ابوبکر بن ابی شیبة وابوکریب قالا نا ابن فضیل عن عمارة بھذا الاسناد **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال نا المغیرة بن عبد الرحمن الحزامی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تکفل اللہ لمن جاھد فی سبیلہ لا یخرجہ من بیتہ الا الجھاد فی سبیلہ وتصدیق کلمتہ بان یدخلہ الجنة او یرجعہ الی مسکنہ الذی خرج منہ مع ما نال من اجر او غنیمة **حدثنا** عمرو الناقد وزھیر بن حرب قالا نا سفیان بن عیینة عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکلم احد فی سبیل اللہ واللہ اعلم بمن یکلم فی سبیلہ الا جاء یوم القیمة وجرحہ یثعب اللون لون دم والریح ریح مسک **وحدثنا** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کلم یکلمہ المسلم فی سبیل اللہ ثم تکون یوم القیمة کھیئتھا اذ طعنت تفجر دما اللون لون دم والعرف عرف المسک وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لولا ان اشق علی المؤمنین ما قعدت خلف سریة تغزو فی سبیل اللہ ولکن لا اجد سعة فاحملھم ولا یجدون سعة فیتبعونی ولا تطیب انفسھم ان یقعدوا بعدی

(**قولہ** رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوی ناصیة فرسہ باصبعہ) قال القاضی فیہ استحباب خدمة الرجل فرسہ للجھاد (**قولہ** عن عروة البارقی) ھو بالموحدة والقاف وھو منسوب الی بارق وھو جبل بالیمن نزلتہ الازد وھم الاسد باسکان السین فنسبوا الیہ وقیل الی بارق بن عوف بن عدی فیقال لعروة بن الجعد کما وقع فی روایة مسلم وعروة بن ابی الجعد وعروة بن عیاض بن ابی الجعد **باب** ما یکرہ من صفات الخیل (**قولہ** کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ الشکال من الخیل) وفسرہ فی الروایة الثانیة بان یکون فی رجلہ الیمنی بیاض وفی یدہ الیسری او یدہ الیمنی ورجلہ الیسری وھذا التفسیر ھو احد الاقوال فی الشکال وقال ابو عبید وجمھور اھل اللغة والغریب ھو ان یکون منہ ثلث قوائم محجلة وواحدة مطلقة تشبیھا بالشکال الذی یشکل بہ الخیل فانہ یکون فی ثلث قوائم غالبا قال ابو عبید وقد یکون الشکال ثلث قوائم مطلقة وواحدة محجلة قال ولا تکون المطلقة من الا رجل او المحجلة الا الرجل وقال ابن درید الشکال ان یکون محجلة من شق واحد فی یدہ ورجلہ فان کان مخالفا فقیل الشکال مخالف قال القاضی قال ابو عمرو المطرز قیل الشکال بیاض الرجل الیمنی والید الیمنی وقیل بیاض الرجل الیسری وقیل بیاض الیدین وقیل بیاض الرجلین وقیل بیاض الرجلین ید واحدة وقیل بیاض الیدین ورجل واحدة وقال العلماء انما کرہ لانہ علی صورة المشکول وقیل یحتمل ان یکون قد جرب فی ذلک الجنس فلم یکن فیہ نجابة قال بعض العلماء اذا کان مع ذلک اغر زالت الکراھة لزوال شبہ الشکال **باب** فضل الجھاد والخروج فی سبیل اللہ (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم تضمن اللہ لمن خرج فی سبیلہ لا یخرجہ الا الجھاد الی قولہ ان ادخلہ الجنة) وفی الروایة الاخری تکفل اللہ ومعناھما واحد ضمن اللہ تعالی لہ الجنة بفضلہ وکرمہ سبحانہ وتعالی وھذا الضمان والکفالة موافق لقولہ تعالی ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنة الآیة (**قولہ** سبحانہ وتعالی لا یخرجہ الا الجھاد فی سبیلی ھکذا ھو فی جمیع النسخ جھادا بالنصب وکذا قالہ بعدہ وایمانا بی وتصدیقا وھو منصوب علی انہ مفعول لہ وتقدیرہ لا یخرجہ المخرج ویحرکہ المحرک الا للجھاد والایمان والتصدیق (**قولہ** عز وجل لا یخرجہ الا الجھاد فی سبیلی وایمانا بی وتصدیقا برسلی) معناہ لا یخرجہ الا محض الایمان والاخلاص للہ تعالی (**قولہ** فی الروایة الاخری وتصدیق کلمتہ) ای کلمة الشھادتین وقیل تصدیق کلام اللہ فی الاخبار بالمجاھدین عظیم ثوابہ (**قولہ** تعالی فھو علی ضامن) ذکر وا فی ضامن ھنا وجھین احدھما انہ بمعنی مضمون کماء دافق ومدفوق والثانی انہ بمعنی ذو ضمان (**قولہ** تعالی ان ادخلہ الجنة) قال القاضی یحتمل ان یدخل عند موتہ کما قال تعالی فی الشھداء احیاء عند ربھم یرزقون وفی الحدیث ارواح الشھداء فی الجنة قال ویحتمل ان یکون المراد دخولہ الجنة عند دخول السابقین والمقربین بلا حساب ولا عذاب ولا مواخذة بذنب وتکون الشھادة مکفرة لذنوبہ کما صرح بہ فی الحدیث الصحیح (**قولہ** تعالی او ارجعہ الی مسکنہ الذی خرج منہ نائلا ما نال من اجر او غنیمة) قالوا معناہ ما حصل لہ من الاجر بلا غنیمة ان لم یغنموا او من الاجر والغنیمة معا ان غنموا او قیل ان او ھنا بمعنی الواو ھی من اجر وغنیمة وکذا وقع بالواو فی روایة ابی داود وکذا وقع فی مسلم فی روایة یحیی بن یحیی التی بعد ھذہ بالواو ومعنی الحدیث ان اللہ تعالی ضمن ان الخارج للجھاد ینال خیر احد الحالین اما ان یستشھد فیدخل الجنة واما ان یرجع باجر وغنیمة (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ ما من کلم یکلم فی سبیل اللہ الا جاء یوم القیمة کھیئة حین کلم لونہ لون دم وریح مسک) اما الکلم بفتح الکاف واسکان اللام فھو الجرح ویکلم باسکان الکاف ای یجرح وفیہ دلیل علی ان الشھید لا یزول عنہ الدم بغسل ولا غیرہ والحکمة فی مجیئہ یوم القیمة علی ھیئة ان یکون معہ شاھد فضیلتہ وبذل نفسہ فی طاعة اللہ تعالی وفیہ دلیل علی جواز الیمین والعقاد ھا بقولہ والذی نفسی بیدہ ونحو ھذہ الصیغة من الحلف بما دل علی الذات ولا خلاف فی ھذا قال اصحابنا الیمین تکون باسم اللہ تعالی او صفة او ما دل علی ذاتہ قال القاضی والید ھنا بمعنی القدرة والملک (**قولہ** والذی نفس محمد بیدہ لولا ان اشق علی المسلمین ما قعدت خلاف سریة تغزو فی سبیل اللہ ای خلفھا وبعدھا وفیہ ما کان علیہ صلی اللہ علیہ وسلم من الشفقة علی المسلمین والرافة بھم وانہ کان یترک بعض ما یختارہ للرفق بالمسلمین وانہ اذا تعارضت المصالح بدأ باھمھا وفیہ مراعاة الرفق بالمسلمین والسعی فی زوال المکروہ والمشقة عنھم (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم لوددت ان اغزو فی سبیل اللہ فاقتل ثم اغزو فاقتل) فیہ فضیلة الغزو والشھادة وفیہ تمنی الشھادة والخیر وتمنی ما لا یکن فی العادة من الخیرات وفیہ ان الجھاد فرض کفایة لا فرض عین

وحدثنا ابن ابى عمر قال نا سفيان عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لولا ان اشق على المؤمنين ما قعدت خلاف سرية بمثل حديثهم وبهذا الاسناد والذى نفسى بيده لوددت انى اقتل فى سبيل الله ثم احيى بمثل حديث ابى زرعة عن ابى هريرة **وحدثنا** محمد بن المثنى قال نا عبد الوهاب يعنى الثقفى ح قال وثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا ابو معاوية ح قال وحدثنا ابن ابى عمر قال ثنا مروان بن معاوية كلهم عن يحيى بن سعيد عن ابى صالح عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا ان اشق على امتى لاحببت ان لا اتخلف خلف سرية نحو حديثهم **وحدثنى** زهير بن حرب قال نا جرير عن سهيل عن ابيه عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تضمن الله لمن خرج فى سبيله الى قوله ما تخلفت خلاف سرية تغزو فى سبيل الله تعالى **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا ابو خالد الاحمر عن شعبة عن قتادة وحميد عن انس عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ما من نفس تموت لها عند الله خير يسرها انها ترجع الى الدنيا ولها الدنيا وما فيها الا الشهيد يتمنى ان يرجع فيقتل فى الدنيا لما يرى من فضل الشهادة **وحدثنا** محمد بن مثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن قتادة قال سمعت انس بن مالك يحدث عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ما من احد يدخل الجنة يحب ان يرجع الى الدنيا وان له ما على الارض من شئ غير الشهيد فانه يتمنى ان يرجع فيقتل عشر مرات لما يرى من الكرامة **حدثنا** سعيد بن منصور قال نا خالد بن عبد الله الواسطى عن سهيل بن ابى صالح عن ابيه عن ابى هريرة قال قيل للنبى صلى الله عليه وسلم ما يعدل الجهاد فى سبيل الله قال لا تستطيعونه قال فاعادوا عليه مرتين او ثلاثا كل ذلك يقول لا تستطيعونه قال فى الثالثة مثل المجاهد فى سبيل الله كمثل الصائم القائم القانت بآيات الله لا يفتر من صيام ولا صلوة حتى يرجع المجاهد فى سبيل الله تعالى **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا ابو عوانة ح قال وحدثنى زهير بن حرب قال نا جرير ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا ابو معاوية كلهم عن سهيل بهذا الاسناد نحوه **وحدثنى** حسن بن على الحلوانى قال نا ابو توبة قال نا معاوية بن سلام عن زيد بن سلام انه سمع ابا سلام قال حدثنى النعمان بن بشير قال كنت عند منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رجل ما ابالى ان لا اعمل عملا بعد الاسلام الا ان اسقى الحاج وقال آخر ما ابالى ان لا اعمل عملا بعد الاسلام الا ان اعمر المسجد الحرام وقال آخر الجهاد فى سبيل الله افضل مما قلتم فزجرهم عمر وقال لا ترفعوا اصواتكم عند منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يوم الجمعة ولكن اذا صليت الجمعة دخلت فاستفتيته فيما اختلفتم فيه فانزل الله تعالى اجعلتم سقاية الحاج وعمارة المسجد الحرام كمن آمن بالله واليوم الآخر الآية الى آخرها **وحدثنيه** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمى قال نا يحيى بن حسان قال نا معاوية قال اخبرنى زيد انه سمع ابا سلام قال حدثنى النعمان بن بشير قال كنت عند منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثل حديث ابى توبة **وحدثنا** عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لغدوة فى سبيل الله او روحة خير من الدنيا وما فيها **حدثنا** يحيى بن يحيى قال نا عبد العزيز بن ابى حازم عن ابيه عن سهل بن سعد الساعدى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال والغدوة يغدوها العبد فى سبيل الله خير من الدنيا وما فيها **وحدثنا** ابو بكر ابن ابى شيبة وزهير بن حرب قالا نا وكيع عن سفيان عن ابى حازم عن سهل بن سعد عن النبى صلى الله عليه وسلم قال غدوة او روحة فى سبيل الله خير من الدنيا وما فيها **وحدثنا** ابن ابى عمر قال نا مروان بن معاوية عن يحيى بن سعيد عن نح وان ابى صالح عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا ان رجالا من امتى وساق الحديث وقال فيه ولروحة فى سبيل الله او غدوة خير من الدنيا وما فيها

(**قوله** صلى الله عليه وسلم والله اعلم بمن يكلم فى سبيله) هذا تنبيه على الاخلاص فى الغزو وان الثواب المذكور فيه انما هو لمن اخلص فيه قاتل لتكون كلمة الله هى العليا قالوا وهذا الفضل وان كان ظاهره انه فى قتال الكفار فيدخل فيه من خرج فى سبيل الله فى قتال البغاة وقطاع الطريق وفى اقامة الامر بالمعروف والنهى عن المنكر ونحو ذلك والله اعلم (**قوله** صلى الله عليه وسلم وجرحه يثعب) هو بفتح الياء والعين واسكان الثلثة بينهما ومعناه يجرى متفجرا اى كثيرا وهو بمعنى الرواية الاخرى تفجر دما (**قوله** صلى الله عليه وسلم تكون يوم القيمة كهيئتها اذ اطعنت) الضمير فى كهيئتها يعود على الجراحة واذ اطعنت بالالف بعد الذال كذا هو فى جميع النسخ (**قوله** صلى الله عليه وسلم والعرف عرف المسك) هو بفتح العين المهملة واسكان الراء وهو الريح

باب فضل الشهادة فى سبيل الله تعالى (**قوله** حدثنا ابو خالد الاحمر عن شعبة عن قتادة وحميد عن انس) قال ابو على الغسانى ظاهر هذا الاسناد ان شعبة يرويه عن قتادة وحميد جميعا عن انس قال وصوابه ان ابا خالد يرويه عن حميد عن انس ويرويه ابو خالد ايضا عن شعبة عن قتادة عن انس قال وهكذا قاله عبد الغنى بن سعيد قال القاضى فيكون حميد معطوفا على شعبة لا على قتادة قال وقد ذكره ابن ابى شيبة فى كتابه عن ابى خالد عن حميد وشعبة عن قتادة عن انس فبينه وان كان فيه ايضا ابهام فان ظاهر ان حميدا يرويه عن قتادة وليس المراد ان حميدا يرويه عن انس كما سبق (**قوله** صلى الله عليه وسلم ما من نفس تموت لها عند الله خير يسرها انها ترجع الى الدنيا ولا ان لها الدنيا وما فيها الا الشهيد الى آخره) هذا من صرائح الادلة فى عظيم فضل الشهادة والله المحمود المشكور واما سبب تسمية شهيد افقال النضر بن شميل لانه حى فان ارواحهم شهدت محضرة دار السلام وارواح غيرهم انما تشهدها يوم القيمة وقال ابن الانبارى لان الله تعالى وملائكته عليهم الصلوة والسلام يشهدون له بالجنة وقيل لانه شهد عند خروج روحه ما اعده الله تعالى له من الثواب والكرامة وقيل لان ملائكة الرحمة يشهدونه فيأخذون روحه وقيل لانه تشهد له بالايمان وخاتمة الخير ظاهر حاله وقيل لان عليه شاهدا بكونه شهيدا وهو الدم وقيل لانه ممن يشهد على الامم يوم القيمة بابلاغ الرسل الرسالة اليهم وعلى هذا القول يشاركهم غيرهم فى هذا الوصف (**قوله** ما يعدل الجهاد فى سبيل الله قال لا يستطيعونه) هكذا هو فى معظم النسخ لا يستطيعوه بالنون وهذا جار على اللغة المشهورة والاول صحيح ايضا وهى لغة فصيحة حذف النون من غير ناصب ولا جازم وقد سبق بيانها ونظائرها مرات (**قوله** صلى الله عليه وسلم مثل المجاهد فى سبيل الله كمثل الصائم القائم القانت بآيات الله الى آخره) معنى القانت هنا المطيع وفى هذا الحديث عظيم فضل الجهاد لان الصلوة والقيام بآيات الله افضل الاعمال وقد جعل المجاهد مثل من لا يفتر عن ذلك فى لحظة من اللحظات ومعلوم ان هذا لا يتاتى لاحد ولهذا قال صلى الله عليه وسلم لا يستطيعونه والله اعلم (**قوله** ان عمر زجر الرجال الذين رفعوا اصواتهم يوم الجمعة عند المنبر) فيه كراهة رفع الصوت فى المساجد يوم الجمعة وغيره وانه لا يرفع الصوت بعلم ولا غيره عند اجتماع الناس للصلوة لما فيه من التهويش عليهم وعلى المصلين والذاكرين والله اعلم **باب** فضل الغدوة والروحة فى سبيل الله (**قوله** صلى الله عليه وسلم لغدوة او روحة خير من الدنيا وما فيها) الغدوة بفتح الغين السير اول النهار الى الزوال والروحة السير من الزوال الى آخر النهار وهنا للتقسيم لا للشك ومعناه ان الروحة يحصل بها هذا الثواب وكذا الغدوة والظاهر انه لا يختص ذلك بالغدو والروح من بلده بل يحصل هذا الثواب بكل غدوة او روحة فى طريقه الى الغزو وكذا غدوته وروحته فى موضع القتال لان الجميع يسمى غدوة وروحة

ثنا
للجهاد
على الله
بيان فضل الشهادة فى سبيل الله تعالى
لا يستطيعونه
على الله
بيان فضل الغدوة والروحة فى سبيل الله
فى بعضها لا يستطيعوه

وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم وزهیر بن حرب واللفظ لابی بکر واسحاق قال اسحاق انا وقال الآخران نا المقرئ عبدالله بن یزید عن سعید بن ایوب قال حدثنی شرحبیل بن شریك المعافری عن ابی عبدالرحمن الحبلی قال سمعت ابا ایوب یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم غدوة فی سبیل الله اورَوحة خیر مما طلعت علیه الشمس وغربت **وحدثنی** محمد بن عبدالله بن قهزاذ قال نا علی بن الحسن عن عبدالله بن المبارك قال اخبرنا سعید بن ابی ایوب وحیوة بن شریح قال کل واحد منهما حدثنی شرحبیل بن شریك عن ابی عبدالرحمن الحبلی انه سمع ابا ایوب الانصاری یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثله سواء **وحدثنا** سعید بن منصور قال نا عبدالله بن وهب قال حدثنی بوهائ الخولانی عن ابی عبدالرحمن الحبلی عن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یا ابا سعید من رضی بالله ربًّا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی الله علیه وسلم نبیًّا وجبت له الجنة فعجب لها ابو سعید فقال اَعِدْها علیّ یا رسول الله ففعل ثم قال واخری یرفع بها العبد مائة درجة فی الجنة ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض قال وما هی یا رسول الله قال الجهاد فی سبیل الله **وحدثنا** قتیبة بن سعید قال نا لیث عن سعید بن ابی سعید عن عبدالله بن ابی قتادة عن ابی قتادة سمعه یحدث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قام فیهم فذکر لهم ان الجهاد فی سبیل الله والایمان بالله افضل الاعمال فقام رجل فقال یا رسول الله ارأیت ان قُتِلتُ فی سبیل الله تکفر عنی خطایای فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم نعم ان قتلت فی سبیل الله وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کیف قلت قال ارأیت ان قتلت فی سبیل الله اتکفر عنی خطایای فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم نعم وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر الا الدین فان جبرئیل علیه السلام قال لی ذلك **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة ومحمد ابن المثنی قال نا یزید بن هارون قال نا یحیی بن سعید عن سعید بن ابی سعید المقبری عن عبدالله بن ابی قتادة عن ابیه قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ارأیت ان قتلت فی سبیل الله بمعنی حدیث اللیث **وحدثنا** سعید بن منصور قال نا سفیان عن عمرو بن دینار عن محمد بن قیس ح قال وحدثنا محمد بن عجلان عن محمد بن قیس عن عبدالله بن ابی قتادة عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم یزید احدهما علی صاحبه ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم وهو علی المنبر فقال رایت ان ضربت بسیفی بمعنی حدیث المقبری **وحدثنا** زکریا بن یحیی بن صالح المصری قال نا المفضل یعنی ابن فضالة عن عیاش وهو ابن عباس القتبانی عن عبدالله بن یزید ابی عبدالرحمن الحبلی عن عبدالله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یغفر للشهید کل ذنب الا الدین **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا عبدالله بن یزید المقرئ قال نا سعید بن ابی ایوب قال حدثنی عیاش بن عباس القتبانی عن ابی عبدالرحمن الحبلی عن عبدالله بن عمرو بن العاص ان النبی صلی الله علیه وسلم قال القتل فی سبیل الله یکفر کل شئ الا الدین **وحدثنا** یحیی بن یحیی وابوبکر بن ابی شیبة کلاهما عن ابی معاویة ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا جریر وعیسی بن یونس جمیعا عن الاعمش ح قال وحدثنا محمد بن عبدالله بن نمیر واللفظ له قال نا اسباط وابو معویة قالا نا الاعمش عن عبدالله بن مرة عن مسروق قال سالنا عبدالله عن هذه الآیة ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون قال اما انا قد سالنا عن ذلك فقال ارواحهم فی جوف طیر خضر قنادیل معلقة بالعرش تسرح من الجنة حیث شاءت ثم تاوی الی تلك القنادیل فاطلع الیهم ربهم اطلاعة فقال هل تشتهون شیأ قالوا ای شئ نشتهی ونحن نسرح من الجنة حیث شئنا

فی سبیل الله ومعنی هذا الحدیث ان فضل الغدوة والروحة فی سبیل الله وثوابهما خیر من نعیم الدنیا کلها لو ملکها انسان وتصور تنعمه بها کلها لانه زائل ونعیم الآخرة باق قال القاضی وقیل فی معناه ومعنی نظائره من تمثیل امور الآخرة وثوابها بامور الدنیا انها خیر من الدنیا وما فیها لو ملکها انسان وملك جمیع ما فیها والنفقه فی امور الآخرة قال هذا القائل ولیس تمثیل الباقی بالفانی علی ظاهر اطلاقه والله اعلم (**قوله** وحدثنا ابن ابی عمر ثنا مروان بن معویة عن یحیی بن سعید) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا وکذا نقله ابو علی الغسانی عن روایة الجلودی قال ووقع فی نسخة ابن ماهان ثنا ابوبکر بن ابی شیبة حدثنا مروان فذکر ابن ابی شیبة بدل ابن ابی عمر قال والصواب الاول **باب** بیان ما اعده الله تعالی للمجاهد فی الجنة من الدرجات (**قوله** صلی الله علیه وسلم واخری یرفع بها العبد مائة درجة فی الجنة ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض قال وما هی یا رسول الله قال الجهاد فی سبیل الله) قال القاضی عیاض یحتمل ان هذا علی ظاهره وان الدرجات هنا المنازل التی بعضها ارفع من بعض فی الظاهر وهذه صفة منازل الجنة کما جاء فی اهل الغرف انهم یتراءون کالکوکب الدری قال ویحتمل ان المراد بالمرفعة بالمعنی من کثرة النعیم وعظیم الاحسان مما لم یخطر علی قلب بشر ولا یصفه مخلوق وان انواع ما انعم الله به علیه من البر والکرامة تتفاضل تفاضلا کثیرا ویکون تباعده فی الفضل کما بین السماء والارض فی البعد قال القاضی والاحتمال الاول اظهر وهو کما قال والله اعلم **باب** من قتل فی سبیل الله کفرت خطایاه الا الدین (**قوله** صلی الله علیه وسلم للذی سأله عن تکفیر خطایاه ان قتل نعم ان قتلت فی سبیل الله وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر ثم اعاده فقال الا الدین فان جبرئیل قال لی ذلك) فیه هذه الفضیلة العظیمة للمجاهد وهی تکفیر خطایاه کلها الا حقوق الآدمیین وانما یکون تکفیرها بهذه الشروط المذکورة وهو ان یقتل صابرا محتسبا مقبلا غیر مدبر وفیه ان الاعمال لا تنفع الا بالنیة والاخلاص لله تعالی (**قوله** صلی الله علیه وسلم مقبل غیر مدبر) لعله احتراز ممن یقبل فی وقت ویدبر فی وقت والمحتسب هو المخلص لله تعالی فان قاتل لعصبیة او لغنیمة او لصیت او نحو ذلك فلیس له هذا الثواب او لغیره وأما (**قوله** صلی الله علیه وسلم الا الدین ففیه تنبیه علی جمیع حقوق الآدمیین وان الجهاد والشهادة وغیرهما من اعمال البر لا یکفر حقوق الآدمیین وانما تکفر حقوق الله تعالی وأما قوله صلی الله علیه وسلم نعم ثم قال بعد ذلك الا الدین فمحمول علی انه اوحی الیه بذلك فی الحال ولهذا قال صلی الله علیه وسلم الا الدین فان جبرئیل قال لی ذلك والله اعلم (**قوله** حدثنا سعید بن منصور ثنا سفین عن عمرو بن دینار عن محمد بن قیس قال وحدثنا محمد بن عجلان عن محمد بن قیس عن عبدالله بن ابی قتادة) القائل وحدثنا ابن عجلان هو سفین (**قوله** عن عیاش بن عباس القتبانی) الاول بالشین المعجمة والثانی بالمهملة والقتبانی بقاف مکسورة ثم مثناة فوق ساکنة ثم موحدة منسوب الی قتبان بطن من رعین **باب** فی بیان ان ارواح الشهداء فی الجنة وانهم احیاء عند ربهم یرزقون) (**قوله** حدثنی یحیی بن یحیی وابوبکر بن ابی شیبة وذکر اسناده الی مسروق قال سالنا عبدالله عن هذه الآیة ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون قال اما انا قد سالنا عن ذلك فقال ارواحهم فی جوف طیر خضر) قال المازری کذا جاء عبدالله غیر منسوب قال ابو علی الغسانی ومن الناس من ینسبه فیقول عبدالله ابن عمر وذکره ابو مسعود الدمشقی فی مسند ابن مسعود قال القاضی عیاض ووقع فی بعض النسخ من صحیح مسلم عبدالله بن مسعود **قلت** وکذا وقع فی بعض نسخ بلادنا المعتمدة ولکن لم یقع منسوبا فی معظمها وذکره خلف الواسطی والحمیدی وغیرهما فی مسند ابن مسعود وهو الصواب وهذا الحدیث مرفوع لقوله انا قد سالنا عن ذلك فقال یعنی النبی صلی الله علیه وسلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم فی الشهداء ارواحهم فی جوف طیر خضر لها قنادیل معلقة بالعرش تسرح من الجنة حیث شاءت ثم تاوی الی تلك القنادیل)

ففعل ذلك بهم ثلاث مرات فلما رأوا انهم لن يتركوا من ان يسألوا قالوا يا رب نريد ان ترد ارواحنا فی اجسادنا حتی نقتل فی سبيلك مرة اخری فلما رأی ان ليس لهم حاجة تركوا **حدثنا** منصور بن ابی مزاحم قال نا يحيی بن حمزة عن محمد بن عبد الوليد الزبيدی عن الزهری عن عطاء بن يزيد الليثی عن ابی سعيد الخدری ان رجلا اتی النبی صلی الله عليه وسلم فقال ای الناس افضل فقال رجل يجاهد فی سبيل الله بماله ونفسه قال ثم من قال مؤمن فی شعب من الشعاب يعبد ربه ويدع الناس من شره **حدثنا** عبد بن حميد قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن الزهری عن عطاء بن يزيد الليثی عن ابی سعيد قال قال رجل ای الناس افضل يا رسول الله قال مؤمن يجاهد بنفسه وماله فی سبيل الله قال ثم من قال ثم رجل معتزل فی شعب من الشعاب يعبد ربه ويدع الناس من شره **وحدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال نا محمد بن يوسف عن الاوزاعی عن ابن شهاب بهذا الاسناد قال رجل فی شعب ولم يقل ثم رجل **حدثنا** يحيی بن يحيی التميمی قال نا عبد العزيز بن ابی حازم عن ابيه عن بجرة عن ابی هريرة عن رسول الله صلی الله عليه وسلم انه قال من خير معاش الناس لهم رجل ممسك عنان فرسه فی سبيل الله يطير علی متنه كلما سمع هيعة او فزعة طار عليه يبتغی القتل والموت مظانه او رجل فی غنيمة فی رأس شعفة من هذه الشعف او بطن واد من هذه الاودية يقيم الصلوة ويؤتی الزكوة ويعبد ربه حتی يأتيه اليقين ليس من الناس الا فی خير **وحدثناه** قتيبة بن سعيد عن عبد العزيز بن ابی حازم ويعقوب يعنی ابن عبد الرحمن القاری كلاهما عن ابی حازم بهذا الاسناد مثله وقال عن بجرة بن عبد الله بن بدر وقال فی شعبة من هذه الشعاب خلاف رواية يحيی **وحدثناه** ابو بكر بن ابی شيبة وزهير بن حرب وابو كريب قالوا نا وكيع عن اسامة بن زيد عن بجرة بن عبد الله الجهنی عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم بمعنی حديث ابی حازم عن بجرة وقال فی شعب من الشعاب

باب فضل الجهاد والرباط

فقال بن بدر

فيه بيان ان الجنة مخلوقة موجودة وهو مذهب اهل السنة وهی التی اهبط منها آدم وهی التی ينعم فيها المؤمنون فی الآخرة هذا اجماع اهل السنة وقالت المعتزلة وطائفة من المبتدعة ايضا وغيرهم انها ليست موجودة وانما توجد بعد البعث فی القيامة قالوا والجنة التی اخرج منها آدم غيرها وظواهر القرآن والسنة تدل لمذهب اهل الحق وفيه اثبات مجازاة الاموات بالثواب والعقاب قبل القيامة قال القاضی وفيه ان الارواح باقية لا تفنی فينعم المحسن ويعذب المسیء وقد جاء به القرآن والآثار وهو مذهب اهل السنة خلافا لطائفة من المبتدعة قالت تفنی قال القاضی وقال هنا ارواح الشهداء وقال فی حديث مالك انما نسمة المؤمن والنسمة تطلق علی ذات الانسان جسما وروحا وتطلق علی الروح مفردة وهو المراد بها فی هذا التفسير هنا فی الحديث الآخر بالروح ولعلنا بان الجسم يفنی ويأكله التراب لقوله فی الحديث حتی يرجعه الله تعالی الی جسده يوم القيمة قال القاضی وذكر فی حديث مالك رحمه الله تعالی نسمة المؤمن قال هنا الشهداء لان هذه صفتهم لقوله تعالی احياء عند ربهم يرزقون وكما فسره فی هذا الحديث واما غيرهم فانما يعرض عليه مقعده بالغداة والعشی كما جاء فی حديث ابن عمر وكما قال فی آل فرعون النار يعرضون عليها غدوا وعشيا قال القاضی وقيل بل المراد جميع المؤمنين الذين يدخلون الجنة بغير عذاب فيد خلونها الآن بدليل عموم الحديث وقيل بل ارواح المؤمنين علی افنية قبورهم والله اعلم (**قوله** صلی الله عليه وسلم فی هذا الحديث فی جوف طير خضر) وفی غير مسلم لطير خضر وفی حديث آخر نحو اصل طير وفی الموطا انما نسمة المؤمن طير وفی حديث آخر عن قتادة فی صورة طير ابيض قال القاضی قال بعض المتكلمين علی هذا الا شبه صحة قول من قال طير او صورة طير وهو اكثر ما جاءت به الرواية لا سيما مع قوله تاوی الی قنادیل تحت العرش قال القاضی واستبعد بعضهم هذا ولم ينكره آخرون وليس فيه ما ينكر ولا فرق بين الامرين بل رواية طير او جوف طير اصح معنی وليس للاقيسة والعقول فی هذا حكم وكله من المجوزات فاذا اراد الله ان يجعل فيه الروح اذا خرجت من المؤمن او الشهيد فی قناديل او اجواف طير وحيث يشاء كان ذلك ووقع ولم يبعد لا سيما مع القول بان الارواح اجسام قال القاضی وقيل ان هذا المنعم او المعذب من الارواح جزء من الجسد تبقی فيه الروح وهو الذی يتالم ويعذب ويتلذذ وينعم وهو الذی يقول رب ارجعون وهو الذی يسرح فی شجر الجنة فغير مستحيل ان يصور هذا الجزء طائرا او يجعل فی جوف طائر او فی قناديل تحت العرش وغير ذلك مما يريد الله عز وجل قال القاضی وقد اختلف الناس فی الروح ما هی اختلافا لا يكاد ينحصر فقال كثير من ارباب المعانی وعلم الباطن المتكلمين لا تعرف حقيقته ولا يصح وصفه وهو مما جهل العباد علمه واستدلوا بقوله تعالی قل الروح من امر ربی وغلت الفلاسفة فقالت بعدم الروح وقال جمهور الاطباء هو البخار اللطيف الساری فی البدن وقال كثيرون من شيوخنا هو الحيوة وقال الآخرون هی اجسام لطيفة مشابهة للجسم يحيی الحيوة اجری الله تعالی العادة بموت الجسم عند فراقه وقيل هو بعض الجسم ولهذا وصف بالخروج والقبض وبلوغ الحلقوم وهذه صفة الاجسام لا المعانی وقال بعض متقدمی المتكلمين هو جسم لطيف متصور علی صورة الانسان داخل الجسم وقال بعض مشائخنا وغيرهم انه النفس الداخل والخارج وقال آخرون هو الدم هذا ما نقله القاضی والاصح عند اصحابنا ان الروح اجسام لطيفة متخللة فی البدن فاذا فارقته مات قال القاضی واختلفوا فی النفس والروح فقيل هما بمعنی وهما لفظان لمسمی واحد وقيل ان النفس هی النفس الداخل والخارج وقيل هی الدم وقيل هی الحيوة والله اعلم قال القاضی وقد تعلق بحديثنا هذا وشبهه بعض الملحدة القائلين بالتناسخ وانتقال الارواح وتنعيمها فی الصور الحسان المرفهة وتعذيبها فی الصور القبيحة المسخرة وزعموا ان هذا هو الثواب والعقاب وهذا ضلال بين والبطال لما جاءت به الشرائع من الحشر والنشر والجنة والنار ولهذا قال فی الحديث حتی يرجعه الله الی جسده يوم يبعثه يعنی يوم يحيی بجميع الخلق والله اعلم (**قوله** صلی الله عليه وسلم فقال لهم الله تعالی هل تشتهون شيئا الی آخره) هذا مبالغة فی اكرامهم وتنعيمهم اذ قد اعطاهم ما لا يخطر علی قلب بشر ثم رغبهم فی سوال الزيادة فلم يجدوا مزيدا علی ما اعطاهم فسالوه حين راوه انه لا بد من سوال ان يرجع ارواحهم الی اجسادهم ليجاهدوا ويبذلوا انفسهم فی الله تعالی ويتلذذوا بالقتل فی سبيله والله اعلم **باب** فضل الجهاد والرباط (**قوله** اے الناس افضل فقال رجل يجاهد فی سبيل الله بماله ونفسه) قال القاضی هذا عام مخصوص وتقديره هذا من افضل الناس او الا فالعلماء افضل وكذا الصديقون كما جاءت به الاحاديث (**وقوله** صلی الله عليه وسلم ثم مومن فی شعب من الشعاب يعبد ربه ويدع الناس من شره) فيه دليل لمن قال بتفضيل العزلة علی الاختلاط وفی ذلك خلاف مشهور فمذهب الشافعی فی اكثر العلماء ان الاختلاط افضل بشرط رجاء السلامة من الفتن ومذهب طوائف ان الاعتزال افضل واجاب الجمهور عن هذا الحديث بانه محمول علی الاعتزال فی زمن الفتن والحرب او هو فيمن لا يسلم الناس منه ولا يصبر عليهم او نحو ذلك من الخصوص وقد كانت الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم وجماهير الصحابة والتابعين والعلماء والزهاد مختلطين فيحصلون منافع الاختلاط كشهود الجمعة والجماعة والجنائز وعيادة المرضی وحلق الذكر وغير ذلك واما الشعب فهو ما انفرج بين جبلين وليس المراد نفس الشعب خصوصا بل المراد الانفراد والاعتزال وذكر الشعب مثالا لانه خال عن الناس غالبا وهذا الحديث نحو الحديث الآخر حين سئل صلی الله عليه وسلم عن النجاة فقال امسك عليك لسانك وليسعك بيتك وابك علی خطيئتك (**قوله** صلی الله عليه وسلم من خير معاش الناس لهم رجل ممسك عنان فرسه) المعاش هو العيش ومعنی الحيوة وتقديره والله اعلم من خير احوال عيشهم رجل ممسك (**قوله** صلی الله عليه وسلم يطير علی متنه كلما سمع هيعة او فزعة طار علی متنه يبتغی القتل والموت مظانه) معناه يسارع علی ظهره وهو متنه كلما سمع هيعة وهی الصوت عند حضور العدو وهی بفتح الهاء واسكان الياء والفزعة باسكان الزای النهوض الی العدو ومعنی يبتغی القتل مظانه يطلبه فی مواطنه التی يرجی فيها الشدة رغبة فی الشهادة وفی هذا الحديث فضيلة الجهاد والرباط والحرص علی الشهادة (**قوله** صلی الله عليه وسلم او رجل فی غنيمة فی رأس شعفة الغنيمة بضم الغين تصغير الغنم ای قطعة منها والشعفة بفتح الشين والعين اعلی الجبل

حدثنا محمد بن ابی عمر المکی قال نا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یضحك الله الی رجلین یقتل احدهما الآخر کلاهما یدخل الجنة قال یقاتل هذا فی سبیل الله فیستشهد ثم یتوب الله علی القاتل فیسلم فیقاتل فی سبیل الله فیستشهد **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب وابوکریب قالوا نا وکیع عن سفیان عن ابی الزناد بهذا الاسناد مثله **حدثنا** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابوهریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یضحك الله لرجلین یقتل احدهما الآخر کلاهما یدخل الجنة قالوا کیف یا رسول الله قال یقتل هذا فیلج الجنة ثم یتوب الله علی الآخر فیهدیه الی الاسلام ثم یجاهد فی سبیل الله فیستشهد **حدثنا** یحیی بن ایوب وقتیبة وعلی بن حجر قالوا نا اسمعیل یعنون ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یجتمع کافر وقاتله فی النار ابدا **حدثنا** عبد الله بن عون بن الهلالی قال نا ابو اسحاق الفزاری ابراهیم بن محمد عن سمیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یجتمعان فی النار اجتماعا یضر احدهما الآخر قیل من هم یا رسول الله قال مؤمن قتل کافرا ثم سدد **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم الحنظلی قال نا جریر عن الاعمش عن ابی عمرو الشیبانی عن ابی مسعود الانصاری قال جاء رجل بناقة مخطومة فقال هذه فی سبیل الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لك بها یوم القیامة سبعمائة ناقة کلها مخطومة **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابو اسامة عن زائدة ح قال وحدثنی بشر بن خالد قال نا محمد یعنی ابن جعفر قال نا شعبة کلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وابوکریب ابن ابی عمرو اللفظ لابی کریب قالوا نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی عمرو الشیبانی عن ابی مسعود الانصاری قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی ابدع بی فاحملنی فقال ما عندی فقال رجل یا رسول الله انا ادله علی من یحمله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من دل علی خیر فله مثل اجر فاعله **وحدثناه** اسحاق بن ابراهیم قال نا عیسی بن یونس ح قال وحدثنی بشر بن خالد قال نا محمد یعنی ابن جعفر عن شعبة ح قال وحدثنی محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا سفیان کلهم عن الاعمش بهذا الاسناد **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عفان قال نا حماد بن سلمة قال نا ثابت عن انس ح قال وحدثنی ابوبکر بن نافع واللفظ له قال نا بهز قال نا حماد بن سلمة قال نا ثابت عن انس ان فتی من اسلم قال یا رسول الله انی اریدالغزو ولیس معی ما اتجهز قال ائت فلانا فانه قد کان تجهز فمرض فاتاه فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرئك السلام ویقول اعطنی الذی تجهزت به قال یا فلانة اعطیه الذی تجهزت به ولا تحبسی عنه شیئا فوالله لا تحبسی منه شیئا فیبارك لك فیه **وحدثنا** سعید بن منصور وابوالطاهر قال ابوالطاهر نا ابن وهب وقال سعید نا عبد الله بن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن بکیر بن الاشج عن بسر بن سعید عن زید بن خالد الجهنی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال من جهز غازیا فی سبیل الله فقد غزا ومن خلفه فی اهله بخیر فقد غزا **حدثنا** ابوالربیع الزهرانی قال نا یزید یعنی ابن زریع قال نا حسین المعلم قال نا یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن بسر ابن سعید عن زید بن خالد الجهنی قال قال نبی الله صلی الله علیه وسلم من جهز غازیا فقد غزا ومن خلف غازیا فی اهله فقد غزا **وحدثنا** زهیر بن حرب قال نا اسمعیل بن علیة عن علی بن المبارك قال نا یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابوسعید مولی المهری عن ابی سعید الخدری

باب بیان الرجلین یقتل احدهما الآخر یدخلان الجنة (**قوله** صلی الله علیه وسلم یضحك الله الی رجلین یقتل احدهما الآخر کلاهما یدخل الجنة یقاتل هذا فی سبیل الله فیستشهد ثم یتوب الله علی القاتل فیسلم فیقاتل فی سبیل الله فیستشهد) قال القاضی الضحك هنا استعارة فی حق الله تعالی لانه لا یجوز علیه سبحانه الضحك المعروف فی حقنا لانه انما یصح من الاجسام وممن یجوز علیه تغیر الحالات والله تعالی منزه عن ذلك وانما المراد به الرضا بفعلهما والثواب علیه وحمد فعلهما ومحبته وتلقی رسل الله لهما بذلك لان الضحك من احدنا انما یکون عند موافقته ما یرضاه وسروره به وبره لمن یلقاه قال ویحتمل ان یکون المراد هنا ضحك ملائکة الله تعالی الذین یوجهم لقبض روحه وادخاله الجنة کما یقال قتل السلطان فلانا اذا امر بقتله **باب** من قتل کافرا ثم سدد (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا یجتمع کافر وقاتله ابدا فی النار ابدا وفی روایة لا یجتمعان فی النار اجتماعا یضر احدهما الآخر قیل من هم یا رسول الله قال مؤمن قتل کافرا ثم سدد) قال القاضی فی الروایة الاولی یحتمل ان هذا مختص بمن قتل کافرا فی الجهاد فیکون ذلك مکفرا لذنوبه حتی لا یعاقب علیها او یکون بنیة مخصوصة او حالة مخصوصة ویحتمل ان یکون عقابه ان عوقب بغیر النار کالحبس فی الاعراف عن دخول الجنة اولا ولا یدخل النار او یکون ان عوقب بها فی غیر موضع عقاب الکفار ولا یجتمعان فی ادراکها قال واما (**قوله** فی الروایة الثانیة اجتماعا یضر احدهما الآخر فیدل علی انه اجتماع مخصوص قال وهو مشکل المعنی وادجه ما فیه ان یکون معناه ما اشرنا الیه انهما لا یجتمعان فی وقت ان استحق العقاب فیعیره بدخوله معه وانه لم ینفعه ایمانه وقتله ایاه وقد جاء مثل هذا فی بعض الحدیث لکن قوله فی هذا الحدیث مؤمن قتل کافرا ثم سدد مشکل لان المؤمن اذا سدد معناه استقام علی الطریقة المثلی ولم یخلط لم یدخل النار اصلا سواء قتل کافرا او لم یقتله قال القاضی ووجهه عندی ان یکون قوله ثم سدد عائدا علی الکافر القاتل ویکون بمعنی الحدیث السابق یضحك الله الی رجلین یقتل احدهما الآخر یدخلان الجنة ورای بعضهم ان هذا اللفظ تغییر من بعض الرواة وان صوابه مؤمن قتله کافر ثم سدد ویکون معنی قوله لا یجتمعان فی النار اجتماعا یضر احدهما الآخر ای لا یدخلانها للعقاب ویکون هذا استثناء من اجتماع الورود وتخاصمهم علی جسر جهنم هذا آخر کلام القاضی **باب** فضل الصدقة فی سبیل الله تعالی وتضعیفها (**قوله** جاء رجل بناقة مخطومة فقال هذه فی سبیل الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لك بها یوم القیمة سبعمائة ناقة کلها مخطومة) معنی مخطومة ای فیها خطام وهو قریب من الزمام وسبق شرحه مرات فیحتمل ان المراد له اجر سبعمائة ناقة ویحتمل ان یکون علی ظاهره ویکون فی الجنة بها سبعمائة ناقة کل واحدة منهن مخطومة یرکبهن حیث شاء للنزهة کما جاء فی خیل الجنة ونجبها وهذا الاحتمال اظهر والله اعلم **باب** فضل اعانة الغازی فی سبیل الله بمرکوب وغیره وخلافته فی اهله بخیر (**قوله** ابدع بی) هو بضم الهمزة وفی بعض النسخ بدع بی بحذف الهمزة وتشدید الدال ونقله القاضی عن جمهور رواة مسلم قال والاول هو الصواب والمعروف فی اللغة وکذا رواه ابوداود وآخرون بالالف ومعناه هلکت دابتی وهی مرکوبی (**قوله** صلی الله علیه وسلم من دل علی خیر فله مثل اجر فاعله) فیه فضیلة الدلالة علی الخیر والتنبیه علیه والمساعدة لفاعله وفیه فضیلة تعلیم العلم ووظائف العبادات لا سیما لمن یعمل بها من المتعبدین وغیرهم والمراد بمثل اجر فاعله ان له ثوابا بذلك الفعل کما ان لفاعله ثوابا ولا یلزم ان یکون قدر ثوابهما سواء (**قوله** ان فتی من اسلم قال یا رسول الله انی اریدالغزو ولیس معی ما اتجهز به قال ائت فلانا فانه قد کان تجهز فمرض الی آخره) فیه فضیلة الدلالة علی الخیر وفیه ان مانوی الانسان صرفه فی جهة برفتغذرت علیه تلك الجهة یستحب له بذله فی جهة اخری من البر ولا یلزمه ذلك مالم یلتزمه بالنذر (**قوله** صلی الله علیه وسلم من جهز غازیا فقد غزا ومن خلفه فی اهله بخیر فقد غزا) ای حصل له اجر

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث بعثا الی بنی لحیان من هذیل فقال لینبعث من کل رجلین احدهما والاجر بینهما **وحدثنیه** اسحاق بن منصور قال انا عبد الصمد یعنی ابن عبد الوارث قال سمعت ابی یحدث قال نا الحسین عن یحیی قال حدثنی ابو سعید مولی المهری قال حدثنی ابو سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث بعثا بمثله **وحدثنی** اسحاق بن منصور قال نا عبید الله یعنی ابن موسی عن شیبان عن یحیی بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** سعید بن منصور قال نا عبد الله بن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن یزید بن ابی حبیب عن یزید بن ابی سعید مولی المهری عن ابیه عن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث الی بنی لحیان فقال لیخرج من کل رجلین رجل ثم قال للقاعد ایکم خلف الخارج فی اهله وماله بخیر کان له مثل نصف اجر الخارج **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع عن سفیان عن علقمة بن مرثد عن سلیمان بن بریدة عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حرمة نساء المجاهدین علی القاعدین کحرمة امهاتهم وما من رجل من القاعدین یخلف رجلا من المجاهدین فی اهله فیخونه فیهم الا وقف له یوم القیمة فیاخذ من عمله ما شاء فما ظنکم **وحدثنی** محمد بن رافع قال نا یحیی بن آدم قال نا مسعر علقمة بن مرثد عن ابن بریدة عن ابیه قال قال یعنی النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث الثوری **وحدثناه** سعید بن منصور قال نا سفیان عن قعنب عن علقمة بن مرثد بهذا الاسناد وقال فخذ من حسناته ما شئت فالتفت الینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال فما ظنکم **وحدثنا** محمد بن المثنی ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن ابی اسحق انه سمع البراء فی هذه الایة لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاهدون فی سبیل الله فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم زیدا فجاء بکتف فکتبها فشکی الیه ابن ام مکتوم ضرارته فنزلت لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر قال شعبة واخبرنی سعد بن ابراهیم عن رجل عن زید فی هذه الایة لا یستوی القاعدون بمثل حدیث البراء وقال ابن بشار فی روایته سعد بن ابراهیم عن ابیه عن رجل عن زید بن ثابت **وحدثنا** ابو کریب قال نا ابن بشر عن مسعر قال حدثنی ابو اسحق عن البراء قال لما نزلت لا یستوی القاعدون من المؤمنین کلمه ابن ام مکتوم فنزلت غیر اولی الضرر **وحدثنا** سعید بن عمرو الاشعثی وسوید بن سعید واللفظ لسعید قال انا سفیان عن عمرو سمع جابرا یقول قال رجل ارایت ان قتلت قال فی الجنة فالقی تمرات کن فی یده ثم قاتل حتی قتل وفی حدیث سوید قال رجل للنبی صلی الله علیه وسلم یوم احد **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو اسامة عن زکریا عن ابی اسحق عن البراء قال جاء رجل من بنی النبیت الی النبی صلی الله علیه وسلم ح قال وحدثنا احمد بن جناب المصیصی قال نا عیسی یعنی ابن یونس عن زکریا عن ابی اسحق عن البراء قال جاء رجل من بنی النبیت قبیلة من الانصار فقال شهدان لا اله الا الله وانک عبده ورسوله ثم تقدم فقاتل حتی قتل فقال النبی صلی الله علیه وسلم عمل هذا یسیرا واجر کثیرا **حدثنا** ابو بکر بن النضر بن ابی النضر وهرون بن عبد الله ومحمد بن رافع وعبد بن حمید والفاظهم متقاربة قالوا نا هاشم ابن القاسم قال نا سلیمان وهو ابن المغیرة عن ثابت عن انس بن مالک قال بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم بسبیسة عینا

بسبب الغزو وهذا الاجر یحصل بکل جهاد وسواء قلیله وکثیره ولکل غالف له فی اهله بخیر من قضاء حاجة لهم او انفاق علیهم او ذب عنهم او مساعدتهم فی امرهم ویختلف قدر الثواب بقلة ذلک وکثرته وفی هذا الحدیث الحث علی الاحسان الی من فعل مصلحة للمسلمین او قام بامر مهماتهم (**قوله** ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث بعثا الی بنی لحیان من هذیل فقال لینبعث من کل رجلین احدهما والاجر بینهما) اما بنو لحیان فبکسر اللام وفتحها والکسر اشهر وقد اتفق العلماء علی ان بنی لحیان کانوا فی ذلک الوقت کفارا فبعث الیهم بعثا لیغزوهم وقال لذلک البعث لیخرج من کل قبیلة نصف عددها وهو المراد بقوله من کل رجلین احدهما واما کون الاجر بینهما فهو محمول علی ما اذا خلف للمقیم الغازی فی اهله بخیر کما شرحناه قریبا وکما صرح به فی باقی الاحادیث (**قوله** فی اسناد هذا الحدیث ابو سعید مولی المهری) هو بالراء واسمه سالم بن عبد الله ابو عبد الله النصری بالنون المدنی مولی شداد بن الهاد ویقال مولی مالک بن اوس بن الحدثان ویقال مولی دوس ویقال لسالم سبلان بالسین المهملة والباء الموحدة المفتوحتین وهو سالم البراد بالراء وآخره دال وهو سالم مولی النصریین بالنون وهو ابو عبد الله مولی شداد وهو سالم ابو عبد الله المدنی وهو سالم مولی مالک بن اوس وهو سالم مولی المهریین وهو سالم مولی دوس وهو سالم ابو عبد الله الدوسی ولسالم هذا نظائر فی هذا وهو ان یکون للانسان اسماء او صفات وتعریفات یعرفه کل انسان بواحد منها وصنف الحافظ عبد الغنی بن سعید المصری فی هذا کتابا حسنا وصنف فیه غیره **باب** حرمة نساء المجاهدین واثم من خانهم فیهن (**قوله** صلی الله علیه وسلم حرمة نساء المجاهدین علی القاعدین کحرمة امهاتهم) هذا فی شیئین احدهما تحریم التعرض لهن بریبة من نظر محرم وخلوة وحدیث محرم وغیر ذلک والثانی فی بر هن والاحسان الیهن وقضاء حوائجهن التی لا یترتب علیها مفسدة ولا یتوصل بها الی ریبة ونحوها (**قوله** صلی الله علیه وسلم الذی یخون المجاهد فی اهله ان المجاهد یاخذ یوم القیامة من حسناته ما شاء فما ظنکم معناه ما تظنون فی رغبته فی اخذ حسناته والاستکثار منها فی ذلک المقام ای لا یبقی منها شیئا ان امکنه والله اعلم **باب** سقوط فرض الجهاد عن المعذورین (**قوله** فجاء بکتف فکتبها) فیه جواز کتابة القرآن فی الالواح والاکتاف وفیه طهارة عظم المذکی وجواز الانتفاع به (**قوله** تعالی لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر الآیة) فیه دلیل لسقوط الجهاد عن المعذورین ولکن لا یکون ثوابهم ثواب المجاهدین بل لهم ثواب نیاتهم ان کان لهم نیة صالحة کما قال صلی الله علیه وسلم ولکن جهاد ونیة وفیه ان الجهاد فرض کفایة لیس بفرض عین وفیه رد علی من یقول انه کان فی زمن النبی صلی الله علیه وسلم فرض عین وبعده فرض کفایة والصحیح انه لم یزل فرض کفایة من حین شرع وهذه الایة ظاهرة فی ذلک لقوله تعالی وکلا وعد الله الحسنی وفضل الله المجاهدین علی القاعدین اجرا عظیما وقوله تعالی غیر اولی الضرر قرئ غیر بنصب الراء ورفعها قراءتان مشهورتان فی السبع قرأ نافع وابن عامر والکسائی بنصبها والباقون برفعها وقرئ فی الشاذ بجرها فمن نصب فعلی الاستثناء ومن رفع فوصف للقاعدین او بدل منهم ومن جر فوصف للمؤمنین او بدل منهم (**قوله** فشکا الیه ابن ام مکتوم ضرارته) ای عماه هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا ضرارته بفتح الضاد وحکی صاحب المشارق والمطالع عن بعض الرواة انه ضبطه ضراره والصواب الاول **باب** ثبوت الجنة للشهید (**قوله** قال رجل ارایت ان انا یا رسول الله ان قتلت قال فی الجنة فالقی تمرات کن فی یده ثم قاتل حتی قتل) فیه ثبوت الجنة للشهید وفیه المبادرة بالخیر وانه لا یشتغل عنه بحظوظ النفوس (**قوله** وحدثنا احمد بن جناب المصیصی) بالجیم والنون واما المصیصی فبکسر المیم والصاد المشددة ویقال بفتح المیم وتخفیف الصاد وجهان معروفان الاول اشهر منسوب الی المصیصة المدینة المعروفة (**قوله** جاء رجل من بنی النبیت هو بنون مفتوحة ثم باء موحدة مکسورة ثم مثناة تحت ساکنة ثم مثناة فوق وهم قبیلة من الانصار کما ذکر فی الکتاب (**قوله** بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم بسبیسة عینا) هکذا هو فی جمیع النسخ بسبیسة بباء موحدة مضمومة وسینین مهملتین مفتوحتین بینهما باء مثناة تحت ساکنة قال القاضی هکذا هو فی جمیع النسخ قال وکذا رواه ابو داود واصحاب الحدیث قال والمعروف فی کتب السیرة بسبس بباءین موحدتین مفتوحتین بینهما سین ساکنة وهو بسبس بن عمرو ویقال ابن بشر من الانصار من الخزرج ویقال حلیف لهم

ینظر ما صنعت عیر ابی سفیان فجاء وما فی البیت احد غیری وغیر رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا ادری ما استثنی بعض نسائه قال فحدثه الحدیث قال فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فتکلم فقال ان لنا طلبة فمن کان ظهره حاضرا فلیرکب فمن کان ظهره حاضرا انطلق رسول الله صلی الله علیه وسلم واصحابه حتی سبقوا المشرکین الی بدر وجاء المشرکون فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یتقدمن احد منکم الی شیء حتی اکون انا دونه فدنا المشرکون فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم قوموا الی جنة عرضها السموات والارض قال یقول عمیر بن الحمام الانصاری یا رسول الله جنة عرضها السموات والارض قال نعم قال بخ بخ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما یحملک علی قولک بخ بخ قال لا والله یا رسول الله الا رجاءة ان اکون من اهلها قال فانک من اهلها قال فاخرج تمیرات من قرنه فجعل یاکل منهن ثم قال لئن انا حییت حتی آکل تمراتی هذه انها لحیوة طویلة قال فرمی بما کان معه من التمر ثم قاتلهم حتی قتل

حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی و قتیبة بن سعید واللفظ لیحیی قال قتیبة نا وقال یحیی نا جعفر بن سلیمان عن ابی عمران الجونی عن ابی بکر بن عبد الله بن قیس عن ابیه قال سمعت ابی وهو بحضرة العدو یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابواب الجنة تحت ظلال السیوف فقام رجل رث الهیئة فقال یا ابا موسی انت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول هذا قال نعم قال فرجع الی اصحابه فقال اقرأ علیکم السلام ثم کسر جفن سیفه فالقاه ثم مشی بسیفه الی العدو فضرب به حتی قتل

حدثنی محمد بن حاتم قال نا عفان قال نا حماد قال نا ثابت عن انس قال جاء ناس الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا ان ابعث معنا رجالا یعلموننا القرآن والسنة فبعث الیهم سبعین رجلا من الانصار یقال لهم القراء فیهم خالی حرام یقرؤن القرآن ویتدارسون باللیل یتعلمون وکانوا بالنهار یجیئون بالماء فیضعونه فی المسجد ویحتطبون فیبیعونه ویشترون به الطعام لاهل الصفة وللفقراء فبعثهم النبی صلی الله علیه وسلم الیهم فعرضوا لهم فقتلوهم قبل ان یبلغوا المکان فقالوا اللهم بلغ عنا نبینا انا قد لقیناک فرضینا عنک ورضیت عنا قال وأتی رجل حراما من خال انس من خلفه فطعنه برمح حتی انفذه فقال حرام فزت ورب الکعبة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاصحابه ان اخوانکم قد قتلوا وانهم قالوا اللهم بلغ عنا نبینا انا قد لقیناک فرضینا عنک ورضیت عنا

وحدثنی محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا سلیمان بن المغیرة عن ثابت قال قال انس عمی سمیت به لم یشهد مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بدرا فقال فشق علیه قال اول مشهد شهده رسول الله صلی الله علیه وسلم غبت عنه وان اراني الله مشهدا فیما بعد مع رسول الله صلی الله علیه وسلم لیرانی الله تعالی ما اصنع قال فهاب ان یقول غیرها قال فشهد مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم احد فقال فاستقبل سعد بن معاذ فقال له انس یا ابا عمرو این فقال واها لریح الجنة اجده دون احد قال فقاتلهم حتی قتل قال فوجد فی جسده بضع وثمانون من بین ضربة وطعنة ورمیة قال فقالت اخته عمتی الربیع بنت النضر فما عرفت اخی الا ببنانه ونزلت هذه الآیة رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه فمنهم من قضی نحبه ومنهم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا قال فکانوا یرون انها نزلت فیه وفی اصحابه

حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت ابا وائل قال نا ابو موسی الاشعری ان رجلا اعرابیا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله الرجل یقاتل للمغنم والرجل یقاتل لیذکر والرجل یقاتل لیری مکانه فمن فی سبیل الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قاتل لتکون کلمة الله اعلی فهو فی سبیل الله

قلت یجوز ان یکون احد اللفظین اسمالة والآخر لقبا (قوله عینا) ای متجسسا ورقیبا (قوله ما صنعت عیر ابی سفیان) هی الدواب التی تحمل الطعام وغیره من الامتعة قال فی المشارق العیر هی الابل والدواب تحمل الطعام وغیره من التجارات قال ولا تسمی عیرا الا اذا کانت کذلک وقال الجوهری فی الصحاح العیر الابل تحمل المیرة وجمعها عیرات بکسر العین وفتح الیاء (قوله صلی الله علیه وسلم ان لنا طلبة فمن کان ظهره حاضرا فلیرکب) هی بفتح الطاء وکسر اللام ای شیئا نطلبه وظهر الدواب التی تترکب (قوله فجعل رجال یستاذنونه فی ظهرانهم) هو بضم الظاء واسکان الهاء ای مرکوباتهم فی هذا استحباب التوریة فی الحرب ان لا یبین الامام جهة اغارته واغارة سریاه لئلا یشیع ذلک فیحذر هم العدو (قوله فی علو المدینة) بضم العین وکسرها (قوله صلی الله علیه وسلم لا یتقدمن احد منکم الی شیء حتی اکون انا دونه) ای قدامه متقدما فی ذلک الشیء لئلا یفوته شیء من المصالح التی لا تعلم نهارا (قوله عمیر بن الحمام) بضم الحاء المهملة وتخفیف المیم (قوله بخ بخ) فیه لغتان اسکان الخاء وکسرها منونا وهی کلمة تطلق لتفخیم الامر وتعظیمه فی الخیر (قوله لا والله یا رسول الله الا رجاءة ان اکون من اهلها) هکذا هو فی اکثر النسخ المعتمدة رجاءة بالمد ونصب التاء وفی بعضها رجا بلا تنوین وفی بعضها بالتنوین ممدودا ان بحذف التاء وکلاهما صحیح معروف فی اللغة ومعناه والله ما فعلته الا لرجاء ان اکون من اهلها (قوله فاخرج تمیرات من قرنه) هو بقاف وراء مفتوحتین ثم نون ای جعبته النشاب ووقع فی بعض نسخ المغاربة فیه تصحیف (قوله لئن انا حییت حتی آکل تمراتی هذه انها لحیوة طویلة فرمی بما کان معه من التمر ثم قاتلهم حتی قتل) فیه جواز الانغماس فی الکفار والتعرض للشهادة وهو جائز بلا کراهة عند جماهیر العلماء (قوله وهو بحضرة العدو) بفتح الحاء وضمها وکسرها ثلث لغات ویقال ایضا بحضر بفتح الحاء والضاد بحذف الهاء (قوله صلی الله علیه وسلم ان ابواب الجنة تحت ظلال السیوف) قال العلماء معناه ان الجهاد وحضور معرکة القتال طریق الی الجنة وسبب لدخولها (قوله کسر جفن سیفه) هو بفتح الجیم واسکان الفاء وبالنون وهو غمده (قوله وکانوا یأتون بالنهار یحتطبون بالماء فیضعونه فی المسجد) معناه یضعونه فی المسجد مما لمن اراد استعماله للطهارة او شرب وغیرهما وفیه جواز وضعه فی المسجد وقد کانوا یضعون ایضا اعذاق التمر لمن اراد فی المسجد فی زمن النبی صلی الله علیه وسلم والاخلاف فی جواز هذا وفضله (قوله ویحتطبون فیبیعونه ویشترون به الطعام لاهل الصفة) واصحاب الصفة هم الفقراء الغرباء الذین کانوا یأوون الی مسجد النبی صلی الله علیه وسلم وکانت لهم فی آخره صفة وهو مکان منقطع من المسجد مظلل علیه سیبنون فیه قاله ابراهیم الحربی والقاضی واصله من صفة البیت وهی شیء کالظلة قدامه فیه فضیلة الصدقة وفضیلة الاکتساب من الحلال لها وفیه جواز الصفة فی المسجد وجواز المبیت فیه بلا کراهة وهو مذهبنا ومذهب الجمهور (اللهم بلغ عنا نبینا انا قد لقیناک فرضینا عنک ورضیت عنا) فیه فضیلة ظاهرة للشهداء وثبوت الرضا منهم ولهم وهو موافق لقوله تعالی رضی الله عنهم ورضوا عنه قال العلماء اے رضی الله عنهم بطاعتهم ورضوا عنه بما اکرمهم به واعطاهم ایاه من الخیرات والرضی من الله تعالی افاضة الخیر والاحسان والرحمة فیکون من صفات الافعال وهو ایضا بمعنی ارادته فیکون من صفات الذات (قوله لیرانی الله ما اصنع) هکذا هو فی اکثر النسخ لیرانی بالالف وهو صحیح ویکون ما اصنع بدلا من الضمیر فی ارانی ای لیری الله ما اصنع ووقع فی بعض النسخ لیرین الله بیاء بعد الراء ثم نون مشددة وهکذا وقع فی صحیح البخاری وعلی هذا ضبطوه بوجهین احدهما لیرین بفتح الیاء والراء ای یراه الله واقعا بارزا والثانی لیرین بضم الیاء وکسر الراء ومعناه لیرین الله الناس ما اصنعه ویبرزه الله تعالی لهم (قوله فهاب ان یقول غیرها) معناه انه اقتصر علی هذه اللفظة المبهمة وهی قوله لیرین الله ما اصنع مخافة ان یعاهد الله علی غیرها فیحرج عنه او تضعف نیته عنه او نحو ذلک ولیکون ابراء له من الحول والقوة (قوله واها لریح الجنة اجده دون احد) قال العلماء واها کلمة تحزن وتلهف (قوله اجده دون احد) محمول علی ظاهره وان الله تعالی اوجده ریحها من موضع المعرکة وقد ثبتت الاحادیث ان ریحها توجد من مسیرة خمسمائة عام **باب** من قاتل لتکون کلمة الله هی العلیا فهو فی سبیل الله (قوله صلی الله علیه وسلم من قاتل لتکون کلمة الله هی العلیا فهو فی سبیل الله) فیه بیان ان

وحدثنا ابوبكر بن ابى شيبة وابن نمير واسحق بن ابراهيم ومحمد بن العلاء قال سحاق انا وقال الاخرون نا ابو معاوية عن الاعمش عن شقيق عن ابى موسى قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرجل يقاتل شجاعة ويقاتل حمية ويقاتل رياء اى ذلك فى سبيل الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قاتل لتكون كلمة الله هى العليا فهو فى سبيل الله **وحدثناه** اسحاق بن ابراهيم قال نا عيسى بن يونس قال نا الاعمش عن شقيق عن ابى موسى قال اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلنا يا رسول الله الرجل يقاتل منا شجاعة فذكر مثله **وحدثنا** اسحاق بن ابراهيم قال نا جرير عن منصور عن ابى وائل عن ابى موسى الاشعرى ان رجلا سال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن القتال فى سبيل الله فقال الرجل يقاتل غضبا ويقاتل حمية قال فرفع راسه اليه وما رفع راسه الى الا انه كان قائما فقال من قاتل لتكون كلمة الله هى العليا فهو فى سبيل الله **وحدثنا** يحيى بن حبيب بن الحارث قال نا خالد بن الحارث قال نا ابن جريج قال حدثنى يونس بن يوسف عن سليمان بن يسار قال تفرق الناس عن ابى هريرة فقال له ناتل اهل الشام ايها الشيخ حدثنى حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اول الناس يقضى يوم القيمة عليه رجل استشهد فاتى به فعرفه نعمه فعرفها قال فما عملت فيها قال قاتلت فيك حتى استشهدت قال كذبت ولكنك قاتلت لان يقال جرئ فقد قيل ثم امر به فسحب على وجهه حتى القى فى النار ورجل تعلم العلم وعلمه وقرأ القران فاتى به فعرفه نعمه فعرفها قال فما عملت فيها قال تعلمت العلم وعلمته وقرأت فيك القران قال كذبت ولكنك تعلمت العلم ليقال عالم وقرأت القران ليقال هو قارئ فقد قيل ثم امر به فسحب على وجهه حتى القى فى النار ورجل وسع الله عليه واعطاه من اصناف المال كله فاتى به فعرفه نعمه فعرفها قال فما عملت فيها قال ما تركت من سبيل تحب ان ينفق فيها الا انفقت فيها لك قال كذبت ولكنك فعلت ليقال هو جواد فقد قيل ثم امر به فسحب على وجهه ثم القى فى النار **وحدثناه** على بن خشرم قال نا الحجاج يعنى ابن محمد عن ابن جريج قال حدثنى يونس بن يوسف عن سليمان بن يسار قال تفرق الناس عن ابى هريرة فقال له ناتل الشامى واقتص الحديث بمثل حديث خالد بن الحارث **وحدثنا** عبد بن حميد قال نا عبد الله بن يزيد ابو عبد الرحمن قال نا حيوة بن شريح عن ابى هانئ عن ابى عبد الرحمن الحبلى عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من غازية تغزو فى سبيل الله فيصيبون الغنيمة الا تعجلوا ثلثى اجرهم من الاخرة ويبقى لهم الثلث وان لم يصيبوا غنيمة تم لهم اجرهم **حدثنا** محمد بن سهل التميمى قال نا ابن ابى مريم قال نا نافع بن يزيد قال حدثنى ابو هانئ قال حدثنى ابو عبد الرحمن الحبلى عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من غازية او سرية تغزو فتغنم وتسلم الا كانوا قد تعجلوا ثلثى اجورهم وما من غازية او سرية تخفق وتصاب الا تم اجورهم **وحدثنا** عبد الله بن مسلمة ابن قعنب قال نا مالك عن يحيى بن سعيد عن محمد بن ابراهيم عن علقمة بن وقاص عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما الاعمال بالنية

الاعمال انما تحسب بالنيات الصالحة وان الفضل الذى ورد فى المجاهدين فى سبيل الله مخصص بمن قاتل لتكون كلمة الله هى العليا (قوله الرجل يقاتل للذكر) اى ليذكره الناس بالشجاعة وهو بكسر الذال (قوله ويقاتل حمية) هى الانفة والغيرة والحماة عن عشيرته (قوله فرفع راسه اليه وما رفع راسه الى الا انه كان قائما) فيه انه لا باس ان يكون المستفتى واقفا اذا كان هناك عذر من ضيق مكان او غيره وكذلك طالب الحاجة وفيه اقبال المتكلم على من يخاطبه **باب** من قاتل للرياء والسمعة استحق النار (قوله تفرق الناس عن ابى هريرة فقال له ناتل اهل الشام ايها الشيخ وفى الرواية الاخرى فقال له ناتل الشامى) هو بالنون فى اوله وبعد الالف تاء مثناة فوق وهو ناتل بن قيس الجزامى الشامى من اهل فلسطين وهو تابعى وكان ابوه صحابيا وكان ناتل كبير قومه (قوله صلى الله عليه وسلم فى الغازى والعالم والجواد وعقابهم على فعلهم ذلك لغير الله دليل على تغليظ تحريم الرياء وشدة عقوبته وعلى الحث على وجوب الاخلاص فى الاعمال كما قال الله تعالى وما امروا الا ليعبدوا الله مخلصين له الدين وفيه ان العمومات الواردة فى فضل الجهاد انما هى لمن اراد الله تعالى بذلك مخلصا وكذلك الثناء على العلماء وعلى المنفقين فى وجوه الخيرات كله محمول على من فعل ذلك لله تعالى مخلصا (قوله تفرج الناس عن ابى هريرة) اى تفرقوا بعد اجتماعهم **باب** بيان قدر ثواب من غزا فغنم ومن لم يغنم (قوله صلى الله عليه وسلم ما من غازية تغزو فى سبيل الله فيصيبون الغنيمة الا تعجلوا ثلثى اجرهم من الآخرة ويبقى لهم الثلث وان لم يصيبوا غنيمة تم لهم اجرهم وفى الرواية الثانية ما من غازية او سرية تغزو فتغنم وتسلم الا كانوا قد تعجلوا ثلثى اجورهم وما من غازية او سرية تخفق وتصاب الا تم اجورهم) قال اهل اللغة الاخفاق ان يغزو فلا يغنموا شيئا وكذلك كل طالب حاجة اذا لم تحصل فقد اخفق ومنه اخفق الصائد اذا لم يقع له صيد وانما معنى الحديث فالصواب الذى لا يجوز غيره معناه ان الغزاة اذا سلموا وغنموا يكون اجرهم اقل من اجر من لم يسلم اوسلم ولم يغنم واما الغنيمة هى فى مقابلة جزء من اجر غزوهم فاذا حصلت لهم فقد تعجلوا ثلثى اجرهم المترتب على الغزو وتكون هذه الغنيمة من جملة الاجر وهذا موافق للاحاديث الصحيحة المشهورة عن الصحابة كقوله منا من مات ولم ياكل من اجره شيئا ومنا من اينعت له ثمرته فهو يهدبها اى يجتنيها فهذا الذى ذكرناه هو الصواب وهو ظاهر الحديث ولم يات حديث صريح صحيح يخالف هذا فتعين حمله على ما ذكرنا وقد اختار القاضى عياض معنى هذا الذى ذكرناه بعد حكايته فى تفسيره اقوالا فاسدة منها قول من زعم ان هذا الحديث ليس بصحيح ولا يجوز ان ينقص ثوابهم بالغنيمة كما لم ينقص ثواب اهل بدر وهم افضل المجاهدين وهى افضل غنيمة قال وزعم بعض هؤلاء ان ابا هانئ حميد بن هانئ راويه مجهول ورجحوا الحديث السابق فى ان المجاهد يرجع بما نال من اجر وغنيمة فرجحوه على هذا الحديث لشهرته وشهرة رجاله ولانه فى الصحيحين وهذا فى مسلم خاصة وهذا القول باطل من اوجه فانه لا تعارض بينه وبين هذا الحديث المذكور فان الذى فى الحديث السابق رجوعه بما نال من اجر وغنيمة ولم يقل ان الغنيمة تنقص الاجر ام لا ولا قال اجره كاجر من لم يغنم فهو مطلق وهذا مقيد فوجب حمله عليه واما قولهم ابو هانئ مجهول فغلط فاحش بل هو ثقة مشهور روى عنه الليث بن سعد وحيوة وابن وهب وخلائق من الائمة ويكفى فى توثيقه احتجاج مسلم به فى صحيحه واما قولهم انه ليس فى الصحيحين فليس لازما فى صحة الحديث كونه فى الصحيحين او لا فى احدهما واما قولهم فى غنيمة بدر فليس فى غنيمة بدر نص انهم لو لم يغنموا كان اجرهم على قدر اجرهم وقد غنموا فقط وكونهم مغفورا لهم مرضيا عنهم ومن اهل الجنة لا يلزم منه ان لا تكون وراء هذه مرتبة اخرى هى افضل منه مع انه شديد الفضل عظيم القدر ومن الاقوال الباطلة ما حكاه القاضى عن بعضهم انه قال العمل الذى تعجل ثلثى اجره انما هو فى الغنيمة اخذت على غير وجهها وهذا غلط فاحش اذ لو كانت على خلاف وجهها لم يكن ثلث الاجر وزعم بعضهم ان المراد ان التى اخفقت فيكون لها اجر بالاسف على ما فاتها من الغنيمة فيضاعف ثوابها كما يضاعف لمن اصيب فى ماله واهله وهذا القول فاسد مباين لصريح الحديث وزعم بعضهم ان الحديث محمول على من خرج بنية الغزو والغنيمة معا فنقص ثوابه وهذا ايضا ضعيف والصواب ما قدمناه والله اعلم **باب** قوله صلى الله عليه وسلم انما الاعمال بالنية وانه يدخل فيه الغزو وغيره من الاعمال (قوله صلى الله عليه وسلم انما الاعمال بالنية الحديث) اجمع المسلمون على عظم موقع هذا الحديث وكثرة فوائده وصحة قال الشافعى واحمد ثلث الاسلام وقال الشافعى يدخل فى سبعين بابا من الفقه وقال آخرون هو ربع الاسلام وقال عبد الرحمن بن مهدى وغيره ينبغى لمن صنف كتابا ان يبدا فيه بهذا الحديث تنبيها للطالب على تصحيح النية

وانما لامرئ مانوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ہجرتہ لدنیا یصیبہا او امرأۃ یتزوجہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ **وحدثنا** محمد بن رمح بن المہاجر قال نا اللیث ح قال وحدثنا ابو الربیع العتکی قال نا حماد بن زید ح قال وحدثنا محمد بن مثنی قال نا عبد الوہاب یعنی الثقفی ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراہیم قال انا ابو خالد الاحمر سلیمان بن حیان ح قال وحدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر قال نا حفص یعنی ابن غیاث ویزید بن ہارون ح قال وحدثنا محمد بن العلاء الہمدانی قال نا ابن المبارک ح قال وحدثنا ابن ابی عمر قال نا سفیان کلہم عن یحیی بن سعید باسناد مالک ومعنی حدیثہ وفی حدیث سفیان سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ علی المنبر یخبر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **وحدثنا** شیبان بن فروخ قال نا حماد بن سلمۃ قال نا ثابت عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب الشہادۃ صادقا اعطیہا ولو لم تصبہ **وحدثنی** ابو الطاہر وحرملۃ بن یحیی واللفظ لحرملۃ قال ابو الطاہر انا وقال حرملۃ نا عبد اللہ ابن وہب قال حدثنی ابو شریح ان سہل بن ابی امامۃ بن سہل بن حنیف حدثہ عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من سأل اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ **وحدثنا** محمد بن عبد الرحمن بن سہم الانطاکی قال انا عبد اللہ بن المبارک عن وہیب المکی عن عمرو بن محمد بن المنکدر عن سمی عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولم یغز ولم یحدث بہ نفسہ مات علی شعبۃ من نفاق قال ابن سہم قال عبد اللہ بن المبارک فنری ان ذلک کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **وحدثنا** عثمان بن ابی شیبۃ قال نا جریر عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ فقال ان بالمدینۃ لرجالا ما سرتم مسیرا ولا قطعتم وادیا الا کانوا معکم حبسہم المرض **وحدثناہ** یحیی بن یحیی قال نا ابو معاویۃ ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ وابو سعید الاشج قالا نا وکیع ح قال وحدثنا اسحق ابن ابراہیم قال نا عیسی بن یونس کلہم عن الاعمش بہذا الاسناد غیر ان فی حدیث وکیع الا شرکوکم فی الاجر **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدخل علی أم حرام بنت ملحان فتطعمہ وکانت أم حرام تحت عبادۃ بن الصامت فدخل علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فأطعمتہ ثم جلست تفلی رأسہ فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم استیقظ وہو یضحک قالت فقلت ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ہذا البحر

و نقل الخطابی ہذا عن الائمۃ مطلقا وقد فعل ذلک البخاری وغیرہ فابتدؤا بہ قبل کل شئ وذکرہ البخاری فی سبعۃ مواضع من کتابہ قال الحفاظ ولم یصح ہذا الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا من روایۃ عمر بن الخطاب ولا عن عمر الا من روایۃ علقمۃ بن وقاص ولا عن علقمۃ الا من روایۃ محمد بن ابراہیم التیمی ولا عن محمد الا من روایۃ یحیی بن سعید الانصاری وعن یحیی انتشر فرواہ عنہ اکثر من مائتی انسان اکثرہم ائمۃ ولہذا قال الائمۃ لیس ہو متواترا وان کان مشہورا عند الخاصۃ والعامۃ لانہ فقد شرط التواتر فی اولہ وفیہ طرفۃ من طرف الاسناد فانہ رواہ ثلثۃ تابعیون بعضہم عن بعض یحیی ومحمد وعلقمۃ قال جماہیر العلماء من اہل العربیۃ والاصول وغیرہم لفظۃ انما موضوعۃ للحصر تثبت المذکور وتنفی ماسواہ فمقتضی ہذا الحدیث ان الاعمال تحسب اذا کان بنیۃ ولا تحسب اذا کانت بلا نیۃ وفیہ دلیل علی ان الطہارۃ وہی الوضوء والغسل والتیمم لا تصح الا بالنیۃ وکذلک الصلوۃ والزکوۃ والصوم والحج والاعتکاف وسائر العبادات واما ازالۃ النجاسۃ فاشہر عندنا انہا لا تفتقر الی نیۃ لانہا من باب الترک والترک لا یحتاج الی نیۃ وقد نقلوا الاجماع فیہا وشذ بعض اصحابنا فاوجبہا وہو باطل وتدخل النیۃ فی الطلاق والعتاق والقذف ومعنی دخولہا انہا اذا قارنت کنایۃ صارت کالصریح وان اتی بصریح طلاق ونوی طلقتین او ثلثا وقع ما نوی وان نوی بالصریح غیر مقتضاہ دین فیما بینہ وبین اللہ تعالی ولا یقبل منہ فی الظاہر **قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم انما لامرئ ما نوی) قالوا فائدۃ ذکرہ بعد انما الاعمال بالنیۃ بیان ان تعیین المنوی شرط فلو کان علی انسان صلوۃ مقضیۃ لا یکفیہ ان ینوی الصلوۃ الفائتۃ بل یشترط ان ینوی کونہا ظہرا او غیرہا ولولا اللفظ الثانی لاقتضی الاول صحۃ المطلقۃ بلا تعیین او اوہم ذلک **(قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ) معناہ من قصد بہجرتہ وجہ اللہ وقع اجرہ علی اللہ ومن قصد بہا دنیا او امرأۃ فہی حظہ ولا نصیب لہ فی الآخرۃ بسبب ہذہ الہجرۃ واصل الہجرۃ الترک والمراد ہنا ترک الوطن وذکر المرأۃ مع الدنیا یحتمل وجہین احدہما انہ جاء ان سبب ہذا الحدیث ان رجلا ہاجر لیتزوج امرأۃ یقال لہا ام قیس فقیل لہ مہاجرا م قیس فقیل لہ مہاجرا م قیس والثانی انہ للتنبیہ علی زیادۃ التحذیر من ذلک وہو من باب ذکر الخاص بعد العام تنبیہا علی مزیتہ واللہ اعلم **باب** استحباب طلب الشہادۃ فی سبیل اللہ تعالی **(قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم من طلب الشہادۃ صادقا اعطیہا ولو لم تصبہ وفی الروایۃ الاخری من سأل اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ) معنی الروایۃ الاولی مفسر من الروایۃ الثانیۃ ومعناہا جمیعا انہ اذا سأل الشہادۃ بصدق اعطی من ثواب الشہداء وان کان علی فراشہ وفیہ استحباب سوال الشہادۃ واستحباب نیۃ الخیر **باب** ذم من مات ولم یغز ولم یحدث نفسہ بالغزو **(قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولم یغز ولم یحدث بہ نفسہ مات علی شعبۃ من نفاق قال عبد اللہ بن المبارک فنری ان ذلک کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) **قولہ** نری بضم النون ای نظن وہذا الذی قالہ ابن المبارک محتمل وقد قال غیرہ انہ عام والمراد ان من فعل ہذا فقد اشبہ المنافقین المخلفین عن الجہاد فی ہذا الوصف فان ترک الجہاد احد شعب النفاق وفی ہذا الحدیث ان من نوی فعل عبادۃ فمات قبل فعلہا لا یتوجہ علیہ من الذم ما یتوجہ علی من مات ولم ینو ہا وقد اختلف اصحابنا فیمن تمکن من الصلوۃ فی اول وقتہا فاخرہا بنیۃ ان یفعلہا فی اثنائہ فمات قبل فعلہا او اخر الحج بعد التمکن الی سنۃ اخری فمات قبل فعلہ ہل یاثم ام لا والاصح عندہم انہ یاثم فی الحج دون الصلوۃ لان مدۃ الصلوۃ قریبۃ فلا تنسب الی التفریط بالتاخیر بخلاف الحج وقیل یاثم فیہما وقیل لا یاثم فیہما **باب** ثواب من حبسہ عن الغزو مرض وعذر آخر **(قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم ان بالمدینۃ لرجالا ما سرتم مسیرا ولا قطعتم وادیا الا کانوا معکم حبسہم المرض وفی روایۃ الا شرکوکم فی الاجر) قال اہل اللغۃ شرکہ بکسر الراء بمعنی شارکہ وفی ہذا الحدیث فضیلۃ النیۃ فی الخیر وان من نوی الغزو او غیرہ من الطاعات فعرض لہ عذر منعہ حصل لہ ثواب نیتہ وانہ کلما اکثر من التاسف علی فوات ذلک وتمنی کونہ مع الغزاۃ ونحوہم کثر ثوابہ واللہ اعلم **باب** فضل الغزو فی البحر **(قولہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدخل علی ام حرام بنت ملحان فتطعمہ وتفلی رأسہ ینام عندہا) اتفق العلماء علی انہا کانت محرما لہ صلی اللہ علیہ وسلم واختلفوا فی کیفیۃ ذلک فقال ابن عبد البر وغیرہ کانت احدی خالاتہ صلعم من الرضاعۃ وقال آخرون بل کانت خالتہ لابیہ او لجدہ لان عبد المطلب کانت امہ من بنی النجار **(قولہ** تفلی) بفتح التاء واسکان الفاء وفیہ جواز فلی الرأس وقتل القمل منہ ومن غیرہ قال اصحابنا قتل القمل وغیرہ من الموذیات مستحب وفیہ جواز ملامسۃ المحرم فی الرأس وغیرہ مما لیس بعورۃ وجواز الخلوۃ بالمحرم والنوم عندہا وہذا کلہ مجمع علیہ وفیہ جواز اکل الضیف عند المرأۃ المزوجۃ مما قدمتہ لہ الا ان یعلم انہ من مال الزوج ویعلم انہ یکرہ اکلہ من طعامہ **(قولہا** فاستیقظ وہو یضحک) ہذا الضحک فرحا وسرورا بکون امتہ تبقی بعدہ متظاہرۃ بامور الاسلام قائمۃ بالجہاد حتی فی البحر **(قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم یرکبون ثبج ہذا البحر) الثبج بثاء مثلثۃ ثم باء موحدۃ مفتوحتین ثم جیم وہو ظہرہ ووسطہ وفی الروایۃ الاخری یرکبون ظہر البحر

ملوكا على الاسرة او مثل الملوك على الاسرة يشك ايهما قال قالت فقلت يا رسول الله ادع الله ان يجعلني منهم فدعا لها ثم وضع راسه فنام ثم استيقظ وهو يضحك قالت فقلت ما يضحكك يا رسول الله قال ناس من امتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله كما قال في الاولى قالت فقلت يا رسول الله ادع الله ان يجعلني منهم قال انت من الاولين فركبت امرأة حرام بنت ملحان البحر في زمان معاوية فصرعت عن دابتها حين خرجت من البحر فهلكت **حدثنا** خلف بن هشام قال نا حماد بن زيد عن يحيى بن سعيد عن محمد بن يحيى بن حبان عن انس بن مالك عن ام حرام وهي خالة انس قالت اتانا النبي صلى الله عليه وسلم يوما فقال عندنا فاستيقظ وهو يضحك فقلت ما يضحكك يا رسول الله بابي انت وامي قال ربيت قوما من امتي يركبون ظهر البحر كالملوك على الاسرة فقلت ادع الله ان يجعلني منهم قال فانك منهم قالت ثم نام فاستيقظ ايضا وهو يضحك فسالته فقال مثل مقالته فقلت ادع الله ان يجعلني منهم قال انت من الاولين قال فتزوجها عبادة بن الصامت بعد فغزا في البحر فجعلها معه فلما ان جاءت قربت لها بغلة فركبتها فصرعتها فاندقت عنقها **وحدثنا** محمد بن رمح بن المهاجر و يحيى ابن يحيى قال نا الليث عن يحيى بن سعيد عن ابن حبان عن انس بن مالك عن خالته ام حرام بنت ملحان انها قالت نام رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما قريبا مني ثم استيقظ يتبسم قالت فقلت يا رسول الله ما اضحكك قال ناس من امتي عرضوا علي يركبون ظهر هذا البحر الاخضر ثم ذكر نحو حديث حماد بن زيد و **حدثنا** يحيى بن ايوب وقتيبة وابن حجر قالوا نا اسمعيل وهو ابن جعفر عن عبد الله بن عبد الرحمن انه سمع انس بن مالك يقول اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بنت ملحان خالة انس فوضع راسه عندها وساق الحديث بمعنى حديث اسحاق بن ابي طلحة ومحمد بن يحيى بن حبان **وحدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن بن بهرام الدارمي قال نا ابو الوليد الطيالسي قال نا الليث يعني ابن سعد عن ايوب بن موسى عن مكحول عن شرحبيل بن السمط عن سلمان قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول رباط يوم وليلة خير من صيام شهر وقيامه وان مات جرى عليه عمله الذي كان يعمله واجري عليه رزقه وامن الفتان **وحدثني** ابو الطاهر قال نا ابن وهب عن عبد الرحمن بن شريح عن عبد الكريم بن الحارث عن ابي عبيدة بن عقبة عن شرحبيل بن السمط عن سلمان الخير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث الليث عن ايوب بن موسى **وحدثنا** يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن سمي عن ابي صالح عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينما رجل يمشي بطريق وجد غصن شوك على الطريق فاخره فشكر الله له فغفر له وقال الشهداء خمسة المطعون والمبطون والغرق وصاحب الهدم والشهيد في سبيل الله **وحدثني** زهير بن حرب قال نا جرير عن سهيل عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تعدون الشهيد فيكم قالوا يا رسول الله من قتل في سبيل الله فهو شهيد قال ان شهداء امتي اذا لقليل قالوا فمن هم يا رسول الله قال من قتل في سبيل الله فهو شهيد

الاولى

قال

ابنة

او من

قال بيان الشهداء

(قوله صلى الله عليه وسلم كالملوك على الاسرة) قيل هو صفة لهم في الآخرة اذا دخلوا الجنة والاصح انه صفة لهم في الدنيا اي يركبون مراكب الملوك لسعة مالهم واستقامة امرهم وكثرة عددهم (قولها في المرة الثانية ادع الله ان يجعلني منهم وكان دعا لها في الاولى قال انت من الاولين) هذا دليل على ان رؤياه الثانية غير الاولى وانه عرض فيه غير الاولين وفيه معجزات للنبي صلى الله عليه وسلم منها اخباره بقاء امته بعده وانه تكون لهم شوكة وقوة وعدد وانهم يغزون وانهم يركبون البحر وان ام حرام تعيش الى ذلك الزمان وانها تكون معهم وقد وجد بحمد الله تعالى كل ذلك وفيه فضيلة لتلك الجيوش وانهم غزاة في سبيل الله واختلف العلماء متى جرت الغزوة التي توفيت فيها ام حرام في البحر وقد ذكر في هذه الرواية في مسلم انها ركبت البحر في زمان معاوية فصرعت عن دابتها فهلكت قال القاضي قال اكثر اهل السير والاخبار ان ذلك كان في خلافة عثمان رض وان فيها ركبت ام حرام وزوجها الى قبرس فصرعت عن دابتها هناك فتوفيت ودفنت هناك وعلى هذا يكون قوله في زمان معاوية معناه في زمان غزوه في البحر لا في ايام خلافته قال وقيل بل كان ذلك في خلافته قال وهو اظهر في دلالة قوله في زمانه وفي هذا الحديث جواز ركوب البحر للرجال والنساء وكذا قاله الجمهور وكره مالك ركوبه للنساء لانه لا يمكنهن غالبا التستر فيه لاغض البصر عن المتصرفين فيه ولا يؤمن انكشاف عوراتهن في تصرفهن لا سيما في صغر السفن مع ضرورتهن الى قضاء الحاجة بحضرة الرجال قال القاضي رحمه الله تعالى وروي عن عمر بن الخطاب وعمر بن عبد العزيز منع ركوبه وقيل انما منعه العمال ان للتجارة وطلب الدنيا لا للطاعات وقد روي عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم النهي عن ركوب البحر الا الحاج او معتمر او غاز وضعف ابو داود هذا الحديث وقال رواته مجهولون واستدل بعض العلماء بهذا الحديث على ان القتل في سبيل الله تعالى والموت فيها سواء في الاجر لان ام حرام ماتت ولم تقتل ولا دلالة فيه لذلك لانه صلى الله عليه وسلم لم يقل انهم شهداء انما يغزون في سبيل الله ولكن قد ذكر مسلم في الحديث الذي بعد هذا بقليل حديث زهير بن حرب من رواية ابي هريرة من قتل في سبيل الله فهو شهيد ومن مات في سبيل الله فهو شهيد وهو موافق لمعنى قول الله تعالى ومن يخرج من بيته مهاجرا الى الله ورسوله ثم يدركه الموت فقد وقع اجره على الله (قوله في الرواية الاولى وكانت ام حرام تحت عبادة بن الصامت فدخل عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطعمته وقال في الرواية الاخرى فتزوجها عبادة بن الصامت بعد وظاهر الرواية الاولى انها كانت زوجة لعبادة حال دخول النبي صلى الله عليه وسلم اليها ولكن الرواية الثانية صريحة في انه انما تزوجها بعد ذلك فتحمل الاولى على موافقة الثانية ويكون قد اخبر عما صار حالا اليها بعد ذلك (قوله وحدثنا محمد بن رمح بن المهاجر انا الليث عن يحيى بن سعيد هكذا هو في النسخ ببلادنا ونقل القاضي عن بعض نسخهم حدثنا محمد بن رمح ويحيى بن يحيى انا الليث فزاد يحيى بن يحيى مع محمد بن رمح

باب فضل الرباط في سبيل الله عز وجل

(قوله شرحبيل بن السمط) يقال بفتح السين وكسر الميم ويقال بكسر السين واسكان الميم (قوله صلى الله عليه وسلم رباط يوم وليلة خير من صيام شهر وقيامه وان مات جرى عليه عمله الذي كان يعمله) هذه فضيلة ظاهرة للمرابط وجريان عمله عليه بعد موته فضيلة مختصة به لا يشاركه فيها احد وقد جاء صريحا في غير مسلم كل ميت يختم عمله الا المرابط فانه ينمى له الى يوم القيمة (قوله صلى الله عليه وسلم واجري عليه رزقه) موافق لقوله تعالى في الشهداء احياء عند ربهم يرزقون والاحاديث السابقة ان ارواح الشهداء تاكل من ثمار الجنة (قوله صلى الله عليه وسلم ومن امن الفتان) ضبطوا من بوجهين احدهما من بفتح الهمزة وكسر الميم من غير واو والثاني او من بضم الهمزة وبواو وامّا الفتان فقال القاضي رواية الاكثرين بضم الفاء جمع فاتن قال وفي رواية الطبري بالفتح وفي رواية ابي داود في فتنة او من فتاني القبر

باب بيان الشهداء

(قوله صلى الله عليه وسلم بينما رجل يمشي بطريق وجد غصن شوك على الطريق فاخره فشكر الله له فغفر له) فيه فضيلة اماطة الاذى عن الطريق وهو كل موذ وهذه الاماطة ادنى شعب الايمان كما سبق في الحديث (قوله صلى الله عليه وسلم الشهداء خمسة المطعون والمبطون والغرق وصاحب الهدم والشهيد في سبيل الله) وفي رواية مالك في الموطا من حديث جابر بن عتيك الشهداء سبعة سوى القتل في سبيل الله فذكر المطعون والمبطون والغرق وصاحب الهدم وصاحب ذات الجنب والحرق والمرأة تموت بجمع وفي رواية لمسلم من قتل في سبيل الله فهو شهيد ومن مات في سبيل الله فهو شهيد وهذا الحديث الذي رواه مالك صحيح بلا خلاف وان كان البخاري ومسلم لم يخرجاه فاما المطعون فهو الذي يموت في الطاعون كما في الرواية الاخرى الطاعون شهادة لكل مسلم واما المبطون فهو صاحب داء البطن وهو الاسهال قال القاضي وقيل هو الذي به الاستسقاء وانتفاخ البطن وقيل هو الذي يشتكي بطنه وقيل هو الذي يموت بداء بطنه مطلقا واما الغرق فهو الذي يموت غريقا في الماء وصاحب الهدم من يموت تحته

ومن مات فى سبيل الله فهو شهيد ومن مات فى الطاعون فهو شهيد ومن مات فى البطن فهو شهيد قال ابن مقسم اشهد على ابيك فى هذا الحديث انه قال والغريق شهيد **وحدثنى** عبد الحميد بن بيان الواسطى قال نا خالد عن سهيل بهذا الاسناد مثله غير ان فى حديثه قال سهيل قال عبيد الله بن مقسم اشهد على اخيك انه زاد فى هذا الحديث ومن غرق فهو شهيد **وحدثنى** محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا وهيب قال نا سهيل بهذا الاسناد وفى حديثه قال اخبرنى عبيد الله بن مقسم عن ابى صالح وزاد فيه والغرق شهيد **وحدثنا** حامد بن عمر البكراوى قال نا عبد الواحد يعنى ابن زياد قال نا عاصم عن حفصة بنت سيرين قالت قال لى انس ابن مالك بر مات يحيى بن ابى عمرة قالت قلت بالطاعون قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون شهادة لكل مسلم **وحدثناه** الوليد بن شجاع قال نا على ابن مسهر عن عاصم فى هذا الاسناد بمثله **وحدثنا** هارون بن معروف قال نا ابن وهب قال اخبرنى عمرو بن الحارث عن ابى على ثمامة بن شفى انه سمع عقبة بن عامر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر يقول واعدوا لهم ما استطعتم من قوة الا ان القوة الرمى الا ان القوة الرمى الا ان القوة الرمى **وحدثنا** هارون بن معروف قال نا ابن وهب قال اخبرنى عمرو بن الحارث عن ابى على عن عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ستفتح عليكم ارضون ويكفيكم الله فلا يعجز احدكم ان يلهو باسهمه **وحدثناه** داود بن رشيد قال نا الوليد عن بكر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن ابى على الهمدانى قال سمعت عقبة بن عامر عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله **وحدثنا** محمد بن رمح بن المهاجر قال نا الليث عن الحارث بن يعقوب عن عبد الرحمن بن شماسة ان فقيما اللخمى قال لعقبة بن عامر تختلف بين هذين الغرضين وانت كبير يشق عليك قال عقبة لولا كلام سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لم اعانيه قال الحارث فقلت لابن شماسة وماذاك قال انه قال من علم الرمى ثم تركه فليس منا او قد عصى **وحدثنا** سعيد بن منصور وابو الربيع العتكى وقتيبة بن سعيد قالوا نا حماد وهو ابن زيد عن ايوب عن ابى قلابة عن ابى اسماء عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة من امتى ظاهرين على الحق لا يضرهم من خذلهم حتى ياتى امر الله وهم كذلك وليس فى حديث قتيبة وهم كذلك **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا وكيع ح قال وحدثنا ابن نمير قال نا وكيع وعبدة كلاهما عن اسمعيل بن ابى خالد ح قال وحدثنا ابن ابى عمر واللفظ له قال ثنا مروان عن اسمعيل عن قيس عن المغيرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لن يزال قوم من امتى ظاهرين على الناس حتى ياتيهم امر الله وهم ظاهرون **وحدثنا** محمد بن رافع قال نا ابو اسامة قال حدثنى اسمعيل عن قيس قال سمعت المغيرة بن شعبة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بمثل حديث مروان سواء **وحدثنا** محمد بن المثنى ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لن يبرح هذا الدين قائما يقاتل عليه عصابة من المسلمين حتى تقوم الساعة **وحدثنى** هارون بن عبد الله وحجاج بن الشاعر قال نا حجاج بن محمد قال قال ابن جريج اخبرنى ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تزال طائفة من امتى يقاتلون على الحق ظاهرين الى يوم القيمة **وحدثنا** منصور بن ابى مزاحم قال نا يحيى بن حمزة عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر ان عمير بن هانئ حدثه قال سمعت معاوية على المنبر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تزال طائفة من امتى قائمة بامر الله لا يضرهم من خذلهم وخالفهم حتى ياتى امر الله وهم ظاهرون على الناس **وحدثنى** اسحاق بن منصور قال انا النضر ابن هشام قال نا جعفر بن برقان قال نا يزيد بن الاصم قال سمعت معوية بن ابى سفيان ذكر حديثا رواه عن النبى صلى الله عليه وسلم لم اسمعه روى عن النبى صلى الله عليه وسلم على منبره حديثا غيره

وصاحب ذات الجنب معروف وهى قرحة تكون فى الجنب باطنا والحريق هو الذى يموت بحريق النار واما المراة تموت بجمع فهو بضم الجيم وفتحها وكسرها والضم اشهر قيل التى تموت حاملا جامعة ولدها فى بطنها وقيل هى البكر والصحيح الاول واما **قوله** صلى الله عليه وسلم ومن مات فى سبيل الله فهو شهيد فمعناه باى صفة مات وقد سبق بيانه قال العلماء وانما كانت هذه الموتات شهادة بتفضل الله تعالى بسبب شدتها وكثرة المها وقد جاء فى حديث آخر فى الصحيح من قتل دون ماله فهو شهيد ومن قتل دون اهله فهو شهيد وسبق بيانه فى كتاب الايمان وفى حديث آخر صحيح ومن قتل دون دينه فهو شهيد قال العلماء المراد بشهادة هؤلاء كلهم غير المقتول فى سبيل الله انهم يكون لهم فى الآخرة ثواب الشهداء واما فى الدنيا فيغسلون ويصلى عليهم وقد سبق فى كتاب الايمان بيان هذا وان الشهداء ثلثمائة اقسام شهيد فى الدنيا والآخرة وهو المقتول فى حرب الكفار وشهيد فى الآخرة دون احكام الدنيا وهم هؤلاء المذكورون هنا وشهيد فى الدنيا دون الآخرة وهو من غل فى الغنيمة او قتل مدبرا (**قوله** فى حديث عبد الحميد بن بيان قال عبيد الله بن مقسم اشهد على اخيك انه زاد فى هذا الحديث ومن غرق فهو شهيد) هكذا وقع فى اكثر نسخ بلادنا على اخيك بالخاء وفى بعضها على ابيك بالباء وهذا هو الصواب قال القاضى وقع فى رواية ابن ماهان على ابيك وهو الصواب وفى رواية الجلودى على اخيك وهو خطأ والصواب ابيك كما سبق فى رواية زهير وانما قاله ابن مقسم لسهيل بن ابى صالح وكذا ذكره البيضاوى فى الرواية التى بعدها والله اعلم **باب** فضل الرمى والحث عليه وذم من علمه ثم نسيه (**قوله** ثمامة بن شفى هو بشين معجمة مضمومة ثم فاء مفتوحة ثم ياء مشددة) (**قوله** صلى الله عليه وسلم فى تفسير قوله تعالى واعدوا لهم ما استطعتم من قوة الا ان القوة الرمى قالها ثلثا) هذا التصريح بتفسيرها ورد لما يحكيه المفسرون من الاقوال سوى هذا وفيه فى الاحاديث بعده فضيلة الرمى والمناضلة والاعتناء بذلك بنية الجهاد فى سبيل الله تعالى وكذلك المثاقفة وسائر انواع استعمال السلاح وكذا المسابقة بالخيل وغيرها كما سبق فى بابه والمراد بهذا كله التمرن على القتال والتدرب والتحذق فيه ورياضة الاعضاء بذلك (**قوله** صلى الله عليه وسلم ستفتح عليكم ارضون ويكفيكم الله فلا يعجز احدكم ان يلهو باسهمه) الارضون بفتح الراء على المشهور وحكى الجوهرى لغة شاذة باسكانها ويعجز بكسر الجيم على المشهور وبفتحها فى لغة ومعناه الندب الى الرمى قوله ابن شماسة بضم الشين وفتحها قوله لم اعانيه هكذا هو فى معظم النسخ لم اعانيه بالياء وفى بعضها لم اعانه بحذفها وهو الفصيح والاول لغة معروفة سبق بيانها مرات (**قوله** صلى الله عليه وسلم من علم الرمى ثم تركه فليس منا او قد عصى) هذا تشديد عظيم فى نسيان الرمى بعد علمه وهو مكروه كراهة شديدة لمن تركه بلا عذر وسبق تفسير فليس منا فى كتاب الايمان **باب** قوله صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة من امتى ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم (**قوله** صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة من امتى ظاهرين على الحق لا يضرهم من خذلهم حتى ياتى امر الله وهم كذلك) هذا الحديث سبق شرحه مع ما يشبهه فى اواخر كتاب الايمان وذكرنا هناك الجمع بين الاحاديث الواردة فى هذا المعنى وان المراد بقوله صلى الله عليه وسلم حتى ياتى امر الله هو الريح التى تاتى فتاخذ روح كل مؤمن ومؤمنة وان المراد برواية من روى حتى تقوم الساعة اى تقرب الساعة وهو خروج الريح واما هذه الطائفة فقال البخارى هم اهل العلم وقال احمد بن حنبل ان لم يكونوا اهل الحديث فلا ادرى من هم قال القاضى عياض انما اراد احمد اهل السنة والجماعة ومن يعتقد مذهب اهل الحديث **قلت** ويحتمل ان هذه الطائفة مفرقة بين انواع المؤمنين منهم شجعان مقاتلون ومنهم فقهاء ومنهم محدثون ومنهم زهاد وآمرون بالمعروف والناهون عن المنكر ومنهم اهل انواع اخرى من الخير ولا يلزم ان يكونوا مجتمعين بل قد يكونون متفرقين فى اقطار الارض وفى هذا الحديث معجزة ظاهرة فان هذا الوصف مازال بحمد الله تعالى من زمن النبى صلى الله عليه وسلم الى الآن ولا يزول حتى ياتى امر الله المذكور فى الحديث وفيه دليل لكون الاجماع حجة وهو اصح ما يستدل به من الحديث واما حديث لا تجتمع امتى على ضلالة فضعيف والله اعلم

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین ولا تزال عصابة من المسلمین یقاتلون علی الحق ظاهرین علی من ناوأهم الی یوم القیمة
حدثنی احمد بن عبد الرحمن بن وهب قال نا عمی عبد الله بن وهب قال نا عمرو بن الحارث قال حدثنی یزید بن ابی حبیب قال حدثنی عبد الرحمن بن شماسة المهری قال
کنت عند مسلمة بن مخلد وعنده عبد الله بن عمرو بن العاص فقال عبد الله لا تقوم الساعة الا علی شرار الخلق هم شر من اهل الجاهلیة لا یدعون الله بشیء الا ردّه علیهم فبینما هم
علی ذلک اقبل عقبة بن عامر فقال لمسلمة یا عقبة اسمع ما یقول عبد الله فقال عقبة هو اعلم واما انا فسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تزال عصابة من امتی یقاتلون
علی امر الله قاهرین لعدوهم لا یضرهم من خالفهم حتی تاتیهم الساعة وهم علی ذلک فقال عبد الله اجل ثم یبعث الله ریحا اریح المسک مسّها مسّ الحریر فلا تترک نفسا
فی قلبه مثقال حبة من ایمان الا قبضته ثم یبقی شرار الناس علیهم تقوم الساعة **حدثنا** یحیی بن یحیی قال نا هشیم عن داود بن ابی هند عن ابی عثمان عن سعد بن ابی
وقاص قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزال اهل الغرب ظاهرین علی الحق حتی تقوم الساعة **حدثنا** زهیر بن حرب قال نا جریر عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظها من الارض واذا سافرتم فی السنة فاسرعوا علیها السیر واذا عرستم باللیل فاجتنبوا الطریق
فانها ماوی الهوام باللیل **حدثنا** قتیبة بن سعید قال نا عبد العزیز یعنی ابن محمد عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظها من الارض واذا سافرتم فی السنة فبادروا بها نقیها واذا عرستم فاجتنبوا الطریق فانها طرق الدواب وماوی الهوام باللیل **حدثنا**
عبد الله بن مسلمة بن قعنب واسمعیل بن ابی اویس وابو مصعب الزهری ومنصور بن ابی مزاحم وقتیبة بن سعید قالوا نا مالک ح قال وثنا یحیی بن یحیی التمیمی و
اللفظ له قال قلت لمالک حدثک سمیّ عن ابی صالح عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال السفر قطعة من العذاب یمنع احدکم نومه وطعامه و
شرابه فاذا قضی احدکم نهمته من وجهه فلیعجل الی اهله قال نعم **وحدثنی** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا یزید بن هارون عن همام عن اسحاق بن عبد الله
ابن ابی طلحة عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان لا یطرق اهله لیلا وکان یاتیهم غدوة او عشیة **وحدثنیه** زهیر بن حرب قال نا عبد الصمد
ابن عبد الوارث قال نا همام قال نا اسحق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله غیر انه قال کان لا یدخل **وحدثنی** اسمعیل بن سالم
قال نا هشیم انا سیار ح قال وثنا یحیی بن یحیی واللفظ له قال نا هشیم عن سیار عن الشعبی عن جابر بن عبد الله قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزاة
فلما قدمنا المدینة ذهبنا لندخل فقال امهلوا حتی ندخل لیلا ای عشاء کی تمتشط الشعثة وتستحد المغیبة **حدثنا** محمد بن المثنی قال حدثنی عبد الصمد
قال نا شعبة عن سیار عن عامر عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قدم احدکم لیلا فلا یاتین اهله طروقا حتی تستحد المغیبة وتمتشط الشعثة
وحدثنیه یحیی بن حبیب قال نا روح بن عبادة قال نا شعبة قال نا سیار بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** محمد بن بشار قال نا محمد یعنی ابن جعفر
قال نا شعبة عن عاصم عن الشعبی عن جابر بن عبد الله قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا طال الرجل الغیبة ان یاتی اهله طروقا **وحدثنیه** یحیی
ابن حبیب قال نا روح قال نا شعبة بهذا الاسناد **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع عن سفیان عن محارب عن جابر قال نهی رسول الله صلی الله علیه
وسلم ان یطرق الرجل اهله لیلا یتخونهم او یطلب عثراتهم **وحدثنیه** محمد بن المثنی قال نا عبد الرحمن قال نا سفیان بهذا الاسناد قال عبد الرحمن
قال سفیان لا ادری هذا فی الحدیث ام لا یعنی ان یتخونهم او یلتمس عثراتهم **وحدثنا** محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر ح قال وثنا عبید الله بن معاذ
قال نا ابی قالا جمیعا نا شعبة عن محارب عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم بکراهة الطروق ولم یذکر یتخونهم ویلتمس عثراتهم

قوله صلی الله علیه وسلم ظاهرین علی من ناوأهم (هو بهمزة بعد الواو ای عاداهم وهو ماخوذ من ناء الیهم ونا وأ الیه ای نهضوا للقتال (**قوله** مسلمة بن مخلد (بضم المیم وفتح الخاء وتشدید اللام (**قوله** صلی الله علیه
وسلم لا یزال اهل الغرب ظاهرین علی الحق حتی تقوم الساعة) قال علی بن المدینی المراد باهل الغرب العرب والمراد بالغرب الدلو الکبیر لاختصاصهم بها غالبا وقال آخرون المراد بالغرب من الارض وقال معاذ هم بالشام
وجاء فی حدیث آخر هم ببیت المقدس قیل وهم اهل الشام وما وراء ذلک قال القاضی وقیل المراد باهل الغرب اهل الشدة والجلد وغرب کل شیء حده **باب** مراعاة مصلحة الدواب فی السیر والنهی
عن التعریس فی الطریق (**قوله** صلی الله علیه وسلم اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظها من الارض واذا سافرتم بها فی السنة فبادروا بها نقیها) الخصب بکسر الخاء وهو کثرة العشب والمرعی
هو ضد الجدب والمراد بالسنة ههنا القحط ومنه قوله تعالی ولقد اخذنا آل فرعون بالسنین ای بالقحط ونقیها بکسر النون واسکان القاف وهو المخ ومعنی الحدیث الحث علی الرفق بالدواب ومراعاة مصلحتها
فان سافروا فی الخصب قللوا السیر وترکوها ترعی فی بعض النهار وفی اثناء السیر فتاخذ حظها من الارض بمارعاه منها وان سافروا فی القحط عجلوا السیر لیصلوا المقصد وفیها بقیة من قوتها ولا یقللوا السیر
فیلحقها الضرر لانها لا تجد ما ترعی فتضعف فیذهب بقیتها وربما کلت ووقفت وقد جاء فی اول هذا الحدیث فی روایة مالک فی الموطا ان احد رفیق یجب الرفق (**قوله** صلی الله علیه وسلم واذا عرستم فاجتنبوا الطریق
فانها طرق الدواب وماوی الهوام باللیل) قال اهل اللغة التعریس النزول فی اواخر اللیل للنوم والراحة هذا قول الخلیل والاکثرین وقال ابو زید هو النزول ای وقت کان من لیل او نهار والمراد بهذا الحدیث هو الاول
وهذا ادب من آداب السیر والنزول ارشد الیه صلی الله علیه وسلم لان الارض من ذوات السموم والسباع وغیرها تمشی فی اللیل علی الطرق لسهولتها ولانها تلتقط منها ما یسقط من ماکول
ونحوه مما تجد فیها من بعرة ونحوها فاذا عرس الانسان فی الطریق ربما مر به منها ما یوذیه فینبغی ان یتباعد عن الطریق **باب** السفر قطعة من العذاب واستحباب تعجیل المسافر الی اهله بعد قضاء شغله (**قوله** صلی الله
علیه وسلم السفر قطعة من العذاب یمنع احدکم نومه وطعامه وشرابه) معناه یمنعه کمالها ولذیذها لما فیه من المشقة والتعب ومقاساة الحر والبرد والسری والخوف ومفارقة الاهل والاصحاب وخشونة العیش (**قوله**
صلی الله علیه وسلم فاذا قضی احدکم نهمته من وجهه فلیعجل الی اهله) النهمة بفتح النون واسکان الهاء هی الحاجة والمقصود فی هذا الحدیث استحباب تعجیل الرجوع الی الاهل بعد قضاء شغله ولا یتاخر لما لیس لهم **باب**
کراهة الطروق وهو الدخول لیلا لمن ورد من سفر (**قوله** ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان لا یطرق اهله لیلا وکان یاتیهم غدوة او عشیة وفی روایة اذا قدم احدکم لیلا فلا یاتین اهله طروقا حتی تستحد المغیبة وتمتشط
الشعثة وفی الروایة الاخری نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا طال الرجل الغیبة ان یاتی اهله طروقا وفی الروایة الاخری نهی ان یطرق اهله لیلا یتخونهم او یطلب عثراتهم اما (**قوله** صلی الله علیه وسلم فی الاخیرة بطرق
اهله لیلا یتخونهم فهو بفتح اللام واسکان الیاء ای فی اللیل والطروق بضم الطاء هو الاتیان فی اللیل وکل آت فی اللیل فهو طارق ومعنی تستحد المغیبة ای تزیل شعر عانتها والمغیبة التی غاب زوجها والاستحداد
استفعال من استعمال الحدیدة وهی الموسی والمراد ازالته کیف کان ومعنی یتخونهم یطلب خیانتهم ویکشف استارهم ویکشف هل خانوا ام لا ومعنی هذه الروایات کلها انه یکره لمن

كتاب الصيد والذبائح وما يؤكل من الحيوان

باب الصيد بالكلاب المعلمة والرمي

حدثنا اسحاق بن ابراهيم الحنظلي قال نا جرير عن منصور عن ابراهيم عن همام بن الحارث عن عدي بن حاتم قال قلت يا رسول الله اني ارسل الكلاب المعلمة فيمسكن علي واذكر اسم الله فقال اذا ارسلت كلبك المعلم وذكرت اسم الله عليه فكل قلت وان قتلن قال وان قتلن ما لم يشركها كلب ليس معها قلت له فاني ارمي بالمعراض الصيد فاصيب فقال اذا رميت بالمعراض فخزق فكله وان اصابه بعرضه فلا تأكله حدثنا ابوبكر بن ابي شيبة قال نا ابن فضيل عن بيان عن الشعبي عن عدي بن حاتم قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت انا قوم نصيد بهذه الكلاب فقال اذا ارسلت كلابك المعلمة وذكرت اسم الله عليها فكل مما امسكن عليك وان قتلن الا ان يأكل الكلب فان اكل فلا تأكل فاني اخاف ان يكون انما امسك على نفسه وان خالطها كلاب من غيرها فلا تأكل وحدثنا عبيد الله بن معاذ العنبري قال نا ابي قال نا شعبة عن عبد الله بن ابي السفر عن الشعبي عن عدي بن حاتم قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المعراض فقال اذا اصاب بحده فكل واذا اصاب بعرضه فقتل فانه وقيذ فلا تأكل وسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الكلب فقال اذا ارسلت كلبك وذكرت اسم الله فكل فان اكل منه فلا تأكل فانه انما امسك على نفسه قلت فان وجدت مع كلبي كلبا اخر فلا ادري ايهما اخذه قال فلا تأكل فانما سميت على كلبك ولم تسم على غيره

طال سفره ان يقدم على امرأته ليلا بغتة فاما من كان سفره قريبا تتوقع امرأته اتيانه ليلا فلا باس كما قال في احدى هذه الروايات اذا اطال الرجل الغيبة واذا كان في قفل عظيم او عسكر ونحوهم وانتشر قدومهم ووصولهم وعلمت امرأته واهله انه قادم معهم وانهم الآن داخلون فلا باس بقدومه متى شاء لزوال المعنى الذي نهي بسببه فان المراد ان يتأهبوا وقد حصل ذلك ولم يقدم بغتة ويؤيد ما ذكرناه ما جاء في الحديث الآخر امهلوا حتى ندخل ليلا اي عشاء كي تمتشط الشعثة وتستحد المغيبة فهذا صريح فيما قلناه وهو معروض في انهم اراد والدخول في اوائل النهار بغتة فامرهم بالصبر الى آخر النهار ليبلغ خبر قدومهم الى المدينة وتتأهب النساء وغيرهن والله اعلم كتاب الصيد والذبائح وما يؤكل من الحيوان باب الصيد بالكلاب المعلمة والرمي (قوله اني ارسل كلابي المعلمة) الى آخره مع الاحاديث المذكورة في الاصطياد فيها كلها اباحة الاصطياد وقد اجمع المسلمون عليه وتظاهرت عليه دلائل الكتاب والسنة والاجماع قال القاضي عياض هو مباح لمن اصطاد للاكتساب والحاجة والانتفاع به بالاكل وثمنه قال واختلفوا فيمن اصطاد للهو ولكن قصد تذكيته والانتفاع به فكرهه مالك واجازه الليث وابن عبد الحكم قال فان فعله بغير نية التذكية فهو حرام لانه فساد في الارض واتلاف نفس عبثا (قوله صلى الله عليه وسلم اذا ارسلت كلبك المعلم وذكرت اسم الله فكل قلت وان قتلن قال وان قتلن ما لم يشركها كلب ليس معها وفي رواية فانما سميت على كلبك ولم تسم على غيره) في هذا الامر بالتسمية على ارسال الصيد وقد اجمع المسلمون على التسمية عند الارسال على الصيد وعند الذبح والنحر واختلفوا في ان ذلك واجب امر سنة فمذهب الشافعي وطائفة انها سنة فلو تركها سهوا او عمدا حل الصيد والذبيحة وهي رواية عن مالك واحمد وقال اهل الظاهر ان تركها عمدا او سهوا لم يحل وهو الصحيح عن احمد في صيد الجوارح وهي مروي عن ابن سيرين وابي ثور وقال ابو حنيفة ومالك والثوري وجماهير العلماء ان تركها سهوا حلت الذبيحة والصيد وان تركها عمدا فلا وعلى مذهب اصحابنا يكره تركها وقيل لا يكره بل هو خلاف الاولى والصحيح الكراهة واحتج من اوجبها بقوله تعالى ولا تأكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه انه لفسق وبهذه الاحاديث واحتج اصحابنا بقوله تعالى حرمت عليكم الميتة الى قوله الا ما ذكيتم فاباح بالتذكية من غير اشتراط التسمية ولا وجوبها فان قيل التذكية لا تكون الا بالتسمية قلنا هي في اللغة الشق والفتح وبقوله تعالى وطعام الذين اوتوا الكتاب حل لكم وهم لا يسمون وبحديث عائشة انهم قالوا يا رسول الله ان قوما حديث عهد بالجاهلية يأتونا بلحمان لا ندري اذكروا اسم الله ام لم يذكروا فنأكل منها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سموا وكلوا رواه البخاري فهذه التسمية هي المأمور بها عند اكل كل طعام وشرب كل شراب واجابوا عن قوله تعالى ولا تأكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه ان المراد ما ذبح للاصنام كما قال تعالى في الآية الاخرى وما ذبح على النصب وما اهل به لغير الله ولان الله تعالى قال انه لفسق وقد اجمع المسلمون على ان من اكل متروك التسمية ليس بفاسق فوجب حملها على ما ذكرناه ليجمع بينها وبين الآيات السابقات وحديث عائشة وحملها بعض اصحابنا على كراهة التنزيه واجابوا عن الاحاديث في التسمية انها للاستحباب (قوله صلى الله عليه وسلم اذا ارسلت كلبك المعلم) في اطلاقه دليل لاباحة صيد جميع الكلاب المعلمة من الاسود وغيره وبه قال مالك والشافعي وابو حنيفة وجماهير العلماء وقال الحسن البصري والنخعي وقتادة واحمد واسحق لا يحل صيد الكلب الاسود لانه شيطان (قوله صلى الله عليه وسلم اذا ارسلت كلبك المعلم) فيه انه يشترط في حل ما قتله الكلب المرسل كونه كلبا معلما وانه يشترط الارسال فلو ارسل غير معلم او استرسل المعلم بلا ارسال لم يحل ما قتله فاما غير المعلم فجمع عليه واما المعلم اذا استرسل فلا يحل ما قتله عند نا وعند العلماء كافة الا ما حكي عن الاصم من اباحته والا ما حكاه ابن المنذر عن عطاء والاوزاعي انه يحل ان كان صاحبه اخرجه للاصطياد (قوله صلى الله عليه وسلم مالم يشركها كلب ليس معها) فيه تصريح بانه لا يحل اذا شاركه كلب آخر والمراد كلب آخر استرسل بنفسه وارسله من ليس هو من اهل الذكاة او شككنا في ذلك فلا يحل اكله في كل هذه الصور فان تحققنا انه انما شاركه كلب ارسله من هو من اهل الذكاة على ذلك الصيد حل (قوله قلت اني ارمي بالمعراض الصيد فاصيب فقال اذا رميت بالمعراض فخزق فكله وان اصابه بعرضه فلا تأكله وفي الرواية الاخرى ما اصاب بحده فكل وما اصاب بعرضه فهو وقيذ فلا تأكل) المعراض بكسر الميم وبالعين المهملة وهي خشبة ثقيلة او عصا في طرفها حديدة وقد تكون بغير حديدة هذا هو الصحيح في تفسيره وقال الهروي هو سهم لا ريش فيه ولا نصل وقال ابن دريد هو سهم طويل له اربع قذذ رقاق فاذا رمي به اعترض وقال الخليل يقول الهروي ونحوه عن الاصمعي وقيل هو عود رقيق الطرفين غليظ الوسط اذا رمي به ذهب مستويا واذا خزق فهو بالخاء المعجمة والزاي ومعناه نفذ والوقيذ والموقوذ هو الذي يقتل بغير محدد من عصا او حجر وغيرهما ومذهب الشافعي ومالك وابي حنيفة واحمد والجماهير انه اذا اصطاد بالمعراض فقتل الصيد بحده حل وان قتله بعرضه لم يحل لهذا الحديث وقال محمول والاوزاعي وغيرهما من فقهاء الشام يحل مطلقا وكذا قال هؤلاء وابن ابي ليلى انه يحل ما قتله بالبندقة وحكي ايضا عن سعيد بن المسيب وقال الجماهير لا يحل صيد البندقة مطلقا لحديث المعراض لانه كله رض ووقذ وهو معنى الرواية الاخرى فانه وقيذ اي مقتول بغير محدد والموقوذة المقتولة بالعصى ونحوها واصله من الكسر والرض (قوله صلى الله عليه وسلم فان اكل فلا تأكل) هذا الحديث من رواية عدي بن حاتم وهو صريح في منع اكل ما اكل منه الجارحة وجاء في سنن ابي داود وغيره باسناد حسن عن ابي ثعلبة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له كل وان اكل منه الكلب فاختلف العلماء فيه فقال الشافعي في اصح قوليه اذا قتلته الجارحة المعلمة من الكلاب والسباع واكلت منه فهو حرام وبه قال اكثر العلماء منهم ابن عباس وابو هريرة وعطاء وسعيد بن جبير والحسن والشعبي والنخعي وعكرمة وقتادة وابو حنيفة واصحابه واحمد واسحق وابو ثور وابن المنذر وداود وقال سعد بن ابي وقاص وسلمان الفارسي وابن عمر ومالك يحل وهو قول ضعيف للشافعي واحتج هؤلاء بحديث ابي ثعلبة وحملوا حديث عدي على كراهة التنزيه واحتج الاولون بحديث عدي وهو في الصحيحين مع قول الله عز وجل فكلوا مما امسكن عليكم وهذا مما لم يمسك عليكم بل على نفسه وقدموا هذا على حديث ابي ثعلبة لانه اصح ومنهم من تأول حديث ابي ثعلبة على ما اذا اكل منه بعد ان قتله وخلاه وفارقه ثم عاد فاكل منه فهذا لا يضر والله اعلم واما جوارح الطير اذا اكلت مما صادته فالاصح عند اصحابنا والراجح من قول الشافعي تحريمه وقال سائر العلماء باباحته لانه لا يمكن تعليمها ذلك بخلاف السباع واصحابنا يمنعون هذا الدليل (وقوله صلى الله عليه وسلم فاني اخاف ان يكون انما امسك على نفسه) معناه ان الله تعالى قال فكلوا مما امسكن عليكم فانما اباحه بشرط ان نعلم انه امسك علينا واذا اكل منه لم نعلم انه امسكه لنا انما امسكه لنفسه فلم يوجد شرط الاباحة والاصل تحريمه (قوله صلى الله عليه وسلم واذا اصاب بعرضه) هو بفتح العين اي غير المحدد منه.

بمثله

وحدثنيه يحيى بن ايوب قال نا ابن علية قال واخبرنى شعبة عن عبد الله بن ابى السفر قال سمعت الشعبى يقول سمعت عدى بن حاتم يقول سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المعراض فذكر مثله **وحدثنى** ابو بكر بن نافع العبدى قال نا غندر قال نا شعبة قال نا عبد الله بن ابى السفر وعن ناس ذكر شعبة عن الشعبى قال سمعت عدى بن حاتم قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المعراض بمثل ذلك **وحدثنا** محمد بن عبد الله بن نمير قال نا ابى قال نا زكريا عن عامر عن عدى بن حاتم قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيد المعراض فقال ما اصاب بحده فكله وما اصاب بعرضه فهو وقيذ وسألته عن صيد الكلب فقال ما امسك عليك ولم يأكل منه فكله فان ذكاته اخذه فان وجدت عنده كلبا آخر فخشيت ان يكون اخذه معه وقد قتله فلا تأكل انما ذكرت اسم الله على كلبك ولم تذكره على غيره **وحدثنا** اسحاق بن ابراهيم قال نا عيسى بن يونس قال نا زكريا بن ابى زائدة بهذا الاسناد **وحدثنا** محمد بن الوليد بن عبد الحميد قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سعيد بن مسروق قال نا الشعبى قال سمعت عدى بن حاتم وكان لنا جارا ودخيلا وربيطا بالنهرين انه سأل النبى صلى الله عليه وسلم قال ارسل كلبى فاجد مع كلبى كلبا قال خذ فلا ادرى ايهما اخذ قال فلا تأكل فانما سميت على كلبك ولم تسم على غيره **و**

انما

ه

حدثنا محمد بن الوليد قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن الحكم عن الشعبى عن عدى بن حاتم عن النبى صلى الله عليه وسلم مثل ذلك **حدثنا** الوليد ابن شجاع السكونى قال نا على بن مسهر عن عاصم عن الشعبى عن عدى بن حاتم قال قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ارسلت كلبك فاذكر اسم الله فان امسك عليك فادركته حيا فاذبحه وان ادركته قد قتل ولم يأكل منه فكله وان وجدت مع كلبك كلبا غيره وقد قتل فلا تأكل فانك لا تدرى ايهما قتله وان رميت سهمك فاذكر اسم الله فان غاب عنك يوما فلم تجد فيه الا اثر سهمك فكل ان شئت وان وجدته غريقا فى الماء فلا تأكل **حدثنا** يحيى بن ايوب قال نا عبد الله بن المبارك قال نا عاصم عن الشعبى عن عدى بن حاتم قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصيد قال اذا رميت بسهمك فاذكر اسم الله فان وجدته قد قتل فكل الا ان تجده قد وقع فى ماء فانك لا تدرى الماء قتله او سهمك **حدثنا** هناد بن السرى قال نا ابن المبارك عن حيوة بن شريح قال سمعت ربيعة بن يزيد الدمشقى يقول خبرنى ابو ادريس عائذ الله قال سمعت ابا ثعلبة الخشنى يقول اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله انا بارض قوم من اهل الكتاب نأكل فى آنيتهم وارض صيد اصيد بقوسى واصيد بكلبى المعلم وبكلبى الذى ليس بمعلم فاخبرنى ما الذى يحل لنا من ذلك قال اما ما ذكرت انكم بارض قوم من اهل كتاب تأكلون فى آنيتهم فان وجدتم غير آنيتهم فلا تأكلوا فيها فان لم تجدوا فاغسلوها ثم كلوا فيها واما ما ذكرت انك بارض صيد فما اصبت بقوسك فاذكر اسم الله ثم كل وما اصبت بكلبك المعلم فاذكر اسم الله ثم كل وما اصبت بكلبك الذى ليس بمعلم فادركت ذكاته فكل **وحدثنى** ابو الطاهر قال انا ابن وهب ح قال وحدثنى زهير بن حرب قال نا المقرئ كلاهما عن حيوة بهذا الاسناد نحو حديث ابن المبارك غير ان حديث ابن وهب لم يذكر فيه صيد القوس **حدثنا** محمد بن مهران الرازى قال ثنا ابو عبد الله حماد بن خالد الخياط عن معاوية بن صالح عن عبد الرحمن ابن جبير عن ابيه عن ابى ثعلبة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال

(**قوله** صلى الله عليه وسلم فان ذكوته اخذه) معناه ان اخذ الكلب الصيد وقتله اياه ذكوة شرعية بمنزلة ذبح الحيوان الانسى وهذا مجمع عليه ولو لم يقتله الكلب لكن تركه ولم تبق فيه حيوة مستقرة او بقيت ولم يسع زمان يمكن صاحبه لحاقه وذبحه فمات حل لهذا الحديث فان ذكوته اخذه (**قوله** سمعت عدى بن حاتم وكان لنا جارا ودخيلا وربيطا بالنهرين) قال اهل اللغة الدخيل والدخال الذى يداخل الانسان ويخالطه فى اموره والربيط ههنا بمعنى المرابط وهو الملازم والرباط الملازمة قالوا والمراد ههنا ربط نفسه على العبادة وعن الدنيا (**قوله** صلى الله عليه وسلم فان امسك عليك فادركته حيا فاذبحه) هذا تصريح بانه اذا ادرك ذكاته وجب ذبحه ولم يحل الا بالذكوة وهو مجمع عليه ما نقل عن الحسن والنخعى خلافه فباطل لا اظنه يصح عنهما واما اذا ادركه ولم تبق فيه حياة مستقرة بان كان قد قطع حلقومه ومريئه او اجافه او خرق امعاءه او اخرج حشوته فيحل من غير ذكوة بالاجماع قال اصحابنا وغيرهم ويستحب امرار السكين على حلقه ليريحه (**قوله** صلى الله عليه وسلم وان وجدت مع كلبك كلبا غيره وقد قتل فلا تأكل فانك لا تدرى ايهما قتله) **فيه** بيان قاعدة مهمة وهى انه اذا حصل الشك فى الذكاة المبيحة للحيوان لم يحل لان الاصل تحريمه وهذا الاختلاف فيه وفيه تنبيه على انه لو وجده حيا وفيه حيوة مستقرة فذكاه حل ولا يضر كونه اشترك فى امساكه كلبه وكلب غيره لان الاعتماد حينئذ فى الاباحة على تذكية الآدمى لا على امساك الكلب وانما تقع الاباحة بامساك الكلب اذا قتله وحينئذ اذا كان معه كلب آخر لم يحل الا ان يكون ارسله من هو من اهل الذكوة كما اوضحناه قريبا (**قوله** صلى الله عليه وسلم وان رميت بسهمك فاذكر اسم الله فان غاب عنك يوما فلم تجد فيه الا اثر سهمك فكل ان شئت) هذا دليل لمن يقول اذا اثر جرحه فغاب عنه فوجده ميتا وليس فيه اثر غير سهمه حل وهو احد قولى الشافعى وهو مالك فى الصيد والسهم والثانى يحرم وهو الاصح عند اصحابنا والثالث يحرم فى الكلب دون السهم والاول اقوى واقرب الى الاحاديث الصحيحة واما الاحاديث المخالفة له فضعيفة ومحمولة على كراهة التنزيه وكذا الاثر عن ابن عباس كل ما اصميت ودع ما انميت اى كل ما لم يغب عنك دون ما غاب (**قوله** صلى الله عليه وسلم وان وجدته غريقا فى الماء فلا تأكل) هذا متفق على تحريمه (**قوله** فى حديث ابى ثعلبة انا بارض قوم من اهل الكتاب نأكل فى آنيتهم فقال النبى صلى الله عليه وسلم فان وجدتم غير آنيتهم فلا تأكلوا فيها وان لم تجدوا فاغسلوها ثم كلوا فيها) هكذا روى هذا الحديث البخارى ومسلم وفى رواية ابى داود قال انا نجاور اهل الكتاب وهم يطبخون فى قدورهم الخنزير ويشربون فى آنيتهم الخمر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان وجدتم غيرها فكلوا فيها واشربوا وان لم تجدوا غيرها فارحضوها بالماء وكلوا واشربوا قد يقال هذا الحديث مخالف لما يقوله الفقهاء فانهم يقولون انه يجوز استعمال اوانى المشركين اذا غسلت ولا كراهة فيها بعد الغسل سواء وجد غيرها ام لا وهذا الحديث يقتضى كراهة استعمالها ان وجد غيرها ولا يكفى غسلها فى نفى الكراهة وانما يغسلها ولا يستعملها اذا لم يجد غيرها والجواب ان المراد النهى عن الاكل فى آنيتهم التى كانوا يطبخون فيها لحم الخنزير ويشربون الخمر كما صرح به فى رواية ابى داود وانما نهى عن الاكل فيها بعد الغسل للاستقذار وكونها معتادة للنجاسة كما يكره الاكل فى المجمرة المغسولة واما الفقهاء فمرادهم مطلق آنية الكفار التى ليست مستعملة فى النجاسات فهذه يكره استعمالها قبل غسلها فاذا غسل فلا كراهة فيها لانها طاهرة وليس فيها استقذار ولم يريدوا نفى الكراهة عن آنيتهم المستعملة فى الخنزير وغيره من النجاسات والله اعلم (**قوله** صلى الله عليه وسلم وما اصبت بكلبك الذى ليس بمعلم فادركت ذكاته فكل) هذا مجمع عليه انه لا يحل الا بذكاة (**قوله** محمد بن مهران الرازى قال ثنا ابو عبد الله حماد بن خالد الخياط) هذا الحديث هو اول عود سماع ابراهيم بن سفيان عن مسلم والذى قبله هو آخر فوات الثالث ولم يبق لى فى الكتاب فوات بعد هذا والله اعلم

عند اكثر

اذا رميت بسهمك فغاب عنك فادركته فكله مالم ينتن **وحدثنى** محمد بن احمد بن ابى خلف قال نا معن بن عيسى قال حدثنى معاوية عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن ابيه عن ابى ثعلبة عن النبى صلى الله عليه وسلم فى الذى يدرك صيده بعد ثلاث فكله مالم ينتن **وحدثنى** محمد بن حاتم قال نا عبد الرحمن بن مهدى عن معوية بن صالح عن العلاء عن مكحول عن ابى ثعلبة الخشنى عن النبى صلى الله عليه وسلم حديثه فى الصيد ثم قال ابن حاتم نا ابن مهدى عن معاوية عن عبد الرحمن بن جبير وابى الزاهرية عن جبير بن نفير عن ابى ثعلبة الخشنى بمثل حديث العلاء غير انه لم يذكر ينتن ولا نتنه وقال فى الكلب كله بعد ثلاث الا ان ينتن فدعه **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة واسحاق بن ابراهيم وابن ابى عمر قال اسحق انا وقال الاخران نا سفيان بن عيينة عن الزهرى عن ابى ادريس عن ابى ثعلبة قال نهى النبى صلى الله عليه وسلم عن اكل كل ذى ناب من السبع زاد اسحاق وابن ابى عمر فى حديثهما قال الزهرى ولم نسمع بهذا حتى قدمنا الشام **وحدثنى** حرملة بن يحيى قال انا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب عن ابى ادريس الخولانى انه سمع ابا ثعلبة الخشنى يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اكل كل ذى ناب من السباع قال ابن شهاب ولم اسمع ذلك من علمائنا بالحجاز حتى حدثنى ابو ادريس وكان من فقهاء اهل الشام **وحدثنى** هارون بن سعيد الايلى قال نا ابن وهب قال انا عمرو يعنى ابن الحارث ان ابن شهاب حدثه عن ابى ادريس الخولانى عن ابى ثعلبة الخشنى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن اكل كل ذى ناب من السباع **وحدثنيه** ابو الطاهر قال نا ابن وهب قال اخبرنى مالك بن انس وابن ابى ذئب وعمرو بن الحارث ويونس بن يزيد وغيرهم ح **وحدثنى** محمد بن رافع وعبد بن حميد عن عبد الرزاق عن معمر ح قال وحدثنا يحيى بن يحيى قال نا يوسف بن الماجشون ح قال وحدثنا الحلوانى وعبد بن حميد عن يعقوب بن ابراهيم ابن سعد قال نا ابى عن صالح كلهم عن الزهرى بهذا الاسناد مثل حديث يونس وعمرو كلهم ذكر الاكل الا صالحا ويوسف فان حديثهما نهى عن كل ذى ناب من السبع **وحدثنى** زهير بن حرب قال نا عبد الرحمن يعنى ابن مهدى عن مالك عن اسمعيل بن ابى حكيم عن عبيدة بن سفيان عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال كل ذى ناب من السباع فاكله حرام **وحدثنيه** ابو الطاهر قال نا ابن وهب قال اخبرنى مالك بن انس بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** عبيد الله بن معاذ العنبرى قال نا ابى قال نا شعبة عن الحكم عن ميمون بن مهران عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل ذى ناب من السباع وكل ذى مخلب من الطير **وحدثنى** حجاج بن الشاعر قال نا سهل بن حماد قال شعبة بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** احمد بن حنبل قال نا سليمان بن داود قال انا ابو عوانة قال نا الحكم وابو بشر عن ميمون بن مهران عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن كل ذى ناب من السباع وعن كل ذى مخلب من الطير **وحدثنا** يحيى بن يحيى قال نا هشيم عن ابى بشر ح قال وحدثنا احمد بن حنبل قال نا هشيم قال نا ابو بشر انا عن ميمون بن مهران عن ابن عباس قال نهى ح قال وحدثنى ابو كامل الجحدرى قال نا ابو عوانة عن ابى بشر عن ميمون بن مهران عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثل حديث شعبة عن الحكم **وحدثنا** احمد بن يونس قال نا زهير قال نا ابو الزبير عن جابر ح قال وحدثنا يحيى بن يحيى قال نا ابو خيثمة عن ابى الزبير عن جابر قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وامر علينا ابا عبيدة نتلقى عيرا لقريش وزودنا جرابا من تمر لم يجد لنا غيره فكان ابو عبيدة يعطينا تمرة تمرة فقلت كيف كنتم تصنعون بها قال نمصها كما يمص الصبى ثم نشرب عليها من الماء فتكفينا يوما الى الليل وكنا نضرب بعصينا الخبط ثم نبله بالماء فناكله قال وانطلقنا على ساحل البحر فرفع لنا على ساحل البحر كهيئة الكثيب الضخم فاتيناه فاذا هى دابة تدعى العنبر قال قال ابو عبيدة ميتة ثم قال لا بل نحن رسل رسول الله صلى الله عليه وسلم وفى سبيل الله وقد اضطررتم فكلوا قال فاقمنا عليه شهرا ونحن ثلاث مائة حتى سمنا قال لقد رايتنا نغترف من وقب عينه بالقلال الدهن ونقتطع منه الفدر كالثيران وكقدر الثور فلقد اخذ منا ابو عبيدة ثلاثة عشر رجلا فاقعدهم فى وقب عينه واخذ ضلعا من اضلاعه فاقامها ثم رحل اعظم بعير معنا فمر من تحتها فتزودنا من لحمه وشائق فلما قدمنا المدينة اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرنا ذلك له فقال هو رزق اخرجه الله لكم فهل معكم من لحمه شئ فتطعمونا قال فارسلنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم منه فاكله

(**قوله** صلى الله عليه وسلم اذا رميت بسهمك فغاب عنك فادركته فكل مالم ينتن وفى رواية فيمن يدرك صيده بعد ثلاث فكله مالم ينتن) هذا النهى عن اكله للنتن محمول على التنزيه لا على التحريم وكذا سائر اللحوم والاطعمة المتنتنة يكره اكلها ولا يحرم الا ان يخاف منها الضرر خوفا معتمدا وقال بعض اصحابنا يحرم اللحم المنتن وهو ضعيف والله اعلم **باب** تحريم اكل كل ذى ناب من السباع وكل ذى مخلب من الطير (**قوله** نهى النبى صلى الله عليه وسلم عن كل ذى ناب من السباع وكل ذى مخلب من الطير وفى رواية كل ذى ناب من السباع فاكله حرام) المخلب بكسر الميم وفتح اللام قال اهل اللغة المخلب للطير والسباع بمنزلة الظفر للانسان فى هذه الاحاديث دلالة لمذهب الشافعى وابى حنيفة واحمد وداود والجمهور انه يحرم اكل كل ذى ناب من السباع وكل ذى مخلب من الطير وقال مالك يكره ولا يحرم قال اصحابنا المراد بذى الناب ما يتقوى به ويصطاد واحتج مالك بقوله تعالى قل لا اجد فيما اوحى الى محرما الآية واحتج اصحابنا بهذه الاحاديث قالوا والآية ليس فيها الا الاخبار بانه لم يجد فى ذلك الوقت محرما الا المذكورات فى الآية ثم اوحى اليه بتحريم كل ذى ناب من السباع فوجب قبوله والعمل به (**قوله** عن عبيدة بن سفيان) هو بفتح العين وكسر الباء (**قوله** عن ميمون بن مهران عن ابن عباس هكذا ذكره مسلم من هذه الطرق وهو صحيح وقد صح سماع ميمون من ابن عباس ولا تغتر بما قد يخالف هذا **باب** اباحة ميتات البحر (**قوله** بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وامر علينا ابا عبيدة) فيه ان الجيوش لا بد لها من امير يضبطها وينقادون لامره ونهيه وانه ينبغى ان يكون الامير افضلهم او من افضلهم قالوا ويستحب للرفقة من الناس وان قلوا ان يؤمروا بعضهم عليهم وينقادوا له (**قوله** تتلقى عيرا لقريش) وقد سبق ان العير هى الابل التى تحمل الطعام وغيره وفى هذا الحديث جواز رصد اهل الحرب واغتيالهم والخروج لاخذ مالهم واغتنامه (**قوله** وزودنا جرابا من تمر لم يجد لنا غيره فكان ابو عبيدة يعطينا تمرة تمرة نمصها كما يمص الصبى ثم نشرب عليها من الماء فتكفينا يوما الى الليل) اما الجراب فبكسر الجيم وفتحها الكسر افصح وسبق بيانه مرات ونمصها بفتح الميم وضمها الفتح افصح واشهر وسبق بيان لغاته فى كتاب الايمان وفى هذا بيان ما كان الصحابة رضى الله عنهم عليه من الزهد فى الدنيا والتقلل منها والصبر على الجوع وخشونة العيش واقدامهم على الغرر مع هذا الحال (**قوله** وزودنا جرابا لم يجد لنا غيره وكان ابو عبيدة يعطينا تمرة تمرة وفى رواية من هذا الحديث وكنا نخل ازوادنا على رقابنا وفى رواية فنى زادهم فجمع ابو عبيدة زادهم فى مزود فكان يقوتنا حتى كان يصيبنا كل يوم تمرة

حدثنا عبد الجبار بن العلاء قال نا سفيان قال سمع عمرو وجابر بن عبد الله يقول بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن ثلاث مائة راكب وامرنا ابو عبيدة ابن الجراح نرصد عيرا لقريش فاقمنا بالساحل نصف شهر فاصابنا جوع شديد حتى اكلنا الخبط فسمي جيش الخبط فالقى لنا البحر دابة يقال لها العنبر فاكلنا منها نصف شهر وادهنا من ودكها حتى ثابت اجسامنا قال فاخذ ابو عبيدة ضلعا من اضلاعه فنصبه ثم نظر الى اطول رجل في الجيش واطول جمل فحمل عليه فمر تحته قال وجلس في وجار عينه نفر قال واخرجنا من عينه كذا وكذا قلة ودك قال وكان معنا جراب من تمر فكان ابو عبيدة يعطي كل رجل منا قبضة قبضة ثم اعطانا تمرة تمرة فلما فني وجدنا فقده **وحدثنا** عبد الجبار بن العلاء قال نا سفيان قال سمع عمرو جابرا يقول في جيش الخبط ان رجلا خر ثلاث جزائر ثم ثلاثا ثم ثلاثا ثم نهاه ابو عبيدة **وحدثنا** عثمان بن ابي شيبة قال نا عبدة يعني ابن سليمان عن هشام بن عروة عن وهب بن كيسان عن جابر بن عبد الله قال بعثنا النبي صلى الله عليه وسلم ونحن ثلثمائة نحمل زوادنا على رقابنا **وحدثني** محمد بن حاتم قال نا عبد الرحمن بن مهدي عن مالك عن ابي نعيم وهب ابن كيسان ان جابر بن عبد الله اخبره قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية ثلاث مائة وامر عليهم ابا عبيدة بن الجراح ففنيت زادهم فجمع ابو عبيدة زادهم في مزود فكان يقوتنا حتى كان يصيبنا كل يوم تمرة **وحدثنا** ابو كريب قال نا ابو اسامة قال نا الوليد يعني ابن كثير قال سمعت وهب بن كيسان يقول سمعت جابر بن عبد الله يقول بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية انا فيهم الى سيف البحر وساقوا جميعا بقية الحديث كنحو حديث عمرو ابن دينار وابي الزبير غير ان في حديث وهب بن كيسان فاكل منها الجيش ثمان عشرة ليلة

وفي الموطا ففني زادهم وكان في مزودي تمر وكان يقوتنا حتى كان يصيبنا كل يوم تمرة وفي الرواية الاخرى لمسلم كان يعطينا قبضة قبضة ثم اعطانا تمرة تمرة قال القاضي الجمع بين هذه الروايات ان يكون النبي صلى الله عليه وسلم زود هم المزود زائدا على ما كان معهم من الزاد من اموالهم وغيرها مما واساهم به الصحابة ولهذا قال ونحن نحمل زوادنا قال ويحتمل انه لم يكن في زادهم تمر غير هذا الجراب وكان معهم غيره من الزاد واما اعطاء ابي عبيدة اياهم تمرة تمرة فانما كان في الحال الثاني بعد ان ففني زادهم وطال لبثهم كما فسره في الرواية الاخيرة فالرواية الاولى معناها الاخبار عن آخر الامر لا عن اوله والظاهر ان قوله تمرة تمرة انما كان بعد ان قسم عليهم قبضة قبضة فلما قل تمرهم قسمه عليهم تمرة تمرة ثم فرغ وفقدوا التمرة ووجدوا المس فقدها واكلوا الخبط الى ان فتح الله عليهم بالعنبر (**قوله** فجمع ابو عبيدة زادهم في مزود وكان يقوتنا) هذا محمول على انه جمعه برضاهم وخلطه ليبارك لهم كما فعل النبي صلى الله عليه وسلم ذلك في مواطن وكما كان الاشعريون يفعلونه واثنى عليهم النبي صلى الله عليه وسلم بذلك وقد قال اصحابنا وغيرهم من العلماء يستحب للرفقة من المسافرين خلط ازوادهم ليكون ابرك واحسن في العشرة وان لا يختص بعضهم باكل دون بعض رفقته والله اعلم (**قوله** كهيئة الكثيب الضخم) هو بالثاء المثلثة وهو الرمل المستطيل المحدود (**قوله** فاذا هي دابة تدعى العنبر) قال ابو عبيدة ميتة ثم قال بل نحن رسل رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي سبيل الله وقد اضطررتم فكلوا فاقمنا عليه شهرا ونحن ثلثمائة حتى سمنا وذكر في آخر الحديث انهم تزودوا منه وان النبي صلى الله عليه وسلم قال لهم حين رجعوا اهل معكم من لحمه شيء فتطعمونا قال فارسلنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم منه فاكله معنى الحديث ان ابا عبيدة رضي الله عنه قال ولا باجتهاده ان هذا ميتة والميتة حرام فلا يحل لكم اكلها ثم تغير اجتهاده فقال بل هو حلال لكم وان كان ميتة لانكم في سبيل الله وقد اضطررتم وقد اباح الله تعالى الميتة لمن كان مضطرا غير باغ ولا عاد فكلوا فاكلوا منه واما طلب النبي صلى الله عليه وسلم من لحمه واكله ذلك فانما اراد به المبالغة في تطييب نفوسهم في حله وانه لا شك في اباحته وانه لا تضيقوا ادانه قصد التبرك به لكونه طعمة من الله تعالى خارقة للعادة اكرمهم الله بها وفي هذا دليل على انه لا باس بسؤال الانسان من مال صاحبه متاعا دلا لا عليه وليس هو من السؤال المنهي عنه انما ذاك في حق الاجانب للتمول ونحوه واما هذا فلمؤانسته والملاطفة والادلال وفيه جواز الاجتهاد في الاحكام في زمن النبي صلى الله عليه وسلم كما يجوز بعده وفيه انه يستحب للمفتي ان يتعاطى بعض المباحات التي يشك فيها المستفتي اذا لم يكن فيه مشقة على المفتي وكان فيه طمانينة للمستفتي وفيه اباحة ميتات البحر كلها سوى في ذلك مات بنفسه او باصطياد وقد اجمع المسلمون على اباحة السمك قال اصحابنا ويحرم الضفدع للحديث في النهي عن قتلها قالوا وفيما سوى ذلك ثلثة اوجه اصحها يحل جميعه لهذا الحديث والثاني لا يحل والثالث يحل ما له نظير ماكول في البر دون ما لا يوكل نظيره فعلى هذا نوكل خيل البحر وغنمه وظباؤه دون كلبه وخنزيره وحماره قال اصحابنا والحمار وان كان في البر منه ماكول وغيره لكن الغالب غير الماكول هذا تفصيل مذهبنا ومن قال باباحة جميع حيوانات البحر الا الضفدع ابو بكر الصديق وعمر وعثمان وابن عباس واباح مالك الضفدع والجميع وقال ابو حنيفة لا يحل غير السمك واما السمك الطافي وهو الذي يموت في البحر بلا سبب فمذهبنا اباحته وبه قال جماهير العلماء من الصحابة فمن بعدهم منهم ابو بكر الصديق وابو ايوب وعطاء ومكحول والنخعي ومالك واحمد وابو ثور وداود وغيرهم وقال جابر بن عبد الله وجابر بن زيد وطاوس وابو حنيفة لا يحل لنا قوله تعالى احل لكم صيد البحر وطعامه قال ابن عباس والجمهور صيده ما صدتموه وطعامه ما قذفه وبحديث جابر هذا وبحديث هو الطهور ماؤه الحل ميتته وهو حديث صحيح وباشياء مشهورة غير ما ذكرنا واما الحديث المروي عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم ما القاه البحر او جزر عنه فكلوه ومات فيه فطفا فلا تاكلوه فحديث ضعيف باتفاق ائمة الحديث لا يجوز الاحتجاج به لو لم يعارضه شيء كيف وهو معارض بما ذكرناه وقد اوضحت ضعف رجاله في شرح المهذب في باب الاطعمة فان قيل لا حجة في حديث العنبر لانهم كانوا مضطرين قلنا الاحتجاج باكل النبي صلى الله عليه وسلم منه في المدينة من غير ضرورة **قوله** ولقد رايتنا نغترف من وقب عينه بالقلال الدهن ونقتطع منه الفدر كالثور او كقدر الثور) اما الوقب فبفتح الواو واسكان القاف وبالباء الموحدة وهو داخل عينه ونقرتها والقلال بكسر القاف جمع قلة بضمها وهي الجرة الكبيرة التي يقلها الرجل بين يديه اي يحملها والفدر بكسر الفاء وفتح الدال هي القطع (**قوله** كقدر الثور) رويناه بوجهين مشهورين في نسخ بلادنا احدهما بقاف مفتوحة ثم واو ساكنة اي مثل الثور والثاني كفدر بفاء مكسورة ثم دال مفتوحة جمع فدرة والاول اصح وادعى القاضي انه تصحيف وان الثاني هو الصواب وليس كما قال (**قوله** ثم رحل اعظم بعير) هو بفتح الحاء اي جمل عليه حلاء (**قوله** وتزودنا من لحمه وشائق) هو بالشين المعجمة والقاف قال ابو عبيدة هو اللحم يوخذ فيغلى اغلاء ولا ينضج ويحمل في الاسفار يقال وشقت اللحم فانا شقه والوشيقة الواحدة منه والجمع وشائق ووشق وقيل الوشيقة القديد (**قوله** ثابت اجسامنا) اي رجعت الى القوة (**قوله** فاخذ ابو عبيدة ضلعا من اضلاعه فنصبه) كذا هو في النسخ فنصبه وفي الرواية الاولى فاقاموها فانتهى وهو المعروف ووجه التذكير انه اراد به العضو (**قوله** وجلس في حجاج عينه نفر) هو بحاء ثم جيم مخففة والحاء مكسورة ومفتوحة لغتان مشهورتان وهو بمعنى وقب عينه المذكور في الرواية السابقة وقد شرحناه (**قوله** ان رجلا خر ثلث جزائر ثم ثلثا ثم ثلثا ثم نهاه ابو عبيدة) هذا الرجل الذي خر الجزائر هو قيس بن سعد بن عبادة رض (**قوله** في الرواية الاولى فاقمنا عليه شهرا وفي الرواية الثانية فاكلنا منها نصف شهر وفي الثالثة فاكل منها الجيش ثماني عشرة ليلة) طريق الجمع بين الروايات ان من روى شهرا هو الاصل ومعه زيادة علم ومن روى دونه لم ينف الزيادة ولو نفاها قدم المثبت وقد قدمنا مرارا ان المشهور الصحيح عند الاصوليين ان مفهوم العدد لا حكم له فلا يلزم منه نفي الزيادة لو لم يعارضه اثبات الزيادة كيف وقد عارضه فوجب قبول الزيادة وجمع القاضي بينهما بان من قال نصف شهر اراد اكلوا منه تلك المدة طريا ومن قال شهرا اراد انهم قددوه فاكلوا منه بقية الشهر قديدا والله اعلم (**قوله** سيف البحر) هو بكسر السين واسكان المثناة تحت وهو ساحله كما قاله في الروايتين قبله (**قوله**

حدثنى حجاج بن الشاعر قال ناعثمان بن عمر ح قال وحدثنى محمد بن رافع قال نا ابو المنذر القزاز كلاهما عن داود بن قيس عن عبيد الله بن مقسم عن جابر بن عبد الله قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثا الى ارض جهينة واستعمل عليهم رجلا وساق الحديث بنحو حديثهم **وحدثناه** يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن ابن شهاب عن عبد الله والحسن ابنى محمد بن على عن ابيهما عن على بن ابى طالب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن متعة النساء يوم خيبر وعن لحوم الحمر الانسية **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابن نمير وزهير بن حرب قالوا نا سفيان ح قال وحدثنا ابن نمير قال نا ابى قال نا عبيد الله ح قال وحدثنى ابو الطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرنى يونس ح قال وحدثنا اسحاق وعبد بن حميد قالا انا عبد الرزاق قال نا معمر كلهم عن الزهرى بهذا الاسناد وفى حديث يونس وعن اكل لحوم الحمر الانسية **وحدثنا** الحسن بن على الحلوانى وعبد بن حميد كلاهما عن يعقوب بن ابراهيم بن سعد قال نا ابى عن صالح عن ابن شهاب ان ابا ادريس اخبره ان ابا ثعلبة قال حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم لحوم الحمر الاهلية **وحدثنا** محمد بن عبد الله بن نمير قال نا ابى قال نا عبيد الله قال حدثنى نافع وسالم عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن اكل لحوم الحمر الاهلية **وحدثنى** هارون بن عبد الله قال نا محمد بن بكر قال نا ابن جريج قال اخبرنى نافع قال قال ابن عمر ح قال وحدثنا ابن ابى عمر قال نا ابى ومعن بن عيسى عن مالك عن نافع عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اكل الحمار الاهلى يوم خيبر وكان الناس احتاجوا اليها **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا على بن مسهر عن الشيبانى قال سألت عبد الله بن ابى اوفى عن لحوم الحمر الاهلية فقال اصابتنا مجاعة يوم خيبر ونحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد اصبنا للقوم حمرا خارجة من المدينة فنحرناها فان قدورنا لتغلى اذ نادى منادى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اكفؤا القدور ولا تطعموا من لحوم الحمر شيأ فقلت حرمها تحريم ماذا قال تحدثنا بيننا فقلنا حرمها البتة وحرمها من اجل انها لم تخمس **وحدثنا** ابو كامل فضيل بن حسين قال نا عبد الواحد يعنى ابن زياد قال نا سليمان الشيبانى قال سمعت عبد الله بن ابى اوفى يقول اصابتنا مجاعة ليالى خيبر قال فلما كان يوم خيبر وقعنا فى الحمر الاهلية فانتحرناها فلما غلت بها القدور نادى منادى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اكفؤا القدور ولا تأكلوا من لحوم الحمر شيأ قال فقال ناس انما نهى عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم لانها لم تخمس وقال اخرون نهى عنها البتة **وحدثنا** عبيد الله بن معاذ قال نا ابى قال نا شعبة عن عدى هو ابن ثابت قال سمعت البراء وعبد الله بن ابى اوفى يقولان اصبنا حمرا فطبخناها فنادى منادى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اكفؤا القدور **وحدثنا** ابن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن ابى اسحاق قال قال البراء اصبنا يوم خيبر حمرا فنادى منادى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اكفؤا القدور **وحدثنا** ابو كريب واسحاق بن ابراهيم قال ابو كريب نا ابن بشر عن مسعر عن ثابت بن عبيد قال سمعت البراء يقول نهينا عن لحوم الحمر الاهلية **وحدثنا** زهير بن حرب قال نا جرير عن عاصم عن الشعبى عن البراء بن عازب قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نلقى لحوم الحمر الاهلية نيئة ونضيجة ثم لم يأمرنا باكله **وحدثنيه** ابو سعيد الاشج قال نا حفص يعنى ابن غياث عن عاصم بهذا الاسناد نحوه **وحدثنى** احمد بن يوسف الازدى قال نا عمر بن حفص بن غياث قال نا ابى عن عاصم عن عامر عن ابن عباس قال لا ادرى انما نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم من اجل انه كان حمولة الناس فكره ان تذهب حمولتهم او حرمه فى يوم خيبر لحوم الحمر الاهلية **وحدثنا** محمد بن عباد وقتيبة بن سعيد قال نا حاتم وهو ابن اسمعيل عن يزيد بن ابى عبيد عن سلمة بن الاكوع قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى خيبر ثم ان الله فتحها عليهم فلما امسى الناس ليلة الذى فتحت عليهم اوقدوا نيرانا كثيرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذه النيران على اى شئ توقدون قالوا على لحم قال على اى لحم قالوا على لحم حمر انسية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهريقوها واكسروها فقال رجل يا رسول الله او نهريقها ونغسلها قال اوذاك

وحدثنا حجاج بن الشاعر) وذكر فى هذا الاسناد ابو المنذر القزاز هكذا هو فى بعض نسخ بلادنا القزاز بالقاف وفى اكثرها البزاز بالباء وذكر القاضى ايضا اختلاف الرواة فيه والاشهر بالقاف وهو الذى ذكره السمعانى فى الانساب وآخرون وذكره خلف الواسطى فى الاطراف بالباء عن رواية مسلم لكن عليه تضبيب فلعله يقال بالوجهين فالقزاز بزاز وابو المنذر هذا اسمه اسمعيل ابن حسين بن المثنى كذا سماه احمد بن حنبل فيما ذكره ابن ابى حاتم فى كتابه واقتصر الجمهور على انه اسمعيل بن عمر قال ابو حاتم هو صدوق وامر احمد بن حنبل بالكتابة عنه وهو من افراد مسلم

باب تحريم اكل لحم الحمر الانسية (**قوله** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن متعة النساء يوم خيبر وعن لحوم الحمر الانسية) اما الانسية فباسكان النون مع كسر الهمزة وبفتحها لغتان مشهورتان سبق بيانهما وسبق بيان حكم نكاح المتعة وشرح احاديثه فى كتاب النكاح واما الحمر الانسية فقد وقع فى اكثر الروايات ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى يوم خيبر عن لحومها وفى رواية حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم لحوم الحمر الاهلية وفى روايات انه صلى الله عليه وسلم وجد القدور تغلى بلحمها فامر بارافتها وقال لا تاكلوا من لحومها شيأ وفى رواية نهينا عن لحوم الحمر الاهلية وفى رواية ان النبى صلى الله عليه وسلم قال اهريقوها واكسروها فقال رجل يا رسول الله او نهريقها ونغسلها قال اوذاك وفى رواية نادى منادى النبى صلى الله عليه وسلم الا ان الله ورسوله ينهيانكم عنها فانه رجس من عمل الشيطان وفى رواية ينهيانكم عن لحوم الحمر فانها رجس او نجس فاكفيت القدور بما فيها اختلف العلماء فى المسئلة فقال الجماهير من الصحابة والتابعين ومن بعدهم بتحريم لحومها لهذه الاحاديث الصحيحة الصريحة وقال ابن عباس ليست بحرام وعن مالك ثلث روايات اشهرها انها مكروهة كراهة تنزيه شديدة والثانية حرام والثالثة مباحة والصواب التحريم كما قاله الجماهير للاحاديث الصريحة واما الحديث المذكور فى سنن ابى داود عن غالب بن الجبر قال اصابتنا سنة فلم يكن فى مالى شئ اطعم اهلى الا شئ من حمر وقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم حرم لحوم الحمر الاهلية فاتيت النبى صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله اصابتنا السنة فلم يكن فى مالى ما اطعم اهلى الا سمان حمرك وانك حرمت لحوم الحمر الاهلية فقال اطعم اهلك من سمين حمرك فانما حرمتها من اجل جوال القرية يعنى بالجوال التى تاكل الجلة وهى العذرة فهذا الحديث مضطرب مختلف الاسناد شديد الاختلاف والصحيح حمل على الاكل منها فى حال الاضطرار والله اعلم (**قوله** نادى ان اكفؤا القدور) قال القاضى ضبطناه بالف الوصل وفتح الفاء من كفات ثلاثى ومعناه قلبت قال ويصح قطع الالف وكسر الفاء من اكفات رباعى وهما لغتان بمعنى عند كثيرين من اهل اللغة منهم الخليل والكسائى وابن السكيت وابن قتيبة وغيرهم وقال الاصمعى يقال كفأت ولا يقال كفأت بالالف (**قوله** لحوم الحمر نيئة ونضيجة) هو بكسر النون وبالهمز اى غير مطبوخة (**قوله** كان حمولة الناس) بفتح الحاء اى الذى يحمل متاعهم (**قوله** ان النبى صلى الله عليه وسلم قال فى قدور لحوم الحمر الاهلية اهريقوها

البزاز ... بفتحها ... او ... انهى

وحدثناه اسحاق بن ابراهيم قال انا حماد بن مسعدة وصفوان بن عيسى ح قال وثنا ابو بكر بن النضر قال نا ابو عاصم ن النبيل كلهم عن يزيد بن ابي عبيد بهذا الاسناد وحدثنا ابن ابي عمر قال نا سفيان عن ايوب عن محمد عن انس قال لما فتح رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر اصبنا حمرا خارجا من القرية فطبخنا منها فنادى منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ان الله ورسوله ينهيانكم عنها فانها رجس من عمل الشيطان فاكفئت القدور بما فيها وانها لتفور بما فيها وحدثنا محمد بن منهال الضرير قال نا يزيد بن زريع قال نا هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن انس بن مالك قال لما كان يوم خيبر جاء جاء فقال يا رسول الله اكلت الحمر ثم جاء آخر فقال يا رسول الله افنيت الحمر فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم ابا طلحة فنادى ان الله ورسوله ينهيانكم عن لحوم الحمر فانها رجس او نجس قال فاكفئت القدور بما فيها وحدثنا يحيى بن يحيى وابو الربيع العتكي وقتيبة بن سعيد واللفظ ليحيى قال يحيى انا وقال الآخران نا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن محمد بن علي عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى يوم خيبر عن لحوم الحمر الاهلية واذن في لحوم الخيل وحدثني محمد بن حاتم قال نا محمد بن بكر قال انا ابن جريج قال اخبرني ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول اكلنا زمن خيبر الخيل وحمر الوحش ونهانا النبي صلى الله عليه وسلم عن الحمار الاهلي وحدثنيه ابو الطاهر قال انا ابن وهب ح قال وحدثني يعقوب الدورقي واحمد بن عثمان النوفلي قالا نا ابو عاصم كلاهما عن ابن جريج بهذا الاسناد حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال نا ابي وحفص بن غياث ووكيع عن هشام عن فاطمة عن اسماء قالت نحرنا فرسا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكلناه وحدثنا يحيى بن يحيى قال انا ابو معاوية ح قال وحدثنا ابو كريب قال نا ابو اسامة كلاهما عن هشام بهذا الاسناد وحدثنا يحيى بن يحيى ويحيى بن ايوب وقتيبة وابن حجر عن اسمعيل قال يحيى بن يحيى انا اسمعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار انه سمع ابن عمر يقول سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الضب فقال لست باكله ولا محرمه وحدثنا قتيبة بن سعيد قال نا ليث ح قال وحدثني محمد بن رمح قال انا الليث عن نافع عن ابن عمر قال سال رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اكل الضب فقال لا آكله ولا احرمه وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال نا ابي قال نا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال سال رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر عن اكل الضب فقال لا آكله ولا احرمه وحدثنا عبيد الله بن سعيد قال نا يحيى عن عبيد الله بمثله في هذا الاسناد وحدثناه ابو الربيع وقتيبة قالا نا حماد ح قال وحدثني زهير بن حرب قال نا اسمعيل كلاهما عن ايوب ح قال وحدثنا ابن نمير قال نا ابي قال نا مالك بن مغول ح قال وحدثني هارون بن عبد الله قال انا محمد بن بكر قال نا ابن جريج ح قال وثنا هارون بن عبد الله قال نا شجاع بن الوليد قال سمعت موسى بن عقبة ح قال وثنا هارون بن سعيد ن الايلي قال نا ابن وهب قال اخبرني اسامة كلهم عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم في الضب بمعنى حديث الليث عن نافع غير ان حديث ايوب اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بضب فلم ياكله ولم يحرمه وفي حديث اسامة قال قام رجل في المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر وحدثنا عبيد الله بن معاذ قال نا ابي قال نا شعبة عن توبة العنبري سمع الشعبي سمع ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان معه ناس من اصحابه فيهم سعد واتوا بلحم ضب فنادت امرأة من نساء النبي صلى الله عليه وسلم انه لحم ضب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا فانه حلال ولكنه ليس من طعامي

واكسروها فقال رجل او نهريقها ونغسلها قال او ذاك) هذا صريح في نجاستها وتحريمها ويؤيده الرواية الاخرى فانها رجس وفي الاخرى رجس او نجس وفيه وجوب غسل ما اصابته النجاسة وان الاناء النجس يطهر بغسله مرة واحدة ولا يحتاج الى سبع اذا كانت غير نجاسة الكلب والخنزير وما تولد من احدهما وهذا مذهبنا ومذهب الجمهور وعند احمد يجب سبع في الجميع على اشهر الروايتين عنه وموضع الدلالة ان النبي صلى الله عليه وسلم اطلق الامر بالغسل ويصدق ذلك على مرة ولو وجبت الزيادة لبينها فان في المخاطبين من هو قريب العهد بالاسلام ومن في معناه ممن لا يفهم من الامر بالغسل الا مقتضاه عند الاطلاق وهو مرة واما امره صلى الله عليه وسلم اولا بكسرها فيحتمل انه كان بوحي او باجتهاد ثم نسخ وتعين الغسل ولا يجوز اليوم الكسر لانه اتلاف مال وفيه دليل على انه اذا غسل الاناء النجس فلا باس باستعماله والله اعلم باب اباحة اكل لحم الخيل (قوله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى يوم خيبر عن لحوم الحمر الاهلية واذن في لحوم الخيل وفي رواية قال جابر اكلنا زمن خيبر الخيل وحمر الوحش ونهانا النبي صلى الله عليه وسلم عن الحمار الاهلي وفي حديث اسماء قالت نحرنا فرسا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكلناه) اختلف العلماء في اباحة لحوم الخيل فمذهب الشافعي والجمهور من السلف والخلف انه مباح لا كراهة فيه وبه قال عبد الله بن الزبير وفضالة بن عبيد وانس بن مالك واسماء بنت ابي بكر وسويد بن غفلة وعلقمة والاسود وعطاء وشريح وسعيد بن جبير والحسن البصري وابراهيم النخعي وحماد بن سليمان واحمد واسحق وابو ثور وابو يوسف ومحمد وداود وجماهير المحدثين وغيرهم وكرهها طائفة منهم ابن عباس والحكم ومالك وابو حنيفة قال ابو حنيفة ياثم باكله ولا يسمى حراما واحتجوا بقوله تعالى والخيل والبغال والحمير لتركبوها وزينة ولم يذكر الاكل وذكر الاكل من الانعام في الآية التي قبلها وبحديث صالح بن يحيى بن المقدام عن ابيه عن جده عن خالد بن الوليد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لحوم الخيل والبغال والحمير وكل ذي ناب من السباع رواه ابو داود والنسائي وابن ماجة من رواية بقية بن الوليد عن صالح بن يحيى واتفق العلماء من ائمة الحديث وغيرهم على انه حديث ضعيف وقال بعضهم هو منسوخ روى الدارقطني والبيهقي باسنادهما عن موسى بن هارون الحمال بالحاء الحافظ قال هذا حديث ضعيف قال ولا يعرف صالح بن يحيى ولا ابوه وقال البخاري هذا الحديث فيه نظر وقال البيهقي هذا اسناد مضطرب وقال الخطابي في اسناده نظر قال وصالح بن يحيى عن ابيه عن جده لا يعرف سماع بعضهم من بعض وقال ابو داود هذا الحديث منسوخ وقال النسائي حديث الاباحة اصح قال ويشبه ان كان هذا صحيحا ان يكون منسوخا واحتج الجمهور باحاديث الاباحة التي ذكرها مسلم وغيره وهي صحيحة صريحة وباحاديث اخرى صحيحة جاءت بالاباحة ولم يثبت في النهي حديث واما الآية فاجابوا عنها بان ذكر الركوب والزينة لا يدل على ان منفعتها مختصة بذلك وانما خص هذان بالذكر لانهما معظم المقصود من الخيل كقوله تعالى حرمت عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير فذكر اللحم لانه اعظم المقصود وقد اجمع المسلمون على تحريم شحمه ودمه وسائر اجزائه قالوا ولهذا سكت عن ذكر حمل الاثقال على الخيل مع قوله تعالى في الانعام وتحمل اثقالكم ولم يلزم من هذا تحريم حمل الاثقال على الخيل والله اعلم (قولها نحرنا فرسا) وفي رواية البخاري ذبحنا فرسا وفي رواية له نحرنا كما ذكر مسلم فيجمع بين الروايتين بانهما قضيتان فمرة نحروها ومرة ذبحوها ويجوز ان تكون قضية واحدة ويكون احد اللفظين مجازا والصحيح الاول لانه لا يصار الى المجاز الا اذا تعذرت الحقيقة والحقيقة غير متعذرة بل في الحمل على الحقيقة فائدة مهمة وهي انه يجوز ذبح المنحور ونحر المذبوح وهو مجمع عليه وان كان فاعله مخالفا للافضل والفرس يطلق على الذكر والانثى والله اعلم باب اباحة الضب ثبتت هذه الاحاديث التي ذكرها مسلم وغيره ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في الضب لست باكله ولا محرمه وفي روايات لا آكله ولا احرمه وفي رواية انه صلى الله عليه وسلم قال كلوا فانه حلال ولكنه ليس من طعامي وفي رواية انه صلى الله عليه وسلم رفع يده منه فقيل احرام هو يا رسول الله قال لا ولكنه لم يكن بارض قومي فاجدني اعافه فاكلوه بحضرته وهو ينظر صلى الله عليه وسلم قال اهل اللغة معنى اعافه

النبي

باب اباحة اكل لحم الخيل

باب اباحة الضب

وحدثنا محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن قتادة العنبری قال قال لی الشعبی رأیت حدیث الحسن عن النبی صلی الله علیه وسلم وقاعدت ابن عمر قریبا من سنتین او سنة وبضعف فلم اسمعه روی عن النبی صلی الله علیه وسلم غیر هذا قال کان ناس من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فیهم سعد بمثل حدیث معاذ **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن ابن شهاب عن ابی امامة بن سهل عن عبد الله بن عباس قال دخلت انا وخالد بن الولید مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بیت میمونة فأتی بضب محنوذ فاهوی الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم بیده فقال بعض النسوة اللاتی فی بیت میمونة اخبروا رسول الله صلی الله علیه وسلم بما یرید ان یاکل فرفع رسول الله صلی الله علیه وسلم یده فقلت احرام هو یا رسول الله قال لا ولکنه لم یکن بارض قومی فاجدنی اعافه قال خالد فاجتررته فاکلت ورسول الله صلی الله علیه وسلم ینظر **وحدثنی** ابو الطاهر وحرملة جمیعا عن ابن وهب قال حرملة انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن ابی امامة بن سهل بن حنیف الانصاری ان عبد الله بن عباس اخبره ان خالد بن الولید الذی یقال له سیف الله اخبره انه دخل مع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی میمونة زوج النبی صلی الله علیه وسلم وهی خالته وخالة ابن عباس فوجد عندها ضبا محنوذا قدمت به اختها حفیدة بنت الحارث من نجد فقدمت الضب لرسول الله صلی الله علیه وسلم وکان اقل ما یقدم یدیه لطعام حتی یحدث به ویسمی له فاهوی رسول الله صلی الله علیه وسلم یده الی الضب فقالت امرأة من النسوة الحضور اخبرن رسول الله صلی الله علیه وسلم بما قد مت لرسول الله فرفع رسول الله صلی الله علیه وسلم یده فقال خالد بن الولید احرام الضب یا رسول الله قال لا ولکنه لم یکن بارض قومی فاجدنی اعافه قال خالد فاجتررته فاکلته ورسول الله صلی الله علیه وسلم ینظر فلم ینهنی **وحدثنی** ابو بکر بن النضر وعبد بن حمید قال عبد اخبرنی وقال ابو بکر حدثنا یعقوب بن ابراهیم بن سعد قال نا ابی عن صالح بن کیسان عن ابن شهاب عن ابی امامة بن سهل عن ابن عباس انه اخبره ان خالد بن الولید اخبره انه دخل مع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی میمونة بنت الحارث وهی خالته فقدم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم لحم ضب جاءت به ام حفید بنت الحارث من نجد وکانت تحت رجل من بنی جعفر وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یاکل شیأ حتی یعلم ما هو فذکر بمثل حدیث یونس وزاد فی آخر الحدیث وحدثه ابن الاصم عن میمونة وکان فی حجرها **وحدثنا** عبد بن حمید قال انا عبد الرزاق قال نا معمر عن الزهری عن ابی امامة بن سهل بن حنیف عن ابن عباس قال اتی النبی صلی الله علیه وسلم ونحن فی بیت میمونة بضبین مشویین بمثل حدیثهم ولم یذکر یزید بن الاصم عن میمونة **وحدثنا** عبد الملك بن شعیب بن اللیث قال حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی خالد بن یزید قال حدثنی سعید بن ابی هلال عن ابن المنکدر ان ابا امامة اخبره عن ابن عباس قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی بیت میمونة وعنده خالد بن الولید بلحم ضب فذکر بمعنی حدیث الزهری **وحدثنا** محمد بن بشار وابو بکر بن نافع قال ابن نافع انا غندر قال نا شعبة عن ابی بشر عن سعید بن جبیر قال سمعت ابن عباس یقول اهدت خالتی ام حفید الی رسول الله صلی الله علیه وسلم سمنا واقطا واضبا فاکل من السمن والاقط وترك الضب تقذرا واکل علی مائدة رسول الله صلی الله علیه وسلم ولو کان حراما ما اکل علی مائدة رسول الله صلی الله علیه وسلم **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر عن الشیبانی عن یزید بن الاصم قال دعانا عروس بالمدینة فقرب الینا ثلاثة عشر ضبا فاکل وترك فلقیت ابن عباس من الغد فاخبرته فاکثر القوم حوله حتی قال بعضهم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا اکله ولا انهی عنه ولا احرمه فقال ابن عباس بئسما قلتم ما بعث نبی الله صلی الله علیه وسلم الا محلا ومحرما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بینما هو عند میمونة وعنده الفضل بن عباس وخالد بن الولید وامرأة اخری قد قربت الیهم خوان علیه لحم فلما اراد النبی صلی الله علیه وسلم ان یاکل قالت له میمونة انه لحم ضب فکف یده وقال هذا لحم لم اکله قط وقال لهم کلوا فاکل منه الفضل وخالد بن الولید والمرأة وقالت میمونة لا اکل من شیء لا شیء یاکل منه رسول الله صلی الله علیه وسلم **وحدثنا** اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید قالا انا عبد الرزاق عن ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بضب فابی ان یاکل منه قال لا ادری لعله من القرون التی مسخت **وحدثنی** سلمة بن شبیب قال نا الحسن بن اعین قال نا معقل عن ابی الزبیر قال سألت جابرا عن الضب فقال لا تطعموه ولا تذروه وقال قال عمر بن الخطاب ان النبی صلی الله علیه وسلم لم یحرمه ان الله عز وجل ینفع به غیر واحد فانما طعام عامة الرعاء منه ولو کان عندی طعمته

اکرهه تقذرا واجمع المسلمون علی ان الضب حلال لیس بمکروه الا ما حکی عن اصحاب ابی حنیفة من کراهته والا ما حکاه القاضی عیاض عن قوم انهم قالوا هو حرام وما اظنه یصح عن احد وان صح عن احد فمحجوج بالنصوص والاجماع من قبله (**قوله** ضب محنوذ) ای مشوی وقیل المشوی علی الرضف وهی الحجارة المحماة (**قوله** ان خالدا اخذ الضب فاکله من غیر استیذان) هذا من باب الادلال والاکل من بیت القریب الصدیق الذی لا یکره ذلك وخالد اکل هذا فی بیت خالته میمونة وبیت صدیقه رسول الله صلی الله علیه وسلم فلا یحتاج الی استیذان لا سیما والهدیة خالته ولعله اراد بذلك جبر قلب خالته ام حفید الهدیة (**قوله** فی میمونة وهی خالته وخالته ابن عباس) یعنی خالة خالد بن الولید وخالة ابن عباس وام خالد لبابة الصغری وام ابن عباس لبابة الکبری وهی میمونة وام حفید کلهن اخوات وابوهن الحارث (**قوله** قدمت به اختها حفیدة) وفی الروایة الاخری ام حفید وفی بعض النسخ ام حفیدة بالهاء وفی بعضها فی روایة ابی بکر بن النضر ام حمیدة وفی بعضها حمیدة وکله بضم الحاء مصغرا قال القاضی وغیره الاصوب الاشهر حفید بلا هاء واسمها هزیلة وکذا ذکرها ابن عبد البر وغیره فی الصحابة والله اعلم (**قوله** فقالت امرأة من النسوة الحضور) کذا هو فی جمیع النسخ النسوة الحضور (**قوله** ولو کان حراما ما اکل علی مائدة رسول الله صلی الله علیه وسلم) هذا تصریح بما اتفق علیه العلماء وهو اقرار النبی صلی الله علیه وسلم الشیء وسکوته علیه اذا فعل بحضرته یکون دلیلا لاباحته ویکون بمعنی قوله اذنت فیه واجتهاده لانه لا یسکت علی باطل ولا یقر منکرا والله اعلم (**قوله** دعانا عروس بالمدینة) یعنی رجلا تزوج قریبا والعروس یقع علی المرأة وعلی الرجل (**قوله** قرب الیهم خوان) هو بکسر الخاء وضمها لغتان الکسر افصح والجمع اخونة وخون ولیس المراد بهذا الخوان ما نفاه فی الحدیث المشهور فی قوله ما اکل رسول الله صلی الله علیه وسلم علی خوان قط بل شیء من نحو السفرة

وحدثنا محمد بن المثنی قال نا ابن ابی عدی عن داود عن ابی نضرة عن ابی سعید قال قال رجل یا رسول الله انا بارض مضبة فما تأمرنا او فما تفتینا قال ذکر لی ان امة من بنی اسرائیل مسخت فلم یأمر ولم ینه قال ابو سعید فلما کان بعد ذلک قال عمر ان الله لینفع به غیر واحد وانه لطعام عامة هذه الرعاء ولو کان عندی لطعمته انما عافه رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنی محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا ابو عقیل الدورقی قال نا ابو نضرة عن ابی سعید ان اعرابیا اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انی فی غائط مضبة وانه عامة طعام اهلی قال فلم یجبه فقلنا عاوده فعاوده فلم یجبه ثلاثا ثم ناداه رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الثالثة فقال یا اعرابی ان الله عز وجل لعن او غضب علی سبط من بنی اسرائیل فمسخهم دوابا یدبون فی الارض فلا ادری لعل هذا منها فلست آکلها ولا انهی عنها حدثنی ابو کامل الجحدری قال نا ابو عوانة عن ابی یعفور عن عبد الله بن ابی اوفی قال غزونا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم سبع غزوات ناکل الجراد وحدثناه ابو بکر بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر جمیعا عن ابن عیینة عن ابی یعفور بهذا الاسناد قال ابو بکر فی روایته سبع غزوات وقال اسحاق ست وقال ابن ابی عمر ست او سبع وحدثناه محمد بن المثنی قال نا ابن ابی عدی ح قال وحدثنا ابن بشار عن محمد بن جعفر کلاهما عن شعبة عن ابی یعفور بهذا الاسناد قال سبع غزوات وحدثنا محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن هشام بن زید عن انس بن مالک قال مررنا فاستنفجنا ارنبا بمر الظهران فسعوا علیه فلغبوا قال فسعیت حتی ادرکتها فاتیت بها ابا طلحة فذبحها فبعث بورکها وفخذیها الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاتیت بها رسول الله صلی الله علیه وسلم فقبله وحدثنیه زهیر بن حرب قال نا یحیی بن سعید ح قال وثنا یحیی بن حبیب قال انا خالد یعنی ابن الحارث کلاهما عن شعبة بهذا الاسناد وفی حدیث یحیی بورکها او فخذیها وحدثنا عبید الله بن معاذ العنبری قال نا ابی قال نا کهمس عن ابن بریدة قال رأی عبد الله بن المغفل رجلا من اصحابه یخذف فقال له لا تخذف فان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یکره او قال ینهی عن الخذف فانه لا یصابه الصید ولا ینکأ به العدو ولکنه یکسر السن ویفقأ العین ثم رآه بعد ذلک یخذف فقال له اخبرک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یکره او ینهی عن الخذف ثم اراک تخذف لا اکلمک کلمة کذا وکذا حدثنی ابو داود سلیمان بن معبد قال نا عثمان بن عمر قال انا کهمس بهذا الاسناد نحوه حدثنا محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر وعبد الرحمن بن مهدی قالا نا شعبة عن قتادة عن عقبة بن صهبان عن عبد الله بن المغفل قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الخذف قال ابن جعفر فی حدیثه وقال انه لا ینکأ العدو ولا یقتل الصید ولکنه یکسر السن ویفقأ العین وقال ابن مهدی انها لا تنکأ العدو ولم یذکر یفقأ العین وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا اسماعیل ابن علیة عن ایوب عن سعید بن جبیر ان قریبا لعبد الله بن مغفل خذف قال فنهاه وقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الخذف وقال انها لا تصید صیدا ولا تنکأ عدوا ولکنها تکسر السن وتفقأ العین قال فعاد فقال احدثک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عنه ثم تخذف لا اکلمک ابدا وحدثنا ابن ابی عمر قال نا الثقفی عن ایوب بهذا الاسناد نحوه حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا اسماعیل بن علیة عن خالد الحذاء عن ابی قلابة عن ابی الاشعث عن شداد بن اوس قال ثنتان حفظتهما عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله تعالی کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ولیحد احدکم شفرته فلیرح ذبیحته وحدثناه یحیی بن یحیی قال انا هشیم ح قال

(قوله انا بارض مضبة) فیها لغتان مشهورتان احدهما فتح المیم والضاد والثانیة ضم المیم وکسر الضاد والاول اشهر وافصح ای ذات ضباب کثیرة قوله انی فی غائط مضبة الغائط الارض المطمئنة قوله صلی الله علیه وسلم فمسخهم دواب یدبون فی الارض) اما یدبون فبکسر الدال واما دواب فکذا وقع فی بعض النسخ ووقع فی اکثرها دوابا بالالف والاول هو الجاری علی المعروف المشهور فی العربیة والله اعلم

باب اباحة الجراد (قوله عن ابی یعفور) هو بالفاء والراء وهو ابو یعفور الاصغر اسمه عبد الرحمن بن عبید بن نسطاس واما ابو یعفور الاکبر فیقال له وافد ویقال وفدان وسبق بیانهما فی کتاب الایمان وکتاب الصلوة (قوله غزونا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم سبع غزوات ناکل الجراد) فیه اباحة الجراد واجمع المسلمون علی اباحته ثم قال الشافعی وابو حنیفة واحمد والجماهیر یحل سواء مات بذکوة او باصطیاد مسلم او مجوسی او مات حتف انفه سواء قطع بعضه او احدث فیه سبب وقال مالک فی المشهور عنه واحمد فی روایة لا یحل اذا مات بسبب بان یقطع بعضه او یسلق او یلقی فی النار حیا او یشوی فان مات حتف انفه او فی وعاء لم یحل والله اعلم

باب اباحة الارنب (قوله فاستنفجنا ارنبا بمر الظهران فسعوا علیه فلغبوا) معنی استنفجنا اثرنا ونفرنا ومر الظهران بفتح المیم والظاء موضع قریب من مکة (قوله فلغبوا) هو بفتح الغین المعجمة فی اللغة الفصیحة المشهورة وفی لغة ضعیفة بکسرها حکاها الجوهری وغیره وضعفوها ای اعیوا واکل الارنب حلال عند مالک وابی حنیفة والشافعی واحمد والعلماء کافة الا ما حکی عن عبد الله بن عمرو بن العاصی وابن ابی لیلی انهما کرهاها دلیل الجمهور هذا الحدیث مع احادیث مثله ولم یثبت فی النهی عنها شیء والله اعلم

باب اباحة ما یستعان به علی الاصطیاد والعدو وکراهة الخذف ذکر فی الباب النهی عن الخذف لکونه لا ینکأ العدو ولا یقتل الصید ولکن یفقأ العین ویکسر السن اما الخذف فبالخاء والذال المعجمتین وهو رمی الانسان بحصاة او نواة ونحوهما یجعلها بین اصبعیه السبابتین او الابهام والسبابة وقوله ینکأ بفتح الیاء وبالهمزة فی آخره هکذا هو فی الروایات المشهورة قال القاضی کذا رویناه قال وفی بعض الروایات ینکی بفتح الیاء وکسر الکاف غیر مهموزة قال القاضی وهو اوجه هنا لان المهموز انما هو من نکأت القرحة ولیس هذا موضعه الا علی تجوز وانما هذا من النکایة یقال نکیت العدو وانکیته نکایة ونکأت بالهمزة لغة فیه قال فعلی هذه اللغة یتوجه روایة شیوخنا ویفقأ العین مهموز فی هذا الحدیث النهی عن الخذف لانه لا مصلحة فیه ویخاف مفسدته ویلتحق به کل ما شارکه فی هذا وفیه ان ما کان فیه مصلحة او حاجة فی قتال العدو او تحصیل الصید فهو جائز ومن ذلک رمی الطیور الکبار بالبندق اذا کان لا یقتلها غالبا بل تدرک حیة فتذکی فهو جائز (قوله احدثک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الخذف ثم تخذف لا اکلمک ابدا) فیه هجران اهل البدع والفسوق ومنابذی السنة مع العلم وانه یجوز هجرانه دائما والنهی عن الهجران فوق ثلثة ایام انما هو فیمن هجر لحظ نفسه ومعایش الدنیا واما اهل البدع ونحوهم فهجرانهم دائما وهذا الحدیث مما یؤیده مع نظائر له کحدیث کعب ابن مالک وغیره

باب الامر باحسان الذبح والقتل وتحدید الشفرة (قوله صلی الله علیه وسلم ان الله کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ولیحد احدکم شفرته ولیرح ذبیحته) اما القتلة فبکسر القاف وهی الهیئة والحالة واما (قوله صلی الله علیه وسلم فاحسنوا الذبح) فوقع فی کثیر من النسخ او اکثرها فاحسنوا الذبح بفتح الذال بغیر هاء وفی بعضها الذبحة بکسر الذال وبالهاء کالقتلة وهی الهیئة والحالة ایضا (قوله صلی الله علیه وسلم ولیحد) هو بضم الیاء یقال احد السکین وحددها واستحدها بمعنی ولیرح ذبیحته باحداد السکین وتعجیل امرارها وغیر ذلک ویستحب ان لا یحد السکین بحضرة الذبیحة وان لا یذبح واحدة بحضرة اخری ولا یجرها الی مذبحها وقوله صلی الله علیه وسلم فاحسنوا القتلة عام فی کل قتیل من الذبائح والقتل قصاصا وفی حد ونحو ذلک وهذا الحدیث من الاحادیث الجامعة لقواعد الاسلام والله اعلم

وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال نا عبد الوهاب الثقفی ح قال وثنی ابوبکر بن نافع قال نا غندر قال نا شعبة ح قال وحدثنا عبید الله بن عبد الرحمن الدارمی قال انا محمد ابن یوسف عن سفیان ح قال وثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا جریر عن منصور کل هؤلاء عن خالد الحذاء باسناد حدیث ابن علیة ومعنی حدیثه **حدثنا** محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت هشام بن زید بن انس بن مالك قال دخلت مع جدی انس بن مالك دار الحكم بن ایوب فاذا قوم قد نصبوا دجاجة یرمونها قال فقال انس نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تصبر البهائم **وحدثنیه** زهیر بن حرب قال نا یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مهدی ح قال وثنی یحیی بن حبیب قال نا خالد بن الحارث ح قال وحدثنا ابوکریب قال نا ابو اسامة کلهم عن شعبة بهذا الاسناد **وحدثنا** عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة عن علی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تتخذ واشیئا فیه الروح غرضا **وحدثنا** محمد بن بشار قال نا محمد ابن جعفر وعبد الرحمن بن مهدی عن شعبة بهذا الاسناد مثله **حدثنا** شیبان بن فروخ وابوکامل واللفظ لابی کامل قالا نا ابو عوانة عن ابی بشر عن سعید ابن جبیر قال مر ابن عمر بفتیان قد نصبوا دجاجة یترامونها فلما رأوا ابن عمر تفرقوا عنها فقال ابن عمر من فعل هذا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن من فعل هذا **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا هشیم قال انا ابو بشر عن سعید بن جبیر قال مر ابن عمر بفتیان من قریش قد نصبوا طیرا وهم یرمونه وقد جعلوا للصاحب الطیر کل خاطئة من نبلهم فلما رأوا ابن عمر تفرقوا فقال ابن عمر من فعل هذا لعن الله من فعل هذا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن من اتخذ شیئا فیه الروح غرضا **حدثنی** محمد بن حاتم قال نا یحیی بن سعید عن ابن جریج ح قال ونا عبد بن حمید قال انا محمد بن بکر قال انا ابن جریج ح قال وحدثنی هارون بن عبد الله قال انا حجاج ابن محمد قال قال ابن جریج اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقتل شیء من الدواب صبرا **حدثنا** احمد بن یونس قال نا زهیر قال نا الاسود بن قیس ح قال وحدثناه یحیی بن یحیی قال نا ابو خیثمة عن الاسود بن قیس قال حدثنی جندب بن سفیان قال شهدت الاضحی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم یعد ان صلی وفرغ من صلاته سلم فاذا هو یری لحم اضاحی قد ذبحت قبل ان یفرغ من صلاته فقال من کان ذبح اضحیته قبل ان یصلی او نصلی فلیذبح مکانها اخری ومن کان لم یذبح فلیذبح باسم الله **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابو الاحوص سلام بن سلیم عن الاسود بن قیس عن جندب بن سفیان قال شهدت الاضحی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما قضی صلاته بالناس نظر الی غنم قد ذبحت فقال من ذبح قبل الصلوة فلیذبح شاة مکانها ومن لم یکن ذبح فلیذبح علی اسم الله **وحدثنا** قتیبة بن سعید قال نا ابو عوانة ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر عن ابن عیینة کلاهما عن الاسود بن قیس بهذا الاسناد وقالا علی اسم الله کحدیث ابی الاحوص

باب النهی عن صبر البهائم وهو حبسها للقتل برمی ونحوه (**قوله** نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تصبر البهائم وفی روایة لا تتخذوا شیئا فیه الروح غرضا) قال العلماء صبر البهائم ان تحبس وهی حیة للقتل بالرمی ونحوه وهو معنی لا تتخذوا شیئا فیه الروح غرضا ای لا تتخذوا الحیوان الحی غرضا ترمون الیه کالغرض من الجلود وغیرها وهذا النهی للتحریم ولهذا قال صلی الله علیه وسلم فی روایة ابن عمر التی بعد هذه لعن الله من فعل هذا ولانه تعذیب للحیوان واتلاف لنفسه وتضییع لما لیته وتفویت لذکاته ان کان مذکی ولمنفعته ان لم یکن مذکی (**قوله** نصبوا طیرا وهم یرمونه) هکذا هو فی النسخ طیرا والمراد به واحد والمشهور فی اللغة ان الواحد یقال له طائر والجمع طیر وفی لغة قلیلة اطلاق الطیر علی الواحد وهذا الحدیث جار علی تلك اللغة (**قوله** وقد جعلوا لصاحب الطیر کل خاطئة من نبلهم) هو بهمز خاطئة ای مالم یصب الرمی (**قوله** خاطئة) لغة والافصح مخطئة یقال لمن قصد شیئا فاصاب غیره غلطا اخطأ فهو مخطئ وفی لغة قلیلة خطأ فهو خاطئ وهذا الحدیث جار علی اللغة الثانیة حکاها ابو عبید والجوهری وغیرهما والله اعلم **کتاب الاضاحی باب** وقتها قال الجوهری قال الاصمعی فیها اربع لغات اضحیة واضحیة بضم الهمزة وکسرها وجمعها اضاحی بتشدید الیاء وتخفیفها واللغة الثالثة ضحیة وجمعها ضحایا والرابعة اضحاة بفتح الهمزة والجمع اضحی کارطاة وارطی وبها سمی یوم الاضحی قال القاضی وقیل سمیت بذلك لانها تفعل فی الضحی وهو ارتفاع النهار وفی الاضحی لغتان التذکیر لغة قیس والتانیث لغة تمیم (**قوله** صلی الله علیه وسلم من کان ذبح اضحیته قبل ان یصلی او نصلی فلیذبح مکانها اخری ومن کان لم یذبح فلیذبح باسم الله وفی روایة علی اسم الله) قال الکتاب من اهل العربیة اذا قیل باسم الله تعین کتبه بالالف وانما تحذف الالف اذا کتب بسم الله الرحمن الرحیم بکمالها (**قوله** قبل ان یصلی او نصلی) الاول بالیاء والثانی بالنون والظاهر انه شك من الراوی واختلف العلماء فی وجوب الاضحیة علی الموسر فقال جمهورهم هی سنة فی حقه ان ترکها بلا عذر لم یاثم ولم یلزمه القضاء وممن قال بهذا ابوبکر الصدیق وعمر بن الخطاب وبلال وابو مسعود البدری وسعید بن المسیب وعلقمة والاسود وعطاء ومالك واحمد وابو یوسف واسحق وابو ثور والمزنی وابن المنذر وداود وغیرهم وقال ربیعة والاوزاعی وابو حنیفة واللیث هی واجبة علی الموسر وبه قال بعض المالکیة وقال النخعی واجبة علی الموسر الحاج بمنی وقال محمد بن الحسن واجبة علی المقیم بالامصار والمشهور عن ابی حنیفة انه انما یوجبها علی مقیم یملك نصابا والله اعلم واما وقت الاضحیة فینبغی ان یذبحها بعد صلاته مع الامام وحینئذ تجزیه بالاجماع قال ابن المنذر واجمعوا انها لا تجزئ قبل طلوع الفجر یوم النحر واختلفوا فیما بعد ذلك فقال الشافعی وداود وابن المنذر وآخرون یدخل وقتها اذا طلعت الشمس ومضی قدر صلاة العید وخطبتین فان ذبح بعد هذا الوقت اجزاه سواء صلی الامام ام لا سواء صلی الضحی ام لا سواء کان من اهل الامصار او من اهل القری والبوادی والمسافرین وسواء ذبح الامام اضحیته ام لا وقال عطاء وابو حنیفة یدخل وقتها فی حق اهل القری والبوادی اذا طلع الفجر الثانی ولا یدخل فی حق اهل الامصار حتی یصلی الامام ویخطب فان ذبح قبل ذلك لم یجزه وقال مالك لا یجوز ذبحها الا بعد صلوة الامام وخطبته وذبحه وقال احمد لا یجوز قبل صلوة الامام ویجوز بعدها قبل ذبح الامام وسواء عنده اهل الامصار والقری ونحوه عن الحسن والاوزاعی واسحق بن راهویه وقال الثوری یجوز بعد صلاة الامام قبل خطبته وفی اثنائها وقال ربیعة یغتفر للامام له ان ذبح قبل طلوع الشمس لا یجزیه وبعد طلوعها یجزیه واما آخر وقت التضحیة فقال الشافعی یجوز فی یوم النحر وایام التشریق الثلثة بعده وممن قال بهذا علی بن ابیطالب وجبیر بن مطعم وابن عباس وعطاء والحسن البصری وعمر بن عبد العزیز وسلیمان بن موسی الاسدی فقیه اهل الشام ومکحول وداود الظاهری وغیرهم وقال ابو حنیفة ومالك واحمد یختص بیوم النحر ویومین بعده وروی هذا عن عمر بن الخطاب وعلی وابن عمر وانس رضی الله عنهم وقال سعید بن جبیر یجوز لاهل الامصار یوم النحر خاصة ولاهل القری یوم النحر وایام التشریق وقال محمد بن سیرین لا یجوز لاحد الا فی یوم النحر خاصة وحکی القاضی عن بعض العلماء انها تجوز فی جمیع ذی الحجة واختلفوا فی جواز التضحیة فی لیالی ایام الذبح فقال الشافعی تجوز بلا کراهة وبه قال ابو حنیفة واحمد واسحق وابو ثور وابجهور وقال مالك فی المشهور عنه وعامة اصحابه وروایة عن احمد لا تجزیه فی اللیل بل تکون شاة لحم (**قوله** صلی الله علیه وسلم فلیذبح علی اسم الله) هو بمعنی روایة فلیذبح باسم الله لکن قائلا باسم الله هذا هو الصحیح فی معناه وقال القاضی یحتمل اربعة اوجه احدها ان یکون معناه فلیذبح لله

جذعۃ بن نیار

حدثنا عبید اللہ بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبۃ عن الاسود سمع جندبا البجلی قال شہدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی یوم اضحی ثم خطب فقال من کان ذبح قبل ان یصلی فلیعد مکانھا ومن لم یکن ذبح فلیذبح باسم اللہ **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبۃ بھذا الاسناد مثلہ **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال انا خالد بن عبد اللہ عن مطرف عن عامر عن البراء قال ضحی خالی ابو بردۃ قبل الصلوۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک شاۃ لحم فقال یا رسول اللہ ان عندی جذعۃ من المعز فقال ضح بھا ولا تصلح لغیرک ثم قال من ضحی قبل الصلوۃ فانما ذبح لنفسہ ومن ذبح بعد الصلوۃ فقد تم نسکہ واصاب سنۃ المسلمین **حدثنا** یحیی بن یحیی قال انا ھشیم عن داود عن الشعبی عن البراء بن عازب ان خالہ ابا بردۃ بن نیار ذبح قبل ان یذبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان ھذا یوم اللحم فیہ مکروہ وانی عجلت نسیکتی لأطعم اھلی وجیرانی واھل داری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعد نسکا فقال یا رسول اللہ ان عندی عناقا لبنا ھی خیر من شاتی لحم فقال ھی خیر نسیکتک ولا تجزی جذعۃ عن احد بعدک **حدثنا** محمد بن المثنی قال نا ابن ابی عدی عن داود عن الشعبی عن البراء بن عازب قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر فقال لا یذبحن احد حتی یصلی قال فقال خالی یا رسول اللہ ان ھذا یوم اللحم فیہ مکروہ ثم ذکر بمعنی حدیث ھشیم **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبۃ قال نا عبد اللہ بن نمیر ح قال وثنا ابن نمیر قال نا ابی قال نا زکریا عن فراس عن عامر عن البراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلاتنا ووجہ قبلتنا ونسک نسکنا فلا یذبح حتی یصلی فقال خالی یا رسول اللہ قد نسکت عن ابن لی فقال ذاک شیء عجلتہ لاھلک قال ان عندی شاۃ خیر من شاتین قال ضح بھا فانھا خیر نسیکتہ **وحدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن مثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبۃ عن زبید الیامی عن الشعبی عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما نبدأ بہ فی یومنا ھذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلک فقد اصاب سنتنا ومن ذبح فانما ھو لحم قدمہ لاھلہ لیس من النسک فی شیء وکان ابو بردۃ بن نیار قد ذبح فقال عندی جذعۃ خیر من مسنۃ فقال اذبحھا ولن تجزی عن احد بعدک **حدثنا** قتیبۃ بن سعید وھناد بن السری قالا نا ابو الاحوص ح قال وثنا عثمان بن ابی شیبۃ واسحاق بن ابراھیم جمیعا عن جریر کلاھما عن منصور عن الشعبی عن البراء بن عازب قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر بعد الصلوۃ ثم ذکر نحو حدیثھم **وحدثنی** احمد بن سعید الدارمی قال نا ابو النعمان عارم بن الفضل قال نا عبد الواحد یعنی ابن زیاد قال نا عاصم الاحول عن الشعبی قال حدثنی البراء بن عازب قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم نحر فقال لا یضحین احد حتی یصلی قال رجل عندی عناق لبن ھی خیر من شاتی لحم قال فضح بھا ولا تجزی جذعۃ عن احد بعدک **حدثنا** محمد بن بشار قال نا محمد یعنی ابن جعفر قال نا شعبۃ عن سلمۃ عن ابی حنیفۃ عن البراء بن عازب قال ذبح ابو بردۃ قبل الصلوۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابدلھا فقال یا رسول اللہ لیس عندی الا جذعۃ قال شعبۃ واظنہ قال وھی خیر من مسنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلھا مکانھا ولن تجزی عن احد بعدک **وحدثناہ** ابن المثنی قال ثنی وھب بن جریر ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراھیم قال نا ابو عامر العقدی قال نا شعبۃ بھذا الاسناد ولم یذکر الشک فی قولہ ھی خیر من مسنۃ **وحدثنی** یحیی بن ایوب وعمرو الناقد وزھیر بن حرب جمیعا عن ابن علیۃ واللفظ لعمرو قال نا اسمٰعیل بن ابراھیم عن ایوب عن محمد عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر من کان ذبح قبل الصلوۃ فلیعد فقام رجل فقال ھذا یوم یشتھی فیہ اللحم وذکر جیرانہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ قال وعندی جذعۃ ھی احب الی من شاتی لحم افاذبحھا قال فرخص لہ فقال لا ادری ابلغت رخصتہ من سواہ ام لا

والباء بمعنی اللام والثانی معناہ فلیذبح بسنۃ اللہ الثالث تسمیۃ اللہ علی ذبیحتہ اظہارا للاسلام ومخالفۃ لمن یذبح لغیرہ وقمعا للشیطان والرابع تبرکا باسمہ وتیمنا بذکرہ کما یقال سر علی برکۃ اللہ وسر باسم اللہ وکرہ بعض العلماء ان یقال افعل کذا علی اسم اللہ قال لان اسمہ سبحانہ علی کل شیء قال القاضی ھذا لیس بشیء قال وھذا الحدیث یرد علی ھذا القائل (**قولہ** شہدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی یوم اضحی ثم خطب) **قولہ** اضحی مصروف وفی ھذا ان الخطبۃ للعید بعد الصلوۃ وھو اجماع الناس الیوم وقد سبق بیانہ واضحا فی کتاب الایمان ثم فی کتاب الصلوۃ (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم تلک شاۃ لحم) معناہ ای لیست ضحیۃ ولا ثواب فیھا بل ھی لحم لک تنتفع بہ کما فی الروایۃ الاخری انما ھو لحم قدمتہ لاھلک (**قولہ** ان عندی جذعۃ من المعز فقال ضح بھا ولا تصلح لغیرک فی روایۃ ولا تجزی جذعۃ عن احد بعدک) اما **قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجزی بفتح التاء وبکذا الروایۃ فیہ فی جمیع الطرق والکتب ومعناہ لا تکفی من نحو قولہ تعالی ولن تجزی یوما لا یجزی والد عن ولدہ وفیہ ان جذعۃ المعز لا تجزی فی الاضحیۃ وھذا متفق علیہ (**قولہ** یا رسول اللہ ان ھذا یوم اللحم فیہ مکروہ) قال القاضی کذا رویناہ فی مسلم مکروہ بالکاف والھاء من طریق السجزی والفارسی وکذا ذکرہ الترمذی قال ورویناہ فی مسلم من طریق العذری مقروم بالقاف والمیم قال وھو بعضھم ھذہ الروایۃ وقال معناہ یشتھی فیہ اللحم یقال قرمت الی اللحم وقرمتہ اذا اشتھیتہ قال ھی بمعنی قولہ فی غیر مسلم عرفت انہ یوم اکل وشرب فتعجلت واکلت واطعمت اھلی وجیرانی وکما جاء فی الروایۃ الاخری ان ھذا یوم یشتھی فیہ اللحم وکذا رواہ البخاری قال القاضی واما روایۃ مکروہ فقال بعض شیوخنا صوابہ اللحم فیہ مکروہ واللحم بفتح الحاء ای ترک الذبح والتضحیۃ وبقاء اھلہ فیہ بلا لحم حتی یشتھوہ مکروہ واللحم بفتح الحاء اشتھار اللحم قال القاضی وقال لی استاذ ابو عبد اللہ بن سلیمان سماہ ذبح بالاجزی فی الاضحیۃ مما ھو لحم مکروہ لمخالفۃ السنۃ ھذا آخر ما ذکرہ القاضی وقال الحافظ ابو موسی الاصبھانی معناہ ھذا یوم طلب اللحم فیہ مکروہ شاق وھذا حسن واللہ اعلم (**قولہ** عندی عناق لبن) العناق بفتح العین وھی الانثی من المعز اذا قویت مالم تستکمل سنۃ وجمعھا اعنق وعنوق واما قولہ عناق لبن فمعناہ صغیرۃ قریبۃ مما ترضع (**قولہ** عندی عناق لبن ھی خیر من شاتی لحم) ای الطیب لحما ونفع لسمنھا ونفاستھا وفیہ اشارۃ الی ان المقصود فی الضحایا طیب اللحم لا کثرتہ فشاۃ نفیسۃ افضل من شاتین غیر سمینتین لقیمتھا وقد سبقت المسئلۃ فی کتاب الایمان مع الفرق بین الاضحیۃ والعق ومختصرہ ان تکثیر العدد فی العق مقصود فھو الافضل بخلاف الاضحیۃ (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم ھی خیر نسیکتیک) معناہ انک ذبحت صورۃ نسیکتین وھما ھذہ التی ذبحتھا قبل الصلوۃ وھذہ افضل لان ھذہ حصلت بھا التضحیۃ والاولی وقعت شاۃ لحم لکن لہ فیھا ثواب لا لسبب التضحیۃ فانھا لم تقع اضحیۃ بل لکونہ قصد بھا الخیر واخرجھا فی طاعۃ اللہ فلھذا دخلھا الفعل التفضیل فقال ھذہ خیر النسیکتین فان ھذہ الصیغۃ تتضمن ان فی الاولی خیرا ایضا (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجزی جذعۃ عن احد بعدک) معناہ جزعۃ المعز وھو مقتضی سیاق الکلام والا فجذعۃ الضان تجزی (**قولہ** عندی جذعۃ خیر من مسنۃ) المسنۃ ھی الثنیۃ وھی اکبر من الجذعۃ بسنۃ فکانت ھذہ الجذعۃ اجود لطیب لحمھا وسمنھا (**قولہ** وذکر ھنۃ من جیرانہ) ای حاجۃ (**قولہ** فی حدیث انس فی الذی نص لہ فی جذعۃ المعز لا ادری ابلغت رخصتہ من سواہ ام لا) ھذا الشک بالنسبۃ الی علم انس وقد صرح النبی

قال وانكفأ رسول الله صلى الله عليه وسلم الى كبشين فذبحهما فقام الناس الى غنيمة فتوزعوها او قال فتجزعوها **حدثني** محمد بن عبيد الغبري قال نا حماد بن زيد قال نا ايوب وهشام عن محمد عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى ثم خطب فامر من كان ذبح قبل الصلوة ان يعيد ذبحا ثم ذكر بمثل حديث ابن علية **وحدثني** زياد بن يحيى الحساني قال نا حاتم يعني ابن وردان قال نا ايوب عن محمد بن سيرين عن انس قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم اضحى قال فوجد ريح لحم فنهاهم ان يذبحوا قال من كان ضحى فليعد ثم ذكر بمثل حديثهما **وحدثنا** احمد بن يونس قال نا زهير قال نا ابو الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تذبحوا الا مسنة الا ان يعسر عليكم فتذبحوا جذعة من الضان **وحدثني** محمد بن حاتم قال نا محمد بن بكر قال انا ابن جريج قال اخبرني ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول صلى بنا النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر بالمدينة فتقدم رجال فنحروا وظنوا ان النبي صلى الله عليه وسلم قد نحر فامر النبي صلى الله عليه وسلم من كان نحر قبله ان يعيد بنحر اخر ولا ينحروا حتى ينحر النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا ليث ح قال وثنا محمد بن رمح قال انا الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي الخير عن عقبة بن عامر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطاه غنما يقسمها على اصحابه ضحايا فبقي عتود فذكره لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ضح به انت قال قتيبة على صحابته **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة قال نا يزيد بن هارون عن هشام الدستوائي عن يحيى بن ابي كثير عن بعجة الجهني عن عقبة بن عامر قال قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم فينا ضحايا فاصابني جذع فقلت يا رسول الله انه اصابني جذع فقال ضح به **وحدثني** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي اخبرني يحيى بن حسان انا معوية وهو ابن سلام حدثني يحيى بن ابي كثير قال اخبرني بعجة بن عبد الله ان عقبة بن عامر الجهني اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قسم ضحايا بين اصحابه بمثل معناه **وحدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا ابو عوانة عن قتادة عن انس قال ضحى النبي صلى الله عليه وسلم بكبشين املحين اقرنين ذبحهما بيده وسمى وكبر ووضع رجله على صفاحهما

صلى الله عليه وسلم في حديث البراء بن عازب السابق بانها لا تبلغ غيره ولا تجزي احدا بعده (**قوله** وانكفأ رسول الله صلى الله عليه وسلم الى كبشين فذبحهما انكفأ مهموز اي مال وانعطف **وفيه** اجزاء الذكر في الاضحية وان الافضل ان يذبحها بنفسه وهما مجمع عليهما **وفيه** جواز التضحية بحيوانين (**قوله** فقام الناس الى غنيمة فتوزعوها او قال فتجزعوها) هما بمعنى وهذا شك من الراوي في احد اللفظين **وقوله** غنيمة بضم الغين تصغير الغنم (**قوله** في حديث محمد بن عبيد الغبري ثم خطب فامر من كان ذبح قبل الصلوة ان يعيد ذبحا) اما ذبحا فاتفقوا على ضبطه بكسر الذال اي حيوانا يذبح كقول الله تعالى وفديناه بذبح واما قوله ان يعيد فكذا هو في بعض الاصول المعتمدة بالياء من الاعادة وفي كثير منها ان يعد بحذف الياء ولكن بتشديد الدال من الاعداد وهو التهيئة والله اعلم **باب** سن الاضحية (**قوله** صلى الله عليه وسلم لا تذبحوا الا مسنة الا ان يعسر عليكم فتذبحوا جذعة من الضان) قال العلماء المسنة هي الثنية من كل شيء من الابل والبقر والغنم فما فوقها وهذا تصريح بانه لا يجوز الجذع من غير الضان في حال من الاحوال وهذا مجمع عليه على ما نقله القاضي عياض ونقل العبدري وغيره من اصحابنا عن الاوزاعي انه قال يجزي الجذع من الابل والبقر والمعز والضان وحكي هذا عن عطاء واما الجذع من الضان فمذهبنا ومذهب العلماء كافة انه يجزي سواء وجد غيره ام لا وحكوا عن ابن عمر والزهري انهما قالا لا يجزي وقد يحتج لهما بظاهر هذا الحديث قال الجمهور هذا الحديث محمول على الاستحباب والافضل وتقديره يستحب لكم ان لا تذبحوا الا مسنة فان عجزتم فجذعة ضان وليس فيه تصريح بمنع جذعة الضان وانها لا تجزي بحال وقد اجمعت الامة على انه ليس على ظاهره لان الجمهور يجوزون الجذع من الضان مع وجود غيره وعدمه وابن عمر والزهري يمنعانه مع وجود غيره وعدمه فتعين تاويل الحديث على ما ذكرناه من الاستحباب والله اعلم واجمع العلماء على انه لا تجزي الضحية بغير الابل والبقر والغنم الا ما حكاه ابن المنذر عن الحسن بن صالح انه قال يجوز التضحية ببقرة الوحش عن سبعة وبالظبي عن واحد وبه قال داود في بقرة الوحش والله اعلم والجذع من الضان ما له سنة تامة هذا هو الاصح عند اصحابنا وهو الاشهر عند اهل اللغة وغيرهم وقيل ما له ستة اشهر وقيل سبعة وقيل ثمانية وقيل ابن عشرة حكاه القاضي وهو غريب وقيل ان كان متولدا من بين شابين فستة اشهر وان كان من هرمين فثمانية اشهر ومذهبنا ومذهب الجمهور ان افضل الانواع البدنة ثم البقرة ثم الضان ثم المعز وقال مالك الغنم افضل لانها اطيب لحما حجة الجمهور ان البدنة تجزي عن سبعة وكذا البقرة واما الشاة فلا تجزي الا عن واحد بالاتفاق فدل على تفضيل البدنة والبقرة واختلف اصحاب مالك فيما بعد الغنم فقيل الابل افضل من البقرة وقيل البقرة افضل من الابل وهو الاشهر عندهم واجمع العلماء على استحباب سمينها وطيبها واختلفوا في تسمينها فمذهبنا ومذهب الجمهور استحبابه وفي صحيح البخاري عن ابي امامة كنا نسمن الاضحية وكان المسلمون يسمنون وحكى القاضي عياض عن بعض اصحاب مالك كراهة ذلك لئلا يتشبه باليهود وهذا قول باطل (**قوله** فامرهم ان لا ينحروا حتى ينحر النبي صلى الله عليه وسلم) هذا مما يحتج به مالك في انه لا يجزي الذبح الا بعد ذبح الامام كما سبق في مسئلة اختلاف العلماء في ذلك والجمهور يتاولونه على ان المراد زجرهم عن التعجيل الذي قد يؤدي الى فعلها قبل الوقت ولهذا جاء في باقي الاحاديث التقييد بالصلوة وان من ضحى بعدها اجزاه ومن لا فلا (**قوله** في حديث عقبة ان النبي صلى الله عليه وسلم اعطاه غنما يقسمها على اصحابه ضحايا فبقي عتود فقال ضح به انت) قال اهل اللغة العتود من اولاد المعز خاصة وهو ما رعى وقوي قال الجوهري وغيره هو ما بلغ سنة وجمعه اعتدة وعدان بادغام التاء في الدال قال البيهقي وسائر اصحابنا وغيرهم كانت هذه رخصة لعقبة بن عامر كما كان مثلها رخصة لابي بردة بن نيار المذكور في حديث البراء بن عازب السابق قال البيهقي وقد روينا ذلك من رواية الليث بن سعد ثم روى ذلك باسناده الصحيح عن عقبة بن عامر قال اعطاني رسول الله صلى الله عليه وسلم غنما اقسمها ضحايا بين اصحابي فبقي عتود منها فقال ضح بها انت ولا رخصة لاحد فيها بعدك قال البيهقي وعلى هذا يحمل ايضا ما رويناه عن زيد بن خالد قال قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم في اصحابه غنما فاعطاني عتودا جذعا فقال ضح به قلت انه جذع من المعز اضحي به قال نعم ضح به فضحيت به هذا كلام البيهقي وهذا الحديث رواه ابو داود باسناد جيد حسن وليس رواية ابي داود من المعز ولكنه معلوم من قوله عتود وهذا التاويل الذي قاله البيهقي وغيره متعين والله اعلم قوله عن يحيى بن ابي كثير عن بعجة هو بالباء الموحدة مفتوحة **باب** استحباب استحسان الضحية وذبحها مباشرة بلا توكيل والتسمية والتكبير (**قوله** ضحى النبي صلى الله عليه وسلم بكبشين املحين اقرنين وذبحهما بيده وسمى وكبر ووضع رجله على صفاحهما) قال ابن الاعرابي وغيره الاملح هو الابيض الخالص البياض وقال الاصمعي هو الابيض ويشوبه شيء من السواد وقال ابو حاتم هو الذي يخالط بياضه حمرة وقال بعضهم هو الاسود يعلوه حمرة وقال الكسائي هو الذي فيه بياض وسواد والبياض اكثر وقال الخطابي هو الابيض الذي في خلل صوفه طبقات سود وقال الداودي هو المتغير الشعر بسواد وبياض **وقوله** اقرنين اي لكل واحد منهما قرنان حسنان قال العلماء فيستحب الاقرن وفي هذا الحديث جواز تضحية الانسان بعدد من الحيوان واستحباب الاقرن واجمع العلماء على جواز التضحية بالاجم الذي لم يخلق له قرنان واختلفوا في مكسور القرن فجوزه الشافعي وابو حنيفة والجمهور سواء كان يدمي ام لا وكرهه مالك اذا كان يدمي وجعله عيبا واجمعوا على استحباب استحسانها واختيار اكملها واجمعوا على ان العيوب الاربعة المذكورة في حديث البراء وهو المرض والعجف والعور والعرج البين لا تجزي التضحية بها وكذا ما كان في معناها او اقبح كالعمى وقطع الرجل وشبهه وحديث البراء هذا لم يخرجه البخاري ومسلم في صحيحيهما ولكنه صحيح رواه ابو داود والترمذي والنسائي وغيرهم من اصحاب السنن باسانيد صحيحة وحسنة قال احمد بن حنبل ما احسنه من حديث وقال الترمذي حديث حسن صحيح والله اعلم واما **قوله** املحين ففيه استحباب استحسان لون الاضحية وقد اجمعوا عليه قال اصحابنا افضلها البيضاء ثم الصفراء ثم الغبراء وهي التي لا يصفو بياضها ثم البلقاء وهي التي بعضها ابيض وبعضها اسود ثم السوداء

ثنا

يعد

باب سن الاضحية

الجهني

باب استحباب استحسان الضحية وذبحها مباشرة بلا توكيل والتسمية والتكبير

حدثنا يحيى بن يحيى قال انا وكيع عن شعبة عن قتادة عن انس قال ضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم بكبشين املحين اقرنين قال ورايته يذبحهما بيده قال ورأيته واضعا قدمه على صفاحهما قال وسمى وكبر وحدثنا يحيى بن حبيب قال نا خالد يعني ابن الحارث قال نا شعبة قال اخبرني قتادة قال سمعت انسا يقول ضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله قال قلت انت سمعته من انس قال نعم وحدثنا محمد بن المثنى قال انا ابن ابي عدي عن سعيد عن قتادة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله غير انه قال ويقول بسم الله والله اكبر وحدثنا هارون بن معروف قال نا عبد الله بن وهب قال قال حيوة اخبرني ابو صخر عن يزيد بن قسيط عن عروة بن الزبير عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بكبش اقرن يطأ في سواد ويبرك في سواد وينظر في سواد فاتي به ليضحي به قال لعائشة هلمي المدية ثم قال اشحذيها بحجر ففعلت ثم اخذها واخذ الكبش فاضجعه ثم ذبحه ثم قال بسم الله اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد ثم ضحى به

حدثنا محمد بن المثنى العنزي قال نا يحيى بن سعيد عن سفيان قال حدثني ابي عن عباية بن رفاعة بن رافع بن خديج عن رافع بن خديج قال قلت يا رسول الله انا لاقوا العدو غدا وليست معنا مدى قال اعجل او ارن ما انهر الدم وذكر اسم الله فكل ليس السن والظفر

واما قوله في الحديث الآخر يطأ في سواد وينظر في سواد ويبرك في سواد فمعناه ان قوائمه وبطنه وما حول عينيه اسود والله اعلم (قوله ذبحهما بيده) فيه انه يستحب ان يتولى الانسان ذبح اضحيته بنفسه ولا يوكل في ذبحها الا لعذر وحينئذ يستحب ان يشهد ذبحها وان استناب فيها مسلما جاز بلا خلاف وان استناب كتابيا كره كراهة تنزيه واجزاه ووقعت التضحية عن الموكل هذا مذهبنا ومذهب العلماء كافة الا مالكا في احدى الروايتين عنه فانه لم يجوزها ويجوز ان يستنيب صبيا وامرأة حائضا لكن يكره توكيل الصبي وفي كراهة توكيل الحائض وجهان قال اصحابنا الحائض اولى بالاستنابة من الصبي والصبي اولى من الكتابي قال اصحابنا والافضل لمن وكل ان يوكل مسلما فقيها بباب الذبائح والضحايا لانه اعرف بشروطها وسننها والله اعلم (قوله وسمى) فيه اثبات التسمية على الضحية وسائر الذبائح وهذا مجمع عليه لكن هل هو شرط ام مستحب فيه خلاف سبق ايضاحه في كتاب الصيد (قوله وكبر) فيه استحباب التكبير مع التسمية فيقول باسم الله والله اكبر (قوله ووضع رجله على صفاحهما) اي صفحة العنق وهي جانبه وانما فعل هذا ليكون اثبت له وامكن لئلا تضطرب الذبيحة براسها فتمنعه من اكمال الذبح او توذيه وهذا اصح من الحديث الذي جاء بالنهي عن هذا (قوله صلى الله عليه وسلم هلمي المدية) اي هاتيها وهي بضم الميم وكسرها وفتحها وهي السكين (قوله صلى الله عليه وسلم اشحذيها بحجر) هو بالشين المعجمة والحاء المهملة المفتوحة وبالذال المعجمة اي حدديها وهذا موافق للحديث السابق في الامر باحسان القتلة والذبح واحداد الشفرة (قوله واخذ الكبش فاضجعه ثم ذبحه ثم قال بسم الله اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد ثم ضحى به) هذا الكلام فيه تقديم وتاخير وتقديره فاضجعه ثم اخذ في ذبحه قائلا باسم الله اللهم تقبل من محمد وآل محمد وامته مضحيا بها ولفظة ثم هنا متاولة على ما ذكرته بلا شك وفيه استحباب اضجاع الغنم في الذبح وانها لا تذبح قائمة ولا باركة بل مضجعة لانه ارفق بها وبهذا جاءت الاحاديث واجمع المسلمون عليه واتفق العلماء وعمل المسلمين على ان اضجاعها يكون على جانبها الايسر لانه اسهل على الذابح في اخذ السكين باليمين وامساك راسها باليسار (قوله صلى الله عليه وسلم اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد) فيه دليل لاستحباب قول المضحي حال الذبح مع التسمية والتكبير اللهم تقبل مني قال اصحابنا ويستحب معه اللهم منك واليك تقبل مني فهذا مستحب عندنا وعند الحسن وجماعة وكرهه ابو حنيفة وكره مالك اللهم منك واليك وقال هي بدعة واستدل بهذا من جوز تضحية الرجل عنه وعن اهل بيته واشراكهم معه في الثواب وهو مذهبنا ومذهب الجمهور وكرهه الثوري وابو حنيفة واصحابه وزعم الطحاوي ان هذا الحديث منسوخ او مخصوص وغلطه العلماء في ذلك فان النسخ والتخصيص لا يثبتان بمجرد الدعوى

باب جواز الذبح بكل ما انهر الدم الا السن والظفر وسائر العظام (قوله قلت يا رسول الله انا لاقوا العدو غدا وليس معنا مدى قال اعجل او ارن) اما اعجل فهو بكسر الجيم واما ارن فبفتح الهمزة وكسر الراء واسكان النون وروي باسكان الراء وكسر النون وروي ارني باسكان الراء وزيادة ياء وكذا وقع هنا في اكثر النسخ قال الخطابي صوابه ائرن على وزن اعجل وهو بمعناه وهو من النشاط والخفة اي اعجل ذبحها لئلا تموت خنقا قال وقد يكون ارن على وزن اطع اي اهلكها ذبحا من اران القوم اذا هلكت مواشيهم قال ويكون ارن على وزن اعط بمعنى ادم الخبز ولا تغتر من قولهم رنوت اذا ادمت النظر والصحيح ارن بمعنى اعجل وان هذا شك من الراوي هل قال ارن او قال اعجل قال القاضي عياض وقد رد بعضهم على الخطابي قوله انه من اران القوم اذا هلكت مواشيهم لان هذا لا يتعدى والمذكور في الحديث متعد على ما فسره ورد عليه ايضا قوله انه ائرن اذ لا تجتمع همزتان احدهما ساكنة في كلمة واحدة وانما يقال في هذا ايرن بالياء قال القاضي وقال بعضهم معنى ارني بالياء سيلان الدم وقال بعض اهل اللغة صواب اللفظة بالهمز والمشهور بلا همز والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم ما انهر الدم وذكر اسم الله فكل ليس السن والظفر) اما السن والظفر فمنصوبان بالاستثناء بليس واما انهره فمعناه اساله وصبه بكثرة وهو مشبه بجري الماء في النهر يقال نهر الدم وانهرته (قوله صلى الله عليه وسلم وذكر اسم الله) هكذا هو في النسخ كلها وفيه محذوف اي وذكر اسم الله عليه او معه ووقع في رواية ابي داود وغيره وذكر اسم الله عليه قال العلماء ففي هذا الحديث تصريح بانه يشترط في الذكاة ما يقع ويجري الدم ولا يكفي رضها ودمغها بما لا يجري الدم قال القاضي وذكر الخشني في شرح هذا الحديث ما انهز بالزاي والنهز بمعنى الدفع قال وهذا غريب والمشهور بالراء المهملة وكذا ذكره ابراهيم الحربي والعلماء كافة بالراء المهملة قال بعض العلماء والحكمة في اشتراط الذبح وانهار الدم تمييز حلال اللحم والشحم من حرامهما وتنبيه على ان تحريم الميتة لبقاء دمها وفي هذا الحديث تصريح بجواز الذبح بكل محدد يقطع الا الظفر والسن وسائر العظام فيدخل في ذلك السيف والسكين والسنان والحجر والخشب والزجاج والقصب والخزف والنحاس وسائر الاشياء المحددة فكلها تحصل بها الذكاة الا السن والظفر والعظام كلها اما الظفر فيدخل فيه ظفر الآدمي وغيره من كل الحيوانات وسواء المتصل والمنفصل الطاهر والنجس فكله لا تجوز الذكاة به للحديث واما السن فيدخل فيه سن الآدمي وغيره الطاهر والنجس والمتصل والمنفصل ويلحق به سائر العظام من كل الحيوان المتصل منها والمنفصل الطاهر والنجس فكله لا تجوز الذكاة بشيء منه قال اصحابنا وفهمنا العظام من بيان النبي صلى الله عليه وسلم العلة في قوله اما السن فعظم اي نهيتكم عنه لكونه عظما فهذا تصريح بان العلة كونه عظما فكل ما صدق عليه اسم العظم لا تجوز الذكاة به وقد قال الشافعي واصحابه بهذا الحديث في كل ما تضمنه على ما شرحته وبهذا قال النخعي والحسن بن صالح والليث واحمد واسحق وابو ثور وداود وفقهاء الحديث وجمهور العلماء وقال ابو حنيفة وصاحباه لا يجوز بالسن والعظم المتصلين ويجوز بالمنفصلين وعن مالك روايات اشهرها جوازه بالعظم دون السن كيف كانا والثانية كمذهب الجمهور والثالثة كابي حنيفة والرابعة حكاها عنه ابن المنذر يجوز بكل شيء حتى بالسن والظفر وعن ابن جريج جواز الذكاة بعظم الحمار دون القرد وهذا مع ما قبله باطلان منابذان للسنة قال الشافعي واصحابه وموافقوهم لا يحصل الذكاة الا بقطع الحلقوم والمري بكمالهما ويستحب قطع الودجين ولا يشترط وهذا اصح الروايتين عن احمد قال ابن المنذر اجمع العلماء على انه اذا قطع الحلقوم والمري والودجين وسال الدم حصلت الذكاة قال واختلفوا في قطع بعض هذا فقال الشافعي يشترط قطع الحلقوم والمري ويستحب الودجان وقال الليث وابو ثور وداود وابن المنذر يشترط الجميع وقال ابو حنيفة اذا قطع ثلثة من هذه الاربعة اجزاه وقال مالك يجب قطع الحلقوم والودجين ولا يشترط المري وهذه رواية عن الليث ايضا وعن مالك رواية انه يكفي قطع الودجين وعنه اشتراط قطع الاربعة كما قال الليث وابو ثور وعن ابي يوسف ثلث روايات احداها كابي حنيفة والثانية ان قطع الحلقوم واثنين من الثلاثة الباقية حلت والا فلا والثالثة يشترط قطع الحلقوم والمري واحد الودجين وقال محمد بن الحسن ان قطع من كل واحد من الاربعة اكثره حل والا فلا والله اعلم قال بعض العلماء في قوله صلى الله عليه وسلم ما انهر الدم فكل دليل على جواز ذبح المنحور ونحر المذبوح وقد جوزه العلماء كافة الا داود فمنعها وكرهه مالك كراهة تنزيه وفي رواية كراهة تحريم وفي رواية عنه اباحة ذبح المنحور دون نحر المذبوح واجمعوا ان السنة في الابل النحر وفي الغنم الذبح وللبقر كالغنم عندنا وعند الجمهور وقيل يتخير بين ذبحها ونحرها

وساحدثك اما السن فعظم واما الظفر فمدى الحبش قال واصبنا نهب ابل وغنم فندّ منها بعير فرماه رجل بسهم فحبسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لهذه الابل اوابد كاوابد الوحش فاذا غلبكم منها شئ فاصنعوا به هكذا **وحدثنا** اسحٰق بن ابراهيم قال نا وكيع قال نا سفيان بن سعيد بن مسروق عن ابيه عن عباية بن رفاعة بن رافع بن خديج عن رافع بن خديج قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بذى الحليفة من تهامة فاصبنا غنما وابلا فعجل القوم فاغلوا بها القدور فامر بها فكفئت ثم عدل عشرا من الغنم بجزور وروذكر باقى الحديث كنحو حديث يحيى بن سعيد **وحدثنا** ابن ابى عمر قال نا سفيان عن اسمٰعيل بن مسلم عن سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة بن رافع بن خديج عن جده رافع ثم حدثنيه عمر بن سعيد عن ابيه عن عباية بن رفاعة بن رافع بن خديج عن جده قال قلنا يا رسول الله انا لاقوا العدو غدا وليس معنا مدى فندكى بالليط وذكر الحديث بقصته وقال فندّ علينا بعير منها فرميناه بالنبل حتى وهصناه **وحدثنيه** القاسم بن زكريا قال نا حسين بن على عن زائدة عن سعيد بن مسروق بهذا الاسناد الحديث الى اخره بتمامه وقال فيه وليست معنا مدى فندبح بالقصب **وحدثنا** محمد بن الوليد بن عبد الحميد قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن رافع بن خديج انه قال يا رسول الله انا لاقوا العدو غدا وليس معنا مدى وساق الحديث ولم يذكر فعجل القوم فاغلوا بها القدور فامر بها فكفئت وذكر سائر القصة **وحدثنى** عبد الجبار بن العلاء قال نا سفيان قال نا الزهرى عن ابى عبيد قال شهدت العيد مع على بن ابى طالب فبدأ بالصلوة قبل الخطبة وقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان ناكل من لحوم نسكنا بعد ثلاث **وحدثنى** حرملة بن يحيى قال انا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب قال اخبرنى ابو عبيد مولى ابن ازهر انه شهد العيد مع عمر ابن الخطاب قال ثم صليت مع على بن ابى طالب قال فصلى لنا قبل الخطبة

(**قوله** صلى الله عليه وسلم اما السن فعظم) معناه فلا تذبحوا به لانه يتنجس بالدم وقد نهيتم عن الاستنجاء بالعظام لئلا يتنجس لكونها زاد اخوانكم من الجن (**وأما قوله** صلى الله عليه وسلم واما الظفر فمدى الحبشة فمعناه انهم كفار وقد نهيتم عن التشبيه بالكفار وهذا شعارهم (**قوله** واصبنا نهب ابل وغنم فندّ منها البعير فرماه رجل بسهم فحبسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لهذه الابل اوابد كاوابد الوحش فاذا غلبكم منها شئ فاصنعوا به هكذا) اما النهب بفتح النون فهو المنهوب وكان هذا النهب غنيمة (**قوله** فندّ منها بعير اى شرد وهرب نافرا والاوابد النفور والتوحش وهو جمع آبدة بالمد وكسر الباء المخففة ويقال منه ابدت بفتح الباء تأبد بضمها وتأبد بكسرها وتأبدت ومعناه نفرت من الانس وتوحشت وفى هذا الحديث دليل لاباحة عقر الحيوان الذى يند ويعجز عن ذبحه ونحره قال اصحابنا وغيرهم الحيوان الماكول الذى لا تحل ميتته ضربان مقدور على ذبحه ونحره فالمقدور عليه لا يحل الا بالذبح فى الحلق واللبة كما سبق وهذا مجمع عليه وسواء فى هذا الانسى والوحشى اذا قدر على ذبحه بان امسك الصيد او كان متانسا فلا يحل الا بالذبح فى الحلق واللبة واما المتوحش كالصيد فجميع اجزائه يذبح ما دام متوحشا فاذا رماه بسهم او ارسل عليه جارحة فاصاب شيأ منه ومات حل بالاجماع واما اذا توحش الانسى بان ند ببعير او بقرة او فرس او شرود شاة او غيرها فهو كالصيد فيحل بالرمى الى غير مذبحه وبارسال الكلب وغيره من الجوارح عليه كذا لو تردى لبعير او غيره فى بئر ولم يمكن قطع حلقومه ومريئه فهو كالبعير الناد فى حله بالرمى بلا خلاف عندنا وفى حله بارسال الكلب وجهان اصحهما لا يحل قال اصحابنا وليس المراد بالتوحش مجرد الافلات بل متى تيسر لحوقه بعدو او استعانة بمن يمسكه ونحو ذلك فليس متوحشا ولا يحل حينئذ الا بالذبح فى المذبح وان تحقق العجز فى الحال جاز رميه ولا يكلف الصبر الى القدرة عليه وسواء كانت الجراحة فى فخذه او خاصرته او غيرهما من بدنه فيحل هذا التفصيل مذهبنا ومن قال باباحة عقر الناد كما ذكرنا عن على بن ابيطالب وابن مسعود وابن عمر وابن عباس طاؤس وعطاء والشعبى والحسن البصرى والاسود بن يزيد والحكم وحماد والنخعى والثورى وابو حنيفة واحمد واسحٰق وابو ثور والمزنى وداؤد والجمهور قال سعيد بن المسيب وربيعة والليث ومالك لا يحل الا بذكاة فى حلقه كغيره ودليل الجمهور حديث رافع المذكور والله اعلم (**قوله** كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بذى الحليفة من تهامة) قال العلماء الحليفة هذه مكان من تهامة بين حاذة وذات عرق وليست بذى الحليفة التى هى ميقات اهل المدينة هكذا ذكره الحازمى فى كتابه المؤتلف فى اسماء الاماكن لكنه قال الحليفة من غير لفظ ذى والذى فى صحيح البخارى ومسلم بذى الحليفة فكانه يقال بالوجهين (**قوله** فاصبنا غنما وابلا فعجل القوم فاغلوا بها القدور فامر بها فكفئت) معنى كفئت اى قلبت والدبق ما فيها انما امر بارافتها لانهم كانوا قد انتهوا الى دار الاسلام والمحل الذى لا يجوز فيه الاكل من مال الغنيمة المشتركة فان الاكل من الغنائم قبل القسمة انما يباح فى دار الحرب قال المهلب بن ابى صفرة المالكى انما امر بها باكفاء القدور عقوبة لهم لاستعجالهم فى السير وتركهم النبى صلى الله عليه وسلم فى اخريات القوم متعرضا لمن يقصده ومن عدوه والاول اصح والله اعلم ان المامور به من ارافة القدور انما هو اتلاف نفس المرق عقوبة لهم واما نفس اللحم فلم يتلفوه بل يحتمل على انه جمع ورد الى المغنم والاظهر انه صلى الله عليه وسلم امر باتلافه لانه مال للغانمين وقد نهى عن اضاعة المال مع ان الجناية بالطبخ لم يقع من جميع مستحقى الغنيمة اذ من جملتهم اصحاب الخمس ومن الغانمين من لم يطبخ فان قيل فلم يتقل انهم حملوا اللحم الى المغنم قلنا ولا يتقل ايضا انهم احرقوه واتلفوه واذا لم يات فيه نقل صريح وجب تاويله على وفق القواعد الشرعية وهو ما ذكرناه وهذا بخلاف اكفار قدور لحم الحمر الاهلية يوم خيبر فانه اتلف ما فيها من لحم ومرق لانها صارت بخسة ولهذا قال النبى صلى الله عليه وسلم فيها انها رجس او نجس كما سبق فى بابه واما هذه اللحوم فكانت طاهرة منتفعا بها بلا شك فلا يظن اتلافها والله اعلم (**قوله** ثم عدل عشرا من الغنم بجزور) هذا محمول على ان هذه كانت قيمة هذه الغنم والابل فكانت الابل نفيسة دون الغنم بحيث كانت قيمة البعير عشر شياه ولا يكون هذا مخالفا لقاعدة الشرع فى باب الاضحية فى اقامة البعير مقام سبع شياه لان هذا هو الغالب فى قيمة الشياه والابل المعتدلة واما هذه القسمة فكانت قضية اتفق فيها ما ذكرناه من نفاسة الابل دون الغنم وفيها ان قسمة الغنيمة لا يشترط فيها قسمة كل نوع على حدة (**قوله** فندكى بالليط) هو بلام مكسورة ثم ياء ساكنة تحت ساكنة ثم طاء مهملة وهى قشور القصب والليطة الواحدة وهو معنى قوله فى الرواية الثانية افندبح بالقصب وفى رواية ابى داؤد وفيه افندبح بالمروة وهو محمول على انهم قالوا هذا وهذا فاجابهم صلى الله عليه وسلم بجواب جامع لما سالوه ولغيره نفيا واثباتا فقال كل ما انهر الدم وذكر اسم الله فكل ليس السن والظفر (**قوله** فرميناه بالنبل حتى وهصناه) هو بهاء مفتوحة مخففة ثم صاد مهملة ساكنة ثم نون ومعناه رميناه رميا شديدا وقيل اسقطناه الى الارض ووقع فى غير مسلم رهصناه بالراء اى حبسناه

باب بيان ما كان من النهى عن اكل لحوم الاضاحى بعد ثلاث فى اول الاسلام وبيان نسخه واباحته الى متى شاء

(**قوله** حدثنى عبد الجبار بن العلاء ثنا سفيان ثنا الزهرى عن ابى عبيد قال شهدت العيد مع على بن ابيطالب رضى الله عنه وذكر الحديث) قال القاضى لهذا الحديث من رواية سفيان عند اهل الحديث علة فى رفعه لان الحفاظ من اصحاب سفيان لم يرفعوه ولهذا لم يروه البخارى من رواية سفيان وروياه من غير طريقه قال الدارقطنى هذا مما وهم فيه عبد الجبار بن العلاء ولان على بن المدينى واحمد بن حنبل والقعنبى وابا خيثمة واسحٰق وغيرهم رووه عن ابن عيينة موقوفا قال ورفع الحديث عن الزهرى صحيح من غير طريق سفيان فقد رفعه صالح ويونس ومعمر والزبيدى ومالك من رواية جويرية كلهم رووه عن الزهرى مرفوعا

ثم خطب الناس فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نهاكم ان تاكلوا لحوم نسككم فوق ثلث ليال فلا تاكلوا **وحدثنى** زهير بن حرب قال نا يعقوب ابن ابراهيم قال نا ابن اخى ابن شهاب ح قال وحدثنا حسن الحلوانى قال نا يعقوب قال نا ابى عن صالح ح قال وحدثنا عبد بن حميد قال نا عبد الرزاق قال انا معمر كلاهما عن الزهرى بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا ليث ح قال وحدثنى محمد بن رمح قال نا الليث عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال لا ياكل احد من لحم اضحيته فوق ثلاثة ايام **وحدثنى** محمد بن حاتم قال نا يحيى بن سعيد عن ابن جريج ح قال وحدثنى محمد بن رافع قال نا ابن ابى فديك قال نا الضحاك يعنى ابن عثمان كلاهما عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثل حديث الليث **وحدثنا** ابن ابى عمر وعبد ابن حميد قال ابن ابى عمر نا وقال عبد نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهرى عن سالم عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان تؤكل لحوم الاضاحى بعد ثلاث قال سالم فكان ابن عمر لا ياكل لحوم الاضاحى فوق ثلاث وقال ابن ابى عمر بعد ثلاث **حدثنا** اسحاق بن ابراهيم الحنظلى قال نا روح قال نا مالك عن عبد الله بن ابى بكر عن عبد الله بن واقد قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اكل لحوم الضحايا بعد ثلاث قال عبد الله بن ابى بكر فذكرت ذلك لعمرة فقالت صدق سمعت عائشة تقول دف اهل ابيات من اهل البادية حضرة الاضحى زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادخروا ثلاثا ثم تصدقوا بما بقى فلما كان بعد ذلك قالوا يا رسول الله ان الناس يتخذون الاسقية من ضحاياهم ويجملون فيها الودك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما ذاك قالوا نهيت ان تؤكل لحوم الضحايا بعد ثلاث فقال نهيتكم من اجل الدافة التى دفت فكلوا وادخروا وتصدقوا **حدثنا** يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن ابى الزبير عن جابر عن النبى صلى الله عليه وسلم انه نهى عن اكل لحوم الضحايا بعد ثلاث ثم قال بعد كلوا وتزودوا وادخروا **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا على بن مسهر ح قال وحدثنا يحيى بن ايوب قال نا ابن علية كلاهما عن ابن جريج عن عطاء عن جابر ح قال وحدثنى محمد ابن حاتم واللفظ له قال نا يحيى بن سعيد عن ابن جريج قال نا عطاء قال سمعت جابر بن عبد الله يقول كنا لا نا كل من لحوم بدننا فوق ثلاث منفاد رخص لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كلوا وتزودوا قلت لعطاء قال جابر حتى جئنا المدينة قال نعم **حدثنا** اسحاق بن ابراهيم قال نا زكريا بن عدى عن عبيد الله بن عمر وعن زيد بن ابى انيسة عن عطاء بن ابى رباح عن جابر بن عبد الله قال كنا لا نمسك لحوم الاضاحى فوق ثلاث فامرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نتزود منها ونا كل منها يعنى فوق ثلاث **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا سفين بن عيينة عن عمرو عن عطاء عن جابر قال كنا نتزود ها الى المدينة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم **وحدثنا** ابو بكر بن شيبة قال نا عبد الاعلى عن الجريرى عن ابى نضرة عن ابى سعيد الخدرى ح قال وحدثنا محمد بن المثنى قال نا عبد الاعلى قال نا سعيد عن قتادة عن ابى نضرة عن ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا اهل المدينة لا تاكلوا لحم الاضاحى فوق ثلاث وقال ابن المثنى ثلاثة ايام

هذا كلام الدارقطنى والمتن صحيح بكل حال والله اعلم (**قوله** فى حديث على رضى الله عنه خطب فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نهاكم ان تاكلوا لحوم نسككم فوق ثلث ليال فلا تاكلوا وفى حديث ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا ياكل احد من اضحيته فوق ثلثة ايام قال سالم وكان ابن عمر لا ياكل لحوم الاضاحى بعد ثلث وذكر حديث جابر مثله فى النهى ثم قال بعد كلوا وادخروا وتزودوا وحديث عائشة انه دف ناس من اهل البادية حضرة الاضحى فقال النبى صلى الله عليه وسلم ادخروا ثلثة ايام ثم تصدقوا ثم ذكر الحديث انما كنت نهيتكم من اجل الدافة التى دفت فكلوا وادخروا وتصدقوا وذكر معناه من حديث جابر وسلمة بن الاكوع وابى سعيد وثوبان وبريدة قال القاضى واختلف العلماء فى الاخذ بهذه الاحاديث فقال قوم يحرم امساك لحوم الاضاحى وللاكل منها بعد ثلث وان حكم التحريم باق كما قاله على وابن عمر قال جماهير العلماء يباح الاكل والامساك بعد الثلاث والنهى منسوخ بهذه الاحاديث المصرحة بالنسخ لا سيما حديث بريدة وهذا من نسخ السنة بالسنة وقال بعضهم ليس هو نسخا بل كان التحريم لعلة فلما زالت زال لحديث سلمة وعائشة وقيل كان النهى الاول للكراهة لا للتحريم قال هؤلاء والكراهة باقية الى اليوم ولكن لا يحرم قالوا ولو وقع مثل تلك العلة اليوم فدفت دافة واساهم الناس وحملوا على هذا ذهب على وابن عمر والصحيح نسخ النهى مطلقا وانه لم يبق تحريم ولا كراهة فيباح اليوم الادخار فوق ثلث والاكل الى متى شاء لصريح حديث بريدة وغيره والله اعلم (**قوله** صلى الله عليه وسلم بعد ثلث) قال القاضى يحتمل ان يكون ابتداء الثلث من يوم ذبحها ويحتمل من يوم النحر وان تاخر ذبحها الى ايام التشريق قال وهذا اظهر (**قوله** صلى الله عليه وسلم انما نهيتكم من اجل الدافة التى دفت) قال اهل اللغة الدافة بتشديد الفاء قوم يسيرون جميعا سيرا خفيفا ودف يدف بكسر الدال ودافة الاعراب من يرد منهم المصر والمراد هنا من ورد من ضعفاء الاعراب للمواساة (**قوله** دف ابيات من اهل البادية حضرة الاضحى) هى بفتح الحاء وضمها وكسرها والضاد ساكنة فيهما كلها وحكى فتحها وهو ضعيف وانما تفتح اذا حذفت الهاء فيقال بحضر فلان (**قوله** ان الناس يتخذون الاسقية من ضحاياهم ويجملون منها الودك (**قوله** يجملون) بفتح الياء مع كسر الميم وضمها ويقال بضم الياء مع كسر الميم يقال جملت الدهن اجمله بكسر الميم واجمله بضمها جملا واجملته اجمله اجمالا اى اذبته وهو بالجيم (**قوله** صلى الله عليه وسلم انما نهيتكم من اجل الدافة التى دفت فكلوا وادخروا وتصدقوا) هذا تصريح بزوال النهى عن ادخارها فوق ثلث وفيه الامر بالصدقة منها والامر بالاكل فاما الصدقة منها اذا كانت اضحية تطوع فواجبة على الصحيح عند اصحابنا بما يقع عليه الاسم منها ويستحب ان يكون بعظمها قالوا وادنى الكمال ان ياكل الثلث ويتصدق بالثلث ويهدى الثلث وفيه قول انه ياكل النصف ويتصدق بالنصف وهذا الخلاف فى قدر ادنى الكمال فى الاستحباب فاما الاجزاء فيجزيه الصدقة بما يقع عليه الاسم كما ذكرنا ولنا وجه انه لا تجب الصدقة بشئ منها واما الاكل منها فيستحب ولا يجب هذا مذهبنا ومذهب العلماء كافة الا ما حكى عن بعض السلف انه اوجب الاكل منها وهو قول ابى الطيب ابن سلمة من اصحابنا حكاه عنه الماوردى لظاهر هذا الحديث فى الامر بالاكل مع قوله تعالى فكلوا منها وحمل الجمهور هذا الامر على الندب او الاباحة لا سيما وقد ورد بعد الحظر كقوله تعالى واذا حللتم فاصطادوا وقد اختلف الاصوليون والمتكلمون فى الامر الوارد بعد الحظر فالجمهور من اصحابنا وغيرهم على انه للوجوب كالورود ابتداء وقال جماعة منهم من اصحابنا وغيرهم انه للاباحة (**قوله** فى حديث ابى بكر بن ابى شيبة عن على بن مسهر قلت لعطاء قال جابر حتى جئنا المدينة قال نعم) وقع فى البخارى لا بد قوله هنا نعم فيحتمل انه نسى فى وقت فقال لا وذكر فى وقت فقال نعم (**قوله** وحدثنا محمد بن المثنى نا عبد الاعلى نا سعيد عن قتادة عن ابى نضرة عن ابى سعيد الخدرى) هكذا وقع فى نسخ بلادنا سعيد عن قتادة عن ابى نضرة وكذا ذكره ابو على الغسانى والقاضى عن نسخة الجلودى والكسائى قال وفى نسخة ابن ماهان سعيد عن ابى نضرة من غير ذكر قتادة وكذا ذكره ابو مسعود الدمشقى فى الاطراف وخلف الواسطى قال ابو على الغسانى وهذا هو الصواب عندى والله اعلم (**قوله** فى طريق ابن ابى شيبة وابن المثنى عن ابى نضرة عن ابى سعيد) هذا

فشكوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لهم عيالا وحشما وخدما فقال كلوا واطعموا واحبسوا وادخروا قال ابن المثنى شك عبد الاعلى **حدثنا** اسحاق بن منصور قال نا ابو عاصم عن يزيد بن ابي عبيد عن سلمة بن الاكوع ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ضحى منكم فلا يصبحن في بيته بعد ثالثة شيئا فلما كان في العام المقبل قالوا يا رسول الله نفعل كما فعلنا عام اول فقال لا ان ذاك عام كان الناس فيه بجهد فاردت ان يفشو فيهم **حدثني** زهير بن حرب قال نا معن بن عيسى قال نا معاوية بن صالح عن ابي الزاهرية عن جبير بن نفير عن ثوبان قال ذبح رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحيته ثم قال يا ثوبان اصلح لحم هذه فلم ازل اطعمه منها حتى قدم المدينة **وحدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة وابن رافع قالا نا زيد بن حباب ح قال وثنا اسحاق بن ابراهيم الحنظلي قال نا عبد الرحمن بن مهدي كلاهما عن معاوية ابن صالح بهذا الاسناد **وحدثني** اسحاق بن منصور قال نا ابو مسهر قال نا يحيى بن حمزة قال ثني الزبيدي عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن ابيه عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع اصلح هذا اللحم قال فاصلحته قال فلم يزل ياكل منه حتى بلغ المدينة **وحدثنيه** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي قال نا محمد بن المبارك قال نا يحيى بن حمزة بهذا الاسناد ولم يقل في حجة الوداع **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة ومحمد بن المثنى قالا نا محمد بن فضيل قال ابو بكر عن ابي سنان وقال ابن مثنى عن ضرار بن مرة عن محارب عن ابن بريدة عن ابيه ح قال وثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال نا محمد بن فضيل قال نا ضرار بن مرة ابو سنان عن محارب بن دثار عن عبد الله بن بريدة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها ونهيتكم عن لحوم الاضاحي فوق ثلاث فامسكوا ما بدا لكم ونهيتكم عن النبيذ الا في سقاء فاشربوا في الاسقية كلها ولا تشربوا مسكرا **وحدثني** حجاج بن الشاعر قال نا الضحاك بن مخلد عن سفيان عن علقمة بن مرثد عن ابن بريدة عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كنت نهيتكم فذكر بمعنى حديث ابي سنان **وحدثنا** يحيى بن يحيى التميمي وابو بكر بن ابي شيبة وعمرو الناقد وزهير بن حرب قال يحيى انا وقال الآخرون نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سعيد عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ح قال وحدثني محمد بن رافع وعبد بن حميد قال عبد انا وقال ابن رافع نا عبد الرزاق قال نا معمر عن الزهري عن ابن المسيب عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا فرع ولا عتيرة زاد ابن رافع في روايته والفرع اول النتاج كان ينتج لهم فيذبحونه

خلاف عادة مسلم في الاقتصار وكان مقتضى عادته حذف ابي سعيد في الطريق الاول ويقتصر على ابي نضرة ثم يقول ح ويتحول فان مدار الطريقين على ابي نضرة والعبارة فيهما عن ابي سعيد الخدري بلفظ واحد كان ينبغي تركه في الاولى (**قوله** ان لهم عيالا وحشما وخدما) قال اهل اللغة الحشم بفتح الحاء والشين هم اللائذون بالانسان يخدمونه ويقومون بامور وقال الجوهري هم خدم الرجل ومن يغضب له سموا بذلك لانهم يغضبون له والحشمة الغضب ويطلق على الاستحياء ايضا ومنه قولهم فلان لا يحتشم اي لا يستحي ويقال حشمته واحشمته اذا اغضبته واذا اخجلته فاستحيى لخجله وكان الحشم اعم من الخدم فلهذا جمع بينهما في هذا الحديث وهو من باب ذكر الخاص بعد العام والله اعلم (**قوله** صلى الله عليه وسلم ان ذلك عام كان الناس فيه بجهد فاردت ان يفشو فيهم) هكذا هو في جميع نسخ مسلم يفشو بالفاء والشين اي يشيع لحم الاضاحي في الناس وينتفع به المحتاجون ووقع في البخاري يعينوا بالعين من الاعانة قال القاضي في شرح مسلم الذي في مسلم اشبه وقال في المشارق كلاهما صحيح والذي في البخاري اوجه والله اعلم والجهد هنا بفتح الجيم وهو المشقة والفاقة (**قوله** عن ثوبان قال ذبح رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحيته ثم قال يا ثوبان اصلح لحم هذه فلم ازل اطعمه منها حتى قدم المدينة) هذا فيه تصريح بجواز ادخار لحم الاضحية فوق ثلث وجواز التزود منه **وفيه** ان الادخار والتزود في الاسفار لا يقدح في التوكل ولا يخرج صاحبه عن التوكل **وفيه** ان الضحية مشروعة للمسافر كما هي مشروعة للمقيم وهذا مذهبنا وبه قال جماهير العلماء وقال النخعي وابو حنيفة لا ضحية على المسافر وروي هذا عن علي رض وقال مالك وجماعة لا تشرع للمسافر بمنى ومكة (**قوله** صلى الله عليه وسلم نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها ونهيتكم عن لحوم الاضاحي فوق ثلث فامسكوا ما بدا لكم ونهيتكم عن النبيذ الا في سقاء فاشربوا في الاسقية كلها ولا تشربوا مسكرا) هذا الحديث مما صرح به الناسخ والمنسوخ جميعا قال العلماء يعرف نسخ الحديث تارة بنص كهذا وتارة باخبار الصحابي ككان آخر الامرين من رسول الله صلى الله عليه وسلم ترك الوضوء مما مست النار وتارة بالتاريخ اذا تعذر الجمع وتارة بالاجماع كترك قتل شارب الخمر في المرة الرابعة والاجماع لا ينسخ لكن يدل على وجود ناسخ اما زيارة القبور فسبق بيانها في كتاب الجنائز واما الانتباذ في الاسقية فسبق شرحه في كتاب الايمان وسنعيده قريبا في كتاب الاشربة ان شاء الله تعالى ونذكر هناك اختلاف الفاظ هذا الحديث وتاويل المأول منها واما لحوم الاضاحي فذكرنا حكمها والله اعلم **باب الفرع والعتيرة** (**قوله** صلى الله عليه وسلم لا فرع ولا عتيرة والفرع اول النتاج كان ينتج لهم فيذبحونه) قال اهل اللغة وغيرهم الفرع بفاء ثم راء مفتوحتين ثم عين مهملة ويقال فيه الفرعة بالهاء والعتيرة بعين مهملة مفتوحة ثم تاء مثناة من فوق قالوا والعتيرة ذبيحة كانوا يذبحونها في العشر الاول من رجب ويسمونها الرجبية ايضا واتفق العلماء على تفسير العتيرة بهذا واما الفرع فقد فسره هنا بانه اول النتاج كانوا يذبحونه قال الشافعي واصحابه وآخرون هو اول نتاج البهيمة كانوا يذبحونه ولا يملكونه رجاء البركة في الام وكثرة نسلها وهكذا فسره كثيرون من اهل اللغة وغيرهم وقال كثيرون منهم هو اول النتاج كانوا يذبحونه لآلهتهم وهي طواغيتهم وكذا جاء هذا التفسير في صحيح البخاري وسنن ابي داود وقيل هو اول النتاج لمن بلغت ابله مائة يذبحونه وقال شمر قال ابو مالك كان الرجل اذا بلغت ابله مائة قدم بكرا فنحره لصنمه ويسمونه الفرع وقد صح الامر بالعتيرة والفرع في هذا الحديث فجاءت به احاديث منها حديث نبيشة رض قال نادى رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انا كنا نعتر عتيرة في الجاهلية في رجب قال اذبحوا لله في اي شهر كان وبروا الله واطعموا قال انا كنا نفرع فرعا في الجاهلية فما تامرنا فقال في كل سائمة فرع تغذوه ماشيتك حتى اذا استحمل ذبحته فتصدقت بلحمه رواه ابو داود وغيره باسانيد صحيحة قال ابن المنذر هو حديث صحيح قال ابو قلابة احد رواة هذا الحديث السائمة مائة ورواه البيهقي باسناده الصحيح عن عائشة رض قالت امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالفرعة من كل خمسين واحدة وفي رواية من كل خمسين شاة شاة قال ابن المنذر حديث عائشة صحيح وفي سنن ابي داود عن عمرو بن شعيب عن ابيه قال الراوي اراه عن جده قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الفرع قال الفرع حق وان تتركوه حتى يكون بكرا او ابن مخاض او ابن لبون فتعطيه ارملة او تحمل عليه في سبيل الله خير من ان تذبحه فيلزق لحمه بوبره وتكفأ اناءك وتوله ناقتك قال ابو عبيد في تفسير هذا الحديث قال النبي صلى الله عليه وسلم الفرع حق ولكنهم كانوا يذبحونه حين يولد ولا شبع فيه ولهذا قال وتذبحه يلصق لحمه بوبره وفيه ان ذهاب ولدها يدفع لبنها ولهذا قال خير من ان تكفأ اناءك يعني اذا فعلت ذلك فكانك كفأت اناءك وارقته واشار به الى ذهاب اللبن وفيه انه يفجعها بولدها ولهذا قال وتوله ناقتك فاشار بتركه حتى يكون ابن مخاض وهو ابن سنة ثم يذهب وقد طاب لحمه واستمتع بلبن امه ولا تشق عليها مفارقته لانه استغنى عنها هذا كلام ابي عبيد وروى البيهقي باسناده عن الحارث بن عمرو قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم بعرفات او قال بمنى وساله رجل عن العتيرة فقال من شاء عتر ومن شاء لم يعتر ومن شاء فرع ومن شاء لم يفرع وعن ابي رزين قال يا رسول الله انا كنا نذبح في الجاهلية ذبائح في رجب فناكل منها ونطعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا باس بذلك وعن ابي رملة عن مخنف بن سليم قال كنا وقوفا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفات فسمعته يقول يا ايها الناس ان على اهل كل بيت في كل عام اضحية وعتيرة هل تدري ما العتيرة هي التي

وحدثنا ابن ابي عمر المكي قال نا سفيان عن عبد الرحمن بن حميد بن عبد الرحمن بن عوف سمع سعيد بن المسيب يحدث عن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا دخلت العشر واراد احدكم ان يضحي فلا يمس من شعره وبشره شيئا قيل لسفيان فان بعضهم لا يرفعه قال لكني ارفعه وحدثناه اسحاق بن ابراهيم قال انا سفيان قال حدثني عبد الرحمن بن حميد بن عبد الرحمن بن عوف عن سعيد بن المسيب عن ام سلمة ترفعه قال اذا دخل العشر وعنده اضحية يريد ان يضحي فلا ياخذن شعرا ولا يقلمن ظفرا وحدثني حجاج بن الشاعر قال حدثني يحيى بن كثير العنبري ابو غسان قال نا شعبة عن مالك بن انس عن عمر بن مسلم عن سعيد بن المسيب عن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا رأيتم هلال ذي الحجة واراد احدكم ان يضحي فليمسك عن شعره واظفاره وحدثنا احمد بن عبد الله بن الحكم الهاشمي قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن مالك بن انس عن عمر او عمرو بن مسلم بهذا الاسناد نحوه وحدثني عبيد الله بن معاذ العنبري قال نا ابي قال نا محمد بن عمرو الليثي عن عمر بن مسلم بن عمارة بن اكيمة الليثي قال سمعت سعيد بن المسيب يقول سمعت ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم تقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان له ذبح يذبحه فاذا اهل هلال ذي الحجة فلا ياخذن من شعره ولا من اظفاره شيئا حتى يضحي وحدثني حسن بن علي الحلواني قال نا ابو اسامة قال حدثني محمد بن عمرو قال نا عمرو بن مسلم بن عمارة الليثي قال كنا في الحمام قبيل الاضحى فاطلى فيه ناس فقال بعض اهل الحمام ان سعيد بن المسيب يكره هذا او ينهى عنه فلقيت سعيد بن المسيب فذكرت ذلك له فقال يا ابن اخي هذا حديث قد نسي وترك حدثتني ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث معاذ عن محمد بن عمرو وحدثني حرملة بن يحيى واحمد بن عبد الرحمن ابن اخي ابن وهب قالا نا عبد الله بن وهب قال اخبرني حيوة قال اخبرني خالد بن يزيد عن سعيد بن ابي هلال عن عمر بن مسلم الجندعي ان ابن المسيب اخبره ان ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته وذكر النبي صلى الله عليه وسلم بمعنى حديثهم حدثنا زهير بن حرب وسريج بن يونس كلاهما عن مروان قال زهير نا مروان بن معاوية الفزاري قال نا منصور بن حيان قال نا ابو الطفيل عامر بن واثلة قال كنت عند علي بن ابي طالب فاتاه رجل فقال ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يسر اليك قال فغضب وقال ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يسر الي شيئا يكتمه الناس غير انه قد حدثني بكلمات اربع قال فقال ما هن يا امير المؤمنين قال قال لعن الله من لعن والده ولعن الله من ذبح لغير الله ولعن الله من آوى محدثا ولعن الله من غير منار الارض

تسمى الرجبية رواه ابو داود والترمذي والنسائي وغيرهم قال الترمذي حديث حسن وقال الخطابي هذا الحديث ضعيف المخرج لان ابا رملة مجهول هذا مختصر ما جاء من الاحاديث في الفرع والعتيرة قال الشافعي رح الفرع شيء كان اهل الجاهلية يطلبون به البركة في اموالهم فكان احدهم يذبح بكر ناقته او شاته فلا يغذوه رجاء البركة فيما ياتي بعده فسالوا النبي صلى الله عليه وسلم عنه فقال افرعوا ان شئتم اي اذبحوا ان شئتم وكانوا يسئلونه عما كانوا يصنعونه في الجاهلية خوفا ان يكره في الاسلام فاعلمهم انه لا كراهة عليهم فيه وامرهم استحبابا ان يغذوه ثم يحمل عليه في سبيل الله قال الشافعي وقوله صلى الله عليه وسلم الفرع حق معناه ليس بباطل وهو كلام عربي خرج على جواب السائل قال وقوله صلى الله عليه وسلم لا فرع ولا عتيرة اي لا فرع واجب ولا عتيرة واجبة قال والحديث الآخر يدل على هذا المعنى فانه اباح له الذبح واختار له ان يعطيه ارملة او يحمل عليه في سبيل الله قال وقوله صلى الله عليه وسلم في العتيرة اذبحوا لله في اي شهر كان اي اذبحوا ان شئتم واجعلوا الذبح لله في اي شهر كان لا انها في رجب دون غيره من الشهور والصحيح عند اصحابنا وهو نص الشافعي استحباب الفرع والعتيرة واجابوا عن حديث لا فرع ولا عتيرة بثلاثة اوجه احدها جواب الشافعي السابق ان المراد نفي الوجوب والثاني ان المراد نفي ما كانوا يذبحون لاصنامهم والثالث انهما ليسا كالاضحية في الاستحباب او في ثواب اراقة الدم فاما تفرقة اللحم على المساكين فبر وصدقة وقد نص الشافعي في سنن حرملة انها ان تيسرت كل شهر كان حسنا هذا تلخيص حكمها في مذهبنا وادعى القاضي عياض ان جماهير العلماء على نسخ الامر بالفرع والعتيرة والله اعلم **باب** نهي من دخل عليه عشر ذي الحجة وهو يريد التضحية ان ياخذ من شعره او اظفاره شيئا (**قوله** صلى الله عليه وسلم اذا دخلت العشر واراد احدكم ان يضحي فلا يمس من شعره وبشره شيئا وفي رواية فلا ياخذن شعرا ولا يقلمن ظفرا) واختلف العلماء فيمن دخلت عليه عشر ذي الحجة واراد ان يضحي فقال سعيد بن المسيب وربيعة واحمد واسحق وداود وبعض اصحاب الشافعي انه يحرم عليه اخذ شيء من شعره واظفاره حتى يضحي في وقت الاضحية وقال الشافعي واصحابه هو مكروه كراهة تنزيه وليس بحرام وقال ابو حنيفة لا يكره وقال مالك في رواية لا يكره وفي رواية يكره وفي رواية يحرم في التطوع دون الواجب واحتج من حرم بهذه الاحاديث واحتج الشافعي والآخرون بحديث عائشة رض قالت كنت افتل قلائد هدي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم يقلده ويبعث به ولا يحرم عليه شيء احله الله له حتى ينحر هديه رواه البخاري ومسلم قال الشافعي البعث بالهدي اكثر من ارادة التضحية فدل على انه لا يحرم ذلك وحمل احاديث النهي على كراهة التنزيه قال اصحابنا والمراد بالنهي عن اخذ الظفر والشعر النهي عن ازالة الظفر بقلم او كسر او غيره والمنع من ازالة الشعر بحلق او تقصير او نتف او احراق او اخذه بنورة او غير ذلك وسواء شعر الابط والشارب والعانة والراس وغير ذلك من شعور بدنه قال ابراهيم المروزي وغيره من اصحابنا حكم اجزاء البدن كلها حكم الشعر والظفر ودليله الرواية السابقة فلا يمس من شعره وبشره شيئا قال اصحابنا والحكمة في النهي ان يبقى كامل الاجزاء ليعتق من النار وقيل التشبيه بالمحرم قال اصحابنا هذا غلط لانه لا يعتزل النساء ولا يترك الطيب واللباس وغير ذلك مما يتركه المحرم (**قوله** عن عمر بن مسلم عن سعيد بن المسيب) كذا رواه مسلم عمر بضم العين في كل هذه الطرق الا طريق حسن بن علي الحلواني ففيها عمرو بفتح العين والا طريق احمد بن عبد الله بن الحكم ففيها عمر او عمرو وقال العلماء الوجهان منقولان في اسمه (**قوله** عمارة بن اكيمة الليثي) هو بضم الهمزة وفتح الكاف واسكان الياء وآخره تاء تكتب هاء (**قوله** صلى الله عليه وسلم من كان له ذبح يذبحه) هو بكسر الذال اي حيوان يريد ذبحه فهو فعل بمعنى مفعول كحمل بمعنى محمول ومنه قوله تعالى وفديناه بذبح عظيم (**قوله** كنا في الحمام قبيل الاضحى فاطلى فيه اناس فقال بعض اهل الحمام ان سعيد بن المسيب يكره هذا او ينهى عنه فلقيت سعيد بن المسيب فذكرت ذلك له فقال يا ابن اخي هذا حديث قد نسي وترك حدثتني ام سلمة وذكر حديثها السابق) اما **قوله** فاطلى فيه اناس فمعناه ازالوا شعر العانة بالنورة والحمام مذكر مشتق من الحميم وهو الماء الحار و**قوله** ان سعيدا يكره هذا يعني يكره ازالة الشعر في عشر ذي الحجة لمن يريد التضحية لا انه يكره مجرد الاطلاء ودليل ما ذكرناه احتجاجه بحديث ام سلمة وليس فيه ذكر الاطلاء انما فيه النهي عن ازالة الشعر وقد نقل ابن عبد البر عن ابن المسيب جواز الاطلاء في العشر بالنورة فان صح هذا عنه فهو محمول على انه افتى به انسانا لا يريد التضحية (**قوله** عن عمر بن مسلم الجندعي وفي الرواية السابقة قال الليثي) فالجندعي بضم الجيم واسكان النون وفتح الدال وضمها وجندع بطن من بني ليث وسبق بيانه اول الكتاب والله اعلم **باب** تحريم الذبح لغير الله تعالى ولعن فاعله (**قوله** صلى الله عليه وسلم لعن الله من لعن والده ولعن الله من ذبح لغير الله ولعن الله من آوى محدثا ولعن الله من غير منار الارض وفي رواية لعن الله من لعن والديه) اما لعن الوالد والوالدة فمن الكبائر وسبق ذلك مشروحا واضحا في كتاب الايمان والمراد بمنار الارض بفتح الميم علامات حدودها واما المحدث بكسر الدال فهو من ياتي بفساد في الارض وسبق شرحه في آخر كتاب الحج واما الذبح لغير الله فالمراد به ان يذبح باسم غير الله تعالى كمن ذبح للصنم او الصليب او لموسى او لعيسى صلى الله عليهما او للكعبة ونحو ذلك فكل هذا حرام ولا تحل هذه الذبيحة سواء كان الذابح مسلما او نصرانيا او يهوديا نص عليه الشافعي واتفق عليه اصحابنا فان قصد

باب نهي من دخل عليه عشر ذي الحجة وهو يريد التضحية ان ياخذ من شعره واظفاره شيئا

باب تحريم الذبح لغير الله تعالى ولعن فاعله

وحدثناه ابو بكر بن ابى شيبة قال نا ابو خالد الاحمر سليمان بن حيان عن منصور بن حيان عن ابى الطفيل قال قلنا لعلى اخبرنا بشئ أسرّه اليك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما أسرّ الىّ شيئا كتمه الناس ولكنى سمعته يقول لعن الله من ذبح لغير الله ولعن الله من آوى محدثا ولعن الله من لعن والديه ولعن الله من غيّر المنار وحدثنا محمد بن المثنى ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنى قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت القاسم بن ابى بزة يحدث عن ابى الطفيل قال سئل علىّ اخصكم رسول الله صلى الله عليه وسلم بشئ فقال ما خصنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بشئ لم يعمّ به الناس كافة الا ما كان فى قراب سيفى هذا قال فاخرج صحيفة مكتوب فيها لعن الله من ذبح لغير الله ولعن الله من سرق منار الارض ولعن الله من لعن والديه ولعن الله من آوى محدثا وحدثنا يحيى بن يحيى التميمى قال نا حجاج بن محمد عن ابن جريج قال حدثنى ابن شهاب عن على بن حسين بن على عن ابيه حسين ابن على عن على بن ابى طالب قال اصبت شارفا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى مغنم يوم بدر واعطانى رسول الله صلى الله عليه وسلم شارفا اخرى فاناخهما يوما عند باب رجل من الانصار وانا اريد ان احمل عليهما اذخرا لابيعه ومعى صائغ من بنى قينقاع فاستعين به على وليمة فاطمة وحمزة ابن عبد المطلب يشرب فى ذلك البيت معه قينة تغنيه فقالت الا يا حمز للشرف النواء + فثار اليهما حمزة بالسيف فجب اسنمتهما وبقر خواصرهما ثم اخذ من اكبادهما قلت لابن شهاب ومن السنام قال قد جبّ اسنمتهما فذهب بها قال ابن شهاب قال على فنظرت الى منظر افظعنى فاتيت النبى صلى الله عليه وسلم وعنده زيد بن حارثة فاخبرته الخبر فخرج ومعه زيد وانطلقت معه فدخل على حمزة فتغيظ عليه فرفع حمزة بصره فقال هل انتم الا عبيد لابائى فرجع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقهقر حتى خرج عنهم وحدثناه عبد بن حميد قال اخبرنى عبد الرزاق قال اخبرنى ابن جريج بهذا الاسناد مثله وحدثنى ابو بكر بن اسحاق قال انا سعيد بن كثير بن عُفَير ابو عثمان المصرى قال نا عبد الله بن وهب قال حدثنى يونس بن يزيد عن ابن شهاب قال اخبرنى على ابن حسين بن على بن حسين بن على اخبره ان عليا قال كانت لى شارف من نصيبى من المغنم يوم بدر وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطانى شارفا من الخمس يومئذ فلما اردت ان ابتنى بفاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم واعدت رجلا صوّاغا من بنى قينقاع يرتحل معى فنأتى باذخر اردت ان ابيعه من الصوّاغين فاستعين به فى وليمة عرسى

مع ذلك لتعظيم المذبوح لغير الله تعالى والعبادة له كان ذلك كفرا فان كان الذابح مسلما قبل ذلك صار بالذبح مرتدا وذكر الشيخ ابراهيم المروزى من اصحابنا ان مايذبح عند استقبال السلطان تقربا اليه افتى اهل بخارا بتحريمه لانه مما اهل به لغير الله تعالى قال الرافعى هذا انما يذبح نه استبشارا بقدومه فهو كذبح العقيقة لولادة المولود ومثل هذا لا يوجب التحريم والله اعلم (قوله ان عليا غضب حين قال رجل ما كان النبى صلى الله عليه وسلم يسر اليك الى آخره) فيه ابطال ما تزعمه الرافضة والشيعة والامامية من الوصية الى على وغير ذلك من اختراعاتهم وفيه جواز كتابة العلم وهو مجمع عليه الآن وقد قدمنا ذكر المسئلة فى موضع (قوله ما خصنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بشئ لم يعم به الناس كافة الا ما كان فى قراب سيفى) هكذا تستعمل كافة حالا واما ما يقع فى كثير من كتب المصنفين من استعمالها مضافة وبالتعريف كقولهم هذا قول كافة العلماء ومذهب لكافة فهو خطأ معدود فى لحن العوام وتحسبه يفهم (قوله قراب سيفى هو بكسر القاف وهو وعاء من جلد اللطف من الجراب يدخل فيه السيف بغمده وما خف من الآلة والله اعلم

كتاب الاشربة

باب تحريم الخمر وبيان انها تكون من عصير العنب ومن التمر والبسر والزبيب وغيرها مما يسكر

(قوله اصبت شارفا) هى بالشين المعجمة وبالفاء وهى الناقة المسنة وجمعها شرف بضم الراء واسكانها (قوله اريد ان احمل عليهما اذخرا لابيعه ومعى صائغ من بنى قينقاع فاستعين به على وليمة فاطمة) اما قينقاع فبضم النون وكسرها وفتحها وهم طائفة من يهود المدينة فيجوز صرفه على ارادة الحى وترك صرفه على ارادة القبيلة او الطائفة وفيه اتخاذ الوليمة للعرس ونحوه وفى ذلك من الرفق كثير ومن دونه وقد سبقت المسئلة فى كتاب النكاح وفيه جواز الاستعانة فى الاعمال والاكساب باليهودى وفيه جواز الاحتشاش للتكسب ببيعه وانه لا ينقص المروءة وفيه جواز بيع الوقود للصواغين ومعاملتهم (قوله معه قينة تغنيه) القينة بفتح القاف الجارية المغنية (قوله الا يا حمز للشرف النواء) الشرف بضم الشين والراء وتسكين الراء ايضا كما سبق جمع شارف والنواء بكسر النون وتخفيف الواو وبالمد اى السمان جمع ناوية بالتخفيف وهى السمينة وقد نوت الناقة تنوى كرمت ترمى يقال لها ذلك اذا سمنت هذا الذى ذكرناه فى النواء انها بكسر النون وبالمد هو الصواب المشهور فى الروايات فى الصحيحين وغيرهما ويقع فى بعض النسخ النوى بالياء وهو تحريف قال الخطابى رواه ابن جرير ذا الشرف النوى بفتح الشين والراء وبفتح النون مقصورا قال وفسره بالبعد قال الخطابى وكذا رواه اكثر المحققين قال وهو غلط فى الرواية والتفسير وقد جاء فى غير مسلم تمام هذا الشعر الا يا حمز للشرف النواء + وهن معقلات بالفناء + بضع السكين فى اللبات منها + وضرجهن حمزة بالدماء + وعجل من اطايبها لشرب + قديدا من طبيخ او شواء + (قوله فجب اسنمتهما) وفى الرواية الاخرى اجبّ وفى رواية للبخارى اجبّ هذه غريبة فى اللغة ومعناه قطع (قوله وبقر خواصرهما) اى شقهما وهذا الفعل الذى جرى من حمزة رض من شربه الخمر وقطع اسنمة الناقتين وبقر خواصرهما واكل كبدهما وغير ذلك لا اثم عليه فى شئ منه اما اصل الشرب والسكر فكان مباحا لانه قبل تحريم الخمر واما ما قد يقوله بعض من لا تحصيل له ان السكر لم يزل محرما فباطل لا اصل له ولا يعرف اصلا وانما باقى الامور فجرت منه فى حال عدم التكليف فلا اثم عليه فيها كمن شرب دواء لحاجة فزال به عقله او شرب شيأ يظنه خلا فكان خمرا او اكره على شرب الخمر فشربها وسكر فهو فى حال السكر غير مكلف ولا اثم عليه فيما يقع منه فى ذلك الحال بلا خلاف واما غرامة ما اتلفه فيجب فى ماله فلعل عليا رض ابرأه من ذلك بعد معرفته بقيمته ما اتلفه او انه اداه اليه حمزة بعد ذلك او ان النبى صلى الله عليه وسلم اداه عنه لحرمته عنده وكمال حظه ومحبته اياه وقرابته وقد جاء فى كتاب عمر بن شبة من رواية ابى بكر ابن عياش ان النبى صلى الله عليه وسلم غرم حمزة الناقتين وقد اجمع العلماء على ان ما اتلفه السكران من الاموال يلزمه ضمانه كالمجنون فان الضمان لا يشترط فيه التكليف ولهذا اوجب الله تعالى فى كتابه فى قتل الخطأ الدية والكفارة واما هذه الاصنام المقطوع فان لم يكن تقدم تحريمها فهو حرام باجماع المسلمين لان ما بين من حى فهو ميت وفيه حديث مشهور فى كتب السنن ويحتمل انه ذكاها ويدل عليه الشعر الذى قدمناه فان كان ذكاها فلحمها حلال باتفاق العلماء والا ما حكى عن عكرمة واسحق وداود انه لا يحل ما ذبحه سارق او غاصب او متعد والصواب الذى عليه الجمهور حله وان لم يكن ذكاها وثبت انه اكل منها فهو اكل فى حالة السكر المباح ولا اثم فيه كما سبق والله اعلم (قوله فرجع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقهقر وفى الرواية الاخرى فنكص على عقبيه القهقرى) قال جمهور اهل اللغة وغيرهم القهقرى الرجوع الى وراء ووجهه اليك اذا ذهب عنك قال ابو عمرو هو الاحضار فى الرجوع اى الاسراع فعلى هذا معناه خرج مسرعا والاول هو المشهور المعروف وانما رجع القهقرى خوفا من ان يبدو من حمزة رض امر يكرهه لو دلاه ظهره لكونه مغلوبا بالسكر (قوله اردت ان ابيعه من الصواغين) هكذا هو فى جميع نسخ مسلم وفى بعض الابواب من البخارى من الصواغين ففيه دليل لصحة استعمال الفقهاء فى قولهم بعت منه ثوبا وزوجت منه ودهبت منه جارية ونحو ذلك والفصيح حذف من فان الفعل متعد بنفسه ولكن استعمال من فى هذا صحيح وقد كثر ذلك فى كلام العرب وقد جمعت من ذلك نظائر كثيرة فى تهذيب اللغات فى حرف الميم مع النون وتكون من زائدة على مذهب الاخفش ومن وافقه فى

فبينا انا اجمع لشارفى متاعا من الاقتاب الغرائر والحبال وشارفاى مناخان الى جنب حجرة رجل من الانصار وجمعت حين جمعت ما جمعت فاذا شارفى قد اجتبّت اسنمتهما وبقرت خواصرهما واخذ من اكبادهما فلم املك عينى حين رايت ذلك المنظر منهما قلت من فعل هذا قالوا فعله حمزة بن عبد المطلب وهو فى هذا البيت فى شرب من الانصار غنّته قينة واصحابه فقالت فى غنائها الا يا حمز للشرف النواء فقام حمزة بالسيف فاجتبّ اسنمتهما وبقر خواصرهما واخذ من اكبادهما فقال على فانطلقت حتى ادخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده زيد بن حارثة قال فعرف رسول الله صلى الله عليه وسلم فى وجهى الذى لقيت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مالك قلت يا رسول الله والله ما رايت كاليوم قط عدا حمزة على ناقتىّ فاجتبّ اسنمتهما وبقر خواصرهما وها هو ذا فى بيت معه شرب قال فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم برداءه فارتداه ثم انطلق يمشى واتبعته انا وزيد بن حارثة حتى جاء الباب الذى فيه حمزة فاستاذن فاذنوا له فاذا هم شرب فطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يلومه حمزة فيما فعل واذا حمزة محمرة عيناه فنظر حمزة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم صعّد النظر الى ركبتيه ثم صعد النظر فنظر الى سرته ثم صعد النظر فنظر الى وجهه فقال حمزة وهل انتم الا عبيد لابى فعرف رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ثمل فنكص رسول الله صلى الله عليه وسلم على عقبيه القهقرى وخرج وخرجنا معه **وحدثنيه** محمد بن عبد الله بن قهزاذ قال ثنى عبد الله بن عثمان عن عبد الله بن المبارك عن يونس عن الزهرى بهذا الاسناد مثله **حدثنى** ابو الربيع سليمان بن داود العتكى قال نا حماد يعنى ابن زيد قال نا ثابت عن انس بن مالك قال كنت ساقى القوم يوم حرمت الخمر فى بيت ابى طلحة وما شرابهم الا الفضيخ البسر والتمر فاذا منادٍ ينادى فقال اخرج فانظر فخرجت فاذا منادٍ ينادى الا ان الخمر قد حرمت قال فجرت فى سكك المدينة فقال لى ابو طلحة اخرج فاهرق فهرقتها فقالوا او قال بعضهم قتل فلان قتل فلان وهى فى بطونهم قال فلا ادرى هو من حديث انس فانزل الله عز وجل ليس على الذين امنوا وعملوا الصلحت جناح فيما طعموا اذا ما اتقوا وامنوا وعملوا الصلحت **وحدثنا** يحيى بن ايوب قال نا ابن علية قال نا عبد العزيز بن صهيب قال سالوا انس بن مالك عن الفضيخ فقال ما كانت لنا خمر غير فضيخكم هذا الذى تسمونه الفضيخ انى لقائم اسقيها ابا طلحة وابا ايوب ورجالا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فى بيتنا اذ جاء رجل فقال هل بلغكم الخبر قلنا لا قال فان الخمر قد حرمت فقال يا انس ارق هذه القلال قال فما راجعوها ولا سالوا عنها بعد خبر الرجل

زيادتها فى الواجب (**قوله** وشارفاى مناخان) هكذا فى معظم النسخ مناخان وفى بعضها مناختان بزيادة التاء وكذلك اختلف فيه نسخ البخارى وبهما صحيحان فانث باعتبار المعنى وذكرا باعتبار اللفظ (**قوله** فبينا انا اجمع لشارفى متاعا من الاقتاب الغرائر والحبال وشارفاى مناخان الى جنب حجرة رجل من الانصار وجمعت حين جمعت ما جمعت فاذا شارفى قد اجتبت اسنمتهما) هكذا فى بعض نسخ بلادنا ونقله القاضى عن اكثر نسخهم وسقطت لفظة وجمعت التى عقب قوله رجل من الانصار من اكثر نسخ بلادنا ووقع فى بعض النسخ حتى جمعت مكان حين جمعت (**قوله** فاذا شارفى قد اجتبت اسنمتهما) هكذا هو فى معظم النسخ فاذا شارفى وفى بعضها فاذا شارفاى وهذا هو الصواب او يقول فاذا شارفاى الا ان يقرأ فاذا شارفى بتخفيف الياء على لفظ الافراد ويكون المراد جنس الشارف فيدخل فيه الشارفان والله اعلم (**قوله** فلم املك عينى حين رايت ذلك المنظر منهما) هذا البكاء والحزن الذى اصابه سببه خافه من تقصيره فى حق فاطمة رضى الله عنها وجهازها والاهتمام بامرها وتقصيره ايضا بذلك فى حق النبى صلى الله عليه وسلم ولم يكن لمجرد الشارفين من حيث هما من متاع الدنيا بل لما قدمناه والله اعلم (**قوله** هو فى هذا البيت فى شرب من الانصار) والشرب بفتح الشين واسكان الراء وهم الجماعة الشاربون (**قوله** فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم برداءه فارتداه) هكذا هو فى النسخ فارتداه كلها وفيه جواز لباس الرداء وترجم له البخارى بابا وفيه ان الكبير اذا خرج من منزله يجعل بثيابه ولا يقتصر على ما يكون عليه فى خلوته فى بيته وهذا من المروات والآداب المحبوبة (**قوله** فطفق يلومه حمزة) اى جعل يلومه يقال بكسر الفاء وفتحها حكاه القاضى وغيره من المشهور الكسر وبه جاء القرآن قال الله تعالى فطفقن مسحا بالسوق والاعناق (**قوله** انه ثمل) بفتح الثاء المثلثة وكسر الميم اى سكران (**قوله** وما شرابهم الا الفضيخ البسر والتمر) قال ابراهيم الحربى الفضيخ ان يفضخ البسر ويصب عليه الماء ويترك حتى يغلى وقال ابو عبيد هو ما فضخ من البسر من غير ان تمسه نار فان كان معه تمر فهو خليط وفى هذه الاحاديث التى ذكرها مسلم تصريح بتحريم جميع الانبذة المسكرة وانها كلها تسمى خمرا سواء فى ذلك الفضيخ ونبيذ التمر والرطب والبسر والزبيب والشعير والذرة والعسل وغيرها وكلها محرمة وتسمى خمرا هذا مذهبنا وبه قال مالك واحمد والجماهير من السلف والخلف وقال قوم من اهل البصرة انما يحرم عصير العنب ونقيع الزبيب النئ فاما المطبوخ منهما والنئ والمطبوخ مما سواهما فحلال مالم يشرب ليسكر وقال ابو حنيفة انما يحرم عصير ثمرات النخل والعنب قال فسلافة العنب تحرم قليلها وكثيرها الا ان يطبخ حتى ينقص ثلثاها وانما نقيع التمر والزبيب فقال يحل مطبوخهما وان مسته النار شيئا قليلا من غير اعتبار بحد كما اعتبر فى سلافة العنب قال والنئ منه حرام قال ولكنه لا يحد شاربه هذا كله مالم يشرب ليسكر فان سكر فهو حرام باجماع المسلمين واحتج الجمهور بالقرآن والسنة اما القرآن فهو ان الله تعالى نبه على ان علة تحريم الخمر كونها تصد عن ذكر الله وعن الصلوة وهذه العلة موجودة فى جميع المسكرات فوجب طرد الحكم فى الجميع فان قيل انما يحصل هذا المعنى فى الاسكار وذلك مجمع على تحريمه قلنا قد اجمعوا على تحريم عصير العنب وان لم يسكر وقد علل الله سبحانه تحريمه بما سبق فاذا كان ما سواه فى معناه وجب طرد الحكم فى الجميع ويكون التحريم للجنس المسكر وعلل بما يحصل من الجنس فى العادة قال المازنى هذا الاستدلال اكد من كل ما يستدل به فى هذه المسئلة قال ولنا فى الاستدلال طريق آخر وهو ان يقول اذا شرب سلافة العنب عند اعتصارها وهى حلوة لم تسكر فهى حلال بالاجماع وان اشتدت واسكرت حرمت بالاجماع فان تخللت من غير تخليل آدمى حلت فنظرنا الى تبدل هذه الاحكام وتجددها عند تجدد الصفات وتبدلها فاشعر ذلك بارتباط هذه الاحكام بهذه الصفة وقام ذلك مقام التصريح بذلك بالنطق فوجب جعل الجميع سواء فى الحكم وان الاسكار هو علة التحريم هذه احدى الطريقتين فى الاستدلال لمذهب الجمهور والثانية الاحاديث الصحيحة الكثيرة التى ذكرها مسلم وغيره كقوله صلى الله عليه وسلم كل مسكر حرام وقوله نهى عن كل مسكر وحديث كل مسكر خمر وحديث ابن عمر رضى الله عنهما الذى ذكره مسلم هنا فى آخر كتاب الاشربة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل مسكر خمر وكل مسكر حرام وفى رواية له كل مسكر خمر وكل خمر حرام وحديث النهى عن كل مسكر اسكر عن الصلوة والله اعلم (**قوله** فى حديث انس انهم اراقوها بخبر الرجل الواحد فيه العمل بخبر الواحد وان هذا كان معروفا عندهم (**قوله** فجرت فى سكك المدينة) اى طرقها وفى هذه الاحاديث انها لا تطهر بالتخليل وهو مذهبنا ومذهب الجمهور وجوزه ابو حنيفة وفيه انه لا يجوز اساكها وقد اتفق عليه الجمهور

المازرى

وحدثنا يحيى بن ايوب قال نا ابن علية قال واخبرنا سليمان التيمي قال نا انس بن مالك قال انى لقائم على الحى على عمومتى اسقيهم من فضيخهم وانا اصغرهم سنا فجاء رجل فقال انها قد حرمت الخمر فقالوا اكفأها يا انس فكفأتها قال قلت لانس ما هو قال بسر وتمر قال فقال ابو بكر بن انس كانت خمرهم يومئذ قال سليمان وحدثنى رجل عن انس انه قال ذلك ايضا **وحدثنا** محمد بن عبد الاعلى قال نا المعتمر عن ابيه قال قال انس كنت قائما على الحى اسقيهم بمثل حديث ابن علية غير انه قال فقال ابو بكر بن انس كان خمرهم يومئذ وانس شاهد فلم ينكر انسا ذلك وقال ابن عبد الاعلى نا المعتمر عن ابيه قال حدثنى بعض من كان معنا انه سمع انسا يقول كان خمرهم يومئذ **وحدثنا** يحيى بن ايوب قال نا ابن علية قال واخبرنا سعيد بن ابى عروبة عن قتادة عن انس بن مالك قال كنت اسقى ابا طلحة وابا دجانة ومعاذ بن جبل فى رهط من الانصار فدخل علينا داخل فقال حدث خبر نزل تحريم الخمر فاكفأناها يومئذ وانها لخليط البسر والتمر قال قتادة وقال انس بن مالك لقد حرمت الخمر وكانت عامة خمورهم يومئذ خليط البسر والتمر **وحدثنا** ابو غسان المسمعى ومحمد بن المثنى وابن بشار قالوا انا معاذ بن هشام قال حدثنى ابى عن قتادة عن انس بن مالك قال انى لاسقى ابا طلحة وابا دجانة وسهيل بن بيضاء من مزادة فيها خليط بسر وتمر نحو حديث سعيد **وحدثنى** ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح قال انا عبد الله بن وهب قال اخبرنى عمرو بن الحارث ان قتادة بن دعامة حدثه انه سمع انس ابن مالك يقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان يخلط التمر والزهو ثم يشرب وان ذلك كان عامة خمورهم يوم حرمت الخمر **وحدثنى** ابو الطاهر قال نا ابن وهب قال اخبرنى مالك بن انس عن اسحاق بن عبد الله بن ابى طلحة عن انس بن مالك انه قال كنت اسقى ابا عبيدة بن الجراح وابا طلحة وابى بن كعب شرابا من فضيخ وتمر فاتاهم آت فقال ان الخمر قد حرمت فقال بو طلحة يا انس قم الى هذه الجرة فاكسرها فقمت الى مهراس لنا فضربتها باسفله حتى تكسرت **حدثنا** محمد بن مثنى قال انا ابو بكر يعنى الحنفى قال نا عبد الحميد بن جعفر قال حدثنى ابى انه سمع انس بن مالك يقول لقد انزل الله الاية التى حرم الله فيها الخمر وما بالمدينة شراب يشرب الا من تمر **وحدثنا** يحيى بن يحيى قال نا عبد الرحمن بن مهدى ح قال وحدثنا زهير بن حرب قال نا عبد الرحمن عن سفيان عن السدى عن يحيى بن عباد عن انس ان النبى صلى الله عليه وسلم سئل عن الخمر تتخذ خلا فقال لا **وحدثنا** محمد بن المثنى ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنى قالا نا محمد بن جعفر قال ..... نا شعبة عن سماك بن حرب عن علقمة بن وائل عن ابيه وائل الحضرمى ان طارق بن سويد الجعفى سال النبى صلى الله عليه وسلم عن الخمر فنهاه او كره ان يصنعها فقال انما اصنعها للدواء فقال انه ليس بدواء ولكنه داء **وحدثنى** زهير بن حرب قال نا اسمعيل بن ابراهيم قال انا الحجاج بن ابى عثمان قال حدثنى يحيى بن ابى كثير ان ابا كثير حدثه عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخمر من هاتين الشجرتين النخلة والعنبة **وحدثنا** محمد بن عبد الله بن نمير نا ابى نا الاوزاعى نا ابو كثير قال سمعت ابا هريرة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الخمر من هاتين الشجرتين النخلة والعنبة **وحدثنا** زهير بن حرب وابو كريب قالا نا وكيع عن الاوزاعى وعكرمة بن عمار وعقبة بن الاسود عن ابى كثير عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخمر من هاتين الشجرتين الكرمة والنخلة وفى رواية ابى كريب الكرم والنخل **وحدثنا** شيبان بن فروخ قال نا جرير ابن حازم قال سمعت عطاء بن ابى رباح قال نا جابر بن عبد الله الانصارى ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى ان يخلط الزبيب والتمر والبسر والتمر **وحدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا الليث عن عطاء بن ابى رباح عن جابر بن عبد الله الانصارى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه نهى ان ينبذ التمر والزبيب جميعا ونهى ان ينبذ الرطب والبسر جميعا و **حدثنى** محمد بن حاتم قال نا يحيى بن سعيد عن ابن جريج ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهيم ومحمد بن رافع واللفظ لابن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا ابن جريج

(قوله انى لقائم اسقيهم وانا اصغرهم) فيه انه يستحب لصغير السن خدمة الكبار هذا اذا استاد وافى الفضل او تقاربوا (قوله فقمت الى مهراس لنا فضربتها باسفله حتى تكسرت) المهراس بكسر الميم وهو حجر منقور وهذا الكسر محمول على انهم ظنوا انه يجب كسرها واتلافها كما يجب اتلاف الخمر وان لم يكن فى نفس الامر هذا واجبا فيما ظنوه ولهذا لم ينكر عليهم النبى صلى الله عليه وسلم وعذرهم لعدم تفهيم الحكم وهو غسلها من غير كسر وهذا الحكم اليوم فى اوانى الخمر وجميع ظروفه سواء الفخار والزجاج والنحاس والحديد والخشب والجلود فكلها تطهر بالغسل ولا يجوز كسرها **باب** تحريم تخليل الخمر (قوله ان النبى صلى الله عليه وسلم سئل عن الخمر تتخذ خلا فقال لا) هذا دليل الشافعى والجمهور انه لا يجوز تخليل الخمر ولا تطهر بالتخليل هذا اذا خللها بخبز او بصل او خميرة او غير ذلك مما يلقى فيها فهى باقية على نجاستها وينجس ما القى فيها ولا يطهر هذا الخل بعده ابدا لا بغسل ولا بغيره اما اذا انقلبت من الشمس الى الظل او من الظل الى الشمس ففى طهارتها وجهان لاصحابنا اصحهما تطهر هذا الذى ذكرناه من انها لا تطهر اذا خللت بالقاء شئ فيها هو مذهب الشافعى واحمد والجمهور وقال الاوزاعى والليث وابو حنيفة تطهر وعن مالك ثلث روايات اصحها عنه ان التخليل حرام فلو خللها عصى وطهرت والثانية حرام ولا تطهر والثالثة حلال وتطهر واجمعوا انها اذا انقلبت بنفسها خلا طهرت وقد حكى عن سحنون المالكى انها لا تطهر فان صح عنه فهو محجوج باجماع من قبله والله اعلم **باب** تحريم التداوى بالخمر وبيان انها ليست بدواء (قوله ان طارق بن سويد سال النبى صلى الله عليه وسلم عن الخمر فنهاه او كره ان يصنعها فقال انما اصنعها للدواء فقال انه ليس بدواء ولكنه داء) هذا دليل لتحريم اتخاذ الخمر وتخليلها وفيه التصريح بانها ليست بدواء فيحرم التداوى بها لانها ليست بدواء فكانه يتناولها بلا سبب وهذا هو الصحيح عند اصحابنا انه يحرم التداوى بها وكذا يحرم شربها واما اذا غص بلقمة ولم يجد ما يسيغها به الا الخمر فيلزمه الاساغة بها لان حصول الشفاء بها حينئذ مقطوع به بخلاف التداوى والله اعلم **باب** بيان ان جميع ما ينبذ مما يتخذ من النخل والعنب يسمى خمرا (قوله صلى الله عليه وسلم الخمر من هاتين الشجرتين النخلة والعنبة وفى رواية الكرمة والنخلة وفى رواية الكرم والنخل) هذا دليل على ان الانبذة المتخذة من التمر والزهو والزبيب وغيرها تسمى خمرا وهى حرام اذا كانت مسكرة وهو مذهب الجمهور كما سبق وليس فيه نفى الخمرية عن نبيذ الذرة والعسل والشعير وغير ذلك فقد ثبت فى تلك الالفاظ احاديث صحيحة بانها كلها خمر وحرام وقع فى هذا الحديث تسمية العنب كرما وثبت فى الصحيح النهى عنه فيحتمل ان هذا الاستعمال كان قبل النهى ويحتمل انه استعمله بيانا للجواز وان النهى عنه ليس للتحريم بل لكراهة التنزيه ويحتمل انهم خوطبوا به للتعريف لانه المعروف فى لسانهم الغالب فى استعمالهم **باب** كراهة انتباذ التمر والزبيب مخلوطين (قوله ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى ان يخلط التمر والزبيب والبسر والتمر) وفى رواية نهى ان ينبذ التمر والزبيب جميعا ونهى ان ينبذ الرطب والبسر جميعا

باب تحريم تخليل الخمر
باب بيان ان جميع ما ينبذ مما يتخذ من النخل والعنب يسمى خمرا
باب كراهة انتباذ التمر والزبيب مخلوطين

قال قال لى عطاء سمعت جابر بن عبد الله يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجمعوا بين الرطب والبسر وبين الزبيب والتمر بنبيذ **وحدثنا** قتيبة ابن سعيد قال نا ليث ح قال وحدثنا محمد بن رمح قال نا الليث عن ابى الزبير المكى مولى حكيم بن حزام عن جابر بن عبد الله الانصارى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه نهى ان ينبذ الزبيب والتمر جميعا ونهى ان ينبذ البسر والرطب جميعا **حدثنا** يحيى بن يحيى قال انا يزيد بن زريع عن التيمى عن ابى نضرة عن ابى سعيد ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن التمر والزبيب ان يخلط بينهما وعن التمر والبسر ان يخلط بينهما **حدثنا** يحيى بن ايوب قال نا ابن علية قال نا سعيد بن يزيد ابو مسلمة عن ابى نضرة عن ابى سعيد قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نخلط الزبيب والتمر وان نخلط البسر والتمر **حدثنا** نصر بن على الجهضمى قال نا بشر يعنى ابن مفضل عن ابى مسلمة بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا وكيع عن اسمعيل بن مسلم العبدى عن ابى المتوكل الناجى عن ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شرب النبيذ منكم فليشربه زبيبا فردا او تمرا فردا او بسرا فردا **وحدثنيه** ابو بكر بن اسحاق قال نا روح بن عبادة قال نا اسمعيل بن مسلم العبدى بهذا الاسناد قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نخلط بسرا بتمر او زبيبا بتمر او زبيبا ببسر وقال من شربه منكم فذكر بمثل حديث وكيع **وحدثنا** يحيى بن ايوب قال نا ابن علية قال نا هشام الدستوائى عن يحيى بن ابى كثير عن عبد الله بن ابى قتادة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنتبذ والزهو والرطب جميعا ولا تنتبذ والزبيب والتمر جميعا وانتبذ واكل واحد منهما على حدته **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا محمد بن بشر العبدى عن حجاج بن ابى عثمان عن يحيى بن ابى كثير بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** محمد بن المثنى قال نا عثمان بن عمر قال نا على وهو ابن المبارك عن يحيى عن ابى سلمة عن ابى قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تنتبذ والزهو والرطب جميعا ولا تنتبذ والرطب والزبيب جميعا ولكن انتبذ واكل واحد على حدته وزعم يحيى انه لقى عبد الله بن ابى قتادة فحدثه عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثل هذا **وحدثنيه** ابو بكر بن اسحاق قال نا روح بن عبادة قال نا حسين المعلم قال نا يحيى بن ابى كثير بهذين الاسنادين غير انه قال الرطب والزهو والتمر والزبيب **وحدثنى** ابو بكر بن اسحاق قال نا عفان بن مسلم قال نا ابان العطار قال نا يحيى بن ابى كثير قال حدثنى عبد الله بن ابى قتادة عن ابيه ان نبى الله صلى الله عليه وسلم نهى عن خليط التمر والبسر وعن خليط الزبيب والتمر وعن خليط الزهو والرطب وقال انتبذ واكل واحد على حدته قال وحدثنى ابو سلمة بن عبد الرحمن عن ابى قتادة عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثل هذا الحديث **حدثنا** زهير بن حرب وابو كريب واللفظ لزهير قالا نا وكيع عن عكرمة بن عمار عن ابى كثير اليمانى عن ابى هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الزبيب والتمر والبسر والتمر وقال ينتبذ كل واحد منهما على حدته **وحدثنيه** زهير بن حرب قال نا هاشم بن القاسم قال نا عكرمة بن عمار قال نا يزيد بن عبد الرحمن بن اذينة وهو ابو كثير الغبرى قال حدثنى ابو هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله **وحدثنا** ابو بكر ابن ابى شيبة قال نا على بن مسهر عن الشيبانى عن حبيب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال نهى النبى صلى الله عليه وسلم ان يخلط التمر والزبيب جميعا وان يخلط البسر والتمر جميعا وكتب الى اهل جرش ينهاهم عن خليط التمر والزبيب قال وحدثنيه وهب بن بقية قال نا خالد يعنى الطحان عن الشيبانى بهذا الاسناد فى التمر والزبيب ولم يذكر البسر والتمر **حدثنى** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا ابن جريج قال اخبرنى موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر انه كان يقول قد نهى ان ينبذ البسر والرطب جميعا والتمر والزبيب جميعا **وحدثنى** ابو بكر بن اسحاق قال نا روح قال نا ابن جريج قال اخبرنى موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر انه قال قد نهى ان ينبذ البسر والرطب جميعا والتمر والزبيب جميعا **وحدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا ليث عن ابن شهاب عن انس بن مالك انه اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الدباء والمزفت ان ينبذ فيه **وحدثنى** عمرو الناقد قال نا سفيان بن عيينة عن الزهرى عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الدباء والمزفت ان ينبذ فيه قال واخبره ابو سلمة انه سمع ابا هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنتبذ وا فى الدباء ولا فى المزفت ثم يقول ابو هريرة واجتنبوا الحنتم **وحدثنى** محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا وهيب عن سهيل عن ابيه عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم انه نهى عن المزفت والحنتم والنقير قال قيل لابى هريرة ما الحنتم قال الجرار الخضر

وفى رواية لا تجمعوا بين الرطب والبسر وبين الزبيب والتمر نبيذا وفى رواية من شرب النبيذ منكم فليشربه زبيبا فردا او تمرا فردا او بسرا فردا وفى رواية لا تنتبذ وا الزهو والرطب جميعا) هذه الاحاديث صريحة فى النهى عن انتباذ الخليطين وشربهما وهما تمر وزبيب او تمر ورطب او بسر او زهو وواحد من هذه المذكورات ونحو ذلك قال اصحابنا وغيرهم من العلماء سبب الكراهة فيه ان الاسكار يسرع اليه بسبب الخلط قبل ان يتغير طعمه فيظن الشارب انه ليس مسكرا ويكون مسكرا ومذهب الجمهور ان هذا النهى للكراهة التنزيه ولا يحرم ذلك مالم يصر مسكرا وبهذا قال جماهير العلماء وقال بعض المالكية هو حرام وقال ابو حنيفة وابو يوسف فى رواية عنه لا كراهة فيه ولا باس به لان ما حل مفردا حل مخلوطا وانكر عليه الجمهور وقالوا فيه منابذة لصاحب الشرع فقد ثبتت الاحاديث الصحيحة الصريحة فى النهى عنه فان لم يكن حراما كان مكروها واختلف اصحاب مالك فى ان النهى هل يختص بالشراب ام يعمه وغيره والاصح التعميم واما خلطها لا فى الانتباذ بل فى معجون وغيره فلا باس به والله اعلم (**قوله** صلى الله عليه وسلم لا تنتبذ وا الزهو) هو بفتح الزاى وضمها لغتان مشهورتان قال الجوهرى اهل الحجاز يضمون والزهو هو البسر الملون الذى بدا فيه حمرة او صفرة وطاب وزهت النخل تزهو زهوا وازهت تزهى وانكر الاصمعى ازهت بالالف وانكر غيره زهت بلا الف واثبتها الجمهور وجوز ازهت بحذف الالف وقال ابن الاعرابى زهت ظهرت وازهت احمرت او اصفرت والاكثرون على خلافه (**قوله** وهو ابن كثير الغبرى) بضم الغين المعجمة وفتح الموحدة (**قوله** كتب الى اهل جرش) بضم الجيم وفتح الراء وهو بلد باليمن **باب** النهى عن الانتباذ فى المزفت والدباء والحنتم والنقير وبيان انه منسوخ وانه اليوم حلال مالم يصر مسكرا

هذا الباب قد سبق شرحه وبيان هذه الالفاظ وحكم الانتباذ وذكرنا انه منسوخ عندنا وعند جماهير العلماء واوضحنا كل ما يتعلق به فى اول كتاب الايمان فى حديث وفد عبد القيس ولا نعيدها الا ما يحتاج اليه من لم يسبق هناك ومختصر القول فيه انه كان الانتباذ فى هذه الاوعية منهيا عنه فى اول الاسلام خوفا من ان يصير مسكرا فيها ولا نعلم به لكثانتها فتختلف ماليته وربما شربه الانسان ظانا انه لم يصر مسكرا فيصير شاربا للمسكر وكان العهد قريبا باباحة المسكر فلما طال الزمان واشتهر تحريم المسكرات وتقرر ذلك فى نفوسهم نسخ ذلك وابيح لهم الانتباذ فى كل وعاء بشرط ان لا يشربوا مسكرا وهذا صريح قوله صلى الله عليه وسلم فى حديث بريدة المذكور فى آخر هذه الاحاديث كنت

حدثنا نصر بن علی ۔ الجهضمی قال نا نوح بن قیس قال نا ابن عون عن محمد عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لوفد عبد القیس انهاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمقیر والحنتم المزادة المجبوبة ولکن اشرب فی سقائك واوکه حدثنا سعید بن عمرو الاشعثی قال نا عبثر ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال نا جریر ح قال وحدثنی بشر بن خالد قال نا محمد یعنی ابن جعفر عن شعبة کلهم عن الاعمش عن ابراهیم التیمی عن الحارث بن سوید عن علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینتبذ فی الدباء والمزفت هذا حدیث جریر وفی حدیث عبثر وشعبة ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن الدباء والمزفت حدثنا زهیر بن حرب واسحق بن ابراهیم کلاهما عن جریر قال زهیر نا جریر عن منصور عن ابراهیم قال قلت للاسود هل سألت ام المؤمنین عما یکره ان ینتبذ فیه قال نعم قلت یا ام المؤمنین اخبرینی عما نهی عنه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینتبذ فیه قالت نهانا اهل البیت ان ننتبذ فی الدباء والمزفت قال قلت لها ذکرت الحنتم والجر قالت ما احدثك ما سمعت احدثك ما لم اسمع وحدثنا سعید بن عمرو الاشعثی قال نا عبثر عن الاعمش عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن الدباء والمزفت وحدثنی محمد بن حاتم قال نا یحیی وهو القطان قال نا سفیان وشعبة قالا نا منصور وسلیمان وحماد عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله حدثنا شیبان بن فروخ قال نا القاسم یعنی ابن الفضل قال نا ثمامة بن حزن القشیری قال لقیت عائشة فسألتها عن النبیذ فحدثتنی ان وفد عبد القیس قدموا علی النبی صلی الله علیه وسلم فسألوا النبی صلی الله علیه وسلم عن النبیذ فنهاهم ان ینتبذوا فی الدباء والنقیر والمزفت والحنتم وحدثنا یعقوب بن ابراهیم قال نا ابن علیة قال نا اسحاق بن سوید عن معاذة عن عائشة قالت نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت وحدثناه اسحاق بن ابراهیم قال نا عبد الوهاب الثقفی قال نا اسحاق بن سوید بهذا الاسناد الا انه جعل مکان المزفت المقیر حدثنا یحیی بن یحیی قال انا عباد بن عباد عن ابی جمرة عن ابن عباس ح قال وثنا خلف بن هشام قال نا حماد بن زید عن ابی جمرة قال سمعت ابن عباس یقول قدم وفد عبد القیس علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم انهاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمقیر وفی حدیث حماد جعل مکان المقیر المزفت حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر عن الشیبانی عن حبیب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا محمد بن فضیل عن حبیب بن ابی عمرة عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر وان یخلط البلح بالزهو حدثنا محمد بن المثنی قال نا عبد الرحمن ابن مهدی عن شعبة عن یحیی البهرانی قال سمعت ابن عباس ح قال وثنا محمد بن بشار قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن یحیی بن ابی عمر عن ابن عباس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الدباء والنقیر والمزفت حدثنا یحیی بن یحیی قال انا یزید بن زریع عن التیمی ح قال وثنا یحیی بن ایوب قال نا ابن علیة قال نا سلیمان التیمی عن ابی نضرة عن ابی سعید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الجر ان ینبذ فیه حدثنا یحیی بن ایوب قال انا ابن علیة قال واخبرنا سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری ان نبی الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت حدثناه محمد بن المثنی قال نا معاذ بن هشام قال حدثنی ابی عن قتادة بهذا الاسناد ان نبی الله صلی الله علیه وسلم نهی ان ینتبذ فذکر مثله وحدثنا نصر بن علی الجهضمی قال حدثنی ابی قال نا المثنی یعنی ابن سعید عن ابی المتوکل عن ابی سعید قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الشرب فی الحنتمة والدباء والنقیر وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وسریج بن یونس واللفظ لابی بکر قال نا مروان ابن معاویة عن منصور بن حیان عن سعید بن جبیر قال اشهد علی ابن عمر وابن عباس انهما شهدا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر حدثنا شیبان بن فروخ قال نا جریر یعنی ابن حازم قال نا یعلی بن حکیم عن سعید بن جبیر قال سألت ابن عمر عن نبیذ الجر فقال حرم رسول الله صلی الله علیه وسلم نبیذ الجر فاتیت ابن عباس فقلت الا تسمع ما یقول ابن عمر قال وما یقول قلت قال حرم رسول الله صلی الله علیه وسلم نبیذ الجر فقال صدق ابن عمر حرم رسول الله صلی الله علیه وسلم نبیذ الجر فقلت وای شیء نبیذ الجر فقال کل شیء یصنع من المدر

نهیتکم عن الانتباذ الا فی سقاء فاشربوا فی کل وعاء غیر ان لا تشربوا مسکرا (قوله فی حدیث نصر بن علی الجهضمی انهاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمقیر والحنتم المزادة المجبوبة ولکن اشرب فی سقائك واوکه) هکذا هو فی جمیع النسخ ببلادنا والحنتم المزادة المجبوبة وکذا نقله القاضی عن جماهیر رواة صحیح مسلم ومعظم النسخ قال ووقع فی بعض النسخ والحنتم والمزادة المجبوبة قال وهذا هو الصواب الاول بتغییر واو هم قال وکذا ذکره النسائی وعن الحنتم وعن المزادة المجبوبة وفی سنن ابی داود والحنتم والدباء والمزادة المجبوبة قال وضبطناه فی جمیع هذه الکتب المجبوبة بالجیم والباء الموحدة المکررة قال ورواه بعضهم المخبوثة بخاء معجمة ثم نون وبعد الواو ثاء مثلثة کانه اخذه من اختناث الاسقیة المذکورة فی حدیث آخر وهذه الروایة لیست بشیء والصواب الاول انها بالجیم قال ابراهیم الحربی وثابت هی التی قطع راسها فصارت کهیأة الدن واصل الجب القطع وقیل هی التی قطع راسها ولیست لها عزالا من اسفلها یتنفس الشراب منها فیصیر شرابها مسکرا ولا یدری به (قوله صلی الله علیه وسلم ولکن اشرب فی سقائك واوکه) قال العلماء معناه ان السقاء اذا اوکی امنت مفسدة الاسکار لانه متی تغیر نبیذه واشتد صار مسکرا شق الجلد الموکی فعالم بشقه لا یکون مسکرا بخلاف الدباء والحنتم والمزادة المجبوبة والمزفت وغیرها من الاوعیة الکثیفة فانه قد یصیر فیها مسکرا ولا یعلم (قوله حدثنا شیبان بن فروخ حدثنا القاسم یعنی ابن الفضل) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا الفضل بغیر میم وکذا نقله القاضی عن معظم نسخ بلادهم وهو الصواب ووقع فی بعض نسخ المغاربة المفضل بالمیم وهو خطأ صریح وقد ذکره مسلم بعد هذا فی باب الانتباذ للنبی صلی الله علیه وسلم علی الصواب باتفاق نسخ الجمیع (قوله حدثنا محمد بن المثنی وذکر الاسناد الثانی الی شعبة عن یحیی ابی عمر البهرانی) هکذا هو فی معظم نسخ بلادنا یحیی ابی عمر بالکنیة وهو الصواب وذکر القاضی انه وقع لجمیع شیوخهم یحیی بن عمر بالباء والنون نسبة قال ولبعضهم یحیی بن ابی عمر قال وکلاهما وهم وانما هو یحیی بن عبید ابو عمر البهرانی وکذا جاء بعد هذا فی باب الانتباذ للنبی صلی الله علیه وسلم علی الصواب (قوله نهی عن الجر) هو بمعنی الجرار الواحدة جرة وهذا یدخل فیه جمیع انواع الجرار من الحنتم وغیره وهو منسوخ کما سبق (قوله قلت یعنی لابن عباس والی شیء نبیذ الجر فقال کل شیء یصنع من المدر) هذا تصریح من ابن عباس بان الجر یدخل فیه جمیع انواع الجرار المتخذة من المدر الذی هو التراب

ينتبذ

حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب الناس فى بعض مغازيه قال ابن عمر فاقبلت نحوه فانصرف قبل ان ابلغه فسألت ماذا قال قالوا له ان ينبذ فى الدباء والمزفت وحدثنا قتيبة وابن رمح عن الليث بن سعد ح قال وحدثنا ابو الربيع وابو كامل قالا نا حماد ح قال وحدثنى زهير بن حرب قال نا اسماعيل جميعا عن ايوب ح قال وثنا ابن نمير قال نا ابى قال نا عبيد الله ح قال وثنا ابن المثنى وابن ابى عمر عن الثقفى عن يحيى بن سعيد ح قال وثنا محمد بن رافع قال نا ابن ابى فديك قال نا الضحاك يعنى ابن عثمان ح قال وحدثنى هارون الايلى قال نا ابن وهب قال خبرنى اسامة كل هؤلاء عن نافع عن ابن عمر بمثل حديث مالك ولم يذكروا فى بعض مغازيه الا مالك واسامة حدثنا يحيى بن يحيى قال نا حماد بن زيد عن ثابت قال قلت لابن عمر نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نبيذ الجر قال فقال قد زعموا ذاك قلت انهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قد زعموا ذاك حدثنا يحيى بن ايوب قال نا ابن علية قال نا سليمان التيمى عن طاؤس قال قال رجل لابن عمر انهى نبى الله صلى الله عليه وسلم عن نبيذ الجر قال نعم ثم قال طاؤس والله انى سمعته منه حدثنى محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا ابن جريج قال اخبرنى ابن طاؤس عن ابيه عن ابن عمر ان رجلا جاءه فقال انهى النبى صلى الله عليه وسلم ان ينبذ فى الجر والدباء قال نعم وحدثنى محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا وهيب قال نا عبد الله بن طاؤس عن ابيه عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الجر والدباء حدثنا عمرو الناقد قال نا سفيان بن عيينة عن ابراهيم بن ميسرة انه سمع طاؤسا يقول كنت جالسا عند ابن عمر فجاءه رجل فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نبيذ الجر والدباء والمزفت قال نعم حدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن محارب بن دثار قال سمعت ابن عمر يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحنتم والدباء والمزفت قال سمعته غير مرة وحدثنا سعيد ابن عمرو الاشعثى قال نا عبثر عن الشيبانى عن محارب بن دثار عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله قال وأراه قال والنقير حدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن عقبة بن حريث قال سمعت ابن عمر يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الجر والدباء والمزفت وقال ينتبذ وافى الاسقية حدثنا محمد بن المثنى قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن جبلة قال سمعت ابن عمر يحدث قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحنتمة فقلت ما الحنتمة قال الجرة حدثنا عبيد الله بن معاذ قال نا ابى قال نا شعبة عن عمرو بن مرة قال حدثنى زاذان قال قلت لابن عمر حدثنى بما نهى عنه النبى صلى الله عليه وسلم من الاشربة بلغتك وفيرواية بلغتنا فان لكم لغة سوى لغتنا فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحنتم وهى الجرة وعن الدباء وهى القرعة وعن المزفت وهو المقير وعن النقير وهى النخلة تنسم نسحا وتنقر نقرا واهران ينتبذ فى الاسقية وحدثناه محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا ابو داؤد قال نا شعبة فى هذا الاسناد وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا يزيد بن هارون قال نا عبد الخالق بن سلمة قال سمعت سعيد بن المسيب يقول سمعت عبد الله بن عمر يقول عند هذا المنبر واشار الى منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم وفد عبد القيس على رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألوه عن الاشربة فنهاهم عن الدباء والنقير والحنتم فقلت يا ابا محمد والمزفت وظننا انه نسيه فقال لم اسمعه يومئذ من عبد الله بن عمر ولقد كان يكره وحدثنا احمد بن يونس قال نا زهير قال نا ابو الزبير ح قال وحدثنا يحيى بن يحيى قال نا ابو خيثمة عن ابى الزبير عن جابر وابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن النقير والمزفت والدباء وحدثنى محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا ابن جريج قال اخبرنى ابو الزبير انه سمع ابن عمر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن الجر والدباء والمزفت قال ابو الزبير وسمعت جابر بن عبد الله يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الجر والمزفت والنقير وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا لم يجد شيأ ينتبذ له فيه نبذ له فى تور من حجارة وحدثنا يحيى بن يحيى قال نا ابو عوانة عن ابى الزبير عن جابر بن عبد الله ان النبى صلى الله عليه وسلم كان ينتبذ له فى تور من حجارة وحدثنا احمد بن يونس قال نا زهير قال نا ابو الزبير ح قال وثنا يحيى بن يحيى قال نا ابو خيثمة عن ابى الزبير عن جابر قال كان ينبذ لرسول الله صلى الله عليه وسلم فى سقاء فاذا لم يجد سقاء نبذ له فى تور من حجارة فقال بعض القوم وانا اسمع لابى الزبير قال من برام قال من برام حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ومحمد بن المثنى قالا نا محمد بن فضيل قال ابو بكر عن ابى سنان وقال ابن مثنى عن ضرار بن مرة عن محارب عن ابن بريدة عن ابيه ح قال وثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال نا محمد بن فضيل قال نا ضرار بن مرة ابو سنان عن محارب بن دثار عن عبد الله بن بريدة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نهيتكم عن النبيذ الا فى سقاء فاشربوا فى الاسقية كلها ولا تشربوا مسكرا

(قوله ونهى عن النقير هى النخلة تنسح نسحا وتنقر نقرا) هكذا هو فى معظم الروايات والنسح بسين وحاء مهملتين اى تقشر ثم تنقر فتصير نقيرا وقع لبعض الرواة فى بعض النسخ تنسج بالجيم قال القاضى وغيره هو تصحيف وادعى بعض المتاخرين انه وقع فى نسخ صحيح مسلم وفى الترمذى بالجيم وليس كما قال بل معظم نسخ مسلم بالحاء (قوله اخبرنا عبد الخالق بن سلمة) هو بفتح اللام وكسرها سبق بيانه فى مقدمة هذا الشرح (قوله ينبذ له فى تور من حجارة) هو بالتاء المثناة فوق وفى الرواية الاخرى تور من برام وهو بمعنى قوله من حجارة وهو قدح كبير كالقدر يتخذ تارة من الحجارة وتارة من النحاس وغيره (قوله فى هذه الاحاديث ان النبى صلى الله عليه وسلم كان ينبذ له فى تور من حجارة) فيه التصريح بنسخ النهى عن الانتباذ فى الاوعية المشيفة كالدباء والحنتم والنقير وغيرها لان تور الحجارة اكثف من هذه كلها واولى بالنهى منها فلما ثبت انه صلى الله عليه وسلم انتبذ له فيه دل على النسخ وهو موافق لحديث بريدة عن النبى صلى الله عليه وسلم كنت نهيتكم الى آخره وقد ذكرناه فى اول الباب (قوله صلى الله عليه وسلم نهيتكم عن النبيذ الا فى سقاء فاشربوا فى الاسقية كلها ولا تشربوا مسكرا وفى الرواية الثانية نهيتكم عن الظروف وان الظروف لا تحل شيأ ولا تحرمه وكل مسكر حرام وفى الرواية الثالثة كنت نهيتكم عن الاشربة فى ظروف الادم فاشربوا فى كل وعاء غير ان لا تشربوا مسكرا قال القاضى هذه الرواية الثالثة فيه تغيير من بعض الرواة وصوابه كنت نهيتكم عن الاشربة الا فى ظروف الادم فحذف لفظة الا التى للاستثناء ولا بد منها قال والرواية الاولى انها تغيير ايضا وصوابها

باب بيان ان كل مسكر خمر وان كل خمر حرام

حدثنا حجاج بن الشاعر قال نا الضحاك بن مخلد عن سفيان عن علقمة بن مرثد عن ابن بريدة عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نهيتكم عن الظروف وان الظروف اوظ فلا يحل شيأ ولا يحرمه وكل مسكر حرام وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا وكيع عن معروف بن واصل عن محارب بن دثار عن ابن بريدة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت نهيتكم عن الاشربة فى ظروف الادم فاشربوا فى كل وعاء غير ان لا تشربوا مسكرا وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وابن ابى عمر واللفظ لابن ابى عمر قالا نا سفيان عن سليمان الاحول عن مجاهد عن ابى عياض عن عبد الله بن عمرو قال لما نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النبيذ فى الاوعية قالوا ليس كل الناس يجد فارخص لهم فى الجر غير المزفت حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن ابن شهاب عن ابى سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البتع فقال كل شراب اسكر فهو حرام وحدثنى حرملة بن يحيى التجيبى قال انا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب عن ابى سلمة بن عبد الرحمن انه سمع عائشة تقول سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البتع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل شراب اسكر فهو حرام حدثنا يحيى بن يحيى وسعيد بن منصور وابو بكر بن ابى شيبة وعمرو الناقد وزهير بن حرب كلهم عن ابن عيينة ح قال وحدثنا الحسن الحلوانى وعبد بن حميد عن يعقوب بن ابراهيم بن سعد قال انا ابى عن صالح ح قال وثنا اسحاق بن ابراهيم وعبد بن حميد قالا انا عبد الرزاق قال نا معمر كلهم عن الزهرى بهذا الاسناد وليس فى حديث سفيان وصالح سئل عن البتع وهو فى حديث معمر وفى حديث صالح انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كل شراب مسكر حرام حدثنا قتيبة بن سعيد واسحاق بن ابراهيم واللفظ لقتيبة قال نا وكيع عن شعبة عن سعيد بن ابى بردة عن ابيه عن ابى موسى قال بعثنى النبى صلى الله عليه وسلم انا ومعاذ ابن جبل الى اليمن فقلت يا رسول الله ان شرابا يصنع بارضنا يقال له المزر من الشعير وشرابا يقال له البتع من العسل فقال كل مسكر حرام حدثنا محمد بن عباد قال نا سفيان عن عمرو سمعه من سعيد بن ابى بردة عن ابيه عن جده ان النبى صلى الله عليه وسلم بعثه ومعاذ الى اليمن فقال لهما بشرا ويسرا وعلما ولا تنفرا واراه قال وتطاوعا قال فلما ولى رجع ابو موسى فقال يا رسول الله ان لهم شرابا من العسل يطبخ حتى يعقد والمزر يصنع من الشعير فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل ما اسكر عن الصلوة فهو حرام وحدثنا اسحاق بن ابراهيم ومحمد بن احمد بن ابى خلف واللفظ لابن ابى خلف قالا نا زكريا بن عدى قال نا عبيد الله وهو ابن عمرو عن زيد بن ابى انيسة عن سعيد بن ابى بردة حدثنا ابو بردة عن ابيه قال بعثنى رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعاذ الى اليمن فقال ادعوا الناس وبشرا ولا تنفرا ويسرا ولا تعسرا قال فقلت يا رسول الله افتنا فى شرابين كنا نصنعهما باليمن البتع وهو من العسل ينبذ حتى يشتد والمزر وهو من الذرة والشعير ينبذ حتى يشتد قال وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اعطى جوامع الكلم بخواتمه فقال نهى عن كل مسكر اسكر عن الصلوة وحدثنا قتيبة بن سعيد قال نا عبد العزيز يعنى الدراوردى عن عمارة بن غزية عن ابى الزبير عن جابر ان رجلا قدم من جيشان وجيشان من اليمن فسأل النبى صلى الله عليه وسلم عن شراب يشربونه بارضهم من الذرة يقال له المزر فقال النبى صلى الله عليه وسلم او مسكر هو قال نعم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مسكر حرام ان على الله عهدا لمن يشرب المسكر ان يسقيه من طينة الخبال قالوا يا رسول الله وما طينة الخبال قال عرق اهل النار او عصارة اهل النار وحدثنا ابو الربيع العتكى وابو كامل قالا نا حماد بن زيد قال نا ايوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مسكر خمر وكل مسكر حرام ومن شرب الخمر فى الدنيا فمات وهو يدمنها لم يتب لم يشربها فى الاخرة وحدثنا اسحاق بن ابراهيم وابو بكر بن اسحاق كلاهما عن روح بن عبادة قال نا ابن جريج قال اخبرنى موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل مسكر خمر وكل مسكر حرام

فاشربوا فى الاوعية كلها لان الاسقية وظروف الادم لم تزل مباحة ما ذونا فيها وانما نهى عن غيرها من الاوعية كما قال فى الرواية الاولى كنت نهيتكم عن الانتباذ الا فى سقاء فالحاصل ان صواب الروايتين كنت نهيتكم عن الانتباذ الا فى سقاء فانتبذوا واشربوا فى كل وعاء وما سوى هذا تغيير من الرواة والله اعلم (قوله عن معروف بن واصل) هو بكسر الراء على المشهور ويقال بفتحها حكاه صاحب المشارق والمطالع ويقال فيه معروف (قوله عن ابى عياض عن عبد الله بن عمرو قال لما نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النبيذ الحديث) هكذا هو فى النسخ المعتمدة ببلادنا ومعظم النسخ عن عبد الله ابن عمر وبفتح العين من عمرو وبالواو فى الخط وهو ابن عمرو بن العاص ووقع فى بعضها ابن عمر بضم العين يعنى ابن الخطاب وذكر القاضى ان نسخهم ايضا اختلفت فيه وان ابا على الغسانى قال المحفوظ ابن عمرو بن العاص وقد ذكره الحميدى صاحب ابن عيينة وابن ابى شيبة كلاهما عن سفيان بن عيينة فى مسند ابن عمرو بن العاص كذا ذكره البخارى وابو داود وكذا ذكره الحميدى فى الجمع بين الصحيحين ونسبه الى رواية البخارى ومسلم وكذا ذكره جمهور المحدثين وهو الصحيح والله اعلم (قوله لما نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النبيذ فى الاوعية قالوا ليس كل الناس يجد فارخص لهم فى الجر غير المزفت) هكذا هو فى مسلم عن النبيذ فى الاوعية وهو الصواب ووقع فى غير مسلم عن النبيذ فى الاسقية وكذا نقله الحميدى فى الجمع بين الصحيحين عن رواية عن المدينى عن سفين بن عيينة قال الحميدى ولعله نقص منه فيكون عن النبيذ الا فى الاسقية قال وفى رواية عبد الله بن محمد وابى بكر بن ابى شيبة ومحمد بن ابى عمر عن سفين عن النبيذ فى الاوعية واما قوله ليس كل الناس يجد فمعناه يجد اسقية الادم واما قوله فرخص لهم فى الجر غير المزفت فمحمول على انه رخص فيه اولا ثم رخص فى جميع الاوعية فى حديث بريدة وغيره والله اعلم

باب بيان ان كل مسكر خمر وان كل خمر حرام

هذا الباب وذكرنا ولائله فى الباب الاول مع مذاهب الناس فيه وهذه الاحاديث المذكورة هنا صريحة فى ان كل مسكر فهو حرام وهو خمر والتفق اصحابنا على نجاسة جميع هذه الاشربة خمر الكن قال اكثرهم هو مجاز وانما حقيقة الخمر عصير العنب وقال جماعة منهم هو حقيقة لظاهر الاحاديث والله اعلم (قوله سئل عن البتع) هو بباء موحدة مكسورة ثم تاء مثناة فوق ساكنة ثم عين مهملة وهو نبيذ العسل وهو شراب اهل اليمن قال الجوهرى ويقال ايضا بفتح التاء المثناة كقمع وقمع (قوله سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البتع فقال كل شراب اسكر فهو حرام) هذا من جوامع كلمه صلى الله عليه وسلم وفيه انه يستحب للمفتى اذا رأى بالسائل حاجة الى غير ما سال ان يضمه فى الجواب الى المسئول عنه ونظير هذا الحديث حديث هو الطهور ماؤه الحل ميتته (قوله ان شرابا يقال له المزر من الشعير) هو بكسر الميم وبالزاى وبعدها راء ساكنة وهو نبيذ الشعير ومن الذرة ومن الحنطة (قوله وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اعطى جوامع الكلم بخواتمه) اى ايجاز اللفظ مع تناوله المعانى الكثيرة جدا (قوله بخواتمه اى كانه يختم على المعانى الكثيرة التى تضمنها اللفظ اليسير فلا يخرج منها شئ عن طالبه ومستنبط العذوبة لفظه وجزالته (قوله يطبخ حتى يعقد) هو بفتح الياء وكسر القاف يقال عقد العسل ونحوه واعقده (قوله حدثنا محمد بن عباد نا سفين عن عمرو سمعه من سعيد بن ابى بردة) هذا الاسناد استدركه الدارقطنى وقال لم يتابع ابن عباد على هذا قال ولا يصح هذا عن عمرو بن دينار قال وقد روى عن ابن عيينة عن معمر

وحدثنا صالح بن مسمار السلمى قال نا معن قال نا عبد العزيز بن المطلب عن موسى بن عقبة بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** محمد بن المثنى ومحمد بن حاتم قالا نا يحيى وهو القطان عن عبيد الله قال نا نافع عن ابن عمر قال ولا اعلمه الا عن النبى صلى الله عليه وسلم قال كل مسكر خمر وكل خمر حرام **وحدثنا** يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من شرب الخمر فى الدنيا حرمها فى الاخرة **حدثنا** عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا مالك عن نافع عن ابن عمر قال من شرب الخمر فى الدنيا فلم يتب منها حرمها فى الاخرة فلم يسقها قيل لمالك رفعه قال نعم **وحدثناه** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا عبد الله بن نمير ح قال وثنا ابن نمير قال نا ابى قال نا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من شرب الخمر فى الدنيا لم يشربها فى الاخرة الا ان يتوب **وحدثنا** ابن ابى عمر قال نا هشام يعنى ابن سليمان المخزومى عن ابن جريج قال اخبرنى موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثل حديث عبيد الله **وحدثنا** عبيد الله بن معاذ العنبرى قال نا ابى قال نا شعبة عن يحيى بن عبيد ابى عمر البهرانى قال سمعت ابن عباس يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينتبذ له اول الليل فيشربه اذا اصبح يومه ذاك والليلة التى تجيئ والغد الليلة الاخرى والغد الى العصر فان بقى شئ سقاه الخادم او امر به فصب **حدثنا** محمد بن بشار قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن يحيى البهرانى قال ذكروا النبيذ عند ابن عباس فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينتبذ له فى سقاء قال شعبة من ليلة الاثنين فيشربه يوم الاثنين والثلاثاء الى العصر فان فضل منه شئ سقاه الخادم او صبه **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب واسحق بن ابراهيم واللفظ لابى بكر وابى كريب قال اسحاق انا وقال الاخران نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابى عمر عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينقع له الزبيب فيشربه اليوم والغد وبعد الغد الى مساء الثالثة ثم يأمر به فيسقى او يهراق **وحدثنا** اسحق بن ابراهيم قال انا جرير عن الاعمش عن يحيى ابى عمر عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينبذ له الزبيب فى السقاء فيشربه يومه والغد وبعد الغد فاذا كان مسى الثالثة شربه وسقاه فان فضل شئ اهراقه **وحدثنى** محمد بن ابى خلف قال نا زكريا بن عدى قال نا عبيد الله عن زيد عن يحيى النخعى قال سأل قوم ابن عباس عن بيع الخمر وشرائها والتجارة فيها فقال مسلمون انتم قالوا نعم قال فانه لا يصلح بيعها ولا شراؤها ولا التجارة فيها قال فسألوه عن النبيذ فقال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فى سفر ثم رجع وقد نبذ ناس من اصحابه فى حنأتم ونقير ودباء فأمر به فأهريق ثم امر بسقاء فجعل فيه زبيب وماء فجعل من الليل فاصبح فشرب منه يومه ذلك وليلته المستقبلة ومن الغد حتى امسى فشربه وسقى فلما اصبح امر بما بقى منه فأهريق **حدثنا** شيبان ابن فروخ قال نا القاسم يعنى ابن الفضل الحدانى قال نا ثمامة يعنى ابن حزن القشيرى قال لقيت عائشة فسألتها عن النبيذ فدعت عائشة جارية حبشية فقالت سل هذه انها كانت تنبذ لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت الحبشية كنت انبذ له فى سقاء من الليل واوكيه واعلقه فاذا اصبح شرب منه **حدثنا** محمد بن المثنى العنبرى قال حدثنى عبد الوهاب الثقفى عن يونس عن الحسن عن امه عن عائشة قالت كنا ننبذ لرسول الله صلى الله عليه وسلم فى سقاء يوكى اعلاه وله عزلاء ننبذه غدوة فيشربه عشاء وننبذه عشاء فيشربه غدوة **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا عبد العزيز يعنى ابن ابى حازم عن ابى حازم عن سهل بن سعد قال دعا ابو اسيد الساعدى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى عرسه فكانت امرأته يومئذ خادمهم وهى العروس قال سهل تدرون ما سقت رسول الله صلى الله عليه وسلم انقعت له تمرات من الليل فى تور فلما اكل سقته اياه

ولم يثبت ولم يخرجه البخارى من رواية ابن عيينة والله اعلم **باب** عقوبة من شرب الخمر اذا لم يتب منها بمنعه اياها فى الآخرة (**قوله** صلى الله عليه وسلم من شرب الخمر فى الدنيا لم يشربها فى الآخرة الا ان يتوب) فى رواية حرمها فى الآخرة) معناه ان يحرم شربها فى الجنة وان دخلها فانها من فاخر شراب الجنة فيمنعها هذا العاصى يشربها فى الدنيا قيل اذ نسى شهوتها لان الجنة فيها كل ما يشتهى وقيل لا يشتهيها وان ذكرها ويكون هذا نقص نعيم فى حقه تمييز ابينه وبين تارك شربها فى هذا الحديث دليل على ان التوبة تكفر المعاصى الكبائر وهو مجمع عليه واختلف متكلمو اهل السنة فى ان تكفيرها قطعى او ظنى وهو الاقوى والله اعلم

باب اباحة النبيذ الذى لم يشتد ولم يصر مسكرا فيه ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينتبذ له اول الليل فيشربه اذا اصبح يومه ذلك والليلة التى تجئ والغد والليلة الاخرى والغد الى العصر فان بقى شئ سقاه الخادم او امر به فصب والاحاديث الباقية بمعناه **الشرح** فى هذه الاحاديث دلالة على جواز الانتباذ وجواز شرب النبيذ مادام حلوا لم يتغير ولم يغل وهذا جائز باجماع الامة واما سقيه الخادم بعد الثلاث وصبه فلانه لا يؤمن بعد الثلاث تغيره وكان النبى صلى الله عليه وسلم يتنزه عنه بعد الثلاث (**قوله** سقاه الخادم او صبه) معناه تارة يسقيه الخادم وتارة يصبه وذلك لاختلاف حال النبيذ فان كان لم يظهر فيه تغير ونحوه من مبادى الاسكار سقاه الخادم ولا يريقه لانه مال تحرم اضاعته ويترك شربه تنزها وان كان قد ظهر فيه شئ من مبادى الاسكار او التغير اراقه لانه اذا اسكر صار حراما ونجسا فيراق ولا يسقيه الخادم لان المسكر لا يجوز سقيه الخادم كما لا يجوز شربه واما شربه صلى الله عليه وسلم قبل الثلاث فكان حيث لا يتغير ولا مبادى تغير ولا شك اصلا والله اعلم واما (**قوله** فى حديث عائشة ينبذ غدوة فيشربه عشاء وينبذ عشاء فيشربه غدوة فليس مخالفا لحديث ابن عباس فى الشرب الى ثلاث لان الشرب فى يوم لا يمنع الزيادة وقال بعضهم لعل حديث عائشة كان زمن الحر وحيث يخشى فساده فى الزيادة على يوم وحديث ابن عباس فى زمن يؤمن فيه التغير قبل الثلاث وقيل حديث عائشة محمول على نبيذ قليل يفرغ فى يومه وحديث ابن عباس فى كثير لا يفرغ فيه والله اعلم (**قوله** فان فضل شئ) يقال بفتح الضاد وكسرها وقد سبق بيانه مرات (**قوله** الى مسى الثالثة) يقال بضم الميم وكسر الغين لغتان الضم اشهر (**قوله** عن زيد عن يحيى النخعى) زيد هو ابن ابى انيسة ويحيى النخعى هو يحيى البهرانى المذكور فى الرواية السابقة يقال له البهرانى النخعى الكوفى (**قوله** حدثنا القاسم يعنى ابن الفضل الحدانى) بضم الحاء وتشديد الدال المهملتين وهو منسوب الى بنى حدان ولم يكن من انفسهم بل كان نازلا فيهم وهو من بنى الحارث بن مالك (**قولها** واوكيه) اى اشده بالوكاء وهو الخيط الذى يشد به راس القربة (**قوله** عن الحسن عن امه عن عائشة) هو الحسن البصرى واسم امها خيرة وكانت مولاة لام سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم ردى عنها ابنا الحسن وسعيد (**قولها** فى سقاء يوكى) هذا معناه رايته يكتب ويضبط فاسدا واصوابه يوكى بالياء غير مهموز ولا حاجة الى ذكر وجوه الفساد التى قد يوجد عليها (**قولها** وله عزلاء) هى بفتح العين المهملة واسكان الزاى وبالمد وهو الشقب الذى يكون فى اسفل المزادة والقربة (**قولها** فيشربه عشاء) هو بكسر العين وفتح الشين وبالمد وضبطه بعضهم عشيا بفتح العين وكسر الشين وزيادة ياء مشددة (**قوله** انقعت له تمرات فى تور) هكذا هو فى الاصول انقعت وهو صحيح يقال انقعت ونقعت واما التور فهو بفتح التاء المثناة فوق وهو اناء من صفر او حجارة ونحوهما كالاجانة وقد يتوضأ منه

حدثنا قتیبة بن سعید قال نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن عن ابی حازم قال سمعت سهلا یقول قال ابو اسید الساعدی رسول الله صلی الله علیه وسلم فدعا رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثله ولم یقل فلما اکل سقته ایاه **وحدثنی** محمد بن سهل التمیمی قال نا ابن ابی مریم قال نا محمد یعنی ابا غسان قال حدثنی ابو حازم عن سهل بن سعد بهذا الحدیث وقال فی تورٍ من حجارة فلما فرغ رسول الله صلی الله علیه وسلم من الطعام اماثته فسقته تخصه بذلك **حدثنی** محمد بن سهل التمیمی وابو بکر ابن اسحاق قال ابو بکر انا وقال ابن سهل نا ابن ابی مریم قال انا محمد وهو ابن مطرف ابو غسان قال اخبرنی ابو حازم عن سهل بن سعد قال ذکر لرسول الله صلی الله علیه وسلم امرأة من العرب فامر ابا اسید ان یرسل الیها فارسل الیها فقدمت فنزلت فی اُجُم بنی ساعدة فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی جاءها فدخل علیها فاذا امرأة منکسة رأسها فلما کلمها رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت اعوذ بالله منك قال قد اعذتك منی فقالوا لها اتدرین من هذا فقالت لا فقالوا هذا رسول الله صلی الله علیه وسلم جاءك لیخطبك قالت انا کنت اشقی من ذلك قال سهل فاقبل رسول الله صلی الله علیه وسلم یومئذ حتی جلس فی سقیفة بنی ساعدة هو واصحابه ثم قال اسقنا یا سهل قال فاخرجت لهم هذا القدح فاسقیتهم فیه قال ابو حازم فاخرج لنا سهل ذلك القدح فشربنا فیه ثم استوهبه بعد ذلك عمر بن عبد العزیز فوهبه له وفی روایة ابی بکر بن اسحاق قال سقنا یا سهل **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب قالا نا عفان قال نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس قال لقد سقیت رسول الله صلی الله علیه وسلم بقدحی هذا الشراب کله العسل والنبیذ والماء واللبن **حدثنا** عبید الله بن معاذ العنبری قال نا ابی قال نا شعبة عن ابی اسحاق عن البراء قال قال ابو بکر الصدیق لما خرجنا مع النبی صلی الله علیه وسلم من مکة الی المدینة مررنا براعٍ وقد عطش رسول الله صلی الله علیه وسلم فحلبت له کثبة من لبن فاتیته بها فشرب حتی رضیت **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت ابا اسحاق الهمدانی یقول سمعت البراء یقول لما اقبل رسول الله صلی الله علیه وسلم من مکة الی المدینة قال فاتبعه سراقة بن مالك بن جُعْشُم قال فدعا علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فساخت فرسه فقال ادع الله لی ولا اضرك قال فدعا الله قال فعطش رسول الله صلی الله علیه وسلم فمر وا براعی غنم قال ابو بکر الصدیق فاخذت قدحا فحلبت فیه لرسول الله صلی الله علیه وسلم کثبة من لبن فاتیته به فشرب حتی رضیت **حدثنا** محمد بن عباد وزهیر بن حرب واللفظ لابن عباد قالا نا ابو صفوان قال انا یونس عن الزهری قال قال ابن المسیب قال ابو هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم اتی لیلة اسری به

(**قوله** عن سهل بن سعد رض قال دعا ابو اسید الساعدی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی عرسه فکانت امرأته یومئذ خادمهم وهی العروس قال سهل تدرون ما سقت رسول الله صلی الله علیه وسلم انقعت له تمرات من اللیل فی تور فلما اکل سقته ایاه) هذا محمول علی انه کان قبل الحجاب ویبعد حمله علی انها کانت مستورة البشرة وابو اسید بضم الهمزة واسمه مالک تقدم ذکره (**قوله** اماثته فسقته تخصه بذلك) کذا ضبطناه وکذا هو فی الاصول ببلادنا اماثته بمثلثة ثم مثناة فوق یقال ماثه واماثه لغتان مشهورتان وقد غلط من انکر اماثه ومعناه عرکته واستخرجت قوته واذابته ومنهم من یقول ای لینته وهو محمول علی معنی الاول وحکی القاضی عیاض ان بعضهم رواه اماثته بتکریر المثناة وهو بمعنی الاول (**قوله** تخصه) کذا هو فی صحیح مسلم تخصه من التخصیص وکذا رواه فی صحیح البخاری ورواه بعض رواة البخاری تخفه من الاتحاف وهو بمعناه یقال اتحفته به اذا خصصته واطرفته به وفی هذا جواز تخصیص صاحب الطعام بعض الحاضرین بفاخر من الطعام والشراب اذا لم یتاذ الباقون لایثارهم المخصص لعلمه او صلاحه او شرفه او غیر ذلك کما کان الحاضرون هناك یؤثرون رسول الله صلی الله علیه وسلم ویسرون باکرامه لیفرحون بما جری وانما شربه النبی صلی الله علیه وسلم لعلتین احدیهما اکرام صاحب الشراب واجابته التی لا مفسدة فیهما وفی ترکهما کسر قلبه الثانیة بیان الجواز والله اعلم (**قوله** فی اجم بنی ساعدة) هو بضم الهمزة والجیم وهو الحصن وجمعه آجام بالمد کعنق واعناق قال اهل اللغة الآجام الحصون (**قوله** فاذا امرأة منکسة راسها) یقال نکس راسه بالتخفیف فهو ناکس ونکس بالتشدید فهو منکس اذا طأطأه (وفی **قوله** صلی الله علیه وسلم اعذتك منی) معناه ترکتك وترکك صلی الله علیه وسلم تزوجها لانها لم تعجبه لصورتها او لخلقها او لغیر ذلك وفیه دلیل علی جواز نظر الخاطب الی من یرید نکاحها وفی الحدیث المشهور ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من استعاذکم بالله فاعیذوه فلما استعاذت بالله تعالی لم یجبها النبی صلی الله علیه وسلم بل امن اعاذتها وترکها اذا ترك شیئا لله تعالی لا یعود فیه والله اعلم (**قوله** فاخرج لنا سهل ذلك القدح فشربنا منه قال ثم استوهبه بعد ذلك عمر بن عبد العزیز فوهبه له یعنی القدح الذی شرب منه رسول الله صلی الله علیه وسلم) هذا فیه التبرك بآثار النبی صلی الله علیه وسلم وملابسه او کان منه فیه بسبب هذا نجوبا اجمعوا علیه واطبق السلف والخلف علیه من التبرك بالصلوة فی مصلی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الروضة الکریمة ودخول الغار الذی دخله صلی الله علیه وسلم وغیر ذلك ومن هذا عطاؤه صلی الله علیه وسلم اباطلحة شعره لیقسمه بین الناس واعطاؤه صلی الله علیه وسلم حفوه لتکفن فیه بنته رض وجعله الجریدتین علی القبرین وجمعت بنت لحان عرقه صلی الله علیه وسلم وتمسح ابو خیثمة صلی الله علیه وسلم ودلکوا وجوههم بنخامته صلی الله علیه وسلم واشباه هذا کثیرة مشهورة فی الصحیح وکل ذلك واضح لا اشکال فیه (**قوله** سقیت رسول الله صلی الله علیه وسلم بقدحی هذا الشراب کله العسل والنبیذ والماء واللبن) المراد بالنبیذ ههنا ما سبق تفسیره فی احادیث الباب وهو ما لم ینته الی حد الاسکار وهذا متعین لقوله صلی الله علیه وسلم فی الاحادیث السابقة کل مسکر حرام والله اعلم

باب جواز شرب اللبن

جواز شرب اللبن فیه ابو بکر الصدیق رض قال لما خرجنا مع النبی صلی الله علیه وسلم من مکة الی المدینة مررنا براع وقد عطش رسول الله صلی الله علیه وسلم فحلبت له کثبة من لبن فاتیته بها فشرب حتی رضیت وفی الروایة الاخری وحدیث ابی هریرة **الشرح** الکثبة بضم الکاف واسکان الثاء المثلثة وبعدها موحدة وهو الشیء القلیل و (**قوله** فشرب حتی رضیت معناه شرب حتی علمت انه شرب حاجته وکفایته و (**قوله** مر بنا براعٍ هکذا هو فی الاصول براعٍ بالیاء وهی لغة قلیلة والاشهر براعٍ وانما شربه صلی الله علیه وسلم من هذا اللبن ولیس صاحبه حاضرا لانه کان راعیا للرجل من اهل المدینة کما جاء فی الروایة الاخری وقد ذکر مسلم فی آخر الکتاب المراد بالمدینة ههنا مکة وفی روایة لرجل من قریش فاجاب عنه من اوجه احدها ان هذا کان رجلا حربیا فلا امان له فیجوز الاستیلاء علی ماله والثانی یحتمل انه کان رجلا یدل علیه النبی صلی الله علیه وسلم ولا یکره شیء صلی الله علیه وسلم من لبنه والثالث لعله کان فی عرفهم مما یتسامحون به لکل احد ویاذنون لرعاتهم لیسقوا من یمر بهم والرابع انه کان مضطرا (**قوله** سراقة بن مالك بن جعشم) هو بضم الجیم والشین المعجمة واسکان العین بینهما ویقال بفتح الشین حکاه الجوهری فی الصحاح عن الفراء والصحیح المشهور ضمها (**قوله** فساخت فرسه) هو بالسین المهملة وبالخاء المعجمة ومعناه نزلت قوائمها فی الارض وقبضتها الارض وکان فی جلد من الارض کما جاء فی الروایة الاخری (**قوله** فقال ادع الله لی ولا اضرك فدعا له) کذا وقع فی بعض الاصول ادع الله بلفظ التثنیة للنبی صلی الله علیه وسلم وابی بکر رضی الله عنه وفی بعضها ادع بلفظ الواحد وکلاهما ظاهر و **قوله** فدعا له ثم امته فانطلق کما جاء فی غیر هذه الروایة وفیه معجزة ظاهرة لرسول الله صلی الله علیه وسلم (**قوله** ان النبی صلی الله علیه وسلم اتی لیلة اسری به بایلیاء بقدحین من خمر ولبن فنظر الیهما فاخذ اللبن فقال له جبریل الحمد لله الذی هداك للفطرة لو اخذت الخمر غوت امتك)

بايلياء بقدحين من خمر ولبن فنظر اليهما فاخذ اللبن فقال له جبرئيل عليه الصلوة والسلام الحمد لله الذى هداك للفطرة لو اخذت الخمر غوت امتك
وحدثنى سلمة بن شبيب قال نا الحسن بن اعين قال نا معقل عن الزهرى عن سعيد بن المسيب انه سمع ابا هريرة يقول اتى رسول الله صلى الله
عليه وسلم بمثله ولم يذكر بايلياء **حدثنا** زهير بن حرب ومحمد بن المثنى وعبد بن حميد كلهم عن ابى عاصم قال ابن المثنى نا الضحاك قال نا ابن جريج قال
اخبرنى ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول اخبرنى ابو حميد الساعدى قال اتيت النبى صلى الله عليه وسلم بقدح لبن من التقيع ليس بمخمر فقال الا خمرته
ولو تعرض عليه عودا قال ابو حميد انما امر بالاسقية ان توكأ ليلا وبالابواب ان تغلق ليلا **حدثنى** ابراهيم بن دينار قال نا روح بن عبادة قال نا ابن
جريج وزكريا بن اسحاق قالا انا ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول خبرنى ابو حميد الساعدى انه اتى النبى صلى الله عليه وسلم بقدح لبن بمثله قال
ولم يذكر زكريا قول ابى حميد بالليل **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب واللفظ لابى كريب قالا نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابى صالح عن جابر بن
عبد الله قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستسقى فقال رجل يا رسول الله الا نسقيك نبيذا فقال بلى فخرج الرجل يبتغى فجاء بقدح فيه نبيذ فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم الا خمرته ولو تعرض عليه عودا قال فشرب **حدثنا** عثمان بن ابى شيبة قال نا جرير عن الاعمش عن ابى سفيان وابى صالح عن
جابر قال جاء رجل يقال له ابو حميد بقدح من لبن من التقيع فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم الا خمرته ولو تعرض عليه عودا **حدثنا** قتيبة بن سعيد
قال نا ليث ح قال وثنا محمد بن رمح قال نا الليث عن ابى الزبير عن جابر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال غطوا الاناء واوكوا السقاء
واغلقوا الباب واطفؤا السراج فان الشيطان لا يحل سقاء ولا يفتح بابا ولا يكشف اناء فان لم يجد احدكم الا ان يعرض على اناءه عودا او
يذكر اسم الله فليفعل فان الفويسقة تضرم على اهل البيت بيتهم ولم يذكر قتيبة فى حديثه واغلقوا الباب **حدثنا** يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك
عن ابى الزبير عن جابر عن النبى صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث غير انه قال واكفئوا الاناء او خمروا الاناء ولم يذكر تعريض العود على الاناء **حدثنا** احمد بن
يونس قال نا زهير قال نا ابو الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغلقوا الباب فذكر بمثل حديث الليث غير انه قال وخمروا الانية
وقال تضرم على اهل البيت ثيابهم **وحدثنى** محمد بن المثنى قال نا عبد الرحمن قال نا سفيان عن ابى الزبير عن جابر عن النبى صلى الله عليه و
سلم بمثل حديثهم وقال والفويسقة تضرم البيت على اهله **حدثنى** اسحاق بن منصور قال انا روح بن عبادة قال نا ابن جريج
قال اخبرنى عطاء انه سمع جابر بن عبد الله يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان جنح الليل او امسيتم

(قوله بايلياء) هو بيت المقدس وهو بالمد ويقال بالقصر ويقال ايلياء بحذف الياء الاولى وقد سبق بيانه وفى هذه الرواية محذوف تقديره اتى بقدحين فقيل له اختر ايهما شئت كما جاء مصرحا به فى البخارى و
قد ذكره مسلم فى كتاب الايمان فى اول الكتاب فالهمه الله تعالى اختيار اللبن لما اراده سبحانه وتعالى من توفيق هذه الامة واللطف بها فلله الحمد والمنة وقول جبرئيل عليه السلام اصبت الفطرة
قيل فى معناه اقوال المختار منها ان الله تعالى اعلم جبرئيل ان النبى صلى الله عليه وسلم ان اختار اللبن كان كذا وان اختار الخمر كان كذا واما الفطرة فالمراد بها هنا الاسلام والاستقامة وقد قدمنا
شرح هذا كله وبيان الفطرة وسبب اختيار اللبن فى اول الكتاب فى باب الاسراء من كتاب الايمان وقوله الحمد لله فيه استحباب حمد الله عند تجدد النعم وحصول ما كان الانسان يتوقع حصوله واندفاع ما كان يخاف وقوله
غوت امتك معناه ضلت وانهمكت فى الشر والله اعلم **باب** استحباب تخمير الاناء وهو تغطيته وايكاء السقاء واغلاق الابواب وذكر اسم الله تعالى عليها واطفاء السراج والنار عند النوم وكف الصبيان
والمواشى بعد المغرب فيه ابو حميد رض اتيت النبى صلى الله عليه وسلم بقدح لبن من التقيع ليس بمخمر فقال الا خمرته ولو تعرض عليه عودا وفيه الاحاديث الباقية بما ترجمنا عليه **الشرح** (قوله من التقيع) روى بالنون
والياء حكاهما القاضى عياض والصحيح الاشهر الذى قاله الخطابى والاكثرون بالنون وهو موضع بوادى العقيق وهو الذى حماه رسول الله صلى الله عليه وسلم وقوله ليس بمخمر اى ليس مغطى والتخمير
التغطية ومنه الخمار لتغطيتها على العقل وخمار المرأة لتغطيتها راسها (وقوله صلى الله عليه وسلم ولو تعرض عليه عودا) المشهور فى ضبطه تعرض بفتح التاء وضم الراء وبكذا قاله الاصمعى والجمهور ورواه ابو عبيد بكسر الراء
والصحيح الاول ومعناه تمده عليه عرضا اى خلاف الطول وهذا عند عدم ما يغطيه به كما ذكره فى الرواية بعده فان لم يجد احدكم الا ان يعرض على اناءه عودا ويذكر اسم الله فليفعل فهذا ظاهر فى انه انما يقتصر على
العود عند عدم ما يغطيه به وذكر العلماء للامر بالتغطية فوائد منها الفائدتان اللتان ورد تا فى هذه الاحاديث وهما صيانته من الشيطان فان الشيطان لا يكشف غطاء ولا يحل سقاء وصيانته
من الوباء الذى ينزل فى ليلته من السنة والفائدة الثالثة صيانته من النجاسة والمقذرات والرابعة صيانته من الحشرات والهوام فربما وقع شئ منها فيه فشربه وهو غافل او فى الليل فيتضرر به والله اعلم
(قوله قال ابو حميد وهو الساعدى راوى هذا الحديث انما امر بالاسقية ان توكى ليلا وبالابواب ان تغلق ليلا) هذا الذى قاله ابو حميد من تخصيصهما بالليل ليس فى اللفظ ما يدل عليه والمختار عند الاكثرين
من الاصوليين وهو مذهب الشافعى وغيره ان تفسير الصحابى اذا كان خلاف ظاهر اللفظ ليس بحجة ولا يلزم غيره من المجتهدين موافقته على تفسيره واما اذا لم يكن فى ظاهر الحديث ما يخالف ما بان كان مجملا فيرجع الى
تاويله ويجب الحمل عليه لانه اذا كان مجملا لا يحمل له حمله على شئ الا بتوقيف وكذا لا يجوز تخصيص العموم بمذهب الراوى عند الشافعى والاكثرين والامر بتغطية الاناء عام فلا يقبل تخصيصه بمذهب الراوى بل يتمسك
بالعموم (وقوله فى حديث جابر فجاء بقدح نبيذ) هو محمول على ما سبق فى الباب السابق انه نبيذ لم يشتد ولم يصر مسكرا (وقوله عن الاعمش عن ابى سفين) هم ابو سفين طلحة بن نافع تابعى مشهور سبق بيانه مرات
(وقوله صلى الله عليه وسلم فان الفويسقة تضرم على اهل البيت بيتهم) المراد بالفويسقة الفارة وتضرم بالتاء واسكان الضاد اى تحرق سريعا قال اهل اللغة ضرمت النار بكسر الراء وتضرمت واضرمت اى التهبت
واضرمتها انا وضرمتها (وقول مسلم رحمه الله ولم يذكر تعريض العود على الاناء) بهذا هو فى اكثر الاصول وفى بعضها تعرض فاما هذه فظاهرة واما تعرض ففيه تسمح فى العبارة والوجه ان يقول ولم يذكر عرض العود لانه مصدر
الجارى على تعرض والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم اذا كان جنح الليل او امسيتم فكفوا صبيانكم فان الشيطان ينتشر حينئذ فاذا ذهب ساعة من الليل فخلوهم واغلقوا الباب واذكروا اسم الله فان الشيطان
لا يفتح بابا مغلقا واوكوا قربكم واذكروا اسم الله وخمروا آنيتكم واذكروا اسم الله ولو تعرضوا عليها شيئا) هذا الحديث فيه جمل من انواع الخير والآداب الجامعة لمصالح الآخرة والدنيا فامر صلى الله عليه وسلم بهذه الآداب
التى هى سبب للسلامة من ايذاء الشيطان وجعل الله عز وجل هذه الاسباب اسبابا للسلامة من ايذائه فلا يقدر على كشف اناء ولا حل سقاء ولا فتح باب ولا ايذاء صبى وغيره اذا وجدت هذه الاسباب
وهذا كما جاء فى الحديث الصحيح ان العبد اذا سمى عند دخول بيته قال الشيطان لا مبيت اى لا سلطان لنا على المبيت عندهؤلاء وكذلك اذا قال الرجل عند جماع اهله
اللهم جنبنا الشيطان وجنب الشيطان ما رزقتنا كان سببا للسلامة المولود من ضرر الشيطان وكذلك شبه هذا مما هو مشهور فى الاحاديث الصحيحة

فكفوا صبيانكم فان الشيطان ينتشر حينئذ فاذا ذهب ساعة من الليل فخلوهم واغلقوا الابواب واذكروا اسم الله فان الشيطان لا يفتح بابا مغلقا واوكوا قربكم واذكروا اسم الله وخمروا آنيتكم واذكروا اسم الله ولو ان تعرضوا عليها شيئا واطفئوا مصابيحكم **وحدثني** اسحاق ابن منصور قال انا روح قال نا ابن جريج قال اخبرني عمرو بن دينار انه سمع جابر بن عبد الله يقول نحوا مما اخبر عطاء الا انه لا يقول اذكروا اسم الله عز وجل **حدثنا** احمد بن عثمان النوفلي قال نا ابو عاصم قال نا ابن جريج بهذا الحديث عن عطاء وعمرو بن دينار كرواية روح **وحدثنا** احمد بن يونس قال نا زهير قال نا ابو الزبير عن جابر ح قال وحدثنا يحيى بن يحيى قال انا ابو خيثمة عن ابي الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ترسلوا فواشيكم وصبيانكم اذا غابت الشمس حتى تذهب فحمة العشاء فان الشياطين تبعث اذا غابت الشمس حتى تذهب فحمة العشاء **وحدثني** محمد بن المثنى قال نا عبد الرحمن قال نا سفيان عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحو حديث زهير **وحدثنا** عمرو الناقد قال نا هاشم بن القاسم قال نا الليث بن سعد قال ثني يزيد بن عبد الله بن اسامة بن الهاد الليثي عن يحيى بن سعيد عن جعفر بن عبد الله بن الحكم عن القعقاع بن حكيم عن جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول غطوا الاناء واوكوا السقاء فان في السنة ليلة ينزل فيها وباء لا يمر باناء ليس عليه غطاء او سقاء ليس عليه وكاء الا نزل فيه من ذلك الوباء **وحدثنا** نصر بن علي الجهضمي قال حدثني ابي قال نا ليث بن سعد بهذا الاسناد مثله غير انه قال فان في السنة يوما ينزل فيه وباء وزاد في آخر الحديث قال الليث فالاعاجم عندنا يتقون ذلك في كانون الاول **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة وعمرو الناقد وزهير بن حرب قالوا نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سالم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تتركوا النار في بيوتكم حين تنامون **وحدثنا** سعيد بن عمرو الاشعثي وابو بكر بن ابي شيبة ومحمد بن عبد الله بن نمير وابو عامر الاشعري وابو كريب واللفظ لابي عامر قالوا نا ابو اسامة عن بريد عن ابي بردة عن ابي موسى قال احترق بيت على اهله بالمدينة من الليل فلما حدث رسول الله صلى الله عليه وسلم بشانهم قال ان هذه النار انما هي عدو لكم فاذا نمتم فاطفئوها عنكم **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة وابو كريب قالا نا ابو معاوية عن الاعمش عن خيثمة عن ابي حذيفة عن حذيفة قال كنا اذا حضرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم طعاما لم نضع ايدينا حتى يبدأ رسول الله صلى الله عليه وسلم فيضع يده وانا حضرنا معه مرة طعاما فجاءت جارية كانها تدفع فذهب لتضع يدها في الطعام فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدها ثم جاء اعرابي كانما يدفع فاخذ بيده

وفي هذا الحديث الحث على ذكر اسم الله تعالى في هذه المواضع ويلحق بها ما في معناها قال اصحابنا يستحب ان يذكر اسم الله تعالى على كل امر ذي بال وكذلك يحمد الله تعالى في اول كل امر ذي بال للحديث الحسن المشهور فيه (قوله جنح الليل) هو بضم الجيم وكسرها لغتان مشهورتان وهو ظلامه ويقال اجنح الليل اي اقبل ظلامه واصل الجنوح الميل (قوله صلى الله عليه وسلم فكفوا صبيانكم) اي امنعوهم من الخروج ذلك الوقت (قوله صلى الله عليه وسلم فان الشيطان ينتشر) اي جنس الشياطين ومعناه انه يخاف على الصبيان ذلك الوقت من ايذاء الشياطين لكثرتهم حينئذ والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم لا ترسلوا فواشيكم وصبيانكم اذا غابت الشمس حتى تذهب فحمة العشاء) قال اهل اللغة الفواشي كل منتشر من المال كالابل والغنم وسائر البهائم وغيرها وهي جمع فاشية لانها تفشو اي تنتشر في الارض وفحمة العشاء ظلمتها وسوادها وفسرها بعضهم هنا باقباله واول ظلامه وكذا ذكره صاحب نهاية الغريب قال ويقال للظلمة التي بين صلاتي المغرب والعشاء الفحمة وللتي بين العشاء والفجر العسعسة (قوله صلى الله عليه وسلم فان في السنة ليلة ينزل فيها وباء وفي الرواية الاخرى يوما بدل ليلة قال الليث فالاعاجم عندنا يتقون ذلك في كانون الاول) الوباء يمد ويقصر لغتان حكاهما الجوهري وغيره والقصر اشهر قال الجوهري جمع المقصور اوباء وجمع الممدود اوبية قالوا والوباء مرض عام يفضي الى الموت غالبا (قوله يتقون ذلك) اي يتوقعونه ويخافونه وكانون غير مصروف لانه علم اعجمي وهو الشهر المعروف واما قوله في رواية يوما وفي رواية ليلة فلا منافاة بينهما اذ ليس في احدهما نفي الآخر فهما ثابتان (وقوله صلى الله عليه وسلم لا تتركوا النار في بيوتكم حين تنامون) هذا عام تدخل فيه نار السراج وغيرها واما القناديل المعلقة في المساجد وغيرها فان خيف حريق بسببها دخلت في الامر بالاطفاء وان امن ذلك كما هو الغالب فالظاهر انه لا باس بها لانتفاء العلة لان النبي صلى الله عليه وسلم علل الامر بالاطفاء في الحديث السابق بان الفويسقة تضرم على اهل البيت بيتهم فاذا انتفت العلة زال المنع (قوله سعيد بن عمرو الاشعثي) تقدم مرات انه منسوب الى جده الاعلى الاشعث بن قيس (قوله بريد عن ابي بردة) تقدم ايضا مرات انه بضم الموحدة والله اعلم **باب آداب الطعام والشراب واحكامهما** (قوله عن الاعمش عن خيثمة عن ابي حذيفة عن حذيفة رضي الله عنه قال كنا اذا حضرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم طعاما لم نضع ايدينا حتى يبدأ رسول الله صلى الله عليه وسلم فيضع يده الى آخره) هذا الاسناد فيه ثلثة تابعيون كوفيون بعضهم عن بعض الاعمش عن خيثمة وهو خيثمة بن عبد الرحمن العبد الصالح وابو حذيفة واسمه سلمة بن صهيب وقيل ابن صهيبة وقيل ابن صهبان وقيل ابن صهبة وقيل ابن ابي صهيبة الهمداني الارحبي بالحاء المهملة وبالموحدة (وقوله لم نضع ايدينا حتى يبدأ رسول الله صلى الله عليه وسلم) فيه بيان هذا الادب وهو انه يبدأ الكبير والفاضل في غسل اليد للطعام وفي الاكل قوله فجاءت جارية كانها تدفع وفي الرواية الاخرى كانها تطرد يعني بشدة سرعتها فذهبت لتضع يدها في الطعام فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدها ثم جاء اعرابي كانما يدفع فاخذ بيده فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان يستحل الطعام اذا لم يذكر اسم الله تعالى عليه وانه جاء بهذه الجارية ليستحل بها فاخذت بيدها فجاء بهذا الاعرابي ليستحل به فاخذت بيده والذي نفسي بيده ان يده بيدي مع يدها ثم زاد في الرواية الاخرى في آخر الحديث ثم ذكر اسم الله تعالى واكل في هذا الحديث فوائد منها جواز الحلف من غير استحلاف وقد تقدم بيانه مرات وتفصيل الحال في استحبابه وكراهته ومنها استحباب التسمية في ابتداء الطعام وهذا مجمع عليه وكذا يستحب حمد الله تعالى في آخره كما سيأتي في موضعه ان شاء الله تعالى وكذا تستحب التسمية في اول الشراب بل في اول كل امر ذي بال كما ذكرنا قريبا قال العلماء ويستحب ان يجهر بالتسمية ليسمع غيره وينبهه عليها ولو ترك التسمية في اول الطعام عامدا او ناسيا او جاهلا او مكرها او عاجزا لعارض آخر ثم تمكن في اثناء اكله منها استحب ان يسمي ويقول باسم الله اوله وآخره لقوله صلى الله عليه وسلم اذا اكل احدكم فليذكر اسم الله فان نسي ان يذكر الله في اوله فليقل باسم الله اوله وآخره رواه ابو داود والترمذي وغيرهما قال الترمذي حديث حسن صحيح والتسمية في شرب الماء واللبن والعسل والمرق والدواء وسائر المشروبات كالتسمية على الطعام في كل ما ذكرناه وتحصل التسمية بقوله باسم الله فان قال بسم الله الرحمن الرحيم كان حسنا وسواء في استحباب التسمية الجنب والحائض وغيرهما وينبغي ان يسمي كل واحد من الآكلين فان سمى واحد منهم حصل اصل السنة نص عليه الشافعي ويستدل له بان النبي صلى الله عليه وسلم اخبر ان الشيطان انما يتمكن من الطعام اذا لم يذكر اسم الله تعالى عليه ولان المقصود يحصل بواحد ويؤيده ايضا ما سيأتي في حديث الذكر عند دخول البيت وقد اوضحت هذه المسائل وما يتعلق بها في كتاب الاذكار في كتاب اذكار الطعام والله اعلم (وقوله صلى الله عليه وسلم ان يده في يدي مع يدها) هكذا هو في معظم الاصول يدها وفي

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان يستحل الطعام ان لا يذكر اسم الله عليه وانه جاء بهذه الجارية ليستحل بها فاخذت بيدها فجاء هذا الاعرابي ليستحل به فاخذت بيده والذي نفسي بيده ان يده في يدي مع يدها **وحدثناه** اسحاق بن ابراهيم الحنظلي قال نا عيسى بن يونس قال نا الاعمش عن خيثمة بن عبد الرحمن عن ابي حذيفة الارحبي عن حذيفة بن اليمان قال كنا اذا دعينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى طعام فذكر بمعنى حديث ابي معاوية وقال كانما يطرد وفي الجارية كانها تطرد وقدم مجيء الاعرابي في حديثه قبل مجيء الجارية وزاد في آخر الحديث ثم ذكر اسم الله واكل **وحدثنيه** ابو بكر بن نافع قال نا عبد الرحمن قال نا سفيان عن الاعمش بهذا الاسناد وقدم مجيء الجارية قبل مجيء الاعرابي **وحدثنا** محمد بن المثنى العنزي قال نا الضحاك يعني ابا عاصم عن ابن جريج قال اخبرني ابو الزبير عن جابر بن عبد الله سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول اذا دخل الرجل بيته فذكر الله عز وجل عند دخوله وعند طعامه قال الشيطان لا مبيت لكم ولا عشاء واذا دخل فلم يذكر الله عند دخوله قال الشيطان ادركتم المبيت واذا لم يذكر الله عند طعامه قال ادركتم المبيت والعشاء **و حدثنيه** اسحاق بن منصور قال نا روح بن عبادة قال نا ابن جريج قال اخبرني ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول بمثل حديث ابي عاصم الا انه قال وان لم يذكر اسم الله عند طعامه وان لم يذكر اسم الله عند دخوله **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا ليث ح قال وحدثنا محمد بن رمح قال انا الليث عن ابي الزبير عن جابر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تاكلوا بالشمال فان الشيطان ياكل بالشمال **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة ومحمد بن عبد الله ابن نمير وزهير بن حرب وابن ابي عمر واللفظ لابن نمير قالوا نا سفيان عن الزهري عن ابي بكر بن عبيد الله بن عبد الله بن عمر عن جده ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا اكل احدكم فليا كل بيمينه واذا شرب فليشرب بيمينه فان الشيطان ياكل بشماله ويشرب بشماله **وحدثنا** قتيبة عن مالك بن انس فيما قرئ عليه ح قال وحدثنا ابن نمير قال نا ابي ح قال وحدثنا ابن المثنى قال نا يحيى وهو القطان كلاهما عن عبيد الله جميعا عن الزهري باسناد سفيان **و حدثني** ابو الطاهر وحرملة قال ابو الطاهر نا وقال حرملة نا عبد الله بن وهب قال حدثني عمر بن محمد قال حدثني القاسم بن عبيد الله بن عبد الله بن عمر حدثه عن سالم عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا ياكلن احد منكم بشماله ولا يشرب بها فان الشيطان ياكل بشماله ويشرب بها قال وكان نافع يزيد فيها ولا ياخذ بها ولا يعطي بها وفي رواية ابي الطاهر لا ياكلن احدكم **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة قال نا زيد بن الحباب عن عكرمة بن عمار قال حدثني ايا س بن سلمة ابن الاكوع عن ابيه حدثه ان رجلا اكل عند رسول الله صلى الله عليه وسلم بشماله فقال كل بيمينك قال لا استطيع قال لا استطعت ما منعه الا الكبر قال فما رفعها الى فيه **وحدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة وابن ابي عمر جميعا عن سفيان قال ابو بكر نا سفيان بن عيينة عن الوليد بن كثير عن وهب بن كيسان سمعه من عمر بن ابي سلمة قال كنت في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت يدي تطيش في الصحفة فقال لي يا غلام سم الله وكل بيمينك وكل مما يليك **وحدثنا** الحسن ابن علي الحلواني وابو بكر بن اسحاق قالا نا ابن ابي مريم قال نا محمد بن جعفر قال اخبرني محمد بن عمرو بن حلحلة عن وهب بن كيسان عن عمر بن ابي سلمة انه قال اكلت يوما مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلت آخذ من لحم حول الصحفة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مما يليك

بعضها يدها هنا ظاهر والتثنية تعود الى الجارية والاعرابي ومعناه ان في يدي يد الشيطان مع يد الجارية والاعرابي واما على رواية يدها بالافراد فيعود الضمير على الجارية وقد حكى القاضي عياض ان الوجه التثنية والظاهر ان رواية الافراد ايضا مستقيمة فان اثبات يدها لا ينفي يد الاعرابي واذا صحت الرواية بالافراد وجب قبولها وتاويلها على ما ذكرناه والله اعلم (**قوله** صلى الله عليه وسلم ان الشيطان يستحل الطعام ان لا يذكر اسم الله تعالى عليه) معنى يستحل يتمكن من اكله ومعناه انه يتمكن من اكل الطعام اذا شرع فيه انسان بغير ذكر الله تعالى واما اذا لم يشرع فيه احد فلا يتمكن وان كان جماعة فذكر اسم الله بعضهم دون بعض لم يتمكن منه تمام التمكن والصواب الذي عليه جماهير العلماء من السلف والخلف من المحدثين والفقهاء والمتكلمين ان هذا الحديث وشبهه من الاحاديث الواردة في اكل الشيطان محمولة على ظواهرها وان الشيطان ياكل حقيقة اذا لعقل لا يحيله والشرع لم ينكره بل اثبته فوجب قبوله واعتقاده والله اعلم (**قوله** في الرواية الثانية وقدم مجيء الاعرابي قبل مجيء الجارية) عكس الرواية الاولى والثالثة كالاولى ووجه الجمع بينهما ان المراد بقوله في الثانية قدم مجيء الاعرابي انه قدمه في اللفظ بغير حرف ترتيب فذكره بالواو فقال جاء اعرابي وجارية جارية والواو لا تقتضي ترتيبا واما الرواية الاولى فصريحة في الترتيب بتقديم الجارية لانه قال ثم جاء اعرابي وثم للترتيب فيتعين حمل الثانية على الاولى وبعد حمله على ذلك (**قوله** صلى الله عليه وسلم اذا دخل الرجل بيته فذكر الله تعالى عند دخوله وعند طعامه قال الشيطان لا مبيت لكم ولا عشاء واذا دخل فلم يذكر الله تعالى عند دخوله قال الشيطان ادركتم المبيت والعشاء واذا لم يذكر الله تعالى عند طعامه قال ادركتم المبيت والعشاء) معناه قال الشيطان لاخوانه واعوانه ورفقته وفي هذا استحباب ذكر الله تعالى عند دخول البيت وعند الطعام (**قوله** صلى الله عليه وسلم لا تاكلوا بالشمال فان الشيطان ياكل بالشمال وفي رواية ابن عمر اذا اكل احدكم فليا كل بيمينه واذا شرب فليشرب بيمينه فان الشيطان ياكل بشماله ويشرب بشماله وكان نافع يزيد فيها ولا ياخذ بها ولا يعطي بها) فيه استحباب الاكل والشرب باليمين وكراهتهما بالشمال وقد زاد نافع الاخذ والاعطاء وهذا اذا لم يكن عذر فان كان عذر بمنع الاكل والشرب باليمين من مرض او جراحة او غير ذلك فلا كراهة في الشمال وفيه انه ينبغي اجتناب الافعال التي تشابه افعال الشياطين وان للشيطان يدين (**قوله** ان رجلا اكل عند رسول الله صلى الله عليه وسلم بشماله فقال كل بيمينك قال لا استطيع قال لا استطعت ما منعه الا الكبر قال فما رفعها الى فيه) هذا الرجل هو بسر بضم الباء وبالسين المهملة ابن راعي العير بفتح العين وبالمثناة الاشجعي كذا ذكره ابن منده وابو نعيم الاصبهاني وابن ماكولا آخرون وهو صحابي مشهور عده هؤلاء وغيرهم في الصحابة رض واما قول القاضي عياض رح ان قوله ما منعه الا الكبر يدل على انه كان منافقا فليس بصحيح فان مجرد الكبر والمخالفة لا يقتضي النفاق والكفر لكنه معصية ان كان الامر امر ايجاب وفي هذا الحديث جواز الدعاء على من خالف الحكم الشرعي بلا عذر وفيه الامر بالمعروف والنهي عن المنكر في كل حال حتى في حال الاكل واستحباب تعليم الآكل آداب الاكل اذا خالفه كما في حديث عمر بن ابي سلمة الذي بعد هذا (**قوله** عن عمر بن ابي سلمة رض قال كنت في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت يدي تطيش في الصحفة فقال لي يا غلام سم الله وكل بيمينك وكل مما يليك) (**قوله** تطيش) بكسر الطاء وبعدها مثناة تحت ساكنة اي تتحرك وتمتد الى نواحي الصحفة ولا تقتصر على موضع واحد والصحفة دون القصعة وهي ما تشبع خمسة والقصعة تشبع عشرة كذا قاله الكسائي فيما حكاه الجوهري وغيره عنه وقيل الصحفة كالقصعة وجمعها صحاف وفي هذا الحديث بيان ثلث سنن من سنن الاكل وهي التسمية والاكل باليمين وقد سبق بيانهما والثالثة الاكل مما يليه لان الكلة من موضع يد صاحبه سوء عشرة وترك مروة فقد يتقذره صاحبه لا سيما في الامراق وشبهها وهذا في الثريد والامراق وشبهها فان

حدثنا عمرو ن الناقد قال نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن عبید الله عن ابی سعید قال نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن اختناث الاسقیة وحدثنی حرملة بن یحیی قال اخبرنی ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة عن ابی سعید ن الخدری انه قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اختناث الاسقیة ان یشرب من افواهها وحدثناه عبد بن حمید قال انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری بهذا الاسناد مثله غیر انه قال واختناثها ان یقلب راسها ثم یشرب منه وحدثنا هداب بن خالد قال نا همام قال نا قتادة عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم زجر عن الشرب قائما حدثنا محمد بن المثنی قال نا عبد الاعلی قال نا سعید عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم انه نهی ان یشرب الرجل قائما قال قتادة فقلنا فالاکل فقال ذاک اشر او اخبث وحدثنا قتیبة بن سعید وابو بکر بن ابی شیبة قالا نا وکیع عن هشام عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله ولم یذکر قول قتادة وحدثنا هداب بن خالد قال نا همام قال نا قتادة عن ابی عیسی الاسواری عن ابی سعید ن الخدری ان النبی صلی الله علیه وسلم زجر عن الشرب قائما وحدثنا زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لزهیر وابن المثنی قالوا نا یحیی بن سعید قال نا شعبة قال نا قتادة عن ابی عیسی الاسواری عن ابی سعید ن الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الشرب قائما حدثنی عبد الجبار بن العلاء قال نا مروان یعنی الفزاری قال انا عمر بن حمزة قال اخبرنی ابو غطفان المری انه سمع ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یشربن احد منکم قائما فمن نسی فلیستقئ وحدثناه ابو کامل ن الجحدری قال نا ابو عوانة عن عاصم عن الشعبی عن ابن عباس قال سقیت رسول الله صلی الله علیه وسلم من زمزم فشرب وهو قائم وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا سفیان عن عاصم عن الشعبی عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم شرب من زمزم من دلو منها وهو قائم

کان تمرا او اجناسا فقد نقلوا اباحة اختلاف الایدی فی الطبق ونحوه والذی ینبغی تعمیم النهی حملا للنهی علی عمومه حتی یثبت دلیل مخصص (قوله محمد بن عمرو بن حلحلة) هو بفتح الحاءین المهملتین واسکان اللام بینهما والله اعلم (قوله نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اختناث الاسقیة قال فی الروایة الاخری واختناثها ان یقلب راسها حتی یشرب منه) الاختناث بخاء معجمة ثم تاء مثناة فوق ثم نون ثم الف ثم مثلثة وقد فسره فی الحدیث واصل هذه الکلمة التکسر والانطواء ومنه سمی الرجل المتشبه بالنساء فی طبعه وکلامه وحرکاته مخنثا واتفقوا علی ان النهی عن اختناثها نهی تنزیه لا تحریم ثم قیل سببه انه لا یؤمن ان یکون فی السقاء ما یؤذیه فیدخل فی جوفه ولا یدری وقیل لانه یقذره علی غیره وقیل انه ینتنه او لانه مستقذر وقد روی الترمذی وغیره عن کبشة بنت ثابت وهی اخت حسان بن ثابت قالت دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فشرب من قربة معلقة قائما فقمت الی فیها فقطعته قال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح وقطعها لفم القربة فعلته لوجهین احدهما ان تصون موضعا اصابه فم رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ان یتبذل ویمسه کل احد والثانی ان تحفظه للتبرک به والاستشفاء والله اعلم فهذا الحدیث یدل علی ان النهی لیس للتحریم والله اعلم **باب** فی الشرب قائما فیه حدیث قتادة عن انس رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم زجر عن الشرب قائما وفی روایة نهی عن الشرب قائما قال قتادة قلنا فالاکل قال اشر او اخبث وفی روایة عن قتادة عن ابی عیسی الاسواری عن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم زجر عن الشرب قائما وفی روایة عنهم نهی عن الشرب قائما وفی روایة عن عمر بن حمزة قال اخبرنی ابو غطفان المری انه سمع ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یشربن احدکم قائما فمن نسی فلیستقئ وعن ابن عباس سقیت رسول الله صلی الله علیه وسلم من زمزم فشرب وهو قائم وفی الروایة الاخری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم شرب من زمزم وهو قائم وفی صحیح البخاری ان علیا شرب قائما وقال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم فعل کما رایتمونی فعلت اعلم ان هذه الاحادیث اشکل معناها علی بعض العلماء حتی قال فیها اقوالا باطلة وزاد حتی تجاسر ورام ان یضعف بعضها وادعی فیها دعاوی باطلة لا غرض لنا فی ذکرها ولا وجه لاشاعة الاباطیل والغلطات فی تفسیر السنن بل نذکر الصواب ویشار الی التحذیر من الاغترار بما خالفه ولیس فی هذه الاحادیث بحمد الله تعالی اشکال ولا فیها ضعف بل کلها صحیحة والصواب فیها ان النهی فیها محمول علی کراهة التنزیه واما شربه صلی الله علیه وسلم قائما فبیان للجواز فلا اشکال ولا تعارض وهذا الذی ذکرناه یتعین المصیر الیه واما من زعم نسخا او غیره فقد غلط غلطا فاحشا وکیف یصار الی النسخ مع امکان الجمع بین الاحادیث لو ثبت التاریخ وانی له بذلک والله اعلم فان قیل کیف یکون الشرب قائما مکروها وقد فعله النبی صلی الله علیه وسلم فالجواب ان فعله صلی الله علیه وسلم اذا کان بیانا للجواز لا یکون مکروها بل البیان واجب علیه صلی الله علیه وسلم فکیف یکون مکروها وقد ثبت عنه انه صلی الله علیه وسلم توضأ مرة مرة وطاف علی بعیر مع ان الاجماع علی ان الوضوء ثلثا ثلثا والطواف ماشیا اکمل ونظائر هذا غیر منحصرة فکان صلی الله علیه وسلم ینبه علی جواز الشیء مرة او مرات ویواظب علی الافضل منه وهکذا کان اکثر وضوئه صلی الله علیه وسلم ثلثا ثلثا واکثر طوافه ماشیا واکثر شربه جالسا وهذا واضح لا یتشکک فیه من له ادنی نسبة الی علم والله اعلم واما قوله صلی الله علیه وسلم فمن نسی فلیستقئ فمحمول علی الاستحباب والندب فیستحب لمن شرب قائما ان یتقیأه لهذا الحدیث الصحیح الصریح فان الامر اذا تعذر حمله علی الوجوب حمل علی الاستحباب واما قول القاضی عیاض لا خلاف بین اهل العلم ان من شرب ناسیا لیس علیه ان یتقیأ فاشار بذلک الی تضعیف الحدیث فلا یلتفت الی اشارته وکون اهل العلم لم یوجبوا الاستقاءة لا یمنع کونها مستحبة فان ادعی مدع منع الاستحباب فهو مجازف لا یلتفت الیه فمن این له الاجماع علی منع الاستحباب کیف تترک هذه السنة الصحیحة الصریحة بالتوهمات والدعاوی والترهات ثم اعلم انه تستحب الاستقاءة لمن شرب قائما ناسیا ومتعمدا وذکر الناسی فی الحدیث لیس المراد به ان القاصد یخالفه بل للتنبیه به علی غیره بالطریق الاولی لانه اذا امر بالناسی وهو غیر مخاطب فالعامد المخاطب المکلف اولی وهذا واضح لا شک فیه لا سیما علی مذهب الشافعی والجمهور فی ان القاتل عمدا تلزمه الکفارة وان قوله تعالی ومن قتل مؤمنا خطأ فتحریر رقبة لا یمنع وجوبها علی العامد بل للتنبیه والله اعلم واما ما یتعلق باسانید الباب والفاظه فقال مسلم حدثنا هداب بن خالد ثنا همام حدثنا قتادة عن انس رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال وحدثنا محمد بن المثنی ثنا عبد الاعلی ثنا سعید عن قتادة عن انس هذان الاسنادان بصریون کلهم وقد سبق مرات ان هذا ما یقال فیه هدبة وان احدهما اسم والآخر لقب واختلف فیهما وسعید هذا هو ابن ابی عروبة وقوله قال قتادة فقلنا یعنی لانس فالاکل قال اشر او اخبث هکذا وقع فی الاصول اشر بالالف والمعروف فی العربیة شر بغیر الف وکذلک خیر قال الله تعالی اصحاب الجنة یومئذ خیر مستقرا وقال تعالی فسیعلمون من هو شر مکانا ولکن هذه اللفظة وقعت هنا علی الشک فانه قال اشر او اخبث فشک قتادة فی ان انسا قال اشر او قال اخبث فلا یثبت عن انس اشر بهذه الروایة فان جاءت هذه اللفظة بلا شک وثبتت عن انس فهو عربی فصیح فهی لغة وان کانت قلیلة الاستعمال ولهذا نظائر مما لا یکون معروفا عند النحویین وجاریا علی قواعدهم وقد صحت به الاحادیث فلا ینبغی رده اذا ثبت بل یقال هذه لغة قلیلة الاستعمال ونحو هذا من العبارات وسببه ان النحویین لم یحیطوا احاطة قطعیة بجمیع کلام العرب ولهذا یمنع بعضهم ما ینقله غیره عن العرب کما هو معروف والله اعلم

حیث شئت فانه غیر لون واحد الخ مشکوة اصح المطابع ص ۳۶۷ ۱۲

وحدثنا سریج بن یونس قال نا هشیم قال انا عاصم الاحول ح قال وثنی یعقوب الدورقی واسمٰعیل بن سالم قال اسمٰعیل انا وقال یعقوب نا هشیم قال نا عاصم الاحول ومغیرة عن الشعبی عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم شرب من زمزم وهو قائم **وحدثنی** عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة عن عاصم سمع الشعبی سمع ابن عباس قال سقیت رسول الله صلی الله علیه وسلم من زمزم فشرب قائما واستسقی وهو عند البیت **وحدثنا** محمد بن بشار قال نا محمد بن جعفر ح قال وحدثنی محمد بن المثنی قال نا وهب بن جریر عن شعبة بهذا الاسناد وفی حدیثهما فاتیته بدلو **وحدثنا** ابن ابی عمر قال نا الثقفی عن ایوب عن یحیی بن ابی کثیر عن عبد الله بن ابی قتادة عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی ان یتنفس فی الاناء **وحدثنا** قتیبة بن سعید وابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع عن عزرة بن ثابت الانصاری عن ثمامة بن عبد الله بن انس عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یتنفس فی الاناء ثلاثا **حدثنا** یحیی بن یحیی قال انا عبد الوارث بن سعید ح قال وثنا شیبان بن فروخ ح قال نا عبد الوارث عن ابی عصام عن انس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یتنفس فی الشراب ثلاثا ویقول انه ارْوٰی وابرأُ وامرأُ قال انس وانا اتنفس فی الشراب ثلاثا **وحدثنا** قتیبة بن سعید وابو بکر بن ابی شیبة قالا نا وکیع عن هشام الدستوائی عن ابی عصام عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله وقال فی الاناء **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن ابن شهاب عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اتی بلبن قد شیب بماء وعن یمینه اعرابی وعن یساره ابو بکر فشرب ثم اعطی الاعرابی وقال الایمن فالایمن **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد وزهیر بن حرب ومحمد بن عبد الله بن نمیر واللفظ لزهیر قالوا نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن انس قال قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة وانا ابن عشر ومات وانا ابن عشرین وکُنَّ امهاتی یُحَثِّثْنَنِی علی خدمته فدخل علینا دارنا فحلبنا له من شاة داجن وشیب له من بئر فی الدار فشرب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لعمر وابو بکر عن شماله یا رسول الله اَعْطِ ابا بکر فاعطاه اعرابیا عن یمینه وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الایمن فالایمن **حدثنا** یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حُجر قالوا انا اسمٰعیل وهو ابن جعفر عن عبد الله بن عبد الرحمٰن بن مَعْمَر بن حَزْم ابی طوالة الانصاری انه سمع انس بن مالك ح قال وثنا عبد الله بن مَسْلَمة بن قَعْنَب واللفظ له نا سلیمان یعنی ابن بلال عن عبد الله بن عبد الرحمٰن انه سمع انس بن مالك یحدث قال انا نا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی دارنا فاستسقی فحلبنا له شاة ثم شِبْتُه من ماء بئری هذه قال فاعطیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فشرب رسول الله صلی الله علیه وسلم وابو بکر عن یساره وعُمَر وجاهه واعرابی عن یمینه قال فلما فرغ رسول الله صلی الله علیه وسلم من شربه قال عُمَر هذا ابو بکر یا رسول الله بریه ایاه فاعطی رسول الله صلی الله علیه وسلم الاعرابی وترك ابا بکر وعمر وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الایمنون الایمنون قال انس فهی سنة فهی سنة فهی سنة **حدثنا** قتیبة بن سعید عن مالك بن انس فیما قرئ علیه عن ابی حازم عن سهل بن سعد الساعدی

(**قوله** عن ابی عیسی الاسواری) هو بضم الهمزة وحکی کسرها والذی ذکره السمعانی وصاحبا المشارق والمطالع هو بالضم فقط قال ابو علی الغسانی والسمعانی وغیرهما لا یعرف اسمه قال الامام احمد بن حنبل لا نعلم احدا روی عنه غیر قتادة وقال البطرانی هو بصری ثقة وهو منسوب الی الاسوار وهو الواحد من اساورة الفرس قال الجوهری قال ابو عبید هم الفرسان قال والاساورة ایضا قوم من العجم بالبصرة نزلوها قدیما کالاخامرة بالکوفة (**قوله** ابو غطفان المری) هو بضم المیم وتشدید الراء ولا یعرف اسمه وفیه سریج بن یونس تقدم مرات انه بالمهملة والجیم (**قوله** واستسقی وهو عند البیت) معناه طلب وهو عند البیت مایشربه والمراد بالبیت الکعبة زادها الله شرفا **باب** کراهة التنفس فی نفس الاناء واستحباب التنفس ثلثا خارج الاناء) فیه حدیث نهی ان یتنفس فی الاناء وحدیث کان یتنفس فی الاناء ثلثا وفی روایة فی الشراب ویقول انه ارْوٰی وابرأُ وامرأُ هذان الحدیثان محمولان علی ما ترجمناه لهما فالاول محمول علی اول الترجمة والثانی علی آخرها (**قوله** صلی الله علیه وسلم اروی من الری ای اکثر ریا وامرأُ وابرأُ مهموزان ومعنی ابرأ ای ابرأ من الم العطش وقیل ابرأ ای اسلم من مرض اوأذی یحصل بسبب الشرب فی نفس واحد ومعنی امرأ ای اکمل نیاغا والله اعلم (**قوله** عن ابی عصام عن انس) اسم ابی عصام خالد بن ابی عبید (**قوله** فی الحدیث الثانی کان یتنفس فی الاناء اوفی الشراب) معناه فی اثناء شربه من الاناء اوفی اثناء شربه الشراب والله اعلم **باب** استحباب ادارة الماء واللبن ونحوهما علی یمین المبتدی) فیه انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اتی بلبن قد شیب بماء وعن یمینه اعرابی وعن یساره ابو بکر الصدیق فشرب ثم اعطی الاعرابی وقال الایمن فالایمن وفی الروایة الاخری فقال اعمر وابو بکر عن شماله یا رسول الله اعط ابا بکر فاعطاه اعرابیا عن یمینه وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الایمن فالایمن وفی الروایة الاخری الایمنون الایمنون الایمنون قال انس فهی سنة فهی سنة فهی سنة وفی الروایة الاخری اتی بشراب فشرب منه وعن یمینه غلام وعن یساره اشیاخ فقال للغلام اتاذن لی ان اعطی هؤلاء فقال الغلام لا والله لا اوثر بنصیبی منك احدا فتله رسول الله صلی الله علیه وسلم فی یده **الشرح** فی هذه الاحادیث بیان هذه السنة الواضحة وهو موافق لما تظاهرت علیه دلائل الشرع من استحباب التیامن فی کل ما کان من انواع الاکرام وفیه ان الایمن فی الشراب ونحوه یقدم وان کان صغیرا او مفضولا الا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قدم الاعرابی والغلام علی ابی بکر رضی الله عنه واما تقدیم الافاضل والکبار فهو عند التساوی فی باقی الاوصاف ولهذا یقدم الاعلم والاقرأ علی الاسن الشیب فی الامامة فی الصلوة (**قوله** شیب) ای خلط وفیه جواز ذلك انما نهی عن شوبه اذا اراد بیعه لانه غش قال العلماء والحکمة فی شوبه ان یبرو او یکثرا وللمجموع (**قوله** فتله فی یده) ای وضعه فیها وقد جاء فی مسند ابی بکر بن ابی شیبة ان هذا الغلام هو عبد الله بن عباس من الاشیاخ خالد بن الولید قیل انما استاذن الغلام دون الاعرابی اولا لانه علی الغلام وهو ابن عباس وثقة بطیب نفسه باصل الاستیذان لاسیما والاشیاخ اقاربه قال القاضی عیاض وفی بعض الروایات عمك وابن عمك اتاذن لی ان اعطیه ففعل وذلك ایضا تالیف لقلوب الاشیاخ واعلاما بودهم وایثارکرامتهم اذا لم تمنع منها سنة وتضمن ذلك ایضا بیان هذه السنة وهی ان الایمن احق ولا یدفع الی غیره الا باذنه وانه لا باس باستیذانه وانه لا یلزمه الاذن وینبغی له ایضا ان لا یاذن ان کان فیه تفویت فضیلة اخرویة ومصلحة دینیة کهذه الصورة وقد نص اصحابنا وغیرهم من العلماء انه لا یؤثر فی القرب وانما الایثار المحمود ما کان فی حظوظ النفس دون الطاعات قالوا فیکره ان یؤثر غیره بموضعه من الصف الاول وکذلك نظائره واما الاعرابی فلم یستاذنه مخافة من ایحاشه فی استیذانه فی صرفه الی اصحابه صلی الله علیه وسلم وربما سبق الی قلب ذلك الاعرابی شیء یهلك به لقرب عهده بالجاهلیة وانفتها وعدم تمکنه فی معرفة خلق رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد تظاهرت النصوص علی تالیفه صلی الله علیه وسلم قلب من یخاف علیه وفی هذه الاحادیث انواع من العلم منها ان البداءة بالیمین فی الشراب ونحوه سنة وهذا مما لا خلاف فیه ونقل عن مالك تخصیص ذلك بالشراب قال ابن عبد البر وغیره لا یصح هذا عن مالك قال القاضی عیاض یشبه ان یکون قول مالك رضی الله عنه ان السنة وردت فی الشراب خاصة وانما یقدم الایمن فالایمن فی غیره بالقیاس لا بالسنة منصوصة فیه وکیف کان

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى بشراب فشرب منه وعن يمينه غلام وعن يساره اشياخ فقال للغلام اتاذن لي ان اعطي هؤلاء فقال الغلام لا والله لا اوثر بنصيبي منك احدا قال فتله رسول الله صلى الله عليه وسلم في يده **حدثنا** يحيى بن يحيى قال انا عبد العزيز بن ابي حازم ح قال وحدثنا قتيبة بن سعيد قال نا يعقوب يعني ابن عبد الرحمن القاري كلاهما عن ابي حازم عن سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله ولم يقولا فتله ولكن في رواية يعقوب قال فاعطاه اياه **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة وعمرو الناقد واسحاق بن ابراهيم وابن ابي عمر قال اسحاق انا وقال الآخرون نا سفيان عن عمرو عن عطاء عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكل احدكم طعاما فلا يمسح يده حتى يلعقها او يلعقها **حدثنا** هارون بن عبد الله قال نا حجاج ابن محمد ح قال وحدثنا عبد بن حميد قال انا ابو عاصم جميعا عن ابن جريج ح قال وحدثنا زهير بن حرب واللفظ له قال نا روح بن عبادة قال نا ابن جريج قال سمعت عطاء يقول سمعت ابن عباس يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكل احدكم من الطعام فلا يمسح يده حتى يلعقها او يلعقها **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة وزهير بن حرب ومحمد بن حاتم قالوا نا ابن مهدي عن سفيان عن سعد بن ابراهيم عن ابن كعب بن مالك عن ابيه قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم يلعق اصابعه الثلاث من الطعام ولم يذكر ابن حاتم الثلاث وقال ابن ابي شيبة في روايته عن عبد الرحمن بن كعب عن ابيه **وحدثنا** يحيى بن يحيى قال انا ابو معاوية عن هشام بن عروة عن عبد الرحمن بن سعد عن ابن كعب بن مالك عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل بثلاث اصابع ويلعق يده قبل ان يمسحها **وحدثنا** محمد بن عبد الله بن نمير قال نا ابي قال نا هشام عن عبد الرحمن ابن سعد ان عبد الرحمن بن كعب بن مالك او عبد الله بن كعب اخبره عن ابيه كعب انه حدثهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ياكل بثلاث اصابع فاذا فرغ لعقها **وحدثناه** ابو كريب قال نا ابن نمير قال نا هشام عن عبد الرحمن بن سعد ان عبد الرحمن بن كعب بن مالك وعبد الله ابن كعب حدثاه او احدهما عن ابيه كعب بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله **وحدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة قال نا سفيان بن عيينة عن ابي الزبير عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بلعق الاصابع والصحفة وقال انكم لا تدرون في ايه البركة **حدثنا** محمد بن عبد الله ابن نمير قال نا ابي قال نا سفيان بن عيينة عن ابي الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وقعت لقمة احدكم فلياخذها فليمط ما كان بها من اذى وليأكلها ولا يدعها للشيطان ولا يمسح يده بالمنديل حتى يلعق اصابعه فانه لا يدري في اي طعامه البركة

فالعلماء متفقون على استحباب التيامن في الشراب واشباهه وفيه جواز شرب اللبن المشوب وفيه ان من سبق الى موضع مباح او من مجلس العالم والكبير فهو احق به ممن يجيء بعده والله اعلم (**قول** انس رض وكن امهاتي يحثثني على خدمته) المراد بامهاته امه ام سليم وخالته ام حرام وغيرهما من محارمه فاستعمل لفظ الامهات في حقيقته ومجازه وهذا على مذهب الشافعي والقاضي ابي بكر الباقلاني وغيرهما ممن يجوز اطلاق اللفظ الواحد على حقيقته ومجازه و**قوله** كن امهاتي على لغة اكلوني البراغيث وهي لغة صحيحة وان كانت قليلة الاستعمال وقد تقدم ايضاحها عند قوله صلى الله عليه وسلم يتعاقبون فيكم ملائكة ونظائره والله اعلم (**قوله** فحلبنا له من شاة داجن) هي بكسر الجيم وهي التي تعلف في البيوت يقال دجنت تدجن دجونا ويطلق الداجن ايضا على كل ما يالف البيت من طير وغيره و**قوله** صلى الله عليه وسلم الايمن فالايمن ضبط بالنصب والرفع وهما صحيحان النصب على تقدير اعط الايمن والرفع على تقدير الايمن احق او نحو ذلك وفي الرواية الاخرى الايمنون وهو يرجح الرفع وقول عمر رض يا رسول الله اعط ابا بكر انما قاله للتذكر بابي بكر مخافة من نسيانه واعلاما لذلك الاعرابي الذي على اليمين بجلالة ابي بكر رضي الله عنه (**قوله** عن ابي طوالة) هو بضم الطاء هذا هو الصحيح المشهور وحكى صاحب المطالع ضمها وفتحها قالوا ولا يعرف في المحدثين من يكنى ابا طوالة غيره وقد ذكره الحاكم ابو احمد في الكنى المفردة (**قوله** وعمر رض وجاهه) هو بضم الواو وكسرها لغتان اي قدامه مواجها له (**قوله** يعقوب بن عبد الرحمن القاري) هو بتشديد الياء منسوب الى القارة القبيلة المعروفة وقد سبق بيانه مرات والله اعلم **باب** استحباب لعق الاصابع والقصعة واكل اللقمة الساقطة بعد مسح ما يصيبها من اذى وكراهة مسح اليد قبل لعقها لاحتمال كون بركة الطعام في ذلك الباقي وان السنة الاكل بثلاث اصابع فيه **قوله** صلى الله عليه وسلم اذا اكل احدكم طعاما فلا يمسح يده حتى يلعقها او يلعقها وفي الرواية الاخرى كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل بثلاث اصابع ويلعق يده قبل ان يمسحها وفي رواية ياكل بثلاث اصابع فاذا فرغ لعقها وفي رواية ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بلعق الاصابع والصحفة وقال انكم لا تدرون في ايتها البركة وفي رواية اذا وقعت لقمة احدكم فلياخذها فليمط ما كان بها من اذى وليأكلها ولا يدعها للشيطان ولا يمسح يده بالمنديل حتى يلعق اصابعه فانه لا يدري في اي طعامه البركة وفي رواية ان الشيطان يحضر احدكم عند كل شيء من شانه حتى يحضره عند طعامه فاذا سقطت من احدكم اللقمة فليمط وذكر نحو ما سبق وفي رواية وامر ان تسلت القصعة وفي رواية وليسلت احدكم الصحفة الشرح في هذه الاحاديث انواع من سنن الاكل منها استحباب لعق اليد محافظة على بركة الطعام وتنظيفا لها واستحباب الاكل بثلاث اصابع ولا يضم اليها الرابعة والخامسة الا لعذر بان يكون مرقا وغيره مما لا يمكن بثلاث وغير ذلك من الاعذار واستحباب لعق القصعة وغيرها واستحباب اكل اللقمة الساقطة بعد مسح اذى يصيبها هذا اذا لم تقع على موضع نجس فان وقعت على موضع نجس تنجست ولا بد من غسلها ان امكن فان تعذر اطعمها حيوانا ولا يتركها للشيطان ومنها اثبات الشياطين وانهم ياكلون وقد تقدم قريبا ايضاح هذا ومنها جواز مسح اليد بالمنديل لكن السنة ان يكون بعد لعقها (**وقوله** صلى الله عليه وسلم ان الشيطان يحضر احدكم عند كل شيء من شانه) فيه التحذير منه والتنبيه على ملازمته للانسان في تصرفاته فينبغي ان يتاهب ويحترز منه ولا يغتر بما يزينه له **وقوله** صلى الله عليه وسلم يلعقها او يلعقها) معناه والله اعلم لا يمسح يده حتى يلعقها فان لم يفعل فحتى يلعقها غيره ممن لا يتقذر ذلك كزوجة وجارية وولد وخادم يحبونه ويلتذون بذلك ولا يتقذرون وكذا من كان في معناهم كتلميذ يعتقد بركته ويود التبرك بلعقها وكذا لو العقها شاة ونحوها والله اعلم (**وقوله** صلى الله عليه وسلم لا تدرون في ايه البركة) معناه والله اعلم ان الطعام الذي يحضر الانسان فيه بركة ولا يدري ان تلك البركة فيما اكله او فيما بقي على اصابعه او فيما بقي في اسفل القصعة او في اللقمة الساقطة فينبغي ان يحافظ على هذا كله لتحصل البركة واصل البركة الزيادة وثبوت الخير والامتاع به والمراد هنا والله اعلم ما يحصل به التغذية وتسلم عاقبته من اذى ويقوى على طاعة الله تعالى وغير ذلك (**قوله** ان عبد الرحمن بن كعب بن مالك او عبد الله بن كعب اخبره عن ابيه) هذا قد تقدم مثله مرات وذكرنا انه لا يضر الشك في الراوي اذا كان الشك بين ثقتين لان ابني كعب هذين ثقتان (**قوله** صلى الله عليه وسلم فليمط ما كان بها من اذى ولا يمسح يده بالمنديل حتى يلعقها) اما يمط فبضم الياء ومعناه يزيل وينحي وقال الجوهري حكى ابو عبيد ماطه واماطه نحاه وقال الاصمعي اماطه لا غير ومنه اماطة الاذى ومطت انا عنه اي تنحيت والمراد بالاذى هنا المستقذر من غبار وتراب وقذى ونحو ذلك فان كانت نجاسة فقد ذكرنا حكمها واما المنديل فمعروف وهو بكسر الميم قال ابن فارس في المجمل لعله ماخوذ من الندل وهو النقل وقال غيره هو ماخوذ من الندل وهو الوسخ لانه يندل به قال اهل اللغة يقال تندلت بالمنديل قال الجوهري ويقال ايضا تمندلت قال وانكر الكسائي تمندلت

باب استحباب لعق الاصابع والقصعة واكل اللقمة الساقطة بعد مسح ما يصيبها من اذى وكراهة مسح اليد قبل لعقها لاحتمال كون بركة الطعام في ذلك الباقي وان السنة الاكل بثلاث اصابع

وحدثناه اسحاق بن ابراهیم قال انا ابو داؤد الحفری ح قال وحدثنیه محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق کلاهما عن سفیان بهذا الاسناد مثله وفی حدیثهما ولا یمسح یده بالمندیل حتی یلعقها او یلعقها وما بعده **وحدثنا** عثمان بن ابی شیبة قال نا جریر عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول ان الشیطان یحضر احدکم عند کل شئ من شانه حتی یحضر عند طعامه فاذا سقطت من احدکم اللقمة فلیمط ما کان بها من اذی ثم لیاکلها ولا یدعها للشیطان فاذا فرغ فلیلعق اصابعه فانه لا یدری فی ای طعامه تکون البرکة **وحدثناه** ابو کریب و اسحاق بن ابراهیم جمیعا عن ابی معاویة عن الاعمش بهذا الاسناد اذا سقطت لقمة احدکم الی آخر الحدیث ولم یذکر اول الحدیث ان الشیطان یحضر احدکم **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا محمد بن فضیل عن الاعمش عن ابی صالح وابی سفیان عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم فی ذکر اللعق وعن ابی سفیان عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم وذکر اللقمة نحو حدیثهما **وحدثنی** محمد بن حاتم وابو بکر بن نافع العبدی قالا نا بهز قال نا حماد بن سلمة قال نا ثابت عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا اکل طعاما لعق اصابعه الثلاث قال وقال اذا سقطت لقمة احدکم فلیمط عنها الاذی ولیاکلها ولا یدعها للشیطان وامرنا ان نسلت القصعة قال فانکم لا تدرون فی ای طعامکم البرکة **حدثنی** محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا وهیب قال نا سهیل عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا اکل احدکم فلیلعق اصابعه فانه لا یدری فی ایتهن البرکة **وحدثنیه** ابو بکر بن نافع قال نا عبد الرحمن یعنی ابن مهدی قال نا حماد بهذا الاسناد غیر انه قال ولیسلت احدکم الصحفة وقال فی ای طعامکم البرکة او یبارک لکم **وحدثنا** قتیبة بن سعید وعثمان بن ابی شیبة وتقاربا فی اللفظ قالا نا جریر عن الاعمش عن ابی وائل عن ابی مسعود الانصاری قال کان رجل من الانصار یقال له ابو شعیب وکان له غلام لحام فرای رسول الله صلی الله علیه وسلم فعرف فی وجهه الجوع فقال لغلامه ویحک اصنع لنا طعاما لخمسة نفر فانی اریت ان ادعو النبی صلی الله علیه وسلم خامس خمسة قال فصنع ثم اتی النبی صلی الله علیه وسلم فدعاه خامس خمسة واتبعهم رجل فلما بلغ الباب قال النبی صلی الله علیه وسلم انک دعوتنا خامس خمسة وهذا رجل قد اتبعنا فان شئت ان تاذن له وان شئت ترجع قال لا بل اذن له یا رسول الله **وحدثناه** ابو بکر بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم جمیعا عن ابی معاویة ح قال وحدثناه نصر بن علی الجهضمی وابو سعید الاشج قالا نا ابو اسامة ح قال وحدثنا عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة ح قال وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال نا محمد بن یوسف عن سفیان کلهم عن الاعمش عن ابی وائل عن ابی مسعود بهذا الحدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو حدیث جریر قال نصر بن علی فی روایته لهذا الحدیث نا ابو اسامة قال نا الاعمش قال نا شقیق بن سلمة قال نا ابو مسعود الانصاری وساق الحدیث **وحدثنی** محمد بن عمرو بن جبلة بن ابی رواد قال نا ابو الجواب قال نا عمار وهو ابن رزیق عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر ح قال وحدثنا سلمة بن شبیب قال نا الحسن بن اعین قال نا زهیر قال نا الاعمش عن شقیق عن ابی مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر بهذا الحدیث **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا یزید بن هارون قال انا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان جارا لرسول الله صلی الله علیه وسلم فارسیا کان طیب المرق فصنع لرسول الله صلی الله علیه وسلم ثم جاء یدعوه فقال وهذه لعائشة فقال لا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا فعاد یدعوه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وهذه قال لا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ثم عاد یدعوه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وهذه قال نعم فی الثالثة فقاما یتدافعان حتی اتیا منزله **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا خلف بن خلیفة عن یزید بن کیسان عن ابی حازم عن ابی هریرة قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات یوم او لیلة فاذا هو بابی بکر وعمر فقال

(قوله اخبرنا ابو داؤد الحفری) هو بحاء مهملة وفاء مفتوحتین واسمه عمر بن سعد منسوب الی حفر موضع بالکوفة (قوله عن الاعمش عن ابی سفین عن جابر) اسم ابی سفین طلحة بن نافع تقدم مرات (قوله وامرنا ان نسلت القصعة) هو بفتح اللام وضم اللام ومعناه نمسحها ونتتبع ما بقی فیها من الطعام ومنه سلت الدم عنها (قوله صلی الله علیه وسلم فی الروایة الاخیرة وهی روایة ابی هریرة اذا اکل احدکم طعاما فلیلعق اصابعه فانه لا یدری فی ایتهن البرکة) هکذا هو فی معظم الاصول وفی بعضها لا یدری ایتهن وکلاهما صحیح اما روایة فی ایتهن فظاهرة واما روایة لا یدری ایتهن البرکة فمعناه ایتهن صاحبة البرکة فحذف المضاف واقام المضاف الیه مقامه والله اعلم **باب** یفعل الضیف اذا تبعه غیر من دعاه صاحب الطعام واستحباب اذن صاحب الطعام للتابع فیه ان رجلا من الانصار یقال له ابو شعیب صنع للنبی صلی الله علیه وسلم طعاما ثم دعاه خامس خمسة واتبعهم رجل فلما بلغ الباب قال النبی صلی الله علیه وسلم ان هذا اتبعنا فان شئت ان تاذن له وان شئت رجع قال لا بل آذن له یا رسول الله وفیه ان جار الرسول الله صلی الله علیه وسلم فارسی کان طیب المرق فصنع لرسول الله صلی الله علیه وسلم طعاما ثم جاء یدعوه فقال وهذه لعائشة فقال لا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا فعاد یدعوه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وهذه لعائشة فقال لا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ثم عاد یدعوه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وهذه قال نعم فی الثالثة فقاما یتدافعان حتی اتیا منزله الشرح اما الحدیث الاول ففیه ان المدعو اذا اتبعه رجل بغیر استدعاء ینبغی ان لا یاذن له وینهاه واذا بلغ باب دار صاحب الطعام اعلمه لیاذن له او یمنعه وان صاحب الطعام یستحب له ان یاذن ان لم یترتب علی حضوره مفسدة بان یوذی الحاضرین او یشق علیهم او یکون جلوسه معهم مزریا بهم لشهرته بالفسق ونحو ذلک فان خیف من حضوره شئ من هذا لم یاذن له وینبغی ان یتلطف فی رده ولو اعطاه شیئا من الطعام ان کان یلیق به لیکون رد جمیلا ان کان حسنا واما الحدیث الثانی فی قصة الفارسی وهی قضیة اخری فمحمول علی انه کان هناک عذر یمنع وجوب اجابة الدعوة فکان النبی صلی الله علیه وسلم مخیرا بین الاجابة وترکها فاختار احد الجائزین وهو ترکها الا ان یاذن لعائشة معه لما کان بها من الجوع او نحوه فکره صلی الله علیه وسلم الاختصاص بالطعام دونها وهذا من جمیل المعاشرة وحقوق المصاحبة وآداب المجالسة المؤکدة فلما اذن لها اختار النبی صلی الله علیه وسلم الجائز الآخر لتجدد المصلحة وهو حصول ما کان یریده من اکرام جلیسه والایثار حق معاشرته ومواساته فیما یحصل وقد سبق فی باب الولیمة بیان الاعذار فی ترک اجابة الدعوة اختلاف العلماء فی وجوب الاجابة وان منهم من لم یوجبها فی غیر ولیمة العرس کهذه الصورة والله اعلم (قوله فقاما یتدافعان) معناه یمشی کل احد منهما فی اثر صاحبه قالوا ولعل الفارسی انما لم یدع عائشة رضی الله عنها اولا لکون الطعام کان قلیلا فاراد توفیره علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی هذا الحدیث جواز اکل المرق والطیبات قال الله تعالی قل من حرم زینة الله التی اخرج لعباده والطیبات من الرزق وقوله فی الحدیث الاول کان لابی شعیب غلام لحام ای یبیع اللحم وفیه دلیل علی جواز الجزارة وحل کسبها والله اعلم **باب** جواز استتباع غیره الی دار من یثق برضاه بذلک وتحققه تحققا تاما واستحباب الاجتماع علی الطعام فیه ثلاث احادیث الاول حدیث ابی هریرة فی خروج النبی صلی الله علیه وسلم وصاحبیه من الجوع وذهابهم الی بیت الانصاری وادخال امرأته ایاهم ومجی الانصاری وفرحه بهم واکرامه لهم وهذا الانصاری هو ابو الهیثم بن التیهان واسم ابی الهیثم مالک هذا الحدیث مشتمل علی انواع من الفوائد منها

ما اخرجكما من بيوتكما هذه الساعة قالا الجوع يا رسول الله قال وانا والذي نفسي بيده لاخرجني الذي اخرجكما قوموا فقاموا معه فاتى رجلا من الانصار فاذا هو ليس في بيته فلما رأته المرأة قالت مرحبا واهلا فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم اين فلان قالت ذهب يستعذب لنا من الماء اذ جاء الانصاري فنظر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وصاحبيه ثم قال الحمد لله ما احد اليوم اكرم اضيافا مني قال فانطلق فجاءهم بعذق فيه بسر وتمر ورطب فقال كلوا من هذه واخذ المدية فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اياك والحلوب فذبح لهم فاكلوا من الشاة ومن ذلك العذق وشربوا فلما ان شبعوا ورووا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لابي بكر وعمر والذي نفسي بيده لتسئلن عن هذا النعيم يوم القيمة اخرجكم من بيوتكم الجوع ثم لم ترجعوا حتى اصابكم هذا النعيم

(قوله خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم او ليلة فاذا هو بابي بكر وعمر رض فقال ما اخرجكما من بيوتكما قالا الجوع يا رسول الله قال فانا والذي نفسي بيده لاخرجني الذي اخرجكما قوموا فقاموا معه فاتى رجلا من الانصار الى آخره) هذا فيه ما كان عليه النبي صلى الله عليه وسلم وكبار اصحابه رض من التقلل من الدنيا وما ابتلوا به من الجوع وضيق العيش في اوقات وقد زعم بعض الناس ان هذا كان قبل فتح الفتوح والقرى عليهم وهذا زعم باطل فان راوي الحديث ابو هريرة ومعلوم انه اسلم بعد فتح خيبر فان قيل لا يلزم من كونه رواه ان يكون ادرك القضية فلعله سمعها من النبي صلى الله عليه وسلم او غيره فالجواب ان هذا خلاف الظاهر ولا ضرورة اليه بل الصواب خلافه وان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يزل يتقلب في اليسار والقلة حتى توفي صلى الله عليه وسلم فتارة يوسر وتارة ينفد ما عنده كما ثبت في الصحيح عن ابي هريرة خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من الدنيا ولم يشبع من خبز الشعير وعن عائشة ما شبع آل محمد صلى الله عليه وسلم منذ قدم المدينة من طعام ثلث ليال تباعا حتى قبض وتوفي صلى الله عليه وسلم ودرعه مرهونة على شعير استدانه لاهله وغير ذلك مما هو معروف فكان النبي صلى الله عليه وسلم في وقت يوسر ثم بعد قليل ينفد ما عنده لاخراجه في طاعة الله من وجوه البر وايثار المحتاجين وضيافة الطارقين وتجهيز السرايا وغير ذلك وهكذا كان خلق صاحبيه رض بل اكثر اصحابه وكان اهل اليسار من المهاجرين والانصار رض مع برهم له صلى الله عليه وسلم واكرامهم اياه واتحافه بالطرف وغيرها ربما لم يعرفوا حاجته في بعض الاحيان لكونهم لا يعرفون فراغ ما كان عنده من القوت بايثاره به ومن علم ذلك منهم ربما كان ضيق الحال في ذلك الوقت كما جرى لصاحبيه رض ولا يعلم احد من الصحابة رض علم حاجة النبي صلى الله عليه وسلم وهو متمكن من ازالتها الا بادر الى ازالتها لكن كان صلى الله عليه وسلم يكتمها عنهم ايثارا لتحمل المشاق وحملا عنهم وقد بادر ابو طلحة حين قال سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم اعرف فيه الجوع الى ازالة تلك الحاجة وكذا حديث جابر وسنذكرهما بعد هذا ان شاء الله تعالى وكذا حديث ابي شعيب الانصاري الذي سبق في الباب قبله انه عرف في وجهه صلى الله عليه وسلم الجوع فبادر بصنيع الطعام واشباه هذا كثيرة في الصحيح مشهورة وكذلك كانوا يؤثرون بعضهم بعضا ولا يعلم احد منهم ضرورة صاحبه الا سعى في ازالتها وقد وصفهم الله سبحانه وتعالى بذلك فقال تعالى ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة وقال تعالى رحماء بينهم واما قولهما رض اخرجنا الجوع وقوله صلى الله عليه وسلم وانا والذي نفسي بيده لاخرجني الذي اخرجكما) فمعناه انهما رض لما كانا عليه من مراقبة الله تعالى ولزوم طاعته والاشتغال به فعرض لهما هذا الجوع الذي يزعجهما ويقلقهما ويمنعهما من كمال النشاط للعبادة وتمام التلذذ بها سعيا في ازالته بالخروج في طلب سبب مباح يدفعانه به وهذا من اكمل الطاعات وابلغ انواع المراقبات وقد نهى عن الصلوة مع مدافعة الاخبثين وبحضرة طعام تتوق النفس اليه وفي ثوب له اعلام وبحضرة المتحدثين وغير ذلك مما يشغل قلبه ونهى القاضي عن القضاء في حال غضبه وجوعه وهمه وشدة فرحه وغير ذلك مما يشغل قلبه ويمنعه كمال الفكر والله اعلم (وقوله من بيوتكما) هو بضم الباء وكسرها لغتان قرئ بهما في السبع وقوله صلى الله عليه وسلم وانا والذي نفسي بيده لاخرجني الذي اخرجكما) فيه جواز ذكر الانسان ما يناله من الم ونحوه لا على سبيل التشكي وعدم الرضا بل للتسلية والتصبر كفعله صلى الله عليه وسلم هنا ولالتماس دعاء او مساعدة على التسبب في ازالة ذلك العارض فهذا كله ليس بمذموم انما يذم ما كان تشكيا وتسخطا وتجزعا (وقوله صلى الله عليه وسلم فانا) هكذا هو في بعض النسخ فانا بالفاء وفي بعضها بالواو وفيه جواز الحلف من غير استحلاف وقد تقدم قريبا بسط الكلام فيه وتقدم بيانه مرات (وقوله صلى الله عليه وسلم قوموا فقاموا) هكذا هو في الاصول بضمير الجمع وهو جائز بلا خلاف لكن الجمهور يقولون اطلاقه على الاثنين مجاز وآخرون يقولون حقيقة (وقوله فاتى رجلا من الانصار) هو ابو الهيثم مالك بن التيهان بفتح المثناة فوق وتشديد المثناة تحت مع كسرها وفيه جواز الادلال على الصاحب الذي يوثق به كما ترجمنا له واستتباع جماعة الى بيته وفيه منقبة لابي الهيثم اذ جعله النبي صلى الله عليه وسلم اهلا لذلك وكفى به شرفا ذلك (وقوله فقالت مرحبا واهلا) كلمتان معروفتان للعرب ومعناه صادفت رحبا وسعة واهلا تأنس بهم وفيه استحباب اكرام الضيف بهذا القول وشبهه واظهار السرور بقدومه وجعله اهلا لذلك كل هذا وشبهه اكرام للضيف وقد قال صلى الله عليه وسلم من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه وفيه جواز سماع كلام الاجنبية ومراجعتها الكلام للحاجة وجواز اذن المرأة في دخول منزل زوجها لمن علمت علما محققا انه لا يكرهه بحيث لا يخلو بها الخلوة المحرمة وقولها ذهب يستعذب لنا الماء اي يأتينا بماء عذب وهو الطيب وفيه جواز استعذابه وتطييبه (قوله الحمد لله ما احد اليوم اكرم ضيفا مني) فيه فوائد منها استحباب حمد الله تعالى عند حصول نعمة ظاهرة وكذا يستحب عند اندفاع نقمة كانت متوقعة وفي غير ذلك من الاحوال وقد جمعت في ذلك قطعة صالحة في كتاب الاذكار ومنها استحباب اظهار البشر والفرح بالضيف في وجهه وحمد الله تعالى وهو يسمع على حصول هذه النعمة والثناء على ضيفه ان لم يخف عليه فتنة فان خاف لم يثن عليه في وجهه وهذا طريق الجمع بين الاحاديث الواردة بجواز ذلك ومنعه وقد جمعتها مع بسط الكلام فيها في كتاب الاذكار وفيه دليل على كمال فضيلة هذا الانصاري وبلاغته وعظيم معرفته لانه اتى بكلام مختصر بديع في الحسن في هذا الموطن (قوله فانطلق فجاءهم بعذق فيه بسر وتمر ورطب فقال كلوا من هذه) العذق هنا بكسر العين وهي الكباسة وهي الغصن من النخل وانما اتى بهذا العذق الملون ليكون اطرف وليجمعوا بين اكل الانواع فقد يطيب لبعضهم هذا ولبعضهم هذا وفيه دليل على استحباب تقديم اكل الفاكهة على الخبز واللحم وغيرهما وفيه استحباب المبادرة الى الضيف بما تيسر واكرامه بعده بطعام يصنعه له لا سيما ان غلب على ظنه حاجته في الحال الى الطعام وقد يكون شديد الحاجة الى التعجيل وقد يشق عليه انتظار ما يصنع له لاستعجاله للانصراف وقد كره جماعة من السلف التكلف للضيف وهو محمول على ما يشق على صاحب البيت مشقة ظاهرة لان ذلك يمنعه من الاخلاص وكمال السرور بالضيف وربما ظهر عليه شيء من ذلك فيتأذى به الضيف وقد يحضر شيئا يعرف الضيف من حاله انه يشق عليه وانه يتكلفه له فيتأذى الضيف لشفقته عليه وكل هذا مخالف لقوله صلى الله عليه وسلم من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه لان اكمل اكرامه اراحة خاطره واظهار السرور به واما فعل الانصاري وذبحه الشاة فليس مما يشق عليه بل لو ذبح اغناما بل جمالا وانفق اموالا في ضيافة رسول الله صلى الله عليه وسلم وصاحبيه رض كان مسرورا بذلك مغبوطا فيه والله اعلم (قوله واخذ المدية فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اياك والحلوب) المدية بضم الميم وكسرها هي السكين وتقدم بيانها مرات والحلوب ذات اللبن فعول بمعنى مفعول كركوب ونظائره (قوله فلما ان شبعوا ورووا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لابي بكر وعمر رض والذي نفسي بيده لتسئلن عن هذا النعيم يوم القيمة) فيه دليل على جواز الشبع وما جاء في كراهة الشبع فمحمول على المداومة عليه لانه يقسي القلب وينسي امر المحتاجين واما السؤال عن هذا النعيم فقال القاضي عياض المراد السؤال عن القيام بحق شكره والذي نعتقده ان السؤال هنا سؤال تعداد النعم واعلام بالامتنان بها واظهار الكرامة باسباغها لا سؤال توبيخ وتقريع ومحاسبة والله اعلم

وحدثنى اسحاق بن منصور قال انا ابوهشام يعنى المغيرة بن سلمة قال نا عبد الواحد بن زياد قال نا يزيد قال نا ابو حازم قال سمعت ابا هريرة يقول بينا ابو بكر قاعد وعمر معه اذ اتاهما رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما اقعدكما هٰهنا قالا اخرجنا الجوع من بيوتنا والذى بعثك بالحق ثم ذكر نحو حديث خلف بن خليفة

حدثنى حجاج بن الشاعر قال حدثنى الضحاك بن مخلد عن رقعة عارض لى بها ثم قرأه على قال اخبرناه حنظلة بن ابى سفين قال نا سعيد بن ميناء قال سمعت جابر بن عبد الله يقول لما حفر الخندق رأيت برسول الله صلى الله عليه وسلم خمصا فانكفئت الى امرأتى فقلت لها هل عندكِ شىء فانى رأيت برسول الله صلى الله عليه وسلم خمصا شديدا فاخرجت لى جرابا فيه صاع من شعير ولنا بهيمة داجن قال فذبحتها وطحنت فرغت الى فراغى فقطعتها فى برمتها ثم وليت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت لا تفضحنى برسول الله صلى الله عليه وسلم ومن معه قال فجئته فسارررته فقلت يا رسول الله انا قد ذبحنا بهيمة لنا وطحنت صاعا من شعير كان عندنا فتعال انت فى نفر معك فصاح رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال يا اهل الخندق ان جابرا قد صنع لكم سورا فحى هلا بكم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنزلن برمتكم ولا تخبزن عجينتكم حتى اجئ فجئت وجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم يقدم الناس حتى جئت امرأتى فقالت بك وبك قلت قد فعلت الذى قلتِ فاخرجت له عجينتنا فبصق فيها وبارك ثم عمد الى برمتنا فبصق فيها وبارك ثم قال ادعوا لى خابزة فلتخبز معك واقدحى من برمتكم ولا تنزلوها وهم الف فاقسم بالله لاكلوا حتى تركوه وانحرفوا وان برمتنا لتغط كما هى وان عجينتنا او كما قال الضحاك يتخبز كما هو

وحدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن اسحاق بن عبد الله بن ابى طلحة انه سمع انس بن مالك يقول قال ابو طلحة لام سليم قد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا اعرف فيه الجوع فهل عندك من شىء فقالت نعم فاخرجت اقراصا من شعير ثم اخذت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت ثوبى وردتنى ببعضه ثم ارسلتنى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فذهبت به فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا فى المسجد ومعه الناس فقمت عليهم

(قوله فى اسناد الطريق الثانى وحدثنى اسحاق بن منصور انا ابو هشام يعنى المغيرة بن سلمة نا يزيد نا ابو حازم قال سمعت ابا هريرة يقول) هكذا وقع هذا الاسناد فى النسخ ببلادنا وحكى القاضى عياض انه وقع هكذا فى رواية ابن ماهان وفى رواية الرازى من طريق الجلودى ولعله وقع من رواية السجزى عن الجلودى بزيادة رجل بين المغيرة بن سلمة ويزيد بن كيسان وهو عبد الواحد بن زياد قال ابو على الجيانى ولا بد من اثبات عبد الواحد ولا يتصل الحديث الا به قال كذلك خرجه ابو مسعود الدمشقى فى الاطراف عن مسلم عن اسحق عن مغيرة عن عبد الواحد عن يزيد بن كيسان عن ابى حازم عن ابى هريرة قال الجيانى وما وقع فى رواية ابن ماهان وغيره من اسقاط خطأ بين قلت ونقله خلف الواسطى فى الاطراف باسقاط عبد الواحد والظاهر الذى يقتضيه حال مغيرة ويزيد انه لا بد من اثبات عبد الواحد كما قاله الجيانى والله اعلم هذا ما يتعلق بالحديث الاول واما الحديث الثانى وهو حديث طعام جابر ففيه انواع من الفوائد وجمل من القواعد منها الدليل الظاهر والعلم الباهر من اعلام نبوة رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد تظاهرت احاديث آحاد بمثل هذا حتى زاد مجموعها على التواتر وحصل العلم القطعى الذى اشتركت فيه هذه الآحاد وهو انخراق العادة بما اتى به صلى الله عليه وسلم من تكثير الطعام القليل الكثرة الظاهرة ونبع الماء وتكثيره وتسبيح الطعام وحنين الجذع وغير ذلك مما هو معروف وقد جمع ذلك العلماء فى كتب دلائل النبوة كالدلائل للمقفال الشاشى وصاحبه ابى عبد الله الحليمى وابى بكر البيهقى الامام الحافظ وغيرهم بما هو مشهور واحسنها كتاب البيهقى فلله الحمد على ما انعم به علينا بنبينا محمد صلى الله عليه وسلم وعلينا باكرامه صلى الله عليه وسلم وبالله التوفيق (قوله حدثنا سعيد بن ميناء) هو بالمد والقصر وقد تقدم بيانه مرات (قوله رأيت النبى صلى الله عليه وسلم خمصا) هو بفتح الخاء والميم اى رأيته ضامر البطن من الجوع (قوله فانكفأت الى امرأتى) اى انقلبت ورجعت وقع فى نسخ فانكفيت وهو خلاف المعروف فى اللغة بل الصواب انكفأت بالهمز (قوله فاخرجت لى جرابا) هو وعاء من جلد معروف بكسر الجيم وفتحها الكسر اشهر وقد سبق بيانه (قوله لنا بهيمة داجن) هى بضم الباء تصغير بهمة وهى الصغيرة من اولاد الضان قال الجوهرى ويطلق على الذكر والانثى كالشاة والسخلة الصغيرة من اولاد المعز وقد سبق قريبا ان الداجن ما الف البيوت (قوله فجئته فسارررته فقلت يا رسول الله) فيه جواز المسارة بالحاجة بخفية الجماعة وانما نهى ان يتناجى اثنان دون الثالث كما سنوضحه فى موضعه ان شاء الله تعالى (قوله صلى الله عليه وسلم ان جابرا قد صنع لكم سورا فحى هلا بكم) اما السور فبضم السين وإسكان الواو وغير مهموز وهو الطعام الذى يدعى اليه قيل الطعام مطلقا وهى لغة فارسية وقد تظاهرت احاديث صحيحة بان رسول الله صلى الله عليه وسلم تكلم بالفاظ غير العربية فيدل على جوازه واما حى هلا فهو بتنوين هلا وقيل بلا تنوين على وزن علا ويقال حى هل ومعناها عليك بكذا اوادع بكذا كذا قاله ابو عبيد وغيره وقيل معناه عجل به وقال الهروى معناه هات وعجل به (قوله جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم يقدم الناس) انما فعل هذا لانه صلى الله عليه وسلم دعاهم فجاءوا واتباعا له كصاحب الطعام اذا دعا طائفة يمشى قدامهم وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم فى غير هذا الحال لا يتقدمهم ولا يمكنهم من ولى عقبه فعله بهذه المصلحة (قوله حتى جئت امرأتى فقالت بك وبك) اى ذمته ودعت عليه وقيل معناه بك تلحق الفضيحة وبك يتعلق الذم وقيل معناه جرى هذا برايك سوء نظرك تسببك الى) سعناه انى اخبرت النبى صلى الله عليه وسلم بما عندنا فهو اعلم بالمصلحة (قوله ثم عمد الى برمتنا فبصق فيها وبارك قال ادعى خابزة فلتخبز معك) هذه اللفظة وهى ادعى وقعت فى بعض الاصول هكذا ادعى بعين ثم ياء وهو الصحيح الظاهر لانه خطاب للمرأة ولهذا قال فلتخبز معك فى بعضها ادعونى بواو ونون وفى بعضها ادعنى وهما ايضا صحيحان وتقديره اطلبوا واطلبى خابزة (قوله عمد) هو بفتح الميم (قوله لصق) هكذا هو فى اكثر الاصول وفى بعضها بلسق وهى لغة قليلة والمشهور بصق وبزق وحكى جماعة من اهل اللغة بسق لكنها قليلة كما ذكرنا (قوله صلى الله عليه وسلم واقدحى من برمتكم) اى اغرفى والقدح المغرفة يقال قدحت المرق اقدح بفتح الدال اغرفه (قوله وهم الف فاقسم بالله لاكلوا حتى تركوه وانحرفوا وان برمتنا لتغط كما هى وان عجينتنا لتخبز كما هو) قوله تركوا وانحرفوا اى شبعوا وانصرفوا وقوله لتغط بكسر الغين المعجمة وتشديد الطاء اى تغلى وتسمع غليانها وقوله كما هو يعود الى العجين وقد تضمن هذا الحديث علمين من اعلام النبوة احدهما تكثير الطعام القليل والثانى علمه صلى الله عليه وسلم بان هذا الطعام القليل الذى يكفى فى العادة خمسة انفس او نحوهم يكفى الفا وزيادة فدعاله الفا قبل ان يصل اليه وقد علم انه صاع شعير وبهيمة والله اعلم واما الحديث الثالث وهو حديث انس فى طعام ابى طلحة ففيه ايضا هذان العلمان من اعلام النبوة وهما تكثير القليل علمه صلى الله عليه وسلم بان هذا القليل يسكره الله تعالى فيكفى هؤلاء الخلق الكثير فدعاهم له وعلم ان انسا مخرومى بهذا حديثين الاول من طريق والثانى من طريق وهما قضيتان جرت فيهما اتيان المعجزتان وغيرهما من المعجزات ففى الحديث الاول ان ابا طلحة ام سليم ارسلا انسا الى النبى صلى الله عليه وسلم باقراص شعير قال انس فذهبت فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا فى المسجد ومعه اصحابه فقمت عليهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلك ابو طلحة فقلت نعم فقال الطعام فقلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا فانطلق وانطلقت بين ايديهم حتى جئت ابا طلحة فاخبرته فقال ابو طلحة يا ام سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس وليس عندنا ما نطعمهم فقالت الله ورسوله اعلم قال فانطلق ابو طلحة حتى لقى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم معه حتى دخلا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلمى ما عندك يا ام سليم فاتت بذلك الخبز فامر به صلى الله عليه وسلم ففت وعصرت عليه عكة لها فادمته ثم قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ما شاء الله ان يقول ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة حتى اكل القوم كلهم وشبعوا والقوم سبعون رجلا او ثمانون

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلك ابو طلحة فقلت نعم فقال الطعام فقلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا فانطلق و انطلقت بين ايديهم حتى جئت ابا طلحة فاخبرته فقال ابو طلحة يا ام سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس وليس عندنا ما نطعمهم فقالت الله ورسوله اعلم قال فانطلق ابو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم معه حتى دخلا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلمي ما عندك يا ام سليم فاتت بذلك الخبز فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ففت وعصرت عليه ام سليم عكة لها فادمته ثم قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ما شاء الله ان يقول ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة حتى اكل القوم كلهم وشبعوا والقوم سبعون رجلا او ثمانون **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة قال نا عبد الله بن نمير ح قال وثنا ابن نمير واللفظ له قال نا ابي قال نا سعد بن سعيد حدثني انس بن مالك قال بعثني ابو طلحة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لادعوه وقد جعل طعاما فاقبلت ورسول الله صلى الله عليه وسلم مع الناس فنظر الي فاستحييت فقلت اجب ابا طلحة فقال للناس قوموا فقال ابو طلحة يا رسول الله انما صنعت لك شيئا قال فسهما رسول الله صلى الله عليه وسلم ودعا فيها بالبركة ثم قال ادخل نفرا من اصحابي عشرة وقال كلوا واخرج لهم شيئا من بين اصابعه فاكلوا حتى شبعوا فخرجوا فقال ادخل عشرة فاكلوا حتى خرجوا فما زال يدخل عشرة ويخرج عشرة حتى لم يبق منهم احد الا دخل فاكل حتى شبع ثم هيأها فاذا هي مثلها حين اكلوا منها **وحدثنا** سعيد بن يحيى الاموي قال نا ابي قال نا سعد بن سعيد قال سمعت انس بن مالك قال بعثني ابو طلحة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وساق الحديث نحو حديث ابن نمير غير انه قال في آخره ثم اخذ ما بقي فجمعه ثم دعا فيه بالبركة قال فعاد كما كان فقال دونكم هذا **وحدثني** عمرو الناقد قال نا عبد الله بن جعفر الرقي نا عبيد الله بن عمرو عن عبد الملك بن عمير عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن انس بن مالك قال امر ابو طلحة ام سليم ان تصنع للنبي صلى الله عليه وسلم طعاما لنفسه خاصة ثم ارسلني اليه وساق الحديث وقال فيه فوضع النبي صلى الله عليه وسلم يده ودعا فيه ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم قد خلوا فقال كلوا وسموا الله فاكلوا حتى فعل ذلك بثمانين رجلا ثم اكل النبي صلى الله عليه وسلم بعد ذلك واهل البيت وتركوا سؤرا **وحدثنا** عبد بن حميد قال نا عبد الله بن مسلمة قال نا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن انس بن مالك بهذه القصة في طعام ابي طلحة عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال فيه فقام ابو طلحة على الباب حتى اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له يا رسول الله انما كان شيئا يسيرا قال هلم فان الله سيجعل فيه البركة **وحدثنا** عبد بن حميد قال نا خالد بن مخلد البجلي قال حدثني محمد بن موسى قال حدثني عبد الله بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث وقال فيه ثم اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم واكل اهل البيت وافضلوا ما ابلغوا جيرانهم **وحدثنا** حسن بن علي الحلواني قال نا وهب بن جرير قال نا ابي قال سمعت جرير بن زيد يحدث عن عمرو بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك قال رأى ابو طلحة رسول الله صلى الله عليه وسلم مضطجعا في المسجد يتقلب ظهرا لبطن فاتى ام سليم فقال اني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مضطجعا في المسجد يتقلب ظهرا لبطن واظنه جائعا وساق الحديث وقال فيه ثم اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو طلحة وام سليم وانس وفضلت فضلة فاهدينا له لجيراننا **وحدثني** حرملة بن يحيى التجيبي قال نا عبد الله بن وهب قال اخبرني اسامة ان يعقوب بن عبد الله بن ابي طلحة الانصاري حدثه انه سمع انس بن مالك يقول جئت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فوجدته جالسا مع اصحابه يحدث ثم وقد عصب بطنه بعصابة قال اسامة وانا اشك على حجر فقلت لبعض اصحابه لم عصب رسول الله صلى الله عليه وسلم بطنه فقالوا من الجوع فذهبت الى ابي طلحة وهو زوج ام سليم بنت ملحان فقلت يا ابتاه قد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم عصب بطنه بعصابة فسالت بعض اصحابه فقالوا من الجوع فدخل ابو طلحة على امي فقال هل من شيء فقالت نعم عندي كسر من خبز وتمرات فان جاء نا رسول الله صلى الله عليه وسلم وحده اشبعناه وان جاء آخر معه قل عنهم ثم ذكر سائر الحديث بقصته **وحدثني** حجاج بن الشاعر قال نا يونس بن محمد قال نا حرب بن ميمون عن النضر بن انس عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم في طعام ابي طلحة نحو حديث ثابت

الشرح (قوله صلى الله عليه وسلم ارسلك ابو طلحة فقلت نعم فقال الطعام فقلت نعم) هذان علمان من اعلام النبوة وذهابه صلى الله عليه وسلم بهم علم ثالث كما سبق وتكثير الطعام علم رابع وفيه ما تقدم في حديث ابي هريرة وحديث جابر من ابتلاء الانبياء صلوات الله عليهم وسلامه والاختبار بالجوع وغيره من المشاق ليصبر او فيعظم اجرهم ومناز لهم وفيه ما كانوا عليه من كتمان ما بهم وفيه ما كانت الصحابة رضي الله عنهم عليه من الاعتناء باحوال رسول الله صلى الله عليه وسلم وفيه استحباب بعث الهدية وان كانت قليلة بالنسبة الى مرتبة المبعوث اليه لانها وان قلت فهي خير من العدم وفيه جلوس العالم لاصحابه ليفيدهم ويؤدبهم واستحباب ذلك في المساجد وفيه انطلاق صاحب الطعام بين يدي الضيفان وخروجه ليتلقاهم وفيه منقبة لام سليم رضي الله عنها ودلالة على عظيم فقهها ورجحان عقلها بقولها الله ورسوله اعلم ومعناه انه قد عرف الطعام فهو اعلم بالمصلحة فلو لم يعلمها في مجيء الجمع العظيم لم يفعلها فلا تحزن من ذلك وفيه استحباب فت الطعام واختياره الثريد على الحمس باللقم وقوله عصرت عليه عكة هي بضم العين وتشديد الكاف وهي وعاء صغير من جلد للسمن خاصة وقوله فادمته هو بالمد والقصر لغتان آدمته وادمته اي جعلت فيه ادما وانما اذن لعشرة عشرة ليكون ارفق بهم فان القصعة التي فت فيها تلك الاقراص لا يتحلق عليها اكثر من عشرة الا بضرر يلحقهم لبعدها عنهم والله اعلم واما الحديث الآخر ففيه ان النساء قال بعثني ابو طلحة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لادعوه وقد جعل طعاما فاقبلت ورسول الله صلى الله عليه وسلم مع الناس فنظر الي فاستحييت فقلت اجب ابا طلحة فقال للناس قوموا وذكر الحديث واخرج لهم شيئا من بين اصابعه وهذا الحديث قضية اخرى بلا شك وفيها ما سبق في الحديث الاول وزيادة هذا العلم الآخر من اعلام النبوة وهي اخراج ذلك الشيء من بين اصابعه الكريمات صلى الله عليه وسلم (قوله تركوا سؤرا) هو بالهمز اي بقية (قوله فقام ابو طلحة على الباب حتى اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له يا رسول الله انما كان شيئا يسيرا قال هلم فان الله سيجعل فيه البركة) اما قيام ابي طلحة فلانتظار اقبال النبي صلى الله عليه وسلم فلما اقبل تلقاه وقوله انما كان شيئا يسيرا هكذا هو في الاصول وهو صحيح وكان هنا تامة لا يحتاج خبرا وقوله صلى الله عليه وسلم فان الله سيجعل فيه البركة فيه علم ظاهر من اعلام النبوة (وقوله ثم اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم واكل اهل البيت) فيه انه يستحب لصاحب الطعام واهله ان يكون اكلهم بعد فراغ الضيفان والله اعلم (قوله يتقلب ظهرا لبطن وفي الرواية الاخرى وقد عصب بطنه بعصابة) لا مخالفة بينهما واحدهما يبين الآخر ويقال عصب وعصب بالتخفيف والتشديد (قوله فذهبت الى ابي طلحة وهو زوج ام سليم بنت ملحان فقلت يا ابتاه) فيه استعمال المجاز لقوله يا ابتاه وانما هو زوج امه وقوله بنت ملحان هو بكسر الميم والله اعلم

حدثنا قتيبة بن سعيد عن مالك بن انس فيما قرئ عليه عن اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة انه سمع انس بن مالك يقول ان خياطا دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم لطعام صنعه قال انس بن مالك فذهبت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ذلك الطعام فقرب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم خبزا من شعير ومرقا فيه دباء وقديد قال انس فرايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتتبع الدباء من حوالي الصحفة فلم ازل احب الدباء منذ يومئذ حدثنا محمد بن العلاء ابو كريب قال نا ابو اسامة عن سليمان بن المغيرة عن ثابت عن انس قال دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل فانطلقت معه فجئ بمرقة فيها دباء فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل من ذلك الدباء ويعجبه قال فلما رايت ذلك جعلت القيه اليه ولا اطعمه قال فقال انس فما زلت بعد يعجبني الدباء وحدثني حجاج بن الشاعر وعبد بن حميد جميعا عن عبد الرزاق قال انا معمر عن ثابت ن البناني وعاصم ن الاحول عن انس بن مالك ان رجلا خياطا دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم وزاد قال ثابت فسمعت انسا يقول فما صنع لي طعام بعد اقدر على ان يصنع فيه دباء الا صنع وحدثني محمد بن المثنى العنزي قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن يزيد بن خمير عن عبد الله بن بسر قال نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابي قال فقربنا اليه طعاما ووطبة فاكل منها ثم اتي بتمر فكان ياكله ويلقي النوى بين اصبعيه ويجمع السبابة والوسطى قال شعبة هو ظني وهو فيه ان شاء الله القاء النوى بين الاصبعين ثم اتي بشراب فشربه ثم ناوله الذي عن يمينه قال فقال ابي واخذ بلجام دابته ادع الله لنا فقال اللهم بارك لهم فيما رزقتهم فاغفر لهم فارحمهم وحدثناه محمد بن بشار قال نا ابن ابي عدي ح قال وحدثنيه محمد بن المثنى قال نا يحيى بن حماد كلاهما عن شعبة بهذا الاسناد ولم يشكا في القاء النوى بين الاصبعين حدثنا يحيى بن يحيى التميمي وعبد الله بن عون ن الهلالي قال يحيى انا وقال ابن عون نا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن عبد الله بن جعفر قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل القثاء بالرطب حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وابو سعيد ن الاشج كلاهما عن حفص قال ابو بكر نا حفص بن غياث عن مصعب بن سليم قال نا انس بن مالك قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم مقعيا ياكل تمرا وحدثنا زهير بن حرب وابن ابي عمر جميعا عن سفيان قال ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن مصعب بن سليم عن انس قال اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بتمر فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقسمه وهو محتفز ياكل منه اكلا ذريعا وفي رواية زهير اكلا حثيثا

باب جواز اكل المرق واستحباب اليقطين وايثار اهل المائدة بعضهم بعضا وان كانوا ضيفانا اذا لم يكره ذلك صاحب الطعام فيه حديث انس رضي الله عنه ان خياطا دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرب اليه خبزا من شعير ومرقا فيه دباء وقديد قال انس فرايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتتبع الدباء من حوالي الصحفة فلم ازل احب الدباء من يومئذ وفي رواية قال انس فلما رايت ذلك جعلت القيه اليه ولا اطعمه وفي رواية قال انس فما صنع لي طعام بعد اقدر على ان يصنع فيه دباء الا صنع فيه فوائد منها اجابة الدعوة واباحة كسب الخياط واباحة المرق وفضيلة اكل الدباء وانه يستحب ان يحب الدباء وكذلك كل شيء كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحبه وانه يحرص على تحصيل ذلك وانه يستحب لاهل المائدة ايثار بعضهم بعضا اذا لم يكرهه صاحب الطعام واما تتبع الدباء من حوالي الصحفة فيحتمل وجهين احدهما من حوالي جانبه وناحيته من الصحفة لا من حوالي جميع جوانبها فقد امر بالاكل مما يلي الانسان والثاني ان يكون من جميع جوانبها وانما نهي عن ذلك لئلا يتقذره جليسه ورسول الله صلى الله عليه وسلم لا يتقذره احد بل يتبركون بآثاره صلى الله عليه وسلم فقد كانوا يتبركون ببصاقه صلى الله عليه وسلم ونخامته ويدلكون بذلك وجوههم وشرب بعضهم بوله وبعضهم دمه وغير ذلك مما هو معروف من عظيم اعتنائهم بآثاره صلى الله عليه وسلم التي يخالفه فيها غيره والدباء هو اليقطين وهو بالمد هذا هو المشهور وحكى القاضي عياض فيه القصر ايضا الواحدة دباءة او دباة والله اعلم

باب استحباب وضع النوى خارج التمر واستحباب دعاء الضيف لاهل الطعام وطلب الدعاء من الضيف الصالح واجابته الى ذلك فيه يزيد بن خمير عن عبد الله بن بسر قال نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابي فقربنا له طعاما ووطبة فاكل منها ثم اتي بتمر فكان ياكله ويلقي النوى بين اصبعيه ويجمع بين السبابة والوسطى قال شعبة هو ظني وهو فيه ان شاء الله القاء النوى بين الاصبعين ثم اتي بشراب فشربه ثم ناوله الذي عن يمينه فقال ابي واخذ بلجام دابته ادع الله لنا فقال اللهم بارك لهم فيما رزقتهم فاغفر لهم فارحمهم وفي الرواية الاخرى ذكره وقال لم يشك في القاء النوى بين الاصبعين

الشرح عبد الله بن بسر بضم الباء ويزيد بن خمير بضم الخاء المعجمة وفتح الميم (وقوله ووطبة) هكذا رواية الاكثرين وطبة بالواو واسكان الطاء وبعدها باء موحدة وهكذا رواه النضر بن شميل راوي هذا الحديث عن شعبة والنضر امام من ائمة اللغة وفسره النضر فقال الوطبة الحيس يجمع التمر البرني والاقط المدقوق والسمن كذا ضبطه ابو مسعود الدمشقي وابو بكر البرقاني وآخرون وهكذا هو عندنا في معظم النسخ وفي بعضها رطبة براء مضمومة وفتح الطاء وكذا ذكره الحميدي وقال هكذا جاء فيما راينا من نسخ مسلم رطبة بالراء قال وهو تصحيف من الراوي وانما هو بالواو وهذا الذي ادعاه على نسخ مسلم هو فيما رآه هو والا فاكثرها بالواو وكذا نقله ابو مسعود البرقاني والاكثرون عن نسخ مسلم ونقل القاضي عياض عن رواية بعضهم في مسلم وطئة بفتح الواو وكسر الطاء وبعدها همزة وادعى انه الصواب وهكذا ادعاه آخرون والوطئة بالهمز عند اهل اللغة طعام يتخذ من التمر كالحيس هذا ما ذكروه ولا منافاة بين هذا كله فيقبل ما صحت به الروايات وهو صحيح في اللغة والله اعلم (قوله ويلقي النوى بين اصبعيه) اي يجعله بينهما لقلته ولم يلقه في اناء التمر لئلا يختلط بالتمر وقيل كان يجمعه على ظهر الاصبعين ثم يرمي به (وقوله قال شعبة هو ظني وهو فيه ان شاء الله القاء النوى) معناه ان شعبة قال الذي اظنه ان القاء النوى مذكور في الحديث فاشار الى تردد فيه وشك في الطريق الثاني جزم باثباته ولم يشك فهو ثابت بهذه الرواية واما رواية الشك فلا تضر سواء تقدمت على هذه او تاخرت لانه يتيقن في وقت وشك في وقت فاليقين ثابت ولا يمنعه النسيان في وقت آخر (وقوله فشربه ثم ناوله الذي عن يمينه) فيه ان الشراب ونحوه يدار على اليمين كما سبق تقريره في بابه قريبا وفيه استحباب طلب الدعاء من الفاضل ودعاء الضيف بتوسعة الرزق والمغفرة والرحمة وقد جمع صلى الله عليه وسلم في هذا الدعاء خيرات الدنيا والآخرة والله اعلم

باب اكل القثاء بالرطب فيه عبد الله بن جعفر رض رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل القثاء بالرطب القثاء بكسر القاف هو المشهور وفيه لغة بضمها وقد جاء في غير مسلم زيادة قال يكسر حر هذا برد هذا فيه جواز اكلهما معا واكل الطعامين معا والتوسع في الاطعمة ولا خلاف بين العلماء في جواز هذا وما نقل عن بعض السلف من خلاف هذا فمحمول على كراهة اعتياد التوسع والترفه والاكثار منه لغير مصلحة دينية والله اعلم

باب استحباب تواضع الآكل وصفة قعوده فيه انس رض رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم مقعيا ياكل تمرا وفي الرواية الاخرى اتي بتمر فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقسمه وهو محتفز ياكل منه اكلا ذريعا وفي رواية اكلا حثيثا

الشرح (قوله مقعيا) اي جالسا على اليتيه ناصبا ساقيه (وقوله محتفز) هو بالزاي اي مستعجل مستوفز غير متمكن في جلوسه وهو بمعنى قوله مقعيا وهو ايضا معنى قوله صلى الله عليه وسلم في الحديث الآخر في صحيح البخاري وغيره لا آكل متكئا على ما فسره الامام الخطابي فانه قال المتكئ هنا المتمكن في جلوسه من التربع وشبهه المعتمد على الوطاء تحته قال وكل من استوى قاعدا على وطاء فهو متكئ معناه لا آكل اكل من يريد الاستكثار من الطعام ويقعد له متمكنا بل اقعد مستوفزا وآكل قليلا (وقوله اكلا ذريعا وحثيثا) هما بمعنى اي مستعجلا وكان استعجاله صلى الله عليه وسلم لاستيفازه لشغل آخر فاسرع في الاكل ليقضي حاجته منه ويرد الجوعة ثم يذهب في ذلك الشغل (وقوله فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقسمه) اي يفرقه على من يراه اهلا لذلك وهذا التمر كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم وتبرع بتفريقه صلى الله عليه وسلم فلهذا كان ياكل منه والله اعلم

حدثنا محمد بن المثنى قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت جبلة بن سحيم قال كان ابن الزبير يرزقنا التمر قال وقد كان اصاب الناس يومئذ جهد فكنا ناكل فيمر علينا ابن عمر ونحن ناكل فيقول لا تقارنوا فان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الاقران الا ان يستأذن الرجل اخاه قال شعبة لا ادرى هذه الكلمة الا من كلمة ابن عمر يعنى الاستئذان **وحدثناه** عبيد الله بن معاذ قال نا ابى ح قال وحدثنا محمد بن بشار قال نا عبد الرحمن بن مهدى كلاهما عن شعبة بهذا الاسناد وليس فى حديثهما قول شعبة ولا قوله وقد كان اصاب الناس يومئذ جهد **وحدثنى** زهير بن حرب ومحمد ابن المثنى قالا نا عبد الرحمن عن سفيان عن جبلة بن سحيم قال سمعت ابن عمر يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقرن الرجل بين التمرتين حتى يستأذن اصحابه **وحدثنى** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمى قال نا يحيى بن حسان ح قال نا سليمان بن بلال عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال لا يجوع اهل بيت عندهم التمر **وحدثنا** عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا يعقوب بن محمد بن طحلاء عن ابى الرجال محمد بن عبد الرحمن عن امه عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة بيت لا تمر فيه جياع اهله يا عائشة بيت لا تمر فيه جياع اهله او جاع اهله قالها مرتين او ثلاثا **وحدثنا** عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا سليمان يعنى ابن بلال عن عبد الله بن عبد الرحمن عن عامر بن سعد ابن ابى وقاص عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اكل سبع تمرات مما بين لابتيها حين يصبح لم يضره سم حتى يمسى **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا ابو اسامة عن هاشم بن هاشم قال سمعت عامر بن سعد بن ابى وقاص يقول سمعت سعدا يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من تصبح بسبع تمرات عجوة لم يضره ذلك اليوم سم ولا سحر **وحدثناه** ابن ابى عمر قال نا مروان الفزارى ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهيم قال نا ابو اسامة الوليد كلاهما عن هاشم بن هاشم بهذا الاسناد عن النبى صلى الله عليه وسلم مثله ولا يقولان سمعت النبى صلى الله عليه وسلم **وحدثنا** يحيى بن يحيى وابو ايوب وابن حجر قال يحيى بن يحيى انا وقال الآخران نا اسمعيل وهو ابن جعفر عن شريك وهو ابن ابى نمر عن عبد الله بن ابى عتيق عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان فى عجوة العالية شفاء او انها ترياق اول البكرة **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا جرير ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهيم قال نا جرير وعمر بن عبيد عن عبد الملك بن عمير عن عمرو بن حريث عن سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل قال سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول الكمأة من المن وماؤها شفاء للعين

باب

نهى الآكل مع جماعة عن قران تمرتين ونحوهما فى لقمة الا باذن اصحابه فيه شعبة عن جبلة بن سحيم قال كان ابن الزبير رضى يرزقنا التمر وكان اصاب الناس يومئذ جهد فكنا ناكل فيمر علينا ابن عمر رض ونحن ناكل فيقول لا تقارنوا فان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الاقران الا ان يستأذن الرجل اخاه قال شعبة لا ادرى هذه الكلمة من كلمة ابن عمر رض يعنى الاستئذان وفى الرواية الاخرى عن سفين عن جبلة عن ابن عمر نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقرن الرجل بين التمرتين حتى يستأذن اصحابه **الشرح** هذا النهى متفق عليه حتى يستأذنهم فاذا اذنوا فلا باس واختلفوا فى ان هذا النهى على التحريم او على الكراهة والادب فنقل القاضى عياض عن اهل الظاهر انه للتحريم وعن غيرهم انه للكراهة والادب والصواب التفصيل فان كان الطعام مشتركا بينهم فالقران حرام الا برضاهم ويحصل الرضا بتصريحهم به او بما يقوم مقام التصريح من قرينة حال او دلال عليهم كلهم بحيث يعلم يقينا او ظنا قويا انهم يرضون به وان شك فى رضاهم فهو حرام وان كان الطعام لغيرهم لم يحل اشتراط رضاه وحده فان قرن بغير رضاه فحرام ويستحب ان يستأذن الآكلين معه ولا يجب ان كان الطعام لنفسه وقد ضيفهم به فلا يحرم عليه القران ثم ان كان فى الطعام قلة فحسن ان لا يقرن ليساويهم وان كان كثيرا بحيث يفضل عنهم فلا باس بقرانه لكن الادب مطلقا التأدب فى الاكل وترك الشره الا ان يكون مستعجلا ويريد الاسراع لشغل آخر كما سبق فى الباب قبله قال الخطابى انما كان هذا فى زمنهم حين كان الطعام ضيقا فاما اليوم مع اتساع الحال فلا حاجة الى الاذن وليس كما قال بل الصواب ما ذكرنا من التفصيل فان الاعتبار بعموم اللفظ لا بخصوص السبب لو ثبت السبب كيف وهو غير ثابت والله اعلم **وقوله** اصاب الناس جهد يعنى قلة وحاجة ومشقة **وقوله** يقرن اى يجمع وهو بضم الراء وكسرها لغتان **وقوله** نهى عن الاقران هكذا هو فى الاصول والمعروف فى اللغة القران يقال قرن بين الشيئين قالوا ولا يقال اقرن **وقوله** قال شعبة لا ادرى هذه الكلمة الا من كلمة ابن عمر يعنى بالكلمة الكلام وهذا شائع معروف وهذا الذى قاله شعبة لا يؤثر فى رفع الاستئذان الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لانه نفاه بظن وحسبان وقد اثبته سفين فى الرواية الثانية فثبت والله اعلم **باب** فى ادخار التمر ونحوه من الاقوات للعيال فيه **قوله** صلى الله عليه وسلم لا يجوع اهل بيت عندهم التمر وفى الرواية الاخرى بيت لا تمر فيه جياع اهله قالها مرتين او ثلاثا) فيه فضيلة التمر وجواز الادخار للعيال والحث عليه وفى اسناده عبد الله بن مسلمة عن يعقوب بن محمد بن طحلاء عن ابى الرجال محمد بن عبد الرحمن عن امه عن عائشة اما طحلاء فبفتح الطاء واسكان الحاء المهملتين وبالمد واما ابو الرجال فلقب لانه كان له عشرة اولاد رجال وامه عمرة بنت عبد الرحمن وهذا الاسناد كله مدنيون والله اعلم **باب** فضل تمر المدينة فيه **قوله** صلى الله عليه وسلم من اكل سبع تمرات مما بين لابتيها حين يصبح لم يضره سم حتى يمسى وفى الرواية الاخرى من تصبح بسبع تمرات عجوة لم يضره ذلك اليوم سم ولا سحر وفى الرواية الاخرى ان فى عجوة العالية شفاء او انها ترياق اول البكرة) **الشرح** اللابتان هما الحرتان والمراد لابتا المدينة وقد سبق بيانهما مرات والسم معروف وهو بفتح السين وضمها وكسرها والفتح افصح وقد اوضحته فى تهذيب الاسماء واللغات والترياق بكسر التاء وضمها لغتان ويقال درياق وطرياق ايضا كله فصيح (**قوله** صلى الله عليه وسلم اول البكرة) بنصب اول على الظرف وهو بمعنى الرواية الاخرى من تصبح والعالية ما كان من الحوائط والقرى والعمارات من جهة المدينة العليا ما يلى نجدا والسافلة من الجهة الاخرى ما يلى تهامة قال القاضى وادنى العالية ثلثة اميال وابعدها ثمانية من المدينة والعجوة نوع جيد من التمر وفى هذه الاحاديث فضيلة تمر المدينة وعجوتها وفضيلة التصبح بسبع تمرات منه وتخصيص عجوة المدينة دون غيرها وعدد السبع من الامور التى علمها الشارع ولا نعلم نحن حكمتها فيجب الايمان بها واعتقاد فضلها والحكمة فيها وهذا كاعداد الصلوات ونصب الزكوة وغيرها فهذا هو الصواب فى هذا الحديث واما ما ذكره الامام ابو عبد الله المازرى والقاضى عياض فيه فكلام باطل فلا نلتفت اليه ولا نعرج عليه وقد صدرت بهذا التنبيه التحذير من الاغترار به والله اعلم **باب** فضل الكمأة ومداواة العين بها فيه **قوله** صلى الله عليه وسلم الكمأة من المن وماؤها شفاء للعين

وحدثنا محمد بن المثنى قال ثنى محمد بن جعفر قال نا شعبة عن عبد الملك بن عمير قال سمعت عمرو بن حريث قال سمعت سعيد بن زيد قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الكمأة من المن وماؤها شفاء للعين وحدثنا محمد بن المثنى قال حدثني محمد بن جعفر قال نا شعبة قال واخبرني الحكم بن عتيبة عن الحسن العرني عن عمرو بن حريث عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال شعبة لما حدثني به الحكم لم انكره من حديث عبد الملك حدثنا سعيد بن عمرو الاشعثي قال نا عبثر عن مطرف عن الحكم عن الحسن عن عمرو بن حريث عن سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الكمأة من المن الذي انزل الله عز وجل على بني اسرائيل وماؤها شفاء للعين وحدثنا اسحاق بن ابراهيم قال نا جرير عن مطرف عن الحكم بن عتيبة عن الحسن العرني عن عمرو بن حريث عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكمأة من المن الذي انزل الله عز وجل على موسى عليه السلام وماؤها شفاء للعين وحدثنا ابن ابي عمر قال نا سفين عن عبد الملك بن عمير قال سمعت عمرو بن حريث قال سمعت سعيد بن زيد يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الكمأة من المن الذي انزل الله عز وجل على بني اسرائيل وماؤها شفاء للعين وحدثنا يحيى بن حبيب الحارثي قال نا حماد بن زيد قال نا محمد بن شبيب قال سمعته من شهر بن حوشب فسالته فقال سمعته من عبد الملك بن عمير قال فلقيت عبد الملك فحدثني عن عمرو بن حريث عن سعيد بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الكمأة من المن وماؤها شفاء للعين حدثني ابو الطاهر قال نا عبد الله بن وهب عن يونس عن ابن شهاب عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد الله قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بمر الظهران ونحن نجني الكباث فقال النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بالاسود منه قال فقلنا يا رسول الله كانك رعيت الغنم قال نعم وهل من نبي الا وقد رعاها او نحو هذا من القول حدثني عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي قال انا يحيى بن حسان قال نا سليمان بن بلال عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال نعم الادم او الادام الخل وحدثنا موسى بن قريش ابن نافع التميمي قال نا يحيى بن صالح الوحاظي قال نا سليمان بن بلال بهذا الاسناد وقال نعم الادم ولم يشك حدثنا يحيى بن يحيى قال انا ابو عوانة عن ابي بشر عن ابي سفيان عن جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم سال اهله الادم فقالوا ما عندنا الا خل فدعا به فجعل ياكل به ويقول نعم الادم الخل نعم الادم الخل حدثني يعقوب بن ابراهيم الدورقي قال نا اسماعيل يعني ابن علية عن المثنى بن سعيد قال حدثني طلحة بن نافع انه سمع جابر بن عبد الله يقول اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي ذات يوم الى منزله فاخرج اليه فلقا من خبز فقال ما من ادم فقالوا لا الا شيء من خل قال فان الخل نعم الادم قال جابر فما زلت احب الخل منذ سمعتها من نبي الله صلى الله عليه وسلم وقال طلحة ما زلت احب الخل منذ سمعتها من جابر حدثنا نصر بن علي الجهضمي قال ثنى ابي قال نا المثنى بن سعيد عن طلحة بن نافع قال نا جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ بيده الى منزله بمثل حديث ابن علية الى قوله فنعم الادم الخل ولم يذكر ما بعده وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا يزيد بن هارون قال انا حجاج بن ابي زينب قال حدثني ابو سفيان طلحة بن نافع قال سمعت جابر بن عبد الله قال كنت جالسا في دار فمر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاشار الي فقمت اليه فاخذ بيدي فانطلقنا حتى اتى بعض حجر نسائه فدخل

وفي رواية من المن الذي انزل الله تعالى على بني اسرائيل اما الكمأة فبفتح الكاف واسكان الميم وبعدها همزة مفتوحة وفي الاسناد الحكم بن عتيبة هو بالتاء المثناة فوق وقد سبق بيانه والحسن العرني بضم العين المهملة وفتح الراء وبعدها نون منسوب الى عرينة واختلف في معنى قوله صلى الله عليه وسلم الكمأة من المن فقال ابو عبيد وكثيرون شبهها بالمن الذي كان ينزل على بني اسرائيل لانه كان يحصل لهم بلا كلفة ولا علاج والكمأة تحصل بلا كلفة ولا علاج ولا زرع بزر ولا سقي ولا غيره وقيل هي من المن الذي انزل الله تعالى على بني اسرائيل حقيقة عملا بظاهر اللفظ (وقوله صلى الله عليه وسلم وماؤها شفاء للعين) قيل هو نفس الماء مجردا وقيل معناه ان يخلط ماؤها بدواء ويعالج به العين وقيل ان كان لبرودة ما في العين من حرارة فماؤها مجردا شفاء وان كان لغير ذلك فمركب مع غيره والصحيح بل الصواب ان ماءها مجردا شفاء للعين مطلقا فيعصر ماءها ويجعل في العين منه وقد رايت انا وغيري في زمننا من كان عمي وذهب بصره حقيقة فكحل عينه بماء الكمأة مجردا فشفي وعاد اليه بصره وهو الشيخ العدل الامين الكمال ابن عبد الله الدمشقي صاحب صلاح ورواية للحديث وكان استعماله لماء الكمأة اعتقادا في الحديث وتبركا به والله اعلم

باب فضيلة الاسود من الكباث

فيه جابر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بمر الظهران ونحن نجني الكباث فقال النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بالاسود منه فقلنا يا رسول الله كانك رعيت الغنم قال نعم وهل من نبي الا وقد رعاها او نحو هذا من القول الشرح الكباث بفتح الكاف وبعدها موحدة مخففة ثم الف ثم مثلثة قال اهل اللغة هو النضيج من ثمر الاراك ومر الظهران على دون مرحلة من مكة معروف سبق بيانه وهو بفتح الظاء المعجمة واسكان الهاء وفيه فضيلة رعاية الغنم قالوا والحكمة في رعاية الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم لها ليأخذوا انفسهم بالتواضع وتصفى قلوبهم بالخلوة ويترقوا من سياستها بالنصيحة الى سياسة اممهم بالهداية والشفقة والله اعلم

باب فضيلة الخل والتادم به

فيه حديث عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال نعم الادم او الادام الخل وفي رواية نعم الادم بلا شك وعن جابر رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم سال اهله الادم فقالوا ما عندنا الا خل فدعا به فجعل ياكل به ويقول نعم الادم الخل وذكره من طرق اخرى بزيادة الشرح في الحديث فضيلة الخل وانه يسمى ادما وانه ادم فاضل جيد قال اهل اللغة الادام بكسر الهمزة ما يؤتدم به يقال ادم الخبز يادمه بكسر الدال وجمع الادام ادم بضم الهمزة والدال كاهاب واهب وكتاب وكتب والادم باسكان الدال مفرد كالادام وفيه استحباب الحديث على الاكل تانيسا للآكلين واما معنى الحديث فقال الخطابي والقاضي عياض معناه مدح الاقتصار في الماكل ومنع النفس عن ملاذ الاطعمة تقديره ائتدموا بالخل وما في معناه مما تخف مؤنته ولا يعز وجوده ولا تتالفوا في الشهوات فانها مفسدة للدين مسقمة للبدن هذا كلام الخطابي ومن تابعه والصواب الذي ينبغي ان يجزم به انه مدح للخل نفسه واما الاقتصار في المطعم وترك الشهوات فمعلوم من قواعد اخر والله اعلم واما قول جابر فما زلت احب الخل منذ سمعتها من نبي الله صلى الله عليه وسلم فهو كقول انس ما زلت احب الدباء وقد سبق بيانه وهذا مما يؤيد ما قلناه في معنى الحديث انه مدح للخل نفسه وقد ذكرنا مرات ان تاويل الراوي اذا لم يخالف الظاهر يتعين المصير اليه والعمل به عند جماهير العلماء من الفقهاء والاصوليين وهذا كذلك بل تاويل الراوي هنا هو ظاهر اللفظ فيتعين اعتماده والله اعلم (قوله اخذ النبي صلى الله عليه وسلم بيدي فاخرج اليه فلقا من خبز) هكذا هو في الاصول فاخرج اليه فلقا وهو صحيح ومعناه اخرج الخادم ونحوه فلقا وهي الكسر (قوله فاخذ بيدي) فيه جواز اخذ الانسان بيد صاحبه في تماشيهما

ثم اذن لی فدخلت الحجاب علیها فقال هل من غداء فقالوا نعم فاتی بثلاثة اقرصة فوضعن علی نبی فاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم قرصا فوضعه بین یدیه واخذ قرصا آخر فوضعه بین یدی ثم اخذ الثالث فکسره باثنین فجعل نصفه بین یدیه ونصفه بین یدی ثم قال هل من ادم قالوا لا الا شیء من خل قال هاتوه فنعم الادم هو حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سماک بن حرب عن جابر بن سمرة عن ابی ایوب الانصاری قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتی بطعام اکل منه وبعث بفضلة الی وانه بعث الی یوما بفضلة لم یاکل منها لان فیها ثوما فسالته احرام هو قال لا ولکنی اکرهه من اجل ریحه قال فانی اکره ما کرهت وحدثنا محمد بن المثنی قال نا یحیی بن سعید عن شعبة فی هذا الاسناد وحدثنی حجاج بن الشاعر واحمد بن سعید بن صخر واللفظ منهما قریب قالا نا ابو النعمان قال نا ثابت فی روایة حجاج بن یزید اخو زید الاحول قال نا عاصم عن عبد الله بن الحارث عن افلح مولی ابی ایوب عن ابی ایوب ان النبی صلی الله علیه وسلم نزل علیه فنزل النبی صلی الله علیه وسلم فی السفل وابو ایوب فی العلو فانتبه ابو ایوب لیلة فقال نمشی فوق راس رسول الله صلی الله علیه وسلم فتنحوا فباتوا فی جانب ثم قال للنبی صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم السفل ارفق فقال لا اعلو سقیفة انت تحتها فتحول النبی صلی الله علیه وسلم فی العلو وابو ایوب فی السفل فکان یصنع للنبی صلی الله علیه وسلم طعاما فاذا جیء به الیه سال عن موضع اصابعه فیتتبع موضع اصابعه فصنع له طعاما فیه ثوم فلما رد الیه سال عن موضع اصابع النبی صلی الله علیه وسلم فقیل له لم یاکل ففزع وصعد الیه فقال احرام هو قال النبی صلی الله علیه وسلم لا ولکنی اکرهه قال فانی اکره ما تکره او ما کرهت قال وکان النبی صلی الله علیه وسلم یوتی بالوحی حدثنی زهیر بن حرب قال نا جریر بن عبد الحمید عن فضیل بن غزوان عن ابی حازم الاشجعی عن ابی هریرة قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انی مجهود فارسل الی بعض نسائه فقالت والذی بعثک بالحق ما عندی الا ماء ثم ارسل الی اخری فقالت مثل ذلک حتی قلن کلهن مثل ذلک لا والذی بعثک بالحق ما عندی الا ماء فقال من یضیف هذا اللیلة رحمه الله فقام رجل من الانصار فقال انا یا رسول الله فانطلق به الی رحله

(قوله فدخلت الحجاب علیها) معناه دخلت الحجاب الی الموضع الذی فیه المرأة ولیس فیه انه رای بشرتها (قوله فاتی بثلاثة اقرصة فوضعن علی نبی) هکذا هو فی اکثر الاصول نبی بنون مفتوحة ثم باء موحدة مکسورة ثم یاء مثناة تحت مشددة وفسروه بمائدة من خوص ونقل القاضی عیاض عن کثیر من الرواة او الاکثرین انه بتی بباء موحدة مفتوحة ثم مثناة فوق مکسورة مشددة ثم یاء مثناة من تحت مشددة والبت کساء من وبر او صوف فلعله مندیل وضع علیه هذا الطعام قال ورواه بعضهم بضم الباء وبعدها نون مکسورة مشددة قال القاضی الکنانی هذا هو الصواب وهو طبق من خوص (قوله فی الاسناد یحیی بن صالح الوحاظی) هو بضم الواو وتخفیف الحاء المهملة وبالظاء المعجمة منسوب الی وحاظة قبیلة من حمیر هکذا ضبطه الجمهور وکذا نقله القاضی عیاض عن شیوخهم قال وقال ابو الولید الباجی هو بفتح الواو (قوله ان النبی صلی الله علیه وسلم اتی بثلاثة اقرصة فجعل قدامه قرصا وقدامی قرصا وکسر الثالث فوضع نصفه بین یدیه ونصفه بین یدی) فیه استحباب مواساة الحاضرین علی الطعام وانه یستحب جعل الخبز ونحوه بین ایدیهم بالسویة وانه لا باس بوضع الارغفة والاقراص صحاحا غیر مکسرة

باب

اباحة اکل الثوم وانه ینبغی لمن اراد خطاب الکبار ترکه وکذا ما فی معناه (قوله فی الثوم فسالته احرام هو قال لا ولکنی اکرهه من اجل ریحه) هذا التصریح باباحة الثوم وهو مجمع علیه لکن یکره لمن اراد حضور المسجد او حضور جمع فی غیر المسجد او مخاطبة الکبار ویلحق بالثوم کل ما له رائحة کریهة وقد سبقت المسئلة مستوفاة فی کتاب الصلوة (قوله وکان النبی صلی الله علیه وسلم یوتی) معناه تاتیه الملائکة والوحی کما جاء فی الحدیث الآخر انی اناجی من لا تناجی وان الملائکة تتاذی مما یتاذی منه بنو آدم وکان صلی الله علیه وسلم یترک الثوم دائما لانه یتوقع مجیء الملائکة والوحی کل ساعة واختلف اصحابنا فی حکم الثوم فی حقه صلی الله علیه وسلم وکذلک البصل والکراث ونحوها فقال بعض اصحابنا هی محرمة علیه والاصح عندهم انها مکروهة کراهة تنزیه لیست محرمة لعموم قوله صلی الله علیه وسلم لا فی جواب قوله احرام هو ومن قال بالاول یقول معنی الحدیث لیس بحرام فی حقکم والله اعلم (قوله کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا اتی بطعام اکل منه وبعث بفضلة الی) قال العلماء فی هذا انه یستحب للآکل والشارب ان یفضل مما یاکل ویشرب فضلة لیواسی بها من بعده لا سیما ان کان ممن یتبرک بفضلته وکذا اذا کان فی الطعام قلة ولهم الیه حاجة ویتاکد هذا فی حق الضیف لا سیما ان کانت عادة اهل الطعام ان یخرجوا کل ما عندهم وتنتظر عیالهم الفضلة کما یفعله کثیر من الناس ونقلوا ان السلف کانوا یستحبون افضال هذه الفضلة المذکورة وهذا الحدیث اصل ذلک کله (قوله نزل النبی صلی الله علیه وسلم فی السفل وابو ایوب فی العلو ثم ذکر کراهة ابی ایوب لعلوه ومشیه فوق راس رسول الله صلی الله علیه وسلم وان النبی صلی الله علیه وسلم تحول الی العلو) اما نزوله صلی الله علیه وسلم اولا فی السفل فقد صرح بسببه وانه ارفق به وباصحابه وقاصدیه واما کراهة ابی ایوب فمن الادب المحبوب الجمیل وفیه اجلال اهل الفضل والمبالغة فی الادب معهم والسفل والعلو بکسر اولهما وضمه لغتان وفیه منقبة ظاهرة لابی ایوب الانصاری رضی الله عنه من اوجه منها نزوله صلی الله علیه وسلم ومنها ادبه معه ومنها موافقته فی ترک الثوم وقوله انی اکره ما تکره ومن اوصاف المحب الصادق ان یحب ما احب محبوبه ویکره ما کره (قوله فکان یصنع للنبی صلی الله علیه وسلم طعاما فاذا جیء به الیه سال عن موضع اصابعه فیتتبع موضع اصابعه یعنی اذا بعث الیه فاکل منه حاجته ثم رد الفضلة اکل ابو ایوب من موضع اصابع النبی صلی الله علیه وسلم تبرکا ففیه التبرک باثار اهل الخیر فی الطعام وغیره (قوله فقیل له لم یاکل ففزع) یعنی فزع لخوفه ان یکون حدث منه امر وجب الامتناع من طعامه (قوله حدثنا حجاج واحمد بن سعید قالا حدثنا ابو النعمان حدثنا ثابت فی روایة حجاج بن یزید اخو زید الاحول) هکذا هو فی معظم النسخ ببلادنا اخو زید بالخاء وهو غلط باتفاق الحفاظ وصوابه ابو زید بالباء کنیة لثابت وکذا نقله القاضی عیاض علی الصواب عن جمیع شیوخهم ونسخ بلادهم وانه فی کلها ابو زید بالباء قال ووقع لبعضهم اخو زید وهو خطأ محض وانما هو ثابت بن زید ابو زید الانصاری البصری الاحول وحکی البخاری فی تاریخه عن ابی داود الطیالسی انه قال ثابت بن زید قال البخاری والاصح ثابت بن یزید بالیاء ابو زید (قوله فی اصل کتاب مسلم الاحول) مرفوع صفة لثابت والله اعلم

باب

اکرام الضیف وفضل ایثاره (قوله انی مجهود) ای اصابنی الجهد وهو المشقة والحاجة وسوء العیش والجوع (قوله ان النبی صلی الله علیه وسلم لما اتاه هذا المجهود) ارسل الی نسائه واحدة واحدة فقالت کل واحدة والذی بعثک بالحق ما عندی الا ماء فقال من یضیف هذا اللیلة رحمه الله فقام رجل من الانصار فقال انا یا رسول الله فانطلق به الی رحله وذکر صنیعه وصنیع امرأته هذا الحدیث مشتمل علی فوائد کثیرة منها ما کان علیه النبی صلی الله علیه وسلم واهل بیته من الزهد فی الدنیا والصبر علی الجوع وضیق حال الدنیا ومنها انه ینبغی لکبیر القوم ان یبدأ فی مواساة الضیف ومن یطرقهم بنفسه فیواسیه من ماله اولا بما تیسر ان امکنه ثم یطلب له علی سبیل التعاون علی البر والتقوی من اصحابه ومنها المواساة فی حال الشدائد ومنها فضیلة اکرام الضیف وایثاره ومنها منقبة لهذا الانصاری وامرأته رض ومنها الاحتیال فی اکرام الضیف اذا کان یمتنع منه رفقا باهل المنزل بقوله اطفئ السراج واریه انا ناکل فانه لو رای قلة الطعام وانهما لا یاکلان معه لامتنع من الاکل (وقوله فانطلق به الی رحله) ای منزله ورحل الانسان هو منزله من حجر او مدر او شعر او وبر

فقال لامرأته هل عندك شئ قالت لا الا قوت صبيانى قال فعلليهم بشئ فاذا دخل ضيفنا فاطفئ السراج وأريه انا ناكل فاذا اهوى لياكل فقومى الى السراج حتى تطفئيه قال فقعدوا واكل الضيف فلما اصبح غدا على النبى صلى الله عليه وسلم فقال قد عجب الله من صنيعكما بضيفكما الليلة **حدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء قال نا وكيع عن فضيل بن غزوان عن ابى حازم عن ابى هريرة ان رجلا من الانصار بات به ضيف فلم يكن عنده الا قوته وقوت صبيانه فقال لامرأته نومى الصبية واطفئ السراج وقربى للضيف ما عندك قال فنزلت هذه الآية ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة **وحدثناه** ابو كريب قال نا ابن فضيل عن ابيه عن ابى حازم عن ابى هريرة قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ليضيفه فلم يكن عنده ما يضيفه فقال الا رجل يضيف هذا رحمه الله فقام رجل من الانصار يقال له ابو طلحة فانطلق به الى رحله وساق الحديث بنحو حديث جرير وذكر فيه نزول الآية كما ذكره وكيع **و حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا شبابة بن سوار قال نا سليمان بن المغيرة عن ثابت عن عبد الرحمن بن ابى ليلى عن المقداد قال اقبلت انا وصاحبان لى وقد ذهبت اسماعنا وابصارنا من الجهد فجعلنا نعرض انفسنا على اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فليس احد منهم يقبلنا فاتينا النبى صلى الله عليه وسلم فانطلق بنا الى اهله فاذا ثلاثة اعنز فقال النبى صلى الله عليه وسلم احتلبوا هذا اللبن بيننا قال فكنا نحتلب فيشرب كل انسان منا نصيبه ونرفع للنبى صلى الله عليه وسلم نصيبه قال فيجئ من الليل فيسلم تسليما لا يوقظ نائما ويسمع اليقظان قال ثم ياتى المسجد فيصلى ثم ياتى شرابه فيشرب فاتانى الشيطان ذات ليلة وقد شربت نصيبى فقال محمد ياتى الانصار فيتحفونه ويصيب عندهم ما به حاجة الى هذه الجرعة فاتيتها فشربتها فلما ان وغلت فى بطنى وعلمت انه ليس اليها سبيل قال ندمنى الشيطان فقال ويحك ما صنعت اشربت شراب محمد صلى الله عليه وسلم فيجئ فلا يجده فيدعو عليك فتهلك فتذهب دنياك واخرتك وعلى شملة اذا وضعتها على قدمى خرج راسى واذا وضعتها على راسى خرج قدماى وجعل لا يجيئنى النوم واما صاحباى فناما ولم يصنعا ما صنعت قال فجاء النبى صلى الله عليه وسلم فسلم كما كان يسلم ثم اتى المسجد فصلى ثم اتى شرابه فكشف عنه فلم يجد فيه شيئا فرفع راسه الى السماء فقلت الآن يدعو على فاهلك فقال اللهم اطعم من اطعمنى واسق من سقانى قال فعمدت الى الشملة فشددتها على واخذت الشفرة فانطلقت الى الاعنز ايها اسمن فاذبحها لرسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا هى حافل واذا هن حفل كلهن فعمدت الى اناء لآل محمد صلى الله عليه وسلم ما كانوا يطمعون ان يحتلبوا فيه قال فحلبت فيه حتى علته رغوة فجئت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اشربتم شرابكم الليلة قال قلت يا رسول الله اشرب فشرب ثم ناولنى فقلت يا رسول الله اشرب فشرب ثم ناولنى فلما عرفت ان النبى صلى الله عليه وسلم قد روى واصبت دعوته ضحكت حتى القيت الى الارض قال فقال النبى صلى الله عليه وسلم احدى سوأتك يا مقداد فقلت يا رسول الله كان من امرى كذا وكذا وفعلت كذا فقال النبى صلى الله عليه وسلم ما هذه الا رحمة من الله عز وجل افلا كنت آذنتنى فنوقظ صاحبينا فيصيبان منها قال فقلت والذى بعثك بالحق ما ابالى اذا اصبتها او اصبتها معك من اصابها من الناس **وحدثنا** اسحاق بن ابراهيم قال انا النضر بن شميل قال نا سليمان بن المغيرة بهذا الاسناد **حدثنا** عبيد الله بن معاذ العنبرى وحامد بن عمر البكراوى ومحمد بن عبد الاعلى جميعا عن المعتمر بن سليمان واللفظ لابن معاذ قال نا المعتمر قال نا ابى عن ابى عثمان حدث ايضا عن عبد الرحمن بن ابى بكر قال كنا مع النبى صلى الله عليه وسلم ثلاثين ومائة فقال النبى صلى الله عليه وسلم هل مع احد منكم طعام فاذا مع رجل صاع من طعام او نحوه فعجن ثم جاء رجل مشرك مشعان طويل بغنم يسوقها فقال النبى صلى الله عليه وسلم ابيع ام عطية او قال ام هبة قال لا بل بيع فاشترى منه شاة فصنعت وامر رسول الله صلى الله عليه وسلم بسواد البطن ان يشوى

(قوله فقال لامرأته هل عندك شئ قالت لا الا قوت صبيانى قال فعلليهم بشئ) هذا محمول على ان الصبيان لم يكونوا محتاجين الى الاكل وانما تطلبه انفسهم على عادة الصبيان من غير جوع يضرهم فانهم لو كانوا على حاجة بحيث يضرهم ترك الاكل لكان اطعامهم واجبا ويجب تقديمه على الضيافة وقد اثنى الله ورسوله صلى الله عليه وسلم على هذا الرجل وامرأته فدل على انهما لم يتركا واجبا بل احسنا واجملا واما هو وامرأته فآثرا على انفسهما برضاهما مع حاجتهما وخصاصتهما فمدحهما الله تعالى وانزل فيهما ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة ففيه فضيلة الايثار والحث عليه وقد اجمع العلماء على فضيلة الايثار بالطعام ونحوه من امور الدنيا وحظوظ النفوس واما القربات فالافضل ان لا يؤثر بها لان الحق فيها لله تعالى والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم عجب الله من صنيعكما بضيفكما الليلة) قال القاضى المراد بالعجب من الله رضاه ذلك الشئ وقيل مجازاته عليه بالثواب وقيل تعظيمه قال وقد يكون المراد عجبت ملئكة الله واضافه اليه سبحانه وتعالى تشريفا (قوله اقبلت انا وصاحبان لى وقد ذهبت اسماعنا وابصارنا من الجهد فجعلنا نعرض انفسنا على اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فليس احد يقبلنا فاتينا النبى صلى الله عليه وسلم فانطلق بنا) اما قوله الجهد فهو بفتح الجيم وهو الجوع والمشقة وقد سبق فى اول الباب وقوله فليس احد يقبلنا هذا محمول على ان الذين عرضوا انفسهم عليهم كانوا مقلين ليس عندهم شئ يواسون به (قوله ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يجئ من الليل فيسلم تسليما لا يوقظ نائما ويسمع اليقظان) هذا فيه ادب السلام على الايقاظ فى موضع فيه نيام او من فى معناهم وانه يكون سلاما متوسطا بين الرفع والمخافتة بحيث يسمع الايقاظ ولا يهوش على غيرهم (قوله ما به حاجة الى هذه الجرعة) هى بضم الجيم وفتحها حكاهما ابن السكيت وغيره وهى الحسوة من المشروب والفعل منه جرعت بفتح الجيم وكسر الراء (قوله وغلت فى بطنى) بالغين المعجمة المفتوحة اى دخلت وتمكنت منه (قوله ان النبى صلى الله عليه وسلم دعا فقال اللهم اطعم من اطعمنى واسق من سقانى) فيه الدعاء للمحسن والخادم ولمن سيفعل خيرا وفيه ما كان عليه النبى صلى الله عليه وسلم من الحلم والاخلاق الرضية والمحاسن المرضية وكرم النفس والصبر والاغضاء عن حقوقه فانه صلى الله عليه وسلم لم يسال عن نصيبه من اللبن (قوله فى الاعنز اذا هن حفل كلهن) هذه من معجزات النبوة وآثار بركته صلى الله عليه وسلم (قوله فحلبت فيه حتى علته رغوة) هى زبد اللبن الذى يعلوه وهى بفتح الراء وضمها وكسرها ثلث لغات مشهورات ورغاوة بكسر الراء وحكى ضمها ورغاية بالضم وحكى الكسر وارتغيت شربت الرغوة (قوله فلما عرفت ان النبى صلى الله عليه وسلم قد روى واصبت دعوته ضحكت حتى القيت الى الارض فقال النبى صلى الله عليه وسلم احدى سوأتك يا مقداد) معناه انه كان عنده حزن شديد خوفا من ان يدعو عليه النبى صلى الله عليه وسلم لكونه اذهب نصيب النبى صلى الله عليه وسلم وتعرض لاذاه فلما علم ان النبى صلى الله عليه وسلم قد روى واجيبت دعوته فرح وضحك حتى سقط الى الارض من كثرة ضحكه لذهاب ما كان به من الحزن وانقلابه سرورا بشرب النبى صلى الله عليه وسلم واجابة دعوته لمن اطعمه وسقاه وجريان ذلك على يد المقداد وظهور هذه المعجزة ولتعجبه من قبح فعله اولا وحسنه آخرا ولهذا قال صلى الله عليه وسلم احدى سوأتك يا مقداد اى انك فعلت سوءة من الفعلات فما هى فاخبره خبره فقال النبى صلى الله عليه وسلم ما هذه الا رحمة من الله تعالى اى احداث هذا اللبن فى غير وقته وخلاف عادته وان كان الجميع من فضل الله تعالى (قوله جاء رجل مشرك مشعان) هو بضم الميم واسكان الشين المعجمة وتشديد النون اى منتفش الشعر ومتفرقه (قوله وامر بسواد البطن ان يشوى) يعنى الكبد

قال وايم الله ما من الثلاثين ومائة الا حز له رسول الله صلى الله عليه وسلم حزة من سواد بطنها ان كان شاهدا اعطاه وان كان غائبا خبأ له قال وجعل قصعتين فاكلنا منها اجمعون وشبعنا وفضل في القصعتين فحملته على البعير او كما قال **حدثنا** عبيد الله بن معاذ العنبري وحامد بن عمر البكراوي ومحمد بن عبد الاعلى القيسي كلهم عن المعتمر واللفظ لابن معاذ قال نا المعتمر بن سليمان قال قال ابي نا ابو عثمان انه حدثه عبد الرحمن بن ابي بكر ان اصحاب الصفة كانوا ناسا فقراء وان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مرة من كان عنده طعام اثنين فليذهب بثلاثة ومن كان عنده طعام اربعة فليذهب بخامس بسادس او كما قال وان ابا بكر جاء بثلاثة وانطلق نبي الله صلى الله عليه وسلم بعشرة وابو بكر بثلاثة قال فهو انا وابي وامي ولا ادري هل قال وامرأتي وخادم بين بيتنا وبيت ابي بكر قال وان ابا بكر تعشى عند النبي صلى الله عليه وسلم ثم لبث حتى صليت العشاء ثم رجع فلبث حتى نعس رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء بعد ما مضى من الليل ما شاء الله قالت له امرأته ما حبسك عن اضيافك او قالت ضيفك قال او ما عشيتيهم قالت ابوا حتى تجيء قد عرضوا عليهم فغلبوهم قال فذهبت انا فاختبأت وقال يا غنثر فجدع وسب وقال كلوا لا هنيئا وقال والله لا اطعمه ابدا قال وايم الله ما كنا ناخذ من لقمة الا ربا من اسفلها اكثر منها قال حتى شبعنا وصارت اكثر مما كانت قبل ذلك فنظر اليها ابو بكر فاذا هي كما هي او اكثر قال لامرأته يا اخت بني فراس ما هذا قالت لا وقرة عيني لهي الآن اكثر منها قبل ذلك بثلاث مرار قال فاكل منها ابو بكر وقال انما كان ذلك من الشيطان يعني يمينه ثم اكل منها لقمة ثم حملها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاصبحت عنده قال وكان بيننا وبين قوم عقد فمضى الاجل ففرقنا اثنا عشر رجلا مع كل رجل منهم اناس الله اعلم كم مع كل رجل قال الا انه بعث معهم فاكلوا منها اجمعون او كما قال

(**قوله** وايم الله ما من الثلاثين ومائة الا حز له رسول الله صلى الله عليه وسلم حزة من سواد بطنها ان كان شاهدا اعطاه وان كان غائبا خبأ له وجعل قصعتين فاكلنا منها اجمعون وشبعنا وفضل في القصعتين فحملته على البعير) الحزة بضم الحاء وهي القطعة من اللحم وغيره والقصعة بفتح القاف وفي هذا الحديث معجزتان ظاهرتان لرسول الله صلى الله عليه وسلم احداهما تكثير سواد البطن حتى وسع هذا العدد والاخرى تكثير الطعام ولحم الشاة حتى اشبعهم اجمعين وفضلت منه فضلة حملوها لعدم حاجة احد اليها وفيه مواساة الرفقة فيما يعرض لهم من طرفة وغيرها وانه اذا غاب بعضهم خبئ نصيبه (**قوله** صلى الله عليه وسلم من كان عنده طعام اثنين فليذهب بثلاثة ومن كان عنده طعام اربعة فليذهب بخامس بسادس) هكذا هو في جميع نسخ صحيح مسلم فليذهب بثلاثة ووقع في صحيح البخاري فليذهب بثالث قال القاضي هذا الذي ذكره البخاري هو الصواب وهو الموافق لسياق باقي الحديث **قلت** والذي في مسلم ايضا وجه وهو محمول على موافقة البخاري وتقدير فليذهب بمن يتم ثلثة او بتمام ثلثة كما قال الله تعالى وقدر فيها اقواتها في اربعة ايام اي في تمام اربعة وسبق في كتاب الجنائز ايضاح هذا وذكر نظائره وفي هذا الحديث فضيلة الايثار والمواساة وانه اذا حضر ضيفان كثيرون فينبغي للجماعة ان يتوزعوهم ويأخذ كل واحد منهم من يحتمله وانه ينبغي لكبير القوم ان يأمر اصحابه بذلك ويأخذ هو من يمكنه (**قوله** وان ابا بكر جاء بثلاثة وانطلق نبي الله صلى الله عليه وسلم بعشرة) هذا مبين لما كان عليه النبي صلى الله عليه وسلم من الاخذ بافضل الامور والسبق الى السخاء والجود فان عيال النبي صلى الله عليه وسلم كانوا قريبا من عدد ضيفانه هذه الليلة فاتى بنصف طعامه او نحوه واتى ابو بكر رضي الله عنه بثلث طعامه او اكثر واتى الباقون بدون ذلك والله اعلم (**قوله** فان ابا بكر تعشى عند النبي صلى الله عليه وسلم ثم لبث حتى صليت العشاء ثم رجع فلبث حتى نعس رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء) قوله نعس بفتح العين وفي هذا جواز ذهاب من عنده ضيفان الى اشغاله ومصالحه اذا كان له من يقوم بامورهم ويسد مسده كما كان لابي بكر هنا عبد الرحمن رضي الله عنهما وفيه ما كان عليه ابو بكر من الحب للنبي صلى الله عليه وسلم والانقطاع اليه وايثاره في ليله ونهاره على الاهل والاولاد والضيفان وغيرهم (**قوله** في الاضياف انهم امتنعوا من الاكل حتى يحضر ابو بكر رضي الله عنه) هذا فعلوه ادبا ورفقا بابي بكر فيما ظنوه لانهم ظنوا انه لا يحصل له عشاء من عشائهم قال العلماء والصواب للضيف ان لا يمتنع مما اراده المضيف من تعجيل طعام وتكثيره وغير ذلك من اموره الا ان يعلم انه يتكلف ما يشق عليه حياء منه فيمنعه برفق ومتى شك لم يعترض عليه ولم يمتنع فقد يكون للمضيف عذر او غرض في ذلك لا يمكنه اظهاره فتلحقه المشقة لمخالفة الاضياف كما جرى في قصة ابي بكر رضي الله عنه (**قوله** عن عبد الرحمن فذهبت فاختبأت وقال يا غنثر فجدع وسب) اما اختباؤه فخوفا من خصام ابيه له وشتمه اياه وقوله فجدع اي دعا بالجدع وهو قطع الانف وغيره من الاعضاء والسب الشتم وقوله يا غنثر بغين معجمة مضمومة ثم نون ساكنة ثم ثاء مثلثة مفتوحة ومضمومة لغتان هذه هي الرواية المشهورة في ضبطه قالوا وهو الثقيل الوخم وقيل هو الجاهل ماخوذ من الغثارة بفتح الغين المعجمة وهي الجهل والنون فيه زائدة وقيل هو السفيه وقيل هو ذباب ازرق وقيل هو اللئيم ماخوذ من الغثر وهو اللوم وحكى القاضي عن بعض الشيوخ انه قال انما هو غنثر بفتح الغين والثاء ورواه الخطابي وطائفة عنتر بعين مهملة وتاء مثناة مفتوحتين قالوا وهو الذباب وقيل هو الازرق منه شبهه به تحقيرا له (**قوله** كلوا لا هنيئا) انما قاله لما حصل له من الحرج والغيظ بتركهم العشاء بسببه وقيل انه ليس بدعاء انما هو خبر اي لم تتهنؤا به في وقته (**قوله** والله لا اطعمه ابدا وذكر في الرواية الاخرى ان الاضياف قالوا والله لا نطعمه حتى تطعمه ثم اكل واكلوا) فيه ان من حلف على يمين فراى غيرها خيرا منها فعل ذلك وكفر عن يمينه كما جاءت به الاحاديث الصحيحة وفيه حمل المضيف المشقة على نفسه في اكرام ضيفانه وانه اذا تعارض حنثه وحنثهم حنث نفسه لان حقهم عليه آكد وهذا الحديث الاول مختصر توضحه الرواية الثانية وتبين ما حذف منه وما هو مقدم او مؤخر (**قوله** ما كنا ناخذ من لقمة الا ربا من اسفلها اكثر منها وانهم اكلوا منها حتى شبعوا وصارت بعد ذلك اكثر مما كانت بثلاث مرار ثم حملوها الى النبي صلى الله عليه وسلم فاكل منها الخلق الكثير) فقوله الا ربا من اسفلها اكثر ضبطوه بالباء الموحدة وبالثاء المثلثة هذا الحديث فيه كرامة ظاهرة لابي بكر الصديق رضي الله عنه وفيه اثبات كرامات الاولياء وهو مذهب اهل السنة خلافا للمعتزلة (**قوله** فنظر اليها ابو بكر فاذا هي كما هي او اكثر وقولها لهي الآن اكثر منها) ضبطوهما ايضا بالباء الموحدة وبالثاء المثلثة (**قولها** لا وقرة عيني لهي الآن اكثر منها) قال اهل اللغة قرة العين يعبر بها عن المسرة ورؤية ما يحبه الانسان ويوافقه قيل انما قيل ذلك لان عينه تقر لبلوغه امنيته فلا يستشرف لشيء فيكون ماخوذا من القرار وقيل ماخوذ من القر بالضم وهو البرد اي ان عينه باردة لسرورها وعدم مقلقها قال الاصمعي وغيره اقر الله عينه اي ابرد دمعته لان دمعة الفرح باردة ودمعة الحزن حارة ولهذا يقال في ضده اسخن الله عينه قال صاحب المطالع قال الداودي ارادت بقرة عينها النبي صلى الله عليه وسلم فاقسمت به ولفظة لا في قولها لا وقرة عيني زائدة ولها نظائر مشهورة ويحتمل انها نافية وفيه محذوف اي لا شيء غير ما اقول وهو وقرة عيني لهي اكثر منها (**قوله** يا اخت بني فراس) هذا خطاب من ابي بكر لامرأته ام رومان ومعناه يا من هي من بني فراس قال القاضي فراس هو ابن غنم بن مالك بن كنانة ولا خلاف في نسب ام رومان الى غنم بن مالك واختلفوا في كيفية انتسابها الى غنم اختلافا كثيرا واختلفوا هل هي من بني فراس بن غنم ام هي من بني الحارث ابن غنم وهذا الحديث يصحح كونها من بني فراس بن غنم (**قوله** فعرفنا اثني عشر رجلا مع كل رجل منهم اناس) هكذا هو في معظم النسخ فعرفنا بفائين بينهما عين وراء مهملتان من التعريف وفي بعض النسخ ففرقنا بالفاء المكررة في اوله وبقاف من التفريق اي جعل كل رجل من الاثني عشر مع فرقة فهما صحيحان ولم يذكر القاضي هنا غير الاول وفي هذا الحديث دليل لجواز تعريف العرفاء على العساكر ونحوها وفي سنن ابي داود العرافة حق لما فيه من مصلحة الناس ليتيسر ضبط الجيوش ونحوها على الامام باتخاذ العرفاء واما الحديث الآخر العرفاء في النار فمحمول على العرفاء المقصرين في ولايتهم المرتكبين فيها ما لا يجوز كما هو معتاد لكثير منهم (**وقوله** فعرفنا اثنا عشر رجلا) هكذا هو في معظم النسخ وفي نادر منها اثني عشر وكلاهما صحيح والاول جار على لغة من جعل المثنى بالالف في الرفع والنصب والجر وهي لغة اربع قبائل من العرب ومنها قوله تعالى

حدثنا محمد بن مثنی قال نا سالم بن نوح العطار عن الجریری عن ابی عثمان عن عبد الرحمن بن ابی بکر قال نزل علینا اضیاف لنا قال او کان ابی یتحدث الی رسول الله صلی الله علیه وسلم من اللیل قال فانطلق وقال یا عبد الرحمن افرغ من اضیافک قال فلما امسیت جئنا بقراهم قال فابوا فقالوا حتی یجیء ابو منزلنا یطعم معنا قال فقلت لهم انه رجل حدید وانکم ان لم تفعلوا خفت ان یصیبنی منه اذی قال فابوا فلما جاء لم یبدأ بشیء اول منهم فقال افرغتم من اضیافکم قال قالوا لا والله ما فرغنا قال لم آمر عبد الرحمن قال وتنحیت عنه فقال یا عبد الرحمن قال فتنحیت عنه قال فقال یا غنثر اقسمت علیک ان کنت تسمع صوتی الا جئت قال فجئت قال فقلت والله مالی ذنب هؤلاء اضیافک فسلهم قبل تیتهم بقراهم فابوا ان یطعموا حتی تجیء قال فقال لکم الا تقبلوا عنا قراکم قال فقال ابو بکر فوالله لا اطعم اللیلة قال فقالوا فوالله لا نطعمه حتی تطعمه قال فقال ما رایت کالشر کاللیلة قط ویلکم مالکم الا تقبلوا عنا قراکم قال ثم قال ما الاولی فمن الشیطان هلم قراکم قال فجیء بالطعام فسمی فاکل واکلوا قال فلما اصبح غدا علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله برّوا وحنثت قال فاخبره فقال بل انت ابرهم واخیرهم قال ولم تبلغنی کفارة **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرات علی مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة انه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم طعام الاثنین کافی الثلاثة وطعام الثلاثة کافی الاربعة **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم قال نا روح بن عبادة ح قال وحدثنی یحیی بن حبیب قال نا روح قال نا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعة وطعام الاربعة یکفی الثمانیة وفی روایة اسحاق قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یذکر سمعت **حدثنا** ابن نمیر قال نا ابی قال نا سفیان ح قال وحدثنی محمد بن المثنی قال نا عبد الرحمن عن سفیان عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث ابن جریج **حدثنا** یحیی بن یحیی وابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب واسحاق بن ابراهیم قال ابو بکر وابو کریب نا وقال الاخران انا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعة **وحدثنا** قتیبة بن سعید وعثمان ابن ابی شیبة قالا نا جریر عن الاعمش عن ابی سفین عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال طعام الرجل یکفی الرجلین وطعام رجلین یکفی اربعة وطعام اربعة یکفی ثمانیة **حدثنا** زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی وعبید الله بن سعید قالوا نا یحیی وهو القطان عن عبید الله قال اخبرنی نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الکافر یاکل فی سبعة امعاء والمؤمن یاکل فی معًی واحد **حدثنا** محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا ابی ح قال وثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو اسامة وابن نمیر قالا نا عبید الله ح قال وحدثنی محمد بن رافع وعبد بن حمید عن عبد الرزاق قال انا معمر عن ایوب کلاهما عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله **حدثنا** ابو بکر بن خلاد الباهلی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن واقد ابن محمد بن زید انه سمع نافعا قال رای ابن عمر مسکینا فجعل یضع بین یدیه ویضع بین یدیه قال فجعل یاکل اکلا کثیرا قال فقال لا یدخلن هذا علیّ فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الکافر یاکل فی سبعة امعاء **حدثنی** محمد بن المثنی قال نا عبد الرحمن عن سفین عن ابی الزبیر عن جابر وابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال المؤمن یاکل فی معًی واحد والکافر یاکل فی سبعة امعاء **وحدثنا** ابن نمیر قال نا ابی قال نا سفین عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله ولم یذکر ابن عمر **حدثنا** ابو کریب محمد بن العلاء قال نا ابو اسامة قال نا برید عن جده عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال المؤمن یاکل فی معًی واحد والکافر یاکل فی سبعة امعاء **حدثنا** قتیبة قال نا عبد العزیز یعنی ابن محمد عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیثهم **وحدثنی** محمد بن رافع قال نا اسحاق بن عیسی قال نا مالک عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اضافه ضیف وهو کافر فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم بشاة فحلبت فشرب حلابها ثم اخری فشرب حلابها ثم اخری فشرب حتی شرب حلاب سبع شیاه ثم انه اصبح فاسلم فامر له رسول الله صلی الله علیه وسلم بشاة فشرب حلابها ثم باخری فلم یستتمها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤمن یشرب فی معًی واحد والکافر یشرب فی سبعة امعاء

ان هذان لساحران وغیر ذلک وقد سبقت المسئلة مرات (**قوله** افرغ من اضیافک) ای عشهم وقم بحقهم (**قوله** جئنا هم بقراهم) بکسر القاف مقصور وهو ما یصنع للضیف من ماکول ومشروب (**قوله** حتی یجیء ابو منزلنا) ای صاحبه (**قوله** انه رجل حدید) ای فیه قوة وصلابة ویغضب لانتهاک المحرمات والتقصیر فی حق ضیفه ونحو ذلک (**قوله** الکم الا تقبلوا عنا قراکم) قال القاضی عیاض قوله الا هو بتخفیف اللام علی التحضیض واستفتاح الکلام بهذا رواه الجمهور قال ورواه بعضهم بالتشدید ومعناه مالکم لا تقبلون قراکم واي شیء منعکم ذلک واوجبکم الی ترکه (**قوله** اما الاولی فمن الشیطان) یعنی یمینه قال القاضی وقیل معناه اما اللقمة الاولی فلقمع الشیطان وارغامه ومخالفته فی مراده بالیمین وهو ایقاع الوحشة بینه وبین اضیافه فاخزاه ابو بکر بالحنث الذی هو خیر (**قوله** قال ابو بکر بل رسول الله برّ وادحنثت قال فاخیرهم قال بل انت ابرهم واخیرهم قال ولم تبلغنی کفارة) معناه برد انی بایمانهم وحنثت فی یمینی فقال النبی صلی الله علیه وسلم بل انت ابرهم ای اکثرهم طاعة وخیرهم لانک حنثت فی یمینک حنثا مندوبا الیه محثوثا علیه فانت افضل منهم (**قوله** اخیرهم) هکذا هو فی جمیع النسخ واخیرهم بالالف وهی لغة سبق بیانها مرات وانما قوله ولم تبلغنی کفارة یعنی لم یبلغنی انه کفر قبل الحنث فانما وجب الکفارة فلا خلاف فیه لقوله صلی الله علیه وسلم من حلف علی یمین فرای غیرها خیرا منها فلیات الذی هو خیر ولیکفر عن یمینه وهذا نص فی عین المسئلة مع عموم قوله تعالی ولکن یواخذکم بما عقدتم الایمان فکفارته الطعام الخ **باب** فضیلة المواساة فی الطعام القلیل وان طعام الاثنین یکفی الثلاثة ونحو ذلک (**قوله** صلی الله علیه وسلم طعام الاثنین کافی الثلاثة وطعام الثلاثة کافی الاربعة وفی روایة جابر طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعة وطعام الاربعة یکفی الثمانیة) هذا فیه الحث علی المواساة فی الطعام وانه وان کان قلیلا حصلت منه الکفایة المقصودة ووقعت فیه برکة نعم الحاضرین علیه والله اعلم **باب** المؤمن یاکل فی معًی واحد والکافر یاکل فی سبعة امعاء (**قوله** صلی الله علیه وسلم الکافر یاکل فی سبعة امعاء والمؤمن یاکل فی معًی واحد وفی الروایة الاخری انه صلی الله علیه وسلم قال هذا الکلام لعدان ضاف به کافر فشرب حلاب سبع شیاه ثم اسلم من الغد فشرب حلاب شاة ولم یستتم حلاب الثانیة قال القاضی قیل ان هذا فی رجل بعینه فقیل له علی جهة التمثیل وقیل ان المراد ان المؤمن یقتصد فی اکله وقیل المراد ان المؤمن یسمی الله تعالی عند طعامه فلا یشرکه فیه الشیطان والکافر لا یسمی فیشارکه الشیطان فیه وفی صحیح مسلم ان الشیطان یستحل الطعام ان لا یذکر اسم الله تعالی علیه وقال اهل الطب لکل انسان سبعة امعاء المعدة ثم ثلثة متصلة بها رقاق ثم ثلثة غلاظ فالکافر لشرهه وعدم تسمیته لا یکفیه الا ملوها والمؤمن لاقتصاده وتسمیته یشبعه ملأ احدها ویحتمل ان یکون هذا فی بعض المؤمنین وبعض الکفار وقیل المراد بالسبعة سبع صفات الحرص

حدثنا يحيى بن يحيى وزهير بن حرب واسحاق بن ابراهيم قال زهير نا وقال الآخران انا جرير عن الاعمش عن ابي حازم عن ابي هريرة قال ما عاب رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما قط كان اذا اشتهى شيأ اكله وان كرهه تركه **وحدثنا** احمد بن يونس قال نا زهير قال نا سليمان عن الاعمش بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** عبد بن حميد قال انا عبد الرزاق وعبد الملك بن عمرو وعمر بن سعد ابو داود الحفري كلهم عن سفيان عن الاعمش بهذا الاسناد نحوه **وحدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة وابو كريب ومحمد بن المثنى وعمرو الناقد واللفظ لابي كريب قالوا نا ابو معاوية قال نا الاعمش عن ابي يحيى مولى آل جعدة عن ابي هريرة قال ما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم عاب طعاما قط كان اذا اشتهاه اكله وان لم يشتهه سكت **وحدثناه** ابو كريب ومحمد ابن المثنى قالا نا ابو معوية عن الاعمش عن ابي حازم عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله **حدثنا** يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن نافع عن زيد بن عبد الله عن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابي بكر الصديق عن ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الذي يشرب في آنية الفضة انما يجرجر في بطنه نار جهنم **وحدثناه** قتيبة ومحمد بن رمح عن الليث بن سعد ح قال وحدثنيه علي بن حجر السعدي قال نا اسمعيل يعني ابن علية عن ايوب ح قال وحدثنا ابن نمير قال نا محمد بن بشر ح قال وثنا ابن المثنى قال نا يحيى بن سعيد ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة والوليد بن شجاع قالا نا علي بن مسهر عن عبيد الله ح قال وثنا محمد بن ابي بكر المقدمي قال نا الفضيل بن سليمان قال نا موسى بن عقبة ح قال وثنا شيبان بن فروخ قال نا جرير يعني ابن حازم عن عبد الرحمن السراج كل هؤلاء عن نافع بمثل حديث مالك بن انس باسناده عن نافع وزاد في حديث علي بن مسهر عن عبيد الله ان الذي ياكل او يشرب في آنية الفضة والذهب وليس في حديث احد منهم ذكر الاكل والذهب الا في حديث ابن مسهر **حدثني** زيد بن يزيد ابو معن الرقاشي قال نا ابو عاصم عن عثمن يعني ابن مرة قال نا عبد الله بن عبد الرحمن عن خالته ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شرب في اناء من ذهب او فضة فانما يجرجر في بطنه نارا من جهنم

والشره وطول الامل والطمع وسوء الطبع والحسد والسمن وقيل المراد بالمؤمن هنا تام الايمان المعرض عن الشهوات المقتصر على سد خلته والمختار ان معناه بعض المؤمنين ياكل في معا واحد وان اكثر الكفار ياكلون في سبعة امعاء ولا يلزم ان كل واحد من السبعة مثل معي المؤمن والله اعلم قال العلماء ومقصود الحديث التقليل من الدنيا والحث على الزهد فيها والقناعة مع ان قلة الاكل من محاسن اخلاق الرجل وكثرة الاكل بضده واما قول ابن عمر في المسكين الذي اكل عنده كثيرا لا يدخلن هذا علي فانما قال هذا لانه اشبه الكفار ومن اشبه الكفار كرهت مخالطته بغير حاجة او ضرورة ولان القدر الذي ياكله هذا يمكن ان يسد به خلة جماعة واما الرجل المذكور في الكتاب الذي شرب حلاب سبع شياه فقيل هو ثمامة بن اثال وقيل جهجاه الغفاري وقيل نضرة بن ابي نضرة الغفاري والله اعلم **باب** لا يعيب الطعام (**قوله** ما عاب رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما قط كان اذا اشتهى شيأ اكله وان كرهه تركه) هذا من آداب الطعام المتاكدة وعيب الطعام كقوله مالح قليل الملح حامض رقيق غليظ غير ناضج ونحو ذلك واما حديث ترك انصب فليس هو من عيب الطعام انما هو اخبار بان هذا الطعام الخاص لا اشتهيه وذكر مسلم في الباب اختلاف طرق هذا الحديث فرواه اولا من رواية الاكثرين عن الاعمش عن ابي يحيى مولى آل جعدة عن ابي هريرة وانكر عليه الدارقطني هذا الاسناد الثاني وقال هو معلل قال القاضي وهذا الاسناد من الاحاديث المعللة في كتاب مسلم التي بين مسلم علتها كما وعد في خطبته وذكر الاختلاف فيه ولهذه العلة لم يذكر البخاري حديث ابي معاوية ولا خرجه من طريقه بل خرجه من طريق آخر وعلى كل حال فالمتن صحيح لا مطعن فيه والله اعلم **كتاب اللباس والزينة** (**باب** تحريم استعمال اواني الذهب والفضة في الشرب وغيره على الرجال والنساء (**قوله** صلى الله عليه وسلم الذي يشرب في آنية الفضة انما يجرجر في بطنه نار جهنم وفي رواية ان الذي ياكل او يشرب في آنية الفضة والذهب وفي رواية من شرب في اناء من ذهب او فضة فانما يجرجر في بطنه نارا من جهنم) اتفق العلماء من اهل الحديث واللغة والغريب وغيرهم على كسر الجيم الثانية من يجرجر واختلفوا في الراء الثانية في الرواية الاولى فنقلوا فيها النصب والرفع وهما مشهوران في الرواية وفي كتب الشارحين واهل الغريب واللغة والنصب هو الصحيح المشهور الذي جزم به الازهري وآخرون من المحققين ورجحه الزجاج والخطابي والاكثرون ويؤيده الرواية الثالثة يجرجر في بطنه نارا من جهنم ورويناه في مسند ابي عوانة الاسفرايني وفي الجعديات من رواية عائشة رضي الله عنها انما يجرجر في جوفه نارا كذا هو في الاصول نارا من غير ذكر جهنم واما معناه فعلى رواية النصب الفاعل هو الشارب مضمر في يجرجر اي يلقيها في بطنه بجرع متتابع يسمع له جرجرة وهو الصوت لتردده في حلقه وعلى رواية الرفع تكون النار فاعله ومعناه تصوت النار في بطنه والجرجرة هي التصويت وسمي المشروب نارا لانه يؤل اليها كما قال تعالى ان الذين ياكلون اموال اليتامى ظلما انما ياكلون في بطونهم نارا واما جهنم عافانا الله منها ومن كل بلاء فقال الواحدي قال يونس واكثر النحويين هي عجمية لا تنصرف للتعريف والعجمة وسميت بذلك لبعد قعرها يقال بئر جهنام اذا كانت عميقة القعر وقال بعض اللغويين مشتقة من الجمهومة وهي الغلظ سميت بذلك لغلظ امرها في العذاب والله اعلم قال القاضي واختلفوا في المراد بالحديث فقيل هو اخبار عن الكفار من ملوك العجم وغيرهم الذين عادتهم فعل ذلك كما قال في الحديث الآخر هي لهم في الدنيا ولكم في الآخرة اي هم المستعملون لها في الدنيا وكما قال صلى الله عليه وسلم في ثوب الحرير انما يلبس هذا من لا خلاق له في الآخرة اي لا نصيب قال وقيل المراد نهي المسلمين عن ذلك وان من ارتكب هذا النهي استوجب هذا الوعيد وقد يعفو الله عنه هذا كلام القاضي والصواب ان النهي يتناول جميع من يستعمل اناء الذهب او الفضة من المسلمين والكفار لان الصحيح ان الكفار مخاطبون بفروع الشرع والله اعلم واجمع المسلمون على تحريم الاكل والشرب في اناء الذهب واناء الفضة على الرجل وعلى المرأة ولم يخالف في ذلك احد من العلماء الا ما حكاه اصحابنا العراقيون ان للشافعي قولا قديما انه يكره ولا يحرم وحكوا عن داود الظاهري تحريم الشرب وجواز الاكل وسائر وجوه الاستعمال وهذان النقلان باطلان اما قول داود فباطل لمنابذته صريح هذه الاحاديث في النهي عن الاكل والشرب جميعا ولمخالفته الاجماع قبله قال اصحابنا انعقد الاجماع على تحريم الاكل والشرب وسائر الاستعمال في اناء ذهب او فضة الا ما حكي عن داود وقول الشافعي في القديم فهما مردودان بالنصوص والاجماع وهذا انما يحتاج اليه على قول من يعتد بقول داود في الاجماع والخلاف والا فالمحققون يقولون لا يعتد به لاخلاله بالقياس وهو احد شروط المجتهد الذي يعتد به واما قول الشافعي القديم فقال صاحب التقريب ان سياق كلام الشافعي في القديم يدل على انه اراد ان نفس الذهب والفضة التي اتخذ منه الاناء ليست حراما ولهذا لم يحرم الحلي على المرأة هذا كلام صاحب التقريب وهو من متقدمي اصحابنا وهو اتقنهم لنقل نصوص الشافعي ولان الشافعي رجع عن هذا القديم والصحيح عند اصحابنا وغيرهم من الاصوليين ان المجتهد اذا قال قولا ثم رجع عنه لا يبقى قولا له ولا ينسب اليه قالوا وانما يذكر القديم وينسب الى الشافعي مجازا وباسم ما كان عليه لا انه قول له الآن فحصل مما ذكرناه ان الاجماع منعقد على تحريم استعمال اناء الذهب واناء الفضة في الاكل والشرب والطهارة والاكل بملعقة من احدهما والتجمر بمجمرة منهما والبول في الاناء منهما وجميع وجوه الاستعمال ومنها المكحلة والميل وظرف الغالية وغير ذلك سواء الاناء الصغير والكبير ويستوي في التحريم الرجل والمرأة بلا خلاف وانما فرق بين الرجل والمرأة في التحلي لما يقصد منها من التزين للزوج والسيد قال اصحابنا ويحرم استعمال ماء الورد والادهان من قارورة الذهب والفضة قالوا فان ابتلي بطعام في اناء ذهب او فضة فليخرج الطعام الى اناء آخر من غيرهما وياكل منه

باب لا يعيب الطعام

كتاب اللباس والزينة باب تحريم استعمال اواني الذهب والفضة في الشرب وغيره على الرجال والنساء

حدثنا يحيى بن يحيى التميمى قال انا ابو خيثمة عن اشعث بن ابى الشعثاء ح قال وثنا احمد بن عبد الله بن يونس قال انا زهير قال حدثنا اشعث قال
حدثنى معاوية بن سويد بن مقرن قال دخلت على البراء بن عازب فسمعته يقول امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بسبع ونهانا عن سبع امرنا بعيادة المريض واتباع
الجنازة وتشميت العاطس وابرار القسم او المقسم ونصر المظلوم واجابة الداعى وافشاء السلام ونهانا عن خواتيم او عن تختم بالذهب وعن الميثر
وعن القسى وعن لبس الحرير والاستبرق والديباج حدثنا ابو الربيع العتكى قال انا ابو عوانة عن اشعث بن سليم بهذا الاسناد مثله الا قوله ابرار القسم او المقسم فانه
لم يذكر هذا الحرف فى الحديث وجعل مكانه وانشاد الضال وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال ثنا على بن مسهر ح قال وثنا عثمان بن ابى شيبة قال انا جرير كلاهما عن
الشيبانى عن اشعث بن ابى الشعثاء بهذا الاسناد مثل حديث زهير وقال ابرار المقسم من غير شك وزاد فى الحديث وعن الشرب فى الفضة فانه من شرب فيها فى الدنيا لم يشرب فيها فى الآخرة

فان لم يكن انا وآخر فليجعله على رغيف ان امكن وان ابتلى بالدهن فى قارورة فضة فليصبه فى يده اليسرى ثم يصبه من اليسرى فى اليمنى ويستعمله قال اصحابنا ويحرم تزيين الحوانيت والبيوت والمجالس بالدانى
الفضة والذهب هذا هو الصواب وجوزه بعض اصحابنا قالوا وهو غلط قال الشافعى والاصحاب لو توضأ او اغتسل من انا ذهب او فضة عصى بالفعل وصح وضوءه وغسله هذا مذهبنا وبه قال مالك وابو حنيفة والعلماء
كافة الا داود فقال لا يصح والصواب الصحة وكذا لو اكل منه او شرب عصى بالفعل ولا يكون المأكول والمشروب حراما هذا كله فى حال الاختيار اما اذا اضطر الى استعمال انا فلم يجد الا ذهبا او فضة فله استعماله فى حال
الضرورة بلا خلاف صرح باصحابنا قالوا كما تباح الميتة فى حال الضرورة قال اصحابنا ولو باع هذا الانا صح بيعه لانه عين طاهرة يمكن الانتفاع بها بان تباع او اتخاذ هذه الاوانى من غير استعمال فللشافعى والاصحاب فيه
خلاف والاصح تحريمه الثانى كراهته فان كسرها ستحق صانعه الاجرة ووجب عليه كما سنوضحه فى الرهن ولو كسر الانا الزجاج النفيس فلا يحرم بالاجماع واما انا ر الياقوت والزمرد والفيروزج ونحوها فالاصح عند اصحابنا جواز
استعمالها ومنهم من حرمها والله اعلم باب تحريم استعمال انا ر الذهب والفضة على الرجال والنساء وخاتم الذهب والحرير على الرجل واباحته للنساء واباحة العلم ونحوه للرجل مالم يزد على الربع اصابعه قوله
امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بسبع ونهانا عن سبع امرنا بعيادة المريض واتباع الجنازة وتشميت العاطس وابرار القسم او المقسم ونصر المظلوم واجابة الداعى وافشاء السلام ونهانا عن خواتيم او عن تختم بالذهب و
عن شرب بالفضة وعن المياثر وعن القسى وعن لبس الحرير والاستبرق والديباج وفى رواية وانشاد الضال بدل ابرار القسم او المقسم وفى رواية ورد السلام بدل افشاء السلام واما عيادة المريض فسنة بالاجماع
وسواء فيمن يعرفه ومن لا يعرفه والقريب والاجنبى واختلف العلماء فى الاوكد والافضل منهما واما اتباع الجنائز فسنة بالاجماع ايضا وسواء فيه من يعرفه وقريبه وغيرهما وسبق ايضاحه فى الجنائز واما
تشميت العاطس فهو ان يقال له يرحمك الله ويقال بالسين المهملة والمعجمة لغتان مشهورتان قال الازهرى قال الليث التشميت ذكر الله تعالى على كل شئ ومنه قوله للعاطس يرحمك الله
وقال ثعلب يقال سمت العاطس وشمته اذا دعوت له بالهدى وقصد السمت المستقيم قال والاصل فيه السين المهملة فقلبت شينا معجمة وقال صاحب المحكم تسميت العاطس معناه هداك الله الى السمت
قال وذلك لما فى العاطس من الانزعاج والقلق قال ابو عبيد وغيره الشين المعجمة اعلى اللغتين قال ابن الانبارى يقال منه شمته وشمت عليه اذا دعوت له بخير وكل داع بخير فهو شمت وسمت وتسميت
العاطس سنة وهو سنة على الكفاية اذا فعل بعض الحاضرين سقط الامر عن الباقين وشرطه ان يسمع قول العاطس الحمد لله كما سنوضحه مع فروع تتعلق فى بابه ان شاء الله تعالى واما ابرار القسم فهو سنة ايضا مستحبة
متاكدة وانما يندب اليه اذا لم يكن فيه مفسدة او خوف ضرر او نحو ذلك فان كان شئ من هذا لم يبر قسمه كما ثبت ان ابا بكر رضى الله عنه لما عبر الرؤيا بحضرة النبى صلى الله عليه وسلم فقال له النبى صلى الله عليه وسلم اصبت بعضا واخطأت
بعضا فقال اقسمت عليك يا رسول الله لتخبرنى فقال لا تقسم ولم يخبره واما نصر المظلوم فمن فروض الكفاية وهو من جملة الامر بالمعروف والنهى عن المنكر وانما يتوجه الامر به على من قدر عليه ولم يخف ضررا واما
اجابة الداعى فالمراد به الداعى الى وليمة ونحوها من الطعام وسبق ايضاح ذلك بفروعه فى باب الوليمة من كتاب النكاح واما افشاء السلام فهو اشاعته واكثاره وان يبدأ كل مسلم كما قال صلى الله عليه وسلم
فى الحديث الآخر وتقرأ السلام على من عرفت ومن لم تعرف وسبق بيان هذا فى كتاب الايمان فى حديث افشوا السلام وسنوضح فروعه فى بابه ان شاء الله تعالى واما رد السلام فهو فرض بالاجماع فان كان
السلام على واحد كان الرد فرض عين عليه وان كان على جماعة كان فرض كفاية فى حقهم اذا رد احدهم سقط الحرج عن الباقين وسنوضحه بفروعه

وحدثناه ابو كريب قال نا ابن ادريس قال نا ابو اسحاق الشيبانى وليث بن ابى سليم عن اشعث بن ابى الشعثاء باسنادهم ولم يذكر زيادة جرير وابن مسهر **وحدثنا** محمد بن مثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر ح قال وحدثنا عبيد الله بن معاذ قال نا ابى ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهيم قال نا ابو عامر العقدى ح قال وحدثنا عبد الرحمن بن بشر قال حدثنى بهز قالوا جميعا نا شعبة عن اشعث بن سليم باسنادهم ومعنى حديثهم الا قوله وافشاء السلام فانه قال بذلها ورد السلام وقال نهانا عن خاتم الذهب وحلقة الذهب **حدثناه** اسحاق بن ابراهيم نا يحيى بن ادم وعمرو بن محمد قالا نا سفيان عن اشعث بن ابى الشعثاء باسنادهم وقال فى افشاء السلام وخاتم الذهب من غير شك **حدثنا** سعيد بن عمرو بن سهل بن اسحاق بن محمد بن الاشعث بن قيس قال نا سفين بن عيينة سمعته يذكره عن ابى فروة سمع عبد الله بن عكيم قال كنا مع حذيفة بالمدائن فاستسقى حذيفة فجاءه دهقان بشراب فى اناء من فضة فرماه به وقال انى اخبركم انى قد امرته ان لا يسقينى فيه فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تشربوا فى اناء الذهب والفضة ولا تلبسوا الديباج والحرير فانه لهم فى الدنيا ولكم فى الآخرة يوم القيمة **وحدثناه** ابن ابى عمر قال نا سفيان عن ابى فروة الجهنى قال سمعت عبد الله بن عكيم يقول كنا عند حذيفة بالمدائن فذكر نحوه ولم يذكر فى الحديث يوم القيمة **وحدثنى** عبد الجبار بن العلاء قال نا سفين قال نا ابن ابى نجيح اولا عن مجاهد عن ابن ابى ليلى عن حذيفة ثم حدثنا يزيد سمعه من ابن ابى ليلى عن حذيفة ثم حدثنا ابو فروة قال سمعت ابن عكيم فظننت ان ابن ابى ليلى انما سمعه من ابن عكيم قال كنا مع حذيفة بالمدائن فذكر نحوه ولم يقل يوم القيمة **وحدثنا** عبيد الله بن معاذ العنبرى قال نا ابى قال نا شعبة عن الحكم انه سمع عبد الرحمن يعنى ابن ابى ليلى قال شهدت حذيفة استسقى بالمدائن فاتاه انسان باناء من فضة فذكر بمعنى حديث ابن عكيم عن حذيفة **وحدثناه** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا وكيع ح قال وحدثنا ابن مثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر ح قال وحدثنا ابن المثنى قال نا ابن ابى عدى ح قال وحدثنى عبد الرحمن بن بشر قال نا بهز كلهم عن شعبة بمثل حديث معاذ واسناده ولم يذكر احد منهم فى الحديث شهدت حذيفة غير معاذ وحده انما قالوا ان حذيفة استسقى **وحدثنا** اسحاق بن ابراهيم قال اخبرنا جرير عن منصور ح قال وحدثنا محمد بن مثنى قال نا ابن ابى عدى عن ابن عون كلاهما عن مجاهد عن عبد الرحمن بن ابى ليلى عن حذيفة عن النبى صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث من ذكرنا **حدثنا** محمد بن عبد الله بن نمير قال نا ابى قال نا سيف قال سمعت مجاهدا يقول سمعت عبد الرحمن بن ابى ليلى قال استسقى حذيفة فسقاه مجوسى فى اناء من فضة فقال انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تلبسوا الحرير ولا الديباج ولا تشربوا فى انية الذهب والفضة ولا تاكلوا فى صحافها فانها لهم فى الدنيا **حدثنا** يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن نافع عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب راى حلة سيراء عند باب المسجد فقال يا رسول الله لو اشتريت هذه فلبستها يوم الجمعة وللوفد اذا قدموا عليك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما يلبس هذه من لا خلاق له فى الآخرة ثم جاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم منها حلل فاعطى عمر منها حلة فقال عمر يا رسول الله كسوتنيها وقد قلت فى حلة عطارد ما قلت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى لم اكسكها لتلبسها فكساها عمر اخا له مشركا بمكة

(قوله فجاء دهقان هو بكسر الدال على الاشهر وحكى ضمها ممن حكاه صاحبا المشارق والمطالع وحكاها القاضى فى الشرح عن حكاية ابى عبيدة ووقع فى نسخ صحاح الجوهرى او بعضها مفتوحا وهذا غريب وهو زعيم علاج العجم وقيل زعيم القرية ورئيسها وهو بمعنى الاول وهو عجمى معرب قيل النون فيه اصلية ماخوذ من الدهنة وهى الرياسة وقيل زائدة من الدهق وهو الامتلاء وذكر الجوهرى فى دهقن لكنه قال ان جعلت نونه اصلية من قولهم تدهقن الرجل صرفته لانه فعلال وان جعلته من الدهق لم تصرفه لانه فعلان قال القاضى يحتمل انه سمى بمن جمع المال وملأ الاوعية منه يقال دهقت المارواد دهقته اذا افرغته ودهق لى دهقة من ماله اى اعطانيها وادهقت الاناء اى ملأته قالوا ويحتمل ان يكون من الدهق والدهقة وهى لين الطعام لانهم يلينون طعامهم وعيشهم لسعة ايديهم واحوالهم وقيل لخدمه وماءه والله اعلم (قوله ان حذيفة رآه بانا من الفضة حين جاءه بالشراب فيه ذكر انه انما رآه به لانه كان نهاه قبل ذلك عنه) فيه تحريم الشرب فيه وتغليظ العقوبة لمرتكب معصية لا سيما ان كان قد سبق نهيه عنها كقضية الدهقان مع حذيفة وفيه ان اللباس لا يغير الامر بغضه مستحق التغيير وفيه ان الامير الكبير اذا فعل شيأ صحيحا فى نفس الامر ولا يكون وجهه ظاهرا فينبغى ان يبينه على دليله وسبب فعله ذلك (قوله صلى الله عليه وسلم فانه لهم فى الدنيا وهو لكم فى الآخرة) اى ان الكفار انما يحصل لهم ذلك فى الدنيا واما الآخرة فما لهم فيها من نصيب واما المسلمون فلهم فى الجنة الحرير والذهب والاعين رات ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر وليس فى الحديث حجة لمن يقول الكفار غير مخاطبين بالفروع لانه لم يصرح فيه باباحته لهم وانما اخبر عن الواقع فى العادة انهم هم الذين يستعملونه فى الدنيا وان كان حراما عليهم كما هو حرام على المسلمين (قوله صلى الله عليه وسلم وهو لكم فى الآخرة يوم القيامة انما جمع بينهما لانه قد يظن انه بمجرد موته صار فى حكم الآخرة فى هذا الاكرام فبين انه انما هو فى يوم القيمة وبعده فى الجنة ابدا ويحتمل ان المراد انه لكم فى الآخرة من حين الموقف وتستمر فى الجنة ابدا (قوله صلى الله عليه وسلم ولا تاكلوا فى صحافها) جمع صحفة وهى دون القصعة قال الجوهرى قال الكسائى اعظم القصاع الجفنة ثم القصعة ثم الصحفة تشبع الخمسة ثم المكيلة تشبع العشرة ثم الصحفة تشبع الرجلين والثلاثة ثم الصحيفة تشبع الرجل (قوله راى حلة سيراء) هى بسين مهملة مكسورة ثم ياء مثناة من تحت مفتوحة ثم راء ثم الف ممدودة وضبط الحلة هنا بالتنوين على ان سيراء صفة ولغير تنوين على الاضافة وهما وجهان مشهوران والمحققون والعربية يختارون الاضافة قال سيبويه لم تات غلا صفة والاكثر المحدثين ينونون قال الخطابى حلة سيراء كما قالوا ثوب ليطاء وبرد يمان قالوا هى برود مضلعة بالحرير وهى التى فى الحديث فى سنن ابى داود وكذا قاله الخليل والاصمعى وآخرون قالوا كانها شبهت خطوطها بيسير قال ابن شهاب هى ثياب مضلعة بالقز وقيل هى مختلفة الالوان وقال هى وشى من حرير وقيل انها حرير محض وقد ذكر مسلم فى الرواية الاخرى حلة من استبرق وفى الاخرى من ديباج او حرير وفى رواية حلة سندس فهذه الالفاظ تبين ان الحلة كانت حريرا محضا وهو الصحيح الذى يتعين القول به فى هذا الحديث جمعا بين الروايات ولانها هى المحرمة اما المختلط من حرير وغيره فلا يحرم الا ان يكون الحرير اكثر وزنا والله اعلم قال اهل اللغة الحلة لا تكون الا ثوبين وتكون غالبا ازارا ورداء وفى حديث عمر فى هذه الحلة دليل لتحريم الحرير على الرجال واباحته للنساء واباحته هديته واباحته ثمنه وجواز اهداء المسلم الى المشرك ثوبا وغيره واستحباب لباس انفس ثيابه يوم الجمعة والعيد وعند لقاء الوفود ونحوهم وعرض المفضول على الفاضل والتابع على المتبوع ما يحتاج اليه من مصالحه التى قد لا يذكرها وفيه صلة الاقارب والمعارف وان كانوا كفارا وجواز البيع والشراء عند باب المسجد (قوله صلى الله عليه وسلم انما يلبس هذه من لا خلاق له فى الآخرة) قيل معناه لا نصيب له فى الآخرة وقيل من لا حرمة له وقيل من لا دين له فعلى الاول يكون محمولا على الكفار وعلى القولين الاخيرين يتناول المسلم والكافر والله اعلم (قوله فكساها عمر اخا له مشركا بمكة) هكذا رواه البخارى ومسلم وفى رواية للبخارى فى كتاب قال ارسل بها عمر الى اخ له من اهل مكة قبل ان يسلم فهذا يدل على انه اسلم بعد ذلك وفى رواية فى مسند ابى عوانة الاسفرايينى فكساها عمر اخا له من امه من اهل مكة مشركا وفى هذا كله دليل لجواز صلة الاقارب الكفار والاحسان اليهم وجواز الهدية الى الكفار وفيه جواز اهداء ثياب الحرير الى الرجال لانها لا تتعين للبسهم وقد يتوهم متوهم ان فيه دليلا على ان رجال الكفار يجوز لهم لبس الحرير وهذا وهم باطل لان الحديث انما فيه الهدية الى كافر وليس فيه الاذن لمن لبسها وقد بعث النبى صلى الله عليه وسلم ذلك الى عمر وعلى واسامة رضى الله عنهم ولا يلزم منه اباحته لبسهما لهم بل صرح صلى الله عليه وسلم بانه انما اعطاه لينتفع بها بغير

وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال ثنا ابو اسامة ح قال وحدثنا محمد بن ابی بکر المقدمی قال نا یحیی بن سعید کلهم عن عبید الله ح قال وحدثنی سوید بن سعید قال نا حفص بن میسرة عن موسی بن عقبة کلاهما عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو حدیث مالك **وحدثنا** شیبان بن فروخ قال نا جریر بن حازم قال نا نافع عن ابن عمر قال رای عمر عطاردا التمیمی یقیم بالسوق حلة سیراء وکان رجلا یغشی الملوك ویصیب منهم فقال عمر یا رسول الله انی رایت عطاردا یقیم فی السوق حلة سیراء فلو اشتریتها فلبستها لوفود العرب اذا قدموا علیك واظنه قال ولبستها یوم الجمعة فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم انما یلبس الحریر فی الدنیا من لا خلاق له فی الاخرة فلما کان بعد ذلك اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بحلل سیراء فبعث الی عمر بحلة وبعث الی اسامة بن زید بحلة واعطی علی بن ابی طالب حلة وقال شققها خمرا بین نسائك قال فجاء عمر بحلته یحملها فقال یا رسول الله بعثت الی بهذه وقد قلت بالامس فی حلة عطارد ما قلت فقال انی لم ابعث بها الیك لتلبسها ولکنی بعثت بها الیك لتصیب بها واما اسامة فراه فی حلته فنظر الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم نظرا عرف ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد انکر ما صنع فقال یا رسول الله ما انتظر الی فانت بعثت الی بها فقال انی لم ابعث الیك لتلبسها ولکنی بعثت بها لتشققها خمرا بین نسائك **وحدثنی** ابو الطاهر وحرملة بن یحیی واللفظ لحرملة قال نا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال حدثنی سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر قال وجد عمر بن الخطاب حلة من استبرق تباع فی السوق فاخذها فاتی بها رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ابتع هذه فتجمل بها للعید والوفد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما هذه لباس من لا خلاق له قال فلبث عمر ما شاء الله ثم ارسل الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم بجبة دیباج فاقبل بها عمر حتی اتی بها رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله قلت انما هذه لباس من لا خلاق له او قلت انما یلبس هذه من لا خلاق له ثم ارسلت الی بهذه فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم تبیعها وتصیب بها حاجتك **وحدثنا** هارون بن معروف قال نا ابن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن ابن شهاب بهذا الاسناد مثله **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا یحیی بن سعید عن شعبة قال اخبرنی ابو بکر بن حفص عن سالم عن ابن عمر ان عمر رای علی رجل من آل عطارد قباء من دیباج او حریر فقال لرسول الله صلی الله علیه وسلم لو اشتریته فقال انما یلبس هذا من لا خلاق له فاهدی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم حلة سیراء فارسل بها الی قال قلت ارسلت بها الی وقد سمعتك قلت فیها ما قلت قال انما بعثت بها الیك لتستمتع بها **وحدثنا** ابن نمیر قال نا ابو ح وحدثنا ابو بکر بن حفص عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابیه ان عمر رای علی رجل من آل عطارد بمثل حدیث یحیی بن سعید غیر انه قال انما بعثت بها الیك لتنتفع بها ولم ابعث بها الیك لتلبسها **وحدثنی** ابن المثنی قال نا عبد الصمد قال سمعت ابی یحدث قال حدثنی یحیی بن ابی اسحق قال قال لی سالم بن عبد الله فی الاستبرق قال قلت ما غلظ من الدیباج وخشن منه فقال سمعت عبد الله بن عمر یقول رای عمر علی رجل حلة من استبرق فاتی بها رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر نحو حدیثهم غیر انه قال فقال انما بعثت بها الیك لتصیب بها مالا **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال نا خالد بن عبد الله عن عبد الملك عن عبد الله مولی اسماء بنت ابی بکر وکان خال ولد عطاء قال ارسلتنی اسماء الی عبد الله بن عمر فقالت بلغنی انك تحرم اشیاء ثلاثا العلم فی الثوب وممیثرة الارجوان وصوم رجب کله فقال لی عبد الله اما ما ذکرت من رجب فکیف بمن یصوم الابد واما ما ذکرت من العلم فی الثوب فانی سمعت عمر بن الخطاب یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انما یلبس الحریر من لا خلاق له فخفت ان یکون العلم منه واما ممیثرة الارجوان فهذه ممیثرة عبد الله فاذا هی ارجوان فرجعت الی اسماء فخبرتها فقالت هذه جبة رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخرجت الی جبة طیالسة کسروانیة لها لبنة دیباج وفرجیها مکفوفین بالدیباج فقالت هذه کانت عند عائشة حتی قبضت فلما قبضت قبضتها وکان النبی صلی الله علیه وسلم یلبسها فنحن نغسلها للمرضی نستشفی بها

اللبس والمذهب الصحیح الذی علیه المحققون والاکثرون ان الکفار مخاطبون بفروع الشرع فیحرم علیهم الحریر کما یحرم علی المسلمین والله اعلم (قوله رای عمر عطاردا التمیمی یقیم بالسوق حلة) ای یعرضها للبیع (قوله صلی الله علیه وسلم شققها خمرا بین نسائك) هو بضم المیم وبجوز اسکان ها جمع خمار وهو ما علی راس المرأة وفیه دلیل لجواز لبس النساء الحریر وهو مجمع علیه الیوم وقد قدمنا انه کان فیه خلاف لبعض السلف وزال (قوله صلی الله علیه وسلم انما بعثت بها الیك لتستمتع بها) ای تبیعها فتنتفع بثمنها کما صرح به فی الروایة التی قبلها وفی حدیث ابن مثنی بعدها (قوله حدثنی یحیی بن ابی اسحق قال قال لی سالم بن عبد الله فی الاستبرق قلت ما غلظ من الدیباج وخشن منه قال سمعت عبد الله بن عمر یقول وذکر الحدیث) هکذا هو فی جمیع نسخ مسلم وفی کتابی البخاری والنسائی قال لی سالم ما الاستبرق قلت ما غلظ من الدیباج وهذا معنی روایة مسلم لکنها مختصرة ومعناه قال لی سالم فی الاستبرق ما هو فقلت هو ما غلظ فروایة مسلم صحیحة لا قدح فیها وقد اشار القاضی الی تغلیطها وان الصواب روایة البخاری ولیست بغلط بل صحیحة کما اوضحناه (قوله وممیثرة الارجوان) تقدم تفسیر الممیثرة وضبطها واما الارجوان فهو بضم الهمزة والجیم هذا هو الصواب المعروف فی روایات الحدیث وفی کتب الغریب وفی کتب اللغة وغیرها وکذا صرح بها القاضی فی المشارق وفی شرح القاضی عیاض فی موضعین منه انه بفتح الهمزة وضم الجیم وهذا غلط ظاهر من النساخ لا من القاضی فانه صرح فی المشارق بضم الهمزة قال اهل اللغة وغیرهم هو صبغ احمر شدید الحمرة هکذا قاله ابو عبید والجمهور وقال الفراء هو الحمرة وقال ابن فارس هو کل لون احمر وقیل هو الصوف الاحمر وقال الجوهری هو شجر له نور احمر احسن ما یکون قال وهو معرب قال آخرون هو عربی قالوا والذکر والانثی فیه سواء یقال هذا ثوب ارجوان وهذه قطیفة ارجوان وقد یقولونه علی الصفة ولکن الاکثرین فی استعمالهم اضافة الارجوان الی ما بعده ثم ان اهل اللغة ذکروه فی باب الراء والجیم والواو وهذا هو الصواب لا الغین فذکر القاضی له فی المشارق فی باب الهمزة والراء والجیم ولا بد کر ابن الاثیر له فی الراء والجیم والنون والله اعلم (قوله ان اسماء ارسلت الی ابن عمر بلغنی انك تحرم اشیاء ثلاثة العلم فی الثوب وممیثرة الارجوان وصوم رجب کله فقال ابن عمر اما ما ذکرت من رجب فکیف بمن یصوم الابد واما ما ذکرت من العلم فی الثوب فانی سمعت عمر بن الخطاب یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انما یلبس الحریر من لا خلاق له فخفت ان یکون العلم منه واما ممیثرة الارجوان فهذه ممیثرة عبد الله فاذا هی ارجوان فقالت هذه جبة رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخرجت الی جبة طیالسة کسروانیة لها لبنة دیباج وفرجیها مکفوفین بالدیباج فقالت هذه کانت عند عائشة حتی قبضت فلما قبضت قبضتها وکان النبی صلی الله علیه وسلم یلبسها فنحن نغسلها للمرضی نستشفی بها) اما جواب ابن عمر فی صوم رجب فانکار منه لما بلغها عنه من تحریمه اخبارا بانه یصوم رجبا کله انه یصوم الابد والمراد بالابد ما سوی ایام العید عن والتشریق وهذا مذهبه ومذهب ابیه عمر بن الخطاب وعائشة وابی طلحة وغیرهم من سلف الامة ومذهب الشافعی وغیره من العلماء انه لا یکره صوم الدهر وقد سبقت المسئلة فی کتاب الصیام مع شرح الاحادیث الواردة من الطرفین واما ما ذکرت عنه من کراهة العلم فلم یعترف بانه کان یحرمه

حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا عبيدة بن سعيد عن شعبة عن خليفة بن كعب ابى ذبيان قال سمعت عبد الله بن الزبير يخطب يقول لا لا تلبسوا نساءكم الحرير فانى سمعت عمر بن الخطاب يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلبسوا الحرير فانه من لبسه فى الدنيا لم يلبسه فى الاخرة **حدثنا** احمد بن عبد الله بن يونس قال نا زهير قال نا عاصم الاحول عن ابى عثمان قال كتب الينا عمر ونحن بأذربيجان يا عتبة بن فرقد انه ليس من كدك ولا من كد ابيك ولا من كد امك فاشبع المسلمين فى رحالهم مما تشبع منه فى رحلك واياكم والتنعم وزى اهل الشرك ولبوس الحرير فان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن لبوس الحرير قال لا هكذا ورفع لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اصبعيه الوسطى والسبابة وضمهما قال زهير قال عاصم هو فى الكتاب رفع زهير اصبعيه **وحدثنى** زهير بن حرب قال نا جرير بن عبد الحميد ح قال وثنا ابن نمير قال نا حفص بن غياث كلاهما عن عاصم بهذا الاسناد عن النبى صلى الله عليه وسلم فى الحرير بمثله **وثنا** ابن ابى شيبة واسحاق بن ابراهيم الحنظلى كلاهما عن جرير واللفظ لاسحاق قال نا جرير عن سليمان التيمى عن ابى عثمان قال كنا مع عتبة بن فرقد فجاءنا كتاب عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يلبس الحرير الا من ليس له منه شئ فى الاخرة الا هكذا قال ابو عثمان باصبعيه اللتين تليان الابهام فرأيتهما ازرار الطيالسة حتى رأيت الطيالسة **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى قال نا المعتمر عن ابيه قال نا ابو عثمان قال كنا مع عتبة بن فرقد بمثل حديث جرير **حدثنا** محمد بن المثنى وابن بشار واللفظ لابن المثنى قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن قتادة قال سمعت ابا عثمان النهدى قال جاءنا كتاب عمر ونحن بأذربيجان مع عتبة بن فرقد وبالشام اما بعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الحرير الا هكذا قال ابو عثمان فما عدا انه يعنى الاعلام **وحدثنا** ابو غسان المسمعى ومحمد بن المثنى قالا نا معاذ وهو ابن هشام قال حدثنى ابى عن قتادة بهذا الاسناد مثله ولم يذكر قول ابى عثمان

(بل اخبرانه لم يرع عنه خوفا من دخوله فى عموم النهى عن الحرير واما الاشرة فانكر ما بلغنا عنه فيها وقال هذه ميثرتى وهى ارجوان والمراد انها حمراء وليست من حرير بل من صوف او غيره وقد سبق انها قد تكون من حرير وقد تكون من صوف وان الاحاديث الواردة فى النهى عنها مخصوصة بالتى هى من الحرير واما اخراج اسماء بنت ابى بكر جبة النبى صلى الله عليه وسلم المكفوفة بالحرير فقصدت بها بيان ان هذا ليس محرما وبهذا الحكم قال الشافعى وغيره ان الثوب والجبة والعمامة ونحوها اذا كان مكفوف الطرف بالحرير جاز ما لم يزد على اربع اصابع فان زاد فهو حرام لحديث عمر المذكور بعد هذا واما قولها جبة طيالسة فهو باضافة جبة الى طيالسة والطيالسة جمع طيلسان بفتح اللام على الشهور قال جماهير اهل اللغة لا يجوز فيه غير فتح اللام وعد الكسر افى تصحيف العوام وذكر القاضى فى المشارق فى حرف السين والياء فى تغيير السراج ان الطيلسان يقال بفتح اللام وضمها وكسرها وهذا غريب ضعيف واما قوله كرمانية فهو بكسر الكاف وفتحها والسين ساكنة والراء مفتوحة ونقل القاضى ان بعضهم رواه بكسر الكاف وهو نسبة الى كرمان صاحب العراق ملك الفرس وفيه كسر الكاف وفتحها قال القاضى ورواه الجرجرى فى مسلم فقال خسروانية وفى هذا الحديث دليل على استحباب التبرك بآثار الصالحين وثيابهم وفيه ان النهى عن الحرير المراد الثوب المتمحض من الحرير واما اكثره حريرا وما كثره حرير فانه ليس المراد تحريم كل جزء منه بخلاف الخز والذهب فانه يحرم كل جزء منها واما قوله فى الجبة ان لها لبنة فهو بكسر اللام واسكان الباء هكذا اضبطها القاضى وسائر الشراح وكذا هى فى كتب اللغة والغريب قالوا وهى رقعة فى جيب القميص هذه عبارتهم كلهم والله اعلم واما قولها وفرجيها مكفوفين فكذا وقع فى جميع النسخ وفرجيها مكفوفين وهما منصوبان بفعل محذوف اى وذكرت فرجيها مكفوفين ومعنى المكفوف انه جعل لها كفة بضم الكاف هو ما يكف به جوانبها ويعطف عليها ويكون ذلك فى الذيل وفى الفرجين وفى الكمين وفى هذا جواز لباس الجبة ولباس له فرجان وانه لا كراهة فيه وهو علم (قوله عن ابى عثمان هو بضم الذال كسرا وقوله ان عبد الله بن الزبير خطب فقال لا تلبسوا نساءكم الحرير فانى سمعت عمر بن الخطاب رضى الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلبسوا الحرير) هذا مذهب ابن الزبير واجمعوا بعده على اباحة الحرير للنساء كما سبق وهذا الحديث الذى اخترناه وذهبنا اليه هو الصحيح المحقق الصواب لان النساء لا يدخلن فى خطاب الرجال عند الاطلاق والثانى ان الاحاديث الصحيحة التى ذكرها مسلم قبل هذا وبعده صريحة فى اباحة اللبس للنساء وامره صلى الله عليه وسلم عليا واسامة ان يكسوهما اياه مع الحديث المشهور ان صلى الله عليه وسلم قال فى الحرير وهو الذهب ان هذين حرام على ذكور امتى حل لاناثها والله اعلم (قوله عن ابى عثمان قال كتب الينا عمر ونحن بأذربيجان يا عتبة بن فرقد الى آخره) هذا الحديث مما استدركه الدارقطنى على البخارى ومسلم وقال هذا الحديث لم يسمعه ابو عثمان من عمر بل اخبر عن كتاب عمر وهذا الاسناد لك باطل فان الصحيح الذى عليه جماهير المحدثين ومحققوا الفقهاء والاصوليين جواز العمل بالكتاب وروايته عن الكاتب سواء قال فى الكتاب اذنت لك فى روايته عنى او اجزت لك روايته عنى او لم يقل شيأ وقد اكثر البخارى ومسلم والمحدثون والمصنفون فى تصانيفهم من الاحتجاج بالمكاتبة فيقول الراوى كتب منهم ومن قبلهم كتب الى فلان كذا او كتب الى فلان قال حدثنا فلان او اخبرنى مكاتبة والمراد به هذا الذى نحن فيه وذلك معمول به عندهم معدود فى المتصل لاشعاره بمعنى الاجازة وزاد السمعانى فقال هى اقوى من الاجازة ودليلهم فى المسئلة الاحاديث الصحيحة المشهورة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكتب الى عماله ونوابه ولمرائه ويعملون ما فيها وكذلك الخلفاء ومن ذلك كتاب عمر رضى الله عنه هذا فانه كتبه الى جيشه وفيه خلائق من الصحابة فدل على حصول الاتفاق منه ومن عنده فى المدينة ومن فى الجيش على العمل بالكتاب والله اعلم واما قول ابى عثمان كتب الينا عمر فهكذا ينبغى للراوى بالمكاتبة ان يقول كتب الى فلان قال حدثنا فلان او اخبرنا فلان مكاتبة او فى كتابه او فيما كتب به الى ونحو هذا ولا يجوز ان يطلق قوله حدثنا ولا اخبرنا هذا هو الصحيح وجوزه طائفة من متقدمى اهل الحديث وكبارهم منهم منصور والليث وغيرهما والله اعلم (قوله ونحن باذربيجان) هى اقليم معروف وراء العراق وفى ضبطها وجهان مشهوران اشهرهما وافصحهما وقول الاكثرين آذربيجان بفتح الهمزة بغير مد واسكان الذال وفتح الراء وكسر الباء قال صاحب المطالع وآخرون هذا هو المشهور والثانى مد الهمزة وفتح الذال وفتح الراء وكسر الباء وحكى صاحب المشارق والمطالع ان جماعة فتحوا الباء على هذا الثانى والمشهور كسرها (قوله كتب الينا عمر يا عتبة بن فرقد انه ليس من كدك ولا من كد ابيك ولا من كد امك فاشبع المسلمين فى رحالهم مما تشبع منه فى رحلك وايا كم والتنعم وزى اهل الشرك ولبوس الحرير) اما قوله كتب الينا فمعناه كتب الى امير الجيش وهو عتبة بن فرقد ليقراه على الجيش فقراه علينا واما قوله ليس من كدك فالكد التعب والمشقة والمراد ههنا ان هذا المال الذى عندك ليس هو من كسبك وما تعبت فيه وتحتاك الشدة والمشقة فى كده وتحصيله ولا هو من كد ابيك وامك فورثته منهما بل هو مال المسلمين فشاركهم فيه ولا تختص عنهم بشئ بل اشبعهم منه وهم فى رحالهم اى منازلهم كما تشبع منه فى الجنس والقدر والصفة ولا تؤخر ارزاقهم عنهم ولا تحوجهم ليطلبوها منك بل اوصلها اليهم وهم فى منازلهم بلا طلب واما قوله وايا كم والتنعم وزى العجم فهو بكسر الزاى ولبوس الحرير وهو بفتح اللام وضم الباء ما يلبس منه ومقصود عمر حثهم على خشونة العيش وصلابتهم فى ذلك ومحافظتهم على طريقة العرب فى ذلك وقد جاء فى هذا الحديث زيادة فى مسند ابى عوانة الاسفرايينى وغيره باسناد صحيح قال الا ما بعد فاترزروا وارتدوا والقوا الخفاف والسراويلات وعليكم بلباس ابيكم اسمعيل وايا كم والتنعم وزى الاعاجم وعليكم بالشمس فانها حمام العرب وتمعددوا واخشوشنوا واقطعوا الركب وارموا الاغراض والله اعلم (قوله فرأيتها ازرار الطيالسة حتى رأيت الطيالسة) فقوله فرأيتها هو بضم الراى وكسر الهمزة وضبطه بعضهم بفتح الراء (قوله فما عتمنا ان يعنى الاعلام) هكذا ضبطناه عتمنا بعين مهملة مفتوحة ثم تاء مثناة فوق مشددة مفتوحة ثم ميم ساكنة ثم نون وهذا هو الصواب الذى ذكرناه من ضبط اللفظة وشرحها هو المعروف الذى صرح به جمهور الشارحين واهل غريب الحديث وذكر القاضى فيه عن بعضهم تغييرا واعتراضا لا حاجة الى ذكره لفساده

حدثنا عبيد الله بن عمر القواريري وابو غسان المسمعي وزهير بن حرب واسحاق بن ابراهيم ومحمد بن مثنى وابن بشار قال اسحاق انا وقال الآخرون نا معاذ بن هشام قال حدثني ابي عن قتادة عن عامر بن الشعبي عن سويد بن غفلة ان عمر بن الخطاب خطب بالجابية فقال نهى نبي الله صلى الله عليه وسلم عن لبس الحرير الا موضع اصبعين او ثلاث او اربع وحدثنا محمد بن عبد الله الرزي قال انا عبد الوهاب بن عطاء عن سعيد عن قتادة بهذا الاسناد مثله حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير واسحاق بن ابراهيم الحنظلي ويحيى بن حبيب وحجاج بن الشاعر واللفظ لابن حبيب قال اسحاق انا وقال الآخرون نا روح بن عبادة قال نا ابن جريج قال اخبرني ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول لبس النبي صلى الله عليه وسلم يوما قباء من ديباج اهدي له ثم اوشك ان ينزعه فارسل به الى عمر بن الخطاب فقيل له قد اوشك ما نزعته يا رسول الله فقال نهاني عنه جبريل عليه الصلوة والسلام فجاءه عمر يبكي فقال يا رسول الله كرهت امرا واعطيتنيه فما لي فقال اني لم اعطكه لتلبسه انما اعطيتك تبيعه فباعه بالفي درهم حدثنا محمد بن مثنى قال نا عبد الرحمن يعني ابن مهدي قال نا شعبة عن ابي عون قال سمعت ابا صالح يحدث عن علي فقال اهديت لرسول الله صلى الله عليه وسلم حلة سيراء فبعث بها الي فلبستها فعرفت الغضب في وجهه فقال اني لم ابعث بها اليك لتلبسها انما بعثت بها اليك لتشققها خمرا بين النساء وحدثناه عبيد الله بن معاذ قال نا ابي ح قال وثنا محمد بن بشار قال نا محمد يعني ابن جعفر قالا نا شعبة عن ابي عون بهذا الاسناد في حديث معاذ فامرني فاطرتها بين نسائي وفي حديث محمد بن جعفر فاطرتها بين نسائي ولم يذكر فامرني وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وابو كريب وزهير بن حرب واللفظ لزهير قال ابو كريب انا وقال الآخران نا وكيع عن مسعر عن ابي عون الثقفي عن ابي صالح الحنفي عن علي ان اكيدر دومة اهدى الى النبي صلى الله عليه وسلم ثوب حرير فاعطاه عليا فقال شققه خمرا بين الفواطم وقال ابو بكر وابو كريب بين النسوة حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا غندر عن شعبة عن عبد الملك بن ميسرة عن زيد بن وهب عن علي بن ابي طالب قال كساني رسول الله صلى الله عليه وسلم حلة سيراء فخرجت فيها فرأيت الغضب في وجهه قال فشققتها بين نسائي وحدثنا شيبان بن فروخ وابو كامل واللفظ لابي كامل قالا نا ابو عوانة عن عبد الرحمن بن الاصم عن انس بن مالك قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الى عمر بجبة سندس فقال عمر بعثت بها الي وقد قلت فيها ما قلت قال اني لم ابعث بها اليك لتلبسها وانما بعثت بها اليك لتنتفع بثمنها حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وزهير بن حرب قالا نا اسماعيل وهو ابن علية عن عبد العزيز بن صهيب عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لبس الحرير في الدنيا لم يلبسه في الآخرة وحدثني ابراهيم بن موسى الرازي قال انا شعيب بن اسحاق الدمشقي عن الاوزاعي قال ثني شداد ابو عمار قال ثني ابو امامة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من لبس الحرير في الدنيا لم يلبسه في الآخرة حدثنا قتيبة بن سعيد قال نا ليث عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي الخير عن عقبة بن عامر انه قال اهدي لرسول الله صلى الله عليه وسلم فروج حرير فلبسه ثم صلى فيه ثم انصرف فنزعه نزعا شديدا كالكاره له ثم قال لا ينبغي هذا للمتقين وحدثنا محمد بن المثنى قال نا الضحاك يعني ابا عاصم قال انا عبد الحميد بن جعفر قال حدثني يزيد بن ابي حبيب بهذا الاسناد

(قوله عن قتادة عن الشعبي عن سويد بن غفلة ان عمر بن الخطاب رض خطب بالجابية فقال نهى نبي الله صلى الله عليه وسلم عن لبس الحرير الا موضع اصبعين او ثلث او اربع هذا الحديث مما استدركه الدارقطني على مسلم وقال لم يرفعه عن الشعبي الا قتادة وهو مدلس ورواه شعبة عن ابي السفر عن الشعبي من قول عمر موقوفا عليه ورواه بيان وداود بن ابي هند عن الشعبي عن سويد عن عمر موقوفا عليه وكذا قال شعبة عن الحكم عن خيثمة عن سويد وقاله ابن عبد الاعلى عن سويد وابو حصين عن ابراهيم عن سويد هذا كلام الدارقطني وهذه الزيادة في هذه الرواية انفرد بها مسلم لم يذكرها البخاري وقد قدمنا ان الثقة اذا انفرد برفع ما وقفه الاكثرون كان الحكم لروايته وحكم بانه مرفوع على الصحيح الذي عليه الفقهاء والاصوليون ومحققوا المحدثين وهذا من ذلك والله اعلم وفي هذه الرواية اباحة العلم من الحرير في الثوب اذا لم يزد على اربع اصابع وهذا مذهبنا ومذهب الجمهور وعن مالك رواية بمنعه وعن بعض اصحابه رواية باباحة العلم بلا تقدير باربع اصابع بل قال يجوز وان عظم وهذان القولان مردودان بهذا الحديث الصريح والله اعلم (قوله حدثنا محمد بن عبد الله الرزي) هو براء مضمومة ثم زاي مشددة (قوله فاطرتها بين نسائي) اي قسمتها (قوله ان اكيدر دومة) هي بضم الدال وفتحها لغتان مشهورتان وزعم ابن دريد انه لا يجوز الا الضم وان المحدثين يفتحونها وانهم غالطون في ذلك وليس كما قال بل هما لغتان مشهورتان قال الجوهري اهل الحديث يقولونها بالضم واهل اللغة يفتحونها ويقال لها ايضا دوما وهي مدينة لها حصن عادي وهي في برية في ارض نخل وزرع يسقون بالنواضح وحولها عيون قليلة وغالب زرعهم الشعير وهي من المدينة على نحو ثلث عشرة مرحلة ومن دمشق على نحو عشر مراحل ومن الكوفة على قدر عشر مراحل ايضا والله اعلم واما اكيدر فهو بضم الهمزة وفتح الكاف وهو اكيدر بن عبد الملك الكندي قال الخطيب البغدادي في كتابه المبهمات كان نصرانيا ثم اسلم قال وقيل بل مات نصرانيا وقال ابن منده وابو نعيم الاصبهاني في كتابيهما في معرفة الصحابة ان اكيدر هذا اسلم واهدى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم حلة سيراء قال ابن الاثير في كتابه معرفة الصحابة اما الهدية والمصالحة فصحيحان واما الاسلام فغلط قال لانه لم يسلم بلا خلاف بين اهل السير ومن قال اسلم فقد اخطأ خطأ فاحشا قال وكان اكيدر نصرانيا فلما صالحه النبي صلى الله عليه وسلم عاد الى حصنه وبقي فيه ثم حاصره خالد بن الوليد في زمان ابي بكر الصديق رض فقتله مشركا نصرانيا يعني لنقضه العهد قال وذكر البلاذري انه لما قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم اسلم وعاد الى دومة فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم ارتد اكيدر فلما سار خالد من العراق الى الشام قتله وعلى هذا القول لا ينبغي ايضا عده في الصحابة هذا كلام ابن الاثير (قوله ان اكيدر دومة اهدى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثوب حرير فاعطاه عليا فقال شققه خمرا بين الفواطم) اما الخمر فسبق انه بضم الميم جمع خمار واما الفواطم فقال الهروي والازهري والجمهور انهن ثلث فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وفاطمة بنت اسد وهي ام علي بن ابي طالب وهي اول هاشمية ولدت لهاشمي وفاطمة بنت حمزة بن عبد المطلب وذكر الحافظان عبد الغني بن سعيد وابن عبد البر باسنادهما ان عليا رض قسمه بين الفواطم الاربع فذكر هؤلاء الثلاث قال القاضي عياض يشبه ان تكون الرابعة فاطمة بنت شيبة بن ربيعة امرأة عقيل بن ابي طالب لاختصاصها بعلي رضي الله عنه بالمصاهرة وقربها اليه بالمناسبة وهي من المبايعات شهدت مع النبي صلى الله عليه وسلم حنينا ولها قصة مشهورة في الغنائم تدل على ورعها والله اعلم قال القاضي هذا المذكور من ان فاطمة بنت اسد ام علي كانت منهن صحيح وهو مصحح لهجرتها كما قاله غير واحد خلافا لمن زعم انها ماتت قبل الهجرة وفي هذا الحديث جواز قبول هدية الكافر وقد سبق الجمع بين الاحاديث المختلفة في هذا وفيه جواز هدية الحرير الى الرجال وقبولهم اياه وجواز لباس النساء له (قوله اهدي لرسول الله صلى الله عليه وسلم فروج حرير فلبسه ثم صلى فيه ثم انصرف فنزعه نزعا شديدا كالكاره له ثم قال لا ينبغي هذا للمتقين) الفروج بفتح الفاء وضم الراء المشددة هذا هو الصحيح المشهور في ضبطه ولم يذكر الجمهور غيره وحكى ضم الفاء وحكى القاضي في الشرح وفي المشارق تخفيف الراء وتشديدها والتخفيف غريب ضعيف قالوا وهو قباء شق من خلفه وهذا اللبس المذكور في هذا الحديث كان قبل تحريم الحرير على الرجال ولعل اول النهي والتحريم كان حين نزعه ولهذا قال صلى الله عليه وسلم في حديث جابر الذي ذكره مسلم قبل هذا باسطر حين صلى في قباء ديباج ثم نزعه وقال نهاني عنه جبرئيل فيكون هذا اول التحريم والله اعلم

وحدثنا ابو کریب محمد بن العلاء قال نا ابو اسامة عن سعید بن ابی عروبة قال نا قتادة ان انس بن مالک انبأهم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رخص لعبد الرحمن ابن عوف والزبیر بن العوام فی القمص الحریر فی السفر من حکة کانت بهما او وجع کان بهما **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا محمد بن بشر قال نا سعید بهذا الاسناد ولم یذکر فی السفر **وحدثناه** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع عن شعبة عن قتادة عن انس قال رخص رسول الله صلی الله علیه وسلم او رخص للزبیر بن العوام وعبد الرحمن بن عوف فی لبس الحریر لحکة کانت بهما **وحدثناه** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة بهذا الاسناد مثله **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا عفان قال نا همام قال نا قتادة ان انسا اخبره ان عبد الرحمن بن عوف والزبیر بن العوام شکوا الی النبی صلی الله علیه وسلم القمل فرخص لهما فی قمص الحریر فی غزاة لهما **حدثنا** محمد بن المثنی قال نا معاذ بن هشام قال حدثنی ابی عن یحیی قال حدثنی محمد بن ابراهیم بن الحارث ان ابن معدان اخبره ان جبیر بن نفیر اخبره ان عبد الله بن عمرو بن العاص اخبره قال رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ثوبین معصفرین فقال ان هذه من ثیاب الکفار فلا تلبسها **وحدثنا** زهیر بن حرب قال نا یزید بن هارون قال نا هشام ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع عن علی بن المبارک کلاهما عن یحیی بن ابی کثیر بهذا الاسناد وقالا عن خالد بن معدان **وحدثنا** داود بن رشید قال نا عمر بن ایوب الموصلی قال نا ابراهیم بن نافع عن سلیمان الاحول عن طاوس عن عبد الله بن عمرو قال رأی النبی صلی الله علیه وسلم علی ثوبین معصفرین فقال امک امرتک بهذا قلت اغسلهما قال بل احرقهما **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابراهیم بن عبد الله بن حنین عن ابیه عن علی بن ابیطالب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن لبس القسی والمعصفر وعن تختم الذهب وعن قراءة القرآن فی الرکوع **وحدثنی** حرملة بن یحیی قال نا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال حدثنی ابراهیم بن عبد الله بن حنین ان اباه حدثه انه سمع علی بن ابیطالب یقول نهانی النبی صلی الله علیه وسلم عن القراءة وانا راکع وعن لبس الذهب والمعصفر **حدثنا** عبد بن حمید قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن الزهری عن ابراهیم بن عبد الله بن حنین عن ابیه عن علی بن ابی طالب قال نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن التختم بالذهب وعن لباس القسی وعن القراءة فی الرکوع والسجود وعن لباس المعصفر **حدثنا** هداب بن خالد قال نا همام قال نا قتادة قال قلنا لانس بن مالک ای اللباس کان احب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم او اعجب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الحبرة **وحدثنا** محمد بن المثنی قال نا معاذ بن هشام قال حدثنی ابی عن قتادة عن انس قال کان احب الثیاب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم الحبرة **حدثنا** شیبان بن فروخ قال نا سلیمان بن المغیرة قال نا حمید عن ابی بردة قال دخلت علی عائشة فاخرجت الینا ازارا غلیظا مما یصنع بالیمن وکساء من التی یسمونها الملبدة قال فاقسمت بالله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قبض فی هذین الثوبین

باب اباحة لبس الحریر للرجل اذا کان به حکة او نحوها (**قوله** ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبیر بن العوام فی قمص الحریر فی السفر من حکة کانت بهما وفی روایة انهما شکوا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم القمل فرخص لهما فی قمص الحریر فی غزاة لهما هذا الحدیث صریح فی الدلالة لمذهب الشافعی وموافقیه انه یجوز لبس الحریر للرجل اذا کانت به حکة ونحوها من البرودة وکذلک القمل ونحوه فی معنی ذلک وقال مالک لا یجوز وهذا الحدیث حجة علیه وفی هذا الحدیث دلیل لجواز لبس الحریر عند الضرورة کمن فاجأته الحرب ولمن خاف من حر او برد ونحوهما ولم یجد غیره واما قوله الحکة فهی بکسر الحاء وتشدید الکاف وهی الجرب ونحوه ثم الصحیح عند اصحابنا والذی قطع به جماهیرهم انه یجوز لبس الحریر للحکة ونحوها فی السفر والحضر جمیعا وقال بعض اصحابنا یختص بالسفر وهو ضعیف **باب** النهی عن لبس الرجل الثوب المعصفر (**قوله** حدثنا محمد بن المثنی ثنا معاذ بن هشام حدثنی ابی عن یحیی حدثنی محمد بن ابراهیم بن الحارث ان ابن معدان اخبره ان جبیر بن نفیر اخبره ان عبد الله بن عمرو بن العاص اخبره قال رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ثوبین معصفرین فقال ان هذه من ثیاب الکفار فلا تلبسها وفی الروایة الاخری قال رأی النبی صلی الله علیه وسلم علی ثوبین معصفرین فقال امک امرتک بهذا قلت اغسلهما قال بل احرقهما وفی روایة علی رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن لبس القسی والمعصفر) هذا الاسناد الذی ذکرناه فیه اربعة تابعیون یروی بعضهم عن بعض وهم یحیی بن سعید الانصاری ومحمد بن ابراهیم بن الحارث التیمی وخالد بن معدان وجبیر بن نفیر واختلف العلماء فی الثیاب المعصفرة وهی المصبوغة بعصفر فاباحها جمهور العلماء من الصحابة والتابعین ومن بعدهم وبه قال الشافعی وابو حنیفة ومالک لکنه قال غیرها افضل منها وفی روایة عنه انه اجاز لبسها فی البیوت وافنیة الدور وکرهه فی المحافل والاسواق ونحوها وقال جماعة من العلماء هو مکروه کراهة تنزیه وحملوا النهی علی هذا لانه ثبت ان النبی صلی الله علیه وسلم لبس حلة حمراء وفی الصحیحین عن ابن عمر رضی الله عنه قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم یصبغ بالصفرة وقال الخطابی النهی منصرف الی ما صبغ من الثیاب بعد النسج فاما ما صبغ غزله ثم نسج فلیس بداخل فی النهی وحمل بعض العلماء النهی هنا علی الحرم بالحج او العمرة لیکون موافقا لحدیث ابن عمر رضی الله عنه نهی المحرم ان یلبس ثوبا مسه ورس او زعفران واما البیهقی رحمه الله فنقل فی کتابه معرفة السنن نهی الشافعی الرجل عن المزعفر والباح له المعصفر قال الشافعی وانما رخصت فی المعصفر لانی لم اجد احدا یحکی عن النبی صلی الله علیه وسلم النهی عنه الا ما قال علی رضی الله عنه نهانی ولا اقول نهاکم قال البیهقی وقد جاءت احادیث تدل علی النهی علی العموم ثم ذکر حدیث عبد الله بن عمرو بن العاصی هذا الذی ذکره مسلم ثم احادیث اخر ثم قال ولو بلغت هذه الاحادیث الشافعی لقال بها ان شاء الله ثم ذکر باسناده ما صح عن الشافعی انه قال اذا صح حدیث النبی صلی الله علیه وسلم خلاف قولی فاعملوا بالحدیث ودعوا قولی وفی روایة فهو مذهبی قال البیهقی قال الشافعی وانهی الرجل الحلال بکل حال ان یتزعفر قال وامره اذا تزعفران یغسله قال البیهقی فتبع السنة فی المزعفر اولی قال وقد کره المعصفر بعض السلف وبه قال ابو عبد الله الحلیمی من اصحابنا ورخص فیه جماعة والسنة اولی بالاتباع والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم امک امرتک بهذا) معناه ان هذا من لباس النساء وزیهن واخلاقهن واما الامر باحراقهما فقیل هو عقوبة وتغلیظ لزجره وزجر غیره عن مثل هذا الفعل وهذا نظیر امر تارک المرأة التی لعنت الناقة بارسالها وامر اصحاب بریرة ببیعها وانکر علیهم اشتراط الولاء ونحو ذلک والله اعلم **باب** فضل لباس الثیاب الحبرة هذان الاسنادان اللذان فی الباب کل رجالهما بصریون وسبق بیان هذا مرات (**قوله** کان احب الثیاب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم الحبرة) هی بکسر الحاء وفتح الباء وهی ثیاب من کتان او قطن مجرة ای مزینة والتحبیر التزیین والتحسین ویقال ثوب حبرة علی الوصف وثوب حبرة علی الاضافة وهو اکثر استعمالا والحبرة مفرد والجمع حبر وحبرات کعنبة وعنب وعنبات ویقال ثوب حبیر علی الوصف وفیه دلیل لاستحباب لباس الحبرة وجواز لباس المخطط وهو مجمع علیه والله اعلم **باب** التواضع فی اللباس والاقتصار علی الغلیظ منه والیسیر فی اللباس والفراش وغیرها وجواز لبس ثوب الشعر وما فیه اعلام فی هذه الاحادیث المذکورة فی الباب بیان ما کان علیه النبی صلی الله علیه وسلم من الزهادة فی الدنیا والاعراض عن متاعها وملاذها وشهواتها وفاخر لباسها ونحوه واجتزائه بما یحصل به اوفی التجربة فی ذلک کله وفیه الندب للاقتداء به صلی الله علیه وسلم فی هذا وغیره

حدثنا علی بن حجر السعدی ومحمد بن حاتم ویعقوب بن ابراهیم جمیعا عن ابن علیة قال ابن حجر نا اسمٰعیل عن ایوب عن حمید بن هلال عن ابی بردة قال اخرجت الینا عائشة ازارا وکساء ملبدا فقالت فی هذا قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ابن حاتم فی حدیثه ازارا غلیظا **وحدثنی** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن ایوب بهذا الاسناد مثله وقال ازارا غلیظا **وحدثنی** سریج بن یونس قال نا یحیی بن زکریا بن ابی زائدة عن ابیه ح قال وحدثنی ابراهیم بن موسی قال نا ابن ابی زائدة عن ابیه ح قال وحدثنا احمد بن حنبل قال نا یحیی بن زکریا قال اخبرنی ابی عن مصعب بن شیبة عن صفیة بنت شیبة عن عائشة قالت خرج النبی صلی الله علیه وسلم ذات غداة وعلیه مرط مرحل من شعر اسود **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عبدة بن سلیمان عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت کان وسادة رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی یتکئ علیه من ادم حشوه لیف **وحدثنی** علی بن حجر السعدی قال نا علی بن مسهر عن هشام ابن عروة عن ابیه عن عائشة قالت انما کان فراش رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی ینام علیه ادما حشوه لیف **وحدثناه** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابن نمیر ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال نا ابو معاویة کلاهما عن هشام بهذا الاسناد وقالا اضجاع رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی حدیث ابی معویة ینام علیه **حدثنا** قتیبة بن سعید وعمرو الناقد واسحٰق بن ابراهیم واللفظ لعمرو قال عمرو وقتیبة نا وقال اسحاق انا سفیان عن ابن المنکدر عن جابر قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم لما تزوجت اتخذت انماطا قلت وای لنا انماط قال اما انها ستکون **وحدثنا** محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا وکیع عن سفیان عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد الله قال لما تزوجت قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم اتخذت انماطا قلت وای لنا انماط قال اما انها ستکون قال جابر وعند امرأتی نمط فانا اقول نخیه عنی وتقول قد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انها ستکون **وحدثنیه** محمد بن المثنی قال نا عبد الرحمٰن قال نا سفیان بهذا الاسناد وزاد فانا اقول نخیه عنی وتقول قد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انها ستکون **وحدثنی** ابوالطاهر احمد بن عمرو بن سرح قال نا ابن وهب قال حدثنی یونس انه سمع ابا عبد الرحمٰن الحبلی یقول عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الفراش للرجل وفراش لامرأته والثالث للضیف والرابع للشیطان **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع وعبد الله بن دینار وزید بن اسلم کلهم یخبره عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا ینظر الله تعالی الی من جر ثوبه خیلاء **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عبد الله بن نمیر وابو اسامة ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی ح قال وحدثنا محمد بن المثنی وعبید الله بن سعید قالا نا یحیی وهو القطان کلهم عن عبید الله ح قال وحدثنا ابو الربیع وابو کامل قالا نا حماد ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قالا نا اسمٰعیل کلاهما عن ایوب ح قال وحدثنا قتیبة وابن رمح عن اللیث بن سعد ح قال وحدثنا هارون الایلی قال نا ابن وهب قال حدثنی اسامة کل هؤلاء عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث مالک وزاد فیه یوم القیمة **وحدثنی** ابوالطاهر قال انا عبد الله بن وهب قال اخبرنی عمر بن محمد عن ابیه وسالم بن عبد الله ونافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الذی یجر ثیابه من الخیلاء لا ینظر الله الیه یوم القیمة

(قوله اخرجت الینا عائشة ازارا وکساء ملبدا فقالت فی هذا قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم) قال العلماء الملبد بفتح الباء وهو المرقع یقال لبدت القمیص البدو بالتخفیف فیهما ولبدته البده بالتشدید ومثل هو الذی ثخن وسطه حتی صار کاللبد (قوله وعلیه مرط مرحل من شعر اسود) اما المرط فبکسر المیم واسکان الراء وهو کساء یکون تارة من صوف وتارة من شعر او کتان او خز قال الخطابی هو کساء یؤتزر به وقال النضر لا یکون المرط الا درعا ولا یلبسه الا النساء ولا یکون الا اخضر وهذا الحدیث یرد علیه واما قولها مرحل فهو بفتح الراء وفتح الحاء المهملة هذا هو الصواب الذی رواه الجمهور وضبطه المتقنون وحکی القاضی ان بعضهم رواه بالجیم ای علیه صور الرجال والصواب الاول ومعناه علیه صورة رحال الابل ولا باس بهذه الصور وانما یحرم تصویر الحیوان وقال الخطابی المرحل الذی فیه خطوط وامّا قولها من شعر اسود فقیدته بالاسود لان الشعر قد یکون ابیض (قولها کان فراش رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی ینام علیه لیف وحشوه لیف وفی روایة وسادة بدل فراش وفی نسخة وساد) فیه جواز اتخاذ الفرش والوسائد والنوم علیها والارتفاق بها وجواز الحشو وجواز اتخاذ ذلک من الجلود وهی الادم والله اعلم **باب** جواز اتخاذ الانماط (قوله صلی الله علیه وسلم لجابر حین تزوج اتخذت انماطا قال وای لنا انماط قال اما انها ستکون) الانماط بفتح الهمزة جمع نمط بفتح النون والمیم وهو ظهارة الفراش وقیل ظهر الفراش ویطلق ایضا علی بساط لطیف له خمل یجعل علی الهودج وقد یجعل سترا ومنه حدیث عائشة الذی ذکره مسلم بعد هذا فی باب الصور قالت فاخذت نمطا فسترته علی الباب والمراد فی حدیث جابر هو النوع الاول وفیه جواز اتخاذ الانماط اذا لم تکن من حریر وفیه معجزة ظاهرة باخباره بها وکانت کما اخبر (قوله عن جابر قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم لما تزوجت وعند امرأتی نمط فانا اقول نخیه عنی وتقول قد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انها ستکون) قوله نخیه عنی ای اخرجیه من بیتی کانه کرهه کراهة تنزیه لانه من زینة الدنیا وملهیاتها والله اعلم **باب** کراهة ما زاد علی الحاجة من الفراش واللباس (قوله صلی الله علیه وسلم فراش للرجل وفراش لامرأته والثالث للضیف والرابع للشیطان) قال العلماء معناه ان ما زاد علی الحاجة فاتخاذه انما هو للسباهاة والاختیال والالتهاء بزینة الدنیا وما کان بهذه الصفة فهو مذموم وکل مذموم یضاف الی الشیطان لانه یزینه ویوسوس به ویحسنه ویساعد علیه وقیل انه علی ظاهره وانه اذا کان لغیر حاجة کان للشیطان علیه مبیت وقیل کما انه یحصل له المبیت بالبیت الذی لا یذکر الله تعالی صاحبه عند دخوله عشاء وامّا تعدید الفراش للزوج والزوجة فلا باس به لانه قد یحتاج کل واحد منهما الی فراش عند المرض ونحوه وغیر ذلک واستدل بعضهم بهذا علی انه لا یلزمه النوم مع امرأته وان له الانفراد عنها بالفراش والاستدلال به فی هذا ضعیف لان المراد بهذا وقت الحاجة بالمرض وغیره کما ذکرنا وان کان النوم مع الزوجة لیس واجبا لکنه بدلیل آخر والصواب فی النوم مع الزوجة اذا لم یکن لواحد منهما عذر فی الانفراد اجتماعهما فی فراش واحد افضل وهو ظاهر فعل رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی واظب علیه مع مواظبته صلی الله علیه وسلم علی قیام اللیل فینام معها فاذا اراد القیام لوظیفته قام وترکها فیجمع بین وظیفته وقضاء حقها المندوب وعشرتها بالمعروف لاسیما ان عرف من حالها حرصها علی هذا ثم انه لا یلزم من النوم معها الجماع والله اعلم **باب** تحریم جر الثوب خیلاء وبیان حد ما یجوز ارخاؤه الیه وما یستحب (قوله صلی الله علیه وسلم لا ینظر الله الی من جر ثوبه خیلاء وفی روایة ان الله لا ینظر الی من یجر ازاره بطرا وفی روایة عن ابن عمر مررت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی ازاری استرخاء فقال یا عبد الله ارفع ازارک فرفعته ثم قال زد فزدت فما زلت اتحراها بعد فقال بعض القوم این فقال انصاف الساقین) قال العلماء الخیلاء بالمد والمخیلة والبطر والکبر والزهو والتبختر کلها بمعنی واحد وهو حرام ویقال خال الرجل خالا واختال اختیالا اذا تکبر وهو رجل خال ای متکبر وصاحب خال ای صاحب کبر ومعنی لا ینظر الله الیه ای لا یرحمه ولا ینظر الیه نظر رحمة وامّا فقه الاحادیث فقد سبق فی کتاب الایمان وضحا بفروعه وذکرنا هناک الحدیث الصحیح ان الاسبال یکون فی الازار والقمیص والعمامة وانه لا یجوز اسباله تحت الکعبین ان کان للخیلاء فان کان لغیرها فهو مکروه

وحدثنا ابوبكر بن ابى شيبة قال نا على بن مسهر عن الشيبانى ح قال وثنا ابن المثنى قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة كلاهما عن محارب بن دثار وجبلة بن سحيم عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثل حديثهم **حدثنا** ابن نمير قال نا ابى قال نا حنظلة قال سمعت سالما عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جر ثوبه من الخيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيمة **حدثنا** ابن نمير قال نا اسحق بن سليمان قال نا حنظلة بن ابى سفيان قال سمعت سالما قال سمعت ابن عمر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مثله غيرانه قال ثيابه **وحدثناه** محمد بن المثنى قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت مسلم بن يناق يحدث عن ابن عمر انه راى رجلا يجر ازاره فقال ممن انت فانتسب له فاذا رجل من بنى ليث فعرفه ابن عمر فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم باذنى هاتين يقول من جر ازاره لا يريد بذلك الا الخيلة فان الله لا ينظر اليه يوم القيمة **وحدثنا** ابن نمير قال نا ابى قال نا عبد الملك يعنى ابن ابى سليمان ح قال وحدثنا عبيد الله بن معاذ قال نا ابى قال نا ابو يونس ح قال وحدثنا ابن ابى خلف قال نا يحيى بن ابى بكير قال ثنى ابراهيم يعنى ابن نافع كلهم عن مسلم بن يناق عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله غيران فى حديث ابى يونس عن مسلم ابى الحسن وفى روايتهم جميعا من جر ازاره ولم يقولوا ثوبه **وحدثنى** محمد بن حاتم وهارون بن عبد الله وابن ابى خلف والفاظهم متقاربة قالوا نا روح بن عبادة قال نا ابن جريج قال سمعت محمد بن عباد بن جعفر يقول امرت مسلم بن يسار مولى نافع بن عبد الحارث ان يسال ابن عمر وانا جالس بينهما اسمعت من النبى صلى الله عليه وسلم فى الذى يجر ازاره من الخيلاء شيأ قال سمعته يقول لا ينظر الله اليه يوم القيمة **حدثنى** ابو الطاهر قال نا ابن وهب قال اخبرنى عمر بن محمد عن عبد الله بن واقد عن ابن عمر قال مررت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وفى ازارى استرخاء فقال يا عبد الله ارفع ازارك فرفعته ثم قال زد فزدت فما زلت اتحراها بعد فقال بعض القوم اين فقال نصف الساقين **حدثنا** عبيد الله بن معاذ قال نا ابى قال نا شعبة عن محمد وهو ابن زياد قال سمعت ابا هريرة ورأى رجلا يجر ازاره فجعل يضرب الارض برجله وهو يدير على البحرين وهو يقول جاء الامير جاء الامير قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله لا ينظر الى من يجر ازاره بطرا **حدثناه** محمد بن بشار قال نا محمد يعنى ابن جعفر ح قال وحدثنا ابن المثنى قال نا ابن ابى عدى كلاهما عن شعبة بهذا الاسناد وفى حديث ابن جعفر كان مروان يستخلف باهريرة وفى حديث ابن المثنى كان ابو هريرة يستخلف على المدينة **حدثنا** عبد الرحمن بن سلام الجمحى قال نا الربيع يعنى ابن مسلم عن محمد بن زياد عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال بينما رجل يمشى قد اعجبته جمته وبرداه اذ خسف به الارض فهو يتجلجل فى الارض حتى تقوم الساعة **وحدثنا** عبيد الله بن معاذ قال نا ابى ح قال وحدثنا محمد بن بشار عن محمد بن جعفر ح قال ونا ابن المثنى قال نا ابن ابى عدى قالوا جميعا نا شعبة عن محمد بن زياد عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم بنحو هذا **حدثنا** قتيبة قال نا المغيرة يعنى الحزامى عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينما رجل يتبختر يمشى فى برديه قد اعجبته نفسه فخسف الله به الارض فهو يتجلجل فيها الى يوم القيمة **وحدثنا** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما رجل يتبختر فى بردين ثم ذكر بمثله **حدثنا** ابوبكر بن ابى شيبة قال نا عفان قال نا حماد بن سلمة عن ثابت عن ابى رافع عن ابى هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان رجلا ممن كان قبلكم يتبختر فى حلة ثم ذكر مثل حديثهم **حدثنا** عبيد الله بن معاذ قال نا ابى قال نا شعبة عن قتادة عن النضر بن انس عن بشير بن نهيك عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم انه نهى عن خاتم الذهب **وحدثناه** ابن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة بهذا الاسناد وفى حديث ابن المثنى قال سمعت النضر بن انس **حدثنا** محمد بن سهل التميمى قال نا ابن ابى مريم قال اخبرنى محمد بن جعفر قال اخبرنى ابراهيم بن عقبة عن كريب مولى ابن عباس عن عبد الله بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم راى خاتما من ذهب فى يد رجل فنزعه فطرحه وقال يعمد احدكم الى جمرة من نار فيجعلها فى يده فقيل للرجل بعد ما ذهب رسول الله صلى الله عليه وسلم خذ خاتمك انتفع به قال لا والله لا آخذه ابدا وقد طرحه رسول الله صلى الله عليه وسلم

وظواهر الاحاديث فى تقييده بالخيلاء تدل على ان التحريم مخصوص بالخيلاء وهكذا نص الشافعى على الفرق كما ذكرنا واجمع العلماء على جواز الاسبال للنساء وقد صح عن النبى صلى الله عليه وسلم الاذن لهن فى ارخاء ذيولهن ذراعا والله اعلم واما القدر المستحب فيما ينزل اليه طرف القميص والازار فنصف الساقين كما فى حديث ابن عمر المذكور وفى حديث ابى سعيد ازرة المومن الى انصاف ساقيه لا جناح عليه فيما بينه وبين الكعبين وما اسفل من ذلك فهو فى النار فالمستحب نصف الساقين والجائز بلا كراهة ما تحته الى الكعبين فما نزل عن الكعبين فهو ممنوع فان كان للخيلاء فهو ممنوع منع تحريم والا فمنع تنزيه واما الاحاديث المطلقة بان ما تحت الكعبين فى النار فالمراد بها ما كان للخيلاء لانه مطلق فوجب حمله على المقيد والله اعلم قال القاضى قال العلماء وبالجملة يكره كل ما زاد على الحاجة والمعتاد فى اللباس من الطول والسعة والله اعلم (قوله مسلم بن يناق) هو بياء مثناة تحت مفتوحة ثم نون مشددة وبالقاف غير مصروف والله اعلم **باب** تحريم التبختر فى المشى مع الاعجاب بثيابه (قوله صلى الله عليه وسلم بينما رجل يمشى قد اعجبته جمته وبرداه اذ خسف الارض فهو يتجلجل فى الارض حتى تقوم الساعة وفى رواية بينما رجل يتبختر يمشى فى برديه وقد اعجبته نفسه فخسف الله به) يتجلجل بالجيم اى يتحرك وينزل مضطربا قيل يحتمل ان هذا الرجل من هذه الامة فاخبر النبى صلى الله عليه وسلم بانه سيقع هذا وقيل بل هو اخبار عمن قبل هذه الامة وهذا هو الصحيح وهو معنى ادخال البخارى له فى باب ذكر بنى اسرائيل **باب** تحريم خاتم الذهب على الرجال ونسخ ما كان من اباحته فى اول الاسلام) اجمع المسلمون على اباحة خاتم الذهب للنساء واجمعوا على تحريمه على الرجال الا ما حكى عن ابى بكر بن محمد بن عمرو ابن محمد بن حزم انه اباحه وعن بعض انه مكروه لا حرام وهذان المنقلان باطلان وقائلهما محجوج بهذه الاحاديث التى ذكرها مسلم مع اجماع من قبله على تحريمه مع قوله صلى الله عليه وسلم فى الذهب والحرير ان هذين حرام على ذكور امتى حل لاناثها قال اصحابنا ويحرم من الخاتم اذا كان ذهبا وان كان باقيه فضة وكذا لو موه خاتم الفضة بالذهب فهو حرام (قوله نهى عن خاتم الذهب) اى فى حق الرجال كما سبق (قوله راى خاتما من ذهب فى يد رجل فنزعه فطرحه) فيه ازالة المنكر باليد لمن قدر عليها واما قوله صلى الله عليه وسلم حين نزعه من يد الرجل يعمد احدكم الى جمرة من نار فيجعلها فى يده فقيل للرجل بعد ما ذهب رسول الله صلى الله عليه وسلم خذ خاتمك انتفع به فقال لا والله لا آخذه ابدا وقد طرحه رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو تصريح بان النهى عن خاتم الذهب للتحريم كما سبق واما قول صاحب هذا الخاتم حين قالوا له خذه لا آخذه وقد طرحه رسول الله صلى الله عليه وسلم

حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی و محمد بن رمح قالا انا اللیث ح قال و حدثنا قتیبة قال نا لیث عن نافع عن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اصطنع خاتما من ذهب فکان یجعل فصه فی باطن کفه اذا لبسه فصنع الناس ثم انه جلس علی المنبر فنزعه فقال انی کنت ألبس هذا الخاتم واجعل فصه من داخل فرمی به ثم قال والله لا البسه ابدا فنبذ الناس خواتیمهم لفظ الحدیث لیحیی **وحدثناه** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا محمد بن بشر ح قال و حدثنیه زهیر بن حرب قال نا یحیی بن سعید ح قال و ثنا ابن المثنی قال نا خالد بن الحارث ح قال و حدثنا سهل بن عثمان قال نا عقبة بن خالد کلهم عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث فی خاتم الذهب زاد فی حدیث عقبة بن خالد و جعله فی یده الیمنی **وحدثنیه** احمد بن عبدة قال نا عبد الوارث قال نا ایوب ح قال و ثنا محمد بن اسحاق المسیبی قال نا انس یعنی ابن عیاض عن موسی بن عقبة ح قال و حدثنا محمد بن عباد قال نا حاتم ح قال و ثناه هارون الایلی قال انا ابن وهب کلاهما عن اسامة جمیعهم عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم فی خاتم الذهب نحو حدیث اللیث **حدثنا** یحیی بن یحیی قال نا عبد الله بن نمیر عن عبید الله ح قال و ثنا ابن نمیر قال نا ابی قال نا عبید الله عن نافع عن ابن عمر قال اتخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم خاتما من ورق فکان فی ید ابی بکر ثم کان فی ید عمر ثم کان فی ید عثمان حتی وقع منه فی بئر اریس نقشه محمد رسول الله قال ابن نمیر حتی وقع فی بئر لم یقل منه **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة و عمرو الناقد و محمد بن عباد و ابن ابی عمر و اللفظ لابی بکر قالوا نا سفیان بن عیینة عن ایوب بن موسی عن نافع عن ابن عمر قال اتخذ النبی صلی الله علیه وسلم خاتما من ذهب ثم القاه ثم اتخذ خاتما من ورق و نقش فیه محمد رسول الله و قال لا ینقش احد علی نقش خاتمی هذا و کان اذا لبسه جعل فصه مما یلی بطن کفه وهو الذی سقط من معیقیب فی بئر اریس **حدثنا** یحیی بن یحیی و خلف بن هشام و ابو الربیع العتکی کلهم عن حماد قال یحیی نا حماد بن زید عن عبد العزیز بن صهیب عن انس بن مالک ان النبی صلی الله علیه وسلم اتخذ خاتما من فضة و نقش فیه محمد رسول الله و قال للناس انی اتخذت خاتما من فضة و نقشت فیه محمد رسول الله فلا ینقش احد علی نقشه **وحدثنا** احمد بن حنبل و ابو بکر بن ابی شیبة و زهیر بن حرب قالوا نا اسماعیل یعنون ابن علیة عن عبد العزیز بن صهیب عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا ولم یذکر فی الحدیث محمد رسول الله **حدثنا** محمد بن المثنی و ابن بشار قال ابن المثنی نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت قتادة یحدث عن انس بن مالک قال لما اراد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یکتب الی الروم قیل له انهم لا یقرؤن کتابا الا مختوما فاتخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم خاتما من فضة کانی انظر الی بیاضه فی ید رسول الله صلی الله علیه وسلم نقشه محمد رسول الله **حدثنا** محمد بن المثنی قال نا معاذ بن هشام قال ثنی ابی عن قتادة عن انس ان نبی الله صلی الله علیه وسلم کان اراد ان یکتب الی العجم فقیل له ان العجم لا یقبلون الا کتابا علیه خاتم فاصطنع خاتما من فضة قال کانی انظر الی بیاضه فی یده **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی قال نا نوح بن قیس عن اخیه خالد بن قیس عن قتادة عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم اراد ان یکتب الی کسری و قیصر و النجاشی فقیل انهم لا یقبلون کتابا الا بخاتم فصاغ رسول الله صلی الله علیه وسلم خاتما حلقة فضة و نقش فیه محمد رسول الله **حدثنی** ابو عمران محمد بن جعفر بن زیاد قال نا ابراهیم یعنی ابن سعد عن ابن شهاب عن انس بن مالک انه ابصر فی ید رسول الله صلی الله علیه وسلم خاتما من ورق یوما واحدا قال فصنع الناس خواتیم من ورق فلبسها فطرح النبی صلی الله علیه وسلم خاتمه فطرح الناس خواتیمهم

ففیه المبالغة فی امتثال امر رسول الله صلی الله علیه وسلم و اجتناب نهیه و عدم الترخص فیه بالتاویلات الضعیفة ثم ان هذا الرجل انما ترک الخاتم علی سبیل الاباحة لمن اراد اخذه من الفقراء وغیرهم وحینئذ یجوز اخذه لمن شاء فاذا اخذه جاز تصرفه فیه لو کان صاحبا اخذه والتصرف فیه بالبیع وغیره ولکن تورع عن اخذه واراد الصدقة به علی من یحتاج الیه ان النبی صلی الله علیه وسلم لم ینهه عن التصرف فیه بکل وجه وانما نهاه عن لبسه وبقی ما سواه من تصرفه علی الاباحة (**قوله** فکان یجعل فصه فی باطن کفه) الفص بفتح الفاء وکسرها وفی الخاتم اربع لغات فتح التاء وکسرها وخیتام وخاتام (**قوله** صلی الله علیه وسلم ولا لبسه ابدا فنبذ الناس خواتیمهم) فیه بیان ما کانت الصحابة رضی الله عنهم علیه من المبادرة الی امتثال امره ونهیه صلی الله علیه وسلم والاقتداء بافعاله (**قوله** اتخذ النبی صلی الله علیه وسلم خاتما من ورق) الورق الفضة وقد اجمع المسلمون علی جواز خاتم الفضة للرجال وکره بعض علماء الشام المتقدمین لبسه لغیر ذی سلطان ورد وافیه انزاد هذا شاذ مردود وقال الخطابی ویکره للنساء خاتم الفضة لانه من شعار الرجال قال فان لم تجد خاتم ذهب فلتصفره بزعفران ونحوه هذا الذی قاله ضعیف او باطل لا اصل له والصواب انه لا کراهة فی لبسها خاتم الفضة (**قوله** اتخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم خاتما من ورق فکان فی یده ثم کان فی ید ابی بکر ثم کان فی ید عمر ثم کان فی ید عثمان حتی وقع منه فی بئر اریس نقشه محمد رسول الله) فیه التبرک بآثار الصالحین ولبس لباسهم وجواز لبس الخاتم وان النبی صلی الله علیه وسلم لم یورث اذ لو ورث لدفع الخاتم الی ورثته بل کان الخاتم والقدح والسلاح ونحوها من آثاره الضروریة صدقة للمسلمین یصرفها والی الامر حیث رای من المصالح فجعل القدح عند النساء کراهة لاتخاذه ومن اراد التبرک به لم یمنعه وجعل باقی الاثاث عند ناس معروفین واتخذ الخاتم عنده للحاجة التی اتخذه النبی صلی الله علیه وسلم لها فانها موجودة فی الخلیفة بعده ثم الخلیفة الثانی ثم الثالث واما بئر اریس فبفتح الهمزة وکسر الراء وبالسین المهملة وهو مصروف واما (**قوله** نقشه محمد رسول الله) ففیه جواز نقش الخاتم ونقش اسم صاحب الخاتم وجواز نقش اسم الله تعالی هذا مذهبنا ومذهب سعید بن المسیب ومالک والجمهور وعن ابن سیرین وبعضهم کراهة نقش اسم الله تعالی وهذا ضعیف قال العلماء ولا ان ینقش علیه اسم نفسه اذا ان ینقش علیه کلمة حکمة وان ینقش ذلک مع ذکر الله تعالی (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا ینقش احد علی نقش خاتمی هذا) سبب النهی انه صلی الله علیه وسلم انما اتخذ الخاتم ونقش فیه لیختم به کتبه الی ملوک العجم وغیرهم فلو نقش غیره مثله لدخلت المفسدة وحصل الخلل (**قوله** کان اذا لبسه جعل فصه مما یلی بطن کفه) قال العلماء ولم یامر النبی صلی الله علیه وسلم فی ذلک بشیء فیجوز جعل فصه فی باطن کفه وفی ظاهرها وقد عمل السلف بالوجهین ومن اتخذه فی ظاهرها ابن عباس رضی الله عنهما قالوا ولکن الباطن افضل اقتداء به صلی الله علیه وسلم ولانه اصون لفصه واسلم له والبعد من الزهو والاعجاب (**قوله** فصاغ النبی صلی الله علیه وسلم خاتما حلقة فضة) هکذا هو فی جمیع النسخ حلقة فضة بنصب حلقة علی البدل من خاتما ولیس فیها ما الضمیر والحلقة ساکنة اللام علی المشهور وفیها لغة شاذة ضعیفة حکاها الجوهری وغیره بفتحها (**قوله** عن ابن شهاب عن انس رضی الله عنه انه ابصر فی ید رسول الله صلی الله علیه وسلم خاتما من ورق یوما واحدا فصنع الناس الخواتیم من ورق فلبسوه فطرح النبی صلی الله علیه وسلم خاتمه فطرح الناس خواتیمهم) قال القاضی قال جمیع اهل الحدیث هذا وهم من ابن شهاب فوهم من خاتم الذهب الی خاتم الورق والمعروف من روایات الناس من غیر طریق ابن شهاب اتخاذه صلی الله علیه وسلم خاتم فضة ولم یاخره انما طرح خاتم الذهب کما ذکره مسلم فی باقی الاحادیث

حدثنی محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا روح قال نا ابن جریج قال اخبرنی زیاد ان ابن شهاب اخبره ان انس بن مالك اخبره انه رأی فی ید رسول الله صلی الله علیه وسلم خاتما من ورق یوما واحدا ثم ان الناس اصطنعوا الخواتم من ورق فلبسوها فطرح النبی صلی الله علیه وسلم خاتمه فطرح الناس خواتیمهم **وحدثنا** عقبة بن مکرم العمی قال نا ابو عاصم عن ابن جریج بهذا الاسناد مثله **حدثنا** یحیی بن ایوب قال نا عبد الله بن وهب المصری قال اخبرنی یونس بن یزید عن ابن شهاب قال حدثنی انس بن مالك قال کان خاتم رسول الله صلی الله علیه وسلم من ورق وکان فصه حبشیا **وحدثنا** عثمان بن ابی شیبة وعباد بن موسی قالا نا طلحة بن یحیی وهو الانصاری ثم الزرقی عن یونس عن ابن شهاب عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لبس خاتم فضة فی یمینه فیه فص حبشی کان یجعل فصه مما یلی کفه **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا اسمعیل بن ابی اویس قال حدثنی سلیمان بن بلال عن یونس بن یزید بهذا الاسناد مثل حدیث طلحة **وحدثنی** ابو بکر بن خلاد الباهلی قال نا عبد الرحمن بن محمد قال نا احمد بن سلمة عن ثابت عن انس قال کان خاتم النبی صلی الله علیه وسلم فی هذه واشار الی الخنصر من یده الیسری **حدثنی** محمد بن عبد الله بن نمیر وابو کریب جمیعا عن ابن ادریس واللفظ لابی کریب قال نا ابن ادریس قال سمعت عاصم بن کلیب عن ابی بردة عن علی قال نهانی یعنی النبی صلی الله علیه وسلم ان اجعل خاتمی فی هذه او التی تلیها لا ید لعاصم فی ای السبتین نهانی عن لبس القسی وعن جلوس علی المیاثر قال فاما القسی فثیاب مضلعة یؤتی بها من مصر والشام فیها شبه کذا واما المیاثر فشیء کانت تجعله النساء لبعولتهن علی الرحل کالقطائف الارجوان **وحدثنا** ابن ابی عمر قال نا سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابن لابی موسی قال سمعت علیا فذکر هذا الحدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحوه **وحدثنا** ابن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن عاصم بن کلیب قال سمعت ابا بردة قال سمعت علی بن ابیطالب قال نهی ونهانی یعنی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر نحوه **حدثنا** یحیی بن یحیی قال نا ابو خیثمة عن عاصم بن کلیب عن ابی بردة قال قال علی نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اتختم فی اصبعی هذه او هذه قال فاومی الی الوسطی والتی تلیها **حدثنی** سلمة بن شبیب قال نا الحسن بن اعین قال نا معقل عن ابی الزبیر عن جابر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم فی غزوة غزوناها استکثروا من النعال فان الرجل لا یزال راکبا ما انتعل **حدثنا** عبد الرحمن بن سلام الجمحی قال نا الربیع بن مسلم عن محمد یعنی ابن زیاد عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا انتعل احدکم فلیبدأ بالیمنی واذا خلع فلیبدأ بالشمال ولینعلهما جمیعا او لیخلعهما جمیعا

ومنهم من تاول حدیث ابن شهاب وجمع بینه وبین الروایات فقال لما اراد النبی صلی الله علیه وسلم تحریم خاتم الذهب اتخذ خاتم فضة فلما لبس خاتم الفضة اراد الناس ثم ذلك الیوم لیعلمهم اباحته ثم طرح خاتم الذهب فعلم بتحریم طرح الناس خواتیمهم من الذهب فیکون قوله فطرح الناس خواتیمهم ای خواتیم الذهب بهذا التاویل هو الصحیح ولیس فی الحدیث ما یمنعه واما قوله فصنع الناس الخواتم من الورق فلبسوه ثم قال فطرح خاتمه فطرحوا خواتیمهم فیحتمل انهم لما علموا ان صلی الله علیه وسلم یصطنع لنفسه خاتم فضة اصطنعوا لانفسهم خواتیم فضة وبقیت معهم خواتیم الذهب کما بقی مع النبی صلی الله علیه وسلم الی ان طرح خاتم الذهب استبدلوا الفضة والله اعلم

(**قوله** کان فصه حبشیا قال العلماء یعنی حجرا حبشیا ای فصا من حجر او عقیق فان معدنها بالحبشة والیمن وقیل لونه حبشی ای اسود وجاء فی صحیح البخاری من روایة حمید عن انس ایضا فصه منه قال ابن عبد البر هذا اصح وقال غیره کلاهما صحیح وکان لرسول الله صلی الله علیه وسلم فی وقت خاتم فصه منه وفی وقت خاتم فصه حبشی وفی حدیث آخر فصه من عقیق (**قوله** فی حدیث طلحة بن یحیی وسلیمان بن بلال عن یونس عن ابن شهاب عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لبس خاتم فضة فی یمینه وفی حدیث حماد بن سلمة عن ثابت عن انس کان خاتم النبی صلی الله علیه وسلم فی هذه واشار الی الخنصر من یده الیسری وفی حدیث علی نهانی صلی الله علیه وسلم ان اتختم فی اصبعی هذه او هذه فاومی الی الوسطی والتی تلیها وردی هذا الحدیث فی غیر مسلم السبابة والوسطی واجمع المسلمون علی ان السنة جعل خاتم الرجل فی الخنصر واما المراة فانها تتخذ خواتیم فی اصابع قالوا والحکمة فی کونه فی الخنصر انه ابعد من الامتهان فیما یتعاطی بالید لکونه طرفا ولانه لا یشغل الید عما یتناوله ومن اشتغالها بخلاف غیر الخنصر ویکره للرجل جعله فی الوسطی والتی تلیها لهذا الحدیث وهی کراهة تنزیه واما التختم فی الید الیمنی او الیسری فقد جاء فیه هذان الحدیثان وهما صحیحان وقال الدارقطنی لم یتابع سلیمان بن بلال علی هذه الزیادة وهی قوله فی یمینه قال وخالفه الحفاظ عن یونس مع ان لم یذکرها احد من اصحاب الزهری مع تضعیف اسمعیل بن ابی اویس روی بها عن سلیمان بن بلال وقد ضعف اسمعیل بن ابی اویس ایضا یحیی بن معین والنسائی ولکن وثقه الاکثرون واحتجوا به والبخاری ومسلم فی صحیحیهما وقد ذکر مسلم ایضا من روایة طلحة بن یحیی مثل روایة سلیمان بن بلال فلم ینفرد بها سلیمان بن بلال فقد اتفق طلحة وسلیمان بن بلال علیها وکون الاکثرین لم یذکروها لا یمنع صحتها فان زیادة الثقة مقبولة والله اعلم واما الحکم فی المسئلة عند الفقهاء فاجمعوا علی جواز التختم فی الیمین وعلی جوازه فی الیسار ولا کراهة فی واحدة منهما واختلفوا ایتهما افضل فیتختم کثیرون من السلف فی الیمین وکثیرون فی الیسار واستحب مالك الیسار وکره الیمین وفی مذهبنا وجهان لاصحابنا الصحیح ان الیمین افضل لانه زینة والیمین اشرف وانسب بالزینة والاکرام واما ما ذکره فی حدیث علی من القسی والمیاثر وتفسیرها فقد سبق بیانه واضحا فی باب والله اعلم **باب** استحباب لبس النعال وفی معناها (**قوله** صلی الله علیه وسلم حین کانوا فی غزاة استکثروا من النعال فان الرجل لا یزال راکبا ما انتعل) معناه انه شبیه بالراکب فی خفة المشقة علیه وقلة تعبه وسلامة رجله مما یعرض فی الطریق من خشونة وشوك واذی ونحو ذلك وفیه استحباب الاستظهار فی السفر بالنعال وغیرها مما یحتاج الیه المسافر واستحباب وصیة الامیر اصحابه بذلك والله اعلم **باب** استحباب لبس النعال فی الیمنی اولا واذا خلع من الیسری اولا وکراهة المشی فی نعل واحدة (**قوله** صلی الله علیه وسلم اذا انتعل احدکم فلیبدأ بالیمنی واذا خلع فلیبدأ بالشمال ولینعلهما جمیعا او لیخلعهما جمیعا وفی الروایة الاخری لا یمش احدکم فی نعل واحدة لینعلهما جمیعا او لیخلعهما جمیعا وفی روایة اذا انقطع شسع احدکم فلا یمشی فی الاخری حتی یصلحها وفی روایة ولا یمش فی خف واحد) اما **قوله** صلی الله علیه وسلم لینعلهما بضم الیاء واما **قوله** صلی الله علیه وسلم او لیخلعهما فکذا هو فی جمیع نسخ مسلم لیخلعهما بالخاء المعجمة واللام والعین وفی صحیح البخاری لیحفهما بالحاء المهملة والفاء من الحفاء وکلاهما صحیح وروایة البخاری احسن واما الشسع فبشین معجمة مکسورة ثم سین مهملة ساکنة هو احد سیور النعال وهو الذی یدخل بین الاصبعین ویدخل طرفه فی الثقب الذی فی صدر النعل المشدود فی الزمام والزمام هو السیر الذی یعقد فیه الشسع وجمعه شسوع اما فقه الاحادیث ففیه ثلث مسائل احداها یستحب البدارة بالیمنی فی کل ما کان من باب التکریم والزینة والنظافة ونحو ذلك کلبس النعل والخف والمداس والسراویل والکم وحلق الراس وترجیله وقص الشارب ونتف الابط والسواك والاکتحال وتقلیم الاظفار والوضوء والغسل والتیمم ودخول المسجد والخروج من الخلاء ودفع الصدقة وغیرها من انواع دفع الحسنة وتناول الاشیاء الحسنة ونحو ذلك الثانیة یستحب البدارة بالیسار فی کل ما هو ضد السابق فی المسئلة الاولی فمن ذلك خلع النعل والخف والمداس والسراویل والکم والخروج من المسجد ودخول الخلاء والاستنجاء وتناول احجار الاستنجاء ومس

حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یمشی احدکم فی نعل واحدة لیُنعلهما جمیعا او لیخلعهما جمیعا **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وابوکریب واللفظ لابی کریب قالا نا ابن ادریس عن الاعمش عن ابی رزین قال خرج الینا ابوهریرة فضرب بیده علی جبهته فقال الا انکم تحدثون انی اکذب علی رسول الله صلی الله علیه وسلم انتهدوا واضل الا وانی اشهد لسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا انقطع شسع احدکم فلا یمش فی الاخری حتی یصلحها **وحدثنیه** علی بن حجر قال نا علی بن مسهر قال انا الاعمش عن ابی رزین وابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا المعنی **وحدثنا** قتیبة بن سعید عن مالك بن انس فیما قُرئ علیه عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان یاکل الرجل بشماله او یمشی فی نعل واحدة وان یشتمل الصماء وان یحتبی فی ثوب واحد کاشفا عن فرجه **حدثنا** احمد بن یونس قال نا زهیر قال نا ابو الزبیر عن جابر ح قال وثنا یحیی بن یحیی قال انا ابو خیثمة عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا انقطع شسع احدکم ومن انقطع نعله فلا یمشین فی نعل واحدة حتی یصلح شسعه ولا یمشین فی خف واحد ولا یاکل بشماله ولا یحتبی بالثوب الواحد ولا یلتحف الصماء **حدثنا** قتیبة قال نا لیث ح قال وحدثنا ابن رمح قال انا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن اشتمال الصماء والاحتباء فی ثوب واحد ان یرفع الرجل احدی رجلیه علی الاخری وهو مستلق علی ظهره **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم ومحمد بن حاتم قال اسحاق انا وقال ابن حاتم نا محمد بن بکر قال نا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یحدث ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تمش فی نعل واحدة ولا تحتب فی ازار واحد ولا تاکل بشمالك ولا تشتمل الصماء ولا تضع احدی رجلیك علی الاخری اذا استلقیت **وحدثنی** اسحاق بن منصور قال نا روح بن عبادة قال ثنی عبید الله یعنی ابن الاخنس عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد الله ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یستلق احدکم ثم یضع احدی رجلیه علی الاخری **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن ابن شهاب عن عباد بن تمیم عن عمه انه رای رسول الله صلی الله علیه وسلم مستلقیا فی المسجد واضعا احدی رجلیه علی الاخری **حدثنا** یحیی بن یحیی وابوبکر بن ابی شیبة وابن نمیر وزهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم کلهم عن ابن عیینة ح قال وثنی ابو الطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس ح قال وثنا اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید قالا انا عبد الرزاق قال انا معمر کلهم عن الزهری بهذا الاسناد مثله **حدثنا** یحیی بن یحیی وابو الربیع وقتیبة بن سعید قال یحیی انا حماد بن زید وقال الاخران نا حماد عن عبد العزیز بن صهیب عن انس بن مالك ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن التزعفر قال قتیبة قال حماد یعنی للرجال **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد وزهیر بن حرب وابن نمیر وابوکریب قالوا نا اسمعیل وهو ابن علیة عن عبد العزیز بن صهیب عن انس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یتزعفر الرجل

الذکر والامتخاط والاستنثار وتعاطی المستقذرات واشباهها الثالثة یکره المشی فی نعل واحدة او خف واحد او مداس واحد الا لعذر ودلیل هذه الاحادیث التی ذکرها مسلم قال العلماء وسببه ان ذلك تشویه ومثلة ومخالف للوقار ولان المنتعلة تصیر ارفع من الاخری فیعسر مشیه وربما کان سببا للعثار وهذه الآداب الثلاثة التی فی المسائل الثلاث مجمع علی استحبابها وانها لیست واجبة واذا انقطع شسعه ونحوه فیخلعها ولا یمش فی الاخری وحدها حتی یصلحها ویمشی فیهما کما هو نص فی الحدیث (**قوله** حدثنا ابن ادریس عن الاعمش عن ابی رزین قال خرج الینا ابو هریرة فضرب بیده علی جبهته فقال الا انکم وذکر الحدیث وفی الروایة الثانیة عن علی بن مسهر قال اخبرنا الاعمش عن ابی رزین وابی صالح عن ابی هریرة بمعناه) هکذا وقع هذا الاسناد فی جمیع نسخ مسلم وذکر القاضی عن ابی علی الغسانی انه قال فی الروایة الثانیة قال ابو مسعود الدمشقی انما رویه ابو رزین عن ابی صالح عن ابی هریرة کذا اخرجه ابو مسعود فی کتابه عن مسلم وذکر ان علی بن مسهر انفرد بهذا آخرا ذکره القاضی وهذا الاستدراك فاسد لان ابا زرعة قد صرح فی الروایة الاولی بسماعه من ابی هریرة بقوله خرج الینا ابو هریرة الی آخره واسم ابی رزین مسعود بن مالك الاسدی الکوفی کان عالما **باب** النهی عن اشتمال الصماء والاحتباء فی ثوب واحد کاشفا بعض عورته وحکم الاستلقاء علی ظهره رافعا احدی رجلیه علی الاخری (**قوله** ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان یاکل الرجل بشماله او یمشی فی نعل واحدة وان یشتمل الصماء وان یحتبی فی ثوب واحد کاشفا عن فرجه) اما الاکل بالشمال فسبق بیانه فی باب آداب الطعام الماضی حکم المشی فی نعل واحدة واما اشتمال الصماء بالمد فقال الاصمعی هو ان یشتمل بالثوب حتی یجلل جسده لا یرفع منه جانبا فلا یبقی ما یخرج منه یده وهذا یقوله اکثر اهل اللغة قال ابن قتیبة سمیت صماء لانه سد المنافذ کلها کالصخرة الصماء التی لیس فیها خرق ولا صدع قال ابو عبید واما الفقهاء فیقولون هو ان یشتمل بثوب لیس علیه غیره ثم یرفعه من احد جانبیه فیضعه علی احد منکبیه قال العلماء فعلی تفسیر اهل اللغة یکره الاشتمال المذکور لئلا یتعرض لحاجة من دفع بعض الهوام ونحوها او غیر ذلك فیعسر علیه او یتعذر فیلحقه الضرر وعلی تفسیر الفقهاء یحرم الاشتمال المذکور ان انکشف به بعض العورة والا فیکره واما الاحتباء بالمد فهو ان یقعد الانسان علی الیتیه وینصب ساقیه ویحتوی علیهما بثوب او نحوه او بیده وهذه القعدة یقال لها الحبوة بضم الحاء وکسرها وکان هذا الاحتباء عادة للعرب فی مجالسهم فان انکشف موضع من عورته فهو حرام والله اعلم (**قوله** نهی عن اشتمال الصماء وان یرفع الرجل احدی رجلیه علی الاخری وهو مستلق علی ظهره وفی الروایة الاخری انه رای رسول الله صلی الله علیه وسلم مستلقیا فی المسجد واضعا احدی رجلیه علی الاخری) قال العلماء احادیث النهی عن الاستلقاء رافعا احدی رجلیه علی الاخری محمولة علی حالة تظهر فیها العورة او شیء منها واما فعله صلی الله علیه وسلم فکان علی وجه لا یظهر منها شیء وهذا لا بأس به ولا کراهة فیه علی هذه الصفة وفی هذا الحدیث جواز الاتکاء فی المسجد والاستلقاء فیه قال القاضی لعله صلی الله علیه وسلم فعل هذا لضرورة او حاجة من تعب او طلب راحة او نحو ذلك قال والا فقد علم ان جلوسه صلی الله علیه وسلم فی الجامع علی خلاف هذا بل کان یجلس متربعا او متحبیا وربما کان اکثر جلوسه او القرفصاء او مقعیا او شبهها من جلسات الوقار والتواضع **قلت** ویحتمل انه صلی الله علیه وسلم فعله لبیان الجواز وانکم اذا اردتم الاستلقاء فلیکن هکذا وان النهی الذی نهیتکم عن الاستلقاء لیس هو علی الاطلاق بل المراد به من ینکشف شیء من عورته او یقارب انکشافها والله اعلم (**قوله** وحدثنا اسحق بن ابراهیم وعبد بن حمید قالا اخبرنا عبد الرزاق) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا وکذا ذکره ابو علی الغسانی عن روایة الجلودی قال وکذا ذکره ابو مسعود الدمشقی عن مسلم قال وفی روایة ابن ماهان اسحق بن منصور بدل اسحق بن ابراهیم قال الغسانی الاول هو الذی اعتمده صوابه لکثرة ما یجیء اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید فی روایة مسلم مقرونین عن عبد الرزاق وان کان اسحق بن منصور الیضا یروی عن عبد الرزاق وهذا الذی صوبه الغسانی هو الصواب وکذا ذکره خلف الواسطی فی الاطراف عن روایة مسلم **باب** نهی الرجل عن التزعفر (**قوله** نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یتزعفر الرجل) هذا دلیل لمذهب الشافعی وموافقیه فی تحریم لبس الثوب المزعفر علی الرجل وقد سبقت المسئلة

حدثنا یحیی بن یحیی قال نا ابو خیثمة عن ابی الزبیر عن جابر قال اتی بابی قحافة وجاء عام الفتح ویوم الفتح ورأسه ولحیته مثل الثغامة فأمر وفاطمة الی نسائه قال غیروا هذا بشیء وحدثنی ابو الطاهر قال انا عبد الله بن وهب عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد الله قال اتی بابی قحافة یوم فتح مکة ورأسه ولحیته کالثغامة بیاضا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم غیروا هذا بشیء واجتنبوا السواد حدثنا یحیی بن یحیی وابو بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد وزهیر بن حرب واللفظ لیحیی قال یحیی انا وقال الآخرون ثنا سفیان بن عیینة عن الزهری عن ابی سلمة وسلیمان بن یسار عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الیهود والنصاری لا یصبغون فخالفوهم حدثنی سوید بن سعید قال نا عبد العزیز بن ابی حازم عن ابیه عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة انها قالت واعد رسول الله صلی الله علیه وسلم جبریل علیه السلام فی ساعة یأتیه فیها فجاءت تلك الساعة ولم یأته وفی یده عصا فألقاها من یده وقال ما یخلف الله وعده ولا رسله ثم التفت فاذا جرو کلب تحت سریر فقال یا عائشة متی دخل هذا الکلب ههنا فقالت والله ما دریت فأمر به فأخرج فجاء جبریل علیه السلام فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم واعدتنی فجلست لك فلم تأت فقال منعنی الکلب الذی کان فی بیتك انا لا ندخل بیتا فیه کلب ولا صورة حدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی قال نا المخزومی قال نا وهیب عن ابی حازم بهذا الاسناد ان جبریل علیه السلام وعد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یأتیه فذکر الحدیث ولم یطوله کتطویل ابن ابی حازم حدثنی حرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال ثنا یونس عن ابن شهاب عن ابن السباق ان عبد الله بن عباس قال اخبرتنی میمونة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اصبح یوما واجما فقالت میمونة یا رسول الله لقد استنکرت هیئتك منذ الیوم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان جبریل کان وعدنی ان یلقانی اللیلة فلم یلقنی أما والله ما اخلفنی قال فظل رسول الله صلی الله علیه وسلم یومه ذلك علی ذلك ثم وقع فی نفسه جرو کلب تحت فسطاط لنا فأمر به فأخرج ثم اخذ بیده ماء فنضح مکانه فلما امسی لقیه جبریل علیه السلام فقال له قد کنت وعدتنی ان تلقانی البارحة قال اجل ولکنا لا ندخل بیتنا فیه کلب ولا صورة فاصبح رسول الله صلی الله علیه وسلم یومئذ فأمر بقتل الکلاب حتی انه یأمر بقتل کلب الحائط الصغیر ویترك کلب الحائط الکبیر

فی باب نهی الرجل عن الثوب المعصفر والله اعلم **باب** استحباب خضاب الشیب بصفرة او حمرة وتحریمه بالسواد (**قوله** اتی بابی قحافة یوم فتح مکة ورأسه ولحیته کالثغامة بیاضا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم غیروا هذا بشیء واجتنبوا السواد وفی روایة ان الیهود والنصاری لا یصبغون فخالفوهم) اما **الثغامة** فبثاء مثلثة مفتوحة ثم غین معجمة مخففة قال ابو عبید هو نبت ابیض الزهر والثمر شبه بیاض الشیب وقال ابن الاعرابی شجرة تبیض کأنها الملح وابو قحافة بضم القاف وتخفیف الحاء المهملة واسمه عثمان فهو والد ابی بکر الصدیق اسلم یوم فتح مکة ویقال صبغ یصبغ بضم الباء وفتحها وهذه هنا استحباب خضاب الشیب للرجل والمرأة بصفرة او حمرة وتحریم خضابه بالسواد علی الاصح وقیل یکره کراهة تنزیه والمختار التحریم لقوله صلی الله علیه وسلم واجتنبوا السواد هذا مذهبنا وقال القاضی اختلف السلف من الصحابة والتابعین فی الخضاب فی جنسه فقال بعضهم ترك الخضاب افضل ورد واحدیثا ان النبی صلی الله علیه وسلم فی النهی عن تغییر الشیب ولانه صلی الله علیه وسلم لم یغیر شیبه روی هذا عن عمر وعلی وابی وآخرین وقال آخرون الخضاب افضل وخضب جماعة من الصحابة والتابعین ومن بعدهم للاحادیث التی ذکرها مسلم وغیره ثم اختلف هؤلاء فکان اکثرهم یخضب بالصفرة منهم ابن عمر وابو هریرة وآخرون وروی ذلك عن علی وخضب جماعة منهم بالحناء والکتم وبعضهم بالزعفران وخضب جماعة بالسواد وروی ذلك عن عثمان والحسن والحسین ابنی علی وعقبة بن عامر وابن سیرین وابی بردة وآخرین قال القاضی قال الطبری الصواب ان الآثار المرویة عن النبی صلی الله علیه وسلم بتغییر الشیب والنهی عنه کلها صحیحة ولیس فیها تناقض بل الامر بالتغییر لمن شیبه کشیب ابی قحافة والنهی لمن له شمط فقط قال واختلاف السلف فی فعل الامرین بحسب اختلاف احوالهم فی ذلك مع ان الامر والنهی فی ذلك لیس للوجوب بالاجماع ولهذا لم ینکر بعضهم علی بعض خلافه فی ذلك قال ولا یجوز ان یقال فیهما ناسخ ومنسوخ قال القاضی وقال غیره هو علی حالین فمن کان فی موضع عادة اهله الصبغ او ترکه فخروجه عن العادة شهرة ومکروه والثانی ان یختلف بالخضاب نظافة الشیب فمن کان شیبه تکون نقیة احسن منها مصبوغة فالترك اولی ومن کانت شیبته تستبشع فالصبغ اولی هذا ما نقله القاضی والاصح الاوفق للسنة ما قدمناه عن مذهبنا والله اعلم **باب** تحریم تصویر صورة الحیوان وتحریم اتخاذ ما فیه صور غیر ممتهنة بالفرش ونحوه وان الملائکة علیهم السلام لا یدخلون بیتا فیه صورة او کلب قال اصحابنا وغیرهم من العلماء تصویر صورة الحیوان حرام شدید التحریم وهو من الکبائر لانه متوعد علیه بهذا الوعید الشدید المذکور فی الاحادیث وسواء صنعه بما یمتهن او بغیره فصنعته حرام بکل حال لان فیه مضاهاة لخلق الله تعالی وسواء کان فی ثوب او بساط او درهم او دینار او فلس او اناء او حائط او غیرها واما التصویر صورة الشجر ورحال الابل وغیر ذلك مما لیس فیه صورة حیوان فلیس بحرام هذا حکم نفس التصویر واما اتخاذ المصور فیه صورة حیوان فان کان معلقا علی حائط او ثوبا لبسه او عمامة ونحو ذلك مما لا یعد ممتهنا فهو حرام وان کان فی بساط یداس ومخدة ووسادة ونحوها مما یمتهن فلیس بحرام ولکن هل یمنع دخول الملائکة الرحمة ذلك البیت فیه کلام ذکره قریبا ان شاء الله تعالی ولا فرق فی هذا کله بین ما له ظل وما لا ظل له هذا تلخیص مذهبنا فی المسئلة وبمعناه قال جماهیر العلماء من الصحابة والتابعین ومن بعدهم وهو مذهب الثوری ومالك وابی حنیفة وغیرهم وقال بعض السلف انما ینهی عما کان له ظل ولا باس بالصور التی لیس لها ظل وهذا مذهب باطل فان الستر الذی انکر النبی صلی الله علیه وسلم الصورة فیه لا یشك احد انه مذموم ولیس الصورة ظل مع باقی الاحادیث المطلقة فی کل صورة وقال المازری المنهی فی الصورة علی العموم وکذلك استعمال ما هی فیه ودخول البیت الذی هی فیه سواء کانت رقما فی ثوب او غیر رقم وسواء کانت فی حائط او ثوب او بساط ممتهن او غیر ممتهن عملا بظاهر الاحادیث لا سیما حدیث النمرقة الذی ذکره مسلم وهذا مذهب قوی وقال آخرون یجوز منها ما کان رقما فی ثوب سواء امتهن ام لا وسواء علق فی حائط ام لا وکرهوا ما کان له ظل دون ما لا ظل له وهو مذهب ضعیف وحجتهم حدیث عائشة رضی الله عنها الذی ذکره البخاری فی صحیحه انها اشترت نمرقة فیها تصاویر فلما رآها رسول الله صلی الله علیه وسلم قام علی الباب فلم یدخل فقالت یا رسول الله اتوب مما اذنبت فقال ما بال هذه النمرقة فقالت اشتریتها لك لتقعد علیها وتوسدها فقال ان اصحاب هذه الصور یعذبون یوم القیامة فیقال لهم احیوا ما خلقتم وقوله صلی الله علیه وسلم ان البیت الذی فیه الصور لا تدخله الملائکة فهذا یدل علی ان الصور التی لها ظل لا تدخل البیت الذی هی فیه ولا یدخل فیه صاحبها ولا یقربه ولا یبیت فیه ولا یدوم فیه ولا یتخذ فیه صورة ولا کلب والله اعلم واما الصور التی لا ظل لها فلا تدخل فیها الملائکة علیهم السلام لهذا الحدیث ولا یلحق بها ما لا ظل له من الصور التی لا تدوم ولا یتخذ فیها صورة ولا کلب والله اعلم واما الصور التی لا ظل لها فلا تدخل فیها الملائکة علیهم السلام لهذا الحدیث ولا یلحق بها ما لا ظل له من الصور التی لا تدوم ولا یتخذ فیها صورة ولا کلب والله اعلم

حدثنا یحیی بن یحیی وابوبکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد واسحاق بن ابراهیم قال یحیی واسحاق انا وقال الاخران ثنا سفیان بن عیینة عن الزهری عن عبید الله عن ابن عباس عن ابی طلحة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تدخل الملائکة بیتا فیه کلب ولا صورة **حدثنی** ابو الطاهر وحرملة بن یحیی قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة انه سمع ابن عباس یقول سمعت ابا طلحة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تدخل الملائکة بیتا فیه کلب ولا صورة **وحدثناه** اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید قالا انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری بهذا الاسناد مثل حدیث یونس وذکر فی الاخیر ابا فی الاسناد **وحدثنا** قتیبة بن سعید نا اللیث عن بکیر عن بسر بن سعید عن زید بن خالد عن ابی طلحة صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الملائکة لا تدخل بیتا فیه صورة قال بسر ثم اشتکی زید فعدناه فاذا علی بابه ستر فیه صورة قال فقلت لعبید الله الخولانی ربیب میمونة زوج النبی صلی الله علیه وسلم الم یخبرنا زید عن الصور یوم الاول فقال عبید الله الم تسمعه حین قال الا رقما فی ثوب **حدثنی** ابو الطاهر قال انا ابن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث ان بکیر بن الاشج حدثه ان بسر بن سعید حدثه ان زید بن خالد الجهنی حدثه ومع بسر عبید الله الخولانی ان ابا طلحة حدثه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تدخل الملائکة بیتا فیه صورة قال بسر فمرض زید بن خالد فعدناه فاذا نحن فی بیته بستر فیه تصاویر فقلت لعبید الله الخولانی الم یحدثنا فی التصاویر قال انه قال الا رقما فی ثوب الم تسمعه قلت لا قال بلی قد ذکر ذلک **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم قال انا جریر عن سهیل بن ابی صالح عن سعید بن یسار ابی الحباب مولی بنی النجار عن زید بن خالد الجهنی عن ابی طلحة الانصاری قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تدخل الملائکة بیتا فیه کلب ولا تماثیل قال فاتیت عائشة فقلت ان هذا یخبرنی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تدخل الملائکة بیتا فیه کلب ولا تماثیل فهل سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ذکر ذلک فقالت لا ولکن سأحدثک ما رأیته فعل رأیته خرج فی غزاته فاخذت نمطا فسترته علی الباب فلما قدم فرای النمط عرفت الکراهیة فی وجهه فجذبه حتی هتکه او قطعه وقال ان الله لم یأمرنا ان نکسو الحجارة والطین قالت فقطعنا منه وسادتین وحشوتهما لیفا فلم یعب ذلک علی **حدثنی** زهیر بن حرب قال نا اسمعیل بن ابراهیم عن داود عن عزرة عن حمید بن عبد الرحمن عن سعد بن هشام عن عائشة قالت کان لنا ستر فیه تمثال طائر وکان الداخل اذا دخل استقبله فقال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم حولی هذا فانی کلما دخلت فرأیته ذکرت الدنیا قالت وکانت لنا قطیفة کنا نقول علمها حریر فکنا نلبسها **حدثنی** محمد بن المثنی قال نا ابن ابی عدی وعبد الاعلی عن هشام بهذا الاسناد قال ابن المثنی وزاد فیه یرید عبد الاعلی فلم یأمرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بقطعه **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابو اسامة عن هشام عن ابیه عن عائشة قالت قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم من سفر وقد سترت علی بابی درنوکا فیه الخیل ذوات الاجنحة فامرنی فنزعته **وحدثناه** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عبدة ح قال وثنا ابو کریب قال نا وکیع بهذا الاسناد ولیس فی حدیث عبدة قدم من سفر **حدثنا** منصور بن ابی مزاحم قال نا ابراهیم بن سعد عن الزهری عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا مستترة بقرام فیه صورة فتلون وجهه ثم تناول الستر فهتکه ثم قال ان من اشد الناس عذابا یوم القیمة الذین یشبهون بخلق الله

قال العلماء سبب امتناعهم من بیت فیه صورة کونها معصیة فاحشة وفیها مضاهاة لخلق الله تعالی وبعضها فی صورة ما یعبد من دون الله تعالی وسبب امتناعهم من بیت فیه کلب لکثرة اکله النجاسات ولان بعضها یسمی شیطانا کما جاء به الحدیث والملائکة ضد الشیاطین ولقبح رائحة الکلب والملائکة تکره الرائحة القبیحة ولانها نهی عن اتخاذها فعوقب متخذها بحرمانه دخول الملائکة بیته وصلاتها فیه واستغفارها له وتبریکها علیه وفی بیته ودفعها اذی الشیطان واما هؤلاء الملائکة الذین لا یدخلون بیتا فیه کلب او صورة فهم ملائکة یطوفون بالرحمة والتبریک والاستغفار واما الحفظة فیدخلون فی کل بیت ولا یفارقون بنی آدم فی کل حال لانهم مامورون باحصاء اعمالهم وکتابتها قال الخطابی وانما لا تدخل الملائکة بیتا فیه کلب او صورة مما یحرم اقتناؤه من الکلاب والصور فاما ما لیس بحرام من کلب الصید والزرع والماشیة والصورة التی تمتهن فی البساط والوسادة وغیرها فلا یمتنع دخول الملائکة بسببه اشار القاضی الی نحو ما قاله الخطابی والاظهر انه عام فی کل کلب وکل صورة وانهم یمتنعون من الجمیع لاطلاق الاحادیث ولان الجرو الذی کان فی بیت النبی صلی الله علیه وسلم تحت السریر کان له فیه عذر ظاهر فانه لم یعلم به ومع هذا امتنع جبریل صلی الله علیه وسلم من دخول البیت وعلل بالجرو فلو کان العذر فی وجود الصورة والکلب لامنعهم لم یمتنع جبریل والله اعلم (**قوله** فامر بقتل الکلاب حتی انه یامر بقتل کلب الحائط الصغیر ویترک کلب الحائط الکبیر) المراد بالحائط البستان وفرق بین الحائطین لان الکبیر تدعو الحاجة الی حفظ جوانبه ولا یتمکن الناظور من المحافظة علی ذلک بخلاف الصغیر والامر بقتل الکلاب منسوخ وسبق ایضاحه فی کتاب البیوع حیث بسط مسلم احادیثه هناک (**قوله** الا رقما فی ثوب) هذا یحتج به من یقول باباحة ما کان رقما مطلقا کما سبق وجوابنا وجواب الجمهور عنه انه محمول علی رقم علی صورة الشجر وغیره مما لیس بحیوان وقد قدمنا ان هذا جائز عندنا (**قوله** عن عائشة قالت خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزاته فاخذت نمطا فسترته علی الباب فلما قدم فرای النمط عرفت الکراهیة فی وجهه فجذبه حتی هتکه او قطعه وقال ان الله لم یامرنا ان نکسو الحجارة والطین قالت فقطعنا منه وسادتین وحشوتهما لیفا فلم یعب ذلک علی) المراد بالنمط هنا بساط لطیف له خمل وقد سبق بیانه قریبا فی باب اتخاذ الانماط (**قوله** هتکه هو بمعنی قطعه واتلف الصورة التی فیه وقد صرحت فی الروایات المذکورات بعد هذه بان هذا النمط کان فیه صور الخیل ذوات الاجنحة وانه کان فیه صورة فیستدل به لتغییر المنکر بالید وهتک الصور المحرمة والغضب عند رؤیة المنکر وانه یجوز اتخاذ الوسائد والله اعلم واما **قوله** صلی الله علیه وسلم حین جذب النمط وازاله ان الله لم یامرنا ان نکسو الحجارة والطین فاستدلوا به علی انه یمنع من ستر الحیطان وتجصید البیوت بالثیاب وهو منع کراهة تنزیه لا تحریم هذا هو الصحیح وقال الشیخ ابو الفتح نصر المقدسی من اصحابنا هو حرام ولیس فی هذا الحدیث ما یقتضی تحریمه لان حقیقة اللفظ ان الله تعالی لم یامرنا بذلک وهذا یقتضی ان لیس بواجب ولا مندوب ولا یقتضی التحریم والله اعلم (**قوله** عن عائشة رضی الله عنها قالت کان لنا ستر فیه تمثال طائر وکان الداخل اذا دخل استقبله فقال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم حولی هذا فانی کلما دخلت فرأیته ذکرت الدنیا) هذا محمول علی انه کان قبل تحریم اتخاذ ما فیه صورة فلهذا کان صلی الله علیه وسلم یدخل ویراه ولا ینکره قبل هذه المرة الاخیرة (**قولها** سترت علی بابی درنوکا فیه الخیل ذوات الاجنحة فامرنی فنزعته) اما **قولها** سترت فهو بتشدید التاء الاولی واما الدرنوک فبضم الدال وفتحها حکاهما القاضی وآخرون والمشهور ضمها والنون مضمومة لا غیر یقال فیه درموک بالمیم وهو ستر له خمل وجمعه درانک (**قولها** دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا مستترة بقرام) ذکر

وحدثنی حرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن القاسم بن محمد ان عائشة حدثته ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل علیها بمثل حدیث ابراهیم بن سعد غیر انه قال ثم اهوی الی القرام فهتکه بیده حدثناه یحیی بن یحیی وابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب جمیعا عن ابن عیینة ح قال وثنا اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید قالا انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری بهذا الاسناد وفی حدیثهما ان اشد الناس عذابا لم یذکرا من وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب جمیعا عن ابن عیینة واللفظ لزهیر قال نا سفیان بن عیینة عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه انه سمع عائشة تقول دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد سترت سهوة لی بقرام فیه تماثیل فلما راه هتکه وتلون وجهه وقال یا عائشة اشد الناس عذابا عند الله یوم القیمة الذین یضاهئون بخلق الله تعالی قالت عائشة فقطعناه فجعلنا منه وسادة او وسادتین حدثنا محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن عبد الرحمن بن القاسم قال سمعت القاسم یحدث عن عائشة انه کان لها ثوب فیه تصاویر ممدود الی سهوة وکان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی الیه فقال اخریه عنی قالت فاخرته فجعلته وسائد وحدثناه اسحاق بن ابراهیم وعقبة بن مکرم عن سعید بن عامر ح قال ونا اسحاق بن ابراهیم قال انا ابو عامر العقدی جمیعا عن شعبة بهذا الاسناد حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع عن سفیان عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه عن عائشة قالت دخل النبی صلی الله علیه وسلم علی وقد سترت نمطا فیه تصاویر فنحاه فاتخذت منه وسادتین حدثنا هارون بن معروف قال نا ابن وهب قال نا عمرو بن الحارث ان بکیرا حدثه ان عبد الرحمن بن القاسم حدثه ان اباه حدثه عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها نصبت سترا فیه تصاویر فدخل رسول الله صلی الله علیه وسلم فنزعه قالت فقطعته وسادتین فقال رجل فی المجلس حینئذ یقال له ربیعة بن عطاء مولی بنی زهرة افما سمعت ابا محمد یذکر ان عائشة قالت فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یرتفق علیهما قال ابن القاسم لا قال لکنی قد سمعته یرید القاسم بن محمد حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن القاسم بن محمد عن عائشة انها اشترت نمرقة فیها تصاویر فلما راها رسول الله صلی الله علیه وسلم قام علی الباب فلم یدخل فعرفت او فعرفت فی وجهه الکراهیة فقالت یا رسول الله اتوب الی الله والی رسوله فماذا اذنبت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما بال هذه النمرقة قالت اشتریتها لک تقعد علیها وتوسدها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اصحاب هذه الصور یعذبون ویقال لهم احیوا ما خلقتم ثم قال ان البیت الذی فیه الصور لا تدخله الملائکة وحدثنا قتیبة وابن رمح عن اللیث بن سعد ح قال وثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا الثقفی قال نا ایوب ح قال وثنا عبد الوارث بن عبد الصمد قال نا ابی عن جدی عن ایوب ح قال وحدثنا هارون بن سعید الایلی قال نا ابن وهب قال اخبرنی اسامة بن زید ح قال وحدثنی ابو بکر بن اسحاق قال نا ابو سلمة الخزاعی قال انا عبد العزیز بن اخی الماجشون عن عبید الله بن عمر کلهم عن نافع عن القاسم عن عائشة بهذا الحدیث وبعضهم اتم حدیثا له من بعض وزاد فی حدیث ابن اخی الماجشون قالت فاخذته فجعلته مرفقتین فکان یرتفق بهما فی البیت حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر ح قال وثنا ابن المثنی قال نا یحیی وهو القطان جمیعا عن عبید الله ح قال وحدثنا ابن نمیر واللفظ له قال نا ابی قال نا عبید الله عن نافع ان ابن عمر اخبره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الذین یصنعون الصور یعذبون یوم القیمة یقال لهم احیوا ما خلقتم حدثنا ابو الربیع وابو کامل قالا نا حماد ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال نا اسمعیل یعنی ابن علیة ح قال وثنا ابن ابی عمر قال نا الثقفی کلهم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث عبید الله عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم حدثنا عثمان بن ابی شیبة قال نا جریر عن الاعمش ح قال وحدثنی ابو سعید الاشج قال نا وکیع قال نا الاعمش عن ابی الضحی عن مسروق عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اشد الناس عذابا یوم القیمة المصورون ولم یذکر الاشج ان وحدثناه یحیی بن یحیی وابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب کلهم عن ابی معاویة ح قال وحدثناه ابن ابی عمر قال نا سفیان کلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد وفی روایة یحیی وابی کریب عن ابی معاویة ان من اشد اهل النار یوم القیمة عذابا المصورون وحدیث سفیان کحدیث وکیع وحدثنا نصر بن علی الجهضمی قال نا عبد العزیز بن عبد الصمد قال نا منصور عن مسلم ابن صبیح قال کنت مع مسروق فی بیت فیه تماثیل مریم فقال مسروق هذا تماثیل کسری فقلت لا هذا تماثیل مریم فقال مسروق اما انی سمعت عبد الله بن مسعود یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اشد الناس عذابا یوم القیمة المصورون قرأت علی نصر بن علی الجهضمی عن عبد الاعلی بن عبد الاعلی قال نا یحیی بن ابی اسحاق عن سعید بن ابی الحسن

هکذا هو فی معظم النسخ متسترة بتائین مثناتین فوق بینهما سین وفی بعضها مستترة بسین ثم تائین ای متخذة سترا واما القرام فبکسر القاف وهو الستر الرقیق (قولها وقد سترت سهوة لی بقرام) السهوة بفتح السین المهملة قال الاصمعی هی شبیهة بالرف او بالطاق یوضع علیه الشیء قال ابو عبید وسمعت غیر واحد من اهل الیمن یقولون السهوة عندنا بیت صغیر متحدر فی الارض وسمکه مرتفع من الارض یشبه الخزانة الصغیرة یکون فیها المتاع قال ابو عبید وهذا عندی اشبه ما قیل فی السهوة وقال الخلیل هی اربعة اعواد او ثلاثة یعرض بعضها علی بعض ثم یوضع علیها شیء من الامتعة وقال ابن الاعرابی هی الکوة بین الدارین وقیل بیت صغیر یشبه المخدع وقیل هی کالصفة تکون بین یدی البیت وقیل شبیهة دخلة فی جانب البیت والله اعلم (قولها اشتریت نمرقة) هی بضم النون والراء ویقال بکسرهما ویقال بضم النون وفتح الراء ثلث لغات ویقال نمرق بلا هاء وهی وسادة صغیرة وقیل هی مرفقة (قوله صلی الله علیه وسلم ان اصحاب هذه الصور یعذبون ویقال لهم احیوا ما خلقتم وفی الروایة السابقة اشد الناس عذابا یوم القیمة الذین یضاهئون بخلق الله تعالی وفی الروایة الذین یصنعون الصور یعذبون یوم القیامة یقال لهم احیوا ما خلقتم وفی روایة ابن عباس کل مصور فی النار یجعل له بکل صورة صورها نفسا فتعذبه فی جهنم وفی روایة من صور صورة فی الدنیا کلف ان ینفخ فیها الروح یوم القیمة ولیس بنافخ وفی روایة قال الله تعالی ومن اظلم ممن ذهب یخلق خلقا کخلقی فلیخلقوا ذرة او لیخلقوا حبة او لیخلقوا شعیرة) اما قوله صلی الله علیه وسلم یقال لهم احیوا ما خلقتم فهو الذی یسمیه الاصولیون امر تعجیز کقوله تعالی قل فاتوا بعشر سور مثله واما قوله فی روایة ابن عباس یجعل له فهو بفتح الیاء من یجعل والفاعل هو الله تعالی اضمر للعلم به قال القاضی فی روایة ابن عباس یحتمل ان معناها ان الصورة التی صورها هی تعذبه بعد ان یجعل فیها روح وتکون الباء فی بکل بمعنی فی قال ویحتمل ان یجعل له بعدد کل صورة ومکانها شخص یعذبه وتکون الباء بمعنی لام السبب وهذه الاحادیث صریحة فی تحریم تصویر الحیوان وانه غلیظ التحریم واما الشجر ونحوه مما لا روح فیه

قال جاء رجل الی ابن عباس فقال انی رجل اصور هذه الصور فافتنی فیها فقال له ادن منی فدنا منه ثم قال ادن منی فدنا حتی وضع یده علی رأسه قال نبئك بما سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول کل مصور فی النار یجعل له بکل صورة صورها نفسا فتعذبه فی جهنم وقال ان کنت لابد فاعلا فاصنع الشجر وما لا نفس له **فاقربه نصر بن علی** **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر عن سعید بن ابی عروبة عن النضر بن انس بن مالك قال کنت جالسا عند ابن عباس فجعل یفتی ولا یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی سأله رجل فقال انی رجل اصور هذه الصور فقال له ابن عباس ادن منی فدنا الرجل فقال ابن عباس سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من صور صورة فی الدنیا کلف ان ینفخ فیها الروح یوم القیمة ولیس بنافخ **حدثنا** ابو غسان المسمعی ومحمد بن المثنی قالا نا معاذ بن هشام قال نا ابی عن قتادة عن النضر بن انس ان رجلا اتی ابن عباس فذکر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة ومحمد بن عبد الله بن نمیر وابو کریب والفاظهم متقاربة قالوا نا ابن فضیل عن عمارة عن ابی زرعة قال دخلت مع ابی هریرة فی دار مروان فرأی فیها تصاویر فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قال الله عز وجل ومن اظلم ممن ذهب یخلق خلقا کخلقی فلیخلقوا ذرة او لیخلقوا حبة او لیخلقوا شعیرة **وحدثنیه** زهیر بن حرب قال نا جریر عن عمارة عن ابی زرعة قال دخلت انا وابو هریرة دار ابن سعید بالمدینة فرأی فی الدار تصویرا فقال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثله ولم یذکر او لیخلقوا شعیرة **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا خالد بن مخلد عن سلیمان بن بلال عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تدخل الملائکة بیتا فیه تماثیل او تصاویر **حدثنا** ابو کامل فضیل بن حسین الجحدری قال نا بشر یعنی ابن مفضل قال نا سهیل عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تصحب الملائکة رفقة فیها کلب ولا جرس **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا جریر ح قال وحدثنا قتیبة قال نا عبد العزیز یعنی الدراوردی کلاهما عن سهیل بهذا الاسناد **وحدثنا** یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قالوا نا اسمعیل یعنون ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الجرس مزامیر الشیطان **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن عبد الله بن ابی بکر عن عباد بن تمیم ان ابا بشیر الانصاری اخبره انه کان مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض اسفاره قال فأرسل رسول الله صلی الله علیه وسلم رسولا قال عبد الله بن ابی بکر حسبت انه قال والناس فی مبیتهم لا تبقین فی رقبة بعیر قلادة من وتر او قلادة الا قطعت قال مالك اری ذلك من العین **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الضرب فی الوجه وعن الوسم فی الوجه **حدثنا** هارون بن عبد الله قال نا حجاج بن محمد ح قال وثنا عبد بن حمید قال انا محمد بن بکر کلاهما عن ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثله **وحدثنی** سلمة بن شبیب قال نا الحسن بن اعین قال نا معقل عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم مر علیه حمار قد وسم فی وجهه فقال لعن الله الذی وسمه

فلا یحرم صنعته ولا التکسب به وسواء الشجر المثمر وغیره وهذا مذهب العلماء کافة الا مجاهدا فانه جعل الشجر المثمر من المکروه قال القاضی لم یقله احد غیر مجاهد واحتج مجاهد بقوله تعالی ومن اظلم ممن ذهب یخلق خلقا کخلقی واحتج الجمهور بقوله صلی الله علیه وسلم ویقال لهم احیوا ما خلقتم ای اجعلوه حیوانا ذا روح کما ضاهیتم وعلیه روایة ومن اظلم ممن ذهب یخلق خلقا کخلقی ویؤیده حدیث ابن عباس المذکور فی الکتاب ان کنت لابد فاعلا فاصنع الشجر وما لا نفس له وما روایة اشد عذابا فثقیل هی محولة علی من فعل الصورة للتعبد وهو صانع الاصنام ونحوها فهذا کافر وهو اشد عذابا وقیل هی فیمن قصد المعنی الذی فی الحدیث من مضاهاة خلق الله تعالی واعتقد ذلك فهذا کافر ولمن اشد العذاب ما للکفار ویزیده عذابه بزیادة قبح کفره فاما من لم یقصد بها العبادة ولا المضاهاة فهو فاسق صاحب ذنب کبیر ولا یکفر کسائر المعاصی واما **قوله** تعالی فلیخلقوا ذرة او حبة او شعیرة فالذرة بفتح الذال وتشدید الراء ومعناه فلیخلقوا ذرة فیها روح تتصرف بنفسها کهذه الذرة التی هی خلق الله تعالی وکذلك فلیخلقوا حبة حنطة او شعیرا ای لیخلقوا حبة فیها طعم تؤکل وتزرع وتنبت ویوجد فیها ما یوجد فی حبة الحنطة والشعیر ونحوهما من الحب الذی یخلقه الله تعالی وهذا امر تعجیز کما سبق والله اعلم **باب** کراهة الکلب والجرس فی السفر **(قوله** صلی الله علیه وسلم لا تصحب الملائکة رفقة فیها کلب ولا جرس وفی روایة الجرس مزامیر الشیطان) الرفقة بضم الراء وکسرها والجرس بفتح الراء وهو معروف هکذا ضبطه الجمهور ونقل القاضی ان هذه روایة الاکثرین قال وضبطناه عن ابی بحر باسکانها وهو اسم للصوت فاصل الجرس بالاسکان الصوت الخفی ما فقه الحدیث ففیه کراهة استصحاب الکلب والجرس فی الاسفار وان الملائکة لا تصحب رفقة فیها احدهما والمراد بالملائکة ملائکة الرحمة والاستغفار لا الحفظة وقد سبق بیان هذا قریبا وسبق بیان الحکمة فی مجانبة الملائکة بیتا فیه کلب واما الجرس فقیل بسبب منافرة الملائکة لانه شبیه بالنواقیس او لانه من المعالیق المنهی عنها وقیل بسبب کراهة صوتها وتؤیده روایة مزامیر الشیطان وهذا الذی ذکرناه من کراهة الجرس علی الاطلاق هو مذهبنا ومذهب مالك وآخرین وهی کراهة تنزیه وقال جماعة من متقدمی علماء الشام یکره الجرس الکبیر دون الصغیر **باب** کراهة قلادة الوتر فی رقبة البعیر **(قوله** صلی الله علیه وسلم لا تبقین فی رقبة بعیر قلادة من وتر او قلادة الا قطعت قال مالك اری ذلك من العین) هکذا هو فی جمیع النسخ قلادة من وتر او قلادة فقلادة الثانیة مرفوعة معطوفة علی قلادة الاولی ومعناه ان الراوی شك هل قال قلادة من وتر او قال قلادة فقط ولم یقیدها بالوتر وقول مالك اری ذلك من العین هو بضم همزة اری ای اظن ان النهی مختص بمن فعل ذلك لسبب وقع ضرر العین واما من فعله لغیر ذلك من زینة او غیرها فلا باس قال القاضی الظاهر من مذهب مالك ان النهی مختص بالوتر دون غیره من القلائد قال وقد اختلف الناس فی تقلید البعیر وغیره من الانسان وسائر الحیوان ما لیس بتعاویذ مخافة العین فمنهم من منعه قبل الحاجة الیه واجازه عند الحاجة الیه لدفع ما اصابه من ضرر العین ونحوه ومنهم من اجازه قبل الحاجة وبعدها کما یجوز الاستظهار بالتداوی قبل المرض هذا کلام القاضی وقال ابو عبید کانوا یقلدون الابل الاوتار لئلا یصیبها العین فامرهم النبی صلی الله علیه وسلم بازالتها اعلاما لهم ان الاوتار لا ترد شیئا وقال محمد بن الحسن وغیره معناه لا تقلدوها اوتار القسی لئلا تضیق علی اعناقها فتخنقها وقال النضر معناه لا تطلبوا الدخول التی وترتم بها فی الجاهلیة وهذا تاویل ضعیف فاسد والله اعلم **باب** النهی عن ضرب الحیوان فی وجهه ووسمه فیه **(قوله** نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ضرب الحیوان فی الوجه وعن الوسم فی الوجه وفی روایة مر علیه حمار وقد وسم فی وجهه فقال لعن الله الذی وسمه فانکر ذلك فوائد لا اسمه الا اقصی شیء من الوجه فامر بحمار له فکوی فی جاعرتیه فهو اول من کوی الجاعرتین) اما الوسم فبالسین المهملة هذا هو الصحیح المعروف فی الروایات وکتب الحدیث قال القاضی ضبطناه بالمهملة قال وبعضهم یقوله بالمهملة وبالمعجمة وبعضهم فرق فقال بالمهملة فی الوجه وبالمعجمة فی سائر الجسد وأما الجاعرتان فهما ما فوق الورکین المشرفان مما یلی الدبر واما القائل فوائد لا اسمه الا فی اقصی شیء من الوجه فقد قال القاضی عیاض هو العباس بن عبد المطلب کذا ذکر فی سنن ابی داود

قول

ابن عباس رضی الله عنهما الذی عن ضرب الحیوان فی وجهه ووسمه فیه

حدثنا احمد بن عیسی قال نا ابن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن یزید بن ابی حبیب ان ناعما ابا عبد الله مولی ام سلمة حدثه انه سمع ابن عباس یقول ورای رسول الله صلی الله علیه وسلم حمارا موسوم الوجه فانکر ذلک قال فوالله لا اسمه الا فی اقصی شیء من الوجه فامر بحمار له فکوی فی جاعرتیه فهو اول من کوی الجاعرتین وحدثنا محمد بن المثنی قال ثنی محمد بن ابی عدی عن ابن عون عن محمد عن انس قال لما ولدت ام سلیم قالت لی یا انس انظر هذا الغلام فلا یصیبن شیئا حتی تغدو به الی النبی صلی الله علیه وسلم یحنکه قال فغدوت فاذا هو فی الحائط وعلیه خمیصة جونیة وهو یسم الظهر الذی قدم علیه فی الفتح حدثنا محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن هشام بن زید قال سمعت انس بن مالک یحدث ان امه حین ولدت انطلقوا بالصبی الی النبی صلی الله علیه وسلم یحنکه قال فاذا النبی صلی الله علیه وسلم فی مربد یسم غنما قال شعبة واکثر علمی انه قال فی اذانها وحدثنی زهیر بن حرب قال نا یحیی بن سعید عن شعبة قال حدثنی هشام بن زید قال سمعت انسا یقول دخلنا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم مربدا وهو یسم غنما قال احسبه قال فی اذانها وحدثنیه یحیی بن حبیب قال نا خالد بن الحارث ح قال ونا محمد بن بشار قال نا محمد ویحیی وعبد الرحمن کلهم عن شعبة بهذا الاسناد مثله حدثنا هارون بن معروف قال نا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن اسحاق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس بن مالک قال رایت فی ید رسول الله صلی الله علیه وسلم المیسم وهو یسم ابل الصدقة حدثنی زهیر بن حرب قال نا یحیی یعنی ابن سعید عن عبید الله قال اخبرنی عمر بن نافع عن ابیه عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن القزع قال قلت لنافع وما القزع قال یحلق بعض راس الصبی ویترک بعض حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو اسامة ح قال وثنا ابن نمیر قال نا ابی قالا نا عبید الله بهذا الاسناد وجعل التفسیر فی حدیث ابی اسامة من قول عبید الله وحدثنی محمد بن المثنی قال نا عثمان بن عثمان الغطفانی قال نا عمر بن نافع ح قال وحدثنی امیة بن بسطام قال نا یزید یعنی ابن زریع قال نا روح عن عمر بن نافع باسناد عبید الله مثله والحقا التفسیر فی الحدیث

وکذا صرح به فی روایة البخاری فی تاریخه قال القاضی وهو فی کتاب مسلم مشکل یوهم انه من قول النبی صلی الله علیه وسلم والصواب انه قول العباس کما ذکرناه هذا کلام القاضی وقوله انه یوهم انه من کلام النبی صلی الله علیه وسلم لیس هو بظاهر فیه بل ظاهره انه من کلام ابن عباس وحینئذ یجوز ان تکون القضیة جرت للعباس ولابنه واما الضرب فی الوجه فمنهی عنه فی کل الحیوان المحترم من الآدمی والحمیر والخیل والابل والبغال والغنم وغیرها لکنه فی الآدمی اشد لانه مجمع المحاسن مع انه لطیف لانه یظهر فیه اثر الضرب وربما شانه وربما آذی بعض الحواس واما الوسم فی الوجه فمنهی عنه بالاجماع للحدیث ولما ذکرناه فاما الآدمی فوسمه حرام لکرامته ولانه لا حاجة الیه فلا یجوز تعذیبه واما غیر الآدمی فقال جماعة من اصحابنا یکره وقال البغوی من اصحابنا لا یجوز فاشار الی تحریمه وهو الاظهر لان النبی صلی الله علیه وسلم لعن فاعله واللعن یقتضی التحریم واما وسم غیر الوجه من غیر الآدمی فجائز بلا خلاف عندنا لکن یستحب فی نعم الزکوة والجزیة ولا یستحب فی غیرها ولا ینهی عنه قال اهل اللغة الوسم اثر کیة یقال بعیر موسوم وقد وسمه یسمه وسما وسمة والمیسم الشیء الذی یوسم به وهو بکسر المیم وفتح السین وجمعه میاسم ومواسم واصله کله من السمة وهی العلامة ومنه موسم الحج ای معلم جمع الناس وفلان موسوم بالخیر وعلیه سمة الخیر ای علامته وتوسمت فیه کذا ای رایت فیه علامته والله اعلم **باب** جواز وسم الحیوان غیر الآدمی فی غیر الوجه وندبه فی نعم الزکوة والجزیة **قوله** عن انس قال لما ولدت ام سلیم قالت لی یا انس انظر هذا الغلام فلا یصیبن شیئا حتی تغدو به الی النبی صلی الله علیه وسلم یحنکه فغدوت فاذا هو فی الحائط وعلیه خمیصة حویتیة وهو یسم الظهر الذی قدم علیه فی الفتح وفی روایة فاذا النبی صلی الله علیه وسلم فی مربد یسم غنما قال شعبة واکثر علمی انه قال فی آذانها وفی روایة رایت فی ید النبی صلی الله علیه وسلم المیسم وهو یسم ابل الصدقة) اما الخمیصة فهی کساء من صوف او خز ونحوهما مربع له اعلام واما **قوله** حویتیة فاختلف رواة صحیح مسلم فی ضبطه فالاشهر انه بحاء مهملة مضمومة ثم واو مفتوحة ثم یاء مثناة تحت ساکنة ثم مثناة فوق مکسورة ثم مثناة تحت مشددة وفی بعضها حوتیة باسکان الواو وبعدها مثناة فوق مفتوحة ثم نون مکسورة وقد ذکرها القاضی وفی بعضها حونیة باسکان الواو وبعدها نون مکسورة وفی بعضها حریثیة بحاء مهملة مضمومة وراء مفتوحة ثم مثناة تحت ساکنة ثم مثلثة مکسورة منسوبة الی بنی حریث وکذا وقع فی روایة البخاری لجمهور رواة صحیحه وفی بعضها حونیة بفتح الحاء المهملة واسکان الواو ثم نون مفتوحة ثم باء موحدة ذکر القاضی وفی بعضها خویثیة بضم الخاء المعجمة وفتح الواو واسکان المثناة تحت وبعدها مثلثة حکاه القاضی وفی بعضها جوینیة بجیم مضمومة ثم واو ثم مثناة تحت ثم نون مکسورة ثم مثناة تحت مشددة وفی بعضها جونیة بفتح الجیم واسکان الواو وبعدها نون قال القاضی فی المشارق ووقع لبعض رواة البخاری خیبریة منسوبة الی خیبر ووقع فی الصحیحین حوتکیة بفتح الحاء وبالکاف ای صغیرة ومنه رجل حوتکی ای صغیر قال صاحب التحریر فی شرح مسلم فی الروایة الاولی هی منسوبة الی الحویت وهو قبیلة او موضع وقال القاضی فی المشارق هذه الروایات کلها تصحیف الا روایتی جونیة بالجیم وحریثیة بالراء والمثلثة فاما الجونیة بالجیم فمنسوبة الی بنی الجون قبیلة من الازد او الی لونها من السواد او البیاض او الحمرة لان العرب تسمی کل لون من هذه جونا هذا کلام القاضی وقال ابن الاثیر فی نهایة الغریب بعد ان ذکر الروایة الاولی هکذا وقع فی بعض نسخ مسلم ثم قال والمحفوظ المشهور جونیة ای سوداء وقال واما الحویتیة فلا اعرفها وطال ما بحثت عنها فلم اقف لها علی معنی والله اعلم واما **قوله** قال شعبة واکثر علمی روی بالثاء المثلثة وبالباء الموحدة وهما صحیحان والمیسم بکسر المیم سبق بیانه فی الباب قبله وسبق هناک ان وسم الآدمی حرام واما غیر الآدمی فالوسم فی وجهه منهی عنه واما غیر الوجه فمستحب فی نعم الزکوة والجزیة وجائز فی غیرها واذا وسم فیستحب ان یسم الغنم فی آذانها والابل والبقر فی اصول افخاذها لانه موضع صلب فیقل الالم فیه ویخف شعره ویظهر الوسم وفائدة الوسم تمیز الحیوان بعضه من بعض ویستحب ان یکتب فی ماشیة الجزیة جزیة او صغار وفی ماشیة زکوة زکوة او صدقة قال الشافعی واصحابه یستحب کون میسم الغنم الطف من میسم البقر ومیسم البقر الطف من میسم الابل وهذا الذی قدمناه من استحباب وسم نعم الزکوة والجزیة هو مذهبنا ومذهب الصحابة کلهم وجماهیر العلماء بعدهم ونقل ابن الصباغ وغیره اجماع الصحابة علیه وقال ابو حنیفة هو مکروه لانه تعذیب ومثلة وقد نهی عن المثلة وحجة الجمهور هذه الاحادیث الصحیحة الصریحة التی ذکرها مسلم وآثار کثیرة عن عمر وغیره من الصحابة ولانها ربما شردت فیعرفها واجدها بعلامتها فیردها والجواب عن النهی عن المثلة والتعذیب انه عام وحدیث الوسم خاص فوجب تقدیمه والله اعلم واما المربد فبکسر المیم واسکان الراء وفتح الموحدة وهو الموضع الذی تحبس فیه الابل وهو مثل الحظیرة للغنم فقوله هنا فی مربد یحتمل انه اراد الحظیرة التی للغنم فاطلق علیها اسم المربد مجازا لمقاربتها ویحتمل انه علی ظاهره وانه ادخل الغنم الی مربد الابل لیسمها فیه واما **قوله** یسم الظهر فالمراد به الابل سمیت بذلک لانها تحمل الاثقال علی ظهورها وفی هذا الحدیث فوائد کثیرة منها جواز الوسم فی غیر الآدمی واستحبابه فی نعم الزکوة والجزیة وانه لیس فی فعله وناءة ولا ترک مروة فقد فعله النبی صلی الله علیه وسلم ومنها بیان ما کان علیه النبی صلی الله علیه وسلم من التواضع وفعل الاشغال بیده ونظره فی مصالح المسلمین والاحتیاط فی حفظ مواشیهم بالوسم وغیره ومنها استحباب تحنیک المولود وسنبسطه فی بابه ان شاء الله تعالی ومنها حمل المولود عند ولادته الی واحد من اهل الصلاح والفضل یحنکه بتمرة لیکون اول ما یدخل فی جوفه ریق الصالحین فیتبرک به والله اعلم **باب** کراهة القزع (**قوله** اخبرنی عمر بن نافع عن ابیه عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن القزع قلت لنافع وما القزع قال یحلق بعض راس الصبی ویترک بعض) وفی روایة ان هذا التفسیر من کلام عبید الله القزع بفتح القاف والزای وهذا الذی فسره به نافع او عبید الله هو الاصح وهو ان القزع حلق بعض الراس مطلقا

باب جواز وسم الحیوان غیر الآدمی فی غیر الوجه وندبه فی نعم الزکوة والجزیة

باب کراهة القزع

حدثنی محمد بن رافع وحجاج بن الشاعر وعبد بن حمید عن عبد الرزاق عن معمر عن ایوب ح قال وحدثنا ابو جعفر الدارمی قال نا ابو النعمان قال نا حماد بن زید عن عبد الرحمن السراج کلهم عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بذلک حدثنی سوید بن سعید قال حدثنی حفص بن میسرة عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ایاکم والجلوس فی الطرقات قالوا یا رسول الله ما لنا بد من مجالسنا نتحدث فیها قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا ابیتم الا المجلس فاعطوا الطریق حقه قالوا وما حقه قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنهی عن المنکر حدثناه یحیی بن یحیی قال نا عبد العزیز بن محمد المدینی ح قال وثناه محمد بن رافع قال نا ابن ابی فدیک قال نا هشام یعنی ابن سعد کلاهما عن زید بن اسلم بهذا الاسناد مثله حدثنا یحیی بن یحیی قال انا ابو معویة عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن اسماء بنت ابی بکر قالت جاءت امرأة الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ان لی ابنة عریسا اصابتها حصبة فتمرق شعرها افاصله فقال لعن الله الواصلة والمستوصلة وحدثناه ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عبدة ح قال وثنا ابن نمیر قال نا ابی وعبدة ح قال وثنا ابو کریب قال نا وکیع ح قال وثنا عمرو الناقد قال نا اسود بن عامر قال نا شعبة کلهم عن هشام بن عروة بهذا الاسناد نحو حدیث ابی معویة غیر ان وکیعا وشعبة فی حدیثهما فتمرط شعرها وحدثنی احمد بن سعید الدارمی قال انا حبان قال ثنا وهیب قال نا منصور عن امه عن اسماء بنت ابی بکر ان امرأة اتت النبی صلی الله علیه وسلم فقالت انی زوجت ابنتی فتمرق شعر راسها وزوجها یستحسنها افاصل شعرها یا رسول الله فنهاها حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا ابو داود قال نا شعبة ح قال ونا ابو بکر بن ابی شیبة واللفظ له قال نا یحیی بن ابی بکیر عن شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت الحسن بن مسلم یحدث عن صفیة بنت شیبة عن عائشة ان جاریة من الانصار تزوجت وانها مرضت فتمرط شعرها فارادوا ان یصلوا فسألوا رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ذلک فلعن الواصلة والمستوصلة حدثنی زهیر بن حرب قال نا زید بن حباب عن ابراهیم بن نافع قال اخبرنی الحسن بن مسلم بن یناق عن صفیة بنت شیبة عن عائشة ان امرأة من الانصار زوجت ابنة لها فاشتکت فتساقط شعرها فاتت النبی صلی الله علیه وسلم فقالت ان زوجها یریدها افاصل شعرها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن الواصلات وحدثنیه محمد بن حاتم قال نا عبد الرحمن بن مهدی عن ابراهیم بن نافع بهذا الاسناد وقال لعن الموصلات حدثنی محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا ابی قال نا عبید الله ح قال ونا زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی واللفظ لزهیر قالا نا یحیی وهو القطان عن عبید الله قال اخبرنی نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة وحدثنیه محمد بن عبد الله بن بزیع قال نا بشر بن المفضل قال نا صخر بن جویریة عن نافع عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله

ومنهم من قال هو حلق مواضع متفرقة منه والصحیح الاول لانه تفسیر الراوی وهو غیر مخالف للظاهر فوجب العمل به واجمع العلماء علی کراهة التفرع اذا کان فی مواضع متفرقة الا ان یکون لمداواة ونحوها وهی کراهة تنزیه وکرهه مالک فی الجاریة والغلام مطلقا وقال بعض اصحابه لا باس به فی القصة او القفا للغلام ومذهبنا کراهته مطلقا للرجل والمرأة لعموم الحدیث قال العلماء والحکمة فی کراهته انه تشویه للخلق وقیل لانه زی الشر والشطارة وقیل لانه زی الیهود وقد جاء هذا فی روایة لابی داود والله اعلم **باب** النهی عن الجلوس فی الطرقات واعطاء الطریق حقه (**قوله** صلی الله علیه وسلم ایاکم والجلوس فی الطرقات قالوا یا رسول الله ما لنا بد من مجالسنا نتحدث فیها قال فاذا ابیتم الا المجلس فاعطوا الطریق حقه قالوا وما حقه قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنهی عن المنکر) هذا الحدیث کثیر الفوائد وهو من الاحادیث الجامعة واحکامه ظاهرة وینبغی ان یجتنب الجلوس فی الطرقات لهذا الحدیث ویدخل فی کف الاذی اجتناب الغیبة وظن السوء واحتقار بعض المارین وتضییق الطریق وکذا اذا کان القاعدون ممن یهابهم المارون او یخافون منهم ویمتنعون من المرور فی اشغالهم بسبب ذلک لکونهم لا یجدون طریقا الا ذلک الموضع والله اعلم **باب** تحریم فعل الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة والنامصة والمتنمصة والمتفلجات والمغیرات خلق الله تعالی (**قوله** جاءت امرأة فقالت یا رسول الله ان لی ابنة عریسا اصابتها حصبة فتمرق شعرها افاصله فقال لعن الله الواصلة والمستوصلة وفی روایة فتمرق شعر راسها وزوجها یستحسنها افاصل شعرها یا رسول الله فنهاها وفی روایة انها مرضت فتمرط شعرها وفی روایة فاشتکت فتساقط شعرها وان زوجها یریدها) اما تمرق فبالراء المهملة وهو بمعنی تساقط وتمرط کما ذکر فی باقی الروایات ولم یذکر القاضی فی الشرح الا الراء المهملة کما ذکرنا وحکاه فی المشارق عن جمهور الرواة ثم حکی عن جماعة من رواة صحیح مسلم انه بالزای المعجمة قال وهذا وان کان قریبا من معنی الاول ولکنه لا یستعمل فی الشعر فی حال المرض واما قولها ان لی ابنة عریسا فبضم العین وفتح الراء وتشدید الیاء المکسورة تصغیر عروس والعروس یقع علی المرأة والرجل عند الدخول بها واما الحصبة فبفتح الحاء واسکان الصاد المهملتین ویقال ایضا بفتح الصاد وکسرها ثلث لغات حکاهن جماعة والاسکان اشهر وهی بثر تخرج فی الجلد یقول منه حصب جلده بکسر الصاد ویحصب واما الواصلة فهی التی تصل شعر المرأة بشعر آخر والمستوصلة التی تطلب من یفعل بها ذلک ویقال لها موصولة وهذه الاحادیث صریحة فی تحریم الوصل ولعن الواصلة والمستوصلة مطلقا وهذا هو الظاهر المختار وقد فصله اصحابنا فقالوا ان وصلت شعرها بشعر آدمی فهو حرام بلا خلاف سواء کان شعر رجل او امرأة وسواء شعر المحرم والزوج وغیرهما بلا خلاف لعموم الاحادیث ولانه یحرم الانتفاع بشعر الآدمی وسائر اجزائه لکرامته بل یدفن شعره وظفره وسائر اجزائه وان وصلته بشعر غیر آدمی فان کان شعر نجسا وهو شعر المیتة وشعر ما لا یؤکل اذا انفصل فی حیوته فهو حرام ایضا للحدیث ولانه حمل نجاسة فی صلوته وغیرها عمدا وسواء فی هذین النوعین المزوجة وغیرها من النساء والرجال واما الشعر الطاهر من غیر الآدمی فان لم یکن لها زوج ولا سید فهو حرام ایضا وان کان فثلاثة اوجه احدها لا یجوز لظاهر الاحادیث والثانی لا یحرم واصحها عندهم ان فعلته باذن الزوج او السید جاز والا فهو حرام قالوا واما تحمیر الوجه والخضاب بالسواد وتطریف الاصابع فان لم یکن لها زوج ولا سید او کان وفعلته بغیر اذنه فحرام وان اذن جاز علی الصحیح هذا تلخیص کلام اصحابنا فی المسئلة وقال القاضی عیاض اختلف العلماء فی المسئلة فقال مالک والطبری وکثیرون او الاکثرون الوصل ممنوع بکل شیء سواء وصلته بشعر او صوف او خرق واحتجوا بحدیث جابر الذی ذکره مسلم بعد هذا ان النبی صلی الله علیه وسلم زجر ان تصل المرأة برأسها شیئا وقال اللیث بن سعد النهی مختص بالوصل بالشعر ولا باس بوصال صوف وخرق وغیرها وقال بعضهم یجوز جمیع ذلک وهو مروی عن عائشة ولا یصح عنها بل الصحیح عنها کقول الجمهور قال القاضی فاما ربط خیوط الحریر الملونة ونحوها مما لا یشبه الشعر فلیس بمنهی عنه لانه لیس بوصل ولا هو فی معنی مقصود الوصل وانما هو للتجمل والتحسین قال وفی الحدیث ان وصل الشعر من المعاصی الکبائر للعن فاعله وفیه ان المعین علی الحرام یشارک فاعله فی الاثم کما ان المعاون فی الطاعة یشارک فی ثوابها والله اعلم واما **قولها** وزوجها یستحسنها فهکذا وقع فی جماعة من النسخ باسکان الحاء وبعدها سین مکسورة ثم نون من الاستحسان ای یستحسنها فلا یصبر عنها ویطلب تعجیلها الیه ووقع فی کثیر منها یستحثنیها بکسر الحاء وبعدها ثاء مثلثة ثم نون ثم یاء مثناة تحت من الحث وهو سرعة الشیء وفی بعضها یستحثها بعد الحاء ثاء مثلثة فقط والله اعلم وفی هذا الحدیث ان الوصل حرام سواء کان لمعذورة او عروس او غیرهما

باب النهی عن الجلوس فی الطرقات واعطاء الطریق حقه

باب تحریم فعل الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة والنامصة والمتنمصة والمتفلجات والمغیرات خلق الله تعالی

لا یحرم

حدثنا اسحاق بن ابراهیم وعثمان بن ابی شیبة واللفظ لاسحاق قال انا جریر عن منصور عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله قال لعن الله الواشمات والمستوشمات والنامصات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق الله قال فبلغ ذلك امرأة من بنی اسد یقال لها ام یعقوب وکانت تقرأ القرآن فاتته فقالت ما حدیث بلغنی عنك انك لعنت الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق الله فقال عبد الله ومالی لا العن من لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی کتاب الله عز وجل فقالت المرأة لقد قرأت ما بین لوحی المصحف فما وجدته فقال لئن کنت قرأتیه لقد وجدتیه قال الله عز وجل ما آتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا فقالت المرأة فانی اری شیئا من هذا علی امرأتك الآن قال اذهبی فانظری قال فدخلت علی امرأة عبد الله فلم تر شیئا فجاءت الیه فقالت ما رایت شیئا فقال اما لو کان ذلك لم نجامعها حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا عبد الرحمن وهو ابن مهدی قال نا سفیان ح قال ونا محمد بن رافع قال نا یحیی بن آدم قال نا مفضل وهو ابن مهلهل کلاهما عن منصور فی هذا الاسناد بمعنی حدیث جریر غیر ان فی حدیث سفیان الواشمات والمتوشمات وفی حدیث مفضل الواشمات والموشومات وحدثناه ابو بکر بن ابی شیبة ومحمد بن المثنی وابن بشار قالوا نا محمد ابن جعفر قال نا شعبة عن منصور بهذا الاسناد الحدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم مجردا عن سائر القصة من ذکر ام یعقوب وحدثنا شیبان بن فروخ قال نا جریر یعنی ابن حازم قال نا الاعمش عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو حدیثهم وحدثنا الحسن بن علی الحلوانی ومحمد بن رافع قالا نا عبد الرزاق قال انا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول زجر النبی صلی الله علیه وسلم ان تصل المرأة برأسها شیئا حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن ابن شهاب عن حمید بن عبد الرحمن بن عوف انه سمع معاویة بن ابی سفیان عام حج وهو علی المنبر وتناول قصة من شعر کانت فی ید حرسی یقول یا اهل المدینة این علماؤکم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی عن مثل هذه ویقول انما هلکت بنو اسرائیل حین اتخذ هذه نساؤهم حدثنا ابن ابی عمر قال نا سفیان بن عیینة ح قال وحدثنی حرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس ح قال وحدثنا عبد بن حمید قال انا عبد الرزاق قال انا معمر کلهم عن الزهری بمثل حدیث مالك غیر ان فی حدیث معمر انما عذب بنو اسرائیل حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا غندر عن شعبة ح قال وثنا ابن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن عمرو بن مرة عن سعید بن المسیب قال قدم معاویة المدینة فخطبنا واخرج کبة من شعر فقال ما کنت اری ان احدا یفعله الا الیهود ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بلغه فسماه الزور حدثنی ابو غسان المسمعی ومحمد بن المثنی قالا انا معاذ وهو ابن هشام قال حدثنی ابی عن قتادة عن سعید بن المسیب ان معاویة قال ذات یوم انکم قد احدثتم زی سوء وان نبی الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الزور قال وجاء رجل بعصی علی راسها خرقة قال معاویة الا وهذا الزور قال قتادة یعنی ما تکثر به النساء اشعارهن من الخرق حدثنی زهیر بن حرب قال نا جریر عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صنفان من اهل النار لم ارهما قوم معهم سیاط کاذناب البقر یضربون بها الناس ونساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسهن کاسنمة البخت المائلة لا یدخلن الجنة ولا یجدن ریحها وان ریحها لتوجد من مسیرة کذا وکذا

(قوله لعن الله الواشمات والمستوشمات والنامصات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق الله) اما الواشمة بالشین المعجمة ففاعلة الوشم وهی ان تغرز ابرة او مسلة او نحوهما فی ظهر الکف او المعصم او الشفة او غیر ذلك من بدن المرأة حتی یسیل الدم ثم تحشو ذلك الموضع بالکحل او النورة فیخضر وقد یفعل ذلك بدارات ونقوش وقد تکثره وقد تقلله وفاعلة هذا واشمة وقد وشمت تشم وشما والمفعول بها موشومة فان طلبت فعل ذلك بها فهی مستوشمة وهو حرام علی الفاعلة والمفعول بها باختیارها والطالبة له وقد یفعل بالبنت وهی طفلة فتاثم الفاعلة ولا تاثم البنت لعدم تکلیفها حینئذ قال اصحابنا هذا الموضع الذی وشم یصیر نجسا فان امکن ازالته بالعلاج وجبت ازالته وان لم یمکن الا بالحرج فان خاف منه التلف او فوات عضو او منفعة عضو او شیئا فاحشا فی عضو ظاهر لم تجب ازالته فاذا تاب لم یبق علیه اثم وان لم یخف شیئا من ذلك ونحوه لزمه ازالته ویعصی بتاخیره وسواء فی هذا کله الرجل والمرأة والله اعلم واما النامصة بالصاد المهملة فهی التی تزیل الشعر من الوجه والمتنمصة التی تطلب فعل ذلك بها وهذا الفعل حرام الا اذا نبتت للمرأة لحیة او شوارب فلا تحرم ازالتها بل یستحب عندنا وقال ابن جریر لا یجوز حلق لحیتها ولا عنفقتها ولا شاربها ولا تغییر شیء من خلقتها بزیادة ولا نقص ومذهبنا ما قدمناه من استحباب ازالة اللحیة والشارب والعنفقة وان النهی انما هو فی الحواجب وما فی اطراف الوجه ورواه بعضهم المنتصمة بتقدیم النون والمشهور تاخیرها ویقال للمنقاش منماص بکسر المیم واما المتفلجات فبالفاء والجیم والمراد مفلجات الاسنان بان تبرد ما بین اسنانها الثنایا والرباعیات وهو من الفلج بفتح الفاء واللام وهی فرجة بین الثنایا والرباعیات وتفعل ذلك العجوز ومن قاربتها فی السن اظهارا للصغر وحسن الاسنان لان هذه الفرجة اللطیفة بین الاسنان تکون للبنات الصغار فاذا عجزت المرأة کبرت سنها وتوحشت فتبردها بالمبرد لتصیر لطیفة حسنة المنظر وتوهم کونها صغیرة ویقال له ایضا الوشر ومنه لعن الواشرة والمستوشرة وهذا الفعل حرام علی الفاعلة والمفعول بها لهذه الاحادیث ولانه تغییر لخلق الله تعالی ولانه تزویر ولانه تدلیس واما قوله المتفلجات للحسن فمعناه یفعلن ذلك طلبا للحسن وفیه اشارة الی ان الحرام هو المفعول لطلب الحسن اما لو احتاجت الیه لعلاج او عیب فی السن ونحوه فلا باس به والله اعلم (قوله لو کان ذلك لم نجامعها) قال جماهیر العلماء معناه لم نصاحبها ولم نجتمع نحن وهی بل کنا نطلقها ونفارقها قال القاضی ویحتمل ان معناه لم اطاها وهذا ضعیف والصحیح ما سبق فیحتج به فی ان من عنده امرأة مرتکبة معصیة کالوصل او ترك الصلوة او غیرهما ینبغی له ان یطلقها والله اعلم (قوله حدثنا شیبان بن فروخ حدثنا جریر ثنا الاعمش عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم) هذا الاسناد مما استدرکه الدارقطنی علی مسلم وقال الصحیح عن الاعمش ارساله قال ولم یسنده عنه غیر جریر وخالفه ابو معویة وغیره فروده عن الاعمش عن ابراهیم مرسلا قال والمتن صحیح من روایة منصور عن ابراهیم یعنی کما ذکره فی الطرق السابقة وهذا الاسناد فیه اربعة تابعیون بعضهم عن بعض وهم جریر والاعمش وابراهیم وعلقمة وقد رای جریر رجلا من الصحابة وسمع ابا الطفیل وهو صحابی والله اعلم (قوله ان معویة تناول وهو علی المنبر قصة من شعر کانت فی ید حرسی) قال الاصمعی وغیره هی شعر مقدم الراس المقبل علی الجبهة وقیل شعر الناصیة والحرسی کالشرطی وهو غلام الامیر (قوله واخرج کبة من شعر) هی بضم الکاف وتشدید الباء وهی شعر مکفوف بعضه علی بعض (قوله یا اهل المدینة این علماؤکم هذا السؤال للانکار علیهم باهمالهم انکار هذا المنکر وغفلتهم عن تغییره وفی حدیث معویة هذا اعتناء الخلفاء وسائر ولاة الامور بانکار المنکر واشاعة ازالته وتوبیخ من اهمل انکاره ممن یتوجه ذلك علیه (قوله صلی الله علیه وسلم انما هلکت بنو اسرائیل حین اتخذ هذه نساؤهم) قال القاضی قیل یحتمل انه کان محرما علیهم فعوقبوا باستعماله وهلکوا بسببه وقیل یحتمل ان الهلاك کان به وبغیره مما ارتکبوه من المعاصی فعند ظهور ذلك فیهم هلکوا وفیه معاقبة العامة بظهور المنکر باب النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات (قوله صلی الله علیه وسلم صنفان من اهل النار لم ارهما قوم معهم سیاط کاذناب البقر یضربون بها الناس ونساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسهن کاسنمة البخت المائلة لا یدخلن الجنة ولا یجدن ریحها وان ریحها لتوجد من مسیرة کذا وکذا) هذا الحدیث من معجزات النبوة فقد وقع هذان الصنفان وهما موجودان وفیه ذم هذین الصنفین قیل معناه کاسیات من نعمة الله عاریات من شکرها وقیل معناه تستر بعض بدنها وتکشف بعضه اظهارا لجمالها ونحوه وقیل معناه تلبس ثوبا رقیقا یصف لون بدنها واما

حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا وکیع وعبدة عن هشام عن ابیه عن عائشة ان امرأة قالت یا رسول الله اقول ان زوجی اعطانی مالم یعطنی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور **وحدثنا** محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا عبدة قال نا هشام عن فاطمة عن اسماء جاءت امرأة الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت ان لی ضرة فهل علی جناح ان تشبعت من مال زوجی مالم یعطنی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو اسامة ح قال وثنا اسحاق بن ابراهیم قال نا ابو معاویة کلاهما عن هشام بهذا الاسناد **وحدثنی** ابو کریب محمد بن العلاء وابن ابی عمر قال ابو کریب انا وقال ابن ابی عمر نا واللفظ له قالا نا مروان یعنیان الفزاری عن حمید عن انس قال نادی رجل رجلا بالبقیع یا ابا القاسم فالتفت الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انی لم اعنک انما دعوت فلانا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی **وحدثنی** ابراهیم بن زیاد الملقب بسبلان قال نا عباد بن عباد عن عبید الله بن عمر واخیه عبد الله سمعه منهما سنة اربع واربعین ومائة یحدثان عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان احب اسمائکم الی الله عبد الله وعبد الرحمن **وحدثنا** عثمان بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم قال عثمان نا وقال اسحاق انا جریر عن منصور عن سالم ابن ابی الجعد عن جابر بن عبد الله قال ولد لرجل منا غلام فسماه محمدا فقال له قومه لا ندعک تسمی باسم رسول الله صلی الله علیه وسلم فانطلق بابنه حامله علی ظهره فاتی به النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ولد لی غلام فسمیته محمدا فقال لی قومی لا ندعک تسمی باسم رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانما انا قاسم اقسم بینکم **وحدثنا** هناد بن السری قال نا عبدة عن حصین عن سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبد الله قال ولد لرجل منا غلام فسماه محمدا فقلنا لا نکنیک برسول الله صلی الله علیه وسلم حتی تستامره فاتاه فقال ولد لی غلام فسمیته برسول الله وانی قومی ابوا ان یکنونی به حتی یستاذنوک فقال النبی صلی الله علیه وسلم فقال تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانما بعثت قاسما اقسم بینکم **وحدثنا** رفاعة بن الهیثم الواسطی قال نا خالد یعنی الطحان عن حصین بهذا الاسناد ولم یذکر فانما بعثت قاسما اقسم بینکم **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع عن الاعمش ح قال وحدثنی ابو سعید الاشج قال نا وکیع قال نا الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانی انا ابو القاسم اقسم بینکم وفی روایة ابی بکر ولا تکتنوا **وحدثنا** ابو کریب قال نا ابو معاویة عن الاعمش بهذا الاسناد وقال انما جعلت قاسما اقسم بینکم **وحدثنا** محمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت قتادة عن سالم عن جابر بن عبد الله ان رجلا من الانصار ولد له غلام فاراد ان یسمیه محمدا فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فساله فقال احسنت الانصار تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی

مائلات فقیل معناه عن طاعة الله ومایلزمهن حفظه مسبلات ای یعلمن غیرهن فعلهن المذموم وقیل مائلات یمشین متبخترات مسبلات لاکتافهن وقیل مائلات یمشین کمشیة البغایا مسبلات یمشین غیرهن تلک المشیة ومعنی رؤسهن کاسنمة البخت ای یکبرنها بلف عمامة اوعصابة اونحوها **باب** النهی عن التزویر فی اللباس وغیره والتشبع بما لم یعط (**قولها** ان امرأة قالت یا رسول الله اقول ان زوجی اعطانی مالم یعطنی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور) قال العلماء معناه المتکثر بما لیس عنده بان یظهر ان عنده ما لیس عنده یتکثر بذلک عند الناس ویتزین بالباطل فهو مذموم کما یذم من لبس ثوبی زور قال ابو عبید وآخرون هو الذی یلبس ثیاب اهل الزهد والعبادة والورع ومقصوده ان یظهر للناس انه متصف بتلک الصفة ویظهر من التخشع والزهد اکثر مما فی قلبه فهذه ثیاب زور ورياء وقیل هو کمن لبس ثوبین لغیره واوهم انهاله وقیل هو من یلبس قمیصا واحدا ویصل بکمیه کمین آخرین فیظهر ان علیه قمیصین وحکی الخطابی قولا آخر ان المراد هنا بالثوب الحالة والمذهب والعرب تکنی بالثوب عن حال لابسه ومعناه انه کالکاذب القائل مالم یکن وقولا آخر ان المراد الرجل الذی تطلب منه شهادة زور فیلبس ثوبین یتجمل بهما فلا ترد شهادته بحسن هیئة والله اعلم (**قوله** فی اسناد الباب حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر ثنا وکیع وعبدة عن هشام عن ابیه عن عائشة رضی الله عنها) وذکر الحدیث وبعده عن ابن نمیر ایضا عن عبدة عن هشام عن فاطمة عن اسماء الحدیث وبعده عن ابی بکر بن ابی شیبة عن ابی اسامة وعن اسحق عن ابی معویة کلاهما عن هشام بهذا الاسناد هکذا وقعت هذه الاسانید فی جمیع النسخ بلا وناعلی هذا الترتیب ووقع فی نسخة ابن ماهان روایة ابن ابی شیبة واسحق عقیب روایة ابن نمیر عن وکیع ومقدمة علی روایة ابن نمیر عن عبدة وحده واتفق الحفاظ علی ان هذا الذی فی نسخة ابن ماهان خطأ قال عبد الغنی بن سعید هذا خطأ قبیح قال ولیس لیعرف حدیث هشام عن ابیه عن عائشة رضی الله عنها الا من روایة مسلم عن ابن نمیر ومن روایة معمر بن راشد وقال الدارقطنی فی کتاب العلل حدیث هشام عن ابیه عن عائشة رضی الله عنها یرویه هکذا اسعر والمبارک بن فضالة ویرویه غیرهما عن فاطمة عن اسماء وهو الصحیح قال واخراج مسلم حدیث هشام عن ابیه عن عائشة لا یصح والصواب حدیث عبدة ووکیع وغیرهما عن هشام عن فاطمة عن اسماء والله اعلم **کتاب الآداب باب** النهی عن التکنی بابی القاسم وبیان مایستحب من الاسماء (**قوله** نادی رجل رجلا بالبقیع یا ابا القاسم فالتفت الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انی لم اعنک انما دعوت فلانا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی) اختلف العلماء فی هذه المسئلة علی مذاهب کثیرة وجمعها القاضی وغیره احد ها مذهب الشافعی واهل الظاهر انه لا یحل التکنی بابی القاسم لاحد اصلا سواء کان اسمه محمدا او احمد ام لم یکن لظاهر هذا الحدیث والثانی ان هذا النهی منسوخ فان هذا الحکم کان فی اول الامر لهذا المعنی المذکور فی الحدیث ثم نسخ قالوا فیباح التکنی الیوم بابی القاسم لکل احد سواء من اسمه محمد واحمد وغیره وبهذا مذهب مالک قال القاضی وبه قال جمهور السلف وفقهاء الامصار وجمهور العلماء قالوا وقد اشتهر ان جماعة تکنوا بابی القاسم فی العصر الاول وفیما بعد ذلک الی الیوم مع کثرة فاعلی ذلک وعدم الانکار الثالث مذهب ابن جریر انه لیس بمنسوخ وانما کان النهی للتنزیه والادب لا للتحریم الرابع ان النهی عن التکنی بابی القاسم مختص بمن اسمه محمد واحمد ولا باس بالکنیة وحدها لمن لا یسمی باحد من الاسمین وبهذا قول جماعة من السلف وجاء فیه حدیث مرفوع عن جابر الخامس انه نهی عن التکنی بابی القاسم مطلقا ونهی عن التسمیة بالقاسم لمسلم الکنی ابوه بابی القاسم وقد غیر مروان بن الحکم اسم ابنه عبد الملک حین بلغه هذا الحدیث فسماه عبد الملک وکان سماه اولا القاسم وفعله بعض الانصار ایضا السادس ان التسمیة بمحمد ممنوعة مطلقا سواء کان له کنیة ام لا وجاء فیه حدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم تسمون اولادکم محمدا ثم تلعنونهم وکتب عمر الی الکوفة لا تسموا احدا باسم نبی ثم جماعة بالمدینة بتغییر اسماء ابنائهم محمد حتی ذکر له جماعة ان النبی صلی الله علیه وسلم اذن لهم فی ذلک وسماهم به فترکهم قال القاضی وللاشبه ان فعل عمر هذا لاعظام لاسم النبی صلی الله علیه وسلم لئلا ینتهک الاسم کما سبق فی الحدیث تسمونهم محمدا ثم تلعنونهم وقیل سبب نهی عمر انه سمع رجلا یقول لمحمد بن زید بن الخطاب فعل الله بک یا محمد فدعاه عمر فقال اری رسول الله صلی الله علیه وسلم یسب والد لا تدعی محمدا بقیت وسماه عبد الرحمن (**قوله** حدثنی ابراهیم بن زیاد الملقب بسبلان) هو بسین مهملة مفتوحة ثم موحدة مفتوحة (**قوله** عن عبید الله بن عمر واخیه عبد الله) هذا صحیح لان عبید الله ثقة حافظ ضابط مجمع علی الاحتجاج به واما اخوه عبد الله فضعیف لا یجوز الاحتجاج به فاذا جمع بینهما الراوی جاز ووجب العمل بالحدیث اعتمادا علی عبید الله (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان احب اسمائکم الی الله عبد الله وعبد الرحمن) فیه التسمیة بهذین

وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة و محمد بن المثنی کلاهما عن محمد بن جعفر عن شعبة عن منصور ح قال وحدثنی محمد بن عمرو بن جبلة قال نا محمد یعنی ابن جعفر ح قال وثنا ابن المثنی قال نا ابن ابی عدی کلاهما عن شعبة عن حصین ح قال وحدثنی بشر بن خالد قال انا محمد یعنی ابن جعفر قال نا شعبة عن سلیمان کلاهما عن سالم ابن ابی الجعد عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی و اسحاق بن منصور قالا انا النضر بن شمیل قال نا شعبة عن قتادة و منصور و سلیمان و حصین بن عبد الرحمن قالوا اسمعنا سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو حدیث من ذکرنا حدیثهم من قبل وفی حدیث النضر عن شعبة قال وزاد فیه حصین و سلیمان قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما بعثت قاسما اقسم بینکم و قال سلیمان فانما انا قاسم اقسم بینکم **حدثنا** عمرو الناقد و محمد بن عبد الله بن نمیر جمیعا عن سفیان قال عمرو نا سفیان بن عیینة قال نا ابن المنکدر انه سمع جابر بن عبد الله یقول وُلد لرجل منا غلام فسماه القاسم فقلنا لا نکنیك ابا القاسم ولا نُنعمك عینا فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر ذلك له فقال سَمِّ ابنك عبد الرحمن **وحدثنی** امیة بن بسطام قال نا یزید یعنی ابن زُریع ح قال وحدثنی علی بن حجر قال نا اسمعیل یعنی ابن عُلیّة کلاهما عن روح بن القاسم عن محمد بن المنکدر عن جابر بمثل حدیث ابن عُیینة غیر انه لم یذکر ولا ننعمك عینا **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة و عمرو الناقد و زهیر بن حرب و ابن نُمیر قالوا انا سفیان بن عیینة عن ایوب عن محمد بن سیرین قال سمعت ابا هریرة یقول قال ابو القاسم صلی الله علیه وسلم سَمّوا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی قال عمرو عن ابی هریرة ولم یقل سمعت **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة و محمد بن عبد الله بن نُمیر و ابو سعید الاشج و محمد بن المثنی العنزی واللفظ لابن نمیر قالوا انا ابن ادریس عن ابیه عن سماك بن حرب عن علقمة بن وائل عن المغیرة بن شعبة قال لما قدِمتُ نجران سألونی فقالوا انکم تقرأون یا اُخت هارون وموسی قبل عیسی بکذا وکذا فلما قدمت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم سألته عن ذلك فقال انهم کانوا یُسمّون بانبیائهم والصلحین قبلهم **حدثنا** یحیی بن یحیی و ابو بکر بن ابی شیبة قال ابو بکر نا معتمر بن سلیمان عن الرکین عن ابیه عن سَمُرة وقال یحیی انا المعتمر بن سلیمان قال سمعت الرکین یحدث عن ابیه عن سمرة بن جُندُب قال نهانا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نسمی رقیقنا باربعة اسماء افلح ورباح و یسار و نافع **حدثنا** قتیبة بن سعید قال نا جریر عن الرکین عن ابیه عن سَمُرة بن جُندُب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تسم غلامك رباحا ولا یسارا ولا افلح ولا نافعا **حدثنا** احمد بن عبد الله بن یونس قال نا زهیر قال نا منصور عن هلال بن یَسَاف عن ربیع بن عُمَیلة عن سَمُرة بن جُندُب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان احب الکلام الی الله اربع سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر لا یضرك بایهن بدأت ولا تسمین غلامك یسارا ولا رباحا ولا نجیحا ولا افلح فانك تقول اثم هو فلا یکون فیقول لا انما هن اربع فلا تزیدن علی **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم قال انا جریر ح قال وحدثنی امیة بن بسطام قال نا یزید بن زریع قال نا روح ح وهو ابن القاسم ح قال وثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة کلاهما عن منصور باسناد زهیر فاما حدیث جریر وروح فکمثل حدیث زهیر بقصته واما حدیث شعبة فلیس فیه الا ذکر تسمیة الغلام ولم یذکر الکلام الاربع **حدثنی** محمد بن احمد بن ابی خلف قال نا روح قال نا ابن جُریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول راد النبی صلی الله علیه وسلم ان ینهی عن ان یسمی بیعلی و ببرکة و بافلح و بیسار و بنافع و بنحو ذلك ثم رایته سکت بعد عنها فلم یقل شیئا ثم قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم ینه عن ذلك ثم اراد عمر ان ینهی عن ذلك ثم ترکه

الاسمین وتفضیلها علی سائر ما یسمی به (**قوله** صلی الله علیه وسلم فانما انا قاسم اقسم بینکم) وفی روایة للبخاری فی اول الکتاب فی باب من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین وانما انا قاسم والله یعطی قال القاضی عیاض هذا یشعر بان الکنیة انما تکون بسبب وصف صحیح فی المکنی او بسبب اسم ابنه وقال ابن بطال فی شرح روایة البخاری معناه انی لم استأثر من مال الله تعالی شیئا دونکم وقال التلیبی تقلوبهم حین فاضل فی العطاء فقال الله هو الذی یعطیکم لانا وانما انا قاسم فمن قسمت له شیئا فذلك نصیبه قلیلا کان او کثیرا وانما غیر ابی القاسم من الکنی فاجمع المسلمون علی جوازه سواء کان له ابن او بنت فکنی به او بها او لم یکن له ولد او کان صغیرا او کنی بغیر ولده ویجوز ان یکنی الرجل ابا فلان وابا فلانة وان تکنی المرأة ام فلان وام فلانة وقد صح ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقول للصغیر اخی انس یا ابا عمیر ما فعل النغیر والله اعلم (**قوله** تنعمك عینا) ای لا تقر عینك بذلك وسبق شرح قرت عینه فی حدیث ابی بکر وضیفانه ز (**قوله** صلی الله علیه وسلم عن بنی اسرائیل انهم کانوا یسمون بانبیائهم والصالحین قبلهم) استدل به جماعة علی جواز التسمیة باسماء الانبیاء علیهم السلام واجمع علیه العلماء الا ما قدمناه عن عمر رضی الله عنه وسبق تاویله وقد سمی النبی صلی الله علیه وسلم ابنه ابراهیم وکان فی اصحابه خلائق مسمون باسماء الانبیاء قال القاضی وقد ذکره بعض العلماء التسمی باسماء الملائکة وهو قول الحارث بن مسکین قال وکره مالك التسمی بجبرئیل و یاسین

باب کراهة التسمیة بالاسماء القبیحة وبنافع ونحوه (**قوله** نهانا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نسمی رقیقنا بار بعة اسماء افلح ورباح ویسار و نافع وفی روایة لا تسمین غلامك یسارا ولا رباحا ولا نجیحا ولا افلح فانك تقول اثم هو فلا یکون فیقول لا انما هن اربع فلا تزیدن علی وفی روایة جابر قال اراد النبی صلی الله علیه وسلم ان ینهی عن ان یسمی بیعلی وببرکة وبافلح وبیسار وبنافع ونحو ذلك ثم رأیته سکت بعد عنها فلم یقل شیئا ثم قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم ینه عن ذلك ثم اراد عمر ان ینهی عن ذلك ثم ترکه) هکذا وقع هذا اللفظ فی معظم نسخ صحیح مسلم التی ببلادنا ان یسمی بیعلی وفی بعضها بمقبل بدل بیعلی وفی الجمع بین الصحیحین للحمیدی بیعلی وذکر القاضی عیاض انه فی اکثر النسخ بمقبل وفی بعضها بیعلی قال والاشبه انه تصحیف قال والمعروف بمقبل وهذا الذی انکره القاضی لیس بمنکر بل هو المشهور وهو صحیح فی الروایة وفی المعنی وروی ابو داود فی سننه هذا الحدیث عن ابی سفیان عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان عشت ان شاء الله انهی امتی ان یسموا نافعا وافلح وبرکة والله اعلم واما **قوله** فلا تزیدن علی هو بضم الدال ومعناه الذی سمعته اربع کلمات وکذا رویتهن لکم فلا تزیدوا علی فی الروایة ولا تنقلوا عنی غیر الاربع ولیس فیه منع القیاس علی الاربع وان یلحق بها ما فی معناها قال اصحابنا یکره التسمیة بهذه الاسماء المذکورة فی الحدیث وما فی معناها ولا تختص الکراهة بها وحدها وهی کراهة تنزیه لا تحریم والعلة فی الکراهة ما بینه صلی الله علیه وسلم فی قوله فانك تقول اثم هو فیقول لا فکره لبشاعة الجواب وربما اوقع بعض الناس فی شئ من الطیرة واما **قوله** اراد النبی صلی الله علیه وسلم ان ینهی عن هذه الاسماء فمعناه اراد ان ینهی عنها نهی تحریم فلم ینه واما النهی الذی هو الکراهة التنزیه فقد نهی عنه فی الاحادیث الباقیة

حدثنا احمد بن حنبل وزهیر بن حرب ومحمد بن المثنی وعبید الله بن سعید ومحمد بن بشار قالوا نا یحیی بن سعید عن عبید الله قال اخبرنی نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم غیر اسم عاصیة وقال انت جمیلة قال حدثکان اخبرنی عن حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا الحسن بن موسی قال نا حماد بن سلمة عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر ان ابنة لعمر کان یقال لها عاصیة فسماها رسول الله صلی الله علیه وسلم جمیلة حدثنا عمرو الناقد وابن ابی عمر واللفظ لعمرو قالا نا سفیان عن محمد بن عبد الرحمن مولی آل طلحة عن کریب عن ابن عباس قال کانت جویریة اسمها برة فحول رسول الله صلی الله علیه وسلم اسمها جویریة وکان یکره ان یقال خرج من عند برة وفی حدیث ابن ابی عمر عن کریب قال سمعت ابن عباس حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ومحمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالوا نا محمد ابن جعفر قال نا شعبة عن عطاء بن ابی میمونة قال سمعت ابا رافع یحدث عن ابی هریرة ح قال وحدثنا عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة عن عطاء بن ابی میمونة عن ابی رافع عن ابی هریرة ان زینب کان اسمها برة فقیل تزکی نفسها فسماها رسول الله صلی الله علیه وسلم زینب لفظ الحدیث لهؤلاء دون ابن بشار وقال ابن ابی شیبة نا محمد بن جعفر عن شعبة حدثنی اسحاق بن ابراهیم قال نا عیسی بن یونس ح قال وثنا ابو کریب قال نا ابو اسامة قالا نا الولید بن کثیر قال حدثنی محمد بن عمرو بن عطاء قال حدثتنی زینب بنت ام سلمة قالت کان اسمی برة فسمانی رسول الله صلی الله علیه وسلم زینب قالت ودخلت علیه زینب بنت جحش واسمها برة فسماها زینب حدثنا عمرو الناقد قال نا هاشم بن القاسم قال نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن محمد بن عمرو ابن عطاء قال سمیت ابنة برة فقالت لی زینب بنت ابی سلمة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن هذا الاسم وسمیت برة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تزکوا انفسکم الله اعلم باهل البر منکم فقالوا بم نسمیها قال سموها زینب حدثنا سعید بن عمرو الاشعثی واحمد بن حنبل وابو بکر بن ابی شیبة واللفظ لاحمد قال الاشعثی انا وقال الاخران نا سفیان بن عیینة عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان اخنع اسم عند الله رجل یسمی ملک الاملاک زاد ابن ابی شیبة فی روایته لا مالک الا الله قال الاشعثی قال سفیان مثل شاهان شاه وقال احمد بن حنبل سالت ابا عمرو عن اخنع فقال اوضع حدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اغیظ رجل علی الله یوم القیمة واخبثه واغیظه علیه رجل کان یسمی ملک الاملاک لا ملک الا الله حدثنا عبد الاعلی بن حماد قال نا حماد بن سلمة عن ثابت البنانی عن انس بن مالک قال ذهبت بعبد الله بن ابی طلحة الانصاری الی رسول الله صلی الله علیه وسلم حین ولد ورسول الله صلی الله علیه وسلم فی عباءة یهنأ بعیرا له فقال هل معک تمر فقلت نعم فناولته تمرات فالقاهن فی فیه فلاکهن ثم فغر فا الصبی فجعل یتلمظ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم حب الانصار التمر وسماه عبد الله

باب استحباب تغییر الاسم القبیح الی حسن وتغییر اسم برة الی زینب وجویریة ونحوهما قوله ان ابنة لعمر کان یقال لها عاصیة فسماها رسول الله صلی الله علیه وسلم جمیلة وفی الحدیث الآخر کانت جویریة اسمها برة فحول رسول الله صلی الله علیه وسلم اسمها جویریة وکان یکره ان یقال خرج من عند برة وذکر فی الحدیثین الآخرین ان النبی صلی الله علیه وسلم غیر اسم برة بنت ابی سلمة وبرة بنت جحش فسماها زینب وزینب قال لا تزکوا انفسکم الله اعلم باهل البر منکم) معنی هذه الاحادیث تغییر الاسم القبیح او المکروه الی حسن وقد ثبت احادیث بتغییره صلی الله علیه وسلم اسماء جماعة کثیرین من الصحابة وقد بین صلی الله علیه وسلم العلة فی النوعین ومافی معناهما وهی التزکیة او خوف التطیر **باب** تحریم التسمی بملک الا ملاک او بملک الملوک (قوله صلی الله علیه وسلم ان اخنع اسم عند الله تعالی رجل یسمی ملک الاملاک لا مالک الا الله قال سفین مثل شاهان شاه وقال احمد بن حنبل سالت ابا عمرو عن اخنع فقال اوضع وفی روایة اغیظ رجل علی الله یوم القیمة واخبثه واغیظه علیه رجل کان یسمی ملک الاملاک) هکذا جاءت هذه الالفاظ هنا اخنع واغیظ واخبث وهذا التفسیر الذی فسره ابو عمرو مشهور عنه وعن غیره قالوا معناه اشد ذلا وصغارا یوم القیمة والمراد صاحب الاسم ویدل علیه الروایة الثانیة اغیظ رجل قال القاضی وقد یستدل به علی ان الاسم هو المسمی وفیه الخلاف المشهور وقیل اخنع بمعنی افجر یقال خنع الرجل الی المرأة والمرأة الیه ای دعا الی الفجور وهو بمعنی اخبث ای اکذب الاسماء وقیل اقبح وفی روایة البخاری اخنی وهو بمعنی ما سبق ای افحش وافجر والخنی الفحش وقد یکون بمعنی الهلاک یقال اخنی علیه الدهر ای اهلکه قال ابو عبیدة وروی اخنع ای اقتل والنخع القتل الشدید وأما قوله صلی الله علیه وسلم اغیظ رجل علی الله واغیظه علیه فهکذا وقع فی جمیع النسخ بتکریر اغیظ قال القاضی لیس تکریره وجه الکلام قال وفیه وهم من بعض الرواة بتکریره او تغییره قال وقال بعض الشیوخ لعل احدهما اغنط بالنون والطاء المهملة ای اشده علیه والغنط شدة الکرب قال المازری اغیظ هنا مصروف عن ظاهره والله سبحانه وتعالی لا یوصف بالغیظ فیتاول هنا الغیظ علی الغضب وسبق شرح معنی الغضب والرحمة فی حق الله سبحانه وتعالی والله اعلم وأما قوله قال سفین مثل شاهان شاه فکذا هو فی جمیع النسخ قال القاضی وقع فی روایة شاه شاه قال وزعم بعضهم ان الاصوب شاه شاهان وکذا جاء فی بعض الاخبار فی کسری قالوا وشاه الملک وشاهان الملوک وکذا یقولون لقاضی القضاة موبذ موبذان قال القاضی ولا ینکر صحة ما جاءت به الرجال لان کلام العجم یبنی علی التقدیم والتاخیر فی المضاف والمضاف الیه فیقولون فی غلام زید زید غلام فهکذا اکثر کلامهم فروایة مسلم صحیحة واعلم ان التسمی بهذا الاسم حرام وکذلک التسمی باسماء الله تعالی المختصة به کالرحمن والقدوس والمهیمن وخالق الخلق ونحوها وأما قوله قال احمد بن حنبل سالت ابا عمرو فابو عمرو هذا هو اسحق بن مرار بکسر المیم علی وزن قتال وقیل مرار بفتحها وتشدید الراء کعمار وقیل بفتحها وتخفیف الراء کغزال وهو ابو عمرو اللغوی النحوی الشهور ولیس بابی عمرو الشیبانی ذاک تابعی توفی قبل ولادة احمد بن حنبل والله اعلم **باب** استحباب تحنیک المولود عند ولادته وحمله الی صالح یحنکه وجواز تسمیته یوم ولادته واستحباب التسمیة بعبد الله وابراهیم وسائر اسماء الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم اتفق العلماء علی استحباب تحنیک المولود عند ولادته بتمر فان تعذر فما فی معناه او قریب منه من الحلو فیمضغ المحنک التمرة حتی تصیر مائعة بحیث تبتلع ثم یفتح فم المولود ویضعها فیه لیدخل شیء منها جوفه ویستحب ان یکون المحنک من الصالحین وممن یتبرک به رجلا کان او امرأة فان لم یکن حاضرا عند الموجود حمل الیه (قوله ذهبت بعبد الله ابن ابی طلحة حین ولد ورسول الله صلی الله علیه وسلم فی عبارة یهنأ بعیرا له فقال هل معک تمر فقلت نعم فناولته تمرات فالقاهن فی فیه فلاکهن ثم فغر فا الصبی فجعل فیه فجعل الصبی یتلمظ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حب الانصار التمر وسماه عبد الله) اما العبارة فمعروفة وهی ممدودة یقال فیها عباءة بالیاء وجمع العبارة العباء وأما قوله یهنأ فبهمز آخره ای یطلیه بالقطران وهو الهناء بکسر الهاء والمد یقال هنأت البعیر اهنأه وهنی لاکهن ای مضغهن قال اهل اللغة اللوک مختص بمضغ الشیء الصلب وفغر فاه بفتح الفاء والغین المعجمة ای فتحه ومجه فیه ای طرحه فیه ویتلمظ ای یحرک لسانه لیتتبع مافی فیه من آثار التمر والتلمظ واللمظ فعل ذلک باللسان ویقصد به فاعله تنقیة الفم من بقایا الطعام وکذلک ما علی الشفتین واکثر ما یفعل ذلک فی شیء یستطیبه ویقال تلمظ یتلمظ تلمظا ولمظ یلمظ بضم المیم لمظا باسکانها ویقال لذلک الشیء الباقی فی الفم لماظة بضم اللام (وقوله صلی الله علیه وسلم حب الانصار التمر)

حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا يزيد بن هارون قال انا ابن عون عن ابن سيرين عن انس بن مالك قال كان ابن لابى طلحة يشتكى فخرج ابو طلحة فقبض الصبى فلما رجع ابو طلحة قال ما فعل ابنى قالت ام سليم هو اسكن مما كان فقربت اليه العشاء فتعشى ثم اصاب منها فلما فرغ قالت وار وا الصبى فلما اصبح ابو طلحة اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره فقال اعرستم الليلة قال نعم قال اللهم بارك لهما فولدت غلاما فقال لى ابو طلحة احملوه حتى تاتى به النبى صلى الله عليه وسلم وبعثت معه بتمرات فاخذه النبى صلى الله عليه وسلم فقال امعه شئ قالوا نعم تمرات فاخذها النبى صلى الله عليه وسلم فمضغها ثم اخذها من فيه فجعلها فى فى الصبى ثم حنكه وسماه عبد الله حدثنا محمد بن بشار قال نا حماد بن مسعدة قال نا ابن عون عن محمد عن انس بهذه القصة نحو حديث يزيد حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وعبد الله بن برّاد الاشعرى وابو كريب قالوا نا ابو اسامة عن بريد عن ابى بردة عن ابى موسى قال ولد لى غلام فاتيت به النبى صلى الله عليه وسلم فسماه ابراهيم وحنكه بتمرة حدثنا الحكم بن موسى ابو صالح قال نا شعيب يعنى ابن اسحاق قال اخبرنى هشام بن عروة قال حدثنى عروة بن الزبير وفاطمة بنت المنذر بن الزبير انهما قالا خرجت اسماء بنت ابى بكر حين هاجرت وهى حبلى بعبد الله بن الزبير فقدمت قباء فنفست بعبد الله بقباء ثم خرجت حين نفست الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ليحنكه فاخذه رسول الله صلى الله عليه وسلم منها فوضعه فى حجره ثم دعا بتمرة قال قالت عائشة فمكثنا ساعة نلتمسها قبل ان نجدها فمضغها ثم بصقها فى فيه فان اول شئ دخل بطنه لريق رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قالت اسماء ثم مسحه وصلى عليه وسماه عبد الله ثم جاء وهو ابن سبع سنين او ثمان ليبايع رسول الله صلى الله عليه وسلم وامره بذلك الزبير فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين راه مقبلا اليه ثم بايعه حدثنا ابو كريب محمد بن العلاء قال نا ابو اسامة عن هشام عن ابيه عن اسماء انها حملت بعبد الله بن الزبير بمكة قالت فخرجت وانا متم فاتيت المدينة فنزلت بقباء فولدته بقباء ثم اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فوضعه فى حجره ثم دعا بتمرة فمضغها ثم تفل فى فيه فكان اول شئ دخل جوفه ريق رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم حنكه بتمرة ثم دعا له وبرّك عليه وكان اول مولود ولد فى الاسلام حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا خالد بن مخلد عن على بن مسهر عن هشام بن عروة عن ابيه عن اسماء بنت ابى بكر الصديق انها هاجرت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهى حبلى بعبد الله بن الزبير فذكر نحو حديث ابى اسامة حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا عبد الله بن نمير قال نا هشام عن ابيه عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يؤتى بالصبيان فيبرّك عليهم ويحنكهم

روى بضم الحاء وكسرها فالكسر بمعنى المحبوب كالذبح بمعنى المذبوح وعلى هذا فالباء مرفوعة اى محبوب الانصار التمر واما من ضم الحاء فهو مصدر وفى الباء على هذا وجهان النصب وهو الاشهر والرفع فمن نصب فتقديره انظروا حب الانصار التمر فينصب التمر ايضا ومن رفع قال هو مبتدأ حذف خبره اى حب الانصار التمر لازم او نحو هذا او عادة من صغرهم والله اعلم وفى هذا الحديث فوائد منها تحنيك المولود عند ولادته وهو سنة بالاجماع كما سبق ومنها ان يحنكه صالح من رجل او امرأة ومنها التبرك بآثار الصالحين وريقهم وكل شئ منهم ومنها كون التحنيك بتمر وهو مستحب ولو حنك بغيره حصل التحنيك ولكن التمر افضل ومنها جواز لبس العباءة ومنها التواضع وتعاطى الكبير اشغاله وانه لا ينقص ذلك مروءته ومنها استحباب التسمية بعبد الله ومنها استحباب تفويض تسمية الى صالح فيختار له اسماء تفضيه ومنها جواز تسمية يوم ولادته والله اعلم (قوله فى الرواية الثانية ان الصبى لما مات فجاء ابوه ابو طلحة وسال ام سليم وهى ام الصبى ما فعل الصبى قالت هو اسكن مما كان فقربت اليه العشاء فتعشى ثم اصاب منها فلما فرغ قالت واروا الصبى) اى ادفنوه فقدمات فى هذا الحديث مناقب لام سليم رضى الله عنها من عظيم صبرها وحسن رضاها بقضاء الله تعالى وجزالة عقلها فى اخفائها موته على ابيه فى اول الليل ليبيت مستريحا بلا حزن ثم تعشت وتعرضت له وعرضت له باصابتها فاصابها وفيه استعمال المعاريض عند الحاجة لقولها هو اسكن مما كان فانه كلام صحيح مع ان المفهوم منه انه قد هان مرضه وسهل وهو فى الجملة وشرط المعاريض المباحة ان لا يضيع بها حق احد والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم اعرستم الليلة) هو باسكان العين وهو كناية عن الجماع قال الاصمعى والجمهور يقال اعرس الرجل اذا دخل بامرأته قالوا ولا يقال فيه عرس بالتشديد وارادوا ههنا الوطء وسماه اعراسا لانه فى معناه فى المقصود قال صاحب التحرير روى ايضا اعرستم بفتح العين وتشديد الراء قال وهى لغة يقال عرس بمعنى اعرس قال لكن قال اهل اللغة اعرس افصح من عرس فى هذا وهذا السوال للتعجب من صنيعهما وصبرهما وسرور الحسن رضاها بقضاء الله تعالى ثم دعا صلى الله عليه وسلم لهما بالبركة فى ليلتهما فاستجاب الله تعالى ذلك الدعاء وحملت بعبد الله بن ابى طلحة وجاء من اولاد عبد الله اسحق واخوته التسعة صالحين علماء (قوله حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ثنا يزيد بن هرون انا ابن عون عن ابن سيرين عن انس) هكذا وقع فى مسلم ابن سيرين مهملا وفى رواية البخارى هذا الحديث عن انس بن سيرين (قوله عن ابى موسى رضى الله عنه قال ولد لى غلام فاتيت به النبى صلى الله عليه وسلم فسماه ابراهيم وحنكه بتمرة) فيه التحنيك وغيره مما سبق فى حديث انس وفيه جواز التسمية باسماء الانبياء عليهم السلام وقد سبقت المسئلة وذكرنا ان الجماهير على ذلك وفيه جواز التسمية يوم الولادة وفيه ان قوله صلى الله عليه وسلم احب الاسماء الى الله تعالى عبد الله وعبد الرحمن ليس بمانع من التسمية بغيرهما ولذا سمى ابن ابى اسيد المذكور بعد هذا المنذر (قولها مسحه وصلى عليه وسماه عبد الله) معنى صلى عليه اى دعا له ومسحه تبركا ففيه استحباب الدعاء للمولود عند تحنيكه ومسحه للتبريك (قوله ان ابن الزبير جاء وهو ابن سبع سنين او ثمان ليبايع رسول الله صلى الله عليه وسلم وامره بذلك الزبير فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين رآه مقبلا اليه ثم بايعه) هذه بيعة تبرك وتشريف لا بيعة تكليف فانه دون سن التكليف (قولها فخرجت وانا متم) اى مقاربة للولادة (قولها ثم تفل فى فيه) هو بالتاء المثناة فوق كما صرح به فى الرواية الاخرى (قوله وكان اول مولود ولد فى الاسلام) يعنى اول من ولد فى الاسلام بالمدينة بعد الهجرة من اولاد المهاجرين والا فالنعمان بن بشير الانصارى رض ولد قبله بعد الهجرة وفى هذا الحديث مع ما سبق شرحه مناقب كثيرة لعبد الله بن الزبير رض منها ان النبى صلى الله عليه وسلم مسح عليه ودعا له واول شئ دخل جوفه ريقه صلى الله عليه وسلم وانه اول من ولد فى الاسلام بالمدينة والله اعلم (قوله فلهى النبى صلى الله عليه وسلم لشئ بين يديه) هذه اللفظة رويت على وجهين احدهما فلها بفتح الهاء والثانية فلهى بكسرها وبالياء والاولى لغة طى والثانية لغة الاكثرين ومعناه اشتغل لشئ بين يديه واما من اللهو فلها بالفتح لا غير يلهو والاشهر فى الرواية هنا كسر الهاء وهى لغة اكثر العرب كما ذكرنا واتفق اهل الغريب والشراح على ان معناه اشتغل

حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة قال نا ابو خالد الاحمر عن هشام عن ابيه عن عائشة قالت جئنا بعبد الله بن الزبير الى النبى صلى الله عليه وسلم يحنكه فطلبنا تمرة فمرّ علينا طلبا حدثنى محمد بن سهل التميمى وابو بكر بن اسحاق قالا نا ابن ابى مريم قال نا محمد هو ابن مطرف ابو غسان قال حدثنى ابو حازم عن سهل بن سعد قال أُتِىَ بالمنذر بن ابى اُسَيْد الى رسول الله صلى الله عليه وسلم حين وُلِد فوضعه النبى صلى الله عليه وسلم على فخذه وابو اُسَيْد جالس فلهى النبى صلى الله عليه وسلم بشئ بين يديه فامر ابو اُسَيْد بابنه فاحتمل من على فخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقلبوه فاستفاق رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اين الصبى فقال ابو اسيد قلبناه يا رسول الله قال ما اسمه قال فلان قال لا ولكن اسمه المنذر فسماه يومئذ المنذر حدثنا ابو الربيع سليمان بن داود العتكى قال نا عبد الوارث قال نا ابو التياح قال نا انس بن مالك ح قال وحدثنا شيبان بن فروخ واللفظ له قال نا عبد الوارث عن ابى التياح عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم احسن الناس خُلقا وكان لى اخ يقال له ابو عمير قال حسبته قال كان فطيما قال فكان اذا جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فرآه قال يا عمير ما فعل النُّغَير قال وكان يلعب به حدثنا محمد بن عُبيد الغُبَرى قال نا ابو عَوانة عن ابى عثمان عن انس بن مالك قال قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بنى حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وابن ابى عمر واللفظ لابن ابى عمر قالا نا يزيد بن هارون عن اسمعيل بن ابى خالد عن قيس بن ابى حازم عن المغيرة بن شعبة قال فاسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم احدٌ عن الدجال اكثر مما سالته عنه فقال الى بنى وما يضرك منه انه لن يضرك قال قلت انهم يزعمون ان معه انهار الماء وجبال الخبز قال هو اهون على الله من ذلك حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وابن نمير قالا نا وكيع ح قال وحدثنى سُرَيج بن يونس قال نا هُشيم ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهيم قال نا جرير ح قال وحدثنى محمد بن رافع قال نا ابو اسامة كلهم عن اسمعيل بهذا الاسناد وليس فى حديث احد منهم قول النبى صلى الله عليه وسلم للمغيرة اى بنى الا فى حديث يزيد وحده وحدثنى عمرو بن محمد بن بكير الناقد قال نا سفين بن عُيَينة قال نا والله يزيد بن خُصَيفة عن بُسر بن سعيد قال سمعت ابا سعيد الخدرى يقول كنت جالسا بالمدينة فى مجلس الانصار فاتانا ابو موسى فَزِعًا او مذعورا قلنا ما شانك قال ان عمر ارسل الىّ ان ائته فاتيت بابه فسلّمت ثلاثا فلم يَرُدّ علىّ فرجعت فقال ما منعك ان تاتينا فقلت انى اتيتك فسلّمت على بابك ثلاثا فلم تَرُدّ واعلىّ فرجعت وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استاذن احدكم ثلاثا فلم يؤذن له فليرجع فقال عُمَر اقم عليه البيّنة والا اوجعتك فقال ابى بن كعب لا يقوم معه الا اصغر القوم قال ابو سعيد قلت انا اصغر القوم قال فاذهب به حدثنا قتيبة بن سعيد وابن ابى عمر قالا نا سفيان عن يزيد بن خُصيفة بهذا الاسناد وزاد ابن ابى عمر فى حديثه قال ابو سعيد فقمت معه فذهبت الى عمر فشهدت

(قوله المنذر بن ابى اسيد) المشهور فى ابى اسيد بضم الهمزة وفتح السين ولم يذكر الجمهور غيره قال القاضى وحكى عبد الرحمن بن مهدى عن سفيان انه بفتح الهمزة قال احمد بن حنبل وبالضم قاله عبد الرزاق ووكيع وهو الصواب واسمه مالك بن ابى بدجة قالوا وسبب تسمية النبى صلى الله عليه وسلم هذا المولود المنذر لان ابن عم ابيه المنذر بن عمرو كان قد استشهد ببئر معونة وكان لسيرهم فيتقاولون بكونه خلفا منه (قوله فاقلبوه) اى ردوه وصرفوه هكذا وقع فى جميع نسخ صحيح مسلم فاقلبوه بالالف وانكره جمهور اهل اللغة والغريب وشراح الحديث وقالوا صوابه قلبوه بحذف الالف قالوا يقال قلبت الصبى والشئ صرفته ورددته ولا يقال اقلبته وذكر صاحب التحرير ان اقلبوه بالالف لغة قليلة فاشتبها لغة والله اعلم (قوله فاستفاق رسول الله صلى الله عليه وسلم) اى انتبه من شغله وفكره الذى كان فيه والله اعلم **باب** جواز تكنية من لم يولد له وتكنية الصغير (قوله كان رسول الله صلى الله عليه وسلم احسن الناس خلقا وكان لى اخ يقال له ابو عمير احسبه قال فطيما فكان اذا جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فرآه قال ابا عمير ما فعل النغير قال وكان يلعب به) النغير بضم النون تصغير النغر بضمها وفتح الغين المعجمة وهو طائر صغير جمعه نغران والتعظيم بمعنى المفطوم وفى هذا الحديث فوائد كثيرة جدا منها جواز تكنية من لم يولد له وتكنية الطفل وانه ليس كذبا وجواز المزاح فيما ليس اثما وجواز تصغير بعض المسميات وجواز لعب الصبى بالعصفور وتمكين الولى اياه من ذلك وجواز السجع بالكلام الحسن بلا كلفة وملاطفة الصبيان وتانيسهم وبيان ما كان عليه النبى صلى الله عليه وسلم من حسن الخلق وكرم الشمائل والتواضع وزيارة الاهل للاهل ام سليم والد ابى عميرهى من محارمه صلى الله عليه وسلم كما سبق بيانه واستدل به بعض المالكية على جواز الصيد من حرم المدينة ولا دلالة فيه لذلك لانه ليس فى الحديث صراحة ولا كناية انه من حرم المدينة وقد سبقت الاحاديث الصحيحة الكثيرة فى كتاب الحج المصرحة بتحريم صيد حرم المدينة فلا يجوز ترك بها بمثل هذا ولا معارضتها والله اعلم **باب** جواز قول لغير ابنه يا بنى واستحبابه للملاطفة (قوله صلى الله عليه وسلم للانس يا بنى وللمغيرة اى بنى) هو بفتح الياء المشددة وكسرها وقرئ بهما فى السبع الاكثرون بالكسر وبعضهم باسكانها **فى** هذين الحديثين جواز قول الانسان لغير ابنه ممن هو اصغر سنا منه يا بنى ويا بنى مصغرا ويا ولدى ونحو ذلك وانك عندى بمنزلة ولدى فى الشفقة وكذا يقال له ولمن هو فى مثل سن المتكلم يا اخى للمعنى الذى ذكرناه واذا قصد التلطف كان مستحبا كما فعله النبى صلى الله عليه وسلم (قوله صلى الله عليه وسلم فى الدجال وما يضبك منه) هو من النصب وهو التعب والمشقة اى ما يشق عليك ويتعبك منه (قوله صلى الله عليه وسلم انه لن يضرك) هو من معجزات النبوة وسيأتى شرح احاديث الدجال مستوعبا ان شاء الله تعالى حيث ذكره مسلم فى اواخر الكتاب بالله التوفيق **باب** الاستيذان (قوله صلى الله عليه وسلم اذا استاذن احدكم ثلثا فلم يؤذن له فليرجع) اجمع العلماء ان الاستيذان مشروع وظاهرت به دلائل القرآن والسنة واجماع الامة والسنة ان يسلم ويستاذن ثلثا فيجمع بين السلام والاستيذان كما صرح به فى القرآن واختلفوا فى انه هل يستحب تقديم السلام ثم الاستيذان او تقديم الاستيذان ثم السلام والصحيح الذى جاءت به السنة وقاله المحققون انه يقدم السلام فيقول السلام عليكم ادخل والثانى يقدم الاستيذان والثالث وهو اختيار الماوردى من اصحابنا ان وقعت عين المستاذن على صاحب المنزل قبل دخوله قدم السلام والا قدم الاستيذان وصح عن النبى صلى الله عليه وسلم حديثان فى تقديم السلام اما اذا استاذن ثلثا فلم يؤذن له وظن انه لم يسمعه ففيه ثلثة مذاهب اظهرها انه ينصرف ولا يعيد الاستيذان والثانى يزيد فيعيده والثالث ان كان بلفظ الاستيذان المتقدم لم يعده وان كان بغيره اعاده فمن قال بالاظهر فحجته قوله صلى الله عليه وسلم فى هذا الحديث فلم يؤذن له فليرجع ومن قال بالثانى حمل الحديث على من علم او ظن انه سمعه فلم ياذن والله اعلم (قوله قال عمر اقم عليه البينة والا اوجعتك قال ابى بن كعب لا يقوم معه الا اصغر القوم قال ابو سعيد قلت انا اصغر القوم قال فاذهب به) معنى كلام ابى بن كعب رض الانكار على عمر فى انكاره الحديث واما (قوله لا يقوم معه الا اصغر القوم فمعناه ان هذا حديث مشهور بيننا معروف للكبار نا وصغارنا حتى ان اصغرنا يحفظه وسمعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد تعلق بهذا الحديث من يقول لا يحتج بخبر الواحد وزعم ان عمر رضى الله عنه رد حديث ابى موسى هذا لكونه خبر واحد وهذا

حدثنی ابو الطاهر قال اخبرنی عبد الله بن وهب قال حدثنی عمرو بن الحارث عن بکیر بن الاشج ان بسر بن سعید حدثه انه سمع ابا سعید الخدری یقول کنا فی مجلس عند ابی بن کعب فاتی ابو موسی الاشعری مغضبا حتی وقف فقال انشدکم الله هل سمع احد منکم رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الاستیذان ثلاث فان اذن لک والا فارجع قال ابی وما ذاک قال استاذنت علی عمر بن الخطاب امس ثلاث مرات فلم یوذن لی فرجعت ثم جئته الیوم فدخلت علیه فاخبرته انی جئت امس فسلمت ثلاثا ثم انصرفت قال قد سمعناک ونحن حینئذ علی شغل فلو ما استاذنت حتی یؤذن لک قال استاذنت کما سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فوالله لاوجعن ظهرک وبطنک او لتاتین بمن یشهد لک علی هذا فقال ابی بن کعب فوالله لا یقوم معک الا احدثنا سنا قم یا ابا سعید فقمت حتی اتیت عمر فقلت قد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول هذا حدثنا نصر بن علی الجهضمی قال نا بشر یعنی ابن مفضل قال نا سعید بن یزید عن ابی نضرة عن ابی سعید ان ابا موسی اتی باب عمر فاستاذن فقال عمر واحدة ثم استاذن الثانیة فقال عمر ثنتان ثم استاذن الثالثة فقال عمر ثلاث ثم انصرف فاتبعه فرده فقال ان کان هذا شیء حفظته من رسول الله صلی الله علیه وسلم فها والا لاجعلنک عظة قال ابو سعید فاتانا فقال الم تعلموا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الاستیذان ثلاث قال فجعلوا یضحکون قال فقلت اتاکم اخوکم المسلم قد افزع وتضحکون انطلق فانا شریکک فی هذه العقوبة فاتاه فقال هذا ابو سعید حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن ابی مسلمة عن ابی نضرة عن ابی سعید ح قال وحدثنی احمد بن الحسن بن خراش قال نا شبابة قال نا شعبة عن الجریری وسعید بن یزید کلاهما عن ابی نضرة قالا سمعناه یحدث عن ابی سعید الخدری بمعنی حدیث بشر بن مفضل عن ابی مسلمة وحدثنی محمد بن حاتم قال نا یحیی بن سعید القطان عن ابن جریج قال نا عطاء عن عبید بن عمیر ان ابا موسی استاذن علی عمر ثلاثا فکانه وجده مشغولا فرجع فقال عمر الم نسمع صوت عبد الله بن قیس ائذنوا له فدعی له فقال ما حملک علی ما صنعت قال انا کنا نؤمر بهذا قال لتقیمن علی هذا بینة او لافعلن فخرج فانطلق الی مجلس من الانصار فقالوا لا یشهد لک علی هذا الا اصغرنا فقام ابو سعید فقال کنا نؤمر بهذا فقال عمر خفی علی هذا من امر رسول الله صلی الله علیه وسلم الهانی عنه الصفق بالاسواق حدثناه محمد بن بشار قال نا ابو عاصم ح قال وثنا حسین بن حریث قال نا النضر یعنی ابن شمیل قالا جمیعا نا ابن جریج بهذا الاسناد نحوه ولم یذکر فی حدیث النضر الهانی عنه الصفق بالاسواق حدثنا حسین بن حریث ابو عمار قال نا الفضل بن موسی قال انا طلحة بن یحیی عن ابی بردة عن ابی موسی الاشعری قال جاء ابو موسی الی عمر بن الخطاب فقال السلام علیکم هذا عبد الله بن قیس فلم یاذن له فقال السلام علیکم هذا ابو موسی السلام علیکم هذا الاشعری ثم انصرف فقال ردوا علی ردوا علی فجاء فقال یا ابا موسی ما ردک کنا فی شغل قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الاستیذان ثلاث فان اذن لک والا فارجع قال لتاتینی علی هذا ببینة والا فعلت وفعلت فذهب ابو موسی قال عمر ان وجد بینة تجدوه عند المنبر عشیة وان لم یجد بینة فلم تجدوه فلما ان جاء بالعشی وجده قال یا ابا موسی ما تقول اقد وجدت قال نعم ابی بن کعب قال عدل قال یا ابا الطفیل ما یقول هذا قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذلک یا ابن الخطاب فلا تکونن عذابا علی اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سبحان الله انما سمعت شیئا فاحببت ان اتثبت وحدثناه عبد الله بن عمر بن محمد بن ابان قال نا علی بن هاشم عن طلحة بن یحیی بهذا الاسناد غیر انه قال فقال یا ابا المنذر اانت سمعت هذا من رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال نعم فلا تکن یا ابن الخطاب عذابا علی اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم یذکر من قول عمر سبحان الله وما بعده حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا عبد الله بن ادریس عن شعبة عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد الله قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فدعوت فقال النبی صلی الله علیه وسلم من هذا قلت انا قال فخرج وهو یقول انا انا حدثنا یحیی بن یحیی وابو بکر بن ابی شیبة واللفظ لابی بکر قال یحیی انا وقال ابو بکر نا وکیع عن شعبة عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد الله قال استاذنت علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال من هذا فقلت انا فقال النبی صلی الله علیه وسلم انا انا

مذهب باطل وقد اجمع من یعتد به علی الاحتجاج بخبر الواحد ووجوب العمل به ودلائله من فعل رسول الله صلی الله علیه وسلم والخلفاء الراشدین وسائر الصحابة ومن بعدهم اکثر من ان یحصر واما قول عمر لابی موسی اقم علیه البینة فلیس معناه رد خبر الواحد من حیث هو خبر واحد ولکن خاف عمر مسارعة الناس الی القول علی النبی صلی الله علیه وسلم حتی یقول علیه بعض المبتدعین او الکاذبین او المنافقین ونحوهم ما لم یقل وان کل من وقعت له قضیة وضع فیها حدیثا علی النبی صلی الله علیه وسلم فاراد سد الباب خوفا من غیر ابی موسی لا شکا فی روایة ابی موسی فانه عند عمر اجل من ان یظن به ان یحدث عن النبی صلی الله علیه وسلم ما لم یقل بل اراد زجر غیره بطریقه فان من دون ابی موسی اذا رای هذه القضیة او بلغته وکان فی قلبه مرض او اراد وضع حدیث خاف من مثل قضیة ابی موسی فامتنع من وضع الحدیث والمسارعة الی الروایة بغیر یقین ومما یدل علی ان عمر لم یرد خبر ابی موسی لکونه خبر واحد انه طلب منه اخبار رجل آخر حتی یعمل بالحدیث ومعلوم ان خبر الاثنین خبر واحد وکذا ما زاد حتی یبلغ التواتر فما لم یبلغ التواتر فهو خبر واحد ومما یؤیده ایضا ما ذکره مسلم فی الروایة الاخیرة من قضیة ابی موسی هذه ان ابیا رض قال یا ابن الخطاب فلا تکونن عذابا علی اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال سبحان الله انما سمعت شیئا فاحببت ان اتثبت والله اعلم (قوله فلو ما استاذنت) ای هلا استاذنت ومعناهما التحضیض علی الاستیذان (قوله فها والا لاجعلنک عظة) ای فهات البینة (قوله یضحکون) سبب ضحکهم التعجب من فزع ابی موسی وذعره وخوفه من العقوبة مع انهم قد امنوا ان یناله عقوبة او غیرها لقوة حجته وسماعهم ما انکر علیه من النبی صلی الله علیه وسلم (قوله الهانی عنه الصفق بالاسواق) ای التجارة والمعاملة فی الاسواق (قوله اقم البینة والا اوجعتک وفی الروایة الاخری والله لاوجعن ظهرک وبطنک او لتاتین بمن یشهد وفی روایة لاجعلنک نکالا) هذا کله محمول علی ان تقدیره لافعلن بک هذا الوعید ان بان انک تعمدت کذبا والله اعلم باب کراهة قول المستاذن انا اذا قیل من هذا (قوله استاذنت علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال من هذا فقلت انا فقال النبی صلی الله علیه وسلم انا انا زاد فی روایة کانه کرهها) قال العلماء اذا استاذن فقیل له من انت او من هذا کره ان یقول انا لهذا الحدیث ولانه لم یحصل بقوله انا فائدة ولا زیادة بل الابهام باق بل ینبغی ان یقول فلان اسمه وان قال انا فلان فلا باس کما قالت ام هانی حین استاذنت فقال النبی صلی الله علیه وسلم من هذه فقالت انا ام هانی ولا باس بقوله انا ابو فلان او القاضی فلان او الشیخ فلان اذا لم یحصل التعریف بالاسم لخفائه وعلیه یحمل حدیث ام فلان ومثله لابی قتادة وابی هریرة والاحسن فی هذا ان یقول انا فلان المعروف بکذا والله اعلم

وحدثنا اسحاق بن ابراهيم قال انا النضر بن شميل وابو عامر العقدى ح قال وحدثنى محمد بن المثنى قال حدثنى وهب بن جرير ح قال وحدثنى عبد الرحمن بن بشر قال نا هن كلاهم عن شعبة بهذا الاسناد وفى حديثهم كانه كره ذلك **وحدثنا** يحيى بن يحيى ومحمد بن رمح قالا انا الليث واللفظ ليحيى ح قال وثنا قتيبة بن سعيد قال نا ليث عن ابن شهاب ان سهل بن سعد الساعدى اخبره ان رجلا اطلع فى نحر فى باب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومع رسول الله صلى الله عليه وسلم مدرى يرجل به راسه فلما رآه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو اعلم انك تنظر لى لطعنت به فى عينك وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما جعل الاذن من اجل البصر **وحدثنى** حرملة بن يحيى قال نا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب ان سهل ابن سعد الانصارى اخبره ان رجلا اطلع من نحر فى باب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومع رسول الله صلى الله عليه وسلم مدرى يرجل به راسه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم لو اعلم انك تنظر لطعنت به فى عينك انما جعل الله الاذن من اجل البصر **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وعمرو الناقد وزهير بن حرب وابن ابى عمر قالوا نا سفين بن عيينة ح قال وثنا ابو كامل الجحدرى قال نا عبد الواحد بن زياد قال نا معمر كلاهما عن الزهرى عن سهل بن سعد عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو حديث الليث ويونس **حدثنا** يحيى بن يحيى وابو كامل فضيل بن حسين وقتيبة بن سعيد واللفظ ليحيى وابى كامل قال يحيى انا وقال الاخران نا حماد بن زيد عن عبيد الله بن ابى بكر عن انس بن مالك ان رجلا اطلع من بعض حجر النبى صلى الله عليه وسلم فقام اليه بمشقص او مشاقص فكانى انظر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يختله ليطعنه **حدثنى** زهير بن حرب قال نا جرير عن سهيل عن ابيه عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من اطلع فى بيت قوم بغير اذنهم فقد حل لهم ان يفقأوا عينه **حدثنا** ابن ابى عمر قال نا سفيان عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو ان رجلا اطلع عليك بغير اذن فحذفته بحصاة ففقأت عينه ما كان عليك من جناح **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا يزيد بن زريع ح قال وثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا اسماعيل بن علية كلاهما عن يونس ح قال وحدثنى زهير بن حرب قال نا هشيم قال نا يونس عن عمرو بن سعيد عن ابى زرعة عن جرير بن عبد الله قال سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نظرة الفجاءة فامرنى ان اصرف بصرى **وحدثنا** اسحاق بن ابراهيم قال انا عبد الاعلى وقال اسحاق انا وكيع قال نا سفيان كلاهما عن يونس بهذا الاسناد مثله **حدثنى** عقبة بن مكرم قال نا ابو عاصم عن ابن جريج ح قال وحدثنى محمد بن رزق قال نا روح قال نا ابن جريج قال اخبرنى زياد ان ثابتا مولى عبد الرحمن بن زيدا اخبره انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يسلم الراكب على الماشى والماشى على القاعد والقليل على الكثير

باب تحريم النظر فى بيت غيره (**قوله** ان رجلا اطلع فى جحر فى باب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومع رسول الله صلى الله عليه وسلم مدرى يحك راسه فلما رآه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو اعلم انك تنتظر فى لطعنت به فى عينك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما جعل الاذن من اجل البصر وفى رواية مدرى يرجل به راسه) اما المدرى فبكسر الميم واسكان الدال المهملة وبالقصر وهى حديدة يسوى بها شعر الراس وقيل هو شبه المشط وقيل هى اعواد تحدد وتجعل شبه المشط وقيل هو عود تسوى به المرأة شعرها وجمعه مدارى ويقال فى الواحد مدراة ايضا ومدراية ايضا ويقال تدريت بالمدرى **وقوله** يرجل به راسه هذا يدل لمن قال انه مشط او شبهه المشط واما **قوله** يحك به فلا ينافى هذا فكان يحك به ويرجل به وترجيل الشعر تسريحه ومشطه وفيه استحباب الترجيل وجواز استعمال المدرى قال العلماء فالترجيل مستحب للنساء مطلقا وللرجل بشرط ان لا يفعله كل يوم او كل يومين ونحو ذلك بل يحيث يحف الاول واما **قوله** صلى الله عليه وسلم لو علمت انك تنتظرنى فهكذا هو فى اكثر النسخ او كثير منها وفى بعضها تنظرنى بحذف التاء الثانية قال القاضى الاول رواية الجمهور قال والصواب الثانى ويحمل الاول عليه **وقوله** فى جحر هو بضم الجيم واسكان الحاء وهو الخرق (**قوله** صلى الله عليه وسلم انما جعل الاذن من اجل البصر) معناه ان الاستيذان مشروع ومامور به وانما جعل لئلا يقع البصر على الحرام فلا يجل لاحد ان ينظر فى جحر باب ولا غيره مما هو متعرض فيه لوقوع بصره على امرأة اجنبية وفى هذا الحديث جواز رمى عين المتطلع بشئ خفيف فلو رماه بخفيف ففقأ فلا ضمان اذا كان قد نظر فى بيت ليس فيه امرأة محرم والله اعلم (**قوله** فقام اليه بمشقص او مشاقص فكانى انظر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يختله ليطعنه) اما المشاقص فجمع مشقص وهو نصل عريض السهم وسبق ايضاحه فى الجنائز وفى الايمان واما يختله فبفتح اوله وكسر التاء اى يراوغه ويستغفله **وقوله** ليطعنه بضم العين وفتحها والضم اشهر (**قوله** صلى الله عليه وسلم من اطلع فى بيت قوم بغير اذنهم فقد حل لهم ان يفقأوا عينه) قال العلماء هذا محمول على ما اذا نظر فى بيت الرجل فرماه بحصاة ففقأ عينه وهل يجوز رميه قبل انذاره فيه وجهان لاصحابنا اصحهما جوازه لظاهر هذا الحديث والله اعلم (**قوله** صلى الله عليه وسلم فحذفته بحصاة ففقأت عينه) هو بهمز ففقأت واما خذفته فبالخاء المعجمة اى رميته بها بين اصبعيك **باب** نظر الفجاءة (**قوله** سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نظرة الفجاءة فامرنى ان اصرف بصرى) الفجاءة بضم الفاء وفتح الجيم وبالمد ويقال بفتح الفاء واسكان الجيم والقصر لغتان هى البغتة ومعنى نظر الفجاءة ان يقع بصره على الاجنبية من غير قصد فلا اثم عليه فى اول ذلك ويجب عليه ان يصرف بصره فى الحال فان صرف فى الحال فلا اثم عليه وان استدام النظر اثم لهذا الحديث فامره صلى الله عليه وسلم امره بان يصرف بصره مع قوله تعالى قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم قال القاضى قال العلماء وفى هذا حجة انه لا يجب على المرأة ان تستر وجهها فى طريقها وانما ذلك سنة مستحبة لها ويجب على الرجال غض البصر عنها فى جميع الاحوال الا لغرض صحيح شرعى وهو حالة الشهادة والمداواة واراده خطبتها او شرى الجارية او المعاملة بالبيع والشرى وغيرهما ونحو ذلك وانما يباح فى جميع هذا قدر الحاجة دون ما زاد والله اعلم **كتاب السلام باب** يسلم الراكب على الماشى والقليل على الكثير (**قوله** صلى الله عليه وسلم يسلم الراكب على الماشى والماشى على القاعد والقليل على الكثير) هذا ادب من آداب السلام واعلم ان ابتداء السلام سنة ورده واجب فان كان المسلم جماعة فهو سنة كفاية فى حقهم اذا سلم بعضهم حصلت سنة السلام فى حق جميعهم فان كان المسلم عليه واحدا تعين عليه الرد وان كانوا جماعة كان الرد فرض كفاية فى حقهم فاذا رد واحد منهم سقط الحرج عن الباقين والافضل ان يبتدى الجميع بالسلام وان يرد الجميع وعن ابى يوسف انه لا يجب رد الجميع ونقل ابن عبد البر وغيره اجماع المسلمين على ان ابتداء السلام سنة وان رده فرض وافل السلام ان يقول السلام عليكم فان كان المسلم عليه واحدا فاقله السلام عليك والافضل ان يقول السلام عليكم ليثنا وله وملكيه واكمل منه ان يزيد ورحمة الله وايضا وبركاته ولو قال سلام عليكم اجزاه واستدل العلماء لزيادة ورحمة الله وبركاته بقوله تعالى اخبارا عن سلام الملائكة بعد ذكر السلام رحمة الله وبركاته عليكم اهل البيت وبقول المسلمين كلهم فى التشهد السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته ويكره ان يقول المبتدئ عليكم السلام فان قاله استحق الجواب على الصحيح المشهور وقيل لا يستحقه وقد صح ان النبى صلى الله عليه وسلم قال لا تقل عليك السلام فان عليك السلام تحية الموتى والله اعلم واما صفة الرد فالافضل والاكمل ان يقول وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته فيأتى بالواو فلو حذفها جاز وكان تاركا للافضل ولو اقتصر على وعليكم السلام او على عليكم السلام اجزاه ولو اقتصر على عليكم لم يجزه بلا خلاف

حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة قال نا عفان قال نا عبد الواحد بن زياد قال نا عثمان بن حكيم عن اسحاق بن عبد الله بن ابی طلحة عن ابيه قال قال ابو طلحة كنا قعودا بالافنية نتحدث فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام علينا فقال مالكم ولمجالس الصعدات اجتنبوا مجالس الصعدات فقلنا انما قعدنا لغير ما باس قعدنا نتذاكر ونتحدث فقال اما لا فادوا حقها غض البصر ورد السلام وحسن الكلام حدثنا سويد بن سعيد قال نا حفص بن ميسرة عن زيد ابن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابی سعيد الخدری عن النبی صلى الله عليه وسلم قال اياكم والجلوس فی الطرقات قالوا يا رسول الله ما لنا بد من مجالسنا نتحدث فيها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ابيتم الا المجلس فاعطوا الطريق حقه قالوا وما حقه قال غض البصر وكف الاذى ورد السلام والامر بالمعروف والنهی عن المنكر وحدثنا يحيى بن يحيى قال نا عبد العزيز بن محمد المدنی ح قال وثنا محمد بن رافع قال نا ابن ابی فديك قال انا هشام يعنی ابن سعد كلاهما عن زيد ابن اسلم بهذا الاسناد حدثنی حرملة بن يحيى قال انا ابن وهب قال اخبرنی يونس عن ابن شهاب عن ابن المسيب ان ابا هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حق المسلم على المسلم خمس ح قال وحدثنا عبد بن حميد قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن الزهری عن ابن المسيب عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس تجب للمسلم على اخيه رد السلام وتشميت العاطس واجابة الدعوة وعيادة المريض واتباع الجنائز قال عبد الرزاق كان معمر يرسل هذا الحديث عن الزهری فاسنده مرة عن ابن المسيب عن ابی هريرة وحدثنا يحيى بن ايوب وقتيبة وابن حجر قالوا نا اسماعيل وهو ابن جعفر عن العلاء عن ابيه عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حق المسلم على المسلم ست قيل ما هن يا رسول الله قال اذا لقيته فسلم عليه واذا دعاك فاجبه واذا استنصحك فانصح له واذا عطس فحمد الله فشمته واذا مرض فعده واذا مات فاتبعه حدثنا يحيى بن يحيى قال انا هشيم عن عبيد الله بن ابی بكر قال سمعت انسا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ح قال وحدثنی اسماعيل بن سالم قال نا هشيم قال نا عبيد الله بن ابی بكر عن جده انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا سلم عليكم اهل الكتاب فقولوا وعليكم حدثنا عبيد الله بن معاذ قال نا ابی ح قال وحدثنی يحيى بن حبيب قال نا خالد يعنی ابن الحارث قالا نا شعبة ح قال وثنا محمد بن المثنى وابن بشار واللفظ لهما قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت قتادة يحدث عن انس ان اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم قالوا للنبی صلى الله عليه وسلم ان اهل الكتب يسلمون علينا فكيف نرد عليهم قال قولوا وعليكم حدثنا يحيى بن يحيى ويحيى بن ايوب وقتيبة وابن حجر واللفظ ليحيى ويحيى قال يحيى بن يحيى انا وقال الآخرون نا اسماعيل وهو ابن جعفر عن عبد الله بن دينار انه سمع ابن عمر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اليهود اذا سلموا عليكم يقول احدهم السام عليكم فقل عليك وحدثنی زهير بن حرب قال نا عبد الرحمن عن سفيان عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبی صلى الله عليه وسلم بمثله غير انه قال فقولوا وعليكم وحدثنی عمرو الناقد وزهير بن حرب واللفظ لزهير قالا نا سفيان بن عيينة عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت استاذن رهط من اليهود على رسول الله صلى الله عليه وسلم

ولو قال وعليكم بالواو ففی اجزائه وجهان لاصحابنا قالوا واذا قال المبتدی سلام عليكم او السلام عليكم فقال المجيب مثله سلام عليكم او السلام عليكم كان جوابا واجزاه قال الله تعالى قالوا سلاما قال سلام ولكن بالالف واللام افضل واقل السلام ابتداء وردا ان يسمع صاحبه ولا يجزئه دون ذلك ويشترط كون الرد على الفور ولو اتاه سلام من غائب مع رسول او فی ورقة وجب الرد على الفور وقد جمعت فی كتاب الاذكار نحو كراستين فی الفوائد المتعلقة بالسلام وهذا الذی جاء به الحديث من تسليم الراكب على الماشی والقائم على القاعد والقليل على الكثير وفی كتاب البخاری والصغير على الكبير كله للاستحباب فلو عكسوا جاز وكان خلاف الافضل واما معنى السلام فقيل هو اسم الله تعالى فقوله السلام عليك ای اسم السلام عليك ومعناه اسم الله عليك ای انت فی حفظه كما يقال الله معك والله يصحبك وقيل السلام بمعنى السلامة ای السلامة ملازمة لك **باب** من حق الجلوس على الطريق رد السلام (**قوله** كنا قعودا بالافنية نتحدث) هی جمع فناء بكسر الفاء والمد وهو حريم الدار ونحوها وما كان فی جوانبها وقريبا منها (**قوله** صلى الله عليه وسلم اجتنبوا مجالس الصعدات فقلنا انما قعدنا لغير ما باس فقعدنا نتذاكر ونتحدث قال اما لا فادوا حقها غض البصر ورد السلام وحسن الكلام وفی الرواية الاخرى غض البصر وكف الاذى ورد السلام والامر بالمعروف والنهی عن المنكر) اما الصعدات فبضم الصاد والعين وهی الطرقات واحدها صعيد كطريق يقال صعيد وصعد وصعدات كطريق وطرق وطرقات على وزنه ومعناه وقد صرح به فی الرواية الثانية واما **قوله** صلى الله عليه وسلم اما لا فبكسر الهمزة وبالامالة ومعناه ان لم تتركوها فادوا حقها وقد سبق بيان هذه اللفظة مبسوطا فی كتاب الحج و**قوله** قعدنا لغير ما باس لفظة ما زائدة وقد سبق شرح هذا الحديث والمقصود منه انه يكره الجلوس على الطرقات للحديث ونحوه وقد اشار النبی صلى الله عليه وسلم الى علة النهی من التعرض للفتن والاثم بمرور النساء وغيرهن وقد يمتد نظر اليهن او فكر فيهن او ظن سوء فيهن او فی غيرهن من المارين ومن اذى الناس باحتقار من يمر او غيبة او غيرها او اهمال رد السلام فی بعض الاوقات او اهمال الامر بالمعروف والنهی عن المنكر ونحو ذلك من الاسباب التی لو خلا فی بيته سلم منها ويدخل فی الاذى ان يضيق الطريق على المارين او يمتنع النساء ونحوهن من الخروج فی اشغالهن بسبب قعود القاعدين فی الطريق او يجلس بقرب باب دار انسان يتاذى بذلك او حيث يكشف من احوال الناس شيئا يكرهونه واما حسن الكلام فيدخل فيه حسن كلامهم فی حديثهم بعضهم لبعض فلا يكون فيه غيبة ولا نميمة ولا كذب ولا كلام ينقص المروءة ونحو ذلك من الكلام المذموم ويدخل فيه كلامهم للمار من رد السلام ولطف جوابهم له وهداية للطريق وارشاده لمصلحته ونحو ذلك **باب** من حق المسلم للمسلم رد السلام (**قوله** صلى الله عليه وسلم خمس تجب للمسلم على اخيه رد السلام وتشميت العاطس واجابة الدعوة وعيادة المريض واتباع الجنائز وفی الرواية الاخرى حق المسلم على المسلم ست اذا لقيته فسلم عليه واذا دعاك فاجبه واذا استنصحك فانصح له واذا عطس فحمد الله فشمته واذا مرض فعده واذا مات فاتبعه) وقد سبق شرح هذا الحديث مستوفى فی كتاب اللباس وذكرنا هناك ان التشميت بالشين المعجمة والمهملة وبيان اشتقاقه واما رد السلام وابتداؤه فقد سبقا فی الباب الماضی واما **قوله** صلى الله عليه وسلم واذا استنصحك فمعناه طلب منك النصيحة فعليك ان تنصحه ولا تداهنه ولا تغشه ولا تمسك عن بيان النصيحة والله اعلم **باب** النهی عن ابتداء اهل الكتاب بالسلام وكيف يرد عليهم (**قوله** صلى الله عليه وسلم اذا سلم اهل الكتاب فقولوا وعليكم وفی رواية ان اهل الكتاب يسلمون علينا فكيف نرد عليهم قال قولوا وعليكم وفی رواية ان اليهود اذا سلموا عليكم يقول احدهم السام عليكم فقل عليك وفی رواية فقل وعليك وفی رواية ان رهطا من اليهود استاذنوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا السام عليكم فقالت عائشة بل عليكم السام واللعنة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة ان الله يحب الرفق فی الامر كله قالت الم تسمع ما قالوا قال قد قلت وعليكم وفی رواية قد قلت عليكم) بحذف الواو وفی الحديث الآخر لا تبدؤا اليهود ولا النصارى بالسلام واذا لقيتم احدهم فی طريق فاضطروه الى اضيقه اتفق العلماء على الرد على اهل الكتاب اذا سلموا لكن لا يقال لهم وعليكم السلام بل يقال عليكم فقط او وعليكم وقد

باب من حق الجلوس على الطريق رد السلام باب من حق المسلم للمسلم رد السلام باب النهی عن ابتداء اهل الكتاب بالسلام وكيف يرد عليهم

فقالوا السام عليكم فقالت عائشة بل عليكم السام واللعنة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة ان الله عز وجل يحب الرفق في الامر كله قالت الم تسمع ما قالوا قال قد قلت وعليكم **حدثناه** حسن بن علي الحلواني وعبد بن حميد جميعا عن يعقوب بن ابراهيم بن سعد قال نا ابي عن صالح ح قال وثنا عبد بن حميد قال نا عبد الرزاق قال نا معمر كلاهما عن الزهري بهذا الاسناد وفي حديثهما جميعا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد قلت عليكم ولم يذكروا الواو **وحدثنا** ابو كريب قال نا ابو معاوية عن الاعمش عن مسلم عن مسروق عن عائشة قالت اتى النبي صلى الله عليه وسلم اناس من اليهود فقالوا السام عليك يا ابا القاسم قال وعليكم قالت عائشة قلت بل عليكم السام والذام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة لا تكوني فاحشة فقالت ما سمعت ما قالوا فقال اوليس قد رددت عليهم الذي قالوا قلت وعليكم **وحدثناه** اسحاق بن ابراهيم قال نا يعلى بن عبيد قال نا الاعمش بهذا الاسناد غير انه قال ففطنت بهم عائشة فسبتهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مه يا عائشة فان الله لا يحب الفحش والتفحش وزاد فانزل الله عز وجل واذا جاؤك حيوك بما لم يحيك به الله الى اخر الاية **حدثني** هارون بن عبد الله وحجاج بن الشاعر قالا نا حجاج بن محمد قال قال ابن جريج اخبرني ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول سلم ناس من يهود على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا السام عليك يا ابا القاسم فقال وعليكم فقالت عائشة وغضبت الم تسمع ما قالوا قال بلى قد سمعت فرددت عليهم وانا نجاب عليهم ولا يجابون علينا **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا عبد العزيز يعني الدراوردي عن سهيل عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تبدؤا اليهود ولا النصارى بالسلام واذا لقيتم احدهم في طريق فاضطروه الى اضيقه **وحدثناه** محمد بن المثنى قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وابو كريب قالا نا وكيع عن سفيان ح قال وحدثني زهير بن حرب قال نا جرير كلهم عن سهيل بهذا الاسناد في حديث وكيع اذا لقيتم اليهود وفي حديث ابن جعفر عن شعبة قال في اهل الكتاب وفي حديث جرير اذا لقيتموهم ولم يسم احدا من المشركين **حدثنا** يحيى بن يحيى قال نا هشيم عن سيار عن ثابت البناني عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على غلمان لهم فسلم عليهم **وحدثنيه** اسماعيل بن سالم قال انا هشيم قال انا سيار بهذا الاسناد **وحدثني** عمرو بن علي ومحمد بن الوليد قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سيار قال كنت امشي مع ثابت البناني فمر بصبيان فسلم عليهم فحدث ثابت انه كان يمشي مع انس فمر بصبيان فسلم عليهم وحدث انس انه كان يمشي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فمر بصبيان فسلم عليهم

باب استحباب السلام على الصبيان

جاءت الاحاديث التي ذكرها مسلم عليكم وعليكم باثبات الواو وحذفها واكثر الروايات باثباتها وعلى هذا في معناه وجهان احدهما انه على ظاهره فقالوا عليكم الموت فقال وعليكم ايضا اي نحن وانتم فيه سواء وكلنا نموت والثاني ان الواو هنا للاستيناف لا للعطف والتشريك وتقديره وعليكم ما تستحقونه من الذم واما من حذف الواو فتقديره بل عليكم السام قال القاضي اختار بعض العلماء منهم ابن حبيب المالكي حذف الواو لئلا يقتضي التشريك وقال غيره باثباتها كما هو في اكثر الروايات قال وقال بعضهم يقول عليكم السلام بكسر السين اي الحجارة وهذا ضعيف وقال الخطابي عامة المحدثين يروون هذا الحرف وعليكم بالواو وكان ابن عيينة يرويه بغير واو وقال الخطابي وهذا هو الصواب لانه اذا حذف الواو صار كلامهم بعينه مردودا عليهم خاصة واذا اثبت الواو اقتضى المشاركة معهم فيما قالوه هذا كلام الخطابي والصواب ان اثبات الواو وحذفها جائزان كما صحت به الروايات وان الواو اجود كما هو في اكثر الروايات ولا مفسدة فيه لان السام الموت وهو علينا وعليهم ولا ضرر في قوله بالواو **واختلف** العلماء في رد السلام على الكفار وابتدائهم به فمذهبنا تحريم ابتدائهم به ووجوب رده عليهم بان يقول وعليكم او عليكم فقط **ودليلنا** في الابتداء قوله صلى الله عليه وسلم لا تبدؤا اليهود ولا النصارى بالسلام وفي الرد قوله صلى الله عليه وسلم فقولوا وعليكم وبهذا الذي ذكرنا عن مذهبنا قال اكثر العلماء وعامة السلف وذهبت طائفة الى جواز ابتدائنا لهم بالسلام روي ذلك عن ابن عباس وابي امامة وابن ابي محيريز وهو وجه لبعض اصحابنا حكاه الماوردي لكنه قال يقول السلام عليك ولا يقول عليكم بالجمع واحتج هؤلاء بعموم الاحاديث بافشاء السلام وهي حجة باطلة لانه عام مخصوص بحديث لا تبدؤا اليهود ولا النصارى بالسلام وقال بعض اصحابنا يكره ابتداؤهم بالسلام ولا يحرم وهذا ضعيف ايضا لان النهي للتحريم فالصواب تحريم ابتدائهم وحكى القاضي عن جماعة انه يجوز ابتداؤهم به للضرورة والحاجة او سبب وهو قول علقمة والنخعي وعن الاوزاعي انه قال ان سلمت فقد سلم الصالحون وان تركت فقد ترك الصالحون وقالت طائفة من العلماء لا يرد عليهم السلام ورواه ابن وهب واشهب عن مالك وقال بعض اصحابنا يجوز ان يقول في الرد عليهم وعليكم السلام ولكن لا يقول ورحمة الله حكاه الماوردي وهو ضعيف مخالف للاحاديث والله اعلم ويجوز الابتداء بالسلام على جمع فيهم مسلمون وكفار او مسلم وكفار ويقصد المسلمين للحديث السابق انه صلى الله عليه وسلم سلم على مجلس فيه اخلاط من المسلمين والمشركين (قوله صلى الله عليه وسلم يا عائشة ان الله يحب الرفق في الامر كله) هذا من عظيم خلقه صلى الله عليه وسلم وكمال حلمه وفيه حث على الرفق والصبر والحلم وملاطفة الناس ما لم تدع حاجة الى المخاشنة (قولها عليكم السام والذام) هو بالذال المعجمة وتخفيف الميم وهو الذم ويقال بالهمز ايضا والاشهر ترك الهمز والفه منقلبة عن واو والذام والذيم والذم بمعنى العيب وروي الدام بالدال المهملة ومعناه الدائم وممن ذكر انه روي بالمهملة ابن الاثير ونقل القاضي الاتفاق على انه بالمعجمة قال ولو روي بالمهملة لكان له وجه والله اعلم (قوله ففطنت بهم عائشة فسبتهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مه يا عائشة فان الله لا يحب الفحش والتفحش) مه كلمة زجر عن الشيء (قوله ففطنت هو بالفاء وبالنون بعد الطاء من الفطنة هكذا هو في جميع النسخ وكذا نقله القاضي عن الجمهور قال ورواه بعضهم فقطبت بالقاف وتشديد الطاء وبالباء الموحدة وقد تخفف الطاء في هذا اللفظ وهو بمعنى قوله في الرواية الاخرى غضبت ولكن الصحيح الاول واما سبها لهم ففيه الانتصار من الظالم لاهل الفضل ممن يؤذيهم واما الفحش فهو القبيح من القول والفعل وقيل الفحش مجاوزة الحد وفي هذا الحديث استحباب تغافل اهل الفضل عن سفه المبطلين اذا لم تترتب عليه مفسدة قال الشافعي رحمه الله الكيس العاقل هو الفطن المتغافل (قوله صلى الله عليه وسلم واذا لقيتم احدهم في طريق فاضطروه الى اضيقه) قال اصحابنا لا يترك للذمي صدر الطريق بل يضطر الى اضيقه اذا كان المسلمون يطرقون فان خلت الطريق عن الزحمة فلا حرج قالوا وليكن التضييق بحيث لا يقع في وهدة ولا يصدمه جدار ونحوه والله اعلم **باب** استحباب السلام على الصبيان (قوله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على غلمان فسلم عليهم وفي رواية مر بصبيان فسلم عليهم) الغلمان هم الصبيان بكسر الصاد على المشهور وبضمها ففيه استحباب السلام على الصبيان المميزين والندب الى التواضع وبذل السلام للناس كلهم وبيان تواضعه صلى الله عليه وسلم وكمال شفقته على العالمين واتفق العلماء على استحباب السلام على الصبيان ولو سلم على رجال وصبيان فرد السلام صبي منهم هل يسقط فرض الرد عن الرجال ففيه وجهان لاصحابنا اصحهما يسقط ومثله الخلاف في صلوة الجنازة هل يسقط فرضها بصلوة الصبي الاصح سقوطه ونص عليه الشافعي ولو سلم الصبي على رجل لزم الرجل رد السلام هذا هو الصواب الذي اطبق عليه الجمهور وقال بعض اصحابنا لا يجب وهو ضعيف او غلط

باب جواز جعل الاذن رفع الحجاب او غيره من العلامات ليعلم باذنه الدخول او الخروج فيستغنى بذلك عن استئذان الاشخاص ويباح الدخول عليها

حدثنا ابو كامل الجحدرى وقتيبة بن سعيد كلاهما عن عبد الواحد واللفظ لقتيبة قال نا عبد الواحد بن زياد قال نا الحسن بن عبيد الله قال نا ابراهيم بن سويد قال سمعت عبد الرحمن بن يزيد قال سمعت ابن مسعود يقول قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم اذنك على ان ترفع الحجاب وان تسمع سوادى حتى انهاك

وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ومحمد بن عبد الله بن نمير وا سحاق بن ابراهيم قال اسحاق انا وقال الآخران نا عبد الله بن ادريس عن الحسن بن عبيد الله بهذا الاسناد مثله

حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا نا ابو اسامة عن هشام عن ابيه عن عائشة قالت خرجت سودة بعد ما ضرب علينا الحجاب لتقضى حاجتها وكانت امرأة جسيمة تفرع النساء جسما لا تخفى على من يعرفها فرآها عمر بن الخطاب فقال يا سودة والله ما تخفين علينا فانظرى كيف تخرجين قالت فانكفأت راجعة ورسول الله صلى الله عليه وسلم فى بيتى وانه ليتعشى وفى يده عرق فدخلت فقالت يا رسول الله انى خرجت فقال لى عمر كذا وكذا قالت فاوحى الله اليه ثم رفع عنه وان العرق فى يده ما وضعه فقال انه قد اذن لكن ان تخرجن لحاجتكن وفى رواية ابى بكر يفرغ النساء جسيما زاد ابو بكر فى حديثه فقال هشام يعنى البراز

وحدثناه ابو كريب قال نا ابن نمير قال نا هشام بهذا الاسناد وقال وكانت امرأة يفرع الناس جسيما قال انه ليتعشى

وحدثنيه سويد بن سعيد قال نا على بن مسهر عن هشام بهذا الاسناد

حدثنا عبد الملك بن شعيب بن الليث قال حدثنى ابى عن جدى قال حدثنى عقيل بن خالد عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة ان ازواج رسول الله صلى الله عليه وسلم كن يخرجن بالليل اذا تبرزن الى المناصع وهو صعيد افيح وكان عمر بن الخطاب يقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم احجب نساءك فلم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل فخرجت سودة بنت زمعة زوج النبى صلى الله عليه وسلم ليلة من الليالى عشاء وكانت امرأة طويلة فناداها عمر الا قد عرفناك يا سودة حرصا على ان ينزل الحجاب قالت عائشة فانزل الحجاب

حدثنا عمرو الناقد قال نا يعقوب بن ابراهيم بن سعد قال نا ابى عن صالح عن ابن شهاب بهذا الاسناد نحوه

حدثنا يحيى بن يحيى وعلى بن حجر قال يحيى انا وقال ابن حجر نا هشيم عن ابى الزبير عن جابر ح قال وثنا محمد بن الصباح وزهير بن حرب قالا نا هشيم قال انا ابو الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا لا يبيتن رجل عند امرأة ثيب الا ان يكون ناكحا او ذا محرم

واما النساء فان كن جمعا سلم عليهن وان كانت واحدة سلم عليها النساء وزوجها وسيدها ومحرمها سواء كانت جميلة او غيرها واما الاجنبى فان كانت عجوزا لا تشتهى استحب له السلام عليها واستحب لها السلام عليه ومن سلم منهما لزم الآخر رد السلام عليه وان كانت شابة او عجوزا تشتهى لم يسلم عليها الاجنبى ولم تسلم عليه ومن سلم منهما لم يستحق جوابا ويكره رد جوابه هذا مذهبنا ومذهب الجمهور وقال ربيعة لا يسلم الرجال على النساء ولا النساء على الرجال وهذا غلط وقال الكوفيون لا يسلم الرجال على النساء اذا لم يكن فيهن محرم والله اعلم

باب جواز جعل الاذن رفع حجاب او غيره من العلامات (قوله عن ابن مسعود قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذنك على ان ترفع الحجاب وان تسمع سوادى حتى انهاك) السواد بكسر السين المهملة وبالدال المهملة والعين المعجمة والسواد اسم لكل شخص وفيه دليل لجواز اعتماد العلامة فى الاذن فى الدخول فاذا جعل الامير او القاضى او نحوهما وغيرهم رفع الستر الذى على بابه علامة فى الاذن فى الدخول عليه للناس عامة او لطائفة خاصة او لشخص او جعل علامة غير ذلك جاز اعتمادها والدخول اذا وجدت بغير استيذان وكذا اذا جعل الرجل ذلك علامة بينه وبين خدمه ومماليكه كبارا واولاده واهله فمتى ارخى حجابه فلا دخول عليه الا باستيذان فاذا رفعه جاز بلا استيذان والله اعلم

باب اباحة الخروج للنساء لقضاء حاجة الانسان (قوله وكانت امرأة جسيمة تفرع النساء جسيما لا تخفى على من يعرفها) فقوله جسيمة اى عظيمة الجسم وقوله تفرع هو بفتح التاء واسكان الفاء وفتح الراء وبالعين المهملة اى تطولهن فتكون اطول منهن والفارع المرتفع العالى وقوله لا تخفى على من يعرفها يعنى لا تخفى اذا كانت متلفعة فى ثيابها ومرطها فى ظلمة الليل ونحوها على من قد سبقت له معرفة طولها لانفرادها بذلك (قولها وانه ليتعشى وفى يده عرق) هو بفتح العين واسكان الراء وهو العظم الذى عليه لقية لحم هذا هو المشهور وقيل هو الفدرة من اللحم وهو شاذ ضعيف (قوله قال هشام يعنى البراز) هكذا المشهور فى الرواية البراز بفتح الباء وهو الموضع الواسع البارز الظاهر وقد قال الجوهرى فى الصحاح البراز بكسر الباء هو الغائط وهذا اشبه ان يكون هو المراد هنا فان مراد هشام بقوله البراز تفسير قوله صلى الله عليه وسلم قد اذن لكن ان تخرجن لحاجتكن فقال هشام المراد بحاجتهن الخروج للغائط لا لكل حاجة من امور المعايش والله اعلم (قوله كن يخرجن اذا تبرزن الى المناصع وهو صعيد افيح) معنى تبرزن اردن الخروج لقضاء الحاجة والمناصع بفتح الميم وبالصاد المهملة المكسورة وهو جمع منصع وهذه المناصع موضع قال الازهرى اراها مواضع خارج المدينة وهو مقتضى قوله فى الحديث وهو صعيد افيح اى ارض متسعة والافيح بالفاء المكان الواسع وفى هذا الحديث منقبة ظاهرة لعمر بن الخطاب رضى الله عنه وفيه تنبيه اهل الفضل والكبار على مصالحهم ونصيحتهم ونكارة ذلك عليهم وفيه جواز تعرق العظم وجواز خروج المرأة من بيت زوجها لقضاء حاجة الانسان الى الموضع المعتاد لذلك بغير استيذان الزوج لانه مما اذن فيه الشرع قال القاضى عياض فرض الحجاب مما اختص به ازواج النبى صلى الله عليه وسلم فهو فرض عليهن بلا خلاف فى الوجه والكفين فلا يجوز لهن كشف ذلك لشهادة ولا غيرها ولا يجوز لهن اظهار شخوصهن وان كن مستترات الا ما دعت اليه الضرورة من الخروج للبراز قال الله تعالى واذا سألتموهن متاعا فاسئلوهن من وراء حجاب وقد كن اذا قعدن للناس جلسن من وراء الحجاب واذا خرجن تجلببن وسترن شخوصهن كما جاء فى حديث حفصة يوم وفاة عمر ولما توفيت زينب رضى الله عنها جعلوا لها قبة فوق نعشها تستر شخصها هذا آخر كلام القاضى

باب تحريم الخلوة بالاجنبية والدخول عليها (قوله صلى الله عليه وسلم لا يبيتن رجل عند امرأة ثيب الا ان يكون ناكحا او ذا محرم) هكذا هو فى نسخ بلادنا الا ان يكون بالياء المثناة من تحت اى يكون الداخل زوجها او ذا محرم وذكره القاضى فقال الا ان تكون ناكحا او ذات محرم بالتاء المثناة فوق وقال ذات بدل ذا قال والمراد بالناكح المرأة المزوجة وزوجها حاضر فيكون مبيت الغريب فى بيتها بحضرة زوجها وهذه الرواية التى اقتصر عليها والتغيير عطف بيان مردود والصواب الرواية الاولى التى ذكرتها عن نسخ بلادنا ومعناه لا يبيتن رجل عند امرأة الا زوجها او محرم لها قال العلماء انما خص الثيب لكونها التى يدخل اليها غالبا واما البكر فمصونة مستصونة فى العادة مجانبة للرجال اشد مجانبة فلم يحتج الى ذكرها ولانه من باب التنبيه لانه اذا نهى عن الثيب التى يتساهل الناس فى الدخول عليها فى العادة فالبكر اولى وفى هذا الحديث والاحاديث بعده تحريم الخلوة بالاجنبية واباحة الخلوة بمحارمها وهذان الامران مجمع عليهما وقد قدمنا ان المحرم هو كل من حرم عليه نكاحها على التابيد لسبب مباح لحرمتها فقولنا على التابيد احتراز من اخت امرأته وعمتها وخالتها ونحوهن ومن بنتها قبل الدخول بالام وقولنا لسبب مباح احتراز من ام الموطوءة بشبهة وبنتها فانها حرام على التابيد لكن لا لسبب مباح فان قلت الشبهة لا يوصف بانه مباح ولا محرم ولا غيرهما من احكام الشرع الخمسة لانها ليست فعل مكلف وقولنا لحرمتها احتراز من الملاعنة فهى حرام على التابيد لا لحرمتها بل تغليظا عليها والله اعلم

وحدثنا قتيبة بن سعيد قال نا ليث ح قال وثنا محمد بن رمح قال انا الليث عن يزيد بن ابی حبيب عن ابی الخير عن عقبة بن عامر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اياكم والدخول على النساء فقال رجل من الانصار يا رسول الله افرايت الحمو قال الحمو الموت حدثنی ابو الطاهر قال نا عبد الله بن وهب عن عمرو بن الحارث والليث بن سعد وحيوة بن شريح وغيرهم ان يزيد بن ابی حبيب حدثهم بهذا الاسناد مثله وحدثنی ابو الطاهر قال انا ابن وهب قال وسمعت الليث بن سعد يقول الحمو اخو الزوج وما اشبهه من اقارب الزوج ابن العم ونحوه وحدثنا هارون بن معروف قال نا عبد الله بن وهب قال اخبرنی عمرو ح قال وحدثنی ابو الطاهر قال انا عبد الله بن وهب عن عمرو بن الحارث ان بكر بن سوادة حدثه ان عبد الرحمن بن جبير حدثه ان عبد الله بن عمرو بن العاص حدثه ان نفرا من بنی هاشم دخلوا على اسماء بنت عميس فدخل ابو بكر الصديق وهی تحته يومئذ فراهم فكره ذلك فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم وقال لم ار الا خيرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله قد برأها من ذلك ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر فقال لا يدخلن رجل بعد يومی هذا على مغيبة الا ومعه رجل او اثنان حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا حماد بن سلمة عن ثابت البنانی عن انس ان النبی صلى الله عليه وسلم كان مع احدى نسائه فمر به رجل فدعاه فجاء فقال يا فلان هذه زوجتی فلانة فقال يا رسول الله من كنت اظن به فلم اكن اظن بك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان يجری من الانسان مجری الدم حدثنا اسحاق بن ابراهيم وعبد بن حميد وتقاربا فی اللفظ قالا نا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری عن علی بن حسين عن صفية بنت حيی قالت كان النبی صلى الله عليه وسلم معتكفا فاتيته ازوره ليلا فحدثته ثم قمت لانقلب فقام معی ليقلبنی وكان مسكنها فی دار اسامة بن زيد فمر رجلان من الانصار فلما رايا النبی صلى الله عليه وسلم اسرعا فقال النبی صلى الله عليه وسلم على رسلكما انها صفية بنت حيی فقالا سبحان الله يا رسول الله قال ان الشيطان يجری من الانسان مجری الدم وانی خشيت ان يقذف فی قلوبكما شرا او قال شيئا وحدثنيه عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال نا ابو اليمان قال انا شعيب عن الزهری قال اخبرنی علی بن حسين ان صفية زوج النبی صلى الله عليه وسلم اخبرته انها جاءت الى النبی صلى الله عليه وسلم تزوره فی اعتكافه فی المسجد فی العشر الاواخر من رمضان فتحدثت عنده ساعة ثم قامت تنقلب وقام النبی صلى الله عليه وسلم يقلبها ثم ذكر بمعنى حديث معمر غير انه قال فقال النبی صلى الله عليه وسلم ان الشيطان يبلغ من الانسان مبلغ الدم ولم يقل يجری

باب بيان انه يستحب لمن رای خاليا بامرأة الخ

(قوله صلى الله عليه وسلم الحمو الموت) قال الليث بن سعد الحمو اخو الزوج وما اشبهه من اقارب الزوج ابن العم ونحوه اتفق اهل اللغة على ان الاحماء اقارب زوج المرأة كابيه وعمه واخيه وابن اخيه وابن عمه ونحوهم والاختان اقارب زوجة الرجل والاصهار يقع على النوعين واما قوله صلى الله عليه وسلم الحمو الموت فمعناه ان الخوف منه اكثر من غيره والشر يتوقع منه والفتنة اكثر لتمكنه من الوصول الى المرأة والخلوة من غير ان ينكر عليه بخلاف الاجنبی والمراد بالحمو هنا اقارب الزوج غير آبائه وابنائه فاما الآباء والابناء فمحارم لزوجته تجوز لهم الخلوة بها ولا يوصفون بالموت وانما المراد الاخ وابن الاخ والعم وابنه ونحوهم ممن ليس بمحرم وعادة الناس المساهلة فيه ويخلو بامرأة اخيه فهذا هو الموت وهو اولى بالمنع من الاجنبی لما ذكرناه فهذا الذی ذكرته هو صواب معنى الحديث واما ما ذكره المازری وحكاه ان المراد بالحمو ابو الزوج وقال اذا نهی عن ابی الزوج وهو محرم فكيف بالغريب فهذا كلام فاسد مردود ولا يجوز حمل الحديث عليه فكذا ما نقله القاضی عن ابی عبيد ان معنى الحمو الموت فليمت ولا يفعل هذا هو ايضا كلام فاسد بل الصواب ما قدمناه وقال ابن الاعرابی هی كلمة تقولها العرب كما يقال الاسد الموت ای لقاؤه مثل الموت وقال القاضی معناه الخلوة بالاحماء مؤدية الى الفتنة والهلاك فی الدين فجعله كهلاك الموت فورد الكلام مورد التغليظ قال وفی الحم اربع لغات احدها هذا حموك بضم الميم فی الرفع ورايت حماك ومررت بحميك والثانية هذا حمؤك باسكان الميم وهمزة مرفوعة ورايت حماك ومررت بحمئك والثالثة حما هذا حماك ورايت حماك ومررت بحماك كقفا وقفاك والرابعة حم كاب واصله حمو بفتح الحاء والميم وحماة المرأة ام زوجها لا يقال فيها غير هذا (قوله صلى الله عليه وسلم لا يدخلن رجل بعد يومی هذا على مغيبة الا ومعه رجل او رجلان) المغيبة بضم الميم وكسر الغين المعجمة واسكان الياء وهی التی غاب عنها زوجها والمراد غاب زوجها عن منزلها سواء غاب عن البلد بان سافر او غاب عن المنزل وان كان فی البلد هكذا ذكره القاضی وغيره وهذا ظاهر متعين قال القاضی ودليله هذا الحديث وان القصة التی قيل الحديث بسببها وابو بكر رض غائب عن منزله لا عن البلد والله اعلم ثم ان ظاهر هذا الحديث جواز خلوة الرجلين او الثلثة بالاجنبية والمشهور عند اصحابنا تحريمه فيتاول الحديث على جماعة يبعد وقوع المواطاة منهم على الفاحشة لصلاحهم او مروأتهم او غير ذلك وقد اشار القاضی الى نحو هذا التاويل باب بيان انه يستحب لمن رای خاليا بامرأة وكانت زوجته او محرما له ان يقول هذه فلانة ليدفع ظن السوء به (قوله فی حديث صفية رض وزيارتها النبی صلى الله عليه وسلم فی اعتكافه عشاء فرای الرجلين فقال انها صفية فقالا سبحان الله فقال ان الشيطان يجری من الانسان مجری الدم) الحديث فيه فوائد منها بيان كمال شفقته صلى الله عليه وسلم على امته ومراعاته لمصالحهم وصيانة قلوبهم وجوارحهم وكان بالمؤمنين رحيما فخاف صلى الله عليه وسلم ان يلقی الشيطان فی قلوبهما فيهلكا فان ظن السوء بالانبياء كفر بالاجماع والكبائر غير جائزة عليهم وفيه ان من ظن شيئا من نحو هذا بالنبی صلى الله عليه وسلم كفر وفيه جواز زيارة المرأة لزوجها المعتكف فی ليل او نهار وانه لا يضر اعتكافه لكن يكره الاكثار من مجالستها والاستلذاذ بحديثها لئلا يكون ذريعة الى الوقاع او الى القبلة او نحوها مما يفسد الاعتكاف وفيه استحباب التحرز من التعرض لسوء ظن الناس فی الانسان وطلب السلامة والاعتذار بالاعذار الصحيحة وانه متى فعل ما قد ينكر ظاهره مما هو حق وقد يخفى ان يبين حاله ليدفع ظن السوء وفيه الاستعداد للتحفظ من مكائد الشيطان فانه يجری من الانسان مجری الدم فيتاهب الانسان للاحتراز من وساوسه وشره والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان يجری من الانسان مجری الدم) قال القاضی وغيره قيل هو على ظاهره وان الله تعالى جعل له قوة وقدرة على الجری فی باطن الانسان فی مجاری دمه وقيل هو على الاستعارة لكثرة اغوائه ووسوسته فكانه لا يفارق الانسان كما لا يفارقه دمه وقيل انه يلقی وسوسته فی مسام لطيفة من البدن فتصل الوسوسة الى القلب والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم يا فلان هذه زوجتی فلانة) هكذا هو فی جميع النسخ زوجتی بالتاء قبل الياء وهی لغة صحيحة وان كان الاشهر حذفها وبالحذف جاءت آيات القرآن والاثبات كثير ايضا (قولها فقام معی ليقلبنی) هو بفتح الياء ای ليردنی الى منزلی فيه جواز تمشی المعتكف معها ما لم يخرج من المسجد وليس فی الحديث انه خرج من المسجد (قوله صلى الله عليه وسلم على رسلكما) هو بكسر الراء وفتحها لغتان والكسر افصح واشهر ای على هيئتكما فی المشی فما هنا شیء تكرهانه (قوله فقالا سبحان الله) فيه جواز التسبيح تعظيما للشیء وتعجبا منه وقد كثر فی الاحاديث وجاء به القرآن فی قوله تعالى ولولا اذ سمعتموه قلتم ما يكون لنا ان نتكلم بهذا سبحانك

حدثنا قتيبة بن سعيد عن مالك بن انس فيما قرئ عليه عن اسحق بن عبد الله بن ابی طلحة ان ابا مرة مولى عقيل بن ابيطالب اخبره عن ابی واقد الليثی ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما هو جالس فی المسجد والناس معه اذ اقبل نفر ثلاثة فاقبل اثنان الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وذهب واحد قال فوقفا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاما احدهما فرای فرجة فی الحلقة فجلس فيها واما الآخر فجلس خلفهم واما الثالث فادبر ذاهبا فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الا اخبركم عن النفر الثلاثة اما احدهم فاوى الى الله فآواه الله واما الآخر فاستحيى فاستحيى الله منه واما الآخر فاعرض فاعرض الله عنه حدثنا احمد بن المنذر قال نا عبد الصمد قال نا حرب وهو ابن شداد ح قال وحدثنی اسحاق بن منصور قال انا حبان قال نا ابان قالا جميعا نا يحيى بن ابی كثير ان اسحاق بن عبد الله بن ابی طلحة حدثه فی هذا الاسناد بمثله فی المعنى وحدثنا قتيبة بن سعيد قال نا ليث ح قال وحدثنی محمد بن رمح بن المهاجر قال انا الليث عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلى الله عليه وسلم قال لا يقيمن احدكم الرجل من مجلسه ثم يجلس فيه حدثنا يحيى بن يحيى قال انا عبد الله بن نمير ح قال وثنا ابن نمير قال نا ابی ح قال وحدثنی زهير بن حرب قال نا يحيى وهو القطان ح قال وثنا ابن المثنى قال نا عبد الوهاب يعنی الثقفی كلهم عن عبيد الله ح قال وثنا ابو بكر بن ابی شيبة واللفظ له قال نا محمد بن بشر وابو اسامة وابن نمير قالوا نا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلى الله عليه وسلم قال لا يقيم الرجل الرجل من مقعده ثم يجلس فيه ولكن تفسحوا وتوسعوا وحدثنا ابو الربيع وابو كامل قالا نا حماد قال نا ايوب ح قال وحدثنی يحيى بن حبيب قال نا روح ح قال وحدثنی محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق كلاهما عن ابن جريج ح قال وحدثنی محمد بن رافع قال نا ابن ابی فديك قال انا الضحاك يعنی ابن عثمان كلهم عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلى الله عليه وسلم بمثل حديث الليث ولم يذكروا فی الحديث ولكن تفسحوا وتوسعوا وزاد فی حديث ابن جريج قلت فی يوم الجمعة قال فی يوم الجمعة وغيرها حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة قال نا عبد الاعلى عن معمر عن الزهری عن سالم عن ابن عمر ان النبی صلى الله عليه وسلم قال لا يقيمن احدكم اخاه ثم يجلس فی مجلسه وكان ابن عمر اذا قام له رجل عن مجلسه لم يجلس فيه وحدثناه عبد بن حميد قال انا عبد الرزاق قال انا معمر بهذا الاسناد مثله وحدثنی سلمة بن شبيب قال نا الحسن بن اعين قال نا معقل وهو ابن عبيد الله عن ابی الزبير عن جابر عن النبی صلى الله عليه وسلم قال لا يقيمن احدكم اخاه يوم الجمعة ثم ليخالف الى مقعده فيقعد فيه ولكن يقول افسحوا وحدثنا قتيبة بن سعيد قال انا ابو عوانة وقال قتيبة ايضا نا عبد العزيز يعنی ابن محمد كلاهما عن سهيل عن ابيه عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قام احدكم وفی حديث ابی عوانة من قام من مجلسه ثم رجع اليه فهو احق به

باب من اتى مجلسا فوجد فرجة فجلس فيها والا وراءهم (**قوله** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما هو جالس فی المسجد والناس معه اذ اقبل نفر ثلثة فاقبل اثنان الى آخره) فيه استحباب جلوس العالم لاصحابه وغيرهم فی موضع بارز ظاهر للناس والمسجد افضل فيذاكرهم العلم والخير وفيه جواز حلق العلم والذكر فی المسجد واستحباب دخولها ومجالسة اهلها وكراهة الانصراف عنها من غير عذر واستحباب القرب من كبير الحلقة ليسمع كلامه سماعا بينا ويتادب بادبه وان قاصد الحلقة ان رای فرجة دخل فيها والا جلس وراءهم وفيه الثناء على من فعل جميلا فانه صلى الله عليه وسلم اثنى على الاثنين فی هذا الحديث وان الانسان اذا فعل قبيحا ومذموما وباح به جاز ان ينسب اليه والله اعلم (**قوله** فرای فرجة فی الحلقة فجلس فيها) الفرجة بضم الفاء وفتحها لغتان وهی الخلل بين الشيئين ويقال لها ايضا فرج ومنه قوله تعالى وما لها من فروج جمع فرج واما الفرجة بمعنى الراحة من الغم فذكر الازهری فيها فتح الفاء وضمها وكسرها وقد فرج له فی الحلقة والصف ونحوهما بتخفيف الراء يفرج بضمها واما الحلقة فباسكان اللام على المشهور وحكى الجوهری فتحها وهی لغة رديئة (**قوله** صلى الله عليه وسلم واما احدهم فاوى الى الله فآواه الله) لفظة اوى بالقصر وآواه بالمد هكذا الرواية وهذه هی اللغة الفصيحة وبها جاء القرآن انه اذا كان لازما كان مقصورا وان كان متعديا كان ممدودا قال الله تعالى ارأيت اذ اوينا الى الصخرة وقال تعالى اذ اوى الفتية الى الكهف وقال فی المتعدی وآويناهما الى ربوة وقال تعالى الم يجدك يتيما فآوى قال القاضی وحكى بعض اهل اللغة فيهما جميعا لغتين القصر والمد فيقال اويت الى الرجل بالقصر والمد وآويته بالمد والقصر والمشهور الفرق كما سبق قال العلماء معنى اوى الى الله ای لجأ اليه قال القاضی وعندی ان معناه هنا دخل مجلس ذكر الله تعالى او دخل مجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم ومجمع اوليائه وانضم اليه ومعنى آواه الله ای قبله وقربه وقيل معناه رحمه او آواه الى جنته ای كتبها له (**قوله** صلى الله عليه وسلم واما الآخر فاستحيى فاستحيى الله منه) ای ترك المزاحمة والتخطی حياء من الله تعالى ومن النبی صلى الله عليه وسلم والحاضرين او استحيى منهم ان يعرض ذاهبا كما فعل الثالث فاستحيى الله منه ای رحمه ولم يعذبه بل غفر ذنوبه وقيل جازاه بالثواب قالوا ولم يلحقه بدرجة صاحبه الاول فی الفضيلة الذی آواه وبسط له اللطف وقربه واما الثالث فاعرض فاعرض الله عنه ای لم يرحمه وقيل سخط عليه وهذا محمول على انه ذهب معرضا لا لعذر وضرورة (**قوله** صلى الله عليه وسلم فی الثانی واما الآخر فاستحيى) هذا دليل اللغة الفصيحة الصحيحة انه يجوز فی الجماعة ان يقال فی غير الاخير منهم الآخر فيقال حضرنی ثلثة اما احدهم فقرشی واما الآخر فانصاری واما الآخر فتيمی وقد زعم بعضهم انه لا يستعمل الآخر الا فی الاخير خاصة وهذا الحديث صريح فی الرد عليه والله اعلم **باب** تحريم اقامة الانسان من موضعه المباح الذی سبق اليه (**قوله** صلى الله عليه وسلم لا يقيمن احدكم الرجل من مجلسه ثم يجلس فيه وفی رواية ولكن تفسحوا وتوسعوا وفی رواية وكان ابن عمر اذا قام له رجل عن مجلسه لم يجلس فيه) هذا النهی للتحريم فمن سبق الى موضع مباح فی المسجد وغيره يوم الجمعة او غيره لصلوة او غيرها فهو احق به ويحرم على غيره اقامته لهذا الحديث الا ان اصحابنا استثنوا منه ماذا الف من المسجد موضعا يفتی فيه او يقرء قرآنا او غيره من العلوم الشرعية فهو احق به واذا حضر لم يكن لغيره ان يقعد فيه وفی معناه من سبق الى موضع من الشوارع ومقاعد الاسواق لمعاملة واما **قوله** وكان ابن عمر اذا قام له رجل عن مجلسه لم يجلس فيه فهذا ورع منه وليس قعوده فيه حراما اذا قام برضاه لكنه تورع عنه لوجهين احدهما انه ربما استحيى منه انسان فقام له من مجلسه من غير طيب قلبه فسد ابن عمر الباب ليسلم من هذا والثانی ان الايثار بالقرب مكروه او خلاف الاولى فكان ابن عمر يمتنع من ذلك لئلا يرتكب احد بسببه مكروها او خلاف الاولى بان يتاخر عن موضعه من الصف الاول ويؤثره به وشبه ذلك قال اصحابنا وانما يحمد الايثار بحظوظ النفوس وامور الدنيا دون القرب والله اعلم **باب** اذا قام من مجلسه ثم عاد فهو احق به (**قوله** صلى الله عليه وسلم من قام من مجلسه ثم رجع اليه فهو احق به) قال اصحابنا هذا الحديث فيمن جلس فی موضع من المسجد او غيره لصلوة مثلا ثم فارقه ليعود بان فارقه ليتوضأ او يقضی شغلا يسيرا ثم يعود لم يبطل اختصاصه بل اذا رجع فهو احق به فی تلك الصلوة فان كان قد قعد فيه غيره فله ان يقيمه وعلى القاعد ان يفارقه لهذا الحديث هذا هو الصحيح عند اصحابنا وانه يجب على من قعد فيه مفارقته اذا رجع الاول وقال بعض العلماء هذا مستحب ولا يجب وهو مذهب مالك والصواب الاول قال اصحابنا ولا فرق بين ان يقوم منه ويترك له فيه سجادة ونحوها ام لا فهو احق به فی الحالين قال اصحابنا وانما يكون احق به فی تلك الصلوة وحدها دون غيرها والله اعلم

باب منع المخنث من الدخول على النساء الاجانب

باب جواز ارداف المرأة الاجنبية اذا اعيت في الطريق

حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة وابو كريب قالا نا وكيع ح قال وثنا اسحاق بن ابراهيم قال انا جرير ح قال وثنا ابو كريب قال نا ابو معاوية كلهم عن هشام ح قال وثنا ابو كريب ايضا واللفظ هذا قال نا ابن نمير قال نا هشام عن ابيه عن زينب بنت ام سلمة عن ام سلمة ان مخنثا كان عندها ورسول الله صلى الله عليه وسلم في البيت فقال لاخي ام سلمة يا عبد الله بن ابی امية ان فتح الله لكم الطائف غدا فانی ادلك على بنت غيلان فانها تقبل باربع وتدبر بثمان قال فسمعه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا يدخل هؤلاء عليكم وحدثنا عبد بن حميد قال انا عبد الرزاق عن معمر عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت كان يدخل على ازواج النبی صلى الله عليه وسلم مخنث فكانوا يعدونه من غير اولی الاربة قال فدخل النبی صلى الله عليه وسلم يوما وهو عند بعض نسائه وهو ينعت امرأة قال اذا اقبلت اقبلت باربع واذا ادبرت ادبرت بثمان فقال النبی صلى الله عليه وسلم الا ارى هذا يعرف ما ههنا لا يدخلن عليكن قالت فحجبوه حدثنا محمد بن العلاء ابو كريب قال نا ابو اسامة عن هشام قال اخبرنی ابی عن اسماء بنت ابی بكر قالت تزوجنی الزبير وماله في الارض من مال ولا مملوك ولا شیء غير فرسه قالت فكنت اعلف فرسه واكفيه مؤنته واسوسه وادق النوى لناضحه واعلفه واستقی الماء واخرز غربه واعجن ولم اكن احسن اخبز فكان يخبز لی جارات لی من الانصار وكن نسوة صدق قالت وكنت انقل النوى من ارض الزبير التی اقطعه رسول الله صلى الله عليه وسلم على راسی وهی على ثلثی فرسخ قالت فجئت يوما والنوى على راسی فلقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه نفر من اصحابه فدعانی ثم قال اخ اخ ليحملنی خلفه قالت فاستحييت وعرفت غيرتك فقال والله لحملك النوى على راسك اشد من ركوبك معه قالت حتى ارسل الی ابو بكر بعد ذلك بخادم فكفتنی سياسة الفرس فكانما اعتقنی

باب منع المخنث من الدخول على النساء الاجانب (قولها كان يدخل على ازواج النبی صلى الله عليه وسلم مخنث فكانوا يعدونه من غير اولی الاربة فدخل النبی صلى الله عليه وسلم يوما وهو عند بعض نسائه وهو ينعت امرأة قال اذا اقبلت اقبلت باربع واذا ادبرت ادبرت بثمان فقال النبی صلى الله عليه وسلم الا ارى هذا يعرف ما ههنا لا يدخلن عليكن قالت فحجبوه) قال اهل اللغة المخنث هو بكسر النون وفتحها وهو الذی يشبه النساء في اخلاقه وكلامه وحركاته وتارة يكون هذا خلقة من الاصل وتارة بتكلف وسنوضحهما قال ابو عبيد وسائر العلماء معنى قوله تقبل باربع وتدبر بثمان ای اربع عكن وثمان عكن قالوا ومعناه ان لها اربع عكن تقبل بهن من كل ناحية ثنتان ولكل واحدة طرفان فاذا ادبرت صارت الاطراف ثمانية قالوا وانما ذكر فقال بثمان وكان اصله ان يقول بثمانية فان المراد الاطراف وهی مذكرة لانه لم يذكر لفظ المذكر ومتى لم يذكره جاز حذف الهاء كقوله صلى الله عليه وسلم من صام رمضان واتبعه بست من شوال سبقت المسئلة هناك واضحة واما دخول هذا المخنث اولا على امهات المؤمنين فقد بين سببه في هذا الحديث بانهم كانوا يعتقدونه من غير اولی الاربة وانه مباح دخوله عليهن فلما سمع منه هذا الكلام علم انه من اولی الاربة فمنعه صلى الله عليه وسلم الدخول ففيه منع المخنث من الدخول على النساء ومنعهن من الظهور عليه وبيان ان له حكم الرجال الفحول الراغبين في النساء في هذا المعنى وكذا حكم الخصی والمجبوب ذكره والله اعلم واختلف في اسم هذا المخنث قال القاضی الاشهر ان اسمه هيت بكسر الهاء ومثناة تحت ساكنة ثم مثناة فوق قال وقيل صوابه هنب بالنون والباء الموحدة قاله ابن درستويه وقال انما سواه تصحيف قال والهنب الاحمق وقيل ماتع بالمثناة فوق مولى فاختة المخزومية وجاء هذا في حديث آخر ذكر فيه ان النبی صلى الله عليه وسلم غرب ماتعا هذا وهيتا الى الحمى ذكره الواقدی وذكر ابو منصور الباوردی نحو الحكاية عن مخنث كان بالمدينة يقال له انه وذكر ان النبی صلى الله عليه وسلم نفاه الى حمراء الاسد والمحفوظ انه هيت قال العلماء واخراجه ونفيه كان لثلثة معان احدها المعنى المذكور في الحديث انه كان يظن انه كان من غير اولی الاربة وكان منهم ويتكلم بذلك والثانی وصفه النساء ومحاسنهن وعوراتهن بحضرة الرجال وقد نهی ان تصف المرأة المرأة لزوجها فكيف اذا وصفها الرجل للرجال والثالث انه ظهر له منه انه كان يطلع من النساء واجسامهن وعوراتهن على ما لا يطلع عليه كثير من النساء فكيف الرجال لا سيما على ما جاء في غير مسلم انه وصفها حتى وصف ما بين رجليها ای فرجها وحواليه والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم لا يدخل هؤلاء عليكم) اشارة الى جميع المخنثين لما راى من وصفهم للنساء ومعرفتهم ما يعرفه الرجال منهن قال العلماء المخنث ضربان احدهما من خلق كذلك ولم يتكلف التخلق باخلاق النساء وزيهن وكلامهن وحركاتهن بل هو خلقة خلقه الله عليها فهذا لا ذم عليه ولا عتب ولا اثم ولا عقوبة لانه معذور لا صنع له في ذلك ولهذا لم ينكر النبی صلى الله عليه وسلم اولا دخوله على النساء ولا خلقه الذی هو عليه حين كان من اصل خلقته وانما انكر عليه بعد ذلك معرفت لاوصاف النساء ولم ينكر صفته وكونه مخنثا الضرب الثانی من المخنث هو من لم يكن له ذلك خلقة بل يتكلف اخلاق النساء وحركاتهن وهيئاتهن وكلامهن ويتزيى بزيهن فهذا هو المذموم الذی جاء في الاحاديث الصحيحة لعنه وهو بمعنى الحديث الآخر لعن الله المتشبهات من النساء بالرجال والمتشبهين بالنساء من الرجال واما الضرب الاول فليس بملعون ولو كان ملعونا لما اقره اولا والله اعلم باب جواز ارداف المرأة الاجنبية اذا اعيت في الطريق (قوله عن اسماء انها كانت تعلف فرس زوجها الزبير وتكفيه مؤنته وتسوسه وتدق النوى لناضحه وتعلفه وتستقی الماء وتعجن) هذا كله من المعروف والمروات التی اطبق الناس عليها وهو ان المرأة تخدم زوجها بهذه الامور المذكورة ونحوها من الخبز والطبخ وغسل الثياب وغير ذلك وكله تبرع من المرأة واحسان منها الى زوجها وحسن معاشرة وفعل معروف معه ولا يجب عليها شیء من ذلك بل لو امتنعت من جميع هذا لم تاثم ويلزمه تحصيل هذه الامور لها ولا يحل له الزامها بشیء من هذا وانما تفعله المرأة تبرعا وهی عادة جميلة استمر عليها النساء من الزمن الاول الى الآن وانما الواجب على المرأة شيئان تمكينها زوجها من نفسها وملازمة بيته (قولها واخرز غربه) هو بغين معجمة مفتوحة ثم راء ساكنة ثم باء موحدة وهو الدلو الكبير (قولها وكنت انقل النوى من ارض الزبير التی اقطعه رسول الله صلى الله عليه وسلم على راسی وهو على ثلثی فرسخ) قال اهل اللغة يقال اقطعه اذا اعطاه قطيعة وهی قطعة ارض سميت قطيعة لانها اقطعها من جملة الارض وقولها على ثلثی فرسخ ای من مسكنها بالمدينة واما الفرسخ فهو ثلثة اميال والميل ستة آلاف ذراع والذراع اربع وعشرون اصبعا معترضة معتدلة والاصبع ست شعيرات معترضات معتدلات وفی هذا دليل لجواز اقطاع الامام فاما الارض المملوكة لبيت المال فلا يملكها احد الا باقطاع الامام ثم تارة يقطع رقبتها ويملكها لانسان يرى فيه مصلحة فيجوز ويملكها كما يملك ما يعطيه من الدراهم والدنانير وغيرها اذا راى فيه مصلحة وتارة يقطعه منفعتها فيستحق الانتفاع بها مدة الاقطاع واما الموات فيجوز لكل احد احياؤه ولا يفتقر الى اذن الامام هذا مذهب مالك والشافعی والجمهور وقال ابو حنيفة لا يملك الموات بالاحياء الا باذن الامام واما قولها وكنت انقل النوى من ارض الزبير فاشار القاضی الى ان معناه انها تلتقطه من النوى الساقط فيها مما اكله الناس والقوه قال ففيه جواز التقاط المطروحات رغبة عنها كالنوى والسنابل وخرق المزابل وسقاطتها وما يطرحه الناس من روی المتاع وروی الخضر وغيرها مما يعرف انهم تركوه رغبة عنه فكل هذا يحل التقاطه ويملكه الملتقط وقد لقطه الصالحون واهل الورع وراده من الحلال المحض وارتضوه لاكلهم ولباسهم (قولها فجئت يوما والنوى على راسی فلقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه نفر من اصحابه فدعانی ثم قال اخ اخ ليحملنی خلفه قال فاستحييت وعرفت غيرتك) اما لفظة اخ اخ فهی بكسر الهمزة واسكان الخاء المعجمة وهی كلمة تقال للبعير ليبرك وفی هذا الحديث جواز الارداف على الدابة اذا كانت مطيقة وله نظائر كثيرة في الصحيح سبق بيانها في مواضعها وفيه ما كان عليه صلى الله عليه وسلم من الشفقة على المؤمنين والمؤمنات ورحمتهم ومواساتهم فيما امكنه وفيه جواز ارداف المرأة التی ليست محرما اذا وجدت في طريق قد اعيت لا سيما مع جماعة رجال صالحين ولا شك في جواز مثل هذا وقال القاضی عياض هذا خاص للنبی صلى الله عليه وسلم بخلاف غيره فقد امرنا بالمباعدة بين انفاس الرجال والنساء وكانت عادته صلى الله عليه وسلم مباعدتهن ليقتدی به امته قال وانما كانت هذه خصوصية له لكونها بنت ابی بكر واخت عائشة وامرأة للزبير فكانت كاحدی اهله ونسائه مع ما خص به صلى الله عليه وسلم انه املك لاربه واما ارداف المحارم فجائز بلا خلاف بكل حال (قولها ارسل الی بخادم ای جارية تخدمنی يقال

وحدثنا محمد بن عبيد الغبرى قال نا حماد بن زيد عن ايوب عن ابن ابى مليكة ان اسماء قالت كنت اخدم الزبير خدمة البيت وكان له فرس وكنت اسوسه فلم يكن من الخدمة شئ اشد على من سياسة الفرس كنت احتش لهم وقام عليه واسوسه قال ثم انها اصابت خادما جاء النبى صلى الله عليه وسلم سبى فاعطاها خادما قالت كفتنى سياسة الفرس فالقت عنى مئونته فجاء نى رجل فقال يا ام عبد الله انى رجل فقير اردت ان ابيع فى ظل دارك قالت انى ان رخصت لك ابى ذلك الزبير تنعال فاطلب الى والزبير شاهد فجاء فقال يا ام عبد الله انى رجل فقير اردت ان ابيع فى ظل دارك فقالت مالك بالمدينة الا دارى فقال لها الزبير مالك ان تمنعى رجلا فقيرا يبيع فكان يبيع الى ان كسب فبعته الجارية فدخل على الزبير وثمنها فى حجرى فقال هبيها لى فقالت انى قد تصدقت بها

حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا كان ثلاثة فلا يتناجى اثنان دون واحد

حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا محمد بن بشر وابن نمير ح قال وحدثنا ابن نمير قال نا ابى ح قال وثنا محمد بن المثنى وعبيد الله بن سعيد قالا نا يحيى وهو ابن سعيد كلهم عن عبيد الله ح قال وثنا قتيبة وابن رمح عن الليث بن سعد ح قال وثنا ابو الربيع وابو كامل قالا نا حماد عن ايوب ح قال وحدثنا ابن المثنى قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت ايوب بن موسى كل هؤلاء عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث مالك

وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وهناد بن السرى قالا نا ابو الاحوص عن منصور ح قال وثنا زهير بن حرب وعثمان بن ابى شيبة واسحاق بن ابراهيم واللفظ لزهير قال اسحاق انا وقال الاخران نا جرير عن منصور عن ابى وائل عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كنتم ثلاثة فلا يتناجى اثنان دون الآخر حتى تختلطوا بالناس من اجل ان يحزنه

وحدثنا يحيى بن يحيى وابو بكر بن ابى شيبة وابن نمير وابو كريب واللفظ ليحيى قال يحيى انا وقال الآخرون نا ابو معاوية عن الاعمش عن شقيق عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كنتم ثلاثة فلا يتناجى اثنان دون صاحبهما فان ذلك يحزنه

وحدثنا اسحاق بن ابراهيم قال نا عيسى بن يونس ح قال وحدثنا ابن ابى عمر قال نا سفيان كلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد

حدثنا محمد بن ابى عمر المكى قال نا عبد العزيز الدراوردى عن يزيد وهو ابن عبد الله بن اسامة بن الهاد عن محمد بن ابراهيم عن ابى سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم انها قالت كان اذا اشتكى رسول الله صلى الله عليه وسلم رقاه جبرئيل عليه السلام قال بسم الله يبريك ومن كل داء يشفيك ومن شر حاسد اذا حسد وشر كل ذى عين

حدثنا بشر بن هلال الصواف قال نا عبد الوارث قال نا عبد العزيز بن صهيب عن ابى نضرة عن ابى سعيد ان جبرئيل عليه السلام اتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا محمد اشتكيت قال نعم قال بسم الله ارقيك من كل شئ يؤذيك من شر كل نفس او عين حاسد الله يشفيك بسم الله ارقيك

للذكر والانثى خادم بلالا (قولها فى الفقير الذى استأذنها فى ان يبيع فى ظل دارها وذكرت الحيلة فى استرضاء الزبير) هذا فيه حسن الملاطفة فى تحصيل المصالح ومداراة اخلاق الناس فى تتميم ذلك والله اعلم

باب تحريم مناجات الاثنين دون الثالث بغير رضاه (قوله صلى الله عليه وسلم اذا كان ثلثة فلا يتناجى اثنان دون واحد وفى رواية حتى تختلطوا بالناس من اجل ان يحزنه) قال اهل اللغة يقال حزنه واحزنه وقرئ بهما فى السبع والمناجاة المسارة وانتجى القوم وتناجوا اى سار بعضهم بعضا وفى هذه الاحاديث النهى عن تناجى اثنين بحضرة ثالث وكذا ثلثة واكثر بحضرة واحد وهو نهى تحريم فيحرم على الجماعة المناجاة دون واحد منهم الا ان ياذن ومذهب ابن عمر رض ومالك واصحابنا وجماهير العلماء ان النهى عام فى كل الازمان وفى الحضر والسفر وقال بعض العلماء انما النهى عنه المناجاة فى السفر دون الحضر لان السفر مظنة الخوف وادعى بعضهم ان هذا الحديث منسوخ وان هذا كان فى اول الاسلام فلما فشا الاسلام وامن الناس سقط النهى وكان المنافقون يفعلون ذلك بحضرة المؤمنين ليحزنوهم اما اذا كانوا اربعة فتناجى اثنان دون اثنين فلا باس بالاجماع والله اعلم

باب الطب والمرض والرقى (قوله ان جبرئيل رقى النبى صلى الله عليه وسلم وذكر الاحاديث بعده فى الرقى وفى الحديث الآخر فى الذين يدخلون الجنة بغير حساب لا يرقون ولا يسترقون وعلى ربهم يتوكلون فقد يظن مخالفا لهذه الاحاديث ولا مخالفة بل المدح فى ترك الرقى المراد بها الرقى التى هى من كلام الكفار والرقى المجهولة والتى بغير العربية وما لا يعرف معناها فهذه مذمومة لاحتمال ان معناها كفر او قريب منه او مكروهة واما الرقى بآيات القرآن وبالاذكار المعروفة فلا نهى فيه بل هو سنة ومنهم من قال فى الجمع بين الحديثين ان المدح فى ترك الرقى لافضليته وبيان التوكل والذى فعل الرقى واذن فيها لبيان الجواز مع ان تركها افضل وبهذا قال ابن عبد البر وحكاه عن جماعة والمختار الاول وقد نقلوا الاجماع على جواز الرقى بالآيات واذكار الله تعالى قال المازرى جميع الرقى جائزة اذا كانت بكتاب الله او بذكره ومنهى عنها اذا كانت باللغة العجمية او بما لا يدرى معناه يجوز ان يكون فيه كفر قال واختلفوا فى رقية اهل الكتاب فجوزها ابو بكر الصديق رض وكرهها مالك خوفا ان يكون مما بدلوه ومن جوزها قال الظاهر انهم لم يبدلوا الرقى فانهم لا غرض لهم فى ذلك بخلاف غيرها مما بدلوه وقد ذكر مسلم بعد هذا ان النبى صلى الله عليه وسلم قال اعرضوا على رقاكم لا باس بالرقى ما لم يكن فيها شئ واما قوله فى الرواية الاخرى يا رسول الله انك نهيت عن الرقى فاجاب العلماء عنه باجوبة احدها كان نهى اولا ثم نسخ ذلك واذن فيها وفعلها واستقر الشرع على الاذن والثانى ان النهى عن الرقى المجهولة كما سبق والثالث ان النهى لقوم كانوا يعتقدون منفعتها وتاثيرها بطبعها كما كانت الجاهلية تزعمه فى اشياء كثيرة واما قوله فى الحديث الآخر لا رقية الا من عين او حمة فقال العلماء لم يرد به حصر الرقية الجائزة فيها ومنعها فيما عداها وانما المراد لا رقية احق واولى من رقية العين والحمة لشدة الضرر فيهما قال القاضى وجاء فى حديث فى غير مسلم سئل عن النشرة فاضافها الى الشيطان قال والنشرة معروفة مشهورة عند اهل التعزيم وسميت بذلك لانها تنشر عن صاحبها اى تكشف عنه وقال الحربى هى من السحر قال القاضى وهذا محمول على انها اشياء خارجة عن كتاب الله تعالى واذكاره وعن المداواة المعروفة التى هى من جنس المباح وقد اختار بعض المتقدمين هذا فكره حل المعقود عن امرأته وقد حكى البخارى فى صحيحه عن سعيد بن المسيب انه سئل عن رجل به طب اى ضرب من الجنون او يؤخذ عن امرأته ايحل عنه او ينشر قال لا باس به انما يريدون به الصلاح فلم يره مما ينفع وممن اجاز النشرة الطبرى وهو الصحيح قال كثيرون او الاكثرون يجوز الاسترقاء للصحيح لما يخاف ان يغشاه من المكروهات والهوام ودليله احاديث منها حديث عائشة فى صحيح البخارى كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا اوى الى فراشه نفث فى كفه ويقرأ قل هو الله احد والمعوذتين ثم يمسح بهما وجهه وما بلغت يده من جسده والله اعلم (قوله بسم الله ارقيك من كل شئ يؤذيك من شر كل نفس او عين حاسد هذا تصريح بالرقى باسماء الله تعالى وفيه توكيد الرقية والدعاء وتكريره وقوله من شر كل نفس قيل يحتمل ان المراد بالنفس نفس الآدمى وقيل يحتمل ان المراد بها العين فان النفس تطلق على العين ويقال رجل نفس اذا كان يصيب الناس بعينه كما قال فى الرواية الاخرى من شر كل ذى عين ويكون قوله او عين حاسد من باب التوكيد بلفظ مختلف اذ شكا من الراوى فى لفظه والله اعلم

حدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم العين حق وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي وحجاج بن الشاعر واحمد بن خراش قال عبد الله انا وقال الآخران نا مسلم بن ابراهيم قال نا وهيب عن ابن طاوس عن ابيه عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العين حق ولو كان شيء سابق القدر سبقته العين واذا استغسلتم فاغسلوا

(قوله صلى الله عليه وسلم العين حق ولو كان شيء سابق القدر سبقته العين واذا استغسلتم فاغسلوا) قال الامام ابو عبد الله المازري اخذ جماهير العلماء بظاهر هذا الحديث وقالوا العين حق وانكره طوائف من المبتدعة والدليل على فساد قولهم ان كل معنى ليس مخالفا في نفسه ولا يؤدي الى قلب حقيقة ولا افساد دليل فانه من مجوزات العقول اذا اخبر الشرع بوقوعه وجب اعتقاده ولا يجوز تكذيبه وهل بين تكذيبهم بهذا وتكذيبهم بما يخبر به من امور الآخرة قال وقد زعم بعض الطبائعيين المثبتين للعين ان العائن تنبعث من عينه قوة سمية تتصل بالمعين فيهلك او يفسد قالوا ولا يمتنع هذا كما لا يمتنع انبعاث قوة سمية من الافعى والعقرب تتصل باللديغ فيهلك ان كان غير محسوس لنا فكذا العين قال المازري وهذا غير مسلم لنا ثابتا في كتب علم الكلام ان لا فاعل الا الله تعالى وبينا فساد القول بالطبائع وبينا ان المحدث لا يفعل في غيره شيئا واذا تقرر هذا بطل ما قالوه ثم نقول هذا المنبعث من العين اما جوهر واما عرض فباطل ان يكون عرضا لانه لا يقبل الانتقال وباطل ان يكون جوهرا لان الجواهر متجانسة فليس بعضها بان يكون مفسدا لبعضها باولى من عكسه فيبطل ما قالوه قال واقرب طريقة قالها من ينتحل الاسلام منهم ان قالوا الايعاد ان تنبعث جواهر لطيفة غير مرئية من العين فتتصل بالمعين وتتحلل مسام جسمه فيخلق الله سبحانه وتعالى الهلاك عندها كما يخلق الهلاك عند شرب السم عادة اجراها الله تعالى وليست ضرورة ولا الطبيعة التجأ العقل اليها ومذهب اهل السنة ان العين انما تفسد وتهلك عند نظر العائن بفعل الله تعالى اجرى الله سبحانه وتعالى العادة ان يخلق الضرر عند مقابلة هذا الشخص لشخص آخر وهل ثم جواهر خفية ام لا هذا من مجوزات العقول لا يقطع فيه بواحد من الامرين وانما يقطع بنفي الفعل عنها وباضافته الى الله تعالى فمن قطع من اطباء الاسلام بانبعاث الجواهر فقد اخطأ في قطعه وانما هو من الجائزات هذا ما يتعلق بعلم الاصول اما ما يتعلق بعلم الفقه فان الشرع ورد بالوضوء لهذا الامر في حديث سهل بن حنيف لما اصيب بالعين عند اغتساله فامر النبي صلى الله عليه وسلم عائنه ان يتوضأ رواه مالك في الموطأ وصفة وضوء العائن عند العلماء ان يوتى بقدح ماء ولا يوضع القدح في الارض فيأخذ منه غرفة فيتمضمض بها ثم يمجها في القدح ثم يأخذ منه بالغسل بوجهه ثم يأخذ بشماله ماء يغسل به كفه اليمنى ثم يأخذ بيمينه ماء يغسل به كفه اليسرى ثم بشماله ماء يغسل به مرفقه الايمن ثم بيمينه ماء يغسل به مرفقه الايسر ولا يغسل ما بين المرفقين والكفين ثم يغسل قدمه اليمنى ثم اليسرى ثم ركبته اليمنى ثم اليسرى على الصفة المتقدمة ويوكل ذلك في القدح ثم داخلة ازاره وهو الطرف المتدلي الذي يلي حقوه الايمن وقد ظن بعضهم ان داخلة الازار كناية عن الفرج وجمهور العلماء على ما قدمناه واذا استكمل هذا صبه من خلفه على راسه وهذا المعنى لا يمكن تعليله ومعرفة وجهه وليس في قوة العقل الاطلاع على اسرار جميع المعلومات فلا يدفع هذا بان لا يعقل معناه قال وقد اختلف العلماء في العائن هل يجبر على الوضوء للمعين ام لا والحجة من اوجبه بقوله صلى الله عليه وسلم في رواية مسلم هذه واذا استغسلتم فاغسلوا وبرواية الموطأ التي ذكرناها انه صلى الله عليه وسلم امره بالوضوء والامر للوجوب قال المازري والصحيح عندي الوجوب ويبعد الخلاف فيه اذا خشي على المعين الهلاك وكان وضوء العائن مما جرت العادة بالبرء به او كان الشرع اخبر به خبرا عاما ولم يمكن زوال الهلاك الا بوضوء العائن فانه يصير من باب من تعين عليه احياء نفس مشرفة على الهلاك وقد تقرر انه يجبر على بذل الطعام للمضطر فهذا اولى وبهذا التقرير يرتفع الخلاف فيه هذا آخر كلام المازري قال القاضي عياض بعد ان ذكر قول المازري الذي حكيته بلفظه من تفسير هذا الغسل على قول الجمهور وما فسره الزهري واخبر انه ادرك العلماء يصفونه واستحسنه علماؤنا ومضى به العمل ان غسل العائن وجهه انما هو صبه واخذه بيده اليمنى وكذلك باقي اعضائه انما هو صبه صبة على ذلك الوضوء في القدح ليس على صفة غسل الاعضاء في الوضوء وغيره وكذلك غسل داخلة الازار انما هو ادخاله وغمسه في القدح ثم يقوم الذي في يده القدح فيصبه على راس المعين من ورائه على جميع جسده ثم يكفأ القدح وراءه على ظهر الارض وقيل يستعفله بذلك عند صبه عليه هذه رواية ابن ابي ذئب وقد جاء عن ابن شهاب من رواية عقيل مثل هذا الا ان فيه الابتداء بغسل الوجه قبل المضمضة وفيه في غسل القدمين انه لا يغسل جميعها وانما قال ثم يفعل مثل ذلك في طرف قدمه اليمنى من عند اصول اصابعه واليسرى كذلك وداخلة الازار هنا الميزر والمراد بداخلته ما يلي الجسد منه وقيل المراد موضعه من الجسد وقيل المراد مذاكيره كما يقال عفيف الازار اي الفرج وقيل المراد وركه اذ هو معقد الازار وقد جاء في حديث سهل بن حنيف من رواية مالك في صفته انه قال للعائن اغتسل له فغسل وجهه ويديه ومرفقيه وركبتيه واطراف رجليه وداخلة ازاره وفي رواية فغسل وجهه وظاهر كفيه ومرفقيه وغسل صدره وداخلة ازاره وركبتيه واطراف قدميه ظاهرهما في الاناء قال وحسبته قال وامر فحاسنه حسوات والله اعلم قال القاضي في هذا الحديث من الفقه ما قاله بعض العلماء انه ينبغي اذا عرف احد بالاصابة بالعين ان يجتنب ويتحرز منه وينبغي للامام منعه من مداخلة الناس وبامره بلزوم بيته فان كان فقيرا رزقه ما يكفيه ويكف اذاه عن الناس فضرره اشد من ضرر اكل الثوم والبصل الذي منع النبي صلى الله عليه وسلم دخول المسجد لئلا يوذي المسلمين ومن ضرر المجذوم الذي منعه عمر رضي الله عنه والعلماء بعده الاختلاط بالناس ومن ضرر الموذيات من المواشي التي يومر بتغريبها الى حيث لا يتاذى به احد وبهذا الذي قاله هذا القائل صحيح متعين ولا يعرف عن غيره تصريح بخلافه والله اعلم قال القاضي وفي هذا الحديث دليل لجواز النشرة والتطبب بها وسبق بيان الخلاف فيها والله اعلم (قوله حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي وحجاج بن الشاعر واحمد بن خراش) هكذا هو في جميع النسخ احمد بن خراش بالخاء المعجمة المكسورة وبالراء وبالشين المعجمة وهو الصواب ولا خلاف فيه في شيء من النسخ وهو احمد بن الحسن بن خراش ابو جعفر البغدادي نسب الى جده وقال القاضي عياض هكذا هو في الاصول بالخاء المعجمة قال وقيل انه وهم وصوابه احمد بن جواس بفتح الجيم وبواو مشددة وسين مهملة هذا كلام القاضي وهو غلط فاحش ولا خلاف ان المذكور في مسلم انما هو بالخاء المعجمة والراء والشين المعجمة كما سبق وهو الراوي عن مسلم بن ابراهيم المذكور في صحيح مسلم هنا وانما ابن جواس بالجيم فهو ابو عاصم الحنفي الكوفي روى عنه مسلم ايضا في غير هذا الموضع ولكنه لا يروي عن مسلم بن ابراهيم ولا هو المراد هنا قطعا وكان سبب غلط من غلط فيه كون احمد بن خراش وقع منسوبا الى جده كما ذكرنا (قوله صلى الله عليه وسلم ولو كان شيء سابق القدر سبقته العين) فيه اثبات القدر وهو حق بالنصوص واجماع اهل السنة وسبقت المسئلة في اول كتاب الايمان ومعناه ان الاشياء كلها بقدر الله تعالى ولا تقع الا على حسب ما قدرها الله تعالى وسبق بها علمه فلا يقع ضرر العين ولا غيره من الخير والشر الا بقدر الله تعالى وفيه صحة امر العين وانها قوية الضرر والله اعلم

حدثنا ابوکریب قال نا ابن نمیر عن هشام عن ابیه عن عائشة قالت سحر رسول الله صلی الله علیه وسلم یهودی من یهود بنی زریق یقال له لبید بن الاعصم قالت حتی کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یخیل الیه انه یفعل الشیء وما یفعله حتی اذا کان ذات یوم او ذات لیلة دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم دعا ثم قال یا عائشة اشعرت ان الله افتانی فیما استفتیته فیه جاءنی رجلان فقعد احدهما عند راسی والآخر عند رجلی فقال الذی عند راسی للذی عند رجلی او الذی عند رجلی للذی عند راسی ما وجع الرجل قال مطبوب قال من طبه قال لبید بن الاعصم قال فی ای شیء قال فی مشط ومشاطة وجف طلعة ذکر قال فاین هو قال فی بئر ذی اروان قالت فاتاها رسول الله صلی الله علیه وسلم فی اناس من اصحابه ثم قال یا عائشة والله لکان ماءها نقاعة الحناء ولکان نخلها رؤس الشیاطین قالت فقلت یا رسول الله افلا احرقته قال لا اما انا فقد عافانی الله وکرهت ان اثیر علی الناس شرا فامرت بها فدفنت حدثنا ابوکریب قال نا ابواسامة قال نا هشام عن ابیه عن عائشة قالت سحر رسول الله صلی الله علیه وسلم وساق ابوکریب الحدیث بقصته نحو حدیث ابن نمیر وقال فیه فذهب رسول الله صلی الله علیه وسلم الی البئر فنظر الیها وعلیها نخل وقالت قلت یا رسول الله فاخرجه ولم یقل افلا احرقته ولم یذکر فامرت بها فدفنت

باب السحر (قوله من یهود بنی زریق) بتقدیم الزای (قوله سحر رسول الله صلی الله علیه وسلم یهودی حتی کان یخیل الیه انه یفعل الشیء وما یفعله) قال الامام المازری رحمه الله مذهب اهل السنة وجمهور علماء الامة علی اثبات السحر وان له حقیقة کحقیقة غیره من الاشیاء الثابتة خلافا لمن انکر ذلک ونفی حقیقته واضاف ما یقع منه الی خیالات باطلة لا حقائق لها وقد ذکره الله تعالی فی کتابه وذکر انه مما یتعلم وذکر ما فیه اشارة الی انه مما یکفر به وانه یفرق بین المرء وزوجه وهذا کله لا یمکن فیه الا حقیقته له وهذا الحدیث ایضا مصرح باثباته وانه اشیاء دفنت واخرجت وهذا کله یبطل ما قالوه فاما حالة کونه من الحقائق محالا لا یستنکر فی العقل ان الله سبحانه وتعالی یخرق العادة عند النطق بکلام ملفق او ترکیب اجسام او المزج بین قوی علی ترتیب لا یعرفه الا الساحر وقد شاهد الانسان بعض الاجسام منها قاتلة کالسموم ومنها مسقمة کالادویة الحادة ومنها مضرة کالادویة المضادة للمرض فلم یستبعد عقلا ان ینفرد الساحر بعلم قوی قتاله او کلام مهلک او مؤد الی التفرقة قال وقد انکر بعض المبتدعة هذا الحدیث بسبب آخر فزعم انه یحط منصب النبوة ویشکک فیها وان تجویزه یمنع الثقة بالشرع وهذا الذی ادعاه هؤلاء المبتدعة باطل للادلة القطعیة قد قامت علی صدقه وصحته وعصمته فیما یتعلق بالتبلیغ والمعجزة شاهدة بذلک وتجویز ما قام الدلیل بخلافه باطل فاما ما یتعلق ببعض امور الدنیا التی لم یبعث بسببها ولا کان مفضلا من اجلها وهو مما یعرض للبشر فغیر بعید ان یخیل الیه من امور الدنیا ما لا حقیقة له وقد قیل انه انما کان یتخیل الیه انه وطئ زوجاته ولیس بواطئ وقد یتخیل الانسان مثل هذا فی المنام فلا یبعد تخیله فی الیقظة ولا حقیقة له وقیل انه یخیل الیه انه فعله وما فعله ولکن لا یعتقد صحة ما یتخیله فتکون اعتقاداته علی السداد قال القاضی عیاض وقد جاءت روایات هذا الحدیث بینة ان السحر انما تسلط علی جسده وظواهر جوارحه لا علی عقله وقلبه واعتقاده ویکون معنی قوله فی الحدیث حتی یظن انه یاتی اهله ولا یاتیهن ویروی یخیل الیه ای یظهر له من نشاطه ومتقدم عادته القدرة علیهن فاذا دنا منهن اخذته السحر فلم یاتهن ولم یتمکن من ذلک کما یعتری المسحور وکل ما جاء فی الروایات من انه یخیل الیه فعل شیء لم یفعله ونحوه فمحمول علی التخیل بالبصر لا التخیل تطرق الی العقل لیس فی ذلک ما یدخل لبسا علی الرسالة ولا طعنا لاهل الضلالة والله اعلم قال المازری واختلف الناس فی القدر الذی یقع به السحر ولهم فیه اضطراب فقال بعضهم لا یزید تاثیره علی قدر التفرقة بین المرء وزوجه لان الله تعالی انما ذکر ذلک تعظیما لما یکون عنده وتهویلا به فی حقنا فلو وقع به اعظم منه لذکره لان المثل لا یضرب عند المبالغة الا باعلی احوال المذکور قال ومذهب الاشعریة انه یجوز ان یقع به اکثر من ذلک قال وهذا هو الصحیح عقلا لانه لا فاعل الا الله تعالی وما یقع من ذلک فهو عادة اجراها الله تعالی ولا تفرق الافعال فی ذلک ولیس بعضها باولی من بعض ولو ورد الشرع بقصوره عن مرتبة لوجب المصیر الیه لکن لا یوجد شرع قاطع یوجب الاختصار علی ما قاله القائل الاول وذکر التفرقة بین الزوجین فی الآیة لیس بنص فی منع الزیادة وانما النظر فی انه ظاهر او لا قال فان قیل اذا جوزت الاشعریة خرق العادة علی ید الساحر فما ذا یتمیز عن النبی فالجواب ان العادة تخرق علی ید النبی والولی والساحر لکن النبی یتحدی بها الخلق ویستعجزهم عن مثلها ویخبر عن الله تعالی بخرق العادة بها التصدیقه فلو کان کاذبا لم تخرق العادة علی یدیه ولو خرقها الله علی ید کاذب لخرقها علی ید المعارضین للانبیاء واما الولی والساحر فلا یتحدیان الخلق ولا یستدلان علی نبوة ولو ادعیا شیأ من ذلک لم تخرق العادة لهما وامّا الفرق بین الولی والساحر فمن وجهین احدهما وهو المشهور اجماع المسلمین علی ان السحر لا یظهر الا علی فاسق والکرامة لا تظهر علی فاسق وانما تظهر علی ولی وبهذا جزم امام الحرمین وابو سعد المتولی وغیرهما والثانی ان السحر قد یکون ناشئا بفعلها وبمزجها ومعاناة وعلاج والکرامة لا تفتقر الی ذلک فی کثیر من الاوقات یقع ذلک اتفاقا من غیر ان یتدعیه او یشعر به والله اعلم واما ما یتعلق بالمسئلة من فروع الفقه فعمل السحر حرام وهو من الکبائر بالاجماع وقد سبق فی کتاب الایمان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عده من السبع الموبقات وسبق هناک شرحه ومختصر ذلک انه قد یکون کفرا وقد لا یکون کفرا بل معصیة کبیرة فان کان فیه قول او فعل یقتضی الکفر کفر والا فلا واما تعلمه وتعلیمه فحرام فان تضمن ما یقتضی الکفر کفر والا فلا واذا لم یکن فیه ما یقتضی الکفر عزر واستتیب منه ولا یقتل عندنا فان تاب قبلت توبته وقال مالک الساحر کافر یقتل بالسحر ولا یستتاب ولا تقبل توبته بل یتحتم قتله والمسئلة مبنیة علی الخلاف فی قبول توبة الزندیق لان الساحر عنده کافر کما ذکرنا وعندنا لیس بکافر وعندنا تقبل توبة المنافق والزندیق قال القاضی عیاض ویقول مالک قال احمد بن حنبل وهو مروی عن جماعة من الصحابة والتابعین قال اصحابنا فاذا قتل الساحر بسحره انسانا واعترف انه مات بسحره وانه یقتل غالبا لزمه القصاص وان قال مات به ولکنه قد یقتل وقد لا فلا قصاص وتجب الدیة دون الکفارة وتکون الدیة فی مال الاعلی عاقلته لان العاقلة لا تحمل ما ثبت باعتراف الجانی قال اصحابنا ولا یتصور القتل بالسحر بالبینة وانما یتصور باعتراف الساحر والله اعلم (قوله حتی اذا کان ذات یوم او ذات لیلة دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم دعا ثم دعا) هذا دلیل لاستحباب الدعاء عند حصول الامور المکروهات وتکریره وحسن الالتجاء الی الله تعالی (قوله ما وجع الرجل قال مطبوب) المطبوب المسحور یقال طب الرجل اذا سحر فکنوا بالطب عن السحر کما کنوا بالسلیم عن اللدیغ قال ابن الانباری الطب من الاضداد یقال لعلاج الدار طب وللسحر طب وهو من اعظم الادواء ورجل طبیب حاذق سمی طبیبا لحذقه وفطنته (قوله فی مشط ومشاطة وجف طلعة ذکر) اما المشاطة فبضم المیم وهی الشعر الذی یسقط من الراس او اللحیة عند تسریحه واما المشط ففیه لغات مشط ومشط بضم المیم واسکان الشین وضمها ومشط بکسر المیم واسکان الشین ومشط ویقال له مشقا بالهمز وترکه ومشاقا بحذف الهمز ومشاقة بالهاء ممدود ومکسر ومثلث ومرجل وقیل بفتح القاف حکاها ابن عمر الزاهد واما قوله وجف بهذا فی اکثر نسخ بلادنا جب بالجیم وبالباء الموحدة وفی بعضها جف بالجیم والفاء وهما بمعنی وهو وعاء طلع النخل وهو الغشاء الذی یکون علیه ویطلق علی الذکر والانثی فلهذا قیده فی الحدیث بقوله طلعة ذکر وهو باضافة طلعة الی ذکر والله اعلم وقع فی البخاری من روایة ابن عیینة ومشاقة بالقاف بدل مشاطة وهی المشاطة ایضا وقیل مشاقة الکتان (قوله صلی الله علیه وسلم فی بئر ذی اروان) هکذا هو فی جمیع نسخ مسلم ذی اروان وکذا وقع فی بعض روایات البخاری وفی معظمها ذروان وکلاهما صحیح والاول اجود واصح وادعی ابن قتیبة انه الصواب وهو قول الاصمعی وهی بئر بالمدینة فی بستان بنی زریق (قوله صلی الله علیه وسلم والله لکان ماءها نقاعة الحناء) النقاعة بضم النون الماء الذی ینقع فیه الحناء والحناء ممدود (قوله فهلا فقلت یا رسول الله افلا احرقته وفی الروایة الثانیة قلت یا رسول الله فاخرجه) کلاهما صحیح فطلبت انه یخرجه ثم یحرقه والمراد اخراج السحر فدفنها

حدثنى يحيى بن حبيب الحارثى قال نا خالد بن الحارث قال نا شعبة عن هشام بن زيد عن انس ان امرأة يهودية اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم بشاة مسمومة فاكل منها فجئ بها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألها عن ذلك فقالت اردت لاقتلك قال ما كان الله ليسلطك على ذاك قال او قال على قالوا الا نقتلها قال لا قال فما زلت اعرفها فى لهوات رسول الله صلى الله عليه وسلم وحدثناه هارون بن عبد الله قال نا روح بن عبادة قال نا شعبة قال سمعت هشام بن زيد قال سمعت انس بن مالك يحدث ان يهودية جعلت سما فى لحم ثم اتت به رسول الله صلى الله عليه وسلم بنحو حديث خالد وحدثنا زهير بن حرب و اسحاق بن ابراهيم قال اسحاق انا وقال زهير واللفظ له نا جرير عن الاعمش عن ابى الضحى عن مسروق عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشتكى منا انسان مسحه بيمينه ثم قال اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافى لا شفاء الا شفاءك شفاء لا يغادر سقما فلما مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم ونقل خذت بيده لاصنع به نحوما كان يصنع فانتزع يده من يدى ثم قال اللهم اغفر لى واجعلنى مع الرفيق الاعلى قالت فذهبت انظر فاذا هو قد قضى وحدثناه يحيى بن يحيى قال نا هشيم ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا نا ابو معاوية ح قال وحدثنى بشر بن خالد قال نا محمد بن جعفر ح قال وثنا ابن بشار قال نا ابن ابى عدى كلاهما عن شعبة ح قال وحدثنا ايضا ابو بكر بن ابى شيبة وابو بكر بن خلاد قالا نا يحيى وهو القطان عن سفيان كل هؤلاء عن الاعمش باسناد جرير فى حديث هشيم وشعبة مسحه بيده قال وفى حديث الثورى مسحه بيمينه وقال فى عقب حديث يحيى عن سفيان عن الاعمش قال فحدثت به منصورا فحدثنى عن ابراهيم عن مسروق عن عائشة بنحوه وحدثنا شيبان بن فروخ قال نا ابو عوانة عن منصور عن ابراهيم عن مسروق عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا عاد مريضا يقول اذهب الباس رب الناس اشف انت الشافى لا شفاء الا شفاءك شفاء لا يغادر سقما وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وزهير بن حرب قالا نا جرير عن منصور عن ابى الضحى عن مسروق عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتى المريض يدعو له قال اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافى لا شفاء الا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما وفى رواية ابى بكر فدعا له وقال وانت الشافى

حدثنى القاسم بن زكريا قال نا عبيد الله بن موسى عن اسرائيل عن منصور عن ابراهيم ومسلم بن صبيح عن مسروق عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمثل حديث ابى عوانة وجرير وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب واللفظ لابى كريب قالا نا ابن نمير قال نا هشام عن ابيه عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرقى بهذه الرقية اذهب الباس رب الناس بيدك الشفاء لا كاشف له الا انت وحدثنا ابو كريب قال نا ابو اسامة ح قال وثنا اسحق بن ابراهيم قال انا عيسى بن يونس كلاهما عن هشام بهذا الاسناد مثله وحدثنى سريج بن يونس ويحيى بن ايوب قالا نا عباد بن عباد عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مرض احد من اهله نفث عليه بالمعوذات فلما مرض مرضه الذى مات فيه جعلت انفث عليه وامسح بيد نفسه لانها كانت اعظم بركة من يدى وفى رواية يحيى بن ايوب بمعنى ذات

رسول الله صلى الله عليه وسلم واخبر ان الله تعالى قد عافاه وانه يخاف من اخراجه واحراقه واشاعة هذا ضرارا وشرا على المسلمين من تذكر السحر وتعلمه وشياعه والحديث فيه ايذاء فاعله فيحمله ذلك او يحمل بعض اهله ومحبيه والمتعصبين له من المنافقين وغيرهم على سحر الناس واذاهم وانتصابهم لمناكدة المسلمين بذلك وهذا من باب ترك مصلحة تخوف مفسدة اعظم منها وهو من اهم قواعد الاسلام وقد سبقت المسئلة مرات والله اعلم **باب السم** (**قوله** ان امرأة يهودية اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم بشاة مسمومة فاكل منها فجئ بها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألها عن ذلك فقالت اردت لاقتلك قال ما كان الله ليسلطك على ذاك قال او قال على قالوا الا نقتلها قال لا قال فما زلت اعرفها فى لهوات رسول الله صلى الله عليه وسلم وفى الرواية الاخرى جعلت سما فى لحم) اما السم فبفتح السين وضمها وكسرها ثلث لغات الفتح افصح جمعه سمام وسموم واما اللهوات فبفتح اللام والهاء جمع لهاة بفتح اللام وهى اللحمة الحمراء المعلقة فى اصل الحنك قاله الاصمعى وقيل اللحمات اللواتى فى سقف اقصى الفم وقوله ما زلت اعرفها اى العلامة كانه بقى للسم علامة واثر من سواد او غيره **وقولهم** الا نقتلها هو بالنون فى اكثر النسخ وفى بعضها بتاء الخطاب (**وقوله** صلى الله عليه وسلم ما كان الله ليسلطك على ذاك او قال على فيه بيان عصمته صلى الله عليه وسلم من الناس كما قال الله والله يعصمك من الناس وهى معجزة لرسول الله صلى الله عليه وسلم فى سلامته من السم المهلك لغيره وفى اعلام الله تعالى له بانها مسمومة وكلام عضومنه له فقد جاء فى غير مسلم انه صلى الله عليه وسلم قال ان الذراع تخبرنى انها مسمومة وهذه المرأة اليهودية الفاعلة للسم اسمها زينب بنت الحارث اخت مرحب اليهودى راينا تسميتها هذه فى مغازى موسى بن عقبة ودلائل النبوة للبيهقى قال القاضى عياض واختلف الآثار والعلماء هل قتلها النبى صلى الله عليه وسلم ام لا فوقع فى صحيح مسلم انهم قالوا الا نقتلها قال لا وسئله عن ابى هريرة وجابر وعن جابر من رواية ابى سلمة انه صلى الله عليه وسلم قتلها وفى رواية ابن عباس انه صلى الله عليه وسلم دفعها الى اولياء بشر بن البراء بن معرور وكان اكل منها فمات بها فقتلوها وقال ابن سحنون اجمع اهل الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قتلها قال القاضى وجه الجمع بين هذه الروايات والاقاويل انه لم يقتلها اولا حين اطلع على سحرها وقيل له اقتلها فقال لا فلما مات بشر بن البراء من ذلك سلمها لاوليائه فقتلوها قصاصا فيصح قولهم لم يقتلها اى فى الحال ويصح قولهم قتلها اى بعد ذلك والله اعلم **باب استحباب رقية المريض** ذكر فى الباب الاحاديث انه صلى الله عليه وسلم كان يرقى المريض وقد سبقت المسئلة مستوفاة فى الباب السابق فى اول الطب **قولها** كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشتكى منا انسان مسحه بيمينه ثم قال اذهب الباس الى آخره) فيه استحباب مسح المريض باليمين والدعاء له وقد جاءت فيه روايات كثيرة صحيحة جمعتها فى كتاب الاذكار وهذا المذكور ههنا من جملتها ومعنى لا يغادر سقما اى لا يترك **والسقم** بضم السين واسكان القاف وبفتحها لغتان (**قولها** كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مرض احد من اهله نفث عليه بالمعوذات) هى بكسر الواو والنفث بفخ لطيف بلا ريق **فيه** استحباب النفث فى الرقية وقد اجمعوا على جوازه واستحبه الجمهور من الصحابة والتابعين ومن بعدهم قال القاضى وانكر جماعة النفث والتفل فى الرقى واجازوا فيها النفخ بلا ريق وهذا المذهب والفرق انما يجئ على قول ضعيف قيل ان النفث مع ريق قال وقد اختلف العلماء فى النفث والتفل فقيل هما بمعنى ولا يكونان الا بريق وقال ابو عبيد يشترط فى التفل ريق يسير ولا يكون فى النفث وقيل عكسه قال وسئلت عائشة عن نفث النبى صلى الله عليه وسلم فى الرقية فقالت كما ينفث آكل الزبيب لا ريق معه

حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا اشتكى يقرأ على نفسه بالمعوذات وينفث فلما اشتد وجعه كنت اقرأ عليه وامسح عنه بيده رجاء بركتها **وحدثنى** ابو الطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرنى يونس ح قال وثنا عبد بن حميد قال انا عبد الرزاق قال نا معمر ح قال وحدثنى محمد بن عبد الله بن نمير قال نا روح ح قال وثنا عقبة بن مكرم واحمد بن عثمان النوفلى قالا ثنا ابو عاصم كلاهما عن ابن جريج قال اخبرنى زياد كلهم عن ابن شهاب باسناد مالك نحو حديثه وليس فى حديث احد منهم رجاء بركتها الا فى حديث مالك وفى حديث يونس وزياد ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا اشتكى نفث على نفسه بالمعوذات ومسح عنه بيده **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا على بن مسهر عن الشيبانى عن عبد الرحمن بن الاسود عن ابيه قال سألت عائشة عن الرقية فقالت رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهل بيت من الانصار فى الرقية من كل ذى حمة **حدثنا** يحيى بن يحيى قال نا هشيم عن مغيرة عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهل بيت من الانصار فى الرقية من الحمة **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وزهير بن حرب وابن ابى عمر واللفظ لابن ابى عمر قالوا نا سفيان عن عبد ربه بن سعيد عن عمرة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اشتكى الانسان الشئ منه او كانت به قرحة او جرح قال النبى صلى الله عليه وسلم باصبعه هكذا ووضع سفيان سبابته بالارض ثم رفعها بسم الله تربة ارضنا بريقة بعضنا يشفى به سقيمنا باذن ربنا قال ابن ابى شيبة يشفى سقيمنا وقال زهير ليشفى سقيمنا **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة و ابو كريب واسحق بن ابراهيم قال اسحاق انا وقال ابو بكر و ابو كريب واللفظ لهما نا محمد بن بشر عن مسعر قال نا معبد بن خالد عن ابن شداد عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمرها ان تسترقى من العين **حدثنا** محمد بن عبد الله بن نمير قال نا ابى قال نا مسعر بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** ابن نمير قال نا ابى قال نا سفيان عن معبد بن خالد عن عبد الله بن شداد عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنى ان أسترقى من العين **حدثنا** يحيى بن يحيى قال نا ابو خيثمة عن عاصم الاحول عن يوسف بن عبد الله عن انس بن مالك فى الرقى قال رخص فى الحمة والنملة والعين **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا يحيى بن آدم عن سفيان ح قال وحدثنى زهير بن حرب قال نا حسين بن عبد الرحمن قال نا حسن وهو ابن صالح كلاهما عن عاصم عن يوسف بن عبد الله عن انس قال رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الرقية من العين والحمة والنملة وفى حديث سفيان يوسف بن عبد الله ابن الحارث **حدثنى** ابو الربيع سليمان بن داود قال نا محمد بن حرب قال حدثنى محمد بن الوليد الزبيدى عن الزهرى عن عروة بن الزبير عن زينب بنت ام سلمة عن ام سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لجارية فى بيت ام سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم راى بوجهها سفعة فقال بها نظرة فاسترقوا لها يعنى بوجهها صفرة **حدثنى** عقبة بن مكرم العمى قال نا ابو عاصم عن ابن جريج قال واخبرنى ابو الزبير انه سمع جابر ابن عبد الله يقول رخص النبى صلى الله عليه وسلم لال حزم فى رقية الحية وقال لاسماء بنت عميس مالى ارى اجسام بنى اخى ضارعة تصيبهم الحاجة قالت لا ولكن العين تسرع اليهم قال ارقيهم قالت فعرضت عليه فقال ارقيهم **وحدثنى** محمد بن حاتم قال نا روح بن عبادة قال نا ابن جريج قال اخبرنى ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول ارخص النبى صلى الله عليه وسلم فى رقية الحية لبنى عمرو قال ابو الزبير وسمعت جابر ابن عبد الله يقول لدغت رجلا منا عقرب ونحن جلوس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رجل يا رسول الله ارقى قال من استطاع منكم ان ينفع اخاه فليفعل

قال ولا اعتبار مما يخرج عليه من بلة ولا يقصد ذلك وقد جاء فى حديث الذى رقى بفاتحة الكتاب فجعل يجمع بزاقه ويتفل والله اعلم قال القاضى وفائدة التفل التبرك بتلك الرطوبة والهواء والنفس المباشرة للرقية والذكر الحسن لكن قال كما يتبرك بغسالة ما يكتب من الذكر والاسماء الحسنى وكان مالك ينفث اذا رقى نفسه وكان يكره الرقية بالحديدة والملح والذى يعقد والذى يكتب خاتم سليمان والعقد عنده اشد كراهة لما فى ذلك من مشابهة السحر والله اعلم وفى هذا الحديث استحباب الرقية بالقرآن وبالاذكار وانما رقى بالمعوذات لانهن جامعات للاستعاذة من كل المكروهات جملة وتفصيلا ففيها الاستعاذة من شر ما خلق فيدخل فيه كل شئ ومن شر النفاثات فى العقد ومن السواحر ومن شر الحاسد ين ومن شر الوسواس الخناس والله اعلم (قوله رخص فى الرقية من كل ذى حمة) هى بحاء مهملة مضمومة ثم ميم مخففة وهى السم ومعناه اذن فى الرقية من كل ذات سم (قولها قال النبى صلى الله عليه وسلم باصبعه هكذا ووضع سفيان سبابته بالارض ثم رفعها بسم الله تربة ارضنا بريقة بعضنا ليشفى به سقيمنا باذن ربنا) قال جمهور العلماء المراد بارضنا ههنا جملة الارض وقيل ارض المدينة خاصة لبركتها والريقة اقل من الريق ومعنى الحديث انه ياخذ من ريق نفسه على اصبعه السبابة ثم يضعها على التراب فيعلق بها منه شئ فيمسح به على الموضع الجريح او العليل ويقول هذا الكلام فى حال المسح والله اعلم قال القاضى واختلف قول مالك فى رقية اليهودى والنصرانى للمسلم وبالجواز قال الشافعى **باب** استحباب الرقية من العين والنملة والحمة والنظرة اما الحمة فسبق بيانها فى الباب قبله والعين سبق بيانها قبل ذلك واما النملة فبفتح النون واسكان الميم وهى قروح تخرج فى الجنب قال ابن قتيبة وغيره كانت المجوس تزعم ان ولد الرجل من اخته اذا خط على النملة شفى صاحبها وفى هذه الاحاديث استحباب الرقى لهذه العاهات والادواء وقد سبق بيان ذلك مبسوطا والخلاف فيه (قوله رخص فى الرقية من العين والحمة والنملة) ليس معناه تخصيص جوازها بهذه الثلاثة وانما سئل عن هذه الثلاثة فاذن فيها ولو سئل عن غيرها لاذن فيه وقد ارقى هو صلى الله عليه وسلم فى غير هذه الثلاثة والله اعلم (قوله راى بوجهها سفعة فقال بها نظرة فاسترقوا لها يعنى بوجهها صفرة) اما السفعة فبسين مهملة مفتوحة ثم فاء ساكنة وقد فسرها فى الحديث بالصفرة وقيل سواد وقال ابن قتيبة هى لون يخالف لون الوجه وقيل اخذة من الشيطان واما النظرة فهى العين اى اصابتها عين وقيل هى المس اى مس الشيطان وهذا الحديث مما استدركه الدارقطنى على البخارى ومسلم لعلة فيه قال رواه عقيل عن الزهرى عن عروة مرسلا وارسله مالك وغيره من اصحاب يحيى بن سعيد عن سليمان بن يسار عن عروة قال الدارقطنى واسنده ابو معوية ولا يصح قال وقال عبد الرحمن بن اسحق عن الزهرى عن سعيد ولم يضع شيئا هذا كلام الدارقطنى (قوله صلى الله عليه وسلم مالى ارى اجسام بنى اخى ضارعة) بالضاد المعجمة اى نحيفة والمراد اولاد جعفر رضى الله عنه

وحدثني سعيد بن يحيى الأموي قال نا أبي قال نا ابن جريج بهذا الاسناد مثله غير انه قال فقال رجل من القوم أرقيه يا رسول الله ولم يقل ارقى
حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وابو سعيد الاشج قالا نا وكيع عن الاعمش عن ابي سفيان عن جابر قال كان لي خال يرقي من العقرب فنهى رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن الرقى قال فاتاه فقال يا رسول الله انك نهيت عن الرقى وانا ارقي من العقرب فقال من استطاع منكم ان ينفع اخاه
فليفعل وحدثناه عثمان بن ابي شيبة قال نا جرير عن الاعمش بهذا الاسناد مثله وحدثنا ابو كريب قال نا ابو معاوية قال نا الاعمش
عن ابي سفيان عن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرقى فجاء آل عمرو بن حزم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله
انه كانت عندنا رقية نرقي بها من العقرب وانك نهيت عن الرقى قال فعرضوها عليه فقال ما ارى باسا من استطاع منكم ان ينفع اخاه فلينفعه وحدثني
ابو الطاهر قال انا ابن وهب قال اخبرني معاوية بن صالح عن عبد الرحمن بن جبير عن ابيه عن عوف بن مالك الاشجعي قال كنا نرقي في الجاهلية فقلنا يا
رسول الله كيف ترى في ذلك فقال اعرضوا علي رقاكم لا باس بالرقى ما لم يكن فيه شرك وحدثنا يحيى بن يحيى قال نا هشيم عن ابي بشر عن ابي المتوكل عن ابي سعيد
الخدري ان ناسا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كانوا في سفرة فيها وابى من احياء العرب فاستضافوهم فلم يضيفوهم فقالوا لهم هل فيكم راق فان سيد الحي
لديغ او مصاب فقال رجل منهم نعم فاتاه فرقاه بفاتحة الكتاب فبرأ الرجل فاعطى قطيعا من غنم فابى ان يقبلها وقال حتى اذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فاتى
النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال يا رسول الله والله ما رقيت الا بفاتحة الكتاب فتبسم وقال وما ادراك انها رقية ثم قال خذوا منهم واضربوا لي بسهم معكم وحدثنا
محمد بن بشار وابو بكر بن نافع كلاهما عن غندر محمد بن جعفر عن شعبة عن ابي بشر بهذا الاسناد وقال في الحديث فجعل يقرأ ام القرآن ويجمع بزاقه ويتفل فبرأ الرجل
وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا يزيد بن هارون قال انا هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن اخيه معبد بن سيرين عن ابي سعيد الخدري قال
نزلنا منزلا فاتتنا امرأة فقالت ان سيد الحي سليم لديغ فهل فيكم من راق فقام معها رجل منا ما كنا نظنه يحسن رقية فرقاه بفاتحة الكتاب فبرأ فاعطوه
غنما وسقونا لبنا فقلنا اكنت تحسن رقية فقال ما رقيته الا بفاتحة الكتاب قال فقلت لا تحركوها حتى نأتي النبي صلى الله عليه وسلم فاتينا النبي صلى الله
عليه وسلم فذكرنا ذلك له فقال وما كان يدريه انها رقية اقسموا واضربوا لي بسهم معكم وحدثني محمد بن المثنى قال نا وهب بن جرير قال نا هشام بهذا الاسناد نحوه
غير انه قال فقام معها رجل منا ما كنا نأبنه برقية وحدثني ابو الطاهر وحرملة بن يحيى قالا انا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب قال اخبرني
نافع بن جبير بن مطعم عن عثمان بن العاص الثقفي انه شكى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وجعا يجده في جسده منذ اسلم فقال له رسول الله
صلى الله عليه وسلم ضع يدك على الذي يألم من جسدك وقل بسم الله ثلاثا وقل سبع مرات اعوذ بالله وقدرته من شر ما اجد واحاذر وحدثني
يحيى بن خلف الباهلي قال نا عبد الاعلى عن سعيد الجريري عن ابي العلاء ان عثمان بن ابي العاص اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله
ان الشيطان قد حال بيني وبين صلاتي وقراءتي يلبسها علي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاك شيطان يقال له خنزب فاذا احسسته
فتعوذ بالله منه واتفل على يسارك ثلاثا قال ففعلت ذلك فاذهبه الله عني وحدثناه محمد بن المثنى قال نا سالم بن نوح ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابي
شيبة قال نا ابو اسامة كلاهما عن الجريري عن ابي العلاء عن عثمان بن ابي العاص انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر بمثله ولم يذكر في حديث سالم بن
نوح ثلاثا وحدثني محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا سفيان عن سعيد الجريري قال نا يزيد بن عبد الله بن الشخير عن عثمان بن ابي العاص
الثقفي قال قلت يا رسول الله ثم ذكر بمثل حديثهم

لـ عبد الاعلى وسالم وابي اسامة ١٢

باب جواز اخذ الاجرة على الرقية بالقرآن والاذكار فيه حديث ابي سعيد الخدري في لدغة ان رجلا راقي سيد الحي هذا الراقي هو ابو سعيد الخدري الراوي كذا جاء مبينا
في رواية اخرى في غير مسلم (قوله فاعطى قطيعا من الغنم) القطيع هو الطائفة من الغنم وسائر النعم قال اهل اللغة الغالب استعماله في ما بين العشرة والاربعين وقيل ما بين خمس عشرة الى
خمس وعشرين وجمعه اقطاع واقطعة وقطعان وقطاع واقاطيع واحاديث والمراد بالقطيع المذكور في هذا الحديث ثلثون شاة كذا جاء مبينا (قوله صلى الله عليه وسلم
ما ادراك انها رقية) فيه التصريح بانها رقية فيستحب ان يقرأ بها على اللديغ والمريض وسائر اصحاب الاسقام والعاهات (قوله صلى الله عليه وسلم خذوا منهم واضربوا لي
بسهم معكم) هذا تصريح بجواز اخذ الاجرة على الرقية بالفاتحة والذكر وانها حلال لا كراهية فيها وكذا الاجرة على تعليم القرآن وبهذا مذهب الشافعي ومالك واحمد واسحق وابي ثور واخرين
من السلف ومن بعدهم ومنعها ابو حنيفة في تعليم القرآن واجازها في الرقية واما قوله صلى الله عليه وسلم واضربوا لي بسهم معكم وفي الرواية الاخرى اقسموا واضربوا لي بسهم معكم فهذه
القسمة من باب المروات والتبرعات ومواساة الاصحاب الرفاق والاجمع الشياه ملك للراقي مختصة به لا حق للباقين فيها عند التنازع فقاسمهم تبرعا وجودا ومروءة واما قوله
صلى الله عليه وسلم واضربوا لي بسهم فانما قاله تطييبا لقلوبهم ومبالغة في تعريفهم انه حلال لا شبهة فيه وقد فعل صلى الله عليه وسلم في حديث العنبر وفي حديث ابي قتادة في حمار الوحش مثله
(قوله وجمع برزاقه ويتفل) هو بضم الفاء وكسرها وسبق بيان مذاهب العلماء في التفل والنفث (قوله سيد الحي سليم) اي لديغ قالوا سمي بذلك تفاؤلا بالسلامة وقيل لانه مستسلم لما به (قوله
ما كنا نابنه برقية) هو بكسر الباء وضمها اي نظنه كما سبق في الرواية التي قبلها واكثر ما يستعمل هذا اللفظ بمعنى نتهمه ولكن المراد هنا نظنه كما ذكرناه والله اعلم **باب** استحباب
وضع يده على موضع الالم مع الدعاء فيه حديث عثمان بن ابي العاص ومقصوده انه يستحب وضع يده على موضع الالم ويأتي بالدعاء المذكور والله اعلم **باب** التعوذ من شيطان الوسوسة
في الصلوة (قوله ان الشيطان قد حال بيني وبين صلاتي وقراءتي يلبسها علي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاك شيطان يقال له خنزب فاذا احسسته فتعوذ بالله منه
واتفل عن يسارك ثلثا ففعلت ذلك فاذهبه الله عني) اما خنزب فبخاء معجمة مكسورة ثم نون ساكنة ثم زاي مكسورة ومفتوحة ويقال ايضا بفتح الخاء والزاي حكاه القاضي ويقال ايضا
بضم الخاء وفتح الزاي حكاه ابن الاثير في النهاية وهو غريب وفي هذا الحديث استحباب التعوذ من الشيطان عند وسوسته مع التفل عن اليسار ثلثا ومعنى يلبسها اي يخلطها
ويشككني فيها وهو بفتح اوله وكسر ثالثه ومعنى حال بيني وبينها اي تكدني فيها ومنعني لذتها والفراغ للخشوع فيها والله اعلم

باب لكل داء دواء واستحباب التداوى

حدثنا هارون بن معروف وابو الطاهر واحمد بن عيسى قالوا نا ابن وهب قال اخبرنى عمرو وهو ابن الحارث عن عبد ربه بن سعيد عن ابى الزبير عن جابر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال لكل داء دواء فاذا اصيب دواء الدّاء برأ باذن الله تعالى **حدثنا** هارون بن معروف وابو الطاهر قالا نا ابن وهب قال اخبرنى عمرو ان بكيرا حدثه ان عاصم بن عمر بن قتادة حدثه ان جابر بن عبد الله عاد المُقنّع ثم قال لا ابرح حتى تحتجم فانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان فيه شفاء **حدثنا** نصر بن على الجهضمى قال حدثنى ابى قال حدثنا عبد الرحمن بن سليمان عن عاصم بن عمر بن قتادة قال جاءنا جابر بن عبد الله فى منزلنا ورجل يشتكى خراجا به او جُرحا فقال ما اشتكى قال خُراج بى قد شقّ علىّ فقال يا غلام ائتنى بحجّام فقال له ما تصنع بالحجّام يا ابا عبد الله قال ريدان اعلق فيه محجما قال والله ان الذّباب ليصيبنى او يصيبنى الثوب فيؤذينى ويشق على فلما راى تبرّمه من ذلك قال انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان كان فى شئ من ادويتكم خير ففى شرطة محجم او شربة من عسل او لذعة بنار قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما احب ان اكتوى قال فجاء بحجام فشرطه فذهب عنه ما يجد **حدثنا** قتيبة ابن سعيد قال نا ليث ح قال وحدثنا ابن رُمح قال نا الليث عن ابى الزبير عن جابر ان امرأة سلمة استأذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الحجامة فامر ابا طيبة ان يحجمها قال حسبت انه قال كان اخاها من الرضاعة او غلاما لم يحتلم **حدثنا** يحيى بن يحيى وابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قال يحيى واللفظ له انا وقال الآخران نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابى سفيان عن جابر قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ابى بن كعب طبيبا فقطع منه عرقا ثم كواه عليه **وحدثناه** عثمان بن ابى شيبة قال نا جرير ح قال وحدثنى اسحاق بن منصور قال نا عبد الرحمن قال نا سفيان كلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد ولم يذكر فقطع منه عرقا **وحدثنى** بشر بن خالد قال نا محمد يعنى ابن جعفر عن شعبة قال سمعت سليمان قال سمعت ابا سفيان قال سمعت جابر بن عبد الله قال رُمِىَ أُبَىّ يوم الاحزاب على اكحله قال فكواه رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** احمد بن يونس قال نا زهير قال نا ابو الزبير ح قال وثنا يحيى بن يحيى قال انا ابو خيثمة عن ابى الزبير عن جابر قال رُمى سعد بن معاذ فى اكحله قال فحسم النبى صلى الله عليه وسلم بيده بمشقص ثم وَرِمَت فحسمها الثانية **حدثنى** احمد بن سعيد بن صخر الدارمى قال نا حبّان بن هلال قال نا وهيب قال حدثنى عبد الله بن طاوس عن ابيه عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم احتجم واعطى الحجّام اجره واسْتَعَطَ **وحدثناه** ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قال ابو بكر نا وكيع وقال ابو كريب واللفظ له نا وكيع عن مِسْعَر عن عمرو بن عامر الانصارى قال سمعت انس بن مالك يقول احتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم كان لا يظلم احدا اجره

باب لكل داء دواء واستحباب التداوى (**قوله** صلى الله عليه وسلم لكل داء دواء فاذا اصيب دواء الداء برأ باذن الله) الدواء بفتح الدال ممدود وحكى جماعات منهم الجوهرى فيه لغة بكسر الدال قال القاضى هى لغة لكلابيين وهى شاذة وفى هذا الحديث اشارة الى استحباب الدواء وهو مذهب اصحابنا وجمهور السلف وعامة الخلف قال القاضى فى هذه الاحاديث جمل من علوم الدين والدنيا وصحة علم الطب وجواز التطبب وفى الجملة واستحبابه بالامور المذكورة فى هذه الاحاديث التى ذكرها مسلم قال وفيها رد على من انكر التداوى من غلاة الصوفية وقال كل شئ بقضاء وقدر فلا حاجة الى التداوى وحجة العلماء هذه الاحاديث ويعتقدون ان الله تعالى هو الفاعل وان التداوى هو ايضا من قدر الله وهذا كالامر بالدعاء وكالامر بقتال الكفار والتحصن ومجانبة الالقاء باليد الى التهلكة مع ان الاجل لا يتأخر والمقادير لا تتأخر ولا تتقدم عن اوقاتها ولا بد من وقوع المقدرات والله اعلم قال الامام ابو عبد الله المازرى ذكر مسلم هذه الاحاديث الكثيرة فى الطب والعلاج وقد اعترض فى بعضها من فى قلبه مرض فقال الاطباء مجمعون على ان العسل مسهل فكيف يوصف لمن به الاسهال ومجمعون ايضا ان استعمال المحموم الماء البارد مخاطرة وقرب من الهلاك لانه يجمع المسام ويحقن البخار المتحلل ويعكس الحرارة الى داخل الجسم فيكون سببا للتلف وينكرون ايضا مداواة ذات الجنب بالقسط مع ما فيه من الحرارة الشديدة ويرون ذلك خطرا قال المازرى وهذا الذى قاله هذا المعترض جهالة بينة وهو فيها كما قال الله تعالى بل كذبوا بما لم يحيطوا بعلمه ونحن نشرح الاحاديث المذكورة فى هذا الموضع فنقول (**قوله** صلى الله عليه وسلم لكل داء دواء فاذا اصيب دواء الداء برأ باذن الله) فهذا فيه بيان واضح لانه قد علم ان الاطباء يقولون المرض هو خروج الجسم عن المجرى الطبيعى والمداواة رده اليه وحفظ الصحة بقاؤه عليه فحفظها يكون باصلاح الاغذية وغيرها ورده يكون بالموافق من الادوية المضادة للمرض وبالقراط يقول الاشياء تداوى باضدادها ولكن قد يدق ويغمض حقيقة المرض حقيقة طبع الدواء فتقل الثقة بالمضادة ومن ههنا يقع الخطأ من الطبيب فقد يظن العلة عن مادة حارة فيكون عن غير مادة او عن مادة باردة او عن مادة حارة دون الحرارة التى ظنها فلا يحصل الشفاء فكانه صلى الله عليه وسلم نبه بآخر كلامه على ما قد يعارض به اوله فيقال قلت لكل داء دواء ونحن نجد كثيرين من المرضى يداوون فلا يبرؤن فقال انما ذلك لفقد العلم بحقيقة المداواة لا لفقد الدواء وبهذا واضح والله اعلم واما الحديث الآخر وهو قوله صلى الله عليه وسلم ان كان فى شئ من ادويتكم خير ففى شرطة محجم او شربة من عسل او لذعة بنار فهذا من بديع الطب عند اهله لان الامراض الاستلائية دموية او صفراوية او سوداوية او بلغمية فان كانت دموية شفاؤها اخراج الدم وان كانت من الثلاثة الباقية شفاؤها بالاسهال بالمسهل اللائق لكل خلط منها فكانه نبه صلى الله عليه وسلم بالعسل على المسهلات وبالحجامة على اخراج الدم بها وبالفصد ووضع العلق وغيرها مما فى معناها وذكر الكى لانه يستعمل عند عدم نفع الادوية المشروبة ونحوها فآخر الطب الكى (**قوله** صلى الله عليه وسلم ما احب ان اكتوى اشارة الى تأخير العلاج بالكى حتى يضطر اليه لما فيه من استعجال الالم الشديد فى دفع الم قد يكون اضعف من الم الكى واما ما اعترض به الملحد المذكور فنقول فى ابطاله ان علم الطب من اكثر العلوم احتياجا الى التفصيل حتى ان المريض يكون الشئ دواءه فى ساعة ثم يصير داء له فى الساعة التى تليها بعارض يعرض من غضب يحمى مزاجه فتغير علاجه او هواء يتغير او غير ذلك مما لا تحصى كثرته فاذا وجد الشفاء بشئ فى حالة ما لشخص لم يلزم منه الشفاء به فى سائر الاحوال وجميع الاشخاص والاطباء مجمعون على ان المرض الواحد تختلف علاجه باختلاف السن والزمان والعادة والغذاء المتقدمة والتدبير المالوف وقوة الطباع فاذا عرفت ما ذكرناه فاعلم ان الاسهال يحصل من انواع كثيرة منها الاسهال الحادث من التخم والهيضات وقد اجمع الاطباء فى مثل هذا على ان علاجه بان يترك الطبيعة وفعلها وان احتاجت الى معين على الاسهال اعينت ما دامت القوة باقية فاما حبسها فضرر عندهم واستعجال مرض فيحتمل ان يكون هذا الاسهال للشخص المذكور فى الحديث اصابه من امتلاء او هيضة فاراد ترك اسهاله على ما هو او تقويته فامره صلى الله عليه وسلم بشرب العسل فزاده اسهالا فزاده عسلا الى ان فنيت المادة فوقف الاسهال ويكون الخلط الذى كان به يوافقه شرب العسل فثبت بما ذكرناه ان العسل جار على صناعة الطب وان المعترض عليه جاهل بها ولسنا نقصد الاستظهار لتصديق الحديث بقول الاطباء بل لو كذبوا كذبناهم وكفرناهم فلو وجدوا المشاهدة بصحة دعواهم تاولنا كلامه صلى الله عليه وسلم حينئذ وخرجناه على ما يصح فذكرنا

حدثنا زهير بن حرب ومحمد بن المثنى قالا نا يحيى وهو ابن سعيد عن عبيد الله قال اخبرنى نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم قال الحمى من فيح جهنم فابردوها بالماء حدثنا ابن نمير قال نا ابى ومحمد بن بشر ح قال وثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا عبد الله بن نمير ومحمد بن بشر قالا نا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان شدة الحمى من فيح جهنم فابردوها بالماء وحدثنى هارون بن سعيد الايلى قال نا ابن وهب قال حدثنى مالك ح وثنا محمد بن رافع قال نا ابن ابى فديك قال نا الضحاك يعنى ابن عثمان كلاهما عن نافع عن ابن عمران رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الحمى من فيح جهنم فاطفئوها بالماء حدثنا احمد بن عبد الله بن الحكم قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة ح قال وحدثنى هارون بن عبد الله واللفظ له قال نا روح قال نا شعبة عن عمر بن محمد بن زيد عن ابيه عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الحمى من فيح جهنم فاطفئوها بالماء حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا نا ابن نمير عن هشام عن ابيه عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الحمى من فيح جهنم فابردوها بالماء وحدثناه اسحاق بن ابراهيم قال نا خالد بن الحرث وعبدة بن سليمان جميعا عن هشام بهذا الاسناد مثله وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا عبدة بن سليمان عن هشام عن فاطمة عن اسماء انها كانت تونى بالمرأة الموعوكة فتدعو بالماء فتصبه فى جيبها وتقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابردوها بالماء وقال انها من فيح جهنم وحدثناه ابو كريب قال نا ابن نمير وابو اسامة عن هشام بهذا الاسناد وفى حديث ابن نمير صببت الماء بينها وبين جيبها ولم يذكر فى حديث ابى اسامة انها من فيح جهنم قال ابو احمد قال ابراهيم بن سفيان حدثنا الحسن ابن بشر حدثنا ابو اسامة بهذا وحدثنا هناد بن السرى قال نا ابو الاحوص عن سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن جده رافع بن خديج قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الحمى من فور جهنم فابردوها بالماء وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ومحمد بن المثنى ومحمد بن حاتم وابو بكر بن نافع قالوا نا عبد الرحمن بن مهدى عن سفيان عن ابيه عن عباية بن رفاعة قال حدثنى رافع بن خديج قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الحمى من فور جهنم فابردوها عنكم بالماء ولم يذكر ابو بكر عنكم وقال قال اخبرنى رافع بن خديج

هذا الجواب بعيد عدة للحاجة اليه ان اعتقد وا بمشاهدة وليظهر به جهل المعترض وانه لا يحسن الصناعة التى اعترض بها وانتسب اليها وكذلك القول فى الماء البارد للمحموم فان المعترض يقول على النبى صلى الله عليه وسلم ما لم يقل فانه صلى الله عليه وسلم لم يقل اكثر من قوله ابردوها بالماء ولم يبين صفته وحالته والاطباء يسلمون ان الحمى الصفراوية يبرد صاحبها بسقى الماء البارد الشديد البرودة ويسقونه الثلج ويغسلون اطرافه بالماء البارد فلا يبعد انه صلى الله عليه وسلم اراد هذا النوع من الحمى والعسل على نحو ما قالوه وقد ذكر مسلم هنا فى صحيحه عن اسماء انها كانت تونى بالمرأة الموعوكة فتصب الماء فى جيبها وتقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابردوها بالماء فهذه اسماء راوية الحديث وقربها من النبى صلى الله عليه وسلم معلوم تاولت الحديث على نحو ما قلناه فلم يبق للملحد المعترض الا اختراعه الكذب واعتراضه به فلا يلتفت اليه واما انكارهم الشفاء من ذات الجنب بالقسط فباطل فقد قال بعض قدماء الاطباء ان ذات الجنب اذا حدثت من البلغم كان القسط من علاجها وقد ذكر جالينوس وغيره انه ينفع من وجع الصدر وقال بعض قدماء الاطباء يستعمل حيث يحتاج الى اسخان عضو من الاعضاء وحيث يحتاج الى ان يجذب الخلط من باطن البدن الى ظاهره وهكذا قاله ابن سينا وغيره وهذا يبطل ما زعمه هذا المعترض الملحد واما قوله صلى الله عليه وسلم فيه سبعة اشفية فقد اطبق الاطباء فى كتبهم على انه يدر الطمث والبول وينفع من السموم ويحرك شهوة الجماع ويقتل الدود وحب القرع فى الامعاء اذا شرب بالعسل ويذهب الكلف اذا طلى عليه وينفع من حرارة المعدة والكبد وبردهما ومن حمى الورد والربع وغير ذلك وهو صنفان بحرى وهندى والبحرى هو القسط الابيض وقيل هو الكرشنى صنفين ونص بعضهم ان البحرى افضل من الهندى وهو اقل حرارة منه وقيل هما حاران يابسان فى الدرجة الثالثة والهندى اشد حرارة فى الجزء الثالث من الحرارة وقال ابن سينا القسط حار فى الثالثة يابس فى الثانية فقد اتفق الاطباء على هذه المنافع التى ذكرناها فى القسط فصار ممدوحا شرعا وطبا وانما عددنا منافع القسط من كتب الاطباء لان النبى صلى الله عليه وسلم ذكر منها عددا مجملا واما قوله صلى الله عليه وسلم ان فى الحبة السوداء شفاء من كل داء الا السام فيحمل ايضا على العلل البارودة على نحو ما سبق فى القسط وهو صلى الله عليه وسلم قد يصف بحسب ما شاهده من غالب احوال اصحابه وذكر القاضى عياض كلام المازرى الذى قدمناه ثم قال وذكر الاطباء فى منفعة الحبة السوداء التى هى الشونيز اشياء كثيرة وخواص عجيبة يصدق بها قوله صلى الله عليه وسلم فيها فذكر جالينوس انه يحلل النفخ ويقتل ديدان البطن اذا اكل او وضع على البطن وينفى الزكام اذا قلى وصر فى خرقة وشم ويزيل العلة التى تقشر منها الجلد ويقلع الثآليل المتعلقة والمنكتة والخيلان وبدء الطمث المنحبس اذا كان الحباسه من اخلاط غليظة لزجة وينفع الصداع اذا طلى به بالخمرين ويقلع البثور والجرب ويحلل الاورام البلغمية اذا تضمد به مع الخل وينفع من الماء العارض فى العين اذا استعط به مسحوقا بدهن الاريسا وينفع من انتصاب النفس ويتمضمض به من وجع الاسنان ويدر البول واللبن وينفع من نهشة الرتيلا واذا نجر به طرد الهوام قال القاضى وقال غير جالينوس خاصيته اذهاب حمى البلغم والسوداء ويقتل حب القرع واذا علق فى عنق المركوم نفعه وينفع من حمى الربع قال ولا يبعد منفعة الحار من ادواء حارة لخواص فيها فقد نجد ذلك فى ادوية كثيرة فيكون الشونيز منها لعموم الحديث ويكون استعماله احيانا منفردا واحيانا مركبا قال القاضى وفى جملة هذه الاحاديث ما حواه من علوم الدين والدنيا وصحة علم الطب وجواز التطبب فى الجملة واستحبابه بالادوية المذكورة من الحجامة وشرب الادوية والسعوط واللدود وقطع العروق والرقى قال وقوله صلى الله عليه وسلم انزل الدواء الذى انزل الداء هذا اعلام لهم واذن فيه وقد يكون المراد بانزاله انزال الملائكة الموكلين بمباشرة مخلوقات الارض من دواء ودواء قال وذكر بعض الاطباء فى قوله صلى الله عليه وسلم شربة عسل او لذعة بنار انه اشارة الى جميع ضروب المعالجة والله اعلم (قوله ان جابر بن عبد الله عاد المقنع) هو بفتح القاف والنون المشددة (قوله يشتكى خراجا) هو بضم الخاء وتخفيف الراء (قوله اعلق فيه مجما) هو بكسر الميم وفتح الجيم وهى الآلة التى تمص ويجمع بها موضع الحجامة) واما قوله شرطة محجم فالمراد بالمحجم هنا الحديدة التى يشرط بها موضع الحجامة ليخرج الدم (قوله فلما راى تبرمه) اى تضجره وساسته منه (قوله سمعت جابر بن عبد الله قال رمى ابى يوم الاحزاب على اكحله فكواه رسول الله صلى الله عليه وسلم) فقوله ابى بضم الهمزة وفتح الباء وتشديد الياء وهكذا هو فى الروايات والنسخ وهو ابى بن كعب المذكور فى الرواية التى قبل هذه وصحفه بعضهم فقال بفتح الهمزة وكسر الباء وتخفيف الياء وهو غلط فاحش لان اباجابر استشهد يوم احد قبل الاحزاب باكثر من سنة واما الاكحل فهو عرق معروف قال الخليل هو عرق الحيوة يقال هو نهر الحيوة ففى كل عضو شعبة منه وله فيها اسم منفرد فاذا قطع فى اليد لم يرقا الدم وقال غيره هو عرق واحد يقال له فى اليد الاكحل فى الفخذ النساء وفى الظهر الابهر واما الكلام فى ابرة الحجام فسبق (قوله فحسمه) اى كواه ليقطع دمه واصل الحسم القطع (قوله صلى الله عليه وسلم الحمى من فيح جهنم فابردوها بالماء) وفى رواية من فور جهنم هو بفتح الفاء فيهما وهو شدة حرها ولهبها وانتشارها واما ابردوها فبهمزة وصل بضم الراء يقال بردت الحمى ابرد ابردا على وزن قتلها اقتلها قتلا اى اسكنت حرارتها والطفأت لهبها كما قال فى الرواية الاخرى فاطفئوها بالماء وهو الذى ذكرناه من كونه بهمزة وصل وضم الراء هو الصحيح المشهور فى الروايات وكتب اللغة وغيرها وحكى القاضى عياض فى المشارق انه يقال بهمزة قطع وكسر الراء فى لغة قد حكاه الجوهرى وقال هى لغة ردية وفى هذا الحديث دليل لاهل السنة ان جهنم مخلوقة الآن موجودة (قوله عن اسماء انها كانت توتى بالمرأة الموعوكة فتدعو بالماء فتصبه فى جيبها وتقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابردوها بالماء وفى رواية صبت الماء بينها وبين جيبها)

وحدثنى محمد بن حاتم قال نا يحيى بن سعيد عن سفيان قال حدثنى موسى بن ابى عائشة عن عبيد الله بن عبد الله عن عائشة قالت لدد نا رسول الله صلى الله عليه وسلم فى مرضه فاشار ان لاتلدونى فقلنا كراهية المريض للدواء فلما افاق قال لايبقى منكم احد الا لد غير العباس فانه لم يشهدكم **حدثنا** يحيى بن يحيى التميمى وابو بكر بن ابى شيبة وعمرو الناقد وزهير بن حرب وابن ابى عمر واللفظ لزهير قال يحيى انا وقال الآخرون نا سفيان بن عيينة عن الزهرى عن عبيد الله ابن عبد الله عن ام قيس بنت محصن اخت عكاشة قالت دخلت بابن لى على رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يأكل الطعام فبال عليه فدعا بماء فرشه قالت ودخلت عليه بابن لى قد اعلقت عليه من العذرة فقال علام تدغرن اولادكن بهذا العود الهندى فان فيه سبعة اشفية منها ذات الجنب يسعط من العذرة ويلد من ذات الجنب **وحدثنى** حرملة بن يحيى قال نا ابن وهب قال اخبرنى يونس بن يزيد ان ابن شهاب اخبره قال اخبرنى عبيد الله ابن عبد الله بن عتبة بن مسعود ان ام قيس بنت محصن وكانت من المهاجرات الاول اللاتى بايعن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهى اخت عكاشة بن محصن احد بنى اسد بن خزيمة قال اخبرتنى انها اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم بابن لها لم يبلغ ان يأكل الطعام وقد اعلقت عليه من العذرة قال يونس اعلقت غمرت فى تخاف ان تكون به عذرة قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم علام تدغرن اولادكن بهذا الاعلاق عليكن بهذا العود الهندى يعنى به الكست فان فيه سبعة اشفية منها ذات الجنب قال عبيد الله واخبرتنى ان ابنها ذاك بال فى حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بماء فنضحه على بوله ولم يغسله غسلا **وحدثنا** محمد بن رمح بن المهاجر قال نا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال اخبرنى ابو سلمة بن عبد الرحمن وسعيد بن المسيب ان ابا هريرة اخبرهما انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان فى الحبة السوداء شفاء من كل داء الا السام والسام الموت والحبة السوداء الشونيز **وحدثنيه** ابو الطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم ح قال وثناه ابو بكر بن ابى شيبة وعمرو الناقد وزهير بن حرب وابن ابى عمر قالوا نا سفيان بن عيينة ح قال وحدثنا عبد بن حميد قال نا عبد الرزاق قال نا معمر ح قال وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمى قال نا ابو اليمان قال نا شعيب كلاهما عن الزهرى عن ابى سلمة عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثل حديث عقيل وفى حديث سفيان ويونس الحبة السوداء ولم يقل الشونيز **وحدثنا** يحيى بن ايوب وقتيبة وابن حجر قالوا نا اسمعيل وهو ابن جعفر عن العلاء عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من داء الا فى الحبة السوداء منه شفاء الا السام **حدثنى** عبد الملك بن شعيب بن الليث ابن سعد قال حدثنى ابى عن جدى قال حدثنى عقيل عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم انها كانت اذا مات الميت من اهلها فاجتمع لذلك النساء ثم تفرقن الا اهلها وخاصتها امرت ببرمة من تلبينة فطبخت ثم صنع ثريد فصبت التلبينة عليه ثم قالت كلن منها فانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول التلبينة مجمة لفؤاد المريض تذهب ببعض الحزن **حدثنا** محمد بن المثنى ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنى قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن قتادة عن ابى المتوكل عن ابى سعيد الخدرى ان رجلا اتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال ان اخى عرب بطنه فقال له اسقه عسلا بمعنى حديث شعبة

قال القاضى هذا يرد قول الاطباء ان الصحيح حصول البرء باستعمال الحموم الماردانه على ظاهره لا على ما سبق من تاويل المازرى قال ولولا تجربة اسماء والمسلمين لنفعته لما استعملوه (**قولها**) لددنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فى مرضه فاشار ان لاتلدونى فقلنا كراهية المريض للدواء فلما افاق قال لايبقى منكم احد الا لد غير العباس فانه لم يشهدكم قال اهل اللغة اللدود بفتح اللام هو الدواء الذى يصب فى احد جانبى فم المريض ويسقاه او يدخل هناك باصبع وغيرها ويحنك به ويقال منه لددته الده وحكى الجوهرى ايضا الدوته رباعيا والتدوت انا قال الجوهرى ويقال للدود لديد ايضا وانما امر صلى الله عليه وسلم بلدهم عقوبة لهم حين خالفوه فى اشارته اليهم لاتلدونى ففيه ان الاشارة المفهمة كصريح العبارة فى نحو هذه المسئلة وفيه تعزير المتعدى بنحو من فعله الذى تعدى به الا ان يكون فعلا محرما (**قولها**) دخلت عليه بابن لى قد اعلقت عليه من العذرة فقال علام تدغرن اولادكن بهذا الاعلاق عليكن بهذا العود الهندى فان فيها سبعة اشفية منها ذات الجنب يسعط من العذرة ويلد من ذات الجنب) اما قولها اعلقت عليه فهكذا هو فى جميع نسخ صحيح مسلم عليه ووقع فى صحيح البخارى من رواية معمر وغيره فاعلقت عليه كما هو هنا ومن رواية سفيان بن عيينة فاعلقت عنه بالنون وبهذا هو المعروف عند اهل اللغة قال الخطابى المحدثون يروونه اعلقت عليه بالصواب عنه وكذا قاله غيره وحكاهما بعضهم لغتين اعلقت عنه وعليه ومعناه عالجت وجع لهاته باصبعى واما العذرة فقال العلماء هى بضم العين وبالذال المعجمة وهى وجع فى الحلق يهيج من الدم يقال فى علاجها عذرته فهو معذور وقيل هى قرحة تخرج فى الحلق والانف تعرض للصبيان غالبا عند طلوع العذرة وهى خمسة كواكب تحت الشعرى العبور وتسمى ايضا العذارى وتطلع فى وسط الحر وعادة النساء فى معالجة العذرة ان تاخذ المرأة خرقة فتفتلها فتلا شديدا وتدخلها فى انف الصبى وتطعن ذلك الموضع فينفجر منه دم اسود ورب ما اقرحته وذلك اللطعن يسمى وغرا وعذرا فمتى تدغرن اولادكن انها تغمز حلق الولد باصبعها فترفع ذلك الموضع وتكبسه واما العلاق فبفتح العين وفى الرواية الاخرى الاعلاق وهو الاشهر عند اهل اللغة حتى زعم بعضهم انه الصواب وان العلاق لايجوز قالوا والاعلاق مصدر اعلقت عنه ومعناه ازلت عنه العلوق وهى الآفة والداهية والاعلاق هو معالجة عذرة الصبى وهى وجع حلقه كما سبق قال ابن الاثير ويجوز ان يكون العلاق هو الاسم منه واما ذات الجنب فعلة معروفة والعود الهندى يقال له القسط والكست لغتان مشهورتان (**قوله** صلى الله عليه وسلم علام تدغرن اولادكن) كذا هو فى جميع النسخ علام وهى ها السكت ثبتت هنا فى الدرج (**قوله** والحبة السوداء الشونيز) هذا هو الصواب المشهور الذى ذكره الجمهور قال القاضى وذكر الحربى عن الحسن انها الخردل قال وقيل هى الحبة الخضراء وهى البطم والعرب تسمى الاخضر اسود ومنه سواد العراق لخضرته بالاشجار وتسمى الاسود ايضا خضر (**قوله** صلى الله عليه وسلم التلبينة مجمة لفؤاد المريض وتذهب ببعض الحزن) اما مجمة فبفتح الميم والجيم ويقال بضم الميم وكسر الجيم اى تريح فؤاده وتزيل عنه الهم وتنشطه والجمام المستريح كامل النشاط واما

حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن محمد بن المنكدر وابى النضر مولى عمر بن عبيد الله عن عامر بن سعد بن ابى وقاص عن ابيه انه سمعه يسأل اسامة بن زيد ماذا سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الطاعون فقال اسامة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون رجز أرسل على بنى اسرائيل او على من كان قبلكم فاذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منه وقال ابو النضر لا يخرجكم الا فرار منه **حدثنا** عبد الله ابن مسلمة بن قعنب وقتيبة بن سعيد قالا نا المغيرة ونسبه ابن قعنب فقال ابن عبد الرحمن القرشى عن ابى النضر عن عامر بن سعد بن ابى وقاص عن اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون اية الرجز ابتلى الله عز وجل به ناسا من عباده فاذا سمعتم به فلا تدخلوا عليه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تفروا منه هذا حديث القعنبى وقتيبة نحوه **وحدثنا** محمد بن عبد الله بن نمير قال نا ابى قال نا سفيان عن محمد بن المنكدر عن عامر بن سعد عن اسامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان هذا الطاعون رجز سلط على من كان قبلكم او على بنى اسرائيل فاذا كان بارض فلا تخرجوا منها فرارا منه واذا كان بارض فلا تدخلوها **حدثنا** محمد بن حاتم قال نا محمد بن بكر قال انا ابن جريج قال اخبرنى عمرو بن دينار ان عامر بن سعد اخبره ان رجلا سأل سعد بن ابى وقاص عن الطاعون فقال اسامة بن زيد انا اخبرك عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو عذاب او رجز ارسله الله تعالى على طائفة من بنى اسرائيل او ناس كانوا قبلكم فاذا سمعتم به بارض فلا تدخلوها عليه واذا دخل ارضا وانتم بها فلا تخرجوا منها فرارا **وحدثناه** ابو الربيع سليمان بن داود وقتيبة بن سعيد قالا نا حماد وهو ابن زيد ح قال وثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا سفيان بن عيينة كلاهما عن عمرو بن دينار باسناد ابن جريج نحو حديثه **حدثنى** ابو الطاهر احمد بن عمرو وحرملة بن يحيى قالا نا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب قال اخبرنى عامر بن سعد عن اسامة بن زيد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ان هذا الوجع او السقم رجز عذب به بعض الامم قبلكم ثم بقى بعد بالارض فيذهب المرة ويأتى الاخرى فمن سمع به بارض فلا يقدمن عليه ومن وقع بارض وهو بها فلا يخرجنه الفرار منه **وحدثناه** ابو كامل الجحدرى قال نا عبد الواحد يعنى ابن زياد قال نا معمر عن الزهرى باسناد يونس نحو حديثه **حدثنا** محمد بن المثنى قال نا ابن ابى عدى عن شعبة عن حبيب قال كنا بالمدينة فبلغنى ان الطاعون قد وقع بالكوفة فقال لى عطاء بن يسار وغيره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا كنت بارض فوقع بها فلا تخرج منها واذا بلغك انه بارض فلا تدخلها قال قلت عن من قالوا عن عامر بن سعد يحدث به قال فاتيته فقالوا غائب قال فلقيت اخاه ابراهيم ابن سعد فسألته فقال شهدت اسامة يحدث سعدا فقال سعد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان هذا الوجع رجز او عذاب ابقية عذاب عذب به ناس من قبلكم فاذا كان بارض وانتم بها فلا تخرجوا منها واذا بلغكم انه بارض فلا تدخلوها قال حبيب فقلت لابراهيم انت سمعت اسامة يحدث سعدا وهو لا ينكر قال نعم **وحدثناه** عبيد الله بن معاذ قال نا ابى قال نا شعبة بهذا الاسناد غير انه لم يذكر قصة عطاء بن يسار فى اول الحديث **وحدثناه** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا وكيع عن سفيان عن حبيب عن ابراهيم بن سعد عن سعد بن مالك وخزيمة بن ثابت واسامة بن زيد قالوا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث شعبة **وحدثنا** عثمان بن ابى شيبة واسحاق بن ابراهيم كلاهما عن جرير عن الاعمش عن حبيب عن ابراهيم ابن سعد بن ابى وقاص قال كان اسامة بن زيد وسعد جالسين يتحدثان فقالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بنحو حديثهم **وحدثنيه** زهير بن حرب قال نا خالد يعنى الطحان عن الشيبانى عن حبيب بن ابى ثابت عن ابراهيم بن سعد بن مالك عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم بنحو حديثهم

التلبينة فيفتح التاء وهى حساء من دقيق او نخالة قالوا وهو ما جعل فيها عسل قال الهروى وغيره سميت تلبينة تشبيها باللبن لبياضها ورقتها وفيه استحباب التلبينة للمحزون (قوله ان اخى عرب بطنه) هو بفتح العين وكسر الراء معناه فسدت معدته (قوله صلى الله عليه وسلم صدق الله وكذب بطن اخيك) المراد قوله تعالى يخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فيه شفاء للناس وهو العسل وهذا تصريح منه صلى الله عليه وسلم بان الضمير فى قوله تعالى فيه شفاء يعود الى الشراب الذى هو العسل وهذا هو الصحيح وهو قول ابن مسعود وابن عباس والحسن وقتادة وغيرهم وقال مجاهد الضمير عائد الى القرآن وهذا ضعيف مخالف لظاهر القرآن والصريح هذا الحديث الصحيح قال بعض العلماء الآية على الخصوص اى شفاء من بعض الادواء وبعض الناس وكان داء هذا المبطون مما يشفى بالعسل وليس فى الآية تصريح بانه شفاء من كل داء ولكن علم النبى صلى الله عليه وسلم ان داء هذا الرجل مما يشفى بالعسل والله اعلم **باب الطاعون والطيرة والكهانة ونحوها** (قوله صلى الله عليه وسلم فى الطاعون انه رجز ارسل على بنى اسرائيل او على من كان قبلكم فاذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منه وفى رواية ان هذا الوجع او السقم رجز عذب به بعض الامم قبلكم ثم بقى بعد بالارض فيذهب المرة ويأتى الاخرى فمن سمع به بارض فلا يقدمن عليه ومن وقع بارض وهو بها فلا يخرجنه الفرار منه وفى حديث عمر رض ان الوباء وقع بالشام اما الوباء فمهموز مقصور ومد ولغتان القصر افصح واشهر واما الطاعون فهو قروح تخرج فى الجسد فتكون فى المرافق او الآباط او الايدى او الاصابع وسائر البدن ويكون معه ورم والم شديد وتخرج تلك القروح باللهب ويسود ما حواليها او يخضر او يحمر حمرة بنفسجية كدرة ويحصل معه خفقان القلب والقئ واما الوباء فقال الخليل وغيره هو الطاعون وقال هو كل مرض عام والصحيح الذى قاله المحققون انه مرض الكثير من الناس فى جهة من الارض دون سائر الجهات ويكون مخالفا للمعتاد من امراض فى الكثرة وغيرها ويكون مرضهم نوعا واحدا بخلاف سائر الاوقات فان امراضهم فيها مختلفة قالوا وكل طاعون وباء وليس كل وباء طاعونا والوباء الذى وقع فى الشام فى زمن عمر كان طاعونا وهو طاعون عمواس وهى قرية معروفة بالشام وقد سبق فى شرح مقدمة الكتاب فى ذكر الضعفاء من الرواة عند ذكره طاعون الجارف بيان الطواعين وازمانها وعددها واماكنها ونفائس مما يتعلق بها وجاء فى هذه الاحاديث انه ارسل على بنى اسرائيل او من كان قبلكم عذابا او هذا الوصف بكونه عذابا مختص بمن كان قبلنا واما هذه الامة فهو لها رحمة وشهادة ففى الصحيحين قوله صلى الله عليه وسلم المطعون شهيد وفى حديث آخر فى غير الصحيحين ان الطاعون كان عذابا يبعثه الله على من يشاء فجعله رحمة للمؤمنين فليس من عبد يقع الطاعون فيمكث فى بلده صابرا يعلم انه لن يصيبه الا ما كتب الله له الا كان له مثل اجر شهيد فى حديث آخر الطاعون شهادة لكل مسلم وانما يكون شهادة لمن صبر كما بينه فى الحديث المذكور وفى هذه الاحاديث منع القدوم على بلد الطاعون ومنع الخروج منه فرارا من ذلك اما الخروج لعارض فلا باس به وهذا الذى ذكرناه هو مذهبنا ومذهب الجمهور قال القاضى هو قول الاكثرين قال حتى قالت عائشة الفرار منه كالفرار من الزحف قال ومنهم من جوز القدوم عليه والخروج منه فرارا قال وروى هذا عن عمر بن الخطاب رض وانه ندم على رجوعه من سرغ وعن ابى موسى الاشعرى ومسروق والاسود بن هلال انهم فروا من الطاعون وقال عمرو بن العاص فروا عن هذا الرجز فى الشعاب والاودية ورؤس الجبال فقال معاذ بل هو شهادة ورحمة وتأول هؤلاء النهى على انه لم يبلغه عن الدخول عليه والخروج منه مخافة ان يصيبه غير المقدر لكن مخافة الفتنة على الناس لئلا يظنوا ان هلاك المقادم حصل بقدومه وسلامة الفار انما كانت بفراره قالوا وهو من نحو النهى عن الطيرة والقرب من المجذوم وقد جاء عن ابن مسعود قال الطاعون فتنة على المقيم والفار اما الفار فيقول فررت فنجوت واما المقيم فيقول اقمت فمت وانما فر من لم يات اجله واقام من حضر اجله والصحيح ما قدمناه من النهى عن القدوم عليه والفرار منه لظاهر الاحاديث الصحيحة

حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی قال قرأت علی مالك عن ابن شهاب عن عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید بن الخطاب عن عبد الله بن عبد الله بن الحارث بن نوفل عن عبد الله بن عباس ان عمر بن الخطاب خرج الی الشام حتی اذا کان بسرغ لقیه اهل الاجناد ابو عبیدة بن الجراح واصحابه فاخبروه ان الوباء قد وقع بالشام قال ابن عباس فقال عمر ادع لی المهاجرین الاولین فدعوتهم فاستشارهم واخبرهم ان الوباء وقع بالشام فاختلفوا فقال بعضهم قد خرجت لامر ولا نری ان ترجع عنه وقال بعضهم معك بقیة الناس واصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا نری ان تقدمهم علی هذا الوباء فقال ارتفعوا عنی ثم قال ادع لی الانصار فدعوتهم له فاستشارهم فسلکوا سبیل المهاجرین واختلفوا کاختلافهم فقال ارتفعوا عنی ثم قال ادع لی من کان ههنا من مشیخة قریش من مهاجرة الفتح فدعوتهم فلم یختلف علیه رجلان فقالوا نری ان ترجع بالناس ولا تقدمهم علی هذا الوباء فنادی عمر فی الناس انی مصبح علی ظهر فاصبحوا علیه فقال ابو عبیدة بن الجراح افرارا من قدر الله فقال عمر لو غیرك قالها یا ابا عبیدة وکان عمر یکره خلافه نعم نفر من قدر الله الی قدر الله ارایت لو کانت لك ابل فهبطت وادیا له عدوتان احداهما خصیبة والاخری جدبة الیس ان رعیت الخصیبة رعیتها بقدر الله وان رعیت الجدبة رعیتها بقدر الله قال فجاء عبد الرحمن بن عوف وکان متغیبا فی بعض حاجته فقال ان عندی من هذا علما سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا سمعتم به بارض فلا تقدموا علیه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منه قال فحمد الله عمر بن الخطاب ثم انصرف **وحدثنا** اسحاق بن ابراهیم ومحمد بن رافع وعبد بن حمید قال ابن رافع یا وقال الاخران انا عبد الرزاق قال انا معمر بهذا الاسناد نحو حدیث مالك وزاد فی حدیث معمر قال وقال له ایضا ارایت لو انه رعی الجدبة وترك الخصبة اکنت معجزه قال نعم قال فسارحتی اتی المدینة فقال هذا المحل وقال هذا المنزل ان شاء الله تعالی **وحدثنیه** ابو الطاهر وحرملة بن یحیی قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب بهذا الاسناد غیر انه قال ان عبد الله بن الحارث حدثه ولم یقل عبد الله بن عبد الله **وحدثناه** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن ابن شهاب عن عبد الله بن عامر بن ربیعة ان عمر خرج الی الشام فلما جاء سرغ بلغه ان الوباء وقع بالشام فاخبره عبد الرحمن بن عوف ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا سمعتم به بارض فلا تقدموا علیه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منه فرجع عمر من سرغ وعن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله ان عمر انما انصرف بالناس عن حدیث عبد الرحمن بن عوف

قال العلماء وهو قریب المعنی من قوله صلی الله علیه وسلم لا تتمنوا لقاء العدو واسالوا الله العافیة فاذا لقیتموهم فاصبروا وفی هذا الحدیث الاحتراز من المکاره واسبابها وفیه التسلیم لقضاء الله عند حلول الآفات والله اعلم واتفقوا علی جواز الخروج بشغل وغرض غیر الفرار ودلیله صریح الاحادیث (قوله فی روایة ابی النضر لا یخرجکم الا فرارا منه) وقع فی بعض النسخ فرار بالرفع وفی بعضها فرار ابالنصب وکلاهما مشکل من حیث العربیة والمعنی قال القاضی وهذه الروایة ضعیفة عند اهل العربیة مفسدة للمعنی لان ظاهرها المنع من الخروج لکل سبب الا للفرار فلا منع منه وهذا ضد المراد وقال جماعة ان لفظة الا هنا غلط من الراوی والصواب حذفها کما هو المعروف فی سائر الروایات قال القاضی وخرج بعض محققی العربیة لروایة النصب وجها فقال هو منصوب علی الحال قال ولفظة الا هنا للایجاب لا للاستثناء وتقدیره لا تخرجوا اذا لم یکن خروجکم الا فرارا منه والله اعلم واعلم ان احادیث الباب کلها من روایة اسامة بن زید وذکرنی الطرق الثلاث فی آخر الباب ما یوهم او یقتضی انه من روایة سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی الله علیه وسلم قال القاضی وغیره هذا وهم انما هو من روایة سعد عن اسامة عن النبی صلی الله علیه وسلم والله اعلم (قوله حتی اذا کان بسرغ فبسین مهملة مفتوحة ثم راء ساکنة ثم غین معجمة وحکی القاضی وغیره الیضا فتح الراء والمشهور اسکانها ویجوز صرفه وترکه وهی قریة فی طرف الشام مما یلی الحجاز (قوله اهل الاجناد) وفی غیر هذه الروایة امراء الاجناد والمراد بالاجناد هنا مدن الشام الخمس وهی فلسطین والاردن ودمشق وحمص وقنسرین هکذا فسره والتفقوا علیه ومعلوم ان فلسطین اسم لناحیة بیت المقدس والاردن اسم لناحیة بیسان وطبریة وما یتعلق بهما ولا یضر الطلاق اسم المدینة علیه (قوله ادع لی المهاجرین الاولین فدعاتهم ودعا الانصار ثم مشیخة قریش من مهاجرة الفتح انما تیهم هکذا علی حسب فضائلهم قال القاضی المراد بالمهاجرین الاولین من صلی للقبلتین فاما من اسلم بعد تحویل القبلة فلا یعد فیهم قال واما مهاجرة الفتح فقیل هم الذین اسلموا قبل الفتح فحصل لهم فضل بالهجرة قبل الفتح اذ لا هجرة بعد الفتح وقیل هم مسلمة الفتح الذین هاجروا بعده فحصل لهم دون الفضیلة قال القاضی هذا اظهر لانهم الذین یطلق علیهم مشیخة قریش وکان رجوع عمر رضی الله عنه رجحان طرف الراجعین لکثرة القائلین به وانه احوط ولم یکن مجرد تقلید لمسلمة الفتح لان بعض المهاجرین الاولین وبعض الانصار اشاروا بالرجوع وبعضهم بالتقدم علیه وانضم الی المشیرین بالرجوع رای مشیخة قریش فکثر القائلون به مع مالهم من السن والخبرة وکثرة التجارب وسداد الرای وحجة الطائفتین واضحة مبینة فی الحدیث وبهما استدل من اصلین فی الشرع احدهما التوکل والتسلیم للقضاء والثانی الاحتیاط والحذر ومجانبة اسباب الاضرار بالید الی التهلکة قال القاضی وقیل انما رجع عمر لحدیث عبد الرحمن بن عوف کما قال مسلم هنا فی روایته عن ابن شهاب ان سالم بن عبد الله قال ان عمر انما انصرف بالناس عن حدیث عبد الرحمن بن عوف قالوا ولا لم یکن لیرجع لرای دون رای حتی یجد علما وتاویل هؤلاء قوله انی مصبح علی ظهر فاصبحوا فقالوا ای مسافر الی الجهة التی قصدناها اولا للرجوع الی المدینة وهذا تاویل فاسد ومذهب ضعیف بل الصحیح الذی علیه الجمهور وهو ظاهر الحدیث او صریحه انه انما قصد الرجوع اولا بالاجتهاد حین راعی الاکثرین علی ترك الرجوع مع فضیلة المشیرین به ومافیه من الاحتیاط ثم بلغه حدیث عبد الرحمن فحمد الله تعالی وشکره علی موافقة اجتهاده واجتهاد معظم اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم واما قول سالم انه انما رجع لحدیث عبد الرحمن فیحتمل ان سالما لم یبلغه ما کان عمر عزم علیه من الرجوع قبل حدیث عبد الرحمن له ویحتمل انه ارا لم یرجع الا بعد حدیث عبد الرحمن والله اعلم (قوله انی مصبح علی ظهر فاصبحوا علیها) هو باسکان الصاد فیهما ای مسافر راکب علی ظهر الراحلة راجع الی وطنی فاصبحوا علیه وتاهبوا له (قوله فقال ابو عبیدة افرارا من قدر الله فقال عمر لو غیرك قالها یا ابا عبیدة وکان عمر یکره خلافه نعم نفر من قدر الله الی قدر الله ارایت لو کان لك ابل فهبطت وادیا له عدوتان احداهما خصیبة والاخری جدبة الیس ان رعیت الخصبة رعیتها بقدر الله وان رعیت الجدبة رعیتها بقدر الله العدوة بضم العین وکسرها وهی جانب الوادی والجدبة بفتح الجیم واسکان الدال المهملة وهی ضد الخصبة وقال صاحب التحریر الجدبة هنا بالسکون الدال وکسرها قال والخصبة کذلك (قوله لو غیرك قالها یا ابا عبیدة) فجواب لو محذوف وفی تقدیره وجهان ذکرهما صاحب التحریر وغیره احدهما کما قاله غیرك لا دبته لاعتراضه علی مسئلة اجتهادیة واتفق علیها اکثر الناس واهل الحل والعقد فیها والثانی لو قالها غیرك لم اتعجب منه وانما اتعجب من قولك انت ذلك مع ما انت علیه من العلم والفضل ثم ذکر له عمر دلیلا واضحا من القیاس الجلی الذی لا شك فی صحته ولیس فی لفظه ما یقتضی اعتقاده ان الرجوع یرد المقدور وانما معناه ان الله تعالی امر بالاحتیاط والحزم ومجانبة اسباب الهلاك کما امر سبحانه بالتحصن من سلاح العدو وتجنب المهالك وان کان کل واقع فبقضاء الله وقدره السابق فی علمه وقاس عمر علی رعی العدوتین لکونه واضحا لا ینازع فیه احد مع مساواة المسئلة المتنازع (قوله لکنت معجزه)

حدثنى ابو الطاهر وحرملة بن يحيى واللفظ لابى الطاهر قالا انا ابن وهب قال اخبرنى يونس قال ابن شهاب فحدثنى ابو سلمة بن عبد الرحمن عن ابى هريرة حين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى ولا صفر ولا هامة فقال اعرابى يا رسول الله فما بال الابل تكون فى الرمل كانها الظباء فيجىء البعير الاجرب فيدخل فيها فيجربها كلها قال فمن اعدى الاول **وحدثنى** محمد بن حاتم وحسن الحلوانى قالا نا يعقوب وهو ابن ابراهيم بن سعد قال نا ابى عن صالح عن ابن شهاب قال اخبرنى ابو سلمة بن عبد الرحمن وغيره ان اباهريرة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ولا طيرة ولا صفر ولا هامة فقال اعرابى يا رسول الله بمثل حديث يونس **وحدثنى** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمى قال نا ابو اليمان عن شعيب عن الزهرى قال اخبرنى سنان بن ابى سنان الدؤلى ان ابا هريرة قال قال النبى صلى الله عليه وسلم لا عدوى فقام اعرابى فذكر بمثل حديث يونس وصالح وعن شعيب عن الزهرى قال حدثنى لسائب بن يزيد ابن اخت نمر ان النبى صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ولا صفر ولا هامة **وحدثنى** ابو الطاهر وحرملة وتقاربا فى اللفظ قالا انا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب ان ابا سلمة بن عبد الرحمن بن عوف حدثه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ويحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يورد ممرض على مصح قال ابو سلمة كان ابو هريرة يحدث هما كلتيهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ضمت ابو هريرة بعد ذلك عن قوله لا عدوى واقام على ان لا يورد ممرض على مصح قال فقال الحارث بن ابى ذباب وهو ابن عم ابى هريرة قد كنت اسمعك يا اباهريرة تحدث هذا الحديث حديثا آخر قبل سكت عنه كنت تقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى فابى ابو هريرة ان يعرف ذلك وقال لا يورد ممرض على مصح فما رأيته الحارث فى ذلك حتى غضب ابو هريرة فرطن بالحبشية فقال للحارث اتدرى ما ذا قلت قال لا قال ابو هريرة انى قلت أبيت قال ابو سلمة ولعمرى لقد كان ابو هريرة يحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى فلا ادرى أنسى ابو هريرة او نسخ احد القولين الآخر

باب لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر ولا نوء ولا غول ولا يورد ممرض على مصح

(قوله هو بفتح العين وتشديد الجيم اى تنسبه الى العجز ومقصوده عمران الناس رعية لى استرعانيها الله تعالى فيجب على الاحتياط لها فان تركته نسبت الى العجز واستوجبت العقوبة والله اعلم (قوله هذا المحل او قال هذا المنزل) هما بمعنى وهو بفتح الحاء وكسرها والفتح اقيس فان ما كان على وزن فعل ومضارعه يفعل بضم ثالثه كان مصدره واسم الزمان والمكان منه مفعلا بالفتح كمقعد يقعد مقعدا وظائره الا احرفا شذت جاءت بالوجهين منها المحل (قوله فى الاسناد عن مالك عن ابن شهاب عن عبد الحميد بن عبد الرحمن بن زيد بن الخطاب عن عبد الله بن عبد الله بن حارث بن نوفل عن عبد الله بن عباس) قال الدارقطنى كذا قال مالك قال معمر ويونس عن عبد الله بن الحارث قال والحديث صحيح على اختلافهم قال وقد اخرجه مسلم من طريق يونس عن عبد الله بن الحارث واما البخارى فلم يخرجه الا من طريق مالك اعلم ان فى حديث عمر هذا فوائد كثيرة منها خروج الامام بنفسه فى لا يات فى بعض الاوقات ليشاهد احوال رعيته ويزيل ظلم المظلوم ويكشف كرب المكروب ويسد خلة المحتاج ويقمع اهل الفساد ويخاف اهل البطالة والاذى والولاة ويحذرهم التجسس عليهم ووصول قبائحهم اليه فينكفوا ويقيم فى رعيته شعائر الاسلام ويؤدب من رآهم مخلين بذلك ولغير ذلك من المصالح ومنها تلقى الامراء ووجوه الناس الامام عند قدومه اعلامهم اياه بما حدث فى بلادهم من خير وشر وبما ورخص غلاء وشدة ورخاء وغير ذلك ومنها استحباب مشاورة اهل العلم والرأى فى الامور الحادثة وتقديم اهل السابقة فى ذلك ومنها تنزيل الناس منازلهم وتقديم اهل الفضل على غيرهم والابتداء بهم فى المكارم ومنها جواز الاجتهاد فى الحروب ونحوها كما يجوز فى الاحكام ومنها قبول خبر الواحد فانهم قبلوا خبر عبد الرحمن ومنها صحة القياس وجواز العمل به ومنها ابتداء العالم بما عنده من العلم قبل ان يسأله كما فعل عبد الرحمن ومنها اجتناب اسباب الهلاك ومنها منع القدوم على الطاعون ومنع الفرار منه والله اعلم **باب** لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر ولا نوء ولا غول ولا يورد ممرض على مصح (قوله صلى الله عليه وسلم من رواية ابى هريرة لا عدوى ولا صفر ولا هامة فقال اعرابى يا رسول الله فما بال الابل تكون فى الرمل كانها الظباء فيجىء البعير الاجرب فيدخل فيها فيجربها كلها قال فمن اعدى الاول وفى رواية لا عدوى ولا طيرة ولا صفر ولا هامة وفى رواية ان اباهريرة كان يحدث بحديث لا عدوى ويحدث عن النبى صلى الله عليه وسلم ايضا انه قال لا يورد ممرض على مصح ثم ان اباهريرة اقتصر على رواية حديث لا يورد ممرض على مصح وامسك عن حديث لا عدوى فراجعوه فيه وقالوا له انا سمعناك تحدثه فابى ان يعترف به قال ابو سلمة الراوى عن ابى هريرة فلا ادرى انسى ابو هريرة او نسخ احد القولين الآخر قال جمهور العلماء يجب الجمع بين هذين الحديثين وهما صحيحان قالوا وطريق الجمع ان حديث لا عدوى المراد به نفى ما كانت الجاهلية تزعمه وتعتقده ان المرض والعاهة تعدى بطبعها لا بفعل الله تعالى واما حديث لا يورد ممرض على مصح فارشد فيه الى مجانبة ما يحصل الضرر عنده فى العادة بفعل الله تعالى وقدره ففى الحديث الاول العدوى بطبعها ولم ينف حصول الضرر عند ذلك بقدر الله تعالى وفعله وارشد فى الثانى الى الاحتراز مما يحصل عنده الضرر بفعل الله تعالى وارادته وقدره فهذا الذى ذكرناه من تصحيح الحديثين والجمع بينهما هو الصواب الذى عليه جمهور العلماء ويتعين المصير اليه ولا يؤثر نسيان ابى هريرة لحديث لا عدوى لوجهين احدهما ان نسيان الراوى للحديث الذى رواه لا يقدح فى صحته عند جماهير العلماء بل يجب العمل به والثانى ان هذا اللفظ ثابت من رواية غير ابى هريرة فقد ذكر مسلم هذا من رواية السائب بن يزيد وجابر بن عبد الله وانس بن مالك وابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم وحكى المازرى والقاضى عياض عن بعض العلماء ان حديث لا يورد ممرض على مصح منسوخ بحديث لا عدوى وهذا غلط لوجهين احدهما ان النسخ يشترط فيه تعذر الجمع بين الحديثين ولم يتعذر بل قد جمعنا بينهما والثانى انه يشترط فيه معرفة التاريخ وتاخر الناسخ وليس ذلك موجودا هنا وقال آخرون حديث لا عدوى على ظاهره واما النهى عن ايراد الممرض على المصح فليس للعدوى بل للتأذى بالرائحة الكريهة وقبح صورته والمجذوم والصواب ما سبق والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم ولا صفر) فيه تاويلان احدهما المراد تحريم المحرم الى صفر وهو النسىء الذى كانوا يفعلونه وبهذا قال مالك وابو عبيدة والثانى ان الصفر دواب فى البطن وهى دود وكانوا يعتقدون ان فى البطن دابة تهيج عند الجوع وربما قتلت صاحبها وكانت العرب تزاها اعدى من الجرب وهذا التفسير هو الصحيح وبه قال مطرف وابن وهب وابن حبيب وابو عبيد وخلائق من العلماء وقد ذكر مسلم عن جابر بن عبد الله راوى الحديث فيتعين اعتماده ويجوز ان يكون المراد هذا والاول جميعا وان الصفر بين جميعا باطلان لا اصل لهما دلالة التعريج على واحد منهما (قوله صلى الله عليه وسلم ولا هامة) فيه تاويلان احدهما ان العرب كانت تتشاءم بالهامة وهى الطائر المعروف من طير الليل وقيل هى البومة قالوا كانت اذا سقطت على دار احدهم فرأتها ناعية له نفسه او بعض اهله وهذا تفسير مالك بن انس والثانى ان العرب كانت تعتقد ان عظام الميت وقيل روحه تنقلب هامة تطير وهذا تفسير اكثر العلماء وهو المشهور ويجوز ان يكون المراد النوعين فانهما جميعا باطلان فبين النبى صلى الله عليه وسلم ابطال ذلك وضلالة الجاهلية فيما تعتقده من ذلك والهامة بتخفيف الميم على المشهور الذى لم يذكر الجمهور غيره وقيل بتشديدها قاله جماعة وحكاه القاضى عن ابى زيد الانصارى الامام فى اللغة

باب الطيرة والفال وما يكون فيه الشوم

حدثنى محمد بن حاتم وحسن الحلوانى وعبد بن حميد قال عبد حدثنى وقال الآخران نا يعقوب يعنون ابن ابراهيم بن سعد قال حدثنى ابى عن صالح عن ابن شهاب قال اخبرنى ابو سلمة بن عبد الرحمن انه سمع ابا هريرة يحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ويحدث مع ذلك لا يورد الممرض على المصح بمثل حديث يونس **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمى قال نا ابو اليمان قال نا شعيب عن الزهرى بهذا الاسناد نحوه **حدثنا** يحيى بن ايوب وقتيبة وابن حجر قالوا نا اسمعيل يعنون ابن جعفر عن العلاء عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ولا هامة ولا نوء ولا صفر **حدثنا** احمد بن يونس قال نا زهير قال نا ابو الزبير عن جابر ح قال وحدثنا يحيى بن يحيى قال نا ابو خيثمة عن ابى الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى ولا طيرة ولا غول **وحدثنى** عبد الله بن هاشم بن حيان قال نا بهز قال نا يزيد وهو النسترى قال نا ابو الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى ولا غول ولا صفر **وحدثنى** محمد بن حاتم قال نا روح بن عبادة قال نا ابن جريج قال اخبرنى ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول لا عدوى ولا صفر ولا غول وسمعت ابا الزبير يذكر ان جابرا فسر لهم قوله ولا صفر فقال ابو الزبير الصفر البطن وقيل لجابر كيف قال كان يقال دواب البطن قال ولم يفسر الغول قال ابو الزبير هذا الغول التى تغول **وحدثنا** عبد بن حميد قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن الزهرى عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ان ابا هريرة قال سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول لا طيرة وخيرها الفال قيل يا رسول الله وما الفال قال الكلمة الصالحة يسمعها احدكم **وحدثنى** عبد الملك بن شعيب بن الليث قال حدثنى ابى عن جدى قال حدثنى عقيل بن خالد ح قال وحدثنيه عبد الله بن عبد الرحمن الدارمى قال نا ابو اليمان قال نا شعيب كلاهما عن الزهرى بهذا الاسناد مثله وفى حديث عقيل عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يقل سمعت وفى حديث شعيب قال سمعت النبى صلى الله عليه وسلم كما قال معمر **حدثنا** هداب بن خالد قال نا همام بن يحيى قال نا قتادة عن انس ان نبى الله صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ولا طيرة ويعجبنى الفال الكلمة الطيبة **وحدثناه** محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت قتادة يحدث عن انس بن مالك عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ولا طيرة ويعجبنى الفال قال قيل وما الفال قال الكلمة الطيبة **وحدثنى** حجاج بن الشاعر قال حدثنى معلى بن اسد قال نا عبد العزيز بن مختار قال نا يحيى بن عتيق قال نا محمد بن سيرين عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى ولا طيرة واحب الفال الصالح **حدثنى** زهير بن حرب قال نا يزيد بن هارون قال انا هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى ولا هامة ولا طيرة واحب الفال الصالح

(قوله صلى الله عليه وسلم ولا نوء) اى لا تقولوا مطرنا بنوء كذا ولا تعتقدوه وسبق شرحه واضحا فى كتاب الصلوة (قوله صلى الله عليه وسلم ولا غول) قال جمهور العلماء كانت العرب تزعم ان الغيلان فى الفلوات وهى جنس من الشياطين فتتراأى للناس وتتغول تغولا اى تتلون تلونا فتضلهم عن الطريق فتهلكهم فابطل النبى صلى الله عليه وسلم ذلك قال آخرون ليس المراد بالحديث نفى وجود الغول وانما معناه ابطال ما تزعمه العرب من تلون الغول بالصور المختلفة واغتيالها اياهم والمعنى لا غول اى لا تستطيع ان تضل احدا ويشهد له حديث آخر لا غول ولكن السعالى قال العلماء السعالى بالسين المفتوحة والعين المهملتين وهم سحرة الجن اى ولكن فى الجن سحرة لهم تلبيس وتخييل وفى الحديث الآخر اذا تغولت الغيلان فنادوا بالاذان اى ادفعوا شرها بذكر الله تعالى وهذا دليل على انه ليس المراد نفى اصل وجودها وفى حديث ابى ايوب كان لى تمر فى سهوة وكانت الغول تجئ فتاكل منه (قوله صلى الله عليه وسلم فمن اعدى الاول) معناه ان البعير الاول الذى جرب من اجرب به اى وانتم تعلمون وتعترفون ان الله تعالى هو الذى اوجد ذلك فيه من غير ملاصقة لبعير اجرب فاعلموا ان البعير الثانى والثالث وما بعدهما انما اجربت بفعل الله تعالى وارادته لا بالعدوى تعدى بطبعها ولو كان الجرب بالعدوى بالطبائع لم يجرب الاول لعدم المعدى ففى الحديث بيان الدليل القاطع لابطال قولهم فى العدوى بطبعها (قوله صلى الله عليه وسلم لا يورد ممرض على مصح) فقوله يورد بكسر الراء والممرض والمصح بكسر الراء والصاد ومفعول يورد محذوف اى لا يورد ابله المراض قال العلماء الممرض صاحب الابل المراض والمصح صاحب الابل الصحاح فمعنى الحديث لا يورد صاحب الابل المراض ابله على ابل صاحب الابل الصحاح لانه ربما اصابها المرض بفعل الله تعالى وقدره الذى اجرى به العادة لا بالعدوى بطبعها فيحصل لصاحبها ضرر بمرضها وربما حصل له ضرر اعظم من ذلك باعتقاد العدوى بطبعها فيكفر والله اعلم (قوله كان ابو هريرة يحدث بها كلتيهما) كذا هو فى جميع النسخ كلتيهما بالتاء والياء مجموعتين والضمير عائد الى الكلمتين او القضيتين او المسئلتين ونحو ذلك (قوله قال ابو الزبير بهذه الغول التى تغول) هكذا هو فى جميع نسخ بلادنا قال ابو الزبير وكذا نقله القاضى عن الجمهور قال وفى رواية الطبرى احد رواة صحيح مسلم قال ابو هريرة قال والصواب الاول (قوله انه قال فى تفسير الصفر) هى دواب البطن هكذا هو فى جميع نسخ بلادنا دواب بدال مهملة وباء موحدة مشددة وكذا نقله القاضى عن رواية الجمهور قال وفى رواية العذرى ذوات بالذال المعجمة والتاء المثناة فوق وله وجه ولكن الصحيح المعروف هو الاول قال القاضى واختلفوا فى قوله صلى الله عليه وسلم لا عدوى فقيل هو نهى عن ان يقال ذلك او يعتقد وقيل هو خبر اى لا تقع عدوى بطبعها **باب** الطيرة والفال وما يكون فيه الشوم (قوله صلى الله عليه وسلم لا طيرة وخيرها الفال قيل يا رسول الله وما الفال قال الكلمة الحسنة الصالحة يسمعها احدكم وفى رواية لا طيرة ويعجبنى الفال الكلمة الحسنة او الكلمة الطيبة وفى رواية واحب الفال الصالح) اما الطيرة فبكسر الطاء وفتح الياء على وزن العنبة هذا هو الصحيح المعروف فى رواية الحديث وكتب اللغة والغريب وحكى القاضى وابن الاثير ان منهم من سكن الياء والمشهور الاول قالوا وهى مصدر تطيرطيرة قالوا ولم يجئ فى المصادر على هذا الوزن الا تطير طيرة وتخيرخيرة بالخاء المعجمة وجاء فى الاسماء حرفان وهما شئ طيبة اى طيب والتولة بكسر التاء المثناة وضمها وهو نوع من السحر وقيل يشبه السحر وقال الاصمعى هو ما تحبب به المرأة الى زوجها والتطير التشاوم واصل الشئ المكروه من قول او فعل او مرئى وكانوا يتطيرون بالسوانح والبوارح فينفرون الظباء والطيور فان اخذت ذات اليمين تبركوا به ومضوا فى سفرهم وحوائجهم وان اخذت ذات الشمال رجعوا عن سفرهم وحاجتهم وتشاءموا بها فكانت تصدهم فى كثير من الاوقات عن مصالحهم فنفى الشرع ذلك والبطله ونهى عنه واخبر انه ليس له تاثير بنفع ولا ضر فهذا معنى قوله صلى الله عليه وسلم لا طيرة وفى حديث آخر الطيرة شرك اى اعتقاد انها تنفع او تضر اذا عملوا بمقتضاها معتقدين تاثيرها فهو شرك

حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا مالك بن انس ح قال وثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن ابن شهاب عن حمزة وسالم ابنى عبد الله عن عبد الله ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الشوم فى الدار والمرأة والفرس وحدثنى ابو الطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب عن حمزة وسالم ابنى عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ولا طيرة وانما الشوم فى ثلاثة المرأة والفرس والدار وحدثنا ابن ابى عمر قال نا سفيان عن الزهرى عن سالم وحمزة ابنى عبد الله عن ابيهما عن النبى صلى الله عليه وسلم ح قال وحدثنا عمرو الناقد قال نا يعقوب بن ابراهيم بن سعد قال نا ابى عن صالح عن ابن شهاب عن سالم وحمزة ابنى عبد الله عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم ح قال وحدثنى عبد الملك بن شعيب بن الليث قال حدثنى ابى عن جدى قال حدثنى عقيل بن خالد ح قال وثناه يحيى بن يحيى قال انا بشر بن المفضل عن عبد الرحمن بن اسحاق ح قال وحدثنى عبد الله بن عبد الرحمن الدارمى قال انا ابو اليمان قال انا شعيب كلهم عن الزهرى عن سالم عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم فى الشوم بمثل حديث مالك لا يذكر احد منهم فى حديث ابن عمر العدوى والطيرة غير يونس بن يزيد وحدثنا احمد بن عبد الله بن الحكم قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن عمر بن محمد بن زيد انه سمع اباه يحدث عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال ان يك من الشوم شئ حق ففى الفرس والمرأة والدار وحدثنى هارون بن عبد الله قال نا روح بن عبادة قال نا شعبة بهذا الاسناد مثله ولم يقل حق وحدثنى ابو بكر ابن اسحاق قال انا ابن ابى مريم قال انا سليمان بن بلال قال حدثنى عتبة بن مسلم عن حمزة بن عبد الله بن عمر عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان كان الشوم فى شئ ففى الفرس والمسكن والمرأة وحدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا مالك عن ابى حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كان ففى المرأة والفرس والمسكن يعنى الشوم حدثناه ابو بكر بن ابى شيبة قال نا الفضل بن دكين قال نا هشام بن سعد عن ابى حازم عن سهل بن سعد عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله وثناه اسحاق بن ابراهيم الحنظلى قال انا عبد الله بن الحارث عن ابن جريج قال اخبرنى ابو الزبير انه سمع جابرا يخبر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان كان فى شئ ففى الربع والخادم والفرس حدثنى ابو الطاهر وحرملة بن يحيى قالا انا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب عن ابى سلمة بن عبد الرحمن بن عوف عن معاوية بن الحكم السلمى قال قلت يا رسول الله امورا كنا نصنعها فى الجاهلية كنا ناتى الكهان قال فلا تاتوا الكهان قال قلت كنا نتطير قال ذاك شئ يجده احدكم فى نفسه فلا يصدنكم وحدثنى محمد بن رافع قال نا حجين يعنى ابن المثنى قال نا ليث عن عقيل ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهيم وعبد بن حميد قالا انا عبد الرزاق قال انا معمر ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا شبابة ابن سوار قال نا ابن ابى ذئب ح قال وحدثنى محمد بن رافع قال نا اسحاق بن عيسى قال انا مالك كلهم عن الزهرى بهذا الاسناد مثل معنى حديث يونس غير ان مالكا فى حديثه ذكر الطيرة وليس فيه ذكر الكهان وحدثنا محمد بن الصباح وابو بكر بن ابى شيبة قالا نا اسماعيل وهو ابن علية عن الحجاج الصواف ح قال وثنا اسحاق ابن ابراهيم قال انا عيسى بن يونس قال نا الاوزاعى كلاهما عن يحيى بن ابى كثير عن هلال بن ابى ميمونة عن عطاء بن يسار عن معاوية بن الحكم السلمى عن النبى صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث الزهرى عن ابى سلمة عن معاوية وزاد فى حديث يحيى بن ابى كثير قال قلت ومنا رجال يخطون قال كان نبى من الانبياء يخط فمن وافق خطه فذاك

لانهم جعلوا لها اثرا فى الفعل والايجاد واما الفال فمهموز ويجوز ترك همزه وجمعه فؤل كفلس وفلوس وقد فسره النبى صلى الله عليه وسلم بالكلمة الصالحة والحسنة والطيبة قال العلماء يكون الفال فيما يسر وفيما يسوء والغالب فى السرور والطيرة لا تكون الا فيما يسوء قالوا وقد يستعمل مجازا فى السرور يقال تفاءلت بكذا بالتخفيف وتفألت بالتشديد وهو الاصل والاول مخفف منه ومقلوب عنه قال العلماء وانما احب الفال لان الانسان اذا امل فائدة الله تعالى وفضله عند سبب قوى او ضعيف فهو على خير فى الحال وان غلط فى جهة الرجاء فالرجاء له خير واما اذا قطع رجاءه وامله من الله تعالى فان ذلك شر له والطيرة فيها سوء الظن وتوقع البلاء ومن امثال التفاؤل ان يكون له مريض فيتفاؤل بما يسمعه فيسمع من يقول يا سالم او يكون طالب حاجة فيسمع من يقول يا واجد فيقع فى قلبه رجاء البرأ او الوجدان والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم الشوم فى الدار والمرأة والفرس وفى رواية انما الشوم فى ثلثة المرأة والفرس والدار وفى رواية ان كان الشوم فى شئ ففى الفرس والمسكن والمرأة وفى رواية ان كان فى شئ ففى الربع والخادم والفرس) اختلف العلماء فى هذا الحديث فقال مالك وطائفة هو على ظاهره وان الدار قد يجعل الله تعالى سكناها سببا للضرر او الهلاك وكذا اتخاذ المرأة المعينة او الفرس او الخادم قد يحصل الهلاك عنده بقضاء الله تعالى ومعناه قد يحصل الشوم فى هذه الثلاثة كما صرح به فى رواية ان يكن الشوم فى شئ وقال الخطابى وكثيرون هو فى معنى الاستثناء من الطيرة اى الطيرة منهى عنها الا ان يكون له دار يكره سكناها او امرأة يكره صحبتها او فرس او خادم فليفارق الجميع بالبيع ونحوه وطلاق المرأة وقال آخرون شوم الدار ضيقها وسوء جيرانها واذاهم وشوم المرأة عدم ولادتها وسلاطة لسانها وتعرضها للريب وشوم الفرس ان لا يغزى عليها وقيل حرانها وغلاء ثمنها وشوم الخادم سوء خلقه وقلة تعهده لما فوض اليه وقيل المراد بالشوم هنا عدم الموافقة واعترض بعض الملاحدة بحديث لا طيرة على هذا فاجاب ابن قتيبة وغيره بان هذا مخصوص من حديث لا طيرة اى لا طيرة الا فى هذه الثلاثة قال القاضى قال بعض العلماء الجامع لهذه الفصول السابقة فى الاحاديث ثلثة اقسام احدها ما لم يقع الضرر به ولا اطردت به عادة خاصة ولا عامة فهذا لا يلتفت اليه وانكر الشرع الالتفات اليه وهو الطيرة والثانى ما يقع عنده الضرر عموما لا يخصه ونادرا لا متكررا كالوباء فلا يقدم عليه ولا يخرج منه والثالث ما يخص ولا يعم كالدار والفرس والمرأة فهذا يباح الفرار منه والله اعلم

باب تحريم الكهانة واتيان الكهان

(قوله صلى الله عليه وسلم فلا تاتوا الكهان وفى رواية سئل عن الكهان فقال ليسوا بشئ قال القاضى رحمه الله كانت الكهانة فى العرب ثلثة اضرب احدها يكون للانسان ولى من الجن يخبره بما يسترقه من السمع من السماء وهذا القسم بطل من حين بعث الله نبينا صلى الله عليه وسلم الثانى ان يخبره بما يطرأ او يكون فى اقطار الارض وما خفى عنه مما قرب او بعد وهذا لا يبعد وجوده ونفت المعتزلة وبعض المتكلمين هذين الضربين واحالوهما ولا استحالة فى ذلك ولا بعد فى وجوده لكنهم يصدقون ويكذبون والنهى عن تصديقهم والسماع منهم عام الثالث المنجمون وهذا الضرب يخلق الله تعالى فيه لبعض الناس قوة ما لكن الكذب فيه اغلب من هذا الفن العرافة وصاحبها عراف وهو الذى يستدل على الامور باسباب ومقدمات يدعى معرفتها بها وقد يعتضد بعض هذا الفن ببعض فى ذلك بالزجر والطرق والنجوم واسباب معتادة وهذه الاضرب كلها تسمى كهانة وقد اكذبهم كلهم الشرع ونهى عن تصديقهم واتيانهم والله اعلم واما قوله صلى الله عليه وسلم ليسوا بشئ فمعناه بطلان قولهم وانه لا حقيقة له وفيه جواز اطلاق هذا اللفظ على ما كان باطلا (قوله كنا نتطير

حدثنا عبد بن حميد قال انا عبد الرزاق قال نا معمر عن الزهرى عن يحيى بن عروة بن الزبير عن ابيه عن عائشة قالت قلت يا رسول الله ان الكهان كانوا يحدثوننا بالشئ فنجده حقا قال تلك الكلمة الحق يخطفها الجنى فيقرها فى اذن وليه ويزيد فيها مائة كذبة حدثنى سلمة بن شبيب قال نا الحسن بن اعين قال نا معقل وهو ابن عبيد الله عن الزهرى قال اخبرنى يحيى بن عروة انه سمع عروة يقول قالت عائشة سأل ناس رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الكهان فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ليسوا بشئ قالوا يا رسول الله فانهم يحدثون احيانا الشئ يكون حقا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك الكلمة من الحق يخطفها الجنى فيقرها فى اذن وليه قرقرة الدجاجة فيخلطون فيها اكثر من مائة كذبة وحدثنيه ابو الطاهر قال نا عبد الله بن وهب قال اخبرنى محمد بن عمرو عن ابن مجريج عن ابن شهاب بهذا الاسناد نحو رواية معقل عن الزهرى حدثنا حسن بن على الحلوانى وعبد بن حميد قال حسن نا يعقوب وقال عبد بن حميد حدثنى يعقوب بن ابراهيم بن سعد قال حدثنا ابى عن صالح عن ابن شهاب قال حدثنى على بن حسين ان عبد الله بن عباس قال اخبرنى رجل من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم من الانصار انهم بينما هم جلوس ليلة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رمى بنجم فاستنار فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ماذا كنتم تقولون فى الجاهلية اذا رمى بمثل هذا قالوا الله ورسوله اعلم كنا نقول ولد الليلة رجل عظيم ومات رجل عظيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فانها لا يرمى بها لموت احد ولا لحياته ولكن ربنا تبارك وتعالى اسمه اذا قضى امرا سبح حملة العرش ثم سبح اهل السماء الذين يلونهم حتى يبلغ التسبيح اهل هذه السماء الدنيا ثم قال الذين يلون حملة العرش لحملة العرش ماذا قال ربكم فيخبرونهم ماذا قال قال فيستخبر بعض اهل السموات بعضا حتى يبلغ الخبر هذه السماء الدنيا فتخطف الجن السمع فيقذفون الى اوليائهم ويرمون به فما جاؤا به على وجهه فهو حق ولكنهم يقرفون فيه ويزيدون وحدثنا زهير بن حرب قال نا الوليد بن مسلم قال نا ابو عمرو الاوزاعى ح قال وحدثنا ابو الطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرنى يونس ح قال وحدثنى سلمة بن شبيب قال نا الحسن بن اعين قال نا معقل يعنى ابن عبيد الله كلهم عن الزهرى بهذا الاسناد غير ان يونس قال عن عبد الله بن عباس قال اخبرنى رجال من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من الانصار وفى حديث الاوزاعى ولكن يقرفون فيه ويزيدون وفى حديث يونس ولكنهم يقرّون فيه ويزيدون وزاد فى حديث يونس وقال الله حتى اذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم قالوا الحق وفى حديث معقل كما قال الاوزاعى ولكنهم يقرفون فيه ويزيدون

حدثنا محمد بن المثنى العنزى قال حدثنى يحيى بن سعيد عن عبيد الله عن نافع عن صفية عن بعض ازواج النبى صلى الله عليه وسلم عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من اتى عرافا فسأله عن شئ لم تقبل له صلوة اربعين ليلة حدثنا يحيى بن يحيى قال انا هشيم ح قال وثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا شريك بن عبد الله وهشيم بن بشير عن يعلى بن عطاء عن عمرو بن الشريد عن ابيه قال كان فى وفد ثقيف رجل مجذوم فارسل اليه النبى صلى الله عليه وسلم انا قد بايعناك فارجع

قال ذاك شئ يجده احدكم فى نفسه فلا يصدنكم (معناه ان كراهة ذلك تقع فى نفوسكم فى العادة ولكن لا تلتفتوا اليه ولا ترجعوا عما كنتم عزمتم عليه قبل هذا وقد صح عن عروة بن عامر الصحابى رضى الله عنه قال ذكرت الطيرة عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال احسنها الفأل ولا ترد مسلما فاذا رأى احدكم ما يكره فليقل اللهم لا يأتى بالحسنات الا انت ولا يدفع السيئات الا انت ولا حول ولا قوة الا بك رواه ابو داود باسناد صحيح (قوله صلى الله عليه وسلم كان نبى من الانبياء يخط فمن وافق خطه فذاك) هذا الحديث سبق شرحه فى كتاب الصلوة (قوله صلى الله عليه وسلم تلك الكلمة الحق يخطفها الجنى فيقرها فى اذن وليه ويزيد فيها مائة كذبة) الا يخطفها بفتح الطاء على الشهور وبه جاء القرآن وفى لغة قليلة كسرها ومعناه استرقه واخذه بسرعة واما الكذبة بفتح الكاف وكسرها والذال ساكنة فيهما قال القاضى وانكر بعضهم الكسر الا اذا اراد الحالة والهيئة وليس بذاك وضعفها ومعنى يقذفها يلقيها (قوله صلى الله عليه وسلم تلك الكلمة من الجن يخطفها فيقرها فى اذن وليه قر الدجاجة) هكذا هو فى جميع النسخ ببلادنا الكلمة من الجن بالجيم والنون اى الكلمة المسموعة من الجن او التى تصح ما تغلفته الجن بالجيم والنون وذكر القاضى فى المشارق انه رواه هكذا وروى ايضا من الحق بالحاء والقاف واما قوله فيقرها فهو بفتح الياء وضم القاف وتشديد الراء وقر الدجاجة بفتح القاف والدجاجة بالدال الدجاجة المعروفة قال اهل اللغة والغريب المقرر يدرك الكلام فى اذن المخاطب حتى يفهمه يقال قررته فيه اقره قرا وقر الدجاجة صوتها اذا قطعته يقال قرت تقر قرارا وقريرا فان رددته قلت قررت قررة قال الخطابى وغيره معناه ان الجنى يقذف الكلمة الى وليه الكاهن فتسمعها الشياطين كما تؤذن الدجاجة لصوتها صواحبها فيتجاوب قال وفيه وجه آخر وهى ان تكون الرواية كقر الزجاجة تدل عليه رواية البخارى فيقرها فى اذنه كما تقر القارورة قال فذكر القارورة فى هذه الرواية يدل على ثبوت الرواية بالزجاجة قال القاضى اما مسلم فلم تختلف الرواية فى انه الدجاجة بالدال لكن رواية القارورة تصحح الزجاجة قال القاضى ويمكن ان يكون لما يلقيه الى وليه حس كحس القارورة عند تحريكها مع البرد او على صفا (قوله صلى الله عليه وسلم فى رواية صالح عن ابن شهاب ولكنهم يقرفون فيه ويزيدون) هذه اللفظة ضبطوها من رواية صالح على وجهين احدهما بالراء والثانى بالذال ودقع فى رواية الاوزاعى وابن معقل الراء باتفاق النسخ ومعناه يخلطون فيه الكذب وهو بمعنى يقذفون وفى رواية يونس يرقون قال القاضى ضبطناه عن شيوخنا بضم الياء وفتح الراء وتشديد القاف قال ورواه بعضهم بفتح الياء واسكان الراء وفتح القاف قال فى المشارق قال بعضهم صوابه بفتح الياء واسكان الراء وفتح القاف قال وكذا ذكره الخطابى قال ومعناه معنى يزيدون يقال رقى فلان الى السطح بكسر القاف اى رفعه واصله من الصعود اى يدعون فيها فوق ما سمعوا قال القاضى وقد تصح الرواية الاولى على تضعيف هذا الفعل وتكثيره والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم من اتى عرافا فسأله عن شئ لم تقبل له صلوة اربعين ليلة) اما العراف فقد سبق بيانه وانه من جملة انواع الكهان قال الخطابى وغيره العراف هو الذى يتعاطى معرفة مكان المسروق ومكان الضالة ونحوهما واما عدم قبول صلوته فمعناه انه لا ثواب له فيها وان كانت مجزئة فى سقوط الفرض عنه ولا يحتاج معها الى اعادة ونظير هذه الصلوة فى الارض المغصوبة مجزئة مسقطة للقضاء ولكن لا ثواب فيها كذا قاله جمهور اصحابنا قالوا فصلوة الفرض وغيرها من الواجبات اذا اتى بها على وجهها الكامل ترتب عليها ثلاثة سقوط الفرض عنه وحصول الثواب فاذا اداها فى ارض مغصوبة حصل الاول دون الثانى ولا بد من هذا التاويل فى هذا الحديث فان العلماء متفقون على انه لا يلزم من اتى العراف اعادة صلوات اربعين ليلة فوجب تاويله والله اعلم **باب** اجتناب المجذوم ونحوه (قوله كان فى وفد ثقيف رجل مجذوم فارسل اليه النبى صلى الله عليه وسلم انا قد بايعناك فارجع) هذا موافق للحديث الآخر فى الصحيحين البخارى وغيره من المجذوم فر منه كما تفر من الاسد وقد سبق شرح هذا الحديث فى باب لا عدوى وانه غير مخالف لحديث لا يورد ممرض على مصح قال القاضى قد اختلف الآثار عن النبى صلى الله عليه وسلم فى قصة المجذوم فثبت عنه الحديثان المذكوران وعن جابر ان النبى صلى الله عليه وسلم اكل مع المجذوم وقال لاكل ثقة بالله وتوكلا عليه وعن عائشة قالت كان لنا مولى مجذوم فكان يأكل فى صحافى ويشرب فى اقداحى وينام على فراشى قال وقد ذهب عمر وغيره من السلف الى الاكل معه وقالوا ان الامر باجتنابه منسوخ

كتاب قتل الحيات وغيرها

حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة قال نا عبدة بن سليمان وابن نمير عن هشام ح قال وثنا ابوكريب قال نا عبدة قال نا هشام عن ابيه عن عائشة قالت امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتل ذى الطفيتين فانه يلتمس البصر ويصيب الحبل **وحدثناه** اسحاق بن ابراهيم قال نا ابو معوية قال نا هشام بهذا الاسناد وقال لا ابتر وذو الطفيتين **حدثنى** عمرو بن محمد الناقد قال نا سفيان بن عيينة عن الزهرى عن سالم عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اقتلوا الحيات وذا الطفيتين والابتر فانهما يستسقطان الحبل ويلتمسان البصر قال فكان ابن عمر يقتل كل حية وجدها فابصره ابولبابة بن عبد المنذر او زيد بن الخطاب وهو يطارد حية فقال انه قد نهى عن ذوات البيوت **وحدثنا** حاجب بن الوليد قال نا محمد بن حرب عن الزبيدى عن الزهرى قال اخبرنى سالم بن عبد الله عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر بقتل الكلاب يقول فقتلوا الحيات والكلاب واقتلوا ذا الطفيتين والابتر فانهما يلتمسان البصر ويستسقطان الحبالى قال الزهرى ونرى ذلك من سمهما والله اعلم قال سالم قال عبد الله بن عمر فلبثت لا اترك حية اراها الا قتلتها فبينا انا اطارد حية يوما من ذوات البيوت مر بى زيد ابن الخطاب او ابولبابة وانا اطاردها فقال مهلا يا عبد الله فقلت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بقتلهن قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نهى عن ذوات البيوت **وحدثنيه** حرملة بن يحيى قال نا ابن وهب قال اخبرنى يونس ح قال وثنا عبد بن حميد قال نا عبد الرزاق قال نا معمر ح قال وثنا حسن الحلوانى قال نا يعقوب قال نا ابى عن صالح كلهم عن الزهرى بهذا الاسناد غير ان صالحا قال حتى رأنى ابولبابة بن عبد المنذر وزيد بن الخطاب فقالا انه قد نهى عن ذوات البيوت وفى حديث يونس اقتلوا الحيات ولم يقل ذا الطفيتين والابتر **وحدثنى** محمد بن رمح قال نا الليث ح قال وثنا قتيبة بن سعيد واللفظ له قال نا الليث عن نافع ان ابا لبابة كلم ابن عمر ليفتح له بابا فى دار يستقرب به الى المسجد فوجد لغلمة جلد جان فقال عبد الله التمسوه فاقتلوه فقال ابولبابة لا تقتلوه فان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن قتل الجنان التى فى البيوت **وحدثنا** شيبان بن فروخ قال ثنا جرير بن حازم قال نا نافع قال كان ابن عمر يقتل الحيات كلهن حتى حدثنا ابولبابة بن عبد المنذر البدرى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن قتل جنان البيوت فامسك **حدثنا** محمد بن المثنى قال نا يحيى وهو القطان عن عبيد الله قال اخبرنى نافع انه سمع ابا لبابة يخبر ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن قتل الجنان **وحدثناه** اسحاق بن موسى الانصارى قال نا انس بن عياض قال نا عبيد الله عن نافع عن عبد الله بن عمر عن ابى لبابة عن النبى صلى الله عليه وسلم ح قال وحدثنى عبد الله بن محمد بن اسماء الضبعى قال نا جويرية عن نافع عن عبد الله ان ابا لبابة اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن قتل الجنان التى فى البيوت

والصحيح الذى قاله الاكثرون ويتعين المصير اليه انه لا نسخ بل يجب الجمع بين الحديثين وحمل الامر باجتنابه والفرار منه على الاستحباب والاحتياط لا للوجوب واما الاكل معه ففعله لبيان الجواز والله اعلم قال القاضى قال بعض العلماء فى هذا الحديث ومافى معناه دليل على انه يثبت للمرأة الخيار فى فسخ النكاح اذا وجدت زوجها مجذوما او وجدت به جذاما واختلف اصحابنا واصحاب مالك فى ان امته هل لها منع نفسها من استمتاعه اذا اراد بها قال القاضى قالوا ويمنع من المسجد والاختلاط بالناس قال وكذلك اختلفوا فى انهم اذا كثروا هل يؤمرون ان يتخذوا لانفسهم موضعا منفردا خارجا عن الناس ولا يمنعوا من التصرف فى منافعهم وعليه اكثر الناس ام لا يلزمهم التنحى قال ولم يختلفوا فى القليل منهم فى انهم لا يمنعون قال ولا يمنعون من صلوة الجمعة مع الناس ويمنعون من غيرها قال ولو استضر اهل قرية فيهم جذمى بنخالطتهم فى الماء فان قدروا على استنباط ماء بلا ضرر امروا به والا استنبط لهم الآخرون او قاموا من يستقى لهم والا فلا يمنعون والله اعلم **كتاب قتل الحيات وغيرها** (قوله صلى الله عليه وسلم اقتلوا الحيات وذا الطفيتين والابتر فانهما يستسقطان الحبل ويلتمسان البصر وفى رواية ان ابن عمر ذكر هذا الحديث ثم قال فكنت لا اترك حية اراها الا قتلتها فبينا انا اطارد حية يوما من ذوات البيوت مر بى زيد بن الخطاب او ابو لبابة وانا اطاردها فقال مهلا يا عبد الله فقلت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بقتلهن قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نهى عن ذوات البيوت وفى رواية نهى عن قتل الجنان التى فى البيوت وفى رواية ان فتى من الانصار قتل حية فى بيته فمات فى الحال فقال النبى صلى الله عليه وسلم ان بالمدينة جنا قد اسلموا فاذا رايتم منهم شيأ فاذنوه ثلثة ايام فان بدا لكم بعد ذلك فاقتلوه فانما هو شيطان وفى رواية ان لهذه البيوت عوامر فاذا رايتم شيأ منها فحرجوا عليها ثلثا فان ذهب والا فاقتلوه فانه كافر وفى الحديث الآخر انه صلى الله عليه وسلم امرهم بقتل الحية التى خرجت عليهم وهم بعارمنا) قال المازرى لا تقتل حيات مدينة النبى صلى الله عليه وسلم الا بانذارها كما جاء فى هذه الاحاديث فاذا انذرها ولم تنصرف قتلها واما حيات غير المدينة فى جميع الارض والبيوت والدور فيندب قتلها من غير انذار لعموم الاحاديث الصحيحة فى الامر بقتلها ففى هذه الاحاديث اقتلوا الحيات وفى الحديث الآخر خمس يقتلن فى الحل والحرم منها الحية ولم يذكر انذارا وفى حديث الحية الخارجة بمنا انه صلى الله عليه وسلم امر بقتلها ولم يذكر انذارا ولا نقل انهم انذروها قالوا فاخذ بهذه الاحاديث فى استحباب قتل الحيات مطلقا وخصت المدينة بالانذار للحديث الوارد فيها وسببه ما صرح به فى الحديث انه اسلم طائفة من الجن بها وذهبت طائفة من العلماء الى عموم النهى فى حيات البيوت بكل بلد حتى تنذر واما ما ليس فى البيوت فيقتل من غير انذار قال مالك يقتل ما وجد منها فى المساجد قال القاضى وقال بعض العلماء الامر بقتل الحيات مطلقا مخصوص بالنهى عن جنان البيوت الا الابتر وذا الطفيتين فانهما يقتلان على كل حال سواء كانا فى البيوت ام غيرها والا ما ظهر منها بعد الانذار قال ويخص من النهى عن قتل جنان البيوت الابتر وذو الطفيتين والله اعلم واما صفة الانذار فقال القاضى روى ابن حبيب عن النبى صلى الله عليه وسلم انه يقول انشدكن بالعهد الذى اخذ عليكن سليمان بن داود ان لا تؤذونا ولا تظهرن لنا وقال مالك يكفى ان يقول احرج عليك بالله واليوم الآخر ان لا تبدو لنا ولا تؤذينا ولعل مالكا اخذ لفظ التحريج مما وقع فى صحيح مسلم فحرجوا عليها ثلثا والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم ذا الطفيتين) هو بضم الطاء المهملة واسكان الفاء قال العلماء هما الخطان الابيضان على ظهر الحية واصل الطفية خوصة المقل وجمعها طفى شبه الخطين على ظهرها بخوصتى المقل واما الابتر فهو قصير الذنب قال نضر بن شميل هو صنف من الحيات ازرق مقطوع الذنب لا تنظر اليه حامل الا القت ما فى بطنها (قوله صلى الله عليه وسلم يستقطان الحبل) معناه ان المرأة الحامل اذا نظرت اليهما وخافت اسقطت الحمل غالبا وقد ذكر مسلم فى رواية عن الزهرى انه قال نرى ذلك من سمهما واما يلتمسان البصر ففيه تاويلان ذكرهما الخطابى وآخرون احدهما معناه يخطفان البصر ويطمسانه بمجرد نظرهما اليه لخاصة جعلها الله تعالى فى بصريهما اذا وقعا على بصر الانسان ويؤيد هذه

حدثنا محمد بن المثنى قال نا عبد الوهاب يعنى الثقفى قال سمعت يحيى بن سعيد يقول اخبرنى نافع ان ابا لبابة بن عبد المنذر الانصارى وكان مسكنه بقباء فانتقل الى المدينة فبينما عبد الله بن عمر جالس معه يفتح خوخة له اذ هم بحية من عوامر البيوت فاراد ان يقتلها فقال له ابو لبابة انه قد نهى عن هن يريد عوامر البيوت وامر بقتل الابتر وذى الطفيتين فانه قيل هما اللذان يلتمسان البصر ويطرحان اولاد النساء وحدثنى سماك بن منصور قال نا محمد بن جحادة قال نا اسمعيل وهو عندنا ابن جعفر عن عمر بن نافع عن ابيه قال كان عبد الله بن عمر يوما عند هدم له فرأى في بيض جان فقال تبعوا هذا الجان فاقتلوه قال ابو لبابة الانصارى انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن قتل الجنان التى تكون فى البيوت الا الابتر وذا الطفيتين فانهما اللذان يخطفان البصر ويتتبعان ما فى بطون النساء حدثنا هارون بن سعيد الايلى قال نا ابن وهب قال حدثنى اسامة ان نافعا حدثه ان ابا لبابة مر بابن عمر وهو عند الاطم الذى عند دار عمر بن الخطاب يرصد حية بنحو حديث الليث بن سعد حدثنا يحيى بن يحيى وابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب واسحاق بن ابراهيم واللفظ ليحيى قال يحيى واسحاق انا وقال الآخران نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عبد الله قال كنا مع النبى صلى الله عليه وسلم فى غار فنزلت عليه المرسلات عرفا فنحن نأخذها من فيه رطبة اذ خرجت علينا حية فقال اقتلوها فابتدرناها لنقتلها فسبقتنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقاها الله شركم كما وقاكم شرها وحدثنا قتيبة بن سعيد وعثمان بن ابى شيبة قالا نا جرير عن الاعمش فى هذا الاسناد بمثله وحدثنا ابو كريب قال نا حفص يعنى ابن غياث قال نا الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر محرما بقتل حية بمنى وحدثنا عمر بن حفص بن غياث قال نا ابى قال نا الاعمش قال حدثنى ابراهيم عن الاسود عن عبد الله قال بينما نحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى غار بمثل حديث جرير وابى معاوية وحدثنى ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح قال نا عبد الله بن وهب قال اخبرنى مالك بن انس عن صيفى وهو عندنا مولى ابن افلح قال اخبرنى ابو السائب مولى هشام بن زهرة انه دخل على ابى سعيد الخدرى فى بيته قال فوجدته يصلى فجلست انتظره حتى يقضى صلاته فسمعت تحريكا فى عراجين فى ناحية البيت فالتفت فاذا حية فوثبت لاقتلها فاشار الى ان اجلس فجلست فلما انصرف اشار الى بيت فى الدار فقال ترى هذا البيت فقلت نعم فقال كان فيه فتى منا حديث عهد بعرس قال فخرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الخندق فكان ذلك الفتى يستأذن رسول الله صلى الله عليه وسلم بانصاف النهار فيرجع الى اهله فاستأذنه يوما فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم خذ عليك سلاحك فانى اخشى عليك قريظة فاخذ الرجل سلاحه ثم رجع فاذا امرأته بين البابين قائمة فاهوى اليها بالرمح ليطعنها به واصابته غيرة فقالت له اكفف عليك رمحك وادخل البيت حتى تنظر ما الذى اخرجنى فدخل فاذا بحية عظيمة منطوية على الفراش فاهوى اليها بالرمح فانتظمها به ثم خرج فركزه فى الدار فاضطربت عليه فما يدرى ايهما كان اسرع موتا الحية ام الفتى قال فجئنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكرنا ذلك له وقلنا له ادع الله يحييه لنا فقال استغفروا لصاحبكم ثم قال ان بالمدينة جنا قد اسلموا فاذا رايتم منهم شيئا فاذنوه ثلاثة ايام فان بدا لكم بعد ذلك فاقتلوه فانما هو شيطان وحدثنى محمد بن رافع قال نا وهب بن جرير بن حازم قال نا ابى قال سمعت اسماء بن عبيد يحدث عن رجل يقال له السائب وهو عندنا ابو السائب قال دخلنا على ابى سعيد الخدرى فبينما نحن جلوس اذ سمعنا تحت سريره حركة فنظرنا فاذا حية وساق الحديث بقصته نحو حديث مالك عن صيفى وقال فيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لهذه البيوت عوامر فاذا رايتم شيئا منها فحرجوا عليها ثلاثا فان ذهب والا فاقتلوه فانه كافر وقال لهم اذهبوا فادفنوا صاحبكم وحدثنى زهير بن حرب نا يحيى بن سعيد عن ابن عجلان قال حدثنى صيفى عن ابى السائب عن ابى سعيد الخدرى قال سمعته قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بالمدينة نفرا من الجن قد اسلموا فمن رأى شيئا من هذه العوامر فليؤذنه ثلاثا فان بدا له بعد فليقتله فانه شيطان حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وعمرو الناقد واسحاق بن ابراهيم وابن ابى عمر قال اسحاق نا وقال الآخرون نا سفيان بن عيينة عن عبد الحميد بن جبير بن شيبة عن سعيد بن المسيب عن ام شريك ان النبى صلى الله عليه وسلم امرها بقتل الاوزاغ وفى حديث ابن ابى شيبة امس

ولتأييد هذه الرواية الاخرى فى مسلم يختطفان البصر والرواية الاخرى يلتمسان البصر والثانى انهما يقصدان البصر بالمسح والنهش والاول اصح واشهر قال العلماء وفى الحيات نوع يسمى الناظر اذا وقع نظره على عين انسان مات من ساعته والله اعلم (قوله ليطاردحية) اى ليطلبها ويتبعها ليقتلها (قوله نهى عن قتل الجنان) هو بجيم مكسورة ونون مفتوحة وهى الحيات جمع جان وهى الحية الصغيرة وقيل الدقيقة الخفيفة وقيل الدقيقة البيضاء (قوله يفتح خوخة) هى بفتح الخاء واسكان الواو وهى كوة بين دارين او بيتين يدخل منها وقد تكون فى حائط منفرد (قوله صلى الله عليه وسلم ويتتبعان ما فى بطون النساء) اى يسقطانه كما سبق فى الروايات الباقية على ما سبق شرحه واطلق عليه التتبع مجازا ولعل فيهما طلبا لذلك جعله الله تعالى خصيصة فيهما (قوله عند الاطم) هو بضم الهمزة وهو القصر وجمعه آطام كعنق واعناق (قوله امر محرما بقتل حية بمنا) فيه جواز قتلها للمحرم وفى الحرم وانه لا يندب لها فى غير البيوت وان قتلها مستحب (قوله فكان ذلك الفتى يستأذن رسول الله صلى الله عليه وسلم بانصاف النهار فيرجع الى اهله) قال العلماء هذا الاستيذان امتثال لقوله تعالى واذا كانوا معه على امر جامع لم يذهبوا حتى يستأذنوه وانصاف النهار بفتح الهمزة اى منتصفه وكانه وقت لآخر النصف الاول واول النصف الثانى فجمعه كما قالوا ظهور الترسين واما رجوعه الى اهله فليطالع حالهم ويقضى حاجتهم ويؤنس امرأته فانها كانت عروسا كما ذكر فى الحديث (قوله صلى الله عليه وسلم فآذنوه ثلثة ايام فان بدا لكم بعد ذلك فاقتلوه فانما هو شيطان قال العلماء معناه واذا لم يذهب بالانذار علمتم انه ليس من عوامر البيوت ولا من اسلم من الجن بل هو شيطان فلا حرمة لكم فاقتلوه ولن يجعل الله له سبيلا للانتصار عليكم بثاره بخلاف العوامر ومن اسلم والله اعلم باب استحباب قتل الوزغ (قولها ان النبى صلى الله عليه وسلم امر بالقتل الاوزاغ وفى رواية امر بقتل الوزغ وسماه فويسقا وفى رواية من قتل وزغة فى اول ضربة فله كذا وكذا حسنة ومن قتلها فى الضربة الثانية فله كذا وكذا حسنة لدون الاولى وان قتلها فى الضربة الثالثة فله كذا وكذا حسنة لدون الثانية وفى رواية من قتل وزغا فى اول ضربة كتب له مائة حسنة وفى الثانية دون ذلك وفى الثالثة دون ذلك وفى رواية فى اول ضربة سبعين حسنة) قال

وحدثنى ابو الطاهر قال نا ابن وهب قال اخبرنى ابن جريج ح قال وحدثنى محمد بن احمد بن ابى خلف قال نا روح قال نا ابن جريج ح قال وثنا عبد بن حميد قال نا محمد بن بكر قال نا ابن جريج قال اخبرنى عبد الحميد بن جبير بن شيبة ان ابن المسيب اخبره ان ام شريك اخبرته انها استامرت النبى صلى الله عليه وسلم فى قتل الوزغان فامر بقتلها وامر شريك احد بنى عامر بن لؤى اتفق لفظ حديث ابن ابى خلف وعبد بن حميد وحديث ابن وهب قريب منه حدثنا اسحاق بن ابراهيم وعبد بن حميد قالا انا عبد الرزاق قال نا معمر عن الزهرى عن عامر بن سعد عن ابيه ان النبى صلى الله عليه وسلم امر بقتل الوزغ وسماه فويسقا وحدثنى ابو الطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال للوزغ الفويسق زاد حرملة قالت ولم اسمعه امر بقتله وحدثنا يحيى بن يحيى قال نا خالد بن عبد الله عن سهيل عن ابيه عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل وزغة فى اول ضربة فله كذا وكذا حسنة ومن قتلها فى الضربة الثانية فله كذا وكذا حسنة لدون الاولى وان قتلها فى الضربة الثالثة فله كذا وكذا حسنة لدون الثانية حدثنا قتيبة بن سعيد قال نا ابو عوانة ح قال وحدثنى زهير بن حرب قال نا جرير ح قال وثنا محمد بن الصباح نا اسماعيل يعنى ابن زكريا ح قال وثنا ابو كريب قال نا وكيع عن سفيان كلهم عن سهيل عن ابيه عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث خالد عن سهيل الا جريرا وحده فان فى حديثه من قتل وزغا فى اول ضربة كتبت له مائة حسنة وفى الثانية دون ذلك وفى الثالثة دون ذلك وحدثنا محمد بن الصباح قال نا اسماعيل يعنى ابن زكريا عن سهيل قال حدثتنى اختى عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال فى اول ضربة سبعين حسنة وحدثنى ابو الطاهر وحرملة بن يحيى قالا انا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب ابى سلمة بن عبد الرحمن عن ابى هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نملة قرصت نبيا من الانبياء فامر بقرية النمل فاحرقت فاوحى الله اليه افى ان قرصتك نملة اهلكت امة من الامم تسبح حدثنا قتيبة بن سعيد قال نا المغيرة يعنى ابن عبد الرحمن الحزامى عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال نزل نبى من الانبياء تحت شجرة فلدغته نملة فامر بجهازه فاخرج من تحتها ثم امر ببيت فاحرق فاوحى الله اليه فهلا نملة واحدة حدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل نبى من الانبياء عليه السلام تحت شجرة فلدغته نملة فامر بجهازه فاخرج من تحتها وامر بها فاحرقت بالنار فاوحى الله اليه فهلا نملة واحدة وحدثنى عبد الله بن محمد بن اسماء الضبعى قال حدثنا جويرية بن اسماء عن نافع عن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عذبت امرأة فى هرة سجنتها حتى ماتت فدخلت فيها النار لا هى اطعمتها وسقتها اذ حبستها ولا هى تركتها تاكل من خشاش الارض وحدثنى نصر بن على الجهضمى قال نا عبد الاعلى عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر وعن سعيد المقبرى عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثل معناه وحدثنا هارون بن عبد الله وعبد الله بن جعفر عن معن بن عيسى عن مالك عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم بذلك وحدثنا ابو كريب قال نا عبدة عن هشام عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عذبت امرأة فى هرة لم تطعمها ولم تسقها ولم ترها تاكل من خشاش الارض

قال اهل اللغة الوزغ وسام ابرص جنس فسام ابرص هو كباره واتفقوا على ان الوزغ من الحشرات الموذيات وجمعه اوزاغ ووزغان وامر النبى صلى الله عليه وسلم بقتله وحث عليه ورغب فيه لكونه من الموذيات واما سبب تكثير الثواب فى قتله باول ضربة ثم ما يليها فالمقصود به الحث على المبادرة بقتله والاعتناء به وتحريض قاتله على ان يقتله باول ضربة فانه اذا اراد ان يضربه ضربات ربما انفلت وفات قتله واما تسميته فويسقا فنظيره الفواسق الخمس التى تقتل فى الحل والحرم واصل الفسق الخروج وهذه المذكورات خرجت عن خلق معظم الحشرات ونحوها بزيادة الضرر والاذى واما تقييد الحسنات فى الضربة الاولى بمائة وفى رواية بسبعين فجوابه من اوجه سبقت فى صلوة الجماعة تزيد بخمس وعشرين درجة وفى روايات بسبع وعشرين احدها ان هذا مفهوم للعدد ولا يعمل به عند الاصوليين غيرهم فذكر سبعين لا يمنع المائة فلا معارضة بينهما الثانى لعله اخبر اولا بالسبعين ثم تصدق الله تعالى بالزيادة فاعلم بها النبى صلى الله عليه وسلم حين اوحى اليه بعد ذلك والثالث انه يختلف باختلاف قائلى الوزغ بحسب نياتهم واخلاصهم وكمال احوالهم ولقصها فتكون المائة للكامل منهم والسبعين لغيره والله اعلم (قوله حدثنا محمد بن الصباح ثنا اسمعيل يعنى ابن زكريا عن سهيل قال حدثتنى اختى عن ابى هريرة) كذا وقع فى اكثر النسخ اختى وفى بعضها اخى بالتذكير وفى بعضها ابى وذكر القاضى الاوجه الثلاثة قالوا ورواية ابى خطأ وهى الواقعة فى رواية ابى العلاء بن ماهان ووقع فى رواية ابى داود واخى او اختى قال القاضى اخت سهيل سودة واخواه هشام وعباد **باب** النهى عن قتل النمل (قوله صلى الله عليه وسلم ان نملة قرصت نبيا من الانبياء فامر بقرية النمل فاحرقت فاوحى الله اليه افى ان قرصتك نملة اهلكت امة من الامم تسبح وفى رواية فهلا نملة واحدة) قال العلماء وهذا الحديث محمول على ان شرع ذلك النبى صلى الله عليه وسلم كان فيه جواز قتل النمل وجواز الاحراق بالنار ولم يعتب عليه فى اصل القتل والاحراق بل فى الزيادة على نملة واحدة وقوله تعالى فهلا نملة واحدة اى فهلا عاقبت نملة واحدة هى التى قرصتك لانها الجانية واما غيرها فليس لها جناية واما فى شرعنا فلا يجوز الاحراق بالنار للحيوان الا اذا احرق انسانا فمات بالاحراق فلوليه الاقتصاص باحراق الجانى وسواء فى منع الاحراق بالنار النمل وغيره للحديث المشهور لا يعذب بالنار الا الله واما قتل النمل فمذهبنا انه لا يجوز واحتج اصحابنا فيه بحديث ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن قتل اربع من الدواب النملة والنحلة والهدهد والصرد رواه ابو داود باسناد صحيح على شرط البخارى ومسلم وقوله صلى الله عليه وسلم فامر بقرية النمل فاحرقت وفى رواية فامر بجهازه فاخرج من تحت الشجرة اما قرية النمل فهى مثلثة الجيم وكسرها وهو المتاع **باب** تحريم قتل الهرة (قوله صلى الله عليه وسلم عذبت امرأة فى هرة سجنتها حتى ماتت فدخلت فيها النار لا هى اطعمتها وسقتها اذ حبستها ولا هى تركتها تاكل من خشاش الارض وفى رواية بل تها وفى رواية تاكل من حشرات الارض معناه عذبت بسبب هرة ومعنى دخلت فيها اى بسببها وخشاش الارض بفتح الخاء المعجمة وكسرها وضمها حكاهن فى المشارق الفتح اشهر وروى بالحاء المهملة والصواب المعجمة وهى هوام الارض وحشراتها كما وقع فى الرواية الثانية وقيل المراد به نبات الارض وهو ضعيف او غلط وفى الحديث دليل لتحريم قتل الهرة وتحريم حبسها بغير طعام او شراب وان ادى حبسها الى دخولها النار بسببها فظاهر الحديث انها كانت مسلمة وانما دخلت النار بسبب الهرة وذكر القاضى انه يجوز انها كافرة عذبت بكفرها وزيد فى عذابها بسبب الهرة واستحقت ذلك لكونه ليست مؤمنة تغفر صغائرها باجتناب الكبائر هذا كلام القاضى والصواب ما قدمناه انها كانت مسلمة وانها دخلت النار بسببها كما هو ظاهر الحديث وهذه المعصية ليست صغيرة بل صارت باصرارها كبيرة وليس فى الحديث انها تخلد فى النار

وحدثنا ابو کریب قال نا ابو معاویة ح قال وحدثنا محمد بن المثنی قال نا خالد بن الحارث قال نا هشام بهذا الاسناد وفی حدیثهما ربطتها وفی حدیث ابی معاویة حشرات الارض **وحدثنی** محمد بن رافع وعبد بن حمید قال عبد نا وقال ابن رافع ثنا عبد الرزاق قال نا معمر قال قال الزهری وحدثنی حمید بن عبد الرحمن عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث هشام بن عروة **وحدثنا** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو حدیثهم **حدثنا** قتیبة بن سعید عن مالک بن انس فیما قرئ علیه عن سمی مولی ابی بکر عن ابی صالح السمان عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بینما رجل بمشی بطریق اشتد علیه العطش فوجد بئرا فنزل فیها فشرب ثم خرج فاذا کلب یلهث یاکل الثری من العطش فقال لرجل لقد بلغ هذا الکلب من العطش مثل الذی کان بلغ منی فنزل البئر فملأ خفه ماء ثم امسکه بفیه حتی رقی فسقی الکلب فشکر الله له فغفر له قالوا یا رسول الله وان لنا فی هذه البهائم لاجرا فقال فی کل کبد رطبة اجر **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو خالد الاحمر عن هشام عن محمد عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم ان امرأة بغیا رأت کلبا فی یوم حار یطیف ببئر قد ادلع لسانه من العطش فنزعت له بموقها فغفر لها **وحدثنی** ابو الطاهر قال نا عبد الله بن وهب قال اخبرنی جریر بن حازم عن ایوب السختیانی عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بینما کلب یطیف برکیة قد کاد یقتله العطش اذ رأته بغی من بغایا بنی اسرائیل فنزعت موقها فاستقت له به فسقته ایاه فغفر لها به **وحدثنی** ابو الطاهر نا احمد بن عمرو بن سرح وحرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال حدثنی یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی ابو سلمة بن عبد الرحمن قال قال ابو هریرة سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قال الله عز وجل یسب ابن آدم الدهر وانا الدهر بیدی اللیل والنهار **وحدثناه** اسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر واللفظ لابن ابی عمر قال اسحاق نا وقال ابن ابی عمر نا سفیان عن الزهری عن ابن المسیب عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قال الله یؤذینی ابن آدم یسب الدهر وانا الدهر اقلب اللیل والنهار **حدثنا** عبد بن حمید انا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری عن ابن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الله تبارک وتعالی یؤذینی ابن آدم یقول یا خیبة الدهر فلا یقولن احدکم یا خیبة الدهر فانی انا الدهر اقلب لیله ونهاره فاذا شئت قبضتهما **حدثنا** قتیبة بن سعید قال حدثنا المغیرة عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یقولن احدکم یا خیبة الدهر فان الله هو الدهر **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا جریر عن هشام عن ابن سیرین عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تسبوا الدهر فان الله هو الدهر **وحدثنی** عجاج بن الشاعر قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن ایوب عن ابن سیرین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یسب احدکم الدهر فان الله هو الدهر ولا یقولن احدکم للعنب الکرم فان الکرم الرجل المسلم

وفیه وجوب نفقة الحیوان علی مالکه والله اعلم **باب** فضل سقی البهائم المحترمة واطعامها (**قوله** صلی الله علیه وسلم فی کل کبد رطبة اجر) معناه فی الاحسان الی کل حیوان حی بسقیه ونحوه اجر وسمی الحی ذا کبد رطبة لان المیت یجف جسمه وکبده ففی هذا الحث علی الاحسان الی الحیوان المحترم وهو ما لا یومر بقتله فاما المامور بقتله فیمتثل امر الشرع فی قتله والمامور بقتله کالکافر الحربی والمرتد والکلب العقور والفواسق الخمس المذکورات فی الحدیث وما فی معناهن واما المحترم فیحصل الثواب بسقیه الاحسان الیه ایضا باطعامه وغیره سواء کان مملوکا او مباحا وسواء کان مملوکا له او لغیره والعبد اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم فاذا کلب یلهث یاکل الثری من العطش اما الثری فالتراب الندی ویقال لهث بفتح الهاء وکسرها یلهث بفتحها لا غیر لهثا باسکانها والاسم اللهث بفتحتین واللهاث بضم اللام ورجل لهثان وامرأة لهثی کعطشان وعطشی وهو الذی اخرج لسانه من شدة العطش او الحر (**قوله** حتی رقی بکسر القاف علی اللغة الفصیحة الشهورة وحکی فتحها وهی لغة ردیئة فی کل ما اشبه هذا (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان امرأة بغیا رأت کلبا فی یوم حار یطیف ببئر قد ادلع لسانه من العطش فنزعت له بموقها فغفر لها) اما البغی فهی الزانیة والبغاء بالمد هو الزنا ومعنی یطیف ای یدور حولها وهو بضم الیاء ویقال طاف به والمم اذا دار حوله وادلع لسانه ودلعه لغتان ای اخرجه لشدة العطش والموق بضم المیم هو الخف فارسی معرب ومعنی نزعت له بموقها ای استقت یقال نزعت بالدلو اذا استقیت به من البئر ونحوها ونزعت الدلو ایضا (**قوله** فشکر الله له فغفر له) معناه قبل عمله واثابه وغفر له والله اعلم **کتاب الالفاظ من الادب وغیرها باب** النهی عن سب الدهر (**قوله** سبحانه وتعالی یسب ابن آدم الدهر وانا الدهر بیدی اللیل والنهار وفی روایة قال الله تعالی عز وجل یؤذینی ابن آدم یسب الدهر وانا الدهر اقلب اللیل والنهار وفی روایة یؤذینی ابن آدم یقول یا خیبة الدهر فلا یقولن احدکم یا خیبة الدهر فانی انا الدهر اقلب لیله ونهاره فاذا شئت قبضتهما وفی روایة لا تسبوا الدهر فان الله هو الدهر) اما (**قوله** عز وجل یؤذینی ابن آدم فمعناه یعاملنی معاملة توجب الاذی فی حکم واما (**قوله** عز وجل وانا الدهر فانه برفع الراء هذا هو الصواب المعروف الذی قاله الشافعی وابو عبید وجماهیر المتقدمین والمتاخرین وقال ابو بکر محمد بن داود الاصبهانی الظاهری انما هو الدهر بالنصب علی الظرف ای انا مدة الدهر اقلب لیله ونهاره وحکی ابن عبد البر هذه الروایة عن بعض اهل العلم وقال النحاس یجوز النصب ای فان الله باق مقیم ابدا لا یزول قال القاضی قال بعضهم هو منصوب علی التخصیص قال والظرف اصح واصوب واما روایة الرفع وهی الصواب فموافقة لقوله فان الله هو الدهر قال العلماء وهو مجاز وسببه ان العرب کان شانها ان تسب الدهر عند النوازل والحوادث والمصائب النازلة بها من موت او هرم او تلف مال او غیر ذلک فیقولون یا خیبة الدهر ونحو هذا من الفاظ سب الدهر فقال النبی صلی الله علیه وسلم لا تسبوا الدهر ای لا تسبوا فاعل النوازل فانکم اذا سببتم فاعلها وقع السب علی الله تعالی لانه هو فاعلها ومنزلها واما الدهر الذی هو الزمان فلا فعل له بل هو مخلوق من جملة خلق الله تعالی ومعنی فان الله هو الدهر ای فاعل النوازل والحوادث وخالق الکائنات والله اعلم **باب** کراهة تسمیة العنب کرما (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا یقولن احدکم للعنب الکرم فان الکرم الرجل المسلم وفی روایة فان الکرم قلب المؤمن وفی روایة لا تسموا العنب الکرم وفی روایة لا تقولوا الکرم ولکن قولوا العنب والحبلة) اما الحبلة بفتح الحاء المهملة وبفتح الباء واسکانها وهی شجر العنب ففی هذه الاحادیث کراهة تسمیة العنب کرما وکراهة تسمیة شجر العنب کرما بل یقال عنب او حبلة قال العلماء سبب کراهة ذلک ان لفظة الکرم کانت العرب تطلقها علی شجر العنب وعلی العنب وعلی الخمر المتخذة من العنب سموها کرما لکونها متخذة منه ولانها تحمل علی الکرم والسخاء فکره الشرع اطلاق هذه اللفظة علی العنب وشجره لانهم اذا سمعوا اللفظة ربما تذکروا بها الخمر وهیجت نفوسهم الیها فوقعوا فیها او قاربوا ذلک وقال انما یستحق هذا الاسم الرجل المسلم او قلب المؤمن لان

حدثنا عمرو الناقد وابن ابی عمر قالا نا سفیان عن الزهری عن سعید عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تقولوا اکرم فان الکرم قلب المؤمن **حدثنی** زهیر بن حرب قال نا جریر عن هشام عن ابن سیرین عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تسموا العنب الکرم فان الکرم المسلم **حدثنا** زهیر بن حرب قال نا علی بن حفص قال نا ورقاء عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقولن احدکم الکرم فانما الکرم قلب المؤمن **وحدثنا** ابن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقولن احدکم للعنب لکرم انما الکرم الرجل المسلم **حدثنا** علی بن خشرم قال نا عیسی یعنی ابن یونس عن شعبة عن سماک بن حرب عن علقمة بن وائل عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تقولوا الکرم ولکن قولوا الحبلة یعنی العنب **وحدثنیه** زهیر بن حرب قال نا عثمان بن عمر قال نا شعبة عن سماک قال سمعت علقمة ابن وائل عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تقولوا الکرم ولکن قولوا العنب والحبلة **وحدثنا** یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قالوا نا اسماعیل وهو ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید الله وکل نسائکم اماء الله ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا جریر عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقولن احدکم عبدی فکلکم عبید الله ولکن لیقل فتای ولا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابو معاویة ح قال وثنا ابو سعید الاشج قال نا وکیع کلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد وفی حدیثهما ولا یقل لعبد لسیده مولای وزاد فی حدیث ابی معاویة فان مولاکم الله **وحدثنا** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقل احدکم اسق ربک اطعم ربک وضئ ربک وقال لا یقل احدکم ربی ولیقل سیدی ومولای ولا یقل احدکم عبدی وامتی ولیقل فتای فتاتی غلامی **وحدثنا** ابو بن ابی شیبة قال نا سفیان بن عیینة ح قال وحدثنا ابو کریب محمد بن العلاء قال نا ابو اسامة کلاهما عن هشام عن ابیه عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولکن لیقل لقست نفسی **وحدثناه** ابو کریب قال نا ابو معاویة بهذا الاسناد **وحدثنی** ابو الطاهر وحرملة قالا نا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن ابی امامة بن سهل ابن حنیف عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یقول احدکم خبثت نفسی ولیقل لقست نفسی

الکرم مشتق من الکرم بفتح الراء وقد قال الله تعالی ان اکرمکم عند الله اتقاکم فسمی قلب المومن کریما لما فیه من الایمان والهدی والنور والتقوی والصفات المستحقة لهذا الاسم وکذلک الرجل المسلم قال اهل اللغة یقال رجل کرم باسکان الراء وامرأة کرم ورجلان کرم ورجال کرم وامرأتان کرم ونسوة کرم کله بفتح الراء واسکانها بمعنی کریم وکریمان وکرام وکریمات وصف بالمصدر کضیف وعدل والله اعلم **باب**

حکم اطلاق لفظة العبد والامة والمولی والسید (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید الله وکل نسائکم اماء الله ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی وفی روایة ولا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی وفی روایة ولا یقل العبد لسیده مولای فان مولاکم الله وفی روایة لا یقولن احدکم اسق ربک اطعم ربک وضئ ربک لا یقل احدکم ربی ولیقل سیدی ومولای ولا یقل احدکم عبدی وامتی ولیقل فتای فتاتی غلامی) قال العلماء مقصود الاحادیث شیئان احدهما نهی المملوک ان یقول لسیده ربی لان الربوبیة انما حقیقتها لله تعالی لان الرب هو المالک او القائم بالشئ ولا یوجد حقیقة هذا الا فی الله تعالی فان قیل فقد قال النبی صلی الله علیه وسلم فی اشراط الساعة ان تلد الامة ربتها او ربها فالجواب من وجهین احدهما ان الحدیث الثانی لبیان الجواز وان النهی فی الاول للادب وکراهة التنزیه لا للتحریم والثانی ان المراد النهی عن الاکثار من استعمال هذه اللفظة واتخاذها عادة شائعة ولم ینه عن اطلاقها فی نادر من الاحوال واختار القاضی هذا الجواب ولا نهی فی قول المملوک سیدی لقوله صلی الله علیه وسلم لیقل سیدی لان لفظة السید غیر مختصة بالله تعالی اختصاص الرب ولا مستعملة فیه کاستعمالها حتی نقل القاضی عن مالک انه کره الدعاء بسیدی ولم یات تسمیة الله تعالی بالسید فی القرآن ولا فی حدیث متواتر وقد قال النبی صلی الله علیه وسلم ان ابنی هذا سید وقوموا الی سیدکم یعنی سعد بن معاذ وفی الحدیث الآخر اسمعوا ما یقول سیدکم یعنی سعد بن عبادة فلیس فی قول العبد سیدی اشکال ولا لبس لانه یستعمله غیر العبد والامة ولا باس ایضا بقول العبد لسیده مولای فان المولی وقع علی ستة عشر معنی سبق بیانها منها الناصر والمالک قال القاضی واما قوله فی کتاب مسلم فی روایة وکیع وابی معویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة رفعه ولا یقل العبد لسیده مولای فقد اختلف الرواة عن الاعمش فی ذکر هذه اللفظة فلم یذکرها عنه آخرون وحذفها اصح والله اعلم الثانی یکره للسید ان یقول لمملوکه عبدی وامتی بل یقول غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی لان حقیقة العبودیة انما یستحقها الله تعالی ولان فیها تعظیما بما لا یلیق بالمخلوق استعماله لنفسه وقد بین النبی صلی الله علیه وسلم العلة فی ذلک فقال کلکم عبید الله فنهی عن التطاول فی اللفظة کما نهی عن التطاول فی الافعال وفی اسبال الازار وغیره واما غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی فلیست دالة علی الملک کدلالة عبدی مع انها تطلق علی الحر والمملوک وانما هی للاختصاص قال الله تعالی واذ قال موسی لفتاه وقال لفتیانه وقالوا سمعنا فتی یذکرهم واما استعمال الجاریة فی الحرة الصغیرة فمشهور معروف فی الجاهلیة والاسلام والظاهر ان المراد بالنهی من استعمله علی جهة التعاظم والافتخار لا للوصف والتعریف والله اعلم **باب**

کراهة قول الانسان خبثت نفسی (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولکن لیقل لقست نفسی) قال ابو عبید وجمیع اهل اللغة وغریب الحدیث وغیرهم لقست وخبثت بمعنی واحد وانما کره لفظ الخبث لشناعة الاسم وعلمهم الادب فی الالفاظ واستعمال حسنها وهجران قبیحها قالوا ومعنی لقست غثت وقال ابن الاعرابی معناه ضاقت فان قیل فقد قال صلی الله علیه وسلم فی الذی ینام عن الصلوة فاصبح خبیث النفس کسلان قال القاضی وغیره جوابه ان النبی صلی الله علیه وسلم مخبر هناک عن صفة غیره وعن شخص بهم مذموم الحال لا یمتنع اطلاق هذا اللفظ علیه والله اعلم

باب

باب استعمال المسک وانه اطیب الطیب وکراهة رد الریحان والطیب

باب استحباب الطیب للرجال ومن کره الریحان والطیب لشیء فعذره

باب النهی عن التکنی بابی القاسم وبیان ما یستحب من الاسماء

باب استحباب تحنیک المولود عند ولادته وحمله الی صالح یحنکه

باب استحباب الطیب للرجال

کتاب الشعر

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابواسامة عن شعبة قال حدثنی خلید بن جعفر عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم قال کانت امرأة من بنی اسرائیل قصیرة تمشی مع امرأتین طویلتین فاتخذت رجلین من خشب وخاتما من ذهب مغلق مطبق ثم حشته مسکا وهو اطیب الطیب فمرت بین المرأتین فلم یعرفوها فقالت بیدها هکذا ونفض شعبة یده **حدثنی** عمرو الناقد قال نا یزید بن هارون عن شعبة عن خلید بن جعفر والمستمر قال لا سمعنا ابا نضرة یحدث عن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ذکر امرأة من بنی اسرائیل حشت خاتمها مسکا والمسک اطیب الطیب **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب کلاهما عن المقبری قال ابوبکر نا عبد الرحمن المقری عن سعید بن ابی ایوب قال حدثنی عبید الله بن ابی جعفر عن عبد الرحمن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من عرض علیه ریحان فلا یرده فانه خفیف المحمل طیب الریح **حدثنی** هارون بن سعید الایلی وابو الطاهر واحمد بن عیسی قال حرملة وقال الاخران انا ابن وهب قال اخبرنی مخرمة عن ابیه عن نافع قال کان ابن عمر اذا استجمر استجمر بالالوة غیر مطراة وبکافور یطرحه مع الالوة ثم قال هکذا کان یستجمر رسول الله صلی الله علیه وسلم **حدثنا** عمرو الناقد وابن ابی عمر کلاهما عن ابن عیینة قال ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن ابراهیم بن میسرة عن عمرو بن الشرید عن ابیه قال ردفت رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما فقال هل معک من شعر امیة بن ابی الصلت شیء قلت نعم قال هیه فانشدته بیتا فقال هیه ثم انشدته بیتا فقال هیه حتی انشدته مائة بیت **وحدثنیه** زهیر بن حرب واحمد بن عبدة جمیعا عن ابن عیینة عن ابراهیم بن میسرة عن عمرو بن الشرید ویعقوب بن عاصم عن الشرید ردفنی رسول الله صلی الله علیه وسلم خلفه فذکر بمثله **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال نا المعتمر بن سلیمان ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال حدثنی عبد الرحمن بن مهدی کلاهما عن عبد الله بن عبد الرحمن الطائفی عن عمرو بن الشرید عن ابیه قال استنشدنی رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث ابراهیم بن میسرة وزاد قال ان کاد لیسلم وفی حدیث ابن مهدی قال فلقد کاد یسلم فی شعره **حدثنی** ابوجعفر محمد بن الصباح وعلی بن حجر السعدی جمیعا عن شریک قال ابن حجر انا شریک عن عبد الملک بن عمیر عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اشعر کلمة تکلمت بها العرب کلمة لبید الا کل شیء ما خلا الله باطل **وحدثنی** محمد بن حاتم بن میمون قال نا ابن مهدی عن سفیان عن عبد الملک بن عمیر قال نا ابو سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اصدق کلمة قالها شاعر کلمة لبید الا کل شیء ما خلا الله باطل وکاد امیة بن ابی الصلت ان یسلم **وحدثنا** ابن ابی عمر قال نا سفیان عن زائدة عن عبد الملک بن عمیر عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان اصدق بیت قاله الشاعر الا کل شیء ما خلا الله باطل وکاد امیة بن ابی الصلت ان یسلم **حدثنا** محمد بن المثنی قال نا محمد ابن جعفر قال نا شعبة عن عبد الملک بن عمیر عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اصدق بیت قالته الشعراء الا کل شیء ما خلا الله باطل

باب استعمال المسک وانه اطیب الطیب وکراهة رد الریحان والطیب (**قوله** صلی الله علیه وسلم والمسک اطیب الطیب) فیه انه اطیب الطیب وافضله وانه طاهر یجوز استعماله فی البدن والثوب ویجوز بیعه وهذا کله مجمع علیه ونقل اصحابنا فیه عن الشیعة مذهبا باطلا وهم محجوجون باجماع المسلمین وبالاحادیث الصحیحة فی استعمال النبی صلی الله علیه وسلم له واستعمال اصحابه قال اصحابنا وغیرهم هو مستثنی من القاعدة المعروفة ان ما ابین من حی فهو میت او یقال انه فی معنی الجنین والبیض واللبن واما اتخاذ المرأة القصیرة رجلین من خشب حتی مشت بین الطویلتین فلم تعرف فحکمه فی شرعنا انها ان قصدت به مقصودا صحیحا شرعیا بان قصدت ستر نفسها لئلا تعرف فتقصد بالاذی او نحو ذلک فلا باس به وان قصدت به التعاظم او التشبه بالکاملات تزویرا علی الرجال وغیرهم فهو حرام (**قوله** صلی الله علیه وسلم من عرض علیه ریحان فلا یرده فانه خفیف المحمل طیب الریح) المحمل هنا بفتح المیم الاولی وکسر الثانیة کالمجلس والمراد به الحمل بفتح الحاء ای خفیف الحمل لیس بثقیل (**قوله** صلی الله علیه وسلم فلا یرده برفع الدال علی الفصیح المشهور واکثر ما یستعمله من لا یحقق العربیة بفتحها وقد سبق بیان هذه اللفظة وقاعدتها فی کتاب الحج فی حدیث الصعب بن جثامة حین اهدی الحمار الوحشی فقال صلی الله علیه وسلم انا لم نرده علیک الا انا حرم واما الریحان فقال اهل اللغة وغریب الحدیث فی تفسیر هذا الحدیث هو کل نبت مشموم طیب الریح قال القاضی عیاض بعد حکایة ما ذکرناه وتحتمل عندی ان یکون المراد به فی هذا الحدیث الطیب کله وقد وقع فی روایة ابی داود فی هذا الحدیث من عرض علیه طیب فی صحیح البخاری کان النبی صلی الله علیه وسلم لا یرد الطیب والله اعلم وفی هذا الحدیث کراهة رد الریحان لمن عرض علیه الا لعذر (**قوله** کان ابن عمر اذا استجمر استجمر بالوة غیر مطراة او بکافور یطرحه مع الالوة ثم قال هکذا کان یستجمر رسول الله صلی الله علیه وسلم) الاستجمار هنا استعمال الطیب والتبخر به ماخوذ من المجمر وهو النجور واما الالوة فقال الاصمعی وابو عبید وسائر اهل اللغة والغریب هی العود یتبخر به قال الاصمعی اراها فارسیة معربة وهی بضم اللام وفتح الهمزة وضمها لغتان مشهورتان وحکی الازهری کسر اللام قال القاضی وحکی عن الکسائی الیة قال القاضی قال غیره وتشدد وتخفف وتکسر الهمزة وتضم وقیل لوة ولیة (**قوله** غیر مطراة ای غیر مخلوطة بغیرها من الطیب ففی هذا الحدیث استحباب الطیب للرجال کما هو مستحب للنساء لکن یستحب للرجال من الطیب ما ظهر ریحه وخفی لونه واما المرأة فاذا ارادت الخروج الی المسجد ونحوه کره لها کل طیب له ریح ویتاکد استحبابه للرجال یوم الجمعة والعید وعند حضور مجامع المسلمین ومجالس الذکر والعلم وعند ارادة معاشرة زوجته ونحو ذلک والله اعلم **کتاب الشعر** (**قوله** عن عمرو بن الشرید عن ابیه قال ردفت رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما فقال هل معک من شعر امیة بن ابی الصلت شیئا قلت نعم قال هیه فانشدته بیتا فقال هیه ثم انشدته بیتا فقال هیه حتی انشدته مائة بیت قال ان کاد لیسلم وفی روایة فلقد کاد یسلم فی شعره اما الشرید فبشین معجمة مفتوحة ثم راء مخففة مکسورة وهو الشرید بن سوید الثقفی الصحابی (**قوله** صلی الله علیه وسلم هیه بکسر الهاء واسکان الیاء وکسر الهاء الثانیة قالوا او الهاء الاولی بدل من الهمزة واصله ایه وهی کلمة للاستزادة من الحدیث المعهود قال ابن السکیت هی للاستزادة من حدیث او عمل معهودین قالوا وهی مبنیة علی الکسر فان وصلتها لونتها فقلت ایه حدیثا ای زدنا من هذا الحدیث فان اردت الاستزادة من غیر معهود لونت فقلت ایه لان التنوین للتنکیر واما ایها بالنصب فمعناه الکف والامر بالسکوت وقصدوا الحدیث ان النبی صلی الله علیه وسلم استحسن شعر امیة واستزاد من انشاده لما فیه من الاقرار بالوحدانیة والبعث ففیه جواز انشاد الشعر الذی لا فحش فیه وسماعه سواء شعر الجاهلیة وغیرهم وان المذموم من الشعر الذی لا فحش فیه انما هو الاکثار منه وکونه غالبا علی الانسان فما یسیره فلا باس بانشاده وسماعه وحفظه واما (**قوله** صلی الله علیه وسلم هل معک من شعر امیة بن ابی الصلت شیئا فهکذا وقع فی معظم النسخ شیئا بالنصب وفی بعضها شیء بالرفع وعلی روایة النصب یقدر فیه محذوف ای هل معک من شیء فتنشدنی شیئا (**قوله** صلی الله علیه وسلم اشعر کلمة تکلمت بها العرب کلمة لبید الا کل شیء ما خلا الله باطل وفی روایة اصدق کلمة قالها شاعر کلمة لبید الا کل شیء ما خلا الله باطل وفی روایة اصدق بیت قالها الشاعر وفی روایة اصدق بیت قالته الشعراء) المراد بالکلمة هنا القطعة من الکلام

وحدثنا یحیی بن یحیی قال نا یحیی بن زکریاء عن اسرائیل عن عبد الملک بن عمیر عن ابی سلمة بن عبد الرحمن قال سمعت ابا هریرة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان اصدق کلمة قالها شاعر کلمة لبید الا کل شیء ما خلا الله باطل ما زاد علی ذلک حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا حفص و ابو معاویة ح قال وثنا ابو کریب قال نا ابو معاویة کلاهما عن الاعمش ح قال وثنا ابو سعید الاشج قال نا وکیع قال نا الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لان یمتلی جوف الرجل قیحا یریه خیر من ان یمتلی شعرا قال ابو بکر الا ان حفصا لم یقل یریه حدثنا محمد بن المثنی و محمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن قتادة عن یونس بن جبیر عن محمد بن سعد عن سعد عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لان یمتلی جوف احدکم قیحا یریه خیر من ان یمتلی شعرا حدثنا قتیبة بن سعید الثقفی قال نا لیث عن ابن الهاد عن یحنس مولی مصعب بن الزبیر عن ابی سعید الخدری قال بینا نحن نسیر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بالعرج اذ عرض شاعر ینشد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم خذوا الشیطان او امسکوا الشیطان لان یمتلی جوف رجل قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا حدثنی زهیر بن حرب قال نا عبد الرحمن بن مهدی عن سفیان عن علقمة بن مرثد عن سلیمان بن بریدة عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من لعب بالنردشیر فکانما صبغ یده فی لحم خنزیر ودمه وحدثنا عمرو الناقد و اسحاق بن ابراهیم و ابن ابی عمر جمیعا عن ابن عیینة واللفظ لابن ابی عمر قال نا سفیان عن الزهری عن ابی سلمة قال کنت اری الرؤیا اعری منها غیر انی لا ازمل حتی لقیت ابا قتادة فذکرت ذلک له فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الرؤیا من الله والحلم من الشیطان فاذا حلم احدکم حلما یکرهه فلینفث عن یساره ثلثا ولیتعوذ بالله من شرها فانها لن تضره

بفتح اللام ۱۲ ن

والمراد بالباطل الفانی المضمحل وفی هذا الحدیث منقبة للبید وهو صحابی وهو لبید بن ربیعة رضی الله عنه (قوله صلی الله علیه وسلم لان یمتلی جوف احدکم قیحا یریه خیر من ان یمتلی شعرا وفی روایة بینا نحن نسیر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بالعرج اذ عرض شاعر ینشد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم خذوا الشیطان او امسکوا الشیطان لان یمتلی جوف رجل قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا) قال اهل اللغة والغریب یریه بفتح الیاء و کسر الراء من الوری وهو داء یفسد الجوف ومعناه قیحا یاکل جوفه ویفسده قال ابو عبید قال بعضهم المراد بهذا الشعر شعر هجا به النبی صلی الله علیه وسلم قال ابو عبید والعلماء کافة هذا تفسیر فاسد لانه یقتضی ان المذموم من الهجاء ما یمتلی منه الجوف دون قلیله وقد اجمع المسلمون علی ان الکلمة الواحدة من هجاء النبی صلی الله علیه وسلم موجبة للکفر قالوا بل الصواب ان المراد ان یکون الشعر غالبا علیه مستولیا علیه بحیث یشغله عن القرآن وغیره من العلوم الشرعیة وذکر الله تعالی وهذا مذموم من ای شعر کان فاما اذا کان القرآن والحدیث وغیرهما من العلوم الشرعیة هو الغالب علیه فلا یضر حفظ الیسیر من الشعر مع هذا لان جوفه لیس ممتلیا شعرا والله اعلم واستدل بعض العلماء بهذا الحدیث علی کراهة الشعر مطلقا قلیله وکثیره وان کان لا فحش فیه وتعلق بقوله صلی الله علیه وسلم خذوا الشیطان وقال العلماء کافة هو مباح ما لم یکن فیه فحش ونحوه قالوا وهو کلام حسنه حسن وقبیحه قبیح وهذا هو الصواب فقد سمع النبی صلی الله علیه وسلم الشعر واستنشده وامر به حسان فی هجاء المشرکین وانشده اصحابه بحضرته فی الاسفار وغیرها وانشده الخلفاء وائمة الصحابة وفضلاء السلف ولم ینکره احد منهم علی اطلاقه وانما انکروا المذموم منه وهو الفحش ونحوه واما تسمیة هذا الرجل الذی سمعه ینشد شیطانا فلعله کان کافرا او کان الشعر هو الغالب علیه او کان شعره هذا من المذموم وبالجملة فتسمیته شیطانا انما هو فی قضیة عین تتطرق الیها الاحتمالات المذکورة وغیرها ولا عموم لها فلا یحتج بها والله اعلم (قوله نسیر بالعرج) هو بفتح المهملة واسکان الراء وبالجیم وهی قریة جامعة من عمل الفرع علی نحو ثمانیة وسبعین میلا من المدینة (قوله عن یحنس) هو بضم الیاء وفتح الحاء وتشدید النون مکسورة ومفتوحة والله اعلم

باب تحریم اللعب بالنردشیر

(قوله صلی الله علیه وسلم من لعب بالنردشیر فکانما صبغ یده فی لحم خنزیر ودمه) قال العلماء النردشیر هو النرد فالنرد عجمی معرب وشیر معناه حلو وهذا الحدیث حجة للشافعی والجمهور فی تحریم اللعب بالنرد وقال ابو اسحق المروزی من اصحابنا یکره ولا یحرم واما الشطرنج فمذهبنا انه مکروه لیس بحرام وهو مروی عن جماعة من التابعین وقال مالک واحمد حرام قال مالک هو شر من النرد والهی عن الخیر وقاسوه علی النرد واصحابنا یمنعون القیاس ویقولون هو دونه ومعنی صبغ یده فی لحم الخنزیر ودمه فی حال اکله منهما وهو تشبیه لتحریمه بتحریم اکلهما والله اعلم

کتاب الرؤیا

(قوله کنت اری الرؤیا اعری منها غیر انی لا ازمل) اما قوله ازمل فمعناه اغطی والف کالمحموم واما اعری فبضم الهمزة واسکان العین وفتح الراء ای احم لخوفی من ظاهرها فی معرفتی قال اهل اللغة یقال عری الرجل بضم العین وتخفیف الراء یعری اذا اصابه عراء بضم العین وبالمد وهو نفض الحمی وقیل رعدة (قوله صلی الله علیه وسلم الرؤیا من الله والحلم من الشیطان) اما الحلم فبضم الحاء واسکان اللام والفعل منه حلم بفتح اللام واما الرؤیا فمقصورة مهموزة ویجوز ترک همزها کنظائرها قال الامام المازری مذهب اهل السنة فی حقیقة الرؤیا ان الله تعالی یخلق فی قلب النائم اعتقادات کما یخلقها فی قلب الیقظان وهو سبحانه وتعالی یفعل ما یشاء لا یمنعه نوم ولا یقظة فاذا خلق هذه الاعتقادات فکانه جعلها علما علی امور اخر یلحقها فی ثانی الحال او کان قد خلقها فاذا خلق فی قلب النائم الطیران ولیس بطائر فاکثر ما فیه انه اعتقد امرا علی خلاف ما هو علیه فیکون ذلک الاعتقاد علما علی غیره کما یکون خلق الله سبحانه وتعالی الغیم علما علی المطر والجمیع خلق الله تعالی ولکن یخلق الرؤیا والاعتقادات التی جعلها علما علی ما یسر بغیر حضرة الشیطان ویخلق ما هو علم علی ما یضر بحضرة الشیطان فینسب الی الشیطان مجازا لحضوره عندها وان کان لا فعل له حقیقة وهذا معنی قوله صلی الله علیه وسلم الرؤیا من الله والحلم من الشیطان لا علی ان الشیطان یفعل شیئا فالرؤیا اسم للمحبوب والحلم اسم للمکروه هذا کلام المازری وقال غیره اضاف الرؤیا المحبوبة الی الله اضافة تشریف بخلاف المکروهة وان کانتا جمیعا من خلق الله تعالی وتدبیره وبارادته ولا فعل للشیطان فیهما لکنه یحضر المکروهة ویرتضیها ویسر بها (قوله صلی الله علیه وسلم فاذا حلم احدکم حلما یکرهه فلینفث عن یساره ثلثا ولیتعوذ بالله من شرها فانها لن تضره) اما حلم فبفتح اللام کما سبق بیانه والحلم بضم الحاء واسکان اللام وینفث بضم الفاء وکسرها والیسار بفتح الیاء وکسرها واما قوله صلی الله علیه وسلم فلینفث عن یساره ثلثا وفی روایة فلیبصق علی یساره حین یهب من نومه ثلث مرات وفی روایة فلیتفل عن یساره ثلثا ولیتعوذ بالله من شر الشیطان وشرها ولا یحدث بها احدا فانها لا تضره وفی روایة فلیبصق علی یساره ثلثا ولیستعذ بالله من الشیطان ثلثا ولیتحول عن جنبه الذی کان علیه فحاصله ثلثة انه جاء فلینفث وفلیبصق وفلیتفل واکثر الروایات فلینفث وقد سبق فی کتاب الطب بیان الفرق بین هذه الالفاظ ومن قال انها بمعنی واحد ولعل المراد بالجمیع النفث وهو نفخ لطیف بلا ریق ویکون التفل والبصق محمولین علیه مجازا واما قوله صلی الله علیه وسلم فانها لا تضره معناه ان الله تعالی جعل هذا سببا لسلامته من مکروه یترتب علیها کما جعل الصدقة وقایة للمال وسببا لدفع البلاء فینبغی ان یجمع بین هذه الروایات ویعمل بها کلها فاذا رای ما یکرهه نفث عن یساره ثلثا قائلا اعوذ بالله من الشیطان ومن شرها ولیتحول الی جنبه الآخر ولیصل رکعتین فیکون قد عمل بجمیع الروایات وان اقتصر علی بعضها اجزاه فی دفع ضررها باذن الله تعالی کما صرحت به الاحادیث قال القاضی وامر بالنفث ثلثا طردا للشیطان الذی حضر رؤیاه المکروهة تحقیرا له واستقذارا وخصت به الیسار لانها محل الاقذار والمکروهات ونحوها والیمین ضدها واما

باب تحریم اللعب بالنردشیر

متعلقه متن ۱۲ بالفتح بازی ست معروف معرب ست اردشیر بن بابک آنرا وضع کرده لاجرم نردشیر نیز نامند ش ۱۲ منتهی الارب

وحدثنا ابن ابی عمر قال نا سفیان عن محمد بن عبد الرحمن مولی آل طلحة وعبد ربه ویحیی ابنی سعید ومحمد بن عمرو بن علقمة عن ابی سلمة عن ابی قتادة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله ولم یذکر فی حدیثهم قول ابی سلمة کنت اری الرؤیا اعری منها غیر انی لا ازمل وحدثنی حرملة بن یحیی قال نا ابن وهب قال اخبرنی یونس ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید قالا انا عبد الرزاق قال انا معمر کلاهما عن الزهری بهذا الاسناد ولیس فی حدیثهما اعری منها وزاد فی حدیث یونس فلیبصق عن یساره حین یهب من نومه ثلاث مرات حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا سلیمان یعنی ابن بلال عن یحیی بن سعید قال سمعت ابا سلمة بن عبد الرحمن یقول سمعت ابا قتادة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الرؤیا من الله والحلم من الشیطان فاذا رای احدکم شیئا یکرهه فلینفث عن یساره ثلاث مرار ولیتعوذ من شرها فانها لن تضره فقال ان کنت لاری الرؤیا اثقل علی من جبل فما هو الا ان سمعت بهذا الحدیث فما ابالیها وحدثناه قتیبة ومحمد بن رمح عن اللیث بن سعد ح قال وثنا محمد بن المثنی قال نا عبد الوهاب یعنی الثقفی ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عبد الله بن نمیر کلهم عن یحیی بن سعید بهذا الاسناد وفی حدیث الثقفی قال ابو سلمة فان کنت لاری الرؤیا ولیس فی حدیث اللیث وابن نمیر قول ابی سلمة الی آخر الحدیث وزاد ابن رمح فی روایة هذا الحدیث ولیتحول عن جنبه الذی کان علیه وحدثنی ابو الطاهر قال انا عبد الله بن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن عبد ربه بن سعید عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی قتادة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال الرؤیا الصالحة من الله والرؤیا السوء من الشیطان فمن رای رؤیا فکره منها شیئا فلینفث عن یساره ولیتعوذ بالله من الشیطان لا تضره ولا یخبر بها احدا فان رای رؤیا حسنة فلیبشر ولا یخبر الا من یحب حدثنا ابو بکر بن خلاد الباهلی واحمد بن عبد الله بن الحکم قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن عبد ربه بن سعید عن ابی سلمة قال ان کنت لاری الرؤیا تمرضنی قال فلقیت ابا قتادة فقال وانا ان کنت لاری الرؤیا فتمرضنی حتی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الرؤیا الصالحة من الله فاذا رای احدکم ما یحب فلا یحدث بها الا من یحب واذا رای ما یکره فلیتفل عن یساره ثلاثا ولیتعوذ بالله من شر الشیطان وشرها ولا یحدث بها احدا فانها لا تضره حدثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث ح قال وثنا ابن رمح قال نا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال اذا رای احدکم الرؤیا یکرهها فلیبصق علی یساره ثلاثا ولیستعذ بالله من الشیطان ثلاثا ولیتحول عن جنبه الذی کان علیه حدثنا محمد بن ابی عمر المکی قال نا عبد الوهاب الثقفی عن ایوب السختیانی عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المسلم تکذب واصدقکم رؤیا اصدقکم حدیثا ورؤیا المسلم جزء من خمس واربعین جزءا من النبوة والرؤیا ثلاث فالرؤیا الصالحة بشری من الله ورؤیا تحزین من الشیطان ورؤیا مما یحدث المرء نفسه فان رای احدکم ما یکره فلیقم فلیصل ولا یحدث بها الناس قال واحب القید واکره الغل والقید ثبات فی الدین فلا ادری هو فی الحدیث ام قاله ابن سیرین وحدثنیه محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن ایوب بهذا الاسناد وقال فی الحدیث قال ابو هریرة فیعجبنی القید واکره الغل والقید ثبات فی الدین وقال النبی صلی الله علیه وسلم رؤیا المؤمن جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة حدثنی ابو الربیع قال نا حماد یعنی ابن زید قال نا ایوب وهشام عن محمد عن ابی هریرة قال اذا اقترب الزمان وساق الحدیث ولم یذکر فیه النبی صلی الله علیه وسلم وحدثناه اسحاق بن ابراهیم قال انا معاذ بن هشام قال حدثنی ابی عن قتادة عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم وادرج فی الحدیث قوله واکره الغل الی تمام الکلام ولم یذکر الرؤیا جزء من ست واربعین جزءا من النبوة

قوله صلی الله علیه وسلم فی الرؤیا المکروهة ولا یحدث بها احدا فسببه انه ربما فسرها تفسیرا مکروها علی ظاهر صورتها وکان ذلک محتملا فوقعت کذلک بتقدیر الله تعالی فان الرؤیا علی رجل طائر ومعناه انها اذا کانت محتملة وجهین ففسرت باحدهما وقعت علی قرب تلک الصفة قالوا وقد یکون ظاهر الرؤیا مکروها ویفسر بمحبوب وعکسه وهذا امر معروف لاهله واما قوله صلی الله علیه وسلم فی الرؤیا المحبوبة الحسنة لا تخبر بها الا من تحب فسببه انه اذا اخبر بها من لا یحب ربما حمله البغض او الحسد علی تفسیرها بمکروه فقد یقع علی تلک الصفة والا فیحصل له فی الحال حزن ونکد من سوء تفسیرها والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم حین یهب من نومه) ای یستیقظ (قوله صلی الله علیه وسلم الرؤیا الصالحة ورؤیا السوء) قال القاضی یحتمل ان یکون معنی الصالحة والحسنة حسن ظاهرها ویحتمل ان المراد صحتها قال ورؤیا السوء یحتمل الوجهین ایضا سوء الظاهر وسوء التاویل (قوله صلی الله علیه وسلم فان رای رؤیا حسنة فلیبشر ولا یخبر بها الا من یحب) هکذا هو فی معظم الاصول فلیبشر بضم الیاء وبعدها باء موحدة ساکنة من الابشار والبشری وفی بعضها بفتح الیاء وبالنون من النشر وهو الاشاعة قال القاضی فی المشارق وفی الشرح هو تصحیف وفی بعضها فلیستر بسین مهملة من الستر والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم اذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المسلم تکذب) قال الخطابی وغیره قیل المراد اذا قارب الزمان ان یعتدل لیله ونهاره وقیل المراد اذا قارب القیامة والاول اشهر عند غیر اهل الرؤیا وجاء فی الحدیث ما یؤید الثانی والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم واصدقکم حدیثا) ظاهره انه علی اطلاقه وحکی القاضی عن بعض العلماء ان هذا یکون فی آخر الزمان عند انقطاع العلم وموت العلماء والصالحین ومن یستضاء بقوله وعمله فجعله الله تعالی جابرا وعوضا ومنبها لهم والاول اظهر لان غیر الصادق فی حدیثه یتطرق الخلل الی رؤیاه وحکایته ایاها (قوله صلی الله علیه وسلم ورؤیا المسلم جزء من خمسة واربعین جزءا من النبوة وفی روایة رؤیا المؤمن جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة وفی روایة الرؤیا الصالحة جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة وفی روایة رؤیا الرجل الصالح جزء من خمسة واربعین جزءا من النبوة وفی روایة الرؤیا الصالحة جزء من سبعین جزءا من النبوة) فحصل ثلاث روایات المشهور ستة واربعین والثانیة خمسة واربعین والثالثة سبعین جزءا وفی غیر مسلم من روایة ابن عباس من اربعین جزءا وفی روایة من تسعة واربعین وفی روایة العباس من خمسین ومن روایة ابن عمر ستة وعشرین ومن روایة عبادة من اربعة واربعین قال القاضی اشار الطبری الی ان هذا الاختلاف راجع الی اختلاف حال الرائی فالمؤمن الصالح تکون رؤیاه جزء من ستة واربعین جزءا والفاسق جزء من سبعین جزءا وقیل المراد ان الخفی منها جزء من سبعین والجلی جزء من ستة واربعین قال الخطابی وغیره قال بعض العلماء اقام صلی الله علیه وسلم یوحی الیه ثلثا وعشرین سنة منها عشر سنین بالمدینة وثلث عشرة بمکة وکان قبل ذلک ستة اشهر یری فی المنام الوحی وهی جزء من ستة واربعین جزءا قال المازری وقیل

حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر وابو داود ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال نا عبد الرحمن بن مهدی کلهم عن شعبة ح قال وحدثنا عبید الله بن معاذ واللفظ له قال نا ابی قال نا شعبة عن قتادة عن انس بن مالک عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رؤیا المؤمن جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة وحدثنا عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة عن ثابت البنانی عن انس بن مالک عن النبی صلی الله علیه وسلم مثل ذلک حدثنا عبد بن حمید قال انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری عن ابن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان رؤیا المؤمن جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة وحدثنا اسمعیل بن الخلیل قال انا علی بن مسهر عن الاعمش ح قال وثنا ابن نمیر قال نا ابی قال نا الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رؤیا المسلم یراها او تری له وفی حدیث ابن مسهر الرؤیا الصالحة جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة وحدثنا یحیی بن یحیی قال انا عبد الله بن یحیی بن ابی کثیر قال سمعت ابی یقول نا ابو سلمة عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال رؤیا الرجل الصالح جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة وحدثنا محمد بن المثنی قال نا عثمان بن عمر قال نا علی یعنی ابن المبارک ح قال وثنا احمد بن المنذر قال نا عبد الصمد قال نا حرب یعنی ابن شداد کلاهما عن یحیی بن ابی کثیر بهذا الاسناد وحدثناه محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث عبد الله بن یحیی بن ابی کثیر عن ابیه حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو اسامة ح قال وثنا ابن نمیر قال نا ابی قالا جمیعا نا عبید الله عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الرؤیا الصالحة جزء من سبعین جزءا من النبوة وحدثنا ابو الربیع سلیمان بن داود العتکی قال نا حماد یعنی ابن زید قال نا ایوب وهشام عن محمد عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل بی وحدثنی ابو الطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال حدثنی ابو سلمة بن عبد الرحمن ان ابا هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظة او لکانما رآنی فی الیقظة لا یتمثل الشیطان بی وقال فقال ابو سلمة قال ابو قتادة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من رآنی فقد رای الحق وحدثنیه زهیر بن حرب قال نا یعقوب بن ابراهیم قال نا ابن اخی الزهری قال حدثنی عمی فذکر الحدیثین جمیعا باسنادیهما سواء مثل حدیث یونس وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث ح قال وثنا ابن رمح قال انا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من رآنی فی النوم فقد رآنی انه لا ینبغی للشیطان ان یتمثل فی صورتی وقال اذا حلم احدکم فلا یخبر احدا بتلعب الشیطان به فی المنام وحدثنی محمد بن حاتم قال نا روح قال نا زکریا بن اسحاق قال حدثنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من رآنی فی النوم فقد رآنی فانه لا ینبغی للشیطان ان یتشبه بی

المراد ان للمنامات شبها مما حصل له ومیز به من النبوة بجزء من ستة واربعین قال وقد قدح بعضهم فی الاول بانه لم یثبت ان امد رویاه صلی الله علیه وسلم قبل النبوة ستة اشهر وبانه رای بعد النبوة منامات کثیرة فلتضم الی الاشهر الستة وحینئذ تتغیر النسبة قال المازری هذا الاعتراض الثانی باطل لان المنامات الموجودة بعد الوحی بارسال الملک منغمرة فی الوحی فلم تحسب قال ویحتمل ان یکون المراد ان المنام فیه اخبار الغیب وهو احدی ثمرات النبوة وهو یسیر فی جنب النبوة لانه یجوز ان یبعث الله تعالی نبیا لیشرع الشرائع ویبین الاحکام ولا یخبر بغیب ابدا ولا یقدح ذلک فی نبوته ولا یؤثر فی مقصودها وهذا الجزء من النبوة وهو الاخبار بالغیب اذا وقع لا یکون الا صدقا والله اعلم قال الخطابی هذا الحدیث توکید لامر الرؤیا وتحقیق منزلتها وقال وانما کانت جزءا من اجزاء النبوة فی حق الانبیاء دون غیرهم وکان الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم یوحی الیهم فی منامهم کما یوحی الیهم فی الیقظة قال الخطابی وقال بعض العلماء معنی الحدیث ان الرؤیا تاتی علی موافقة النبوة لا انها جزء باق من النبوة والله اعلم (قوله واحب القید واکره الغل والقید ثبات فی الدین) قال العلماء انما احب القید لانه فی الرجلین وهو کف عن المعاصی والشرور وانواع الباطل واما الغل فموضعه العنق وهو صفة اهل النار قال الله تعالی انا جعلنا فی اعناقهم اغلالا وقال الله تعالی اذ الاغلال فی اعناقهم واما اهل العبارة فنزلوا هاتین اللفظتین منازل فقالوا اذا رای القید فی رجلیه وهو فی مسجد او مشهد خیر او علی حالة حسنة فهو دلیل لثباته فی ذلک وکذا لو رآه صاحب ولایة کان دلیلا لثباته فیها ولو رآه مریض او مسجون او مسافر او مکروب کان دلیلا لثباته فیه قالوا ولو قارنه مکروه بان یکون مع القید غل غلب المکروه لانها صفة المعذبین واما الغل فهو مذموم اذا کان فی العنق وقد یدل للولایات اذا کان معه قرائن کما ان کل وال یحشر مغلولا حتی یطلقه عدله فاما ان کان مغلول الیدین دون العنق فهو حسن ودلیل لکفهما عن الشر وقد یدل علی بخلهما وقد یدل علی منع ما نواه من الافعال (قوله صلی الله علیه وسلم من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل بی وفی روایة من رآنی فی المنام فقد رآنی فانه لا ینبغی للشیطان ان یتشبه بی وفی روایة لا ینبغی للشیطان ان یتمثل فی صورتی وفی روایة من رآنی فقد رای الحق وفی روایة من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظة او لکانما رآنی فی الیقظة) اختلف العلماء فی معنی قوله صلی الله علیه وسلم فقد رآنی فقال ابن الباقلانی معناه ان رویاه صحیحة لیست باضغاث ولا من تشبیهات الشیطان ویؤید قوله روایة فقد رای الحق ای الرویة الصحیحة قال وقد یراه الرائی خلاف صفته المعروفة کمن رآه ابیض اللحمة وقد یراه شخصان فی زمن واحد احدهما فی المشرق والآخر فی المغرب ویراه کل منهما فی مکانه وحکی المازری هذا عن ابن الباقلانی ثم قال وقال آخرون بل الحدیث علی ظاهره والمراد ان من راه فقد ادرکه ولا مانع یمنع من ذلک والعقل لا یحیله حتی یضطر الی صرفه عن ظاهره فاما قوله بانه قد یری علی خلاف صفته او فی مکانین معا فان ذلک غلط فی صفاته وتخیل لها علی خلاف ما هی علیه وقد یظن الظان بعد الخیالات مرئیا لکون ما یتخیل مرتبطا بما یری فی العادة فتکون ذاته صلی الله علیه وسلم مرئیة وصفاته متخیلة غیر مرئیة والادراک لا یشترط فیه تحدیق الابصار ولا قرب المسافة ولا کون المرئی مدفونا فی الارض ولا ظاهرا علیها وانما یشترط کونه موجودا ولم یقم دلیل علی فناء جسمه صلی الله علیه وسلم بل جاء فی الاحادیث ما یقتضی بقاءه قال ولو راه یامر بقتل من یحرم قتله کان هذا من الصفات المتخیلة لا المرئیة هذا کلام المازری قال القاضی ویحتمل ان یکون قوله صلی الله علیه وسلم فقد رآنی او فقد رای الحق فان الشیطان لا یتمثل فی صورتی المراد به اذا رآه علی صفته

حدثناه ابن المثنی وعبید الله بن سعید قالا نا یحیی عن عبید الله بهذا الاسناد وحدثنا قتیبة وابن رمح عن اللیث ابن سعد ح قال وحدثنا ابن رافع قال حدثنا ابن ابی فدیک انا الضحاک یعنی ابن عثمان کلاهما عن نافع بهذا الاسناد وفی حدیث اللیث قال نافع حسبت ان ابن عمر قال جزء من سبعین جزءا من النبوة الی

وهو لیس فی حد النبوة

۲ **وحدثنا** قتیبة قال نا لیث ح قال وثنا محمد بن رمح قال نا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال لاعرابی جاءه فقال انی حلمت ان راسی قُطِعَ فانا اتبعه فزجره النبی صلی الله علیه وسلم وقال لاتخبر بتلعّب الشیطان بك فی المنام **وحدثنا** عثمان بن ابی شیبة قال نا جریر عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال جاء اعرابی الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله رایت فی المنام کان راسی ضرب فتدحرج فاشتددت علی اثره فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم للاعرابی لاتحدّث الناس بتلعّب الشیطان بك فی منامك وقال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم بعد یخطب فقال لایحدّثن احدکم بتلعّب الشیطان به فی منامه **وحدثناه** ابو بکر بن ابی شیبة وابو سعید الاشج قالا نا وکیع عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله رایت فی المنام کان راسی قطع قال فضحك النبی صلی الله علیه وسلم وقال اذا لعب الشیطان باحدکم فی منامه فلایحدّث به الناس وفی روایة ابی بکر اذا لعب باحدکم ولم یذکر الشیطان **حدثنا** حاجب بن الولید قال نا محمد بن حرب عن الزبیدی قال اخبرنی الزهری عن عبید الله بن عبد الله ان ابن عباس او ابا هریرة کان یحدث ان رجلا اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم ح وحدثنی حرملة بن یحیی التجیبی واللفظ له قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب ان عبید الله بن عبد الله بن عتبة اخبره ان ابن عباس کان یحدّث ان رجلا اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انی اری اللیلة فی المنام ظلّة تنطف السمن والعسل فاری الناس یتکففون منها بایدیهم فالمستکثر والمستقلّ واری سببا واصلا بین الارض والسماء فاراك اخذت به فعلوت ثم اخذ به رجل من بعدك فعلا ثم اخذ به رجل اخر فعلا ثم اخذ به رجل فانقطع به ثم وصل له فعلا فقال ابو بکر یا رسول الله بابی انت والله لتدعنّی فلاعبرنها قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعبرها قال ابو بکر اما الظلّة فظلّة الاسلام واما الذی ینطف من السمن والعسل فالقرآن حلاوته ولینه واما مایتکفف الناس من ذلك فالمستکثر من القرآن والمستقلّ واما السبب الواصل من السماء الی الارض فالحق الذی انت علیه تاخذ به فیعلیك الله ثم یاخذ به رجل من بعدك فیعلو به ثم یاخذ به رجل اخر فیعلو به ثم یاخذ به رجل اخر فینقطع به ثم یوصل له فیعلو به فاخبرنی یا رسول الله بابی انت وامّی اصبتُ ام اخطأتُ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اصبت بعضا واخطات بعضا قال فوالله یا رسول الله لتحدثنی ما الذی اخطات قال لاتقسم **وحدثناه** ابن ابی عمر قال نا سفیان عن الزهری عن عبید الله عن ابن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم منصرفه من اُحُد فقال یا رسول الله انی رایت هذه اللیلة فی المنام ظُلّة تنطف السمن والعسل بمعنی حدیث یونس **وحدثنا** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله بن عُتبة عن ابن عباس وابی هریرة قال عبد الرزاق کان مَعْمَرٌ احیانا یقول عن ابن عباس واحیانا یقول عن ابی هریرة ان رجلا اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انی اری اللیلة ظلّة بمعنی حدیثهم

صفة المعروفة له فی حیوته فان رای علی خلافها کانت رؤیا تاویل لا رؤیا حقیقة وهذا الذی قاله القاضی ضعیف بل الصحیح انه یراه حقیقة سواء کان علی صفته المعروفة او غیرها لما ذکره المازری قال القاضی قال بعض العلماء خص الله تعالی النبی صلی الله علیه وسلم بان رؤیة الناس ایاه صحیحة وکلها صدق ومنع الشیطان ان یتصوّر فی خلقته لئلا یکذب علی لسانه فی النوم کما خرق الله تعالی العادة للانبیاء علیهم السلام بالمعجزة وکما استحال ان یتصوّر الشیطان فی صورة فی الیقظة ولو وقع لاشتبه الحق بالباطل ولم یوثق بما جاء به مخافة من هذا التصوّر فحمانا الله تعالی من الشیطان ونزغه ووسوسته والقائه وکیده قال وکذا حمی رؤیتهم بانفسهم قال القاضی واتفق العلماء علی جواز رؤیة الله تعالی فی المنام وصحتها وان رآه الانسان علی صفة لاتلیق بجلاله من صفات الاجسام لان ذلك المرئی فیه ذات الله تعالی اذ لایجوز علیه سبحانه وتعالی التجسم ولا اختلاف الاحوال بخلاف رؤیة النبی صلی الله علیه وسلم قال ابن الباقلانی رؤیة الله تعالی فی المنام خواطر فی القلب وهی دلالات للرائی علی امور مما کان او یکون کسائر المرئیات والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظة او کانما رآنی فی الیقظة) قال العلماء ان کان الواقع فی نفس الامر فکانما رآنی فهو کقوله صلی الله علیه وسلم فقد رآنی او فقد رای الحق کما سبق تفسیره وان کان فسیرانی فی الیقظة ففیه اقوال احدها المراد به اهل عصره ومعناه ان من رآه فی النوم ولم یکن هاجر ولا رفقه الله تعالی للهجرة ورویته صلی الله علیه وسلم فی الیقظة عیانا والثانی معناه انه یری تصدیق تلك الرؤیا فی الیقظة فی الدار الآخرة لانه یراه فی الآخرة جمیع امته من رآه فی الدنیا ومن لم یره والثالث یراه فی الآخرة رؤیة خاصة فی القرب منه وحصول شفاعته ونحو ذلك والله اعلم (**قوله** ان اعرابیا جاء الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی حلمت ان راسی قطع فانا اتبعه فزجره النبی صلی الله علیه وسلم وقال لاتخبر بتلعب الشیطان بك فی المنام) قال المازری یحتمل ان النبی صلی الله علیه وسلم علم ان منامه هذا من الاضغاث یوحی او بدلالة من المنام دلته علی ذلك او علی انه من المکروه الذی هو من تخیین الشیاطین واما العابرون فیتکلمون فی کتبهم علی تقطع الراس ویجعلونه دلالة علی مفارقة الرائی ما هو فیه من النعم او مفارقة من فوقه ویزول سلطانه ویتغیر حاله فی جمیع اموره الا ان یکون عبد افیدل علی عتقه او مریضا فعلی شفائه او مدینا فعلی قضاء دینه او من لم یحج فعلی انه یحج او مغموما فعلی فرجه او خائفا فعلی امنه والله اعلم (**قوله** اری اللیلة فی المنام ظلة تنطف السمن والعسل فاری الناس یتکففون منها بایدیهم واری سببا واصلا) اما الظلة فهی السحابة وتنطف بضم الطاء وکسرها ای تقطر قلیلا قلیلا ویتکففون یاخذون باکفهم والسبب الحبل والواصل بمعنی الموصول واما اللیلة فقال ثعلب وغیره یقال رایت اللیلة من الصباح الی زوال الشمس ومن الزوال الی اللیلة رایت البارحة (**قوله** صلی الله علیه وسلم اصبت بعضا واخطات بعضا) اختلف العلماء فی معناه فقال ابن قتیبة وآخرون معناه اصبت فی بیان تفسیرها وصادفت حقیقة تاویلها واخطات فی مبادرتك بتفسیرها من غیر ان آمرك وقال آخرون هذا الذی قاله ابن قتیبة وموافقوه فاسد لانه صلی الله علیه وسلم قد اذن له فی ذلك وقال اعبرها وانما اخطأ فی ترکه لتفسیر بعضها فان الرائی قال رایت ظلة تنطف السمن والعسل ففسره الصدیق رضی الله عنه بالقرآن حلاوته ولینه وهذا انما هو تفسیر العسل وترك تفسیر السمن وتفسیر السنة فکان حقه ان یقول القرآن والسنة والی هذا اشار الطحاوی وقال آخرون اخطأ وقعه فی خلع عثمان لانه ذکر فی المنام انه اخذ بالسبب فانقطع به وذلك یدل علی انخلاعه بنفسه وفسره الصدیق بانه یاخذ به رجل فینقطع به ثم یوصل له فیعلو به وعثمان قد خلع قهرا وقتل ولی غیره فالصواب فی تفسیره ان یحمل وصله علی ولایة غیره من قومه وقال آخرون اخطأ فی سوء التعبیر بها (**قوله** فوالله یا رسول الله لتحدثنی ما الذی اخطات قال لاتقسم) هذا الحدیث دلیل لما قاله العلماء ان ابرار المقسم المامور به فی الاحادیث الصحیحة انما هو اذا لم تکن فی الابرار مفسدة ولا مشقة ظاهرة فان کان لم یومر بالابرار لان النبی صلی الله علیه وسلم برّ قسم ابی بکر لما رای فی ابراره من المفسدة ولعل المفسدة ما علمه من سبب انقطاع السبب مع عثمان وهو قتله وتلك الحروب والفتن المترتبة علیه فلکره ذکرها خافة من شیوعها او ان المفسدة لو انکر علیه مبادرته وتوبیخه بین الناس اواه اخطأ فی ترك تعیین الرجال الذین یاخذون بالسبب بعد النبی صلی الله علیه وسلم وکان فی بیانه صلی الله علیه وسلم اعیانهم مفسدة والله اعلم وفی هذا الحدیث جواز عبر الرؤیا وان عابرا قد یصیب فقد یخطئ وان الرؤیا لیست لاول عابر علی الاطلاق وانما ذلك اذا اصاب وجهها وفیه انه لایستحب ابرار المقسم اذا کان فیه مفسدة او مشقة ظاهرة قال القاضی وفیه ان من قال اقسم لاکفارة علیه لان ابا بکر لم یزد علی قوله اقسم وهذا الذی

وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال نا محمد بن کثیر قال نا سلیمان وهو ابن کثیر عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان مما یقول لاصحابه من رای منکم رؤیا فلیقصها اعبرها له قال فجاء رجل فقال یا رسول الله رایت ظلة بنحو حدیثهم حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا حماد بن سلمة عن ثابت البنانی عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رایت ذات لیلة فیما یری النائم کانا فی دار عقبة بن رافع فاتینا برطب من رطب ابن طاب فاولت الرفعة لنا فی الدنیا والعافیة فی الآخرة وان دیننا قد طاب حدثنا نصر بن علی الجهضمی قال اخبرنی ابی قال نا صخر بن جویریة عن نافع ان عبد الله بن عمر حدثه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ارانی فی المنام اتسوک بسواک فجذبنی رجلان احدهما اکبر من الآخر فناولت السواک الاصغر منهما فقیل لی کبر فدفعته الی الاکبر حدثنا ابو عامر عبد الله بن براد الاشعری وابو کریب محمد بن العلاء وتقاربا فی اللفظ قالا نا ابو اسامة عن بریدة عن ابی بردة جده عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال رایت فی المنام انی اهاجر من مکة الی ارض بها نخل فذهب وهلی الی انها الیمامة او هجر فاذا هی المدینة یثرب ورایت فی رؤیای هذه انی هززت سیفا فانقطع صدره فاذا هو ما اصیب من المؤمنین یوم احد ثم هززته اخری فعاد احسن ما کان فاذا هو ما جاء الله به من الفتح واجتماع المؤمنین ورایت فیها ایضا بقرا والله خیر فاذا هم النفر من المؤمنین یوم احد واذا الخیر ما جاء الله به من الخیر بعد وثواب الصدق الذی آتانا الله بعد یوم بدر حدثنی محمد بن سهل التمیمی قال نا ابو الیمان قال نا شعیب عن عبد الله بن ابی حسین قال نافع بن جبیر عن ابن عباس قال قدم مسیلمة الکذاب علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم المدینة فجعل یقول ان جعل لی محمد الامر من بعده تبعته فقدمها فی بشر کثیر من قومه فاقبل الیه النبی صلی الله علیه وسلم معه ثابت بن قیس بن شماس وفی ید النبی صلی الله علیه وسلم قطعة جریدة حتی وقف علی مسیلمة فی اصحابه قال لو سألتنی هذه القطعة ما اعطیتکها ولن اتعدی امر الله فیک ولئن ادبرت لیعقرنک الله وانی لاراک الذی اریت فیک ما اریت وهذا ثابت یجیبک عنی ثم انصرف عنه فقال ابن عباس فسألت عن قول النبی صلی الله علیه وسلم انک اری الذی اریت فیک ما اریت فاخبرنی ابو هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال بینا انا نائم رایت فی یدی سوارین من ذهب فاهمنی شانهما فاوحی الی فی المنام ان انفخهما فنفختهما فطارا فاولتهما کذابین یخرجان من بعدی فکان احدهما العنسی صاحب صنعاء والآخر مسیلمة صاحب الیمامة وحدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم بینا انا نائم اتیت خزائن الارض فوضع فی یدی اسوارین من ذهب فکبرا علی واهمانی فاوحی الی ان انفخهما فنفختهما فذهبا فاولتهما الکذابین الذین انا بینهما صاحب صنعاء وصاحب الیمامة

قال القاضی عجب فان الذی فی جمیع نسخ صحیح مسلم انه قال فوالله یا رسول الله لتحدثنی وهذا صریح یمین ولیس فیها اقسم والله اعلم قال القاضی قیل لمالک ایعبر الرجل الرؤیا علی الخیر وهی عنده علی الشر فقال معاذ الله ابالنبوة یتلعب هی من اجزاء النبوة (قوله کان مما یقول لاصحابه من رای منکم رؤیا) قال القاضی معنی هذه اللفظة عندهم کثیرا ما کان یفعل کذا کانه قال من شانه وفی الحدیث الحث علی علم الرؤیا والسؤال عنها وتاویلها قال العلماء وسؤالهم محمول علی انه صلی الله علیه وسلم یعلمهم تاویلها وفضیلتها واشتمالها علی ما شاء الله تعالی من الاخبار بالغیب (قوله برطب من رطب ابن طاب) هو نوع من الرطب معروف یقال رطب ابن طاب وتمر ابن طاب وحذق ابن طاب وعرجون ابن طاب وهو مضاف الی ابن طاب رجل من اهل المدینة (قوله صلی الله علیه وسلم وان دیننا قد طاب) ای کمل واستقرت احکامه وتمهدت قواعده (قوله صلی الله علیه وسلم فی المنام انی اهاجر من مکة الی ارض بها نخل فذهب وهلی الی انها الیمامة او هجر فاذا هی المدینة یثرب) اما الوهل بفتح الهاء ومعناه وهمی واعتقادی وهجر مدینة معروفة وهی قاعدة البحرین وهی معروفة سبق بیانها فی کتاب الایمان واما یثرب فهو اسمها فی الجاهلیة فسماها الله تعالی المدینة وسماها رسول الله صلی الله علیه وسلم طیبة وطابة وقد سبق شرحه مبسوطا فی آخر کتاب الحج وقد جاء فی حدیث النهی عن تسمیتها یثرب لکراهة لفظ التثریب ولانه من تسمیة الجاهلیة وسماها فی هذا الحدیث یثرب فقیل یحتمل ان هذا کان قبل النهی وقیل لبیان الجواز وان النهی للتنزیه لا للتحریم وقیل خوطب من یعرفها به ولهذا جمع بینه وبین اسمه الشرعی فقال المدینة یثرب (قوله صلی الله علیه وسلم ورایت فی رؤیای هذه انی هززت سیفا فانقطع صدره فاذا هو ما اصیب من المسلمین یوم احد ثم هززته اخری فعاد احسن ما کان) اما هززت وهززته فوقع فی معظم النسخ بالزایین فیهما وفی بعضها هزیت وهزیته بزای واحدة مشددة واسکان الیاء وهی لغة صحیحة قال العلماء وتفسیره صلی الله علیه وسلم هذه الرؤیا بما ذکره لان سیف الرجل انصاره الذین یصول بهم کما یصول بسیفه وقد یفسر السیف فی غیر هذا بالولد والوالد والعم او الاخ او الزوجة وقد یدل علی الولایة او الودیعة وعلی لسان الرجل وحجته وقد یدل علی سلطان جائر وکل ذلک بحسب قرائن تنضم تشهد لاحد هذه المعانی فی الرای او فی الرؤیة (قوله صلی الله علیه وسلم ورایت فیها ایضا بقرا والله خیر فاذا هم النفر من المؤمنین یوم احد واذا الخیر ما جاء الله به من الخیر بعد وثواب الصدق الذی آتانا الله بعد یوم بدر) قد جاء فی غیر مسلم زیادة فی هذا الحدیث ورایت بقرا تنحر وبهذه الزیادة یتم تاویل الرؤیا بما ذکر فنحر البقر هو قتل الصحابة رضی الله عنهم الذین قتلوا باحد قال القاضی عیاض ضبطنا هذا الحرف عن جمیع الرواة والله خیر برفع الهاء والراء علی المبتدأ والخبر وبعد یوم بدر بضم دال بعد ونصب یوم قال وروی بنصب الدال قالوا ومعناه ما جاء الله به بعد بدر الثانیة من تثبیت قلوب المؤمنین لان الناس جمعوا لهم وخوفوهم فزادهم ذلک ایمانا وقالوا حسبنا الله ونعم الوکیل فانقلبوا بنعمة من الله وفضل لم یمسسهم سوء وتفرق العدو عنهم هیبة لهم قال القاضی قال اکثر شراح الحدیث معناه ثواب الله خیر ای صنع الله بالمقتولین خیر لهم من بقائهم فی الدنیا قال القاضی والاولی قول من قال والله خیر من جملة الرؤیا وکلمة القیت الیه وسمعها فی الرؤیا عند رؤیاه البقر بدلیل تاویلها بقوله صلی الله علیه وسلم واذا الخیر ما جاء الله به والله اعلم (قوله ان مسیلمة الکذاب ورد المدینة فی عدد کثیر فجاء الیه النبی صلی الله علیه وسلم) قال العلماء انما جاءه تالفا له ولقومه رجاء اسلامهم ولیبلغ ما انزل الیه قال القاضی ویحتمل ان سبب مجیئه الیه ان مسیلمة قصده من بلده للقائه فجاءه مکافاة له قال وکان مسیلمة اذ ذاک یظهر الاسلام وانما ظهر کفره وارتداده بعد ذلک قال وقد جاء فی حدیث آخر انه هو اتی النبی صلی الله علیه وسلم فیحتمل انهما مرتان (قوله صلی الله علیه وسلم لمسیلمة ولن اتعدی امر الله فیک) فهکذا وقع فی جمیع نسخ مسلم ووقع فی البخاری ولن تعدو امر الله فیک قال القاضی هما صحیحان فمعنی الاول لن اعدانا امر الله فیک) من انی لا اجیبک الی ما طلبته مما لا ینبغی لک من الاستخلاف او المشارکة ومن انی ابلغ ما انزل الی وادفع امرک بالتی هی احسن ومعنی الثانی ولن تعدو انت امر الله فی خیبتک فیما املته من النبوة وهلاکک دون ذلک او فیما سبق من قضاء الله تعالی وقدره فی شقاوتک والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم ولئن ادبرت لیعقرنک الله) ای ان ادبرت عن طاعتی لیقتلنک الله والعقر القتل وعقروا الناقة قتلوها وقتله الله تعالی یوم الیمامة وهذا من معجزات النبوة (قوله صلی الله علیه وسلم وهذا ثابت یجیبک عنی قال العلماء کان ثابت بن قیس خطیب رسول الله صلعم یجاوب الوفود عن خطبهم وتشدقهم (قوله صلی الله علیه وسلم فاولتهما کذابین یخرجان بعدی فکان احدهما العنسی صاحب صنعاء والآخر مسیلمة صاحب الیمامة) قال العلماء المراد بقوله صلی الله علیه وسلم یخرجان بعدی ای یظهر شوکتهما او محاربتهما ودعواهما النبوة والا فقد کانا فی زمنه (قوله صلی الله علیه وسلم رایت فی یدی سوارین وفی الروایة الاخری فوضع فی یدی اسوارین)

حدثنا محمد بن بشار قال نا وهب بن جرير قال نا ابی عن ابی رجاء العطاردی عن سمرة بن جندب قال كان النبی صلی الله عليه وسلم اذا صلی الصبح اقبل عليهم بوجهه فقال هل رای احد منكم البارحة رؤيا حدثنا محمد بن مهران الرازی و محمد بن عبد الرحمن بن سهم جميعا عن الوليد قال ابن مهران نا الوليد بن مسلم قال نا الاوزاعی عن ابی عمار شداد انه سمع واثلة بن الاسقع يقول سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل اصطفی كنانة من ولد اسماعيل عليه الصلوة والسلام واصطفی قريشا من كنانة واصطفی من قريش بنی هاشم واصطفانی من بنی هاشم وحدثنا ابو بكر بن ابی شيبة قال نا يحيی بن ابی بكير عن ابراهيم ابن طهمان قال حدثنی سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم انی لاعرف حجرا بمكة كان يسلم علی قبل ان ابعث انی لاعرفه الآن وحدثنی الحكم بن موسی ابو صالح قال نا هقل يعنی ابن زياد عن الاوزاعی قال حدثنی ابو عمار قال حدثنی عبد الله بن فروخ قال حدثنی ابو هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم انا سيد ولد آدم يوم القيامة واول من ينشق عنه القبر واول شافع واول مشفع وحدثنی ابو الربيع سليمان بن داود العتكی قال نا حماد يعنی ابن زيد قال نا ثابت عن انس ان النبی صلی الله عليه وسلم دعا بماء فاتی بقدح رحراح فجعل القوم يتوضؤن فحزرت ما بين الستين الی الثمانين قال فجعلت انظر الی الماء ينبع من بين اصابعه وحدثنی اسحاق بن موسی الانصاری قال نا معن قال نا مالك ح قال وحدثنی ابو الطاهر قال انا ابن وهب عن مالك بن انس عن اسحاق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس بن مالك انه قال رايت رسول الله صلی الله عليه وسلم وحانت صلوة العصر فالتمس الناس الوضوء فلم يجدوه فاتی رسول الله صلی الله عليه وسلم بوضوء فوضع رسول الله صلی الله عليه وسلم فی ذلك الاناء يده وامر الناس ان يتوضؤا منه قال فرايت الماء ينبع من تحت اصابعه فتوضأ الناس حتی توضؤا من عند آخرهم

قال اهل اللغة يقال سوار بكسر السين وضمها واسوار بضم الهمز ثلث لغات ووقع فی جميع النسخ فی الرواية الثانية اسوارين فيكون وضع بفتح الواو والضاد وفيه ضمير الفاعل ای وضع الآتی بخزائن الارض فی يدی اسوارين فهذا هو الصواب وضبطه بعضهم فوضع بضم الواو وهو ضعيف لنصب اسوارين وان كان يتخرج علی وجه ضعيف وقوله يدی هو بتشديد الياء علی التثنية وقوله صلی الله عليه وسلم فاوحی الی ان انفخهما هو بالخاء المعجمة ونفخه صلی الله عليه وسلم اياهما فطارا دليل لانمحاقهما واضمحلال امرهما وكان كذلك وهو من المعجزات (قوله اوتيت خزائن الارض) وفی بعض النسخ اوتيت بخزائن الارض وفی بعضها اتيت خزائن الارض وهذه محمولة علی التی قبلها وفی غير مسلم مفاتيح خزائن الارض قال العلماء هذا محمول علی سلطانها وملكها وفتح بلادها واخذ خزائن اموالها وقد وقع ذلك كله ولله الحمد وهو من المعجزات (قوله كان رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا صلی الصبح اقبل عليهم بوجهه فقال هل رای احد منكم البارحة رؤيا) هكذا هو فی جميع نسخ مسلم البارحة وفيه دليل لجواز اطلاق البارحة علی الليلة الماضية وان كان قبل الزوال وقول ثعلب وغيره انه لا يقال البارحة الا بعد الزوال يحتمل انهم ارادوا ان هذا حقيقته ولا يمتنع اطلاقه قبل الزوال مجازا ويحملون الحديث علی المجاز والا فمذهبهم باطل بهذا الحديث وفيه دليل لاستحباب اقبال الامام المصلی بعد سلامه علی اصحابه وفيه استحباب السوال عن الرؤيا والمبادرة الی تاويلها وتعجيلها اول النهار لهذا الحديث ولان الذهن جمع قبل ان ينشعب باشغاله فی معائش الدنيا ولان عهد الرائی قريب لم يطرأ عليه ما يهوش الرؤيا عليه ولانه قد يكون فيها ما يستحب تعجيله كالحث علی خير او التحذير من معصية ونحو ذلك وفيه اباحة الكلام فی العلم وتفسير الرؤيا ونحوهما بعد صلوة الصبح وفيه ان استدبار القبلة فی جلوسه للعلم او غيره مباح والله اعلم

كتاب الفضائل

باب فضل نسب النبی صلی الله عليه وسلم وتسليم الحجر عليه قبل النبوة (قوله صلی الله عليه وسلم ان الله اصطفی كنانة الی آخره) استدل به اصحابنا علی ان غير قريش من العرب ليس بكفو لهم ولا غير بنی هاشم كفو لهم الا بنی المطلب فانهم هم وبنو هاشم شیء واحد كما صرح به فی الحديث الصحيح والله اعلم (قوله صلی الله عليه وسلم انی لاعرف حجرا بمكة كان يسلم علی قبل ان ابعث انی لاعرفه الآن) فيه معجزة له صلی الله عليه وسلم وفی هذا اثبات التمييز فی بعض الجمادات وهو موافق لقوله تعالی فی الحجارة وان منها لما يهبط من خشية الله وقوله تعالی وان من شیء الا يسبح بحمده وفی هذه الآية خلاف مشهور والصحيح انه يسبح حقيقة ويجعل الله تعالی فيه تمييزا لحسبه كما ذكرنا ومنه الحجر الذی فر بثوب موسی صلی الله عليه وسلم وكلام الذراع المسمومة ومشی احد الشجرتين الی الاخری حين دعاهما النبی صلی الله عليه وسلم واشباه ذلك

باب تفضيل نبينا صلی الله عليه وسلم علی جميع الخلائق (قوله صلی الله عليه وسلم انا سيد ولد آدم يوم القيمة واول من ينشق عنه القبر واول شافع واول مشفع) قال الهروی السيد هو الذی يفوق قومه فی الخير وقال غيره هو الذی يفزع اليه فی النوائب والشدائد فيقوم بامرهم ويتحمل عنهم مكارههم ويدفعها عنهم واما قوله صلی الله عليه وسلم يوم القيمة مع انه سيدهم فی الدنيا والآخرة فسبب التقييد ان فی يوم القيمة يظهر سودده لكل احد ولا يبقی منازع ولا معاند ونحوه بخلاف الدنيا فقد نازعه ذلك فيها ملوك الكفار وزعماء المشركين وهذا التقييد قريب من معنی قوله تعالی لمن الملك اليوم لله الواحد القهار مع ان الملك له سبحانه قبل ذلك لكن كان فی الدنيا من يدعی الملك او من يضاف اليه مجازا فانقطع كل ذلك فی الآخرة قال العلماء وقوله صلی الله عليه وسلم انا سيد ولد آدم لم يقله فخرا بل صرح بنفی الفخر فی غير مسلم فی الحديث المشهور انا سيد ولد آدم ولا فخر وانما قاله لوجهين احدهما امتثال قوله تعالی واما بنعمة ربك فحدث والثانی انه من البيان الذی يجب عليه تبليغه الی امته ليعرفوه ويعتقدوه ويعملوا بمقتضاه ويوقروه صلی الله عليه وسلم بما يقتضی مرتبته كما امرهم الله تعالی وهذا الحديث دليل لتفضيله صلی الله عليه وسلم علی الخلق كلهم لان مذهب اهل السنة ان الآدميين افضل من الملائكة وهو صلی الله عليه وسلم افضل الآدميين بهذا الحديث وغيرهم واما الحديث الآخر لا تفضلوا بين الانبياء فجوابه من خمسة اوجه احدها انه صلی الله عليه وسلم قال قبل ان يعلم انه سيد ولد آدم فلما علم اخبر به والثانی قاله ادبا وتواضعا والثالث ان النهی انما هو عن تفضيل يؤدی الی تنقيص المفضول والرابع انما نهی عن تفضيل يؤدی الی الخصومة والفتنة كما هو المشهور فی سبب الحديث والخامس ان النهی مختص بالتفضيل فی نفس النبوة فلا تفاضل فيها وانما التفاضل بالخصائص وفضائل اخری ولا بد من اعتقاد التفضيل فقد قال الله تعالی تلك الرسل فضلنا بعضهم علی بعض (قوله صلی الله عليه وسلم واول شافع واول مشفع) انما ذكر الثانی لانه قد يشفع اثنان فيشفع الثانی منهما قبل الاول والله اعلم

باب فی معجزات النبی صلی الله عليه وسلم (قوله فی هذه الاحاديث فی نبع الماء من بين اصابعه وتكثيره وتكثير الطعام) هذه كلها معجزات ظاهرات وجدت من رسول الله صلی الله عليه وسلم فی مواطن مختلفة وعلی احوال متغايرة وبلغ مجموعها التواتر واما تكثير الماء فقد صح من رواية انس وابن مسعود وجابر وعمران بن الحصين وكذا تكثير الطعام وجد منه صلی الله عليه وسلم فی مواطن مختلفة وعلی احوال كثيرة وصفات متنوعة وقد سبق فی كتاب الرقی بيان حقيقة المعجزة والفرق بينها وبين الكرامة وسبق قبل ذلك بيان كيفية تكثير الطعام وغيره (قوله فاتی بقدح رحراح) هو بفتح الراء واسكان الحاء المهملة ويقال له رحرح بحذف الالف وهو الواسع والقصير الجدار (قوله فجعلت انظر الی الماء ينبع من بين اصابعه) هو بضم الباء وفتحها وكسرها ثلث لغات وفی كيفية هذا النبع قولان حكاهما القاضی وغيره احدهما ونقله القاضی عن المزنی واكثر العلماء ان معناه ان الماء كان يخرج من نفس اصابعه صلی الله عليه وسلم وينبع من ذاتها قالوا وهو اعظم فی المعجزة من نبعه من حجر ويؤيد هذا انه جاء فی رواية فرايت الماء ينبع من اصابعه والثانی يحتمل ان الله كثر الماء فی ذاته فصار يفور من بين اصابعه لا من نفسها وكلاهما معجزة ظاهرة وآية باهرة (قوله فالتمس الناس الوضوء) هو بفتح الواو علی المشهور وهو الماء الذی يتوضأ به وسبق بيان لغاته فی كتاب الطهارة (قوله حتی توضؤا من عند آخرهم) هكذا فی الصحيحين من عند آخرهم وهو صحيح ومن هنا بمعنی الی وهی لغة

حدثنا ابوغسان المسمعى قال نا معاذ يعنى ابن هشام قال حدثنى ابى عن قتادة قال نا انس بن مالك ان نبى الله صلى الله عليه وسلم واصحابه بالزوراء قال والزوراء بالمدينة عند السوق والمسجد فيها ثم دعا بقدح فيه ماء فوضع كفه فيه فجعل يتبع من بين اصابعه فتوضأ جميع اصحابه قال قلت كم كانوا يا ابا حمزة قال كانوا زهاء الثلث مائة وحدثناه محمد بن المثنى قال نا محمد بن جعفر قال نا سعيد عن قتادة عن انس ان النبى صلى الله عليه وسلم كان بالزوراء فاتى باناء فاء لا يغمر اصابعه او قدر ما يوارى اصابعه ثم ذكر نحو حديث هشام وحدثنى سلمة بن شبيب قال نا الحسن بن اعين قال نا معقل عن ابى الزبير عن جابر ان ام مالك كانت تهدى للنبى صلى الله عليه وسلم فى عكة لها سمنا فيأتيها بنوها فيسألون الادم وليس عندهم شئ فتعمد الى الذى كانت تهدى فيه للنبى صلى الله عليه وسلم فتجد فيه سمنا فما زال يقيم لها ادم بيتها حتى عصرته فاتت النبى صلى الله عليه وسلم فقال عصرتيها فقالت نعم قال لو تركتيها ما زال قائما وحدثنى سلمة بن شبيب قال نا الحسن بن اعين قال نا معقل عن ابى الزبير عن جابر ان رجلا اتى النبى صلى الله عليه وسلم يستطعمه فاطعمه شطر وسق شعير فما زال الرجل يأكل منه وامراته وضيفهما حتى كاله فاتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال لو لم تكله لاكلتم منه ولقام لكم وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمى قال نا ابو على الحنفى قال نا مالك وهو ابن انس عن ابى الزبير المكى ان ابا الطفيل عامر بن واثلة اخبره ان معاذ بن جبل اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عام غزوة تبوك فكان يجمع الصلوة فصلى الظهر والعصر جميعا والمغرب والعشاء جميعا حتى اذا كان يوما اخر الصلوة ثم خرج فصلى الظهر والعصر جميعا ثم دخل ثم خرج بعد ذلك فصلى المغرب والعشاء جميعا ثم قال لكم ستاتون غدا ان شاء الله عين تبوك وانكم لن تاتوها حتى يضحى النهار فمن جاءها منكم فلا يمس من مائها شيئا حتى اتى فجئناها وقد سبقنا اليها رجلان والعين مثل الشراك تبض بشئ من ماء قال فسالهما رسول الله صلى الله عليه وسلم هل مسستما من مائها شيئا قالا نعم فسبهما النبى صلى الله عليه وسلم وقال لهما ما شاء الله ان يقول قال ثم غرفوا بايديهم من العين قليلا قليلا حتى اجتمع فى شئ قال وغسل رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه يديه ووجهه ثم اعاده فيها فجرت العين بماء منهمر او قال غزير شك ابو على ايهما قال فاستقى الناس ثم قال يوشك يا معاذ ان طالت بك حياة ان ترى ماء ها هنا قد ملأ جنانا وحدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا سليمان بن بلال عن عمرو بن يحيى عن عباس بن سهل الساعدى عن ابى حميد قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة تبوك فاتينا وادى القرى على حديقة امراة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرصوها فخرصناها وخرصها رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة اوسق وقال احصيها حتى نرجع اليك ان شاء الله فانطلقنا حتى قدمنا تبوك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستهب عليكم الليلة ريح شديدة فلا يقم فيها احد منكم فمن كان له بعير فليشد عقاله فهبت ريح شديدة فقام رجل فحملته الريح حتى القته بجبلى طيئ فجاء رسول ابن العلماء صاحب ايلة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بكتاب واهدى له بغلة بيضاء فكتب اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم واهدى له بردا ثم اقبلنا حتى قدمنا وادى القرى فسال رسول الله صلى الله عليه وسلم المراة عن حديقتها كم بلغ ثمرها فقالت عشرة اوسق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى مسرع فمن شاء منكم فليسرع معى ومن شاء فليمكث فخرجنا حتى اشرفنا على المدينة فقال هذه طابة وهذا احد وهو جبل يحبنا ونحبه ثم قال ان خير دور الانصار دار بنى النجار ثم دار بنى عبد الاشهل ثم دار بنى الحارث بن الخزرج ثم دار بنى ساعدة وفى كل دور الانصار خير فلحقنا سعد بن عبادة فقال ابو اسيد الم تران رسول الله صلى الله عليه وسلم خير دور الانصار فجعلنا اخرا فادرك سعد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله خيرت دور الانصار فجعلتنا اخرا فقال وليس بحسبكم ان تكونوا من الخيار

(قوله كانوا زهاء الثلاثمائة) اما زهاء بفتح الزاى وبالمد اى قدر ثلثمائة ويقال ايضا لها باللام وقال فى هذه الرواية ثلثمائة وفى الرواية التى قبلها ما بين الستين الى الثمانين قال العلماء هما قضيتان جرتا فى وقتين ورواهما جميعا انس (وأما قوله الثلاثمائة فهكذا هو فى جميع النسخ الثلاثمائة وهو صحيح وسبق شرحه فى كتاب الايمان فى حديث حذيفة اكتبوا لى كم يلفظ الاسلام (قوله لا يغمر اصابعه) اى لا يغطيها (قوله المسجد فيما ثمه) هكذا هو فى جميع النسخ ثمه قال اهل اللغة ثم بفتح الثاء وثمه بالهاء بمعنى هناك وهنا فثم للبعيد وثمه للقريب (قوله صلى الله عليه وسلم لو تركتيها ما زال قائما) اى موجودا حاضرا (قوله فى حديث غزوة تبوك كان يجمع الصلوة الى آخره) هذا الحديث سبق شرحه فى كتاب الصلوة وفيه هذه المعجزة الظاهرة فى تكثير الماء وفيه الجمع بين الصلوتين فى السفر (قوله والعين مثل الشراك تبض) هكذا ضبطناه هنا تبض بفتح التاء وكسر الموحدة وتشديد الضاد المعجمة وقال القاضى اتفاق الرواة هنا على انه بالضاد المعجمة ومعناه تسيل واختلفوا فى ضبطه هناك فضبطه بعضهم بالمعجمة وبعضهم بالمهملة اى تبرق والشراك بكسر الشين وهو سير النعل ومعناه ماء قليل جدا (قوله فجرت العين بماء منهمر) اى كثير الصب والدفع (قوله صلى الله عليه وسلم قد ملئ جنانا) اى بساتين وعمرانا وهو جمع جنة وهو ايضا من المعجزات (قوله فى حديث المراة انها حين عصرت العكة ذهبت بركة السمن وفى حديث الرجل حين كال الشعير ففنى ومثله حديث عائشة حين كالت الشعير ففنى) قال العلماء والحكمة فى ذلك ان عصرها وكيله مضاد للتسليم والتوكل على رزق الله تعالى وتضمن التدبير والاخذ بالحول والقوة وتكلف الاحاطة باسرار حكم الله تعالى وفضله فوقف فاعله بذاله (قوله صلى الله عليه وسلم فى الحديقة اخرصوها) بضم الراء وكسرها والضم اشهر اى احزروا الحديقة كم يجئ من ثمرها فيه استحباب امتحان العالم اصحابه بمثل هذا للتمرين والحديقة البستان من النخل اذا كان عليه حائط (قوله صلى الله عليه وسلم ستهب عليكم الليلة ريح شديدة فلا يقم فيها احد فمن كان له بعير فليشد عقاله فهبت ريح شديدة فقام رجل فحملته الريح حتى القته بجبلى طيئ) هذا الحديث فيه هذه المعجزة الظاهرة من اخباره صلى الله عليه وسلم بالمغيب وخوف الضرر من القيام وقت الريح وفيه ما كان عليه صلى الله عليه وسلم من الشفقة على امته والرحمة لهم والاعتناء بمصالحهم وتحذيرهم ما يضرهم فى دين او دنيا وانما امر بشد عقال البعير لئلا يغفلت منها شئ فيحتاج صاحبه الى القيام فى طلبه فيلحقه ضرر الريح وجبلا طى مشهور ان يقال لاحدهما اجا بفتح الهمزة والجيم وبالهمز والآخر سلمى بفتح السين وطيئ بياء مشددة بعدها همزة على وزن سيد وهو ابو قبيلة من اليمن وهو طيئ بن ادد بن زيد بن كهلان بن سبا بن حمير قال صاحب التحرير طى بهمز ولا يهمز لغتان (قوله جاء رسول ابن العلماء) بفتح العين المهملة واسكان اللام وبالمد (قوله واهدى له بغلة بيضاء) فيه قبول هدية الكافر وسبق بيان هذا الحديث وما يعارضه فى الظاهر وجمعنا بينهما وهذه البغلة هى دلدل بغلة رسول الله صلى الله عليه وسلم المعروفة لكن ظاهر لفظه هنا انه اهداها للنبى صلى الله عليه وسلم فى غزوة تبوك وقد كانت غزوة تبوك سنة تسع من الهجرة وقد كانت هذه البغلة عند رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل ذلك وحضر عليها غزاة حنين كما هو مشهور فى الاحاديث الصحيحة وكانت حنين عقب فتح مكة سنة ثمان قال القاضى ولم يرد انه كان للنبى صلى الله عليه وسلم بغلة غيرها قال فيحمل قوله على انه اهداها له قبل ذلك وقد عطف الاهداء على المجئ بالواو وهى لا تقتضى الترتيب والله اعلم

حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا عفان ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهيم قال انا المغيرة بن سلمة المخزومى قالا نا وهيب قال نا عمرو بن يحيى بهذا الاسناد الى قوله وفى كل دور الانصار خيرا ولم يذكرا بعدا من قصة سعد بن عبادة وزاد فى حديث وهيب فكتب له رسول الله صلى الله عليه وسلم بحرهم ولم يذكر فى حديثه وهيب فكتب اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** عبد بن حميد قال نا عبد الرزاق قال **حدثنا** معمر عن الزهرى عن ابى سلمة عن جابر ح قال وحدثنى ابو عمران محمد بن جعفر بن زياد واللفظ له قال انا ابراهيم يعنى ابن سعد عن الزهرى عن سنان بن ابى سنان الدؤلى عن جابر بن عبد الله قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة قبل نجد فادركنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فى واد كثير العضاه فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم تحت شجرة فعلق سيفه بغصن من اغصانها قال وتفرق الناس فى الوادى يستظلون بالشجر قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رجلا اتانى وانا نائم فاخذ السيف فاستيقظت وهو قائم على راسى فلم اشعر الا والسيف صلتا فى يده فقال لى من يمنعك منى قال قلت الله ثم قال فى الثانية من يمنعك منى قال قلت الله قال فشام السيف فها هو ذا جالس ثم لم يعرض له رسول الله صلى الله عليه وسلم **وحدثنى** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمى وابو بكر بن اسحاق قالا انا ابو اليمان ح قال نا شعيب عن الزهرى قال حدثنى سنان بن ابى سنان الدؤلى وابو سلمة بن عبد الرحمن ان جابر بن عبد الله الانصارى وكان من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم اخبرهما انه غزا مع النبى صلى الله عليه وسلم غزوة قبل نجد فلما قفل النبى صلى الله عليه وسلم قفل معه فادركتهم القائلة يوما ثم ذكر نحو حديث ابراهيم بن سعد ومعمر **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا عفان قال نا ابان بن يزيد قال نا يحيى بن ابى كثير عن ابى سلمة عن جابر قال قبلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا كنا بذات الرقاع بمعنى حديث الزهرى ولم يذكر ثم لم يعرض له رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابو عامر الاشعرى ومحمد بن العلاء واللفظ لابى عامر قالوا نا ابو اسامة عن بريد عن ابى بردة عن ابى موسى عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان مثل ما بعثنى الله عز وجل به من الهدى والعلم كمثل غيث اصاب ارضا فكانت منها طائفة طيبة قبلت الماء فانبتت الكلاء والعشب الكثير وكان منها اجادب امسكت الماء فنفع الله بها الناس فشربوا منها وسقوا ورعوا واصاب طائفة منها اخرى انما هى قيعان لا تمسك ماء ولا تنبت كلاء فذلك مثل من فقه فى دين الله ونفعه الله بما بعثنى الله به فعلم وعلم ومثل من لم يرفع بذلك راسا ولم يقبل هدى الله الذى ارسلت به

(قوله صلى الله عليه وسلم وهذا احد وهو جبل يحبنا ونحبه) سبق شرحه فى آخر كتاب الحج (قوله صلى الله عليه وسلم خير دور الانصار دار بنى النجار) قال القاضى المراد اهل الدور والمراد القبائل وانما فضل بنى النجار لسبقهم فى الاسلام وآثارهم الجميلة فى الدين (قوله ثم دار بنى عبد الحارث بن الخزرج) هكذا هو فى النسخ بنى عبد الحارث وكذا نقله القاضى قال وهو خطأ من الرواة وصوابه بنى الحارث بحذف لفظة عبد (قوله وكتب لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بحرهم) اى ببلدهم والبحار القرى **باب** توكل صلى الله عليه وسلم على الله تعالى وعصمة الله تعالى له من الناس فيه حديث جابر ففيه بيان توكل النبى صلى الله عليه وسلم على الله وعصمة الله تعالى له من الناس كما قال الله تعالى والله يعصمك من الناس وفيه جواز الاستظلال باشجار البوادى وتعليق السلاح وغيره فيها وجواز المن على الكافر الحربى والطلاقة وفيه الحث على مراقبة الله تعالى والعفو والحلم ومقابلة السيئة بالحسنة (قوله فى واد كثير العضاه) هو بالعين المهملة والضاد المعجمة وهى كل شجرة ذات شوك (قوله صلى الله عليه وسلم ان رجلا اتانى قال العلماء هذا الرجل اسمه غورث بغين معجمة وثاء مثلثة والغين مضمومة ومفتوحة وحكى القاضى الوجهين ثم قال الصواب الفتح قال وضبطه بعض رواة البخارى بالعين المهملة والصواب المعجمة وقال الخطابى هو غويرث او غورث على التصغير والشك وهو غورث بن الحارث قال القاضى وقد جاء فى حديث آخر مثل هذا انجر وسمى الرجل فيه دعثورا (قوله صلى الله عليه وسلم والسيف صلتا فى يده الى قوله فشام السيف) اى اصلتا بفتح الصاد وضمها اى مسلولا واما شامه فبالشين المعجمة ومعناه غمده ورده فى غمده يقال شام السيف اذا سله واذا اغمده فهو من الاضداد والمراد هنا اغمده **باب** بيان مثل ما بعث به النبى صلى الله عليه وسلم من الهدى والعلم (قوله صلى الله عليه وسلم ان مثل ما بعثنى الله به من الهدى والعلم كمثل غيث اصاب ارضا فكانت منها طائفة طيبة قبلت الماء فانبتت الكلاء والعشب الكثير وكان منها اجادب امسكت الماء فنفع الله بها الناس فشربوا منها وسقوا ورعوا واصاب طائفة منها اخرى انما هى قيعان لا تمسك ماء ولا تنبت كلاء فذلك مثل من فقه فى دين الله ونفعه الله بما بعثنى الله به فعلم وعلم ومثل من لم يرفع بذلك راسا ولم يقبل هدى الله الذى ارسلت به) اما الغيث فهو المطر واما العشب والكلاء والحشيش فكلها اسماء للنبات لكن الحشيش مختص باليابس والعشب والكلأ مقصوران مختصان بالرطب والكلاء بالهمز يقع على اليابس والرطب قال الخطابى وابن الفارس الكلاء يقع على اليابس وهذا شاذ ضعيف واما الاجادب فبالجيم والدال المهملة وهى الارض التى لا تنبت كلاء وقال الخطابى هى الارض التى تمسك الماء فلا يسرع فيه النضوب قال ابن بطال وصاحب المطالع وآخرون هو جمع جدب على غير قياس كما قالوا فى حسن جمعه محاسن والقياس ان محاسن جمع محسن وكذا قالوا امشاة جمع شبه والقياس ان يكون جمع شبه قال الخطابى وقال بعضهم احادب بالحاء المهملة والدال قال ليس بشئ قال وقال بعضهم اجارد بالجيم والراء والدال قال وهو صحيح المعنى ان ساعدته الرواية قال الاصمعى الاجارد من الارض ما لا نبت الكلاء معناه انها جرداء بارزة لا يستر بها النبات قال وقال بعضهم انما هى اخاذات بالخاء والذال المعجمتين وبالالف وهو جمع اخاذة وهى الغدير الذى يمسك الماء وذكر صاحب المطالع هذه الاوجه التى ذكرها الخطابى فجعلها روايات منقولة وقال القاضى فى الشرح لم يرد هذا الحرف فى مسلم ولا فى غيره الا بالدال المهملة من الجدب الذى هو ضد الخصب قال وعليه شرح الشارحون واما القيعان فبكسر القاف جمع القاع وهو الارض المستوية وقيل الملساء وقيل التى لا نبات فيها وهذا هو المراد فى هذا الحديث كما صرح به صلى الله عليه وسلم وتجمع ايضا على اقوع واقواع والقيعة بكسر القاف بمعنى القاع قال الاصمعى قاعة الدار ساحتها واما الفقه فى اللغة فهو الفهم يقال منه فقه بكسر القاف يفقه فقها بفتحها كفرح يفرح فرحا وقيل المصدر فقها باسكان القاف واما الفقه الشرعى فقال صاحب العين والهروى وغيرهما يقال منه فقه بضم القاف وقال ابن دريد بكسرها كالاول والمراد بقوله صلى الله عليه وسلم فقه فى دين الله هذا الثانى فيكون مضموم القاف على المشهور وعلى قول ابن دريد بكسرها وقد روى بالوجهين والمشهور الضم واما قوله صلى الله عليه وسلم فكانت منها طائفة طيبة قبلت الماء فهكذا هو فى جميع نسخ مسلم طائفة طيبة ووقع فى البخارى فكان منها نقية قبلت الماء بنون مفتوحة ثم قاف مكسورة ثم ياء مثناة من تحت مشددة وهو بمعنى طيبة هذا هو المشهور فى روايات البخارى ورواه الخطابى وغيره ثغبة بالثاء المثلثة والغين المعجمة والباء الموحدة قال الخطابى وهو مستنقع الماء فى الجبال والصخور وهو الثغب ايضا وجمعه ثغبان قال القاضى وصاحب المطالع هذه الروايات غلط من الناقلين وتصحيف واحالة للمعنى لانه انما جعلت هذه الطائفة الاولى مثلا لما نبت والثغبة لا تنبت واما قوله صلى الله عليه وسلم وسقوا فقال اهل اللغة سقى واسقى بمعنى لغتان وقيل سقاه ناوله ليشرب واسقاه جعل له سقيا واما قوله صلى الله عليه وسلم ورعوا فهو بالراء من الرعى هكذا هو فى جميع نسخ مسلم ووقع فى البخارى وزرعوا وكلاهما صحيح والله اعلم

وحدثنا عبد الله بن براد الاشعرى وابو كريب واللفظ لابى كريب قالا نا ابو اسامة عن بريد عن ابى بردة عن ابى موسى عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان مثلى ومثل ما بعثنى الله عز وجل به كمثل رجل اتى قومه فقال يا قوم انى رايت الجيش بعينى وانى انا النذير العريان فالنجاء فاطاعه طائفة من قومه فادلجوا فانطلقوا على مهلتهم ونجت طائفة منهم فاصبحوا مكانهم فصبحهم الجيش فاهلكهم واجتاحهم فذلك مثل من اطاعنى واتبع ما جئت به ومثل من عصانى وكذب ما جئت به من الحق وحدثنا قتيبة بن سعيد قال نا المغيرة بن عبد الرحمن القرشى عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما مثلى ومثل امتى كمثل رجل استوقد نارا فجعلت الدواب والفراش يقعن فيه فانا آخذ بحجزكم وانتم تقحمون فيه وحدثنا عمرو الناقد وابن ابى عمر قالا نا سفيان عن ابى الزناد بهذا الاسناد نحوه وحدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثلى كمثل رجل استوقد نارا فلما اضاءت ما حولها جعل الفراش وهذه الدواب التى فى النار يقعن فيها وجعل يحجزهن ويغلبنه فيتقحمن فيها قال فذلكم مثلى ومثلكم انا آخذ بحجزكم عن النار هلم عن النار هلم عن النار فتغلبونى وتقحمون فيها وحدثنى محمد بن حاتم قال حدثنى بن مهدى قال نا سليم عن سعيد بن ميناء عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثلى ومثلكم كمثل رجل وقد نارا فجعل الجنادب والفراش يقعن فيها وهو يذبهن عنها وانا آخذ بحجزكم عن النار وانتم تفلتون من يدى وحدثنا عمرو الناقد قال نا سفيان ابن عيينة عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال مثلى ومثل الانبياء كمثل رجل بنى بنيانا فاحسنه واجمله فجعل الناس يطيفون به يقولون ما راينا بنيانا احسن من هذا الا هذه اللبنة فكنت انا تلك اللبنة وحدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال ابو القاسم صلى الله عليه وسلم مثلى ومثل الانبياء من قبلى كمثل رجل ابتنى بيوتا فاحسنها واجملها واكملها الا موضع لبنة من زاوية من زواياها فجعل الناس يطوفون به ويعجبهم البنيان فيقولون الا وضعت ها هنا لبنة فيتم بنيانك فقال محمد صلى الله عليه وسلم فكنت انا اللبنة وحدثنا يحيى بن ايوب وقتيبة وابن حجر قالوا نا اسماعيل يعنون ابن جعفر عن عبد الله بن دينار عن ابى صالح السمان عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مثلى ومثل الانبياء من قبلى كمثل رجل بنى بنيانا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية من زواياه فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة قال فانا اللبنة وانا خاتم النبيين حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثلى ومثل النبيين فذكر نحوه حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا عفان قال نا سليم بن حيان قال نا سعيد بن ميناء عن جابر عن النبى صلى الله عليه وسلم قال مثلى ومثل الانبياء كمثل رجل بنى دارا فاتمها واكملها الا موضع لبنة فجعل الناس يدخلونها ويتعجبون منها ويقولون لولا موضع اللبنة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فانا موضع اللبنة جئت فختمت الانبياء عليهم السلام

باب شفقته صلى الله عليه وسلم على امته ومبالغته فى تحذيرهم ما يضرهم وبيان ذكر كونه صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين

قوله تقحمون

قوله فالنجاء

قوله فادلجوا

قوله فاصبحوا مكانهم

قوله فاجتاحهم

قوله فيتقحمن

قوله فاحسنه واجمله

قوله فيطيفون

قوله فاحسنها واجملها واكملها

قوله فيتم بنيانك

قوله فاحسنه واجمله

قوله فاحسنها واجملها واكملها

قوله فاتمها واكملها

قوله فختمت

اما معانى الحديث ومقصوده فهو تمثيل الهدى الذى جاء به صلى الله عليه وسلم بالغيث ومعناه ان الارض ثلثة انواع وكذلك الناس فالنوع الاول من الارض ينتفع بالمطر فيحيى بعد ان كان ميتا وينبت الكلا فينتفع بها الناس والدواب والزرع وغيرها وكذا النوع الاول من الناس يبلغه الهدى والعلم فيحفظه فيحيى قلبه بالعلم به ويعلمه غيره فينتفع وينفع والنوع الثانى من الارض ما لا يقبل الانتفاع فى نفسها لكن فيها فائدة وهى امساك الماء لغيرها فينتفع بها الناس والدواب وكذا النوع الثانى من الناس لهم قلوب حافظة لكن ليست لهم افهام ثاقبة ولا رسوخ لهم فى العقل يستنبطون به المعانى والاحكام وليس عندهم اجتهاد فى الطاعة والعمل به فهم يحفظونه حتى ياتى طالب محتاج متعطش لما عندهم من العلم اهل للنفع والانتفاع فياخذه منهم فينتفع به فهؤلاء نفعوا بالغهم والنوع الثالث من الارض السباخ التى لا تنبت ونحوها فهى لا تنتفع بالماء ولا تمسكه لينتفع به غيرها وكذا النوع الثالث من الناس ليست لهم قلوب حافظة ولا افهام واعية فاذا سمعوا العلم لا ينتفعون به ولا يحفظونه لنفع غيرهم والله اعلم وفى هذا الحديث انواع من العلم منها ضرب الامثال ومنها فضل العلم والتعليم وشدة الحث عليهما وذم الاعراض عن العلم والله اعلم

باب شفقته صلى الله عليه وسلم على امته ومبالغته فى تحذيرهم مما يضرهم

(قوله صلى الله عليه وسلم انى انا النذير العريان) قال العلماء اصله ان الرجل اذا اراد انذار قومه واعلامهم بما يوجب الخوف ونزع ثوبه واشار به اليهم اذا كان بعيدا منهم ليجرهم بما يرونه بهيئة القوم وهو طليعتهم ورقيبهم قالوا وانما يفعل ذلك لانه ابين للناظر واغرب وشنع منظرا فهو ابلغ فى استحثاثهم فى التاهب للعدو وقيل معناه انا النذير الذى ادركنى جيش العدو فاخذ ثيابى فانا انذركم عريانا (قوله فالنجاء) ممدود اى انجوا النجاء او طلبوا النجاء قال القاضى المعروف فى النجاء اذا افرد المد وحكى ابو زيد فيه القصر ايضا فاذا كرروه فقالوا النجاء النجاء ففيه المد والقصر معا (قوله صلى الله عليه وسلم فادلجوا فانطلقوا على مهلتهم) اما ادلجوا فباسكان الدال ومعناه سار وا من اول الليل يقال ادلجت باسكان الدال ادلاجا كاكرمت اكراما والاسم الدلجة بفتح الدال فان خرجت من آخر الليل قلت ادلجت بتشديد الدال ايضا ادلاجا بالتشديد ايضا والاسم الدلجة بضم الدال قال ابن قتيبة وغيره ومنهم من يجيز الوجهين فى كل واحد منهما واما (قوله على مهلتهم) بكذا هو فى جميع نسخ مسلم بضم الميم واسكان الهاء وبتاء بعد اللام وفى الجمع بين الصحيحين مهلهم بحذف التاء وفتح الميم والهاء وبهما صحيحان (قوله فصبحهم الجيش فاهلكهم واجتاحهم) اى استاصلهم (قوله صلى الله عليه وسلم فجعل الجنادب والفراش يقعن فيها وفى رواية الدواب والفراش وفى رواية انا آخذ بحجزكم وانتم تقحمون فيها وفى رواية وانتم تفلتون من يدى) اما الفراش فمعلوم والجنادب هو الذى يطير كالبعوض وقال غيره ما تراه كصغار الجراد يتهافت فى النار واما الجنادب فجمع جندب وفيها ثلث لغات جندب بضم الدال وفتحها والجيم مضمومة فيهما والثالثة حكاها القاضى بكسر الجيم وفتح الدال والجنادب هذا الصرار الذى يشبه الجراد وقال ابو حاتم الجندب على خلقة الجراد له اربعة اجنحة كالجراد واصغر منها يطير ويصر بالليل صرا شديدا وقيل غيره واما التقحم فهو الاقدام والوقوع فى الامور الشاقة من غير تثبت والحجز جمع حجزة وهى معقد الازار والسراويل واما (قوله صلى الله عليه وسلم وانا آخذ بحجزكم فروى بوجهين احدهما اسم فاعل بكسر الخاء وتنوين الذال والثانى فعل مضارع بضم الذال بلا تنوين والاول اشهر وبهما صحيحان واما (قوله وانتم تفلتون فروى بوجهين احدهما بفتح التاء والفاء واللام المشددة والثانى بضم التاء واسكان الفاء وكسر اللام المخففة وكلاهما صحيح يقال افلت منى وتفلت اذا نازعك الغلبة والهرب ثم غلب وهرب ومقصود الحديث ان صلى الله عليه وسلم شبه تساقط الجاهلين والمخالفين بمعاصيهم وشهواتهم فى نار الآخرة وحرصهم على الوقوع فى ذلك مع منعه اياهم وقبضه على مواضع المنع منهم بتساقط الفراش فى نار الدنيا الهواء وضعف تمييزه فكلاهما حريص على هلاك نفسه ساع فى ذلك بجهله (قوله حدثنا سليم عن سعيد بفتح السين وكسر اللام وهو سليم بن حيان

باب ذكر كونه صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين فى الباب (قوله صلى الله عليه وسلم مثلى ومثل الانبياء من قبلى الى قوله فانا اللبنة وانا خاتم النبيين فيه

وحدثنیه محمد بن حاتم قال نا ابن مهدی قال نا سلیم بهذا الاسناد مثله وقال بدل اتمهما احسنهما **وحدثت** عن ابی اسامة وممن روی ذلك عنه ابراهیم بن سعید الجوهری قال نا ابو اسامة قال حدثنی برید بن عبد الله عن ابی بردة عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الله عز وجل اذا اراد رحمة امة من عباده قبض نبیها قبلها فجعله لها فرطا وسلفا بین یدیها واذا اراد هلکة امة عذب نبیها وهو ینظر فاقر عینه بهلکها حین کذبوه وعصوا امره **وحدثنی** احمد بن عبد الله بن یونس قال نا زائدة قال نا عبد الملك بن عمیر قال سمعت جندبا یقول سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول انا فرطکم علی الحوض **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع ح قال وحدثنا ابو کریب قال نا ابن بشر جمیعا عن مسعر ح قال وحدثنا عبید الله بن معاذ قال نا ابی ح قال وحدثنا محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة کلاهما عن عبد الملك بن عمیر عن جندب عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله **وحدثنا** قتیبة بن سعید قال نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن القاری عن ابی حازم قال سمعت سهلا یقول سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول انا فرطکم علی الحوض من ورد شرب ومن شرب لم یظمأ ابدا ولیردن علی اقوام اعرفهم ویعرفونی ثم یحال بینی وبینهم قال ابو حازم فسمع نعمان بن ابی عیاش وانا احدثهم هذا الحدیث فقال هکذا سمعت سهلا یقول قال فقلت نعم قال واانا اشهد علی ابی سعید الخدری لسمعته یزید فیقول انهم منی فیقال انك لا تدری ما عملوا بعدك فاقول سحقا سحقا لمن بدل بعدی **وحدثناه** هارون بن سعید الایلی قال نا ابن وهب قال اخبرنی ابو اسامة عن ابی حازم عن سهل عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن النعمان بن ابی عیاش عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث یعقوب **وحدثناه** داود بن عمر والضبی قال نا نافع بن عمر الجمحی عن ابن ابی ملیکة قال قال عبد الله بن عمر وبن العاص قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حوضی مسیرة شهر وزوایاه سواء وماؤه ابیض من الورق وریحه اطیب من المسك وکیزانه کنجوم السماء فمن شرب منه لا یظمأ بعده ابدا قال وقالت اسماء بنت ابی بکر قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی علی الحوض حتی انظر من یرد علی منکم وسیؤخذ ناس دونی فاقول یا رب منی ومن امتی فیقال اما شعرت ما عملوا بعدك والله ما برحوا یرجعون علی اعقابهم قال فکان ابن ابی ملیکة یقول اللهم انا نعوذ بك ان نرجع علی اعقابنا او ان نفتن عن ديننا **وحدثنا** ابن ابی عمر قال نا یحیی بن سلیم عن ابن خثیم عن عبد الله بن عبید الله بن ابی ملیکة سمع عائشة تقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو بین ظهرانی اصحابه انی علی الحوض انتظر من یرد علی منکم فوالله لیقتطعن دونی رجال فلاقولن ای رب منی ومن امتی فیقول انك لا تدری ما عملوا بعدك ما زالوا یرجعون علی اعقابهم

فضیلة صلی الله علیه وسلم واله خاتم النبیین وجواز ضرب الامثال فی العلم وغیره وذا اللبنة بفتح اللام وکسر الباء وتجوز باسکان الباء مع فتح اللام وکسرها کما فی نظائره والله اعلم

باب اذا اراد الله تعالی رحمة امة قبض نبیها قبلها قال مسلم وحدثت عن ابی اسامة وممن روی ذلك عنه ابراهیم بن سعید الجوهری ثنا ابو اسامة الی آخره قال المازری والقاضی هذا الحدیث من الاحادیث المنقطعة فی مسلم فانه لم یسم الذی حدثه عن ابی اسامة **قلت** ولیس هذا حقیقة انقطاع وانما هو روایة مجهول وقد وقع فی حاشیة بعض النسخ المعتمدة قال الجلودی ثنا محمد بن المسیب الارغیانی قال ثنا ابراهیم بن سعید الجوهری بهذا الحدیث عن ابی اسامة باسناده **باب** اثبات حوض نبینا صلی الله علیه وسلم وصفاته قال القاضی عیاض احادیث الحوض صحیحة والایمان به فرض والتصدیق به من الایمان وهو علی ظاهره عند اهل السنة والجماعة لا یتاول ولا یختلف فیه قال القاضی وحدیثه متواتر النقل رواه خلائق من الصحابة فذکره مسلم من روایة ابن عمر وابی سعید وسهل بن سعد وجندب وعبد الله بن عمرو بن العاص وعائشة وام سلمة وعقبة بن عامر وابن مسعود وحذیفة وحارثة بن وهب والمستورد وابی ذر وثوبان وانس وجابر بن سمرة ورواه غیر مسلم من روایة ابی بکر الصدیق وزید بن ارقم وابی امامة وعبد الله بن زید وابی برزة وسوید بن جبلة وعبد الله بن الصنابحی والبراء بن عازب واسماء بنت ابی بکر وخولة بنت قیس وغیرهم **قلت** ورواه البخاری ومسلم ایضا من روایة ابی هریرة ورواه غیرهما من روایة عمر بن الخطاب وعائذ بن عمرو واخرین وقد جمع ذلك کله الامام الحافظ ابو بکر البیهقی فی کتابه البعث والنشور باسانیده وطرقه المتکاثرات قال القاضی وفی بعض هذا ما یقتضی کون الحدیث متواترا **(قوله صلی الله علیه وسلم انا فرطکم علی الحوض)** قال اهل اللغة الفرط بفتح الفاء والراء والفارط هو الذی یتقدم الوارد لیصلح لهم الحیاض والدلاء ونحوها من امور الاستسقاء فمعنی فرطکم علی الحوض سابقکم الیه کما مهی له **(قوله صلی الله علیه وسلم ومن شرب لم یظمأ ابدا)** ای شرب منه والظمأ هو نقصور کما ورد به القرآن العزیز وهو العطش یقال ظمئ یظمأ ظمأ فهو ظمآن وهم ظماء بالمد کعطش یعطش عطشا فهو عطشان وهم عطاش قال القاضی ظاهر هذا الحدیث ان الشرب منه یکون بعد الحساب والنجاة من النار فهذا هو الذی لا یظمأ بعده قال وقیل لا یشرب منه الا من قدر له السلامة من النار قال وتحتمل ان من شرب منه من هذه الامة وقدر علیه دخول النار لا یعذب فیها بالظمأ بل یکون عذابه بغیر ذلك لان ظاهر هذا الحدیث ان جمیع الامة یشرب منه الا من ارتد وصار کافرا قال وقد قیل ان جمیع الامم من المومنین یاخذون کتبهم بایمانهم ثم یعذب الله تعالی من شاء من عصاتهم وقیل انما یاخذه بیمینه الناجون خاصة قال القاضی وهذا مشکله **(قوله صلی الله علیه وسلم من ورد شرب هذا صریح فی ان الواردین کلهم یشربون وانما یمنع منه الذین یذادون ویمنعون الورود لارتدادهم وقد سبق فی کتاب الوضوء بیان هذا والذودو المذودین (قوله صلی الله علیه وسلم سحقا سحقا)** ای بعدا لهم یروی منصوبا علی المصدر وکرر للتوکید **(قوله حدثناه هرون بن سعید حدثنا ابن وهب اخبرنی ابو اسامة عن ابی حازم عن سهل عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن النعمان بن ابی عیاش عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم)** قال العلماء هذا العطف علی سهل فالقائل وعن النعمان هو ابو حازم فرواه عن سهل ثم رواه عن النعمان عن ابی سعید **(قوله صلی الله علیه وسلم حوضی مسیرة شهر وزوایاه سواء)** قال العلماء معناه طوله کعرضه کما قال فی حدیث ابی ذر المذکور فی الکتاب عرضه مثل طوله **(قوله صلی الله علیه وسلم ماؤه ابیض من الورق)** هکذا هو فی جمیع النسخ الورق بکسر الراء وهو الفضة والنحویون یقولون ان فعل التعجب الذی یقال فیه ما افعل من کذا انما یکون فیما کان ماضیه علی ثلثة احرف فان زاد لم یتعجب من فاعله انما یتعجب من مصدره فلا یقال ما ابیض زیدا ولا زید ابیض من عمرو انما یقال ما اشد بیاضه وهو اشد بیاضا من کذا وقد جاء فی الشعر اشیاء من هذا الذی انکروه فعدوه شاذا لا یقاس علیه وهذا الحدیث یدل علی صحته وهی لغة وان کانت قلیلة الاستعمال ومنها قول عمر رضی الله عنه ودن ضیعها فهو لما سواها اضیع **(قوله صلی الله علیه وسلم کعدد نجوم السماء وفی روایة فیه بالاباریق کنجوم السماء وفی روایة والذی نفس محمد بیده لانیته اکثر من عدد نجوم السماء وکواکبها وفی روایة وان فیه من الاباریق کعدد نجوم السماء وفی روایة انیته عدد النجوم وفی روایة ترعی فیه اباریق الذهب والفضة کعدد نجوم السماء وفی روایة کان الاباریق فیه النجوم)** المختار الصواب ان هذا العدد للانیة علی ظاهره وانها اکثر عددا من نجوم السماء ولا مانع عقلی ولا شرعی یمنع من ذلك بل ورد الشرع به موکدا کما قال صلی الله علیه وسلم والذی نفس محمد بیده لانیته اکثر من عدد نجوم السماء وقال القاضی عیاض هذه الاشارة الی کثرة العدد وغایته الکثیرة من باب قوله صلی الله علیه وسلم لا یضع العصا من عاتقه وهو باب من المبالغة معروف فی الشرع واللغة ولا یعد کذبا اذا کان الخبر عنه فی حیز الکثرة والعظم ومبلغ الغایة فی بابه بخلاف ما اذا لم یکن کذلك قال ومثله کلمته الف مرة ولقیته مائة کرة فهذا جائز اذا کان کثیرا والا فلا هذا کلام القاضی والصواب الاول

وحدثنى يونس بن عبد الاعلى الصدفى قال نا عبد الله بن وهب قال اخبرنى عمرو وهو ابن الحارث ان بكيرا حدثه عن القاسم بن عباس الهاشمى عن عبد الله ابن رافع مولى ام سلمة عن ام سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم انها قالت كنت اسمع الناس يذكرون الحوض ولم اسمع ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما كان يوما من ذلك والجارية تمتشطنى فسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ايها الناس فقلت للجارية استأخرى عنى قالت انما دعا الرجال ولم يدع النساء فقلت انى من الناس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى لكم فرط على الحوض فاياى لا يأتين احدكم فيذب عنى كما يذب البعير الضال فاقول فيم هذا فيقال انك لا تدرى ما احدثوا بعدك فاقول سحقا **وحدثنى** ابو معن الرقاشى وابو بكر بن نافع وعبد بن حميد قالوا نا ابو عاصم وهو عبد الملك بن عمرو قال نا افلح بن سعيد قال نا عبد الله بن رافع قال كانت ام سلمة تحدث انها سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول على المنبر وهى تمتشط ايها الناس فقالت لماشطتها كفتنى رأسى بنحو حديث بكير عن القاسم بن عباس **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا الليث عن يزيد بن ابى حبيب عن ابى الخير عن عقبة بن عامر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج يوما فصلى على اهل احد صلوته على الميت ثم انصرف الى المنبر فقال انى فرطكم وانا شهيد عليكم وانى والله لانظر الى حوضى الآن وانى قد اعطيت مفاتيح خزائن الارض او مفاتيح الارض وانى والله ما اخاف عليكم ان تشركوا بعدى ولكنى اخاف عليكم ان تنتافسوا فيها **وحدثنا** محمد بن المثنى قال نا وهب يعنى ابن جرير بن حازم قال نا ابى قال سمعت يحيى بن ايوب يحدث عن يزيد بن ابى حبيب عن مرثد عن عقبة بن عامر قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على قتلى احد ثم صعد المنبر كالمودع للاحياء والاموات فقال انى فرطكم على الحوض وان عرضه كما بين ايلة الى الجحفة انى لست اخشى عليكم ان تشركوا بعدى ولكنى اخشى عليكم الدنيا ان تنتافسوها وتقتتلوا فتهلكوا كما هلك من كان قبلكم قال عقبة فكانت آخر ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا ابن نمير قالوا نا ابو معاوية عن الاعمش عن شقيق عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا فرطكم على الحوض وليرفعن الى رجال منكم حتى اذا اهويت لاناولهم اختلجوا دونى فاقول اى رب اصحابى اصحابى فيقال انك لا تدرى ما احدثوا بعدك **وحدثناه** عثمان بن ابى شيبة واسحاق بن ابراهيم عن جرير عن الاعمش بهذا الاسناد ولم يذكر اصحابى اصحابى **حدثنا** عثمان بن ابى شيبة واسحاق ابن ابراهيم كلاهما عن جرير ح قال وحدثنا ابن المثنى قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة جميعا عن مغيرة عن ابى وائل عن عبد الله عن النبى صلى الله عليه وسلم بنحو حديث الاعمش وفى حديث شعبة عن مغيرة سمعت ابا وائل

(قوله صلى الله عليه وسلم فى الحوض وان عرضه ما بين ايلة الى الجحفة وفى رواية بين ناحيتيه كما بين جربا واذرح قال الراوى بما قريتان بالشام بينهما مسيرة ثلث ليال وفى رواية عرضه مثل طوله ما بين عمان الى ايلة وفى رواية من مقامى الى عمان وفى رواية قدر حوضى كما بين ايلة وصنعاء من اليمن وفى رواية ما بين ناحيتى حوضى كما بين صنعاء والمدينة) اما ايلة فبفتح الهمزة واسكان المثناة تحت وفتح اللام وهى مدينة معروفة فى طرف الشام على ساحل البحر متوسطة بين مدينة رسول الله صلى الله عليه وسلم ودمشق ومصر بينها وبين المدينة نحو خمس عشرة مرحلة وبينها وبين دمشق نحو ثنتى عشرة مرحلة وبينها وبين مصر نحو ثمان مراحل قال الحازمى قيل هى آخر الحجاز واول الشام واما الجحفة فسبق بيانها فى كتاب الحج وهى بنحو سبع مراحل من المدينة بينها وبين مكة واما جربا فبجيم مفتوحة ثم راء ساكنة ثم باء موحدة ثم الف مقصورة هذا هو الصواب المشهور انها مقصورة وكذا قيدها الحازمى فى كتابه المؤتلف فى الاماكن وكذا ذكرها القاضى وصاحب المطالع والجمهور وقال القاضى وصاحب المطالع ووقع عند بعض رواة البخارى ممدودا قالا وهو خطأ وقال صاحب التحرير هى بالمد وقد تقصر قال الحازمى كان اهل جربا يهودا وكتب لهم النبى صلى الله عليه وسلم الامان لما قدم عليه يحنة بن رؤبة صاحب ايلة بقوم منهم ومن اهل اذرح يطلبون الامان واما اذرح فبهمزة مفتوحة ثم ذال معجمة ساكنة ثم راء مضمومة ثم حاء مهملة هذا هو الصواب المشهور الذى قاله الجمهور قال القاضى وصاحب المطالع ورواه بعضهم بالجيم قالا وهو تصحيف لا شك فيه وهو كما قالا وهى مدينة فى طرف الشام فى قبلة الشويك بينها وبينه نحو نصف يوم وهى فى طرف الشراة بفتح الشين المعجمة فى طرفها الشمالى وتبوك فى قبلة اذرح بينهما نحو اربع مراحل وبين تبوك ومدينة النبى صلى الله عليه وسلم نحو اربع عشرة مرحلة واما عمان فبفتح العين وتشديد الميم وهى بلدة بالبلقاء من الشام قال الحازمى قال ابن الاعرابى يجوز ان يكون فعلان من عم يعم فلا ينصرف معرفة وينصرف نكرة قال ويجوز ان يكون فعالا من عمن فينصرف معرفة ونكرة اذا عنى بها البلد هذا كلامه والمعروف فى روايات الحديث وغيرها ترك صرفها قال القاضى عياض وهذا الاختلاف فى قدر عرض الحوض ليس موجبا للاضطراب فانه لم يات فى حديث واحد بل فى احاديث مختلفة الرواة عن جماعة من الصحابة سمعوها فى مواطن مختلفة ضربها النبى صلى الله عليه وسلم فى كل واحد منها مثلا لبعد اقطار الحوض وسعته وقرب ذلك من الافهام لبعد ما بين البلاد المذكورة لا على التقدير الموضوع للتحديد بل للاعلام بعظم هذه المسافة فبهذا تجمع الروايات هذا كلام القاضى قلت وليس فى القليل من هذه المسافات منع الكثير فالكثير ثابت على ظاهر الحديث ولا معارضة والله اعلم (قولها كفتنى رأسى) هو بالكاف اى اجمعيه وضمى شعره بعضه الى بعض (قولها انى من الناس) دليل لدخول النساء فى خطاب الناس وهذا متفق عليه وانما اختلفوا فى دخولهن فى خطاب الذكور وذهبنا انهن لا يدخلن فيه وفيه اثبات القول بالعموم (قوله صلى على اهل احد صلاته على الميت) اى دعا لهم بدعاء صلوة الميت وسبق شرح هذا الحديث فى كتاب الجنائز (قوله صلى الله عليه وسلم وانى والله لانظر الى حوضى الآن) هذا التصريح بان الحوض حوض حقيقى على ظاهره كما سبق وانه مخلوق موجود اليوم وفيه جواز الحلف من غير استحلاف لتفخيم الشئ وتوكيده (قوله صلى الله عليه وسلم وانى قد اعطيت مفاتيح خزائن الارض او مفاتيح الارض الخ والله ما اخاف عليكم ان تشركوا بعدى ولكنى اخاف عليكم ان تنتافسوا فيها) هكذا هو فى جميع النسخ مفاتيح فى الموضعين بالياء قال القاضى وروى مفاتح بحذفها فمن اثبتها فهو جمع مفتاح ومن حذفها فجمع مفتح وبهما لغتان فيه وفى هذا الحديث معجزات لرسول الله صلى الله عليه وسلم فان معناه الاخبار بان امته تملك خزائن الارض وقد وقع ذلك وانها لا ترتد جملة وقد عصمها الله تعالى من ذلك وانها تتنافس فى الدنيا وقد وقع كل ذلك (قوله صلى على قتلى احد ثم صعد المنبر كالمودع للاحياء والاموات فكانت آخر ما رايته على المنبر) معناه خرج الى قتلى احد ودعا لهم ودعا مودعا ثم دخل المدينة فصعد المنبر فخطب الاحياء خطبة مودع كما قال النواس بن سمعان قلنا يا رسول الله كانها موعظة مودع وفيه معنى المعجزة (قوله صلى الله عليه وسلم لآنية اكثر من عدد نجوم السماء وكواكبها الا فى الليلة المظلمة المصحية آنية الجنة من شرب منها لم يظمأ آخرا عليه يشخب فيه ميزابان من الجنة) اما قوله صلى الله عليه وسلم الا فى الليلة المظلمة فهو بتخفيف الاء وهى التى للاستفتاح وخص الليلة المظلمة المصحية لان النجوم ترى فيها اكثر والمراد بالمظلمة التى لا قمر فيها مع ان النجوم طالعة فان وجود القمر يستر كثيرا من النجوم واما قوله صلى الله عليه وسلم آنية الجنة فضبطه بعضهم برفع آنية وبعضهم بنصبها وهما صحيحان فمن رفع فجر مبتدأ محذوف اى هى آنية الجنة ومن نصب فباضمار اعنى او نحوه واما آخرا عليه فمنصوب وسبق نظيره فى كتاب الايمان واما

وحدثناه سعيد بن عمرو الاشعثى قال نا عبثر ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا ابن فضيل كلاهما عن حصين عن ابى وائل عن حذيفة عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثل حديث الاعمش ومغيرة وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال حدثنا ابن ابى عدى عن شعبة عن معبد بن خالد عن حارثة انه سمع النبى صلى الله عليه وسلم قال حوضه ما بين صنعاء والمدينة فقال له المستورد ألم تسمعه قال لا وانى قال لا فقال المستورد ترى فيه الآنية مثل الكواكب وحدثنى ابراهيم بن محمد بن عرعرة قال نا حرمى بن عمارة قال نا شعبة عن معبد بن خالد انه سمع حارثة بن وهب الخزاعى يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وذكر الحوض بمثل ولم يذكر قول المستورد وقول وحدثنا ابو الربيع الزهرانى وابو كامل الجحدرى قالا نا حماد وهو ابن زيد قال نا ايوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان امامكم حوضا ما بين ناحيتيه كما بين جرباء واذرح وحدثنى زهير بن حرب ومحمد بن المثنى وعبيد الله بن سعيد قالوا نا يحيى وهو القطان عن عبيد الله قال اخبرنى نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم ان امامكم حوضا كما بين جرباء واذرح وفى رواية ابن المثنى حوضى وحدثنا ابن نمير قال نا ابى ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا محمد بن بشر قالا نا عبيد الله بهذا الاسناد مثله وزاد قال عبيد الله فسألته فقال قريتين بالشام بينهما مسيرة ثلاث ليال وفى حديث ابن بشر ثلاثة ايام وحدثنى سويد بن سعيد قال نا حفص بن ميسرة عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثل حديث عبيد الله وحدثنا حرملة بن يحيى قال نا عبد الله بن وهب قال حدثنى عمرو بن محمد عن نافع عن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان امامكم حوضا كما بين جرباء واذرح فيه اباريق كنجوم السماء من ورده فشرب منه لم يظمأ بعدها ابدا وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة واسحاق بن ابراهيم وابن ابى عمر المكى واللفظ لابن ابى شيبة قال اسحاق انا وقال الآخران نا عبد العزيز بن عبد الصمد العمى عن ابى عمران الجونى عن عبد الله بن الصامت عن ابى ذر قال قلت يا رسول الله ما آنية الحوض قال والذى نفس محمد بيده لآنيته اكثر من عدد نجوم السماء وكواكبها ألا فى الليلة المظلمة المصحية آنية الجنة من شرب منها لم يظمأ آخر ما عليه يشخب فيه ميزابان من الجنة من شرب منه لم يظمأ عرضه مثل طوله ما بين عمان الى ايلة ماؤه أشد بياضا من اللبن واحلى من العسل وحدثنا ابو غسان المسمعى ومحمد بن المثنى وابن بشار والفاظهم متقاربة قالوا نا معاذ بن هشام قال حدثنى ابى عن قتادة عن سالم بن ابى الجعد عن معدان بن ابى طلحة اليعمرى عن ثوبان ان نبى الله صلى الله عليه وسلم قال انى لبعقر حوضى أذود الناس لاهل اليمن لاضرب بعصاى حتى يرفض عليهم فسئل عن عرضه فقال من مقامى الى عمان وسئل عن شرابه فقال اشد بياضا من اللبن واحلى من العسل يغت فيه ميزابان يمدانه من الجنة احدهما من ذهب والآخر من ورق وحدثنيه زهير بن حرب قال نا الحسن بن موسى حدثنا شيبان عن قتادة باسناد هشام بمثل حديثه غير انه قال نا يوم القيمة عند عقر الحوض وحدثنا محمد بن بشار قال نا يحيى بن حماد قال نا شعبة عن قتادة عن سالم بن ابى الجعد عن معدان عن ثوبان عن النبى صلى الله عليه وسلم حديث الحوض فقلت ليحيى بن حماد وهذا حديث سمعته من ابى عوانة فقال وسمعته ايضا من شعبة فقلت انظر لى فيه فنظر لى فيه فحدثنى به وحدثنا عبد الرحمن بن سلام الجمحى قال نا الربيع يعنى ابن مسلم عن محمد بن زياد عن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال لاذودن عن حوضى رجالا كما تذاد الغريبة من الابل وحدثنيه عبيد الله بن معاذ قال نا ابى قال نا شعبة عن محمد بن زياد سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله وحدثنى حرملة بن يحيى قال نا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب ان انس بن مالك حدثه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قدر حوضى كما بين ايلة وصنعاء من اليمن وان فيه من الاباريق كعدد نجوم السماء

يشخب فبالشين والخاء المعجمتين والياء مفتوحة والخاء مضمومة ومفتوحة والشخب السيلان واصله ما خرج من تحت يد الحالب عند كل غمزة وعصرة لفرع الشاة وأما الميزاب فبالهمزة ويجوز قلب الهمزة ياء (قوله عن معدان اليعمرى) بفتح ميم اليعمرى وضمها منسوب الى يعمر (قوله صلى الله عليه وسلم انى لبعقر حوضى) هو بضم العين واسكان القاف وهو موقف الابل من الحوض اذا وردته وقيل مؤخره (قوله صلى الله عليه وسلم لاذودن الناس لاهل اليمن اضرب بعصاى حتى يرفض عليهم) معناه اطرد الناس عنه غير اهل اليمن ليرفض على اهل اليمن وهذه كرامة لاهل اليمن فى تقديمهم فى الشرب منه مجازاة لهم بحسن صنيعهم وتقدمهم فى الاسلام وللانصار من اليمن فيدفع غيرهم حتى يشربوا كما دفعوا فى الدنيا عن النبى صلى الله عليه وسلم اعداءه والمكروهات ومعنى يرفض عليهم اى يسيل عليهم ومنه حديث البراق استصعب حتى ارفض عرقا اى سال عرقه قال اهل اللغة والغريب واصله من الدمع يقال ارفض الدمع اذا سال متفرقا قال القاضى وعصاه المذكور فى هذا الحديث هى المكنى عنها بالهراوة فى وصفه صلى الله عليه وسلم فى كتب الاوائل بصاحب الهراوة قال اهل اللغة الهراوة بكسر الهاء العصا قال ولم يات لمعناها فى صفته صلى الله عليه وسلم تفسير الا يظهر لى فى هذا الحديث هذا كلام القاضى وهذا الذى قاله فى تفسير الهراوة بهذا العصا بعيد باطل لان المراد بوصفه بالهراوة تعريفه بصفة يراها الناس معه يستدلون بها على صدقه وانه المبشر به المذكور فى كتب السابقة فلا يصح تفسيره بعصا تكون فى الآخرة والصواب فى تفسير صاحب الهراوة ما قاله الائمة المحققون انه صلى الله عليه وسلم كان يمسك القضيب بيده كثيرا وقيل لانه كان يمشى والعصا بين يديه وتغرز له فيصلى اليها وهذا مشهور فى الصحيح والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم يغت فيه ميزابان يمدانه) اى يغت فبفتح الياء المثناة تحت وبغين معجمة مضمومة ومكسورة ثم مثناة فوق مشددة وبهذا قال ثابت والخطابى والهروى وصاحب التحرير والجمهور وكذا هو فى معظم نسخ بلادنا ونقله القاضى عن الاكثرين قال الهروى ومعناه يدفقان فيه الماء دفقا متتابعا شديدا قالوا واصله من اتباع الشئ الشئ وقيل يصبان فيه دائما صبا شديدا ووقع فى بعض النسخ يعب بضم العين المهملة وبباء موحدة وحكاها القاضى عن رواية العذرى قال وكذا ذكره الحربى وفسره بمعنى ما سبق اى لا ينقطع جريانهما قال والعب الشرب بسرعة فى نفس واحد قال القاضى ووقع فى رواية ابن ماهان يثعب بمثلثة وعين مهملة اى يتفجر واما (قوله صلى الله عليه وسلم يمدانه) فبفتح الياء وضم الميم اى يزيدانه ويكثرانه (قوله صلى الله عليه وسلم لاذودن عن حوضى رجالا كما تذاد الغريبة من الابل) معناه كما يذود الساقى الناقة الغريبة عن ابله اذا اراد الشرب مع ابله (قوله فى حديث انس من رواية حرملة قدر حوضى كما بين ايلة وصنعاء من اليمن وان فيه من الاباريق كعدد نجوم السماء) وقع فى بعض النسخ كما بالكاف وفى بعضها لما باللام وكعدد بالكاف وفى بعضها لعدد نجوم السماء باللام وكلاهما صحيح

وحدثنى محمد بن حاتم قال حدثنا عفان بن مسلم الصفار قال نا وهيب قال سمعت عبد العزيز بن صهيب يحدث قال نا انس بن مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ليردن على الحوض رجال ممن صاحبنى حتى اذا رايتهم ورفعوا الى اختلجوا دونى فلاقولن اى رب اصيحابى اصيحابى فليقالن لى انك لا تدرى ما احدثوا بعدك وحدثنا ابوبكر بن ابى شيبة وعلى بن حجر قالا نا على بن مسهر ح قال وثنا ابوكريب قال نا ابن فضيل جميعا عن المختار بن فلفل عن انس عن النبى صلى الله عليه وسلم بهذا المعنى وزاد انيته عدد النجوم وحدثنا عاصم بن النضر التيمى وهريم بن عبد الاعلى واللفظ لعاصم قالا نا معتمر قال سمعت ابى قال نا قتادة عن انس بن مالك عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ما بين ناجيتى حوضى كما بين صنعاء والمدينة وحدثنا هارون بن عبد الله قال نا عبد الصمد قال نا هشام ح قال وثنا حسن الحلوانى قال نا ابو الوليد الطيالسى قال نا ابو عوانة كلاهما عن قتادة عن انس عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثل غير انهما شكا فقالا او مثل ما بين المدينة وعمان وفى حديث ابى عوانة ما بين لابتى حوضى وحدثنا يحيى بن حبيب الحارثى ومحمد بن عبد الله الرزى قالا نا خالد بن الحارث عن سعيد عن قتادة قال قال انس قال نبى الله صلى الله عليه وسلم ترى فيه اباريق الذهب والفضة كعدد نجوم السماء وحدثنيه زهير بن حرب قال نا الحسن بن موسى قال نا شيبان عن قتادة قال نا انس بن مالك ان نبى الله صلى الله عليه وسلم قال مثله وزاد او اكثر من عدد نجوم السماء وحدثنى الوليد ابن شجاع بن الوليد السكونى قال حدثنى ابى قال حدثنى زياد بن خيثمة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انى فرطكم على الحوض وان بعد ما بين طرفيه كما بين صنعاء وايلة كان الاباريق فيه النجوم وحدثنا قتيبة بن سعيد وابو بكر بن ابى شيبة قالا نا حاتم بن اسماعيل عن المهاجر بن مسمار عن عامر بن سعد بن ابى وقاص قال كتبت الى جابر بن سمرة مع غلامى نافع اخبرنى بشئ سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فكتب الى انى سمعته يقول انا الفرط على الحوض وحدثنا ابوبكر بن ابى شيبة قال نا محمد بن بشر وابو اسامة عن مسعر عن سعد بن ابراهيم عن ابيه عن سعد قال رايت عن يمين رسول الله صلى الله عليه وسلم وعن شماله يوم احد رجلين عليهما ثياب بياض ما رايتهما قبل ولا بعد يعنى جبريل وميكائيل عليهما الصلوة والسلام وحدثنى اسحاق بن منصور قال نا عبد الصمد بن عبد الوارث قال نا ابراهيم بن سعد قال نا سعد عن ابيه عن سعد بن ابى وقاص قال لقد رايت يوم احد عن يمين رسول الله صلى الله عليه وسلم وعن يساره رجلين عليهما ثياب بيض يقاتلان عنه كاشد القتال ما رايتهما قبل ولا بعد وحدثنى يحيى بن يحيى التميمى وسعيد بن منصور وابو الربيع العتكى وابو كامل واللفظ ليحيى قال يحيى انا وقال الاخرون نا حماد بن زيد عن ثابت عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم احسن الناس وكان اجود الناس وكان اشجع الناس ولقد فزع اهل المدينة ذات ليلة فانطلق ناس قبل الصوت فتلقاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم راجعا قد سبقهم الى الصوت وهو على فرس لابى طلحة عرى فى عنقه السيف وهو يقول لم تراعوا لم تراعوا قال وجدناه بحرا او انه لبحر قال وكان فرسا يبطأ وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا وكيع عن شعبة عن قتادة عن انس قال كان بالمدينة فزع فاستعار النبى صلى الله عليه وسلم فرسا لابى طلحة يقال له مندوب فركبه فقال ما رأينا من فزع وان وجدناه لبحرا وحدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر ح قال وحدثنيه يحيى بن حبيب قال نا خالد يعنى ابن الحارث قالا نا شعبة بهذا الاسناد وفى حديث ابن جعفر قال فرس لنا ولم يقل لابى طلحة وفى حديث خالد عن قتادة سمعت انسا

(قوله صلى الله عليه وسلم ليردن على الحوض رجال ممن صاحبنى حتى اذا رايتهم ورفعوا الى اختلجوا دونى فلاقولن رب اصيحابى اصيحابى فليقالن لى انك لا تدرى ما احدثوا بعدك) اما اختلجوا فمعناه اقتطعوا واما اصيحابى فوقع فى الروايات مصغرا مكررا وفى بعض النسخ اصحابى اصحابى مكبرا مكررا قال القاضى هذا ليس بصحيح تاويل من تاول انهم اهل الردة ولهذا قال فيهم سحقا سحقا ولا يقول ذلك فى مذنبى الامة بل يشفع لهم ويهتم لامرهم قال وقيل هؤلاء صنفان احدهما عصاة مرتدون عن الاستقامة لا عن الاسلام وهؤلاء مبدلون للاعمال الصالحة بالسيئة والثانى مرتدون الى الكفر حقيقة ناكصون على اعقابهم واسم التبديل يشمل الصنفين (قوله صلى الله عليه وسلم ما بين لابتى حوضى) اى ناحيتيه والله اعلم

اكرامه صلى الله عليه وسلم بقتال الملائكة معه صلى الله عليه وسلم (قوله رايت عن يمين رسول الله صلى الله عليه وسلم وعن شماله يوم احد رجلين عليهما ثياب بياض ما رايتهما قبل ولا بعد يعنى جبريل وميكائيل عليهما السلام وفى رواية الاخرى ان احدهما عن يمينه والآخر عن يساره يقاتلان عنه كاشد القتال) فيه بيان كرامة النبى صلى الله عليه وسلم على الله تعالى واكرامه اياه بانزال الملائكة تقاتل معه وبيان ان الملائكة تقاتل وان قتالهم لم يختص بيوم بدر وهذا هو الصواب خلافا لمن زعم اختصاصه فهذا صريح فى الرد عليه وفيه فضيلة الثياب البيض وان رؤية الملائكة لا تختص بالانبياء بل يراهم الصحابة والاولياء وفيه منقبة عظيمة لسعد بن ابى وقاص الذى راى الملائكة والله اعلم

شجاعة صلى الله عليه وسلم (قوله كان رسول الله صلى الله عليه وسلم احسن الناس وكان اجود الناس وكان اشجع الناس الى آخره) فيه بيان ما اكرمه الله تعالى به من جميل الصفات وان هذه صفات كمال (قوله وهو على فرس لابى طلحة عرى فى عنقه السيف وهو يقول لم تراعوا لم تراعوا قال وجدناه بحرا او انه لبحر قال وكان فرسا يبطأ وفى رواية فاستعار النبى صلى الله عليه وسلم فرسا لابى طلحة يقال له مندوب فركبه فقال ما رأينا من فزع وان وجدناه لبحرا) واما قوله يبطأ فمعناه يعرف بالبطء والبطء ضد الجرى وقوله صلى الله عليه وسلم لم تراعوا اى رويدا مستقرا وروعايضركم وفيه فوائد منها بيان شجاعته صلى الله عليه وسلم من شدة عجلته فى الخروج الى العدو قبل الناس كلهم بحيث كشف الحال ورجع قبل وصول الناس وفيه بيان عظيم بركته ومعجزته فى انقلاب الفرس سريعا بعد ان كان يبطأ وهو معنى قوله صلى الله عليه وسلم وجدناه بحرا اى واسع الجرى وفيه جواز سبق الانسان وحده فى كشف اخبار العدو مالم يتحقق الهلاك وفيه جواز العارية وجواز الغزو على الفرس المستعار لذلك وفيه استحباب تقلد السيف فى العنق واستحباب تبشير الناس بعدم الخوف اذا ذهب وقع فى هذا الحديث تسمية هذا الفرس مندوبا قال القاضى وقد كان فى افراس النبى صلى الله عليه وسلم مندوب فلعله صار اليه بعد ابى طلحة هذا كلام القاضى **قلت** ويحتمل انهما فرسان التقفا فى الاسم والله اعلم

حدثنا منصور بن ابی مزاحم قال نا ابراهیم یعنی ابن سعد عن الزهری ح قال وحدثنی ابو عمران محمد بن جعفر بن زیاد واللفظ له قال نا ابراهیم عن ابن شهاب عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اجود الناس بالخیر وکان اجود ما یکون فی شهر رمضان ان جبرئیل علیه السلام کان یلقاه فی کل سنة فی رمضان حتی ینسلخ فیعرض علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم القرآن فاذا لقیه جبرئیل کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اجود بالخیر من الریح المرسلة حدثناه ابو کریب قال نا ابن مبارک عن یونس ح قال وثنا عبد بن حمید قال نا عبد الرزاق قال نا معمر کلاهما عن الزهری بهذا الاسناد نحوه حدثنا سعید بن منصور وابو الربیع قالا نا حماد بن زید عن ثابت البنانی عن انس قال خدمت رسول الله صلی الله علیه وسلم عشر سنین والله ما قال لی اُفًّا قط ولا قال لی لشیء لم فعلت کذا وهلا فعلت کذا زاد ابو الربیع لشیء لیس مما یصنعه الخادم ولم یذکر قوله والله وحدثناه شیبان بن فروخ قال نا سلام ابن مسکین قال نا ثابت البنانی عن انس بمثله وحدثناه احمد بن حنبل وزهیر بن حرب جمیعا عن اسماعیل واللفظ لاحمد قالا نا اسماعیل بن ابراهیم قال نا عبد العزیز عن انس قال لما قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة اخذ ابو طلحة بیدی فانطلق بی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ان انسا غلام کیس فلیخدمک قال فخدمته فی السفر والحضر والله ما قال لی لشیء صنعته لم صنعت هذا هکذا ولا لشیء لم اصنعه لم لم تصنع هذا هکذا حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابن نمیر قالا نا محمد بن بشر قال نا زکریا قال حدثنی سعید وهو ابن ابی بردة عن انس قال خدمت رسول الله صلی الله علیه وسلم تسع سنین فما اعلمه قال لی قط لم فعلت کذا وکذا ولا عاب علی شیئا قط حدثنی ابو معن الرقاشی زید بن یزید قال نا عمر بن یونس قال نا عکرمة وهو ابن عمار قال قال اسحاق قال انس کان رسول الله صلی الله علیه وسلم من احسن الناس خلقا فارسلنی یوما لحاجة فقلت والله لا اذهب وفی نفسی ان اذهب لما امرنی به نبی الله صلی الله علیه وسلم فخرجت حتی امر علی الصبیان وهم یلعبون فی السوق فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم قد قبض بقفای من ورائی قال فنظرت الیه وهو یضحک فقال یا انیس اذهبت حیث امرتک قال قلت نعم انا اذهب یا رسول الله قال انس والله لقد خدمته تسع سنین ما علمته قال لشیء صنعته لم فعلت کذا وکذا او لشیء ترکته هلا فعلت کذا وکذا وحدثنا شیبان بن فروخ وابو الربیع قالا نا عبد الوارث عن ابی التیاح عن انس بن مالک قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم احسن الناس خلقا حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد قالا نا سفیان بن عیینة عن ابن المنکدر سمع جابر بن عبد الله قال ما سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا قط فقال لا وحدثنا ابو کریب قال نا الاشجعی ح قال وحدثنی محمد بن المثنی قال نا عبد الرحمن یعنی ابن مهدی کلاهما عن سفیان عن محمد بن المنکدر قال سمعت جابر بن عبد الله یقول بمثله سواء وحدثنا عاصم بن النضر التیمی قال نا خالد یعنی ابن الحارث قال نا حمید عن موسی بن انس عن ابیه قال ما سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الاسلام شیئا الا اعطاه قال فجاءه رجل فاعطاه غنما بین جبلین فرجع الی قومه فقال یا قوم اسلموا فان محمدا صلی الله علیه وسلم یعطی عطاء لا یخشی الفاقة حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا یزید بن هارون عن حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان رجلا سال النبی صلی الله علیه وسلم غنما بین جبلین فاعطاه ایاه فاتی قومه فقال ای قوم اسلموا فوالله ان محمدا لیعطی عطاء ما یخاف الفقر فقال انس ان کان الرجل لیسلم ما یرید الا الدنیا فما یسلم حتی یکون الاسلام احب الیه من الدنیا وما علیها وحدثنی ابو الطاهر احمد بن عمرو بن السرح قال انا عبد الله بن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال غزا رسول الله صلی الله علیه وسلم غزوة الفتح فتح مکة

باب جوده صلی الله علیه وسلم (قوله کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اجود الناس بالخیر وکان اجود ما یکون فی شهر رمضان ان جبرئیل کان یلقاه فی کل سنة فی رمضان حتی ینسلخ فیعرض علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم القرآن فاذا لقیه جبرئیل کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اجود بالخیر من الریح المرسلة) اما قوله وکان اجود ما یکون فروی برفع اجود ونصبه والرفع اصح واشهر والریح المرسلة بفتح السین والمراد کالریح فی اسراعها وعمومها وقوله کان یلقاه فی کل سنة هکذا هو فی جمیع النسخ ونقله القاضی عن عامة الروایات والنسخ قال وفی بعضها کل لیلة بدل سنة قال وهو المحفوظ لکنه بمعنی الاول لان قوله حتی ینسلخ بمعنی کل لیلة وفی هذا الحدیث فوائد منها بیان عظم جوده صلی الله علیه وسلم ومنها استحباب اکثار الجود فی رمضان ومنها زیادة الجود والخیر عند ملاقاة الصالحین وعقب فراقهم للتاثر بلقائهم ومنها استحباب مدارسة القرآن باب حسن خلقه صلی الله علیه وسلم (قوله خدمت رسول الله صلی الله علیه وسلم عشر سنین والله ما قال لی اُفًّا قط ولا قال لشیء لم فعلت کذا وهلا فعلت کذا وفی روایة ولا عاب علی شیئا وفی روایة تسع سنین وفی روایة کان رسول الله صلی الله علیه وسلم احسن الناس خلقا اما قوله ما قال لی افا فذکر القاضی وغیره فیها عشر لغات اُف بفتح الفاء وضمها وکسرها بلا تنوین وبالتنوین فهذه ست واُف بضم الهمزة واسکان الفاء واَف بکسر الهمزة وفتح الفاء وافی وافه بضم همزتهما قالوا واصل الاف والتف وسخ الاظفار وتستعمل هذه الکلمة فی کل ما یستقذر وهی اسم فعل تستعمل فی الواحد والاثنین والجمع والمؤنث والمذکر بلفظ واحد قال الله تعالی ولا تقل لهما اُف قال الهروی یقال لکل ما یضجر منه ویستثقل اف له وقیل معناه الاحتقار ماخوذ من الاف وهو القلیل واما قط ففیها لغات قط وقط بفتح القاف وضمها مع تشدید الطاء المضمومة وقط بفتح القاف وکسر الطاء المشددة وقط بفتح القاف واسکان الطاء وقط بفتح القاف وکسر الطاء المخففة وهی لتوکید نفی الماضی واما قوله تسع سنین وفی اکثر الروایات عشر سنین فمعناه انها تسع سنین واشهر فان النبی صلی الله علیه وسلم اقام بالمدینة عشر سنین تحدیدا لا تزید ولا تنقص وخدمه انس فی اثناء السنة الاولی ففی روایة التسع لم یحسب الکسر بل اعتبر السنین الکوامل وفی روایة العشر حسبها سنة کاملة وکلاهما صحیح وفی هذا الحدیث بیان کمال خلقه صلی الله علیه وسلم وحسن عشرته وحلمه وصفحه باب فی سخائه صلی الله علیه وسلم (قوله ما سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا قط فقال لا) وذکر الحدیث بعده فی اعطائه صلی الله علیه وسلم للمؤلفة وغیرهم فی هذا کله بیان عظیم سخائه وغزارة جوده صلی الله علیه وسلم ومعناه ما سئل شیئا من متاع الدنیا قوله حدثنا ابو کریب ثنا الاشجعی قال وحدثنی محمد بن المثنی) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا محمد بن المثنی وکذا نقله القاضی عیاض عن روایة الجلودی ووقع فی روایة ابن ماهان محمد بن حاتم وکذا ذکره ابو مسعود الدمشقی وخلف الواسطی (قوله فاعطاه غنما بین جبلین) ای کثیرة کانها تملأ ما بین جبلین وفی هذا مع ما بعده اعطاء المؤلفة ولا خلاف فی اعطاء مؤلفة المسلمین لکن هل یعطون من الزکوة فیه خلاف الاصح عندنا انهم یعطون من الزکوة ومن بیت المال والثانی لا یعطون من الزکوة بل من بیت المال خاصة واما مؤلفة الکفار فلا یعطون من الزکوة وفی اعطائهم من غیرها خلاف الاصح عندنا لا یعطون لان الله تعالی قد اعز الاسلام عن التالف بخلاف اول الامر ووقت قلة المسلمین

ثم خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم بمن معه من المسلمين فاقتتلوا بحنين فنصر الله عز وجل دينه والمسلمين واعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ صفوان ابن امية مائة من النعم ثم مائة ثم مائة قال ابن شهاب فحدثنى سعيد بن المسيب ان صفوان قال والله لقد اعطانى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اعطانى وانه لابغض الناس الى فما برح يعطينى حتى انه لاحب الناس الى **حدثنا** عمرو الناقد قال نا سفيان بن عيينة عن ابن المنكدر سمع جابر بن عبد الله ح قال وثنا اسحاق قال انا سفيان عن ابن المنكدر عن جابر وعن عمرو عن محمد بن على عن جابر واحد هما يزيد على الاخر ح قال وحدثنا ابن ابى عمر واللفظ له قال قال سفيان سمعت محمد بن المنكدر يقول سمعت جابر بن عبد الله قال سفيان وسمعت ايضا عمرو بن دينار يحدث عن محمد بن على قال سمعت جابر بن عبد الله وزاد احدهما على الاخر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو قد جاء نا مال البحرين لقد اعطيتك هكذا وهكذا وهكذا وقال بيديه جميعا فقبض النبى صلى الله عليه وسلم قبل ان يجئ مال البحرين فقدم على ابى بكر بعده فامر مناديا فنادى من كانت له على النبى صلى الله عليه وسلم عدة او دين فليات فقمت فقلت ان النبى صلى الله عليه وسلم قال لو قد جاء مال البحرين اعطيتك هكذا وهكذا وهكذا فحثى ابو بكر مرة ثم قال لى عدها فعددتها فاذا هى خمس مائة فقال خذ مثليها **حدثنا** محمد بن حاتم بن ميمون قال نا محمد بن بكر قال انا ابن جريج قال اخبرنى عمرو بن دينار عن محمد بن على عن جابر بن عبد الله قال واخبرنى محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال لما مات النبى صلى الله عليه وسلم جاء ابا بكر مال من قبل العلاء بن الحضرمى فقال ابو بكر من كان له على النبى صلى الله عليه وسلم دين او كانت له قبله عدة فليات فذكر بمثل حديث ابن عيينة **حدثنا** هداب ابن خالد وشيبان بن فروخ كلاهما عن سليمان واللفظ لشيبان قال نا سليمان بن المغيرة قال نا ثابت البنانى عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ولد لى الليلة غلام فسميته باسم ابى ابراهيم عليه السلام ثم دفعه الى ام سيف امرأة قين يقال له ابو سيف فانطلق ياتيه واتبعته فانتهينا الى ابى سيف وهو ينفخ بكيره قد امتلأ البيت دخانا فاسرعت المشى بين يدى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا ابا سيف امسك جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فامسك فدعا النبى صلى الله عليه وسلم بالصبى فضمه اليه وقال ما شاء الله ان يقول فقال انس لقد رايته وهو يكيد بنفسه بين يدى رسول الله صلى الله عليه وسلم فدمعت عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تدمع العين ويحزن القلب ولا نقول الا ما يرضى ربنا والله يا ابراهيم انا بك لمحزونون **حدثنا** زهير بن حرب ومحمد بن عبد الله بن نمير واللفظ لزهير قالا نا اسمعيل وهو ابن علية عن ايوب عن عمرو بن سعيد عن انس بن مالك قال ما رايت احدا كان ارحم بالعيال من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وكان ابراهيم مسترضعا له فى عوالى المدينة فكان ينطلق ونحن معه فيدخل البيت وانه ليدخن وكان ظئره قينا فياخذه فيقبله ثم يرجع قال عمرو فلما توفى ابراهيم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابراهيم ابنى وانه مات فى الثدى وان له لظئرين تكملان رضاعه فى الجنة **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا نا ابو اسامة وابن نمير عن هشام عن ابيه عن عائشة قالت قدم ناس من الاعراب على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا اتقبلون صبيانكم فقالوا نعم فقالوا لكنا والله ما نقبل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم او املك ان كان الله نزع منكم الرحمة وقال ابن نمير من قلبك الرحمة **وحدثنى** عمرو والناقد وابن ابى عمر جميعا عن سفيان قال عمرو نا سفيان بن عيينة عن الزهرى عن ابى سلمة عن ابى هريرة ان الاقرع بن حابس بصر النبى صلى الله عليه وسلم يقبل الحسن فقال ان لى عشرة من الولد ما قبلت واحدا منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه من لا يرحم لا يرحم **حدثنا** عبد بن حميد قال انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهرى قال حدثنى ابو سلمة عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله

(قوله فقال انس ان كان الرجل ليسلم ما يريد الا الدنيا فما يسلم حتى يكون الاسلام احب اليه من الدنيا وما عليها) هكذا هو فى معظم النسخ فما يسلم وفى بعضها فما يمسى وكلاهما صحيح ومعنى الاول فما يلبث بعد اسلامه الا يسيرا حتى يكون الاسلام احب اليه والمراد انه يظهر الاسلام اولا للدنيا لا بقصد صحيح بقلبه ثم من بركة النبى صلى الله عليه وسلم ونور الاسلام لم يلبث الا قليلا حتى ينشرح صدره بحقيقة الايمان ويتمكن من قلبه فيكون حينئذ احب اليه من الدنيا وما فيها (قوله فحثا ابو بكر رضى الله عنه مرة ثم قال لى عدها فعددتها فاذا هى خمسمائة فقال خذ مثليها) يعنى خذ معها مثليها فيكون الجميع الفا وخمسمائة لان له ثلث حثيات وانما حثا له ابو بكر بيده لانه خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم فيده قائمة مقام يده وكان له ثلث حثيات بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم وفيه انجاز العدة قال الشافعى والجمهور انجازها والوفاء بها مستحب لا واجب واوجبه الحسن وبعض المالكية **باب** رحمته صلى الله عليه وسلم الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك (قوله عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ولد لى الليلة غلام فسميته باسم ابى ابراهيم ثم دفعه الى ام سيف امرأة قين يقال له ابو سيف فانطلق ياتيه واتبعته الى آخره) القين بفتح القاف الحداد وفيه جواز تسمية المولود يوم ولادته وجواز التسمية باسماء الانبياء صلوات الله عليهم وسلامه وسبقت المسئلتان فى بابهما وفيه استتباع العالم والكبير بعض اصحابه اذا ذهب الى منزل قوم ونحوه وفيه الادب مع الكبار (قوله وهو يكيد بنفسه) هو بفتح الياء اى يجود بها ومعناه وهو فى النزع (قوله فدمعت عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم الى آخره) فيه جواز البكاء على المريض والحزن وان ذلك لا يخالف الرضا بالقدر بل هى رحمة جعلها الله فى قلوب عباده وانما المذموم الندب والنياحة والدعاء بالويل والثبور ونحو ذلك من القول الباطل ولهذا قال صلى الله عليه وسلم ولا نقول الا ما يرضى ربنا (قوله ما رايت احدا كان ارحم بالعيال من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وكان ابراهيم مسترضعا فى عوالى المدينة الى قوله فياخذه فيقبله) اما العوالى فالقرى التى عند المدينة (وقوله ارحم بالعيال) هذا هو المشهور الموجود فى النسخ والروايات قال القاضى وفى بعض الروايات بالعباد ففيه بيان كرم خلقه صلى الله عليه وسلم ورحمته للعيال والضعفاء وفيه جواز الاسترضاع وفيه فضيلة رحمة العيال والاطفال وتقبيلهم (قوله صلى الله عليه وسلم وانه مات فى الثدى وان له لظئرين تكملان رضاعه فى الجنة) معناه مات وهو فى سن رضاع الثدى او فى حال تغذيه بلبن الثدى واما انتظار فبكسر الظاء ممدودة وهى المرضعة ولد غيرها وزوجها ظئر لذلك الرضيع فلفظة الظئر تقع على الانثى والذكر ومعنى تكملان رضاعه اى ثمانية سنتين فانه توفى وله ستة عشر شهرا او سبعة عشر فرضاعه بقية السنتين فانه تمام الرضاعة بنص القرآن قال صاحب التحرير وهذا الاتمام لارضاع ابراهيم رضى الله عنه يكون عقب موته فيدخل الجنة متصلا بموته فيتم فيها رضاعه كرامة له ولابيه صلى الله عليه وسلم قال القاضى واسم ابى سيف هذا البراء واسم ام سيف زوجته خولة بنت المنذر الانصارية كنيتها ام سيف وام بردة

وحدثنا زهير بن حرب واسحاق بن ابراهيم كلاهما عن جرير ح قال وحدثنا اسحق بن ابراهيم وعلى بن خشرم قالا انا عيسى بن يونس ح قال وحدثنا ابو كريب محمد ابن العلاء قال نا ابو معاوية ح قال وحدثنا ابو سعيد الاشج قال نا حفص يعنى ابن غياث كلاهما عن الاعمش عن زيد بن وهب عن ابى ظبيان عن جرير بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لا يرحم الناس لا يرحمه الله وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا وكيع وعبد الله بن نمير عن اسمعيل عن قيس عن جرير عن النبى صلى الله عليه وسلم ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وابن ابى عمر واحمد بن عبدة قالوا انا سفيان عن عمرو عن نافع بن جبير عن جرير عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثل حديث الاعمش وحدثنى عبيد الله بن معاذ قال نا ابى قال نا شعبة عن قتادة سمع عبد الله بن ابى عتبة يحدث عن ابى سعيد الخدرى ح قال وحدثنا زهير بن حرب ومحمد بن المثنى واحمد بن سنان قال زهير نا عبد الرحمن بن مهدى عن شعبة عن قتادة قال سمعت عبد الله بن ابى عتبة يقول سمعت ابا سعيد الخدرى يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اشد حياء من العذراء فى خدرها وكان اذا كره شيئا عرفناه فى وجهه حدثنا زهير ابن حرب وعثمان بن ابى شيبة قالا نا جرير عن الاعمش عن شقيق عن مسروق قال دخلنا على عبد الله بن عمرو حين قدم معاوية الى الكوفة فذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لم يكن فاحشا ولا متفحشا وقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من خياركم احاسنكم اخلاقا قال عثمان حين قدم معاوية الكوفة وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا ابو معاوية ووكيع ح قال وحدثنا ابن نمير قال نا ابى ح قال وحدثنا ابو سعيد الاشج قال نا ابو خالد يعنى الاحمر كلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد مثله وحدثنا يحيى بن يحيى قال انا ابو خيثمة عن سماك بن حرب قال قلت لجابر بن سمرة اكنت تجالس رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم كثيرا كان لا يقوم من مصلاه الذى يصلى فيه الصبح حتى تطلع الشمس فاذا طلعت قام وكانوا يتحدثون فيأخذون فى امر الجاهلية فيضحكون ويتبسم صلى الله عليه وسلم وحدثنا ابو الربيع العتكى وحامد بن عمر وقتيبة بن سعيد وابو كامل جميعا عن حماد بن زيد قال ابو الربيع نا حماد قال نا ايوب عن ابى قلابة عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم فى بعض اسفاره وغلام اسود يقال له انجشة يحدو فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم يا انجشة رويدك سوقا بالقوارير وحدثنا ابو الربيع العتكى وحامد بن عمر وابو كامل قالوا نا حماد عن ثابت عن انس بنحوه وحدثنى عمرو الناقد وزهير بن حرب كلاهما عن ابن علية قال زهير نا اسمعيل قال نا ايوب عن ابى قلابة عن انس ان النبى صلى الله عليه وسلم اتى على ازواجه وسواق يسوق بهن يقال له انجشة فقال ويحك يا انجشة رويدا سوقك بالقوارير قال قال ابو قلابة تكلم رسول الله صلى الله عليه وسلم بكلمة لو تكلم بها بعضكم لعبتموها عليه وحدثنا يحيى بن يحيى قال انا يزيد بن زريع عن سليمان التيمى عن انس بن مالك ح قال وحدثنا ابو كامل قال نا يزيد قال نا التيمى عن انس بن مالك قال كانت ام سليم مع نساء النبى صلى الله عليه وسلم وهو يسوق بهن سواق فقال نبى الله صلى الله عليه وسلم اى انجشة رويدا سوقك بالقوارير وحدثنا ابن المثنى قال نا عبد الصمد قال حدثنى همام قال نا قتادة عن انس قال كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم حاد حسن الصوت فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم رويدا يا انجشة لا تكسر القوارير يعنى ضعفة النساء

(قوله صلى الله عليه وسلم ارحم من لا يرحم لا يرحم الناس لا يرحمه الله) قال العلماء هذا عام يتناول رحمة الاطفال وغيرهم (قوله عن ابى ظبيان) بفتح الظاء وكسرها **باب** كثرة حياء صلى الله عليه وسلم (قوله كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اشد حياء من العذراء فى خدرها وكان اذا كره شيئا عرفناه فى وجهه) العذراء البكر لان عذرتها باقية وهى جلدة البكارة والخدر ستر يجعل للبكر فى جنب البيت ومعنى عرفنا الكراهة فى وجهه اى لا يتكلم به بل يتغير وجهه فنفهم نحن كراهته ففيه فضيلة الحياء وهو من شعب الايمان وهو خير كله والحياء كله خير وقد سبق هذا كله فى كتاب الايمان وشرحناه واضحا وهو محثوث عليه بالمنة الى الضعف والخور كما سبق (قوله لم يكن فاحشا ولا متفحشا) قال القاضى اصل الفحش الزيادة والخروج عن الحد قال الطبرى الفاحش البذى قال ابن عرفة الفواحش عند العرب القبائح قال الهروى الفاحش ذو الفحش والمتفحش الذى يتكلف الفحش ويتعمده لفساد حاله قال وقد يكون المتفحش الذى يأتى الفاحشة (قوله صلى الله عليه وسلم ان من خياركم احاسنكم اخلاقا) فيه الحث على حسن الخلق وبيان فضيلة صاحبه وهو صفة انبياء الله تعالى واوليائه قال الحسن البصرى حقيقة حسن الخلق بذل المعروف وكف الاذى وطلاقة الوجه قال القاضى عياض هو مخالطة الناس بالجميل والبشر والتودد لهم والاشفاق عليهم واحتمالهم والحلم عنهم والصبر عليهم فى المكاره وترك الكبر والاستطالة عليهم ومجانبة الغلظة والغضب والمؤاخذة قال وحكى الطبرى خلافا للسلف فى حسن الخلق هل هو غريزة ام مكتسب قال القاضى والصحيح ان منه ما هو غريزة ومنه ما يكتسب بالتخلق والاقتدار بغيره والله اعلم **باب** تبسمه صلى الله عليه وسلم وحسن عشرته (قوله كان لا يقوم من مصلاه الذى صلى فيه الصبح حتى تطلع الشمس وكانوا يتحدثون فيأخذون فى امر الجاهلية فيضحكون ويتبسم) فيه استحباب الذكر بعد الصبح وملازمة مجلسها لمن لم يكن عذر قال القاضى هذه سنة كان السلف واهل العلم يفعلونها ويقتصون فى ذلك الوقت على الذكر والدعاء حتى تطلع الشمس وفيه جواز الحديث باخبار الجاهلية وغيرها من الامم وجواز الضحك والافضل الاقتصار على التبسم كما فعله رسول الله صلى الله عليه وسلم فى عامة اوقاته قالوا ويكره اكثار الضحك وهو فى اهل المراتب والعلم اقبح والله اعلم **باب** رحمته صلى الله عليه وسلم النساء وامره بالرفق بهن (قوله صلى الله عليه وسلم يا انجشة رويدك سوقك بالقوارير وفى رواية ويحك يا انجشة رويدا سوقك بالقوارير وفى رواية يا انجشة لا تكسر القوارير يعنى ضعفة النساء) انجشة فبهمزة مفتوحة واسكان النون وبالجيم وبشين معجمة وآمار رويدك فمنصوب على الصفة لمصدر محذوف اى سق سوقا رويدا ومعناه الامر بالرفق بهن وسوقك منصوب باسقاط الجار اى ارفق فى سوقك بالقوارير قال العلماء سمى النساء قوارير لضعف عزائمهن تشبيها بقارورة الزجاج لضعفها واسراع الانكسار اليها واختلف العلماء فى المراد بتسميتهن قوارير على قولين ذكرهما القاضى وغيره اصحهما عند القاضى وآخرين وهو الذى جزم به الهروى وصاحب التحرير وآخرون ان معناه ان انجشة كان حسن الصوت وكان يحدو بهن وينشد شيئا من القريض والرجز وما فيه تشبيب فلم يأمن ان يفتتن ويقع فى قلوبهن حداؤه فامره بالكف عن ذلك ومن امثالهم المشهورة الغناء رقية الزنا قال القاضى هذا اشبه بمقصوده صلى الله عليه وسلم وبمقتضى اللفظ قال وهو الذى يدل عليه كلام ابى قلابة المذكور فى هذا الحديث فى مسلم والقول الثانى ان المراد به الرفق فى السير لان الابل اذا اسمعت الحداء اسرعت فى المشى واستلذته فازعجت الراكب وتعبته فنهاه عن ذلك لان النساء يضعفن عند شدة الحركة ويخاف ضررهن وسقوطهن وآماه يحك فهكذا وقع فى مسلم ووقع فى غيره ويلك قال القاضى قال سيبويه ويل كلمة تقال لمن وقع فى هلكة وويح زجر لمن اشرف على الوقوع فى هلكة

وحدثنا ابن بشار قال نا ابوداؤد قال نا هشام عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم ولم یذکر حسن الصوت **وحدثنا** مجاهد بن موسی وابوبکر بن النضر بن ابی النضر وهارون بن عبد الله جمیعا عن ابی النضر بعضهم اتم قال نا هاشم قال نا سلیمان بن المغیرة عن ثابت عن انس بن مالک قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی الغداة جاء خدم المدینة بآنیتهم فیها الماء فما یؤتی بانا ء الا غمس یده فیه فربما جاءوه فی الغداة الباردة فیغمس یده فیها **حدثنا** محمد بن رافع قال نا ابو النضر قال نا سلیمان عن ثابت عن انس قال لقد رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم والحلاق یحلقه واطاف به اصحابه فما یریدون ان تقع شعرة الا فی ید رجل **وفی** الاخری ان امراة کانت فی عقلها شیء فقالت یا رسول الله ان لی الیک حاجة فقال یا ام فلان انظری ای السکک شئت حتی اقضی لک حاجتک فخلا معها فی بعض الطرق حتی فرغت من حاجتها **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا یزید بن هارون عن حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان امراة کان فی عقلها شیء فقالت یا رسول الله ان لی الیک حاجة فقال یا ام فلان انظری ای السکک شئت حتی اقضی لک حاجتک فخلا معها فی بعض الطرق حتی فرغت من حاجتها **وحدثنا** قتیبة بن سعید عن مالک بن انس فیما قرئ علیه ح قال وثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن ابن شهاب عن عروة بن الزبیر عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها قالت ما خیر رسول الله صلی الله علیه وسلم بین امرین الا اخذ ایسرهما مالم یکن اثما فان کان اثما کان ابعد الناس منه وما انتقم رسول الله صلی الله علیه وسلم لنفسه الا ان تنتهک حرمة الله عز وجل **وحدثنا** زهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم جمیعا عن جریر ح قال وحدثنی احمد بن عبدة قال نا فضیل بن عیاض کلاهما عن منصور عن محمد فی روایة فضیل بن شهاب فی روایة جریر محمد الزهری عن عروة عن عائشة ح قال وحدثنیه حرملة بن یحیی قال نا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب بهذا الاسناد نحو حدیث مالک **وحدثنا** ابوکریب قال نا ابو اسامة عن هشام عن ابیه عن عائشة قالت ما خیر رسول الله صلی الله علیه وسلم بین امرین احدهما ایسر من الآخر الا اختار ایسرهما مالم یکن اثما فان کان اثما کان ابعد الناس منه **وحدثنا** ابوکریب وابن نمیر عن هشام بهذا الاسناد الی قوله ایسرهما ولم یذکرا ما بعده **وحدثنا** ابوکریب قال نا ابو اسامة عن هشام عن ابیه عن عائشة قالت ما ضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا قط بیده ولا امرأة ولا خادما الا ان یجاهد فی سبیل الله وما نیل منه شیء قط فینتقم من صاحبه الا ان ینتهک شیء من محارم الله فینتقم لله عز وجل **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وابن نمیر قالا نا عبدة ووکیع ح قال وثنا ابوکریب قال نا ابو معاویة کلاهما عن هشام بهذا الاسناد یزید بعضهم علی بعض **وحدثنا** عمرو بن حماد بن طلحة القناد قال نا اسباط وهو ابن نصر الهمدانی عن سماک عن جابر بن سمرة قال صلیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوة الاولی ثم خرج الی اهله وخرجت معه فاستقبله ولدان فجعل یمسح خد احدهم واحدا واحدا قال واما انا فمسح خدی قال فوجدت لیده بردا او ریحا کانما اخرجها من جؤنة عطار

وقال الفراء ویل ووی ویس بمعنی وقیل ویح کلمة لمن وقع فی هلکة لا یستحقها یعنی فی عرفنا فیرثی له ویترحم علیه وویل ضده قال القاضی قال بعض اهل اللغة لا یراد بهذه الالفاظ حقیقة الدعاء وانما یراد بها المدح والتعجب فی هذه الاحادیث جواز الحداء وهو بضم الحاء ممدود وجواز السفر بالنساء واستعمال المجاز وفیه مساعدة النساء من الرجال ومن سماع کلامهم الا الوعظ ونحوه **باب** قربه صلی الله علیه وسلم من الناس وتبرکهم به وتواضعه لهم (قوله کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی الغداة جاء خدم المدینة بآنیتهم فیها الماء فما یؤتی بانا ء الا غمس یده فیه فربما جاءوه فی الغداة الباردة فیغمس یده فیها وفی الروایة الاخری رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم والحلاق یحلقه والطائف به اصحابه فما یریدون ان تقع شعرة الا فی ید رجل وفی الاخری ان امراة کانت فی عقلها شیء فقالت یا رسول الله ان لی الیک حاجة فقال یا ام فلان انظری ای السکک شئت حتی اقضی لک حاجتک فخلا معها فی بعض الطرق حتی فرغت من حاجتها فی هذه الاحادیث بیان برکة النبی صلی الله علیه وسلم للناس وقربه منهم لیصل اهل الحقوق الی حقوقهم ویعلم جاهلهم ویرشد مسترشدهم ولیشاهدوا افعاله وحرکاته فیقتدی بها وبهذا انتفی لولاة الامور وفیها صبره صلی الله علیه وسلم علی المشقة فی نفسه لمصلحة المسلمین واجابته من سأله حاجة او تبرکا بمس یده وادخالها فی الماء کما ذکروا وفیه التبرک بآثار الصالحین وبیان ما کانت الصحابة علیه من التبرک بآثاره صلی الله علیه وسلم وتبرکهم بادخال یده الکریمة فی الآنیة وتبرکهم بشعره الکریم واکرامهم ایاه ان تقع شیء منه الا فی ید رجل سبق الیه وبیان تواضعه وبرفقه مع المراة الضعیفة (قوله فخلا معها فی بعض الطریق) ای وقف معها فی طریق سلوک یمضی حاجتها فیقضیها فی الخلوة ولم یکن ذلک من الخلوة بالاجنبیة فان هذا کان فی ممر الناس ومشاهدتهم ایاه وایاها لکن لا یسمعون کلامها لان سئلتها مما لا تظهر والله اعلم **باب** مباعدته صلی الله علیه وسلم للآثام واختیاره من المباح اسهله وانتقامه لله تعالی عند انتهاک حرماته (قولها ما خیر رسول الله صلی الله علیه وسلم بین امرین الا اخذ ایسرهما مالم یکن اثما فان کان اثما کان ابعد الناس منه) فیه استحباب الاخذ بالایسر والارفق مالم یکن حراما او مکروها قال القاضی ویحتمل ان یکون تخییره صلی الله علیه وسلم هنا من الله تعالی فیخیره فیما فیه عقوبتان او فعلا بینه وبین الکفار من القتال واخذ الجزیة او فی حق امته فی المجاهدة فی العبادة او الاقتصاد وکان یختار الایسر فی کل هذا قال واما قولها مالم یکن اثما فیتصور اذا خیره الکفار والمنافقون فاما ان کان التخییر من الله تعالی او من المسلمین فیکون الاستثناء منقطعا (قولها وما انتقم رسول الله صلی الله علیه وسلم لنفسه الا ان تنتهک حرمة الله وفی روایة ما نیل منه شیء قط فینتقم من صاحبه الا ان ینتهک شیء من محارم الله تعالی فینتقم لله تعالی) معنی نیل منه اصیب باذی من قول او فعل وانتهاک حرمة الله تعالی بمواقعة ما حرمه (قولها الا ان تنتهک حرمة الله) استثناء منقطع معناه لکن اذا انتهکت حرمة الله انتصر لله تعالی وانتقم ممن ارتکب ذلک وفی هذا الحدیث الحث علی العفو والحلم واحتمال الاذی والانتصار لدین الله تعالی من فعل محرما او نحوه وفیه انه یستحب للائمة والقضاة وسائر ولاة الامور التخلق بهذا الخلق الکریم فلا ینتقم لنفسه ولاهل حق الله تعالی قال القاضی عیاض وقد اجمع العلماء علی ان القاضی لا یقضی لنفسه ولا لمن لا تجوز شهادته (قولها ما ضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا قط بیده ولا امراة ولا خادما الا ان یجاهد فی سبیل الله) فیه ان ضرب الزوجة والخادم والدابة وان کان مباحا للادب فترکه افضل **باب** طیب ریحه صلی الله علیه وسلم ولین مسه (قوله صلوة الاولی) یعنی الظهر والولدان الصبیان واحدهم ولید وفی مسحه صلی الله علیه وسلم الصبیان بیان حسن خلقه ورحمته للاطفال وملاطفتهم وفی هذه الاحادیث بیان طیب ریحه صلی الله علیه وسلم وهو مما اکرمه الله تعالی قال العلماء کانت هذه الریح الطیبة صفة صلی الله علیه وسلم وان لم یمس طیبا ومع هذا کان یستعمل الطیب الکثیر من الاوقات مبالغة فی طیب ریحه لملاقاة الملائکة واخذ الوحی الکریم ومجالسة المسلمین (قوله کانما اخرجت من جؤنة عطار) هی بضم الجیم وبهمزة بعدها وقد یجوز ترک الهمزة بقلبها واوا کما فی نظائرها وقد ذکرها کثیرون او الاکثرون فی الواو قال القاضی هی مهموزة وقد یترک همزها وقال الجوهری هی بالواو وقد تهمز وهی السفط الذی فیه متاع العطار هکذا فسره الجمهور وقال ابن العین هی سلیلة مستدیرة مغشاة ما

وحدثنا قتيبة بن سعيد قال نا جعفر بن سليمان عن ثابت عن انس ح قال وحدثنى زهير بن حرب واللفظ له قال نا هاشم يعنى ابن القاسم قال نا سليمان وهو ابن المغيرة عن ثابت عن انس قال ما شممت عنبرا قط ولا مسكا ولا شيأ اطيب من ريح رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا مسست شيأ قط ديباجا ولا حريرا الين مسا من رسول الله صلى الله عليه وسلم وحدثنى احمد بن سعيد بن صخر الدارمى قال نا حبان قال نا حماد قال نا ثابت عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ازهر اللون كان عرقه اللؤلؤ اذا مشى تكفأ ولا مسست ديباجة ولا حريرة الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا شممت مسكة ولا عنبرة اطيب من رائحة رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنى زهير بن حرب قال ثنا هاشم يعنى ابن القاسم عن سليمان عن ثابت عن انس بن مالك قال دخل علينا النبى صلى الله عليه وسلم فقال عندنا فعرق وجاءت امى بقارورة فجعلت تسلت العرق فيها فاستيقظ النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا ام سليم ما هذا الذى تصنعين قالت هذا عرقك نجعله فى طيبنا وهو من اطيب الطيب وحدثنى محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن اسحاق ابن عبد الله بن ابى طلحة عن انس بن مالك قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يدخل بيت ام سليم فينام على فراشها وليست فيه قال فجاء ذات يوم فنام على فراشها فاتت فقيل لها هذا النبى صلى الله عليه وسلم نائم فى بيتك على فراشك قال فجاءت وقد عرق واستنقع عرقه على قطعة ادیم على الفراش ففتحت عتيدتها فجعلت تنشف ذلك العرق فتعصره فى قواريرها ففزع النبى صلى الله عليه وسلم فقال ما تصنعين يا ام سليم فقالت يا رسول الله نرجو بركته لصبياننا قال اصبت وحدثنا ابو بكر ابن ابى شيبة قال نا عفان بن مسلم قال نا وهيب قال نا ايوب عن ابى قلابة عن انس عن ام سليم ان النبى صلى الله عليه وسلم كان ياتيها فيقيل عندها فتبسط له نطعا فيقيل عليه وكان كثير العرق فكانت تجمع عرقه فتجعله فى الطيب القوارير فقال النبى صلى الله عليه وسلم يا ام سليم ما هذا قالت عرقك ادوف به طيبى وحدثنا ابو كريب محمد بن العلاء قال نا ابو اسامة عن هشام عن ابيه عن عائشة قالت ان كان لينزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الغداة الباردة ثم تفيض جبهته عرقا وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا سفيان بن عيينة ح قال وثنا ابو كريب قال نا ابو اسامة وابن بشر جميعا عن هشام ح قال وثنا محمد بن عبد الله بن نمير واللفظ له قال نا محمد ابن بشر قال نا هشام عن ابيه عن عائشة ان الحارث بن هشام سال النبى صلى الله عليه وسلم كيف ياتيك الوحى فقال احيانا ياتينى فى مثل صلصلة الجرس وهو اشده على ثم يفصم عنى وقد وعيته واحيانا ملك فى مثل صورة الرجل فاعى ما يقول وحدثنا محمد بن المثنى قال نا عبد الاعلى قال نا سعيد عن قتادة عن الحسن عن حطان بن عبد الله عن عبادة بن الصامت قال كان نبى الله صلى الله عليه وسلم اذا انزل عليه الوحى كرب لذلك وترتد وجهه وحدثنا محمد بن بشار قال نا معاذ بن هشام قال نا ابى عن قتادة عن الحسن عن حطان بن عبد الله الرقاشى عن عبادة بن الصامت قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا انزل عليه الوحى نكس راسه ونكس اصحابه رؤسهم فلما تلى عنه رفع راسه وحدثنا منصور بن ابى مزاحم ومحمد بن جعفر بن زياد قال منصور نا وقال ابن جعفر نا ابراهيم يعنيان ابن سعد عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال كان اهل الكتاب يسدلون اشعارهم وكان المشركون يفرقون رؤسهم وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب موافقة اهل الكتاب فيما لم يؤمر به فسدل رسول الله صلى الله عليه وسلم ناصيته ثم فرق بعد

(قوله باشممت) هو بكسر الميم الاولى على المشهور وحكى ابو عبيد وابن السكيت والجوهرى وآخرون فتحها (قوله ازهر اللون) هو الابيض المستنير وهى احسن الالوان (قوله كان عرقه اللؤلؤ) اى فى الصفاء والبياض واللؤلؤ بهمز اوله وآخره وتركهما وبهمز الاول دون الثانى وعكسه (قوله اذا مشى تكفأ) هو بالهمز وقد يترك همزه وزعم كثيرون ان اكثر ما يروى بلا همز وليس كما قالوا قال تتمراى مال يمينا وشمالا كما تكفأ السفينة قال الازهرى هذا خطأ لان هذا صفة المختال وانما معناه ان يميل الى سنة وقصد مشية كما قال فى الرواية الاخرى كانما ينحط فى صبب قال القاضى عياض للبعد فيما قاله شعر اذا كان خلقة وجبلة والمذموم منه ما كان مستعملا مقصودا **باب** طيب عرقه صلى الله عليه وسلم والتبرك (قوله فقال عندنا فعرق) اى نام للقيلولة (قوله تسلت العرق) اى تمسحه وتتبعه بالمسح (قوله كان النبى صلى الله عليه وسلم يدخل بيت ام سليم فينام على فراشها) قد سبق انها كانت محرما له صلى الله عليه وسلم ففيه الدخول على المحارم والنوم عندهن وفى بيوتهن وجواز النوم على الادم وهى الانطاع والجلود (قوله ففتحت عتيدتها) هى بعين مهملة مفتوحة ثم مثناة من فوق ثم من تحت وهى كالصندوق الصغير تجعل المراة فيه ما يعز من متاعها (قوله ففزع النبى صلى الله عليه وسلم فقال المصنعين) معنى ففزع استيقظ من نومه (قوله لها عرقك ادوف به طيبى) هو بالدال المهملة وبالمعجمة والاكثرون على المهملة وكذا نقله القاضى عن رواية الاكثرين ومعناه اخلط وسبق بيان هذه اللفظة فى اول كتاب الايمان (قوله كيف ياتيك الوحى فقال احيانا ياتينى مثل صلصلة الجرس وهو اشده على ثم يفصم عنى وقد وعيته واحيانا ملك فى مثل صورة الرجل فاعى ما يقول) اما الاحيان فالازمان ويقع على القليل والكثير ومثل صلصلة هو منصوب مثل واما الصلصلة فبفتح الصادين وهى الصوت المتدارك قال الخطابى معناه انه صوت متدارك يسمعه ولا يثبته اول ما يقرع سمعه حتى يفهم من بعد ذلك قال العلماء والحكمة فى ذلك ان يتفرغ سمعه صلى الله عليه وسلم ولا يبقى فيه ولا فى قلبه مكان لغير صوت الملك معنى وعيت جمعت وفهمت وحفظت واما يفصم فبفتح الياء واسكان الفاء وكسر الصاد المهملة اى يقلع وتجلى ما يتغشانى منه قاله الخطابى قال العلماء الفصم هو القطع من غير ابانة واما القصم بالقاف فقطع مع الابانة والانفصال ومعنى الحديث ان الملك يفارق على ان يعود ولا يفارق مفارقة قاطع لا يعود وروى هذا الحرف ايضا يفصم بضم الياء وفتح الصاد على ما لم يسم فاعله وروى بضم الياء وكسر الصاد على انه افصم يفصم بالف وهى لغة قليلة وهى من فصم المطر اذا اقلع وكف قال العلماء وذكر فى هذا الحديث حالين من احوال الوحى وهما مثل صلصلة الجرس وتمثل الملك رجلا ولم يذكر الرؤيا فى النوم وهى من الوحى لان مقصود السائل بيان ما يختص النبى صلى الله عليه وسلم وتخفى فلا يعرف الا من جهته واما الرؤيا فمشتركة معروفة (قوله كرب لذلك وتربد وجهه) هو بضم الكاف وكسر الراء ومعنى تربد اى تغير وصار كلون الرماد وفى ظاهر هذا مخالفة لما سبق فى اول كتاب الحج فى حديث المحرم الذى احرم بالعمرة وعليه خلوق وان يعلى بن امية نظر الى النبى صلى الله عليه وسلم حال نزول الوحى وهو محمر الوجه وجوابه انها حمرة كدرة وهذا معنى التربد وان فى اوله تربد ثم يحمر او بالعكس (قوله انثنى عنه) هكذا هو فى معظم نسخ بلادنا انثنى بهمزة ومثناة فوق ساكنة ولام ويا ومعناه ارتفع عنه الوحى هكذا فسره صاحب التحرير وغيره ووقع فى بعض النسخ اجلى بالجيم وفى رواية ابن ماهان انجلى ومعناهما ازيل عنه وزال عنه وفى رواية البخارى انجلى والله اعلم **باب** صفة شعره صلى الله عليه وسلم وصفاته وحليته (قوله كان اهل الكتاب يسدلون اشعارهم وكان المشركون يفرقون رؤسهم

وحدثنى ابو الطاهر قال نا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب بهذا الاسناد نحوه **حدثنا** محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت ابا اسحاق قال سمعت البراء يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا مربوعا بعيد ما بين المنكبين عظيم الجمة الى شحمة اذنيه عليه حلة حمراء ما رايت شيئا قط احسن منه عليه الصلوة والسلام **حدثنا** عمرو الناقد وابو كريب قالا نا وكيع عن سفيان عن ابى اسحاق عن البراء قال ما رايت من ذى لمة احسن فى حلة حمراء من رسول الله صلى الله عليه وسلم شعره يضرب منكبيه بعيد ما بين المنكبين ليس بالطويل ولا بالقصير قال ابو كريب له شعر **حدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء قال نا اسحاق بن منصور عن ابراهيم بن يوسف عن ابيه عن ابى اسحاق قال سمعت البراء يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم احسن الناس وجها واحسنه خلقا ليس بالطويل الذاهب ولا بالقصير **حدثنا** شيبان بن فروخ قال نا جرير بن حازم قال نا قتادة قال قلت لانس بن مالك كيف كان شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان شعرا رجلا ليس بالجعد ولا السبط بين اذنيه وعاتقه **وحدثنى** زهير بن حرب قال نا حبان ح قال وثنا محمد بن المثنى قال نا عبد الصمد قالا نا همام قال نا قتادة عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يضرب شعره منكبيه **حدثنا** يحيى بن يحيى وابو كريب قالا انا اسمعيل ابن علية عن حميد عن انس قال كان شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى انصاف اذنيه **حدثنا** محمد بن المثنى ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنى قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضليع الفم اشكل العين منهوس العقبين قال قلت لسماك ما ضليع الفم قال عظيم الفم قال قلت ما اشكل العين قال طويل شق العين قال قلت ما منهوس العقب قال قليل لحم العقب **حدثنا** سعيد بن منصور قال نا خالد بن عبد الله عن الجريرى عن ابى الطفيل قال قلت ارايت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم كان ابيض مليح الوجه قال مسلم ابن الحجاج مات ابو الطفيل سنة مائة وكان آخر من مات من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** عبيد الله بن عمر القواريرى قال نا عبد الاعلى ابن عبد الاعلى عن الجريرى عن ابى الطفيل قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم وما على وجه الارض رجل راه غيرى قال فقلت فكيف رايته قال كان ابيض مليحا مقصدا **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابن نمير وعمرو والناقد جميعا عن ابن ادريس قال عمرو نا عبد الله بن ادريس الاودى عن هشام عن ابن سيرين قال سئل انس هل خضب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انه لم يكن راى من الشيب الا قال ابن ادريس كانه يقلله وقد خضب ابو بكر وعمر بالحناء والكتم **حدثنا** محمد بن بكار بن الريان قال نا اسمعيل بن زكريا عن عاصم الاحول عن ابن سيرين قال سالت انس بن مالك هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم خضب فقال لم يبلغ الخضاب فقال كان فى لحيته شعرات بيض قال قلت له اكان ابو بكر يخضب قال فقال نعم بالحناء والكتم

وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب موافقة اهل الكتاب فيما لم يومر به فسدل ناصيته ثم فرق بعد قال اهل اللغة يقال سدل يسدل ويسدل بضم الدال وكسرها قال القاضى سدل الشعر ارساله قال والمراد به هنا عند العلماء ارساله على الجبين واتخاذه كالقصة يقال سدل شعره وثوبه اذا ارسله ولم يضم جوانبه واما الفرق فهو فرق الشعر بعضه من بعض قال العلماء والفرق سنة لانه الذى رجع اليه النبى صلى الله عليه وسلم قالوا فالظاهر انه انما رجع اليه بوحى لقوله انه كان يوافق اهل الكتاب فيما لم يومر به قال القاضى حتى قال بعضهم نسخ السدل فلا يجوز فعله ولا اتخاذ الناصية والجمة قال ويحتمل ان المراد جواز الفرق لا وجوبه ويحتمل ان الفرق كان باجتهاد فى مخالفة اهل الكتاب لا بوحى ويكون الفرق مستحبا ولهذا اختلف السلف فيه ففرق منهم جماعة واتخذ اللمة آخرون وقد جاء فى الحديث انه كان للنبى صلى الله عليه وسلم لمة فان انفرقت فرقها والا تركها قال مالك فرق الرجل احب الى هذا كلام القاضى والحاصل ان الصحيح المختار جواز السدل والفرق وان الفرق افضل والله اعلم قال القاضى واختلف العلماء فى تاويل موافقة اهل الكتاب فيما لم ينزل عليه شئ فقيل فعله استيلافا لهم فى اول الاسلام وموافقة لهم على مخالفة عبدة الاوثان فلما اغنى الله تعالى عن استيلافهم واظهر الاسلام على الدين كله صرح بمخالفتهم فى غير شئ منها صبغ الشيب وقال آخرون يحتمل انه امر باتباع شرعهم فيما لم يوح اليه شئ وانما كان هذا فيما علم انهم يبدلوه واستدل بعض الاصوليين بهذا الحديث ان شرع من قبلنا شرع لنا ما لم يرد شرعنا بخلافه وقال آخرون بل هذا دليل انه ليس بشرع لنا لانه قال يحب موافقتهم فاشار الى انه الى خيرته ولو كان شرعا لنا تحتم اتباعه والله اعلم (**قوله** كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مربوعا) هو بمعنى قوله فى الرواية الثانية ليس بالطويل ولا بالقصير (**قوله** عظيم الجمة الى شحمة اذنيه وفى رواية ما رايت من ذى لمة احسن منه وفى رواية كان يضرب شعره منكبيه وفى رواية الى انصاف اذنيه وفى رواية بين اذنيه وعاتقه) قال اهل اللغة الجمة اكثر من الوفرة فالجمة الشعر الذى نزل الى المنكبين والوفرة ما نزل الى شحمة الاذنين واللمة التى لمت بالمنكبين قال القاضى والجمع بين هذه الروايات ان ما يلى الاذن هو الذى يبلغ شحمة اذنيه وهو الذى بين اذنيه وعاتقه وما خلفه هو الذى يضرب منكبيه قال وقيل بل ذلك لاختلاف الاوقات فاذا اغفل عن تقصيرها بلغت المنكب واذا قصرها كانت الى انصاف الاذنين فكان يقصر ويطول بحسب ذلك والعاتق ما بين المنكب والعنق واما شحمة الاذن فهو اللين منها فى اسفلها وهو معلق القرط منها وتوضح هذه الروايات رواية ابراهيم الحربى كان شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم فوق الوفرة ودون الجمة (**قوله** فى حديث البراء كان رسول الله صلى الله عليه وسلم احسن الناس وجها احسنه خلقا) قال القاضى ضبطناه خلقا بفتح الخاء واسكان اللام هنا لان مراده صفات جسمه قال واما فى حديث انس فرويناه بالضم لانه انما اخبر عن حسن معاشرته واما قوله واحسنه فقال ابو حاتم وغيره هكذا تقوله العرب واحسنهم يريدون واحسنهم ولكن لا يتكلمون به وانما يقولون اجمل الناس واحسنه ومنه الحديث خير نساء ركبن الابل نساء قريش اشفقه على ولد واعطفه على زوج وحديث ابى سفين عندى احسن نساء العرب واجمله (**قوله** كان شعرا رجلا ليس بالجعد ولا السبط) هو بفتح الراء وكسر الجيم وهو الذى بين الجعودة والسبوطة قاله الاصمعى وغيره (**قوله** عن شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضليع الفم اشكل العين منهوس العقبين قال قلت لسماك ما ضليع الفم قال عظيم الفم قلت ما اشكل العين قال طويل شق العين قلت ما منهوس العقب قال قليل لحم العقب) اما (**قوله** فى ضليع الفم عظيم الفم فكذا قاله الاكثرون وهو الاظهر قالوا والعرب يمدح بذلك ويذم صغر الفم وهو معنى قول ثعلب فى ضليع الفم واسع الفم وقال شمر عظيم الاسنان واما (**قوله** فى اشكل العين فقال القاضى هذا وهم من سماك باتفاق العلماء وغلط ظاهر وصوابه ما اتفق عليه العلماء ونقله ابو عبيد وجميع اصحاب الغريب ان اشكلة حمرة فى بياض العينين وهو محمود والشهلة بالهاء حمرة فى سواد العين واما المنهوس فبالسين المهملة هكذا ضبطه الجمهور وقال صاحب التحرير وابن الاثير روى بالمهملة والمعجمة وهما متقاربان ومعناه قليل لحم العقب كما قال والله اعلم (**قوله** كان ابيض مليحا مقصدا) هو بفتح الصاد المشددة وهو الذى ليس بجسيم ولا نحيف ولا طويل ولا قصير وقال شمر هو نحو الربعة والقصد بمعناه والله اعلم

باب شيبه صلى الله عليه وسلم (**قوله** سالت انس بن مالك هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم خضب

وحدثنى حجاج بن الشاعر قال نا معلى بن اسد قال نا وهيب بن خالد عن ايوب عن محمد بن سيرين قال سالت انس بن مالك اخضب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انه لم ير من الشيب الا قليلا **حدثنى** ابو الربيع العتكى قال نا حماد قال نا ثابت قال سئل انس بن مالك عن خضاب النبى صلى الله عليه وسلم فقال لو شئت ان اعد شمطات كن فى راسه فعلت قال ولم يختضب وقد اختضب ابو بكر بالحناء والكتم واختضب عمر بالحناء بحتا **حدثنا** نصر بن على الجهضمى قال نا ابى قال نا المثنى بن سعيد عن قتادة عن انس بن مالك قال يكره ان ينتف الرجل الشعرة البيضاء من راسه ولحيته قال ولم يخضب رسول الله صلى الله عليه وسلم انما كان البياض فى عنفقته وفى الصدغين وفى الراس نبذ **وحدثنيه** محمد بن المثنى قال حدثنا عبد الصمد قال نا المثنى بهذا الاسناد **وحدثنا** محمد بن المثنى وابن بشار واحمد بن ابراهيم الدورقى وهارون بن عبد الله جميعا عن ابى داود قال ابن المثنى ثنا سليمان ابو داود قال نا شعبة عن خليد بن جعفر سمع ابا اياس عن انس انه سئل عن شيب النبى صلى الله عليه وسلم قال ما شانه الا ببياض **حدثنا** احمد بن يونس قال نا زهير قال نا ابو اسحاق ح قال وحدثنا يحيى بن يحيى قال انا ابو خيثمة عن ابى اسحاق عن ابى جحيفة قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه منه بيضاء ووضع زهير بعض اصابعه على عنفقته قيل له مثل من انت يومئذ قال ابرى النبل وارش بها **حدثنا** واصل بن عبد الاعلى قال نا محمد بن فضيل عن اسمعيل بن ابى خالد عن ابى جحيفة قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ابيض قد شاب كان الحسن بن على يشبهه **وحدثنا** سعيد بن منصور قال نا سفيان وخالد بن عبد الله ح قال وحدثنا ابن نمير قال نا محمد بن بشر كلهم عن اسمعيل عن ابى جحيفة بهذا ولم يقولوا ابيض قد شاب **وحدثنا** محمد بن المثنى قال نا ابو داود سليمان بن داود قال نا شعبة عن سماك قال سمعت جابر بن سمرة سئل عن شيب النبى صلى الله عليه وسلم قال كان اذا ادهن راسه لم ير منه شئ واذا لم يدهن رئى منه **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا عبيد الله عن اسرائيل عن سماك انه سمع جابر بن سمرة يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد شمط مقدم راسه ولحيته وكان اذا ادهن لم يتبين واذا شعث راسه تبين وكان كثير شعر اللحية فقال رجل وجهه مثل السيف قال لا بل كان مثل الشمس والقمر وكان مستديرا ورايت الخاتم عند كتفه مثل بيضة الحمامة يشبه جسده **وحدثنا** محمد بن المثنى قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سماك قال سمعت جابر بن سمرة قال رايت خاتما فى ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم كانه بيضة حمام **وحدثنا** ابن نمير قال نا عبيد الله بن موسى قال انا حسن بن صالح عن سماك بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** قتيبة بن سعيد ومحمد بن عباد قالا نا حاتم وهو ابن اسمعيل عن الجعد بن عبد الرحمن قال سمعت السائب بن يزيد يقول ذهبت بى خالتى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان ابن اختى وجع فمسح راسى ودعا لى بالبركة ثم توضا فشربت من وضوءه ثم قمت خلف ظهره فنظرت الى خاتمه بين كتفيه مثل زر الحجلة

فقال لم يبلغ الخضاب كان فى لحيته شعرات بيض وفى رواية لم ير من الشيب الا قليلا وفى رواية لو شئت ان اعد شمطات كن فى راسه لم يختضب وفى رواية لم يختضب رسول الله صلى الله عليه وسلم انما كان البياض فى عنفقته وفى الصدغين وفى الراس نبذ وفى رواية ما شانه الا ببيضاء وفى رواية ابى جحيفة رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه منه بيضاء ووضع الراوى بعض اصابعه على عنفقته وفى رواية له رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ابيض قد شاب وفى رواية جابر بن سمرة انه سئل عن شيب النبى صلى الله عليه وسلم فقال كان اذا ادهن راسه لم ير منه شئ واذا لم يدهن رئى منه وفى رواية له كان قد شمط مقدم راسه ولحيته وفى رواية لانس يعد عدا ما فى راسه ولحيته عشرون شعرة بيضاء وفى حديث ام سلمة انها اخرجت لهم شعرات من شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم حمرا مخضوبة بالحناء والكتم) قال القاضى اختلف العلماء هل خضب النبى صلى الله عليه وسلم ام لا فمنعه الاكثرون لحديث انس وهو مذهب مالك وقال بعض المحدثين خضب لحديث ام سلمة هذا ولحديث ابن عمر انه راى النبى صلى الله عليه وسلم يصبغ بالصفرة قال وجمع بعضهم بين الاحاديث بما اشار اليه فى حديث ام سلمة من كلام انس فى قوله فقال ما ادرى فى هذا الذى يحدثون الا ان يكون ذلك من الطيب الذى كان يطيب به شعره لانه صلى الله عليه وسلم كان يستعمل الطيب كثيرا وهو يزيل سواد الشعر فاشار انس الى ان تغيير ذلك ليس بصبغ وانما هو لضعف لون سواده بسبب الطيب قال ويحتمل ان تلك الشعرات تغيرت بعده للكثرة تطييب ام سلمة لها اكرر ما هذا آخر كلام القاضى والمختار انه صلى الله عليه وسلم صبغ فى وقت وتركه فى معظم الاوقات فاخبر كل بما راى وهو صادق وهذا التاويل كالمتعين فحديث ابن عمر فى الصحيحين ولا يمكن تركه ولا تاويل له والله اعلم واما اختلاف الرواية فى قدر الشيب فالجمع بينها انه راى شيأ اليسير فمن اثبت شيبة اخبر عن ذلك اليسير ومن نفاه اراد انه لم يكثر فيه كما قال فى الرواية الاخرى لم يشتد الشيب اى لم يكثر ولم يخرج شعره عن سواده وحسنه كما قال فى الرواية الاخرى لم ير من الشيب الا قليلا (**قوله** عد شمطاته وفى الرواية الاخرى كان قد شمط) بكسر الميم اتفق العلماء على ان المراد بالشمط هنا ابتداء الشيب يقال منه شمط واشمط (**قوله** خضب ابو بكر وعمر بالحناء والكتم) اما الحناء فممدود وهو معروف واما الكتم فبفتح الكاف والتاء المثناة من فوق المخففة هذا هو المشهور وقال ابو عبيدة هو بتشديد التاء وحكاه غيره وهو نبات يصبغ به الشعر يكسر بياضه او حمرته الى الدهمة (**قوله** اختضب عمر بالحناء بحتا) هو بالحاء المهملة معناه خالصا لم يخلط بغيره (**قوله** عن انس قال يكره ان ينتف الرجل الشعرة البيضاء من راسه ولحيته) هذا متفق عليه قال اصحابنا واصحاب مالك يكره والاجود (**قوله** وفى الراس نبذ) ضبطوه بوجهين احدهما بضم النون وفتح الباء والثانى بفتح النون واسكان الباء وهو جزم القاضى ومعناه شعرات متفرقة (**قوله** سمع ابا اياس) هو معاوية بن قرة (**قوله** ابرى النبل وارشها) اما ابرى فبفتح الهمزة ايضا وكسر الراء واسكان الياء اى اعمل للنبل وشاب اثبات خاتم النبوة وصفته ومحله من جسده صلى الله عليه وسلم (**قوله** ورايت الخاتم عند كتفه مثل بيضة الحمامة يشبه جسده وفى رواية بين كتفيه مثل زر الحجلة وفى رواية فنظرت الى خاتم النبوة بين كتفيه عند ناغض كتفه اليسرى جمعا عليه خيلان كامثال الثآليل) اما بيضة الحمامة فهى بيضتها المعروفة واما زر الحجلة فبزاى ثم راء واحد والحجلة بفتح الحاء وتجميم هذا هو الصحيح المشهور والمراد بالحجلة واحدة الحجال وهى بيت كالقبة لها ازرار كبار وعرى هذا هو الصواب المشهور الذى قاله الجمهور وقال بعضهم المراد بالحجلة الطائر المعروف وزرها بيضتها واشار اليه الترمذى وانكره عليه العلماء وقال الخطابى روى ايضا بتقديم الراء على الزاى ويكون المراد البيض يقال ارنت الجراده بفتح الراء وتشديد الزاى اذا كبست ذنبها فى الارض فباضت وجاء فى صحيح البخارى كانت بضعة ناشزة اى مرتفعة على جسده واما ناغض كتفه فبالنون والغين والضاد المعجمتين والغين بكسرة قال الجمهور ينغض وينغض والناغض على الكتف وقيل هو لحم الرقيق الذى على طرف وقيل بالظهر منه عند التحرك سمى ناغضا لتحركه واما قوله جمعا فبضم الجيم واسكان الميم ومعناه انه كجمع الكف وهو صوته بعدان تجمع الاصابع وتضمها واما الخيلان فبكسر الخاء المعجمة واسكان الياء جمع خال وهو الشامة فى الجسد والله اعلم قال القاضى وهذه الروايات متقاربة متفقة على انها شاخصة فى جسده قدر بيضة الحمامة وهو نحو بيضة الحجلة وزر الحجلة واما رواية جمع الكف وناشزة

باب اثبات خاتم النبوة وصفته ومحله من جسده صلى الله عليه وسلم

باب

حدثنا ابو كامل قال نا حماد يعنى ابن زيد ح قال وحدثنى سويد بن سعيد قال نا على بن مسهر كلاهما عن عاصم الاحول ح قال وثنى حامد بن عمر البكراوى واللفظ له قال نا عبد الواحد يعنى ابن زياد قال نا عاصم عن عبد الله بن سرجس قال رايت النبى صلى الله عليه وسلم واكلت معه خبزا ولحما او قال ثريدا قال فقلت له استغفر لك النبى صلى الله عليه وسلم قال نعم ولك ثم تلا هذه الاية واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات قال ثم درت خلفه فنظرت الى خاتم النبوة بين كتفيه عند ناغض كتفه اليسرى جمعا عليه خيلان كامثال الثآليل **حدثنا** يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن ربيعة بن ابى عبد الرحمن عن انس ابن مالك انه سمعه يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بالطويل البائن ولا بالقصير وليس بالابيض الامهق ولا بالادم ولا بالجعد القطط ولا بالسبط بعثه الله على راس اربعين سنة فاقام بمكة عشر سنين وبالمدينة عشر سنين وتوفاه الله على راس ستين سنة وليس فى راسه ولحيته عشرون شعرة بيضاء **وحدثنا** يحيى بن ايوب وقتيبة بن سعيد وعلى بن حجر قالوا نا اسمعيل يعنون ابن جعفر ح قال وحدثنى القاسم بن زكريا قال نا خالد بن مخلد قال ثنى سليمان بن بلال كلاهما عن ربيعة بن ابى عبد الرحمن عن انس بن مالك بمثل حديث مالك وزاد فى حديثهما كان ازهر **وحدثنى** ابو غسان الرازى محمد بن عمرو قال نا حكام بن سلم قال نا عثمان بن ذائدة عن زبيد بن عدى عن انس بن مالك قال قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ابن ثلاث وستين وابو بكر الصديق وهو ابن ثلاث وستين وعمر وهو ابن ثلاث وستين **وحدثنى** عبد الملك بن شعيب بن الليث قال حدثنى ابى عن جدى قال حدثنى عقيل بن خالد عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توفى وهو ابن ثلاث وستين سنة وقال ابن شهاب اخبرنى سعيد بن المسيب بمثل ذلك **وحدثنا** عثمان بن ابى شيبة وعباد بن موسى قالا نا طلحة بن يحيى عن يونس بن يزيد عن ابن شهاب بالاسنادين جميعا مثل حديث عقيل **وحدثنا** ابو معمر اسمعيل بن ابراهيم الهذلى قال نا سفين عن عمرو قال قلت لعروة كم كان النبى صلى الله عليه وسلم بمكة قال عشرا قال قلت فان ابن عباس يقول ثلث عشرة **وحدثنا** ابن ابى عمر قال نا سفين عن عمرو قال قلت لعروة كم لبث النبى صلى الله عليه وسلم بمكة قال عشرا قال قلت فان ابن عباس يقول بضع عشرة قال فغمزه وقال نا اخذه من قول الشاعر **حدثنا** اسحاق بن ابراهيم وهارون بن عبد الله عن روح بن عبادة قال نا زكريا ابن اسحاق عن عمرو بن دينار عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مكث بمكة ثلاث عشرة وتوفى وهو ابن ثلاث وستين **وحدثنا** ابن ابى عمر قال نا بشر بن السرى قال نا حماد عن ابى جمرة الضبعى عن ابن عباس قال اقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة ثلاث عشرة يوحى اليه بالمدينة عشرا ومات وهو ابن ثلاث وستين سنة **وحدثنا** عبد الله بن عمر بن محمد بن ابان الجعفى قال نا سلام ابو الاحوص عن ابى اسحاق قال كنت جالسا مع عبد الله بن عتبة فذكروا سن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بعض القوم كان ابو بكر اكبر من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عبد الله قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ابن ثلاث وستين ومات ابو بكر وهو ابن ثلاث وستين وقتل عمر وهو ابن ثلاث وستين قال فقال رجل من القوم يقال له عامر بن سعد نا جرير قال كنا قعودا عند معاوية فذكروا سن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال معوية قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ابن ثلاث وستين ومات ابو بكر وهو ابن ثلاث وستين وقتل عمر وهو ابن ثلاث وستين **وحدثنا** ابن المثنى وابن بشار واللفظ لابن المثنى قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت ابا اسحاق يحدث عن عامر بن سعد البجلى عن جرير انه سمع معاوية يخطب فقال مات رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ابن ثلاث وستين وابو بكر وعمر انا ابن ثلاث وستين

باب كم اقام النبى صلى الله عليه وسلم واقامته بمكة والمدينة

فظاهرها المخالفة فتاول على وفق الروايات الكثيرة ويكون معناه على هيئته جمع الكف لكنه اصغر منه فى قدر بيضة الحمامة قال القاضى وهذا الخاتم هو اثر شق الملكين بين الكتفين وهذا الذى قاله ضعيف بل باطل لان شق الملكين انما كان فى صدره وبطنه والله اعلم **باب** قدر عمره صلى الله عليه وسلم واقامته بمكة والمدينة ذكر فى الباب ثلث روايات احداها انه صلى الله عليه وسلم توفى وهو ابن ستين سنة والثانية خمس وستون والثالثة ثلث وستون وهى اصحها واشهرها رواها مسلم هنا من رواية عائشة وانس وابن عباس رضى الله عنهم واتفق العلماء على ان اصحها ثلث وستون وتاولوا الباقى عليه فرواية ستين اقتصر فيها على العقود وترك الكسر ورواية الخمس متاولة ايضا وحصل فيها اشتباه وقد انكر عروة على ابن عباس قوله خمس وستون ونسبه الى الغلط وانه لم يدرك اول النبوة ولا اكثرت صحبته بخلاف الباقين واتفقوا انه صلى الله عليه وسلم اقام بالمدينة بعد الهجرة عشر سنين وبمكة قبل النبوة اربعين سنة وانما الخلاف فى قدر اقامته بمكة بعد النبوة وقبل الهجرة والصحيح انها ثلث عشرة فيكون عمره ثلثا وستين وهذا الذى ذكرناه انه بعث على راس اربعين سنة وهو الصواب المشهور الذى اطبق عليه العلماء وحكى القاضى عياض عن ابن عباس وسعيد بن المسيب رواية شاذة انه صلى الله عليه وسلم بعث على راس ثلث واربعين سنة والصواب اربعون كما سبق وولد عام الفيل على الصحيح المشهور وقيل بعد الفيل بثلاث سنين وقيل باربعين سنة وادعى القاضى عياض الاجماع على عام الفيل وليس كما ادعى واتفقوا انه ولد يوم الاثنين فى شهر ربيع الاول وتوفى يوم الاثنين من شهر ربيع الاول واختلفوا فى يوم الولادة هل هو ثانى الشهر ام ثامنه ام عاشره ام ثانى عشرة ويوم الوفاة ثانى عشرة صحى والله اعلم (قوله ليس بالطويل البائن ولا بالقصير) المراد بالبائن زائد الطول اى هو بين زائد الطول والقصير وهو بمعنى ما سبق انه كان مقصدا (قوله لا بالابيض الامهق ولا بالادم) الامهق بالميم هو شديد البياض كلون الجص وهو كريه المنظر ورعا توهمه الناظر ابرص والادم الاسمر معناه ليس باسمر ولا بابيض كريه البياض بل ابيض بياضا نيرا كما قال فى الحديث السابق انه صلى الله عليه وسلم كان اظهر اللون وكذا قال فى الرواية التى بعده كان ازهر (قوله قلت لعروة كم لبث النبى صلى الله عليه وسلم بمكة قال عشرا قلت فان ابن عباس يقول بضع عشرة قال فغمزه وقال انما اخذه من قول الشاعر) هكذا هو فى جميع نسخ بلادنا فغمزه بالغين والغاء وكذا نقله القاضى عن رواية الجلودى ومعناه دعاله بالمغفرة فقال غفر الله له وهذه اللفظة يقولونها غالبا لمن غلط فى شئ فكانه قال اخطأ غفر الله له قال القاضى وفى رواية ابن ماهان فصعقه بصاد ثم عين اى استصغره عن معرفة هذا وادراكه ذلك وضبطه انما اسنده فيما الى قول الشاعر وليس معه علم بذلك ورجح القاضى هذا القول قال والشاعر هو ابو قيس صرمة ابن ابى انس حيث يقول ثوى فى قريش بضع عشرة حجة * يذكر لو يلقى خليلا موانيا * وقد وقع هذا البيت فى بعض نسخ صحيح مسلم وليس هو فى عامتها قلت وابو قيس هذا هو صرمة بن ابى انس بن مالك بن عدى ابن عامر بن غنم بن عدى بن النجار الانصارى هكذا نسبه ابن اسحق قال كان قد ترهب فى الجاهلية ولبس المسوح وفارق الاوثان واغتسل من الجنابة واتخذ بيتا له مسجدا لا يدخل عليه حائض ولا جنب وقال اعبد رب ابراهيم فلما قدم النبى صلى الله عليه وسلم المدينة اسلم فحسن اسلامه وهو شيخ كبير وكان قوالا بالحق وكان معظما لله تعالى فى الجاهلية يقول الشعر فى تعظيمه سبحانه وتعالى (قوله سمع معوية يخطب فقال مات رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ابن ثلث وستين وابو بكر وعمر انا ابن ثلاث وستين)

وحدثنی ابن منهال الضریر قال نا یزید بن زریع قال نا یونس بن عبید عن عمار مولی بنی هاشم قال سالت ابن عباس کم اتی لرسول الله صلی الله علیه وسلم یوم مات فقال ما کنت احسب مثلك من قومه یخفی علیه ذلك قال قلت انی قد سالت الناس فاختلفوا علی فاحببت ان اعلم قوله فیه قال اتحسب قال قلت نعم قال اسمك اربعین بعث الیها خمس عشرة بمکة یامن ویخاف وعشر من مهاجرة الی المدینة وحدثنی محمد بن رافع نا شبابة بن سوار قال نا شعبة عن یونس بهذا الاسناد نحو حدیث یزید بن زریع حدثنا نصر بن علی قال نا بشر یعنی ابن مفضل قال نا خالد الحذاء قال نا عمار مولی بنی هاشم قال نا ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم توفی وهو ابن خمس وستین وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابن علیة عن خالد بهذا الاسناد وحدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی قال انا روح قال نا حماد بن سلمة عن عمار بن ابی عمار عن ابن عباس قال اقام رسول الله صلی الله علیه وسلم بمکة خمس عشرة سنة یسمع الصوت ویری الضوء سبع سنین ولا یری شیئا وثمان سنین یوحی الیه واقام بالمدینة عشرا وحدثنا زهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر واللفظ لزهیر قال اسحاق انا وقال الاخران نا سفیان بن عیینة عن الزهری سمع محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحی بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی عقبی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعده نبی حدثنی حرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو الله بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدی احد وقد سماه الله رؤفا رحیما وحدثنی عبد الملك بن شعیب بن اللیث قال ثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل ح قال وثنا عبد بن حمید قال انا عبد الرزاق قال انا معمر ح قال وثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال نا ابو الیمان قال نا شعیب کلهم عن الزهری بهذا الاسناد وفی حدیث شعیب ومعمر سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی حدیث معمر قال قلت للزهری وما العاقب قال الذی لیس بعده نبی وفی حدیث معمر وعقیل لکفرة وفی حدیث شعیب بالکفر وحدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی قال نا جریر عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن ابی عبیدة عن ابی موسی الاشعری قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسمی لنا نفسه اسماء فقال انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبة ونبی الرحمة وحدثنا زهیر بن حرب قال نا جریر عن الاعمش عن ابی الضحی عن مسروق عن عائشة قالت صنع رسول الله صلی الله علیه وسلم امرا فترخص فیه فبلغ ذلك ناسا من اصحابه فکانهم کرهوه وتنزهوا عنه فبلغه ذلك فقام خطیبا فقال ما بال رجال بلغهم عنی امر ترخصت فیه فکرهوه وتنزهوا عنه فوالله لانا اعلمهم بالله واشدهم له خشیة حدثنا ابو سعید الاشج قال نا حفص یعنی ابن غیاث ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وعلی بن خشرم قالا انا عیسی بن یونس کلاهما عن الاعمش باسناد جریر نحو حدیثه وحدثنا ابو کریب قال نا ابو معاویة عن الاعمش عن مسلم عن مسروق عن عائشة قالت رخص رسول الله صلی الله علیه وسلم فی امر فتنزه عنه ناس من الناس فبلغ ذلك النبی صلی الله علیه وسلم فغضب حتی بان الغضب فی وجهه ثم قال ما بال اقوام یرغبون عما رخص لی فیه فوالله لانا اعلمهم بالله واشدهم له خشیة وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا اللیث ح قال وحدثنا محمد بن رمح قال انا اللیث عن ابن شهاب عن عروة بن الزبیر ان عبد الله بن الزبیر حدثه ان رجلا من الانصار خاصم الزبیر

هکذا هو فی جمیع النسخ وهو صحیح وتقدیره وابو بکر وعمر کذلك ثم استانف فقال وانا ابن ثلث وستین ای وانا متوقع موافقتهم وانی اموت فی سنتی هذه (قوله یسمع الصوت ویری الضوء) قال القاضی ای صوت الهاتف به من الملائکة ویری الضوء ای نور الملائکة ونور آیات الله تعالی حتی رای الملك بعینه وشافهه بوحی الله تعالی باب فی اسمائه صلی الله علیه وسلم وذکر بعض هذه الاسماء وآله صلی الله علیه وسلم اسماء اخر ذکرها ابو بکر بن العربی المالکی فی کتابه الاحوذی فی شرح الترمذی عن بعضهم ان لله تعالی الف اسم وللنبی صلی الله علیه وسلم الف اسم ایضا ثم ذکر منها علی التفصیل بضعا وستین قال اهل اللغة یقال رجل محمد ومحمود اذا کثرت خصاله المحمودة وقال ابن فارس وغیره وبه سمی نبینا صلی الله علیه وسلم محمدا واحمد ای الهم الله تعالی الهاما ان سموه بما علم من جمیل صفاته (قوله صلی الله علیه وسلم وانا الماحی الذی یمحی بی الکفر) قال العلماء المراد محو الکفر من مکة والمدینة وسائر بلاد العرب وما زوی لصلی الله علیه وسلم من الارض ووعد ان یبلغ ملك امته قالوا ویحتمل ان المراد المحو العام بمعنی الظهور بالحجة والغلبة کما قال تعالی لیظهره علی الدین کله وجاء فی حدیث آخر تفسیر الماحی بانه الذی محیت به سیئات من اتبعه فقد یکون المراد بمحو الکفر هذا ویکون کقوله تعالی قل للذین کفروا ان ینتهوا یغفر لهم ما قد سلف والحدیث الصحیح الاسلام یهدم ما کان قبله (قوله صلی الله علیه وسلم وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی عقبی وفی الروایة الثانیة علی قدمی) فاما الثانیة فاتفقت النسخ علی انها علی قدمی لکن ضبطوه بتخفیف الیاء علی الافراد وتشدیدها علی التثنیة واما الروایة الاولی فهی فی معظم النسخ عقبی وفی بعضها قدمی کالثانیة قال العلماء معناها یحشرون علی اثری وزمان نبوتی ورسالتی ولیس بعدی نبی وقیل یتبعونی (قوله صلی الله علیه وسلم والعاقب المقفی ونبی التوبة ونبی الرحمة) اما العاقب ففسره فی الحدیث بانه لیس بعده نبی ای جاء عقبهم قال ابن الاعرابی العاقب والعقوب الذی یخلف فی الخیر من کان قبله ومنه عقب الرجل لولده واما المقفی فقال شمر هو بمعنی العاقب وقال ابن الاعرابی هو المتبع للانبیاء یقال قفوته اقفوه وقفیته اقفیه اذا اتبعته وقافیة کل شئ آخره واما نبی التوبة ونبی الرحمة فمعناها متقارب ومقصودها ان صلی الله علیه وسلم جاء بالتوبة وبالرحم قال الله تعالی رحماء بینهم وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمة والله اعلم وفی حدیث آخر نبی الملاحم لانه صلی الله علیه وسلم بعث بالقتال قال العلماء وانما اقتصر علی هذه الاسماء مع ان لصلی الله علیه وسلم اسماء غیرها کما سبق لانها موجودة فی الکتب المتقدمة وموجودة للامم السالفة باب علمه صلی الله علیه وسلم بالله تعالی وشدة خشیته (قوله فغضب حتی بان الغضب فی وجهه ثم قال ما بال اقوام یرغبون عما رخص لی فیه فوالله لانا اعلمهم بالله واشدهم له خشیة) فیه الحث علی الاقتداء بصلی الله علیه وسلم والنهی عن التعمق فی العبادة وذم التنزه عن المباح شکافی اباحته وفیه الغضب عند انتهاك حرمات الشرع وان کان المنتهك جاهلا او متاولا باطلا وفیه حسن المعاشرة بارسال التعزیر والانکار فی الجمع ولا یعین فاعله فیقال ما بال اقوام ونحوه وفیه ان القرب الی الله تعالی سبب لزیادة العلم به وشدة خشیته وأما قوله صلی الله علیه وسلم فوالله لانا اعلمهم بالله واشدهم له خشیة فمعناه انهم یتوهمون ان رغبتهم عما فعلت اقرب لهم عند الله وان فعلی خلاف ذلك ولیس کما توهموا بل انا اعلمهم بالله واشدهم له خشیة وانما یکون القرب الیه سبحانه وتعالی وله خشیته له علی حسب ما امر لا بالخیلات النفوس وتکلف اعمال لم یامر بها والله اعلم باب وجوب اتباعه صلی الله علیه وسلم (قوله شراج الحرة) بکسر الشین المعجمة وبالجیم هی مسایل الماء واحدها شرجة والحرة هی الارض الملبسة حجارة سودا (قوله سرح الماء) ای ارسله (قوله صلی الله علیه وسلم اسق یا زبیر ثم ارسل الماء الی جارك فغضب الانصاری

ثنا یحیی

ثنا ابن نمیر ح

ثنا ابو کریب

ثنا ابن نمیر

ثنا ابو معاویة

ثنا قتیبة

ثنا اللیث

ثنا محمد بن رمح

ثنا اللیث

ثنا ابن شهاب

ثنا عبد الله بن الزبیر

ثنا عقیل

ثنا عبد الله بن الزبیر

ثنا عقیل

ثنا عبد الله بن الزبیر

ثنا عقیل

عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فى شراج الحرة التى يسقون بها النخل فقال الانصارى سرح الماء يمر فابى عليه فاختصموا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم للزبير اسق يا زبير ثم ارسل الماء الى جارك فغضب الانصارى فقال يا رسول الله ان كان ابن عمتك فتلون وجه نبى الله صلى الله عليه وسلم ثم قال يا زبير اسق ثم احبس الماء حتى يرجع الى الجدر فقال الزبير والله انى لاحسب هذه الآية نزلت فى ذلك فلا وربك لا يؤمنون

وحدثنى حرملة بن يحيى التجيبى قال انا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب قال اخبرنى ابو سلمة بن عبد الرحمن وسعيد بن المسيب قالا كان ابو هريرة يحدث انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما نهيتكم عنه فاجتنبوه وما امرتكم به فافعلوا منه ما استطعتم فانما اهلك الذين من قبلكم كثرة مسائلهم واختلافهم على انبيائهم **وحدثنى** محمد بن احمد بن ابى خلف قال حدثنا ابو سلمة وهو منصور بن سلمة الخزاعى قال نا ليث عن يزيد بن الهاد عن ابن شهاب بهذا الاسناد مثله سواء **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا نا ابو معاوية ح قال وحدثنا ابن نمير قال نا ابى كلاهما عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة ح قال وثنا قتيبة بن سعيد قال نا المغيرة يعنى الحزامى ح قال ونا ابن ابى عمر قال نا سفيان كلاهما عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة ح قال وثنا عبيد الله بن معاذ ثنا ابى قال نا شعبة عن محمد بن زياد سمع ابا هريرة ح قال وثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن همام بن منبه عن ابى هريرة كلهم قال عن النبى صلى الله عليه وسلم ذرونى ما تركتم وفى حديث همام ما تركتم فانما اهلك من كان قبلكم ثم ذكروا نحو حديث الزهرى عن سعيد وابى سلمة عن ابى هريرة **حدثنا** يحيى بن يحيى قال نا ابراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن عامر بن سعد عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اعظم المسلمين فى المسلمين جرما من سال عن شئ لم يحرم على المسلمين فحرم عليهم من اجل مسئلته **وحدثناه** ابو بكر بن ابى شيبة وابن ابى عمر قالا نا سفيان بن عيينة عن الزهرى ح قال وثنا محمد بن عباد قال نا سفيان قال احفظه كما احفظ بسم الله الرحمن الرحيم الزهرى عن عامر بن سعد عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اعظم المسلمين فى المسلمين جرما من سال عن امر لم يحرم فحرم على الناس من اجل مسئلته **وحدثنيه** حرملة بن يحيى قال انا ابن وهب قال اخبرنى يونس ح قال وحدثنا عبد بن حميد قال نا عبد الرزاق قال انا معمر كلاهما عن الزهرى بهذا الاسناد وزاد فى حديث معمر رجل سال عن شئ ونقر عنه وقال فى حديث يونس عامر بن سعد انه سمع سعدا

فقال يا رسول الله ان كان ابن عمتك فتلون وجه نبى الله صلى الله عليه وسلم ثم قال يا زبير اسق ثم احبس الماء حتى يرجع الى الجدر اما **قوله** ان كان ابن عمتك فهو بفتح الهمزة اى فعلت هذا لكونه ابن عمتك **قوله** تلون وجهه اى تغير من الغضب لانتهاك حرمات النبوة وقبح كلام هذا الانسان واما الجدر فبفتح الجيم وكسرها وبالدال المهملة وهو الجدار وجمع الجدار جدر ككتاب وكتب وجمع الجدر جدور كفلس وفلوس ومعنى يرجع الى الجدر اى يصير اليه والمراد بالجدر اصل الحائط وقيل اصول الشجر والصحيح الاول وقدره العلماء ان يرتفع الماء فى الارض كلها حتى يبتل كعب رجل الانسان فلصاحب الارض الاولى التى تلى الماء ان يحبس الماء فى الارض الى هذا الحد ثم يرسله الى جاره الذى وراءه وكان الزبير صاحب الارض الاولى فاول عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال اسق ثم ارسل الماء الى جارك اى اسق شيئا يسيرا دون قدر حقك ثم ارسله الى جارك اولا الا على الزبير ولعلمه بانه يرضى بذلك ويؤثر الاحسان الى جاره فلما قال الجار ما قال امره ان يأخذ جميع حقه وقد سبق شرح هذا الحديث واضحا فى بابه قال العلماء ولو صدر مثل هذا الكلام الذى تكلم به الانصارى اليوم من انسان من نسبته صلى الله عليه وسلم الى هوى كان كفرا واجريت على قائله احكام المرتدين فيجب قتله بشرطه قالوا وانما تركه النبى صلى الله عليه وسلم لانه كان فى اول الاسلام يتالف الناس ويدفع بالتى هى احسن ويصبر على اذى المنافقين ومن فى قلبه مرض ويقول يسروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا ويقول لا يتحدث الناس ان محمدا يقتل اصحابه وقد قال الله تعالى ولا تزال تطلع على خائنة منهم الا قليلا منهم فاعف عنهم واصفح ان الله يحب المحسنين قال القاضى وحكى الداودى ان هذا الرجل الذى خاصم الزبير كان منافقا **قوله** فى الحديث انه انصارى لا يخالف هذا لانه كان من قبيلتهم لا من الانصار المسلمين **واما قوله** فى آخر الحديث فقال الزبير والله انى لاحسب هذه الآية نزلت فيه فلا وربك لا يؤمنون الآية فهكذا قال طائفة فى سبب نزولها وقيل نزلت فى رجلين تحاكما الى النبى صلى الله عليه وسلم فحكم على احدهما فقال ارفعنى الى عمر بن الخطاب وقيل فى يهودى ومنافق اختصما الى النبى صلى الله عليه وسلم فلم يرض المنافق بحكمه وطلب الحكم عند الكاهن قال ابن جرير يحتمل انها نزلت فى الجميع والله اعلم **(قوله** صلى الله عليه وسلم ما نهيتكم عنه فاجتنبوه وما امرتكم به فافعلوا منه ما استطعتم) هذا الحديث سبق شرحه واضحا فى كتاب الحج وهو من قواعد الاسلام **باب** توقيره صلى الله عليه وسلم وترك اكثار سؤاله عما لا ضرورة اليه او لا يتعلق به تكليف ومالا يقع ونحو ذلك) مقصود احاديث الباب ان صلى الله عليه وسلم نهاهم عن اكثار السؤال والابتداء بالسؤال عما لم يقع وكره لهم ذلك لمعان منها انه ربما كان سببا لتحريم شئ على المسلمين فيلحقهم به المشقة وقد بين هذا بقوله صلى الله عليه وسلم فى الحديث الاول اعظم المسلمين جرما من سال عن شئ لم يحرم على المسلمين فحرم عليهم من اجل مسئلته ومنها انه ربما كان فى الجواب ما يكرهه السائل ويسوءه ولهذا انزل الله تعالى فى ذلك قوله تعالى يا ايها الذين آمنوا لا تسئلوا عن اشياء ان تبد لكم تسؤكم كما صرح به فى الحديث فى سبب نزولها ومنها انهم ربما احفوه صلى الله عليه وسلم بالمسئلة واحفوه بالمسئلة تحملونه على المشقة والاذى فيكون ذلك سببا لهلاكهم وقد صرح بهذا فى حديث انس المذكور فى الكتاب فى قوله سالوا نبى الله صلى الله عليه وسلم حتى احفوه بالمسئلة الى آخره وقد قال الله تعالى ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله فى الدنيا والآخرة واعد لهم عذابا مهينا **(قوله** صلى الله عليه وسلم ان اعظم المسلمين فى المسلمين جرما من سال عن شئ لم يحرم على المسلمين فحرم عليهم من اجل مسئلته) وفى رواية من سال عن شئ ونقر عنه اى بالغ فى البحث عنه والاستقصاء وقال القاضى عياض المراد بالجرم هنا الحرج على المسلمين لا انه الجرم الذى هو الاثم المعاقب عليه لان السؤال كان مباحا ولهذا قال صلى الله عليه وسلم سلونى هذا كلام القاضى وهذا الذى قاله القاضى ضعيف بل باطل والصواب الذى قاله الخطابى وصاحب التحرير وجماهير العلماء فى شرح هذا الحديث ان المراد بالجرم هنا الاثم والذنب قالوا ويقال منه جرم بفتح واجترم وتجرم اذا اثم قال الخطابى وغيره هذا الحديث فيمن سال تكلفا او تعنتا فيما لا حاجة به اليه فاما من سال لضرورة بان وقعت له مسئلة فسال عنها فلا اثم عليه ولا عتب لقوله تعالى فاسئلوا اهل الذكر قال صاحب التحرير وغيره فيه دليل على ان من عمل ما فيه اضرار لغيره كان آثما

حدثنا محمود بن غیلان ومحمد بن قدامة السلمی و یحیی بن محمد اللؤلؤی والفاظهم متقاربة قال محمود نا النضر بن شمیل وقال الآخران انا النضر قال نا شعبة قال نا موسی بن انس عن انس بن مالك قال بلغ رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اصحابه شئ فخطب فقال عُرضت علیّ الجنة والنار فلم ارکالیوم فی الخیر والشر ولو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا قال فما اتی علی اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم اشدّ منه قال غطّوا رؤسهم ولهم حنین قال فقام عمر قال رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا قال فقام ذلك الرجل فقال من ابی قال ابوك فلان فنزلت یا ایها الذین آمنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم **وحدثنا** محمد بن معمر بن ربعی القیسی قال نا روح بن عبادة قال نا شعبة قال اخبرنی موسی بن انس قال سمعت انس بن مالك یقول قال رجل یا رسول الله من ابی قال ابوك فلان ونزلت یا ایها الذین آمنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم تمام الآیة **وحدثنی** حرملة بن یحیی بن عبد الله بن حرملة بن عمران التجیبی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج حین زاغت الشمس فصلی لهم صلوة الظهر فلما سلّم قام علی المنبر فذکر الساعة وذکر ان قبلها امورا عظاما ثم قال من احبّ ان یسئلنی عن شئ فلیسالنی عنه فوالله لا تسالونی عن شئ الا اخبرتکم به ما دمت فی مقامی هذا قال انس بن مالك فاکثر الناس البکاء حین سمعوا ذلك من رسول الله صلی الله علیه وسلم واکثر رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقول سلونی فقام عبد الله بن حذافة فقال من ابی یا رسول الله قال ابوك حذافة فلما اکثر رسول الله صلی الله علیه وسلم من ان یقول سلونی برك عمر فقال رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا قال فسکت رسول الله صلی الله علیه وسلم حین قال عمر ذلك ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اولی والذی نفس محمد بیده لقد عُرضت علی الجنة والنار آنفا فی عُرض هذا الحائط فلم ار کالیوم فی الخیر والشر قال ابن شهاب اخبرنی عبید الله بن عبد الله بن عتبة قال قالت ام عبد الله بن حذافة لعبد الله بن حذافة ما سمعت بابن قط اعق منك اامنت ان تکون امك قد قارفت بعض ما تقارف نساء اهل الجاهلیة فتفضحها علی اعین الناس قال عبد الله بن حذافة والله لو الحقنی لعبد اسود للحقته **وحدثنا** عبد بن حمید قال نا عبد الرزاق قال انا معمر ح قال وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال انا ابو الیمان قال انا شعیب کلاهما عن الزهری عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث وحدیث عبید الله معه غیر ان شعیبا قال عن الزهری قال اخبرنی عبید الله بن عبد الله قال حدثنی رجل من اهل العلم ان ام عبد الله بن حذافة قالت بمثل حدیث یونس **وحدثنا** یوسف بن حمّاد المعنی قال نا عبد الاعلی عن سعید عن قتادة عن انس بن مالك ان الناس سالوا نبی الله صلی الله علیه وسلم حتی احفوه بالمسئلة فخرج ذات یوم فصعد المنبر فقال سلونی لا تسالونی عن شئ الا بینته لکم فلما سمع ذلك القوم ارموا ورهبوا ان یسالوه ان یکون بین یدی امر قد حضر قال انس فجعلت التفت یمینا وشمالا فاذا کل رجل لافٌ راسه فی ثوبه یبکی فانشأ رجل من المسجد کان یلاحی فیدعی لغیر ابیه فقال یا نبی الله من ابی قال ابوك حذافة ثم انشأ عمر بن الخطاب فقال رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی الله علیه وسلم رسولا عائذا بالله من سوء الفتن فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لم ار کالیوم قطّ فی الخیر والشر انی صوّرت لی الجنة والنار فرایتهما دون هذا الحائط

(قوله صلی الله علیه وسلم عرضت علی الجنة والنار فلم ار کالیوم فی الخیر والشر ولو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا) فیه ان الجنة والنار مخلوقتان وقد سبق شرح عرضهما ومعنی الحدیث لم ار خیرا اکثر مما رایته الیوم فی الجنة ولا شرا اکثر مما رایته الیوم فی النار ولو رایتم ما رایت وعلمتم ما علمت مما رایته الیوم وقبل الیوم لاشفقتم اشفاقا بلیغا ولقل ضحککم وکثر بکاؤکم وفیه دلیل علی ان الاکراهیة فی استعمال لفظة لو فی مثل هذا والله اعلم (قوله غطوا رؤسهم ولهم حنین) هو بالحاء المعجمة هکذا هو فی معظم النسخ ولمعظم الرواة ولبعضهم بالحاء المهملة ومن ذکر الوجهین القاضی وصاحب التحریر وآخرون قالوا ومعناه بالمعجمة صوت البکاء وهو نوع من البکاء دون الانتحاب قالوا واصل الحنین خروج الصوت من الانف کالحنین بالمهملة من الفم وقال الخلیل هو صوت فیه غنة قال الاصمعی اذا تردد بکاؤه فصار فی کونه غنة فهو حنین وقال ابو زید الحنین مثل الحنین وهو شدید البکاء (قوله فلما اکثر رسول الله صلی الله علیه وسلم من ان یقول سلونی برك عمر فقال رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا فسکت رسول الله صلی الله علیه وسلم حین قال عمر ذلك) قال العلماء هذا القول منه صلی الله علیه وسلم محمول علی انه اوحی الیه والا فلا یعلم کل ما یسئل عنه من المغیبات الا باعلام الله تعالی قال القاضی وظاهر الحدیث ان قوله صلی الله علیه وسلم سلونی انما کان غضبا کما قال فی الروایة الاخری سئل النبی صلی الله علیه وسلم عن اشیاء کرهها فلما اکثر علیه غضب ثم قال للناس سلونی وکان اختیاره صلی الله علیه وسلم ترك تلك المسائل لکن وافقهم فی جوابها لانه لا یکره السوال ولما رآه من حرصهم علیها والله اعلم وتابروك عمر رضی الله عنه وقوله فانما فعله ادبا وزاجرا لرسول الله صلی الله علیه وسلم وشفقة علی المسلمین لئلا یؤذوا النبی صلی الله علیه وسلم فیهلکوا ومعنی کلامه رضینا بما عندنا من کتاب الله تعالی وسنة نبینا محمد صلی الله علیه وسلم واکتفینا به عن السوال ففیه الحث علی ترك التعرض لما لا یعنی ویخاف غائلته (قوله ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اولی والذی نفس محمد بیده لقد عرضت علی الجنة والنار آنفا فی عرض هذا الحائط) اما لفظة اولی ففیها تهدید ووعید وقیل کلمة تلهف فعلی هذا یستعملها من نجا من امر عظیم والصحیح المشهور انها للتهدید ومعناها اقرب منکم ما تکرهونه ومنه قوله تعالی اولی لک فاولی ای قاربك ما تکره فاحذره ماخوذ من الولی وهو القرب واما آنفا فمعناه قریبا الساعة والمشهور فیه المد ویقال بالقصر وقرأ بهما فی السبع الاکثرون بالمد وعرض الحائط بضم العین جانبه (قوله ان ام عبد الله بن حذافة قالت له اامنت ان تکون امك قد قارفت بعض ما تقارف نساء اهل الجاهلیة فتفضحها علی اعین الناس فقال انبها والله لو الحقنی لعبد اسود للحقته) اما قولها قارفت فمعناه عملت سوءا والمراد الزنا والجاهلیة هم من قبل النبوة سموا به لکثرة جهالاتهم وکان سبب سوالها ان بعض الناس کان یطعن فی نفسه علی عادة الجاهلیة من الطعن فی الانساب وقد بین هذا فی الحدیث الآخر بقوله کان یلاحی فیدعی لغیر ابیه والملاحاة المخاصمة والسباب وقولها فتفضحها معناه لو کنت من زنا فنفاك عن ابیك حذافة فضحتنی واما قوله لو الحقنی لعبد للحقته فقد یقال هذا لا یتصور لان الزنا لا یثبت به النسب ویجاب عنه بانه یحتمل وجهین احدهما ان ابن حذافة ما کان بلغه هذا الحکم وکان یظن ان ولد الزنا یلحق الزانی وقد خفی هذا علی اکبر منه وهو سعد بن ابی وقاص حین خاصم فی ابن ولیدة زمعة فظن انه یلحق اخاه بالزنا والثانی انه یتصور الالحاق بعد وطیها بالشبهة فیثبت النسب منه والله اعلم

حدثنا يحيى بن حبيب قال نا خالد يعنى ابن الحارث ح قال وحدثنا محمد بن بشار قال نا ابن ابى عدى كلاهما عن هشام ح قال وثنا عاصم بن نضر التيمى قال نا معتمر قال سمعت ابى قالا جميعا نا قتادة عن انس بهذه القصة **حدثنا** عبد الله بن براد الاشعرى ومحمد بن العلاء الهمدانى قالا نا ابو اسامة عن بريد عن ابى بردة عن ابى موسى قال سئل النبى صلى الله عليه وسلم عن اشياء كرهها فلما اكثر عليه غضب ثم قال للناس سلونى عما شئتم فقال رجل من ابى قال ابوك حذافة فقام اخر فقال من ابى يا رسول الله قال ابوك سالم مولى شيبة فلما راى عمر فى وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم من الغضب قال يا رسول الله انا نتوب الى الله وفى رواية ابى كريب قال من ابى يا رسول الله قال ابوك سالم مولى شيبة **حدثنا** قتيبة بن سعيد الثقفى وابو كامل الجحدرى وتقاربا فى اللفظ وهذا حديث قتيبة قالا نا ابو عوانة عن سماك عن موسى بن طلحة عن ابيه قال مررت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بقوم على رؤس النخل فقال ما يصنع هؤلاء فقالوا يلقحونه يجعلون الذكر فى الانثى فتلقح فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اظن يغنى ذلك شيأ قال فاخبروا بذلك فتركوه فاخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك فقال ان كان ينفعهم ذلك فليصنعوه فانى انما ظننت ظنا فلا تؤاخذونى بالظن ولكن اذا حدثتكم عن الله شيئا فخذوا به فانى لن اكذب على الله عز وجل **حدثنى** عبد الله بن الرومى اليمامى وعباس بن عبد العظيم العنبرى واحمد بن جعفر المعقرى قالوا نا النضر بن محمد قال نا عكرمة وهو ابن عمار قال ثنى ابو النجاشى قال حدثنى رافع بن خديج قال قدم النبى صلى الله عليه وسلم المدينة وهم يابرون النخل يقول يلقحون النخل فقال ما تصنعون قالوا كنا نصنعه قال لعلكم لو لم تفعلوا كان خيرا قال فتركوه ففضت او قال فنقصت قال فذكروا ذلك له فقال انما انا بشر اذا امرتكم بشئ من دينكم فخذوا به واذا امرتكم بشئ من رائى فانما انا بشر قال عكرمة او نحو هذا قال المعقرى ففضت ولم يشك **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وعمرو الناقد كلاهما عن الاسود ابن عامر قال ابو بكر نا اسود بن عامر قال نا حماد بن سلمة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة وعن ثابت عن انس ان النبى صلى الله عليه وسلم مر بقوم يلقحون فقال لو لم تفعلوا لصلح قال فخرج شيصا فمر بهم فقال ما لنخلكم قالوا قلت كذا وكذا قال انتم اعلم بامر دنياكم **حدثنا** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذى نفس محمد فى يده لياتين على احدكم يوم ولا يرانى ثم لان يرانى احب اليه من اهله وماله معهم قال ابو اسحاق المعنى فيه عندى لان يرانى معهم احب اليه من اهله وماله وهو عندى مقدم ومؤخر **حدثنى** حرملة بن يحيى قال نا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب ان ابا سلمة بن عبد الرحمن اخبره ان ابا هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انا اولى الناس بابن مريم الانبياء اولاد علات وليس بينى وبينه نبى **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا ابو داود عمر بن سعد عن سفيان عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى سلمة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اولى الناس بعيسى الانبياء اولاد علات ليس بينى وبين عيسى نبى

(**قوله** حدثنا يوسف بن حماد المعنى) هو بكسر النون وتشديد الياء قال السمعانى منسوب الى معن بن زائدة وهذا الاسناد كله بصريون (**قوله** احفوه بالمسئلة) اى اكثروا فى الالحاح والمبالغة فيه يقال احفى والحف والحبحبنى (**قوله** فلما سمع ذلك القوم ارموا) هو بفتح الراء وتشديد الميم المضمومة اى سكتوا واصله من المرمة وهى الشفة اى ضموا شفاههم بعضها على بعض فلم يتكلموا ومنه رمت الشاة اى حششت ضمة بشفتيها (**قوله** انشأ رجل ثم انشأ عمر) قال اهل اللغة معناه ابتدأ ومنه انشأ الله الخلق اى ابتدأهم **باب** وجوب امتثال ما قاله شرعا دون ما ذكره صلى الله عليه وسلم من معايش الدنيا على سبيل الرأى فيه حديث ابار النخل وانه صلى الله عليه وسلم قال ما اظن يغنى ذلك شيأ فخرج شيصا فقال ان كان ينفعهم ذلك فليصنعوه فانى انما ظننت ظنا فلا تؤاخذونى بالظن ولكن اذا حدثتكم عن الله شيأ فخذوا به وفى رواية اذا امرتكم بشئ من دينكم فخذوا به واذا امرتكم بشئ من رائى فانما انا بشر وفى رواية انتم اعلم بامر دنياكم (قال العلماء قوله صلى الله عليه وسلم من رأى اى فى امر الدنيا ومعايشها لا على التشريع فانما قاله باجتهاده صلى الله عليه وسلم ورآه شرعا فيجب العمل به وليس ابار النخل من هذا النوع بل من النوع المذكور قبله معان لفظة الراى انما اتى بها عكرمة على المعنى لقوله فى آخر الحديث قال عكرمة او نحو هذا فلم يخبر بلفظ النبى صلى الله عليه وسلم محققا قال العلماء ولم يكن هذا القول خبرا وانما كان ظنا كما بينه فى هذه الروايات قالوا وراى صلى الله عليه وسلم فى امور المعايش وظنه كغيره فلا يمتنع وقوع مثل هذا ولا نقص فى ذلك وسببه تعلق همهم بالآخرة ومعارفها والله اعلم (**قوله** يلقحونه) هو بمعنى يابرون فى الرواية الاخرى ومعناه ادخال شئ من طلع الذكر فى طلع الانثى فتعلق باذن الله ويابرون بكسر الباء وضمها يقال منه ابر يابر ويابر كبذر يبذر ويبذر ويقال ابر يؤبر بالتشديد تابيرا (**قوله** حدثنى احمد بن جعفر المعقرى) هو بفتح الميم واسكان العين المهملة وكسر القاف منسوب الى معقر وهى ناحية من اليمن (**قوله** ففضت او فنقصت) هو بفتح الحروف كلها والاول بالفاء والضاد المعجمة والثانى بالقاف والمهملة واما (**قوله** فى آخر الحديث قال المعقرى ففضت بالفاء والضاد المعجمة ومعناه اسقطت ثمرها قال اهل اللغة ويقال لذلك المتساقط الفض بفتح النون والفاء بمعنى المنفوض كالخبط بمعنى المخبوط وانفض القوم فنى زادهم (**قوله** فخرج شيصا) هو بكسر الشين المعجمة واسكان الياء المثناة تحت وبصاد مهملة وهو البسر الردى الذى اذا يبس صار حشفا وقيل اراد البسر وقيل تمر ردى وهو متقارب **باب** فضل النظر الى اهل عيسى عليه السلام وتمنيه (**قوله** صلى الله عليه وسلم والذى نفس محمد بيده لياتين على احدكم يوم ولا يرانى ثم لان يرانى احب اليه من اهله وماله معهم قال ابو اسحق المعنى فيه عندى لان يرانى معهم احب اليه من اهله وماله وهو عندى مقدم ومؤخر) هذا الذى قاله ابو اسحق هو الذى قاله القاضى عياض واقتصر عليه قال تقديره لان يرانى معهم احب اليه من اهله وماله ثم لا يرانى وكذا جاء فى مسند سعيد بن منصور لياتين على احدكم يوم لان يرانى احب اليه من ان يكون له مثل اهله وماله ثم لا يرانى اى رؤيته اياى افضل عنده واحظى من اهله وماله هذا كلام القاضى والظاهر ان قوله فى تقديم لان يرانى وتاخير ثم لا يرانى كما قال واما لفظة معهم فعلى ظاهرها وفى معناها تقدير الكلام ياتى على احدكم يوم لان يرانى فيه لحظة ثم لا يرانى بعدها احب اليه من اهله وماله جميعا ومقصود الحديث حثهم على ملازمة مجلسه الكريم ومشاهدته حضرا وسفر اللتاءدب بآدابه وتعلم الشرائع وحفظها ليبلغوها واعلامهم انهم سيندمون على ما فرط فيه من الزيادة من مشاهدته وملازمته ومنه قول عمر رضى الله عنه لهانى عنه الصفق بالاسواق والله اعلم **باب** فضائل عيسى عليه السلام (**قوله** صلى الله عليه وسلم انا اولى الناس بابن مريم الانبياء اولاد علات وليس بينى وبينه نبى وفى رواية انا اولى الناس بعيسى بن مريم فى الاولى والآخرة قالوا كيف يا رسول الله قال الانبياء اخوة من علات وامهاتهم شتى ودينهم واحد وليس بيننا نبى. قال العلماء اولاد العلات بفتح العين المهملة وتشديد اللام هم الاخوة لاب من امهات شتى واما الاخوة من الابوين فيقال لهم اولاد الاعيان

وحدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اولى الناس بعيسى بن مريم في الاولى والآخرة قالوا كيف يا رسول الله قال الانبياء اخوة من علات وامهاتهم شتى ودينهم واحد فليس بيننا نبي **وحدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة قال نا عبدة ح وعلى عن معمر عن الزهري عن سعيد عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من مولود يولد الا نخسه الشيطان فيستهل صارخا من نخسة الشيطان الا ابن مريم وامه ثم قال ابو هريرة اقرؤا ان شئتم وانی اعیذها بك وذریتها من الشیطان الرجیم **وحدثنيه** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر ح قال وحدثني عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي قال نا ابو اليمان قال انا شعيب جميعا عن الزهري بهذا الاسناد وقالا يمسه حين يولد فيستهل صارخا من مسة الشيطان اياه وفي حديث شعيب من مس الشيطان **حدثني** ابو الطاهر قال نا ابن وهب قال حدثني عمرو بن الحارث ان ابا يونس سليما مولى ابي هريرة حدثه عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال كل بني آدم يمسه الشيطان يوم ولدته امه الا مريم وابنها **وحدثنا** شيبان بن فروخ قال نا ابو عوانة عن سهيل عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صياح المولود حين يقع نزغة من الشيطان **حدثنا** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى عيسى بن مريم عليه السلام رجلا يسرق فقال له عيسى عليه السلام سرقت قال كلا والذي لا اله الا هو فقال عيسى عليه السلام آمنت بالله وكذبت نفسي **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة قال نا علي بن مسهر وابن فضيل عن المختار ح قال وحدثني علي بن حجر السعدي واللفظ له قال نا علي بن مسهر قال انا المختار بن فلفل عن انس بن مالك قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا خير البرية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاك ابراهيم عليه السلام **وحدثناه** ابو كريب قال نا ابن ادريس قال سمعت مختار بن فلفل مولى عمرو بن حريث قال سمعت انسا يقول قال رجل يا رسول الله بمثله **وحدثني** محمد بن المثنى قال نا عبد الرحمن عن سفيان عن المختار قال سمعت انسا عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا المغيرة يعني ابن عبد الرحمن الحزامي عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اختتن ابراهيم عليه السلام وهو ابن ثمانين سنة بالقدوم **وحدثني** حرملة بن يحيى قال انا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب عن ابي سلمة بن عبد الرحمن وسعيد بن المسيب عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نحن احق بالشك من ابراهيم اذ قال رب ارني كيف تحيي الموتى قال ولم تؤمن قال بلى ولكن ليطمئن قلبي ويرحم الله لوطا عليه السلام لقد كان يأوي الى ركن شديد ولو لبثت في السجن طول لبث يوسف عليه السلام لاجبت الداعي **وحدثناه** ان شاء الله عبد الله بن محمد بن اسماء قال ثنا جويرية عن مالك عن الزهري ان سعيد بن المسيب وابا عبيد اخبراه عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث يونس عن الزهري **وحدثني** زهير بن حرب قال ثنا شبابة قال حدثني ورقاء عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يغفر الله للوط عليه السلام انه اوى الى ركن شديد

قال جمهور العلماء معنى الحديث اصل ايمانهم واحد وشرائعهم مختلفة فانهم متفقون في اصول التوحيد وانما فروع الشرائع فوقع فيها الاختلاف واما **قوله** صلى الله عليه وسلم ودينهم واحد فالمراد به اصول التوحيد واصل طاعة الله تعالى وان اختلفت صفتها واصول التوحيد والطاعة جميعا واما **قوله** صلى الله عليه وسلم وانا اولى الناس بعيسى فمعناه خص بما ذكره (**قوله** صلى الله عليه وسلم ما من مولود يولد الا نخسه الشيطان فيستهل صارخا من نخسة الشيطان الا ابن مريم وامه) هذه فضيلة ظاهرة وظاهر الحديث اختصاصها بعيسى وامه واختار القاضي عياض ان جميع الانبياء يشاركون فيها **قوله** صلى الله عليه وسلم صياح المولود حين يقع نزغة من الشيطان) اي حين يسقط من بطن امه ومعنى نزغة نخسة وطعنة ومنه قولهم نزغه بكلمة سوء اي رماه بها **قوله** صلى الله عليه وسلم رأى عيسى رجلا يسرق فقال له عيسى سرقت قال كلا والذي لا اله الا هو فقال عيسى آمنت بالله وكذبت نفسي قال القاضي ظاهر الكلام صدقت من حلف بالله تعالى وكذبت ما ظهر لي من ظاهر سرقته فلعله اخذ ماله فيه حق او باذن صاحبه او لم يقصد الغصب والاستيلاء او ظهر له من تدبيره انه اخذ شيأ فلما حلف له اسقط ظنه ورجع عنه

باب

من فضائل ابراهيم الخليل صلى الله عليه وسلم

قوله جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا خير البرية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاك ابراهيم عليه الصلوة والسلام) قال العلماء انما قال صلى الله عليه وسلم هذا تواضعا واحتراما لابراهيم صلى الله عليه وسلم لخلته وابوته والا فنبينا صلى الله عليه وسلم افضل كما قال صلى الله عليه وسلم انا سيد ولد آدم ولم يقصد به الافتخار ولا التطاول على من تقدمه بل قاله بيانا لما امر ببيانه وتبليغه ولهذا قال صلى الله عليه وسلم ولا فخر لينفي ما قد يتطرق الى بعض الافهام السخيفة وقيل يحتمل انه صلى الله عليه وسلم قال ابراهيم خير البرية قبل ان يعلم انه سيد ولد آدم فان قيل التاويل المذكور ضعيف لان هذا خبر فلا يدخله خلف ولا نسخ فالجواب انه لا يمتنع انه اراد افضل البرية الموجودين في عصره واطلق العبارة الموهمة للعموم لانه ابلغ في التواضع وقد جزم صاحب التحرير بمعنى هذا فقال المراد افضل برية عصره واجاب القاضي عن التاويل الثاني بانه وان كان خبرا فهو مما يدخله النسخ من الاخبار لان الفضائل يمنحها الله تعالى لمن يشاء فاخبر بفضيلة ابراهيم الى ان علم تفضيل نفسه فاخبر به وتضمن هذا جواز التفاضل بين الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم وتجاب عن حديث النهي عنه بالاجوبة السابقة في اول كتاب الفضائل (**قوله** صلى الله عليه وسلم اختتن ابراهيم النبي وهو ابن ثمانين سنة بالقدوم) رواه مسلم متفقون على تخفيف القدوم ووقع في روايات البخاري الخلاف في تشديده وتخفيفه قالوا والة النجار يقال لها قدوم بالتخفيف لا غير واما القدوم مكان بالشام ففيه التخفيف والتشديد فمن رواه بالتشديد اراد القرية ورواية التخفيف تحتمل القرية والآلة والاكثرون على التخفيف وعلى ارادة الآلة وهذا الذي وقع هنا وهو ابن ثمانين سنة هو الصحيح ووقع في الموطأ وهو ابن مائة وعشرين سنة موقوفا على ابي هريرة وهو متأول او مردود وسبق بيان حكم الختان في اوائل كتاب الطهارة في خصال الفطرة (**قوله** صلى الله عليه وسلم نحن احق بالشك من ابراهيم الى آخره) هذا الحديث سبق شرحه واضحا في كتاب الايمان

وحدثنی ابو الطاهر قال نا عبد الله بن وهب قال خبرنی جریر بن حازم عن ایوب السختیانی عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لم یکذب ابراهیم النبی علیه السلام قط الا ثلاث کن بات ثنتین فی ذات الله قوله انی سقیم وقوله بل فعله کبیرهم هذا وواحدة فی شان سارة فانه قدم ارض جبار ومعه سارة کانت احسن الناس فقال لها ان هذا الجبار ان یعلم انك امرأتی یغلبنی علیك فان سالك فاخبریه انك اختی فانك اختی فی الاسلام فانی لا اعلم فی الارض مسلما غیری وغیرك فلما دخل ارضه راها بعض هل الجبار اتاه فقال لقد قدمت ارضك امرأة لا ینبغی لها ان تکون الا لك فارسل الیها فاتی بها قام ابراهیم الی الصلوة فلما دخلت علیه لم یتمالك ان بسط یده الیها فقبضت یده قبضة شدیدة فقال لها ادعی الله ان یطلق یدی ولا اضرك ففعلت فعاد فقبضت اشد من القبضة الاولی فقال لها مثل ذلك ففعلت فعاد فقبضت اشد من القبضتین الاولیین فقال ادعی الله ان یطلق یدی فلك الله ان لا اضرك ففعلت واطلقت یده ودعا الذی جاء بها فقال له انك انما اتیتنی بشیطان ولم تاتنی بانسان فاخرجها من ارضی واعطها هاجر قال فاقبلت تمشی فلما راها ابراهیم علیه السلام انصرف فقال لها مهیم قالت خیرا کف الله ید الفاجر واخدم خادما قال ابو هریرة فتلك امکم یا بنی ماء السماء

وحدثنی محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کانت بنو اسرائیل یغتسلون عراة ینظر بعضهم الی سوءة بعض وکان موسی علیه السلام یغتسل وحده فقالوا والله ما یمنع موسی ان یغتسل معنا الا انه ادر قال فذهب مرة یغتسل فوضع ثوبه علی حجر ففر الحجر بثوبه قال فجمح موسی علیه السلام باثره یقول ثوبی حجر ثوبی حجر حتی نظرت بنو اسرائیل الی سوءة موسی علیه السلام فقالوا والله ما بموسی من باس فقام الحجر بعد حتی نظر الیه قال فاخذ ثوبه فطفق بالحجر ضربا قال ابو هریرة والله انه بالحجر ندب باستة او سبعة ضرب موسی علیه السلام بالحجر

وحدثنا یحیی بن حبیب الحارثی قال نا یزید بن زریع قال نا خالد الحذاء عن عبد الله بن شقیق قال انبانا ابو هریرة قال کان موسی علیه السلام رجلا حییا قال فکان لا یری متجردا قال فقالت بنو اسرائیل انه ادر قال فاغتسل عند مویه فوضع ثوبه علی حجر فانطلق الحجر یسعی واتبعه بعصاه یضربه ثوبی حجر ثوبی حجر حتی وقف علی ملا من بنی اسرائیل وتنلت یا ایها الذین امنوا لا تکونوا کالذین اذوا موسی فبرأه الله مما قالوا وکان عند الله وجیها

(قوله صلی الله علیه وسلم لم یکذب ابراهیم النبی علیه السلام الا ثلث کذبات ثنتین فی ذات الله تعالی قوله انی سقیم وقوله بل فعله کبیرهم هذا واحدة فی شان سارة وهی قوله فان سالك فاخبریه انك اختی فانك اختی فی الاسلام) قال المازری اما الکذب فیما طریقه البلاغ عن الله تعالی فالانبیاء معصومون منه سواء کثیره وقلیله واما ما لا یتعلق بالبلاغ ولیس من الصفات کالکذبة الواحدة فی حقیر من امور الدنیا ففی امکان وقوعه منهم وعصمتهم منه قولان اشهرهما ان للسلف والخلف قال القاضی عیاض الصحیح ان الکذب فیما یتعلق بالبلاغ لا یتصور وقوعه منهم سواء جوزنا الصغائر منهم او عصمتهم منها لاو سوا رسل الکذب امم کثر لان منصب النبوة یرتفع عنه وتجویزه یرفع الوثوق باقوالهم واما قوله صلی الله علیه وسلم ثنتین فی ذات الله تعالی وواحدة فی شان سارة فمعناه ان الکذبات المذکورة انما هی بالنسبة الی فهم المخاطب والسامع واما فی نفس الامر فلیست کذبا مذموما لوجهین احدهما انه عدی بها فقال فی سارة اختی فی الاسلام وهو صحیح فی باطن الامر وسنذکر ان شاء الله تعالی تاویل اللفظین الآخرین والوجه الثانی انه لو کان کذبا بالاتوریة فیه لکان جائزا فی دفع الظالمین وقد اتفق الفقهاء علی انه لو جاء ظالم یطلب انسانا مختفیا لیقتله او یطلب ودیعة لانسان لیاخذها غصبا وسال عن ذلك وجب علی من علم ذلك اخفاؤه وانکار العلم به وهذا کذب جائز بل واجب لکونه فی دفع الظالم فنبه النبی صلی الله علیه وسلم علی ان هذه الکذبات لیست داخلة فی مطلق الکذب المذموم قال المازری وقد تاول بعضهم هذه الکلمات واخرجها عن کونها کذبا قال ولا معنی للامتناع من اطلاق لفظة اطلقه رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت اما اطلاق لفظ الکذب علیها فلا یمتنع لورود الحدیث به واما تاویلها فصحیح لا مانع منه قال العلماء والواحدة التی فی شان سارة هی ایضا فی ذات الله تعالی لانها سبب دفع کافر ظالم عن مواقعة فاحشة عظیمة وقد جاء ذلك مفسرا فی غیر مسلم فقال ما فیها کذبة الا یماحل بها عن الاسلام ای یجادل ویدافع قالوا وانما خص الثنتین بانهما فی ذات الله تعالی لکون الثالثة تضمنت نفعا له وحظا معه کونها فی ذات الله تعالی وذکروا فی قوله انی سقیم ای ساسقم لان الانسان عرضة للاسقام واراد بذلك الاعتذار عن الخروج معهم الی عیدهم وشهودهم باطلهم وکفرهم وقیل سقیم بما قدر علی من الموت وقیل کانت تاخذه الحمی فی ذلك الوقت واما قوله بل فعله کبیرهم فقال ابن قتیبة وطائفة جعل النطق شرطا لفعل کبیرهم ای فعله کبیرهم ان کانوا ینطقون وقال الکسائی یوقف عند قوله بل فعله ای فعله فاعله ثم یبتدئ فیقول کبیرهم هذا فاسئلوهم عن ذلك الفاعل وذهب الاکثرون الی انها علی ظاهرها وجوابها ما سبق والله اعلم (قوله فلك الله) ای شاهد او ضامن الا اضرك (قوله مهیم) بفتح المیم والیاء واسکان الهاء بینهما ای ما شانك وما خبرك وقع فی البخاری الاکثر الرواة مهیما بالالف والاول افصح واشهر (قوله واخدم خادما) ای وهبنی خادما وهی هاجر ویقال آجر بمد الالف والخادم یقع علی الذکر والانثی (قوله قال ابو هریرة فتلك امکم یا بنی ماء السماء) قال کثیرون المراد ببنی ماء السماء العرب کلهم لخلوص نسبهم وصفائه وقیل لان اکثرهم اصحاب مواش وعیشهم من المرعی والخصب وما ینبت بماء السماء وقال القاضی الاظهر عندی ان المراد بذلك الانصار خاصة ونسبتهم الی جدهم عامر بن حارثة بن امرأ القیس بن ثعلبة بن مازن بن الازد وکان یعرف بماء السماء وهو المشهور بذلك والانصار کلهم من ولد حارثة بن ثعلبة بن عمرو بن عامر المذکور والله اعلم وفی هذا الحدیث معجزة ظاهرة لابراهیم صلی الله علیه وسلم

باب من فضائل موسی صلی الله علیه وسلم

(قوله ادر) بهمزة ممدودة ثم دال مهملة مفتوحة ثم راء وهو عظیم الخصیتین وجمح موسی ای ذهب مسرعا اسراعا بلیغا وطفق ضربا ای جعل یضرب یقال طفق یفعل کذا وطفق بکسر الفاء وفتحها وجعل واخذ واقبل بمعنی واحد واما الندب فهو بفتح النون والدال واصله اثر الجرح اذا لم یرتفع عن الجلد (قوله ثوبی حجر) ای ارجع ثوبی یا حجر (قوله فما توارت یدك من شعرة فانك تعیش بها سنة) هکذا هو فی جمیع النسخ توارت ومعناه وارت وسترت (قوله فاغتسل عند مویه) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا ومعظم غیرها مویه بضم المیم وفتح الواو واسکان الیاء وهو تصغیر ماء واصله موه والتصغیر یرد الاشیاء الی اصولها وقال القاضی وقع فی بعض الروایات مویه کما ذکرناه وفی معظمها مشربة بفتح المیم واسکان الشین وهی حفرة فی اصل النخلة یجمع الماء فیها لسقیها قال القاضی واظن الاول تصحیفا کما سبق والله اعلم وفی هذا الحدیث فوائد منها ان فیه معجزتین ظاهرتین لموسی صلی الله علیه وسلم احداهما مشی الحجر بثوبه الی ملا بنی اسرائیل والثانیة حصول الندب فی الحجر ومنها وجود التمییز فی الجماد کالحجر ونحوه ومثله تسلیم الحجر بمکة وحنین الجزع ونظائره وسبق قریبا بیان هذه المسئلة مبسوطة ومنها جواز الغسل عریانا فی الخلوة وان کان ستر العورة افضل وبهذا قال الشافعی ومالك وجماهیر العلماء وخالفهم ابن ابی لیلی وقال ان للماء ساکنا واحتج فی ذلك بحدیث ضعیف ومنها ما ابتلی به الانبیاء والصالحون من اذی السفهاء والجهال وصبرهم علیهم ومنها ما قاله

وحدثنی محمد بن رافع وعبد بن حمید قال عبد ناوقال ابن رافع ثنا عبد الرزاق قال نا معمر عن ابن طاؤس عن ابیه عن ابی هریرة قال رسل ملك الموت الی موسی علیه السلام فلما جاءه صکه ففقأ عینه فرجع الی ربه فقال ارسلتنی الی عبد لا یرید الموت قال فرد الله الیه عینه وقال ارجع الیه فقل له یضع یدك علی متن ثور فله بما غطت یده بکل شعرة سنة قال ای رب ثم مه قال ثم الموت قال فالآن فسأل الله ان یدنیه من الارض المقدسة رمیة بحجر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فلو کنت ثم لاریتکم قبره الی جانب الطریق تحت الکثیب الاحمر **وحدثنا** محمد بن رافع قال ثنا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم جاء ملك الموت الی موسی علیه السلام فقال له اجب ربك قال فلطم موسی علیه السلام عین ملك الموت ففقأها قال فرجع الملك الی الله تعالی فقال انك ارسلتنی الی عبد لك لا یرید الموت وقد فقأ عینی قال فرد الله الیه عینه وقال رجع الی عبدك فقل الحیاة تریدفان کنت تریدالحیاة فضع یدك علی متن ثور فما توارت یدك من شعرة فانك تعیش بها سنة قال ثم مه قال ثم تموت قال فالآن من قریب رب ادننی من الارض المقدسة رمیة بحجر قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والله لو انی عندکم لاریتکم قبره الی جانب الطریق عند الکثیب الاحمر **وحدثنا** ابو اسحاق قال ثنا محمد بن یحیی قال ثنا عبد الرزاق قال نا معمر بهذا الحدیث **وحدثنی** زهیر بن حرب قال ثنا حجین بن المثنی قال ثنا عبد العزیز بن عبد الله بن ابی سلمة عن عبد الله بن الفضل الهاشمی عن عبد الرحمن الاعرج عن ابی هریرة قال بینما یهودی یعرض سلعة له اعطی بها شیأ کرهه ولم یرضه شك عبد العزیز قال لا والذی اصطفی موسی علیه السلام علی البشر قال فسمعه رجل من الانصار فلطم وجهه قال تقول والذی اصطفی موسی علیه السلام علی البشر ورسول الله صلی الله علیه وسلم بین اظهرنا قال فذهب الیهودی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا ابا القاسم ان لی ذمة وعهدا وقال فلان لطم وجهی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لطمت وجهه قال یا رسول الله والذی اصطفی موسی علیه السلام علی البشر انت بین اظهرنا قال فغضب رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی عرف الغضب فی وجهه ثم قال لا تفضلوا بین انبیاء الله فانه ینفخ فی الصور فیصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء الله قال ثم ینفخ فیه اخری فاکون اول من بعث او فی اول من بعث فاذا موسی علیه السلام آخذ بالعرش فلا ادری احوسب بصعقة یوم الطور او بعث قبلی ولا اقول ان احدا افضل من یونس بن متی علیه السلام **وحدثنیه** محمد بن حاتم قال ثنا یزید بن هارون قال انا عبد العزیز بن ابی سلمة بهذا الاسناد سواء **وحدثنی** زهیر بن حرب وابو بکر بن النضر قالا ثنا یعقوب بن ابراهیم قال نا ابی عن ابن شهاب عن ابی سلمة بن عبد الرحمن وعبد الرحمن الاعرج عن ابی هریرة قال استب رجلان رجل من الیهود ورجل من المسلمین فقال المسلم والذی اصطفی محمدا صلی الله علیه وسلم علی العالمین وقال الیهودی والذی اصطفی موسی علیه السلام علی العالمین وقال فرفع المسلم یده عند ذلك فلطم وجه الیهودی فذهب الیهودی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبره بما کان من امره وامر المسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تخیروني علی موسی فان الناس یصعقون فاکون اول من یفیق فاذا موسی علیه السلام باطش بجانب العرش فلا ادری کان فیمن صعق فافاق قبلی ام کان ممن استثنی الله **وحدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی وابو بکر بن اسحاق قالا نا ابو الیمان قال انا شعیب عن الزهری قال اخبرنی ابو سلمة بن عبد الرحمن وسعید بن المسیب عن ابی هریرة قال استب رجل من المسلمین ورجل من الیهود بمثل حدیث ابراهیم بن سعد عن ابن شهاب **وحدثنی** عمرو الناقد قال ثنا ابو احمد الزبیری قال نا سفیان عن عمرو بن یحیی عن ابیه عن ابی سعید الخدری قال جاء یهودی الی النبی صلی الله علیه وسلم قد لطم وجهه وساق الحدیث بمعنی حدیث الزهری غیر انه قال فلا ادری کان ممن صعق فافاق قبلی او کتفی بصعقة الطور

القاضی وغیره ان الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم منزهون عن النقائص فی الخلق والخلق سالمون من العاهات والمعائب قالوا ولا التفات الی ما قاله من لا تحقیق له من اهل التاریخ فی اضافة بعض العاهات الی بعضهم بل نزههم الله تعالی من کل عیب وکل ما یغض العیون او ینفر القلوب (**قوله**) عن ابی هریرة قال ارسل ملك الموت الی موسی فلما جاءه صکه ففقأ عینه فرجع الی ربه فقال ارسلتنی الی عبد لا یرید الموت قال فرد الله الیه عینه وقال ارجع الیه فقل له یضع یده علی متن ثور فله بما غطت یده بکل شعرة سنة قال ای رب ثم ماذا قال ثم الموت قال فالآن فسال الله تعالی ان یدنیه من الارض المقدسة رمیة بحجر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فلو کنت ثم لاریتکم قبره الی جانب الطریق تحت الکثیب الاحمر) وفی الروایة الاخری قال رسول الله صلی الله علیه وسلم جاء ملك الموت الی موسی فقال اجب ربك فلطم موسی عین ملك الموت ففقأها وذکر نحوما سبق اما (**قوله**) صکه فهو بمعنی لطمه کما فی الروایة الثانیة وفقأ عینه بالهمز ومن الثور ظهره ورمیة بحجر ای قدر ما یبلغه (**قوله**) ثم مه ای ثم ماذا یکون استفهام ای ثم ماذا یکون احیاة ام موت والکثیب الرمل المستطیل المحدودب ومعنی اجب ربك ای للموت ومعناه جئت لقبض روحك اما سواله الادنا من الارض المقدسة فلشرفها وفضیلة من فیها من المدفونین من الانبیاء وغیرهم قال بعض العلماء وانما سال الادنا ولم یسال نفس بیت المقدس لانه خاف ان یکون قبره مشهورا عندهم فیفتتن به الناس وفی هذا استحباب الدفن فی المواضع الفاضلة والمواطن المبارکة والتقرب من مدافن الصالحین والله اعلم قال المازری وقد انکر بعض الملاحدة هذا الحدیث وانکر تصوره قالوا کیف یتجز علی موسی فقأ عین ملك الموت قال واجاب العلماء عن هذا بأجوبة احدها انه لا یمتنع ان یکون موسی صلی الله علیه وسلم قد اذن الله تعالی له فی هذه اللطمة ویکون ذلك امتحانا للملطوم والله سبحانه وتعالی یفعل فی خلقه ما شاء ویمتحنهم بما اراد الثانی ان هذا علی المجاز والمراد ان موسی ناظره وحاجه فغلبه بالحجة ویقال فقأ فلان عین فلان اذا غالبه بالحجة ویقال عورت الشیء اذا دخلت فیه نقصا قال وفی هذا ضعف لقوله صلی الله علیه وسلم ورده الیه عینه فان قیل اراد ورد حجته کان بعیدا والثالث ان موسی صلی الله علیه وسلم لم یعلم انه ملك من عند الله وظن انه رجل قصد بریدا نفسه فدافعه عنها فادت المدافعة الی فقأ عینه لانه قصدها بالعقبی وتؤیده روایة صکه وهذا جواب الامام ابی بکر بن خزیمة وغیره من المتقدمین واختاره المازری والقاضی عیاض قالوا ولیس فی الحدیث تصریح بانه تعمد فقأ عینه فان قیل فقد اعترف موسی حین جاءه ثانیا بانه ملك الموت فالجواب انه اتاه فی المرة الثانیة بعلامة علم بها انه ملك الموت فاستسلم بخلاف المرة الاولی والله اعلم (**قوله**) فی الروایة الثانیة فالآن من قریب رب ادنانی بالارض المقدسة رمیة بحجر) هکذا هو فی معظم النسخ ادنانی بالمیم والنون من الموت وفی بعضها ادنی بالدال ونونین وکلاهما صحیح (**قوله**) صلی الله علیه وسلم لا تفضلوا بین الانبیاء) فقد سبق بیانه وتاویله مبسوطا فی اول کتاب الفضائل (**قوله**) صلی الله علیه وسلم ینفخ فی الصور فیصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء الله قال ثم ینفخ فیه اخری فاکون اول من بعث فاذا موسی آخذ بالعرش فلا ادری احوسب بصعقة یوم الطور او بعث قبلی وفی روایة فان الناس یصعقون فاکون اول من یفیق فاذا موسی باطش بجانب العرش فلا ادری اکان فیمن صعق فافاق قبلی ام کان ممن استثنی الله تعالی) الصعق والصعقة الهلاك والموت ویقال منه صعق الانسان یصعق بفتح الصاد وضمها

وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا وکیع عن سفیان ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی قال ثنا سفین عن عمرو بن یحیی عن ابیه عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تخیروا بین الانبیاء وفی حدیث ابن نمیر عمرو بن یحیی قال حدثنی ابی حدثنا هداب بن خالد وشیبان بن فروخ قالا نا حماد بن سلمة عن ثابت البنانی وسلیمان التیمی عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اتیت وفی روایة هداب مررت علی موسی لیلة اسری بی عند الکثیب الاحمر وهو قائم یصلی فی قبره وحدثنا علی بن خشرم قال انا عیسی یعنی ابن یونس ح قال وحدثنا عثمان بن ابی شیبة قال نا جریر کلاهما عن سلیمان التیمی عن انس ح قال وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عبدة بن سلیمان عن سفیان عن سلیمان التیمی قال سمعت انسا یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مررت علی موسی وهو یصلی فی قبره وزاد فی حدیث عیسی مررت لیلة اسری بی حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة ومحمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالوا نا محمد بن جعفر قال ثنا شعبة عن سعد بن ابراهیم قال سمعت حمید بن عبد الرحمن یحدث عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال یعنی الله تبارک وتعالی لا ینبغی لعبد لی وقال ابن المثنی لعبدی ان یقول انا خیر من یونس بن متی قال ابن ابی شیبة محمد بن جعفر عن شعبة وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن قتادة قال سمعت ابا العالیة یقول حدثنی ابن عم نبیکم صلی الله علیه وسلم یعنی ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما ینبغی لعبد ان یقول انا خیر من یونس بن متی ونسبه الی ابیه حدثنا زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی وعبید الله بن سعید قالوا نا یحیی بن سعید عن عبید الله قال اخبرنی سعید بن ابی سعید عن ابیه عن ابی هریرة قال قیل یا رسول الله من اکرم الناس قال اتقاهم قالوا لیس عن هذا نسألک قال فیوسف نبی الله بن نبی الله بن خلیل الله قالوا لیس عن هذا نسألک قال فعن معادن العرب تسألونی خیارهم فی الجاهلیة خیارهم فی الاسلام اذا فقهوا حدثنا هداب بن خالد قال نا حماد بن سلمة عن ثابت عن ابی رافع عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کان زکریا نجارا

باب من فضائل یوسف صلی الله علیه وسلم

باب من فضائل زکریا صلی الله علیه وسلم

وانکر بعضهم الظن وصعقتهم الصاعقة بفتح الصاد والعین واصعقتهم وبنو تمیم یقولون الصاقعة بتقدیم القاف قال القاضی وهذا من اشکل الاحادیث لان موسی قد مات فکیف تدرکه الصعقة وانما تصعق الاحیاء وقوله مما استثنی الله تعالی یدل علی انه کان حیا ولم یات ان موسی رجع الی الحیوة ولا انه حی کما جاء فی عیسی وقد قال صلی الله علیه وسلم لو کنت ثم لاریتکم قبره الی جانب الطریق قال القاضی فیحتمل ان هذه الصعقة صعقة فزع بعد البعث حین تنشق السموات والارض فتنتظم حینئذ الآیات والاحادیث ویؤیده قوله صلی الله علیه وسلم فافاق لانه انما یقال افاق من الغشی واما الموت فیقال بعث منه وصعقة الطور لم تکن موتا واما قوله صلی الله علیه وسلم فلا ادری افاق قبلی فیحتمل انه صلی الله علیه وسلم قاله قبل ان یعلم انه اول من تنشق عنه الارض ان کان هذا اللفظ علی ظاهره وان نبینا صلی الله علیه وسلم اول شخص تنشق عنه الارض علی الاطلاق قال ویجوز ان یکون معناه انه من الزمرة الذین هم اول من تنشق عنهم الارض فیکون موسی من تلک الزمرة وهی والله اعلم زمرة الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم هذا آخر کلام القاضی (قوله صلی الله علیه وسلم ولا اقول ان احدا افضل من یونس بن متی وفی روایة ان الله تعالی قال لا ینبغی لعبد لی یقول انا خیر من یونس بن متی وفی روایة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما ینبغی لعبد یقول انا خیر من یونس بن متی) قال العلماء هذه الاحادیث تحتمل وجهین احدهما انه صلی الله علیه وسلم قال هذا قبل ان یعلم انه افضل من یونس فلما علم ذلک قال انا سید ولد آدم ولم یقل هنا ان یونس افضل منه او من غیر الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم والثانی انه صلی الله علیه وسلم قال هذا زجرا عن ان یتخیل احد من الجاهلین شیئا من حط مرتبة یونس صلی الله علیه وسلم من اجل ما فی القرآن العزیز من قصته قال العلماء وما جری لیونس صلی الله علیه وسلم لم یحطه من النبوة مثقال ذرة وخص یونس بالذکر لما ذکرناه من ذکره فی القرآن بما ذکر واما قوله صلی الله علیه وسلم ما ینبغی لعبد ان یقول انا خیر من یونس فالضمیر فی انا قیل یعود الی النبی صلی الله علیه وسلم وقیل یعود الی القائل ای لا یقول ذلک بعض الجاهلین من المجتهدین فی عبادة او علم او غیر ذلک من الفضائل فانه لو بلغ من الفضائل ما بلغ لم یبلغ درجة النبوة ویؤید هذا التاویل الروایة التی قبله وهی قوله تعالی لا ینبغی لعبد لی ان یقول انا خیر من یونس بن متی والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم مررت علی موسی وهو قائم یصلی فی قبره) هذا الحدیث سبق شرحه فی اواخر کتاب الایمان عند ذکر موسی وعیسی صلی الله علیهما وسلم باب من فضائل یوسف صلی الله علیه وسلم (قوله قیل یا رسول الله من اکرم الناس قال اتقاهم لله قالوا لیس عن هذا نسألک قال یوسف نبی الله بن نبی الله بن خلیل الله قالوا لیس عن هذا نسألک قال فعن معادن العرب تسألونی خیارهم فی الجاهلیة خیارهم فی الاسلام اذا فقهوا) هکذا وقع فی مسلم نبی الله بن نبی الله بن خلیل الله وفی روایات للبخاری کذلک وفی بعضها نبی الله بن نبی الله بن نبی الله بن خلیل الله وهذه الروایة هی الاصل واما الاولی فمختصرة منها فانه یوسف بن یعقوب بن اسحق بن ابراهیم الخلیل صلی الله علیه وسلم فنسبه فی الاول الی جده ویقال یوسف بضم السین وکسرها وفتحها مع الهمزة وترکه فهی ستة اوجه قال العلماء واصل الکرم کثرة الخیر وقد جمع یوسف صلی الله علیه وسلم مکارم الاخلاق مع شرف النبوة مع شرف النسب وکونه نبیا ابن ثلثة انبیاء متناسلین احدهم خلیل الله صلی الله علیه وسلم وانضم الیه شرف علم الرؤیا وتمکنه فیه ورياسة الدنیا وملکها بالسیرة الجمیلة وحیاطته للرعیة وعموم نفعه ایاهم وشفقته علیهم وانقاذه ایاهم من تلک السنین والله اعلم قال العلماء لما سئل صلی الله علیه وسلم ای الناس اکرم اخبر باکمل الکرم واعمه فقال اتقاهم لله وقد ذکرنا ان اصل الکرم کثرة الخیر ومن کان متقیا کان کثیر الخیر وکثیر الفائدة فی الدنیا وصاحب الدرجات العلی فی الآخرة فلما قالوا لیس عن هذا نسألک قال یوسف الذی جمع خیرات الآخرة والدنیا وشرفهما فلما قالوا لیس عن هذا نسأل فهم عنهم ان مرادهم قبائل العرب قال خیارهم فی الجاهلیة خیارهم فی الاسلام اذا فقهوا ومعناه ان اصحاب المروات ومکارم الاخلاق فی الجاهلیة اذا اسلموا وفقهوا فهم خیار الناس قال القاضی وقد تضمن الحدیث فی الاجوبة الثلاثة ان الکرم کله عمومه وخصوصه ومجمله ومبینه انما هو الدین من التقوی والنبوة والاعراف فیهما والاسلام مع الفقه ومعنی معادن العرب اصولها وفقهوا بضم القاف علی المشهور وحکی کسرها ای صاروا فقهاء عالمین بالاحکام الشرعیة الفقهیة والله اعلم باب من فضائل زکریا صلی الله علیه وسلم (قوله صلی الله علیه وسلم کان زکریا نجارا) فیه جواز الصنائع وان النجارة لا تسقط المروة وانها صنعة فاضلة وفیه فضیلة لزکریا صلی الله علیه وسلم فانه کان صانعا یاکل من کسبه وقد ثبت قوله صلی الله علیه وسلم افضل ما اکل الرجل من کسبه وان نبی الله داود کان یاکل من عمل یده وفی زکریا خمس لغات المد والقصر وزکری بالتشدید والتخفیف وزکر کعلم

حدثنا عمرو بن محمد الناقد و اسحاق بن ابراهیم الحنظلی و عبید الله بن سعید و محمد بن ابی عمر المکی کلهم عن ابن عیینة واللفظ لابن ابی عمر قال ثنا سفیان بن عیینة قال ثنا عمرو بن دینار عن سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس ان نوفا البکالی یزعم ان موسی علیه السلام صاحب بنی اسرائیل لیس هو موسی علیه السلام صاحب الخضر علیه السلام فقال کذب عدو الله سمعت ابی بن کعب یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قام موسی خطیبا فی بنی اسرائیل فسئل ای الناس اعلم قال انا اعلم قال فعتب الله علیه اذ لم یرد العلم الیه فاوحی الله الیه ان عبدا من عبادی بمجمع البحرین هو اعلم منک قال موسی ای رب کیف لی به فقیل له احمل حوتا فی مکتل فحیث تفقد الحوت فهو ثم فانطلق وانطلق معه فتاه وهو یوشع بن نون فحمل موسی علیه السلام حوتا فی مکتل وانطلق هو وفتاه یمشیان حتی اتیا الصخرة فرقد موسی علیه السلام وفتاه فاضطرب الحوت فی المکتل حتی خرج من المکتل فسقط فی البحر قال وامسک الله عنه جریة الماء حتی کان مثل الطاق فکان للحوت سربا وکان لموسی وفتاه عجبا فانطلقا بقیة یومهما ولیلتهما ونسی صاحب موسی ان یخبره فلما اصبح موسی علیه السلام قال لفتاه اتنا غداءنا لقد لقینا من سفرنا هذا نصبا قال ولم ینصب حتی جاوز المکان الذی امر به قال ارایت اذ اوینا الی الصخرة فانی نسیت الحوت وما انسانیه الا الشیطان ان اذکره واتخذ سبیله فی البحر عجبا قال موسی ذلک ما کنا نبغی فارتدا علی اثارهما قصصا قال یقصان اثارهما حتی اتیا الصخرة فرای رجلا مسجی علیه بثوب فسلم علیه موسی فقال له الخضر انی بارضک السلام قال انا موسی قال موسی بنی اسرائیل قال نعم قال انک علی علم من علم الله علمکه الله لا اعلمه وانا علی علم من علم الله علمنیه لا تعلمه قال له موسی هل اتبعک علی ان تعلمنی مما علمت رشدا قال انک لن تستطیع معی صبرا وکیف تصبر علی ما لم تحط به خبرا قال ستجدنی ان شاء الله صابرا ولا اعصی لک امرا قال له الخضر فان اتبعتنی فلا تسئلنی عن شیء حتی احدث لک منه ذکرا قال نعم قال فانطلق الخضر وموسی یمشیان علی ساحل البحر فمرت بهما سفینة فکلماهم ان یحملوهما فعرفوا الخضر فحملوهما بغیر نول فعمد الخضر الی لوح من الواح السفینة فنزعه فقال له موسی قوم حملونا بغیر نول عمدت الی سفینتهم فخرقتها لتغرق اهلها لقد جئت شیئا امرا قال الم اقل انک لن تستطیع معی صبرا قال لا تؤاخذنی بما نسیت ولا ترهقنی من امری عسرا ثم خرج من السفینة فبینما هما یمشیان علی الساحل اذا غلام یلعب مع الغلمان فاخذ الخضر برأسه فاقتلعه بیده فقتله فقال له موسی اقتلت نفسا زکیة بغیر نفس لقد جئت شیئا نکرا قال الم اقل لک انک لن تستطیع معی صبرا قال وهذه اشد من الاولی قال ان سالتک عن شیء بعدها فلا تصاحبنی قد بلغت من لدنی عذرا فانطلقا حتی اذا اتیا اهل قریة استطعما اهلها فابوا ان یضیفوهما فوجدا فیها جدارا یرید ان ینقض یقول مائل قال الخضر بیده هکذا فاقامه قال له موسی قوم اتیناهم فلم یضیفونا ولم یطعمونا لو شئت لاتخذت علیه اجرا قال هذا فراق بینی وبینک سانبئک بتاویل ما لم تستطع علیه صبرا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یرحم الله موسی لوددت انه کان صبر حتی یقص علینا من اخبارهما قال وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کانت الاولی من موسی نسیانا قال وجاء عصفور حتی وقع علی حرف السفینة ثم نقر فی البحر فقال له الخضر ما نقص علمی وعلمک من علم الله الا مثل ما نقص هذا العصفور من البحر قال سعید بن جبیر وکان یقرأ وکان امامهم ملک یأخذ کل سفینة صالحة غصبا وکان یقرأ واما الغلام فکان کافرا

باب

من فضائل الخضر صلی الله علیه وسلم جمهور العلماء علی انه حی موجود بین اظهرنا وذلک متفق علیه عند الصوفیة واهل الصلاح والمعرفة وحکایاتهم فی رؤیته والاجتماع به والاخذ عنه وسؤاله وجوابه ووجوده فی المواضع الشریفة ومواطن الخیر اکثر من ان تحصر واشهر من ان تستر وقال الشیخ ابو عمرو ابن الصلاح هو حی عند جماهیر العلماء والصالحین والعامة معهم فی ذلک قال وانما شذ بانکاره بعض المحدثین قال الجیری المفسر وابو عمرو هو نبی واختلفوا فی کونه مرسلا وقال القشیری وکثیرون هو ولی وحکی الماوردی فی تفسیره ثلاثة اقوال احدها نبی والثانی ولی والثالث انه من الملائکة وهذا غریب باطل قال المازری اختلف العلماء فی الخضر هل هو نبی او ولی قال واحتج من قال بنبوته بقوله وما فعلته عن امری فدل علی انه نبی اوحی الیه بانه اعلم من موسی ویبعد ان یکون ولیا اعلم من نبی واجاب الآخرون بانه یجوز ان یکون قد اوحی الله الی نبی فی ذلک العصر ان یامر الخضر بذلک وقال الثعلبی المفسر الخضر نبی معمر علی جمیع الاقوال محجوب عن الابصار یعنی عن ابصار اکثر الناس قال وقیل انه لا یموت الا فی آخر الزمان حین یرفع القرآن وذکر الثعلبی ثلثة اقوال فی ان الخضر کان من زمن ابراهیم الخلیل صلی الله علیه وسلم ام بعده بقلیل ام بکثیر وکنیة الخضر ابو العباس واسمه بلیا بموحدة مفتوحة ثم لام ساکنة ثم مثناة تحت ابن ملکان بفتح المیم واسکان اللام وقیل کلیان قال ابن قتیبة فی المعارف قال وهب بن منبه اسم الخضر بلیا بن ملکان ابن فالغ بن عامر بن شالخ بن ارفخشذ بن سام بن نوح قالوا وکان ابوه من الملوک واختلفوا فی تلقیبه بالخضر فقال الاکثرون لانه جلس علی فروة بیضاء فصارت خضراء والفروة وجه الارض وقیل لانه کان اذا صلی اخضر ما حوله والصواب الاول فقد صح فی البخاری عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال انما سمی الخضر انه جلس علی فروة فاذا هی تهتز من خلفه خضراء وبسطت احواله فی تهذیب الاسماء واللغات والله اعلم (قوله ان نوفا البکالی) هکذا ضبطه الجمهور بکسر الموحدة وتخفیف الکاف ورواه بعضهم بفتحها وتشدید الکاف قال القاضی هذا الثانی هو ضبط اکثر الشیوخ واصحاب الحدیث قال والصواب الاول وهو قول المحققین وهو منسوب الی بنی بکال بطن من حمیر وقیل من همدان ونوف هذا هو ابن فضالة کذا قاله ابن درید وغیره وهو ابن امرأة کعب الاحبار وقیل ابن اخیه والمشهور الاول قاله ابن ابی حاتم وغیره قالوا وکنیته ابو یزید وقیل ابو رشد وکان عالما حکیما قاضیا واماما لاهل دمشق (قوله کذب عدو الله) قال العلماء هو علی وجه الاغلاظ والزجر عن مثل قوله لا انه یعتقد انه عدو الله حقیقة انما قاله مبالغة فی انکار قوله لمخالفته قول رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان ذلک فی حال غضب ابن عباس لشدة انکاره وحال الغضب تطلق الالفاظ ولا تراد بها حقائقها والله اعلم (قوله انا اعلم) ای فی اعتقاده والا فکان الخضر اعلم منه کما صرح به فی الحدیث (قوله صلی الله علیه وسلم فعتب الله علیه اذ لم یرد العلم الیه) ای کان حقه ان یقول الله اعلم فان مخلوقات الله تعالی لا یعلمها الا هو قال الله تعالی وما یعلم جنود ربک الا هو واستدل العلماء بسؤال موسی السبیل الی لقاء الخضر صلی الله علیهما وسلم علی استحباب الرحلة فی طلب العلم واستحباب الاستکثار منه

حدثنی محمد بن عبد الاعلی القیسی قال نا المعتمر بن سلیمان التیمی عن ابیه عن رقبة عن ابی اسحاق عن سعید بن جبیر قال قیل لابن عباس ان نوفا یزعم ان موسی الذی ذهب یلتمس العلم لیس بموسی بنی اسرائیل قال اسمعته یا سعید قلت نعم قال کذب نوف **حدثنا** ابی بن کعب قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انه بینما موسی علیه السلام فی قومه یذکرهم بایام الله وایام الله نعماؤه وبلاؤه اذ قال ما اعلم فی الارض رجلا خیرا واعلم منی قال فاوحی الله الیه انی اعلم بالخیر منه او عند من هو ان فی الارض رجلا هو اعلم منک قال یارب فدلنی علیه قال فقیل له تزود حوتا مالحا فانک حیث تفقد الحوت فانطلق هو وفتاه حتی انتهیا الی الصخرة فنسیا علیه فانطلق وترک فتاه فاضطرب الحوت فی الماء فجعل لا یلتئم علیه صار مثل الکوة قال فقال فتاه الا الحق بنبی الله فاخبره قال فنسیا فلما تجاوزا قال لفتاه آتنا غداءنا لقد لقینا من سفرنا هذا نصبا قال ولم یصبهم نصب حتی تجاوزا قال فتذکر قال ارایت اذ اوینا الی الصخرة فانی نسیت الحوت وما انسانیه الا الشیطان ان اذکره واتخذ سبیله فی البحر عجبا قال ذلک ما کنا نبغ فارتدا علی آثارهما قصصا فاراه مکان الحوت قال هٰهنا وصف لی قال فذهب یلتمس فاذا هو بالخضر مسجی ثوبا مستلقیا علی القفا او قال علی حلاوة القفا فقال السلام علیکم فکشف الثوب عن وجهه فقال وعلیکم السلام قال من انت قال انا موسی قال ومن موسی قال موسی بنی اسرائیل قال مجیء ما جاءبک قال جئت لتعلمنی مما علمت رشدا قال انک لن تستطیع معی صبرا وکیف تصبر علی ما لم تحط به خبرا شئ امرت ان افعله اذا رایته لم تصبرنی قال ستجدنی ان شاء الله صابرا ولا اعصی لک امرا

وانه یستحب للعالم وان کان من اعلم اهل عظیم ان یاخذ ممن هو اعلم منه ویسعی الیه فی تحصیله وفیه فضیلة طلب العلم وفی تزوده الحوت وغیره جواز التزود فی السفر وفی هذا الحدیث الادب مع العالم وحسن المشارکة وترک الاعتراض علیهم وتاویل مالا یفهم ظاهره من افعالهم وحرکاتهم واقوالهم والوفاء بعهودهم والاعتذار عند مخالفة عهدهم وفیه اثبات کرامات الاولیاء علی قول من یقول الخضر ولی وفیه جواز سوال الطعام عند الحاجة وجواز اجارة السفینة وجواز رکوب السفینة والدابة وسکنی الدار ولبس الثوب ونحو ذلک بغیر اجرة برضی صاحبه لقوله حملونا بغیر نول وفیه الحکم بالظاهر حتی یتبین خلافه لانکار موسی قال القاضی واختلف العلماء فی قول موسی لقد جئت شیئا امرا وشیئا نکرا ایهما اشد فقیل امرا لانه اعظم ولانه فی مقابلة خرق السفینة الذی یترتب علیه فی العادة هلاک الذین فیها واموالهم وهو اعظم من قتل الغلام فانها نفس واحدة وقیل نکرا اشد لانه عند مباشرة القتل حقیقة واما القتل فی خرق السفینة فمظنون وقد یسلمون فی العادة وقد سلموا فی هذه القضیة ولیس فیه ما هو محقق الاجر والخرق والله اعلم (**قوله** تعالی ان عبدا من عبادی بمجمع البحرین هو اعلم منک) قال قتادة هو مجمع بحری فارس والروم مما یلی المشرق وحکی الثعلبی عن ابی بن کعب انه بافریقیة (**قوله** احملوا حوتا فی مکتل فحیث تفقد الحوت فهو ثم) الحوت السمکة وکانت سمکة مالحة کما صرح به فی الروایة الثانیة والمکتل بکسر المیم وفتح المثناة فوق وهو القفة والزنبیل وسبق بیانه مرات وتفقد بکسر القاف ای یذهب منک یقال فقده وافتقده وثم بفتح الثاء ای هناک (**قوله** صلی الله علیه وسلم وانطلق معه فتاه وهو یوشع بن نون) معنی فتاه صاحبه ونون مصروف کنوح وهذا الحدیث یرد قول من قال من المفسرین ان فتاه عبده وغیر ذلک من الاقوال الساقطة قالوا وهو یوشع بن نون بن افرایم بن یوسف (**قوله** صلی الله علیه وسلم وامسک الله عنه جریة الماء حتی کان مثل الطاق) اما الجریة فبفتح الجیم والطاق عقد البناء وجمعه طیقان والطوق وهو الازج وما عقدا علاه من البناء وبقی ماتحته خالیا (**قوله** صلی الله علیه وسلم فانطلقا بقیة یومهما ولیلتهما) ضبطوه بنصب لیلتهما وجرهما والنصب التعب قالوا الحکمة النصب والجوع لیتطلب الغذاء فیتذکر به نسیان الحوت ولهذا قال صلی الله علیه وسلم ولم ینصب حتی جاوز المکان الذی امر به (**قوله** اتخذ سبیله فی البحر عجبا) قیل ان لفظة عجبا بحذف تکون من تمام کلام یوشع وقیل من کلام موسی ای قال موسی عجبت من هذا عجبا وقیل من کلام الله تعالی ومعناه اتخذ موسی سبیل الحوت فی البحر عجبا (**قوله** ما کنا نبغ) ای نطلب بمعناه ان الذی جئنا نطلب هو الموضع الذی نفقد فیه الحوت (**قوله** صلی الله علیه وسلم فرای رجلا مسجی علیه بثوب فسلم علیه فقال له الخضر انی بارضک السلام) المسجی المغطی وانی ای من این السلام فی هذه الارض التی لا یعرف فیها السلام قال العلماء انی تاتی بمعنی این ومتی وحیث وکیف وحلوها بالغیر نول بفتح النون واسکان الواو ای بغیر اجر والنول والنوال العطاء (**قوله** تغرق اهلها) قرئ فی السبع بضم التاء المثناة فوق ونصب اهلها وبفتح المثناة تحت ورفع اهلها وجئت شیئا امرا ای عظیما کثیر الشدة ولا ترهقنی ای تغشنی وتحملنی (**قوله** اقتلت نفسا زاکیة بغیر نفس لقد جئت شیئا نکرا) قرئ فی السبع زاکیة وزکیة قالوا ومعناه طاهرة من الذنوب وقوله بغیر نفس ای بغیر قصاص لک علیها والنکر المنکر وقرئ فی السبع باسکان الکاف وضمها والاکثرون بالاسکان قال العلماء وقوله اذا غلام یلعب فقتله دلیل علی انه کان صبیا لیس ببالغ لانه حقیقة الغلام وهذا قول الجمهور انه لم یکن بالغا وزعمت طائفة انه کان بالغا یعمل بالفساد واحتجت بقوله اقتلت نفسا زاکیة بغیر نفس فدل علی انه ممن یجب علیه القصاص والصبی لا قصاص علیه وبقوله کان کافرا فی قراءة ابن عباس کما ذکر فی آخر الحدیث والجواب عن الاول من وجهین احدهما ان المراد التنبیه علی انه قتل بغیر حق والثانی انه یحتمل ان شرعهم کان ایجاب القصاص علی الصبی کما انه فی شرعنا یوخذ بغرامة المتلفات والجواب عن الثانی من وجهین احدهما انه شاذ لا حجة فیه والثانی انه سماه بما یؤول الیه لو عاش کما جاء فی الروایة الثانیة (**قوله** قد بلغت من لدنی عذرا) فیه ثلاث قراآت فی السبع الاکثرون بضم الدال وتشدید النون والثانیة بالضم وتخفیف النون والثالثة باسکان الدال واشمامها الضم وتخفیف النون ومعناه قد بلغت الی الغایة التی تعذر بسببها فی فراقی (**قوله** تعالی فانطلقا حتی اذا اتیا اهل قریة) قال الثعلبی قال ابن عباس هی انطاکیة وقال ابن سیرین الایلة وهی البعد الارض من السماء (**قوله** تعالی فوجدا فیها جدارا یرید ان ینقض) هذا من المجاز لان الجدار لا یکون له حقیقة ارادة ومعناه قرب من الانقضاض وهو السقوط واستدل الاصولیون بهذا علی وجود المجاز فی القرآن وله نظائر معروفة قال وهب بن منبه کان طول هذا الجدار الی السماء مائة ذراع (**قوله** لو شئت لتخذت علیه اجرا) قرئ بالسبع لتخذت بتخفیف التاء وکسر الخاء ولاتخذت بالتشدید وفتح الخاء ای لاخذت علیه اجرة ناکل بها (**قوله** صلی الله علیه وسلم وجاء عصفور حتی وقع علی حرف السفینة ثم نقر فی البحر فقال له الخضر ما نقص علمی وعلمک من علم الله تعالی الا مثل ما نقص هذا العصفور من البحر) قال العلماء لفظ النقص هنا لیس علی ظاهره وانما معناه ان علمی وعلمک بالنسبة الی علم الله تعالی کنسبة ما نقره هذا العصفور الی ماء البحر هذا علی التقریب الی الافهام والا فنسبة علمها اقل واحقر وقد جاء فی روایة للبخاری ما علمی وعلمک فی جنب علم الله الا کما اخذ هذا العصفور بمنقاره ای فی جنب معلوم الله وقد یطلق العلم بمعنی المعلوم وهو من اطلاق المصدر لارادة المفعول کقولهم درهم ضرب السلطان ای مضروبه قال القاضی وقال بعض من اشکل علیه هذا الحدیث الا هنا بمعنی ولا ای ما نقص علمی وعلمک من علم الله ولا مثل ما اخذ هذا العصفور لان علم الله تعالی لا یدخله نقص قال القاضی ولا حاجة الی هذا التکلف بل هو صحیح کما بیناه والله اعلم (**قوله** کذب نوف) هو جار علی مذهب اصحابنا ان الکذب هو الاخبار عن الشئ خلاف ما هو عمدا کان او سهوا خلافا للمعتزلة وسبقت المسئلة فی کتاب الایمان (**قوله** صلی الله علیه وسلم حتی انتهیا الی الصخرة فعمی علیه) ورقع فی بعض الاصول بفتح العین المهملة وکسر المیم وفی بعضها بضم العین وتشدید المیم وفی بعضها بالغین المعجمة

قال فان اتبعتني فلا تسألني عن شئ حتى احدث لك منه ذكرا فانطلقا حتى اذا ركبا في السفينة خرقها قال انتحى عليها قال له موسى عليه السلام اخرقتها لتغرق اهلها لقد جئت شيئا امرا قال الم اقل انك لن تستطيع معي صبرا قال لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني من امري عسرا فانطلقا حتى اذا لقيا غلمانا يلعبون قال فانطلق الى احدهم بادي الرأي فقتله فذعر عندها موسى عليه السلام ذعرة منكرة قال اقتلت نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند هذا المكان رحمة الله علينا وعلى موسى عليه السلام لولا انه عجل لرأى العجب ولكنه اخذته من صاحبه ذمامة قال ان سألتك عن شئ بعدها فلا تصاحبني قد بلغت من لدني عذرا ولو صبر لرأى العجب قال وكان اذا ذكر احدا من الانبياء بدأ بنفسه رحمة الله علينا وعلى اخي كذا رحمة الله علينا فانطلقا حتى اذا اتيا اهل قرية لئام فطافا في المجالس فاستطعما اهلها فابوا ان يضيفوهما فوجدا فيها جدارا يريد ان ينقض فاقامه قال لو شئت لاتخذت عليه اجرا قال هذا فراق بيني وبينك واخذ بثوبه قال سانبئك بتاويل ما لم تسطع عليه صبرا اما السفينة فكانت لمساكين يعملون في البحر الى اخر الاية فاذا جاء الذي يتسخرها وجدها منخرقة فتجاوزها فاصلحوها بخشبة واما الغلام فطبع يوم طبع كافرا وكان ابواه قد عطفا عليه فلو انه ادرك ارهقهما طغيانا وكفرا فاردنا ان يبدلهما ربهما خيرا منه زكوة واقرب رحما واما الجدار فكان لغلامين يتيمين في المدينة الى اخر الاية **وحدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي قال انا محمد بن يوسف ح قال وحدثنا عبد بن حميد قال انا عبيد الله بن موسى كلاهما عن اسرائيل عن ابي اسحاق باسناد التيمي عن ابي اسحاق نحو حديثه **حدثنا** عمرو الناقد قال ثنا سفين بن عيينة عن عمرو عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن ابي بن كعب ان النبي صلى الله عليه وسلم قرأ لتخذت عليه اجرا **حدثني** حرملة بن يحيى قال انا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن عبد الله بن عباس انه تمارى هو والحر بن قيس بن حصن الفزاري في صاحب موسى عليه السلام فقال ابن عباس هو الخضر عليه السلام فمر بهما ابي بن كعب الانصاري فدعاه ابن عباس فقال يا ابا الطفيل هلم الينا فاني قد تماريت انا وصاحبي هذا في صاحب موسى عليه السلام الذي سال السبيل الى لقيه فهل سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر شانه فقال ابي سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينما موسى في ملأ من بني اسرائيل اذ جاءه رجل فقال له هل تعلم احدا اعلم منك قال موسى عليه السلام لا فاوحى الله الى موسى عليه السلام بلى عبدنا الخضر قال فسال موسى عليه السلام السبيل الى لقيه فجعل

ثنا

(قوله صلى الله عليه وسلم مثل الكوة) بفتح الكاف ويقال بضمها وهي الطاق كما قال في الرواية الاولى (قوله مستلقيا على حلاوة القفا) هي وسط القفا ومعناه لم يمل الى احد جانبيه وهي بضم الحاء وفتحها وكسرها افصحها الضم وممن حكى الكسر صاحب نهاية الغريب ويقال ايضا حلاوا بالفتح وحلاوى بالضم والقصر وحلواء بالمد (قوله مجئ ما جاء بك) قال القاضي ضبطناه مجئ مرفوع غير منون عن بعضهم وعن بعضهم منونا قال وهو اظهر اي امر عظيم جاء بك (قوله صلى الله عليه وسلم انتحى عليها) اي اعتمد على السفينة وقصد خرقها واستدل العلماء على النظر في المصالح عند تعارض الامور وانه اذا تعارضت مفسدتان دفع اعظمهما بارتكاب اخفهما كما خرق السفينة لدفع غصبها وذهاب جملتها (قوله صلى الله عليه وسلم فانطلق الى احدهم بادي الرأي فقتله) بادي بالهمز وتركه فمن همزه معناه اول الرأي وابتداؤه اي انطلق اليه مسارعا الى قتله من غير فكر ومن لم يهمز فمعناه ظهر له اي في قتله من البدا وهو ظهور رأي لم يكن قال القاضي ويمد البدا ويقصر (قوله صلى الله عليه وسلم رحمة الله علينا وعلى موسى قال وكان اذا ذكر احدا من الانبياء بدأ بنفسه فقال رحمة الله علينا وعلى اخي كذا رحمة الله علينا) قال اصحابنا فيه استحباب ابتداء الانسان بنفسه في الدعاء وشبهه من امور الآخرة واما حظوظ الدنيا فالادب فيها الايثار وتقديم غيره على نفسه واختلف العلماء في الابتداء في عنوان الكتاب فالصحيح الذي قاله كثيرون من السلف وجاء به الصحيح انه يبدأ بنفسه فيقدمها على المكتوب اليه فيقول من فلان الى فلان ومنه حديث كتاب النبي صلى الله عليه وسلم من محمد عبد الله ورسوله الى هرقل عظيم الروم وقالت طائفة يبدأ بالمكتوب اليه فيقول الى فلان من فلان قالوا الا ان يكتب الامير الى من دونه او السيد الى عبده او الوالد الى ولده ونحو هذا (قوله صلى الله عليه وسلم لكن اخذته من صاحبه ذمامة) هي بفتح الذال المعجمة اي استحياء لتكرار مخالفته وقيل ملامة والاول هو المشهور (قوله واما الغلام فطبع يوم طبع كافرا) قال القاضي في هذا حجة بينة لاهل السنة لصحة اصل مذهبهم في الطبع والرين والاكنة والاغشية والحجب والسد واشباه هذه الالفاظ الواردة في الشرع في افعال الله تعالى بقلوب اهل الكفر والضلال ومعنى ذلك عندهم خلق الله تعالى فيها ضد الايمان وضد الهدى وهذا على اصل اهل السنة ان العبد لا قدرة له الا ما اراده الله تعالى ويسره له وخلقه له خلافا للمعتزلة والقدرية القائلين بان للعبد فعلا من قبل نفسه وقدرة على الهدى والضلال والخير والشر والايمان والكفر وان معنى هذه الالفاظ نسبة الله تعالى لاصحابها وحكمه عليهم بذلك وقالت طائفة منهم معناها خلقه علامة لذلك في قلوبهم والحق الذي لا شك فيه ان الله تعالى يفعل ما يشاء من الخير والشر لا يسئل عما يفعل وهم يسألون وكما قال تعالى في الذر هؤلاء للجنة ولا ابالي وهؤلاء للنار ولا ابالي فالذين قضى لهم بالنار طبع على قلوبهم وختم عليها وغشاها واكنها وجعل من بين ايديها سدا ومن خلفها سدا وحجابا مستورا وجعل في آذانهم وقرا وفي قلوبهم مرضا لتتم سابقته فيهم وتمضي كلمته لا راد لحكمه ولا معقب لامره وقضائه وبالله التوفيق وقد يحتج بهذا الحديث من يقول اطفال الكفار في النار وقد سبق بيان هذه المسئلة وان فيهم ثلثة مذاهب الصحيح انهم في الجنة والثاني في النار والثالث يتوقف عن الكلام فيهم فلا يحكم لهم بشئ وتقدمت دلائل الجميع وللقائلين بالجنة ان يقولوا في جواب هذا الحديث معناه علم الله لو بلغ لكان كافرا (قوله وكان ابواه قد عطفا عليه فلو انه ادرك ارهقهما طغيانا وكفرا) اي حملهما عليهما والحقهما بهما والمراد بالطغيان هنا الزيادة في الضلال وهذا الحديث من دلائل مذهب اهل الحق في ان الله تعالى اعلم بما كان وبما يكون وبما لا يكون لو كان كيف كان يكون ومنه قوله تعالى ولو ردوا لعادوا لما نهوا عنه وقوله تعالى ولو نزلنا عليك كتابا في قرطاس فلمسوه بايديهم لقال الذين كفروا الآية وقوله تعالى ولو جعلناه ملكا لجعلناه رجلا وللبسنا عليهم وغير ذلك من الآيات (قوله تعالى خيرا منه زكوة واقرب رحما) قيل المراد بالزكوة الاسلام وقيل الصلاح واما الرحم فقيل معناه الرحمة لوالديه وبرهما وقيل المراد يرحمانه قيل ابدلهما الله بنتا صالحة وقيل ابنا حكاه القاضي (قوله تمارى هو والحر بن قيس اي تنازعا وتجادلا والحر بالحاء والراء وفي هذه القصة انواع من القواعد والاصول والفروع والآداب والنفائس المهمة سبق التنبيه على معظمها سوى ما هو ظاهر منها ومما لم يسبق انه لا باس على العالم والفاضل ان يخدمه المفضول ويقضي له حاجة ولا يكون هذا من اخذ العوض على تعليم العلم والآداب بل من مروات الاصحاب وحسن العشرة ودليله من هذه القصة حمل فتاه غدائهما وحمل اصحاب السفينة موسى والخضر بغير اجرة لمعرفتهم الخضر بالصلاح والله اعلم ومنها الحث على التواضع في علمه وغيره وانه لا يدعي انه اعلم الناس وانه اذا سئل عن اعلم الناس يقول الله اعلم ومنها بيان اصل عظيم من اصول الاسلام وهو وجوب التسليم لكل ما جاء به الشرع وان كان بعضه لا تظهر حكمته للعقول ولا يفهمه اكثر الناس وقد لا يفهمونه كلهم كالقدر موضع الدلالة قتل الغلام وخرق السفينة فان صورتهما صورة المنكر وكان صحيحا في نفس الامر له حكم بينة لكنها لا تظهر للخلق فاذا اعلمهم الله تعالى بها علموها ولهذا قال وما فعلته عن امري يعني بل بامر الله تعالى

الله عزوجل له الحوت آیة وقیل له اذا افتقدت الحوت فارجع فانك ستلقاه فسار موسی علیه السلام ما شاء الله ان یسیر ثم قال لفتاه آتنا غداءنا فقال فتی موسی علیه السلام حین سأله الغداء ارایت اذ اوینا الی الصخرة فانی نسیت الحوت وما انسانیه الا الشیطان ان اذکره فقال موسی لفتاه ذلك ما کنا نبغ فارتدا علی آثارهما قصصا فوجدا خضرا فکان من شأنهما ما قص الله فی کتابه الا ان یونس قال فکان یتبع اثر الحوت فی البحر **حدثنی** زهیر بن حرب وعبد بن حمید وعبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال عبد الله انا وقال الآخران نا یحیی بن حسان نا سلیمان بن هلال قال نا همام قال نا ثابت قال نا انس بن مالك ان ابا بکر الصدیق حدثه قال نظرت الی اقدام المشرکین علی رؤسنا ونحن فی الغار فقلت یا رسول الله لو ان احدهم نظر الی قدمیه ابصرنا تحت قدمیه فقال یا ابا بکر ما ظنك باثنین الله ثالثهما **حدثنی** عبد الله بن جعفر بن یحیی بن خالد قال نا معن قال نا مالك عن ابی النضر عن عبید بن حنین عن ابی سعید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم جلس علی المنبر فقال عبد خیره الله بین ان یؤتیه زهرة الدنیا وبین ما عنده فاختار ما عنده فبکی ابو بکر وبکی فقال فدینا لك بآبائنا وامهاتنا قال فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم هو المخیر وکان ابو بکر اعلمنا به وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان امن الناس علی فی ماله وصحبته ابو بکر ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکن اخوة الاسلام لا تبقین فی المسجد خوخة الا خوخة ابی بکر

کتاب فضائل الصحابة رضی الله عنهم قال الامام ابو عبد الله المازری اختلف الناس فی تفضیل بعض الصحابة علی بعض فقالت طائفة لا تفاضل بل نمسك عن ذلك قال الجمهور بالتفضیل ثم اختلفوا فقال اهل السنة افضلهم ابو بکر الصدیق وقال الخطابیة افضلهم عمر بن الخطاب وقالت الراوندیة افضلهم العباس وقالت الشیعة علی واتفق اهل السنة علی ان افضلهم ابو بکر ثم عمر قال جمهورهم ثم عثمان ثم علی وقال بعض اهل السنة من اهل الکوفة بتقدیم علی علی عثمان والصحیح المشهور تقدیم عثمان قال ابو منصور البغدادی اصحابنا مجمعون علی ان افضلهم الخلفاء الاربعة علی الترتیب المذکور ثم تمام العشرة ثم اهل بدر ثم احد ثم بیعة الرضوان ومن له مزیة اهل العقبتین من الانصار وکذلك السابقون الاولون وهم من صلی الی القبلتین فی قول ابن المسیب وطائفة وفی قول الشعبی اهل بیعة الرضوان وفی قول عطاء ومحمد بن کعب اهل بدر قال القاضی عیاض وذهبت طائفة منهم ابن عبد البر الی ان من توفی من الصحابة فی حیوة النبی صلی الله علیه وسلم افضل ممن بقی بعده وهذا الاطلاق غیر مرضی ولا مقبول واختلف العلماء فی ان التفضیل المذکور قطعی ام لا وهل هو فی الظاهر والباطن ام فی الظاهر خاصة ومن قال بالقطع ابو الحسن الاشعری قال وهم فی الفضل علی ترتیبهم فی الامامة ومن قال بانه اجتهادی ظنی ابو بکر بن الباقلانی وذکر ابن الباقلانی اختلاف العلماء فی ان التفضیل هل هو فی الظاهر والباطن جمیعا وکذلك اختلفوا فی عائشة وخدیجة ایتهما افضل وفی عائشة وفاطمة رضی الله عنهم اجمعین واما عثمان رضی الله عنه فخلافته صحیحة بالاجماع وقتل مظلوما وقتلته فسقة لان موجبات القتل مضبوطة ولم یجر منه رضی الله عنه ما یقتضیه ولم یشارك فی قتله احد من الصحابة وانما قتله الحجور وغاغاء من غوغاء القبائل وسفلة الاطراف والارذال تحزبوا وقصدوه من مصر فحجزت الصحابة الحاضرون عن دفعهم فحصروه حتی قتلوه رضی الله عنه واما علی رضی الله عنه فخلافته صحیحة بالاجماع وکان هو الخلیفة فی وقته لا خلافة لغیره واما معویة رضی الله عنه فهو من العدول الفضلاء والصحابة النجباء رضی واما الحروب التی جرت فکانت لکل طائفة شبهة اعتقدت تصویب انفسها بسببها وکلهم عدول رضی ومتأولون فی حربهم وغیرها ولم یخرج شیئ من ذلك احدا منهم عن العدالة لانهم مجتهدون اختلفوا فی مسائل من محل الاجتهاد کما یختلف المجتهدون بعدهم فی مسائل من الدماء وغیرها ولا یلزم من ذلك نقص احد منهم واعلم ان سبب تلك الحروب ان القضایا کانت مشتبهة فلشدة اشتباهها اختلف اجتهادهم وصار وائلة اقسام قسم ظهر لهم بالاجتهاد ان الحق فی هذا الطرف وان مخالفه باغ فوجب علیهم نصرة قتال الباغی علیه فیما اعتقدوه ففعلوا ذلك ولم یکن یحل لمن هذه صفته التاخر عن مساعدة امام العدل فی قتال البغاة فی اعتقاده وقسم عکس هؤلاء ظهر لهم بالاجتهاد ان الحق فی الطرف الآخر فوجب علیهم مساعدة وقتال الباغی علیه وقسم ثالث اشتبهت علیهم القضیة وتحیروا فیها ولم یظهر لهم ترجیح احد الطرفین فاعتزلوا الفریقین وکان هذا الاعتزال هو الواجب فی حقهم لانه لا یحل الاقدام علی قتال مسلم حتی یظهر انه مستحق لذلك ولو ظهر لهؤلاء رجحان احد الطرفین وان الحق معه لما جاز لهم التاخر عن نصرته فی قتال البغاة علیه فکلهم معذورون رضی الله عنهم ولهذا اتفق اهل الحق ومن یعتد به فی الاجماع علی قبول شهاداتهم وروایاتهم وکمال عدالتهم رضی الله عنهم اجمعین **باب** من فضائل ابی بکر الصدیق رضی الله عنه (**قوله** صلی الله علیه وسلم یا ابا بکر ما ظنك باثنین الله ثالثهما معناه ثالثهما بالنصر والمعونة والحفظ والتسدید وهو داخل فی قوله تعالی ان الله مع الذین اتقوا والذین هم محسنون وفیه بیان عظیم لتوکل النبی صلی الله علیه وسلم حتی فی هذا المقام وفیه فضیلة لابی بکر رضی الله عنه وهی من اجل مناقبه والفضیلة من اوجه منها هذا اللفظ ومنها بذله نفسه ومفارقته اهله وماله ورياسته فی طاعة الله تعالی ورسوله وملازمة النبی صلی الله علیه وسلم ومعاداة الناس فیه ومنها جعله نفسه وقایة عنه وغیر ذلك (**قوله** صلی الله علیه وسلم عبد خیره الله بین ان یؤتیه زهرة الدنیا وبین ما عنده فاختار ما عنده فبکی ابو بکر وبکی وقال فدیناك بآبائنا وامهاتنا) کذا هو فی جمیع النسخ فبکی ابو بکر وبکی معناه بکی کثیرا ثم بکی والمراد بزهرة الدنیا نعیمها واعراضها وحدودها وشبهها بزهر الروض **وقوله** فدیناك دلیل لجواز التفدیة وقد سبق بیانه مرات وکان ابو بکر رضی الله عنه علم ان النبی صلی الله علیه وسلم هو العبد المخیر فبکی حزنا علی فراقه وانقطاع الوحی وغیره من الخیر وانما قال صلی الله علیه وسلم ان عبدا وابهم لینظر فهم اهل المعرفة وبنباهة اصحاب الحذق (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان امن الناس علی فی ماله وصحبته ابو بکر) قال العلماء معناه اکثرهم جودا وسماحة لنا بنفسه وماله ولیس هو من المن الذی هو الاعتداد بالصنیعة لانه اذی مبطل للثواب ولان المنة لله ولرسوله صلی الله علیه وسلم فی قبول ذلك وفی غیره (**قوله** صلی الله علیه وسلم ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکن اخوة الاسلام وفی روایة لکن اخی وصاحبی وقد اتخذ الله صاحبکم خلیلا) قال القاضی قیل اصل الخلة الافتقار والانقطاع فخلیل الله المنقطع الیه وقیل لقصر حاجته علی الله تعالی وقیل الخلة الاختصاص وقیل الاصطفاء وسمی ابراهیم خلیلا لانه والی فی الله تعالی وعادی فیه وقیل سمی به لانه تخلق بخلال حسنة وباخلاق کریمة وخلة الله تعالی له نصره وجعله اماما لمن بعده وقال ابن فورك الخلة صفاء المودة تتخلل الاسرار وقیل اصلها المحبة ومعناه الاسعاف والایطاف وقیل الخلیل من لا یسع قلبه لغیر خلیله ومعنی الحدیث ان حب الله تعالی لم یبق فی قلبه موضعا لغیره قال القاضی وجاء فی احادیث انه صلی الله علیه وسلم قال لو اتخذ حبیبا فاختلف المتکلمون هل المحبة ارفع من الخلة ام الخلة ارفع منها سواء فقالت طائفة بمعنی فلا یکون الحبیب الا خلیلا ولا یکون الخلیل الا حبیبا وقیل الحبیب ارفع لانها صفة نبینا صلی الله علیه وسلم وهو افضل من الخلیل وقیل الخلیل ارفع وقد ثبتت خلة نبینا صلی الله علیه وسلم لله تعالی بهذا الحدیث ونفی ان یکون له خلیل غیره واثبت محبته لخدیجة وعائشة وابیهما واسامة وابیه وفاطمة وابنیهما وغیرهم ومحبة الله تعالی لعبده تمکینه من طاعته وعصمته وتوفیقه وتیسیر الطافه وهدایته واضافة رحمته علیه بهذه مبادیها واما غایتها فکشف الحجب عن قلبه حتی یراه ببصیرته فیکون کما قال فی الحدیث الصحیح فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصر به الی آخره هذا کلام القاضی واما قول ابی هریرة وغیره من الصحابة رضی الله عنهم سمعت خلیلی صلی الله علیه وسلم فلا یخالف هذا لان الصحابی یحسن فی حفظ الانقطاع الی النبی صلی الله علیه وسلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا تبقین فی المسجد خوخة الا خوخة ابی بکر) الخوخة بفتح الخاء وهی الباب الصغیر بین البیتین او الدارین ونحوه وفیه فضیلة ظاهرة لابی بکر رضی الله عنه وفیه ان المساجد تصان عن طرق الناس الیها فی خوخات ونحوها الا من ابوابها الا لحاجة مهمة

حدثنا سعید بن منصور قال نا فلیح بن سلیمان عن سالم ابی النضر عن عبید بن حنین وبسر بن سعید عن ابی سعید الخدری قال خطب رسول الله صلی الله علیه وسلم الناس یوما بمثل حدیث مالك حدثنا محمد بن بشار العبدی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن اسماعیل بن رجاء قال سمعت عبد الله بن ابی الهذیل یحدث عن ابی الاحوص قال سمعت عبد الله بن مسعود یحدث عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکنه اخی وصاحبی وقد اتخذ الله صاحبکم خلیلا حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن ابی اسحاق عن ابی الاحوص عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لو کنت متخذا من امتی احدا خلیلا لاتخذت ابا بکر حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا عبد الرحمن قال حدثنی سفیان عن ابی اسحاق عن ابی الاحوص عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابن ابی قحافة خلیلا حدثنا عثمان بن ابی شیبة وزهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم قال اسحاق انا وقال الآخران ثنا جریر عن مغیرة عن واصل بن حیان عن عبد الله ابن ابی الهذیل عن ابی الاحوص عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لو کنت متخذا من اهل الارض خلیلا لاتخذت ابن ابی قحافة خلیلا ولکن صاحبکم خلیل الله حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو معاویة ووکیع ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا جریر ح قال وحدثنا ابن ابی عمر قال نا سفیان کلهم عن الاعمش ح قال وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر وابو سعید الاشج واللفظ لهما قالا نا وکیع قال نا الاعمش عن عبد الله بن مرة عن ابی الاحوص عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا انی ابرأ الی کل خل من خلة ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا ان صاحبکم خلیل الله حدثنا یحیی بن یحیی قال انا خالد بن عبد الله عن خالد عن ابی عثمان قال اخبرنی عمرو بن العاص ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعثه علی جیش ذات السلاسل فاتیته فقلت ای الناس احب الیك قال عائشة قلت من الرجال قال ابوها قلت ثم من قال عمر فعد رجالا وحدثنا الحسن بن علی الحلوانی قال نا جعفر بن عون عن ابی عمیس ح قال وحدثنا عبد بن حمید واللفظ له قال انا جعفر بن عون قال انا ابو عمیس عن ابن ابی ملیکة سمعت عائشة وسئلت من کان رسول الله صلی الله علیه وسلم مستخلفا لو استخلفه قالت ابو بکر فقیل لها ثم من بعد ابی بکر قالت عمر ثم قیل لها من بعد عمر قالت ابو عبیدة بن الجراح ثم انتهت الی هذا حدثنی عباد بن موسی قال نا ابراهیم بن سعد قال اخبرنی ابی عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیه ان امرأة سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا فامرها ان ترجع الیه فقالت یا رسول الله ارایت ان جئت فلم اجدك قال ابی کانها تعنی الموت قال فان لم تجدینی فأتی ابا بکر وحدثنیه حجاج بن الشاعر قال نا یعقوب بن ابراهیم قال نا ابی عن ابیه قال اخبرنی محمد بن جبیر بن مطعم ان اباه جبیر بن مطعم اخبره ان امرأة اتت رسول الله صلی الله علیه وسلم فکلمته فی شیء فامرها بامر بمثل حدیث عباد بن موسی حدثنی عبید الله بن سعید قال نا یزید بن هارون قال انا ابراهیم بن سعد قال نا صالح ابن کیسان عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مرضه ادعی لی ابا بکر اباك واخاك حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل انا اولی ویابی الله والمؤمنون الا ابا بکر

(قوله صلی الله علیه وسلم الا انی ابرأ الی کل خل من خلة) هما بکسر الخاء فاما الاول فکسره متفق علیه وهو الخل بمعنی الخلیل واما قوله من خلة فبکسر الخاء عند جمیع الرواة فی جمیع النسخ وکذا نقله القاضی عن جمیعهم قال والصواب الاوجه فتحها قال والخلة والخل والخلال والمخاللة والخلالة والخلولة الاخاء والصداقة ای برئت الیه من صداقته المقتضیة المخاللة هذا کلام القاضی والکسر صحیح کما جاءت به الروایات ای ابرأ الیه من مخالتی ایاه وذکر ابن الاثیر انه روی بکسر الخاء وفتحها وانهما بمعنی الخلة بالضم التی هی الصداقة (قوله بعثه علی جیش ذات السلاسل) هو بفتح السین الاولی وکسر الثانیة وهو ماء لبنی جذام بناحیة الشام ومنهم من قال هو بضم السین الاولی وکذا ذکره ابن الاثیر فی نهایة الغریب واظنه استنبطه من کلام الجوهری فی الصحاح ولا دلالة فیه والمشهور المعروف فتحها وکانت هذه الغزوة فی جمادی الاخری سنة ثمان من الهجرة وکانت موتة قبلها فی جمادی الاولی من سنة ثمان ایضا قال الحافظ ابو القاسم بن عساکر کانت ذات السلاسل بعد موتة فیما ذکره اهل المغازی الا ابن اسحق فقال قبلها (قوله ای الناس احب الیك قال عائشة قلت من الرجال قال ابوها قلت ثم من قال عمر فعد رجالا) هذا التصریح بعظیم فضائل ابی بکر وعمر وعائشة رضی الله عنهم وفیه دلالة بینة لاهل السنة فی تفضیل ابی بکر ثم عمر علی جمیع الصحابة (قوله سئلت عائشة من کان رسول الله صلی الله علیه وسلم مستخلفا لو استخلفه قالت ابو بکر فقیل لها ثم من بعد ابی بکر قالت عمر ثم قیل لها من بعد عمر قالت ابو عبیدة بن الجراح ثم انتهت الی هذا) یعنی وقفت علی ابی عبیدة هذا دلیل لاهل السنة فی تقدیم ابی بکر ثم عمر للخلافة مع اجماع الصحابة وفیه دلالة لاهل السنة ان خلافة ابی بکر لیست بنص من النبی صلی الله علیه وسلم علی خلافته صریحا بل اجمعت الصحابة عقد الخلافة له وتقدیمه لفضیلته ولو کان هناك نص علیه او علی غیره لم تقع المنازعة من الانصار وغیرهم اولاد لذکر حافظ النص ما معه ولرجعوا الیه لکن تنازعوا اولا ولم یکن هناك نص ثم اتفقوا علی ابی بکر واستقر الامر واما ما تدعیه الشیعة من النص علی علی والوصیة الیه فباطل لا اصل له باتفاق المسلمین والاتفاق علی بطلان دعواهم من زمن علی واول من کذبهم علی رضی الله عنه بقوله ما عندنا الا ما فی هذه الصحیفة الحدیث ولو کان عنده نص لذکره ولم ینقل انه ذکره فی یوم من الایام ولا ان احدا ذکره له والله اعلم واما قوله صلی الله علیه وسلم فی الحدیث الذی بعد هذا للمرأة حین قالت یا رسول الله ارایت ان جئت فلم اجدك قال فان لم تجدینی فأتی ابا بکر فلیس فیه نص علی خلافته وامر بها بل هو اخبار بالغیب الذی اعلمه الله تعالی به والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم لعائشة ادعی لی اباك ابا بکر واخاك حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل انا ولا یابی الله والمؤمنون الا ابا بکر) هکذا هو فی بعض النسخ المعتمدة انا ولا بتخفیف انا ولا ای یقول انا احق ولیس کما یقول بل یابی الله والمؤمنون الا ابا بکر وفی بعضها انا اولی ای انا احق بالخلافة قال القاضی هذه الروایة اجودها ورواه بعضهم انا ولی بتخفیف النون وکسر اللام ای انا احق والخلافة لی وفی بعضهم انا ولاه ای انا الذی ولاه النبی صلی الله علیه وسلم وبعضهم انی ولاه بتشدید النون ای کیف ولاه فی هذا الحدیث دلالة ظاهرة لفضل ابی بکر الصدیق رضی الله عنه واخبار منه صلی الله علیه وسلم بما سیقع فی المستقبل بعد وفاته وان المسلمین یابون عقد الخلافة لغیره وفیه اشارة الی انه سیقع نزاع ووقع کل ذلك واما طلبه لاخیها مع ابی بکر فالمراد انه یکتب الکتاب ووقع فی روایة البخاری لقد هممت ان اوجه الی ابی بکر وابنه واعهد ولبعض رواة البخاری وآتیه بالف ممدودة ومثناة فوق ثم مثناة تحت من الاتیان قال القاضی وصوبه بعضهم ولیس کما صوب بل الصواب ابنه بالباء الموحدة والنون وهو اخو عائشة وتوضحه روایة مسلم اخاك ولان اتیان النبی صلی الله علیه وسلم کان متعذرا او متعسرا وقد عجز عن حضور الجماعة واستخلف

ح وثنا عبد بن حمید انا جعفر بن عون انا ابو عمیس عن ابن ابی ملیکة عن عبد الله

متمنی

حدثنا محمد بن ابى عمر المكى قال نا مروان يعنى ابن معاوية الفزارى عن يزيد وهو ابن كيسان عن ابى حازم الاشجعى عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصبح منكم اليوم صائما قال ابو بكر انا قال فمن اتبع منكم اليوم جنازة قال ابو بكر انا قال فمن اطعم منكم اليوم مسكينا قال ابو بكر انا قال فمن عاد منكم اليوم مريضا قال ابو بكر انا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اجتمعن فى امرئ الا دخل الجنة **حدثنى** ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح وحرملة بن يحيى قالا نا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب قال حدثنى سعيد بن المسيب وابو سلمة بن عبد الرحمن انهما سمعا ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما رجل يسوق بقرة له قد حمل عليها التفتت اليه البقرة فقالت انى لم اخلق لهذا ولكنى انما خلقت للحرث فقال الناس سبحان الله تعجبا وفزعا بقرة تكلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فانى اومن به وابو بكر وعمر قال ابو هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا راع فى غنمه عدا عليه الذئب فاخذ منها شاة فطلبه الراعى حتى استنقذها منه فالتفت اليه الذئب فقال له من لها يوم السبع يوم ليس لها راع غيرى فقال الناس سبحان الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فانى اومن بذلك انا وابو بكر وعمر **وحدثنى** عبد الملك بن شعيب بن الليث قال حدثنى ابى عن جدى قال حدثنى عقيل بن خالد عن ابن شهاب بهذا الاسناد قصة الشاة والذئب ولم يذكر قصة البقرة **وحدثنا** محمد بن عباد قال نا سفين بن عيينة ح قال وحدثنى محمد بن رافع قال نا ابو داود الحفرى عن سفين كلاهما عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى سلمة عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث يونس عن الزهرى فى حديثهما ذكر البقرة والشاة معا وقالا فى حديثهما فانى اومن به انا وابو بكر وعمر وما هما ثم **وحدثناه** محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة ح قال وحدثنا محمد بن عباد قال نا سفين بن عيينة عن مسعر كلاهما عن سعد بن ابراهيم عن ابى سلمة عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم **وحدثنا** سعيد بن عمرو الاشعثى وابو الربيع العتكى وابو كريب محمد بن العلاء واللفظ لابى كريب قال ابو الربيع نا وقال الاخران انا ابن المبارك عن عمر بن سعيد بن ابى حسين عن ابن ابى مليكة قال سمعت ابن عباس يقول وضع عمر بن الخطاب على سريره فتكنفه الناس يدعون ويثنون ويصلون عليه قبل ان يرفع وانا فيهم قال فلم يرعنى الا برجل قد اخذ منكبى من ورائى فالتفت اليه فاذا هو على فترحم على عمر وقال ما خلفت احدا احب الى ان القى الله بمثل عمله منك وايم الله ان كنت لاظن ان يجعلك الله مع صاحبيك وذاك انى كنت اكثرا سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول جئت انا وابو بكر وعمر ودخلت انا وابو بكر وعمر وخرجت انا وابو بكر وعمر فان كنت لارجوا ولاظن ان يجعلك الله معهما **وحدثناه** اسحاق بن ابراهيم قال نا عيسى بن يونس عن عمر بن سعيد فى هذا الاسناد بمثله **حدثنا** منصور بن ابى مزاحم قال نا ابراهيم بن سعد عن صالح بن كيسان ح قال وحدثنا زهير بن حرب والحسن الحلوانى وعبد بن حميد واللفظ لهم قالوا نا يعقوب بن ابراهيم قال نا ابى عن صالح عن ابن شهاب قال **حدثنى** ابو امامة بن سهل انه سمع ابا سعيد الخدرى يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا انا نائم رايت الناس يعرضون على وعليهم قمص منها ما يبلغ الثدى ومنها ما يبلغ دون ذلك ومر عمر بن الخطاب وعليه قميص يجره قالوا ما اولت ذلك يا رسول الله قال الدين **حدثنى** حرملة بن يحيى قال نا ابن وهب قال اخبرنى يونس ان ابن شهاب اخبره عن حمزة بن عبد الله بن عمر بن الخطاب عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال بينا انا نائم اذ رايت فرحا اتيت به فيه لبن فشربت منه حتى انى لارى الرى يجرى فى اظفارى ثم اعطيت فضلى عمر بن الخطاب قالوا فما اولت ذلك يا رسول الله قال العلم **وحدثناه** قتيبة بن سعيد قال نا ليث عن عقيل ح قال وحدثنا الحلوانى وعبد بن حميد كلاهما عن يعقوب بن ابراهيم بن سعد قال نا ابى عن صالح باسناد يونس نحو حديثه

الصديق ليصلى بالناس واستاذن ازواجه ان يمرض فى بيت عائشة والله اعلم (**قوله** صلى الله عليه وسلم من اصبح منكم اليوم صائما قال ابو بكر انا الى قوله صلى الله عليه وسلم ما اجتمعن فى امرئ الا دخل الجنة) قال القاضى معناه دخل الجنة بلا محاسبة ولا مجازاة على قبيح الاعمال والافجره الايمان يقتضى دخول الجنة بفضل الله تعالى (**قوله** صلى الله عليه وسلم فى كلام البقرة وكلام الذئب وتعجب الناس من ذلك فانى اومن به وابو بكر وعمر وما هما ثم) قال العلماء انما قال ذلك ثقة بهما لعلمه بصدق ايمانهما وقوة يقينهما وكمال معرفتهما لعظيم سلطان الله وكمال قدرته ففيه فضيلة ظاهرة لابى بكر وعمر رضى الله عنهما وفيه جواز كرامات الاولياء وخرق العوائد وهو مذهب اهل الحق وسبقت المسئلة (**قوله** قال الذئب من لها يوم السبع يوم لا راعى لها غيرى) روى السبع بضم الباء واسكانها الاكثرون على الضم قال القاضى الرواية بالضم وقال بعض اهل اللغة هى ساكنة وجعله اسما للموضع الذى عنده المحشر يوم القيمة اى من لها يوم القيمة وانكر بعض اهل اللغة ان يكون هذا اسما ليوم القيمة وقال بعض اهل اللغة يقال سبعت الاسد اذا دعوته فالمعنى على هذا من لها يوم الفزع ويوم القيمة يوم الفزع ويحتمل ان يكون المراد من لها يوم الاهمال من اسبعت الرجل اهملته وقال بعضهم يوم السبع بالاسكان عيد كان لهم فى الجاهلية يشتغلون فيه بلعبهم فيأكل الذئب غنمهم وقال الداودى يوم السبع اى يوم يطرق عنها السبع وبقيت انا فيها لا راعى لها غيرى لفرارك منه فاعمل فيها باشارة هذا كلام القاضى وقال ابن الاعرابى هو بالاسكان اى يوم القيمة او يوم الذعر وانكر عليه آخرون هذا القول يوم لا راعى لها غيرى ويوم القيمة لا يكون الذئب راعيها ولا له بها تعلق والاصح ما قاله آخرون وسبقت الاشارة اليه من لها عند الفتن حين يتركها الناس هملا لا راعى لها نهبة للسباع فجعل السبع لها راعيا اى منفردا بها وتكون بضم الباء والله اعلم **باب** من فضائل عمر رضى الله عنه (**قوله** تتكنفه الناس) اى احاطوا به والسرير هنا النعش (**قوله** فلم يرعنى الا برجل) هو بفتح الياء وضم الراء ومعناه لم يفجأنى الا ذلك وقوله برجل هكذا هو فى النسخ برجل بالباء اى لم يفجأنى الا مرا والحال الا برجل وفى هذا الحديث فضيلة ابى بكر وعمر وشهادة على لهما وحسن ثنائه عليهما وصدق ما كان يظنه بعمر قبل وفاته رضى الله عنهم اجمعين **قوله** صلى الله عليه وسلم فى رؤيا المنام ومر عمر وعليه قميص يجره قالوا ما اولت ذلك يا رسول الله قال الدين وفى رواية الاخرى رايت قدحا اتيت به فيه لبن فشربت منه حتى انى لارى الرى يخرج من اظفارى ثم اعطيت فضلى عمر بن الخطاب قالوا فما اولت ذلك يا رسول الله قال العلم) قال اهل العبارة القميص فى النوم معناه الدين وجره يدل على بقاء آثاره الجميلة وسننه الحسنة فى المسلمين بعد وفاته ليقتدى به واما تفسير اللبن بالعلم فلاشتراكهما فى كثرة النفع وفى انهما سبب الصلاح فاللبن غذاء الاطفال وسبب صلاحهم وقوت للابدان بعد ذلك والعلم سبب لصلاح الآخرة والدنيا

منہا

وحدثنا حرملة بن يحيى قال نا ابن وهب قال اخبرنی يونس عن ابن شهاب ان سعيد بن المسيّب اخبره انه سمع ابا هريرة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا انا نائم رايتنی علی قليب عليها دلو فنزعت منها ما شاء الله ثم اخذها ابن ابی قحافة فنزع بها ذنوبا او ذنوبين وفی نزعه ضعف والله يغفر له ثم استحالت غربا فاخذها ابن الخطاب فلم ار عبقريا من الناس ينزع نزع عمر بن الخطاب حتى ضرب الناس بعطن **حدثنی** عبد الملك ابن شعيب بن الليث قال حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقيل بن خالد ح قال وحدثنا عمرو الناقد الحلوانی وعبد بن حميد عن يعقوب بن ابراهيم بن سعد قال نا ابی عن صالح باسناد يونس نحو حديثه **حدثنا** الحلوانی وعبد بن حميد قالا نا يعقوب قال نا ابی عن صالح قال قال الاعرج وغيره ان ابا هريرة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رايت ابن ابی قحافة ينزع بنحو حديث الزهری **حدثنی** احمد بن عبد الرحمن بن وهب ثنا عمی عبد الله بن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث ان ابا يونس مولى ابی هريرة حدثه عن ابی هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

حوض

بينا انا نائم اُريت انی انزع علی حوضی اسقی الناس فجاءنی ابو بكر فاخذ الدلو من يدی ليُريحنی فنزع ذنوبين وفی نزعه ضعف والله يغفر له فجاء ابن الخطاب فاخذ منه فلم ار عبقريا ينزع نزع رجل قطّ اقوی حتى تولى الناس والحوض ملأن يتفجر **حدثنا** ابو بكر بن ابی شيبة ومحمد بن عبد الله بن نمير واللفظ لابی بكر قالا نا محمد ابن بشر قال ثنا عبيد الله بن عمر قال حدثنی ابو بكر بن سالم عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رايت كانی انزع بدلو بكرة علی قليب فجاء ابو بكر فنزع ذنوبا او ذنوبين فنزع نزعا ضعيفا والله يغفر له ثم جاء عمر فاستقى فاستحالت غربا فلم ار عبقريا من الناس

قال نا ابی

يفری فريّه حتى روی الناس وضربوا العطن **وحدثنا** احمد بن عبد الله بن يونس قال ثنا زهير قال حدثنی موسى بن عقبة عن سالم بن عبد الله عن ابيه عن رؤيا رسول الله صلى الله عليه وسلم فی ابی بكر وعمر بن الخطاب بنحو حديثهم **حدثنا** محمد بن عبد الله بن نمير قال نا سفيان عن عمرو وابن المنكدر سمعا جابرا يخبر عن النبی صلى الله عليه وسلم ح قال وحدثنا زهير بن حرب واللفظ له قال نا سفيان بن عيينة عن ابن المنكدر وعمرو عن جابر عن النبی صلى الله عليه وسلم قال دخلت الجنة فرايت فيها دارا او قصرا فقلت لمن هذا فقالوا لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخل فذكرت غيرتك فبكى عمر وقال ای رسول الله او عليك يغار **وحدثناه** اسحاق بن ابراهيم قال انا سفيان عن عمرو وابن المنكدر عن جابر ح وحدثنا ابو بكر بن ابی شيبة قال نا سفيان عن عمرو سمع جابرا ح قال وحدثنا عمرو الناقد قال نا سفيان عن ابن المنكدر قال سمعت جابرا عن النبی صلى الله عليه وسلم بمثل حديث ابن نمير وزهير **حدثنی** حرملة بن يحيى قال انا ابن وهب قال اخبرنی يونس ان ابن شهاب اخبره عن سعيد بن المسيب عن ابی هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال بينا انا نائم

اذا

اذ رايتنی فی الجنة فاذا امرأة توضأ الی جانب قصر فقلت لمن هذا فقالوا لعمر بن الخطاب فذكرت غيرته فولّيت مدبرا فقال ابو هريرة فبكى عمر ونحن جميعا فی ذلك المجلس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال عمر بابی انت وامی يا رسول الله اعليك اغار

(قوله صلى الله عليه وسلم رايتنی على قليب عليها ولو فزعت منها ما شاء الله ثم اخذها ابن ابی قحافة فنزع بها ذنوبا او ذنوبين وفی نزعه ضعف والله يغفر له ثم استحالت غربا فاخذها ابن الخطاب فلم ار عبقريا من الناس ينزع نزع عمر بن الخطاب حتى ضرب الناس بعطن) اما القليب فهی البئر غير المطوية والدلو يذكر ويؤنث والذنوب بفتح الذال الدلو الممتلوة والغرب بفتح الغين المعجمة واسكان الراء وهی الدلو العظيمة والنزع الاستقاء والضعف بضم الضاد وفتحها لغتان مشهورتان الضم افصح ومعنى استحالت صارت وتحولت من الصغر الى الكبر واما العبقری فهو السيد وقيل الذی ليس فوقه شئ ومعنى ضرب الناس بعطن ای اوردوا ابلهم ثم آوردوها الى عطنها وهو الموضع الذی تناخ اليه بعد السقی لتستريح قال العلماء هذا المنام مثال واضح لما جری لابی بكر وعمر رضی الله عنهما فی خلافتهما وحسن سيرتهما وظهور آثارهما وانتفاع الناس بهما وكل ذلك ماخوذ من النبی صلى الله عليه وسلم ومن بركته وآثار صحبته فكان النبی صلى الله عليه وسلم هو صاحب الامر فقام به اكمل قيام وقرر قواعد الاسلام ومهد لامور وانوضح اصوله وفروعه ودخل الناس فی دين الله افواجا وانزل الله تعالى اليوم اكملت لكم دينكم ثم توفی صلى الله عليه وسلم فخلفه ابو بكر رضی الله عنه سنتين واشهرا وهو المراد بقوله صلى الله عليه وسلم ذنوبا او ذنوبين وهذا شك من الراوی والمراد ذنوبان كما صرح به فی الرواية الاخرى وحصل فی خلافته قتال اهل الردة وقطع دابرهم واتساع الاسلام ثم توفی فخلفه عمر فاتسع الاسلام فی زمنه وتقرر لهم من احكامه مالم يقع مثله فعبر بالقليب عن امر المسلمين لما فيها من الماء الذی به حيوتهم وصلاحهم وشبه اميرهم بالمستقی لهم وسقيه هو قيامه بمصالحهم وتدبير امورهم واما قوله صلى الله عليه وسلم فی ابی بكر وفی نزعه ضعف فليس فيه حط من فضيلة ابی بكر ولا اثبات فضيلة لعمر رض عليه وانما هو اخبار عن مدة ولايتهما وكثرة انتفاع الناس فی ولاية عمر لطولها ولاتساع الاسلام وبلاده والاموال وغيرها من الغنائم والفتوحات ومصر الامصار ودون الدواوين واما قوله صلى الله عليه وسلم والله يغفر له فليس فيه تنقيص له ولا اشارة الى ذنب وانما هی كلمة كان المسلمون يدعون بها كلاهم ونعمت الدعامة وقد سبق فی الحديث فی صحيح مسلم انها كلمة كان المسلمون يقولونها فعل كذا والله يغفر لك قال العلماء وفی كل هذا اعلام بخلافة ابی بكر وعمر وصحة ولايتهما وبيان صفتهما وانتفاع المسلمين بهما قوله صلى الله عليه وسلم فجاءنی ابو بكر فاخذ الدلو من يدی ليريحنی) قال العلماء فيه اشارة الى نيابة ابی بكر عنه وخلافته بعده وراحته صلى الله عليه وسلم بوفاته من نصب الدنيا ومشاقها كما قال صلى الله عليه وسلم ستريح او تستراح منه الحديث والدنيا سجن المؤمن والكرب على ابيك بعد اليوم (قوله صلى الله عليه وسلم فلم ار عبقريا من الناس يفری فريه) اما يفری فبفتح الياء واسكان الفاء وكسر الراء واما فريه فروی بوجهين احدهما فريه باسكان الراء وتخفيف الياء والثانية كسر الراء وتشديد الياء وهما لغتان صحيحتان وانكر الخليل التشديد وقال هو غلط اتفقوا على ان معناه لم ار سيدا يعمل عمله يقطع قطعه واصل الفری بالاسكان القطع يقال فريت الشئ افريه فريا قطعته للاصلاح فهو مفری وفری وافرية اذا شققته على جهة الافساد وتقول العرب تركته يفری الفری اذا عمل العمل فاجاده ومنه حديث حسان لافرينهم فری الاديم ای اقطعهم بالهجاء كما يقطع الاديم (قوله صلى الله عليه وسلم حتى ضرب الناس بعطن) سبق تفسيره قال القاضی ظاهره انه عائد الى خلافة عمر خاصة وقيل يعود الى خلافة ابی بكر وعمر جميعا لان بنظرهما وتدبيرهما وقيامهما بمصالح المسلمين تم هذا الامر وضرب الناس بعطن لان ابا بكر قمع اهل الردة وجمع شمل المسلمين والفهم وابتدأ الفتوح ومهد الامور وتمت ثمرات ذلك وتكاملت فی زمن عمر بن الخطاب رضی الله عنهما

وحدثني عمرو الناقد حسن الحلواني وعبد بن حميد قالوا نا يعقوب بن ابراهيم قال نا ابي عن صالح عن ابن شهاب بهذا الاسناد مثله **حدثنا** منصور ابن ابي مزاحم قال نا ابراهيم يعني ابن سعد ح قال وحدثنا الحسن الحلواني وعبد بن حميد قال عبد اخبرني وقال حسن نا يعقوب وهو ابن ابراهيم بن سعد قال نا ابي عن صالح عن ابن شهاب قال اخبرني عبد الحميد بن عبد الرحمن بن زيدان محمد بن سعد بن ابي وقاص اخبره ان اباه سعدا قال استاذن عمر على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده نساء من قريش يكلمنه ويستكثرنه عالية اصواتهن فلما استاذن عمر قمن يبتدرن الحجاب فاذن له رسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم يضحك فقال عمر اضحك الله سنك يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجبت من هؤلاء اللاتي كن عندي فلما سمعن صوتك ابتدرن الحجاب قال عمر فانت يا رسول الله احق ان يهبن ثم قال عمر اي عدوات انفسهن اتهبنني ولا تهبن رسول الله صلى الله عليه وسلم قلن نعم انت اغلظ وافظ من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ما لقيك الشيطان قط سالكا فجا الا سلك فجا غير فجك **حدثنا** هارون بن معروف قال نا ابن عبد العزيز بن محمد قال اخبرني سهيل عن ابيه عن ابي هريرة ان عمر بن الخطاب جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده نسوة قد فعن اصواتهن على رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما استاذن عمر ابتدرن الحجاب فذكر نحو حديث الزهري **حدثني** ابو الطاهر احمد ابن عمرو بن سرح قال نا عبد الله بن وهب عن ابراهيم بن سعد عن ابيه سعد بن ابراهيم عن ابي سلمة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقول قد كان يكون في الامم قبلكم محدثون فان يكن في امتي منهم احد فان عمر بن الخطاب منهم قال ابن وهب تفسير محدثون ملهمون **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا ليث ح قال وحدثنا عمرو الناقد وزهير بن حرب قالا نا سفيان بن عيينة كلاهما عن ابن عجلان عن سعد بن ابراهيم بهذا الاسناد مثله **حدثنا** عقبة بن مكرم العمي قال نا سعيد بن عامر قال جويرية بن اسماء انا عن نافع عن ابن عمر قال قال عمر وافقت ربي في ثلاث في مقام ابراهيم وفي الحجاب وفي اساري بدر **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة قال نا ابو اسامة قال نا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال لما توفي عبد الله بن ابي ابن سلول جاء ابنه عبد الله بن عبد الله الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله ان يعطيه قميصه ان يكفن فيه اباه فاعطاه ثم سأله ان يصلي عليه فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلي عليه فقام عمر فاخذ بثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اتصلي عليه وقد نهاك الله عز وجل ان تصلي عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما خيرني الله فقال استغفر لهم او لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم سبعين مرة وسازيده على سبعين قال انه منافق فصلى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فانزل الله ولا تصل على احد منهم مات ابدا ولا تقم على قبره **وحدثناه** ابن المثنى وعبيد الله بن سعيد قالا نا يحيى وهو القطان عن عبيد الله بهذا الاسناد في معنى حديث ابي اسامة وزاد قال فترك الصلوة عليهم

(**قوله** صلى الله عليه وسلم كاني انزع بدلو بكرة) هي باسكان الكاف وفتحها (**قوله** صلى الله عليه وسلم حتى روى الناس) هو بكسر الواو المخففة اي اخذوا كفايتهم (**قوله** عن صالح عن ابن شهاب قال اخبرني عبد الحميد بن عبد الرحمن ابن زيدان محمد بن سعد بن ابي وقاص اخبره ان اباه سعدا قال استاذن عمر) هذا الحديث اجتمع فيه اربعة تابعيون يروي بعضهم عن بعض وهم صالح وابن شهاب وعبد الحميد ومحمد وقد راى عبد الحميد ابن عباس (**قوله** وعنده نساء من قريش يكلمنه ويستكثرنه عالية اصواتهن) قال العلماء معنى يستكثرنه يطلبن كثيرا من كلامه وجوابه بحوائجهن وفتاويهن و(**قوله** عالية اصواتهن قال القاضي يحتمل ان هذا قبل النهي عن رفع الصوت فوق صوته صلى الله عليه وسلم ويحتمل ان علوا صواتهن انما كان لاجتماعها لا ان كلام كل واحدة بانفرادها اعلى من صوته صلى الله عليه وسلم (**قوله** قلن نعم انت اغلظ وافظ من رسول الله صلى الله عليه وسلم) الفظ والغليظ بمعنى وهما عبارة عن شدة الخلق وخشونة الجانب قال العلماء وليست لفظة فعل هنا للمفاضلة بل هي بمعنى فظ غليظ قال القاضي وقد يصح حملها على المفاضلة وان القدر الذي منها في النبي صلى الله عليه وسلم هو ما كان من اغلاظه على الكافرين والمنافقين كما قال تعالى جاهد الكفار والمنافقين واغلظ عليهم وكما كان يغضب ويغلظ عند انتهاك حرمات الله تعالى والله اعلم وفي هذا الحديث فضل لين الجانب والحلم والرفق ما لم يفوت مقصودا شرعيا قال الله تعالى واخفض جناحك للمؤمنين وقال تعالى ولو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك وقال تعالى بالمؤمنين رؤف رحيم (**قوله** صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ما لقيك الشيطان قط سالكا فجا الا سلك فجا غير فجك) الفج الطريق الواسع ويطلق ايضا على المكان المنخرق بين الجبلين وهذا الحديث محمول على ظاهره وان الشيطان متى رأى عمر سالكا فجا هرب لرهبته من عمر وفارق ذلك الفج وذهب في فج آخر لشدة خوفه من باس عمر ان يفعل فيه شيئا قال القاضي ويحتمل انه ضرب مثلا لبعد الشيطان واغوائه منه وان عمر في جميع اموره سالك طريق السداد خلاف ما يامره الشيطان والصحيح الاول (**قوله** عن ابن وهب عن ابراهيم بن سعد عن ابيه عن ابي سلمة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقول قد كان يكون في الامم قبلكم محدثون فان يكن في امتي منهم احد فان عمر بن الخطاب منهم قال ابن وهب تفسير محدثون ملهمون) هذا الاسناد مما استدركه الدارقطني على مسلم وقال المشهور فيه عن ابراهيم ابن سعد عن ابيه عن ابي سلمة قال بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم واخرجه البخاري من هذا الطريق عن ابي سلمة عن ابي هريرة واختلف تفسير العلماء المراد بمحدثون فقال ابن وهب ملهمون وقيل مصيبون اذا ظنوا فكانهم حدثوا بشيء فظنوه وقيل تكلمهم الملائكة وجاء في رواية مكلمون وقال البخاري تجري الصواب على السنتهم وفيه اثبات كرامات الاولياء (**قوله** قال عمر وافقت ربي في ثلث في مقام ابراهيم وفي الحجاب وفي اساري بدر) هذا من اجل مناقب عمر وفضائله وهو مطابق للحديث قبله ولهذا عقبه مسلم به وجاء في هذه الرواية وافقت ربي في ثلث وفسرها بهذه الثلاث وجاء في رواية اخرى في الصحيح اجتمع نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم عليه في الغيرة فقلت عسى ربه ان طلقكن ان يبدله ازواجا خيرا منكن فنزلت الآية بذلك وجاء في الحديث الذي ذكره مسلم بعد هذا موافقته في منع الصلوة على المنافقين ونزول الآية بذلك وجاءت موافقته في تحريم الخمر فهذه ست وليس في لفظه ما ينفي زيادة الموافقة والله اعلم (**قوله** لما توفي عبد الله بن ابي ابن سلول) هكذا اصوابه ان يكتب ابن سلول بالالف ويعرب باعراب عبد الله فانه وصف ثان له لانه عبد الله بن ابي وهو عبد الله بن سلول ايضا فابي ابوه وسلول امه فنسب الى ابويه جميعا ووصف بهما وقد سبق بيان هذا ونظائره في كتاب الايمان في حديث المقداد حين قتل من اظهر الشهادة واوضحنا هناك وجوهها (**قوله** ان النبي صلى الله عليه وسلم اعطاه قميصه ليكفن فيه اباه المنافق قيل انما اعطاه قميصه وكفنه فيه تطييبا لقلب ابنه فانه كان صحابيا صالحا وقد سال ذلك فاجابه اليه وقيل مكافاة لعبد الله لهذا فوق الميت لانه كان البس العباس حين اسر يوم بدر قميصا وفي هذا الحديث بيان عظيم مكارم اخلاق النبي صلى الله عليه وسلم فقد علم ما كان من هذا المنافق من الايذاء وقابله بالحسنى فالبسه قميصه اكفانا وصلى عليه واستغفر له قال الله تعالى وانك لعلى خلق عظيم وفيه تحريم الصلوة والدعاء له بالمغفرة والقيام على قبره للدعاء

باب من فضائل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

حل ثنا یحیی بن یحیی ویحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قال یحیی بن یحیی انا وقال الآخرون حدثنا اسمٰعیل یعنون ابن جعفر عن محمد بن ابی حرملة عن عطاء وسلیمان ابنی یسار وابی سلمة بن عبد الرحمٰن ان عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مضطجعا فی بیته کاشفا عن فخذیه او ساقیه فاستاذن ابوبکر فاذن له وهو علی تلک الحال فتحدث ثم استاذن عمر فاذن له وهو کذلک فتحدث ثم استاذن عثمان فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وسوی ثیابه قال محمد ولا اقول ذلک فی یوم واحد فدخل فتحدث فلما خرج قالت عائشة دخل ابوبکر فلم تهتش له ولم تبالہ ثم دخل عمر فلم تهتش له ولم تبالہ ثم دخل عثمان فجلست وسویت ثیابک فقال الا استحی من رجل تستحی منه الملائکة **حل ثنی** عبد الملک بن شعیب بن اللیث بن سعد قال حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل بن خالد عن ابن شهاب عن یحیی بن سعید بن العاص ان سعید بن العاص اخبره ان عائشة زوج النبی صلی اللہ علیه وسلم وعثمان حدثاه ان ابابکر استاذن علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وهو مضطجع علی فراشه لابس مرط عائشة فاذن لابی بکر وهو کذلک فقضی الیه حاجته ثم انصرف ثم استاذن عمر فاذن له وهو علی تلک الحال فقضی الیه حاجته ثم انصرف قال عثمان ثم استاذنت علیه فجلس وقال لعائشة اجمعی علیک ثیابک فقضیت الیه حاجتی ثم انصرفت فقالت عائشة یا رسول اللہ مالی لم اراک فزعت لابی بکر وعمر کما فزعت لعثمان قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان عثمان رجل حیی وانی خشیت ان اذنت له علی تلک الحال ان لا یبلغ الی فی حاجته **حل ثنا** عمرو الناقد والحسن بن علی الحلوانی وعبد بن حمید کلهم عن یعقوب بن ابراهیم بن سعد قال نا ابی عن صالح بن کیسان عن ابن شهاب قال اخبرنی یحیی بن سعید بن العاص ان سعید بن العاص اخبره ان عثمان وعائشة حدثاه ان ابابکر الصدیق استاذن علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فذکر بمثل حدیث عقیل عن الزهری **حل ثنا** محمد بن المثنی العنزی قال نا ابن ابی عدی عن عثمان بن غیاث عن ابی عثمان النهدی عن ابی موسی الاشعری قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی حائط من حوائط المدینة وهو متکیء یرکز بعود معه بین الماء والطین اذا استفتح رجل فقال افتح وبشره بالجنة قال فاذا ابوبکر ففتحت له وبشرته بالجنة فقال ثم استفتح رجل آخر فقال افتح وبشره بالجنة قال فذهبت فاذا هو عمر ففتحت له وبشرته بالجنة ثم استفتح رجل آخر قال فجلس النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال افتح وبشره بالجنة علی بلوی تکون قال فذهبت فاذا هو عثمان بن عفان قال ففتحت وبشرته بالجنة قال وقلت الذی قال فقال اللهم صبرا او اللہ المستعان **حل ثنا** ابو الربیع العتکی قال نا حماد عن ایوب عن ابی عثمان النهدی عن ابی موسی الاشعری ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم دخل حائطا وامرنی ان احفظ الباب بمعنی حدیث عثمان بن غیاث **حل ثنا** محمد بن مسکین الیمامی قال نا یحیی بن حسان قال نا سلیمان وهو ابن بلال عن شریک بن ابی نمر عن سعید ابن المسیب قال اخبرنی ابو موسی الاشعری انه توضأ فی بیته ثم خرج فقال لالزمن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ولاکونن معه یومی هذا قال فجاء المسجد فسأل عن النبی صلی اللہ علیه وسلم فقالوا خرج ووجه هاهنا قال فخرجت علی اثره اسأل عنه حتی دخل بئر اریس قال فجلست عند الباب وبابها من جرید حتی قضی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حاجته وتوضأ فقمت الیه فاذا هو قد جلس علی بئر اریس وتوسط قفها وکشف عن ساقیه ودلاهما فی البئر قال فسلمت علیه ثم انصرفت فجلست عند الباب فقلت لاکونن بواب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الیوم فجاء ابوبکر فدفع الباب فقلت من هذا فقال ابوبکر فقلت علی رسلک قال ثم ذهبت فقلت یا رسول اللہ هذا ابوبکر یستاذن فقال ائذن له وبشره بالجنة قال فاقبلت حتی قلت لابی بکر ادخل ورسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یبشرک بالجنة قال فدخل ابوبکر فجلس عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم معه فی القف ودلی رجلیه فی البئر کما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وکشف عن ساقیه ثم رجعت فجلست وقد ترکت اخی یتوضأ ویلحقنی فقلت ان یرد اللہ بفلان یرید اخاه خیرا یات به فاذا انسان یحرک الباب فقلت من هذا فقال عمر بن الخطاب فقلت علی رسلک ثم جئت الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فسلمت علیه وقلت هذا عمر یستاذن

باب من فضائل عثمان بن عفان رضی اللہ عنه (**قوله** لها کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مضطجعا فی بیته کاشفا عن فخذیه او ساقیه فاستاذن ابوبکر فاذن له وهو علی تلک الحال الی آخره هذا الحدیث مما یحتج به المالکیة وغیرهم ممن یقول لیست الفخذ عورة ولا حجة فیه لانه مشکوک فی المکشوف هل هو الساقان ام الفخذان فلا یلزم منه الجزم بجواز کشف الفخذ وفی هذا الحدیث جواز تدلل العالم والفاضل بحضرة من یدل علیه من فضلاء اصحابه واستحباب ترک ذلک اذا حضر غریب او صاحب یستحی منه (**قوله** دخل ابوبکر فلم تهتش له ولم تبالہ) هکذا هو فی جمیع النسخ بلا دناتهتش بالتاء بعد الهاء وفی بعض النسخ الطاریة بحذفها وکذا ذکره القاضی وعلی هذا فالهاء مفتوحة قال هش یهش کشم یشم واما الهش الذی هو خبط الورق من الشجر فیقال منه هش یهش بضمها قال اللہ تعالی واهش بها قال اهل اللغة الهشاشة والبشاشة بمعنی طلاقة الوجه وحسن اللقاء ومعنی لم تبالہ لم تکترث به ولم تحتفل لدخوله (**قوله** صلی اللہ علیه وسلم الا استحی من رجل تستحی منه الملائکة) هکذا هو فی الروایة استحی بیاء واحدة فی کل واحدة منهما قال اهل اللغة یقال استحیی یستحیی بیاءین واستحی یستحی بیاء واحدة لغتان الاولی افصح واشهر وبها جاء القرآن وفیه فضیلة ظاهرة لعثمان وجلالته عند الملائکة وان الحیاء صفة جمیلة من صفات الملائکة (**قوله** لابس مرط عائشة) هو بکسر المیم وهو کساء من صوف وقال الخلیل کساء من صوف او کتان او غیره وقال ابن الاعرابی وابو زید هو الازار (**قوله** مالی لم ارک فزعت لابی بکر وعمر کما فزعت لعثمان) ای اهتممت لهما واحتفلت بدخولهما هکذا هو فی جمیع النسخ بلا دنا فزعت بالزاء والعین المهملة وکذا حکاه القاضی عن روایة الاکثرین قال وضبطه بعضهم فرغت بالراء والغین المعجمة وهو قریب من معنی الاول (**قوله** عن عثمان بن غیاث) هو بالغین المعجمة والثاء المثلثة (**قوله** فی حائط) هو البستان (**قوله** یرکز بعود) هو بضم الکاف ای یضرب باسفله الیثبته فی الارض (**قوله** استفتح رجل فقال افتح وبشره بالجنة وفی روایة امرنی ان احفظ الباب وفی روایة لاکونن بواب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم) یحتمل انه صلی اللہ علیه وسلم امره ان یکون بوابا فی جمیع ذلک المجلس لیبشر هؤلاء المذکورین بالجنة رضی اللہ عنهم ویحتمل انه امره بحفظ الباب اولا الی ان یقضی حاجته ویتوضأ لانه حالة یستتر فیها ثم حفظ الباب ابو موسی من تلقاء نفسه وفیه فضیلة لابی موسی وفیه جواز الثناء علی الانسان فی وجهه اذا امنت علیه فتنة الاعجاب ونحوه وفیه معجزة ظاهرة للنبی صلی اللہ علیه وسلم لاخباره بقصة عثمان والبلوی وان الثلثة یستمرون علی الایمان والهدی (**قوله** اللہ المستعان) فیه استحباب مثل هذا الحال (**قوله** فخرج دحبة ههنا) المشهور فی الروایة وجبة بتشدید الجیم وضبط بعضهم باسکانها وحکی القاضی الوجهین ونقل الاول عن الجمهور ورجح الثانی لوجود خرج ای قصد هذه الجهة

فقال ائذن له وبشره بالجنة فجئت عمر فقلت اذن ويبشرك رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجنة قال فدخل فجلس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى القف عن يساره ودلى رجليه فى البئر ثم رجعت فجلست فقلت ان يرد الله بفلان خيرا يعنى اخاه يات به فجاء انسان فحرك الباب فقلت من هذا فقال عثمان بن عفان فقلت على رسلك قال وجئت النبى صلى الله عليه وسلم فاخبرته فقال ائذن له وبشره بالجنة مع بلوى تصيبه قال فجئت فقلت ادخل ويبشرك رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجنة مع بلوى تصيبك قال فدخل فوجد القف قد ملئ فجلس جاههم من شق الآخر قال شريك فقال سعيد بن المسيب فاولتها قبورهم

الشق

وحدثنيه ابوبكر بن اسحاق قال نا سعيد بن عفير قال حدثنى سليمان بن بلال قال حدثنى شريك بن عبد الله بن ابى نمر قال سمعت سعيد بن المسيب يقول حدثنى ابو موسى الاشعرى هاهنا واشار لى سليمان الى مجلس سعيد ناحية المقصورة قال ابو موسى خرجت اريد رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجدته قد سلك فى الاموال فتبعته فوجدته قد دخل مالا فجلس فى القف وكشف عن ساقيه ودلاهما فى البئر وساق الحديث بمعنى حديث يحيى بن حسان ولم يذكر قول سعيد فاولتها قبورهم

وحدثنى حسن بن على الحلوانى وابوبكر بن اسحاق قالا نا سعيد بن ابى مريم قال نا محمد بن جعفر بن ابى كثير قال اخبرنى شريك بن عبد الله بن ابى نمر عن سعيد بن المسيب عن ابى موسى الاشعرى قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما الى حائط بالمدينة لحاجته فخرجت فى اثره واقتص الحديث بمعنى حديث سليمان بن بلال وذكر فى الحديث قال ابن المسيب فاولت ذلك قبورهم اجتمعت ههنا وانفرد عثمان

باب من فضائل على بن ابى طالب رضى الله عنه

وحدثنا يحيى بن يحيى التميمى وابو جعفر محمد بن الصباح وعبيد الله القوارىرى وسريج بن يونس كلهم عن يوسف بن الماجشون واللفظ لابن الصباح قال نا يوسف ابو سلمة الماجشون قال ثنا محمد بن المنكدر عن سعيد بن المسيب عن عامر بن سعد بن ابى وقاص عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلى انت منى بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبى بعدى قال سعيد فاحببت ان اشافه بها سعدا فلقيت سعدا فحدثته بما حدثنى به عامر فقال انا سمعته قلت انت سمعته قال فوضع اصبعيه على اذنيه قال نعم والا فاستكتا

فقالت

فقال

وحدثنا ابوبكر بن ابى شيبة قال نا غندر عن شعبة ح قال وحدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن الحكم عن مصعب بن سعد عن سعد بن ابى وقاص قال خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم على بن ابى طالب فى غزوة تبوك فقال يا رسول الله تخلفنى فى النساء والصبيان فقال اما ترضى ان تكون منى بمنزلة هارون من موسى غير انه لا نبى بعدى

وقال

وحدثناه عبيد الله بن معاذ قال نا ابى قال نا شعبة فى هذا الاسناد

وحدثنا قتيبة بن سعيد ومحمد بن عباد وتقاربا فى اللفظ قالا نا حاتم وهو ابن اسماعيل عن بكير بن مسمار عن عامر بن سعد بن ابى وقاص عن ابيه قال امر معاوية بن ابى سفيان سعدا فقال ما منعك ان تسب ابا التراب فقال اما ما ذكرت ثلاثا قالهن له رسول الله صلى الله عليه وسلم فلن اسبه لان تكون لى واحدة منهن احب الى من حمر النعم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول له وخلفه فى بعض مغازيه فقال له على يا رسول الله خلفتنى مع النساء والصبيان فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اما ترضى ان تكون منى بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبوة بعدى وسمعته يقول يوم خيبر لاعطين الراية رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله قال فتطاولنا لها فقال ادعوا لى عليا فاتى به ارمد فبصق فى عينيه ودفع الراية اليه ففتح الله عليه ولما نزلت هذه الآية ندع ابناءنا وابناءكم دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا وفاطمة وحسنا وحسينا فقال اللهم هؤلاء اهلى

عينه

(قوله جلس على بئر اريس توسط قعرها) الاريس بفتح الهمزة مصروف واما القف بضم القاف وهو حافة البئر واصله الغليظ المرتفع من الارض (قوله على رسلك) بكسر الراء وفتحها لغتان الكسر اشهر ومعناه تمهل وتان (قوله فى ابى بكر وعمر رضى الله عنهما انهما دليا ارجلهما فى البئر كما ولاهما النبى صلى الله عليه وسلم فيها) هذا فعلاه للموافقة وليكون ابلغ فى بقاء النبى صلى الله عليه وسلم على حالته وراحته بخلاف ما اذا لم يفعلاه فرما استحى منهما فرفعهما وفى هذا دليل للغة الصحيحة انه يجوز ان يقول وليت الدلو فى البئر وليت رجلى وغيرها فيها كما يقال اوليت قال الله تعالى فلنولينك ولوه ومنهم من منع الاول وهذا الحديث يرد عليه (قوله فجلس جاههم) بكسر الواو وضمها اى تجاههم (قوله قال سعيد بن المسيب فاولتها قبورهم) يعنى ان الثلاثة دفنوا فى مكان واحد وعثمان فى مكان بائن عنهم وهذا من باب الفراسة الصادقة

باب من فضائل على بن ابى طالب رضى الله عنه (قوله عن يوسف بن الماجشون) وفى بعض النسخ يوسف الماجشون بحذف لفظة ابن وكلاهما صحيح وهو ابو سلمة يوسف بن يعقوب بن عبد الله بن ابى سلمة واسم ابى سلمة دينار والماجشون لقب يعقوب وهو لقب جرى على اولاده واولاد اخيه وهو بكسر الجيم وضم الشين المعجمة وهو لفظ فارسى ومعناه الاحمر الابيض المورد سمى ليعقوب بذلك لحمرة وجهه وبياضه (قوله صلى الله عليه وسلم لعلى رضى الله عنه انت منى بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبى بعدى) قال القاضى هذا الحديث مما تعلقت به الروافض والامامية وسائر فرق الشيعة فى ان الخلافة كانت حقا لعلى وانه وصى له بها قال ثم اختلف هؤلاء فكفرت الروافض سائر الصحابة فى تقديمهم غيره وزاد بعضهم فكفر عليا لانه لم يقم فى طلب حقه بزعمهم وهؤلاء اسخف مذهبا وافسد عقلا من ان يرد قولهم او يناظر واقال القاضى ولا شك فى كفر من قال بهذا لان من كفر الامة كلها والصدر الاول فقد بطل نقل الشريعة وهدم الاسلام وامن عدا هؤلاء الغلاة فانهم لا يسلكون هذا المسلك فاما الامامية وبعض المعتزلة فيقولون هم مخطئون فى تقديم غيره لا كفار وبعض المعتزلة لا يقول بالتخطئة بجواز تقديم المفضول عندهم وهذا الحديث لا حجة فيه لاحد منهم بل فيه اثبات فضيلة لعلى ولا تعرض فيه لكونه افضل من غيره او مثله وليس فيه دلالة لاستخلافه بعده لان النبى صلى الله عليه وسلم انما قال هذا لعلى حين استخلفه فى المدينة فى غزوة تبوك ويؤيد هذا ان هارون لم يكن خليفة بعد موسى بل توفى فى حيوة موسى وقبل وفات موسى بنحو اربعين سنة على ما هو مشهور عند اهل الاخبار والقصص قالوا وانما استخلفه حين ذهب لميقات ربه للمناجات والله اعلم قال العلماء وفى هذا الحديث دليل على ان عيسى بن مريم صلى الله عليه وسلم اذا نزل فى آخر الزمان نزل حكما من حكام هذه الامة يحكم بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم ولا ينزل نبيا وقد سبقت الاحاديث المصرحة بما ذكرناه فى كتاب الايمان (قوله فوضع اصبعيه على اذنيه فقال نعم والا فاستكتا) هو بتشديد الكاف اى صما (قوله ان معوية قال لسعد بن ابى وقاص ما منعك ان تسب ابا تراب) قال العلماء الاحاديث الواردة التى فى ظاهرها دخل على صحابى يجب تاويلها قالوا والبقع فى روايات الثقات الا ما يمكن تاويله فقول معوية هذا ليس فيه تصريح بانه امر سعدا بسبه وانما سأله عن السبب المانع له من السب كانه يقول هل امتنعت منه تورعا او خوفا او غير ذلك فان كان تورعا واجلالا له عن السب فانت مصيب محسن وان كان غير ذلك فله جواب آخر ولعل سعدا قد كان فى طائفة يسبون فلم يسب معهم وعجز عن الانكار او انكر عليهم فساله هذا السؤال قالوا ويحتمل تاويلان آخران معناه ما منعك ان تخطيه فى رايه واجتهاده وتظهر للناس حسن راينا واجتهادنا وانه اخطأ

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة ثنا غندر عن شعبة ح وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن سعد بن ابراهیم قال سمعت ابراهیم بن سعد عن سعد عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی **حدثنا** قتیبة بن سعید ثنا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن القاری عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یوم خیبر لاعطین هذه الرایة رجلا یحب الله ورسوله یفتح الله علی یدیه قال عمر بن الخطاب ما احببت الامارة الا یومئذ قال فتساورت لها رجاء ان ادعی لها قال فدعا رسول الله صلی الله علیه وسلم علی بن ابی طالب فاعطاه ایاها وقال امش ولا تلتفت حتی یفتح الله علیک قال فسار علی شیئا ثم وقف ولم یلتفت فصرخ یا رسول الله علی ماذا اقاتل الناس قال قاتلهم حتی یشهدوا ان لا الٰه الا الله وان محمدا رسول الله فاذا فعلوا ذلک فقد منعوا منک دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم علی الله **حدثنا** قتیبة بن سعید ثنا عبد العزیز یعنی ابن ابی حازم عن ابی حازم عن سهل بن سعد ح وحدثنا قتیبة واللفظ لهذا الحدیث ثنا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن عن ابی حازم قال اخبرنی سهل بن سعد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یوم خیبر لاعطین هذه الرایة رجلا یفتح الله علی یدیه یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله قال فبات الناس یدوکون لیلتهم ایهم یعطاها قال فلما اصبح الناس غدوا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم کلهم یرجون یعطاها فقال این علی بن ابی طالب فقالوا هو یا رسول الله یشتکی عینیه قال فارسلوا الیه فاتی به فبصق رسول الله صلی الله علیه وسلم فی عینیه ودعا له فبرء حتی کان لم یکن به وجع فاعطاه الرایة فقال علی یا رسول الله اقاتلهم حتی یکونوا مثلنا قال انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتهم ثم ادعهم الی الاسلام واخبرهم بما یجب علیهم من حق الله فیه فوالله لان یهدی الله بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم **حدثنا** قتیبة بن سعید ثنا حاتم بن اسماعیل عن یزید ابن ابی عبید عن سلمة بن الاکوع قال کان علی قد تخلف عن النبی صلی الله علیه وسلم فی خیبر وکان رمدا فقال انا اتخلف عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فخرج علی فلحق بالنبی صلی الله علیه وسلم فلما کان مساء اللیلة التی فتحها الله فی صباحها قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاعطین الرایة او لیاخذن الرایة غدا رجل یحبه الله ورسوله او قال یحب الله ورسوله یفتح الله علیه فاذا نحن ببلی ومانرجوه فقالوا هذا علی فاعطاه رسول الله صلی الله علیه وسلم الرایة ففتح الله علیه **حدثنی** زهیر بن حرب وشجاع بن مخلد جمیعا عن ابن علیة قال زهیر حدثنا اسماعیل بن ابراهیم حدثنی ابو حیان حدثنی یزید بن حیان قال انطلقت انا وحصین بن سبرة وعمر بن مسلم الی زید بن ارقم فلما جلسنا الیه قال له حصین لقد لقیت یا زید خیرا کثیرا رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم وسمعت حدیثه وغزوت معه وصلیت خلفه لقد لقیت یا زید خیرا کثیرا حدثنا یا زید ما سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یا ابن اخی والله لقد کبرت سنی وقدم عهدی ونسیت بعض الذی کنت اعی من رسول الله صلی الله علیه وسلم فما حدثتکم فاقبلوه وما لا فلا تکلفونیه ثم قال قام رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما فینا خطیبا بماء یدعی خما بین مکة والمدینة فحمد الله واثنی علیه ووعظ وذکر ثم قال اما بعد الا ایها الناس فانما انا بشر یوشک ان یاتی رسول ربی فاجیب وانا تارک فیکم ثقلین اولهما کتاب الله فیه الهدی والنور فخذوا بکتاب الله واستمسکوا به فحث علی کتاب الله ورغب فیه ثم قال واهل بیتی اذکرکم الله فی اهل بیتی اذکرکم الله فی اهل بیتی اذکرکم الله فی اهل بیتی فقال له حصین ومن اهل بیته یا زید الیس نساؤه من اهل بیته قال نساؤه من اهل بیته ولکن اهل بیته من حرم الصدقة بعده قال ومن هم قال هم آل علی وآل عقیل وآل جعفر وآل عباس قال کل هؤلاء حرم الصدقة قال نعم

(قوله فتساورت لها) هو بالسین المهملة وبالواو ثم الراء ومعناه تطاولت لهذا کما صرح فی الروایة الاخری ای حرصت علیها ای اظهرت وجهی وتصدیت لذلک لیتذکرنی (قوله فما احببت الامارة الا یومئذ) انما کانت محبته لها لما ولیت علیه الامارة من محبته لله ورسوله صلی الله علیه وسلم ومحبتهما له والفتح علی یدیه (قوله صلی الله علیه وسلم امش ولا تلتفت حتی یفتح الله علیک فسار علی رضی شیئا ثم وقف ولم یلتفت فصرخ یا رسول الله علی ماذا اقاتل الناس) هذا الالتفات یحتمل الوجهین احدهما انه علی ظاهره ای لا تلتفت بعینک لا یمینا ولا شمالا بل امض علی جهة قصدک والثانی ان المراد الحث علی الاقدام والمبادرة الی ذلک وحمله علی رضی الله عنه علی ظاهره ولم یلتفت بعینه حین احتاج وفی هذا حمل امره صلی الله علیه وسلم علی ظاهره وقیل یحتمل ان المراد لا تنصرف بعد لقاء عدوک حتی یفتح الله علیک وفی هذا الحدیث معجزات ظاهرات لرسول الله صلی الله علیه وسلم قولیة وفعلیة فالقولیة اعلامه بان الله تعالی یفتح علی یدیه فکان کذلک والفعلیة بصاقه فی عینیه وکان ارمد فبرأ من ساعته وفیه فضائل ظاهرة لعلی رضی وبیان شجاعته وحسن مراعاته لامر رسول الله صلی الله علیه وسلم وحبه لله ورسوله وحبهما ایاه (قوله صلی الله علیه وسلم قاتلهم حتی یشهدوا ان لا الٰه الا الله وان محمدا رسول الله فاذا فعلوا ذلک فقد منعوا منک دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم علی الله وفی الروایة الاخری ادعهم الی الاسلام) هذا الحدیث فیه الدعاء الی الاسلام قبل القتال وقد قال به جماعة طائفة علی الاطلاق ومذهبنا ومذهب آخرین انهم ان کانوا ممن لم تبلغهم دعوة الاسلام وجب انذارهم قبل القتال والا فلا یجب لکن یستحب وقد سبقت المسئلة مبسوطة فی اول الجهاد ولیس فی هذا ذکر الجزیة وقبولها اذ بذلوها ولعله کان قبل نزول آیة الجزیة وفیه دلیل علی قبول الاسلام سواء کان فی حال القتال امر فی غیره وحسابه علی الله تعالی معناه انا نکف عنه فی الظاهر واما بینه وبین الله تعالی فان کان صادقا مسلما بقلبه نفعه ذلک فی الآخرة ونجا من النار کما نفعه فی الدنیا والا فلا ینفعه بل یکون منافقا من اهل النار وفیه انه یشترط فی صحة الاسلام النطق بالشهادتین فان کان اخرس او فی معناه کفته الاشارة الیهما والله اعلم (قوله فبات الناس یدوکون لیلتهم ایهم یعطاها) هکذا هو فی معظم النسخ والروایات یدوکون بضم الدال المهملة وبالواو ای یخوضون ویتحدثون فی ذلک وفی بعض النسخ یذکرون باسکان الذال المعجمة وبالراء (قوله صلی الله علیه وسلم فوالله لان یهدی الله بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم) حمر النعم الابل الحمر وهی النفیسة اموال العرب یضربون بها المثل فی نفاسة الشیء وانه لیس هناک اعظم منه وقد سبق بیان ان تشبیه امور الآخرة باعراض الدنیا انما هو للتقریب من الافهام والا فالذرة من الآخرة الباقیة خیر من الارض باسرها وامثالها مما لو تصورت وفی هذا الحدیث بیان فضیلة العلم والدعاء الی الهدی وسن السنة الحسنة (قوله بماء یدعی خما بین مکة والمدینة) هو بضم الخاء المعجمة وتشدید المیم وهو اسم لغیضة علی ثلثة امیال من الجحفة عندها غدیر مشهور یضاف الی الغیضة فیقال غدیر خم (قوله صلی الله علیه وسلم وانا تارک فیکم الثقلین فذکر کتاب الله واهل بیته) قال العلماء سمیا ثقلین لعظمهما وکثیر شانهما وقیل لثقل العمل بهما (قوله ولکن اهل بیته من حرم الصدقة) هو بضم الحاء وتخفیف الراء والمراد بالصدقة الزکوة وهی حرام علینا علی بنی هاشم وبنی المطلب وقال مالک بنو هاشم فقط وقیل بنو قصی وقیل قریش کلها

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة ثنا محمد بن فضیل ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم انا جریر کلاهما عن ابی حیان بهذا الاسناد نحو حدیث اسمٰعیل وزاد فی حدیث جریر کتاب الله فیه الهدٰی والنور من استمسك به واخذ به کان علی الهدٰی ومن اخطأه ضل **حدثنا** محمد بن بکار بن الریان ثنا حسان یعنی ابن ابراهیم عن سعید وهو ابن مسروق عن یزید بن حیان عن زید بن ارقم قال دخلنا علیه فقلنا له لقد رأیت خیرا لقد صاحبت رسول الله صلی الله علیه وسلم وصلیت خلفه وساق الحدیث بنحو حدیث ابی حیان غیر انه قال الا وانی تارك فیکم الثقلین احدهما کتاب الله هو حبل الله من اتبعه کان علی الهدٰی ومن ترکه کان علی الضلالة وفیه فقلنا من اهل بیته نساؤه قال لا ایم الله ان المرأة تکون مع الرجل العصر من الدهر ثم یطلقها فترجع الی ابیها وقومها اهل بیته اصله وعصبته الذین حرموا الصدقة بعده **حدثنا** قتیبة بن سعید ثنا عبد العزیز یعنی ابن ابی حازم عن ابی حازم عن سهل بن سعد قال استعمل علی المدینة رجل من آل مروان قال فدعا سهل بن سعد فامره ان یشتم علیا قال فابی سهل فقال اما اذا ابیت فقل لعن الله ابا التراب فقال سهل ما کان لعلی اسم احب الیه من ابی التراب وان کان لیفرح اذا دعی بها فقال له اخبرنا عن قصته لم سمی ابا تراب قال جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم بیت فاطمة فلم یجد علیا فی البیت فقال این ابن عمك فقالت کان بینی وبینه شیء فغاضبنی فخرج فلم یقل عندی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لانسان انظر این هو فجاء فقال یا رسول الله هو فی المسجد راقد فجاءه رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو مضطجع قد سقط رداؤه عن شقه فاصابه تراب فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسحه عنه ویقول قم ابا التراب قم ابا التراب **حدثنا** عبد الله بن مسلمة بن قعنب ثنا سلیمان بن بلال عن یحیی ابن سعید عن عبد الله بن عامر بن ربیعة عن عائشة قالت ارق رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات لیلة فقال لیت رجلا صالحا من اصحابی یحرسنی اللیلة قالت وسمعنا صوت السلاح فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من هذا قال سعد بن ابی وقاص یا رسول الله جئت احرسك قالت عائشة فنام رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی سمعت غطیطه **حدثنا** قتیبة بن سعید ثنا لیث ح وحدثنا محمد بن رمح انا اللیث عن یحیی بن سعید عن عبد الله بن عامر بن ربیعة ان عائشة قالت سهر رسول الله صلی الله علیه وسلم مقدمه المدینة لیلة فقال لیت رجلا صالحا من اصحابی یحرسنی اللیلة قالت فبینا نحن کذلك سمعنا خشخشة سلاح فقال من هذا قال سعد بن ابی وقاص فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم ما جاء بك فقال وقع فی نفسی خوف علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فجئت احرسه فدعا له رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم نام وفی روایة ابن رمح فقلنا من هذا **حدثناه** محمد بن المثنی ثنا عبد الوهاب قال سمعت یحیی بن سعید یقول سمعت عبد الله بن عامر بن ربیعة یقول قالت عائشة ارق رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات لیلة بمثل حدیث سلیمان بن بلال **حدثنا** منصور بن ابی مزاحم ثنا ابراهیم یعنی ابن سعد عن ابیه عن عبد الله بن شداد قال سمعت علیا یقول ما جمع رسول الله صلی الله علیه وسلم ابویه لاحد غیر سعد بن مالك فانه جعل یقول له یوم احد ارم فداك ابی وامی **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قالا ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة ح وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة ثنا وکیع ح وحدثنا ابوکریب اسحاق الخثعمی عن محمد بن بشر عن مسعر ح وحدثنا ابن ابی عمر قال ثنا سفیان عن مسعر کلهم عن سعد بن ابراهیم عن عبد الله بن شداد عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله **حدثنا** عبد الله بن مسلمة بن قعنب ثنا سلیمان یعنی ابن بلال عن یحیی وهو ابن سعید عن سعید عن سعد بن ابی وقاص قال لقد جمع لی رسول الله صلی الله علیه وسلم ابویه یوم احد **حدثنا** قتیبة ابن سعید وابن رمح عن اللیث بن سعد ح وحدثنا ابن المثنی حدثنا عبد الوهاب کلاهما عن یحیی بن سعید بهذا الاسناد

(قوله فی الروایة الاخری فقلنا من اهل بیته نساؤه قال لا) هذا دلیل للابطال قول من قال هم قریش کلها فقد کان فی نسائه قرشیات وهن عائشة وحفصة وام سلمة وسودة وام حبیبة رضی الله عنهن واما (قوله فی الروایة الاولی نسائه من اهل بیته ولکن اهل بیته من حرم الصدقة قال وفی الروایة الاخری فقلنا من اهل بیته نسائه قال لا فهاتان الروایتان ظاهرهما التناقض والمعروف فی معظم الروایات فی غیر مسلم انه قال نساؤه لسن من اهل بیته فتتاول الروایة الاولی علی ان المراد انهن من اهل بیته الذین یسکنونه ویعولهم وامر باحترامهم واکرامهم وسماهم ثقلا وعظم فی حفظ حقوقهم وذکر فضائله واخلاق فی بذاکله ولا یدخلن فیمن حرم الصدقة وقد اشار الی هذا فی الروایة الاولی بقوله نساؤه من اهل بیته ولکن اهل بیته من حرم الصدقة فاتفقت الروایتان (قوله صلی الله علیه وسلم کتاب الله هو حبل الله قیل المراد بحبل الله عهده وقیل السبب الموصل الی رضاه ورحمته وقیل هو نوره الذی یهدی به (قوله المراة تکون مع الرجل العصر من الدهر الی القطعة منه (قوله فخرج ولم یقل عندی) هو بفتح المیم وکسر القاف من القیلولة وهی النوم نصف النهار وفیه جواز النوم فی المسجد واستحباب ملاطفة الغضبان وممازحته والمشی فیه لاسترضائه **باب** فی فضل سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه (قوله ارق رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات لیلة) هو بفتح الهمزة وکسر الراء وتخفیف القاف ای سهر ولم یاته نوم والارق السهر ویقال ارقنی الامر بالتشدید تاریقا ای اسهرنی ورجل ارق علی وزن فرح (قوله صلی الله علیه وسلم لیت رجلا صالحا یحرسنی) فیه جواز الاحتراس من العدو والاخذ بالحزم وترك الاهمال فی موضع الحاجة الی الاحتیاط قال العلماء وکان هذا الحدیث قبل نزول قوله تعالی والله یعصمك من الناس لانه صلی الله علیه وسلم ترك الاحتراس حین نزلت هذه الآیة وامر اصحابه بالانصراف عن حراسته وقد صرح فی الروایة الثانیة بان هذا الحدیث الاول کان فی اول قدومه المدینة ومعلوم ان الآیة نزلت بعد ذلك بازمان (قولها حتی سمعت غطیطه) هو بالغین المعجمة وهو صوت النائم المرتفع (قولها سمعنا خشخشة سلاح) ای صوت صدم بعضه بعضا (قوله سمعت علیا رضی الله عنه یقول ما جمع رسول الله صلی الله علیه وسلم ابویه لاحد غیر سعد بن مالك فانه جعل یقول ارم فداك ابی وامی وفی روایة عن سعد قال جمع لی رسول الله صلی الله علیه وسلم ابویه یوم احد فقال ارم فداك ابی وامی) فیه جواز التفدیة بالابوین وبه قال جماهیر العلماء وکره عمر بن الخطاب والحسن البصری رحمهما الله وکرهه بعضهم فی التفدیة بالمسلم من ابویه والصحیح الجواز مطلقا لانه لیس فیه حقیقة فداء وانما هو کلام والطاف واعلام المحبة لا ومنزلته وقد وردت الاحادیث الصحیحة بالتفدیة مطلقا واما (قوله ما جمع ابویه لغیر سعد وذکر بعده انه جمعها للزبیر وقد جاء جمعها لغیرهما ایضا فیحمل قول علی رضی الله عنه علی نفی علم نفسه ای لا اعلمه جمعهما الا لسعد بن ابی وقاص وهو سعد بن مالك ففیه فضیلة ظاهرة والحث علیه الدعاء لمن فعل خیرا (قوله کان رجل من المشرکین قد احرق المسلمین ای اثخن فیهم وعمل فیهم نحو عمل النار (قوله فنزعت له بسهم لیس فیه نصل فاصبت جنبه فسقط وانکشفت عورته فضحك رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی نظرت الی نواجذه) فقوله نزعت له بسهم لیس فیه نزج وقوله فاصبت جنبه بالجیم والنون هکذا هو فی معظم النسخ وفی بعضها حبته بحاء مهملة وباء موحدة مشددة ثم مثناة فوق ای حبة قلبه (وقوله فضحك) ای فرحا بقتله عدوه لا لانکشاف (وقوله نواجذه) بالذال المعجمة اسنانه وقیل اضراسه وسبق بیانه مرات

حدثنا محمد بن عباد حدثنا حاتم یعنی ابن اسمٰعیل عن بکیر بن مسمار عن عامر بن سعد عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع لہ ابویہ یوم احد قال کان رجل من المشرکین قد احرق المسلمین فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارم فداک ابی وامی قال فنزعت لہ بسہم لیس فیہ نصل فاصبت جنبہ فسقط وانکشفت عورتہ فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی نظرت الی نواجذہ حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ وزہیر بن حرب قالا ثنا الحسن بن موسی قال نا زہیر نا سماک بن حرب حدثنی مصعب بن سعد عن ابیہ انہ نزلت فیہ آیات من القرآن قال حلفت ام سعد ان لا تکلمہ ابدا حتی یکفر بدینہ ولا تاکل ولا تشرب قالت زعمت ان اللہ وصاک بوالدیک فانا امک وانا آمرک بہذا قال مکثت ثلثا حتی غشی علیہا من الجہد فقام ابن لہا یقال لہ عمارۃ فسقاہا فجعلت تدعو علی سعد فانزل اللہ عز وجل فی القرآن ہذہ الآیۃ ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا وان جاہداک علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعہما وصاحبہما فی الدنیا معروفا قال واصاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیمۃ عظیمۃ فاذا فیہا سیف فاخذتہ فاتیت بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت نفلنی ہذا السیف فانا من قد علمت حالہ فقال ردہ من حیث اخذتہ فانطلقت حتی اردت ان القیہ فی القبض لامتنی نفسی فرجعت الیہ فقلت اعطنیہ قال فشد لی صوتہ ردہ من حیث اخذتہ قال فانزل اللہ عز وجل یسئلونک عن الانفال قال ومرضت فارسلت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتانی فقلت دعنی اقسم مالی حیث شئت قال فابی قلت فالنصف قال فابی قلت فالثلث فسکت فکان بعد الثلث جائزا قال واتیت علی نفر من الانصار والمہاجرین فقالوا تعال نطعمک ونسقیک خمرا وذلک قبل ان تحرم الخمر قال فاتیتہم فی حش والحش البستان فاذا راس جزور مشوی عندہم وزق من خمر قال فاکلت وشربت معہم قال فذکرت الانصار والمہاجرین عندہم فقلت المہاجرون خیر من الانصار قال فاخذ رجل احد لحیی الراس فضربنی بہ فجرح بانفی فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فانزل اللہ عز وجل فی یعنی نفسہ شان الخمر انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان حدثنا محمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالا ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ عن سماک بن حرب عن مصعب بن سعد عن ابیہ قال انزلت فی اربع آیات وساق الحدیث بمعنی حدیث زہیر عن سماک وزاد فی حدیث شعبۃ قال فکانوا اذا ارادوا ان یطعموہا شجروا فاہا بعصا ثم اوجروہا وفی حدیثہ ایضا فضرب بہ انف سعد ففزرہ فکان انف سعد مفزورا حدثنا زہیر بن حرب ثنا عبد الرحمن عن سفیان عن المقدام بن شریح عن ابیہ عن سعد فی ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی قال نزلت فی ستۃ انا وابن مسعود منہم وکان المشرکون قالوا لا تدنی ہؤلاء حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ ثنا محمد بن عبد اللہ الاسدی عن اسرائیل عن المقدام بن شریح عن ابیہ عن سعد قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ نفر فقال المشرکون للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اطرد ہؤلاء لا یجترؤن علینا قال وکنت انا وابن مسعود ورجل من ہذیل وبلال ورجلان لست اسمیہما فوقع فی نفس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شاء اللہ ان یقع فحدث نفسہ فانزل اللہ عز وجل ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ حدثنا محمد بن ابی بکر المقدمی وحامد بن عمر البکراوی ومحمد بن عبد الاعلی قالوا ثنا المعتمر وہو ابن سلیمان قال سمعت ابی عن ابی عثمان قال لم یبق مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض تلک الایام التی قاتل فیہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر طلحۃ وسعد عن حدیثہما حدثنا عمرو الناقد ثنا سفیان بن عیینۃ عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ قال سمعتہ یقول ندب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس یوم الخندق فانتدب الزبیر ثم ندبہم فانتدب الزبیر ثم ندبہم فانتدب الزبیر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی حواری وحواری الزبیر حدثنا ابوکریب ثنا ابو اسامۃ عن ہشام بن عروۃ ح وحدثنا ابوکریب واسحاق بن ابراہیم جمیعا عن وکیع ثنا سفیان کلاہما عن محمد بن المنکدر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث ابن عیینۃ حدثنا اسماعیل بن الخلیل وسوید بن سعید کلاہما عن ابن مسہر قال اسمٰعیل انا علی بن مسہر عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عبد اللہ بن الزبیر قال کنت انا وعمر بن ابی سلمۃ یوم الخندق مع النسوۃ فی اطم حسان

(قولہ حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا حدثنا شعبۃ ح وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ حدثنا وکیع ح وحدثنا ابوکریب واسحٰق الحنظلی عن محمد بن بشر عن مسعر ح وحدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان عن مسعر کلہم عن سعد بن ابراہیم قال ابو مسعود الدمشقی وابو علی الغسانی وغیرہما ہکذا رواہ مسلم قالوا واسقط من روایۃ سفیان الثوری بین وکیع ومسعر لان ابا بکر بن ابی شیبۃ انما رواہ فی مسندہ والمغازی وغیر موضع عن وکیع عن الثوری عن مسعر وادعی بعضہم ان وکیعا لم یدرک مسعرا وہذا خطأ ظاہر فقد ذکر ابن ابی حاتم وغیرہ وکیعا فیمن روی عن مسعر ولان وکیعا ادرک نحو ست وعشرین سنۃ من حیوۃ مسعر مع انہما کوفیان قال ابو نعیم الفضل بن دکین والبخاری وغیرہما توفی مسعر سنۃ خمس وخمسین ومائۃ وقال احمد بن حنبل وغیرہ ولد وکیع سنۃ تسع وعشرین ومائۃ فلا یمتنع ان یکون وکیع سمع ہذا الحدیث من مسعر وکون ابن ابی شیبۃ رواہ عن وکیع عن الثوری عن مسعر لا یلزم منہ منع سماعہ من مسعر کما قدمناہ فی نظائرہ واللہ اعلم (قولہ اردت ان القیہ فی القبض) ہو بفتح القاف والباء الموحدۃ والضاد المعجمۃ) وہو الموضع الذی یجمع فیہ الغنائم وقد سبق شرح اکثر ہذا الحدیث مفرقا والحش بفتح الحاء وضمہا البستان (قولہ شجروا فاہا بعصا ثم اوجروہا) ای فتحوہ ثم صبوا فیہا الطعام وانما شجروہ بالعصا لئلا تطبقہ فیمتنع وصول الطعام جوفہا وہکذا صوابہ بالشین المعجمۃ والجیم والراء وہکذا فی جمیع النسخ قال القاضی ویروی شحوا فاہا بالحاء المہملۃ وحذف الراء ومعناہ قریب من الاول ای اوسعوہ وفتحوہ والشحو التوسعۃ ودابۃ شحو واسعۃ الخطو ویقال اوجرہ ووجرہ لغتان الاولی افصح واشہر (قولہ ضرب انفہ ففزرہ) ہو بزای ثم راء یعنی شقہ وکان انفہ مفزورا ای مشقوقا (قولہ عن ابی عثمان قال لم یبق مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض تلک الایام الی قولہ غیر طلحۃ وسعد عن حدیثہما) معناہ وہما حدثانی بذلک واللہ اعلم باب من فضائل طلحۃ والزبیر رض (قولہ ندب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس فانتدب الزبیر) ای دعاہم للجہاد وحرضہم علیہ فاجابہ الزبیر (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی حواری وحواری الزبیر) قال القاضی اختلف فی ضبطہ فضبطہ جماعۃ من المحققین بفتح الیاء من الثانی کمصرخی وضبطہ اکثرہم بکسرہا والحواری الناصر وقیل الخاصۃ (قولہ عن عبد اللہ بن الزبیر) قال کنت انا وعمر بن ابی سلمۃ یوم الخندق مع النسوۃ فی اطم حسان فکان یطاطئ لی مرۃ فانظر الی آخرہ) الاطم بضم الہمزۃ والطاء الحصن وجمعہ آطام کعنق واعناق قال القاضی ویقال فی الجمع ایضا اطام بکسر الہمزۃ والقصر کآکام واکام وقولہ کان یطاطئ ہو بہمز آخرہ ومعناہ یخفض لی ظہرہ وفی ہذا الحدیث دلیل لحصول ضبط الصبی وتمییزہ وہو ابن اربع سنین فان ابن الزبیر ولد عام الہجرۃ فی المدینۃ وکانت الخندق سنۃ اربع من الہجرۃ علی الصحیح فیکون لہ فی وقت ضبطہ لہذہ القضیۃ دون اربع سنین وفی ہذا رد علی ما قالہ جمہور المحدثین انہ لا یصح سماع الصبی حتی یبلغ خمس سنین والصواب صحتہ متی حصل التمییز وان کان ابن اربع او دونہا وفیہ منقبۃ لابن الزبیر لجودۃ ضبطہ

باب من فضائل طلحۃ والزبیر رضی اللہ عنہما

ف صحۃ سماع الصبی اذا حصل لہ التمییز وان کان ابن اربع سنین او دونہا

فکان یطاطئ لی مرۃ فانظر واطاطئ لہ مرۃ فینظر فکنت اعرف ابی اذا مر علی فوسہ فی السلاح الی بنی قریظۃ قال واخبرنی عبد اللہ بن عروۃ عن عبد اللہ بن الزبیر قال فذکرت ذلک لابی فقال ورایتنی یا بنی قلت نعم قال اما واللہ لقد جمع لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ ابویہ فقال فداک ابی وامی **حدثنا** ابوکریب ثنا ابو اسامۃ عن ہشام عن ابیہ عن عبد اللہ بن الزبیر قال لما کان یوم الخندق کنت انا وعمر بن ابی سلمۃ فی الاطم الذی فیہ النسوۃ یعنی نسوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وساق الحدیث بمعنی حدیث ابن مسہر غیر انہ لم یذکر عبد اللہ بن عروۃ فی الحدیث ولکن ادرج القصۃ فی حدیث ہشام عن ابیہ عن ابن الزبیر **حدثنا** قتیبۃ بن سعید ثنا عبد العزیز یعنی ابن محمد عن سہیل عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علی حراء ہو وابو بکر وعمر وعلی وعثمان وطلحۃ والزبیر فتحرکت الصخرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہدأ فما علیک الا نبی او صدیق او شہید **حدثنا** عبید اللہ بن محمد بن یزید بن خنیس احمد بن یوسف الازدی قالا ثنا اسمٰعیل بن ابی اویس حدثنی سلیمان بن بلال عن یحیی بن سعید عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علی جبل حراء فتحرک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکن حراء فما علیک الا نبی او صدیق او شہید وعلیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر وعثمان وعلی وطلحۃ والزبیر وسعد بن ابی وقاص **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا ابن نمیر وعبدۃ قالا ثنا ہشام عن ابیہ قال قالت لی عائشۃ ابواک واللہ من الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابہم القرح **وحدثناہ** ابو بکر ابن ابی شیبۃ ثنا ابو اسامۃ ثنا ہشام بہذا الاسناد وزاد یعنی ابا بکر والزبیر **حدثنا** ابو کریب محمد بن العلاء ثنا وکیع ثنا اسمٰعیل عن الہی عن عروۃ قال قالت لی عائشۃ کان ابواک من الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابہم القرح **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا اسمٰعیل بن علیۃ عن خالد ح وحدثنی زہیر بن حرب ثنا اسمٰعیل بن علیۃ انا خالد عن ابی قلابۃ قال قال انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل امۃ امینا وان امیننا ایتہا الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح **حدثنی** عمرو الناقد قال ثنا عفان قال ثنا حماد عن ثابت عن انس ان اہل الیمن قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ابعث معنا رجلا یعلمنا السنۃ والاسلام قال فاخذ بید ابی عبیدۃ فقال ہذا امین ہذہ الامۃ **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ قال سمعت ابا اسحاق یحدث عن صلۃ بن زفر عن حذیفۃ قال جاء اہل نجران الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ ابعث الینا رجلا امینا فقال لابعثن الیکم رجلا امینا حق امین حق امین قال فاستشرف لہا الناس قال فبعث ابا عبیدۃ بن الجراح **حدثنا** اسحاق بن ابراہیم قال انا ابو داؤد الحفری قال ثنا سفیان عن ابی اسحاق بہذا الاسناد نحوہ **حدثنی** احمد بن حنبل قال ثنا سفیان بن عیینۃ قال حدثنی عبید اللہ بن ابی یزید عن نافع بن جبیر عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الحسن انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ **حدثنا** ابن ابی عمر قال ثنا سفیان عن عبید اللہ بن ابی یزید عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابی ہریرۃ قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ من النہار لا یکلمنی ولا اکلمہ حتی جاء سوق بنی قینقاع ثم انصرف حتی اتی خباء فاطمۃ فقال اثم لکع اثم لکع یعنی حسنا فظننا انہ انما تحبسہ امہ لان تغسلہ وتلبسہ سخابا فلم یلبث ان جاء یسعی حتی اعتنق کل واحد منہما صاحبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ **حدثنا** عبید اللہ بن معاذ قال ثنا ابی قال ثنا شعبۃ عن عدی وہو ابن ثابت ثنا البراء بن عازب قال رایت الحسن بن علی علی عاتق النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یقول اللہم انی احبہ فاحبہ **حدثنا** محمد بن بشار وابو بکر بن نافع قال ابن نافع ثنا غندر قال ثنا شعبۃ عن عدی وہو ابن ثابت عن البراء قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واضعا الحسن بن علی علی عاتقہ وہو یقول اللہم انی احبہ فاحبہ

باب من فضائل الحسن والحسین رضی اللہ عنہما

اللہم انی احبہ

لہذہ القضیۃ مفصلۃ فی ہذا السن واللہ اعلم (قولہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علی الحراء ہو وابو بکر وعمر وعلی وعثمان وطلحۃ والزبیر فتحرکت الصخرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہدأ فما علیک الا نبی او صدیق او شہید) ہکذا وقع فی معظم النسخ بتقدیم علی علی عثمان وفی بعضہا بتقدیم عثمان علی علی کما وقع فی الروایۃ الثانیۃ باتفاق النسخ (قولہ اہدأ بہمز آخرہ ای اسکن وحرارہ بکسر الحاء وبالمد ہذا ہو الصواب وقد سبق بیانہ واضحا فی کتاب الایمان وان الصحیح انہ مذکر ممدود ومصروف وفی ہذا الحدیث معجزات لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا اخبارہ ان ہؤلاء شہداء وماتوا کلہم غیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر شہداء فان عمر وعثمان وعلیا وطلحۃ والزبیر رضی اللہ عنہم قتلوا ظلما شہداء فقتل الثلاثۃ مشہور وقتل الزبیر بوادی السباع بقرب البصرۃ منصرفا تارکا للقتال وکذلک طلحۃ اعتزل الناس تارکا للقتال فاصابہ سہم فقتلہ وقد ثبت ان من قتل ظلما فہو شہید والمراد شہداء فی احکام الآخرۃ وعظیم ثواب الشہداء واما فی الدنیا فیغسلون ویصلی علیہم وفیہ بیان فضیلۃ ہؤلاء وفیہ اثبات التمییز فی الجملۃ وجواز التزکیۃ والثناء علی الانسان فی وجہہ اذا لم یخف علیہ فتنۃ باعجاب ونحوہ واما ذکر سعد بن ابی وقاص فی الشہداء فی الروایۃ الثانیۃ فقال القاضی انما سمی شہیدا لانہ مشہود لہ بالجنۃ **باب** من فضائل ابی عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل امۃ امینا وان امیننا ایتہا الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح) قال القاضی ہو بالرفع علی النداء قال والاعراب الافصح ان یکون منصوبا علی الاختصاص حکی سیبویہ اللہم اغفر لنا ایتہا العصابۃ واما الامین فہو الثقۃ المرضی قال العلماء والامانۃ مشترکۃ بینہ وبین غیرہ من الصحابۃ لکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خص بعضہم بصفات غلبت علیہم وکانوا بہا اخص (قولہ فاستشرف لہا الناس) ای اطلعوا الی الولایۃ ورغبوا فیہا حرصا علی ان یکون ہو الامین الموعود فی الحدیث لا حرصا علی الولایۃ من حیث ہی

باب من فضائل الحسن والحسین رضی اللہ عنہما (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم للحسن انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ) فیہ حث علی حبہ وبیان لفضیلتہ رضی اللہ عنہ (قولہ فی طائفۃ من النہار حتی جاء سوق بنی قینقاع ثم انصرف حتی اتی خباء فاطمۃ فقال اثم لکع اثم لکع یعنی حسنا فظننا انہ انما تحبسہ امہ لان تغسلہ وتلبسہ سخابا) اما قولہ طائفۃ من النہار فالمراد قطعۃ منہ وقینقاع بضم النون وفتحہا وکسرہا سبق مرات ولکع المراد بہ ہنا الصغیر وخباء فاطمۃ بکسر الخاء المعجمۃ وبالمد ای بیتہا والسخاب بکسر السین المہملۃ وبالخاء المعجمۃ جمعہ سخب وہو قلادۃ من القرنفل والمسک والعود ونحوہا من اخلاط الطیب تعمل علی ہیئۃ السبحۃ وتجعل قلادۃ للصبیان والجواری وقیل ہو خیط فیہ خرز یسمی سخابا بالصوت خرزہ عند حرکتہ من السخب بفتح السین والخاء یقال الصخب بالصاد وہو اختلاط الاصوات وفی ہذا الحدیث جواز لباس الصبیان القلائد والسخب ونحوہا من الزینۃ واستحباب تنظیفہم لاسیما عند لقائہم اہل الفضل واستحباب النظافۃ مطلقا (قولہ جاء یسعی حتی اعتنق کل واحد منہما صاحبہ) فیہ استحباب ملاطفۃ الصبی ومعانقتہ ومداعبتہ رحمۃ لہ ولطفا واستحباب التواضع من الاطفال وغیرہم

حدثنى عبد الله بن الرومى اليمامى وعباس بن عبد العظيم العنبرى قالا ثنا النضر بن محمد قالا ثنا عكرمة وهو ابن عمار قال ثنا اياس عن ابيه قال لقد قدت بنبى الله صلى الله عليه وسلم والحسن والحسين بغلته الشهباء حتى ادخلتهم حجرة النبى صلى الله عليه وسلم هذا امامه وهذا خلفه **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة ومحمد بن عبد الله ابن نمير واللفظ لابى بكر قالا ثنا محمد بن بشر عن زكريا عن مصعب بن شيبة عن صفية بنت شيبة قالت قالت عائشة خرج النبى صلى الله عليه وسلم غداة وعليه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن على فادخله ثم جاء الحسين فدخل معه ثم جاءت فاطمة فادخلها ثم جاء على فادخله ثم قال انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال ثنا يعقوب يعنى ابن عبد الرحمن القارى عن موسى بن عقبة عن سالم بن عبد الله عن ابيه انه كان يقول ما كنا ندعو زيد بن حارثة الا زيد بن محمد حتى نزل فى القرآن ادعوهم لآبائهم هو اقسط عند الله **حدثنى** احمد بن سعيد الدارمى قال ثنا حبان قال ثنا وهيب قال ثنا موسى بن عقبة قال حدثنى سالم عن عبد الله بمثله **حدثنا** يحيى بن يحيى ويحيى بن ايوب وقتيبة وابن حجر قال يحيى بن يحيى انا وقال الآخرون ثنا اسمعيل يعنون ابن جعفر عن عبد الله بن دينار انه سمع ابن عمر يقول بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثا وامر عليهم اسامة بن زيد فطعن الناس فى امرته فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان تطعنوا فى امرته فقد كنتم تطعنون فى امرة ابيه من قبل وايم الله ان كان لخليقا للامرة وان كان لمن احب الناس الى وان هذا من احب الناس الى بعده **حدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء قال ثنا ابو اسامة عن عمر يعنى ابن حمزة عن سالم عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو على المنبر ان تطعنوا فى امارته بزيد اسامة بن زيد فقد طعنتم فى امارة ابيه من قبله وايم الله ان كان لخليقا لها وايم الله ان كان لاحب الناس الى وايم الله ان هذا الخليق بزيد اسامة وايم الله ان كان لاحبهم الى من بعده فاوصيكم به فانه من صالحيكم **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال ثنا اسمعيل بن علية عن حبيب بن الشهيد عن عبد الله بن ابى مليكة قال قال عبد الله بن جعفر لابن الزبير اتذكر اذ تلقينا رسول الله صلى الله عليه وسلم انا وانت وابن عباس قال نعم فحملنا وتركك **حدثنا** اسحاق بن ابراهيم قال انا ابو اسامة عن حبيب بن الشهيد بمثل حديث ابن علية واسناده **حدثنا** يحيى بن يحيى وابو بكر بن ابى شيبة واللفظ ليحيى قال ابو بكر ثنا وقال يحيى انا ابو معاوية عن عاصم الاحول عن مورق العجلى عن عبد الله بن جعفر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قدم من سفر تلقى بصبيان اهل بيته قال وانه قدم من سفر فسبق بى اليه فحملنى بين يديه ثم جئ باحد ابنى فاطمة فاردف خلفه قال فادخلنا المدينة ثلاثة على دابة واحدة **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال ثنا عبد الرحيم بن سليمان عن عاصم قال حدثنى مورق العجلى قال حدثنى عبد الله بن جعفر قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا قدم من سفر تلقى بنا قال فتلقى بى وبالحسن او بالحسين قال فحمل احدنا بين يديه والآخر خلفه حتى دخلنا المدينة **حدثنا** شيبان بن فروخ قال ثنا مهدى بن ميمون قال ثنا محمد بن عبد الله بن ابى يعقوب عن الحسن ابن سعد مولى الحسن بن على عن عبد الله بن جعفر قال اردفنى رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم خلفه فاسر الى حديثا لا احدث به احدا من الناس **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال ثنا عبد الله بن نمير وابو اسامة ح وحدثنا ابو كريب قال ثنا ابو اسامة وابن نمير ووكيع وابو معاوية ح وثنا اسحاق بن ابراهيم قال انا عبدة بن سليمان كلهم عن هشام بن عروة واللفظ حديث ابى اسامة ح وحدثنا ابو كريب قال نا ابو اسامة عن هشام عن ابيه قال سمعت عبد الله بن جعفر يقول سمعت عليا بالكوفة

واختلف العلماء فى معانقة الرجل للرجل القادم من سفر فكرهها مالك وقال هى بدعة واستحبها سفيان وغيره وهو الصحيح الذى عليه الاكثرون والمحققون وتناظر مالك وسفيان فى المسئلة فاحتج سفيان بان النبى صلى الله عليه وسلم فعل ذلك بجعفر حين قدم فقال مالك هو خاص له فقال سفيان ما يخصه بغير دليل فسكت مالك قال القاضى عياض وسكوت مالك ليل لتسليمه قول سفيان وموافقته وهو الصواب حتى يدل دليل للتخصيص (**قوله** رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم واضعا الحسن بن على على عاتقه) العاتق ما بين المنكب والعنق وفيه ملاطفة الصبيان ورحمتهم ومداعبتهم وان رطوبات وجوههم ونحوها طاهرة حتى تتحقق نجاستها ولم ينقل عن السلف التحفظ منها ولا يخلون منها غالبا (**قوله** لقد قدت بنبى الله صلى الله عليه وسلم والحسن والحسين بغلته الشهباء هذا قدامه وهذا خلفه) فيه دليل لجواز ركوب ثلثة على دابة اذا كانت مطيقة وهذا مذهبنا ومذهب العلماء كافة وحكى القاضى عن بعضهم منع ذلك مطلقا وهو فاسد (**قوله** وعليه مرط مرحل) هو بالحاء المهملة وقال القاضى انه وقع لبعض رواة كتاب مسلم بالجاء والبعض بالجيم والمرحل بالحاء هو الموشى المنقوش عليه صور رحال الابل وبالجيم عليه صور المراجل وهى القدور واما المرط فبكسر الميم وهو كساء جمعه مروط وسبق بيانه مرات (**قوله** تعالى انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت) قيل هو الشك وقيل العذاب وقيل الاثم قال الازهرى الرجس اسم لكل مستقذر من عمل

باب من فضائل زيد بن حارثة وابنه اسامة رضى الله عنهما (**قوله** ما كنا ندعو زيد بن حارثة الا زيد بن محمد حتى نزل فى القرآن ادعوهم لآبائهم) قال العلماء كان النبى صلى الله عليه وسلم قد تبنى زيدا ودعاه ابنه وكانت العرب تفعل ذلك يتبنى الرجل مولاه او غيره فيكون ابنا له بوارثته وينتسب اليه حتى نزلت الآية فرجع كل انسان الى نسب الا من لم يكن له نسب معروف فيضاف الى مواليه كما قال الله تعالى فان لم تعلموا آباءهم فاخوانكم فى الدين ومواليكم (**قوله** صلى الله عليه وسلم وان كان لخليقا للامرة) اى حقيقا بها ففيه جواز امارة العتيق وجواز تقديمه على العرب وجواز تولية الصغير على الكبار فقد كان اسامة صغيرا جدا توفى النبى صلى الله عليه وسلم وهو ابن ثمان عشرة سنة وقيل عشرين وجواز تولية المفضول على الفاضل للمصلحة وفى هذه الاحاديث فضائل ظاهرة لزيد ولاسامة رضى الله عنهما ويقال طعن فى الامرة والعرض والنسب نحو يطعن بالفتح وطعن الرمح ونحوه يطعن بالضم وغيرها يطعن بالضم هذا هو المشهور وقيل لغتان فيهما والامرة بكسرة الهمزة الولاية وكذلك الامارة

باب من فضائل عبد الله بن جعفر رضى الله عنه (**قوله** قال عبد الله بن جعفر لابن الزبير اتذكر اذ تلقينا رسول الله صلى الله عليه وسلم انا وانت وابن عباس قال نعم فحملنا وتركك) ومعناه قال ابن جعفر فحملنا وتركك توضحه الروايات بعده وقد توهم القاضى عياض ان القائل فحملنا هو ابن الزبير وجعله غلطا فى رواية مسلم وليس كما قال بل صوابه ما ذكرناه ان القائل فحملنا وتركك ابن جعفر (**قوله** كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قدم من سفر تلقى بصبيان اهل بيته) هذا سنة مستحبة ان تلقى الصبيان المسافر وان يردفهم ويلاطفهم والله اعلم

باب من فضائل خديجة رضى

یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول خیر نسائها مریم بنت عمران وخیر نسائها خدیجة بنت خویلد قال ابو کریب واشار وکیع الی السماء والارض **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا ثنا وکیع ح وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا ثنا محمد بن جعفر جمیعا عن شعبة ح وثنا عبید الله بن معاذ العنبری واللفظ له قال ثنا ابی قال ثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن مرة عن ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء غیر مریم بنت عمران وآسیة امرأة فرعون وان فضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وابو کریب وابن نمیر قالوا ثنا ابن فضیل عن عمارة عن ابی زرعة قال سمعت ابا هریرة قال اتی جبریل النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله هذه خدیجة قد اتتک معها اناء فیه ادام او طعام او شراب فاذا هی اتتک فاقرأ علیها السلام من ربها ومنی وبشرها ببیت فی الجنة من قصب لا صخب فیه ولا نصب قال ابوبکر بن ابی شیبة فی روایته عن ابی هریرة ولم یقل سمعت ولم یقل فی الحدیث ومنی **حدثنا** محمد بن عبد الله بن نمیر قال ثنا ابی ومحمد بن بشر عن اسماعیل قال قلت لعبد الله بن ابی اوفی اکان رسول الله صلی الله علیه وسلم بشر خدیجة ببیت فی الجنة قال نعم بشرها ببیت فی الجنة من قصب لا صخب فیه ولا نصب **حدثناه** یحیی بن یحیی انا ابو معاویة ح قال وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال ثنا وکیع ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا المعتمر بن سلیمان وجریر ح قال وحدثنا ابن ابی عمر قال ثنا سفیان کلهم عن اسماعیل بن ابی خالد عن ابن ابی اوفی عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله **حدثنا** عثمان بن ابی شیبة قال ثنا عبدة عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت بشر رسول الله صلی الله علیه وسلم خدیجة ببیت فی الجنة **حدثنا** ابو کریب محمد بن العلاء قال ثنا ابو اسامة قال ثنا هشام عن ابیه عن عائشة قالت ما غرت علی امرأة ما غرت علی خدیجة ولقد هلکت قبل ان یتزوجنی بثلاث سنین لما کنت اسمعه یذکرها ولقد امره ربه ان یبشرها ببیت من قصب فی الجنة وان کان لیذبح الشاة ثم یهدی فیها الی خلائلها **حدثنا** سهل بن عثمان قال ثنا حفص بن غیاث عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت ما غرت علی نساء النبی صلی الله علیه وسلم الا علی خدیجة وانی لم ادرکها قالت وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ذبح الشاة فیقول ارسلوا بها الی اصدقاء خدیجة قالت فاغضبته یوما فقلت خدیجة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی قد رزقت حبها **حدثنا** زهیر بن حرب وابو کریب جمیعا عن ابی معاویة قال ثنا هشام بهذا الاسناد نحو حدیث ابی اسامة الی قصة الشاة ولم یذکر الزیادة بعدها **حدثنا** عبد بن حمید قال انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت ما غرت علی امرأة من نساء النبی صلی الله علیه وسلم ما غرت علی خدیجة لکثرة ذکره ایاها وما رایتها قط **حدثنا** عبد بن حمید قال انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت لم یتزوج النبی صلی الله علیه وسلم علی خدیجة حتی ماتت **حدثنا** سوید بن سعید قال ثنا علی بن مسهر عن هشام عن ابیه عن عائشة قالت استأذنت هالة بنت خویلد اخت خدیجة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فعرف استیذان خدیجة فارتاح لذلک فقال اللهم هالة بنت خویلد فغرت فقلت وما تذکر من عجوز من عجائز قریش حمراء الشدقین هلکت فی الدهر فابدل الله خیرا منها

(**قوله** صلی الله علیه وسلم خیر نسائها مریم بنت عمران وخیر نسائها خدیجة بنت خویلد واشار وکیع الی السماء والارض اراد وکیع بهذه الاشارة تفسیر الضمیر فی نسائها وان المراد جمیع نساء الارض ای کل من بین السماء والارض من النساء والاظهر ان معناه ان کل واحدة منهما خیر نساء الارض فی عصرها واما التفضیل بینهما فمسکوت عنه قال القاضی ویحتمل ان المراد انهما من خیر نساء الارض والصحیح الاول (**قوله** صلی الله علیه وسلم) کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء غیر مریم بنت عمران وآسیة امرأة فرعون یقال کمل بفتح المیم وضمها وکسرها ثلث لغات مشهورات الکسر ضعیفة قال القاضی هذا الحدیث یستدل به من یقول بنبوة النساء ونبوة آسیة ومریم والجمهور علی انهما لیستا نبیتین بل هما صدیقتان ودلیلتان من اولیاء الله تعالی ولفظة الکمال تطلق علی تمام الشیء وتناهیه فی بابه والمراد ههنا التناهی فی جمیع الفضائل وخصال البر والتقوی قال القاضی فان قلنا بنبوتهما فلا شک ان غیرهما لا یلحق بهما وان قلنا ولیتان لم یمتنع ان یشارکهما من هذه الامة غیرهما هذا کلام القاضی وهذا الذی نقله من القول بنبوتهما غریب ضعیف وقد نقل جماعة الاجماع علی عدمهما والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم) وفضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام قال العلماء معناه ان الثرید من کل طعام افضل من المرق فثرید اللحم افضل من مرقه بلا ثرید وثرید بالاجم فیه افضل من مرقه والمراد بالفضیلة نفعه والتشبیه منه وسهولة مساغه والالتذاذ به وتیسر تناوله وتمکن الانسان من اخذ کفایته منه لبغتة وغیر ذلک فهو افضل من المرق کله ومن سائر الاطعمة وفضل عائشة علی النساء زائد کزیادة فضل الثرید علی غیره من الاطعمة ولیس فی هذا تصریح بتفضیلها علی مریم وآسیة لاحتمال ان المراد تفضیلها علی نساء هذه الامة (**قوله** عن ابی هریرة قال اتی جبریل النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله هذه خدیجة قد اتتک معها اناء فیه ادام او طعام او شراب فاذا هی اتتک فاقرأ علیها السلام من ربها ومنی وبشرها ببیت فی الجنة من قصب لا صخب فیه ولا نصب) هذا الحدیث من مراسیل الصحابة وهو حجة عند الجماهیر کما سبق وخالف فیه الاستاذ ابو اسحق الاسفرایینی لان ابا هریرة لم یدرک ایام خدیجة فهو محمول علی انه سمعه من النبی صلی الله علیه وسلم او من صحابی ولم یذکر ابو هریرة ههنا سماعه من النبی صلی الله علیه وسلم (**قوله** اولا قد اتتک معناه توجهت الیک (**قوله** فاذا هی اتتک) ای وصلتک فاقرأ علیها السلام ای سلم علیها وهذه فضائل ظاهرة لخدیجة رضی الله عنها (**قوله** ببیت من قصب قال جمهور العلماء المراد به قصب اللؤلؤ المجوف کالقصر المنیف وقیل قصب من ذهب منظوم بالجوهر قال اهل اللغة القصب من الجوهر ما استطال منه فی تجویف قالوا ویقال لکل مجوف قصب وقد جاء فی الحدیث مفسرا بیت من لؤلؤة مجاهة وفسره بجوفة قال الخطابی وغیره المراد بالبیت ههنا القصر واما الصخب بفتح الصاد والخاء وهو الصوت المختلط المرتفع والنصب المشقة والتعب ویقال فیه نصب بضم النون واسکان الصاد وبفتحها لغتان حکاهما القاضی وغیره کالحزن والحزن والفتح اشهر وافصح وبه جاء القرآن وقد نصب الرجل بفتح النون وکسر الصاد اذا عیی (**قوله** عن عائشة) قالت هلکت خدیجة قبل ان یتزوجنی بثلث سنین یعنی قبل ان یدخل بها لا قبل العقد وانما کان قبل العقد بنحو سنة ونصف (**قوله** یهدیها الی خلائلها) ای صدائقها جمع خلیلة وهی الصدیقة (**قوله** صلی الله علیه وسلم رزقت حبها) فیه اشارة الی ان حبها فضیلة حصلت (**قوله** فارتاح لذلک) ای هش لمجیئها وسر بها لتذکره بها خدیجة وایاها وفی هذا کله دلیل لحسن العهد وحفظ الود ورعایة حرمة الصاحب والعشیر فی حیاته ووفاته واکرام اهل ذلک الصاحب (**قوله** فقلت وما تذکر من عجوز من عجائز قریش حمراء الشدقین) معناه عجوز کبیرة جدا حتی قد سقطت اسنانها من الکبر ولم یبق لشدقها بیاض شیء من الاسنان انما بقی فیه حمرة لثاتها قال القاضی قال الطبری وغیره من العلماء الغیرة مسامح للنساء فیها لا عقوبة علیهن فیها لما جبلن علیه من ذلک ولهذا لم تزجر عائشة قال القاضی وعندی ان ذلک جری من عائشة لصغر سنها واول شبیبتها ولعلها لم تکن بلغت حینئذ

حدثنا خلف بن هشام و ابو الربیع جمیعا عن حماد بن زید واللفظ لابی الربیع قال ثنا حماد قال ثنا هشام عن ابیه عن عائشة انها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم أُرِیتُكِ فی المنام ثلث لیال جاء نی بك الملك فی سرقة من حریر یقول هذه امرأتك فاكشف عن وجهك فاذا انت هی فاقول ان یك هذا من عند الله یمضه حدثنا ابن نمیر قال ثنا ابن ادریس ح قال وحدثنا ابو كریب قال نا ابو اسامة جمیعا عن هشام بهذا الاسناد نحوه حدثنا ابو بكر بن ابی شیبة قال وجدت فی كتابی عن ابی اسامة قال ثنا هشام ح قال وحدثنا ابو كریب محمد بن العلاء قال ثنا ابو اسامة عن هشام عن ابیه عن عائشة قالت قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لاعلم اذا كنت عنی راضیة واذا كنت علی غضبی قالت فقلت ومن این تعرف ذلك قال اما اذا كنت عنی راضیة فانك تقولین لا ورب محمد واذا كنت غضبی قلت لا ورب ابراهیم قالت قلت اجل والله یا رسول الله ما اهجر الا اسمك وحدثناه ابن نمیر قال ثنا عبدة عن هشام بهذا الاسناد الی قوله لا ورب ابراهیم ولم یذكر ما بعده حدثنا یحیی بن یحیی قال انا عبد العزیز بن محمد عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة انها كانت تلعب بالبنات عند رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت وكانت تاتینی صواحبی فكن ینقمعن من رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت فكان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسربهن الی حدثناه ابو كریب قال ثنا ابو اسامة ح قال وحدثناه زهیر بن حرب قال نا جریر ح قال وحدثنا ابن نمیر قال ثنا محمد بن بشر كلاهما عن هشام بهذا الاسناد وقال فی حدیث جریر كنت العب بالبنات فی بیته وهن اللعب حدثنا ابو كریب قال ثنا عبدة عن هشام عن ابیه عن عائشة ان الناس كانوا یتحرون بهدایاهم یوم عائشة یبتغون بذلك مرضاة رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنی الحسن بن علی الحلوانی وابو بكر بن النضر وعبد بن حمید قال عبد حدثنی وقال الاخران نا یعقوب بن ابراهیم بن سعد قال ثنا ابی عن صالح عن ابن شهاب قال اخبرنی محمد بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام ان عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت ارسل ازواج النبی صلی الله علیه وسلم فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستاذنت علیه وهو مضطجع معی فی مرطی فاذن لها فقالت یا رسول الله ان ازواجك ارسلنی الیك یسئلنك العدل فی ابنة ابی قحافة وانا ساكتة قالت فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم ای بنیة السنا تحبین ما احب فقالت بلی قال فاحبی هذه قالت فقامت فاطمة حین سمعت ذلك من رسول الله صلی الله علیه وسلم فرجعت الی ازواج رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبرتهن بالذی قالت وبالذی قال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلن لها ما نراك اغنیت عنا من شیء فارجعی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقولی له ان ازواجك ینشدنك العدل فی ابنة ابی قحافة فقالت فاطمة والله لا اكلمه فیها ابدا قالت عائشة فارسل ازواج النبی صلی الله علیه وسلم زینب بنت جحش زوج النبی صلی الله علیه وسلم وهی التی كانت تسامینی منهن فی المنزلة عند رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم ار امرأة قط خیرا فی الدین من زینب واتقی لله واصدق حدیثا واوصل للرحم واعظم صدقة واشد ابتذالا لنفسها فی العمل الذی تصدق به وتقرب به الی الله ما عدا سورة من حدة كانت فیها تسرع منها الفیئة قالت فاستاذنت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ورسول الله صلی الله علیه وسلم مع عائشة فی مرطها علی الحال التی دخلت فاطمة علیها وهو بها فاذن لها رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ان ازواجك ارسلنی الیك یسالنك العدل فی ابنة ابی قحافة قالت ثم وقعت بی فاستطالت علی وانا ارقب رسول الله صلی الله علیه وسلم وارقب طرفه هل یاذن لی فیها قالت فلم تبرح زینب حتی عرفت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یكره ان انتصر قالت فلما وقعت بها لم انشبها حتی انخیت علیها قالت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وتبسم انها ابنة ابی بكر

باب فضائل عائشة ام المؤمنین رضی الله عنها

(قوله صلی الله علیه وسلم جاءنی بك الملك فی سرقة من حریر الخ) بفتح السین المهملة والراء وهی الشقة البیضاء من الحریر قاله ابو عبید وغیره (قوله صلی الله علیه وسلم فاقول ان یك هذا من عند الله یمضه) قال القاضی ان كانت هذه الرؤیا قبل النبوة وقبل تخلیص اعلامه صلی الله علیه وسلم من الاضغاث فمعناها ان كانت رؤیا حق وان كانت بعد النبوة فلها ثلثة معان احدها ان المراد ان تكن الرؤیا علی وجهها وظاهرها لا تحتاج الی تعبیر وتفسیر فسیمضیه الله تعالی وینجزه فلا شك عائد الی انها رؤیا علی ظاهرها ام تحتاج الی تعبیر وصرف عن ظاهرها الثانی ان المراد ان كانت هذه الزوجة فی الدنیا یمضیها الله فلا شك فی انها زوجته فی الدنیا ام فی الجنة الثالث انه لم یشك ولكن اخبر علی التحقیق واتی بصورة الشك كما قال الا انت ام ام سالم وهو نوع من البدیع عند اهل البلاغة یسمونه تجاهل العارف وسماه بعضهم مزج الشك بالیقین (قوله صلی الله علیه وسلم لعائشة انی لاعلم اذا كنت عنی راضیة واذا كنت علی غضبی الی قولها یا رسول الله ما اهجر الا اسمك) قال القاضی مغاضبة عائشة للنبی صلی الله علیه وسلم هی مما سبق من الغیرة التی عفی عنها النساء فی كثیر من الاحكام كما سبق لعدم انفكاكهن منها حتی قال مالك وغیره من علماء المدینة یسقط عنها الحد اذا قذفت زوجها بالفاحشة علی جهة الغیرة قال واحتج بما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال ما تدری الغیراء اعلی الوادی من اسفله ولولا ذلك لكان علی عائشة فی ذلك من الحرج ما فیه لان الغضب علی النبی صلی الله علیه وسلم وهجره كبیرة عظیمة ولهذا قالت لا اهجر الا اسمك فدل علی ان قلبها وجهها كما كان وانما الغیرة فی النساء لفرط المحبة قال القاضی واستدل بعضهم بهذا ان الاسم غیر المسمی فی المخلوقین وامافی حق الله تعالی فالاسم هو المسمی قال القاضی وهذا الكلام من لا تحقیق عنده من معنی المسئلة لغة ولا نظرا ولا شك عند القائلین بان الاسم هو المسمی من اهل السنة وجماهیر ائمة اللغة او مخالفیهم من المعتزلة ان الاسم قد یقع احیانا والمراد به التسمیة حیث كان فی خالق او مخلوق ففی حق الخالق تسمیة المخلوق له باسمه وفعل المخلوق ذلك بعباداته المخلوقة وامّا اسماؤه سبحانه وتعالی التی سمی بها نفسه فقدیمة كما ان ذاته وصفاته قدیمة وكذلك لا یختلفون ان لفظة الاسم اذا تكلم بها المخلوق فتلك اللفظة والحروف والاصوات المقطعة المتفهم منها الاسم انها غیر الذات بل هی التسمیة وانما الاسم الذی هو الذات ما یفهم منه من خالق ومخلوق هذا آخر كلام القاضی (قوله عن عائشة انها كانت تلعب بالبنات عند رسول الله صلی الله علیه وسلم) قال القاضی فیه جواز اللعب بهن قال ومن مخصوصات من الصور المنهی عنها لهذا الحدیث ولما فیه من تدریب النساء فی صغرهن لامر انفسهن وبیوتهن واولادهن وقد اجاز العلماء بیعهن وشراءهن وروی عن مالك كراهة شرائهن وهذا محمول علی كراهة الاكتساب بها وتنزیه ذوی المروات عن تولی بیع ذلك لا كراهة اللعب قال ومذهب جمهور العلماء جواز اللعب بهن وقالت طائفة هو منسوخ بالنهی عن الصور هذا كلام القاضی (قولها وكانت تاتینی صواحبی فكن ینقمعن من رسول الله صلی الله علیه وسلم فكان یسربهن الی) معنی ینقمعن یتغیبن حیاء منه وهیبة وقیل یدخلن فی بیت ونحوه وهو قریب من الاول ویسربهن بتشدید الراء ای یرسلهن وهذا من لطفه صلی الله علیه وسلم وحسن معاشرته (قولها یسالنك العدل فی ابنة ابی قحافة) معناه یسالنك التسویة بینهن فی محبة القلب

انحيتها

حدثنيه محمد بن عبد الله بن قهزاذ قال عبد الله بن عثمان حدثنى عن عبد الله بن المبارك عن يونس عن الزهرى بهذا الاسناد مثله فى المعنى غير انه قال فلما وقعت بها الرائشبها ان انحنتها غلبة **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال وجدت فى كتابى عن ابى اسامة عن هشام عن ابيه عن عائشة قالت ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليتعقل يقول ايزانا اليوم اين انا غدا استبطاءً ليوم عائشة قالت فلما كان يومى قبضه الله بين سحرى ونحرى **حدثنا** قتيبة بن سعيد عن مالك بن انس فيما قرئ عليه عن هشام بن عروة عن عباد بن عبد الله بن الزبير عن عائشة انها اخبرته انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قبل ان يموت وهو مسند الى صدرها واصغت اليه وهو يقول اللهم اغفر لى وارحمنى والحقنى بالرفيق **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا نا ابو اسامة ح قال وحدثنا ابن نمير قال ثنا ابى ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهيم قال نا عبدة بن سليمان كلهم عن هشام بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** محمد بن المثنى وابن بشار واللفظ لابن المثنى قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سعد بن ابراهيم عن عروة عن عائشة قالت كنت اسمع انه لن يموت نبى حتى يخير بين الدنيا والآخرة قالت فسمعت النبى صلى الله عليه وسلم فى مرضه الذى مات فيه واخذته بحة يقول مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا قالت فظننته خير حينئذ **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا وكيع ح وحدثنا عبيد الله بن معاذ قال ثنا ابى قالا ثنا شعبة عن سعد بهذا الاسناد مثله **وحدثنى** عبد الملك بن شعيب بن الليث حدثنى ابى عن جدى قال حدثنى عقيل بن خالد قال قال ابن شهاب اخبرنى سعيد بن المسيب وعروة بن الزبير فى رجال من اهل العلم ان عائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وهو صحيح انه لم يقبض نبى قط حتى يرى مقعده فى الجنة ثم يخير قالت عائشة فلما نزل برسول الله صلى الله عليه وسلم ورأسه على فخذى غشى عليه ساعة ثم افاق فاشخص بصره الى السقف ثم قال اللهم الرفيق الاعلى قالت عائشة قلت اذا لا يختارنا قالت عائشة وعرفت الحديث الذى كان يحدثنا به وهو صحيح فى قوله انه لم يقبض نبى قط حتى يرى مقعده من الجنة ثم يخير قالت عائشة فكانت تلك آخر كلمة تكلم بها رسول الله صلى الله عليه وسلم قوله اللهم الرفيق الاعلى **حدثنا** اسحاق بن ابراهيم الحنظلى وعبد بن حميد كلاهما عن ابى نعيم قال عبد ثنا ابو نعيم قال نا عبد الواحد بن ايمن قال ثنا ابن ابى مليكة عن القاسم ابن محمد عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خرج اقرع بين نسائه فطارت القرعة على عائشة وحفصة فخرجنا معه جميعا وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان بالليل سار مع عائشة يتحدث معها فقالت حفصة لعائشة الا تركبين الليلة بعيرى وأركب بعيرك فتنظرين وانظر قالت بلى فركبت عائشة على بعير حفصة وركبت حفصة على بعير عائشة فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم الى جمل عائشة وعليه حفصة فسلم ثم سار معها حتى نزلوا فافتقدته عائشة فغارت فلما نزلوا اجعلت تجعل رجلها بين الاذخر وتقول يارب سلط على عقربا او حية تلدغنى رسولك ولا استطيع ان اقول له شيئا

وكان صلى الله عليه وسلم يسوى بينهن فى الافعال والمبيت ونحوه وامامحبة القلب فكان يحب عائشة اكثر منهن واجمع المسلمون على ان محبتهن لا تكليف فيها ولا يلزم التسوية فيها لانه لا قدرة لاحد عليها الا الله سبحانه وتعالى وانما يؤمر بالعدل فى الافعال وقد اختلف اصحابنا وغيرهم من العلماء فى انه صلى الله عليه وسلم هل كان يلزمه القسم بينهن فى الدوام والمساواة فى ذلك كما يلزم غيره ام لا يلزمه بل يفضل ما يشاء من ايثار وحرمان فالمراد بالحديث طلب المساواة فى محبة القلب لا العدل فى الافعال فانه كان حاصلا قطعا ولهذا كان يطاف به صلى الله عليه وسلم فى مرضه عليهن حتى ضعف فاستاذنهن فى ان يمرض فى بيت عائشة فاذن له (قولها يناشدنك) اى يسالنك (قولها هى التى تسامينى) اى تعادلنى وتضاهينى فى الحظوة والمنزلة الرفيعة ماخوذ من السمو وهو الارتفاع (قولها ما عدا سورة من حد كانت فيها تسرع منها الفيئة) هكذا هو فى معظم النسخ سورة من حد بفتح الحاء بلا هاء وفى بعضها من حدة بكسر الحاء والهاء (قولها سورة هى بسين مهملة مفتوحة ثم واو ساكنة ثم راء ثم تاء والسورة الثوران وعجلة الغضب واما الحدة فهى شدة الخلق وثورانه ومعنى الكلام انها كاملة الاوصاف الا ان فيها شدة خلق وسرعة غضب تسرع منها الفيئة بفتح الفاء وبالهمز وهى الرجوع اى افاق وقع ذلك منها رجعت عنه سريعا ولا تصر عليه وقد صحف صاحب التحرير فى هذا الحديث تصحيفا قبيحا جدا فقال ما عدا سودة بالدال وجعلها سودة بنت زمعة وهذا من الغلط الفاحش نبهت عليه لئلا يغتر به (قولها ثم وقعت بى فاستطالت على وانا ارقب رسول الله صلى الله عليه وسلم وارقب طرفه هل ياذن لى فيها قالت فلم تبرح زينب حتى عرفت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يكره ان انتصر فلما وقعت بها لم انشبها حين انحيت عليها) اما انحيت فبالنون والحاء المهملة اى قصدتها واعتمدتها بالمعارضة وفى بعض النسخ حتى بدل حين وكلاهما صحيح وبحر القاضى حين بالنون ومعناه لم انشبها لم امهلها وفى الرواية الثانية لم انشبها ان انحنتها عليها بالعين المهملة وبالياء المثناة وفى بعض النسخ غلبته بالغين المعجمة والحاء المثلثة والخاء المعجمة اى قمعتها وقهرتها (قولها اولائم وقعت بى اى استطالت على ونالت منى بالوقيعة فى واعلم انه ليس فيه دليل على ان النبى صلى الله عليه وسلم اذن لعائشة ولا اشار بعينه ولا غيرها بل لا يحل اعتقاد ذلك فانه صلى الله عليه وسلم تحرم عليه خائنة الاعين وانما فيه انها انتصرت لنفسها فلم ينهها واما (قوله صلى الله عليه وسلم انها ابنة ابى بكر فمعناه الاشارة الى كمال فهمها وحسن نظرها والله اعلم (قوله قضى الله بين سحرى ونحرى) السحر بفتح السين المهملة وضمها واسكان الهاء وهى الرئة وما تعلق بها قال القاضى وقيل انما هو شجرى بالشين المعجمة والجيم وشبك هذا القائل اصابعه واماله الى انها ضمته الى نحرها مشتبكة يديها عليه والصواب المعروف هو الاول (قوله فلما كان يوم قبضه الله) اى يوم بها الاصيل بحساب الدور والقسم والا فقد كان صار جميع الايام فى بيتها (قولها واخذته بحة) هى بضم الباء الموحدة وتشديد الحاء وهى غلظ فى الصوت (قوله صلى الله عليه وسلم اللهم اغفر لى وارحمنى والحقنى بالرفيق وفى رواية الرفيق الاعلى) الصحيح الذى عليه الجمهور ان المراد بالرفيق الاعلى الانبياء الساكنون اعلى عليين ولفظة رفيق تطلق على الواحد والجمع قال الله تعالى وحسن اولئك رفيقا وقيل هو الله تعالى يقال الله رفيق بعباده من الرفق والرافة فهو فعيل بمعنى فاعل وانكر الازهرى هذا القول وقيل اراد من يرفق الجنة (قولها فاشخص بصره الى السماء) هو بفتح الخاء اى رفعه الى السماء ولم يطرف (قولها كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خرج اقرع بين نسائه فطارت القرعة على عائشة وحفصة) اى خرجت القرعة لهما ففيه صحة الاقراع فى القسم بين الزوجات وفى الاموال وفى العتق ونحو ذلك مما هو مقرر فى كتب الفقه اما فى معنى هذا واثبات القرعة فى هذه الاشياء قال الشافعى وجماهير العلماء وفيه ان من اراد سفرا بعض نسائه اقرع بينهن كذلك وهذا الاقراع عندنا واجب فى حق غير النبى صلى الله عليه وسلم واما النبى صلى الله عليه وسلم ففى وجوب القسم فى حقه خلاف قدمناه مرات فمن قال بوجوب القسم يجعل اقراعه واجبا ومن لم يوجبه يقول اقراعه صلى الله عليه وسلم من حسن عشرته ومكارم اخلاقه (قولها ان حفصة قالت لعائشة الا تركبين الليلة بعيرى وأركب بعيرك) قال القاضى قال المهلب هذا دليل على ان القسم لم يكن واجبا عليه صلى الله عليه وسلم فلهذا تحيلت حفصة على عائشة بما فعلت ولو كان واجبا لحرم ذلك على حفصة وهذا الذى ادعاه ليس بلازم

حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال ثنا سليمان يعني ابن بلال عن عبد الله بن عبد الرحمن عن انس بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام **حدثنا** يحيى بن يحيى وقتيبة وابن حجر قالوا ثنا اسماعيل يعنون ابن جعفر ح **وحدثنا** قتيبة قال ثنا عبد العزيز يعني ابن محمد كلاهما عن عبد الله بن عبد الرحمن عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله وليس في حديثهما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي حديث اسماعيل انه سمع انس بن مالك **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة قال ثنا عبد الرحيم بن سليمان ويعلى بن عبيد عن زكريا عن الشعبي عن ابي سلمة عن عائشة انها حدثته ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لها ان جبريل يقرأ عليك السلام قالت فقلت وعليه السلام ورحمة الله **حدثناه** اسحاق بن ابراهيم قال انا الملائي قال ثنا زكريا بن ابي زائدة قال سمعت عامرا يقول حدثني ابو سلمة بن عبد الرحمن ان عائشة حدثته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لها بمثل حديثهما **وحدثناه** اسحاق بن ابراهيم قال انا اسباط بن محمد عن زكريا بهذا الاسناد مثله **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي قال انا ابو اليمان قال انا شعيب عن الزهري قال حدثني ابو سلمة بن عبد الرحمن ان عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائش هذا جبريل يقرأ عليك السلام فقالت وعليه السلام ورحمة الله قالت وهو يرى ما لا ارى **حدثنا** علي بن حجر السعدي واحمد بن جناب كلاهما عن عيسى واللفظ لابن حجر قال نا عيسى بن يونس قال نا هشام بن عروة عن اخيه عبد الله بن عروة عن عروة عن عائشة انها قالت جلس احد عشرة امرأة فتعاهدن وتعاقدن ان لا يكتمن من اخبار ازواجهن شيئا قالت الاولى زوجي لحم جمل غث على راس جبل وعر لا سهل فيرتقى ولا سمين فينتقل

فينتقل

زوجي لا أبث خبره اني أخاف ان لا اذره ان اذكره اذكر عجره وبجره قالت الثالثة زوجي العشنق ان انطق اطلق

فان القائل بان القسم واجب عليه لم يخص حديث الاخرى في غير وقت عماد القسم قال اصحابنا يجوز ان يدخل في غير وقت عماد القسم الى غير صاحبة النوبة فيأخذ للمتاع او يضعه لنحوه من الحاجات وله ان يقبلها ويلمسها من غير اطالة وعماد القسم في حق المسافر هو وقت النزول فحالة السير ليست منه سواء كان ليلا او نهارا (**قولها**) جعلت رجلها بين الاذخر وتقول الى آخره (هذا الذي فعلته وقالته حملها عليه فرط الغيرة على رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد سبق ان امر الغيرة معفو عنه (**قوله** صلى الله عليه وسلم لعائشة رضي الله عنها ان جبريل يقرأ عليك السلام قالت فقلت وعليه السلام ورحمة الله) وفيه فضيلة ظاهرة لعائشة رضي الله عنها وفيه استحباب بعث السلام ويجب على الرسول تبليغه وفيه بعث الاجنبي السلام الى الاجنبية الصالحة اذا لم يخف ترتب مفسدة وان الذي يبلغه السلام يرد عليه قال اصحابنا وهذا الرد واجب على الفور وكذا لو بلغه سلام في ورقة من غائب لزمه ان يرد السلام عليه باللفظ على الفور اذا قرأه وفيه انه يستحب في الرد ان يقول وعليك او وعليكم السلام بالواو فلو قال عليك السلام او عليكم اجزاه على الصحيح وكان تاركا للافضل وقال بعض اصحابنا لا يجزيه وسبقت مسائل السلام في بابه مستوفاة ومعنى يقرأ عليك السلام يسلم عليك (**قوله** صلى الله عليه وسلم يا عائش) دليل لجواز الترخيم وبجوز فتح الشين وضمها حديث ام زرع (**قوله** احمد بن جناب) بالجيم والنون قال الحافظ ابو بكر الخطيب البغدادي في كتابه المبهمات لا اعلم احدا سمى النسوة المذكورات في حديث ام زرع الا من الطريق الذي اذكره وهو غريب جدا فذكره وفيه ان الثانية اسمها عمرة بنت عمرو واسم الثالثة حبي بنت كعب والرابعة مهدد بنت ابي مرزمة والخامسة كبشة والسادسة هند والسابعة حبي بنت علقمة والثامنة ماسر بنت اوس والتاسعة بنت عبيد والعاشرة كبشة بنت الارقم والحادية عشرة ام زرع بنت اكيل بنت ساعدة (**قولها** جلس احدى عشرة امرأة) هكذا هو في معظم النسخ وفي بعضها جلس بزيادة نون وهي لغة قليلة سبق بيانها في مواضع منها حديث يتعاقبون فيكم ملائكة واحدى عشرة وتسع عشرة وما بينهما يجوز فيه اسكان الشين وكسرها وفتحها والاسكان افصح واشهر (**قولها** زوجي لحم جمل غث على راس جبل وعر لا سهل فيرتقى ولا سمين فينتقل) قال ابو عبيد وسائر اهل الغريب في الشراح المراد بالغث المهزول (**وقولها** على راس جبل وعر اي صعب الوصول اليه فالمعنى انه قليل الخير من اوجه منها كونه كلحم الجمل لا كلحم الضان وسمنها انه مع ذلك غث مهزول ردي ومنها انه صعب المتناول لا يوصل اليه الا بمشقة شديدة هكذا فسره الجمهور وقال الخطابي قولها على راس جبل اي يترفع ويتكبر ويسمو بنفسه فوق موضعها كثيرا اي انه مجمع الى قلة خيره تكبر وسوء الخلق قالوا وقولها ولا سمين فينتقل اي تنقله الناس الى بيوتهم ليأكلوه بل يتركونه رغبة عنه لرداءته قال الخطابي ليس فيه مصلحة يحتمل سوء عشرته بسببها يقال انقلت الشيء بمعنى نقلته وروي في غير هذه الرواية ولا سمين فينتقى اي يستخرج نقيه والنقي بكسر النون واسكان القاف هو المخ يقال نقوت العظم ونقيته واستقيته اذا استخرجت نقيه (**قولها** قالت الثانية زوجي لا ابث خبره اني اخاف ان لا اذره ان اذكره اذكر عجره وبجره) **فقولها** لا ابث خبره اي لا انشره واشيعه اني اخاف ان لا اذره فيه تاويلان احدهما لابن السكيت وغيره ان الهاء عائدة على خبره فالمعنى ان خبره طويل ان شرعت في تفصيله لا اقدر على اتمامه لكثرته والثاني ان الهاء عائدة على الزوج وتكون لا زائدة كما في قوله تعالى ما منعك ان لا تسجد ومعناه اني اخاف ان ينطلقني فاذره واما عجره وبجره فالمراد بهما عيوبه وقال الخطابي وغيره اراد بهما عيوبه الباطنة واسراره الكامنة قالوا واصل العجر ان ينعقد العصب او العرق حتى تراه ناتية من الجسد البجر نحوها الا انها في البطن خاصة واحدتها بجرة ومنه قيل رجل ابجر اذا كان ناتئ السرة عظيمها ويقال ايضا رجل ابجر اذا كان عظيم البطن وامرأة بجراء والجمع بجر وقال الهروي قال ابن الاعرابي البجرة نفخة في الظهر فان كانت في السرة فهي بجرة (**قولها** قالت الثانية زوجي العشنق ان انطق اطلق وان اسكت اعلق) فالعشنق بعين مهملة مفتوحة ثم شين معجمة مفتوحة ثم نون مشددة ثم قاف وهو طويل ومعناه ليس فيه اكثر من طول بلا نفع فان ذكرت عيوبه طلقني وان سكت عنها علقني فتركني لا عزباء ولا مزوجة قالت الرابعة زوجي كليل تهامة لا حر ولا قر ولا مخافة ولا سآمة هذا مدح بليغ ومعناه ليس فيه اذى بل هو راحة وذاذة عيش كليل تهامة لذيذ معتدل ليس فيه حر ولا برد مفرط ولا اخاف له غائلة لكرم اخلاقه ولا يسأمني ويمل صحبتي قالت الخامسة زوجي ان دخل فهد وان خرج اسد ولا يسأل عما عهد هذا ايضا مدح بليغ فقولها فهد بفتح الفاء وكسر الهاء تصغير اذا دخل البيت بكثرة النوم والغفلة في منزله عن تعهد ما ذهب من متاعه وما بقي وشبهته بالفهد لكثرة نومه يقال النوم من فهد وهو معنى قولها ولا يسأل عما عهد اي ولا يسأل عما كان عهده في البيت من ماله ومتاعه وإذا خرج اسد بفتح الهمزة وكسر السين وهو وصف له بالشجاعة ومعناه اذا صار بين الناس او خالط الحرب كان كالاسد يقال اسد واستاسد قال القاضي وقال ابن ابي اويس معنى فهد اذا دخل البيت وثب على وثوب الفهد فكأنها تريد ضربها والمبادرة بجماعها والصحيح المشهور التفسير الاول قالت السادسة زوجي ان اكل لف وان شرب اشتف وان اضطجع التف ولا يولج الكف ليعلم البث قال العلماء اللف في الطعام الاكثار منه مع التخليط من صنوفه حتى لا يبقى منها شيئا والاشتفاف في الشرب ان يستوعب جميع ما في الاناء ماخوذ من الشفافة بضم الشين وهي ما بقي في الاناء من الشراب فاذا شربها قيل اشتفها وتشافها

وان اسكت أُعَلَّقُ قالت الرابعة زوجي كليل تِهامَةَ لا حَرٌّ ولا قَرٌّ ولا مَخافَةَ ولا سآمَةَ قالت الخامسة زوجي ان دخل فَهِدَ وان خرج اسد ولا يسأل عما عهد قالت السادسة زوجي ان اكل لَفَّ وان شرب اشتفَّ وان اضطجع التفَّ ولا يولج الكفَّ ليعلم البثَّ قالت السابعة زوجي غَيَايَاءُ او عَيَايَاءُ طباقاء كل داء له داء شَجَّكِ او فَلَّكِ او جمع كُلًّا لَكِ قالت الثامنة زوجي الريح ريح زرنب والمس مس ارنب قالت التاسعة زوجي رفيع العماد طويل النجاد عظيم الرماد قريب البيت من الناد قالت العاشرة زوجي مالك وما مالك مالك خير من ذلك له ابل كثيرات المبارك قليلات المسارح اذا سمعن صوت المزهر أيقنَّ انهن هوالك قالت الحادية عشرة زوجي ابو زرع وما ابو زرع أناس من حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وملأ من شحم عَضُدَيَّ وبجحني فبجحت الى نفسي وجدني في اهل غُنَيْمَةٍ بشق فجعلني في اهل صهيل واطيط ودائس ومُنَقٍّ فعنده اقول فلا أُقَبَّحُ وأرقد فاتصبح واشرب فاتقنح أمُّ ابي زرع فما ام ابي زرع عُكُومُها رِداح وبيتها فَساح ابن ابي زرع فما ابن ابي زرع مضجعه كمسل شطبة وتشبعه ذراع الجفرة بنت ابي زرع فما بنت ابي زرع طوع ابيها وطوع امها وملء كساءها وغيظ جارتها جارية ابي زرع فما جارية ابي زرع لا تبثُّ حديثنا تبثيثا ولا تنقِّثُ ميرتنا تنقيثا ولا تملأ بيتنا تعشيشا قالت خرج ابو زرع والاوطاب تُمخض فلقي امرأة معها ولدان لها كالفهدين يلعبان من تحت خصرها برمانتين فطلقني ونكحها فنكحت بعده رجلا سريا ركب شريا واخذ خطيا واراح على نعما ثريا واعطاني من كل رائحة زوجا قال كلي أمَّ زرع وميري اهلك فلو جمعت كل شيء اعطاني ما بلغ اصغر آنية ابي زرع قالت عائشة قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت لك كابي زرع لام زرع **وحدثنيه** الحسن بن علي الحلواني نا موسى بن اسماعيل نا سعيد بن سلمة عن هشام بن عروة بهذا الاسناد غير انه قال عياياء طباقاء ولم يشك وقال قليلات المسارح وقال وصفر ردائها وخير نسائها وعقر جارتها وقال ولا تنقث ميرتنا تنقيثا وقال واعطاني من كل ذي رائحة زوجا

(وقولها ولا يولج الكف ليعلم البث) قال ابو عبيد احسبه كان بجسدها عيب او داء كنت به لان البث الحزن فكان لا يدخل يده في ثوبها ليمس ذلك فيشق عليها فوصفته بالمروة وكرم الخلق وقال الهروي قال ابن الاعرابي هذا ذم له ارادت وان اضطجع ورقد التف في ثيابه في ناحية ولم يضاجعني ليعلم ما عندي من محبة قال ولا بث هناك الا محبتها الدنو من زوجها وقال آخرون ارادت انه لا يفتقد اموري ومصالحي قال ابن الانباري رد ابن قتيبة على ابي عبيد تاويله لهذا الحرف وقال كيف تمدحه بهذا وقد ذمته في صدر الكلام قال ابن الانباري ولا رد على ابي عبيد لان النسوة تعاقدن ان لا يكتمن شيئا من اخبار ازواجهن فمنهن من كانت اوصاف زوجها كلها حسنة فوصفتها ومنهن من كانت اوصاف زوجها قبيحة فذكرتها ومنهن من كانت اوصافه فيها حسن وقبيح فذكرتهما والى قول ابن الاعرابي وابن قتيبة ذهب الخطابي وغيره واختاره القاضي عياض (قالت السابعة زوجي غياياء او عياياء طباقاء كل داء له داء شجك او فلك او جمع كلا لك) هكذا وقع في هذه الرواية غياياء بالغين المعجمة او عياياء بالمهملة وفي اكثر الروايات بالمعجمة وانكر ابو عبيد وغيره المعجمة وقالوا الصواب المهملة وهو الذي لا يلقح وقيل هو العنين الذي تعييه مباضعة النساء ويعجز عنها وقال القاضي وغيره غياياء بالمعجمة صحيح وهو ماخوذ من الغياية وهي الظلمة وكل ما اظل الشخص ومعناه لا يهتدي الى مسلك او انها وصفته بثقل الروح وانه كالظل المتكاثف المظلم الذي لا اشراق فيه او انها ارادت انه غطيت عليه اموره او يكون غياياء من الغي وهو الانهماك في الشر او من الغي الذي هو الخيبة قال الله تعالى فسوف يلقون غيا واما طباقاء فمعناه المطبقة عليه اموره حمقا قيل الذي يعجز عن الكلام فتنطبق شفتاه وقيل هو العيي الاحمق الفدم (وقولها شجك) اي جرحك في الراس فالشجاج جراحات الراس والجراح فيه وفي الجسد (وقولها فلك) الفل الكسر والضرب ومعناه انها معه بين شج راس او ضرب وكسر عضو او جمع بينهما وقيل المراد بالفل هنا الخصومة (وقولها كل داء له داء) اي جميع ادواء الناس مجتمعة فيه (قالت الثامنة زوجي الريح ريح زرنب والمس مس ارنب) الزرنب نوع من الطيب معروف قيل ارادت طيب ريح جسده وقيل طيب ثيابه في الناس وقيل لين خلقه وحسن عشرته والمس مس ارنب صريح في لين الجانب وكرم الخلق (قالت التاسعة زوجي رفيع العماد طويل النجاد عظيم الرماد قريب البيت من النادي) هكذا هو في النسخ النادي بالياء وهو الفصيح في العربية لكن المشهور في الرواية حذفها ليتم السجع قال العلماء معنى رفيع العماد وصفه بالشرف وسناء الذكر واصل العماد عماد البيت وجمعه عمد هي العيدان التي تعمد بها البيوت اي بيته في الحسب رفيع في قومه وقيل ان بيته الذي يسكنه رفيع العماد ليراه الضيفان واصحاب الحوائج فيقصدوه وهكذا بيوت الاجواد (وقولها طويل النجاد) بكسر النون تصفه بطول القامة والنجاد حمائل السيف فالطويل يحتاج الى طول حمائل سيفه والعرب تمدح بذلك (وقولها عظيم الرماد) تصفه بالجود وكثرة الضيافة من اللحوم والخبز فيكثر وقوده فيكثر رماده وقيل لان ناره لا تطفأ بالليل لتهتدي بها الضيفان والاجواد يعظمون النيران في ظلام الليل ويوقدونها على التلال ومشارق الارض ويرفعون الاقباس على الايدي لتهتدي بها الضيفان (وقولها قريب البيت من الناد) قال اهل اللغة النادي والناد والندي والمنتدى مجلس القوم وصفته بالكرم والسود ولانه لا يقرب البيت من النادي الا من هذه صفته لان الضيفان يقصدون النادي ولان اصحاب النادي ياخذون ما يحتاجون اليه في مجلسهم من بيت قريب النادي واللئام يتباعدون من النادي (قالت العاشرة زوجي مالك فما مالك مالك خير من ذلك له ابل كثيرات المبارك قليلات المسارح اذا سمعن صوت المزهر ايقن انهن هوالك معناه ان له ابلا كثيرا فهي باركة بفنائه لا يوجهها تسرح الا قليلا قدر الضرورة ومعظم اوقاتها تكون باركة بفنائه فاذا نزل به الضيفان كانت الابل حاضرة فيقربهم من البانها ولحومها والمزهر بكسر الميم العود الذي يضرب ارادت ان زوجها عود ابله اذا نزل به الضيفان نحر لهم منها واتاهم بالعيدان والمعازف والشراب فاذا سمعت الابل صوت المزهر علمن انه قد جاءه الضيفان وانهن منحورات هوالك هذا تفسير ابي عبيد والجمهور وقيل مباركها كثيرة لكثرة ما ينحر منها للاضياف قال هؤلاء ولو كانت كما قال الاولون لماتت هزالا وهذا ليس بلازم فانها تسرح وقتا تاخذ فيها حاجتها ثم تبرك بالفناء وقيل كثيرات المبارك اي مباركها في الحقوق والعطايا والحمالات والضيفان كثيرة ومراعيها قليلة لانها تصرف في هذه الوجوه قاله ابن السكيت قال القاضي عياض وقال ابو سعيد النيسابوري انما هو اذا سمعن صوت المزهر بضم الميم وهو موقد النار للاضياف قال ولم تكن العرب تعرف المزهر بكسر الميم الذي هو العود الا من خالط الحضر قال القاضي وهذا خطأ منه لانه لم يروه احد بضم الميم ولان المزهر بكسر الميم مشهور في اشعار العرب ولانه لا يسلم له ان هؤلاء النسوة من غير الحاضرة فقد جاء في رواية انهن من قرية من قرى اليمن (قالت الحادية عشرة وفي بعض النسخ الحادي عشرة وفي بعضها الحادية عشر والصحيح الاول (قولها اناس من حلي اذني) هو بتشديد الياء من اذني على التثنية والحلي بضم الحاء وكسرها لغتان مشهورتان والنوس بالنون والسين المهملة الحركة من كل شيء متدل يقال منه ناس ينوس نوسا واناسته غيره اناسه ومعناه حلاني قرطة وشنوفا فهي تنوس اي تتحرك لكثرتها (قولها وملأ من شحم عضدي) وقال العلماء معناه اسمنني وملأ بدني شحما ولم ترد اختصاص العضدين لكن اذا سمنتا سمن غيرهما (قولها وبجحني فبجحت الى نفسي) هو بتشديد جيم بجحني فبجحت بكسر الجيم وفتحها لغتان مشهورتان افصحهما الكسر قال الجوهري الفتح ضعيفة ومعناه فرحني ففرحت وقال ابن الانباري وعظمني فعظمت عند نفسي يقال فلان يتبجح بكذا اي يتعظم ويفتخر (قولها وجدني في اهل غنيمة بشق فجعلني في اهل صهيل واطيط ودائس ومنق) (اما قولها في غنيمة فبضم الغين تصغير الغنم ارادت ان اهلها كانوا اصحاب غنم لا اصحاب خيل وابل لان الصهيل اصوات الخيل والاطيط اصوات الابل وحنينها والعرب لا تعتد باصحاب الغنم وانما يعتدون باهل الخيل والابل (واما قولها بشق) فهو بكسر الشين وفتحها والمعروف في روايات الحديث والمشهور لاهل الحديث كسرها والمعروف

عند اهل اللغة فتحها قال ابو عبيد هو بالفتح قال والمحدثون يكسرونه قال وهو موضع وقال الهروي الصواب الفتح قال ابن الانباري هو بالكسر والفتح وهو موضع وقال ابن ابي اويس وابن حبيب يعني بشق جبل لقلتهم وقلة غنمهم وشق الجبل ناحيته وقال القتبي ويعطونه بشق بالكسر اي بشظف من العيش وجهد قال القاضي عياض هذا عندي ارجح واختاره ايضا غيره فحصل فيه ثلثة اقوال (قولها ودائس) هو الذي يدوس الزرع في بيدره قال الهروي وغيره يقال داس الطعام وداسته وقيل الدائس الاندر (قولها ومنق) هو بضم الميم وفتح النون وتشديد القاف ومنهم من يكسر النون والصحيح المشهور فتحها قال ابو عبيد هو بفتحها قال والمحدثون يكسرونها ولا ادري ما معناه قال القاضي روايتنا فيه بالفتح ثم ذكر قول ابي عبيد قال وقاله ابن ابي اويس بالكسر وهو من النقيق وهو اصوات المواشي تصفه بكثرة امواله ويكون منق من انق اذا صار ذا نقيق او دخل في النقيق والصحيح عند الجمهور فتحها والمراد به الذي ينقي الطعام اي يخرجه من تبنه وقشره وهذا اجود من قول الهروي هو الذي ينقيه بالغربال والمقصود انه صاحب زرع يدوسه وينقيه (قولها فعنده اقول فلا اقبح وارقد فاتصبح واشرب فاتقنح) معناه لا يقبح قولي فيرد بل يقبل مني ومعنى اتصبح انام الصبحة وهي بعد الصباح اي انها مكفية بمن يخدمها فتنام (قولها فاتقنح) هو بالنون بعد القاف هكذا هو في جميع النسخ بالنون قال القاضي لم نروه في صحيح البخاري ومسلم الا بالنون وقال البخاري قال بعضهم فاتقمح بالميم قال وهو اصح وقال ابو عبيد هو بالميم قال وبعض الناس يرويه بالنون ولا ادري ما هذا وقال آخرون النون والميم صحيحتان فالميم معناه اروي حتى ادع الشراب من شدة الري ومنه قمح البعير يقمح اذا رفع راسه من الماء بعد الري قال ابو عبيد ولا اراها قالت هذه الا لعزة الماء عندهم ومن قاله بالنون فمعناه اقطع الشرب واتمهل فيه وقيل هو الشرب بعد الري قال اهل اللغة قنحت الابل اذا تكارهت وتقنحته ايضا (قولها عكومها رواح) قال ابو عبيد وغيره العكوم الاعدال والادعية التي فيها الطعام والامتعة واحدها عكم بكسر العين ورواح اي عظام كبيرة ومنه قيل للمرأة رواح اذا كانت عظيمة الاكفال فان قيل رواح مفردة فكيف وصف بها العكوم والجمع لا يجوز وصفه بالمفرد قال القاضي جوابه انه اراد كل عكم منها رواح او يكون رواح هنا مصدرا كالذهاب او يكون على طريق التشبيه كقوله السماء منفطر به اي ذات انفطار (قولها وبيتها فساح) بفتح الفاء وتخفيف السين المهملة اي واسع والفسيح مثله هكذا فسره الجمهور قال القاضي ويحتمل انها ارادت كثرة الخير والنعمة (قولها مضجعه كمسل شطبة) المسل بفتح الميم والسين المهملة وتشديد اللام وشطبة بشين معجمة ثم طاء مهملة ساكنة ثم موحدة ثم هاء وهي ما شطب من جريد النخل اي شق وهي السعفة لان الجريدة تشقق منها قضبان رقاق ومرادها انه مهفهف خفيف اللحم كالشطبة وهو مما يمدح به الرجل والمسل هنا مصدر بمعنى المسلول اي ما سل من قشره وقال ابن الاعرابي وغيره ارادت بقولها كمسل شطبة انه كالسيف سل من غمده (قولها وتشبعه ذراع الجفرة) الذراع مؤنثة وقد تذكر والجفرة بفتح الجيم وهي الانثى من اولاد المعز وقيل من الضان وهي ما بلغت اربعة اشهر وفصلت عن امها والذكر جفر لانه جفر جنباه اي عظما قال القاضي قال ابو عبيد وغيره الجفرة من اولاد المعز وقال ابن الانباري وابن دريد من اولاد الضان والمراد انه قليل الاكل والعرب تمدح به (قولها طوع ابيها وطوع امها) اي مطيعة لهما منقادة لامرهما (قولها وملاء كسائها) اي ممتلئة الجسم سمينة وقالت في الرواية الاخرى صفر ردائها بكسر الصاد والصفر الخالي قال الهروي اي ضامرة البطن والرداء ينتهي الى البطن وقال غيره معناه انها خفيفة اعلى البدن وهو موضع الرداء ممتلئة اسفله وهو موضع الكساء ويؤيد هذا انه جاء في رواية وملاء ازارها قال القاضي والاولى ان المراد امتلاء منكبيها وقيام نهديها بحيث يرفعان الرداء عن اعلى جسدها فلا يمسه فيصير خاليا بخلاف اسفلها (قولها وغيظ جارتها) قالوا المراد بجارتها ضرتها يغيظها ما ترى من حسنها وجمالها وعفتها وادبها وفي الرواية الاخرى وعقر جارتها هكذا هو في النسخ عقر بفتح العين وسكون القاف قال القاضي كذا ضبطناه عن جميع شيوخنا قال وضبطه الجياني عبر بضم العين واسكان الباء الموحدة وكذا ذكره ابن الاعرابي وكان الجياني اصلحه من كتاب الانباري وفسره الانباري بوجهين احدهما انه من الاعتبار اي ترى من حسنها وعفتها وعقلها ما تعتبر به والثاني من العبرة وهي البكاء اي ترى من ذلك ما يبكيها لغيظها وحسدها ومن رواه بالقاف فمعناه تغيظها فتصير كمعقور وقيل تدهشها من قولهم عقر اذا دهش (قولها لا تبث حديثنا تبثيثا) هو بالباء الموحدة بين المثناة والمثلثة اي لا تشيعه وتظهره بل تكتم سرنا وحديثنا كله وروي في غير مسلم تنث وهو بالنون وهو قريب من الاول اي لا تظهره (قولها ولا تنقث ميرتنا تنقيثا) الميرة الطعام المجلوب ومعناه لا تفسده ولا تفرقه ولا تذهب به ومعناه وصفها بالامانة (قولها ولا تملأ بيتنا تعشيشا) هو بالعين المهملة اي لا تترك الكناسة والقمامة فيه مفرقة كعش الطائر بل هي مصلحة للبيت معتنية بتنظيفه وقيل معناه لا تخوننا في طعامنا فتخبئه في زوايا البيت كاعشاش الطير وروي في غير مسلم تغشيشا بالغين المعجمة من الغش قيل في الطعام وقيل من النميمة اي لا تتحدث بنميمة (قولها والاوطاب تمخض) هو جمع وطب بفتح الواو واسكان الطاء وهو جمع قليل النظير وفي رواية في غير مسلم والوطاب وهو الجمع الاصلي وهي اسقية اللبن التي يمخض فيها وقال ابو عبيد هو جمع وطبة (قولها يلعبان من تحت خصرها برمانتين) قال ابو عبيد معناه انها ذات كفل عظيم فاذا استلقت على قفاها نتأ الكفل بها من الارض حتى تصير تحتها فجوة يجري فيها الرمان قال القاضي قال بعضهم المراد بالرمانتين هنا ثدياها ومعناه ان لها نهدين حسنين صغيرين كالرمانتين قال القاضي هذا ارجح لا سيما وقد روي من تحت صدرها ومن تحت درعها ولان العادة لم تجر برمي الصبيان الرمان تحت ظهور امهاتهم ولا جرت العادة ايضا باستلقاء النساء كذلك حتى يشاهده منهن الرجال (قولها فنكحت بعده رجلا سريا ركب شريا) اما الاول فبالسين المهملة على المشهور وحكى القاضي عن ابن السكيت انه حكى فيه المهملة والمعجمة واما الثاني فبالشين المعجمة بلا خلاف فالاول معناه سيدا شريفا وقيل سخيا والثاني هو الفرس الذي يستشري في سيره اي يلح ويمضي بلا فتور ولا انكسار وقال ابن السكيت هو الفرس الفائق الخيار (قولها واخذ خطيا) هو بفتح الخاء وكسرها والفتح اشهر ولم يذكر الاكثرون غيره وممن حكى الكسر ابو الفتح الهمداني في كتاب الاشتقاق قالوا والخطي الرمح منسوب الى الخط قرية من سيف البحر اي ساحله عند عمان والبحرين قال ابو الفتح قيل لها الخط لانها على ساحل البحر والساحل يقال له الخط لانه فاصل بين الماء والتراب وسميت الرماح خطية لانها تحمل الى هذا الموضع وتثقف فيه قال القاضي ولا يصح قول من قال ان الخط منبت الرماح (قولها واراح علي نعما ثريا) اي اتى بها الى مراحها بضم الميم وهو موضع مبيتها والنعم الابل والبقر والغنم ويحتمل ان المراد هنا بعضها وهي الابل وادعى القاضي عياض ان اكثر اهل اللغة على ان النعم مختصة بالابل والثري بالمثلثة وتشديد الياء الكثير من المال وغيره منه الثروة في المال وهي كثرته (قولها واعطاني من كل رائحة زوجا) فقولها من كل رائحة اي مما يروح من الابل والبقر والغنم والعبيد (وقولها زوجا) اي اثنين ويحتمل انها ارادت صنفا والزوج يقع على الصنف ومنه قوله تعالى وكنتم ازواجا ثلثة (قولها في الرواية الثانية واعطاني من كل ذابحة زوجا) هكذا هو في جميع النسخ ذابحة بالذال المعجمة والباء الموحدة اي من كل ما يجوز ذبحه من الابل والبقر والغنم وغيرها وهي فاعلة بمعنى مفعولة (قوله ميري اهلك) بكسر الميم من الميرة اي اعطيهم وافضلي عليهم وصليهم (قولها في الرواية الثانية ولا تنقث ميرتنا تنقيثا) فقولها تنقث بفتح التاء واسكان النون وضم القاف وجاء قولها تنقيثا مصدرا على غير المصدر وهو جائز كقوله تعالى فتقبلها ربها بقبول حسن وانبتها نباتا حسنا والمراد ان هذه الرواية وقعت بالتخفيف كما ضبطناه وفي الرواية السابقة تنقث بضم التاء وفتح النون وكسر القاف المشددة وكلاهما صحيح (قوله صلى الله عليه وسلم لعائشة كنت لك كابي زرع لام زرع) قال العلماء هو تطييب لنفسها وايضاح لحسن عشرته اياها ومعناه انا لك كابي زرع وكان زائدة او للدوام كقوله تعالى وكان الله غفورا رحيما اي كان فيما مضى وهو باق كذلك والله اعلم قال العلماء في حديث ام زرع هذا فوائد منها استحباب حسن المعاشرة للاهل وجواز الاخبار عن الامم الخالية وان المشبه بالشيء لا يلزم كونه مثله في كل شيء ومنها ان كنايات الطلاق لا يقع بها طلاق الا بالنية لان النبي صلى الله عليه وسلم قال لعائشة كنت لك كابي زرع لام زرع ومن جملة افعال ابي زرع انه طلق امرأته ام زرع كما سبق ولم يقع على النبي صلى الله عليه وسلم طلاق بتشبيهه لكونه لم ينو الطلاق قال المازري قال بعضهم وفيه ان هؤلاء النسوة ذكر بعضهن ازواجهن بما يكره ولم يكن ذلك غيبة لكونهم لا يعرفون باعيانهم او اسمائهم وانما الغيبة المحرمة ان يذكر انسانا بعينه او جماعة باعيانهم

باب من فضائل فاطمة رضی الله عنها

حدثنا احمد بن عبد الله بن یونس وقتیبة بن سعید کلاهما عن اللیث بن سعد قال ابن یونس نا لیث نا عبد الله بن عبید الله بن ابی ملیکة القرشی التیمی ان المسور بن مخرمة حدثه انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر وهو یقول ان بنی هشام بن المغیرة استاذنونی ان ینکحوا ابنتهم علی بن ابی طالب فلا آذن لهم ثم لا آذن لهم ثم لا آذن لهم الا ان یحب ابن ابی طالب ان یطلق ابنتی وینکح ابنتهم فانما ابنتی بضعة منی یریبنی ما رابها ویؤذینی ما آذاها وحدثنی ابو معمر اسماعیل ابن ابراهیم الهذلی نا سفیان عن عمرو عن ابن ابی ملیکة عن المسور بن مخرمة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما فاطمة بضعة منی یؤذینی ما آذاها حدثنا احمد بن حنبل نا یعقوب بن ابراهیم نا ابی عن الولید بن کثیر حدثنی محمد بن عمرو بن حلحلة الدؤلی ان ابن شهاب حدثه ان علی بن الحسین حدثه انهم حین قدموا المدینة من عند یزید بن معویة مقتل الحسین بن علی لقیه المسور بن مخرمة فقال له هل لک الی حاجة تامرنی بها قال فقلت له لا قال له هل انت معطی سیف رسول الله صلی الله علیه وسلم فانی اخاف ان یغلبک القوم علیه وایم الله لئن اعطیتنیه لا یخلص الیه ابدا حتی تبلغ نفسی ان علی بن ابی طالب خطب بنت ابی جهل علی فاطمة فسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یخطب الناس فی ذلک علی منبره هذا وانا یومئذ محتلم فقال ان فاطمة منی وانی اتخوف ان تفتن فی دینها قال ثم ذکر صهرا له من بنی عبد شمس فاثنی علیه فی مصاهرته ایاه فاحسن قال حدثنی فصدقنی ووعدنی فاوفی لی وانی لست احرم حلالا ولا احل حراما ولکن والله لا تجتمع بنت رسول الله وبنت عدو الله مکانا واحدا ابدا حدثنی عبد الله ابن عبد الرحمن الدارمی انا ابو الیمان انا شعیب عن الزهری قال اخبرنی علی بن حسین ان المسور بن مخرمة اخبره ان علی بن ابی طالب خطب بنت ابی جهل وعنده فاطمة بنت النبی صلی الله علیه وسلم فلما سمعت بذلک فاطمة اتت النبی صلی الله علیه وسلم فقالت له ان قومک یتحدثون انک لا تغضب لبناتک وهذا علی ناکحا ابنة ابی جهل قال المسور فقام النبی صلی الله علیه وسلم فسمعته حین تشهد ثم قال اما بعد فانی انکحت ابا العاص ابن الربیع فحدثنی فصدقنی وان فاطمة بنت محمد مضغة منی وانما اکره ان یفتنوها وانها والله لا تجتمع بنت رسول الله وبنت عدو الله عند رجل واحد ابدا قال فترک علی الخطبة وحدثنیه ابو معن الرقاشی نا وهب یعنی ابن جریر عن ابیه قال سمعت النعمان یعنی ابن راشد یحدث عن الزهری بهذا الاسناد نحوه حدثنا منصور بن ابی مزاحم نا ابراهیم یعنی ابن سعد عن ابیه عن عروة عن عائشة ح وحدثنی زهیر بن حرب واللفظ له قال نا یعقوب بن ابراهیم نا ابی عن ابیه ان عروة بن الزبیر حدثه ان عائشة حدثته ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دعا فاطمة ابنته فسارها فبکت ثم سارها فضحکت فقالت عائشة فقلت لفاطمة ما هذا الذی سارک به رسول الله صلی الله علیه وسلم فبکیت ثم سارک فضحکت قالت سارنی فاخبرنی بموته فبکیت ثم سارنی فاخبرنی انی اول من یتبعه من اهله فضحکت حدثنا ابو کامل الجحدری فضیل بن حسین نا ابو عوانة عن فراس عن عامر عن مسروق عن عائشة قالت کن ازواج النبی صلی الله علیه وسلم عنده لم یغادر منهن واحدة فاقبلت فاطمة تمشی ما تخطئ مشیتها من مشیة رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا فلما راها رحب بها فقال مرحبا بابنتی ثم اجلسها عن یمینه او عن شماله ثم سارها فبکت بکاء شدیدا فلما رای جزعها سارها الثانیة فضحکت فقلت لها خصک رسول الله صلی الله علیه وسلم من بین نسائه بالسرار ثم انت تبکین فلما قام رسول الله صلی الله علیه وسلم سالتها ما قال لک رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت ما کنت افشی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم سره قالت فلما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت عزمت علیک بما لی علیک من الحق لما حدثتنی ما قال لک رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت اما الآن فنعم اما حین سارنی فی المرة الاولی فاخبرنی ان جبرئیل کان یعارضه القرآن فی کل سنة مرة او مرتین وانه عارضه الآن مرتین وانی لا اری الاجل الا قد اقترب فاتقی الله واصبری فانه نعم السلف انا لک قالت فبکیت بکائی الذی رایت فلما رای جزعی سارنی الثانیة فقال یا فاطمة اما ترضی ان تکونی سیدة نساء المؤمنین او سیدة نساء هذه الامة قالت فضحکت ضحکی الذی رایت

ترضین

قال المازری وانما یحتاج الی هذا الاعتذار لو کان النبی صلی الله علیه وسلم سمع امرأة تغتاب زوجها وهو مجهول فاقرها علی ذلک واما هذه القضیة فانما حکتها عائشة عن نسوة مجهولات غائبات لکن لو وصفت الیوم امرأة زوجها بما یکرهه وهو معروف عند السامعین کان غیبة محرمة فان کان مجهولا لا یعرف بعد البحث فهذا لا حرج فیه عند بعضهم کما قدمناه ویجعله کمن قال فی العالم من یشرب او یسرق قال المازری وفیما قاله هذا القائل احتمال قال القاضی عیاض صدق القائل المذکور فانه اذا کان مجهولا عند السامع ومن یبلغه الحدیث عنه لم تکن غیبة لانه لا یتاذی الا بتعیینه قال وقد قال ابراهیم لا یکون غیبة ما لم یسم صاحبها باسمه او ینبه علیه بما یفهم به عینه وهؤلاء النسوة مجهولات الاعیان والازواج لم یثبت لهن اسلام فیحکم فیهن بالغیبة لو تعین فکیف مع الجهالة والله اعلم **باب** من فضائل فاطمة رضی الله عنها (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان بنی هشام بن المغیرة استاذنونی ان ینکحوا ابنتهم علی بن ابی طالب فلا آذن لهم ثم لا آذن لهم ثم لا آذن لهم الا ان یحب ابن ابی طالب ان یطلق ابنتی وینکح ابنتهم فانما ابنتی بضعة منی یریبنی ما رابها ویؤذینی ما آذاها وفی الروایة الاخری انی لست احرم حلالا ولا احل حراما ولکن والله لا تجتمع بنت رسول الله وبنت عدو الله مکانا واحدا ابدا وفی الروایة الاخری ان فاطمة مضغة منی وانا اکره ان یفتنوها) اما البضعة فبفتح الباء لا یجوز غیره وهی قطعة اللحم وکذلک المضغة بضم المیم واما یریبنی فبفتح الیاء قال ابراهیم الحربی الریب ما رابک من شیء خفت عقباه وقال الفراء راب واراب بمعنی وقال ابو زید رابنی الامر یتقنت منه الریبة وارابنی شککنی واوهمنی وحکی عن ابی زید ایضا وغیره کقول الفراء قال العلماء فی هذا الحدیث تحریم ایذاء النبی صلی الله علیه وسلم بکل حال وعلی کل وجه وان تولد ذلک الایذاء مما کان اصله مباحا وهو حی وهذا بخلاف غیره قالوا وقد اعلم صلی الله علیه وسلم باباحة نکاح بنت ابی جهل لعلی بقوله صلی الله علیه وسلم لست احرم حلالا ولکن نهی عن الجمع بینهما لعلتین منصوصتین احداهما ان ذلک یؤدی الی اذی فاطمة فیتاذی حینئذ النبی صلی الله علیه وسلم فیهلک من آذاه فنهی عن ذلک لکمال شفقته علی علی وعلی فاطمة والثانیة خوف الفتنة علیها بسبب الغیرة وقیل لیس المراد به النهی عن جمعها بل معناه اعلم من فضل الله انهما لا تجمعان کما قال انس بن النضر والله لا تکسر ثنیة الربیع ویحتمل ان المراد تحریم جمعهما ویکون معنی لا احرم حلالا ای لا اقول شیئا یخالف حکم الله فاذا احل شیئا لم احرمه واذا حرمه لم احلله ولم اسکت عن تحریمه لان سکوتی تحلیل له ویکون من جملة محرمات النکاح الجمع بین بنت نبی الله وبنت عدو الله (**قوله** ثم ذکر صهرا له من بنی عبد شمس) هو ابو العاص بن الربیع زوج زینب رض بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم والصهر یطلق علی الزوج واقاربه واقارب المرأة وهو مشتق من صهرت الشیء واصهرته اذا قربته والمصاهرة مقاربة بین الاجانب والمتباعدین (**قولها** فاخبرنی انی اول من یتبعه من اهله فضحکت) هذه معجزة ظاهرة له صلی الله علیه وسلم بل معجزتان فاخبر ببقائها بعده وبانها اول اهله لحاقا به ووقع کذلک وضحکت سرورا بسرعة لحاقها به وفیه ایثارهم الآخرة وسرورهم بالانتقال الیها والخلاص من الدنیا (**قولها** فاخبرنی ان جبرئیل کان یعارضه القرآن فی کل سنة مرة او مرتین) هکذا وقع فی هذه الروایة وذکر المرتین شک من بعض الرواة والصواب حذفها کما فی باقی الروایات (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا اری الاجل الا قد اقترب فاتقی الله واصبری

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عبد الله بن نمیر عن زکریاء ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی قال نا زکریاء عن فراس عن عامر عن مسروق عن عائشة قالت اجتمع نساء النبی صلی الله علیه وسلم فلم یغادر منهن امرأة فجاءت فاطمة تمشی کان مشیتها مشیة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال مرحبا بابنتی فاجلسها عن یمینه او عن شماله ثم انه اسر الیها حدیثا فبکت فاطمة رضوان الله علیها ثم انه سارها فضحکت ایضا فقلت لها ما یبکیک فقالت ما کنت لافشی سر رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت ما رایت کالیوم فرحا اقرب من حزن فقلت لها حین بکت اخصک رسول الله صلی الله علیه وسلم بحدیثه دوننا ثم تبکین وسالتها عما قال فقالت ما کنت لافشی سر رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اذا قبض سالتها فقالت انه کان حدثنی ان جبریل کان یعارضه بالقرآن کل عام مرة وانه عارضه به فی العام مرتین ولا اراني الا قد حضر اجلی وانک اول اهلی لحوقا بی ونعم السلف انا لک فبکیت لذلک ثم انه سارنی فقال الا ترضین ان تکونی سیدة نساء المؤمنین او سیدة نساء هذه الامة فضحکت لذلک **حدثنی** عبد الاعلی بن حماد ومحمد بن عبد الاعلی القیسی کلاهما عن المعتمر قال ابن حماد نا معتمر بن سلیمان قال سمعت ابی قال نا ابو عثمان عن سلمان قال لا تکونن ان استطعت اول من یدخل السوق ولا آخر من یخرج منها فانها معرکة الشیطان وبها ینصب رایته قال وانبئت ان جبریل اتی نبی الله صلی الله علیه وسلم وعنده ام سلمة قال فجعل یتحدث ثم قام فقال نبی الله صلی الله علیه وسلم لام سلمة من هذا او کما قال قالت هذا دحیة الکلبی قال فقالت ام سلمة ایم الله ما حسبته الا ایاه حتی سمعت خطبة نبی الله صلی الله علیه وسلم یخبر خبرنا او کما قال قال فقلت لابی عثمان ممن سمعت هذا قال من اسامة بن زید **حدثنا** محمود بن غیلان ابو احمد نا الفضل بن موسی السینانی انا ابو طلحة بن یحیی بن طلحة عن عائشة بنت طلحة عن عائشة ام المؤمنین قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اسرعکن لحاقا بی اطولکن یدا قالت فکن یتطاولن ایتهن اطول یدا قالت فکانت اطولنا یدا زینب لانها کانت تعمل بیدها وتصدق **حدثنا** ابو کریب محمد بن العلاء نا ابو اسامة عن سلیمان بن المغیرة عن ثابت عن انس قال انطلق رسول الله صلی الله علیه وسلم الی ام ایمن فانطلقت معه فناولته اناء فیه شراب قال فلا ادری اصادفته صائما او لم یرده فجعلت تصخب علیه وتذمر علیه **حدثنی** زهیر بن حرب انا عمرو بن عاصم الکلابی نا سلیمان بن المغیرة عن ثابت عن انس قال قال ابو بکر بعد وفات رسول الله صلی الله علیه وسلم لعمر انطلق بنا الی ام ایمن نزورها کما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یزورها فلما انتهینا الیها بکت فقالا لها ما یبکیک ما عند الله خیر لرسوله صلی الله علیه وسلم فقالت ما ابکی ان لا اکون اعلم ان ما عند الله خیر لرسوله صلی الله علیه وسلم ولکن ابکی ان الوحی قد انقطع من السماء فهیجتهما علی البکاء فجعلا یبکیان معها **حدثنا** حسن الحلوانی نا عمرو بن عاصم نا همام عن اسحاق بن عبد الله عن انس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم لا یدخل علی احد من النساء الا علی ازواجه الا ام سلیم فانه کان یدخل علیها فقیل له فی ذلک فقال انی ارحمها قتل اخوها معی

فانه نعم السلف انا لک اری بضم الهمزة ای اظن والسلف المتقدم ومعناه انا متقدم قدامک فتردین علی وفی هذه الروایة اما ترضی هکذا هو فی النسخ ترضی وهو لغة والمشهور ترضین **باب** من فضائل ام سلمة رض (**قوله** فی السوق انها معرکة الشیطان) قال اهل اللغة المعرکة بفتح الراء موضع القتال لمعارکة الابطال بعضهم بعضا فیها ومصارعتهم فشبه السوق وفعل الشیطان باهلها ونیله منهم بالمعرکة لکثرة ما یقع فیها من انواع الباطل کالغش والخداع والایمان الحانثة والعقود الفاسدة والنجش والبیع علی بیع اخیه والشری علی شراه والسوم علی سومه وبخس المکیال والمیزان (**قوله** وبها ینصب رایته) اشارة الی ثبوته هناک واجتماع اعوانه الیه للتحریش بین الناس وحملهم علی هذه المفاسد المذکورة ونحوها فهی موضعه وموضع اعوانه والسوق تؤنث وتذکر سمیت بذلک لقیام الناس فیها علی سوقهم (**قوله** ان ام سلمة رات جبریل فی صورة دحیة) هو بفتح الدال وکسرها وفیه منقبة لام سلمة رض وفیه جواز رویة البشر الملائکة ووقوع ذلک ویرونهم علی صورة الآدمیین لانهم لا یقدرون علی رویتهم علی صورهم وکان النبی صلی الله علیه وسلم یری جبریل علی صورة دحیة غالبا ورآه مرتین علی صورته الاصلیة (**قولها** یخبر خبرنا) هکذا هو فی نسخ بلادنا وکذا نقله القاضی عن بعض الرواة والنسخ وعن بعضهم یخبر خبر جبریل قال وهو الصواب وقد وقع فی البخاری علی الصواب **باب** من فضائل زینب ام المؤمنین رض (**قولها** قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اسرعکن لحاقا بی اطولکن یدا فکن یتطاولن ایتهن اطول یدا فکانت اطولنا یدا زینب لانها کانت تعمل بیدها وتصدق) معنی الحدیث انهن ظنن ان المراد بطول الید طول الید الحقیقیة وهی الجارحة فکن یذرعن ایدیهن بقصبة فکانت سودة اطولهن جارحة وکانت زینب اطولهن یدا فی الصدقة وفعل الخیر فماتت زینب اولهن فعلموا ان المراد طول الید فی الصدقة والجود قال اهل اللغة یقال فلان طویل الید وطویل الباع اذا کان سمحا جوادا وضده قصیر الید والباع وجعد الانامل وفیه معجزة باهرة لرسول الله صلی الله علیه وسلم ومنقبة ظاهرة لزینب ووقع هذا الحدیث فی کتاب الزکوة من البخاری بلفظ متعقد یوهم ان اسرعهن لحاقا سودة وهذا الوهم باطل بالاجماع **باب** من فضائل ام ایمن رض (**قوله** انطلق رسول الله صلی الله علیه وسلم الی ام ایمن فناولته اناء فیه شراب فلا ادری اصادفته صائما او لم یرده فجعلت تصخب علیه وتذمر علیه) قوله تصخب ای تصیح وترفع صوتها انکارا لامساکه عن شرب الشراب و **قوله** تذمر هو بفتح التاء واسکان الذال المعجمة وضم المیم ویقال تذمر بفتح التاء والذال والمیم ای تتذمر وتتکلم بالغضب یقال ذمر یذمر کقتل یقتل اذا غضب واذا تکلم بالغضب ومعنی الحدیث ان النبی صلی الله علیه وسلم رد الشراب علیها اما لصیام واما لغیره فغضبت وتکلمت بالانکار والغضب وکانت تدل علیه صلی الله علیه وسلم لکونها حضنته وربته صلی الله علیه وسلم وجاء فی الحدیث ان ام ایمن امی بعد امی وفیه ان للضیف الامتناع من الطعام والشراب الذی یحضره المضیف اذا کان له عذر من صوم او غیره مما هو مقرر فی کتب الفقه (**قوله** قال ابو بکر بعد وفاة رسول الله صلی الله علیه وسلم لعمر رض انطلق بنا الی ام ایمن نزورها کما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یزورها) فیه زیارة الصالحین وفضلها وزیارة الصالح لمن هو دونه وزیارة الانسان لمن کان صدیقه یزوره ولاهل ود صدیقه وزیارة جماعة من الرجال للمرأة الصالحة وسماع کلامها واستصحاب العالم والکبیر صاحبا له فی الزیارة والعیادة ونحوهما والبکاء حزنا علی فراق الصالحین والاصحاب وان کانوا قد انتقلوا الی افضل مما کانوا علیه والله اعلم **باب** من فضائل ام سلیم ام انس بن مالک وبلال رض (**قوله** کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یدخل علی احد من النساء الا علی ازواجه الا علی ام سلیم فانه کان یدخل علیها فقیل له فی ذلک فقال انی ارحمها قتل اخوها معی) قد قدمنا فی کتاب الجهاد عند ذکر ام حرام اخت ام سلیم انهما کانتا خالتین لرسول الله صلی الله علیه وسلم محرمین اما من الرضاع واما من النسب فتحل له الخلوة بهما وکان یدخل علیهما خاصة لا یدخل علی غیرهما من النساء الا ازواجه قال العلماء ففیه جواز دخول المحرم علی محرمه وفیه اشارة الی منع دخول الرجل الی الاجنبیة وان کان صالحا وقد تقدمت الاحادیث الصحیحة المشهورة فی تحریم الخلوة بالاجنبیة قال العلماء اراد امتناع الامة من الدخول علی الاجنبیات وفیه بیان ما کان علیه صلی الله علیه وسلم من الرحمة والتواضع وملاطفة الضعفاء وفیه صحة الاستثناء من الاستثناء وقد رتب علیه اصحابنا مسائل فی الطلاق والاقرار ومثله فی القرآن انا ارسلنا الی قوم مجرمین الا آل لوط انا لمنجوهم اجمعین الا امرأته

وحدثنا ابن ابی عمر نا بشر یعنی ابن السری نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال دخلت الجنة فسمعت خشفة فقلت من هذا قالوا هذه الغمیصاء بنت ملحان ام انس بن مالك حدثنی ابو جعفر محمد بن الفرج نا زید بن الحباب قال اخبرنی عبد العزیز بن ابی سلمة انا محمد المنکدر عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اریت الجنة فرایت امرأة ابی طلحة ثم سمعت خشخشة امامی فاذا بلال حدثنی محمد بن حاتم بن میمون نا بهز نا سلیمان بن المغیرة عن ثابت عن انس قال مات ابن لابی طلحة من ام سلیم فقالت لاهلها لا تحدثوا ابا طلحة بابنه حتی اکون انا احدثه قال فجاء فقربت الیه عشاء فاکل وشرب قال ثم تصنعت له احسن ما کان تصنع قبل ذلك فوقع بها فلما رات انه قد شبع واصاب منها قالت یا ابا طلحة ارایت لو ان قوما اعاروا عاریتهم اهل بیت فطلبوا عاریتهم الهم ان یمنعوهم قال لا قالت فاحتسب ابنك قال فغضب فقال ترکتینی حتی تلطخت ثم اخبرتنی بابنی فانطلق حتی اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبره بما کان فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم بارك الله لکما فی غابر لیلتکما قال فحملت قال فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر وهی معه وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتی المدینة من سفر لا یطرقها طروقا فدنوا من المدینة فضربها المخاض فاحتبس علیها ابو طلحة وانطلق رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یقول ابو طلحة انك لتعلم یا رب انه یعجبنی ان اخرج مع رسولك اذا خرج وادخل معه اذا دخل وقد احتبست بما تری قال تقول ام سلیم یا ابا طلحة ما اجد الذی کنت اجد انطلق فانطلقنا قال وضربها المخاض حین قدما فولدت غلاما فقالت لی امی یا انس لا یرضعه احد حتی تغدو به علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما اصبح احتملته فانطلقت به الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فصادفته ومعه میسم فلما رآنی قال لعل ام سلیم ولدت قلت نعم قال فوضع المیسم قال وجئت به فوضعته فی حجره ودعا رسول الله صلی الله علیه وسلم بعجوة من عجوة المدینة فلاکها فی فیه حتی ذابت ثم قذفها فی فی الصبی فجعل الصبی یتلمظها قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انظروا الی حب الانصار التمر قال فمسح وجهه وسماه عبد الله حدثناه احمد بن الحسن ابن خراش نا عمرو بن عاصم نا سلیمان بن المغیرة نا ثابت حدثنی انس بن مالك قال مات ابن لابی طلحة واقتص الحدیث بمثله حدثنا عبید بن یعیش ومحمد بن العلاء الهمدانی قالا نا ابو اسامة عن ابی حیان ح وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر واللفظ له نا ابی نا ابو حیان التیمی یحیی بن سعید عن ابی زرعة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لبلال صلوة الغداة یا بلال حدثنی بارجی عمل عملته عندك فی الاسلام منفعة فانی سمعت اللیلة خشف نعلیك بین یدی فی الجنة قال قال بلال ما عملت عملا فی الاسلام ارجی عندی منفعة من انی لا اتطهر طهورا تاما فی ساعة من لیل ولا نهار الا صلیت بذلك الطهور ما کتب الله لی ان اصلی حدثنا منجاب بن الحارث التمیمی وسهل بن عثمان وعبد الله بن عامر بن زرارة الحضرمی وسوید بن سعید والولید بن شجاع قال سهل ومنجاب انا وقال الآخرون نا علی بن مسهر عن الاعمش عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله قال لما نزلت هذه الآیة لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا وآمنوا الی آخر الآیة قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم قیل لی انت منهم حدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی ومحمد بن رافع واللفظ لابن رافع قال اسحاق انا وقال ابن رافع نا یحیی بن آدم نا ابن ابی زائدة عن ابیه عن ابی اسحاق عن الاسود بن یزید عن ابی موسی قال قدمت انا واخی من الیمن فکنا حینا وما نری ابن مسعود وامه الا من اهل بیت رسول الله صلی الله علیه وسلم من کثرة دخولهم ولزومهم له حدثنیه محمد بن حاتم نا اسحاق ابن منصور نا ابراهیم بن یوسف عن ابیه عن ابی اسحاق انه سمع الاسود یقول سمعت ابا موسی یقول لقد قدمت انا واخی من الیمن فذکر بمثله حدثنا زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی وابن بشار قالوا نا عبد الرحمن عن سفیان عن ابی اسحاق عن الاسود عن ابی موسی قال اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا اری ان عبد الله من اهل البیت او ما ذکر من نحو هذا

باب من فضائل عبد الله بن مسعود وامه رضی الله عنهما

(قوله صلی الله علیه وسلم دخلت الجنة فسمعت خشفة قلت من هذا قالوا هذه الغمیصاء بنت ملحان ام انس بن مالك) اما الخشفة فبخاء مفتوحة ثم شین ساکنة معجمتین وهی حرکة المشی وصوته ویقال ایضا بفتح الشین والغمیصاء بضم الغین المعجمة وبالصاد المهملة ممدودة ویقال لها الرمیصاء ایضا ویقال بالسین قال ابن عبد البر ام سلیم هی الرمیصاء والغمیصاء والمشهور فیه الغین واختها ام حرام الرمیصاء ومعناهما متقارب والرمص والغمص قذی یابس وغیر یابس یکون فی اطراف العین وهذا منقبة ظاهرة لام سلیم (قوله صلی الله علیه وسلم سمعت خشخشة امامی فاذا بلال) هی صوت الشیء الیابس اذا حك بعضه بعضا (قوله فی حدیث ام سلیم مع زوجها ابی طلحة حین مات ابنها) هذا الحدیث سبق شرحه فی کتاب الادب وضربها المثل بالعاریة دلیل لکمال علمها وفضلها وعظم ایمانها وطمانینتها قالوا وهذا الغلام الذی توفی هو ابو عمیر صاحب النغیر وغابر لیلتکما ای ماضیها (وقوله لا یطرقها طروقا) ای لا یدخلها فی اللیل (قوله فضربها المخاض) هو الطلق ووجع الولادة وفیه استجابة دعاء النبی صلی الله علیه وسلم فحملت بعبد الله بن ابی طلحة فی تلك اللیلة وجاء من ولده عشرة رجال علماء اخیار وفیه کرامة ظاهرة لابی طلحة وفضائل ظاهرة لام سلیم وفیه تحنیك المولود وانه یحمل الی صالح لیحنکه وانه یجوز تسمیته فی یوم ولادته واستحباب التسمیة بعبد الله وکراهة الطروق للقادم لیلا من سفر اذا لم یعلم اهله بقدومه قبل ذلك وفیه جواز وسم الحیوان لیتمیز ولیعرف فیردها من وجدها وفیه تواضع النبی صلی الله علیه وسلم ووسمه بیده (قوله لا اتطهر طهورا تاما فی ساعة من لیل ولا نهار الا صلیت بذلك الطهور ما کتب الله لی ان اصلی) معناه ما قدر الله لی وفیه فضیلة الصلوة عقب الوضوء وانها سنة وانها تباح فی اوقات النهی عند طلوع الشمس واستوائها وغروبها وبعد صلوة الصبح والعصر لانها ذات سبب وهذا مذهبنا

باب من فضائل عبد الله بن مسعود وامه رضی الله عنهما

(قوله لما نزلت لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قیل لی انت منهم) معناه ان ابن مسعود منهم (قوله فکنا حینا وما نری ابن مسعود وامه الا من اهل بیت رسول الله صلی الله علیه وسلم من کثرة دخولهم ولزومهم له (اما قوله کنا) فمعناه مکثنا (وقوله حینا) ای زمانا قال الشافعی واصحابه ومحققوا اهل اللغة وغیرهم الحین یقع علی القطعة من الدهر طالت ام قصرت (وقوله ما نری) بضم النون ای ما نظن (وقوله کثرة) بفتح الکاف علی الفصیح المشهور وبه جاء القرآن وحکی الجوهری وغیره کسرها (وقوله دخولهم ولزومهم) جمعهما وهما اثنان هو وامه لان الاثنین یجوز جمعهما بالاتفاق لکن الجمهور یقولون اقل الجمع ثلثة فجمع الاثنین مجاز وقالت طائفة اقله اثنان فجمعهما حقیقة

حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابی اسحاق قال سمعت ابا الاحوص قال شهدت ابا موسی وابا مسعود حین مات ابن مسعود فقال احدهما لصاحبه اتراه ترک بعده مثله فقال ان قلت ذاک ان کان لیؤذن له اذا احجبنا ویشهد اذا غبنا **حدثنا** ابو کریب محمد ابن العلاء نا یحیی بن آدم نا قطبة عن الاعمش عن مالک بن الحارث عن ابی الاحوص قال کنا فی دار ابی موسی مع نفر من اصحاب عبد الله وهم ینظرون فی مصحف فقام عبد الله فقال ابو مسعود ما اعلم رسول الله صلی الله علیه وسلم ترک بعده اعلم بما انزل الله من هذا القائم فقال ابو موسی اما ان قلت ذاک لقد کان یشهد اذا غبنا ویوذن له اذا احجبنا **وحدثنی** القاسم بن زکریا نا عبید الله عن شیبان عن الاعمش عن مالک بن الحارث عن ابی الاحوص قال اتیت ابا موسی فوجدت عبد الله وابا موسی ح **وحدثنا** ابو کریب نا محمد بن ابی عبیدة نا ابی عن الاعمش عن زید بن وهب قال کنت جالسا مع حذیفة وابی موسی وساق الحدیث وحدیث قطبة اتم واکثر **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم الحنظلی نا عبدة بن سلیمان نا الاعمش عن شقیق عن عبد الله انه قال ومن یغلل یات بما غل یوم القیمة ثم قال علی قراءة من تامرونی ان اقرأ فلقد قرأت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم بضعا وسبعین سورة ولقد علم اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم انی اعلمهم بکتاب الله ولو اعلم ان احدا اعلم منی لرحلت الیه قال شقیق فجلست فی حلق اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم فما سمعت احدا یرد ذلک علیه ولا یعیبه **حدثنا** ابو کریب نا یحیی بن آدم نا قطبة عن الاعمش عن مسلم عن مسروق عن عبد الله قال والذی لا الٰه غیره ما من کتاب الله سورة الا انا اعلم حیث نزلت وما من آیة الا انا اعلم فیما انزلت ولو اعلم احدا هو اعلم بکتاب الله منی تبلغه الابل لرکبت الیه **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة ومحمد بن عبد الله بن نمیر قالا نا وکیع نا الاعمش عن شقیق عن مسروق قال کنا نأتی عبد الله بن عمرو فنتحدث الیه وقال ابن نمیر عند ه فذکرنا یوما عبد الله بن مسعود فقال لقد ذکرتم رجلا لا ازال احبه بعد شیء سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول خذوا القرآن من اربعة من ابن ام عبد فبدأ به ومعاذ بن جبل وابی بن کعب وسالم مولی ابی حذیفة **حدثنا** قتیبة بن سعید وزهیر بن حرب وعثمان بن ابی شیبة قالوا نا جریر عن الاعمش عن ابی وائل عن مسروق قال کنا عند عبد الله بن عمرو فذکرنا احدا فذکروه عن ابن مسعود فقال ان ذلک الرجل لا ازال احبه بعد شیء سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم یقوله سمعته یقول اقرأوا القرآن من اربعة من ابن ام عبد فبدأ به ومن ابی بن کعب ومن سالم مولی ابی حذیفة ومن معاذ ابن جبل وحرف لزهیر بن حرب قوله یقوله **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابو معاویة عن الاعمش باسناد جریر ووکیع فی روایة ابی بکر عن ابی معاویة قدم معاذا قبل ابی وفی روایة ابی کریب ابی قبل معاذ **حدثنا** ابن المثنی وابن بشار قالا نا ابن ابی عدی ح **وحدثنی** بشر بن خالد نا محمد یعنی ابن جعفر کلاهما عن شعبة عن الاعمش باسنادهم واختلفا عن شعبة فی تنسیق الاربعة **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابراهیم عن مسروق قال ذکروا ابن مسعود عند عبد الله بن عمرو فقال ذلک رجل لا ازال احبه بعد ما سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول استقرئوا القرآن من اربعة من ابن مسعود وسالم مولی ابی حذیفة وابی بن کعب ومعاذ بن جبل **حدثنا** عبید الله ابن معاذ نا ابی نا شعبة بهذا الاسناد وزاد قال شعبة بدأ بهذین لا ادری بایهما بدأ

(**قوله** عن ابن مسعود انه قال ومن یغلل یات بما غل یوم القیامة ثم قال علی قراءة من تامرونی ان اقرأ الی آخره) فیه محذوف وهو مختصر مما جاء فی غیر هذه الروایة معناه ان ابن مسعود کان مصحفه یخالف مصحف الجمهور وکانت مصاحف اصحابه کمصحفه فانکر علیه الناس وامروه بترک مصحفه وبموافقة مصحف الجمهور وطلبوا مصحفه ان یحرقوه کما فعلوا بغیره فامتنع وقال لاصحابه غلوا مصاحفکم ای اکتموها ومن یغلل یات بما غل یوم القیامة یعنی فاذا غللتموها جئتم بها یوم القیامة وکفی لکم بذلک شرفا ثم قال علی سبیل الانکار ومن هو الذی تامرونی ان آخذ بقراءته واترک مصحفی الذی اخذته من فی رسول الله صلی الله علیه وسلم

(**قوله** ولقد علم اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم انی اعلمهم بکتاب الله ولو اعلم ان احدا اعلم منی لرحلت الیه قال شقیق فجلست فی حلق اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم فما سمعت احدا یرد ذلک علیه ولا یعیبه) الحلق بفتح الحاء واللام ویقال بکسر الحاء وفتح اللام قال القاضی وقالها الحربی بفتح الحاء واسکان اللام وهو جمع حلقة باسکان اللام علی المشهور وحکی الجوهری وغیره فتحها ایضا واتفقوا علی ان فتحها ضعیف فعلی قول الحربی هو کتمر وتمرة وفی هذا الحدیث جواز ذکر الانسان نفسه بالفضیلة والعلم ونحوه للحاجة واما النهی عن تزکیة النفس فانما هو لمن زکاها ومدحها لغیر حاجة بل للفخر والاعجاب وقد کثر تزکیة النفس من الاماثل عند الحاجة کدفع شر عنه بذلک او تحصیل مصلحة للناس او ترغیب فی اخذ العلم عنه او نحو ذلک فمن المصلحة قول یوسف صلی الله علیه وسلم اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم ومن دفع الشر قول عثمان رضی الله عنه فی وقت حصاره انه جهز جیش العسرة وحفر بیر رومة ومن الترغیب قول ابن مسعود هذا وقول سهل بن سعد ما بقی احد اعلم بذلک منی وقول غیره علی الخبیر سقطت واشباهه وفیه استحباب الرحلة فی طلب العلم والذهاب الی الفضلاء حیث کانوا وفیه ان الصحابة لم ینکروا قول ابن مسعود انه اعلمهم والمراد اعلمهم بکتاب الله کما صرح به فلا یلزم منه ان یکون اعلم من ابی بکر وعمر وعثمان وعلی وغیرهم بالسنة ولا یلزم من ذلک ایضا ان یکون افضل منهم عند الله تعالی فقد یکون واحد اعلم من آخر بباب من العلم او بنوع والآخر اعلم من حیث الجملة وقد یکون واحد اعلم من آخر وذاک افضل عند الله بزیادة تقواه وخشیته وورعه وزهده وطهارة قلبه وغیر ذلک ولا شک ان الخلفاء الراشدین الاربعة کل منهم افضل من ابن مسعود (**قوله** صلی الله علیه وسلم خذوا القرآن من اربعة) وذکر منهم ابن مسعود قال العلماء سببه ان هؤلاء اکثر ضبطا للالفاظ واتقن لادائه وان کان غیرهم افقه فی معانیه منهم او لان هؤلاء الاربعة تفرغوا لاخذه منه صلی الله علیه وسلم مشافهة وغیرهم اقتصروا علی اخذ بعضهم من بعض او لان هؤلاء تفرغوا لان یوخذ عنهم او انه صلی الله علیه وسلم اراد الاعلام بما یکون بعد وفاته صلی الله علیه وسلم من تقدم هؤلاء الاربعة وتمکنهم وانهم اقعد من غیرهم فی ذلک فلیوخذ عنهم

باب من فضائل ابی بن کعب وجماعة من الانصار رضی الله عنهم

باب من فضائل سعد بن معاذ رضی الله عنه

حدثنا محمد بن المثنی نا ابو داؤد نا شعبة عن قتادة قال سمعت انسا یقول جمع القرآن علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم اربعة کلهم من الانصار معاذ بن جبل وابی بن کعب وزید بن ثابت وابو زید قال قتادة فقلت لانس من ابو زید قال احد عمومتی **حدثنی** ابو داؤد سلیمان بن معبد نا عمر بن عاصم قال قال همام نا قتادة قال قلت لانس بن مالك من جمع القرآن علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اربعة کلهم من الانصار ابی بن کعب ومعاذ بن جبل وزید بن ثابت ورجل من الانصار یکنی ابا زید **حدثنا** هداب بن خالد نا همام نا قتادة عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لأبی ان الله أمرنی ان اقرأ علیك قال الله سمانی لك قال الله سماك لی قال فجعل أبی یبکی **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة یحدث عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لأبی بن کعب ان الله أمرنی ان اقرء علیك لم یکن الذین کفروا قال وسمانی قال نعم فبکی **وحدثنیه** یحیی بن حبیب نا خالد یعنی ابن الحارث نا شعبة عن قتادة قال سمعت انسا یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لأبی بمثله **حدثنا** عبد بن حمید انا عبد الرزاق انا ابن جریج اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وجنازة سعد بن معاذ بین ایدیهم اهتز لها عرش الرحمن **حدثنا** عمرو الناقد نا عبد الله بن ادریس الأودی نا الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اهتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ **حدثنا** محمد بن عبد الله الرزی نا عبد الوهاب بن عطاء الخفاف عن سعید عن قتادة نا انس بن مالك ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قال وجنازته موضوعة یعنی سعدا اهتز لها عرش الرحمن **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابی اسحاق قال سمعت البراء یقول اهدیت لرسول الله صلی الله علیه وسلم حلة حریر فجعل اصحابه یلمسونها ویعجبون من لینها فقال اتعجبون من لین هذه لمنادیل سعد بن معاذ فی الجنة خیر منها واللین

باب من فضائل ابی بن کعب وجماعة من الانصار رضی الله عنهم (**قوله** جمع القرآن علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم اربعة کلهم من الانصار معاذ بن جبل وابی بن کعب وزید بن ثابت وابو زید) قال المازری هذا الحدیث مما یتعلق ببعض الملاحدة فی تواتر القرآن وجوابه من وجهین احدهما انه لیس فیه تصریح بان غیر الاربعة لم یجمعه فقد یکون مراده الذین علمهم من الانصار اربعة واما غیرهم من المهاجرین والانصار الذین لا یعلمهم فلم یفهم ولو نفاهم کان المراد نفی علمه ومع هذا فقد روی غیر مسلم حفظ جماعات من الصحابة فی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وذکر منهم المازری خمسة عشر صحابیا وثبت فی الصحیح انه قتل یوم الیمامة سبعون ممن جمع القرآن وکانت الیمامة قریبا من وفاة النبی صلی الله علیه وسلم فهؤلاء الذین قتلوا من جامعیه یؤمئذ فکیف الظن بمن لم یقتل ممن حضرها ومن لم یحضرها وبقی بالمدینة او مکة او غیرها ولم یذکر فی هؤلاء الاربعة ابو بکر وعمر وعثمان وعلی ونحوهم من کبار الصحابة الذین یبعد کل البعد انهم لم یجمعوه مع کثرة رغبتهم فی الخیر وحرصهم علی ما دون ذلك من الطاعات وکیف نظن هذا بهم ونحن نری اهل عصرنا احفظ منهم فی کل بلدة الوف مع بعد رغبتهم فی الخیر عن درجة الصحابة مع ان الصحابة لم یکن لهم احکام مقررة یعتمدونها فی سفرهم وحضرهم الا القرآن وما سمعوه من النبی صلی الله علیه وسلم فکیف نظن بهم اهماله فکل هذا وشبهه یدل علی انه لا یصح ان یکون معنی الحدیث انه لم یکن فی نفس الامر احد یجمع القرآن الا الاربعة المذکورون الجواب الثانی انه لو ثبت انه لم یجمعه الا الاربعة لم یقدح فی تواتره فان اجزاء حفظ کل جزء منها خلائق لا یحصون بحصل التواتر ببعضهم ولیس من شرط التواتر ان ینقل جمیعهم جمیعه بل اذا نقل کل جزء عدد التواتر صارت الجملة متواترة بلا شك ولم یخالف فی هذا مسلم ولا محقق وبالله التوفیق (**قوله** قلت لانس من ابو زید قال احد عمومتی) ابو زید هذا هو سعد بن عبید بن النعمن الاوسی من بنی عمرو بن عوف بدری یعرف بسعد القاری استشهد بالقادسیة سنة خمس عشرة فی اول خلافة عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال ابن عبد البر هذا هو قول اهل الکوفة وخالفهم غیرهم فقالوا هو قیس بن السکن الخزرجی من بنی عدی بن النجار بدری قال موسی بن عقبة استشهد یوم جسر ابی عبید بالعراق سنة خمس عشرة ایضا (**قوله** صلی الله علیه وسلم لابی بن کعب رض ان الله امرنی ان اقرأ علیك لم یکن الذین کفروا قال وسمانی قال نعم فبکی وفی روایة فجعل یبکی) اما بکاؤه فبکاء سرور واستبشار لنفسه عن تأهیله لهذه النعمة واعطائه هذه المنزلة والنعمة فیها من وجهین احدهما کونه منصوصا علیه بعینه ولهذا قال وسمانی معناه نص علی بعینی او قال اقرأ علی واحد من اصحابك قال بل سماك فتزایدت النعمة والثانی قراءة النبی صلی الله علیه وسلم فانها منقبة عظیمة لم یشارکه فیها احد من الناس وقیل انما بکی خوفا من تقصیره فی شکر هذه النعمة واما تخصیص هذه السورة بالقراءة فلانها جامعة جازتها جامعة لاصول وقواعد ومهمات عظیمة وکان الحال یقتضی الاختصار واما الحکمة فی امره بالقراءة علی ابی قال المازری والقاضی هی ان یتعلم ابی الفاظه وصیغة ادائه ومواضع الوقوف وصنع النغم فی نغمات القرآن علی اسلوب الغة الشرع وقدره بخلاف ما سواه من النغم المستعملة فی غیره ولکل ضرب من النغم مخصوص فی النفوس فکانت القراءة علیه لیتعلم منه وقیل قرأ علیه لیسن عرض القرآن علی حفاظه البارعین فیه المجیدین لاداءه ولیسن التواضع فی اخذ الانسان القرآن وغیره من العلوم الشرعیة من اهلها وان کانوا دونه فی النسب والدین والفضیلة والمرتبة والشهرة وغیر ذلك ولینبه الناس علی فضیلة ابی فی ذلك وتحثهم علی الاخذ منه وکان کذلك فکان بعد النبی صلی الله علیه وسلم رأسا واماما مقصودا فی ذلك مشهورا به والله اعلم

باب من فضائل سعد بن معاذ رضی الله عنه (**قوله** صلی الله علیه وسلم اهتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ) اختلف العلماء فی تاویله فقالت طائفة هو علی ظاهره واهتزاز العرش تحرکه فرحا بقدوم روح سعد وجعل الله تعالی فی العرش تمییزا حصل به هذا ولا مانع منه کما قال تعالی وان منها لما یهبط من خشیة الله وهذا القول هو ظاهر الحدیث وهو المختار وقال المازری قال بعضهم هو علی حقیقته وان العرش تحرک لموته قال وهذا لا ینکر من جهة العقل لان العرش جسم من الاجسام یقبل الحرکة والسکون قال لکن لا تحصل فضیلة سعد بذلك الا ان یقال ان الله تعالی جعل حرکته علامة للملائکة علی موته وقال آخرون المراد اهتزاز اهل العرش وهم حملته وغیرهم من الملائکة فحذف المضاف والمراد بالاهتزاز الاستبشار والقبول ومنه قول العرب فلان یهتز للمکارم لا یریدون اضطراب جسمه وحرکته وانما یریدون ارتیاحه الیها واقباله علیها وقال الحربی هو کنایة عن تعظیم شان وفاته والعرب تنسب الشئ المعظم الی اعظم الاشیاء فیقولون اظلمت لموت فلان الارض وقامت له القیامة وقال جماعة المراد اهتزاز سریر الجنازة وهو النعش وهذا القول باطل یرده صریح هذه الروایات التی ذکرها مسلم اهتز لموته عرش الرحمن وانما قال هؤلاء هذا التاویل لکونهم لم تبلغهم هذه الروایات التی فی مسلم والله اعلم (**قوله** فجعل اصحابه یلمسونها) هو بضم المیم وکسرها (**قوله** صلی الله علیه وسلم لمنادیل سعد بن معاذ فی الجنة خیر منها واللین) المنادیل جمع مندیل بکسر المیم فی المفرد وهو هذا الذی یکفل فی الید قال ابن الاعرابی وابن فارس وغیرهما هو مشتق من الندل وهو النقل لانه ینقل من واحد الی واحد وقیل من الندل وهو الوسخ لانه یندل به قال اهل العربیة یقال منه تندلت بالمندیل قال الجوهری ویقال ایضا تمندلت قال وانکره الکسائی قال ویقال ایضا تمدلت

حدثنا احمد بن عبدة الضبی نا ابو داود نا شعبة قال انبأنی ابو اسحاق قال سمعت البراء بن عازب یقول اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بثوب حریر فذکر الحدیث ثم قال ابن عبدة اخبرنا ابو داود نا شعبة حدثنی قتادة عن انس بن مالك عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو هذا او بمثله **حدثنا** محمد بن عمرو ابن جبلة نا امیة بن خالد نا شعبة هذا الحدیث بالاسنادین جمیعا کروایة ابی داود **حدثنا** زهیر بن حرب نا یونس بن محمد نا شیبان عن قتادة قال نا انس بن مالك انه اهدی لرسول الله صلی الله علیه وسلم جبة من سندس وکان ینهی عن الحریر فعجب الناس منها قال والذی نفس محمد بیده ان منادیل سعد بن معاذ فی الجنة احسن من هذا **حدثنا** محمد بن بشار نا سالم بن نوح نا عمرو بن عامر عن قتادة عن انس ان اکیدر دومة الجندل اهدی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم حلة فذکر نحوه ولم یذکر فیه وکان ینهی عن الحریر **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة نا عفان نا حماد بن سلمة نا ثابت عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اخذ سیفا یوم احد فقال من یأخذنی هذا فبسطوا ایدیهم کل انسان منهم یقول انا انا قال فمن یأخذه بحقه فاحجم القوم فقال سماك بن خرشة ابو دجانة انا آخذه بحقه قال فأخذه ففلق به هام المشرکین **حدثنا** عبید الله بن عمر القواریری وعمرو الناقد کلاهما عن سفیان قال عبید الله نا سفیان بن عیینة قال سمعت ابن المنکدر یقول سمعت جابرا یقول لما کان یوم احد جیئ بابی مسجی وقد مثل به قال فاردت ان ارفع الثوب فنهانی قومی فرفعه رسول الله صلی الله علیه وسلم او امر به فرفع فسمع صوت باکیة او صائحة فقال من هذه فقالوا ابنة عمرو او اخت عمرو فقال ولم تبکی فما زالت الملائکة تظله باجنحتها حتی رفع **حدثنا** محمد بن المثنی نا وهب بن جریر نا شعبة عن محمد ابن المنکدر عن جابر بن عبد الله قال اصیب ابی یوم احد فجعلت اکشف الثوب عن وجهه وابکی وجعلوا ینهوننی ورسول الله صلی الله علیه وسلم لا ینهانی قال وجعلت فاطمة بنت عمرو تبکیه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تبکیه او لا تبکیه ما زالت الملائکة تظله باجنحتها حتی رفعتموه **حدثنا** عبد بن حمید نا روح ابن عبادة نا ابن جریج ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم انا عبد الرزاق نا معمر کلاهما عن محمد بن المنکدر عن جابر بهذا الحدیث غیر ان ابن جریج لیس فی حدیثه ذکر الملائکة وبکاء الباکیة **حدثنی** محمد بن احمد بن ابی خلف نا زکریا بن عدی انا عبید الله بن عمرو عن عبد الکریم عن محمد بن المنکدر عن جابر قال جیئ بابی یوم احد مجدعا فوضع بین یدی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر نحو حدیثهم **حدثنی** اسحاق بن عمر بن سلیط نا حماد بن سلمة عن ثابت عن کنانة بن نعیم عن ابی برزة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان فی مغزی له فافاء الله علیه فقال لاصحابه هل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا وفلانا ثم قال هل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا وفلانا ثم قال هل تفقدون من احد قالوا لا ولکنا افتقد جلیبیبا فاطلبوه فطلب فی القتلی فوجدوه الی جنب سبعة قد قتلهم ثم قتلوه فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فوقف علیه فقال قتل سبعة ثم قتلوه هذا منی وانا منه هذا منی وانا منه قال فوضعه علی ساعدیه لیس له الا ساعدا النبی صلی الله علیه وسلم قال فحفر له ووضع فی قبره ولم یذکر غسلا **حدثنا** هداب بن خالد الازدی نا سلیمان بن المغیرة انا حمید بن هلال عن عبد الله بن الصامت قال قال ابوذر خرجنا من قومنا غفار وکانوا یحلون الشهر الحرام فخرجت انا واخی انیس وامنا فنزلنا علی خال لنا فاکرمنا خالنا واحسن الینا فحسدنا قومه فقالوا انك اذا خرجت عن اهلك خالف الیهم انیس فجاء خالنا فنثنی علینا الذی قیل له فقلت اما ما مضی من معروفك فقد کدرته ولا جماع لك فیما بعد فقربنا صرمتنا فاحتملنا علیها وتغطی خالنا بثوبه فجعل یبکی فانطلقنا حتی نزلنا بحضرة مکة فنافر انیس عن صرمتنا وعن مثلها فاتیا الکاهن فخیر انیسا فاتانا

وقال العلماء هذه اشارة الی عظیم منزلته سعد فی الجنة وان ادنی ثیابه فیها خیر من هذه لان المندیل ادنی الثیاب لانه معد للوسخ والامتهان فغیره افضل وفیه اثبات الجنة لسعد (**قوله** فی هذا الحدیث اهدیت لرسول الله صلی الله علیه وسلم حلة حریر وفی الروایة الاخری ثوب حریر وفی الاخری جبة) قال القاضی روایة الجبة بالجیم والباء اوجه لانه کان ثوبا واحدا کما صرح به فی الروایة الاخری والاکثرون یقولون الحلة لا تکون الا ثوبین تحمل احدهما علی الاخر فلا یصح الحلة هنا الا من یقول الحلة ثوب واحد جدید قریب العهد بحلة من طیه فیصح وقد جاء فی کتب اللیس انها کانت قباء وأما **قوله** اهدی اکیدر دومة الجندل فسبق بیان حال اکیدر واختلافهم فی اسلامه ونسبه وان دومة بفتح الدال وضمها وذکرنا موضعها فی کتاب المغازی وسبق بیان احکام الحریر فی کتاب اللباس والله اعلم **باب** من فضائل ابی دجانة سماك بن خرشة رضی الله عنه هو بضم الدال وتخفیف الجیم (**قوله** فاحجم القوم) هو بحاء ثم جیم هکذا هو فی معظم نسخ بلادنا وفی بعضها بتقدیم الجیم علی الحاء وادعی القاضی عیاض ان الروایة بتقدیم الجیم ولم یذکر غیره قال فیهما لغتان ومعناهما تأخروا وکنفوا (**قوله** ففلق به هام المشرکین) ای شق رؤوسهم **باب** من فضائل عبد الله بن عمرو بن حرام والد جابر رضی الله عنهما (**قوله** جیئ بابی مسجی وقد مثل به) المسجی المغطی ومثل بضم المیم وکسر الثاء المخففة یقال مثل بالقتیل والحیوان یمثل مثلا کقتل یقتل قتلا اذا قطع اطرافه وانفه اذنه ونحو ذلك والاسم المثلة فاما مثل بالتشدید فهو للمبالغة والروایة هنا بالتخفیف (**قوله** صلی الله علیه وسلم فما زالت الملائکة تظله باجنحتها حتی رفع) قال القاضی یحتمل ان ذلك لتراحمه علیه لبشارته بفضل الله ورضاه عنه وما اعده له من الکرامة علیه او ازدحموا علیه اکراما له وفرحا به او اظلوه من حر الشمس لئلا یتغیر ریحه او جسمه (**قوله** فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تبکیه او لا تبکیه ما زالت الملائکة تظله) معناه سواء بکیت علیه ام لا فما زالت الملائکة تظله ای فقد حصل له من الکرامة هذا وغیره فلا ینبغی البکاء علی مثل هذا وفی هذا تسلیة لها (**قوله** عن عبد الکریم عن محمد بن المنکدر عن جابر) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا قال القاضی ووقع فی نسخة ابن ماهان عن محمد بن علی بن حسین عن جابر بدل محمد بن المنکدر قال الجیانی والصواب الاول وهو الذی ذکره ابو مسعود الدمشقی (**قوله** جیئ بابی مجدعا ای مقطوع الانف والاذنین قال الخلیل الجدع قطع الانف والاذن والله اعلم **باب** من فضائل جلیبیب رضی الله عنه هو بضم الجیم (**قوله** کان فی مغزی له ای فی سفر غزو وفی حدیثه ان الشهید لا یغسل ولا یصلی علیه (**قوله** صلی الله علیه وسلم هذا منی وانا منه) معناه المبالغة فی اتحاد طریقتهما واتفاقهما فی طاعة الله تعالی **باب** من فضائل ابی ذر رضی الله عنه (**قوله** فنثا علینا الذی قیل له) هو بنون ثم مثلثة ای اشاع وافشاه (**قوله** فقربنا صرمتنا) هی بکسر الصاد وهی القطعة من الابل وتطلق ایضا علی القطعة من الغنم (**قوله** فنافر انیس عن صرمتنا وعن مثلها فاتیا الکاهن فخیر انیسا فاتانا انیس بصرمتنا ومثلها معها) قال ابو عبید وغیره فی شرح هذا المنافرة المفاخرة والمحاکمة فیفخر کل واحد من الرجلین علی الاخر ثم یتحاکمان الی رجل لیحکم ایهما خیر واعز نفرا وکانت هذه المفاخرة فی الشعر ایهما اشعر کما بینه فی الروایة الاخری (**قوله** نافر عن صرمتنا وعن مثلها معناه تراهن هو وآخر ایهما افضل وکان الرهن صرمة ذا وصرمة ذاك فایهما کان افضل اخذ الصرمتین فتحاکما الی الکاهن فحکم بان انیسا افضل وهو معنی قوله فخیر انیسا ای جعله الخیار والافضل

انیس یصر مثلو مثلها معها قال وقد صلیت یا ابن اخی قبل ان القی رسول الله صلی الله علیه وسلم بثلاث سنین قلت لمن قال لله قلت فاین توجه قال اتوجه حیث یوجهنی ربی عزوجل اصلی عشاء حتی اذا کان من آخر اللیل القیت کانی خفاء حتی تعلونی الشمس فقال انیس ان لی حاجة بمکة فاکفنی فانطلق انیس حتی اتی مکة فرأی علیّ ثم جاء فقلت ما صنعت قال لقیت رجلا بمکة علی دینك یزعم ان الله ارسله قلت فما یقول الناس قال یقولون شاعر کاهن ساحر وکان انیس احد الشعراء قال انیس لقد سمعت قول الکهنة فما هو بقولهم ولقد وضعت قوله علی أقراء الشعر فما یلتئم علی لسان احد بعدی انه شعر والله انه لصادق وانهم لکاذبون قال قلت فاکفنی حتی اذهب فانظر قال فاتیت مکة فتضعفت رجلا منهم فقلت این هذا الذی تدعونه الصابئ فاشار الیّ فقال الصابئ فمال علی اهل الوادی بکل مدرة وعظم حتی خررت مغشیا علیّ قال فارتفعت حین ارتفعت کانی نصب احمر قال فاتیت زمزم فغسلت عنی الدماء وشربت من مائها ولقد لبثت یا ابن اخی ثلاثین بین لیلة ویوم ما کان لی طعام الا ماء زمزم فسمنت حتی تکسرت عکن بطنی وما وجدت علی کبدی سخفة جوع قال فبینا اهل مکة فی لیلة قمراء اضحیان اذا ضرب علی اسحتهم فما یطوف بالبیت احد وامرأتین منهم تدعوان اسافا ونائلة قال فاتتا علیّ فقلت هن مثل الخشبة غیر انی لا اکنی فانطلقتا تولولان وتقولان لو کان ههنا احد من انفارنا قال فاستقبلهما رسول الله صلی الله علیه وسلم وابو بکر وهما هابطان قال ما لکما قالتا الصابئ بین الکعبة واستارها قال ما قال لکما قالتا انه قال لنا کلمة تملأ الفم وجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی استلم الحجر وطاف بالبیت هو وصاحبه ثم صلی فلما قضی صلاته قال ابو ذر فکنت اتا اول من حیاه بتحیة الاسلام فقلت السلام علیك یا رسول الله فقال وعلیك ورحمة الله ثم قال من انت قال قلت من غفار قال فاهوی بیده فوضع اصابعه علی جبهته فقلت فی نفسی کره ان انتمیت الی غفار فذهبت اخذ بیده فقذع فی صاحبه وکان اعلم به منی ثم رفع راسه فقال متی کنت ههنا قال قلت کنت ههنا منذ ثلثین بین لیلة ویوم قال فمن کان یطعمك قال قلت ما کان لی طعام الا ماء زمزم فسمنت حتی تکسرت عکن بطنی وما اجد علی کبدی سخفة جوع قال انها مبارکة انها طعام طعم فقال ابو بکر یا رسول الله ائذن لی فی طعامه اللیلة فانطلق رسول الله صلی الله علیه وسلم وابو بکر وانطلقت معهما ففتح ابو بکر بابا فجعل یقبض لنا من زبیب الطائف وکان ذلك اول طعام اکلته بها ثم غبرت ما غبرت ثم اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انه قد وجهت لی ارض ذات نخل لا اراها الا یثرب فهل انت مبلغ عنی قومك عسی الله ان ینفعهم بك ویاجرك فیهم فاتیت انیسا فقال ما صنعت قلت صنعت انی قد اسلمت وصدقت قال ما بی رغبة عن دینك فانی قد اسلمت وصدقت فاتینا امنا فقالت ما بی رغبة عن دینکما فانی قد اسلمت وصدقت فاحتملنا حتی اتینا قومنا غفارا فاسلم نصفهم وکان یؤمهم ایماء بن رحضة الغفاری وکان سیدهم وقال نصفهم اذا قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة اسلمنا فقدم رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة فاسلم نصفهم الباقی وجاءت اسلم فقالوا یا رسول الله اخوتنا اسلم علی الذی اسلموا علیه فاسلموا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم غفار غفر الله لها واسلم سالمها الله **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم الحنظلی انا النضر بن شمیل نا سلیمان ابن مغیرة نا حمید بن هلال بهذا الاسناد وزاد بعد قوله قلت فاکفنی حتی اذهب فانظر قال نعم وکن علی حذر من اهل مکة فانهم قد شنفوا لك وتجهموا

(**قوله** حتی اذا کان من آخر اللیل القیت کانی خفاء) هو بکسر الخاء المعجمة وتخفیف الفاء وبالمد وهو الکساء وجمعه خفیة ککساء واکسیة قال القاضی ورواه بعضهم عن ابن ماهان جفاء بجیم مضمومة وهو غثاء السیل والصواب المعروف هو الاول (**قوله** فراث علی) ای ابطأ (**قوله** اقراء الشعر) ای طرقه وانواعه وهی بالقاف والراء وبالمد (**قوله** اتیت مکة فتضعفت رجلا منهم) یعنی نظرت الی اضعفهم فسألته لان الضعیف مامون الغائلة غالبا وفی روایة ابن ماهان فتضیفت بالیاء وانکرها القاضی وغیره وقالوا لا وجه له ههنا (**قوله** کانی نصب احمر) یعنی من کثرة الدماء التی سالت منی بضرجهم والنصب الصنم والحجر کانت الجاهلیة تنصبه وتذبح عنده فیحمر بالدم وهو بضم الصاد واسکانها وجمعه انصاب ومنه قوله تعالی وما ذبح علی النصب (**قوله** حتی تکسرت عکن بطنی) یعنی انثنت لکثرة السمن والنطوت (**قوله** وما وجدت علی کبدی سخفة جوع) هی بفتح السین المهملة وضمها واسکان الخاء المعجمة وهی رقة الجوع وضعفه وهزاله (**قوله** فبینا اهل مکة فی لیلة قمراء اضحیان اذ ضرب علی اسحتهم فما یطوف بالبیت احد وامراتین منهم تدعوان اسافا ونائلة) اما **قوله** قمراء فمعناه مقمرة طالع قمرها والاضحیان بکسر الهمزة والحاء واسکان الضاد والمعجمة بینهما وهی المضیئة ویقال لیلة اضحیان واضحیانة وضحیاء ویوم ضحیان (و **قوله** علی اسحتهم) هکذا هو فی جمیع النسخ وهو جمع سماخ وهو الخرق الذی فی الاذن یفضی الی الراس یقال صماخ بالصاد وسماخ بالسین والصاد افصح واشهر والمراد باسحتهم هنا آذانهم ای ناموا قال الله تعالی فضربنا علی آذانهم ای انمناهم (**قوله** وامراتین) هکذا هو فی معظم النسخ بالیاء وفی بعضها وامرأتان بالالف والاول منصوب بفعل محذوف ای ورایت امراتین (**قوله** فما زلت اهتاعن قولهما) ای ما انتهتا عن قولهما بل داستا علیه وقع فی اکثر النسخ فما زلتا اهتا علی قولهما وهو صحیح ایضا وتقدیره ما زلتا اهتا من الدوام علی قولهما (**قوله** فقلت هن مثل الخشبة غیر انی لا اکنی) الهن والهنة بتخفیف نونهما هو کنایة عن کل شئ واکثر ما یستعمل کنایة عن الفرج والذکر فقال لهما وما مثل الخشبة فی الفرج واراد بذلك سب اسافا ونائلة وغیظ الکفار بذلك (**قوله** فانطلقتا تولولان وتقولان لو کان ههنا احد من انفارنا) الولولة الدعاء بالویل والانفار جمع نفر او نفیر وهو الذی ینفر عند الاستغاثة ورواه بعضهم انصارنا وهو بمعناه وتقدیره لو کان ههنا احد من انصارنا لانتصرنا (**قوله** کلمة تملأ الفم) ای عظیمة لا شئ اقبح منها کالشئ الذی یملأ الشئ ولا یسع غیره وقیل معناه لا یمکن ذکرها وحکایتها کانها تسد فم حاکیها وتملأ لاستعظامها (**قوله** فکنت اول من حیاه بتحیة الاسلام فقال وعلیك ورحمة الله) هکذا هو فی جمیع النسخ وعلیك من غیر ذکر السلام وفیه دلالة لاحد الوجهین لاصحابنا انه اذا قال فی رد السلام وعلیك تجزئه لان العطف یقتضی کونه جوابا والمشهور من احواله صلی الله علیه وسلم واحوال السلف رد السلام بکماله فیقول وعلیکم السلام ورحمة الله او ورحمة الله وبرکاته وسبق ایضاحه فی بابه (**قوله** فقذع فی صاحبه) ای کفنی یقال قذعه واقذعه اذا کفه ومنعه وهو بدال مهملة (**قوله** صلی الله علیه وسلم فی زمزم انها طعام طعم) هو بضم الطاء واسکان العین ای تشبع شاربها کما یشبعه الطعام (**قوله** غبرت ما غبرت) ای بقیت ما بقیت (**قوله** صلی الله علیه وسلم انه قد وجهت لی ارض) ای اریت جهتها (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا اراها الا یثرب) ضبطوه اراها بضم الهمزة وفتحها وهذا کان قبل تسمیة المدینة طابة وطیبة وقد جاء بعد ذلك حدیث فی النهی عن تسمیتها یثرب وانه سماها باسمها المعروف عند الناس حینئذ (**قوله** مالی رغبة عن دینکما) ای لا اکرهه بل دخل فیه (**قوله** فاحتملنا) یعنی حملنا انفسنا ومتاعنا علی الابل وسرنا (**قوله** ایماء بن رحضة الغفاری) هو ایماء مدود والهمزة فی اوله مکسورة علی المشهور وحکی القاضی فتحها ایضا واشار الی ترجیحه ولیس براجح ورحضة براء وحاء مهملة وضاد معجمة مفتوحات

حدثنا محمد بن المثنی العنزی حدثنی ابن ابی عدیّ قال انبأنا ابن عَوْن عن حمید بن هلال عن عبد الله بن الصامت قال قال ابو ذرٍ یا ابن اخی صلیت سنتین قبل مبعث النبی صلی الله علیه وسلم قال قلت فاین کنت توجّه قال حیث وجّهنی الله واقتصّ الحدیث بنحو حدیث سلیمان بن المغیرة وقال فی الحدیث فتنافرا الی رجل من الکهان قال فلم یزل اخی أُنَیْس یمدحُه حتی غلبه قال فاخذ نامِرمته فضممناها الی صرمتنا وقال ایضا فی حدیثه قال فجاء النبی صلی الله علیه فطاف بالبیت وصلی رکعتین خلف المقام قال فاتیته فانی لاول الناس حیّاه بتحیة الاسلام فقال قلت السلام علیک یا رسول الله قال وعلیک السلام من انت وفی حدیثه ایضا فقال ممن کمر انت ها هنا قال قلت من خمس عشرة وفیه قال فقال ابوبکر لتحفنی بضیافته اللیلة **وحدثنی** ابراهیم بن محمد بن عرعرة السامی ومحمد بن حاتم ونقاربا فی سیاق الحدیث واللفظ لابن حاتم قالا انا عبد الرحمن بن مهدی نا المثنی بن سعید عن ابی جمرة عن ابن عباس قال لما بلغنا بأن مبعث النبی صلی الله علیه وسلم بمکة قال لاخیه ارکب الی هذا الوادی فاعلم لی علم هذا الرجل الذی یزعم انه یأتیه الخبر من السماء فاسمع من قوله ثم ائتنی فانطلق الاخ حتی قدم مکة وسمع من قوله ثم رجع الی ابی ذر فقال رایته یأمر بمکارم الاخلاق وکلاما ما هو بالشعر فقال ما شفیتنی فیما اردت فتزوّد وحمل شنة له فیها ماء حتی قدم مکة فاتی المسجد فالتمس النبی صلی الله علیه وسلم ولا یعرفه وکره ان یسأل عنه حتی ادرکه یعنی اللیل فاضطجع فرآه علیٌّ فعرف انه غریبٌ فلما رآه تبعه فلم یسأل واحدٌ منهما صاحبه عن شیء حتی اصبح ثم احتمل قُرْبَته وزاده الی المسجد فظل ذلک الیوم ولا یری النبی صلی الله علیه وسلم حتی امسی فعاد الی مضجعه فمرّ به علی فقال ما آن للرجل ان یعلم منزله فاقامه فذهب به معه ولا یسأل واحد منهما صاحبه عن شیء حتی اذا کان یوم الثالثة فعل مثل ذلک فاقامه علی معه ثم قال له الا تحدثنی ما الذی اقدمک هذا البلد قال ان اعطیتنی عهدا او میثاقا لترشدنی فعلتُ ففعل فاخبره فقال فانه حقٌّ وهو رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا اصبحت فاتبعنی فانی ان رایت شیئا اخاف علیک قمتُ کانی ارید الماء فان مضیت فاتبعنی حتی تدخل مدخلی ففعل فانطلق یقفوه حتی دخل علی النبی صلی الله علیه وسلم ودخل معه فسمع من قوله واسلم مکانه فقال له النبی صلی الله علیه وسلم ارجع الی قومک فاخبرهم حتی یاتیک امری فقال والذی نفسی بیده لاصرخنّ بها بین ظهرانیهم فخرج حتی اتی المسجد فنادی بأعلی صوته اشهد ان لا الٰه الا الله وان محمدًا رسول الله وثار القوم فضربوه حتی اضجعوه واتی العباس فاکب علیه فقال ویلکم الستم تعلمون انه من غفار وان طریق تجارکم الی الشام علیهم فانقذه منهم ثم عاد من الغد لمثلها وثاروا الیه فضربوه فاکب علیه العباس فانقذه **حدثنا** یحیی بن یحیی التمیمی انا خالد بن عبد الله عن بیان عن قیس بن ابی حازم عن جریر بن عبد الله ح قال وحدثنی عبد الحمید بن بیان الواسطی نا خالد عن بیان قال سمعت قیس بن ابی حازم یقول قال جریر بن عبد الله ما حجبنی رسول الله صلی الله علیه وسلم منذ اسلمت ولا رانی الا ضحک **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة نا وکیع وابو اسامة عن اسمٰعیل ح قال وحدثنا ابن نمیر نا عبد الله بن ادریس نا اسمٰعیل عن قیس عن جریر قال ما حجبنی رسول الله صلی الله علیه وسلم منذ اسلمت ولا رآنی الا تبسّم فی وجهی زاد ابن نُمَیر فی حدیثه عن ابن ادریس ولقد شکوت الیه انی لا اثبت علی الخیل فضرب بیده فی صدری وقال اللهم ثبته واجعله هادیا مهدیا **حدثنی** عبد الحمید ابن بیان انا خالد عن بیان عن قیس عن جریر قال کان فی الجاهلیة بیت یقال له ذو الخلصة وکان یقال له الکعبة الیمانیة والکعبة الشامیة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هل انت مُریحی من ذی الخلصة والکعبة الیمانیة والشامیة ففرت الیه فی مائة وخمسین من احمس فکسرناه و قتلنا من وجدنا عنده فاتیته فاخبرته قال فدعالنا ولاحمس

(قوله شنفوا له وتجهموا) هو بشین معجمة مفتوحة ثم نون مکسورة ثم فاء ای ابغضوه ویقال رجل شنف مثل حذر ای شانئ مبغض وقوله تجهموا ای قابلوه بوجوه غلیظة کریهة (قوله فاین کنت توجه) هو بفتح التاء والجیم وفی بعض النسخ توجه بضم التاء وکسر الجیم وکلاهما صحیح (قوله فتنافرا الی رجل من الکهان) ای تحاکما الیه (قوله لتحفنی بضیافته) ای خصنی بها واکرمنی بذلک قال اهل اللغة التحفة باسکان الحاء وفتحها هو ما یکرم به الانسان والفعل منه التحفه (قوله ابراهیم بن محمد بن عرعرة السامی) هو بالسین المهملة منسوب الی اسامة بن لوئ وعرعرة بعینین مهملتین مفتوحتین بینهما راء ساکنة (قوله فانطلق الآخر حتی قدم مکة) هکذا هو فی اکثر النسخ وفی بعضها الاخ بدل الآخر وهو صحیح وکلاهما صحیح (قوله ما شفیتنی فیما اردت) کذا فی جمیع نسخ مسلم فیما بالفاء وفی روایة البخاری مما بالمیم وهو اجود ای ما بلغتنی غرضی وعرفت عنی هم کشف هذا الامر (قوله وحمل شنة) هی بفتح الشین وهی القربة البالیة (قوله فراه علی فعرف انه غریب فلما رآه تبعه) کذا هو فی جمیع نسخ مسلم تبعه وفی روایة البخاری اتبعه قال القاضی هی احسن واشبه بسیاق الکلام وتکون باسکان التاء ای قال له اتبعنی (قوله احتمل قربته) بضم القاف علی التصغیر وفی بعض النسخ قربة بالتکبیر وهی الشنة المذکورة قبله (قوله ما آن للرجل) وفی بعض النسخ آن وهما لغتان ای ما حان وفی بعض النسخ امابزیادة الف الاستفهام وهی مرادة فی الروایة الاولی ولکن حذفت وهو جائز (قوله فانطلق یقفوه) ای یتبعه (قوله لاصرخن بها بین ظهرانیهم) هو بضم الراء من لاصرخ ای لارفعن صوتی بها وقوله بین ظهرانیهم ای بینهم وهو بفتح النون ویقال بین ظهریهم

من فضائل جریر بن عبد الله رضی الله عنه

(قوله ما حجبنی رسول الله صلی الله علیه وسلم منذ اسلمت ولا رآنی الا ضحک) معناه ما منعنی الدخول علیه فی وقت من الاوقات ومعنی ضحک تبسم کما صرح به فی الروایة الثانیة وفعل ذلک اکراما ولطفا وبشاشة ففیه استحباب هذا اللطف للوارد وفیه فضیلة ظاهرة لجریر (قوله فی الخلصة) بفتح الخاء المعجمة واللام هذا هو المشهور وحکی القاضی ایضا ضم الخاء مع فتح اللام وحکی ایضا فتح الخاء وسکون اللام وهو بیت فی الیمن کان فیه اصنام یعبدونها (قوله وکان یقال له الکعبة الیمانیة والکعبة الشامیة) وفی بعض النسخ الکعبة الیمانیة الکعبة الشامیة بغیر واو هذا اللفظ فیه ابهام والمراد ان ذا الخلصة کانوا یسمونها الکعبة الیمانیة وکانت الکعبة الکریمة التی بمکة تسمی الکعبة الشامیة ففرقوا بینهما للتمییز هذا هو المراد فیتاول اللفظ علیه وتقدیره یقال له الکعبة الیمانیة ویقال للتی بمکة الشامیة واما من رواه الکعبة الیمانیة الکعبة الشامیة بحذف الواو فمعناه کان یقال هذان اللفظان احدهما لموضع والآخر للآخر واما قوله هل انت مریحی من ذی الخلصة والکعبة الیمانیة والشامیة فقال القاضی عیاض ذکر الشامیة وهم وغلط من بعض الرواة والصواب حذفه وقد ذکره البخاری بهذا الاسناد ولیس فیه هذه الزیادة والوهم هذا کلام القاضی ولیس بجید بل یمکن تاویل هذا اللفظ فیکون التقدیر هل انت مریحی من قولهم الکعبة الیمانیة والشامیة ووجود هذا الموضع الذی یلزم منه هذه التسمیة

حدثنا اسحاق بن ابراهيم انا جرير عن اسماعيل بن ابى خالد عن قيس بن ابى حازم عن جرير بن عبد الله البجلى قال قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم يا جرير الا تريحنى من ذى الخلصة بيت لخثعم كان يدعى كعبة اليمانية قال فنفرت اليه فى خمسين ومائة فارس وكنت لا أثبت على الخيل فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فضرب يده فى صدرى فقال اللهم ثبته واجعله هاديا مهديا قال فانطلق فحرقها بالنار ثم بعث جرير الى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا يبشره يكنى ابا ارطاة منا فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له ما جئتك حتى تركتها كانها جمل أجرب فبرك رسول الله صلى الله عليه وسلم على خيل أحمس ورجالها خمس مرات حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة نا وكيع ح وحدثنا ابن نمير نا ابى ح وحدثنا محمد بن عباد نا سفيان ح وحدثنا ابن ابى عمر نا مروان يعنى الفزارى ح وحدثنى محمد بن رافع نا ابو اسامة كلهم عن اسماعيل بهذا الاسناد وقال فى حديث مروان فجاء بشير جريرا بو ارطاة حصين بن ربيعة يبشر النبى صلى الله عليه وسلم حدثنا زهير بن حرب وابو بكر بن النضر قالا نا هاشم بن القاسم نا ورقاء بن عمر اليشكرى قال سمعت عبيد الله بن ابى يزيد يحدث عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم اتى الخلاء فوضعت له وضوء فلما خرج قال من وضع هذا فى رواية زهير قالوا له وفى رواية ابى بكر قلت ابن عباس قال اللهم فقهه فى الدين حدثنا ابو الربيع العتكى وخلف بن هشام وابو كامل الجحدرى كلهم عن حماد بن زيد قال ابو الربيع نا حماد بن زيد نا ايوب عن نافع عن ابن عمر قال رايت فى المنام كان فى يدى قطعة استبرق وليس مكان اريد من الجنة الا طارت بى اليه قال فقصصت على حفصة فقصتها حفصة على النبى صلى الله عليه وسلم فقال النبى صلى الله عليه وسلم ارى عبد الله رجلا صالحا حدثنا اسحاق بن ابراهيم وعبد بن حميد واللفظ لعبد قالا نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهرى عن سالم عن ابن عمر قال كان الرجل فى حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا راى رؤيا قصها على رسول الله صلى الله عليه وسلم فتمنيت ان ارى رؤيا اقصها على النبى صلى الله عليه وسلم قال وكنت غلاما شابا عزبا وكنت انام فى المسجد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فرايت فى النوم كان ملكين اخذانى فذهبا بى الى النار فاذا هى مطوية كطى البئر واذا لها قرنان كقرنى البئر واذا فيها اناس قد عرفتهم فجعلت اقول اعوذ بالله من النار اعوذ بالله من النار قال فلقيهما ملك فقال لى لم ترع فقصصتها على حفصة فقصتها حفصة على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال النبى صلى الله عليه وسلم نعم الرجل عبد الله لو كان يصلى من الليل قال سالم فكان عبد الله بعد ذلك لا ينام من الليل الا قليلا حدثنى عبد الله بن عبد الرحمن الدارمى نا موسى بن خالد ختن الفريابى عن ابى اسحاق الفزارى عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال كنت ابيت فى المسجد ولم يكن لى اهل فرايت فى المنام كانما انطلق بى الى بئر فذكر عن النبى صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث الزهرى عن سالم عن ابيه حدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة يحدث عن انس عن ام سليم انها قالت يا رسول الله خادمك انس ادع الله له فقال اللهم اكثر ماله وولده وبارك له فيما اعطيته حدثنا محمد بن المثنى وابن بشار نا ابو داود نا شعبة عن قتادة سمعت انسا يقول قالت ام سليم يا رسول الله خادمك انس فذكر نحوه حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن هشام بن زيد قال سمعت انس بن مالك يقول مثل ذلك حدثنى زهير بن حرب نا هاشم بن القاسم نا سليمان عن ثابت عن انس قال دخل النبى صلى الله عليه وسلم علينا وما هو الا انا وامى وام حرام خالتى فقالت امى يا رسول الله خويدمك ادع الله له قال فدعا لى بكل خير وكان فى آخر ما دعا لى به ان قال اللهم اكثر ماله وولده وبارك له فيه حدثنى ابو معن الرقاشى نا عمر بن يونس نا عكرمة نا اسحاق حدثنى انس قال جاءت بى امى ام انس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد اثنتنى بنصف خمارها وردتنى بنصفه فقالت يا رسول الله هذا انيس ابنى اتيتك به يخدمك فادع الله له فقال اللهم اكثر ماله وولده قال انس فوالله ان مالى لكثير وان ولدى وولد ولدى ليتعادون على نحو المائة اليوم

(قوله ففقرت) اى خرجت للقتال (قوله تدعى كعبة اليمانية) هكذا هو فى جميع النسخ وهو من اضافة الموصوف الى صفته واجازه الكوفيون وقدره البصريون فيه حذفا اى كعبة الجهة اليمانية واليمانية بتخفيف الياء على المشهور وحكى تشديدها وسبق الايضاح فى كتاب الحج (قوله كانها جمل اجرب) قال القاضى معناه مطلى بالقطران لما به من الجرب فصار اسود لذلك يعنى صارت سوداء من احراقها وفيه النكاية بآثار الباطل والمبالغة فى ازالته وفى هذا الحديث استحباب ارسال البشير بالفتوح ونحوها (قوله فجاء بشير جريرا بو ارطاة حصين بن ربيعة) هكذا هو فى بعض النسخ حصين بالصاد وفى اكثرها بالسين وذكر القاضى الوجهين قال والصواب الصاد وهو الموجود فى نسخة ابن ماهان **باب** من فضائل عبد الله بن عباس رضى الله عنهما (قوله حدثنا زهير بن حرب وابو بكر بن النضر) هكذا هو فى جميع نسخ بلادنا ابو بكر بن النضر وكذا نقله القاضى عن جمهور رواة صحيح مسلم وفى نسخة العذرى ابو بكر بن ابى النضر قال وكلاهما صحيح هو ابو بكر بن النضر بن ابى النضر هاشم بن القاسم سماه الحاكم احمد وسماه الكلاباذى محمدا هذا ما ذكره القاضى وممن قال اسمه احمد عبد الصمد بن احمد الدورقى وقال السراج سالته عن اسمه فقال اسمى كنيتى وهذا هو الاشهر ولم يذكر الحاكم ابو احمد فى كتابه الكنى غيره والمشهور فيه ابو بكر بن ابى النضر (قوله صلى الله عليه وسلم فى ابن عباس اللهم فقهه) فيه فضيلة الفقه واستحباب الدعاء بظهر الغيب واستحباب الدعاء لمن عمل عملا خيرا مع الانسان وفيه اجابة دعاء النبى صلى الله عليه وسلم لمن كان من الفقه بالمحل الاعلى **باب** من فضائل ابن عمر رضى الله عنهما (قوله صلى الله عليه وسلم ارى عبد الله رجلا صالحا) هو بفتح همزة ارى اى اعلمه واعتقده صالحا والصالح هو القائم بحقوق الله تعالى وحقوق العباد (قوله وكنت انام فى المسجد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم) فيه دليل للشافعى واصحابه وموافقيهم انه لا كراهة فى النوم فى المسجد (قوله قرنان كقرنى البئر) هما الخشبتان اللتان عليهما الخطاف وهى الحديدة التى فى جانب البكرة قاله ابن دريد وقال الخليل هو ما يبنى حول البئر ويوضع عليه الخشبة التى يدور عليها المحور وهى الحديدة التى تدور عليها البكرة (قوله لم ترع) اى لا روع عليك ولا ضرر (قوله صلى الله عليه وسلم نعم الرجل عبد الله لو كان يصلى من الليل) فيه فضيلة صلوة الليل (قوله اخبرنا موسى ابن خالد ختن الفريابى) الختن بفتح الخاء المعجمة والمثناة فوق اى زوج بنته والفريابى بكسر الفاء ويقال له الفيريابى والفاريابى ثلثة اوجه مشهورة منسوب الى فرياب مدينة معروفة **باب** من فضائل انس بن مالك رضى الله عنه (قوله صلى الله عليه وسلم فى دعائه لانس رضى الله عنه اللهم اكثر ماله وولده وبارك له فيما اعطيته)

حدثنا قتیبۃ بن سعید نا جعفر یعنی ابن سلیمان عن الجعد ابی عثمان نا انس بن مالک قال مُرَّ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فسمعت امی ام سلیم صوتہ فقالت بابی وامی یا رسول اللہ انیسٌ قد عالی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثلث دعوات قد رایتُ منہا اثنتین فی الدنیا وانا ارجو الثالثۃ فی الاخرۃ **حدثنا** ابوبکر ابن نافع نا بَہْز نا حماد بن سلمۃ نا ثابت عن انس قال اتی علیَّ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانا العب مع الغلمان قال فسلَّم علینا فبعثنی الی حاجۃ فابطأتُ علی امی فلما جئت قالت ما حبسک قلت بعثنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لحاجۃ قالت ما حاجتہ قلت انہا سرٌّ قالت لا تحدثنَّ بسرِّ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احدا قال انس واللہ لو حدثت بہ احدا لحدثتک یا ثابت **حدثنی** حجاج بن الشاعر نا عارم بن الفضل نا معتمر بن سلیمان قال سمعت ابی یحدث عن انس بن مالک قال سرّنی نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سرًّا فما اخبرت بہ احدا بعدہ ولقد سألتنی عنہ ام سُلیم فما اخبرتہا بہ **حدثنی** زہیر بن حرب نا اسحاق بن عیسی حدثنی مالک عن ابی النضر عن عامر بن سعد قال سمعت ابی یقول ما سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لحیّ یمشی انہ فی الجنۃ الا لعبد اللہ بن سلام **حدثنا** محمد بن المثنی نا معاذ بن معاذ نا عبد اللہ بن عَوْن عن محمد بن سیرین عن قیس بن عَبّاد قال کنت بالمدینۃ فی ناس فیہم بعض اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم فجاء رجل وجہہ اثرٌ من خشوع فقال بعض القوم ہذا رجل من اہل الجنۃ فصلے رکعتین فیہا ثم خرج فاتبعتہ فدخل منزلہ ودخلت فتحدثنا فلما استانس قلت لہ انک لما دخلت قیل قال رجل کذا وکذا قال سبحان اللہ ما ینبغی لاحد ان یقول ما لا یعلم قال وسأحدثک لم ذاک رایت رؤیا علی عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقصصتہا علیہ رایتنی فی روضۃ ذکر سَعَتہا وعَشبہا وخُضرتہا ووسط الروضۃ عمودٌ من حدید اسفلہ فی الارض واعلاہ فی السماء فی اعلاہ عروۃ فقیل لی ارقہ فقلت لا استطیع فجاءنی منصف قال ابن عون والمنصف الخادم فقال بثیابی من خلفی ووصف انہ رفعہ من خلفہ بیدہ فرقیت حتی کنت فی اعلی العمود فاخذت بالعُرْوۃ فقیل لی استمسک فلقد استیقظتُ وانہا لفی یدی فقصصتہا علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال تلک الروضۃ الاسلام وذاک العمود عمود الاسلام وتلک العروۃ لعُرْوۃ الوثقی فانت علی الاسلام حتی تموت قال والرجل عبد اللہ بن سلام **حدثنا** محمد بن عمرو بن عباد بن جَبَلۃ بن ابی رَوّاد نا حَرَمی بن عمارۃ نا قُرَّۃ بن خالد عن محمد بن سیرین قال قال قیس بن عباد کنت فی حلقۃ فیہا سعد بن مالک وابن عمر فمرَّ عبد اللہ بن سلام فقالوا ہذا رجل من اہل الجنۃ فقمت فقلت لہ انہم قالوا کذا وکذا قال سبحان اللہ ما کان ینبغی لہم ان یقولوا ما لیس لہم بہ علم انما رایت کان عمودا وضع فی وسط روضۃ خضراء فنصب فیہا وفی راسہا عروۃ وفی اسفلہا منصف والمنصف الوصیف فقیل لی ارقہ فرقیتُہ حتی اخذت بالعروۃ فقصصتہا علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یموت عبد اللہ وہو اخذ بالعُروۃ الوثقی **حدثنا** قتیبۃ بن سعید واسحاق بن ابراہیم واللفظ لقُتَیْبَۃ قال نا جریر عن الاعمش عن سلیمان بن مسہر عن خرشۃ بن الحُرّ قال کنت جالسا فی حلقۃ فی مسجد المدینۃ قال وفیہا شیخ حسن الہیئۃ وہو عبد اللہ بن سلام قال فجعل یحدث ثم حدیثا حَسَنًا قال فلما قام قال القوم من سرَّہ ان ینظر الی رجل من اہل الجنۃ فلینظر الی ہذا قال فقلت واللہ لاتبعنّہ فلاعلمنّ مکان بَیْتِہ قال فتبعتہ فانطلق حتی کاد ان یخرج من المدینۃ ثم دخل منزلہ قال فاستاذنتُ علیہ فاذن لی فقال ما حاجتک یا ابن اخی قال فقلت لہ سمعت القوم یقولون لک لما قمت من سرَّہ ان ینظر الی رجل من اہل الجنۃ فلینظر الی ہذا فاَعْجَبَنی ان اکون معک قال اللہ اعلم یا اہل الجنۃ وسأحدثک لم قالوا ذاک انی بینما انا نائم اذ اتانی رجل فقال لی قم فاخذ بیدی فانطلقت معہ قال فاذا انا بجواد عن شمالی قال فاخذت لآخُذَنَّ فیہا فقال لی لا تاخذ فیہا فانہا طرق اصحاب الشمال قال واذا جوادُّ مُنْہَجٌ علی یمینی فقال لی خذ ہاہنا قال فاتی بی جبلا فقال لی اصعد قال فجعلت اذا ارجعت ان اصعد خَرَرْتُ علی اِسْتِی قال حتی فعلت ذلک مرارا قال ثم انطلق بی حتی اتی بی عمودا راسہ فی السماء واسفلہ فی الارض فی اعلاہ حَلَقَۃ فقال لی اصعد فوق ہذا قال قلت کیف اصعد ہذا وراسہ فی السماء قال فاخذ بیدی فرجل بی فقال فاذا انا مُتَعَلِّقٌ بالحلقۃ قال ثم ضرب العمود فخرَّ قال وبقیت متعلقا بالحلقۃ حتی اصبحت قال فاتیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقصصتہا علیہ فقال اما الطرق التی رایت عن یسارک فہی طرق اصحاب الشمال قال واما الطرق التی رایت عن یمینک فہی طرق اصحاب الیمین واما الجبل فہو منزل الشہداء ولن تنالہ واما العمود فہو عمود الاسلام واما العروۃ فہی عروۃ الاسلام لن تزال متمسکا حتی تموت

باب من فضائل عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

طریق

وذکر فی الروایۃ الاخری کثر مالہ وولدہ ہذا من اعلام نبوتہ صلے اللہ علیہ وسلم فی اجابۃ دعائہ وفیہ فضائل لابن سلام وفیہ دلیل لمن یفضل الغنی علی الفقیر ومن قال بتفضیل الفقیر اجاب عن ہذا بان ہذا قد دعا لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بان یبارک لہ فیہ ومتی بورک فیہ لم یکن فیہ فتنۃ ولم یحصل بہ ضرر ولا تقصیر فی حق ولا غیر ذلک من الآفات التی تسترق الی سائر الاغنیاء بخلاف غیرہ وفیہ ہذا الادب البدیع وہو انہ اذا دعا لشیٔ لہ تعلق بالدین ینبغی ان یضم الی دعائہ طلب البرکۃ فیہ والصیانۃ ونحوہا وکان مال ابن انس وولدہ رحمۃ وخیرا ونفعا بلا ضرر بسبب دعاء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (قولہ وان ولدی وولد ولدی لیتعادون علی نحو المائۃ الیوم) معناہ ویبلغ عددہم نحو المائۃ وثبت فی صحیح البخاری عن انس انہ دفن من اولادہ قبل مقدم الحجاج بن یوسف مائۃ وعشرین واللہ اعلم **باب** من فضائل عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (قولہ عن سعد بن ابی وقاص انہ قال ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحی یمشی انہ فی الجنۃ الا لعبد اللہ بن سلام) قد ثبت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ وعثمان فی الجنۃ وعلی فی الجنۃ الی آخر العشرۃ وثبت انہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بان الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ وان عکاشۃ منہم وثابت بن قیس وغیرہم ولیس ہذا مخالف القول سعد فان سعدا لم یسمعہ ولم ینف اصل الاخبار بالجنۃ لغیرہ ولو نفاہ کان الاثبات مقدما علیہ (قولہ عن قیس بن عباد) بضم العین وتخفیف الباء (قولہ فصلے رکعتین فیہا ثم خرج وفی بعض النسخ فصلے رکعتین فیہا ثم خرج وفی بعضہا فصلے رکعتین ثم خرج) ہذہ الاخیرۃ ظاہرۃ واما اثبات فیہا فہو الموجود لمعظم رواۃ مسلم وفیہ نقص تمامہ ما ثبت فی البخاری رکعتین تجوز فیہما (قولہ ما ینبغی لاحد ان یقول ما لا یعلم) ہذا انکار من عبد اللہ بن سلام حیث قطعوا لہ بالجنۃ فیحمل علی ان ہؤلاء لم یبلغہم خبر سعد بن ابی وقاص بان ابن سلام من اہل الجنۃ ولم یسمع ہو وتحتمل انہ کرہ الثناء علیہ بذلک تواضعا وایثارا للخمول وکراہۃ للشہرۃ (قولہ فجاءنی منصف) ہو بکسر المیم وفتح الصاد قال القاضی ویقال بفتح المیم ایضا وقد فسرہ فی الحدیث بالخادم والوصیف وہو صحیح قالوا ہو الوصیف الصغیر المدرک للخدمۃ (قولہ فرقیت) ہو بکسر القاف علی اللغۃ المشہورۃ الصحیحۃ وحکی فتحہا قال القاضی وقد جاء بالوجہین فی مسلم والموطا وغیرہما فی غیر ہذا الموضع (قولہ فاذا انا بجواد عن شمالی) الجواد جمع جادۃ وہی الطریق البینۃ المسلوکۃ والمشہور فیہا جواد بتشدید الدال قال القاضی عیاض وقد تخفف قالہ صاحب العین (قولہ واذا جواد منہج عن یمینی) ای طرق واضحۃ بینۃ مستقیمۃ والنہج الطریق المستقیم ونہج الامر واںہج اذا وضح وطریق منہج ومنہاج ونہج ای بین واضح (قولہ فزجل بی) ہو بالزای والجیم لے رمی بے واللہ اعلم

باب فضائل حسان بن ثابت رضى الله عنه

حدثنا عمرو الناقد واسحاق بن ابراهيم وابن ابى عمر كلهم عن سفيان قال عمرو نا سفيان بن عيينة عن الزهرى عن سعيد عن ابى هريرة ان عمر مر بحسان وهو ينشد الشعر فى المسجد فلحظ اليه فقال قد كنت انشد وفيه من هو خير منك ثم التفت الى ابى هريرة فقال انشدك الله اسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اجب عنى اللهم ايده بروح القدس قال اللهم نعم حدثنا اسحاق بن ابراهيم ومحمد بن رافع وعبد بن حميد عن عبد الرزاق قال نا معمر عن الزهرى عن ابن المسيب ان حسان قال فى حلقة فيهم ابو هريرة انشدك الله يا ابا هريرة اسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر مثله حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمى انا ابو اليمان انا شعيب عن الزهرى قال اخبرنى ابو سلمة بن عبد الرحمن انه سمع حسان بن ثابت الانصارى يستشهد ابا هريرة انشدك الله هل سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول يا حسان اجب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم ايده بروح القدس قال ابو هريرة نعم حدثنا عبيد الله بن معاذ نا ابى نا شعبة عن عدى وهو ابن ثابت قال سمعت البراء بن عازب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لحسان بن ثابت اهجهم او هاجهم وجبريل معك وحدثنيه زهير بن حرب نا عبد الرحمن ح وحدثنى ابو بكر بن نافع نا غندر ح وحدثنا ابن بشار نا محمد بن جعفر وعبد الرحمن كلهم عن شعبة بهذا الاسناد مثله حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا نا ابو اسامة عن هشام عن ابيه ان حسان بن ثابت كان ممن كثر على عائشة فسبته فقالت يا ابن اخى دعه فانه كان ينافح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وحدثنا عثمان بن ابى شيبة نا عبدة عن هشام بهذا الاسناد وحدثنى بشر بن خالد نا محمد يعنى ابن جعفر عن شعبة عن سليمان عن ابى الضحى عن مسروق قال دخلت على عائشة وعندها حسان بن ثابت ينشدها شعرا يشبب بابيات له فقال أحصان رزان ما تزن بريبة * وتصبح غرثى من لحوم الغوافل * فقالت لها لكنك لست كذلك قال مسروق فقلت لها لم تأذنين له يدخل عليك وقد قال الله والذى تولى كبره منهم له عذاب عظيم فقالت فاى عذاب اشد من العمى فقالت انه كان ينافح او يهاجى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وحدثنا ابن المثنى نا ابن ابى عدى عن شعبة فى هذا الاسناد وقال قالت كان يذب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يذكر حصان رزان وحدثنا يحيى بن يحيى انا يحيى بن زكريا عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت قال حسان يا رسول الله ائذن لى فى ابى سفيان قال كيف بقرابتى منه قال والذى كرمك لاسلنك منهم كما تسل الشعرة من العجين قالت عائشة فسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لحسان ان روح القدس لا يزال يؤيدك ما نافحت عن الله ورسوله

باب

فضائل حسان بن ثابت رضى الله عنه هو حسان بن ثابت بن المنذر بن حرام الانصارى عاش هو وآباؤه الثلاثة كل واحد مائة وعشرين سنة وعاش حسان ستين سنة فى الجاهلية وستين فى الاسلام (قوله ان حسان انشد الشعر فى المسجد باذن النبى صلى الله عليه وسلم) فيه جواز انشاد الشعر فى المسجد اذا كان مباحا واستحبابه اذا كان فى مدائح الاسلام والدفاع فى هجاء الكفار والتحريض على قتالهم او تحقيرهم ونحو ذلك وبكذا كان شعر حسان وفيه استحباب الدعاء لمن قال شعرا من هذا النوع وفيه جواز الانتصار من الكفار ويجوز ايضا من غيرهم بشرط روح القدس جبريل صلى الله عليه وسلم (قوله ينافح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم) اى يدافع ويناضل (قوله يشبب بابيات له فقالت حصان رزان ما تزن بريبة * وتصبح غرثى من لحوم الغوافل *) اما قوله يشبب فمعناه يتغزل كذا فسره فى المشارق وحصان بفتح الحاء اى محصنة عفيفة ورزان كاملة العقل ورجل رزين وقوله ما تزن اى ما تتهم يقال زننته وازننته اذا ظننت به خيرا او شرا وغرثى بفتح الغين المعجمة واسكان الراء وبالمثلثة اى جائعة ورجل غرثان وامرأة غرثى معناه لا تتقاب الناس لانها لو اغتيبتهم شبعت من لحومهم (قوله يا رسول الله ائذن لى فى ابى سفين قال كيف بقرابتى منه قال والذى اكرمك لاسلنك منهم كما تسل الشعرة من العجين فقال حسان بل سنام المجد من آل هاشم * بنو بنت مخزوم ووالدك العبد * وبعد هذا بيت لم يذكره مسلم يذكره تتم الفائدة والمراد ومن ولدت ابناء زهرة منهم * كرام ولم يقرب عجائز المجد * المراد ببنت مخزوم فاطمة بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم ام عبد الله والد الزبير والى طالب ومراده بابى سفين هذا المذكور المجد ابو سفيان بن الحارث بن عبد المطلب وهو ابن عم النبى صلى الله عليه وسلم وكان يوذى النبى صلى الله عليه وسلم والمسلمين فى ذلك الوقت ثم اسلم وحسن اسلامه قوله ولدت ابناء زهرة منهم مراده آلة بنت وهب بن عبد مناف ام حمزة وصفية واما قوله ووالدك العبد فهو سب لابى سفين بن الحارث ومعناه ان ام الحارث بن عبد المطلب والد ابى سفين هذا هى سمية بنت موهب غلام لبنى عبد مناف وكذا ام ابى سفيان بن الحارث كانت كذلك وهو مراده بقوله ولم يقرب عجائز المجد (قوله لاسلنك منهم كما تسل الشعرة من العجين) المراد بالخمير العجين كما قال فى الرواية الاخرى ومعناه لاتلطفن فى تخليص نسبك من هجوه بحيث لا يبقى جزء من نسبك فى نسبهم الذى ناله الهجو كما ان الشعرة اذا سلت من العجين لا يبقى منها شئ فيه بخلاف ما لو سلت من شئ صلب فانها ربما انقطعت فبقيت منها فيه بقية (قوله صلى الله عليه وسلم اهجوا قريشا فانه اشد عليها من رشق بالنبل) هو بفتح الراء وهو الرمى بها واما الرشق بالكسر فهو اسم للنبل التى ترمى دفعة واحدة وفى بعض النسخ رشق النبل وفيه جواز هجو الكفار ما لم يكن امان ونحوه لا غيبة فيه واما امره صلى الله عليه وسلم بهجائهم وطلبه ذلك من اصحابه واحد بعد واحد ولم يرض قول الاول والثانى حتى امر حسان فالمقصود منه النكاية فى الكفار وقد امره الله تعالى بالجهاد فى الكفار والاغلاظ عليهم وكان هذا الهجو اشد عليهم من رشق النبل فكان مندوبا الى ذلك مع ما فيه من كف اذاهم وبيان نقصهم والانتصار بهجائهم للمسلمين

وقالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هجاهم حسان فشفا واشتفى **قال حسان**

هجوت محمدا فاجبت عنه + وعند الله فى ذاك الجزاء
هجوت محمدا برا تقيا + رسول الله شيمته الوفاء
فان ابى ووالدتى وعرضى + لعرض محمد منكم وقاء
تكلت بنيتى ان لم تروها + تثير النقع من كنفى كداء
يبارين الاعنة مصعدات + على اكتافها الاسل الظماء
تظل جيادنا متمطرات + تلطمهن بالخمر النساء
فان اعرضتم عنا اعتمرنا + وكان الفتح وانكشف الغطاء
والا فاصبروا لضراب يوم + يعز الله فيه من يشاء
وقال الله قد ارسلت عبدا + يقول الحق ليس به خفاء
وقال الله قد يسرت جندا + هم الانصار عرضتها اللقاء
يلاقى كل يوم من معد + سباب او قتال او هجاء
فمن يهجو رسول الله منكم + ويمدحه وينصره سواء
وجبريل رسول الله فينا + وروح القدس ليس له كفاء

حدثنا عمرو الناقد نا عمر بن يونس اليمامى نا عكرمة بن عمار عن ابى كثير قال حدثنى ابو هريرة قال كنت ادعو امى الى الاسلام وهى مشركة فدعوتها يوما فاسمعتنى فى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اكره فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا ابكى قلت يا رسول الله انى كنت ادعو امى الى الاسلام فتابى على فدعوتها اليوم فاسمعتنى فيك ما اكره فادع الله ان يهدى ام ابى هريرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اهد ام ابى هريرة فخرجت مستبشرا بدعوة نبى الله صلى الله عليه وسلم فلما جئت فصرت الى الباب فاذا هو مجاف فسمعت امى خشف قدمى فقالت مكانك يا ابا هريرة وسمعت خضخضة الماء قال فاغتسلت ولبست درعها وعجلت عن خمارها ففتحت الباب ثم قالت يا ابا هريرة اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله قال فرجعت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتيته وانا ابكى من الفرح قال قلت يا رسول الله ابشر قد استجاب الله دعوتك وهدى ام ابى هريرة فحمد الله واثنى عليه وقال خيرا قال قلت يا رسول الله ادع الله ان يحببنى انا وامى الى عباده المؤمنين ويحببهم الينا قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم حبب عبيدك هذا يعنى ابا هريرة وامه الى عبادك المؤمنين وحبب اليهم المؤمنين فما خلق مؤمن يسمع بى ولا يرانى الا احبنى **حدثنا** قتيبة بن سعيد وابو بكر بن ابى شيبة وزهير بن حرب جميعا عن سفيان قال زهير نا سفيان بن عيينة عن الزهرى عن الاعرج قال سمعت ابا هريرة يقول انكم تزعمون ان ابا هريرة يكثر الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم والله الموعد كنت رجلا مسكينا اخدم رسول الله صلى الله عليه وسلم على ملء بطنى وكان المهاجرون يشغلهم الصفق بالاسواق وكانت الانصار يشغلهم القيام على اموالهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يبسط ثوبه فلن ينسى شيئا سمعه منى فبسطت ثوبى حتى قضى حديثه ثم ضممته الى فما نسيت شيئا سمعته منه **حدثنى** عبد الله بن جعفر بن يحيى بن خالد نا معن نا مالك بن انس ح وحدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق نا معمر كلاهما عن الزهرى عن الاعرج عن ابى هريرة بهذا الحديث غير ان مالكا انتهى حديثه عند انقضاء قول ابى هريرة ولم يذكر فى حديثه الرواية عن النبى صلى الله عليه وسلم من يبسط ثوبه الى آخره **وحدثنى** حرملة بن يحيى التجيبى انا ابن وهب اخبرنى يونس عن ابن شهاب ان عروة بن الزبير حدثه ان عائشة قالت الا يعجبك ابو هريرة جاء فجلس الى جانب حجرتى يحدث عن النبى صلى الله عليه وسلم يسمعنى ذلك وكنت اسبح فقام قبل ان اقضى سبحتى ولو ادركته لرددت عليه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يسرد الحديث كسردكم قال ابن شهاب وقال ابن المسيب ان ابا هريرة قال يقولون ان ابا هريرة قد اكثر والله الموعد ويقولون ما بال المهاجرين

قال العلماء وينبغى ان لا يبدأ المشركون بالسلام اذا جاءوا مخافة من سبهم الاسلام واهله قال الله تعالى ولا تسبوا الذين يدعون من دون الله فيسبوا الله عدوا بغير علم ولتنزيه سنة المسلمين عن الفحش الا ان تدعو الى ذلك ضرورة لابتدائهم به فيكيف اذا هم ونحوه كما فعل النبى صلى الله عليه وسلم (**قوله** قد آن لكم) اى حان لكم ان ترسلوا الى هذا الاسد انصارب بذنبه قال العلماء المراد بذنبه هنا لسانه فشبه نفسه بالاسد فى انتقامه وبطشه اذا غتاظ وحينئذ يضرب بذنبه جنبيه كما فعل حسان بلسانه حين ادلعه فجعل يحركه فشبه نفسه بالاسد ولسانه بذنبه (**قوله** ثم ادلع لسانه اى اخرجه عن الشفتين يقال ادلع لسانه واداعه ودلع اللسان بنفسه (**قوله** لافرينهم بلسانى فرى الاديم) اى لامزقن اعراضهم تمزيق الجلد (**قوله** صلى الله عليه وسلم هجاهم حسان فشفى واشتفى) اى شفى المؤمنين واشتفى هو بما لامن عرض الكفار ومزقها ونافح عن الاسلام والمسلمين (**قوله** هجوت محمدا برا تقيا) وفى كثير من النسخ صنيفا بدل تقيا فالبر بفتح الباء الواسع الخير والنفع وهو ماخوذ من البر بكسر الباء وهو الاتساع فى الاحسان وهو اسم جامع للخير وقيل البر هنا بمعنى المبرة عن الماثم واما الحنيف فقيل هو المستقيم والاصح انه المائل الى الخير وقيل الحنيف التابع ملة ابراهيم صلى الله عليه وسلم (**قوله** شيمته الوفاء) اى خلقه (**قوله** فان ابى ووالده وعرضى لعرض محمد منكم وقاء) هذا مما احتج به ابن قتيبة لمذهبه ان عرض الانسان هو نفسه لا اسلافه لانه ذكر عرضه واسلافه بالعطف وقال غيره عرض الرجل موه وكلها التى يحمد بها ويذم من نفسه واسلافه وكل ما حفه نقص يعنيه واما (**قوله** قاترتكسوا الوادوبالمد وهو ما وقيت به الشئ (**قوله** تكلت بنيتى) معناه ثكلت فقدت وبنيتى اى نفسى (**قوله** تثير النقع) اى ترفع الغبار وتهيجه (**قوله** من كنفى كداء) هو بفتح النون اى جانبى كداء بفتح الكاف وبالمد هى ثنية على باب مكة سبق بيانها فى كتاب الحج وعلى هذه الرواية فى هذه البيت اقوا ومخالف لباقيها وفى بعض النسخ غايتها كداء وفى بعضها موعدها كداء (**قوله** يبارين الاعنة) اى يجرين عن الاعنة قال القاضى الاول هو الرواية الاكثرين ومعناه انها لصلابتها وقوة نفوسها تضايق اعنتها القوة جذبها لها وهى منازعتها لها ايضا قال القاضى وفى رواية ابن الحذاء يبارين الاسنة وهى الرماح قال فان صحت هذه الرواية فمعناها ان يضاهين قواها واعتدالها (**قوله** مصعدات) اى مقبلات اليكم ومتوجهات يقال اصعد فى الارض اذا ذهب فيها متبددا ولا يقال للراجع (**قوله** على اكتافها الاسل الظماء) اما اكتافها فبالتاء المثناة فوق والاسل بفتح الهمزة وبسين مهملة وبعدها لام هذه رواية الجمهور والاسل الرماح والظماء الرقاق فكانها لقلة مائها عطاش وقيل المراد بالظماء العطاش لدماء الاعداء وفى بعض الروايات الاسد الظماء بالدال اى الرجال المشبهون للاسد العطاش الى دمائكم (**قوله** تظل جيادنا متمطرات) اى تظل خيولنا مسرعات يسبق بعضها بعضا (**قوله** تلطمهن بالخمر النساء) اى تسحبهن النساء بخمرهن بضم الخاء والميم جمع خمار يزين بهن الغبار وهذا الغرتها وكرامتها عندهم وحكى القاضى انه روى بالخمر بفتح الميم جمع خمرة وهو صحيح المعنى لكن الاول هو المعترف به والابلغ فى اكرامها (**قوله** قال الله قد يسرت جندا) اى هيأتهم وارصدتهم (**قوله** عرضتها اللقاء) هو بضم العين اى مقصودها ومطلوبها (**قوله** ليس له كفاء) اى مماثل ولا مقاوم والله اعلم **باب** من فضائل ابى هريرة رضى الله عنه (**قوله** فصرت الى الباب فاذا هو مجاف) اى مغلق (**قوله** خشف قدمى) اى صوتها فى الارض وخضخضة الماء صوت تحريكه وفيه استجابة دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم على الفور بعين المسئول وهو من اعلام نبوته صلى الله عليه وسلم واستجاب حمد الله عند حصول النعم

والانصار لا یتحدثون مثل احادیثه وسأخبرکم عن ذلک ان اخوانی من الانصار کان یشغلهم عمل ارضهم واما اخوانی من المهاجرین کان یشغلهم الصفق بالاسواق وکنت الزم رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ملئ بطنی فاشهد اذا غابوا واحفظ اذا نسوا ولقد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما ایکم یبسط ثوبه فیاخذ من حدیثی هذا ثم یجمعه الی صدره فانه لم ینس شیئا سمعه فبسطت بردة علی حتی فرغ من حدیثه ثم جمعتها الی صدری فما نسیت بعد ذلک الیوم شیئا حدثنی به ولولا آیتان انزلهما الله فی کتابه ما حدثت شیئا ابدا ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والهدی الی آخر الآیتین **وحدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی انا ابو الیمان عن شعیب عن الزهری قال اخبرنی سعید بن المسیب وابو سلمة بن عبد الرحمن ان ابا هریرة قال انکم تقولون ان ابا هریرة یکثر الحدیث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم بنحو حدیثهم **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد وزهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر واللفظ لعمرو قال اسحاق انا وقال الآخرون نا سفیان بن عیینة عن عمرو عن الحسن بن محمد قال اخبرنی عبید الله بن ابی رافع وهو کاتب علی قال سمعت علیا وهو یقول بعثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم انا والزبیر والمقداد فقال ائتوا روضة خاخ فان بها ظعینة معها کتاب فخذوه منها فانطلقنا تعادی بنا خیلنا فاذا نحن بالمرأة فقلنا اخرجی الکتاب فقالت ما معی کتاب فقلنا لتخرجن الکتاب او لتلقین الثیاب فاخرجته من عقاصها فاتینا به رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا فیه من حاطب بن ابی بلتعة الی اناس من المشرکین من اهل مکة یخبرهم ببعض امر رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا حاطب ما هذا قال لا تعجل علی یا رسول الله انی کنت امرأ ملصقا فی قریش قال سفیان کان حلیفا لهم ولم یکن من انفسها وکان من کان معک من المهاجرین لهم قرابات یحمون بها اهلیهم فاحببت اذ فاتنی ذلک من النسب فیهم ان اتخذ فیهم یدا یحمون بها قرابتی ولم افعله کفرا ولا ارتدادا عن دینی ولا رضی بالکفر بعد الاسلام فقال النبی صلی الله علیه وسلم صدق فقال عمر دعنی یا رسول الله اضرب عنق هذا المنافق فقال انه قد شهد بدرا وما یدریک لعل الله اطلع علی اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم فانزل الله عز وجل یا ایها الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء ولیس فی حدیث ابی بکر وزهیر ذکر الآیة وجعلها اسحاق فی روایته من تلاوة سفیان **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة نا محمد بن فضیل ح وحدثنا اسحق بن ابراهیم انا عبد الله بن ادریس ح وحدثنا رفاعة بن الهیثم الواسطی نا خالد یعنی ابن عبد الله کلهم عن حصین عن سعد بن عبیدة عن ابی عبد الرحمن السلمی عن علی قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم وابا مرثد الغنوی والزبیر بن العوام وکلنا فارس فقال انطلقوا حتی تاتوا روضة خاخ فان بها امرأة من المشرکین معها کتاب من حاطب الی المشرکین فذکر بمعنی حدیث عبید الله بن ابی رافع عن علی **حدثنا** قتیبة بن سعید نا لیث ح وحدثنا محمد بن رمح انا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر ان عبدا لحاطب جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم یشکو حاطبا فقال یا رسول الله لیدخلن حاطب النار فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کذبت لا یدخلها فانه شهد بدرا والحدیبیة **حدثنی** هارون بن عبد الله نا حجاج بن محمد قال قال ابن جریج اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول اخبرتنی ام مبشر

باب من فضائل حاطب بن ابی بلتعة واهل بدر رضی الله عنهم

باب من فضائل اصحاب الشجرة اهل بیعة الرضوان رضی الله عنهم

(**قوله** کنت اخدم رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ملأ بطنی) ای الازمه واقنع بقوتی ولا اجمع مالا لذخیرة ولا غیرها ولا ازید علی قوتی والمراد من حیث حصل القوت من الوجوه المباحة ولیس هو من الخدمة بالاجرة (**قوله** یقولون ان ابا هریرة یکثر الحدیث والله الموعد) معناه فیحاسبنی ان تعمدت کذبا ویحاسب من ظن بی السوء (**قوله** یشغلهم الصفق بالاسواق) هو بفتح الیاء من شغلهم وحکی ضمها وهو غریب والصفق هو کنایة عن التبایع وکانوا یصفقون بالایدی من المتبایعین بعضها علی بعض والسوق مؤنثة ویذکر سمیت به لقیام الناس فیها علی سوقهم وفی هذا الحدیث معجزة ظاهرة لرسول الله صلی الله علیه وسلم فی بسط ثوب ابی هریرة (**قوله** کنت اسبح فقام قبل ان اقضی سبحتی) معنی اسبح اصلی نافلة وهی السبحة بضم السین قیل المراد هنا صلوة الضحی (**قوله** لم یکن یسرد الحدیث کسردکم) ای یکثره ویتابعه والله اعلم **باب** من فضائل حاطب بن ابی بلتعة واهل بدر رضی الله عنهم (**قوله** روضة خاخ) هی بخائین معجمتین هذا هو الصواب الذی قاله العلماء کافة من جمیع الطوائف وفی جمیع الروایات والکتب ووقع فی البخاری من روایة ابی عوانة حاج بالحاء المهملة والجیم واتفق العلماء علی انه من غلط ابی عوانة وانما اشتبه علیه بذات حاج بالمهملة والجیم وهی موضع بین المدینة والشام علی طریق الحجیج واما روضة خاخ فبین مکة والمدینة بقرب المدینة قال صاحب المطالع وقال الصایدی هی بقرب مکة والصواب الاول (**قوله** صلی الله علیه وسلم فان بها ظعینة معها کتاب) الظعینة هنا الجاریة واصلها الهودج وسمیت بها الجاریة لانها تکون فیه واسم هذه الظعینة سارة مولاة لعمران بن ابی صیفی القرشی وفی هذا معجزة ظاهرة لرسول الله صلی الله علیه وسلم وفیه هتک استار الجواسیس بقراءة کتبهم سواء کان رجلا او امرأة وفیه هتک ستر المفسد اذا کان فیه مصلحة او کان فی الستر مفسدة وانما یندب الستر اذا لم یکن فیه مفسدة ولا یفوت به مصلحة وعلی هذا تحمل الاحادیث الواردة فی الندب الی الستر وفیه ان الجاسوس وغیره من اصحاب الذنوب الکبائر لا یکفرون بذلک وهذا الجنس کبیرة قطعا لانه یتضمن ایذاء النبی صلی الله علیه وسلم وهو کبیرة بلا شک لقوله تعالی ان الذین یؤذون الله ورسوله لعنهم الله الآیة وفیه انه لا یحد العاصی ولا یعزر الا باذن الامام وفیه اشارة جلساء الامام والحاکم بما یرونه کما اشار عمر بضرب عنق حاطب ومذهب الشافعی وطائفة ان الجاسوس المسلم یعزر ولا یجوز قتله وقال بعض المالکیة یقتل الا ان یتوب وبعضهم یقتل وان تاب وقال مالک یجتهد فیه الامام (**قوله** تعادی بنا خیلنا) هو بفتح التاء ای تجری (**قوله** فاخرجته من عقاصها) هو بکسر العین ای شعرها المضفور عقیصة (**قوله** صلی الله علیه وسلم لعل الله اطلع علی اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم) قال العلماء معناه الغفران لهم فی الآخرة والا فان توجه علی احد منهم حد او غیره اقیم علیه فی الدنیا ونقل القاضی عیاض الاجماع علی اقامة الحد واقامة عمر علی بعضهم قال وضرب النبی صلی الله علیه وسلم مسطحا الحد وکان بدریا (**قوله** عن علی رض قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم وابا مرثد الغنوی والزبیر بن العوام) وفی الروایة السابقة المقداد بدل ابی مرثد ولا منافاة بل بعث الاربعة علیا والزبیر والمقداد وابا مرثد (**قوله** یا رسول الله لیدخلن حاطب النار فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کذبت لا یدخلها فانه شهد بدرا والحدیبیة) فیه فضیلة اهل بدر والحدیبیة وفضیلة حاطب لکونه منهم وفیه ان لفظة الکذب هی الاخبار عن الشیء علی خلاف ما هو عمدا کان او سهوا سواء کان الاخبار عن ماض او مستقبل وخصته المعتزلة بالعمد هذا یرد علیهم وسبقت المسئلة فی کتاب الایمان وقال بعض اهل اللغة لا یستعمل الکذب الا فی الاخبار عن الماضی بخلاف ما هو مستقبل وهذا الحدیث یرد علیه والله اعلم **باب** من فضائل اصحاب الشجرة اهل بیعة الرضوان رضی الله عنهم

انها سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول عند حفصة لا يدخل النار ان شاء الله من اصحاب الشجرة احد ممن بايعوا تحتها قالت بلى يا رسول الله فانتهرها فقالت حفصة وان منكم الا واردها فقال النبى صلى الله عليه وسلم قد قال الله ثم ننجى الذين اتقوا ونذر الظالمين فيها جثيا حدثنا ابو عامر الاشعرى وابو كريب جميعا عن ابى اسامة قال ابو عامر نا ابو اسامة نا بريد عن جده ابى بردة عن ابى موسى قال كنت عند النبى صلى الله عليه وسلم وهو نازل بالجعرانة بين مكة والمدينة ومعه بلال فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل اعرابى فقال الا تنجز لى يا محمد ما وعدتنى فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ابشر فقال له الاعرابى اكثرت على من ابشر فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابى موسى وبلال كهيئة الغضبان فقال ان هذا قد رد البشرى فاقبلا انتما فقالا قبلنا يا رسول الله ثم دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بقدح فيه ماء فغسل يديه ووجهه فيه ومج فيه ثم قال اشربا منه وافرغا على وجوهكما ونحوركما وابشرا فاخذا القدح ففعلا ما امرهما به رسول الله صلى الله عليه وسلم فناداتهما ام سلمة من وراء الستر افضلا لامكما فافضلا لها منه طائفة حدثنا عبد الله بن براد ابو عامر الاشعرى وابو كريب محمد بن العلاء واللفظ لابى عامر قالا نا ابو اسامة عن بريد عن ابى بردة عن ابيه قال لما فرغ النبى صلى الله عليه وسلم من حنين بعث ابا عامر على جيش الى اوطاس فلقى دريد بن الصمة فقتل دريد بن الصمة وهزم الله اصحابه فقال ابو موسى وبعثنى مع ابى عامر قال فرمى ابو عامر فى ركبته رماه رجل من بنى جشم بسهم فاثبته فى ركبته فانتهيت اليه فقلت يا عم من رماك فاشار ابو عامر الى ابى موسى فقال ان ذاك قاتلى تراه ذاك الذى رمانى قال ابو موسى فقصدت له فاعتمدته فلحقته فلما رانى ولى عنى ذاهبا فاتبعته وجعلت اقول له الا تستحيى الست عربيا الا تثبت فكف فالتقت انا وهو فاختلفنا انا وهو ضربتين فضربته بالسيف فقتلته ثم رجعت الى ابى عامر فقلت ان الله قد قتل صاحبك قال فانزع هذا السهم فنزعته فنزا منه الماء فقال يا ابن اخى انطلق الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقرأه منى السلام وقل له يقول لك ابو عامر استغفر لى قال واستعملنى ابو عامر على الناس ومكث يسيرا ثم انه مات فلما رجعت الى النبى صلى الله عليه وسلم دخلت عليه وهو فى بيت على سرير مرمل وعليه فراش قد اثر رمال السرير بظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم وجنبيه فاخبرته بخبرنا وخبر ابى عامر وقلت له قال قل له يستغفر لى فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بماء فتوضأ منه ثم رفع يديه ثم قال اللهم اغفر لعبيد ابى عامر حتى رايت بياض ابطيه ثم قال اللهم اجعله يوم القيمة فوق كثير من خلقك او من الناس فقلت ولى يا رسول الله فاستغفر فقال النبى صلى الله عليه وسلم اغفر لعبد الله بن قيس ذنبه وادخله يوم القيمة مدخلا كريما قال ابو بردة احدهما لابى عامر والاخرى لابى موسى حدثنا ابو كريب محمد بن العلاء نا ابو اسامة انا بريد عن ابى بردة عن ابى موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى لاعرف اصوات رفقة الاشعريين بالقرآن حين يدخلون بالليل واعرف منازلهم من اصواتهم بالقرآن بالليل وان كنت لم ار منازلهم حين نزلوا بالنهار ومنهم حكيم اذا لقى الخيل او قال العدو وقال لهم ان اصحابى يأمرونكم ان تنظروهم حدثنا ابو عامر الاشعرى وابو كريب جميعا عن ابى اسامة قال ابو عامر نا ابو اسامة قال حدثنى بريد بن عبد الله بن ابى بردة عن جده ابى بردة عن ابى موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الاشعريين اذا ارملوا فى الغزو او قل طعام عيالهم بالمدينة جمعوا ما كان عندهم فى ثوب واحد ثم اقتسموه بينهم فى اناء واحد بالسوية فهم منى وانا منهم حدثنا عباس بن عبد العظيم العنبرى واحمد بن جعفر المعقرى قالا نا النضر وهو ابن محمد اليمامى نا عكرمة نا ابو زميل حدثنى ابن عباس

(قوله صلى الله عليه وسلم لا يدخل النار ان شاء الله من اصحاب الشجرة احد الذين بايعوا تحتها) قال العلماء معناه لا يدخلها احد منهم قطعا كما صرح به فى الحديث الذى قبله حديث حاطب وانما قال ان شاء الله للتبرك لا للشك واما قول حفصة بلى وانتهار النبى صلى الله عليه وسلم لها فقالت وان منكم الا واردها فقال النبى صلى الله عليه وسلم قد قال ثم ننجى الذين اتقوا فيه دليل للمناظرة والاعتراض والجواب على وجه الاسترشاد وهو مقصود حفصة لا انها ارادت رد مقالته صلى الله عليه وسلم والصحيح ان المراد بالورود فى الآية المرور على الصراط وهو جسر منصوب على جهنم فيقع فيها اهلها ويخوا الآخرون **باب** من فضائل ابى موسى وابى عامر الاشعريين رضى الله عنهما فيه استحباب البشارة واستحباب الازدحام فيما يتبرك به وطلبه ممن هو معه والمشاركة فيه (قوله فنزا منه الماء) هو بالنون والزاى اى ظهر وارتفع وجرى ولم ينقطع (قوله على سرير مرمل وعليه فراش وقد اثر رمال السرير بظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم) اما مرمل فباسكان الراء وفتح الميم ورمال بكسر الراء وضمها وهو الذى ينسج فى وجهه بالسعف ونحوه ويشد بشريط ونحوه يقال منه ارملته فهو مرمل وحكى رملته فهو مرمل واما (قوله وعليه فراش فكذا وقع فى صحيح البخارى ومسلم فقال القابسى الذى احفظ فى غير هذا السند ما عليه فراش قال واظن لفظة ما سقطت لبعض الرواة وتابعه القاضى عياض وغيره على ان لفظة ما ساقطة وان الصواب اثباتها قالوا وقد جاء فى حديث عمر فى تخيير النبى صلى الله عليه وسلم ازواجه على رمال سرير ليس بينه وبينه فراش قد اثر الرمال بجنبه (قوله ثم رفع يديه ثم قال اللهم اغفر لعبيد ابى عامر حتى رايت بياض ابطيه الى آخره) فيه استحباب الدعاء واستحباب رفع اليدين فيه وان الحديث الذى رواه انس انه لم ير رفع يديه الا فى ثلثة مواطن محمول على انه لم يره والا فقد ثبت الرفع فى مواطن كثيرة فوق ثلثين موطنا **باب** من فضائل الاشعريين رضى الله عنهم (قوله صلى الله عليه وسلم انى لاعرف اصوات رفقة الاشعريين بالقرآن حين يدخلون بالليل واعرف منازلهم من اصواتهم بالقرآن بالليل وان كنت لم ار منازلهم حين نزلوا بالنهار) اما (قوله صلى الله عليه وسلم يدخلون فبالدال من الدخول هكذا هو فى جميع نسخ بلادنا ونقله القاضى عن جمهور الرواة فى مسلم وفى البخارى قال وقع لبعض رواة الكتابين يرحلون بالراء والحاء المهملة من الرحيل قال واختار بعضهم هذه الرواية **قلت** والاولى صحيحة واصح والمراد يدخلون منازلهم آذا خرجوا للشغل ثم رجعوا وفيه دليل لفضيلة الاشعريين وفيه ان الجهر بالقرآن فى الليل فضيلة اذا لم يكن فيه ايذاء لنائم او مصل او غيرهما ولا رياء والله اعلم والرفقة بضم الراء وكسرها (قوله صلى الله عليه وسلم ومنهم حكيم اذا لقى الخيل او قال العدو قال لهم ان اصحابى يأمرونكم ان تنظروهم) اى تنتظروهم ومنه قوله تعالى انظرونا نقتبس من نوركم قال القاضى واختلف شيوخنا فى المراد بحكيم هنا فقال ابو على الجيانى هو اسم علم الرجل وقال ابو على الصدفى هو صفة من الحكمة (قوله صلى الله عليه وسلم ان الاشعريين اذا ارملوا فى الغزو الى آخره) معنى ارملوا فنى طعامهم وفى هذا الحديث فضيلة الاشعريين وفضيلة الايثار والمواساة وفضيلة خلط الازواد فى السفر وفضيلة جمعها فى شئ عند قلتها فى الحضر ثم يقسم وليس المراد بهذه القسمة المعروفة فى كتب الفقه بشروطها وموانعها فى الربويات واشتراط المواساة وغيرها وانما المراد هنا اباحة بعضهم بعضا ومواساتهم بالموجود (قوله صلى الله عليه وسلم فهم منى وانا منهم سبق تفسيره فى باب فضائل جليبيب **باب** من فضائل ابى سفين صخر بن حرب رضى الله عنه (قوله احمد بن جعفر المعقرى) هو بفتح الميم واسكان العين المهملة وبكسر القاف منسوب الى معقر وهى ناحية من اليمن .

قال كان المسلمون لا ينظرون الى ابى سفيان ولا يقاعدونه فقال للنبى صلى الله عليه وسلم يا نبى الله ثلاث اعطنيهن قال نعم قال عندى احسن العرب واجمله ام حبيبة بنت ابى سفيان ازوجكها قال نعم قال ومعاوية تجعله كاتبا بين يديك قال نعم قال وتؤمرنى حتى اقاتل الكفار كما كنت اقاتل المسلمين قال نعم قال ابو زميل ولولا انه طلب ذلك من النبى صلى الله عليه وسلم ما اعطاه ذلك لانه لم يكن يسأل شيئا الا قال نعم حدثنا عبد الله بن براد الاشعرى ومحمد بن العلاء الهمدانى قالا نا ابو اسامة حدثنى بريد عن ابى بردة عن ابى موسى قال بلغنا مخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن باليمن فخرجنا مهاجرين اليه انا واخوان لى انا اصغرهما احدهما ابو بردة والآخر ابو رهم اما قال بضعا واما قال ثلاثة وخمسين او اثنين وخمسين رجلا من قومى قال فركبنا سفينة فالقتنا سفينتنا الى النجاشى بالحبشة فوافقنا جعفر بن ابى طالب واصحابه عنده فقال جعفر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثنا ههنا وامرنا بالاقامة فاقيموا معنا قال فاقمنا معه حتى قدمنا جميعا قال فوافقنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حين افتتح خيبر فاسهم لنا او قال اعطانا منها وما قسم لاحد غاب عن فتح خيبر منها شيئا الا من شهد معه الا لاصحاب سفينتنا مع جعفر واصحابه قسم لهم معهم قال فكان ناس من الناس يقولون لنا يعنى لاهل السفينة نحن سبقناكم بالهجرة قال فدخلت اسماء بنت عميس وهى ممن قدم معنا على حفصة زوج النبى صلى الله عليه وسلم زائرة وقد كانت هاجرت الى النجاشى فيمن هاجر اليه فدخل عمر على حفصة واسماء عندها فقال عمر حين راى اسماء من هذه قالت اسماء بنت عميس قال عمر الحبشية هذه البحرية هذه قالت اسماء نعم فقال عمر سبقناكم بالهجرة فنحن احق برسول الله صلى الله عليه وسلم منكم فغضبت وقالت كلا والله كنتم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يطعم جائعكم ويعظ جاهلكم وكنا فى دار او فى ارض البعداء البغضاء فى الحبشة وذلك فى الله وفى رسوله صلى الله عليه وسلم وايم الله لا اطعم طعاما ولا اشرب شرابا حتى اذكر ما قلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن كنا نؤذى ونخاف وسأذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم واسأله والله لا اكذب ولا ازيغ ولا ازيد على ذلك قال فلما جاء النبى صلى الله عليه وسلم قالت يا نبى الله ان عمر قال كذا وكذا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بأحق بى منكم وله ولاصحابه هجرة واحدة ولكم انتم اهل السفينة هجرتان قالت فلقد رايت ابا موسى واصحاب السفينة يأتونى ارسالا يسألونى عن هذا الحديث وما من الدنيا شئ هم به افرح ولا اعظم فى انفسهم مما قال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابو بردة فقالت اسماء فلقد رايت ابا موسى وانه ليستعيد هذا الحديث منى حدثنا محمد بن حاتم نا بهز نا حماد بن سلمة عن ثابت عن معاوية بن قرة عن عائذ بن عمرو ان ابا سفيان اتى على سلمان وصهيب وبلال فى نفر فقالوا ما اخذت سيوف الله من عنق عدو الله ما خذها قال فقال ابو بكر اتقولون هذا الشيخ قريش وسيدهم فاتى النبى صلى الله عليه وسلم فاخبره فقال يا ابا بكر لعلك اغضبتهم لئن كنت اغضبتهم لقد اغضبت ربك فاتاهم ابو بكر فقال يا اخوتاه اغضبتكم قالوا لا يغفر الله لك يا اخى حدثنا اسحق بن ابراهيم الحنظلى واحمد بن عبدة واللفظ لاسحاق قالا انا سفيان عن عمرو عن جابر بن عبد الله قال فينا نزلت اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا والله وليهما بنو سلمة وبنو حارثة وما نحب انها لم تنزل لقول الله والله وليهما

(قوله حدثنا ابو زميل الخ) قال حدثنى ابن عباس قال كان المسلمون لا ينظرون الى ابى سفيان ولا يقاعدونه فقال للنبى صلى الله عليه وسلم يا نبى الله ثلاث اعطنيهن قال نعم قال عندى احسن العرب واجمله ام حبيبة بنت ابى سفيان ازوجكها قال نعم قال ومعاوية تجعله كاتبا بين يديك قال نعم قال وتؤمرنى حتى اقاتل الكفار كما كنت اقاتل المسلمين قال نعم قال ابو زميل ولولا انه طلب ذلك من النبى صلى الله عليه وسلم ما اعطاه ذلك لانه لم يكن يسأل شيئا الا قال نعم) اما ابو زميل فبضم الزاى وفتح الميم واسكان الياء واسمه سماك بن الوليد الحنفى اليمامى ثم الكوفى واما (قوله احسن العرب واجمله فهو كقوله كان النبى صلى الله عليه وسلم احسن الناس وجها واحسنه خلقا وقد سبق شرحه فى فضائل النبى صلى الله عليه وسلم ومثله الحديث بعده فى نسار قريش احناه على ولد وارعاه لزوج قال ابو حاتم السجستانى وغيره اى اجملهن احسنهن وارعاهن لكن لا يتكلمون بهذا الا مفردا قال النحويون معناه واجمل من هناك واعلم ان هذا الحديث من الاحاديث المشهورة بالاشكال ووجه الاشكال ان ابا سفيان انما اسلم يوم فتح مكة سنة ثمان من الهجرة وهذا مشهور لا خلاف فيه وكان النبى صلى الله عليه وسلم قد تزوج ام حبيبة قبل ذلك بمان طويل قال ابو عبيدة وخليفة بن خياط وابن عبد البر والجمهور تزوجها سنة ست وقيل سنة سبع قال القاضى عياض واختلفوا اين تزوجها فقيل بالمدينة بعد قدومها من الحبشة وقال الجمهور بارض الحبشة قال واختلفوا فيمن عقد له عليها هناك فقيل عثمان وقيل خالد بن سعيد بن العاصى باذنها وقيل النجاشى لانه كان امير الموضع وسلطانه قال القاضى والذى فى مسلم هنا انه زوجها ابو سفيان غريب جدا وخبرها مع ابى سفيان حين ورد المدينة فى حال كفره مشهور ولم يزد القاضى على هذا وقال ابن حزم هذا الحديث وهم من بعض الرواة لانه لا خلاف بين الناس ان النبى صلى الله عليه وسلم تزوج ام حبيبة قبل الفتح بدهر وهى بارض الحبشة وابوها كافر وفى رواية عن ابن حزم ايضا انه قال موضع قال والآفة فيه من عكرمة بن عمار الراوى عن ابى زميل وانكر الشيخ ابو عمرو بن الصلاح رحمه الله هذا على ابن حزم وبالغ فى الشناعة عليه قال وهذا القول من جسارته فانه كان يجوما على تخطئة الائمة الكبار واطلاق اللسان فيهم قال ولا نعلم احدا من ائمة الحديث نسب عكرمة بن عمار الى وضع الحديث وقد وثقه وكيع ويحيى بن معين وغيرهما وكان مستجاب الدعوة قال وما توهمه ابن حزم من منافاة هذا الحديث لتقدم زواجها غلط منه وغفلة وجهل لانه يحتمل انه سأله تجديد عقد النكاح تطييبا لقلبه لانه كان بمابدى عليها غضاضة من رياسته ونسبه ان تزوج بنته بغير رضاه او انه ظن ان اسلام الاب فى مثل هذا يقتضى تجديد العقد وقد خفى اوضح من هذا على اكبر منه من ابى سفيان ممن كثر علمه وطالت صحبته هذا كلام ابى عمرو رحمه الله وليس فى الحديث ان النبى صلى الله عليه وسلم جدد العقد ولا قال لابى سفيان انه يحتاج الى تجديده فلعله صلى الله عليه وسلم اراد بقوله نعم ان المقصود قد حصل وان لم يكن بحقيقة عقد والله اعلم **باب** من فضائل جعفر واسماء بنت عميس واهل سفينتهم رضى الله عنهم (قوله انا واخوان لى انا اصغرهما بكذا هو فى النسخ اصغرهما والوجه اصغر منهما (قوله فاسهم لنا او قال اعطانا منها ارسالا) بفتح الهمزة اى افواجا فوجا بعد فوج يقال اورد ابله ارسالا اى متقطعة متتابعة واوردها عراكا اى مجتمعة والله اعلم **باب** من فضائل سلمان وبلال وصهيب رضى الله عنهم (قوله ان ابا سفيان اتى على سلمان وصهيب وبلال فى نفر فقالوا ما اخذت سيوف الله من عنق عدو الله ما خذها) ضبطوه بوجهين احدهما ما خذ بها بالقصر وفتح الخاء والثانى بالمد وكسرها وكلاهما صحيح وهذا الاتيان لابى سفيان كان وهو كافر فى الهدنة بعد صلح حديبية وفى هذا فضيلة ظاهرة لسلمان ورفقته هؤلاء وفيه مراعاة قلوب الضعفاء واهل الدين واكرامهم وملاطفتهم (قوله يا اخوتاه اغضبتكم قالوا لا يغفر الله لك يا اخى) اما قولهم يا اخى فضبطوه بضم الهمزة على التصغير وهو تصغير تحبيب وترقيق وملاطفة وفى بعض النسخ بفتحها قال القاضى قد روى عن ابى بكر انه نهى عن مثل هذه الصيغة وقال قل عافاك الله رحمك الله للخزاى لا تقل قبل الدعاء لاقصر صورة صورة لفظ الدعاء قال بعضهم قل لا ويغفر لك الله -

باب من فضائل جعفر واسماء بنت عميس واهل سفينتهم رضى الله عنهم

باب من فضائل سلمان وبلال وصهيب رضى الله عنهم

ابن النمرى

باب من فضائل الانصار رضی الله عنهم

حدثنا محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر وعبد الرحمن بن مهدی قالا نا شعبة عن قتادة عن النضر بن انس عن زید بن ارقم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم اغفر للانصار ولابناء الانصار وابناء ابناء الانصار حدثنیه یحیی بن حبیب انا خالد یعنی ابن الحارث نا شعبة بهذا الاسناد حدثنی ابو معن الرقاشی نا عمر بن یونس نا عکرمة وهو ابن عمار نا اسحاق وهو ابن عبد الله بن ابی طلحة ان انسا حدثهم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم استغفر للانصار قال واحسبه قال ولمن زاری الانصار ولموالی الانصار لا اشك فیه حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب جمیعا عن ابن علیة واللفظ لزهیر قال نا اسماعیل عن عبد العزیز وهو ابن صهیب عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم رأی صبیانا ونساء مقبلین من عرس فقام نبی الله صلی الله علیه وسلم قائما فقال اللهم انتم من احب الناس الی اللهم انتم من احب الناس الی یعنی الانصار حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار جمیعا عن غندر قال ابن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبة عن هشام بن زید قال سمعت انس بن مالك یقول جاءت امرأة من الانصار الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فخلا بها رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال والذی نفسی بیده انکم لاحب الناس الی ثلاث مرات حدثنیه یحیی بن حبیب نا خالد بن الحارث ح وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابن ادریس کلاهما عن شعبة بهذا الاسناد حدثنا محمد بن المثنی ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة یحدث عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الانصار کرشی وعیبتی وان الناس سیکثرون ویقلون فاقبلوا من محسنهم واعفوا عن مسیئهم وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة یحدث عن انس بن مالك عن ابی اسید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشهل ثم بنو الحارث بن خزرج ثم بنو ساعدة وفی کل دور الانصار خیر فقال سعد ما أری رسول الله صلی الله علیه وسلم الا قد فضل علینا فقیل قد فضلکم علی کثیر حدثنا ابن المثنی نا ابو داود نا شعبة عن قتادة قال سمعت انسا یحدث عن ابی اسید الانصاری عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه حدثنا قتیبة وابن رمح عن اللیث بن سعد ح وحدثنا قتیبة نا عبد العزیز یعنی ابن محمد ح وحدثنا ابن المثنی وابن ابی عمر قالا نا عبد الوهاب الثقفی کلاهما عن یحیی بن سعید عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله غیر انه لم یذکر فی الحدیث قول سعد حدثنا محمد بن عباد ومحمد بن حاتم واللفظ لابن عباد قالا نا حاتم وهو ابن اسماعیل عن عبد الرحمن بن حمید عن ابراهیم بن محمد بن طلحة قال سمعت ابا اسید خطیبا عند ابن عتبة فقال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر دور الانصار دار بنی النجار ودار بنی عبد الاشهل ودار بنی الحارث بن الخزرج ودار بنی ساعدة والله لو کنت مؤثرا بها احدا لاثرت بها عشیرتی حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی انا المغیرة بن عبد الرحمن عن ابی الزناد قال شهدا بو سلمة لسهل ابا اسید الانصاری یشهدان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال خیر دور الانصار بنو النجار ثم نبو عبد الاشهل ثم بنو الحارث بن خزرج ثم بنو ساعدة وفی کل دور الانصار خیر قال ابو سلمة قال ابو اسید اراهم انا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کنت کاذبا لبدأت بقومی بنی ساعدة وبلغ ذلك سعد بن عبادة فوجد فی نفسه وقال خلفنا فکنا اخرا لاربع اسرجوا لی حماری أتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فکلمه ابن اخی سهل فقال ائتذهب لترد علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ورسول الله صلی الله علیه وسلم اعلم اولیس حسبك ان تکون رابع اربع فرجع وقال الله ورسوله اعلم وامر بحماره فحل عنه حدثنا عمرو بن علی بن بحر حدثنی ابو داود نا حرب بن شداد عن یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو سلمة ان ابا اسید الانصاری حدثهم سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول خیر الانصار او خیر دور الانصار مثل حدیثهم فی ذکر الدور ولم یذکر قصة سعد بن عبادة وحدثنی عمرو الناقد وعبد بن حمید قالا نا یعقوب وهو ابن ابراهیم بن سعد نا ابی عن صالح عن ابن شهاب قال قال ابو سلمة وعبید الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود سمعنا ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی مجلس عظیم من المسلمین احد نکم بخیر دور الانصار قالوا نعم یا رسول الله قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بنو عبد الاشهل قالوا ثم من یا رسول الله قال ثم بنو النجار قالوا ثم من یا رسول الله قال ثم بنو الحارث بن الخزرج قالوا ثم من یا رسول الله قال ثم بنو ساعدة قالوا ثم من یا رسول الله قال ثم فی کل دور الانصار خیر فقام سعد ابن عبادة مغضبا فقال ألحقنا آخر الاربع حین سمی رسول الله صلی الله علیه وسلم دارهم فلا ادری کلامر رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له رجال من قومه اجلس الا ترضی ان سمی رسول الله صلی الله علیه وسلم دارکم فی الاربع الدور التی سمی فمن ترك فلم یسم اکثر ممن سمی فانتهی سعد بن عبادة عن کلام رسول الله صلی الله علیه وسلم

باب من فضائل الانصار رضی الله عنهم (**قوله** بنو سلمة) هو بکسر اللام قبیلة من الانصار (**قوله** فقام نبی الله صلی الله علیه وسلم ممثلا) هو بضم المیم الاولی واسکان الثانیة وبفتح الثاء المثلثة وکسرها کذا روی بالوجهین وهما مشهوران قال القاضی جمهور الرواة بالفتح قال وصحه بعضهم قال وبعضهم صناوفی البخاری بالکسر ومعناه قائما منتصبا قال وعند بعضهم مقبلا وللبخاری فی کتاب النکاح ممتنا بتاء مثناة فوق ولون من المنة ای متفضلا علیهم قال واختار بعضهم هذا وضبطه بعض المتقنین ممتنا بکسر التاء وتخفیف النون ای قیاما طویلا قال القاضی والمختار ما قدمناه من الجمهور (**قوله** جارت امراة الی رسول الله صلی الله علیه وسلم تخلا بها) هذه المرأة اما محرم له کام سلیم واختها واما المراد بالخلوة انها سألته سؤالا خفیا بحضرة ناس ولم تکن خلوة مطلقة وهی الخلوة المنهی عنها (**قوله** صلی الله علیه وسلم الانصار کرشی وعیبتی) قال العلماء معناه جماعتی وخاصتی الذین اثق بهم واعتمدهم فی اموری قال الخطابی ضرب مثلا بالکرش لانه مستقر غذاء الحیوان الذی یکون به بقاؤه والعیبة وعاء معروف اکبر من المخلاة یحفظ الانسان فیها ثیابه وفاخر متاعه ویصونها ضرب بها مثلا لانهم اهل سره وخفی احواله (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان الناس سیکثرون ویقلون) ای ویقل الانصار وهذا من المعجزات (**قوله** صلی الله علیه وسلم فاقبلوا من محسنهم واعفوا عن مسیئهم) وفی بعض الاصول عن سیئتهم والمراد بذلك فیما سوی الحدود (**قوله** صلی الله علیه وسلم خیر دور الانصار) ای خیر قبائلهم وکانت کل قبیلة منها تسکن محلة فتسمی تلك المحلة دار بنی فلان ولهذا جاء فی کثیر من الروایات بنو فلان من غیر ذکر الدار قال العلماء وتفضیلهم علی قدر سبقهم الی الاسلام وماثرهم فیه وفی هذا دلیل لجواز تفضیل القبائل والاشخاص بغیر مجازفة ولا هوی ولا یکون هذا غیبة (**قوله** سمعت ابا اسید خطیبا عند ابن عتبة) اما اسید بضم الهمزة علی المشهور وحکی القاضی عن عبد الرحمن بن مهدی فتحها وهو شاذ ضعیف وخطیبا بکسر الطاء اسم فاعل وفی بعض النسخ خطبنا بفتحها فعل ماض (**قوله** عند ابن عتبة) بالمثناة فوق وهو الولید بن عتبة بن ابی سفیان عامل عمه معویة بن ابی سفیان علی المدینة

باب من فضائل غفار واسلم وجهينة واشجع ومزينة وتميم ودوس وطيئ

حدثنا نصر بن على الجهضمى ومحمد بن المثنى وابن بشار جميعا عن ابن عرعرة واللفظ للجهضمى قال حدثنى محمد بن عرعرة نا شعبة عن يونس بن عبيد عن ثابت البنانى عن انس بن مالك قال خرجت مع جرير بن عبد الله البجلى فى سفر وكان يخدمنى فقلت له لا تفعل فقال انى قد رايت الانصار تصنع برسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا اليت ان لا اصحب احدا منهم الا خدمته فراد ابن المثنى وابن بشار فى حديثهما وكان جريرا كبر من انس وقال ابن بشار اسن من انس

حدثنا هداب بن خالد الازدى نا سليمان بن المغيرة نا حميد بن هلال عن عبد الله بن الصامت قال قال ابو ذر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غفار غفر الله لها واسلم سالمها الله حدثنا عبيد الله القواريرى ومحمد بن المثنى وابن بشار جميعا عن ابن مهدى قال ابن المثنى حدثنى عبد الرحمن بن مهدى نا شعبة عن ابى عمران الجونى عن عبد الله بن الصامت عن ابى ذر قال قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم ائت قومك فقل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها حدثنا ابن المثنى وابن بشار قالا نا ابو داود نا شعبة فى هذا الاسناد حدثنا محمد بن المثنى وابن بشار وسويد بن سعيد وابن ابى عمر قالوا نا عبد الوهاب الثقفى عن ايوب عن محمد عن ابى هريرة ح وحدثنا عبيد الله بن معاذ نا ابى ح وحدثنا محمد بن المثنى نا عبد الرحمن بن مهدى قالا نا شعبة عن محمد بن زياد عن ابى هريرة ح وحدثنى محمد بن رافع نا شبابة حدثنى ورقاء عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة ح وحدثنا يحيى بن حبيب نا روح بن عبادة ح وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير وعبد بن حميد عن ابى عاصم كلاهما عن ابن جريج عن ابى الزبير عن جابر ح وحدثنى سلمة بن شبيب ثنا الحسن بن اعين نا معقل عن ابى الزبير عن جابر كلهم قال عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها وحدثنى حسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن حسين بن واقد عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها انا انى لم اقلها ولكن قالها الله وحدثنى ابو الطاهر نا ابن وهب عن الليث عن عمران بن ابى انس عن حنظلة بن على عن خفاف بن ايماء الغفارى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فى صلوة اللهم العن بنى لحيان ورعلا وذكوان وعصية عصوا الله ورسوله غفار غفر الله لها واسلم سالمها الله حدثنا يحيى بن يحيى ويحيى بن ايوب وقتيبة وابن حجر قال يحيى بن يحيى انا وقال الاخرون نا اسمعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار انه سمع ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غفار غفر الله لها واسلم سالمها الله وعصية عصت الله ورسوله حدثنا ابن المثنى نا عبد الوهاب نا عبيد الله ح وحدثنا عمرو بن سواد انا ابن وهب انا اسامة ح وحدثنى زهير بن حرب والحلوانى وعبد بن حميد عن يعقوب بن ابراهيم بن سعد نا ابى عن صالح كلهم عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله وفى حديث صالح واسامة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذلك على المنبر حدثنيه حجاج بن الشاعر نا ابو داود الطيالسى نا حرب بن شداد عن يحيى قال حدثنى ابو سلمة قال حدثنى ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مثل حديث هؤلاء عن ابن عمر حدثنى زهير بن حرب نا يزيد هو ابن هارون انا ابو مالك الاشجعى عن موسى بن طلحة عن ابى ايوب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الانصار ومزينة وجهينة وغفار واشجع ومن كان من بنى عبد الله موالى دون الناس والله ورسوله مولاهم حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير نا ابى نا سفيان عن سعد بن ابراهيم عن عبد الرحمن بن هرمز الاعرج عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قريش والانصار ومزينة وجهينة واسلم وغفار واشجع موالى ليس لهم مولى دون الله ورسوله حدثنا عبيد الله بن معاذ نا ابى نا شعبة عن سعد بن ابراهيم بهذا الاسناد مثله غير ان فى الحديث قال سعد فى بعض هذا فيما اعلم حدثنا محمد بن المثنى ومحمد بن بشار قال ابن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سعد بن ابراهيم قال سمعت ابا سلمة يحدث عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال اسلم وغفار ومزينة ومن كان من جهينة او جهينة خير من بنى تميم وبنى عامر والحليفين اسد وغطفان حدثنا قتيبة بن سعيد نا المغيرة يعنى الحزامى عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ح وحدثنا عمرو والناقد وحسن الحلوانى وعبد بن حميد قال عبد اخبرنى وقال الآخران نا يعقوب بن ابراهيم بن سعد نا ابى عن صالح عن الاعرج قال قال ابو هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذى نفس محمد بيده لغفار واسلم ومزينة ومن كان من جهينة او قال جهينة ومن كان من مزينة خير عند الله يوم القيمة من اسد وطيئ وغطفان حدثنى زهير بن حرب ويعقوب الدورقى قالا نا اسمعيل يعنيان ابن علية نا ايوب عن محمد عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاسلم وغفار وشئ من مزينة وجهينة او شئ من جهينة ومزينة خير عند الله قال احسبه قال يوم القيمة من اسد وغطفان وهوازن وتميم حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة نا غندر عن شعبة ح وحدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن محمد بن ابى يعقوب قال سمعت عبد الرحمن بن ابى بكرة يحدث عن ابيه ان الاقرع بن حابس جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انما بايعك سراق الحجيج من اسلم وغفار ومزينة واحسب جهينة محمد الذى شك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارايت ان كان اسلم وغفار ومزينة واحسب جهينة خيرا من بنى تميم وبنى عامر واسد وغطفان اخابوا وخسروا قال نعم قال فوالذى نفسى بيده انهم لاخير منهم وليس فى حديث ابن ابى شيبة محمد الذى شك

(قوله خلفنا) اى اخرنا بجعلنا آخر الناس وفى حديث جرير بن عبد الله وخدمته لانس اكراما للانصار وليل لاكرام الحسن والمنتسب اليه وان كان اصغر سنا وفيه تواضع جرير وفضيلته واكرامه للنبى صلى الله عليه وسلم واحسانه الى من انتسب الى من احسن اليه صلى الله عليه وسلم **باب** من فضائل غفار واسلم وجهينة واشجع ومزينة وتميم ودوس وطئ (قوله صلى الله عليه وسلم واسلم سالمها الله) قال العلماء هو من المسالمة وترك الحرب قيل هو دعاء وقيل خبر قال القاضى فى المشارق هو من احسن الكلام ومجانسته ماخوذ من سالمته اذا لم ترمه مكروه فكانه دعا لهم بان يصنع الله بهم ما يوافقهم فيكون سالمها بمعنى سلمها وقد جاء فاعل بمعنى فعل كقاتله الله اى قتله (قوله صلى الله عليه وسلم اللهم العن بنى لحيان ورعلا) لحيان بكسر اللام وفتحها وهم لحيان بن هذيل ورعل بكسر الراء واسكان العين المهملة وفيه جواز لعن الكفار جملة او الطائفة منهم بخلاف الواحد بعينه (قوله صلى الله عليه وسلم الانصار ومزينة ومن كان من بنى عبد الله ومن ذكر مولى دون الناس

حدثنی هارون بن عبد الله نا عبد الصمد نا شعبة حدثنی سید بنی تمیم محمد بن عبد الله بن ابی یعقوب الضبعی بهذا الاسناد مثله وقال وجهینة ولم یقل حسب **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی نا ابی نا شعبة عن ابی بشر عن عبد الرحمن بن ابی بکرة عن ابیه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اسلم وغفار ومزینة وجهینة خیر من بنی تمیم ومن بنی عامر والحلیفین بنی اسد وغطفان **حدثنا** محمد بن المثنی وهارون بن عبد الله قالا نا عبد الصمد ح **وحدثنیه** عمرو الناقد نا شبابة بن سوار قالا نا شعبة عن ابی بشر بهذا الاسناد **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب واللفظ لابی بکر قالا نا وکیع عن سفیان عن عبد الملک ابن عمیر عن عبد الرحمن بن ابی بکرة عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ارأیتم ان کان جهینة واسلم وغفار خیرا من بنی تمیم وبنی عبد الله بن غطفان وعامر ابن صعصعة ومن هما صوته فقالوا یا رسول الله فقد خابوا وخسروا قال فانهم خیر وفی روایة ابی کریب ارأیتم ان کان جهینة ومزینة واسلم وغفار **حدثنی** زهیر بن حرب نا اسمعیل ابن ابراهیم نا ابو عوانة عن مغیرة عن عامر عن عدی بن حاتم قال تیت عمر بن الخطاب فقال لی ان اول صدقة بیضت وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم ووجوه اصحابه صدقة طیئ جئت بها الی رسول الله صلی الله علیه وسلم **حدثنا** یحیی بن یحیی انا المغیرة بن عبد الرحمن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال قدم الطفیل واصحابه فقالوا یا رسول الله ان دوسا قد کفرت وابت فادع الله علیها فقیل هلکت دوس فقال اللهم اهد دوسا وائت بهم **حدثنا** قتیبة بن سعید نا جریر عن المغیرة عن الحرث عن ابی زرعة قال قال ابو هریرة لا ازال احب بنی تمیم من ثلاث سمعتهن من رسول الله صلی الله علیه وسلم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول هم اشد امتی علی الدجال قال وجاءت صدقاتهم فقال النبی صلی الله علیه وسلم هذه صدقات قومنا قال وکانت سبیة منهم عند عائشة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعتقیها فانها من ولد اسمعیل **حدثنیه** زهیر بن حرب نا جریر عن عمارة عن ابی زرعة عن ابی هریرة قال لا ازال احب بنی تمیم بعد ثلاث سمعتهن من رسول الله صلی الله علیه وسلم یقولها فیهم فذکر مثله **وحدثنا** حامد بن عمر البکراوی نا مسلم بن علقمة المازنی امام مسجد داود نا داود عن الشعبی عن ابی هریرة قال ثلاث خصال سمعتهن من رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بنی تمیم لا ازال احبهم بعد ه و ساق الحدیث بهذا المعنی غیر انه قال هم اشد الناس قتالا فی الملاحم ولم یذکر الدجال **وحدثنی** حرملة بن یحیی انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب حدثنی سعید بن المسیب عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تجدون الناس معادن فخیارهم فی الجاهلیة خیارهم فی الاسلام اذا فقهوا و تجدون من خیر الناس فی هذا الامر اکرههم له قبل ان یقع فیه وتجدون من شر الناس ذا الوجهین الذی یاتی هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه **حدثنی** زهیر بن حرب نا جریر عن عمارة عن ابی زرعة عن ابی هریرة ح **وحدثنا** قتیبة بن سعید نا المغیرة بن عبد الرحمن الحزامی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تجدون الناس معادن بمثل حدیث الزهری غیر ان فی حدیث ابی زرعة والاعرج تجدون من خیر الناس فی هذا الشان اشدهم له کراهیة حتی یقع فیه **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة و عن ابن طاؤس عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر نسلکم ابل قال احدهما صالح نسلکم قریش وقال الآخر نساء قریش احناه علی یتیم فی صغره وارعاه علی زوج فی ذات یده **حدثنا** عمرو والناقد نا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم وابن طاؤس عن ابیه یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم بمثله غیر انه قال ارعاه علی ولد فی صغره ولم یقل یتیم

والله ورسوله مولاهم) ای ولیهم والمتکفل بهم وبمصالحهم وهم موالیه ای ناصروه والمختصون به قال القاضی المراد ببنی عبد الله هنا بنو عبد العزی من غطفان سماهم النبی صلی الله علیه وسلم بنی عبد الله فسمتهم العرب بنی محولة لتحویل اسم ابیهم (قوله والحلیفین اسد وغطفان) بالحاء المهملة من الحلف ای المتحالفین (قوله صلی الله علیه وسلم انهم لاخیر منهم) کذا هو فی جمیع النسخ لاخیر وهی لغة قلیلة تکررت فی الاحادیث واهل العربیة ینکرونها ویقولون الصواب خیر وشر ولا اشر والقبیل انکارهم فهی لغة قلیلة الاستعمال وانما تفضیل هذه القبائل فلسبقهم الی الاسلام وآثارهم فیه (قوله حدثنی سید بنی تمیم محمد بن عبد الله بن ابی یعقوب الضبعی) قال القاضی کذا وقع هنا وضبعة لا تجتمع فی بنی تمیم انما ضبة بن اد بن طابخة بن الیاس بن مضر وفی قریش ایضا ضبة بن الحارث ابن فهر قال وقد نسبه البخاری فی التاریخ کما وقع فی مسلم **قلت** وفی ذیل ایضا ضبة بن عمرو بن الحارث بن تمیم بن سعد بن هذیل فیجوز ان یکون ضبیا بالحلف او مجازا لمقاربة بنی ضبة فان تمیما تجتمع هی وضبة قریبا (قوله اول صدقة بیضت وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم ووجوه اصحابه صدقة طیئ ای مسرتهم وافرحتهم وطیئ بالهمز علی المشهور وحکی ترکه وسبق بیانه والملاحم معارک القتال والتحامه **باب** خیار الناس (قوله صلی الله علیه وسلم تجدون الناس معادن فخیارهم فی الجاهلیة خیارهم فی الاسلام اذا فقهوا) هذا الحدیث سبق شرحه فی فضائل یوسف صلی الله علیه وسلم وفقهوا بضم القاف وفتحها علی المشهور وحکی کسرها ای صاروا فقهاء علماء والمعادن الاصول واذا کانت الاصول شریفة کانت الفروع کذلک غالبا والفضیلة فی الاسلام بالتقوی لکن اذا انضم الیها شرف النسب ازدادت فضلا (قوله صلی الله علیه وسلم وتجدون من خیر الناس فی هذا الامر اشدهم له کراهیة حتی یقع فیه) قال القاضی یحتمل ان المراد به الاسلام کما کان من عمر بن الخطاب وخالد بن الولید وعمرو بن العاصی وعکرمة بن ابی جهل وسهیل بن عمرو وغیرهم من مسلمة الفتح وغیرهم ممن کان یکره الاسلام کراهیة شدیدة فلما دخل فیه اخلص واجاد وجاهد فیه حق جهاده قال ویحتمل ان المراد بالامر هنا الولایات لانه اذا اعطیها من غیر مسئلة اعین علیها (قوله صلی الله علیه وسلم فی ذی الوجهین انه من شرار الناس) فسببه ظاهر لانه نفاق محض وکذب وخداع وتحیل علی اطلاعه علی اسرار الطائفتین وهو الذی یاتی کل طائفة بما یرضیها ویظهر لها انه منها فی خیر او شر وهی مداهنة محرمة **باب** من فضائل نساء قریش (قوله صلی الله علیه وسلم خیر نساء رکبن الابل نساء قریش احناه علی ولد فی صغره وارعاه علی زوج فی ذات یده) فیه فضیلة نساء قریش وفضل هذه الخصال وهی الحنوة علی الاولاد والشفقة علیهم وحسن تربیتهم والقیام علیهم اذا کانوا یتامی ونحو ذلک ومراعاة حق الزوج فی ماله وحفظه والامانة فیه وحسن تدبیره فی النفقة وغیرها وصیانة ونحو ذلک ومعنی رکبن الابل نساء العرب ولهذا قال ابو هریرة فی الحدیث لم ترکب مریم بنت عمران بعیرا قط والمقصود ان نساء قریش خیر نساء العرب وقد علم ان العرب خیر من غیرهم فی الجملة واما الافراد

حدثنی حرملة بن یحیی انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب حدثنی سعید بن المسیب ان ابا هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول نساء قریش خیر نساء رکبن الابل احناه علی طفل وارعاه علی زوج فی ذات یده قال یقول ابو هریرة علی اثر ذلک ولم ترکب مریم بنت عمران بعیرا قط **حدثنی** محمد بن رافع وعبد بن حمید قال عبد نا وقال ابن رافع نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری عن ابن المسیب عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم خطب ام هانی بنت ابی طالب فقالت یا رسول الله انی قد کبرت ولی عیال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر نساء ثم ذکر بمثل حدیث یونس غیر انه قال احناه علی ولد فی صغره **حدثنی** محمد بن رافع وعبد بن حمید قال ابن رافع نا وقال عبد انا عبد الرزاق انا معمر عن ابن طاؤس عن ابیه عن ابی هریرة ح وثنا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر نساء رکبن الابل صالح نساء قریش احناه علی ولد فی صغره وارعاه علی زوج فی ذات یده **حدثنی** احمد بن عثمان بن حکیم الاودی نا خالد یعنی ابن مخلد حدثنی سلیمان وهو ابن بلال حدثنی سهیل عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث معمر هذا سواء **حدثنی** حجاج بن الشاعر نا عبد الصمد نا حماد یعنی ابن سلمة عن ثابت عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اخی بین ابی عبیدة بن الجراح وبین ابی طلحة **حدثنی** ابو جعفر محمد بن الصباح نا حفص بن غیاث نا عاصم الاحول قال قیل لانس بن مالک بلغک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لاحلف فی الاسلام فقال انس قد حالف رسول الله صلی الله علیه وسلم بین قریش والانصار فی داره **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة ومحمد بن عبد الله بن نمیر قالا نا عبدة بن سلیمان عن عاصم عن انس قال حالف رسول الله صلی الله علیه وسلم بین قریش والانصار فی داری التی بالمدینة **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة نا عبد الله بن نمیر وابو اسامة عن زکریا عن سعد بن ابراهیم عن ابیه عن جبیر بن مطعم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاحلف فی الاسلام وایما حلف کان فی الجاهلیة لم یزده الاسلام الا شدة **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم وعبد الله بن عمر وبن ابان کلهم عن حسین قال ابو بکر نا حسین بن علی الجعفی عن مجمع بن یحیی عن سعید بن ابی بردة عن ابی بردة عن ابیه قال صلینا المغرب مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قلنا لو جلسنا حتی نصلی معه العشاء قال فجلسنا فخرج علینا فقال ما زلتم ههنا قلنا یا رسول الله صلینا معک المغرب ثم قلنا نجلس حتی نصلی معک العشاء قال احسنتم او اصبتم قال فرفع رأسه الی السماء وکان کثیرا مما یرفع رأسه الی السماء فقال النجوم امنة للسماء فاذا ذهبت النجوم اتی السماء ما توعد وانا امنة لاصحابی فاذا ذهبت انا اتی اصحابی ما یوعدون واصحابی امنة لامتی فاذا ذهب اصحابی اتی امتی ما یوعدون **حدثنا** ابو خیثمة زهیر بن حرب واحمد بن عبدة الضبی واللفظ لزهیر قالا نا سفیان بن عیینة قال سمع عمرو جابرا یخبر عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یاتی علی الناس زمان یغزو فئام من الناس فیقال لهم فیکم من رای رسول الله صلی الله علیه وسلم فیقولون نعم فیفتح لهم ثم یغزو فئام من الناس فیقال لهم هل فیکم من رای من صحب رسول الله صلی الله علیه وسلم فیقولون نعم فیفتح لهم ثم یغزو فئام من الناس فیقال لهم فیکم من رای من صحب من صحب رسول الله صلی الله علیه وسلم فیقولون نعم فیفتح لهم **حدثنی** سعید بن یحیی ابن سعید الاموی نا ابی نا ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر قال زعم ابو سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یاتی علی الناس زمان یبعث منهم البعث فیقولون انظروا هل تجدون فیکم احدا من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فیوجد الرجل فیفتح لهم به ثم یبعث البعث الثانی فیقولون هل فیهم من رای اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فیفتح لهم ثم یبعث البعث الثالث فیقال انظروا هل ترون فیهم من رای من رای اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ثم یکون البعث الرابع فیقال انظروا هل ترون فیهم احدا رای من رای احدا رای اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فیوجد الرجل فیفتح لهم به

قید دخل بها الخصوص ومعنی ذات یده ای آکلة المضاف الیه ومعنی احناه اشفقه والحانیة علی ولدها ای تقوم علیهم بعد موتهم فلا تتزوج فان تزوجت فلیست بحانیة قال الهروی وقد سبق فی باب فضل ابی سفیان قریب بیان احناه وارعاه وان معناه واحنا هن والله اعلم **باب** مواخاة النبی صلی الله علیه وسلم بین اصحابه رضی الله عنهم ذکر فی الباب المؤاخاة والحلف وحدیث لاحلف فی الاسلام وحدیث انس آخر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بین قریش والانصار فی داری بالمدینة قال القاضی قال الطبری لا یجوز الحلف الیوم فان المذکور فی الحدیث والموارثة به والمواخاة کله منسوخ لقوله تعالی واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض وقال الحسن کان التوارث بالحلف فنسخ بآیة المواریث قلت اما ما علقت بالارث فیستحب فیه المحالفة عند جماهیر العلماء واما المؤاخاة فی الاسلام والمحالفة علی طاعة الله تعالی والتناصر فی الدین والتعاون علی البر والتقوی واقامة الحق فهذا باق لم ینسخ وهذا معنی قوله صلی الله علیه وسلم فی هذه الاحادیث وایما حلف کان فی الجاهلیة لم یزده الاسلام الا شدة واما قوله صلی الله علیه وسلم لاحلف فی الاسلام فالمراد به حلف التوارث والحلف علی ما منع الشرع منه والله اعلم **باب** بیان ان بقاء النبی صلی الله علیه وسلم امان لاصحابه وبقاء اصحابه امان لامته (قوله صلی الله علیه وسلم النجوم امنة للسماء فاذا ذهبت النجوم اتی السماء ما توعد) قال العلماء الامنة بفتح الهمزة والیم والامن والامان بمعنی ومعنی الحدیث ان النجوم ما دامت باقیة فالسماء باقیة فاذا انکدرت النجوم وانتثرت فی القیامة وهنت السماء فانفطرت وانشقت وذهبت (قوله صلی الله علیه وسلم وانا امنة لاصحابی فاذا ذهبت اتی اصحابی ما یوعدون) ای من الفتن والحروب وارتداد من ارتد من الاعراب واختلاف القلوب ونحو ذلک مما انذر به صریحا وقد وقع کل ذلک (قوله صلی الله علیه وسلم واصحابی امنة لامتی فاذا ذهب اصحابی اتی امتی ما یوعدون) معناه من ظهور البدع والحوادث فی الدین والفتن فیه وطلوع قرن الشیطان وظهور الروم وغیرهم علیهم وانهتاک المدینة ومکة وغیر ذلک وهذه کلها من معجزاته صلی الله علیه وسلم **باب** فضل الصحابة ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم (قوله صلی الله علیه وسلم یغزو فئام من الناس) هو بالغاء مکسورة ثم همزة ای جماعة وحکی القاضی لغة فیه بالنباء مخففة بلا همزة ولغة اخری بفتح الفاء حکاها عن الخلیل والمشهور الاول وفی هذا الحدیث معجزات لرسول الله صلی الله علیه وسلم وفضل الصحابة والتابعین وتابعیهم والبعث هنا الجیش (قوله عن عبیدة السلمانی) هو بفتح العین والسین واسکان اللام منسوب الی بنی سلمان (قوله صلی الله علیه وسلم خیرکم قرنی وفی روایة خیر امتی وفی روایة خیر الناس قرنی ثم الذین یلونهم الی آخره) اتفق العلماء علی ان خیر القرون قرنه صلی الله علیه وسلم والمراد اصحابه وقد قدمنا ان الصحیح الذی علیه الجمهور ان کل مسلم رای النبی صلی الله علیه وسلم ولو ساعة فهو من اصحابه وروایة خیر الناس علی عمومها والمراد منه جملة القرن ولا یلزم منه تفضیل الصحابی علی الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم ولا افراد النساء علی مریم وآسیة وغیرهما

حدثنا قتيبة بن سعيد وهناد بن السري قالا نا ابو الاحوص عن منصور عن ابراهيم بن يزيد عن عبيدة السلماني عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير امتي القرن الذين يلوني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يجيء قوم تسبق شهادة احدهم يمينه ويمينه شهادته لم يذكر هناد القرن في حديثه وقال قتيبة ثم يجيء اقوام حدثنا عثمان بن ابي شيبة واسحاق بن ابراهيم الحنظلي قال اسحاق انا وقال عثمان نا جرير عن منصور عن ابراهيم عن عبيدة عن عبد الله قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الناس خير قال قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يجيء قوم تبدر شهادة احدهم يمينه وتبدر يمينه شهادته قال ابراهيم كانوا ينهوننا ونحن غلمان عن العهد والشهادات حدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة ح وحدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان كلاهما عن منصور باسناد ابي الاحوص وجرير بمعنى حديثهما وليس في حديثهما سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثني الحسن بن علي الحلواني نا ازهر بن سعد السمان عن ابن عون عن ابراهيم عن عبيدة عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم فلا ادري في الثالثة او في الرابعة قال ثم يتخلف بعدهم خلف تسبق شهادة احدهم يمينه ويمينه شهادته حدثني يعقوب بن ابراهيم نا هشيم عن ابي بشر ح وحدثني اسماعيل بن سالم قال انا هشيم انا ابو بشر عن عبد الله بن شقيق عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير امتي القرن الذي بعثت فيهم ثم الذين يلونهم والله اعلم اذكر الثالث ام لا قال ثم يخلف قوم يحبون السمانة يشهدون قبل ان يستشهدوا حدثنا محمد بن بشار نا محمد ابن جعفر ح وحدثنا ابو بكر بن نافع نا غندر عن شعبة ح وحدثني حجاج بن الشاعر نا ابو الوليد نا ابو عوانة كلاهما عن ابي بشر بهذا الاسناد مثله غير ان في حديث شعبة قال ابو هريرة فلا ادري مرتين او ثلاثا حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ومحمد بن المثنى وابن بشار جميعا عن غندر قال ابن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت ابا جمرة قال حدثني زهدم بن مضرب قال سمعت عمران بن حصين يحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان خيركم قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم قال عمران فلا ادري اقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد قرنه مرتين او ثلاثا ثم يكون بعدهم قوم يشهدون ولا يستشهدون ويخونون ولا يؤتمنون وينذرون ولا يوفون ويظهر فيهم السمن وحدثني محمد بن حاتم نا يحيى بن سعيد ح وحدثنا عبد الرحمن بن بشر العبدي نا بهز ح وحدثني محمد بن رافع نا شبابة كلهم عن شعبة بهذا الاسناد وفي حديثهم قال فلا ادري اذكر بعد قرنه قرنين او ثلاثة وفي حديث شبابة قال سمعت زهدم بن مضرب وجاءني في حاجة على فرس فحدثني انه سمع عمران بن حصين وفي حديث يحيى وشبابة ينذرون ولا يفون وفي حديث بهز يوفون كما قال ابن جعفر حدثنا قتيبة بن سعيد ومحمد بن عبد الملك الاموي قالا نا ابو عوانة ح وحدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا معاذ بن هشام نا ابي كلاهما عن قتادة عن زرارة بن اوفى عن عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث خير هذه الامة القرن الذي بعثت فيهم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم زاد في حديث ابي عوانة قال والله اعلم اذكر الثالث ام لا بمثل حديث زهدم عن عمران وزاد في حديث هشام عن قتادة ويحلفون ولا يستحلفون

بل المراد جملة القرن بالنسبة الى كل قرن بجملته قال القاضي واختلفوا في المراد بالقرن هنا فقال المغيرة قرنه اصحابه والذين يلونهم ابناءهم والثالث ابناء ابنائهم وقال شهر قرنه ما بقيت عين رأته والثاني ما بقيت عين رأت من رآه ثم كذلك وقال غير واحد القرن كل طبقة مقترنين في وقت وقيل هو لاهل مدة بعث فيها نبي طالت مدته ام قصرت وذكر الحربي الاختلاف في قدره بالسنين من عشر سنين الى مائة وعشرين ثم قال وليس منه شيء واضح ورأى ان القرن كل امة هلكت فلم يبق منها احد وقال الحسن وغيره القرن عشر سنين وقتادة سبعون والنخعي اربعون وزرارة بن ابي اوفى مائة وعشرون وعبد الملك بن عمير مائة وقال ابن الاعرابي هو الوقت هذا آخر نقل القاضي والصحيح ان قرنه صلى الله عليه وسلم الصحابة والثاني التابعون والثالث تابعوهم (قوله صلى الله عليه وسلم ثم يجيء قوم تسبق شهادة احدهم يمينه ويمينه شهادته) هذا ذم لمن يشهد ويحلف مع شهادته واحتج به بعض المالكية في رد شهادة من حلف معها وجمهور العلماء انها لا ترد ومعنى الحديث انه يجمع بين اليمين والشهادة فتارة تسبق هذه وتارة هذه وفي الرواية الاخرى تبدر شهادة احدهم وهو بمعنى تسبق (قوله ينهوننا عن العهد والشهادات) اي الجمع بين اليمين والشهادة وقيل المراد النهي عن قوله على عهد الله او اشهد بالله (قوله صلى الله عليه وسلم ثم يتخلف من بعدهم خلف) هكذا هو في معظم النسخ يتخلف وفي بعضها يخلف بحذف التاء وكلاهما صحيح اي يجيء بعدهم خلف باسكان اللام هكذا الرواية والمراد خلف سوء قال اهل اللغة الخلف ما صار عوضا عن غيره ويستعمل فيمن خلف بخير او بشر لكن يقال في الخير بفتح اللام واسكانها لغتان الفتح اشهر واجود وفي الشر باسكانها عند الجمهور وحكى ايضا فتحها (قوله صلى الله عليه وسلم ثم يخلف قوم يحبون السمانة يشهدون قبل ان يستشهدوا وفي رواية ويظهر قوم فيهم السمن) السمانة بفتح السين هي السمن قال جمهور العلماء في معنى هذا الحديث المراد بالسمن هنا كثرة اللحم ومعناه انه يكثر ذلك فيهم وليس معناه ان يتمحضوا سمانا قالوا والمذموم منه من يستكسبه واما من هو فيه خلقة فلا يدخل في هذا والمتكسب له هو المتوسع في المأكول والمشروب زائدا على المعتاد وقيل المراد بالسمن هنا انهم يتكثرون بما ليس فيهم ويدعون ما ليس لهم من الشرف وغيره وقيل المراد جمعهم الاموال قوله صلى الله عليه وسلم يشهدون قبل ان يستشهدوا هذا الحديث في ظاهره مخالفة للحديث الآخر خير الشهود الذي يأتي بالشهادة قبل ان يسألها قال العلماء الجمع بينهما ان الذم في ذلك لمن بادر بالشهادة في حق الآدمي هو عالم بها قبل ان يسألها صاحبها واما المدح فهو لمن كانت عنده شهادة الآدمي ولا يعلم بها صاحبها فيخبره بها ليستشهده بها عند القاضي ان اراد ويلتحق به من كانت عنده شهادة حسبة وهي الشهادة بحقوق الله تعالى فيأتي القاضي ويشهد بها وهذا ممدوح الا اذا كانت الشهادة بحد ورأى المصلحة في الستر هذا الذي ذكرناه من الجمع بين الحديثين هو مذهب اصحابنا ومالك وجماهير العلماء وهو الصواب وقيل فيه اقوال ضعيفة منها قول من قال بالذم مطلقا ونابذ حديث المدح ومنها قول من حمله على شهادة الزور ومنها قول من حمله على الشهادة بالحدود وكلها فاسدة واحتج عبد الله بن شبرمة بهذا الحديث لمذهبه في منعه الشهادة على الاقرار قبل ان يستشهد ومذهبنا ومذهب الجمهور قبولها (قوله صلى الله عليه وسلم ويخونون ولا يتمنون) هكذا في اكثر النسخ يتمنون بتشديد التاء وفي بعضها يؤتمنون ومعناه يخونون خيانة ظاهرة بحيث لا يبقى معها امانة بخلاف من خان بحقير مرة واحدة فانه يصدق عليه انه خان ولا يخرج به عن الامانة في بعض المواطن (قوله صلى الله عليه وسلم وينذرون ولا يوفون) هو بكسر الذال وضمها لغتان وفي رواية يفون وهما صحيحتان يقال وفى واوفى فيه وجوب الوفاء بالنذر وهو واجب بلا خلاف وان كان ابتداء النذر منهيا عنه كما سبق في بابه وفي هذه الاحاديث دلائل للنبوة ومعجزات ظاهرة لرسول الله صلى الله عليه وسلم فان كل الامور التي اخبر بها وقعت كما اخبر (قوله سمعت ابا جمرة قال حدثني زهدم بن مضرب) اما ابو جمرة فبالجيم وهو ابو جمرة نصر بن عمران سبق بيانه في كتاب الايمان في حديث وفد عبد القيس ثم في مواضع ولا خلاف انه المراد هنا واما زهدم فبزاي

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وشجاع بن مخلد واللفظ لابی بکر قالا نا حسین وهو ابن علی الجعفی عن زائدة عن السدی عن عبد الله البهی عن عائشة قالت سال رجل النبی صلی الله علیه وسلم ای الناس خیر قال القرن الذی انا فیه ثم الثانی ثم الثالث **حدثنا** محمد بن رافع وعبد بن حمید قال محمد بن رافع نا وقال عبد نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری اخبرنی سالم بن عبد الله وابو بکر بن سلیمان ان عبد الله بن عمر قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات لیلة صلاة العشاء فی آخر حیاته فلما سلم قام فقال ارایتکم لیلتکم هذه فان علی رأس مائة سنة منها لا یبقی ممن هو علی ظهر الارض احد قال ابن عمر فوهل الناس فی مقالة رسول الله صلی الله علیه وسلم تلک فیما یتحدثون من هذه الاحادیث عن مائة سنة وانما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یبقی ممن هو الیوم علی ظهر الارض احد یریبد بذلک ان ینخرم ذلک القرن **حدثنی** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی انا ابو الیمان انا شعیب ورواه اللیث عن عبد الرحمن بن خالد بن مسافر کلاهما عن الزهری باسناد معمر بمثل حدیثه **حدثنی** هارون بن عبد الله وحجاج بن الشاعر قالا نا حجاج بن محمد قال قال ابن جریج اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول قبل ان یموت بشهر تسالونی عن الساعة وانما علمها عند الله واقسم بالله ما علی الارض من نفس منفوسة تاتی علیها مائة سنة **حدثنیه** محمد بن حاتم نا محمد بن بکر انا ابن جریج بهذا الاسناد ولم یذکر قبل موته بشهر **حدثنی** یحیی بن حبیب ومحمد بن عبد الاعلی کلاهما عن المعتمر قال ابن حبیب ثنا معتمر بن سلیمان قال سمعت ابی نا ابو نضرة عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال ذلک قبل موته بشهر او نحو ذلک ما من نفس منفوسة الیوم تاتی علیها مائة سنة وهی حیة یومئذ وعن عبد الرحمن صاحب السقایة عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل ذلک وفسرها عبد الرحمن قال نقص العمر **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة نا یزید بن هارون انا سلیمان التیمی بالاسنادین جمیعا مثله **حدثنا** ابن نمیر نا ابو خالد عن داود واللفظ له ح وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا سلیمان بن حیان عن داود عن ابی نضرة عن ابی سعید قال لما رجع النبی صلی الله علیه وسلم من تبوک سالوه عن الساعة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تاتی مائة سنة وعلی الارض نفس منفوسة الیوم **حدثنی** اسحق ابن منصور انا ابو الولید نا ابو عوانة عن حصین عن سالم عن جابر بن عبد الله قال قال نبی الله صلی الله علیه وسلم ما من نفس منفوسة تبلغ مائة سنة فقال سالم تذاکرنا ذلک عنده انما هی کل نفس مخلوقة یومئذ **حدثنا** یحیی بن یحیی التمیمی وابو بکر بن ابی شیبة ومحمد بن العلاء قال یحیی انا وقال الاخران نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تسبوا اصحابی لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیده لو ان احدکم انفق مثل احد ذهبا ما ادرک مد احدهم ولا نصیفه **حدثنا** عثمان بن ابی شیبة نا جریر عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید قال کان بین خالد بن الولید وبین عبد الرحمن بن عوف شیء فسب خالد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تسبوا احدا من اصحابی فان احدکم لو انفق مثل احد ذهبا ما ادرک مد احدهم ولا نصیفه **حدثنا** ابو سعید الاشج وابو کریب قالا نا وکیع عن الاعمش ح وحدثنا عبید الله بن معاذ نا ابی ح وثنا ابن المثنی وابن بشار قالا نا ابن ابی عدی جمیعا عن شعبة عن الاعمش باسناد جریر وابی معاویة بمثل حدیثهم ولیس فی حدیث شعبة ووکیع ذکر عبد الرحمن ابن عوف وخالد بن الولید

مفتوحة ثم هاء ساکنة ثم دال مهملة مفتوحة ومضرب بضم المیم وفتح الضاد المعجمة وکسر الراء المشددة (**قوله** عن السدی عن عبد الله البهی عن عائشة) هو بفتح الباء الموحدة وکسر الهاء وهذا الاسناد مما استدرکه الدارقطنی فقال انما رواه البهی عن عروة عن عائشة قال القاضی قد صححوا روایته عن عائشة وقد ذکر البخاری روایته عن عائشة **باب** بیان معنی قوله صلی الله علیه وسلم علی راس مائة سنة لا یبقی نفس منفوسة ممن هو موجود الآن (**قوله** صلی الله علیه وسلم ارایتکم لیلتکم هذه فان علی راس مائة سنة منها لا یبقی ممن هو الیوم علی ظهر الارض احد قال ابن عمر انما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یبقی ممن هو الیوم علی ظهر الارض احد یریبد بذلک ان ینخرم ذلک القرن فی روایة جابر انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم قبل ان یقبض بشهر یقول ما من نفس منفوسة الیوم یاتی علیها مائة سنة وهی حیة یومئذ وفی روایة ابی سعید مثله لکن قال قال النبی صلی الله علیه وسلم ذلک لما رجع من تبوک) هذه الاحادیث قد فسر بعضها بعضا وفیها علم من اعلام النبوة والمراد ان کل نفس منفوسة کانت تلک اللیلة علی الارض لا تعیش بعدها اکثر من مائة سنة سواء قل امرها قبل ذلک ام لا ولیس فیه نفی عیش احد یوجد بعد تلک اللیلة فوق مائة سنة ومعنی نفس منفوسة ای مولودة وفیه احتراز من الملائکة وقد احتج بهذه الاحادیث من شذ من الملحدین فقال الخضر علیه السلام میت والجمهور علی حیاته کما سبق فی باب فضائل موسی ویتاولون هذه الاحادیث علی انه کان علی البحر لا علی الارض وانها عام مخصوص (**قوله** فوهل الناس) بفتح الهاء ای غلطوا یقال وهل بفتح الهاء یهل بکسرها وهلا کضرب یضرب ضربا ای غلط وذهب وهمه الی خلاف الصواب وهلت بکسر الهاء اهل بفتحها وهلا بضمها کحذرت احذر حذرا فمعناه فزعت والوهل بالفتح الفزع (**قوله** ینخرم ذلک القرن) ای ینقطع وینقضی (**قوله** وعن عبد الرحمن صاحب السقایة عن جابر) هو معطوف علی قول معتمر بن سلیمان سمعت ابی قال حدثنا ابو نضرة ثم قال بعد تمام الحدیث وعن عبد الرحمن فقال وعن عبد الرحمن ابو سلیمان والد معتمر فسمی من دون معتمر اسنادا وسلم الیه ابو نضرة وعبد الرحمن صاحب السقایة کلاهما عن جابر رضی الله عنه **باب** تحریم سب الصحابة رضی الله عنهم (**قوله** حدثنا یحیی بن یحیی وابو بکر ابن ابی شیبة ومحمد بن العلاء عن ابی معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تسبوا اصحابی) قال ابو علی الجیانی قال ابو مسعود الدمشقی هذا وهم والصواب من حدیث ابی معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید الخدری لا عن ابی هریرة وکذا رواه یحیی بن یحیی وابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب والناس قال وسئل الدارقطنی عن اسناد هذا الحدیث فقال یرویه الاعمش واختلف عنه فرواه یزید بن ابی زیاد عنه عن ابی صالح عن ابی هریرة واختلف علی ابی عوانة عنه فرواه عفان ویحیی بن حماد عن ابی عوانة عن الاعمش کذلک ورواه مسدد وابو کامل شیبان عن ابی عوانة فقالوا عن ابی هریرة وابی سعید وکذا قال نصر بن علی عن ابی داود الحرشی عن الاعمش والصواب من روایات الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید ورواه زائدة عن هاشم عن ابی صالح عن ابی هریرة والصحیح عن ابی صالح عن ابی سعید والله اعلم واعلم ان سب الصحابة رضی الله عنهم حرام من فواحش المحرمات سواء من لابس الفتن منهم وغیره لانهم مجتهدون فی تلک الحروب متاولون کما اوضحناه فی اول فضائل الصحابة من هذا الشرح قال القاضی وسب احدهم من المعاصی الکبائر وهذا مذهبنا ومذهب الجمهور انه یعزر ولا یقتل وقال بعض المالکیة یقتل (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیده لو ان احدکم انفق مثل احد ذهبا ما ادرک مد احدهم ولا نصیفه) قال اهل اللغة النصیف النصف وفیه اربع لغات نصف بکسر النون ونصف بضمها ونصف بفتحها ونصیف بزیادة الیاء حکاهن القاضی عیاض فی المشارق عن الخطابی ومعناه لو انفق احدکم مثل احد ذهبا ما بلغ ثوابه فی ذلک ثواب نفقة احد اصحابی مدا ولا نصف مد قال القاضی ویؤید هذا ما قدمناه فی اول باب فضائل الصحابة عن الجمهور من تفضیل الصحابة کلهم علی جمیع من بعدهم وسبب تفضیل نفقتهم انها کانت فی وقت الضرورة وضیق الحال بخلاف غیرهم ولان انفاقهم کان فی نصرته صلی الله علیه وسلم وحمایته وذلک معدوم بعده وکذا جهادهم وسائر طاعتهم وقد قال الله تعالی لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجة الآیة

حدثنى زهير بن حرب نا هاشم بن القاسم نا سليمان بن المغيرة حدثنى سعيد الجريرى عن ابى نضرة عن أُسير بن جابر ان اهل الكوفة وفدوا الى عمر وفيهم رجل ممن كان يسخر بأُوَيس فقال عمر هل ههنا احد من القرنيين فجاء ذلك الرجل فقال عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد قال ان رجلا يأتيكم من اليمن يقال له اويس لا يدع باليمن غيرا مّ له قد كان به بياض فدعا الله فاذهبه عنه الا موضع الدينار او الدرهم فمن لقيه منكم فليستغفر لكم **حدثنا** زهير بن حرب ومحمد بن المثنى قالا نا عفان بن مسلم نا حماد بن سلمة عن سعيد الجريرى بهذا الاسناد عن عمر بن الخطاب قال انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان خير التابعين رجل يقال له اويس وله والدة وكان به بياض فمروه فليستغفر لكم **حدثنا** اسحاق بن ابراهيم الحنظلى ومحمد بن المثنى ومحمد بن بشار قال اسحاق انا وقال الآخران نا واللفظ لابن المثنى قال نا معاذ بن هشام حدثنى ابى عن قتادة عن زرارة بن اوفى عن اسير بن جابر قال كان عمر بن الخطاب اذا اتى عليه امداد اهل اليمن سألهم افيكم اويس بن عامر حتى اتى على اويس فقال انت اويس بن عامر قال نعم قال من مراد ثم من قرن قال نعم قال فكان بك برص فبرأت منه الا موضع درهم قال نعم قال لك والدة قال نعم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يأتى عليكم اويس بن عامر مع امداد اهل اليمن من مراد ثم من قرن كان به برص فبرأ منه الا موضع درهم له والدة هو بها بر لو اقسم على الله لابره فان استطعت ان يستغفر لك فافعل فاستغفر لى فاستغفر له فقال له عمر اين تريد قال الكوفة قال لا اكتب لك الى عاملها قال اكون فى غبراء الناس احب الىّ قال فلما كان من العام المقبل حج رجل ممن اشرافهم فوافق عمر فسأله عن اويس قال تركته رث البيت قليل المتاع قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يأتى عليكم اويس بن عامر مع امداد من اهل اليمن من مراد ثم من قرن كان به برص فبرأ منه الا موضع درهم له والدة هو بها بر لو اقسم على الله لابره فان استطعت ان يستغفر لك فافعل فاتى اويسا فقال استغفر لى قال انت احدث عهدا بسفر صالح فاستغفر لى قال لقيت عمر قال نعم فاستغفر له ففطن له الناس فانطلق على وجهه قال سير وكسوته بردة فكان كلما راه انسان قال من اين لاويس هذه البردة **حدثنى** ابو الطاهر انا ابن وهب اخبرنى حرملة ح قال وحدثنى هرون بن سعيد الايلى نا ابن وهب نا حرملة وهو ابن عمران التجيبى عن عبد الرحمن بن شماسة المهرى قال سمعت ابا ذر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انكم ستفتحون ارضا يذكر فيها القيراط فاستوصوا باهلها خيرا فان لهم ذمة ورحما فاذا رايتم رجلين يقتتلان فى موضع لبنة فاخرج منها قال فمر بربيعة وعبد الرحمن ابنى شرحبيل بن حسنة يتنازعان فى موضع لبنة فخرج منها **حدثنى** زهير بن حرب وعبيد الله بن سعيد قالا نا وهب بن جرير نا ابى قال سمعت حرملة المصرى يحدث عن عبد الرحمن بن شماسة عن ابى بصرة عن ابى ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انكم ستفتحون مصر وهى ارض يسمى فيها القيراط فاذا فتحتموها فاحسنوا الى اهلها فان لهم ذمة ورحما او قال ذمة وصهرا فاذا رايت رجلين يختصمان فيها فى موضع لبنة فاخرج منها قال فرايت عبد الرحمن بن شرحبيل بن حسنة واخاه ربيعة يختصمان فى موضع لبنة فخرجت منها **حدثنا** سعيد بن منصور نا مهدى بن ميمون عن ابى الوازع جابر بن عمرو الراسبى قال سمعت ابا برزة يقول بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا الى حى من احياء العرب فسبوه وضربوه فجاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لوان اهل عمان اتيت ما سببتك ولا ضربوك

هذا كله مع ما كان فى انفسهم من الشفقة والتودد والخشوع والتواضع والايثار والجهاد فى الله حق جهاده وفضيلة الصحبة ولو لحظة لا يوازيها عمل لا ينال رتبتها بشئ والفضائل لا تؤخذ بقياس فلك فضل الله يؤتيه من يشاء قال القاضى ومن اصحاب الحديث من يقول هذه الفضيلة مختصة بمن طالت صحبته وقاتل معه وانفق وهاجر ونصر للمن رآه مرة كوفود الاعراب لو صحبه آخر بعد الفتح وبعد اعز الدين ممن لم يوجد له هجرة ولا اثر فى الدين ومنفعة المسلمين قال والصحيح هو الاول وعليه الاكثرون والله اعلم **باب** من فضائل اويس القرنى رضى الله عنه (**قوله** اسير بن جابر) هو بضم الهمزة وفتح السين المهملة ويقال اسير بن عمرو ويقال يسير بضم الياء المثناة تحت وفى قصة اويس هذه معجزات ظاهرة لرسول الله صلى الله عليه وسلم هو اويس بن عامر كذا رواه مسلم هنا وهو المشهور قال ابن ماكولا ويقال اويس بن عمرو قالوا وكنيته ابو عمرو قال القاتل قتل بصفين وهو القرنى من بنى قرن بفتح القاف والراء وهى بطن من مراد وهو قرن بن رومان بن ناجية بن مراد قال الكلبى ومراد اسم جابر بن مالك ابن اود بن يشجب بن يعرب بن زيد بن كهلان بن سبا وهذا الذى ذكرناه من كونه بطنا من مراد هو الصواب الذى لا خلاف فيه وفى صحاح الجوهرى انه منسوب الى قرن المنازل الجبل المعروف ميقات الاحرام لاهل نجد وهذا غلط فاحش وسبق هناك التنبيه عليه لئلا يغتر به (**قوله** وفيهم رجل يسخر باويس) اى يحتقره ويستهزئ به وهذا دليل على انه يخفى حاله وكتم السر الذى بينه وبين الله عز وجل ولا يظهر منه شئ يدل لذلك وهذا طريق العارفين وخواص الاولياء رضى الله عنهم (**قوله** صلى الله عليه وسلم فمن لقيه منكم فليستغفر لكم وفى الرواية الاخرى قال لعمر فان استطعت ان يستغفر لك فافعل) هذا منقبة ظاهرة لاويس رضى الله عنه وفيه استحباب طلب الدعاء والاستغفار من اهل الصلاح وان كان الطالب افضل منهم (**قوله** صلى الله عليه وسلم ان خير التابعين رجل يقال له اويس الى آخره) هذا صريح فى انه خير التابعين وقد يقال قد قال احمد بن حنبل وغيره افضل التابعين سعيد بن المسيب والجواب ان مراد هم ان سعيدا افضل فى العلوم الشرعية كالتفسير والحديث والفقه ونحوها لا فى الخير عند الله تعالى وفى هذه اللفظة معجزة ظاهرة ايضا (**قوله** امداد اهل اليمن) هم الجماعة الغزاة الذين يمدون جيوش الاسلام فى الغزو واحدهم مدد (**قوله** كون فى غبراء الناس احب الى) هو بفتح الغين المعجمة وبالمد اى ضعافهم وصعاليكهم واخلاطهم الذين لا يوبه لهم وهذا من ايثاره الخمول وكتم حاله (**قوله** رث البيت) هو بمعنى الرواية الاخرى قليل المتاع والرثاثة والبذاذة بمعنى وهو حقارة المتاع وضيق العيش وفى حديثه فضل بر الوالدين وفضل العزلة واختيار الاخوال **باب** وصية النبى صلى الله عليه وسلم باهل مصر (**قوله** عن عبد الرحمن بن شماسة) بضم الشين المعجمة وفتحها (**قوله** صلى الله عليه وسلم ستفتحون ارضا يذكر فيها القيراط فاستوصوا باهلها خيرا فان لهم ذمة ورحما فاذا رايت رجلين يقتتلان فى موضع لبنة فاخرج منها قال فمر بربيعة وعبد الرحمن ابنى شرحبيل بن حسنة يتنازعان فى موضع لبنة فخرج منها وفى رواية ستفتحون مصر وهى ارض يسمى فيها القيراط وفيها فان لهم ذمة ورحما او قال ذمة وصهرا) قال العلماء القيراط جزء من اجزاء الدينار والدرهم وغيرهما وكان اهل مصر يكثرون من استعماله والتكلم به واما الذمة ففى الحرمة والحق وهى هنا بمعنى الذمام واما الرحم فلكون هاجر ام اسمعيل منهم واما الصهر فيكون ماريه ام ابراهيم منهم وفيه معجزات ظاهرة لرسول الله صلى الله عليه وسلم منها اخباره بان الامة تكون لهم قوة وشوكة بعده بحيث يقهرون العجم والجبابرة ومنها انهم يفتحون مصر ومنها تنازع الرجلين فى موضع اللبنة ووقع كل ذلك ولله الحمد ومعنى يقتتلان يختصمان كما صرح به فى الرواية الثانية (**قوله** عن ابى بصرة عن ابى ذر) هو بالموحدة والصاد المهملة **باب** فضل اهل عمان عمان فى هذا الحديث بضم العين وتخفيف الميم وهى مدينة بالبحرين وحكى القاضى ان منهم من ضبط بفتح العين وتشديد الميم يعنى عمان البلقاء وهذا غلط وفيه الثناء عليهم وفضلهم والله اعلم

حدثنا عقبة بن مکرم العمی نا یعقوب یعنی ابن اسحاق الحضرمی انا الاسود بن شیبان عن ابی نوفل قال رایت عبد اللہ بن الزبیر علی عقبۃ المدینۃ قال فجعلت قریش تمر علیہ والناس حتی مر علیہ عبد اللہ بن عمر فوقف علیہ فقال السلام علیک ایا خبیب السلام علیک ایا خبیب السلام علیک ایا خبیب اما واللہ لقد کنت انہاک عن ھذا اما واللہ لقد کنت انہاک عن ھذا اما واللہ لقد کنت انہاک عن ھذا اما واللہ ان کنت ما علمت صواما وقواما وصولا للرحم اما واللہ لامۃ انت اشرھا لامۃ خیر ثم نفذ عبد اللہ بن عمر فبلغ الحجاج موقف عبد اللہ وقولہ فارسل الیہ فانزل عن جذعہ فاکرقی فی قبور الیھود ثم ارسل الی امہ اسماء بنت ابی بکر فابت ان تاتیہ فاعاد علیھا الرسول لتاتینی اولابعثن الیک من یسحبک بقرونک قال فابت وقالت واللہ لا اتیک حتی تبعث الی من یسحبنی بقرونی قال فقال ارونی سبتی فاخذ نعلیہ ثم انطلق یتوذف حتی دخل علیھا فقال کیف رایتنی صنعت بعدو اللہ قالت رایتک افسدت علیہ دنیاہ وافسد علیک اخرتک بلغنی انک تقول لہ یا ابن ذات النطاقین انا واللہ ذات النطاقین اما احدھما فکنت ارفع بہ طعام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطعام ابی بکر من الدواب واما الاخر فنطاق المرأۃ التی لا تستغنی عنہ اما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ان فی ثقیف کذابا ومبیرا فاما الکذاب فرایناہ واما المبیر فلا اخالک الا ایاہ قال فقام عنھا ولم یراجعھا **حدثنی** محمد بن رافع وعبد بن حمید قال عبد نا وقال ابن رافع نا عبد الرزاق انا معمر عن جعفر الجزری عن یزید بن الاصم عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان الدین عند الثریا لذھب بہ رجل من فارس او قال من ابناء فارس حتی یتناولہ **حدثنا** قتیبۃ بن سعید نا عبد العزیز یعنی ابن محمد عن ثور عن ابی غیث عن ابی ھریرۃ قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ نزلت علیہ سورۃ الجمعۃ فلما قرأ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم قال من ھؤلاء یا رسول اللہ فلم یراجعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی سالہ مرۃ او مرتین او ثلاثا قال وفینا سلمان الفارسی قال فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی سلمان ثم قال لو کان الایمان عند الثریا لتناولہ رجال من ھؤلاء **حدثنی** محمد بن رافع وعبد بن حمید واللفظ لمحمد قال عبد انا وقال ابن رافع نا عبد الرزاق انا معمر عن الزھری عن سلم عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمعون الناس کابل مائۃ لا یجد الرجل فیھا راحلۃ **حدثنا** قتیبۃ بن سعید بن جمیل بن طریف الثقفی وزھیر بن حرب قالا نا جریر عن عمارۃ بن القعقاع عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احق الناس بحسن صحابتی قال امک قال ثم من قال ثم امک قال ثم من قال ثم امک قال ثم من قال ثم ابوک وفی حدیث قتیبۃ من احق بحسن صحابتی ولم یذکر الناس **حدثنا** ابو کریب محمد بن العلاء الھمدانی نا ابن فضیل عن ابیہ عن عمارۃ بن القعقاع عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رجل یا رسول اللہ من احق الناس بحسن الصحبۃ قال امک ثم امک ثم امک ثم ابوک ادناک ادناک **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبۃ نا شریک عن عمارۃ وابن شبرمۃ عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر بمثل حدیث جریر وزاد فقال نعم وابیک لتنبان

باب ذکر کذاب ثقیف ومبیرھا (**قولہ** رایت عبد اللہ بن الزبیر علی عقبۃ المدینۃ فجعلت قریش تمر علیہ والناس حتی مر علیہ عبد اللہ بن عمر فوقف علیہ فقال السلام علیک ایا خبیب) قولہ عقبۃ المدینۃ ہی عقبۃ بمکۃ وابو خبیب بضم الخاء المعجمۃ کنیۃ ابن الزبیر کنی بابنہ خبیب وکان اکبر اولادہ ولہ ثلث کنی ذکرھا البخاری فی التاریخ وآخرون ابو خبیب وابو بکر وابو بکیر تجب استحباب السلام علی المیت فی قبرہ وغیرہ وتکریر السلام ثلثا کما کرر ابن عمر وتحیۃ الثناء علی الموتی بجمیل صفاتہم المعروفۃ وتحیۃ منقبۃ لابن عمر لقولہ بالحق فی الملأ عدم اکتراثہ بالحجاج لانہ یعلم انہ سیبلغہ مقالہ علیہ قولہ شتاوہ علیہ فلم ینہہ ولک ان یقول الحق ویشہد لابن الزبیر بما یعلمہ فیہ من الخیر وبطلان ما اشاع عنہ الحجاج من قولہ انہ عدو اللہ وظالم ونحوہ فاراد ابن عمر براءۃ ابن الزبیر من ذلک الذی نسبہ الیہ الحجاج واعلام الناس بحالہ وانہ ضدما قالہ الحجاج ومذہب اہل الحق ان ابن الزبیر کان مظلوما وان الحجاج ورفقتہ کانوا خوارج علیہ (**قولہ** لقد کنت انہاک عن ہذا) ای عن المنازعۃ الطویلۃ (**قولہ** صوامۃ وصفہ وصولا للرحم) قال القاضی ہو اصح من قول بعض الاخباریین وصفہ بالامساک وقد عدہ صاحب کتاب الاجواد فیہم وہو المعروف من احوالہ (**قولہ** واللہ امۃ انت شرہا لامۃ خیر) ہکذا ہو فی کثیر من نسخنا لامۃ خیر وکذا نقلہ القاضی عن جمہور رواۃ صحیح مسلم فی اکثر النسخ بلا واو نلامۃ سوء ونقلہ القاضی عن روایۃ السمرقندی قال وہو غلط وتصحیف (**قولہ** ثم نفذ ابن عمر) ای انصرف (**قولہ** یسحبک بقرونک) ای یجرک بضفائر شعرک (**قولہ** ارنی سبتی) بکسر السین المہملۃ واسکان الموحدۃ وتشدید آخرہ وہی النعل التی لا شعر علیہا (**قولہ** ثم انطلق یتوذف) ہو بالواو والذال المعجمۃ والفاء قال ابو عبید معناہ یسرع وقال ابو عمر ومعناہ یتبختر (**قولہ** ذات النطاقین) ہو بکسر النون قال العلماء النطاق ان تلبس المراۃ ثوبہا ثم تشد وسطہا بشیء وترفع وسط ثوبہا وترسلہ علی الاسفل تفعل ذلک عند معاناۃ الاشغال لئلا تعثر فی ذیلہا قیل سمیت بسمار ذات النطاقین لانہا کانت تطارق نطاقا فوق نطاق والاصح انہا سمیت بذلک لانہا شقت نطاقہا الواحد نصفین فجعلت احدہما نطاقا صغیرا واکتفت بہ والآخر لسفرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر رضہ کما صرحت بہ فی ہذا الحدیث ہہنا وفی البخاری ولفظ البخاری اوضح من لفظ مسلم (**قولہا** لمسلم الحجاج ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ان فی ثقیف کذابا ومبیرا فاما الکذاب فرایناہ واما المبیر فلا اخالک الا ایاہ) اما اخالک فبفتح الہمزۃ وکسرہا وہو اشہر ومعناہ اظنک والمبیر المہلک (**قولہا** فی الکذاب فرایناہ) تعنی بہ المختار بن ابی عبید الثقفی کان شدید الکذب ومن اقبحہ دعوی ان جبریل صلی اللہ علیہ وسلم یاتیہ واتفق العلماء علی ان المراد بالکذاب ہہنا المختار بن ابی عبید وبالمبیر الحجاج بن یوسف واللہ اعلم **باب** فضل فارس فیہ فضیلۃ ظاہرۃ لہم وجواز استعمال المجاز والمبالغۃ فی مواضعہا **باب** قولہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس کابل مائۃ لا تجد فیہا راحلۃ قال ابن قتیبۃ الراحلۃ النجیبۃ المختارۃ من الابل للرکوب وغیرہ فہی کاملۃ الاوصاف فاذا کانت فی ابل عرفت قال ومعنی الحدیث ان الناس متساوون لیس لاحدہم فضل فی النسب لہم اشباہ کالابل المائۃ وقال الازہری الراحلۃ عند العرب الجمل النجیب الناقۃ النجیبۃ قال والہاء فیہا للمبالغۃ کما یقال رجل فہامۃ ونسابۃ قال والمعنی الذی ذکرہ ابن قتیبۃ غلط بل معنی الحدیث ان الزاہد فی الدنیا الکامل فی الزہد فیہا والرغبۃ فی الآخرۃ قلیل جدا کقلۃ الراحلۃ فی الابل ہذا کلام الازہری وہو اجود من کلام ابن قتیبۃ واجود منہما قول آخرین ان معناہ ان المرضی الاحوال من الناس الکامل الاوصاف قلیل فیہم جدا کقلۃ الراحلۃ فی الابل قالوا والراحلۃ ہی البعیر الکامل الاوصاف الحسن المنظر القوی علی الاحمال والاسفار سمیت راحلۃ لانہا ترحل اے تجعل علیہا الرحل وہی فاعلۃ بمعنی مفعولۃ کعیشۃ راضیۃ اے مرضیۃ ونظائرہ واللہ اعلم **کتاب البر والصلۃ والادب** **باب** بر الوالدین وایہما احق بہ (**قولہ** من احق الناس بحسن صحابتی قال امک الی آخرہ) الصحابۃ ہنا بفتح الصاد بمعنی الصحبۃ وفیہ الحث علی بر الاقارب وان الام احقہم بذلک ثم بعدہا الاب ثم الاقرب فالاقرب قال العلماء وسبب تقدیم الام کثرۃ تعبہا علیہ وشفقتہا وخدمتہا ومعاناۃ المشاق فی حملہ ثم وضعہ ثم ارضاعہ ثم تربیتہ وخدمتہ وتمریضہ وغیر ذلک ونقل الحارث المحاسبی اجماع العلماء علی ان الام تفضل فی البر علی الاب

حدثنی محمد بن حاتم نا شبابة نا محمد بن طلحة ح وحدثنی احمد بن خراش نا حبان نا وهیب کلاهما عن ابن شبرمة بهذا الاسناد فی حدیث وهیب من ابر وفی حدیث محمد بن طلحة ای الناس احق منی بحسن الصحبة ثم ذکر بمثل حدیث جریر حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب قالا نا وکیع عن سفیان عن حبیب ح وحدثنا محمد بن المثنی نا یحیی یعنی ابن سعید القطان عن سفیان وشعبة قالا نا حبیب عن ابی العباس عن عبد الله بن عمر قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم یستاذنه فی الجهاد فقال احی والداك قال نعم قال ففیهما فجاهد حدثناه عبید الله بن معاذ نا ابی نا شعبة عن حبیب قال سمعت ابا العباس قال سمعت عبد الله بن عمرو بن العاص یقول جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر بمثله قال مسلم ابو العباس اسمه السائب بن فروخ المکی حدثنا ابو کریب انا ابن بشر عن مسعر ح وحدثنی محمد بن حاتم ثنا معویة بن عمرو عن ابی اسحاق ح وحدثنی القسم بن زکریا نا حسین بن علی الجعفی عن زائدة کلاهما عن الاعمش جمیعا عن حبیب بهذا الاسناد مثله حدثنا سعید بن منصور نا عبد الله بن وهب اخبرنی عمرو بن الحارث عن یزید بن ابی حبیب ان ناعما مولی ام سلمة حدثه ان عبد الله بن عمرو بن العاص قال اقبل رجل الی نبی الله صلی الله علیه وسلم فقال ابایعك علی الهجرة والجهاد ابتغی الاجر من الله قال فهل من والدیك احد حی قال نعم بل کلاهما قال فتبتغی الاجر من الله قال نعم قال فارجع الی والدیك فاحسن صحبتهما حدثنا شیبان بن فروخ نا سلیمان بن المغیرة نا حمید بن هلال عن ابی رافع عن ابی هریرة انه قال کان جریج یتعبد فی صومعة فجاءت امه قال حمید فوصف لنا ابو رافع صفة ابی هریرة لصفة رسول الله صلی الله علیه وسلم امه حین دعته کیف جعلت کفها فوق حاجبها ثم رفعت راسها الیه تدعوه فقالت یا جریج انا امك کلمنی فصادفته یصلی فقال اللهم امی وصلاتی قال فاختار صلاته فرجعت ثم عادت فی الثانیة فقالت یا جریج انا امك فکلمنی قال اللهم امی وصلاتی فاختار صلاته فقالت اللهم ان هذا جریج وهو ابنی وانی کلمته فابی ان یکلمنی اللهم فلا تمته حتی تریه المومسات قال ولو دعت علیه ان یفتن لفتن قال وکان راعی ضان یاوی الی دیره قال فخرجت امرأة من القریة فوقع علیها الراعی فحملت فولدت غلاما فقیل لها ما هذا قالت من صاحب هذا الدیر قال فجاؤا بفؤسهم ومساحیهم فنادوه فصادفوه یصلی فلم یکلمهم قال فاخذوا یهدمون دیره فلما رای ذلك نزل الیهم فقالوا له سل هذه قال فتبسم ثم مسح راس الصبی فقال من ابوك فقال ابی راعی الضان فلما سمعوا ذلك منه قالوا نبنی ما هدمنا من دیرك بالذهب والفضة قال لا ولکن اعیدوه ترابا کما کان ثم علاه حدثنا زهیر بن حرب نا یزید بن هارون انا جریر بن حازم نا محمد بن سیرین عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لم یتکلم فی المهد الا ثلثة عیسی بن مریم وصاحب جریج وکان جریج رجلا عابدا فاتخذ صومعة فکان فیها فاتته امه وهو یصلی فقالت یا جریج فقال یا رب امی وصلاتی فاقبل علی صلوته فانصرفت فلما کان من الغد اتته وهو یصلی فقالت یا جریج فقال یا رب امی وصلوتی فاقبل علی صلوته فقالت اللهم لا تمته حتی ینظر الی وجوه المومسات فتذاکر بنو اسرائیل جریجا وعبادته وکانت امرأة بغی یتمثل بحسنها فقالت ان شئتم لافتنته لکم قال فتعرضت له فلم یلتفت الیها فاتت راعیا کان یاوی الی صومعته فامکنته من نفسها فوقع علیها فحملت فلما ولدت قالت هو من جریج فاتوه فاستنزلوه وهدموا صومعته وجعلوا یضربونه فقال ما شانکم قالوا زنیت بهذه البغی فولدت منك فقال این الصبی فجاؤا به فقال دعونی حتی اصلی فصلی فلما انصرف اتی الصبی فطعن فی بطنه وقال یا غلام من ابوك قال فلان الراعی قال فاقبلوا علی جریج یقبلونه ویتمسحون به وقالوا نبنی لك صومعتك من ذهب

وحکی القاضی عیاض خلافا فی ذلك فقال الجمهور بتفضیلها وقال بعضهم یکون برهما سواء قال ونسب بعضهم هذا الی مالك والصواب الاول لصریح هذه الاحادیث فی المعنی المذکور والله اعلم قال القاضی واجمعوا علی ان الام والاب آکد حرمة فی البر ممن سواهما قال وتردد بعضهم بین الاجداد والاخوة لقوله صلی الله علیه وسلم ثم ادناك ادناك قال اصحابنا یستحب ان تقدم فی البر الام ثم الاب ثم الاولاد ثم الاجداد والجدات ثم الاخوة والاخوات ثم سائر المحارم من ذوی الارحام کالاعمام والعمات والاخوال والخالات ویقدم الاقرب فالاقرب ویقدم من ادلی بابوین علی من ادلی باحدهما ثم بذی الرحم غیر المحرم کابن العم وبنته واولاد الاخوال والخالات وغیرهم ثم بالمصاهرة ثم بالمولی من اعلی واسفل ثم الجار ویقدم القریب البعید الدار علی الجار وکذا لو کان القریب فی بلد آخر قدم علی الجار الاجنبی والحقوا الزوج والزوجة بالمحارم والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم نعم وابیك لتنبأن) قد سبق الجواب مرات عن مثل هذا وانه لا تراد به حقیقة القسم بل هی کلمة تجری علی اللسان وعامة للکلام وقیل غیر ذلك (قوله جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم یستاذنه فی الجهاد فقال احی والداك قال نعم قال ففیهما فجاهد وفی روایة ابایعك علی الهجرة والجهاد ابتغی الاجر من الله تعالی قال فارجع الی والدیك فاحسن صحبتهما) هذا کله دلیل لعظم فضیلة برهما وانه آکد من الجهاد وفیه حجة لما قاله العلماء انه لا یجوز الجهاد الا باذنهما اذا کانا مسلمین او باذن المسلم منهما فلو کانا مشرکین لم یشترط اذنهما عند الشافعی ومن وافقه وشرطه الثوری هذا کله اذا لم یحضر الصف ویتعین القتال والا فحینئذ یجوز بغیر اذن واجمع العلماء علی الامر ببر الوالدین وان عقوقهما حرام من الکبائر وسبق بیانه مبسوطا فی کتاب الایمان

باب

تقدیم بر الوالدین علی التطوع بالصلوة وغیرها فیه قصة جریج رضی الله عنه وانه آثر الصلوة علی اجابة امه فدعت علیه فاستجاب الله لها قال العلماء هذا دلیل علی انه کان الصواب فی حقه اجابتها لانه کان فی صلوة نفل والاستمرار فیها تطوع لا واجب واجابة الام وبرها واجب وعقوقها حرام وکان یمکنه ان یخفف الصلوة ویجیبها ثم یعود لصلوته فلعله خشی انها تدعوه الی مفارقة صومعته والعود الی الدنیا ومتعلقاتها وحظوظها ویضعف عزمه فیما نواه وعاهد علیه (قولها فلا تمته حتی تریه المومسات) هی بضم المیم الاولی وکسر الثانیة ای الزوانی البغایا المتجاهرات بذلك والواحدة مومسة وتجمع میامیس ایضا (قوله صلی الله علیه وسلم وکان راعی ضان یاوی الی دیره) الدیر کنیسة منقطعة عن العمارة ینقطع فیها رهبان النصاری لتعبدهم وهو بمعنی الصومعة المذکورة فی الروایة الاخری وهی نحو المنارة ینقطعون فیها عن الوصول الیهم والدخول علیهم (قوله صلی الله علیه وسلم فجاؤا بفؤسهم) هو مهموز ممدود جمع فاس بالهمزة وهی هذه المعروفة کرأس ورؤس والمساحی جمع مسحاة وهی کالمجرفة الا انها من حدید ذکره الجوهری (قوله صلی الله علیه وسلم لم یتکلم فی المهد الا ثلثة) فذکرهم ولیس فیهم الصبی الذی کان مع المرأة فی حدیث الساحر والراهب وقصة اصحاب الاخدود المذکور فی آخر صحیح مسلم وجوابه ان ذلك الصبی لم یکن فی المهد بل کان اکبر من صاحب المهد وان کان صغیرا (قوله بغی یتمثل بحسنها) ای یضرب به المثل لانفرادها به (قوله یا غلام من ابوك قال فلان الراعی) قد یقال ان الزانی لا یلحقه الولد وجوابه من وجهین احدهما لعله کان فی شرعهم یلحقه والثانی المراد من ماء من انت وسماه ابا مجازا

قال لا اعيدها من طين كما كانت ففعلوا وبينا صبى يرضع من امه فمر رجل راكب على دابة فارهة وشارة حسنة فقالت امه اللهم اجعل ابنى مثل هذا فترك الثدى واقبل اليه فنظر اليه فقال اللهم لا تجعلنى مثله ثم اقبل على ثديه فجعل يرتضع قال فكانى انظر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يحكى ارتضاعه باصبعه السبابة فى فمه فجعل يمصها قال ومروا بجارية وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت وهى تقول حسبى الله ونعم الوكيل فقالت امه اللهم لا تجعل ابنى مثلها فترك الرضاع ونظر اليها فقال اللهم اجعلنى مثلها فهناك تراجعا الحديث فقالت حلقى مر رجل حسن الهيئة فقلت اللهم اجعل ابنى مثله فقلت اللهم لا تجعلنى مثله ومروا بهذه الامة وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت فقلت اللهم لا تجعل ابنى مثلها فقلت اللهم اجعلنى مثلها قال ذاك الرجل كان جبارا فقلت اللهم لا تجعلنى مثله وان هذه يقولون لها زنيت ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللهم اجعلنى مثلها **حدثنا** شيبان بن فروخ نا ابو عوانة عن سهيل عن ابيه عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال رغم انف ثم رغم انف ثم رغم انف من ادرك ابويه عند الكبر احدهما او كليهما فلم يدخل الجنة **حدثنا** زهير بن حرب نا جرير عن سهيل عن ابيه عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رغم انفه ثم رغم انفه ثم رغم انفه قيل من يا رسول الله قال من ادرك والديه عند الكبر احدهما او كليهما ثم لم يدخل الجنة **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة نا خالد بن مخلد عن سليمان بن بلال ح وحدثنى سهيل عن ابيه عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رغم انفه ثلاثا ثم ذكر مثله **وحدثنى** ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح انا عبد الله بن وهب اخبرنى سعيد بن ابى ايوب عن الوليد بن ابى الوليد عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر ان رجلا من الاعراب لقيه بطريق مكة فسلم عليه عبد الله وحمله على حمار كان يركبه واعطاه عمامة كانت على راسه فقال ابن دينار فقلنا له اصلحك الله انهم الاعراب انهم يرضون باليسير فقال عبد الله ان اباهذا كان ودا لعمر بن الخطاب وانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان ابر البر صلة الولد اهل ود ابيه **وحدثنى** ابو الطاهر نا عبد الله بن وهب اخبرنى حيوة بن شريح عن ابن الهاد عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ابر البر ان يصل الرجل ود ابيه **وحدثنا** حسن بن على الحلوانى نا يعقوب بن ابراهيم بن سعد نا ابى والليث بن سعد جميعا عن يزيد بن عبد الله بن اسامة بن الهاد عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر انه كان اذا خرج الى مكة كان له حمار يتروح عليه اذا مل ركوب الراحلة وعمامة يشد بها راسه فبينا هو يوما على ذلك الحمار اذ مر به اعرابى فقال السنت ابن فلان بن فلان قال بلى فاعطاه الحمار وقال اركب هذا والعمامة قال اشد بها راسك فقال له بعض اصحابه غفر الله لك اعطيت هذا الاعرابى حمارا كنت تروح عليه وعمامة كنت تشد بها راسك فقال انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان من ابر البر صلة الرجل اهل ود ابيه بعد ان يولى وان اباه كان صديقا لعمر **وحدثنى** محمد بن حاتم بن ميمون نا ابن مهدى عن معاوية بن صالح عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن ابيه عن النواس بن سمعان الانصارى قال سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البر والاثم فقال البر حسن الخلق والاثم ما حاك فى صدرك وكرهت ان يطلع عليه الناس **وحدثنى** هارون بن سعيد الايلى نا عبد الله بن وهب **وحدثنى** معاوية بن صالح عن عبد الرحمن ابن جبير بن نفير عن ابيه عن النواس بن سمعان قال اقمت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة سنة ما يمنعنى من الهجرة الا المسئلة كان احدنا اذا هاجر لم يسال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن شئ قال فسالته عن البر والاثم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم البر حسن الخلق والاثم ما حاك فى نفسك وكرهت ان يطلع عليه الناس

باب فضل صلة اصدقاء الاب والام ونحوهم

باب تفسير البر والاثم

(**قوله** صلى الله عليه وسلم مر رجل على دابة فارهة وشارة حسنة) الفارهة بالفاء الشديدة الحادة القوية وقد فرهت بضم الراء فراهة وفراهية والشارة الهيئة واللباس (**قوله** فجعل يمصها) بضم الميم على اللغة المشهورة وحكى فتحها (**قوله** صلى الله عليه وسلم فهناك تراجعا الحديث فقالت حلقى) معنى تراجعا الحديث اقبلت على الرضيع تحدثه وكانت اولا لا تراه اهلا للكلام فلما ذكر من الكلام علمت انه اهل لمقالته وراجعته وسبق بيان حلقى فى كتاب الحج (**قوله** فى الجارية انسبوها الى السرقة ولم تسرق اللهم اجعلنى سالما من المعاصى كما هى سالمة وليس المراد مثلها فى النسبة الى الباطل يكون منه بريا وفى حديث جريج هذا فوائد كثيرة منها عظم بر الوالدين وتاكد حق الام وان دعاءها مجاب وانه اذا تعارضت الامور بدئ باهمها وان الله تعالى يعجل لاوليائه خوارق عند ابتلائهم بالشدائد غالبا قال الله تعالى ومن يتق الله يجعل له مخرجا وقد تجرى عليهم الشدائد بعض الاوقات زيادة فى احوالهم وتهذيبا لهم فيكون لطفا ومنها استحباب الوضوء والصلوة عند الدعاء بالملمات ومنها ان الوضوء كان معروفا فى شرع من قبلنا فقد ثبت فى هذا الحديث فى كتاب البخارى فتوضا وصلى وقد حكى القاضى عن بعضهم انه زعم اختصاصه بهذه الامة ومنها اثبات كرامات الاولياء وهو مذهب اهل السنة خلافا للمعتزلة وفيه ان كرامات الاولياء قد تقع باختيارهم وطلبهم وهذا هو الصحيح عند اصحابنا المتكلمين ومنهم من قال لا تقع باختيارهم وطلبهم وفيه ان الكرامات قد تكون بخوارق العادات على جميع انواعها ومنعه بعضهم وادعى انها تختص بمثل اجابة دعاء ونحوه وهذا غلط من قائله وانكار للحس بل الصواب جريانها بقلب الاعيان واحضار الشئ من العدم ونحوه (**قوله** صلى الله عليه وسلم رغم انف من ادرك ابويه عند الكبر احدهما او كليهما فلم يدخل الجنة) قال اهل اللغة معناه ذل وقيل كره وخزى وهو بفتح الغين وكسرها وهو الرغم بضم الراء وفتحها وكسرها واصله لصق انفه بالرغام وهو تراب مختلط برمل وقيل الرغم كل ما اصاب الانف مما يوذيه وفيه الحث على بر الوالدين وعظم ثوابه ومعناه ان بر هما عند كبرهما وضعفهما بالخدمة او النفقة او غير ذلك سبب لدخول الجنة فمن قصر فى ذلك فاته دخول الجنة وارغم الله انفه **باب** فضل صلة اصدقاء الاب والام ونحوهما (**قوله** ان اباهذا كان ودا لعمر) قال القاضى رويناه بضم الواو وكسرها اى صديقا من اهل مودته وهى محبته (**قوله** صلى الله عليه وسلم ان ابر البر صلة الولد اهل ود ابيه وفى رواية ان من ابر البر صلة الرجل اهل ود ابيه بعد ان يولى) الود هنا مضموم الواو وفى هذا فضل صلة اصدقاء الاب والاحسان اليهم باكرامهم وهو متضمن لبر الاب واكرامه لكونه بسببه وتلحق به اصدقاء الام والاجداد والمشائخ والزوج والزوجة وقد سبقت الاحاديث فى اكرامه صلى الله عليه وسلم خلائل خديجة رضى الله عنها (**قوله** كان له حمار يتروح عليه اذا مل ركوب الراحلة) معناه كان يستصحب حمارا يستريح عليه اذا ضجر من ركوب البعير والله اعلم **باب** تفسير البر والاثم (**قوله** عن النواس بن سمعان الانصارى) هكذا وقع فى نسخ صحيح مسلم الانصارى قال ابو على الجيانى هذا وهم وصوابه الكلابى فان النواس كلابى مشهور قال المازرنى والقاضى عياض المشهور انه كلابى ولعله حليف للانصار قالا وهو النواس بن سمعان بن خالد بن عمرو بن قرط بن عبد الله بن ابى بكر بن ابى كلاب كذا نسبه العلائى عن يحيى بن معين وسمعان بفتح السين وكسرها (**قوله** صلى الله عليه وسلم البر حسن الخلق والاثم ما حاك فى صدرك وكرهت ان يطلع عليه الناس) قال العلماء البر يكون بمعنى الصلة وبمعنى اللطف والبرة وحسن الصحبة والعشرة وبمعنى الطاعة

حدثنا قتیبة بن سعید بن جمیل بن طریف بن عبد الله الثقفی ومحمد بن عباد قالا نا حاتم وهو ابن اسمٰعیل عن معاویة وهو ابن ابی مزرد مولی بنی هاشم **حدثنی** عمی ابو الحباب سعید بن یسار عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله خلق الخلق حتی اذا فرغ منهم قامت الرحم فقالت هذا مقام العائذ من القطیعة قال نعم اما ترضین ان اصل من وصلك واقطع من قطعك قالت بلی قال فذاك لك ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرأوا ان شئتم فهل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئك الذین لعنهم الله فاصمهم واعمی ابصارهم افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالها **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب واللفظ لابی بکر قالا نا وکیع عن معاویة بن ابی مزرد عن یزید بن رومان عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الرحم معلقة بالعرش تقول من وصلنی وصله الله ومن قطعنی قطعه الله **حدثنا** زهیر بن حرب وابن ابی عمر قالا نا سفیان عن الزهری عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یدخل الجنة قاطع قال ابن ابی عمر قال سفیان یعنی قاطع رحم **حدثنا** عبد الله بن محمد بن اسمٰء الضبعی نا جویریة عن مالك عن الزهری ان محمد بن جبیر اخبره ان اباه اخبره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یدخل الجنة قاطع رحم **حدثنا** محمد بن رافع وعبد بن حمید عن عبد الرزاق عن معمر عن الزهری بهذا الاسناد مثله وقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم **حدثنی** حرملة بن یحیی التجیبی نا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن انس بن مالك قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من سره ان یبسط علیه رزقه او ینسأ فی اثره فلیصل رحمه **حدثنی** عبد الملك ابن شعیب بن اللیث حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل بن خالد قال قال ابن شهاب اخبرنی انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من احب ان یبسط له فی رزقه وینسأ له فی اثره فلیصل رحمه **حدثنی** محمد بن المثنی ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت العلاء بن عبد الرحمٰن یحدث عن ابیه عن ابی هریرة ان رجلا قال یا رسول الله ان لی قرابة اصلهم ویقطعونی واحسن الیهم ویسیئون الی واحلم عنهم ویجهلون علی فقال لئن کنت کما قلت فکانما تسفهم المل ولا یزال معك من الله ظهیر علیهم مادمت علی ذلك **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن ابن شهاب عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا وکونوا عباد الله اخوانا ولا یحل لمسلم ان یهجر اخاه فوق ثلاث

وهذه الامور هی مجامع حسن الخلق ومعنی حاك فی صدرك ای تحرك فیه وتردد ولم ینشرح له الصدر وتصل فی القلب منه الشك وخوف کونه ذنبا **قوله** ما منعنی من الهجرة الا السلام کان احدنا اذا هاجر لم یسال رسول الله صلی الله علیه وسلم عن شئ) قال القاضی وغیره معناه انه اقام بالمدینة کالزائر من غیر نقله ایاها من وطنه لاستیطانها وملجئه من الهجرة وهی الانتقال من الوطن و استیطان المدینة الا لرغبته فی سوال رسول الله صلی الله علیه وسلم عن امور الدین فانه کان یسمح بذلك للطارئین دون المهاجرین وکان المهاجرون یفرحون بسوال الغرباء الطارئین من الاعراب وغیرهم لانهم یحتملون فی السوال ویعذرون ویستفید المهاجرون الجواب کما قال انس فی الحدیث الذی ذکره مسلم فی کتاب الایمان وکان یعجبنا ان یجیء الرجل العاقل من اهل البادیة فیسال والله اعلم

باب صلة الرحم وتحریم قطیعتها **قوله** صلی الله علیه وسلم قامت الرحم فقالت هذا مقام العائذ من القطیعة قال نعم اما ترضین ان اصل من وصلك واقطع من قطعك قالت بلی قال فذاك لك وفی الروایة الاخری الرحم معلقة بالعرش تقول من وصلنی وصله الله ومن قطعنی قطعه الله) قال القاضی عیاض الرحم التی توصل وتقطع وتبر انما هی معنی من المعانی لیست بجسم وانما هی قرابة ونسبة تجمعه رحم والدة وتتصل بعضه ببعض فسمی ذلك الاتصال رحما والمعنی لا یتاتی منها القیام ولا الکلام فیکون ذکرها هاهنا وتعلقها ضرب مثل وحسن استعارة علی عادة العرب فی استعمال ذلك والمراد تعظیم شانها وفضیلة واصلیها وعظیم اثم قاطعیها بعقوقهم لهذا سمی العقوق قطعا والعق الشق کانه قطع ذلك السبب المتصل قال ویجوز ان یکون المراد قائم ملك من الملائکة وتعلق بالعرش وتکلم علی لسانها بهذا بامر الله تعالی هذا کلام القاضی والعائذ المستجیر وهو المعتصم بالشئ الملتجئ الیه المستجیر به قال العلماء وحقیقة الصلة العطف والرحمة فصلة الله سبحانه وتعالی عبارة عن لطفه بهم ورحمته ایاهم وعطفه باحسانه ونعمه اوصلتهم باهل ملکوته الاعلی وشرح صدورهم لمعرفته وطاعته قال القاضی عیاض ولا خلاف ان صلة الرحم واجبة فی الجملة وقطیعتها معصیة کبیرة قال والاحادیث فی الباب تشهد لهذا ولکن الصلة درجات بعضها ارفع من بعض وادناها ترك المهاجرة وصلتها بالکلام ولو بالسلام وتختلف ذلك باختلاف القدرة والحاجة فمنها واجب ومنها مستحب لو وصل بعض الصلة ولم یصل غایتها لا یسمی قاطعا ولو قصر عما یقدر علیه وینبغی له لم یسم واصلا قال واختلفوا فی حد الرحم التی تجب صلتها فقیل هو کل رحم محرم بحیث لو کان احدهما ذکرا والآخر انثی حرمت مناکحتها فعلی هذا لا یدخل اولاد الاعمام ولا اولاد الاخوال واجمع هذا القائل بتحریم الجمع بین المراة وعمتها او خالتها فی النکاح ونحوه وجواز ذلك فی بنات الاعمام والاخوال وقیل هو عام فی کل رحم من ذوی الارحام فی المیراث یستوی المحرم وغیره ویدل علیه قوله صلی الله علیه وسلم ثم اذناك ادناك هذا کلام القاضی وهذا القول الثانی هو الصواب ومما یدل علیه الحدیث السابق فی اهل مصر فان لهم ذمة ورحما وحدیث ان ابر البر ان یصل الرجل ابا ود ابیه مع انه لا محرمیة والله اعلم **قوله** صلی الله علیه وسلم لا یدخل الجنة قاطع) هذا الحدیث یتاول تاویلین سبق فی نظائره فی کتاب الایمان احدهما محمول علی من یستحل القطیعة بلا سبب ولا شبهة مع علمه بتحریمها فهذا کافر فیخلد فی النار ولا یدخل الجنة ابدا والثانی معناه ولا یدخلها فی اول الامر مع السابقین بل یعاقب بتاخره القدر الذی یریده الله تعالی **قوله** صلی الله علیه وسلم من احب ان یبسط له فی رزقه وینسأ له فی اثره فلیصل رحمه) ینسئ معهوز ای یوخر والاثر الاجل لانه تابع للحیاة فی اثرها وبسط الرزق توسعه وکثرته وقیل بالبرکة فیه واما التاخیر فی الاجل ففیه سوال مشهور وهو ان الآجال والارزاق مقدرة لا تزید ولا تنقص فاذا جاء اجلهم لا یستاخرون ساعة ولا یستقدمون واجاب العلماء باجوبة الصحیح منها ان هذه الزیادة بالبرکة فی عمره والتوفیق للطاعات وعمارة اوقاته بما ینفعه فی الآخرة وصیانتها عن الضیاع فی غیر ذلك والثانی انه بالنسبة الی ما یظهر للملائکة وفی اللوح المحفوظ ونحو ذلك فیظهر لهم فی اللوح ان عمره ستون سنة الا ان یصل رحمه فان وصلها زید له اربعون وقد علم الله سبحانه وتعالی ما سیقع له من ذلك وهو من معنی قوله تعالی یمحو الله ما یشاء ویثبت فبالنسبة الی علم الله تعالی وما سبق به قدره لا زیادة ولا هی مستحیلة وبالنسبة الی ما ظهر للمخلوقین یتصور الزیادة وهو مراد الحدیث والثالث ان المراد بقاء ذکره الجمیل بعده فکانه لم یمت حکاه القاضی وهو ضعیف او باطل والله اعلم **قوله** صلی الله علیه وسلم للذی یصل قرابته ویقطعونه لئن کنت کما قلت فکانما تسفهم المل ولا یزال معك من الله تعالی ظهیر علیهم مادمت علی ذلك) المل بفتح المیم الرماد الحار وتسفهم بضم التاء وکسر السین وتشدید الفاء والظهیر المعین والدافع لاذاهم وقوله احلم عنهم بضم اللام ویجهلون ای یسیئون والجهل هنا القبیح من القول ومعناه کانما تطعمهم الرماد الحار وهو تشبیه لما یلحقهم من الالم بما یلحق آکل الرماد الحار من الالم ولا شئ علی هذا المحسن بل ینالهم الاثم العظیم فی قطیعته وادخالهم الاذی علیه وقیل معناه انك بالاحسان الیهم تخزیهم وتحقرهم فی انفسهم لکثرة احسانك وقبح فعلهم من الخزی والحقارة عند انفسهم کمن یسف المل وقیل ذلك الذی یاکله من احسانك کالمل ویحرق احشائهم والله اعلم

باب تحریم التحاسد والتباغض والتدابر **قوله** صلی الله علیه وسلم لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا وکونوا عباد الله اخوانا) التدابر المعاداة وقیل المقاطعة لان کل واحد یولی صاحبه دبره او حسی زوال النعمة وهو حرام ومعنی کونوا عباد الله اخوانا ای تعاملوا وتعاشروا معاملة الاخوة ومعاشرتهم فی المودة والرفق والشفقة والملاطفة والتعاون فی الخیر ونحو ذلك مع صفاء القلوب والنصیحة بکل حال قال بعض العلماء وفی النهی عن التباغض اشارة الی النهی عن الاهواء المضلة الموجبة للتباغض

حدثنا حاجب بن الوليد نا محمد بن حرب نا محمد بن الوليد الزبيدي عن الزهري قال اخبرني انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ح وحدثنيه حرملة بن يحيى اخبرني ابن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل حديث مالك حدثنا زهير بن حرب وابن ابي عمر وعمرو الناقد جميعا عن ابن عيينة عن الزهري بهذا الاسناد وزاد ابن عيينة ولا تقاطعوا حدثنا ابو كامل نا يزيد يعني ابن زريع ح وحدثنا محمد بن رافع وعبد بن حميد كلاهما عن عبد الرزاق جميعا عن معمر عن الزهري بهذا الاسناد اما رواية يزيد عنه فكرواية سفيان عن الزهري يذكر الخصال الاربع جميعا واما حديث عبد الرزاق ولا تحاسدوا ولا تقاطعوا ولا تدابروا حدثنا محمد بن المثنى نا ابو داود نا شعبة عن قتادة عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تقاطعوا وكونوا عباد الله اخوانا وحدثنيه علي بن نصر الجهضمي نا وهب بن جرير نا شعبة بهذا الاسناد مثله وزاد كما امركم الله حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن ابن شهاب عن عطاء بن يزيد الليثي عن ابي ايوب الانصاري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلاث ليال يلتقيان فيعرض هذا ويعرض هذا وخيرهما الذي يبدأ بالسلام حدثنا قتيبة بن سعيد وابو بكر بن ابي شيبة وزهير بن حرب قالوا نا سفيان ح وحدثني حرملة بن يحيى انا ابن وهب اخبرني يونس ح وحدثنا حاجب بن الوليد نا محمد بن حرب عن الزبيدي ح وحدثنا اسحاق بن ابراهيم الحنظلي ومحمد بن رافع وعبد بن حميد عن عبد الرزاق عن معمر كلهم عن الزهري باسناد مالك ومثل حديثه الا قوله فيعرض هذا ويعرض هذا فانهم جميعا قالوا في حديثهم غير مالك فيصد هذا ويصد هذا حدثنا محمد بن رافع نا محمد بن ابي فديك انا الضحاك وهو ابن عثمان عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل للمؤمن ان يهجر اخاه فوق ثلاثة ايام حدثنا قتيبة ابن سعيد نا عبد العزيز يعني ابن محمد عن العلاء عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا هجرة بعد ثلاث حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اياكم والظن فان الظن اكذب الحديث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تنافسوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وكونوا عباد الله اخوانا حدثنا قتيبة بن سعيد نا عبد العزيز يعني ابن محمد عن العلاء عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تهجروا ولا تدابروا ولا تحسسوا ولا يبع بعضكم على بيع بعض وكونوا عباد الله اخوانا حدثنا اسحاق بن ابراهيم انا جرير عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا وكونوا عباد الله اخوانا حدثنا الحسن بن علي الحلواني وعلي بن نصر الجهضمي قالا نا وهب بن جرير نا شعبة عن الاعمش بهذا الاسناد لا تقاطعوا ولا تدابروا ولا تباغضوا ولا تحاسدوا وكونوا عباد الله اخوانا كما امركم الله حدثني احمد بن سعيد الدارمي نا حبان نا وهيب نا سهيل عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تباغضوا ولا تدابروا ولا تنافسوا وكونوا عباد الله اخوانا

باب تحريم الهجر فوق ثلاثة ايام بلا عذر شرعي باب تحريم الظن والتجسس والتنافس والتناجش ونحوها

(قوله حدثنيه علي بن نصر الجهضمي ثنا وهب بن جرير ثنا شعبة) هكذا هو في جميع نسخ بلادنا علي بن نصر وكذا نقله الجياني والقاضي عياض وغيرهما عن الحفاظ وعن عامة النسخ وفي بعضها نصر بن علي بالعكس قالوا وهو غلط قالوا والصواب علي بن نصر وهو ابو الحسن علي بن نصر بن علي بن نصر الجهضمي توفي بالبصرة هو وابوه نصر بن علي سنة خمسين ومائتين مات الاب في شهر ربيع الآخر ومات الابن في شعبان تلك السنة قال القاضي قد اتفق الحفاظ على ما ذكرناه وان الصواب علي بن نصر دون عكسه مع ان مسلما روى عنهما الا ان لا يكون لنصر بن علي سماع من وهب ابن جرير وليس هذا مذهب مسلم فانه يكتفي بالمعاصرة وامكان اللقاء قال ففي نفيهم لرواية النسخ التي فيها نصر بن علي نظر هذا كلام القاضي والذي قاله الحفاظ هو الصواب وهم اعرف بما انتقدوه ولا يلزم من سماع الابن من وهب سماع الاب منه ولا يقال يمكن الجمع فكتاب مسلم وقع على وجه واحد فالذي نقله الاكثرون هو المعتمد لا سيما وقد صوبه الحفاظ **باب** تحريم الهجر فوق ثلثة ايام بلا عذر شرعي (قوله صلى الله عليه وسلم لا يحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلث ليال) قال العلماء في هذا الحديث تحريم الهجر بين المسلمين اكثر من ثلث ليال واباحتها في الثلاث الاول بنص الحديث والثاني بمفهومه قالوا وانما عفي عنها في الثلاث لان الادمي مجبول على الغضب وسوء الخلق ونحو ذلك فعفي عن الهجرة في الثلاثة ليذهب ذلك العارض وقيل ان الحديث لا يقتضي اباحة الهجرة في الثلاثة هذا على مذهب من يقول لا يحتج بالمفهوم ودليل الخطاب (قوله صلى الله عليه وسلم يلتقيان فيعرض هذا ويعرض هذا وفي رواية فيصد هذا ويصد هذا) هو بضم الصاد ومعنى يصد يعرض اي يوليه عرضه بضم العين وهو جانبه والصد بضم الصاد وهو ايضا الجانب والناحية (قوله صلى الله عليه وسلم وخيرهما الذي يبدأ بالسلام) اي هو افضلهما وفيه دليل لمذهب الشافعي ومالك ومن وافقهما ان السلام يقطع الهجرة ويرفع الاثم فيها ويزيله وقال احمد وابن القاسم المالكي ان كان يؤذيه لم يقطع السلام هجرته قال اصحابنا ولو كاتبه او راسله عند غيبته عنه هل يزول اثم الهجرة فيه وجهان احدهما لا يزول لانه لم يكلمه واصحهما يزول لزوال الوحشة والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم لا يحل لمسلم) قد يحتج به من يقول الكفار غير مخاطبين بفروع الشرع والاصح انهم مخاطبون بها وانما قيد بالمسلم لانه الذي يقبل خطاب الشرع وينتفع به **باب** تحريم الظن والتجسس والتنافس والتناجش ونحوها (قوله صلى الله عليه وسلم اياكم والظن فان الظن اكذب الحديث) المراد النهي عن ظن السوء قال الخطابي هو تحقيق الظن وتصديقه دون ما يهجس في النفس فان ذلك لا يملك ومراد الخطابي ان المحرم من الظن ما يستمر صاحبه عليه ويستقر في قلبه دون ما يعرض في القلب ولا يستقر فان هذا لا يكلف به كما سبق في حديث تجاوز الله تعالى عما تحدثت به الامة ما لم تتكلم او تعمل وسبق تاويله على الخواطر التي لا تستقر ونقل القاضي عن سفيان انه قال الظن الذي يأثم به هو ما ظنه وتكلم به فان لم يتكلم لم يأثم قال وقال بعضهم يحتمل ان المراد الحكم في الشرع بظن مجرد من غير بناء على اصل ولا نظر واستدلال وهذا ضعيف او باطل والصواب الاول (قوله صلى الله عليه وسلم ولا تحسسوا ولا تجسسوا) الاول بالحاء والثاني بالجيم قال بعض العلماء التحسس بالحاء الاستماع لحديث القوم وبالجيم البحث عن العورات وقيل بالجيم التفتيش عن بواطن الامور واكثر ما يقال في الشر والجاسوس صاحب سر الشر والناموس صاحب سر الخير وقيل بالجيم ان تطلبه لغيرك وبالحاء ان تطلبه لنفسك قاله ثعلب وقيل هما بمعنى وهو طلب معرفة الاخبار الغائبة والاحوال (قوله صلى الله عليه وسلم ولا تنافسوا ولا تحاسدوا) قد قدمنا ان الحسد تمني زوال النعمة واما المنافسة والتنافس فمعناهما الرغبة في الشيء وفي الانفراد به ونافسته منافسة اذا رغبت فيما رغب فيه وقيل معنى الحديث التباري في الرغبة في الدنيا واسبابها وحظوظها (قوله صلى الله عليه وسلم لا تهجروا) كذا هو في معظم النسخ وفي بعضها تهاجروا وهما بمعنى والمراد النهي عن الهجرة ومقاطعة الكلام وقيل يجوز ان يكون لا تهجروا اي لا تتكلموا بالهجر بضم الهاء وهو الكلام القبيح واما النهي عن البيع على بيع اخيه والنجش فسبق بيانهما في كتاب البيوع وقال القاضي يحتمل ان المراد بالتناجش هنا ذم بعضهم بعضا والصحيح انه التناجش المذكور في البيع وهو ان يزيد في السلعة ولا رغبة له في شرائها بل ليغر غيره في شرائها

حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب نا داود يعني ابن قيس عن ابي سعيد مولى عامر بن كريز عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحاسدوا ولا تناجشوا ولا تباغضوا ولا تدابروا ولا يبع بعضكم على بيع بعض وكونوا عباد الله اخوانا المسلم اخو المسلم لا يظلمه ولا يخذله ولا يحقره التقوى ههنا ويشير الى صدره ثلاث مرار بحسب امرئ من الشر ان يحقر اخاه المسلم كل المسلم على المسلم حرام دمه وماله وعرضه حدثني ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح نا ابن وهب عن اسامة وهو ابن زيد انه سمع ابا سعيد مولى عبد الله بن عامر بن كريز يقول سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر نحو حديث داود وزاد ونقص ومما زاد في ان الله لا ينظر الى اجسادكم ولا الى صوركم ولكن ينظر الى قلوبكم واشار باصابعه الى صدره حدثنا عمرو الناقد نا كثير بن هشام نا جعفر بن برقان عن يزيد بن الاصم عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله لا ينظر الى صوركم وامواكم ولكن ينظر الى قلوبكم واعمالكم حدثنا قتيبة بن سعيد عن مالك بن انس فيما قرئ عليه عن سهيل عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تفتح ابواب الجنة يوم الاثنين ويوم الخميس فيغفر لكل عبد لا يشرك بالله شيئا الا رجل كانت بينه وبين اخيه شحناء فيقال انظروا هذين حتى يصطلحا انظروا هذين حتى يصطلحا وحدثنيه زهير ابن حرب نا جرير ح وحدثنا قتيبة بن سعيد واحمد بن عبدة الضبي عن عبد العزيز الدراوردي كلاهما عن سهيل عن ابيه باسناد مالك نحو حديثه غير ان في حديث الدراوردي الا المتهاجرين من رواية ابن عبدة وقال قتيبة الا المهتجرين حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن مسلم بن ابي مريم عن ابي صالح سمع ابا هريرة رفعه مرة قال تعرض الاعمال في كل يوم خميس واثنين فيغفر الله عز وجل في ذلك اليوم لكل امرأ لا يشرك بالله شيئا الا امرأ كانت بينه وبين اخيه شحناء فيقال اركوا هذين حتى يصطلحا اركوا هذين حتى يصطلحا حدثنا ابو الطاهر وعمرو بن سواد قالا نا ابن وهب اخبرني مالك بن انس عن مسلم بن ابي مريم عن ابي صالح عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تعرض اعمال الناس في كل جمعة مرتين يوم الاثنين ويوم الخميس فيغفر لكل عبد مؤمن الا عبدا بينه وبين اخيه شحناء فيقال اتركوا او اركوا هذين حتى يفيئا حدثنا قتيبة بن سعيد عن مالك بن انس فيما قرئ عليه عن عبد الله بن عبد الرحمن بن معمر عن ابي الحباب سعيد بن يسار عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يقول يوم القيمة اين المتحابون بجلالي اليوم اظلهم في ظلي يوم لا ظل الا ظلي حدثني عبد الاعلى بن حماد نا حماد بن سلمة عن ثابت عن ابي رافع عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ان رجلا زار اخا له في قرية اخرى فارصد الله له على مدرجته ملكا فلما اتى عليه قال اين تريد قال اريد اخا لي في هذه القرية قال هل لك عليه من نعمة تربها قال لا غير اني احببته في الله قال فاني رسول الله اليك بان الله قد احبك كما احببته فيه حدثنا سعيد بن منصور وابو الربيع قالا نا حماد يعنيان ابن زيد عن ايوب عن ابي قلابة عن ابي اسماء عن ثوبان قال ابو الربيع رفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم وفي حديث سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عائد المريض في مخرفة الجنة حتى يرجع حدثنا يحيى بن يحيى التميمي انا هشيم عن خالد عن ابي قلابة عن ابي اسماء عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضا لم يزل في خرفة الجنة حتى يرجع

باب تحريم ظلم المسلم وخذله واحتقاره ودمه وعرضه وماله (قوله عامر بن كريز) بضم الكاف (قوله صلى الله عليه وسلم لا تحاسدوا الخ) اما كون المسلم اخا المسلم فسبق شرحه قريبا واما لا يخذله فقال العلماء الخذل ترك الاعانة والنصر ومعناه اذا استعان به في دفع ظالم ونحوه لزمه اعانته اذا امكنه ولم يكن له عذر شرعي ولا يحقره هو بالقاف والحاء المهملة اي لا يحتقره فلا ينكر عليه ولا يستصغره ويستقل قال القاضي ورواه بعضهم لا يكفره بضم الياء وبالكاف والفاء اي لا يغدر بعهده ولا ينقض امانه قال والصواب المعروف هو الاول وهو الموجود في غير كتاب مسلم بغير خلاف وروي لا يحقره وهذا يرد الرواية الثانية (قوله صلى الله عليه وسلم التقوى ههنا ويشير الى صدره ثلث مرار وفي رواية ان الله لا ينظر الى اجسادكم ولكن ينظر الى قلوبكم) معنى الرواية الاولى ان الاعمال الظاهرة لا يحصل بها التقوى وانما يحصل بما يقع في القلب من عظمة الله تعالى وخشيته ومراقبته ومعنى نظر الله هنا مجازاته ومحاسبته اي انما يكون ذلك على ما في القلب دون الصور الظاهرة ونظر الله ورؤيته محيط بكل شئ ومقصود الحديث ان الاعتبار في هذا كله بالقلب وهو من نحو قوله صلى الله عليه وسلم الا ان في الجسد مضغة الحديث قال المازري واحتج بعض الناس بهذا الحديث على ان العقل في القلب لا في الراس وقد سبقت المسئلة مبسوطة في حديث الا ان في الجسد مضغة (قوله جعفر بن برقان) بضم الموحدة واسكان الراء **باب** النهي عن الشحناء (قوله صلى الله عليه وسلم تفتح ابواب الجنة يوم الاثنين ويوم الخميس الحديث) قال القاضي قال الباجي معنى فتحها كثرة الصفح والغفران ورفع المنازل واعطاء الثواب الجزيل قال القاضي ويحتمل ان يكون على ظاهره وان فتح ابوابها علامة لذلك (قوله صلى الله عليه وسلم اركوا هذين حتى يصطلحا) هو بالراء الساكنة وضم الكاف والهمزة في اوله همزة وصل اي اخروا يقال ركاه يركوه ركوا اذا اخره قال صاحب التحرير ويجوز ان يروى بقطع الهمزة المفتوحة من قولهم اركيت الامر اذا اخرته وذكر غيره انه روي بقطعها ووصلها والشحناء العداوة كانه شحن قلبه بغضا له اي ملأه وانظروا هذين بقطع الهمزة اخروهما حتى يفيئا اي يرجعا الى الصلح والمودة **باب** فضل الحب في الله تعالى (قوله صلى الله عليه وسلم ان الله يقول يوم القيمة اين المتحابون بجلالي اليوم اظلهم في ظلي يوم لا ظل الا ظلي) فيه دليل لجواز قول الانسان ان الله يقول وهو الصواب الذي عليه العلماء كافة الا ما قدمناه في كتاب الايمان عن بعض السلف من كراهته ذلك وانه لا يقال يقول الله دليل يقال قال الله وقد قدمنا انه جاء بجوازه القرآن في قوله تعالى والله يقول الحق واحاديث صحيحة كثيرة (قوله تعالى المتحابون بجلالي) اي لعظمتي وطاعتي للذنيا وقوله تعالى يوم لا ظل الا ظلي اي انه لا يكون من ظل مجازا كما في الدنيا وجاء في غير مسلم ظل عرشي قال القاضي ظاهره انه في ظله من الحر والشمس ووهج الموقف وانفاس الخلق قال وهذا قول الاكثرين وقال عيسى بن دينار معناه كنفه وستره ومنه قولهم السلطان ظل الله في الارض وقيل يحتمل ان الظل هنا عبارة عن الراحة والنعيم يقال هو في عيش ظليل اي طيب (قوله صلى الله عليه وسلم فارصد الله على مدرجته ملكا) معنى ارصده اقعده يرتبه وآلمدرجة بفتح الميم والراي الطريق سميت بذلك لان الناس يدرجون عليها اي يمضون ويمشون (قوله لك عليه من نعمة تربها) اي تقوم باصلاحها وتنهض اليه بسبب ذلك (قوله بان الله قد احبك كما احببته فيه) قال العلماء محبة الله عبده هي رحمته له ورضاه عنه واراداته له الخير وان يفعل به فعل المحب من الخير وأصل المحبة في حق العباد ميل القلب والله تعالى منزه عن ذلك في هذا الحديث فضل المحبة في الله تعالى وانها سبب لحب الله تعالى العبد وفيه فضيلة زيارة الصالحين والاصحاب وفيه ان الآدميين قد يرون الملائكة **باب** فضل عيادة المريض (قوله صلى الله عليه وسلم عائد المريض في مخرفة الجنة) وفي الرواية الثانية خرفة الجنة بضم الخاء قيل يا رسول الله ما خرفة الجنة قال جناها اي يؤل به ذلك الى الجنة واجتناء ثمارها واتفق العلماء على فضل عيادة المريض وسبق شرح ذلك والضحاك بن

قال ابو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري رحمه الله تعالى فضل الله تعالى وله الحمد والمنة وبه التوفيق والعصمة تم الجزء الثاني من صحيح مسلم ويليه الجزء الثالث وأوله باب بيان الايمان الذي يدخل به الجنة

حدثنا يحيى بن حبيب الحارثى نا يزيد بن زريع نا خالد عن ابى قلابة عن ابى سماء الرحبى عن ثوبان عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان المسلم اذا عاد اخاه المسلم لم يزل فى خرفة الجنة حتى يرجع **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وزهير بن حرب جميعا عن يزيد واللفظ لزهير نا يزيد بن هارون انا عاصم يعنى الاحول عن عبد الله بن زيد هو ابو قلابة عن ابى الاشعث الصنعانى عن ابى سماء الرحبى عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من عاد مريضا لم يزل فى خرفة الجنة قيل يا رسول الله وما خرفة الجنة قال جناها **حدثنيه** سويد بن سعيد نا مروان بن معاوية عن عاصم الاحول بهذا الاسناد **حدثنى** محمد بن حاتم بن ميمون نا بهز نا حماد بن سلمة عن ثابت عن ابى رافع عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل يقول يوم القيمة يا ابن آدم مرضت فلم تعدنى قال يا رب كيف اعودك وانت رب العالمين قال اما علمت ان عبدى فلانا مرض فلم تعده اما علمت انك لو عدته لوجدتنى عنده يا ابن آدم استطعمتك فلم تطعمنى قال يا رب كيف اطعمك وانت رب العالمين قال اما علمت انه استطعمك عبدى فلان فلم تطعمه اما علمت انك لو اطعمته لوجدت ذلك عندى يا ابن آدم استسقيتك فلم تسقنى قال يا رب كيف اسقيك وانت رب العالمين قال استسقاك عبدى فلان فلم تسقه اما انك لو اسقيته وجدت ذلك عندى **حدثنا** عثمان بن ابى شيبة واسحاق بن ابراهيم قال اسحاق انا وقال عثمان نا جرير عن الاعمش عن ابى وائل عن مسروق قال قالت عائشة ما رايت رجلا اشد عليه الوجع من رسول الله صلى الله عليه وسلم وفى رواية عثمان مكان الوجع وجعا **حدثنا** عبيد الله بن معاذ حدثنى ابى ح وحدثنا ابن المثنى وابن بشار قالا نا ابن ابى عدى ح وحدثنى بشر بن خالد نا محمد يعنى ابن جعفر كلهم عن شعبة عن الاعمش ح وحدثنى ابو بكر بن نافع نا عبد الرحمن ح وحدثنا ابن نمير نا مصعب بن المقدام كلاهما عن سفيان عن الاعمش باسناد جرير مثل حديثه **حدثنا** عثمان بن ابى شيبة وزهير بن حرب واسحاق بن ابراهيم قال اسحاق انا وقال الآخران نا جرير عن الاعمش عن ابراهيم التيمى عن الحارث بن سويد عن عبد الله قال دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يوعك فمسسته بيدى فقلت يا رسول الله انك لتوعك وعكا شديدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجل انى اوعك كما يوعك رجلان منكم قال فقلت ذلك ان لك اجرين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجل ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يصيبه اذى من مرض فما سواه الا حط الله به سيئاته كما تحط الشجرة ورقها وليس فى حديث زهير من بيدى **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا نا ابو معاوية ح وحدثنى محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا سفيان ح وحدثنا اسحاق بن ابراهيم انا عيسى بن يونس ويحيى بن عبد الملك بن ابى غنية كلهم عن الاعمش باسناد جرير نحو حديثه وزاد فى حديث ابى معوية قال نعم والذى نفسى بيده ما على الارض مسلم **حدثنا** زهير بن حرب واسحاق بن ابراهيم جميعا عن جرير قال زهير نا جرير عن منصور عن ابراهيم عن الاسود قال دخل شباب من قريش على عائشة وهى بمنى وهم يضحكون فقالت ما يضحككم قالوا فلان خر على طنب فسطاط فكادت عنقه او عينه ان تذهب قالت لا تضحكوا فانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من مسلم يشاك شوكة فما فوقها الا كتبت له بها درجة ومحيت عنه بها خطيئة **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب واللفظ لهما ح وحدثنا اسحاق الحنظلى قال اسحاق انا وقال الآخران نا ابو معوية عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يصيب المؤمن من شوكة فما فوقها الا رفعه الله بها درجة او حط عنه بها خطيئة **حدثنا** محمد بن عبد الله بن نمير نا عمى بن بشر نا هشام عن ابيه عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصيب المؤمن شوكة فما فوقها الا قص الله بها من خطيئته **حدثنا** ابو كريب نا ابو معاوية نا هشام بهذا الاسناد **حدثنى** ابو الطاهر انا ابن وهب اخبرنى مالك بن انس ويونس بن يزيد عن ابن شهاب عن عروة ابن الزبير عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من مصيبة يصاب بها المسلم الا كفر بها عنه حتى الشوكة يشاكها

باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض او حزن او نحو ذلك حتى الشوكة يشاكها

قوله فى اسانيد هذا الحديث عن ابى قلابة عن ابى اسماء وفى الرواية الاخرى عن ابى قلابة عن الاشعث عن ابى اسماء) قال الترمذى سالت البخارى عن اسناد هذا الحديث فقال احاديث ابى قلابة كلها عن ابى اسماء ليس بينهما ابو الاشعث الا هذا الحديث (**قوله** عز وجل مرضت فلم تعدنى قال يا رب كيف اعودك وانت رب العالمين قال اما علمت ان عبدى فلانا مرض فلم تعده اما علمت انك لو عدته لوجدتنى عنده) قال العلماء انما اضاف المرض اليه سبحانه وتعالى والمراد العبد تشريفا للعبد وتقريبا له قالوا ومعنى وجدتنى عنده اى وجدت ثوابى وكرامتى ويدل عليه قوله تعالى فى تمام الحديث لو اطعمته لوجدت ذلك عندى لو اسقيته لوجدت ذلك عندى اى ثوابه والله اعلم **باب** ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض او حزن او نحو ذلك حتى الشوكة يشاكها (**قولها** ما رايت رجلا اشد عليه الوجع من رسول الله صلى الله عليه وسلم) قال العلماء الوجع هنا المرض والعرب تسمى كل مرض وجعا (**قوله** انك لتوعك وعكا شديدا) الوعك باسكان العين قيل هو الحمى وقيل الماء ومنشاء قد وعك الرجل يوعك فهو موعوك (**قوله** يحيى بن عبد الملك بن ابى غنية) هو بالغين المعجمة والنون (**قوله** ان عائشة رضى الله عنها قالت للذين ضحكوا من عثر بطنب فسطاط لا تضحكوا) فيه النهى عن الضحك من مثل هذا الا ان يحصل غلبة لا يمكن دفعه واما تعمده فمذموم لان فيه اشماتا بالمسلم وكسرا لقلبه والطنب بضم النون واسكانها هو الحبل الذى يشد به الفساطيط وهو الخباء ونحوه ويقال فستاط بالتاء بدل الطاء وفساط بحذفها مع تشديد السين والفاء مضمومة ومكسورة فيهن فصارت ست لغات (**قوله** صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يشاك شوكة فما فوقها الا كتبت له درجة ومحيت عنه بها خطيئة وفى رواية الا رفعه الله بها درجة او حط عنه بها خطيئة وفى بعض النسخ وحط عنه بها خطيئة وفى رواية الا كتب الله له بها حسنة او حطت عنه بها خطيئة) فى هذه الاحاديث بشارة عظيمة للمسلمين فانه قلما ينفك الواحد منهم ساعة من شئ من هذه الامور وفيه تكفير الخطايا بالامراض والاسقام ومصائب الدنيا وهمومها وان قلت مشقتها وفيه رفع الدرجات بهذه الامور وزيادة الحسنات وهذا هو الصحيح الذى عليه جماهير العلماء وحكى القاضى عن بعضهم انها تكفر الخطايا فقط ولا ترفع درجة ولا تكتب حسنة قال وروى نحوه عن ابن مسعود قال الوجع لا يكتب به اجر لكن تكفر به الخطايا فقط واعتمد على الاحاديث التى فيها تكفير الخطايا ولم تبلغه هذه الاحاديث التى ذكرها مسلم المصرحة برفع الدرجات وكتب الحسنات قال العلماء والحكمة فى كون الانبياء اشد بلاء ثم الامثل فالامثل انهم مخصوصون بكمال الصبر وصحة الاحتساب ومعرفة ان ذلك نعمة من الله تعالى ليستم لهم الخير ويضاعف لهم الاجر ويظهر صبرهم ورضاهم

حدثنی ابو الطاهر نا ابن وهب اخبرنی مالك بن انس عن یزید بن خصیفة عن عروة بن الزبیر عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یصیب المؤمن من مصیبة حتی الشوكة الا قص بها من خطایاه او كفر بها من خطایاه لا یدری یزید ایتهما قال عروة حدثنی حرملة بن یحیی انا عبد الله ابن وهب انا حیوة حدثنی ابن الهاد عن ابی بكر بن حزم عن عمرة عن عائشة قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من شیء یصیب المؤمن حتی الشوكة تصیبه الا كتب الله له بها حسنة او حطت عنه بها خطیئة حدثنا ابو بكر بن ابی شیبة وابو كریب قالا نا ابو اسامة عن الولید بن كثیر عن محمد بن عمرو بن عطاء عن عطاء بن یسار عن ابی سعید وابی هریرة انهما سمعا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما یصیب المؤمن من وصب ولا نصب ولا سقم ولا حزن حتی الهم یهمه الا كفر به من سیئاته حدثنا قتیبة بن سعید وابو بكر بن ابی شیبة كلاهما عن ابن عیینة واللفظ لقتیبة نا سفیان عن ابی محیصن شیخ من قریش سمع محمد بن قیس بن مخرمة یحدث عن ابی هریرة قال لما نزلت من یعمل سوءا یجز به بلغت من المسلمین مبلغا شدیدا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم قاربوا وسددوا ففی كل ما یصاب به المسلم كفارة حتی النكبة ینكبها او الشوكة یشاكها قال مسلم هو عمر بن عبد الرحمن بن محیصن من اهل مكة حدثنی عبید الله بن عمر القواریری ثنا یزید بن زریع نا الحجاج الصواف حدثنی ابو الزبیر نا جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل علی ام السائب او ام المسیب فقال مالك یا ام السائب او یا ام المسیب تزفزفین قالت الحمی لا بارك الله فیها فقال لا تسبی الحمی فانها تذهب خطایا بنی آدم كما یذهب الكیر خبث الحدید حدثنا عبید الله بن عمر القواریری نا یحیی بن سعید وبشر بن المفضل قالا نا عمران ابو بكر قال حدثنی عطاء بن ابی رباح قال قال لی ابن عباس الا اریك امرأة من اهل الجنة قلت بلی قال هذه المرأة السوداء اتت النبی صلی الله علیه وسلم قالت انی اصرع وانی اتكشف فادع الله لی قال ان شئت صبرت ولك الجنة وان شئت دعوت الله ان یعافیك قالت اصبر قالت فانی اتكشف فادع الله ان لا اتكشف فدعا لها حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن بن بهرام الدارمی نا مروان یعنی ابن محمد الدمشقی نا سعید بن عبد العزیز عن ربیعة بن یزید عن ابی ادریس الخولانی عن ابی ذر عن النبی صلی الله علیه وسلم فیما روی عن الله تبارك وتعالی انه قال یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلته بینكم محرما فلا تظالموا یا عبادی كلكم ضال الا من هدیته فاستهدونی اهدكم یا عبادی كلكم جائع الا من اطعمته فاستطعمونی اطعمكم یا عبادی كلكم عار الا من كسوته فاستكسونی اكسكم یا عبادی انكم تخطئون باللیل والنهار وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لكم یا عبادی انكم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی یا عبادی لو ان اولكم وآخركم وانسكم وجنكم كانوا علی اتقی قلب رجل واحد منكم ما زاد ذلك فی ملكی شیئا یا عبادی لو ان اولكم وآخركم وانسكم وجنكم كانوا علی افجر قلب رجل واحد منكم ما نقص ذلك من ملكی شیئا یا عبادی لو ان اولكم وآخركم وانسكم وجنكم قاموا فی صعید واحد فسألونی فاعطیت كل انسان مسئلته ما نقص ذلك مما عندی الا كما ینقص المخیط اذا ادخل البحر یا عبادی انما هی اعمالكم احصیها لكم ثم اوفیكم ایاها فمن وجد خیرا فلیحمد الله ومن وجد غیر ذلك فلا یلومن الا نفسه قال سعید كان ابو ادریس الخولانی اذا حدث بهذا الحدیث جثا علی ركبتیه حدثنیه ابو بكر بن اسحاق نا ابو مسهر نا سعید بن عبد العزیز بهذا الاسناد غیر ان مروان اتمهما حدیثا قال ابو اسحاق حدثنا بهذا الحدیث الحسن والحسین ابنا بشر ومحمد بن یحیی قالوا حدثنا ابو مسهر فذكروا الحدیث بطوله

باب تحریم الظلم

حدثنی

قوله صلی الله علیه وسلم لا یصیب المؤمن من شوكة فما فوقها الا قص الله بها من خطیئة) هكذا فی معظم النسخ قص وفی بعضها نقص وكلاهما صحیح متقارب المعنی (قوله صلی الله علیه وسلم ما یصیب المؤمن من وصب ولا نصب ولا سقم ولا حزن حتی الهم یهمه الا كفر الله به من سیئاته) الوصب الوجع اللازم ومنه قوله تعالی ولهم عذاب واصب ای لازم ثابت والنصب التعب وقد نصب ینصب نصبا كفرح یفرح فرحا ونصبه غیره وانصبه لغتان والسقم بضم السین واسكان القاف وفتحها لغتان وكذلك الحزن والحزن فیه اللغتان ویهمه قال القاضی هو بضم الیاء وفتح الهاء علی ما لم یسم فاعله وضبطه غیره یهمه بفتح الیاء وضم الهاء ای یغمه وكلاهما صحیح (قوله عن ابن محیصن شیخ من قریش قال مسلم هو عمر بن عبد الرحمن بن محیصن) هكذا هو فی معظم نسخ بلادنا ان مسلما قال هو عمر بن عبد الرحمن وفی بعضها هو عبد الرحمن وكذا نقله القاضی عن بعض الرواة وهو غلط والصواب الاول ومحیصن بالنون فی آخره ووقع فی بعض نسخ المغاربة بحذفها وهو تصحیف (قوله صلی الله علیه وسلم قاربوا) ای اقتصدوا فلا تغلوا ولا تقصروا بل توسطوا وسددوا ای اقصدوا السداد وهو الصواب (قوله صلی الله علیه وسلم حتی النكبة ینكبها وهی مثل العثرة یعثرها برجله وربما جرحت اصبعه واصل النكب الكب والقلب (قوله صلی الله علیه وسلم مالك یا ام السائب تزفزفین) بزایین معجمتین وفائین والتاء مضمومة قال القاضی تضم وتفتح هذا هو الصحیح المشهور فی ضبط هذه اللفظة وادعی القاضی انها روایة جمیع رواة مسلم ووقع فی بعض نسخ بلادنا بالراء والفاء ورواه بعضهم فی غیر مسلم بالراء والقاف ومعناه تتحركین حركة شدیدة ای ترعدین وفی حدیث المرأة التی كانت تصرع دلیل علی ان الصرع یثاب علیه اكمل ثواب

باب

تحریم الظلم (قوله تعالی انی حرمت الظلم علی نفسی) قال العلماء معناه تقدست عنه وتعالیت والظلم مستحیل فی حق الله سبحانه وتعالی كیف یجاوز سبحانه حدا ولیس فوقه من یطیعه وكیف یتصرف فی غیر ملك والعالم كله ملكه وسلطانه واصل التحریم فی اللغة المنع فسمی تقدسه عن الظلم تحریما لمشابهته للممنوع فی اصل عدم الشیء (قوله تعالی وجعلته بینكم محرما فلا تظالموا) هو بفتح التاء ای لا تتظالموا والمراد لا یظلم بعضكم بعضا وهذا توكید لقوله تعالی یا عبادی وجعلته بینكم محرما وزیادة تغلیظ فی تحریمه (قوله تعالی كلكم ضال الا من هدیته) قال المازری ظاهر هذا انهم خلقوا علی الضلال الا من هداه الله تعالی وفی الحدیث المشهور كل مولود یولد علی الفطرة قال فقد یكون المراد بالاول وصفهم بما كانوا علیه قبل مبعث النبی صلی الله علیه وسلم وانهم لو تركوا وما فی طباعهم من ایثار الشهوات والراحة واهمال النظر لضلوا وهذا الثانی اظهر وفی هذا دلیل لمذهب اصحابنا وسائر اهل السنة ان المهتدی هو من هداه الله وبهدی الله اهتدی وبارادة الله تعالی ذلك وانه سبحانه وتعالی انما اراد هدایة بعض عباده وهم المهتدون ولم یرد هدایة الآخرین ولو ارادها لاهتدوا خلافا للمعتزلة فی قولهم الفاسد انه سبحانه وتعالی اراد هدایة الجمیع جل الله ان یرید ما لا یقع او یقع ما لا یرید (قوله تعالی ما نقص ذلك مما عندی الا كما ینقص المخیط اذا ادخل البحر) المخیط بكسر المیم وفتح الیاء هو الابرة قال العلماء هذا تقریب الی الافهام ومعناه لا ینقص شیئا اصلا كما قال فی الحدیث الآخر لا یغیضها نفقة ای لا ینقصها نفقة لان ما عند الله لا یدخله نقص وانما یدخل النقص المحدود الفانی وعطاء الله تعالی من رحمته وكرمه وهما صفتان قدیمتان لا یتطرق الیهما نقص فضرب المثل بالمخیط فی البحر لانه غایة ما یضرب به المثل فی القلة والمقصود التقریب الی الافهام بما شاهدوه

حدثنا اسحاق بن ابراهیم ومحمد بن المثنی کلاهما عن عبد الصمد بن عبد الوارث نا همام نا قتادة عن ابی قلابة عن ابی اسماء عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فیما یروی عن ربه عز وجل انی حرمت علی نفسی الظلم وعلی عبادی فلا تظالموا وساق الحدیث بنحوه وحدیث ابی ادریس الذی ذکرناه اتم منه حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب نا داود یعنی ابن قیس عن عبید الله بن مقسم عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیامة واتقوا الشح فان الشح اهلك من کان قبلکم حملهم علی ان سفکوا دماءهم واستحلوا محارمهم حدثنی محمد بن حاتم نا شبابة نا عبد العزیز الماجشون عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الظلم ظلمات یوم القیامة حدثنا قتیبة بن سعید نا لیث عن عقیل عن الزهری عن سالم عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یسلمه من کان فی حاجة اخیه کان الله فی حاجته ومن فرج عن مسلم کربة فرج الله عنه بها کربة من کرب یوم القیامة ومن ستر مسلما ستره الله یوم القیامة حدثنا قتیبة بن سعید وعلی بن حجر قالا نا اسمعیل وهو ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اتدرون ما المفلس قالوا المفلس فینا من لا درهم له ولا متاع فقال ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیامة بصلاة وصیام وزکوة ویاتی قد شتم هذا وقذف هذا واکل مال هذا وسفك دم هذا وضرب هذا فیعطی هذا من حسناته وهذا من حسناته فان فنیت حسناته قبل ان یقضی ما علیه اخذ من خطایاهم فطرحت علیه ثم طرح فی النار حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قالوا نا اسمعیل یعنون ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لتؤدن الحقوق الی اهلها یوم القیامة حتی یقاد للشاة الجلحاء من الشاة القرناء حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر نا ابو معاویة نا یزید بن ابی بردة عن ابیه عن ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله عز وجل یملی للظالم فاذا اخذه لم یفلته ثم قرأ وکذلك اخذ ربك اذا اخذ القری وهی ظالمة ان اخذه الیم شدید حدثنا احمد بن عبد الله بن یونس نا زهیر نا ابو الزبیر عن جابر قال اقتتل غلامان غلام من المهاجرین وغلام من الانصار فنادی المهاجر او المهاجرون یا للمهاجرین ونادی الانصاری یا للانصار فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ما هذا دعوی اهل الجاهلیة قالوا لا یا رسول الله الا ان غلامین اقتتلا فکسع احدهما الآخر فقال لا باس ولینصر الرجل اخاه ظالما او مظلوما ان کان ظالما فلینهه فانه له نصر وان کان مظلوما فلینصره

فان البحر من اعظم المرئیات عیانا واکبرها والابرة من اصغر الموجودات مع انها ثقیلة لا یتعلق بها ماء والله اعلم (قوله تعالی یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنهار) الروایة المشهورة تخطئون بضم التاء وروی بفتحها وفتح الطاء یقال خطئ یخطأ اذا فعل ما یاثم به فهو خاطئ ومنه قوله تعالی استغفر لنا ذنوبنا انا کنا خاطئین ویقال فی الاثم ایضا اخطأ فهما صحیحان (قوله صلی الله علیه وسلم اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیامة) قال القاضی قیل هو علی ظاهره فیکون ظلمات علی صاحبه لا یهتدی یوم القیامة سبیلا حتی یسعی نور المؤمنین بین ایدیهم وبایمانهم ویحتمل ان الظلمات هنا الشدائد وبه فسروا قوله تعالی قل من ینجیکم من ظلمات البر والبحر ای شدائدهما ویحتمل انها عبارة عن الانکال والعقوبات (قوله صلی الله علیه وسلم واتقوا الشح فان الشح اهلك من کان قبلکم) قال القاضی یحتمل ان هذا الهلاك هو الهلاك الذی اخبر عنهم به فی الدنیا بانهم سفکوا دماءهم ویحتمل انه هلاك الآخرة وهذا الثانی اظهر ویحتمل انه اهلکهم فی الدنیا والآخرة قال جماعة الشح اشد البخل وابلغ فی المنع من البخل وقیل هو البخل مع الحرص وقیل البخل فی افراد الامور والشح عام وقیل البخل فی افراد الامور والشح بالمال والمعروف وقیل الشح الحرص علی ما لیس عنده والبخل بما عنده (قوله صلی الله علیه وسلم من کان فی حاجة اخیه کان الله فی حاجته) ای اعانه علیها ولطف به فیها (قوله صلی الله علیه وسلم ومن فرج عن مسلم کربة فرج الله عنه بها کربة من کرب یوم القیامة ومن ستر مسلما ستره الله یوم القیامة) فی هذا فضل اعانة المسلم وتفریج الکرب عنه وستر زلاته ویدخل فی کشف الکربة وتفریجها من ازالها بماله او جاهه او مساعدته والظاهر انه یدخل فیه من ازالها باشارته ورأیه ودلالته واما الستر المندوب الیه هنا فالمراد به الستر علی ذوی الهیئات ونحوهم ممن لیس هو معروفا بالاذی والفساد فاما المعروف بذلك فیستحب ان لا یستر علیه بل ترفع قضیته الی ولی الامر ان لم یخف من ذلك مفسدة لان الستر علی هذا یطمعه فی الایذاء والفساد وانتهاك الحرمات وجسارة غیره علی مثل فعله هذا کله فی ستر معصیة وقعت وانقضت اما معصیة رآه علیها وهو بعد متلبس بها فتجب المبادرة بانکارها علیه ومنعه منها علی من قدر علی ذلك ولا یحل تاخیرها فان عجز لزمه رفعها الی ولی الامر اذا لم تترتب علی ذلك مفسدة واما جرح الرواة والشهود والامناء علی الصدقات والاوقاف والایتام ونحوهم فیجب جرحهم عند الحاجة ولا یحل الستر علیهم اذا رای منهم ما یقدح فی اهلیتهم ولیس هذا من الغیبة المحرمة بل من النصیحة الواجبة وهذا مجمع علیه قال العلماء فی القسم الاول الذی یستر فیه هذا الستر مندوب فلو رفعه الی السلطان ونحوه لم یاثم بالاجماع لکن هذا خلاف الاولی وقد یکون فی بعض صوره ما هو مکروه والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیامة بصلوة وصیام وزکوة ویاتی قد شتم هذا وقذف هذا الی آخره) معناه ان هذا حقیقة المفلس واما من لیس له مال ومن قل ماله فالناس یسمونه مفلسا ولیس هو حقیقة المفلس لان هذا امر یزول وینقطع بموته وربما ینقطع بیسار یحصل له بعد ذلك فی حیوته وانما حقیقة المفلس هذا المذکور فی الحدیث فهو الهالك الهلاك التام والمعدوم الاعدام المفظع فتؤخذ حسناته لغرمائه فاذا فرغت حسناته اخذ من سیئاتهم فوضع علیه ثم القی فی النار فتمت خسارته وهلاکه وافلاسه قال المازری وزعم بعض المبتدعة ان هذا الحدیث معارض لقوله تعالی ولا تزر وازرة وزر اخری وهذا الاعتراض غلط منه وجهالة بینة لانه انما عوقب بفعله ووزره وظلمه فتوجهت علیه حقوق لغرمائه فدفعت الیهم من حسناته فلما فرغت وبقیت بقیة قوبلت علی حسب ما اقتضته حکمة الله تعالی فی خلقه وعدله فی عباده فاخذ قدرها من سیئات خصومه فوضع علیه فعوقب به فی النار فحقیقة العقوبة انما هی بسبب ظلمه ولم یعاقب بغیر جنایة وظلم منه وهذا کله مذهب اهل السنة والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم لتؤدن الحقوق الی اهلها یوم القیامة حتی یقاد للشاة الجلحاء من الشاة القرناء) هذا تصریح بحشر البهائم یوم القیامة واعادتها فی القیامة کما یعاد اهل التکلیف من الآدمیین وکما یعاد الاطفال والمجانین ومن لم تبلغه دعوة وعلی هذا تظاهرت دلائل القرآن والسنة قال الله تعالی واذا الوحوش حشرت واذا ورد لفظ الشرع ولم یمنع من اجرائه علی ظاهره عقل ولا شرع وجب حمله علی ظاهره قال العلماء ولیس من شرط الحشر والاعادة فی القیامة المجازاة والعقاب والثواب واما القصاص من القرناء للجلحاء فلیس هو من قصاص التکلیف اذ لا تکلیف علیها بل هو قصاص مقابلة والجلحاء بالمد هی الجماء التی لا قرن لها والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم ان الله عز وجل یملی للظالم فاذا اخذه لم یفلته) معنی یملی یمهل ویؤخر ویطیل له فی المدة وهو مشتق من الملوة وهی المدة والزمان بضم المیم وکسرها وفتحها ومعنی لم یفلته لم یطلقه ولم ینفلت منه قال اهل اللغة یقال افلته اطلقه وانفلت تخلص منه باب نصر الاخ ظالما او مظلوما (قوله اقتتل غلامان) ای تضاربا (قوله فنادی المهاجر یا آل المهاجرین ونادی الانصاری یا آل الانصار) هکذا هو فی معظم النسخ یال بلام مفصولة فی الموضعین وفی بعضها یا للمهاجرین یا للانصار بوصلها وفی بعضها یا آل المهاجرین بهمزة ثم لام مفصولة واللام مفتوحة فی الجمیع وهی لام الاستغاثة والصحیح بلام موصولة

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب واحمد بن عبدة الضبی وابن ابی عمر واللفظ لابن ابی شیبة قال ابن عبدة انا وقال الآخرون نا سفیان بن عیینة قال سمع عمرو جابرا یقول کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی غزاة فکسع رجل من المهاجرین رجلا من الانصار فقال الانصاری یال الانصار وقال المهاجری یال المهاجرین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما بال دعوی الجاهلیة قالوا یا رسول الله کسع رجل من المهاجرین رجلا من الانصار فقال دعوها فانها منتنة فسمعها عبد الله ابن ابی فقال قد فعلوها والله لئن رجعنا الی المدینة لیخرجن الاعز منها الاذل قال عمر دعنی اضرب عنق هذا المنافق فقال دعه لا یتحدث الناس ان محمدا یقتل اصحابه حدثنا اسحاق بن ابراهیم واسحق بن منصور ومحمد بن رافع قال ابن رافع نا وقال الآخران انا عبد الرزاق انا معمر عن ایوب عن عمرو بن دینار عن جابر بن عبد الله قال کسع رجل من المهاجرین رجلا من الانصار فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فسأله القوم فقال النبی صلی الله علیه وسلم دعوها فانها منتنة قال ابن منصور فی روایة عمرو قال سمعت جابرا حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابو عامر الاشعری قالا نا عبد الله بن ادریس وابو اسامة ح وحدثنا محمد بن العلاء ابو کریب نا ابن المبارک وابن ادریس وابو اسامة کلهم عن برید عن ابی بردة عن ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضه بعضا حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر نا ابی نا زکریاء عن الشعبی عن النعمان بن بشیر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل المؤمنین فی توادهم وتراحمهم وتعاطفهم مثل الجسد اذا اشتکی منه عضو تداعی له سائر الجسد بالسهر والحمی حدثنا اسحق الحنظلی انا جریر عن مطرف عن الشعبی عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحوه حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابو سعید الاشج قالا نا وکیع عن الاعمش عن الشعبی عن النعمان بن بشیر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤمنون کرجل واحد ان اشتکی رأسه تداعی سائر الجسد بالحمی والسهر حدثنی محمد بن عبد الله بن نمیر نا حمید بن عبد الرحمن عن الاعمش عن خیثمة عن النعمان بن بشیر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المسلمون کرجل واحد ان اشتکی عینه اشتکی کله وان اشتکی رأسه اشتکی کله حدثنا ابن نمیر نا حمید بن عبد الرحمن عن الاعمش عن الشعبی عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة ابن سعید وابن حجر قالوا نا اسمعیل یعنون ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال المستبیان ما قالا فعلی البادئ مالم یعتد المظلوم حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قالوا نا اسمعیل وهو ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما نقصت صدقة من مال وما زاد الله عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد لله الا رفعه الله

ومعناه آذوا المهاجرین واستغیث بهم وانما سمیته صلی الله علیه وسلم ذلک دعوی الجاهلیة فهو کراهته منه لذلک فانه مما کانت علیه الجاهلیة من التعاضد بالقبائل فی امور الدنیا ومتعلقاتها وکانت الجاهلیة ناخذ حقوقها بالعصبات والقبائل فجاء الاسلام بابطال ذلک وفصل القضایا بالاحکام الشرعیة فاذا تعدی انسان علی آخر حکم القاضی بینهما والزمه مقتضی عدوانه کما تقرر من قواعد الاسلام واما قوله صلی الله علیه وسلم فی آخر هذه القصة لا باس فمعناه لم یحصل من هذه القصة باس مما کنت خشیته فانه خاف ان یکون حدث امر عظیم یوجب فتنة وفسادا ولیس هو عائدا الی رفع کراهة الدعاء بدعوی الجاهلیة (قوله فکسع احدهما الآخر) هو بسین مخففة مهملة ای ضرب دبره وعجزته بیده او رجل او سیف او غیره (قوله صلی الله علیه وسلم دعوها فانها منتنة) ای قبیحة کریهة مؤذیة (قوله صلی الله علیه وسلم دعه لا یتحدث الناس ان محمدا یقتل اصحابه) فیه ما کان علیه صلی الله علیه وسلم من الحلم ووفیه ترک بعض الامور المختارة والصبر علی بعض المفاسد خوفا من ان تترتب علی ذلک مفسدة اعظم منه وکان صلی الله علیه وسلم یتالف الناس ویصبر علی جفاء الاعراب والمنافقین وغیرهم لتقوی شوکة المسلمین وتتم دعوة الاسلام ویتمکن الایمان من قلوب المؤلفة وغیرهم ممن الاسلام وکان یعطیهم الاموال الجزیلة لذلک ولم یقتل المنافقین لهذا المعنی ولاظهارهم الاسلام وقد امر بالحکم بالظاهر والله یتولی السرائر ولانهم کانوا معدودین فی اصحابه صلی الله علیه وسلم ویجاهدون معه اما حمیة واما لطلب دنیا وعصبیة لمن معه من عشائرهم قال القاضی واختلف العلماء هل بقی حکم الامر بالمعروف والنهی عن المنکر علی عمومه فلم ینسخ منه شیء او نسخ ذلک عند ظهور الاسلام وتنزل قوله تعالی جاهد الکفار والمنافقین وانهانا سخة لما قبلها وقیل قول ثالث انه انما کان العفو عنهم مالم یظهر وانفاقهم فاذا اظهروه قتلوا **باب** تراحم المومنین وتعاطفهم وتعاضدهم (قوله صلی الله علیه وسلم المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضه بعضا) وفی الحدیث الآخر مثل المؤمنین فی توادهم وتراحمهم الی آخره هذه الاحادیث صریحة فی تعظیم حقوق المسلمین بعضهم علی بعض وحثهم علی التراحم والملاطفة والتعاضد فی غیر اثم ولا مکروه وفیه جواز التشبیه وضرب الامثال لتقریب المعانی الی الافهام (قوله صلی الله علیه وسلم تداعی لها سائر الجسد) ای دعا بعضه بعضا الی المشارکة فی ذلک ومنه قوله تداعت الخطان ای تساقطت او قربت من التساقط **باب** النهی عن السباب (قوله صلی الله علیه وسلم المستبان ما قالا فعلی البادئ مالم یعتد المظلوم) معناه ان اثم السباب الواقع من اثنین مختص بالبادئ منهما کله الا ان یتجاوز الثانی قدر الانتصار فیقول البادئ اکثر مما قال له ونی هذا جواز الانتصار ولا خلاف فی جوازه وقد تظاهرت علیه دلائل الکتاب والسنة قال الله تعالی ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئک ما علیهم من سبیل وقال تعالی والذین اذا اصابهم البغی هم ینتصرون ومع هذا فالصبر والعفو افضل قال الله تعالی ولمن صبر وغفر ان ذلک لمن عزم الامور وللحدیث المذکور بعد هذا ما زاد الله عبدا بعفو الا عزا واعلم ان سباب المسلم بغیر حق حرام کما قال صلی الله علیه وسلم سباب المسلم فسوق ولا یجوز للمسبوب ان ینتصر الا بمثل ما سبه مالم یکن کذبا او قذفا او سبا لاسلافه فمن صور المباح ان ینتصر بیا ظالم یا احمق او نحو ذلک لانه لا یکاد احد یخلو من هذه الاوصاف قالوا واذا انتصر المسبوب اسقوفی ظلامته وبری الاول من حقه وبقی علیه اثم الابتداء والاثم المستحق لمن تعدی وقیل یرتفع عنه جمیع الاثم بالانتصار منه ویکون معنی علی البادئ ای علیه اللوم والذم لا الاثم **باب** استحباب العفو والتواضع (قوله صلی الله علیه وسلم ما نقصت صدقة من مال) ذکروا فیه وجهین احدهما معناه انه یبارک فیه ویدفع عنه المضرات فینجبر نقص الصورة بالبرکة الخفیة وهذا مدرک باحس والعادة والثانی انه وان نقصت صورة کان فی الثواب المرتب علیه جبر لنقصه وزیادة الی اضعاف کثیرة (قوله صلی الله علیه وسلم وما زاد الله عبدا بعفو الا عزا فیه ایضا وجهان احدهما انه علی ظاهره وان من عرف بالعفو والصفح ساد وعظم فی القلوب وزاد وجاهه واکرامه والثانی ان المراد اجره فی الآخرة وعزه هناک (قوله صلی الله علیه وسلم وما تواضع احد لله الا رفعه الله) فیه ایضا وجهان احدهما یرفعه فی الدنیا ویثبت له بتواضعه فی القلوب منزلة ویرفعه الله عند الناس ویجعل مکانه والثانی ان المراد ثوابه فی الآخرة ورفعه فیها بتواضعه فی الدنیا قال العلماء وهذه الاوجه فی الالفاظ الثلاثة موجودة فی العادة معروفة وقد یکون المراد الامرین معا فی جمیعها فی الدنیا والآخرة والله اعلم

باب تحریم الغیبۃ (قولہ صلے اللہ علیہ وسلم الغیبۃ ذکرک اخاک بما یکرہ قیل افرایت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ وان لم یکن فیہ فقد بہتہ) یقال بہتہ بفتح الہا مخففۃ قلت فیہ البہتان وہو الباطل والغیبۃ ذکر الانسان فی غیبتہ بما یکرہ واصل البہت ان یقال لہ الباطل فی وجہہ وہما حرامان لکن تباح الغیبۃ لغرض شرعی وذلک لستۃ اسباب احدہا التظلم فیجوز للمظلوم ان یتظلم الی السلطان والقاضی وغیرہما ممن لہ ولایۃ او قدرۃ علی انصافہ من ظالمہ فیقول ظلمنی فلان او فعل بی کذا الثانی الاستفتاء علی تغییر المنکر ورد العاصی الی الصواب فیقول لمن یرجو قدرتہ فلان یعمل کذا فازجرہ عنہ ونحو ذلک الثالث الاستعانۃ بان یقول للمفتی ظلمنی فلان او ابی او اخی او زوجی بکذا فہل لہ ذلک وما طریقی فی الخلاص منہ ودفع ظلمہ عنی ونحو ذلک فہذا جائز للحاجۃ والاجود ان یقول فی رجل او زوج او والد او ولد کان من امرہ کذا ومع ذلک فالتعیین جائز لحدیث ہند وقولہا ان ابا سفیان رجل شحیح الرابع تحذیر المسلمین من الشر وذلک من وجوہ منہا جرح المجروحین من الرواۃ والشہود والمصنفین وذلک جائز بالاجماع بل واجب صونا للشریعۃ ومنہا الاخبار بعیبہ عند المشاورۃ فی مواصلتہ ومنہا اذا رایت من یشتری شیئا مسروقا او عبدا سارقا او زانیا او شاربا ونحو ذلک تذکرہ للمشتری اذا لم یعلم نصیحۃ لا بقصد الایذاء والافساد ومنہا اذا رایت متفقہا یتردد الی فاسق او مبتدع یاخذ عنہ علما فخفت علیہ ضررہ فعلیک نصیحتہ ببیان حالہ قاصدا النصیحۃ ومنہا ان یکون لہ ولایۃ لا یقوم بہا علی وجہہا لعدم اہلیتہ او لفسقہ فیذکرہ لمن لہ علیہ ولایۃ لیستدل بہ علی حالہ فلا یغتر بہ او یلزمہ الاستقامۃ الخامس ان یکون مجاہرا بفسقہ او بدعتہ کالخمر ومصادرۃ الناس وتولی الامور الباطلۃ فیجوز ذکرہ بما یجاہر بہ ولا یجوز بغیرہ الا بسبب آخر السادس التعریف فاذا کان معروفا بلقب کالاعمش والاعرج والازرق والقصیر والاعمی والاقطع ونحوہا جاز تعریفہ بہ ویحرم ذکرہ بہ بقصد النقص ولو امکن التعریف بغیرہ کان اولی واللہ اعلم باب بشارۃ من ستر اللہ تعالی علیہ فی الدنیا بان یستر علیہ فی الآخرۃ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یستر اللہ علی عبد فی الدنیا الا ستره الله یوم القیمۃ) قال القاضی یحتمل وجہین احدہما ان یستر معاصیہ وعیوبہ عن اذاعتہا فی اہل المواقف والثانی فی ترک محاسبتہ علیہا وترک ذکرہا قال والاول اظہر لما جاء فی الحدیث الآخر یقررہ بذنوبہ یقول ستر تہا علیک فی الدنیا وانا اغفرہا لک الیوم واما الحدیث المذکور بعدہ لا یستر عبد عبدا الا ستره الله یوم القیمۃ فسبق شرحہ قریبا

باب مداراۃ من یتقی فحشہ (قولہ ان رجلا استاذن علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ائذنوا لہ فلبئس ابن العشیرۃ او بئس رجل العشیرۃ فلما دخل الان لہ القول قلت یا رسول اللہ قلت لہ الذی قلت ثم النت لہ القول قلت یا عائشۃ ان شر الناس منزلۃ عند اللہ یوم القیامۃ من ودعہ او ترکہ الناس اتقاء فحشہ) قال القاضی ہذا الرجل ہو عیینۃ بن حصن ولم یکن اسلم حینئذ وان کان قد اظہر الاسلام فاراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یبین حالہ لیعرفہ الناس ولا یغتر بہ من لم یعرف حالہ قال وکان منہ فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبعدہ ما دل علی ضعف ایمانہ وارتد مع المرتدین وجیء بہ اسیرا الی ابی بکر رضہ ووصف النبی صلی اللہ علیہ وسلم لہ بانہ بئس اخو العشیرۃ من اعلام النبوۃ لانہ ظہر کما وصف وانما الان لہ القول تالفا لہ ولامثالہ علی الاسلام وفی ہذا الحدیث مداراۃ من یتقی فحشہ وجواز غیبۃ الفاسق المعلن بفسقہ ومن یحتاج الناس الی التحذیر منہ وقد اوضحناہ قریبا فی باب الغیبۃ ولم یمدحہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا ذکر انہ اثنی علیہ فی وجہہ ولا فی قفاہ انما تالفہ بشیء من الدنیا مع لین الکلام لہ واما بئس ابن العشیرۃ او رجل العشیرۃ فالمراد بالعشیرۃ قبیلتہ ای بئس ہذا الرجل منہا

باب فضل الرفق (قولہ صلے اللہ علیہ وسلم من یحرم الرفق یحرم الخیر وفی روایۃ ان اللہ رفیق یحب الرفق ویعطی علی الرفق ما لا یعطی علی العنف وما لا یعطی علی ما سواہ وفی روایۃ لا یکون الرفق فی شیء الا زانہ ولا ینزع من شیء الا شانہ وفی روایۃ علیک بالرفق) اما العنف فبضم العین وفتحہا وکسرہا حکاہن القاضی وغیرہ والضم افصح واشہر وہو ضد الرفق وفی ہذہ الاحادیث فضل الرفق والحث علی التخلق بہ وذم العنف والرفق سبب کل خیر ومعنی یعطی علی الرفق ای یثیب علیہ ما لا یثیب علی غیرہ وقال القاضی معناہ یتاتی بہ من الاغراض والسہل من المطالب ما لا یتاتی بغیرہ واما قولہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ رفیق ففیہ تصریح بتسمیۃ سبحانہ وتعالی ووصفہ بہ رفیق قال المازری لا یوصف اللہ سبحانہ وتعالے الا بما سمی بہ نفسہ او سماہ بہ رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم او اجمعت الامۃ علیہ واما ما لم یرد اذن فی اطلاقہ ولا ورد منہ منع من وصف اللہ تعالی بہ ففیہ خلاف منہم من قال یبقی علی ما کان قبل ورود الشرع فلا یوصف بحل ولا حرمۃ ومنہم من منعہ قال وللاصولیین المتاخرین خلاف فی تسمیۃ اللہ تعالی بما ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخبر الآحاد فقال بعض حذاق الاشعریۃ یجوز للان خبر الواحد عندنا یقتضی العمل

حدثناه محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت المقدام بن شريح بن هانئ يحدث هذا الاسناد وزاد فى الحديث ركبت عائشة بعيرا فكانت فيه صعوبة فجعلت ترده فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم عليك بالرفق ثم ذكر بمثله **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وزهير بن حرب جميعا عن ابن علية قال زهير نا اسمعيل بن ابراهيم نا ايوب عن ابى قلابة عن ابى المهلب عن عمران بن حصين قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم فى بعض اسفاره وامرأة من الانصار على ناقة فضجرت فلعنتها فسمع ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال خذوا ما عليها ودعوها فانها ملعونة قال عمران فكانى اراها الآن تمشى فى الناس ما يعرض لها احد **حدثنا** قتيبة بن سعيد وابو الربيع قالا نا حماد وهو ابن زيد ح وحدثنا ابن ابى عمر نا عمران فكانى اراها الآن تمشى فى الناس ما يعرض لها احد **حدثنا** قتيبة بن سعيد وابو الربيع قالا نا حماد وهو ابن زيد ح وحدثنا ابن ابى عمر نا الثقفى كلاهما عن ايوب باسناد اسمعيل نحو حديثه الا ان فى حديث حماد قال عمران فكانى انظر اليها ناقة ورقاء وفى حديث الثقفى فقال خذوا ما عليها واعروها فانها ملعونة **حدثنا** ابو كامل الجحدرى فضيل بن حسين نا يزيد يعنى ابن زريع نا التيمى عن ابى عثمان عن ابى برزة الاسلمى قال بينما جارية على ناقة عليها بعض متاع القوم اذ بصرت بالنبى صلى الله عليه وسلم وتضايق بهم الجبل فقالت حل اللهم العنها قال فقال النبى صلى الله عليه وسلم لا تصاحبنا ناقة عليها لعنة **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى نا المعتمر بن سليمان ح وحدثنى عبيد الله بن سعيد يعنى ابن سعيد جميعا عن سليمان التيمى بهذا الاسناد وزاد فى حديث المعتمر لا ايم الله لا تصاحبنا راحلة عليها لعنة من الله او كما قال **حدثنا** هارون بن سعيد الايلى نا ابن وهب اخبرنى سليمان وهو ابن بلال عن العلاء بن عبد الرحمن حدثه عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا ينبغى لصديق ان يكون لعانا **حدثنيه** ابو كريب نا خالد بن مخلد عن محمد بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن بهذا الاسناد مثله **حدثنى** سويد بن سعيد حدثنى حفص بن ميسرة عن زيد بن اسلم ان عبد الملك بن مروان بعث الى ام الدرداء بانجاد من عنده فلما ان كان ذات ليلة قام عبد الملك من الليل فدعا خادمه وكانه ابطأ عليه فلعنه فلما اصبح قالت له ام الدرداء سمعتك الليلة لعنت خادمك حين دعوته فقالت سمعت ابا الدرداء يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يكون اللعانون شفعاء ولا شهداء يوم القيمة **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابو غسان المسمعى وعاصم بن النضر التيمى قالوا نا معتمر بن سليمان ح وحدثنا اسحق بن ابراهيم انا عبد الرزاق كلاهما عن معمر عن زيد بن اسلم فى هذا الاسناد بمثل معنى حديث حفص بن ميسرة **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة نا معاوية بن هشام عن هشام بن سعد عن زيد بن اسلم وابى حازم عن ام الدرداء عن ابى الدرداء قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اللعانين لا يكونون شهداء ولا شفعاء يوم القيمة **حدثنا** محمد بن عباد وابن ابى عمر قالا نا مروان يعنيان الفزارى عن يزيد وهو ابن كيسان عن ابى حازم عن ابى هريرة قال قيل يا رسول الله ادع على المشركين قال انى لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمة **حدثنا** زهير بن حرب نا جرير عن الاعمش عن ابى الضحى عن مسروق عن عائشة قالت دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلان فكلماه بشئ لا ادرى ما هو فاغضباه فلعنهما وسبهما فلما خرجا قلت يا رسول الله لمن اصاب من الخير شيئا ما اصابه هذان قال وما ذاك قالت قلت لعنتهما وسببتهما قال اوما علمت ما شارطت عليه ربى قلت اللهم انما انا بشر فاى المسلمين لعنته او سببته فاجعله له زكوة واجرا **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا نا ابو معاوية ح وحدثنا على بن حجر السعدى واسحاق بن ابراهيم وعلى بن خشرم جميعا عن عيسى بن يونس كلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد نحو حديث جرير وقال فى حديث عيسى فقلوا به فسبهما ولعنهما واخرجهما

وهذا عندهم من باب العمليات لكنه يمنع اثبات اسمائه تعالى بالاقيسة الشرعية وان كانت تعمل بها فى المسائل الفقهية وقال بعض متاخريهم بمنع ذلك فمن اجاز ذلك فهم من مسالك الصحابة تعليم ذلك فى مثل هذا ومن منع لم يسلم ذلك ولم يثبت عنده اجماع فيبقى على المنع قال المازرى فاطلاق رفيق ان لم يثبت بغير هذا الحديث الا حاد جرى فى جواز استعمال الخلاف الذى ذكرنا قال فيحتمل ان يكون رفيق صفة فعل وهى ما يخلقه الله تعالى من الرفق لعباده هذا آخر كلام المازرى والصحيح جواز تسمية الله تعالى رفيقا وغيره مما ثبت بخبر الواحد وقد قدمنا هذا واضحا فى كتاب الايمان فى حديث ان الله جميل يحب الجمال فى باب تحريم الكبر وذكرنا انه اختيار امام الحرمين **باب** النهى عن لعن الدواب وغيرها (**قوله** صلى الله عليه وسلم فى الناقة التى لعنتها المرأة خذوا ما عليها ودعوها فانها ملعونة وفى رواية لا تصاحبنا ناقة عليها لعنة) انما قال هذا زجرا لها ولغيرها وان كان قد سبق نهيها ونهى غيرها عن اللعن فعوقبت بارسال الناقة والمراد بالنهى عن مصاحبة تلك الناقة فى الطريق واما بيعها وذبحها وركوبها فى غير مصاحبة صلى الله عليه وسلم وغير ذلك من التصرفات التى كانت جائزة قبل هذا فهى باقية على الجواز لان الشرع انما ورد بالنهى عن المصاحبة فبقى الباقى كما كان و **قوله** ناقة ورقاء بالراء المخالط بياضها سواد والذكر اورق وقيل هى السوداء وقيل التى لونها كلون الرماد (**قوله** فقالت حل) هى كلمة زجر للابل واستحثاث يقال حل حل باسكان اللام فيهما قال القاضى ويقال ايضا حل بكسر اللام فيهما بالتنوين وبغير تنوين (**قوله** صلى الله عليه وسلم خذوا ما عليها واعروها) هو بهمزة قطع وبضم الراء يقال اعريته وعريته اعارة وتعرية فتعرى والمراد هنا خذوا ما عليها من المتاع ورحلها واثاثها (**قوله** صلى الله عليه وسلم لا ينبغى لصديق ان يكون لعانا ولا يكون اللعانون شهداء ولا شفعاء يوم القيمة) فيه الزجر عن اللعن وان من تخلق به لا تكون فيه هذه الصفات الجميلة لان اللعنة فى الدعاء هى ابعاد بها الابعاد من رحمة الله تعالى وليس لداعى بهذا من اخلاق المؤمنين الذين وصفهم الله تعالى بالرحمة بينهم والتعاون على البر والتقوى وحثهم على البنيان يشد بعضه بعضا وكالجسد الواحد وان المؤمن يحب لاخيه ما يحب لنفسه فمن دعا على اخيه المسلم باللعنة وهى الابعاد من رحمة الله تعالى فهو من نهاية المقاطعة والتدابر وهذا غاية ما يودعه المسلم للكافر ويدعو عليه وهذا جار فى الحديث الصحيح لعن المؤمن كقتله لان القاتل يقطعه عن منافع الدنيا وهذا يقطعه عن نعيم الآخرة ورحمة الله تعالى وقيل معنى لعن المؤمن كقتله فى الاثم هذا اظهر واما (**قوله** صلى الله عليه وسلم لا يكونون شفعاء ولا شهداء فمعناه لا يشفعون يوم القيمة حين يشفع المؤمنون فى اخوانهم الذين استوجبوا النار (**قوله** ولا شهداء) فيه ثلثة اقوال اصحها واشهرها لا يكونون شهداء يوم القيمة على الامم بتبليغ رسلهم اليهم الرسالات والثانى لا يكونون شهداء فى الدنيا اى لا تقبل شهادتهم والثالث لا يرزقون الشهادة فهى القتل فى سبيل الله وانما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينبغى لصديق ان يكون لعانا ولا يكون اللعانون شفعاء بصيغة التكثير ولم يقل لاعنا واللاعنون لان هذا الذم فى الحديث انما هو لمن كثر منه اللعن لا لمرة ونحوها ولانه يخرج منه ايضا اللعن المباح وهو الذى ورد الشرع به وهو لعنة الله على الظالمين لعن الله اليهود والنصارى لعن الله الواصلة والواشمة وشارب الخمر وآكل الربوا وموكله وكاتبه وشاهديه والمصورين ومن انتمى الى غير ابيه او تولى غير موالية او غير منار الارض وغيرهم ممن هو مشهور فى الاحاديث الصحيحة (**قوله** بعث الى ام الدرداء بانجاد من عنده) هو بفتح الهمزة وبعدها نون ثم جيم وهو جمع نجد بفتح النون والجيم وهو متاع البيت الذى يزين به من فرش ونمارق وستور وقال الجوهرى باسكان الجيم قال وجمعه نجود حكاه عن ابى عبيد فيهما لغتان ووقع فى رواية ابن ماهان بخادم بالخاء المعجمة والمشهور الاول **باب** من لعنه النبى صلى الله عليه وسلم او سبه او دعا عليه وليس هو اهلا لذلك كان له زكوة واجرا ورحمة

باب النهى عن لعن الدواب وغيرها

باب من لعنه النبى صلى الله عليه وسلم او سبه او دعا عليه وليس هو اهلا لذلك كان له زكوة واجرا ورحمة

حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر نا ابی نا الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم انما انا بشر فایما رجل من المسلمین سببته او لعنته او جلدته فاجعلها له زکاة ورحمة **حدثنا** ابن نمیر نا ابی نا الاعمش عن ابی سفیان عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله الا ان فیه زکاة واجرا **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابو معاویة ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم نا عیسی بن یونس کلاهما عن الاعمش باسناد عبد الله ابن نمیر مثل حدیثه غیر ان فی حدیث عیسی اجعل واجرا فی حدیث ابی هریرة واجعل ورحمة فی حدیث جابر **حدثنا** قتیبة بن سعید نا المغیرة یعنی ابن عبد الرحمن الحزامی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اللهم انی اتخذ عندک عهدا لن تخلفنیه فانما انا بشر فای المؤمنین اذیته شتمته لعنته جلدته فاجعلها له صلوة وزکوة وقربة تقربه بها الیک یوم القیمة **حدثناه** ابن ابی عمر نا سفیان نا ابو الزناد بهذا الاسناد نحوه الا انه قال اوجلدته قال ابو الزناد وهی لغة ابی هریرة وانما هی جلدته **حدثنی** سلیمان بن معبد نا سلیمان بن حرب نا حماد بن زید عن ایوب عن عبد الرحمن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحوه **حدثنا** قتیبة بن سعید نا لیث عن سعید بن ابی سعید عن سالم مولی النصریین قال سمعت ابا هریرة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اللهم انما محمد بشر یغضب کما یغضب البشر وانی قد اتخذت عندک عهدا لن تخلفنیه فایما مؤمن اذیته او سببته او جلدته فاجعلها له کفارة وقربة تقربه بها الیک یوم القیمة **حدثنی** حرملة بن یحیی انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی سعید بن المسیب عن ابی هریرة انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اللهم فایما عبد مؤمن سببته فاجعل ذلک له قربة الیک یوم القیمة **حدثنی** زهیر بن حرب وعبد بن حمید قال زهیر نا یعقوب بن ابراهیم نا ابن اخی ابن شهاب عن عمه قال حدثنی سعید بن المسیب عن ابی هریرة انه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اللهم انی اتخذت عندک عهدا لن تخلفنیه فایما مؤمن اذیته او سببته او جلدته فاجعل ذلک کفارة له یوم القیمة **حدثنی** هارون بن عبد الله و حجاج بن الشاعر قالا نا حجاج بن محمد قال قال ابن جریج اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انما انا بشر وانی اشترطت علی ربی انی عبد من المسلمین سببته او شتمته ان یکون ذلک له زکاة واجرا **حدثنیه** ابن ابی خلف نا روح ح وحدثناه عبد بن حمید نا ابو عاصم جمیعا عن ابن جریج بهذا الاسناد مثله **حدثنی** زهیر بن حرب وابو معن الرقاشی واللفظ لزهیر قالا نا عمر بن یونس نا عکرمة بن عمار نا اسحاق بن ابی طلحة حدثنی انس بن مالک قال کانت عند ام سلیم یتیمة وهی ام انس فرای رسول الله صلی الله علیه وسلم الیتیمة فقال انت هیه لقد کبرت لا یکبر سنک فرجعت الیتیمة الی ام سلیم تبکی فقالت ام سلیم مالک یا بنیة قالت الجاریة دعا علی نبی الله صلی الله علیه وسلم ان لا یکبر سنی فالان لا یکبر سنی ابدا او قالت قرنی فخرجت ام سلیم مستعجلة تلوث خمارها حتی لقیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم مالک یا ام سلیم فقالت یا نبی الله ادعوت علی یتیمتی قال وما ذاک یا ام سلیم قالت زعمت انک دعوت ان لا یکبر سنها او لا یکبر قرنها قال فضحیک رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قال یا ام سلیم اما تعلمین ان شرطی علی ربی انی اشترطت علی ربی فقلت انما انا بشر ارضی کما یرضی البشر واغضب کما یغضب البشر فایما احد دعوت علیه من امتی بدعوة لیس لها باهل ان تجعلها له طهورا وزکاة وقربة تقربه بها منه یوم القیمة وقال ابو معن یتیمة بالتصغیر فی المواضع الثلاث من الحدیث **حدثنا** محمد بن المثنی العنزی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا امیة بن خالد نا شعبة عن ابی حمزة القصاب عن ابن عباس

قوله صلی الله علیه وسلم اللهم انما انا بشر فای المسلمین لعنته او سببته فاجعله له زکوة واجرا وفی روایة او جلدته فاجعلها له زکوة ورحمة وفی روایة فای المؤمنین آذیته شتمته لعنته جلدته فاجعلها له صلوة وزکوة وقربة تقربه بها الیک یوم القیمة وفی روایة انما محمد بشر یغضب کما یغضب البشر وانی قد اتخذت عندک عهدا لن تخلفنیه فایما مومن آذیته او سببته او جلدته فاجعلها له کفارة وقربة وفی روایة انی اشترطت علی ربی فقلت انما انا بشر ارضی کما یرضی البشر واغضب کما یغضب البشر فایما احد دعوت علیه من امتی بدعوة لیس لها باهل ان تجعلها له طهورا وزکوة وقربة) هذه الاحادیث مبینة ما کان علیه صلی الله علیه وسلم من الشفقة علی امته والاعتناء بمصالحهم والاحتیاط لهم والرغبة فی کل ما یفهم وهذه الروایة المذکورة آخرا تبین المراد بباقی الروایات المطلقة وانه انما یکون دعاؤه علیه رحمة وکفارة وزکوة ونحو ذلک اذا لم یکن اهلا للدعاء علیه والسب واللعن ونحوه وکان مسلما والا فقد دعا صلی الله علیه وسلم علی الکفار والمنافقین ولم یکن ذلک لهم رحمة فان قیل کیف یدعو علی من لیس هو باهل للدعاء علیه او یسبه او یلعنه ونحو ذلک فالجواب ما اجاب به العلماء ومختصره وجهان احدهما ان المراد لیس باهل لذلک عند الله تعالی وفی باطن الامر ولکنه فی الظاهر مستوجب له فیظهر له صلی الله علیه وسلم استحقاقه لذلک بامارة شرعیة ویکون فی باطن الامر لیس اهلا لذلک وهو صلی الله علیه وسلم مامور بالحکم بالظاهر والله یتولی السرائر والثانی ما وقع من سبه ودعائه ونحوه لیس بمقصود بل هو مما جرت به عادة العرب فی وصل کلامها بلا نیة کقوله تربت یمینک وعقری حلقی وفی هذا الحدیث لا کبرت سنک وفی حدیث معویة لا اشبع الله بطنه ونحو ذلک لا یقصدون شیئا من ذلک حقیقة الدعاء فخاف صلی الله علیه وسلم ان یصادف شیئا من ذلک اجابة فسأل ربه سبحانه وتعالی ورغب الیه فی ان یجعل ذلک رحمة وکفارة وقربة وطهورا واجرا وانما کان یقع هذا منه فی النادر والشاذ من الازمان ولم یکن صلی الله علیه وسلم فاحشا ولا لعانا ولا منتقما لنفسه وقد سبق فی الحدیث انهم قالوا ادع علی دوس فقال اللهم اهد دوسا وقال اللهم اغفر لقومی فانهم لا یعلمون والله اعلم **وأما قوله** صلی الله علیه وسلم اغضب کما یغضب البشر فقد یقال ظاهره ان السب ونحوه کان بسبب الغضب وجوابه ما ذکره المازری قال یحتمل انه صلی الله علیه وسلم اراد ان دعاءه وسبه جلده کان مما یخیر فیه بین امرین احدهما هذا الذی فعله والثانی زجره بامر آخر فحمله الغضب لله تعالی علی احد الامرین المخیر فیهما وهو سبه او لعنه او جلده ونحو ذلک ولیس ذلک خارجا عن حکم الشرع والله اعلم ومعنی اجعلها له صلوة ای رحمة کما فی الروایة الاخری والصلوة من الله تعالی الرحمة (**قوله** جلدته قال وهی لغة ابی هریرة وانما هی جلدته) معناه ان لغة النبی صلی الله علیه وسلم وهی المشهورة لعامة العرب جلدته بالتاء ولغة ابی هریرة جلده بتشدید الدال علی ادغام المثلین وهو جائز (**قوله** سالم مولی النصریین) بالنون والصاد المهملة سبق بیانه مرات (**قوله** حدثنا عکرمة بن عمار قال ثنا اسحق بن ابی طلحة) کذا هو فی جمیع النسخ وهو صحیح وهو اسحق بن عبد الله بن ابی طلحة نسبه الی جده (**قوله** کانت عند ام سلیم یتیمة وهی ام انس) فقوله وهی ام انس یعنی ام سلیم هی ام انس (**قوله** فقال للیتیمة انت هیه) هو بفتح الیاء واسکان الهاء وهی هاء السکت (**قولها** لا یکبر سنی او قالت قرنی) بفتح القاف وهو نظیر ما فی العمر قال القاضی معناه لا یطول عمرها لانه اذا طال عمره طال عمر قرنه وهذا الذی قاله فیه نظر لانه لا یلزم من طول عمر احد القرنین طول عمر الآخر فقد یکون بعضهم واحدا او یموت احد هما قبل الآخر وأما **قوله** صلی الله علیه وسلم لها لا کبر سنک فلم یرد به حقیقة الدعاء بل هو جار علی ما قدمناه فی الفاظ هذا الباب (**قوله** تلوث خمارها) هو بالمثلثة فی آخره ای تدیره علی رأسها

قال كنت العب مع الصبيان فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فتواريت خلف باب قال فجاء فحطأني حطأة وقال اذهب ادع لي معاوية قال فجئت فقلت هو يأكل قال ثم قال لي اذهب فادع لي معاوية قال فجئت فقلت هو يأكل فقال لا اشبع الله بطنه قال ابن المثنى قلت لامية ما حطأني قال قفدني قفدة **حدثني** اسحاق بن منصور قال انا النضر بن شميل قال نا شعبة انا ابو حمزة قال سمعت ابن عباس يقول كنت العب مع الصبيان فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فاختبأت منه فذكر بمثله **حدثنا** يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان من شر الناس ذا الوجهين الذي يأتي هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا ليث ح وحدثنا ابن رمح انا الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن عراك عن ابي هريرة انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان شر الناس ذو الوجهين الذي يأتي هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه **حدثني** حرملة بن يحيى قال اخبرني ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب قال حدثني سعيد بن المسيب عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ح وحدثني زهير بن حرب قال نا جرير عن عمارة عن ابي زرعة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تجدون من شر الناس ذا الوجهين الذي يأتي هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه **حدثني** حرملة بن يحيى قال انا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب قال اخبرني حميد بن عبد الرحمن بن عوف ان امه ام كلثوم بنت عقبة بن ابي معيط وكانت من المهاجرات الاول اللاتي بايعن النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول ليس الكذاب الذي يصلح بين الناس ويقول خيرا وينمي خيرا قال ابن شهاب ولم اسمع يرخص في شيء مما يقول الناس كذب الا في ثلاث الحرب والاصلاح بين الناس وحديث الرجل امرأته وحديث المرأة زوجها **حدثنا** عمرو الناقد قال نا يعقوب بن ابراهيم بن سعد قال نا ابي عن صالح قال نا محمد بن مسلم بن عبيد الله بن شهاب بهذا الاسناد مثله غير ان في حديث صالح وقالت ولم اسمعه يرخص في شيء مما يقول الناس الا في ثلاث بمثل ما جعله يونس من قول ابن شهاب **حدثناه** عمرو الناقد نا اسمعيل بن ابراهيم قال انا معمر عن الزهري بهذا الاسناد الى قوله ونمى خيرا ولم يذكر ما بعده **حدثنا** محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت ابا اسحاق يحدث عن ابي الاحوص عن عبد الله بن مسعود قال ان محمدا صلى الله عليه وسلم قال الا انبئكم ما العضه هي النميمة القالة بين الناس وان محمدا صلى الله عليه وسلم قال ان الرجل يصدق حتى يكتب صديقا ويكذب حتى يكتب كذابا **حدثنا** زهير بن حرب وعثمان ابن ابي شيبة واسحاق بن ابراهيم قال اسحق انا وقال الآخران نا جرير عن منصور عن ابي وائل عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصدق يهدي الى البر وان البر يهدي الى الجنة وان الرجل ليصدق حتى يكتب عند الله صديقا وان الكذب يهدي الى الفجور وان الفجور يهدي الى النار وان الرجل ليكذب حتى يكتب عند الله كذابا

(**قوله** عن ابي حمزة القصاب عن ابن عباس) ابو حمزة هذا بالحاء والزاي اسمه عمران بن ابي عطاء الاسدي الواسطي القصاب بياع القصب قالوا وليس له عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا الحديث وله عن ابن عباس من قوله انه يكره مشاركة المسلم اليهودي وكل ما في الصحيحين ابو جمرة عن ابن عباس فهو بالجيم والراء وهو نصر بن عمران الضبعي الا هذا القصاب فله في مسلم هذا الحديث وحده ولا ذكر له في البخاري (**قوله** عن ابن عباس قال كنت العب مع الصبيان فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فتواريت خلف باب فجاء فحطأني حطأة وقال اذهب ادع لي معوية وفسر الراوي حطأني اي قفدني اما حطأني فبحاء ثم طاء مهملتين وبعدهما همزة وقفدني بقاف ثم فاء ثم دال مهملة وقوله حطأة بفتح الحاء واسكان الطاء بعدها همزة وهو الضرب باليد مبسوطة بين الكتفين وانما فعل هذا بابن عباس ملاطفة وتانيسا واما دعاؤه على معوية ان لا يشبع حين تاخر ففيه الجوابان السابقان احدهما انه جرى على اللسان بلا قصد والثاني انه عقوبة له لتاخره وقد فهم مسلم رح من هذا الحديث ان معوية لم يكن مستحقا للدعاء عليه فلهذا ادخله في هذا الباب وجعله غيره من مناقب معوية لانه في الحقيقة يصير دعاء له وفي هذا الحديث جواز ترك الصبيان يلعبون بما ليس بحرام وفيه اعتماد الصبي فيما يرسل فيه من دعاء انسان ونحوه من حمل هدية وطلب حاجة واشباهه وفيه جواز ارسال صبي غيره ممن يدل عليه في مثل هذا ولا يقال هذا تصرف في منفعة الصبي لان هذا قدر يسير ورد الشرع بالمسامحة به للحاجة واطرد به العرف وعمل المسلمين والله اعلم **باب** ذم ذي الوجهين وتحريم فعله (**قوله** صلى الله عليه وسلم ان من شر الناس ذا الوجهين الذي يأتي هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه هذا الحديث سبق شرحه والمراد من يأتي كل طائفة ويظهر انه منهم ومخالف للآخرين مبغض فان اتى كل طائفة بالاصلاح ونحوه فمحمود **باب** تحريم الكذب وبيان ما يباح منه (**قوله** صلى الله عليه وسلم ليس الكذاب الذي يصلح بين الناس ويقول خيرا وينمي خيرا) هذا الحديث مبين لما ذكرناه في الباب قبله ومعناه ليس الكذاب المذموم الذي يصلح بين الناس بل هذا محسن (**قوله** قال ابن شهاب ولم اسمع يرخص في شيء مما يقول الناس كذب الا في ثلث الحرب والاصلاح بين الناس وحديث الرجل امرأته وحديث المرأة زوجها) قال القاضي لا خلاف في جواز الكذب في هذه الصور واختلفوا في المراد بالكذب المباح فيها ما هو فقالت طائفة هو على اطلاقه واجازوا قول ما لم يكن في هذه المواضع للمصلحة وقالوا الكذب المذموم ما فيه مضرة واحتجوا بقول ابراهيم صلى الله عليه وسلم بل فعله كبيرهم واني سقيم وقوله انها اختي وقول منادي يوسف صلى الله عليه وسلم ايتها العير انكم لسارقون قالوا فلا خلاف انه لو قصد ظالم قتل رجل هو عنده مختف وجب عليه الكذب في انه لا يعلم اين هو وقال آخرون منهم الطبري لا يجوز الكذب في شيء اصلا قالوا وما جاء من الاباحة في هذا المراد به التورية واستعمال المعاريض لا صريح الكذب مثل ان يعد زوجته ان يحسن اليها او يكسوها كذا وينوي ان قدر الله ذلك وحاصله ان يأتي بكلمات محتملة يفهم المخاطب منها ما يطيب قلبه واذا سعى في الاصلاح نقل عن هؤلاء الى هؤلاء كلاما جميلا ومن هؤلاء الى هؤلاء كذلك ودرى وكذلك في الحرب بان يقول عدوه مات امامكم الاعظم وينوي امامهم في الازمان الماضية او غدا يأتينا مدد واي طعام ونحو هذا من المعاريض المباحة فكل هذا جائز وتأولوا قصة ابراهيم ويوسف وما جاء من هذا على المعاريض والله اعلم واما كذبه لزوجته وكذبها له فالمراد به في اظهار الود والوعد بما لا يلزم ونحو ذلك فاما المخادعة في منع حق عليه او عليها او اخذ ما ليس له او لها فهو حرام باجماع المسلمين والله اعلم **باب** تحريم النميمة هي نقل كلام الناس بعضهم الى بعض على جهة الافساد (**قوله** صلى الله عليه وسلم الا انبئكم ما العضه هي النميمة القالة بين الناس) هذه اللفظة رووها على وجهين احدهما العضة بكسر العين وفتح الضاد المعجمة على وزن العدة والزنة والثاني العضه بفتح العين واسكان الضاد على وزن الوجه وهذا الثاني هو الاشهر في روايات بلادنا والاشهر في كتب الحديث وكتب غريبه والاول اشهر في كتب اللغة ونقل القاضي انه رواية اكثر شيوخهم وتقدير الحديث والله اعلم الا انبئكم ما العضه الفاحش الغليظ التحريم **باب** قبح الكذب وحسن الصدق وفضله (**قوله** صلى الله عليه وسلم ان الصدق يهدي الى البر وان البر يهدي الى الجنة وان الكذب يهدي الى الفجور وان الفجور يهدي الى النار) قال العلماء معناه ان الصدق يهدي الى العمل الصالح الخالص من كل مذموم والبر اسم جامع للخير كله وقيل البر الجنة ويجوز ان يتناول العمل الصالح والجنة واما الكذب فيوصل الى الفجور وهو الميل عن الاستقامة وقيل الانبعاث في المعاصي

حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة وهناد بن السرى قالا نا ابو الاحوص عن منصور عن ابى وائل عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصدق برو ان البر يهدى الى الجنة وان العبد ليتحرى الصدق حتى يكتب صديقا وان الكذب فجور وان الفجور يهدى الى النار وان العبد ليتحرى الكذب حتى يكتب كذابا قال ابن ابى شيبة فى روايته عن النبى صلى الله عليه وسلم **حدثنا** محمد بن عبد الله بن نمير قال نا ابو معاوية ووكيع قالا نا الاعمش ح وحدثنا ابوكريب قال نا ابو معاوية قال نا الاعمش عن شقيق عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالصدق فان الصدق يهدى الى البر وان البر يهدى الى الجنة وما يزال الرجل يصدق ويتحرى الصدق حتى يكتب عند الله صديقا وايا كم والكذب فان الكذب يهدى الى الفجور وان الفجور يهدى الى النار وما يزال الرجل يكذب ويتحرى الكذب حتى يكتب عند الله كذابا **حدثنا** منجاب بن الحارث التميمى قال انا ابن مسهر ح وحدثنا اسحاق بن ابراهيم الحنظلى انا عيسى بن يونس كلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد ولم يذكر فى حديث عيسى ويتحرى الصدق ويتحرى الكذب وفى حديث ابن مسهر حتى يكتبه الله **حدثنا** قتيبة بن سعيد وعثمان ابن ابى شيبة واللفظ لقتيبة قالا نا جرير عن الاعمش عن ابراهيم التيمى عن الحارث بن سويد عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تعدون الرقوب فيكم قال قلنا الذى لا يولد له قال ليس ذاك بالرقوب ولكنه الرجل الذى لم يقدم من ولده شيأ قال فما تعدون الصرعة فيكم قلنا الذى لا يصرعه الرجال قال ليس بذلك ولكنه الذى يملك نفسه عند الغضب **حدثنا** ابوبكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا نا ابو معاوية ح وحدثنا اسحاق بن ابراهيم قال انا عيسى بن يونس كلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد مثل معناه **حدثنا** يحيى بن يحيى وعبد الاعلى بن حماد قال كلاهما قرأت على مالك عن ابن شهاب عن سعيد ابن المسيب عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليس الشديد بالصرعة انما الشديد الذى يملك نفسه عند الغضب **حدثنا** حاجب بن الوليد نا محمد ابن حرب عن الزبيدى عن الزهرى قال اخبرنى حميد بن عبد الرحمن ان ابا هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليس الشديد بالصرعة قالوا فالشديد يا رسول الله هو الذى يملك نفسه عند الغضب **حدثنا** محمد بن رافع وعبد بن حميد جميعا عن عبد الرزاق انا معمر ح وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن بن بهرام انا ابو اليمان انا شعيب كلاهما عن الزهرى عن حميد بن عبد الرحمن عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله **وحدثنا** يحيى بن يحيى ومحمد بن العلاء قال يحيى انا وقال ابن العلاء نا ابو معاوية عن الاعمش عن عدى بن ثابت عن سليمان بن صرد قال استب رجلان عند النبى صلى الله عليه وسلم فجعل احدهما تحمر عيناه وتنتفخ اوداجه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى لاعرف كلمة لو قالها لذهب عنه الذى يجد لو قال اعوذ بالله من الشيطان الرجيم فقال الرجل وهل ترى بى من جنون قال ابن العلاء فقال وهل ترى ولم يذكر الرجل **حدثنا** نصر بن على الجهضمى قال نا ابو اسامة قال سمعت الاعمش يقول سمعت عدى بن ثابت يقول نا سليمان بن صرد قال استب رجلان عند النبى صلى الله عليه وسلم فجعل احدهما يغضب ويحمر وجهه فنظر اليه النبى صلى الله عليه وسلم فقال انى لاعلم كلمة لو قالها لذهب عنه اعوذ بالله من الشيطان الرجيم فقام الى الرجل رجل ممن سمع النبى صلى الله عليه وسلم فقال تدرى ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انفا قال انى لاعلم كلمة لو قالها لذهب عنه اعوذ بالله من الشيطان الرجيم فقال له الرجل المجنون ترانى **حدثنا** ابوبكر بن ابى شيبة قال نا حفص بن غياث عن الاعمش بهذا الاسناد

باب فضل من يملك نفسه عند الغضب وفى من يذهب الغضب

(**قوله** صلى الله عليه وسلم وان الرجل ليصدق حتى يكتب عند الله صديقا وان الرجل ليكذب حتى يكتب عند الله كذابا وفى رواية ليتحرى الصدق وليتحرى الكذب وفى رواية عليكم بالصدق فان الصدق يهدى الى البر وايا كم والكذب) قال العلماء هذا فيه حث على تحرى الصدق وهو قصده والاعتناء به وعلى التحذير من الكذب والتساهل فيه فانه اذا تساهل فيه كثر منه فعرف به وكتبه الله لمبالغة صديقا ان اعتاده او كذابا ان اعتاده ومعنى يكتب هنا يحكم له بذلك ويستحق الوصف بمنزلة الصديقين وثوابهم او صفة الكذابين وعقابهم والمراد اظهار ذلك للمخلوقين اما بان يكتبه فى ذلك ليشتهر بحفظ من الصفتين فى الملأ الاعلى واما بان يلقى ذلك فى قلوب الناس وألسنتهم كما يوضع له القبول والبغضاء والاعتقاد الله تعالى وكتابه السابق قد سبق بكل ذلك والله اعلم واعلم ان الموجود فى جميع نسخ البخارى ومسلم ببلادنا وغيرها انه ليس فى متن الحديث الا ما ذكرناه وكذا نقله القاضى عن جميع النسخ وكذا نقله الحميدى ونقل ابو مسعود الدمشقى عن كتاب مسلم فى حديث ابن المثنى وابن بشار زيادة وان شر الرايا رواية الكذب وان الكذب لا يصلح منه جد ولا هزل ولا يعد الرجل صبية ثم يخلفه وذكر ابو مسعود ان مسلما روى هذه الزيادة فى كتابه وذكرها ايضا ابو بكر البرقانى فى هذا الحديث قال الحميدى وليست عندنا فى كتاب مسلم قال القاضى الروايا هنا جمع رؤية وهى ما يترى فيه الانسان ويستعد به امام عمله وقوله قال وقيل جمع راوية اى حامل وناقل له والله اعلم

باب فضل من يملك نفسه عند الغضب وبأى شئ يذهب الغضب

(**قوله** صلى الله عليه وسلم ما تعدون الرقوب فيكم قال قلنا الذى لا يولد له قال ليس ذلك بالرقوب ولكنه الرجل الذى لم يقدم من ولده شيأ قال فما تعدون الصرعة فيكم قلنا الذى لا يصرعه الرجال قال ليس بذلك ولكنه الذى يملك نفسه عند الغضب) اما الرقوب ففتح الراء وتخفيف القاف والصرعة بضم الصاد وفتح الراء واصله فى كلام العرب الذى يصرع الناس كثيرا واصل الرقوب فى كلام العرب الذى لا يعيش له ولد ومعنى الحديث انكم تعتقدون ان الرقوب المحزون هو المصاب بموت اولاده وليس هو كذلك شرعا بل هو من لم يمت احد من اولاده فى حياته فيحتسبه ويكتب له ثواب مصيبته به وثواب صبره عليه ويكون له فرطا وسلفا وكذلك تعتقدون ان الصرعة الممدوح القوى الفاضل والقوى الذى لا يصرعه الرجال بل يصرعهم وليس هو كذلك شرعا بل هو من يملك نفسه عند الغضب فهذا هو الفاضل الممدوح الذى قل من يقدر على التخلق بخلقه ومشاركته فى فضيلته بخلاف الاول وفى الحديث فضل موت الاولاد والصبر عليهم وتضمن الدلالة لمذهب من يقول بتفضيل التزوج وهو مذهب ابى حنيفة وبعض اصحابنا وسبقت المسئلة فى النكاح وفيه فضيلة كظم الغيظ وامساك النفس عند الغضب على الانتصار والمخاصمة والمنازعة (**قوله** صلى الله عليه وسلم فى الذى اشتد غضبه انى لاعرف كلمة لو قالها لذهب عنه الذى يجد اعوذ بالله من الشيطان الرجيم فيه ان الغضب فى غير الله تعالى من نزغات الشيطان وانه ينبغى لصاحب الغضب ان يستعيذ فيقول اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وانه سبب لزوال الغضب واما قول هذا الرجل اشتد غضبه هل ترى بى من جنون فهو كلام من لم يفقه فى دين الله تعالى ولم يتهذب بانوار الشريعة المكرمة وتوهم ان الاستعاذة مختصة بالمجنون ولم يعلم ان الغضب من نزغات الشيطان ولهذا يخرج به الانسان عن اعتدال حاله ويحمله على الباطل ويفعل المذموم وينوى الحقد والبغض وغير ذلك من القبائح المترتبة على الغضب ولهذا قال النبى صلى الله عليه وسلم للذى قال له اوصنى لا تغضب فردد مرارا قال لا تغضب فلم يزده فى الوصية على لا تغضب مع تكراره الطلب وهذا دليل ظاهر فى عظم مفسدة الغضب وما ينشأ منه ويحتمل ان هذا القائل هل ترى بى من جنون كان من المنافقين او من جفاة الاعراب والله اعلم

باب خلق الانسان خلقا لا یتمالک

باب النہی عن ضرب الوجہ

باب الوعید الشدید لمن عذب الناس بغیر حق

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا یونس بن محمد عن حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لما صور الله آدم فی الجنة ترکه ما شاء الله ان یترکه فجعل ابلیس یطیف به ینظر ما هو فلما راه اجوف عرف انه خلق خلقا لا یتمالک حدثنا ابو بکر بن نافع قال نا بهز قال نا حماد بهذا الاسناد نحوه حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا المغیرة یعنی الحزامی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قاتل احدکم اخاه فلیجتنب الوجه حدثناه عمرو الناقد وزهیر بن حرب قالا نا سفیان بن عیینة عن ابی الزناد بهذا الاسناد وقال اذا ضرب احدکم حدثنا شیبان ابن فروخ قال نا ابو عوانة عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا قاتل احدکم فلیتق الوجه حدثنا عبید الله بن معاذ العنبری قال نا ابی قال نا شعبة عن قتادة سمع ابا ایوب یحدث عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قاتل احدکم اخاه فلا یلطمن الوجه حدثنا نصر بن علی الجهضمی قال نا ابی قال نا المثنی ح وحدثنی محمد بن حاتم قال نا عبد الرحمن بن مهدی عن المثنی بن سعید عن قتادة عن ابی ایوب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی حدیث ابن حاتم عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا قاتل احدکم اخاه فلیجتنب الوجه فان الله خلق آدم علی صورته حدثنا محمد بن المثنی قال حدثنی عبد الصمد قال نا همام قال نا قتادة عن یحیی بن مالک المراغی عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا قاتل احدکم اخاه فلیجتنب الوجه حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا حفص بن غیاث عن هشام بن عروة عن ابیه عن هشام بن حکیم بن حزام قال مر بالشام علی اناس وقد اقیموا فی الشمس وصب علی رؤسهم الزیت فقال ما هذا قیل یعذبون فی الخراج فقال اما انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا حدثنا ابو کریب نا ابو اسامة عن هشام عن ابیه قال مر هشام بن حکیم بن حزام علی اناس من الانباط بالشام قد اقیموا فی الشمس فقال ما شانهم قالوا حبسوا فی الجزیة فقال هشام اشهد لسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا وحدثنا ابو کریب قال نا وکیع وابو معاویة ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا جریر کلهم عن هشام بهذا الاسناد وزاد فی حدیث جریر قال وامیرهم یومئذ عمیر بن سعد علی فلسطین فدخل علیه فحدثه فامر بهم فخلوا حدثنی ابو الطاهر قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن عروة بن الزبیر ان هشام بن حکیم وجد رجلا وهو علی حمص یشمس ناسا من النبط فی اداء الجزیة فقال ما هذا انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا

باب خلق الانسان خلقا لا یتمالک

(قوله صلی الله علیه وسلم یطیف به) قال اهل اللغة طاف بالشیء یطوف طوفا وطوافا واطاف یطیف اذا استدار حوالیه (قوله صلی الله علیه وسلم فلما رآه اجوف علم انه خلق خلقا لا یتمالک) الاجوف صاحب الجوف وقیل هو الذی داخله خال ومعنی لا یتمالک لا یملک نفسه ویحبسها عن الشهوات وقیل لا یملک دفع الوسواس عنه وقیل لا یملک نفسه عند الغضب والمراد جنس بنی آدم

باب النہی عن ضرب الوجہ

(قوله صلی الله علیه وسلم اذا قاتل احدکم اخاه فلیجتنب وفی روایة اذا ضرب احدکم وفی روایة لا یلطمن الوجه وفی روایة اذا قاتل احدکم اخاه فلیجتنب الوجه فان الله خلق آدم علی صورته) قال العلماء هذا تصریح بالنهی عن ضرب الوجه لانه لطیف یجمع المحاسن واعضاؤه نفیسة لطیفة واکثر الادراک بها فقد یبطلها ضرب الوجه وقد ینقصها وقد یشوه الوجه والشین فیه فاحش لانه بارز ظاهر لا یمکن ستره ومتی ضربه لا یسلم من شین غالبا ویدخل فی النهی اذا ضرب زوجته او ولده او عبده ضرب تادیب فلیجتنب الوجه واما قوله صلی الله علیه وسلم فان الله خلق آدم علی صورته فهو من احادیث الصفات وقد سبق فی کتاب الایمان بیان حکمها واضحا ومبسوطا وان من العلماء من یمسک عن تاویلها ویقول نؤمن بانها حق وان ظاهرها غیر مراد ولها معنی یلیق بها وهذا مذهب جمهور السلف وهو احوط واسلم والثانی انها تتاول علی حسب ما یلیق بتنزیه الله تعالی وانه لیس کمثله شیء قال المازری هذا الحدیث بهذا اللفظ ثابت ورواه بعضهم ان الله خلق آدم علی صورة الرحمن ولیس بثابت عند اهل الحدیث وکان من نقله رواه بالمعنی الذی وقع له وغلط فی ذلک قال المازری وقد غلط ابن قتیبة فی هذا الحدیث فاجراه علی ظاهره وقال لله تعالی صورة لا کالصور وهذا الذی قاله ظاهر الفساد لان الصورة تفید الترکیب وکل مرکب محدث والله تعالی لیس بمحدث فلیس هو مرکبا فلیس مصورا قال وهذا کقول المجسمة جسم لا کالاجسام لما راوا اهل السنة یقولون الباری سبحانه وتعالی شیء لا کالاشیاء طردوا الاستعمال فقالوا جسم لا کالاجسام والفرق ان لفظ شیء لا یفید الحدوث ولا یتضمن ما یقتضیه واما جسم وصورة فیتضمنان التالیف والترکیب وذلک دلیل الحدوث قال والعجب من ابن قتیبة فی قوله صورة لا کالصور مع ان ظاهر الحدیث علی رایه یقتضی خلق آدم علی صورته فالصورتان علی رایه سواء فاذا قال لا کالصور تناقض قوله ویقال له ایضا ان اردت بقولک صورة لا کالصور انه لیس بمؤلف ولا مرکب فلیس بصورة حقیقة ولیست اللفظة علی ظاهرها وحینئذ یکون موافقا علی افتقاره الی التاویل واختلف العلماء فی تاویله فقالت طائفة الضمیر فی صورته عائد علی الاخ المضروب وهذا ظاهر روایة مسلم وقالت طائفة یعود الی آدم وفیه ضعف وقالت طائفة یعود الی الله تعالی ویکون المراد اضافة تشریف واختصاص کقوله تعالی ناقة الله وکما یقال فی الکعبة بیت الله ونظائره والله اعلم (قوله حدثنا قتادة عن یحیی بن مالک المراغی عن ابی هریرة) المراغی بفتح المیم وبالغین المعجمة منسوب الی المراغة بطن من الازد لا الی البلد المعروفة بالمراغة من بلاد العجم وهذا الذی ذکرناه من ضبطه وانه منسوب الی بطن من الازد هو الصحیح المشهور ولم یذکر الجمهور غیره وذکر ابن جریر الطبری انه منسوب الی موضع بناحیة عمان وذکر الحافظ عبد الغنی المقدسی انه المراغی بضم المیم ولعله تصحیف من الناسخ والمشهور الفتح وهو الذی صرح به ابو علی الغسانی الجیانی والقاضی فی المشارق والسمعانی فی الانساب وخلائق وهو المعروف فی الروایة وکتب الحدیث قال السمعانی وقیل انه بکسر المیم قال والمشهور الفتح والله اعلم

باب الوعید الشدید لمن عذب الناس بغیر حق

(قوله صلی الله علیه وسلم ان الله یعذب الذین یعذبون الناس) هذا محمول علی التعذیب بغیر حق فلا یدخل فیه التعذیب بحق کالقصاص والحدود والتعزیر ونحو ذلک (قوله اناس من الانباط) هم فلاحو العجم (قوله وامیرهم یومئذ عمیر بن سعد) هکذا هو فی معظم النسخ عمیر بالتصغیر ابن سعد باسکان العین من غیر یاء وفی بعضها عمیر بن سعید بکسر العین وزیادة یاء قال القاضی الاول هو الموجود لاکثر شیوخنا وفی اکثر النسخ واکثر الروایات وهو الصواب وهو عمیر بن سعد بن عمیر الانصاری الاوسی من بنی عمرو بن عوف ولاه عمر بن الخطاب رضی الله عنه حمص وکان یقال له نسیج وجده ابو زید الانصاری احد الذین جمعوا القرآن والله اعلم (قوله امیرهم علی فلسطین) هی بکسر الفاء وفتح اللام وهی بلاد بیت المقدس وما حولها (قوله فامر بهم فخلوا) ضبطوه بالخاء المعجمة والمهملة والمعجمة اشهر واحسن

حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة واسحاق بن ابراهيم قال اسحاق انا وقال ابوبكر نا سفيان بن عيينة عن عمرو سمع جابرا يقول مر رجل فى المسجد بسهام فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم أمسِكْ بنصالها حدثنا يحيى بن يحيى وابو الربيع قال ابو الربيع نا وقال يحيى واللفظ له انا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله ان رجلا مر بأسهم فى المسجد قد ابدى نصولها فامران يأخذ بنصولها كى لا تخدش مسلما حدثنا قتيبة بن سعيد قال نا الليث ح وحدثنا محمد بن رمح قال انا الليث عن ابى الزبير عن جابر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه امر رجلا كان يتصدق بالنبل فى المسجد ان لا يمر بها الا وهو اخذ بنصولها وقال ابن رمح كان يتصدق بالنبل حدثنا هداب بن خالد نا حماد بن سلمة عن ثابت عن ابى بردة عن ابى موسى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا مر احدكم فى مجلس او سوق وبيده نبل فليأخذ بنصالها ثم ليأخذ بنصالها ثم ليأخذ بنصالها قال فقال ابو موسى والله ما متنا حتى سَدَدْنَاها بعضنا فى وجوه بعض حدثنا عبد الله بن براد الاشعرى ومحمد بن العلاء واللفظ لعبد الله قالا نا ابو اسامة عن بريد عن ابى بردة عن ابى موسى عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اذا مر احدكم فى مسجدنا او فى سوقنا ومعه نبل فليمسك على نصالها بكفه ان يصيب احدا من المسلمين منها بشئ او قال ليقبض على نصالها حدثنى عمرو الناقد وابن ابى عمر قال عمرو نا سفيان بن عيينة عن ايوب عن ابن سيرين سمعت ابا هريرة يقول قال ابو القاسم صلى الله عليه وسلم من اشار الى اخيه بحديدة فان الملائكة تلعنه حتى يدعه وان كان اخاه لابيه وامه حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة نا يزيد بن هارون عن ابن عون عن محمد عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله حدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يشير احدكم الى اخيه بالسلاح فانه لا يدرى احدكم لعل الشيطان ينزع فى يده فيقع فى حفرة من النار حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن سمى مولى ابى بكر عن ابى صالح عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينما رجل يمشى بطريق وجد غصن شوك على الطريق فاخره فشكر الله له فغفر له حدثنى زهير بن حرب قال نا جرير عن سهيل عن ابيه عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مر رجل بغصن شجرة على ظهر طريق فقال والله لأنحين هذا عن المسلمين لا يؤذيهم فادخل الجنة حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة قال نا عبيد الله قال انا شيبان عن الاعمش عن ابى طالب عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لقد رايت رجلا يتقلب فى الجنة فى شجرة قطعها من ظهر الطريق كانت تؤذى الناس حدثنى محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا حماد بن سلمة عن ثابت عن ابى رافع عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان شجرة كانت توذى المسلمين فجاء رجل فقطعها فدخل الجنة حدثنى زهير بن حرب قال نا يحيى بن سعيد عن ابان بن صمعة قال حدثنى ابو الوازع قال حدثنى ابو برزة قال قلت يا نبى الله علمنى شيئا انتفع به قال اعزل الاذى عن طريق المسلمين حدثنا يحيى بن يحيى قال نا ابوبكر بن شعيب بن الحبحاب عن ابى الوازع الراسبى عن ابى برزة الاسلمى ان ابا برزة قال قلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله انى لا ادرى لعسى ان تمضى وأبقى بعدك فزوِّدنى شيئا ينفعنى الله به فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افعل كذا افعل كذا ابو بكر نسيه وأمِرْ الاذى عن الطريق حدثنى عبد الله بن محمد بن اسماء بن عبيد الضبعى قال نا جويرية يعنى ابن اسماء عن نافع عن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عذبت امرأة فى هرة سجنتها حتى ماتت فدخلت فيها النار لا هى اطعمتها وسقتها اذ هى حبستها ولا هى تركتها تأكل من خشاش الارض حدثنى هارون بن عبد الله وعبد الله بن جعفر بن يحيى بن خالد جميعا عن معن بن عيسى عن مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث جويرية حدثنيه نصر بن على الجهضمى قال نا عبد الاعلى عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بت امرأة فى هرة أوثقتها فلم تطعمها ولم تسقها ولم تدعها تأكل من خشاش الارض

باب امر من مر بسلاح فى مسجد او سوق او غيرهما من المواضع الجامعة للناس ان يمسك بنصالها (**قوله** صلى الله عليه وسلم للذى يمر بالنبل فى المسجد فليمسك على نصالها لئلا يصيب احدا من المسلمين) فيه هذا الادب وهو الامساك بنصالها عند ارادة المرور بين الناس فى مسجد او سوق او غيرهما والنصول والنصال جمع نصل وهو حديدة السهم وفيه اجتناب كل ما يخاف منه ضررا واما قول ابى موسى سددنا ها بعضنا فى وجوه بعض اى قومناها الى وجوهنا وهو بالسين المهملة من السداد وهو القصد والاستقامة **باب** النهى عن الاشارة بالسلاح الى مسلم (**قوله** صلى الله عليه وسلم من اشار الى اخيه بحديدة فان الملائكة تلعنه حتى وان كان اخاه لابيه وامه) فيه تاكيد حرمة المسلم والنهى الشديد عن ترويعه وتخويفه والتعرض له بما قد يؤذيه (**قوله** صلى الله عليه وسلم وان كان اخاه لابيه وامه مبالغة فى ايضاح عموم النهى فى كل احد سواء من هم فيهم للتهم وسواء كان هذا هزلا او لعبا ام لا لان ترويع المسلم حرام بكل حال ولانه قد يسبقه السلاح كما صرح به فى الرواية الاخرى ولعن الملائكة له يدل على انه حرام (**قوله** صلى الله عليه وسلم فان الملائكة تلعنه حتى وان كان هكذا فى عامة النسخ وفيه محذوف وتقديره حتى يدعه كذا وقع فى بعض النسخ (**قوله** صلى الله عليه وسلم لا يشير احدكم الى اخيه بالسلاح فانه لا يدرى احدكم لعل الشيطان ينزع فى يده) هكذا هو فى جميع النسخ لا يشير بالباء بعد الشين وهو صحيح وهو نهى بلفظ الخبر كقوله تعالى لا تضار والدة بولدها وقد قدمنا مرات ان هذا ابلغ من لفظ النهى ولعل الشيطان ينزع ضبطناه بالعين المهملة وكذا نقله القاضى عن جميع روايات مسلم وكذا هو فى نسخ بلادنا ومعناه يرمى فى يده ويحقق ضربته ورميته وروى فى غير مسلم بالغين المعجمة وهو من الاغراء اى يحمل على تحقيق الضرب به ويزين ذلك **باب** فضل ازالة الاذى عن الطريق هذه الاحاديث المذكورة فى الباب ظاهرة فى فضل ازالة الاذى عن الطريق سواء كان الاذى شجرة تؤذى او غصن شوك او حجرا يعثر به او قذرا او جيفة او غير ذلك والمراد بالاذى عن الطريق من شعب الايمان كما سبق فى الحديث الصحيح وفيه التنبيه على فضيلة كل ما نفع المسلمين او ازال عنهم ضررا (**قوله** صلى الله عليه وسلم رايت رجلا يتقلب فى الجنة فى شجرة قطعها من ظهر الطريق) اى يتنعم فى الجنة بسبب قطعه الشجرة (**قوله** عن ابان بن صمعة قال حدثنى ابو الوازع) اما ابان فقد سبق فى مقدمة الكتاب انه يجوز صرفه وتركه والصرف اجود وهو قول الاكثرين وصمعة بصاد مهملة مفتوحة ثم ميم ساكنة ثم عين مهملة قيل ان ابانا هذا هو والد عتبة الغلام الزاهد المشهور وابو الوازع بالعين المهملة اسمه جابر بن عمرو الراسبى بكسر السين المهملة وبعدها باء موحدة وهى نسبة الى بنى راسب قبيلة معروفة نزلت البصرة (**قوله** صلى الله عليه وسلم وامر الاذى عن الطريق) هكذا هو فى معظم النسخ وكذا نقله القاضى عن عامة الرواة بتشديد الراء ومعناه ازله وفى بعضها وامر بزاى مخففة وهى بمعنى الاول **باب** تحريم تعذيب الهرة ونحوها من الحيوان الذى لا يؤذى فيه حديث المرأة وقد سبق شرحه فى كتاب قتل الحيات وسبق هناك ان خشاش الارض بفتح الخاء المعجمة وضمها وكسرها اى هوامها وحشراتها وروى على غير هذا ما ذكرناه هناك ومعنى عذبت فى هرة اى بسببها

باب امر من مر بسلاح فى مسجد او سوق او غيرهما من المواضع الجامعة للناس ان يمسك بنصالها

باب النهى عن الاشارة بالسلاح الى مسلم

باب فضل ازالة الاذى عن الطريق

٢ او ربطتها

حدثنا نصر بن علی الجهضمی قال نا عبد الاعلی عن عبید الله عن سعید المقبری عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله حدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم دخلت امرأة النار من جراء هرة لها او هر ربطتها فلا هی اطعمتها ولا هی ارسلتها ترمرم من خشاش الارض حتی ماتت هزالا حدثنی احمد بن یوسف الازدی نا عمر بن حفص بن غیاث نا ابی نا الاعمش نا ابو اسحق عن ابی مسلم الاغر انه حدثه عن ابی سعید الخدری وابی هریرة قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم العز ازاره والکبریاء رداءه فمن ینازعنی عذبته حدثنا سوید بن سعید عن معتمر بن سلیمان عن ابیه نا ابو عمران الجونی عن جندب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم حدث ان رجلا قال والله لا یغفر الله لفلان وان الله قال من ذا الذی یتالی علی ان لا اغفر لفلان فانی قد غفرت لفلان واحبطت عملک او کما قال حدثنا سوید بن سعید حدثنی حفص بن میسرة عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال رب اشعث مدفوع بالابواب لو اقسم علی الله لابره حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب نا حماد بن سلمة عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ح وحدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا قال الرجل هلک الناس فهو اهلکهم قال ابو اسحق لا ادری اهلکهم بالنصب او اهلکهم بالرفع حدثنا یحیی بن یحیی انا یزید بن زریع عن روح بن القسم ح وحدثنی احمد بن عثمان بن حکیم نا خالد بن مخلد عن سلیمان بن بلال جمیعا عن سهیل بهذا الاسناد مثله حدثنا قتیبة بن سعید عن مالک بن انس ح وحدثنا قتیبة ومحمد بن رمح عن اللیث بن سعد ح وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا عبدة ویزید ابن هارون کلهم عن یحیی بن سعید ح وحدثنا محمد بن المثنی واللفظ له نا عبد الوهاب یعنی الثقفی قال سمعت یحیی بن سعید قال اخبرنی ابو بکر وهو ابن محمد بن عمرو بن حزم ان عمرة حدثته انها سمعت عائشة تقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما زال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انه لیورثنه حدثنی عمرو الناقد نا عبد العزیز بن ابی حازم حدثنی هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله حدثنی عبید الله بن عمر القواریری نا یزید بن زریع عن عمر بن محمد عن ابیه قال سمعت ابن عمر یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما زال جبریل یوصینی بالجار حتی ظننت انه سیورثه حدثنا ابو کامل الجحدری واسحق بن ابراهیم واللفظ لاسحق قال ابو کامل نا وقال اسحق انا عبد العزیز بن عبد الصمد العمی نا ابو عمران الجونی عن عبد الله بن الصامت عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ابا ذر اذا طبخت مرقة فاکثر ماءها وتعاهد جیرانک حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا ابن ادریس انا شعبة ح وحدثنا ابو کریب نا ابن ادریس انا شعبة عن ابی عمران الجونی عن عبد الله ابن الصامت عن ابی ذر قال ان خلیلی اوصانی اذا طبخت مرقا فاکثر ماءه ثم انظر اهل بیت من جیرتک فاصبهم منها بمعروف حدثنی ابو غسان المسمعی نا عثمان بن عمر نا ابو عامر یعنی الخزاز عن ابی عمران الجونی عن عبد الله بن الصامت عن ابی ذر قال قال لی النبی صلی الله علیه وسلم لا تحقرن من المعروف شیئا ولو ان تلقی اخاک بوجه طلق

(قوله صلی الله علیه وسلم من جراء هرة) ای من اجلها یمد ویقصر یقال من جرائک ومن جراک وجریرتک واجلک بمعنی (قوله صلی الله علیه وسلم ترمرم من خشاش الارض) هکذا هو فی اکثر النسخ ترمرم بضم التاء وکسر الراء الثانیة وفی بعضها ترمم بضم التاء وکسر المیم الاولی وراء واحدة وفی بعضها ترمم بفتح التاء والمیم ای تتناول ذلک بشفتیها **باب** تحریم الکبر (قوله صلی الله علیه وسلم العز ازاره والکبریاء رداؤه فمن ینازعنی عذبته) هکذا هو فی جمیع النسخ فالضمیر فی ازاره ورداءه یعود الی الله تعالی للعلم به وفیه محذوف تقدیره قال الله تعالی ومن ینازعنی ذلک اعذبه ومعنی ینازعنی یتخلق بذلک فیصیر فی معنی المشارک وهذا وعید شدید فی الکبر مصرح بتحریمه واما تسمیته ازارا ورداء فمجاز واستعارة حسنة کما تقول العرب فلان شعاره الزهد وثاره التقوی لا یریدون الثوب الذی هو شعار او وثار بل معناه صفته کذا قال المازری ومعنی الاستعارة هنا ان الازار والرداء یلصقان بالانسان ویلزمانه وهما جمال له قال فضرب ذلک مثلا لکون العز والکبریاء بالله تعالی احق وله الزم واقتضاهما جلاله ومن مشهور کلام العرب فلان واسع الرداء وغمر الرداء ای واسع العطیة **باب** النهی عن تقنیط الانسان من رحمة الله تعالی (قوله صلی الله علیه وسلم ان رجلا قال والله لا یغفر الله لفلان وان الله تعالی قال من ذا الذی یتالی علی ان لا اغفر لفلان فانی قد غفرت لفلان واحبطت عملک) معنی یتالی یحلف والالیة الیمین وفیه دلالة لمذهب اهل السنة فی غفران الذنوب بلا توبة اذا شاء الله غفرانها واحتجت المعتزلة به فی احباط الاعمال بالمعاصی الکبائر ومذهب اهل السنة انها لا تحبط الا بالکفر ویتاول حبوط عمل هذا علی انه اسقطت حسناته فی مقابلة سیاته فسمی احباطا مجازا ویحتمل انه جری منه امر آخر اوجب الکفر ویحتمل ان هذا کان فی شرع من قبلنا وکان هذا حکمهم **باب** فضل الضعفاء والخاملین (قوله صلی الله علیه وسلم رب اشعث مدفوع بالابواب لو اقسم علی الله لابره) الاشعث الملبد الشعر المغبر غیر مدهون ولا مرجل ومدفوع بالابواب ای لا قدر له عند الناس فهم یدفعونه عن ابوابهم ویطردونه عنهم احتقارا له لو اقسم علی الله لابره ای لو حلف علی وقوع شیء اوقعه الله اکراما له باجابة سواله وصیانته من الحنث فی یمینه وهذا لعظم منزلته عند الله تعالی وان کان حقیرا عند الناس وقیل معنی القسم هنا الدعاء وابراره اجابته والله اعلم **باب** النهی عن قول هلک الناس (قوله صلی الله علیه وسلم اذا قال الرجل هلک الناس فهو اهلکهم) روی اهلکهم علی وجهین مشهورین رفع الکاف وفتحها والرفع اشهر ویؤیده انه جاء فی روایة رویناها فی حلیة الاولیاء فی ترجمة سفین الثوری فهو من اهلکهم قال الحمیدی فی الجمع بین الصحیحین الرفع اشهر ومعناها اشدهم هلاکا واما روایة الفتح فمعناها هو جعلهم هالکین لا انهم هلکوا فی الحقیقة واتفق العلماء علی ان هذا الذم انما هو فیمن قاله علی سبیل الازراء علی الناس واحتقارهم وتفضیل نفسه علیهم وتقبیح احوالهم لانه لا یعلم سر الله فی خلقه قالوا فاما من قال ذلک تحزنا لما یری فی نفسه وفی الناس من النقص فی امر الدین فلا باس علیه کما لو قال لا اعرف من امر النبی صلی الله علیه وسلم الا انهم یصلون جمیعا هکذا فسره الامام مالک وتابعه الناس علیه وقال الخطابی معناه لا یزال الرجل یعیب الناس ویذکر مساویهم ویقول فسد الناس وهلکوا ونحو ذلک فاذا فعل ذلک فهو اهلکهم ای اسوأ حالا منهم بما یلحقه من الاثم فی عیبهم والوقیعة فیهم وربما اداه ذلک الی العجب بنفسه ورؤیته انه خیر منهم والله اعلم **باب** الوصیة بالجار والاحسان الیه فی هذه الاحادیث الوصیة بالجار وبیان عظم حقه وفضیلة الاحسان الیه وفی الحدیث فاصبهم منه بمعروف ای اعطهم منه شیئا **باب** استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء (قوله صلی الله علیه وسلم ولو ان تلقی اخاک بوجه طلق) روی طلق علی ثلاثة اوجه اسکان اللام وکسرها وطلیق بزیادة یاء ومعناه سهل منبسط فیه الحث علی فضل المعروف وما تیسر منه وان قل حتی طلاقة الوجه عند اللقاء

حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة نا على بن مسهر وحفص بن غياث عن بريد بن عبد الله عن ابى بردة عن ابى موسى قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتاه طالب حاجة اقبل على جلسائه فقال اشفعوا فلتؤجروا وليقض الله على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم ما احب حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة نا سفيان بن عيينة عن بريد بن عبد الله عن جده عن ابى موسى عن النبى صلى الله عليه وسلم ح وحدثنا محمد بن العلاء الهمدانى واللفظ له نا ابو اسامة عن بريد عن ابى بردة عن ابى موسى عن النبى صلى الله عليه وسلم قال انما مثل جليس الصالح وجليس السوء كحامل المسك ونافخ الكير فحامل المسك اما ان يحذيك واما ان تبتاع منه واما ان تجد منه ريحا طيبة ونافخ الكير اما ان يحرق ثيابك واما ان تجد ريحا خبيثة حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير نا زكريا بن سليمان نا عبد الله نا معمر عن ابن شهاب ح وحدثنى عبد الله بن ابى بكر بن حزم عن عروة عن عائشة ح وحدثنى عبد الله بن عبد الرحمن بن بهرام وابو بكر بن اسحاق واللفظ لهما قالا نا ابو اليمان نا شعيب عن الزهرى ح وحدثنى عبد الله بن ابى بكر ان عروة بن الزبير اخبره ان عائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم قالت جاءتنى امرأة ومعها ابنتان لها فسألتنى فلم تجد عندى شيئا غير تمرة واحدة فاعطيتها اياها فاخذتها فقسمتها بين ابنتيها ولم تأكل منها شيئا ثم قامت فخرجت وابنتاها فدخل النبى صلى الله عليه وسلم فحدثته حديثها فقال النبى صلى الله عليه وسلم من ابتلى من البنات بشئ فاحسن اليهن كن له سترا من النار حدثنا قتيبة بن سعيد نا بكر يعنى ابن مضر عن ابن الهاد ان زيادا ابن ابى زياد مولى ابن عياش حدثه عن عراك بن مالك قال سمعته يحدث عمر بن عبد العزيز عن عائشة انها قالت جاءتنى مسكينة تحمل ابنتين لها فاطعمتها ثلاث تمرات فاعطت كل واحدة منهما تمرة ورفعت الى فيها تمرة لتاكلها فاستطعمتها ابنتاها فشقت التمرة التى كانت تريد ان تاكلها بينهما فاعجبنى شانها فذكرت الذى صنعت لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان الله قد اوجب لها بها الجنة او اعتقها بها من النار حدثنى عمر والناقد نا ابو احمد الزبيرى نا محمد بن عبد العزيز عن عبيد الله بن ابى بكر بن انس عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عال جاريتين حتى تبلغا جاء يوم القيمة انا وهو وضم اصابعه حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا يموت لاحد من المسلمين ثلثة من الولد فتمسه النار الا تحلة القسم حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة وعمرو والناقد وزهير ابن حرب قالوا نا سفيان بن عيينة ح وحدثنا عبد بن حميد وابن رافع عن عبد الرزاق انا معمر كلاهما عن الزهرى باسناد مالك ومعنى حديثه الا ان فى حديث سفيان فيلج النار الا تحلة القسم حدثنا قتيبة بن سعيد نا عبد العزيز يعنى ابن محمد عن سهيل عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لنسوة من الانصار لا يموت لاحداكن ثلثة من الولد فتحتسبه الا دخلت الجنة فقالت امرأة منهن او اثنتان يا رسول الله قال او اثنتان حدثنا ابو كامل الجحدرى فضيل بن حسين نا ابو عوانة عن عبد الرحمن ان الاصبهانى عن ابى صالح ذكوان عن ابى سعيد الخدرى قال جاءت امرأة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ذهب الرجال بحديثك فاجعل لنا من نفسك يوما نأتيك فيه تعلمنا مما علمك الله قال اجتمعن يوم كذا وكذا فاجتمعن فاتاهن رسول الله صلى الله عليه وسلم فعلمهن مما علمه الله ثم قال ما منكن من امرأة تقدم بين يديها من ولدها ثلاثة الا كانوا لها حجابا من النار فقالت امرأة واثنين واثنين واثنين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم واثنين واثنين واثنين حدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر ح وحدثنا عبيد الله بن معاذ قال نا ابى قالا نا شعبة عن عبد الرحمن ابن الاصبهانى فى هذا الاسناد بمثل معناه وزاد جميعا عن شعبة عن عبد الرحمن بن الاصبهانى قال سمعت ابا حازم يحدث عن ابى هريرة قال ثلثة لم يبلغوا الحنث

باب استحباب الشفاعة فيما ليس بحرام فيه استحباب الشفاعة لاصحاب الحوائج المباحة سواء كانت الشفاعة الى سلطان وال ونحوهما ام الى واحد من الناس وسواء كانت الشفاعة لسلطان فى كف ظلم او اسقاط تعزير او فى تخليص عطاء لمحتاج او نحو ذلك واما الشفاعة فى الحدود فحرام وكذا الشفاعة فى تتميم باطل او ابطال حق ونحو ذلك فهى حرام **باب** استحباب مجالسة الصالحين ومجانبة قرناء السوء فيه تمثيله صلى الله عليه وسلم جليس الصالح بحامل المسك وجليس السوء بنافخ الكير وفيه فضيلة مجالسة الصالحين واهل الخير والمروة ومكارم الاخلاق والورع والعلم والادب والنهى عن مجالسة اهل الشر واهل البدع ومن يغتاب الناس او يكثر فجره وبطالته ونحو ذلك من الانواع المذمومة ومعنى يحذيك يعطيك وهو بالحاء المهملة والذال وفيه طهارة المسك واستحباب جواز بيعه وقد اجمع العلماء على جميع هذا ولم يخالف فيه من يعتد به ونقل عن الشيعة نجاسته والشيعة لا يعتد بهم فى الاجماع ومن الدلائل على طهارته الاجماع وبهذا الحديث وهو قوله صلى الله عليه وسلم واما ان تبتاع منه والنجس لا يصح بيعه ولانه صلى الله عليه وسلم كان يستعمله فى بدنه ورأسه ويصلى به ويخبر انه اطيب الطيب ولم يزل المسلمون على استعماله وجواز بيعه قال القاضى وما روى من كراهة العرجون فليس فيه نص منها على نجاسته ولا صحت الرواية عنها بالكراهة بل صحت قسمة عمر بن الخطاب المسك على نساء المسلمين والمعروف عن ابن عمر استعماله والله اعلم **باب** فضل الاحسان الى البنات فى هذه الاحاديث فضل الاحسان الى البنات والنفقة عليهن والصبر عليهن وعلى سائر امور بن (قوله ابن بهرام هو بفتح الباء وكسرها) (قوله صلى الله عليه وسلم من ابتلى من البنات بشئ) انما سماه ابتلاء لان الناس يكرهونهن فى العادة قال الله تعالى واذا بشر احدهم بالانثى ظل وجهه مسودا وهو كظيم (قوله ان زياد بن ابى زياد مولى ابن عياش حدثه عن عراك) هو عياش بالمثناة والشين المعجمة وهو زياد بن ابى زياد واسم ابى زياد ميسرة المدنى المخزومى مولى عبد الله بن عياش بالمعجمة ابن ابى ربيعة بن المغيرة (قوله صلى الله عليه وسلم من عال جاريتين حتى تبلغا جاء يوم القيمة انا وهو وضم اصابعه) معنى عالهما قام عليهما بالمؤنة والتربية ونحوهما اخوذ من العول وهو القرب ومنه ابدأ بمن تعول ومعناه جاء يوم القيمة انا وهو كهاتين **باب** فضل من يموت له ولد فيحتسبه (قوله صلى الله عليه وسلم لا يموت لاحد من المسلمين ثلثة من الولد فتمسه النار الا تحلة القسم) قال العلماء تحلة القسم ما يحل به القسم وهو اليمين وجاء مفسرا فى الحديث ان المراد به قوله تعالى وان منكم الا واردها وبهذا قال ابو عبيد وجمهور العلماء والقسم مقدر اى والله ان منكم الا واردها وقيل المراد قوله تعالى فوربك لنحشرنهم والشياطين وقال ابن قتيبة معناه تقليل مدة ورودها قال وتحلة القسم تستعمل فى هذا فى كلام العرب وقيل تقديره ولا تحلة القسم اى لا تمسه اصلا ولا قدر اليسير الذى هو تحلة القسم والمراد بقوله تعالى وان منكم الا واردها المرور على الصراط وهو جسر منصوب عليها وقيل الوقوف عندها (قوله صلى الله عليه وسلم ثلثة من الولد ثم سئل عن الاثنين فقال واثنين) محمول على انه اوحى به اليه صلى الله عليه وسلم عند سؤالها او قبله وقد جاء فى غير مسلم واحدا

حدثنا سويد بن سعيد و محمد بن عبد الاعلى وتقاربا فى اللفظ قالا نا المعتمر عن ابيه عن ابى السليل عن ابى حسان قال قلت لابى هريرة انه قد مات لى ابنان فما انت محدثى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بحديث تطيب به انفسنا عن موتانا قال قال نعم صغارهم دعاميص الجنة يتلقى احدهم اباه او قال ابويه فيأخذ بثوبه او قال بيده كما آخذ انا بصنفة ثوبك هذا فلا ينتهى او قال ينتهى حتى يدخل الله وابا ه الجنة وفى رواية سويد حدثنا ابو السليل حدثنيه عبيد الله بن سعيد نا يحيى يعنى ابن سعيد عن التيمى بهذا الاسناد وقال فهل سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم شيأ تطيب به انفسنا عن موتانا قال نعم حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ومحمد بن عبد الله ابن نمير وابو سعيد الاشج واللفظ لابى بكر قالوا نا حفص يعنون ابن غياث ح وحدثنا عمر بن حفص بن غياث نا ابى عن جدى نا طلق بن معاوية عن ابى زرعة عن ابى هريرة قال اتت امرأة النبى صلى الله عليه وسلم بصبى لها فقالت يا نبى الله ادع الله له فلقد دفنت ثلاثة فقال دفنت ثلاثة قالت نعم قال لقد احتظرت بحظار شديد من النار قال عمر من بينهم عن جده وقال لباقون عن طلق لم يذكروا الجد حدثنا قتيبة بن سعيد وزهير بن حرب قالا نا جرير عن طلق بن معاوية النخعى ابى غياث عن ابى زرعة بن عمرو بن جرير عن ابى هريرة قال جاءت امراة الى النبى صلى الله عليه وسلم بابن لها فقالت يا رسول الله انه يشتكى وانى اخاف عليه قد دفنت ثلاثة قال لقد احتظرت بحظار شديد من النار قال زهير عن طلق ولم يذكر الكنية حدثنا زهير بن حرب نا جرير عن سهيل عن ابيه عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اذا احب عبدا دعا جبرئيل عليه السلام فقال انى احب فلانا فاحبه قال فيحبه جبرئيل ثم ينادى فى السماء فيقول ان الله يحب فلانا فاحبوه فيحبه اهل السماء قال ثم يوضع له القبول فى الارض واذا ابغض الله عبدا دعا جبرئيل فيقول انى ابغض فلانا فأبغضه قال فيبغضه جبرئيل ثم ينادى فى اهل السماء ان الله يبغض فلانا فابغضوه قال فيبغضونه ثم توضع له البغضاء فى الارض حدثنا قتيبة بن سعيد نا يعقوب يعنى ابن عبد الرحمن القارى وقال قتيبة نا عبد العزيز يعنى الدراوردى ح وحدثناه سعيد بن عمرو الاشعثى انا عبثر عن العلاء بن المسيب ح وحدثنى هارون بن سعيد الايلى نا ابن وهب حدثنى مالك وهو ابن انس كلهم عن سهيل بهذا الاسناد وغير ان حديث العلاء بن المسيب ليس فيه ذكر البغض حدثنى عمرو الناقد نا يزيد بن هارون انا عبد العزيز بن عبد الله بن ابى سلمة الماجشون عن سهيل عن ابى صالح قال كنا بعرفة فمر عمر بن عبد العزيز وهو على الموسم فقام الناس ينظرون اليه فقلت لابى يا ابت انى ارى الله تعالى يحب عمر بن عبد العزيز قال وما ذاك قلت لما له من الحب فى قلوب الناس قال بابيك انت سمعت ابا هريرة يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ذكر مثل حديث جرير عن سهيل حدثنا قتيبة بن سعيد نا عبد العزيز يعنى ابن محمد عن سهيل عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ايتلف وما تناكر منها اختلف حدثنى زهير بن حرب نا كثير بن هشام نا جعفر بن برقان نا يزيد بن الاصم عن ابى هريرة بحديث يرفعه قال الناس معادن كمعادن الفضة والذهب خيارهم فى الجاهلية خيارهم فى الاسلام اذا فقهوا والارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناكر منها اختلف حدثنا عبد الله ابن قعنب نا مالك عن اسحاق بن عبد الله بن ابى طلحة عن انس بن مالك ان اعرابيا قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم متى الساعة قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اعددت لها قال حب الله ورسوله قال انت مع من احببت حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وعمرو الناقد وزهير بن حرب ومحمد بن عبد الله بن نمير وابن ابى عمر واللفظ لزهير قالوا نا سفيان عن الزهرى عن انس قال قال رجل يا رسول الله متى الساعة قال وما اعددت لها فلم يذكر كثيرا قال ولكنى احب الله ورسوله قال فانت مع من احببت حدثنيه محمد بن رافع وعبد بن حميد قال عبد نا وقال ابن رافع نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهرى قال حدثنى انس ابن مالك ان رجلا من الاعراب اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله غير انه قال ما اعددت لها من كبير احمد عليه نفسى

(قوله لم يبلغوا الحنث) اى لم يبلغوا سن التكليف الذى يكتب فيه الحنث وهو الاثم (قوله صغارهم دعاميص الجنة) هو بالدال والعين والصاد المهملات واحدهم دعموص بضم الدال اى صغارها وهى اصل الدعموص دويبة تكون فى الماء لا تفارقه اى ان هذا الصغير فى الجنة لا يفارقها (قوله بصنفة ثوبك هو بفتح الصاد وكسر النون وهو طرفه ويقال لها ايضا صنيفة (قوله فلا ينتهى او قال ينتهى حتى يدخل الله وابا ه الجنة) ينتهى وينتهى بمعنى اى لا يتركه (قوله صلى الله عليه وسلم لقد احتظرت بحظار شديد من النار) اى امتنعت بمانع وثيق واصل الحظار المنع واصل الحظار بكسر الحاء وفتحها ما يجعل حول البستان وغيره من قضبان وغيرها كالحائط وفى هذه الاحاديث دليل على كون اطفال المسلمين فى الجنة وقد نقل جماعة فيهم اجماع المسلمين وقال المازرى اما اولاد الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم فالاجماع متحقق على انهم فى الجنة واما اطفال من سواهم من المومنين فجماهير العلماء على القطع لهم بالجنة ونقل جماعة الاجماع فى كونهم من اهل الجنة قطعا لقوله تعالى والذين آمنوا واتبعتهم ذريتهم بايمان الحقنا بهم ذريتهم وتوقف بعض المتكلمين فيها واشار الى انه لا يقطع لهم كالمكلفين والله اعلم باب اذا احب الله عبدا حبب اهل السماء ثم يوضع له القبول فى الارض (قوله صلى الله عليه وسلم اذا احب الله عبدا امر جبريل فاحبه فيحبه اهل السماء ثم يوضع له القبول فى الارض وذكر فى البغض نحوه) قال العلماء رحمة الله تعالى لعبد هى ارادته الخير له وهدايته والخاتمة عليه رحمته وبغضه ارادة عقابه او شقاوته ونحوه وحب جبريل والملائكة يحتمل وجهين احدهما استغفارهم له وثناؤهم عليه ودعاؤهم والثانى ان محبتهم على ظاهرها المعروف من المخلوقين وهو ميل القلب اليه واشتياقه الى لقائه وسبب حبهم اياه كونه مطيعا لله تعالى محبوبا له ومعنى يوضع له القبول فى الارض اى الحب فى قلوب الناس ورضاهم عنه فتميل اليه القلوب وترضى عنه وقد جاء فى رواية فتوضع له المحبة (قوله وهو على الموسم) اى امير الحج باب الارواح جنود مجندة (قوله صلى الله عليه وسلم الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناكر منها اختلف) قال العلماء معناه جموع مجتمعة او انواع مختلفة واما تعارفها فهو لامر جعلها الله عليه وقيل انها موافقة صفاتها التى جعلها الله عليها وتناسبها شيء قبل ان خلقت مجتمعة ثم فرقت فى اجسادها فمن وافق شيئه ألفه ومن باعده نافره وخالفه وقال الخطابى وغيره تالفها بما خلق الله عليه من السعادة او الشقاوة فى المبتدأ وكانت الارواح قسمين متقابلين فاذا تلاقت الاجساد فى الدنيا ائتلفت واختلفت بحسب ما خلقت عليه فيميل الاخيار الى الاخيار والاشرار الى الاشرار والله اعلم باب المرء مع من احب (قوله صلى الله عليه وسلم للذى سأله عن الساعة ما اعددت لها قال حب الله ورسوله قال انت مع من احببت وفى روايات المرء مع من احب) فيه فضل حب الله ورسوله صلى الله عليه وسلم والصالحين واهل الخير الاحياء والاموات ومن افضل محبة الله ورسوله امتثال امرهما واجتناب نهيهما والتادب بالاداب الشرعية ولا يشترط فى الانتفاع لمحبة الصالحين ان يعمل عملهم اذ لو عمله لكان منهم ومثلهم وقد صرح فى الحديث

قيسه

باب اذا احب الله عبدا حببه الى عباده ثم يوضع له القبول فى الارض ٤٠ ٤٠ باب المرء مع من احب

حدثنی ابو الربیع العتکی نا حماد یعنی ابن زید نا ثابت البنانی عن انس بن مالک قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله متی الساعة قال وما اعددت لها قال حب الله ورسوله قال فانك مع من احببت قال انس فما فرحنا بعد الاسلام فرحا اشد من قول النبی صلی الله علیه وسلم فانك مع من احببت قال انس فانا احب الله ورسوله وابا بکر وعمر فارجو ان اکون معهم وان لم اعمل باعمالهم **حدثنا** محمد بن عبید الغبری نا جعفر بن سلیمان نا ثابت البنانی عن انس ابن مالک عن النبی صلی الله علیه وسلم لم یذکر قول انس فانا احب وما بعده **حدثنا** عثمان بن ابی شیبة واسحق بن ابراهیم قال اسحاق انا وقال عثمان نا جریر عن منصور عن سالم بن ابی الجعد نا انس بن مالك قال بینما انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم خارجین من المسجد فلقینا رجلا عند سدة المسجد فقال یا رسول الله متی الساعة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اعددت لها قال فکان الرجل ستکان ثم قال یا رسول الله ما اعددت لها کثیر صلاة ولا صیام ولا صدقة ولکنی احب الله ورسوله قال فانت مع من احببت **حدثنی** محمد بن یحیی بن عبد الله بن عبد العزیز الیشکری نا عبد الله بن عثمان بن جبلة اخبرنی ابی عن شعبة عن عمرو بن مرة عن سالم بن ابی الجعد عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحوه **حدثنا** قتیبة نا ابو عوانة عن قتادة عن انس ح وحدثنا ابن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة قال سمعت انسا ح وحدثنا ابو غسان المسمعی ومحمد بن المثنی قالا نا معاذ یعنیان ابن هشام حدثنی ابی عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث **حدثنا** عثمان بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم قال اسحق انا وقال عثمان نا جریر عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد الله قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله کیف ترانی فی رجل احب قوما ولما یلحق بهم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المرء مع من احب **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا ابن ابی عدی ح وحدثنیه بشر بن خالد نا محمد یعنی ابن جعفر کلاهما عن شعبة ح وحدثنا ابن نمیر نا ابو الجواب نا سلیمان بن قرم جمیعا عن سلیمان عن ابی وائل عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابو معاویة ح وحدثنا ابن نمیر نا ابو معاویة ومحمد بن عبید عن الاعمش عن شقیق عن ابی موسی قال اتی النبی صلی الله علیه وسلم رجل فذکر بمثل حدیث جریر عن الاعمش **حدثنا** یحیی بن یحیی التمیمی وابو الربیع وابو کامل الجحدری فضیل بن حسین واللفظ لیحیی قال یحیی انا وقال الآخران نا حماد بن زید عن ابی عمران الجونی عن عبد الله بن الصامت عن ابی ذر قال قیل لرسول الله صلی الله علیه وسلم ارایت الرجل یعمل العمل من الخیر ویحمده الناس علیه قال تلك عاجل بشری المؤمن **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم عن وکیع ح وحدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر ح وحدثنا محمد بن المثنی حدثنی عبد الصمد ح وحدثنا اسحق انا النضر کلهم عن شعبة عن ابی عمران الجونی باسناد حماد بن زید مثل حدیثه غیر ان فی حدیث هشیم عن شعبة غیر عبد الصمد ویحبه الناس علیه وفی حدیث عبد الصمد ویحمده الناس کما قال **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة نا ابو معاویة ووکیع ح وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر الهمدانی واللفظ له نا ابی وابو معاویة ووکیع قالوا نا الاعمش عن زید بن وهب عن عبد الله قال حدثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو الصادق المصدوق ان احدکم یجمع خلقه فی بطن امه اربعین یوما ثم یکون فی ذلك علقة مثل ذلك ثم یکون فی ذلك مضغة مثل ذلك ثم یرسل الله الملك فینفخ فیه الروح ویومر بأربع کلمات بکتب رزقه واجله وعمله وشقی او سعید فوالذی لا الٰه غیره ان احدکم لیعمل بعمل اهل الجنة حتی ما یکون بینه وبینها الا ذراع فیسبق علیه الکتاب فیعمل بعمل اهل النار فیدخلها وان احدکم لیعمل بعمل اهل النار حتی ما یکون بینه وبینها الا ذراع فیسبق علیه الکتاب فیعمل بعمل اهل الجنة فیدخلها

الذی بعدها بذلك فقال رجل احب قوما ولما یلحق بهم قال اهل العربیة لما نفی للماضی المستمر فیدل علی نفیه فی الماضی وفی الحال بخلاف لم فانها تدل علی الماضی فقط ثم انه لا یلزم من کونه معهم ان تکون منزلته وجزاؤه مثلهم من کل وجه (**قوله** ما اعددت لها کثیر) ضبطوه فی المواضع کلها من هذه الاحادیث بالثاء المثلثة وبالباء الموحدة وهما صحیحان **وقوله** ما اعددت لها کثیر صلوة ولا صیام ولا صدقة ای غیر الفرائض معناه ما اعددت لها کثیر نافلة من صلوة ولا صیام ولا صدقة (**قوله** عند سدة المسجد) هی الظلال المسقفة عند باب المسجد (**قوله** حدثنا سلیمان بن قرم) هو بفتح القاف واسکان الراء وهو ضعیف لکن لم یحتج به مسلم بل ذکره متابعة وقد سبق انه یذکر فی المتابعة بعض الضعفاء والله اعلم **باب** اذا اثنی علی الصالح فهی بشری ولا تضره (**قوله** ارایت الرجل یعمل العمل من الخیر ویحمده الناس علیه قال تلك عاجل بشری المؤمن وفی روایة ویحبه الناس علیه) قال العلماء ومعناه هذه البشری المعجلة له بالخیر وهی دلیل البشری المؤخرة الی الآخرة بقوله یبشرکم الیوم جنات الآیة وهذه البشری المعجلة دلیل علی رضا الله تعالی عنه ومحبته له فیحببه الی الخلق کما سبق فی الحدیث ثم یوضع له القبول فی الارض هذا اکلاه احمد الناس من غیر تعرض منه لحمدهم والا فالتعرض مذموم

کتاب القدر

باب کیفیة خلق الآدمی فی بطن امه وکتابة رزقه واجله وعمله وشقاوته وسعادته

(**قوله** حدثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو الصادق المصدوق ان احدکم یجمع خلقه فی بطن امه اربعین یوما ثم یکون فی ذلك علقة مثل ذلك ثم یکون فی ذلك مضغة مثل ذلك ثم یرسل الملك فینفخ فیه الروح ویومر باربع کلمات بکتب رزقه واجله وعمله وشقی او سعید) اما (**قوله** الصادق المصدوق) فمعناه الصادق فی قوله المصدوق فیما یاتیه من الوحی الکریم واما (**قوله** ان احدکم) فبکسر الهمزة علی حکایة لفظ صلی الله علیه وسلم (**قوله** بکتب رزقه) هو بالباء الموحدة فی اوله علی البدل من اربع و(**قوله** شقی او سعید مرفوع خبر مبتدا محذوف ای وهو شقی او سعید (**قوله** صلی الله علیه وسلم فی هذا الحدیث ثم یرسل الملك) ظاهره ان ارساله یکون بعد مائة وعشرین یوما وفی الروایة التی بعد هذه یدخل الملك علی النطفة بعد ما تستقر فی الرحم باربعین او خمسة واربعین لیلة فیقول یا رب اشقی ام سعید وفی الروایة الثالثة اذا مر بالنطفة ثنتان واربعون لیلة بعث الله الیها ملکا فصورها وخلق سمعها وبصرها وجلدها وفی روایة حذیفة بن اسید ان النطفة تقع فی الرحم اربعین لیلة ثم یتصور علیها الملك وفی روایة ان ملکا موکلا بالرحم اذا اراد الله ان یخلق شیئا باذن الله لبضع واربعین لیلة وذکر الحدیث وفی روایة انس ان الله قد وکل بالرحم ملکا فیقول اے رب نطفة ای رب علقة ای رب مضغة قال العلماء طریق الجمع بین هذه الروایات ان للملك ملازمة ومراعاة لحال النطفة وانه یقول یا رب هذه نطفة هذه علقة هذه مضغة فی اوقات فاول وقت یقول فیه ما صارت الیه بامر الله تعالی وهو سبحانه اعلم والکلام الملك تصرفه اوقات احدها حین یخلقها الله تعالی نطفة ثم تنقلها علقة وهو اول علم الملك بانه ولد لانه لیس کل نطفة تصیر ولدا وذلك عقب الاربعین الاولی وحینئذ یکتب رزقه واجله وعمله وشقاوته وسعادته

باب الصالحین ولست منهم لعل الله یرزقنی صلاحا +
وانه اذا اثنی علی الصالح کفته ولم تضره +
کتاب القدر +
باب کیفیة خلق الآدمی فی بطن امه وکتابة رزقه واجله وعمله وشقاوته وسعادته +

حدثنا عثمان بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم کلاهما عن جریر بن عبد الحمید ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم انا عیسی بن یونس ح وحدثنی ابو سعید الاشج نا وکیع ح وحدثناه عبید الله بن معاذ نا ابی نا شعبة بن الحجاج کلهم عن الاعمش بهذا الاسناد قال فی حدیث وکیع ان خلق احدکم یجمع فی بطن امه اربعین لیلة وقال فی حدیث معاذ عن شعبة اربعین لیلة او اربعین یوما او اما فی حدیث جریر وعیسی اربعین یوما حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر وزهیر بن حرب واللفظ لابن نمیر قالا نا سفیان بن عیینة عن عمرو بن دینار عن ابی الطفیل عن حذیفة بن اسید یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم قال یدخل الملک علی النطفة بعد ما تستقر فی الرحم باربعین او خمسة واربعین لیلة فیقول یارب اشقی او سعید فیکتبان فیقول ای رب اذکر او انثی فیکتبان ویکتب عمله واثره واجله ورزقه ثم تطوی الصحف فلا یزاد فیها ولا ینقص حدثنی ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح انا ابن وهب اخبرنی عمرو بن الحارث عن ابی الزبیر المکی ان عامر بن واثلة حدثه انه سمع عبد الله بن مسعود یقول لشقی من شقی فی بطن امه والسعید من وعظ بغیره فاتی رجلا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم یقال له حذیفة بن اسید الغفاری فحدثه بذلک من قول ابن مسعود فقال وکیف یشقی رجل بغیر عمل فقال له الرجل تعجب من ذلک فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا مر بالنطفة ثنتان واربعون لیلة بعث الله الیها ملکا فصورها وخلق سمعها وبصرها وجلدها ولحمها وعظامها ثم قال یارب اذکر ام انثی فیقضی ربک ما شاء ویکتب الملک فیقول یارب اجله فیقول ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یقول یارب رزقه فیقضی ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یخرج الملک بالصحیفة فی یده فلا یزید علی امر ولا ینقص حدثنا احمد بن عثمان النوفلی نا ابو عاصم نا ابن جریج اخبرنی ابو الزبیر ان ابا الطفیل اخبره انه سمع عبد الله بن مسعود یقول وساق الحدیث بمثل حدیث عمرو بن الحارث حدثنا محمد بن احمد بن ابی خلف نا یحیی بن ابی بکیر نا زهیر ابو خیثمة حدثنی عبد الله بن عطاء ان عکرمة بن خالد حدثه ان ابا الطفیل حدثه قال دخلت علی ابی سریحة حذیفة بن اسید الغفاری فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یأذن هاتین یقول ان النطفة تقع فی الرحم اربعین لیلة ثم یتصور علیها الملک قال زهیر حسبته قال الذی یخلقها فیقول یارب اذکر او انثی فیجعله الله ذکرا او انثی ثم یقول یا رب اسوی او غیر سوی فیجعله الله سویا او غیر سوی ثم یقول یارب ما رزقه ما اجله ما خلقه ثم یجعله الله شقیا او سعیدا حدثنا عبد الوارث بن عبد الصمد حدثنی ابی نا ربیعة بن کلثوم حدثنی ابی کلثوم عن ابی الطفیل عن حذیفة بن اسید الغفاری صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم رفع الحدیث الی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ملکا موکلا بالرحم اذا اراد الله ان یخلق شیئا باذن الله لبضع واربعین لیلة ثم ذکر نحو حدیثهم حدثنی ابو کامل فضیل بن حسین الجحدری نا حماد بن زید نا عبید الله بن ابی بکر عن انس بن مالک ورفع الحدیث انه قال ان الله قد وکل بالرحم ملکا فیقول ای رب نطفة ای رب علقة ای رب مضغة فاذا اراد الله ان یقضی خلقا قال قال الملک ای رب ذکر او انثی شقی او سعید فما الرزق فما الاجل فیکتب کذلک فی بطن امه حدثنا عثمان بن ابی شیبة وزهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم واللفظ لزهیر قال اسحاق انا وقال الآخران نا جریر عن منصور عن سعد بن عبیدة عن ابی عبد الرحمن عن علی قال کنا فی جنازة فی بقیع الغرقد فاتانا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقعد وقعدنا حوله ومعه مخصرة فنکس فجعل ینکت بمخصرته ثم قال ما منکم من احد ما من نفس منفوسة الا وقد کتب الله مکانها من الجنة والنار وقد کتبت شقیة او سعیدة قال فقال رجل یا رسول الله افلا نمکث علی کتابنا وندع العمل فقال من کان من اهل السعادة فسیصیر الی عمل اهل السعادة ومن کان من اهل الشقاوة فسیصیر الی عمل اهل الشقاوة فقال اعملوا فکل میسر اما اهل السعادة فییسرون لعمل اهل السعادة واما اهل الشقاوة فییسرون لعمل اهل الشقاوة ثم قرء فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسره للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسره للعسری

ثم للملک فیه تصرف آخر فی وقت آخر وهو تصویره وخلق سمعه وبصره وجلده ولحمه وعظمه وکونه ذکرا او انثی وذلک انما یکون فی الاربعین الثالثة وهی مدة المضغة وقبل انقضاء هذه الاربعین وقبل نفخ الروح فیه لان نفخ الروح لا یکون الا بعد تمام صورته واما قوله فی احدی الروایات فاذا مر بالنطفة ثنتان واربعون لیلة بعث الله الیها ملکا فصورها وخلق سمعها وبصرها وجلدها ولحمها وعظامها ثم قال یارب اذکرا ام انثی فیقضی ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یقول یارب اجله فیقول ربک ما یشاء ویکتب الملک وذکر رزقه فقال القاضی وغیره لیس هو علی ظاهره ولا یصح حمله علی ظاهره بل المراد تصویرها وخلق سمعها الی آخره انه یکتب ذلک ثم یفعله فی وقت آخر لان التصویر عقب الاربعین الاولی غیر موجود فی العادة وانما یقع فی الاربعین الثالثة وهی مدة المضغة کما قال الله تعالی ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طین ثم جعلناه نطفة فی قرار مکین ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظاما فکسونا العظام لحما ثم یکون للملک فیه تصرف آخر وهو وقت نفخ الروح عقب الاربعین الثالثة حین یکمل لها اربعة اشهر واتفق العلماء علی ان نفخ الروح لا یکون الا بعد اربعة اشهر ووقع فی روایة للبخاری ان خلق احدکم یجمع فی بطن امه اربعین ثم یکون علقة مثله ثم یکون مضغة مثله ثم یبعث الیه الملک فیؤذن باربع کلمات فیکتب رزقه واجله وشقی او سعید ثم ینفخ فیه فقوله ثم یبعث بحرف ثم یقتضی تاخیر کتب الملک هذه الامور الی ما بعد الاربعین الثالثة والاحادیث الباقیة تقتضی الکتب بعد الاربعین الاولی وجوابه ان قوله ثم یبعث الیه الملک یؤذن فیکتب معطوف علی قوله یجمع فی بطن امه ومتعلق به لا بما قبله وهو قوله ثم یکون مضغة مثله ویکون قوله ثم یکون علقة مثله ثم یکون مضغة مثله معترضا بین المعطوف والمعطوف علیه وذلک جائز موجود فی القرآن والحدیث الصحیح وغیره من کلام العرب قال القاضی وغیره والمراد بارسال الملک فی هذه الاشیاء امره بها والتصرف فیها بهذه الافعال والا فقد صح فی الحدیث بانه موکل بالرحم وانه یقول یارب نطفة یارب علقة قال القاضی وقوله فی حدیث انس ثم اذا اراد الله ان یقضی خلقا قال یارب اذکرا ام انثی شقی ام سعید لا یخالف ما قدمناه ولا یلزم منه ان یقول ذلک بعد المضغة بل هو استدراک واخبار عن حالة اخری فاخبر ولا بحال الملک مع النطفة ثم اخبر ان الله تعالی اذا اراد اظهار خلق النطفة علقة کان کذا وکذا ثم المراد بجمیع ما ذکر من الرزق والاجل والشقاوة والسعادة والعمل والمذکورة والا لنوتة انه یظهر ذلک للملک ویامره بانفاذه وکتابته والا فقضاء الله تعالی سابق علی ذلک وعلمه وارادته لکل ذلک موجود فی الازل والله اعلم قوله صلی الله علیه وسلم فوالذی لا الٰه غیره ان احدکم لیعمل بعمل اهل الجنة حتی ما یکون بینه وبینها الا ذراع فیسبق علیه الکتاب فیعمل بعمل اهل النار فیدخلها وان احدکم لیعمل بعمل اهل النار (الی آخره) المراد بالذراع التمثیل للقرب من موته ودخوله عقبه ان تملک الدار ما بقی بینه وبین ان یصلها الا کمن بقی بینه وبین موضع من الارض ذراع والمراد بهذا الحدیث

حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة وهناد بن السرى قالا نا ابو الاحوص عن منصور بهذا الاسناد فى معناه وقال فاخذ عودا ولم يقل مخصرة وقال ابن ابى شيبة فى حديثه عن ابى الاحوص ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** ابوبكر بن ابى شيبة وزهير بن حرب وابو سعيد الاشج قالوا نا وكيع ح وحدثنا ابن نمير نا ابى قالا نا الاعمش ح وحدثنا ابو كريب واللفظ له نا ابو معاوية نا الاعمش عن سعد بن عبيدة عن ابى عبد الرحمن السلمى عن على قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم جالسا وفى يده عود ينكت به فرفع راسه فقال ما منكم من نفس الا وقد علم منزلها من الجنة والنار قالوا يا رسول الله فلم نعمل فلا نتكل قال لا اعملوا فكل ميسر لما خلق له ثم قرأ فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى الى قوله فسنيسره للعسرى **حدثنا** محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن منصور والاعمش انهما سمعا سعد بن عبيدة يحدث عن ابى عبد الرحمن السلمى عن على عن النبى صلى الله عليه وسلم بنحوه **حدثنا** احمد بن يونس نا زهير نا ابو الزبير ح وحدثنا يحيى بن يحيى انا ابو خيثمة عن ابى الزبير عن جابر قال جاء سراقة بن مالك بن جعشم قال يا رسول الله بين لنا ديننا كانا خلقنا الآن فيما العمل اليوم فيما جفت به الاقلام وجرت به المقادير ام فيما نستقبل قال لا بل فيما جفت به الاقلام وجرت به المقادير قال ففيم العمل قال زهير ثم تكلم ابو الزبير بشئ لم افهمه فسألت ما قال فقال اعملوا فكل ميسر **حدثنى** ابو الطاهر انا ابن وهب اخبرنى عمرو بن الحارث عن ابى الزبير عن جابر بن عبد الله عن النبى صلى الله عليه وسلم بهذا المعنى وفيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل عامل ميسر لعمله **حدثنا** يحيى بن يحيى انا حماد بن زيد عن يزيد الضبعى نا مطرف عن عمران بن حصين قال قيل يا رسول الله اعلم اهل الجنة من اهل النار قال فقال نعم قال قيل ففيم يعمل العاملون قال كل ميسر لما خلق له **حدثنا** شيبان بن فروخ نا عبد الوارث ح وحدثنا ابوبكر بن ابى شيبة وزهير بن حرب واسحاق بن ابراهيم وابن نمير عن ابن علية ح وحدثنا يحيى ابن يحيى انا جعفر بن سليمان ح وحدثنا ابن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة كلهم عن يزيد الرشك فى هذا الاسناد بمعنى حديث حماد وفى حديث عبد الوارث قال قلت يا رسول الله **حدثنا** اسحاق بن ابراهيم الحنظلى نا عثمان بن عمر نا عزرة بن ثابت عن يحيى بن عقيل عن يحيى بن يعمر عن ابى الاسود الديلى قال قال لى عمران بن حصين ارأيت ما يعمل الناس اليوم ويكدحون فيه اشئ قضى عليهم ومضى عليهم من قدر ما سبق وفيما يستقبلون به مما اتاهم به نبيهم وثبتت الحجة عليهم فقلت بل شئ قضى عليهم ومضى عليهم قال فقال افلا يكون ظلما قال ففزعت من ذلك فزعا شديدا وقلت كل شئ خلق الله وملك يده فلا يسئل عما يفعل وهم يسئلون فقال لى يرحمك الله انى لم ارد بما سألتك الا لاحرز عقلك ان رجلين من مزينة اتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالا يا رسول الله ارايت ما يعمل الناس اليوم ويكدحون فيه اشئ قضى عليهم ومضى فيهم من قدر قد سبق او فيما يستقبلون به مما اتاهم به نبيهم وثبتت الحجة عليهم فقال لا بل شئ قضى عليهم ومضى فيهم وتصديق ذلك فى كتاب الله ونفس وما سواها فالهمها فجورها وتقواها **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا عبد العزيز يعنى ابن محمد عن العلاء عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الرجل ليعمل الزمن الطويل بعمل اهل الجنة ثم يختم له عمله بعمل اهل النار وان الرجل ليعمل الزمن الطويل بعمل اهل النار ثم يختم عمله بعمل اهل الجنة **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا يعقوب يعنى ابن عبد الرحمن القارى عن ابى حازم عن سهل بن سعد الساعدى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الرجل ليعمل عمل اهل الجنة فيما يبدو للناس وهو من اهل النار وان الرجل ليعمل عمل اهل النار فيما يبدو للناس وهو من اهل الجنة

ان هذا قد يقع فى نادر من الناس لانه غالب فيهم تمام نه من لطف الله تعالى وسعة رحمته انقلاب الناس من الشر الى الخير فى كثرة واما انقلابهم من الخير الى الشر ففى غاية الندور وهذا غاية القلة وهو نحو قوله تعالى ان رحمتى سبقت غضبى وغلبت غضبى ويدخل فى هذا من انقلب الى عمل النار بكفر او معصية لكن يختلفان فى التخليد عدمه فالكافر مخلد فى النار والعاصى الذى مات موحدا لا يخلد فيها كما سبق تقريره وفى هذا الحديث تصريح باثبات القدر وان التوبة تهدم الذنوب قبلها وان من مات على شئ حكم له به من خير او شر لان اصحاب المعاصى غير الكفر فى المشيئة والله اعلم (قوله عن حذيفة بن اسيد) هو بضم الهمزة (قوله صلى الله عليه وسلم فيقول يا رب اشقى او سعيد فيكتبان فيقول اى رب اذكرا ام انثى فيكتبان) يكتبان فى الموضعين بضم اوله ومعناه يكتب احدهما (قوله دخلت على ابى سريحة) هو بضم السين المهملة وكسر الراء وبالحاء المهملة (قوله صلى الله عليه وسلم ان النطفة تقع فى الرحم اربعين ليلة ثم يتصور عليها الملك) هكذا هو فى جميع نسخ بلادنا يتصور بالصاد وذكر القاضى يتسور بالسين قال والمراد يستتر بنزل وهو استعارة من تسورت الدار اذا نزلت فيها من اعلاها ولا يكون التسور الا من فوق فيحتمل ان تكون الصاد الواقعة فى نسخ بلادنا مبدلة من السين والله اعلم (قوله فنكس فجعل ينكت بمخصرته) انما نكس فتخفيف الكاف وتشديدها للغتان فصيحتان يقال نكسه ينكسه فهو ناكس كقتله يقتله فهو قاتل ونكسه ينكسه تنكيسا فهو منكس اى خفض راسه وطأطأه الى الارض على هيئة المهموم (قوله ينكت) بفتح الياء وضم الكاف وآخره تاء مثناة فوق اى يخط بها خطا يسيرا مرة بعد مرة وهذا فعل المفكر المهموم والمخصرة بكسر الميم ما اخذه الانسان بيده واختصره من عصا لطيفة وعكازة لطيف وغيرهما وفى هذه الاحاديث كلها دلالات ظاهرة لمذهب اهل السنة فى اثبات القدر وان جميع الواقعات بقضاء الله تعالى وقدره خيرها وشرها نفعها وضرها وقد سبق فى اول كتاب الايمان قطعة صالحة من هذا قال الله تعالى لا يسئل عما يفعل وهم يسئلون فهو ملك الله تعالى يفعل ما يشاء ولا اعتراض على المالك فى ملكه ولان الله تعالى لا علة لافعاله قال الامام ابو المظفر السمعانى سبيل معرفة هذا الباب التوقيف من الكتاب والسنة دون محض القياس ومجرد العقول فمن عدل عن التوقيف فيه ضل وتاه فى بحار الحيرة ولم يبلغ شفاء النفس ولا الوصل الى ما يطمئن به القلب لان القدر سر من اسرار الله تعالى التى ضربت من دونها الاستار اختص الله به وحجبه عن عقول الخلق ومعارفهم لما علمه من الحكمة واوجبنا ان نقف حيث حدنا ولا نتجاوزه وقد طوى الله تعالى علم القدر عن العالم فلم يعلمه نبى مرسل ولا ملك مقرب وقيل ان سر القدر ينكشف لهم اذا دخلوا الجنة ولا ينكشف قبل دخولها والله اعلم وفى هذه الاحاديث النهى عن ترك العمل والاتكال على ما سبق به القدر بل تجب الاعمال والتكاليف التى ورد الشرع بها وكل ميسر لما خلق له لا يقدر على غيره ومن كان من اهل السعادة يسره الله تعالى لعمل السعادة ومن كان من اهل الشقاوة يسره الله لعملهم كما قال فسنيسره للعسرى وكما صرحت به هذه الاحاديث (قوله حفت به الاقلام) اى مضت به المقادير وسبق علم الله تعالى به وتمت كتابته فى اللوح المحفوظ وجفت القلم الذى كتب به امتنعت فيه الزيادة والنقصان قال العلماء وكتاب الله تعالى واللوح والقلم والصحف المذكورة فى الاحاديث كل ذلك مما يجب الايمان به وامّا كيفية ذلك وصفته فعلمها الى الله تعالى ولا يحيطون بشئ من علمه الا بما شاء والله اعلم (قوله ما يعمل الناس اليوم ويكدحون فيه) اى يسعون والكدح هو السعى فى العمل سواء كان للآخرة ام للدنيا (قوله لاحرز عقلك) اى لامتحن عقلك وفهمك ومعرفتك والله اعلم

حدثنی محمد بن حاتم وابراهیم بن دینار وابن ابی عمر المکی واحمد بن عبدة الضبی جمیعا عن ابن عیینة واللفظ لابن حاتم وابن دینار قالا نا سفیان بن عیینة عن عمرو عن طاؤس قال سمعت اباهریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احتج آدم وموسی فقال موسی یا آدم انت ابونا انت خیبتنا واخرجتنا من الجنة فقال له آدم انت موسی اصطفاك الله بکلامه وخط لك بیده اتلومنی علی امر قدره الله علی قبل ان یخلقنی باربعین سنة فقال فحج آدم موسی فحج آدم موسی وفی حدیث ابن ابی عمر ابن عبدة قال احدهما خط وقال الآخر کتب لك التوراة بیده حدثنا قتیبة بن سعید عن مالك بن انس فیما قرئ علیه عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تحاج آدم وموسی فحج آدم موسی فقال له موسی انت آدم الذی اغویت الناس واخرجتهم من الجنة فقال آدم انت الذی اعطاك الله علم کل شئ واصطفاك علی الناس برسالته قال نعم قال فتلومنی علی امر قدر علی قبل ان اخلق حدثنا اسحاق بن موسی بن عبد الله بن موسی بن عبد الله بن یزید الانصاری نا انس بن عیاض حدثنی الحارث بن ابی ذباب عن یزید وهو ابن هرمز عن عبد الرحمن الاعرج قال سمعنا اباهریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احتج آدم وموسی علیهما السلام عند ربهما فحج آدم موسی قال موسی انت آدم الذی خلقك الله بیده ونفخ فیك من روحه واسجد لك ملائکته واسکنك فی جنته ثم اهبطت الناس بخطیئتك الی الارض قال آدم علیه السلام عند ذلك انت موسی الذی اصطفاك الله برسالته وبکلامه واعطاك الالواح فیها تبیان کل شئ وقربك نجیا فبکم وجدت الله کتب التوراة قبل ان اخلق قال موسی باربعین عاما قال آدم فهل وجدت فیها وعصی آدم ربه فغوی قال نعم قال افتلومنی علی ان عملت عملا کتبه الله علی ان اعمله قبل ان یخلقنی باربعین سنة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فحج آدم موسی حدثنی زهیر بن حرب وابن حاتم قالا نا یعقوب بن ابراهیم نا ابی عن ابن شهاب عن حمید بن عبد الرحمن عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احتج آدم وموسی فقال له موسی انت آدم الذی اخرجت خطیئتك من الجنة فقال له آدم انت موسی الذی اصطفاك الله برسالته وبکلامه ثم تلومنی علی امر قدر علی قبل ان اخلق فحج آدم موسی حدثنی عمرو الناقد نا ایوب بن النجار الیمامی نا یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم ح وحدثنا ابن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیثهم حدثنا محمد بن منهال الضریر نا یزید بن زریع نا هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو حدیثهم حدثنی ابو الطاهر احمد بن عمرو بن عبد الله بن عمرو بن سرح نا ابن وهب اخبرنی ابو هانئ الخولانی عن ابی عبد الرحمن الحبلی عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول کتب الله مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنة قال وعرشه علی الماء حدثنا ابن ابی عمر نا المقرئ نا حیوة ح وحدثنی محمد بن سهل التمیمی نا ابن ابی مریم انا نافع یعنی ابن یزید کلاهما عن ابی هانئ بهذا الاسناد مثله غیر انهما لم یذکرا وعرشه علی الماء حدثنی زهیر بن حرب وابن نمیر کلاهما عن المقرئ قال زهیر نا عبد الله بن یزید المقرئ نا حیوة اخبرنی ابو هانئ انه سمع ابا عبد الرحمن الحبلی انه سمع عبد الله بن عمرو بن العاص یقول انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان قلوب بنی آدم کلها بین اصبعین من اصابع الرحمن کقلب واحد یصرفه حیث یشاء ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتك

باب حجاج آدم وموسی صلی الله علیهما وسلم (قوله صلی الله علیه وسلم احتج آدم وموسی) قال ابو الحسن القابسی معناه التقت ارواحهما فی السماء فوقع الحجاج بینهما قال القاضی عیاض و یحتمل انه علی ظاهره وانهما اجتمعا باشخاصهما وقد ثبت فی حدیث الاسراء ان النبی صلی الله علیه وسلم اجتمع بالانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم اجمعین فی السموات وفی بیت المقدس وصلی بهم قال فلا یبعد ان الله تعالی احیاهم کما جاء فی الشهداء قال ویحتمل ان ذلك جری فی حیوة موسی سأل الله تعالی ان یریه آدم فحاجه (قوله صلی الله علیه وسلم فقال موسی یا آدم انت ابونا خیبتنا واخرجتنا من الجنة وفی روایة انت آدم الذی اغویت الناس واخرجتهم من الجنة وفی روایة اهبطت الناس بخطیئتك الی الارض) معنی خیبتنا اوقعتنا فی الخیبة وهی الحرمان والخسران وقد خاب یخیب ویخوب ومعناه کنت سبب خیبتنا واغوائنا بالخطیئة التی ترتب علیها اخراجك من الجنة ثم تعرضنا نحن لاغواء الشیاطین والغی الانهماك فی الشر وفیه جواز اطلاق الشئ علی سببه والمراد بالجنة التی اخرج منها آدم جنة الخلد وجنة الفردوس التی هی دار الجزاء فی الآخرة وفیه ذکر الجنة وهی موجودة من قبل آدم هذا مذهب اهل الحق (قوله اصطفاك الله بکلامه وخط لك بیده) فی الید هنا المذهبان السابقان فی کتاب الایمان ومواضع فی احادیث الصفات احدهما الایمان بها ولا تعرض لتاویلها مع ان ظاهرها غیر مراد والثانی تاویلها علی القدرة ومعنی اصطفاك ای اختصك و آثرك بذلك (قوله اتلومنی علی امر قدره الله علی قبل ان یخلقنی باربعین سنة) المراد بالتقدیر هنا الکتابة فی اللوح المحفوظ او فی صحف التوراة والواحها ای کتبه علی قبل خلقی باربعین سنة وقد صرح بهذا فی الروایة التی بعد هذه فقال بکم وجدت الله کتب التوراة قبل ان اخلق قال موسی باربعین سنة قال آتلومنی علی ان عملت عملا کتب الله علی ان اعمله قبل ان یخلقنی باربعین سنة هذه الروایة مصرحة ببیان المراد بالتقدیر ولا یجوز ان یراد به حقیقة القدر فان علم الله تعالی وما قدره علی عباده وارادوه من خلقه ازلی لا اول له ولم یزل سبحانه مریدا لما اراده من خلقه من طاعة ومعصیة وخیر وشر (قوله صلی الله علیه وسلم فحج آدم موسی) هکذا الروایة فی جمیع کتب الحدیث باتفاق الناقلین والرواة والشراح واهل الغریب فحج آدم موسی برفع آدم وهو فاعل ای غلبه بالحجة وظهر علیه بها ومعنی کلام آدم انك یا موسی تعلم ان هذا کتب علی قبل ان اخلق وقدر علی فلانة من وقوعه ولو حرصت انا والخلائق اجمعون علی رد مثقال ذرة منه لم نقدر فلم تلومنی علی ذلك ولان اللوم علی الذنب شرعی لا عقلی واذا تاب الله تعالی علی آدم وغفر له زال عنه اللوم فمن لامه کان محجوجا بالشرع فان قیل فالعاصی منا لو قال هذه المعصیة قدرها الله علی لم یسقط عنا اللوم والعقوبة بذلك وان کان صادقا فیما قاله فالجواب ان هذا العاصی باق فی دار التکلیف جار علیه احکام المکلفین من العقوبة واللوم والتوبیخ وغیرها وفی لومه وعقوبته زجر له ولغیره عن مثل هذا الفعل وهو محتاج الی الزجر ما لم یمت فاما آدم فمیت خارج عن دار التکلیف وعن الحاجة الی الزجر فلم یکن فی القول المذکور له فائدة بل فیه ایذاء وتخجیل والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم کتب الله مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنة وعرشه علی الماء) قال العلماء المراد تحدید وقت الکتابة فی اللوح المحفوظ او غیره اصل التقدیر فان ذلك ازلی لا اول له وقوله وعرشه علی الماء ای قبل خلق السموات والارض والله اعلم **باب** تصرف الله تعالی القلوب کیف شاء (قوله صلی الله علیه وسلم ان قلوب بنی آدم کلها بین اصبعین من اصابع الرحمن کقلب واحد یصرفه حیث یشاء) هذا من احادیث الصفات وفیها القولان السابقان قریبا احدهما الایمان بها من غیر تعرض لتاویل ولا لمعرفة المعنی بل یؤمن بانها حق وان ظاهرها غیر مراد قال الله تعالی لیس کمثله شئ والثانی یتاول بحسب ما یلیق بها فعلی هذا المراد المجاز کما یقال فلان فی قبضتی وفی کفی لا یراد به انه حال فی کفه بل المراد تحت قدرتی ویقال فلان بین اصبعی اقلبه کیف شئت ای انه منی علی ذکر

حدثنی عبد الاعلی بن حماد قال قرأت علی مالك بن انس ح وحدثنا قتیبة بن سعید عن مالك فیما قرئ علیه عن زیاد بن سعد عن عمرو بن مسلم عن طاؤس انه قال ادرکت ناسا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم یقولون کل شئ بقدر قال وسمعت عبد الله بن عمر یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل شئ بقدر حتی العجز والکیس او الکیس والعجز حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابوکریب قالا نا وکیع عن سفیان عن زیاد بن اسماعیل عن محمد ابن عباد بن جعفر المخزومی عن ابی هریرة قال جاء مشرکو قریش یخاصمون رسول الله صلی الله علیه وسلم فی القدر فنزلت یوم یسحبون فی النار علی وجوههم ذوقوا مس سقر انا کل شئ خلقناه بقدر حدثنا اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید واللفظ لاسحاق قالا انا عبد الرزاق نا معمر عن ابن طاؤس عن ابیه عن ابن عباس قال ما رأیت شیئا اشبه باللمم مما قال ابوهریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الله کتب علی ابن ادم حظه من الزنا ادرك ذلك لامحالة فزنا العینین النظر وزنا اللسان النطق والنفس تمنی وتشتهی والفرج یصدق ذلك او یکذبه قال عبد فی روایة ابن طاؤس عن ابیه سمعت ابن عباس حدثنی اسحاق بن منصور انا ابوهشام المخزومی نا وهیب نا سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال کتب علی ابن ادم نصیبه من الزنا مدرك ذلك لامحالة فالعینان زناهما النظر والاذنان زناهما الاستماع واللسان زناه الکلام والید زناها البطش والرجل زناها الخطی والقلب یهوی ویتمنی ویصدق ذلك الفرج ویکذبه حدثنا حاجب بن الولید نا محمد بن حرب عن الزبیدی عن الزهری اخبرنی سعید بن المسیب عن ابی هریرة انه کان یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرة فابواه یهودانه وینصرانه ویمجسانه کما تنتج البهیمة بهیمة جمعاء هل تحسون فیها من جدعاء ثم یقول ابوهریرة واقرؤا ان شئتم فطرة الله التی فطر الناس علیها لاتبدیل لخلق الله الآیة حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا عبد الاعلی ح وحدثنا عبد بن حمید انا عبد الرزاق کلاهما عن معمر عن الزهری بهذا الاسناد وقال کما تنتج البهیمة بهیمة ولم یذکر جمعاء حدثنی ابو الطاهر واحمد بن عیسی قالا نا ابن وهب اخبرنی یونس بن یزید عن ابن شهاب ان ابا سلمة بن عبد الرحمن اخبره ان ابا هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرة ثم یقول اقرءوا فطرة الله التی فطر الناس علیها لاتبدیل لخلق الله ذلك الدین القیم حدثنا زهیر بن حرب نا جریر عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرة فابواه یهودانه وینصرانه ویشرکانه فقال رجل یا رسول الله ارایت لو مات قبل ذلك قال الله اعلم بما کانوا عاملین حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابوکریب قالا نا ابو معاویة ح وحدثنا ابن نمیر حدثنی ابی کلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد وفی حدیث ابن نمیر ما من مولود یولد الا وهو علی الملة وفی روایة ابی بکر عن ابی معاویة الا علی هذه الملة حتی یبین عنه لسانه وفی روایة ابی کریب عن ابی معاویة لیس من مولود یولد الا علی هذه الفطرة حتی یعبر عنه لسانه حدثنا محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابوهریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من یولد یولد علی هذه الفطرة فابواه یهودانه وینصرانه کما تنتجون الابل فهل تجدون فیها جدعاء حتی تکونوا انتم تجدعونها قالوا یا رسول الله افرایت من یموت صغیرا قال الله اعلم بما کانوا عاملین حدثنا قتیبة بن سعید نا عبد العزیز یعنی الدراوردی عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کل انسان تلده امه علی الفطرة وابواه بعد یهودانه او ینصرانه او یمجسانه فان کانا مسلمین فمسلم کل انسان تلده امه یلکز الشیطان فی حضنیه الا مریم وابنها

والتصرف فیه کیف شئت فمعنی الحدیث انه سبحانه وتعالی متصرف فی قلوب عباده وغیرها کیف شاء لایمتنع علیه منها شئ ولایفوته ما اراده کما لایمتنع علی الانسان ما کان بین اصبعیه فخاطب العرب بما یفهمونه ومثله بالمعانی الحسیة تاکیدا له فی نفوسهم فان قیل فقدرة الله تعالی واحدة والاصبعان للتثنیة فالجواب انه قد سبق ان هذا مجاز واستعارة فوقع التمثیل بحسب ما اعتادوه غیر مقصود به التثنیة والجمع والله اعلم **باب** کل شئ بقدر (**قوله** صلی الله علیه وسلم کل شئ بقدر حتی العجز والکیس او قال الکیس والعجز) قال القاضی رویناه برفع العجز والکیس عطفا علی کل وبجرهما عطفا علی شئ قال ویحتمل ان العجز هنا علی ظاهره وهو عدم القدرة وقیل هو ترك ما یجب فعله والتسویف به وتاخیره عن وقته قال ویحتمل العجز عن الطاعات ویحتمل العموم فی امور الدنیا والآخرة والکیس ضد العجز وهو النشاط والحذق بالامور ومعناه ان العاجز قد قدر عجزه والکیس قد قدر کیسه (**قوله** جاء مشرکو قریش یخاصمون فی القدر فنزلت یوم یسحبون فی النار علی وجوههم ذوقوا مس سقر انا کل شئ خلقناه بقدر المراد بالقدر هنا القدر المعروف وهو ما قدره الله وقضاه وسبق به علمه وارادته واشار الباجی الی خلاف هذا ولیس کما قال وفی هذه الآیة الکریمة والحدیث تصریح باثبات القدر وانه عام فی کل شئ فکل ذلك مقدر فی الازل معلوم لله مراد له **باب** قدر علی ابن آدم حظه من الزنا وغیره (**قوله** ما رایت شیئا اشبه باللمم مما قاله ابوهریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الله کتب علی ابن آدم حظه من الزنا ادرك ذلك لامحالة فزنا العینین النظر وزنا اللسان النطق والنفس تمنی وتشتهی والفرج یصدق ذلك او یکذبه وفی الروایة الثانیة کتب علی ابن آدم نصیبه من الزنا مدرك ذلك لامحالة فالعینان زناهما النظر والاذنان زناهما الاستماع واللسان زناه الکلام والید زناها البطش والرجل زناها الخطی والقلب یهوی ویتمنی ویصدق ذلك الفرج ویکذبه) معنی الحدیث ان ابن آدم قدر علیه نصیب من الزنا فمنهم من یکون زناه حقیقیا بادخال الفرج فی الفرج الحرام ومنهم من یکون زناه مجازا بالنظر الحرام او الاستماع الی الزنا وما یتعلق بتحصیله او بالمس بالید بان یمس اجنبیة بیده او یقبلها او بالمشی بالرجل الی الزنا او النظر او اللمس او الحدیث الحرام مع اجنبیة ونحو ذلك او بالفکر بالقلب فکل هذه انواع من الزنا المجازی والفرج یصدق ذلك کله او یکذبه معناه انه قد یحقق الزنا بالفرج وقد لایحققه بان لایولج الفرج فی الفرج وان قارب ذلك والله اعلم **واما قول** ابن عباس ما رایت شیئا اشبه باللمم مما **قال** ابوهریرة **فمعناه** تفسیر قوله تعالی الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربك واسع المغفرة **ومعنی** الآیة والله اعلم الذین یجتنبون المعاصی غیر اللمم یغفر لهم اللمم کما فی قوله تعالی ان تجتنبوا کبائر ما تنهون عنه نکفر عنکم سیئاتکم **فمعنی** الآیتین ان اجتناب الکبائر یسقط الصغائر وهی اللمم **وفسره** ابن عباس بما فی هذا الحدیث من النظر واللمس ونحوهما وهو کما قال هذا هو الصحیح فی تفسیر اللمم **وقیل** ان یلم بالشئ ولایفعله **وقیل** المیل الی الذنب ولایصر علیه **وقیل** غیر ذلك مما لیس بظاهر **واصل** اللمم والالمام المیل الی الشئ وطلبه بغیر مداومة والله اعلم **باب** معنی کل مولود یولد علی الفطرة وحکم موتی اطفال الکفار واطفال المسلمین (**قوله** صلی الله علیه وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرة فابواه یهودانه وینصرانه ویمجسانه کما تنتج البهیمة بهیمة جمعاء هل تحسون فیها من جدعاء ثم یقول ابوهریرة واقرؤا ان شئتم فطرة الله التی فطر الناس علیها لاتبدیل لخلق الله الآیة

باب کل شئ بقدر

باب قدر علی ابن آدم حظه من الزنا وغیره

باب معنی کل مولود یولد علی الفطرة وحکم موتی اطفال الکفار واطفال المسلمین

له شرح هذا القول وما بعده فی ص ١٢٣٦

حدثنى ابو الطاهر انا ابن وهب اخبرنى ابن ابى ذئب ويونس عن ابن شهاب عن عطاء بن يزيد عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن اولاد المشركين فقال الله اعلم بما كانوا عاملين **حدثنا** عبد بن حميد انا عبد الرزاق انا معمر ح **وحدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن بن بهرام انا ابو اليمان انا شعيب ح **وحدثنى** سلمة بن شبيب انا الحسن بن اعين انا معقل وهو ابن عبيد الله كلهم عن الزهرى باسناد يونس و ابن ابى ذئب مثل حديثهما غير ان فى حديث شعيب ومعقل سئل عن ذراري المشركين **حدثنا** ابن ابى عمر انا سفيان عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اطفال المشركين ممن يموت منهم صغيرا فقال الله اعلم بما كانوا عاملين **حدثنا** يحيى بن يحيى انا ابو عوانة عن ابى بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اطفال المشركين قال الله اعلم بما كانوا عاملين اذ خلقهم **حدثنا** عبد الله بن مسلمة بن قعنب انا معتمر بن سليمان عن ابيه عن رقبة بن مصقلة عن ابى اسحاق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن ابى بن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الغلام الذى قتله الخضر طبع كافرا ولو عاش لارهق ابويه طغيانا وكفرا **حدثنا** زهير بن حرب انا جرير عن العلاء بن المسيب عن فضيل بن عمرو عن عائشة بنت طلحة عن عائشة ام المؤمنين قالت توفى صبى فقلت طوبى له عصفور من عصافير الجنة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اولا تدرين ان الله خلق الجنة وخلق النار فخلق لهذه اهلا ولهذه اهلا **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة انا وكيع عن طلحة بن يحيى عن عمته عائشة بنت طلحة عن عائشة ام المؤمنين قالت دعى رسول الله صلى الله عليه وسلم الى جنازة صبى من الانصار فقلت يا رسول الله طوبى لهذا عصفور من عصافير الجنة لم يعمل السوء ولم يدركه قال اوغير ذلك يا عائشة ان الله خلق للجنة اهلا خلقهم لها وهم فى اصلاب آبائهم وخلق للنار اهلا خلقهم لها وهم فى اصلاب آبائهم **حدثنا** محمد بن الصباح انا اسماعيل بن زكريا عن طلحة بن يحيى ح **وحدثنى** سليمان بن معبد انا الحسين بن حفص ح **وحدثنى** اسحاق بن منصور انا محمد بن يوسف كلاهما عن سفيان الثورى عن طلحة بن يحيى باسناد وكيع نحو حديثه

وفى رواية ما من مولود الا وهو على الملة وفى رواية ليس من مولود يولد الا على هذه الفطرة حتى يعبر عنه لسانه قالوا يا رسول الله افرايت من يموت صغيرا قال الله اعلم بما كانوا عاملين وفى رواية ان الغلام الذى قتله الخضر طبع كافرا ولو عاش لارهق ابويه طغيانا وكفرا وفى حديث عائشة توفى صبى من الانصار فقالت طوبى له عصفور من عصافير الجنة لم يعمل السوء ولم يدركه قال او غير ذلك يا عائشة ان الله خلق للجنة اهلا خلقهم لها وهم فى اصلاب آبائهم وخلق للنار اهلا خلقهم لها وهم فى اصلاب آبائهم) **الشرح** اجمع من يعتد به من علماء المسلمين على ان من مات من اطفال المسلمين فهو من اهل الجنة لانه ليس مكلفا وتوقف فيه بعض من لا يعتد به لحديث عائشة هذا واجاب العلماء بانه لعله نهاها عن المسارعة الى القطع من غير ان يكون عندها دليل قاطع كما انكر على سعد بن ابى وقاص فى قوله اعطى فانى لاراه مؤمنا فقال او مسلما الحديث ويحتمل انه صلى الله عليه وسلم قال هذا قبل ان يعلم ان اطفال المسلمين فى الجنة فلما علم قال ذلك فى قوله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يموت له ثلثة من الولد لم يبلغوا الحنث الا ادخله الله الجنة بفضل رحمته اياهم وغير ذلك من الاحاديث والله اعلم واما اطفال المشركين ففيهم ثلثة مذاهب قال الاكثرون هم فى النار تبعا لآبائهم وتوقفت طائفة فيهم والثالث وهو الصحيح الذى ذهب اليه المحققون انهم من اهل الجنة ويستدل له باشياء منها حديث ابراهيم الخليل صلى الله عليه وسلم حين رآه النبى صلى الله عليه وسلم فى الجنة وحوله اولاد الناس قالوا يا رسول الله واولاد المشركين قال واولاد المشركين رواه البخارى فى صحيحه ومنها قوله تعالى وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا ولا يتوجه على المولود التكليف وبلزمه قبول الرسل حتى يبلغ وهذا متفق عليه والله اعلم واما الفطرة المذكورة فى هذه الاحاديث فقال المازرى قيل هى ما اخذ عليهم وهم فى اصلاب آبائهم وان الولادة تقع عليها حتى يحصل التغيير بالابوين وقيل هى ما قضى عليه من سعادة او شقاوة يصير اليها وقيل هى ما هى له هذا كلام المازرى وقال ابو عبيد سألت محمد بن الحسن عن هذا الحديث فقال كان هذا فى اول الاسلام قبل ان تنزل الفرائض وقبل الامر بالجهاد قال ابو عبيد كانه يعنى انه لو كان يولد على الفطرة ثم مات قبل ان يهوده ابواه او ينصرانه لم يرثهما ولم يرثاه لانه مسلم وهما كافران ولما جاز ان يسبى فلما فرضت الفرائض وتقرر السنن على خلاف ذلك علم انه يولد على دينهما وقال ابن المبارك يولد على ما يصير اليه من سعادة او شقاوة فمن علم الله تعالى انه يصير مسلما ولد على فطرة الاسلام ومن علم انه يصير كافرا ولد على الكفر وقيل معناه كل مولود يولد على معرفة الله تعالى والاقرار به فليس احد يولد الا هو يقر بان له صانعا وان سماه بغير اسمه او عبد معه غيره والاصح ان معناه ان كل مولود يولد متهيأ للاسلام فمن كان ابواه او احدهما مسلما استمر على الاسلام فى احكام الآخرة والدنيا وان كان ابواه كافرين جرى عليه حكمهما فى احكام الدنيا وهذا معنى يهودانه وينصرانه وتجسانه اى يحكم له بحكمهما فى الدنيا فان بلغ استمر عليه حكم الكفر ودينهما فان كانت سبقت له سعادة اسلم والا مات على كفره والآن مات قبل بلوغه فهل هو من اهل الجنة ام النار ام يتوقف فيه ففيه المذاهب الثلاثة السابقة قريبا والاصح انه من اهل الجنة والجواب عن حديث الله اعلم بما كانوا عاملين انه ليس فيه تصريح بانهم فى النار وحقيقة لفظة الله اعلم بما كانوا يعملون لو بلغوا ولم يبلغوا اذ التكليف لا يكون الا بالبلوغ واما غلام الخضر فيجب تاويله قطعا لان ابويه كانا مؤمنين فيكون هو مسلما فيتاول على ان معناه ان الله علم انه لو بلغ لكان كافرا فى الحال ولا يجرى عليه فى الحال احكام الكفار والله اعلم واما **قوله** صلى الله عليه وسلم كما تنتج البهيمة بهيمة فهو بضم التاء الاولى وفتح الثانية ورفع البهيمة ونصب بهيمة ومعناه كما تلد البهيمة بهيمة جمعاء بالمد اى مجتمعة الاعضاء سليمة من نقص لا توجد فيها جدعاء بالمد وهى مقطوعة الاذن او غيرها من الاعضاء ومعناه ان البهيمة تلد البهيمة كاملة الاعضاء لا نقص فيها وانما يحدث فيها الجدع والنقص بعد ولادتها **قوله** صلى الله عليه وسلم فى حديث زهير بن حرب ما من مولود الا يلد على الفطرة) هكذا هو فى جميع النسخ يلد بضم الياء المثناة تحت وكسر اللام على وزن ضرب وكذا حكاه القاضى عن رواية السمرقندى قال وهو صحيح على ابدال الواو ياء لانضمامها قال وقد ذكر الهجرى فى نوادره يقال ولد ويلد بمعنى قال القاضى ورواه غير السمرقندى يولد والله اعلم **(قوله** صلى الله عليه وسلم كل انسان تلده امه يلكزه الشيطان فى حضنيه الا مريم وابنها) هكذا هو فى جميع النسخ فى حضنيه بحاء مهملة مكسورة ثم ضاد معجمة ثم نون ثم ياء تثنية حضن وهو الجنب وقيل الخاصرة قال القاضى ورواه ابن ماهان خصيه بالخاء المعجمة والصاد المهملة وهو الانثيان قال القاضى واظن هذا وهما بدليل قوله الا مريم وابنها وسبق شرح هذا الحديث فى كتاب الفضائل وسبق ذكر الغلام الذى قتله الخضر فى فضائل الخضر **(قوله** عن رقبة بن مصقلة) هكذا هو فى جميع النسخ مصقلة بالسين وهو صحيح يقال بالسين والصاد وفى قوله صلى الله عليه وسلم الله اعلم بما كانوا عاملين بيان لمذهب اهل الحق ان الله علم ما كان وما يكون وما لا يكون لو كان كيف كان يكون وقد سبق بيان نظائره فى القرآن والحديث

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابوکریب واللفظ لابی بکر قالا نا وکیع عن مسعر عن علقمة بن مرثد عن المغیرة بن عبد الله الیشکری عن المعرور بن سوید عن عبد الله قال قالت ام حبیبة زوج النبی صلی الله علیه وسلم اللهم امتعنی بزوجی رسول الله صلی الله علیه وسلم وبابی ابی سفیان وباخی معاویة فقال النبی صلی الله علیه وسلم قد سالت الله لاجال مضروبة وایام معدودة وارزاق مقسومة لن یعجل شیئا قبل حله او یؤخر شیئا عن حله لو کنت سالت الله ان یعیذک من عذاب فی النار او عذاب فی القبر کان خیرا وافضل قال وذکرت عنده القردة قال مسعر واراه قال والخنازیر من مسخ فقال ان الله لم یجعل لمسخ نسلا ولا عقبا وقد کانت القردة والخنازیر قبل ذلک **حدثنا** ابوکریب انا ابن بشر عن مسعر بهذا الاسناد غیر ان فی حدیثه عن ابن بشر ووکیع جمیعا من عذاب فی النار وعذاب فی القبر **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم الحنظلی وحجاج بن الشاعر واللفظ لحجاج قال اسحاق انا وقال حجاج نا عبد الرزاق انا الثوری عن علقمة بن مرثد عن المغیرة بن عبد الله الیشکری عن معرور بن سوید عن عبد الله بن مسعود قال قالت ام حبیبة اللهم متعنی بزوجی رسول الله صلی الله علیه وسلم وبابی ابی سفیان وباخی معاویة فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم انک سالت الله لاجال مضروبة وآثار موطوءة وارزاق مقسومة لن یعجل شیئا منها قبل حله ولن یؤخر منها شیئا بعد حله ولو سالت الله ان یعافیک من عذاب فی النار وعذاب فی القبر لکان خیرا لک قال فقال رجل یا رسول الله القردة والخنازیر هی مما مسخ فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله عز وجل لم یهلک قوما او یعذب قوما فیجعل لهم نسلا وان القردة والخنازیر کانوا قبل ذلک **حدثنیه** ابوداود سلیمان بن معبد نا الحسین بن حفص نا سفیان بهذا الاسناد غیر انه قال وآثار مبلوغة قال ابن معبد وروی بعضهم قبل حله ای نزوله **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وابن نمیر قالا نا عبد الله بن ادریس عن ربیعة بن عثمان عن محمد بن یحیی بن حبان عن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤمن القوی خیر واحب الی الله من المؤمن الضعیف وفی کل خیر احرص علی ما ینفعک واستعن بالله ولا تعجز وان اصابک شیء فلا تقل لو انی فعلت کان کذا وکذا ولکن قل قدر الله وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشیطان

باب بیان ان الآجال والارزاق وغیرها لا تزید ولا تنقص عما سبق به القدر (**قوله** قالت ام حبیبة اللهم امتعنی بزوجی رسول الله صلی الله علیه وسلم وبابی ابی سفیان وباخی معاویة فقال النبی صلی الله علیه وسلم قد سالت الله عز وجل لآجال مضروبة وایام معدودة وارزاق مقسومة لن یعجل شیئا قبل حله او یؤخر شیئا عن حله ولو کنت سالت الله ان یعیذک من عذاب فی النار او عذاب فی القبر کان خیرا او افضل) اما حله فضبطناه بوجهین فتح الحاء وکسرها فی المواضع الخمسة من هذه الروایات وذکر القاضی ان جمیع الرواة علی الفتح ومراده رواة بلادهم والا فالاشهر عند رواة بلادنا الکسر وهما لغتان ومعناه وجوبه وحینه یقال حل الاجل یحل حلا وحلولا وهذا الحدیث صریح فی ان الآجال والارزاق مقدرة لا تتغیر عما قدره الله تعالی وعلمه فی الازل فیستحیل زیادتها ونقصها حقیقة عن ذلک واما ما ورد فی حدیث صلة الرحم تزید فی العمر ونظائره فقد سبق تاویله فی باب صلة الارحام واضحا قال المازری هنا قد تقرر بالدلائل القطعیة ان الله تعالی اعلم بالآجال والارزاق وغیرها وحقیقة العلم معرفة المعلوم علی ما هو علیه فاذا علم الله تعالی ان زیدا یموت سنة خمس مائة استحال ان یموت قبلها او بعدها بالسلا ینقلب العلم جهلا فاستحال ان الآجال التی علمها الله تعالی تزیدا وتنقص فیتعین تاویل الزیادة انها بالنسبة الی ملک الموت او من غیره ممن وکله الله بقبض الارواح وامره فیها بآجال ممدودة فانه بعد ان یامره بذلک او یثبته فی اللوح المحفوظ ینقص منه ویزید علی حسب ما سبق به علمه فی الازل وهو معنی قوله تعالی یمحو الله ما یشاء ویثبت وعلی ما ذکرناه یحمل قوله تعالی ثم قضی اجلا واجل مسمی عنده واعلم ان مذهب اهل الحق ان المقتول مات باجله وقالت المعتزلة قطع اجله والله اعلم فان قیل ما الحکمة فی نهیها عن الدعاء بالزیادة فی الاجل لانه مفروغ منه وندبها الی الدعاء بالاستعاذة من العذاب مع انه مفروغ منه ایضا کالاجل فالجواب ان الجمیع مفروغ منه لکن الدعاء بالنجاة من عذاب النار ومن عذاب القبر ونحوهما عبادة وقد امر الشرع بالعبادات فتقبل اقبالا تکل علی کتابنا وما سبق لنا من القدر فقال اعملوا فکل میسر لما خلق رواما الدعاء بطول الاجل فلیس عبادة وکما لا یحسن ترک الصلوة والصوم والذکر اتکالا علی القدر فکذا الدعاء بالنجاة من النار ونحوه والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان القردة والخنازیر کانوا قبل ذلک) ای قبل مسخ بنی اسرائیل فدل علی انها لیست من المسخ وجاز کانوا بضمیر العقلاء مجازا لکونه جری فی الکلام ما یقتضی مشارکتها للعقلاء کما فی قوله تعالی رایتهم لی ساجدین وکل فی فلک یسبحون

باب الایمان بالقدر والاذعان له (**قوله** صلی الله علیه وسلم المؤمن القوی خیر واحب الی الله من المؤمن الضعیف وفی کل خیر) والمراد بالقوة هنا عزیمة النفس والشجاعة فی امور الآخرة فیکون صاحب هذا الوصف اکثر اقداما علی العدو فی الجهاد واسرع خروجا الیه وذبا باقی طلبه واشد عزیمة فی الامر بالمعروف والنهی عن المنکر والصبر علی الاذی فی کل ذلک واحتمال المشاق فی ذات الله تعالی وارغب فی الصلوة والصوم والاذکار وسائر العبادات وانشط طلبا لها ومحافظة علیها ونحو ذلک واما (**قوله** صلی الله علیه وسلم وفی کل خیر فمعناه فی کل من القوی والضعیف خیر لاشتراکهما فی الایمان مع ما یاتی به الضعیف من العبادات (**قوله** صلی الله علیه وسلم احرص علی ما ینفعک واستعن بالله ولا تعجز) اما احرص فبکسر الراء وتعجز بکسر الجیم وحکی فتحهما جمیعا ومعناه احرص علی طاعة الله تعالی والرغبة فیما عنده واطلب الاعانة من الله تعالی علی ذلک ولا تعجز ولا تکسل عن طلب الطاعة ولا عن طلب الاعانة (**قوله** صلی الله علیه وسلم وان اصابک شیء فلا تقل لو انی فعلت کان کذا وکذا ولکن قل قدر الله وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشیطان) قال القاضی عیاض قال بعض العلماء وهذا النهی انما هو لمن قاله معتقدا ذلک حتما وانه لو فعل ذلک لم تصبه قطعا فاما من رد ذلک الی مشیئة الله تعالی فانه لن یصیبه الا ما شاء الله فلیس من هذا واستدل بقول ابی بکر الصدیق رضی الله عنه فی الغار لو ان احدهم رفع راسه لرآنا قال القاضی وهذا لا حجة فیه لانه انما اخبر عن مستقبل ولیس فیه دعوی لرد قدر بعد وقوعه قال وکذا جمیع ما ذکره البخاری فی باب ما یجوز من اللو لحدیث لو لا حدثان عهد قومک بالکفر لاتممت البیت علی قواعد ابراهیم ولو کنت راجما بغیر بینة لرجمت هذه ولولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواک ونحو ذلک نکلة مستقبل لا اعتراض فیه علی قدر فلا کراهة فیه لانه انما اخبر عن اعتقاده فیما کان یفعل لولا المانع وعما هو فی قدرته فاما ما ذهب فلیس فی قدرته قال القاضی فالذی عندی فی معنی الحدیث ان لفظه علی ظاهره وعمومه لکنه نهی تنزیه ویدل علیه قوله صلی الله علیه وسلم فان لو تفتح عمل الشیطان ای یلقی فی القلب معارضة القلب ویوسوس به الشیطان هذا کلام القاضی

قلت وقد جاء من استعمال لو فی الماضی قوله صلی الله علیه وسلم لو استقبلت من امری ما استدبرت ما سقت الهدی وغیر ذلک فالظاهر ان النهی انما هو عن اطلاق ذلک فیما لا فائدة فیه فیکون نهی تنزیه لا تحریم فاما من قاله تاسفا علی ما فات من طاعة الله تعالی او ما هو متعذر علیه من ذلک ونحو هذا فلا باس به وعلیه یحمل اکثر استعمال الموجود فی الاحادیث والله اعلم

حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب نا یزید بن ابراهیم التستری عن عبد الله بن ابی ملیکة عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت تلا رسول الله صلی الله علیه وسلم هو الذی انزل علیك الكتاب منه آیات محكمات هن ام الكتاب وأخر متشابهات فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تأویله وما یعلم تأویله الا الله والراسخون فی العلم یقولون آمنا به كل من عند ربنا وما یذكر الا اولوا الالباب قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رایتم الذین یتبعون ما تشابه منه فاولئك الذین سمی الله فاحذروهم **حدثنا** ابو كامل فضیل بن حسین الجحدری نا حماد بن زید نا ابو عمران الجونی قال كتب الی عبد الله بن رباح الانصاری ان عبد الله بن عمرو قال هجرت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما قال فسمع اصوات رجلین اختلفا فی آیة فخرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم یعرف فی وجهه الغضب فقال انما هلك من كان قبلكم باختلافهم فی الكتاب **حدثنا** یحیی بن یحیی انا ابو قلابة الحارث بن عبید عن ابی عمران عن جندب بن عبد الله البجلی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرؤا القرآن ما ائتلفت علیه قلوبكم فاذا اختلفتم فیه فقوموا **حدثنی** اسحاق بن منصور انا عبد الصمد نا همام نا ابو عمران الجونی عن جندب یعنی ابن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اقرؤا القرآن ما ائتلفت علیه قلوبكم فاذا اختلفتم فقوموا **حدثنی** احمد بن سعید بن صخر الدارمی نا حبان نا ابان نا ابو عمران قال قال لنا جندب ونحن غلمان بالكوفة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرؤا القرآن بمثل حدیثهما **حدثنا** ابو بكر بن ابی شیبة نا وكیع عن ابن بریج عن ابن ابی ملیكة عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابغض الرجال الی الله الالد الخصم **حدثنی** سوید بن سعید نا حفص بن میسرة حدثنی زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لتتبعن سنن الذین من قبلكم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا فی جحر ضب لاتبعتموهم قلنا یا رسول الله الیهود والنصاری قال فمن **حدثنی** عدة من اصحابنا عن سعید بن ابی مریم انا ابو غسان وهو محمد بن مطرف عن زید بن اسلم بهذا الاسناد نحوه **حدثنا** محمد بن یحیی نا ابن ابی مریم نا ابو غسان حدثنی زید بن اسلم عن عطاء وذكر الحدیث نحوه **حدثنا** ابو بكر بن ابی شیبة نا حفص بن غیاث ویحیی بن سعید عن ابن جریج عن سلیمان بن عتیق عن طلق بن حبیب عن الاحنف بن قیس عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هلك المتنطعون قالها ثلاثا

كتاب العلم

باب النهی عن اتباع متشابه القرآن والتحذیر من متبعیه والنهی عن الاختلاف فی القرآن (**قوله** حدثنا یزید بن ابراهیم التستری) هو بضم التاء الاولی واما التاء الثانیة فالصحیح المشهور فتحها ولم یذكر السمعانی فی كتابه الانساب والحازمی فی المؤتلف وغیرهما من المحققین والاكثرون غیره وذكره القاضی فی المشارق انها مضمومة كالاولی قال وضبطها الباجی بالفتح قال السمعانی هی بلدة من كور الاهواز من بلاد خوزستان یقول لها الناس شستر بها قبر البراء بن مالك رضی الله عنه الصحابی اخی انس (**قوله** تلا رسول الله صلی الله علیه وسلم هو الذی انزل علیك الكتاب منه آیات محكمات هن ام الكتاب وأخر متشابهات الی آخر الآیة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رایتم الذین یتبعون ما تشابه منه فاولئك الذین سمی الله فاحذروهم) قد اختلف المفسرون والاصولیون وغیرهم فی المحكم والمتشابه اختلافا كثیرا قال الغزالی فی المستصفی اذا لم یرد توقیف فی تفسیرهما یعرفه اهل اللغة وتناسب اللفظ من حیث الوضع ولا ینا سبه قول من قال المتشابه الحروف المقطعة فی اوائل السور والمحكم ما سواه ولا قولهم المحكم ما یعرف الراسخون فی العلم والمتشابه ما انفرد الله تعالی بعلمه ولا قولهم المحكم الوعد والوعید والحلال والحرام والمتشابه القصص والامثال فهذا ابعد الاقوال قال بل الصحیح ان المحكم یرجع الی معنیین احدهما المكشوف المعنی الذی لا یتطرق الیه اشكال واحتمال والمتشابه ما یتعارض فیه الاحتمال والثانی ان المحكم ما انتظم ترتیبه مفیدا اما ظاهرا واما بتاویل واما المتشابه فالاسماء المشتركة كالقرء وكالذی بیده عقدة النكاح وكاللمس فالاول متردد بین الحیض والطهر والثانی بین الولی والزوج والثالث بین الوطی والمس بالید ونحوها قال ویطلق علی ما ورد فی صفات الله تعالی مما یوهم ظاهره الجسمیة والتشبیه ویحتاج الی تاویل واختلف العلماء فی الراسخین فی العلم هل یعلمون تاویل المتشابه وتكون الواو فی والراسخون عاطفة ام لا وتكون الوقف علی ما یعلم تاویله الا الله ثم یبتدئ قوله تعالی والراسخون فی العلم یقولون آمنا به وكل واحد من القولین محتمل واختاره طوائف والاصح الاول وان الراسخین یعلمونه لانه یبعد ان یخاطب الله عباده بما لا سبیل لاحد من الخلق الی معرفته وقد اتفق اصحابنا وغیرهم من المحققین علی انه یستحیل ان یتكلم الله تعالی بما لا یفید والله اعلم وفی هذا الحدیث التحذیر من مخالطة اهل الزیغ واهل البدع ومن یتبع المشكلات للفتنة فاما من سال عما اشكل علیه منها للاسترشاد وتلطف فی ذلك فلا باس علیه وجوابه واجب واما الاول فلا یجاب بل یزجر ویعزر كما عزر عمر بن الخطاب رضی الله عنه صبیغ بن عسل حین كان یتبع المتشابه والله اعلم (**قوله** اهجرت یوما) ای بكرت (**قوله** صلی الله علیه وسلم انما هلك من كان قبلكم باختلافهم فی الكتاب وفی روایة اقرؤا القرآن ما ائتلفت علیه قلوبكم فاذا اختلفتم فیه فقوموا) المراد بهلاك من قبلنا هنا هلاكهم فی الدین بكفرهم وابتداعهم فحذر رسول الله صلی الله علیه وسلم من مثل فعلهم والامر بالقیام عند الاختلاف فی القرآن محمول عند العلماء علی اختلاف لا یجوز او اختلاف یوقع فیما لا یجوز كاختلاف فی نفس القرآن او فی معنی منه لا یسوغ فیه الاجتهاد او اختلاف یوقع فی شك او شبهة او فتنة او خصومة او شجار ونحو ذلك واما الاختلاف فی استنباط فروع الدین منه ومناظرة اهل العلم فی ذلك علی سبیل الفائدة واظهار الحق واختلافهم فی ذلك فلیس منهیا عنه بل هو مامور به وفضیلة ظاهرة وقد اجمع المسلمون علی هذا من عهد الصحابة الی الآن والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم ابغض الرجال الی الله الالد الخصم) هو بفتح الخاء وكسر الصاد والالد شدید الخصومة ماخوذ من لدیدی الوادی وهما جانباه لانه كلما احتج علیه بحجة اخذ فی جانب آخر واما الخصم فهو الحاذق بالخصومة والمذموم هو الخصومة بالباطل فی دفع حق او اثبات باطل والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم لتتبعن سنن الذین من قبلكم شبرا بشبر وذراعا بذراع الی آخره) السنن بفتح السین والنون وهو الطریق والمراد بالشبر والذراع وجحر الضب التمثیل بشدة الموافقة لهم والمراد الموافقة فی المعاصی والمخالفات لا فی الكفر وفی هذا معجزة ظاهرة لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقد وقع ما اخبر به صلی الله علیه وسلم (**قوله** حدثنی عدة من اصحابنا عن سعید بن ابی مریم) قال المازری هذا من الاحادیث المقطوعة فی مسلم وهی اربعة عشر هذا آخرها قال القاضی قلد المازری ابا علی الغسانی الجیانی فی تسمیة هذا مقطوعا وهی تسمیة باطلة وانما هذا عند اهل الصنعة من باب روایة المجهول وانما المقطوع ما حذف منه راو

كتاب العلم باب النهی عن اتباع متشابه القرآن والتحذیر من متبعیه والنهی عن الاختلاف فی القرآن

باب رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن فی آخر الزمان

حدثنا شیبان بن فروخ نا عبد الوارث نا ابو التیاح نا انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اشراط الساعة ان یرفع العلم ویثبت الجهل ویشرب الخمر ویظهر الزنا حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة یحدث عن انس بن مالک قال الا احدثکم حدیثا سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یحدثکم احد بعدی سمعه منه ان من اشراط الساعة ان یرفع العلم ویظهر الجهل ویفشو الزنا ویشرب الخمر ویذهب الرجال وتبقی النساء حتی یکون لخمسین امرأة قیم واحد حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا محمد بن بشر ح وحدثنا ابو کریب نا عبدة وابو اسامة کلهم عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم وفی حدیث ابن بشر وعبدة لا یحدثکموه احد بعدی سمعت رسول الله صلی الله علیه یقول فذکر بمثله حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر نا وکیع وابی قالا نا الاعمش ح وحدثنی ابو سعید الاشج واللفظ له قال نا وکیع نا الاعمش عن ابی وائل قال کنت جالسا مع عبد الله وابی موسی فقالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان بین یدی الساعة ایاما یرفع فیها العلم وینزل فیها الجهل ویکثر فیها الهرج والهرج القتل حدثنا ابو بکر بن النضر بن ابی النضر نا ابو النضر نا عبید الله الاشجعی عن سفیان عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد الله وابی موسی الاشعری قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ح وحدثنی القاسم ابن زکریا نا حسین الجعفی عن زائدة عن سلیمان عن شقیق قال کنت جالسا مع عبد الله وابی موسی وهما یحدثان فقالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل حدیث وکیع وابن نمیر حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب وابن نمیر واسحاق الحنظلی جمیعا عن ابی معویة عن الاعمش عن شقیق عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله حدثنا اسحاق بن ابراهیم انا جریر عن الاعمش عن ابی وائل قال فی لجالس مع عبد الله وابی موسی وهما یحدثان فقال ابو موسی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثله حدثنی حرملة بن یحیی انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب حدثنی حمید بن عبد الرحمن بن عوف ان ابا هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یتقارب الزمان ویقبض العلم وتظهر الفتن ویلقی الشح ویکثر الهرج قالوا وما الهرج قال القتل حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی انا ابو الیمان انا شعیب عن الزهری قال حدثنی حمید بن عبد الرحمن الزهری ان ابا هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یتقارب الزمان وینقص العلم فذکر بمثله حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا عبد الاعلی عن معمر عن الزهری عن سعید عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یتقارب الزمان ویقبض العلم فذکر مثل حدیثهم حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قالوا نا اسمعیل یعنون ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ح وحدثنا ابن نمیر وابو کریب وعمرو الناقد قالوا نا اسحاق بن سلیمان عن حنظلة عن سالم عن ابی هریرة ح وحدثنا محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة ح وحدثنی ابو الطاهر انا ابن وهب عن عمرو بن الحارث عن ابی یونس عن ابی هریرة کلهم قال عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث الزهری عن حمید عن ابی هریرة غیر انهم لم یذکروا ویلقی الشح حدثنا قتیبة بن سعید نا جریر عن هشام بن عروة عن ابیه قال سمعت عبد الله بن عمرو بن العاص یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعه من الناس ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا حدثنا ابو الربیع العتکی نا حماد بن زید ح وحدثنا یحیی بن یحیی انا عباد بن عباد وابو معاویة ح وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب قالا نا وکیع ح وحدثنا ابو کریب نا ابن ادریس وابو اسامة وابن نمیر وعبدة ح وحدثنا ابن ابی عمر نا سفیان ح وحدثنی محمد بن حاتم نا یحیی بن سعید ح وحدثنی ابو بکر بن نافع نا عمر بن علی ح وحدثنا عبد بن حمید نا یزید بن هارون انا شعبة بن الحجاج کلهم عن هشام بن عروة عن ابیه عن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث جریر وزاد فی حدیث عمر بن علی ثم لقیت عبد الله بن عمرو علی راس الحول فسالته فرد علی الحدیث کما حدث قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول حدثنا محمد بن المثنی نا عبد الله بن حمران عن عبد الحمید بن جعفر اخبرنی ابی جعفر عن عمر ابن الحکم عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث هشام بن عروة حدثنا حرملة بن یحیی التجیبی انا عبد الله ابن وهب حدثنی ابو شریح ان ابا الاسود حدثه عن عروة بن الزبیر قال قالت لی عائشة یا ابن اختی بلغنی ان عبد الله بن عمرو مارّ بنا الی الحج فالقه فسله فانه قد حمل عن النبی صلی الله علیه وسلم علما کثیرا قال فلقیته فسالته عن اشیاء یذکرها عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال عروة فکان فیما ذکر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الله لا ینتزع العلم من الناس انتزاعا ولکن یقبض العلماء فیرفع العلم معهم ویبقی فی الناس رؤسا جهالا یفتونهم بغیر علم فیضلون ویضلون

قلت وتسمیة هذا الثانی ایضا مقطوعا مجازا وانما هو منقطع ومرسل عند الاصولیین واللغتها روانما حقیقة المقطوع عندهم الموقوف علی التابعی فمن بعده قولا او فعلا او نحوه وکیف کان فمتن الحدیث المذکور صحیح متصل بالطریق الاول وانما ذکر الثانی متابعة وقد سبق ان المتابعة یحتمل فیها ما لا یحتمل فی الاصول وقد وقع فی کثیر من النسخ ههنا اتصال هذا الطریق الثانی من جهة ابی اسحق ابراهیم بن سفین راوی الکتاب عن مسلم وهو من زیاداته وعالی اسناده قال ابو اسحق حدثنا محمد بن یحیی قال ثنا ابن ابی مریم فذکره باسناده الی آخره فاتصلت الروایة والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم هلک المتنطعون) ای المتعمقون الغالون المجاوزون الحدود فی اقوالهم وافعالهم **باب** رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن فی آخر الزمان (قوله حدثنا شیبان بن فروخ الخ) هذا الاسناد والذی بعده کلهم بصریون (قوله صلی الله علیه وسلم من اشراط الساعة ان یرفع العلم ویثبت الجهل ویشرب الخمر ویظهر الزنا) هکذا هو فی کثیر من النسخ یثبت الجهل من الثبوت وفی بعضها یبث بضم الیاء وبعدها موحدة مفتوحة ثم مثلثة مشددة ای ینشر ویشیع ومعنی یشرب الخمر یشرب شربا فاشیا ویظهر الزنا ای یفشو وینتشر کما صرح به فی الروایة الثانیة واشراط الساعة علاماتها واحدها شرط بفتح الشین والراء وقیل بسبب القتل وتکثر النساء فلهذا یکثر الجهل والفساد ویظهر الزنا والخمر ویتقارب الزمان ای یقرب من انقضاء الدنیا ویلقی الشح هو بإسکان اللام وتخفیف القاف ای یوضع فی القلوب ورواه بعضهم بلقی بفتح اللام وتشدید القاف ای یعطی الشح هو البخل بالدنیا والحرص علی ما لیس له وقد سبق الخلاف فیه مبسوطا فی باب تحریم الظلم وفی روایة وینقص العلم هذا یکون قبل قبضه (قوله صلی الله علیه وسلم ان الله لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعه من الناس ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یترک عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا) هذا الحدیث یبین ان المراد بقبض العلم فی الاحادیث السابقة المطلقة لیس هو محوه من صدور حفاظه ولکن معناه انه یموت حملته ویتخذ الناس بعدهم رؤسا لا یکونون بصفاتهم فیضلون ویضلون

قال عروة فلما حدثت عائشة بذلك اعظمت ذلك وانكرته قالت احدثك انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هذا قال عروة حتى اذا كان قابل قالت له ان ابن عمر وقد قدم فالقه ثم فاتحه حتى تسأله عن الحديث الذي ذكره لك في العلم قال فلقيته فسألته فذكره لي نحوما حدثني به في مرته الاولى قال عروة فلما اخبرته بذلك قالت ما احسبه الا قد صدق اراه لم يزد فيه شيئا ولم ينقص **حدثني** زهير بن حرب نا جرير بن عبد الحميد عن الاعمش عن موسى بن عبد الله بن يزيد وابي الضحى عن عبد الرحمن بن هلال العبسي عن جرير بن عبد الله قال جاء ناس من الاعراب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم عليهم الصوف فرأى سوء حالهم قد اصابتهم حاجة فحث الناس على الصدقة فابطؤا عنه حتى رئي ذلك في وجهه قال ثم ان رجلا من الانصار جاء بصرة من ورق ثم جاء اخر ثم تتابعوا حتى عرف السرور في وجهه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سن في الاسلام سنة حسنة فعمل بها بعده كتب له مثل اجر من عمل بها ولا ينقص من اجورهم شيء ومن سن في الاسلام سنة سيئة فعمل بها بعده كتب عليه مثل وزر من عمل بها ولا ينقص من اوزارهم شيء **حدثنا** يحيى بن يحيى وابو بكر بن ابي شيبة وابو كريب جميعا عن ابي معاوية عن الاعمش عن مسلم عن عبد الرحمن بن هلال عن جرير قال خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم فحث على الصدقة بمعنى حديث جرير **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى يعني ابن سعيد نا محمد بن ابي اسمعيل نا عبد الرحمن بن هلال العبسي قال قال جرير بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يسن عبد سنة صالحة يعمل بها بعده ثم ذكر تمام الحديث **حدثني** عبيد الله بن عمر القواريري وابو كامل ومحمد بن عبد الملك قالوا نا ابو عوانة عن عبد الملك بن عمير عن المنذر بن جرير عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم ح وحدثنا محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر ح وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة نا ابو اسامة ح وحدثنا عبيد الله بن معاذ نا ابي قالوا نا شعبة عن عون بن ابي جحيفة عن المنذر بن جرير عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث **حدثنا** يحيى بن ايوب وقتيبة بن سعيد وابن حجر قالوا نا اسمعيل يعنون ابن جعفر عن العلاء عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من دعا الى هدى كان له من الاجر مثل اجور من تبعه لا ينقص ذلك من اجورهم شيئا ومن دعا الى ضلالة كان عليه من الاثم مثل اثام من تبعه لا ينقص ذلك من اثامهم شيئا **حدثنا** قتيبة بن سعيد وزهير بن حرب واللفظ لقتيبة قالا نا جرير عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله عز وجل انا عند ظن عبدي بي وانا معه حين يذكرني ان ذكرني في نفسه ذكرته في نفسي وان ذكرني في ملإ ذكرته في ملإ هم خير منهم وان تقرب مني شبرا تقربت اليه ذراعا وان تقرب مني ذراعا تقربت منه باعا وان اتاني يمشي اتيته هرولة **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة وابو كريب قالا نا ابو معاوية عن الاعمش بهذا الاسناد ولم يذكرا وان تقرب مني ذراعا تقربت منه باعا **حدثنا** محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله قال اذا تلقاني عبد بشبر تلقيته بذراع واذا تلقاني بذراع تلقيته بباع واذا تلقاني يمشي اتيته هرولة **حدثنا** امية بن بسطام العيشي نا يزيد يعني ابن زريع نا روح بن القاسم عن العلاء عن ابيه عن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسير في طريق مكة فمر على جبل يقال له جمدان فقال سيروا هذا جمدان سبق المفردون قالوا وما المفردون يا رسول الله قال الذاكرون الله كثيرا والذاكرات

(قوله صلى الله عليه وسلم اتخذ الناس رؤسا جهالا) ضبطناه في البخاري رؤسا بضم الهمزة وبالتنوين جمع راس وضبطوه في مسلم هنا بوجهين احدهما هذا والثاني رؤساء بالمد جمع رئيس وكلاهما صحيح والاول اشهر وفيه التحذير من اتخاذ الجهال رؤساء (قوله ان عائشة قالت في عبد الله بن عمر وما احسبه الا قد صدق اراه لم يزد فيه شيئا ولم ينقص) ليس معناه انها اتهمته لكنها خافت ان يكون اشتبه عليه او قرأه من كتب الحكمة فنبهها عن النبي صلى الله عليه وسلم فلما كرره مرة اخرى وثبت عليه غلب على ظنها انه سمعه من النبي صلى الله عليه وسلم (قولها) اراه هو بفتح الهمزة وفي هذا الحديث الحث على حفظ العلم واخذه عن اهله واعتراف العالم للعالم بالفضيلة **باب** من سن سنة حسنة او سيئة ومن دعا الى هدى او ضلالة (قوله صلى الله عليه وسلم من سن سنة حسنة ومن سن سنة سيئة الحديث في الحديث الاخر من دعا الى هدى ومن دعا الى ضلالة) هذان الحديثان صريحان في الحث على استحباب سن الامور الحسنة وتحريم سن الامور السيئة وان من سن سنة حسنة كان له مثل اجر كل من عمل بها الى يوم القيمة ومن سن سنة سيئة كان عليه مثل وزر كل من عمل بها الى يوم القيمة وان من دعا الى هدى كان له مثل اجور تابعيه او الى ضلالة كان عليه مثل آثام تابعيه سواء كان ذلك الهدى والضلالة هو الذي ابتداه ام كان مسبوقا اليه وسواء كان ذلك تعليم علم او عبادة او ادب او غير ذلك (قوله صلى الله عليه وسلم فعمل بها بعده) معناه بعد ان سنها سواء كان العمل في حياته او بعد موته والله اعلم **كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار**

باب الحث على ذكر الله تعالى (قوله عز وجل انا عند ظن عبدي بي) قال القاضي قيل معناه بالغفران له اذا استغفر والقبول اذا تاب والاجابة اذا دعا والكفاية اذا طلب الكفاية وقيل المراد الرجاء وتأميل العفو وهذا اصح (قوله تعالى وانا معه حين يذكرني) اي معه بالرحمة والتوفيق والهداية والرعاية والاعانة واما قوله تعالى وهو معكم اينما كنتم فمعناه بالعلم والاحاطة (قوله تعالى ان ذكرني في نفسه ذكرته في نفسي) قال المازري النفس تطلق في اللغة على معان منها الدم ومنها نفس الحيوان وهما مستحيلان في حق الله تعالى ومنها الذات والله تعالى له ذات حقيقة وهو المراد بقوله تعالى في نفسي ومنها الغيب وهو احد الاقوال في قوله تعالى تعلم ما في نفسي ولا اعلم ما في نفسك اي ما في غيبي فيجوز ان يكون ايضا مرادا لحديث اي اذا ذكرني خاليا اثبته الله وجازاه عما عامل به لا يطلع عليه احد (قوله تعالى وان ذكرني في ملإ ذكرته في ملإ هم خير منهم) هذا مما استدلت به المعتزلة ومن وافقهم على تفضيل الملائكة على الانبياء وصلوات الله وسلامه عليهم اجمعين واجيبوا ايضا بقوله تعالى ولقد كرمنا بني آدم وحملناهم في البر والبحر ورزقناهم من الطيبات وفضلناهم على كثير ممن خلقنا تفضيلا فالتقييد بالكثير احتراز من الملائكة ومذهب اصحابنا وغيرهم ان الانبياء افضل من الملائكة لقوله تعالى في بني اسرائيل وفضلناهم على العالمين والملائكة من العالمين ويتناول هذا الحديث على ان الذاكرين غالبا يكونون طائفة لا نبي فيهم فاذا ذكر الله تعالى في خلائق من الملائكة كانوا خيرا من تلك الطائفة (قوله وان تقرب مني شبرا تقربت اليه ذراعا وان تقرب الي ذراعا تقربت منه باعا وان اتاني يمشي اتيته هرولة) هذا الحديث من احاديث الصفات وتسخيل ارادة ظاهره وقد سبق الكلام في احاديث الصفات مرات ومعناه من تقرب الي بطاعتي تقربت اليه برحمتي والتوفيق والاعانة وان زاد زدت فان اتاني يمشي اسرع في طاعتي اتيته بسرعة في صببت عليه الرحمة وسبقته بها ولم اوجه الى المشي الكثير في الوصول الى المقصود والمراد ان جزاه يكون تضعيفه على حسب تقربه (قوله تعالى في رواية محمد بن جعفر واذا تلقاني بملء جنتها اتيته) هكذا هو في اكثر النسخ جنتها اتيته وفي بعضها جنتها باع فقط وفي بعضها اتيته وهاتان ظاهرتان والاول صحيح ايضا والجمع بينهما للتوكيد وهو حسن لا سيما عند اختلاف اللفظ والله اعلم (قوله جمدان يقال له جمدان) هو بضم الجيم واسكان الميم (قوله صلى الله عليه وسلم سبق المفردون قالوا وما المفردون يا رسول الله قال الذاكرون الله كثيرا والذاكرات

حدثنا عمرو الناقد وزهير بن حرب وابن ابی عمر جميعا عن سفيان واللفظ لعمرو نا سفيان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال ان لله تسعة وتسعين اسما من حفظها دخل الجنة والله وتر يحب الوتر وفی رواية ابن ابی عمر من احصاها حدثنا محمد بن رافع نا عبد الرزاق انا معمر عن ايوب عن ابن سيرين عن ابی هريرة وعن همام بن منبه عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال ان لله تسعة وتسعين اسما مائة الا واحدا من احصاها دخل الجنة وزاد همام عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم انه وتر يحب الوتر حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة وزهير بن حرب جميعا عن ابن علية قال ابو بكر نا اسماعيل ابن علية عن عبد العزيز بن صهيب عن انس قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا دعا احدكم فليعزم فی الدعاء ولا يقل اللهم ان شئت فاعطنی فان الله لا مستكره له حدثنا يحيی بن ايوب وقتيبة وابن حجر قالوا نا اسماعيل يعنون ابن جعفر عن العلاء عن ابيه عن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال اذا دعا احدكم فلا يقل اللهم اغفر لی ان شئت ولكن ليعظم الرغبة فان الله لا يتعاظمه شیء اعطاه حدثنا اسحاق بن موسی الانصاری نا انس بن عياض نا الحارث وهو ابن عبد الرحمن ابن ابی ذباب عن عطاء بن ميناء عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا يقولن احدكم اللهم اغفر لی ان شئت اللهم ارحمنی ان شئت ليعزم فی الدعاء فان الله صانع ما شاء لا مكره له حدثنی زهير بن حرب نا اسماعيل يعنی ابن علية عن عبد العزيز عن انس قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا يتمنين احدكم الموت لضر نزل به فان كان لا بد متمنيا فليقل اللهم احينی ما كانت الحياة خيرا لی وتوفنی اذا كانت الوفاة خيرا لی حدثنی ابن ابی خلف نا روح نا شعبة ح وحدثنی زهير بن حرب نا عفان نا حماد يعنی ابن سلمة كلاهما عن ثابت عن انس عن النبی صلی الله عليه وسلم بمثله غير انه قال من ضر اصابه حدثنی حامد بن عمر نا عبد الواحد نا عاصم عن النضر بن انس وانس يومئذ حی قال قال انس لولا ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لا يتمنين احدكم الموت لتمنيته حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة نا عبد الله بن ادريس عن اسماعيل بن ابی خالد عن قيس بن ابی حازم قال دخلنا علی خباب وقد اكتوی سبع كيات فی بطنه فقال لو ما ان رسول الله صلی الله عليه وسلم نهانا ان ندعو بالموت لدعوت به حدثنا اسحاق بن ابراهيم انا سفيان ابن عيينة وجرير بن عبد الحميد ووكيع ح وحدثنا ابن نمير نا ابی ح وحدثنا عبيد الله بن معاذ ويحيی بن حبيب قالا نا معتمر ح وحدثنا محمد بن رافع نا ابو سامة كلهم عن اسماعيل بهذا الاسناد حدثنا محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلی الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا يتمنين احدكم الموت ولا يدع به من قبل ان ياتيه انه اذا مات احدكم انقطع عمله وانه لا يزيد المؤمن عمره الا خيرا

هكذا الرواية فيه المفردون بفتح الفاء وكسر الراء المشددة وهكذا نقله القاضی عن متقنی شيوخهم وذكر غيره انه روی بتخفيفها واسكان الفاء يقال فرد الرجل وفرد بالتخفيف والتشديد وافرد وقد فسرهم رسول الله صلی الله عليه وسلم بالذاكرين الله كثيرا والذاكرات تقديره والذاكراته فحذفت الهاء هنا كما حذفت فی القرآن لمناسبة رؤس الآی ولانه مفعول يجوز حذفه وهذا التفسير هو مراد الحديث قال ابن قتيبة وغيره واصل المفردون الذين هلك اقرانهم وانفردوا عنهم فبقوا يذكرون الله تعالی وجاء فی رواية هم الذين اهتزوا فی ذكر الله ای لهجوا به وقال ابن الاعرابی يقال فرد الرجل اذا تفقه واعتزل وخلا بمراعاة الامر والنهی **باب** فی اسماء الله تعالی وفضل من احصاها (**قوله** صلی الله عليه وسلم ان لله تسعة وتسعين اسما مائة الا واحدا من احصاها دخل الجنة انه وتر يحب الوتر وفی رواية من حفظها دخل الجنة) قال الامام ابو القاسم القشيری فيه دليل علی ان الاسم هو المسمی اذ لو كان غيره لكانت الاسماء لغيره لقوله تعالی ولله الاسماء الحسنی قال الخطابی وغيره وفيه دليل علی ان اشهر اسمائه سبحانه وتعالی الله لاضافة هذه الاسماء اليه وقد روی ان الله هو اسمه الاعظم قال ابو القاسم الطبری اليه ينسب كل اسم له فيقال الرؤف والكريم من اسماء الله تعالی ولا يقال من اسماء الرؤف او الكريم الله واتفق العلماء علی ان هذا الحديث ليس فيه حصر لاسمائه سبحانه وتعالی فليس معناه انه ليس له اسماء غير هذه التسعة والتسعين وانما مقصود الحديث ان هذه التسعة والتسعين من احصاها دخل الجنة فالمراد الاخبار عن دخول الجنة باحصائها لا الاخبار بحصر الاسماء ولهذا جاء فی الحديث الآخر اسألك بكل اسم سميت به نفسك او استاثرت به فی علم الغيب عندك وقد ذكر الحافظ ابو بكر بن العربی المالكی عن بعضهم انه قال لله تعالی الف اسم قال ابن العربی وهذا قليل فيها والله اعلم واما تعيين هذه الاسماء فقد جاء فی الترمذی وغيره وفی بعض اسمائها خلاف وقيل انها مخفية التعيين كالاسم الاعظم وليلة القدر ونظائرها واما **قوله** صلی الله عليه وسلم من احصاها دخل الجنة فاختلفوا فی المراد باحصائها فقال البخاری وغيره من المحققين معناه حفظها وهذا هو الاظهر لانه جاء مفسرا فی الرواية الاخری من حفظها وقيل احصاؤها عدها فی الدعاء بها وقيل اطاقها ای احسن المراعاة لها والمحافظة علی ما تقتضيه وصدق بمعانيها وقيل معناه العمل بها والطاعة بمعنی كل اسم منها والايمان بما لا يقتضی عملا وقال بعضهم المراد حفظ القرآن وتلاوته كله لانه مستوف لها وهو ضعيف والصحيح الاول (**قوله** صلی الله عليه وسلم ان الله وتر يحب الوتر) الوتر الفرد ومعناه فی حق الله تعالی الواحد الذی لا شريك له ولا نظير ومعنی يحب الوتر تفضيل الوتر فی الاعمال وكثير من الطاعات فجعل الصلوة خمسا والطهارة ثلثا والطواف سبعا والسعی سبعا ورمی الجمار سبعا وايام التشريق ثلثا والاستنجاء ثلثا وكذا الاكفان وفی الزكاة خمسة اوسق وخمس اواق من الورق ونصاب الابل وغير ذلك وجعل كثيرا من عظيم مخلوقاته وترا منها السموات والارضون والبحار وايام الاسبوع وغير ذلك وقيل ان معناه منصرف الی صفة من يعبد الله بالوحدانية والتفرد مخلصا له والله اعلم **باب** العزم فی الدعاء ولا يقل ان شئت (**قوله** صلی الله عليه وسلم اذا دعا احدكم فليعزم فی الدعاء ولا يقل اللهم ان شئت فاعطنی فان الله لا مستكره له وفی رواية فان الله صانع ما شاء لا مكره له وفی رواية وليعزم الرغبة فان الله لا يتعاظمه شیء اعطاه) قال العلماء عزم المسئلة الشدة فی طلبها والجزم به من غير ضعف فی الطلب ولا تعليق علی مشيئة ونحوها وقيل هو حسن الظن بالله تعالی فی الاجابة ومعنی الحديث استحباب الجزم فی الطلب وكراهة التعليق علی المشيئة قال العلماء سبب كراهته انه لا يتحقق استعمال المشيئة الا فی حق من يتوجه عليه الاكراه والله تعالی منزه عن ذلك وهو معنی قوله صلی الله عليه وسلم فی آخر الحديث فانه لا مستكره له وقيل سبب الكراهة ان فی هذا اللفظ صورة الاستغناء علی المطلوب والمطلوب منه **قوله** عن عطاء بن ميناء هو بالمد والقصر **باب** كراهة تمنی الموت لضر نزل به (**قوله** صلی الله عليه وسلم لا يتمنين احدكم الموت لضر نزل به فان كان لا بد متمنيا فليقل اللهم احينی ما كانت الحيوة خيرا لی وتوفنی اذا كانت الوفاة خيرا لی) فيه التصريح بكراهة تمنی الموت لضر نزل به من مرض او فاقة او محنة من عدو او نحو ذلك من مشاق الدنيا فاما اذا خاف ضررا فی دينه او فتنة فيه فلا كراهة فيه لمفهوم هذا الحديث وغيره وقد فعل هذا الثانی خلائق من السلف عند خوف الفتنة فی اديانهم وفيه انه ان خالف ولم يصبر علی حاله فی بلواه بالمرض ونحوه فليقل اللهم احينی ما كانت الحيوة خيرا لی الی آخره والافضل الصبر والسكون للقضاء (**قوله** حدثنا عاصم عن النضر بن انس وانس يومئذ حی) معناه ان النضر حدث به فی حيوة ابيه (**قوله** صلی الله عليه وسلم اذا مات احدكم انقطع عمله) هكذا هو فی بعض النسخ عمله وفی كثير منها اهله وكلاهما صحيح لكن الاول اجود وهو المتكرر فی الاحاديث والله اعلم

باب فی اسماء الله تعالی وفضل من احصاها قال ليعزم المسئلة

باب العزم فی الدعاء ولا يقل ان شئت

باب كراهة تمنی الموت لضر نزل به

لا يتمنی

حدثنا هداب بن خالد ناهمام نا قتادة عن انس بن مالك عن عبادة بن الصامت ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قال من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة قال سمعت انس بن مالك یحدث عن عبادة بن الصامت عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله **حدثنا** محمد بن عبد الله الرزی نا خالد بن الحارث الهجیمی نا سعید عن قتادة عن زرارة عن سعد بن هشام عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه فقلت یا نبی الله اکراهیة الموت فکلنا یکره الموت قال لیس کذلك ولکن المؤمن اذا بشر برحمة الله ورضوانه وجنته احب لقاء الله فاحب الله لقاءه وان الکافر اذا بشر بعذاب الله وسخطه کره لقاء الله وکره الله لقاءه **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار نا محمد بن بکر نا سعید عن قتادة بهذا الاسناد **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة نا علی بن مسهر عن زکریاء عن الشعبی عن شریح بن هانی عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه والموت قبل لقاء الله **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم انا عیسی بن یونس نا زکریاء عن عامر قال حدثنی شریح بن هانی ان عائشة اخبرته ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بمثله **حدثنا** سعید بن عمرو الاشعثی انا عبثر عن مطرف عن عامر عن شریح بن هانی عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه قال فاتیت عائشة فقلت یا ام المؤمنین سمعت ابا هریرة یذکر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا ان کان کذلك فقد هلکنا فقالت ان الهالك من هلك بقول رسول الله صلی الله علیه وسلم وما ذاك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه ولیس منا احد الا وهو یکره الموت فقالت قد قاله رسول الله صلی الله علیه وسلم ولیس بالذی تذهب الیه ولکن اذا شخص البصر وحشرج الصدر واقشعر الجلد وتشنجت الاصابع فعند ذلك من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه **حدثنا** اسحاق الحنظلی اخبرنی جریر عن مطرف بهذا الاسناد نحو حدیث عبثر **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وابو عامر الاشعری وابو کریب قالوا نا ابو اسامة عن برید عن ابی بردة عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه **حدثنا** ابوکریب محمد بن العلاء نا وکیع عن جعفر بن برقان عن یزید بن الاصم عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله یقول انا عند ظن عبدی بی وانا معه اذا دعانی **حدثنا** محمد بن بشار بن عثمان العبدی نا یحیی یعنی ابن سعید وابن ابی عدی عن سلیمان وهو التیمی عن انس بن مالك عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال قال الله عز وجل اذا تقرب عبدی منی شبرا تقربت منه ذراعا واذا تقرب منی ذراعا تقربت منه باعا او بوعا واذا اتانی یمشی اتیته هرولة **وحدثناه** محمد بن عبد الاعلی القیسی نا معتمر عن ابیه بهذا الاسناد ولم یذکر اذا اتانی یمشی **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وابوکریب واللفظ لابی کریب قالا نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الله عز وجل انا عند ظن عبدی بی وانا معه حین یذکرنی فان ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی وان ذکرنی فی ملإ ذکرته فی ملإ خیر منهم وان اقترب الی شبرا اقتربت الیه ذراعا وان اقترب الی ذراعا اقتربت الیه باعا وان اتانی یمشی اتیته هرولة **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة نا وکیع نا الاعمش عن المعرور بن سوید عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الله عز وجل من جاء بالحسنة فله عشر امثالها وازید ومن جاء بالسیئة فجزاء سیئة مثلها او اغفر ومن تقرب منی شبرا تقربت منه ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت منه باعا ومن اتانی یمشی اتیته هرولة ومن لقینی بقراب الارض خطیئة لا یشرك بی شیئا لقیته بمثلها مغفرة **حدثنا** ابوکریب نا ابو معاویة عن الاعمش بهذا الاسناد نحوه غیر انه قال فله عشر امثالها او ازید **حدثنا** ابو الخطاب زیاد بن یحیی الحسانی نا محمد بن ابی عدی عن حمید عن ثابت عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عاد رجلا من المسلمین قد خفت فصار مثل الفرخ فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم هل کنت تدعو بشیء او تسأله ایاه قال نعم کنت اقول اللهم ما کنت معاقبی به فی الآخرة فعجله لی فی الدنیا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم سبحان الله لا تطیقه او لا تستطیعه افلا قلت اللهم آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار قال فدعا الله له فشفاه

باب من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه (**قوله** حدثنا هداب) هذا الاسناد والذی بعده کلهم بصریون الا عبادة بن الصامت فشامی (**قوله** صلی الله علیه وسلم من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه قالت عائشة فقلت یا نبی الله اکراهیة الموت فکلنا یکره الموت قال لیس کذلك ولکن المؤمن اذا بشر برحمة الله ورضوانه وجنته احب لقاء الله فاحب الله لقاءه وان الکافر اذا بشر بعذاب الله وسخطه کره لقاء الله وکره الله لقاءه) هذا الحدیث یفسر آخره اوله ویبین المراد بباقی الاحادیث المطلقة من احب لقاء الله ومن کره لقاء الله ومعنی الحدیث ان الکراهة المعتبرة هی التی تکون عند النزع فی حالة لا تقبل توبة ولا غیرها فحینئذ یبشر کل انسان بما هو صائر الیه وما اعد له ویکشف له عن ذلك فاهل السعادة یحبون الموت و لقاء الله لینتقلوا الی ما اعد لهم ویحب الله لقاءهم ای فیجزل لهم العطاء والکرامة واهل الشقاوة یکرهون لقاء الله لما علموا من سوء ما ینتقلون الیه ویکره الله لقاءهم ای یبعدهم عن رحمته وکرامته ولا یرید ذلك بهم وهذا معنی کراهة سبحانه لقاءهم ولیس معنی الحدیث ان سبب کراهة الله تعالی لقاءهم کراهتهم ذلك ولا ان حبه لقاء الآخرین جهنم ذلك بل هو صفة لهم (**قوله** انا شخص البصر وحشرج الصدر وتشعر الجلد وتشنجت الاصابع) اما شخص فبفتح الشین والخاء ومعناه ارتفاع الاجفان الی فوق وتحدیق النظر واما الحشرجة فهی تردد النفس فی الصدر واما اقشعرار الجلد فهو قیام شعره وتشنج الاصابع تقبضها **باب** فضل الذکر والدعاء والتقرب الی الله تعالی وحسن الظن به (**قوله** تعالی واذا تقرب منی ذراعا تقربت الیه باعا او بوعا) الباع والبوع بضم الباء والبوع بفتحها کله یعنی وهو طول ذراعی الانسان وعضدیه وعرض صدره قال الباجی هو قدر اربع اذرع وهذا حقیقة اللفظ والمراد بها فی هذا الحدیث المجاز کما سبق فی اول کتاب الذکر فی شرح هذا الحدیث مع الحدیثین بعده (**قوله** تعالی فله عشر امثالها او ازید) معناه ان التضعیف بعشرة امثالها لا بد بفضل الله ورحمته ووعده الذی لا یخلف والزیادة بعد بکثرة التضعیف الی سبعمائة ضعف الی اضعاف کثیرة یحصل لبعض الناس دون بعض علی حسب مشیة سبحانه وتعالی (**قوله** تعالی ومن لقینی بقراب الارض خطیئة) هو بضم القاف علی المشهور وهو ما یقارب بملئها وحکی کسر القاف نقله القاضی وغیره والله اعلم **باب** کراهة الدعاء بتعجیل العقوبة فی الدنیا (**قوله** عاد رجلا من المسلمین قد خفت فصار مثل الفرخ) ای ضعف وفی هذا الحدیث النهی عن الدعاء بتعجیل العقوبة وفیه فضل الدعاء باللهم آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار وفیه جواز التعجب بقول سبحان الله وقد سبقت نظائره وفیه استحباب عیادة المریض والدعاء وفیه کراهة تمنی البلاء لئلا یتضجر منه فیسخط ویحاشا وآظهر الاقوال فی تفسیر الحسنة فی الدنیا انها العبادة والعافیة وفی الآخرة الجنة والمغفرة وقیل الحسنة نعم الدنیا والآخرة

حدثناه عاصم بن النضر التیمی نا خالد بن الحارث نا حمید بهذا الاسناد الی قوله وقنا عذاب النار ولم یذکر الزیادة **وحدثنی** زهیر بن حرب نا عفان نا حماد انا ثابت عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل علی رجل من اصحابه یعوده وقد صار کالفرخ بمعنی حدیث حمید غیر انه قال لا طاقة لك بعذاب الله ولم یذکر فدعا الله له فشفاه **حدثنا** محمد بن مثنی وابن بشار قالا نا ابن مهدی نا سالم بن نوح العطار عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث **حدثنا** محمد بن حاتم بن میمون نا عمر نا وهیب نا سهیل عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان لله تبارك وتعالی ملائکة سیارة فضلا یبتغون مجالس الذکر فاذا وجدوا مجلسا فیه ذکر قعدوا معهم وحف بعضهم بعضا باجنحتهم حتی یملؤا ما بینهم وبین السماء الدنیا فاذا تفرقوا عرجوا وصعدوا الی السماء قال فیسألهم الله عز وجل وهو اعلم بهم من این جئتم فیقولون جئنا من عند عباد لك فی الارض یسبحونك ویکبرونك ویهللونك ویحمدونك ویسألونك قال وماذا یسألونی قالوا یسألونك جنتك قال وهل رأوا جنتی قالوا لا ای رب قال فکیف لو رأوا جنتی قالوا ویستجیرونك قال ومما یستجیروننی قالوا من نارك یا رب قال وهل رأوا ناری قالوا لا قال فکیف لو رأوا ناری قالوا ویستغفرونك قال فیقول قد غفرت لهم واعطیتهم ما سألوا واجرتهم مما استجاروا قال یقولون رب فیهم فلان عبد خطاء انما مر فجلس معهم قال فیقول ولك غفرت هم القوم لا یشقی بهم جلیسهم **حدثنی** زهیر ابن حرب نا اسمعیل یعنی ابن علیة عن عبد العزیز وهو ابن صهیب قال سأل قتادة انسا ای دعوة کان یدعو بها النبی صلی الله علیه وسلم اکثر قال کان اکثر دعوة یدعو بها یقول اللهم اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار قال وکان انس اذا اراد ان یدعو بدعوة دعا بها فاذا اراد ان یدعو بدعاء دعا بها فیه **حدثنا** عبید الله بن معاذ نا ابی نا شعبة عن ثابت عن انس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قال لا الٰه الا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر فی یوم مائة مرة کانت له عدل عشر رقاب وکتبت له مائة حسنة ومحیت عنه مائة سیئة وکانت له حرزا من الشیطان یومه ذلك حتی یمسی ولم یأت احد بافضل مما جاء به الا احد عمل اکثر من ذلك ومن قال سبحان الله وبحمده فی یوم مائة مرة حطت خطایاه ولو کانت مثل زبد البحر **حدثنی** محمد بن عبد الملك الاموی نا عبد العزیز بن المختار عن سهیل عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال حین یصبح وحین یمسی سبحان الله وبحمده مائة مرة لم یات احد یوم القیمة بافضل مما جاء به الا احد قال مثل ما قال او زاد علیه **حدثنا** سلیمان بن عبید الله ابو ایوب الغیلانی نا ابو عامر یعنی العقدی نا عمر هو ابن ابی زائدة عن ابی اسحاق عن عمرو بن میمون قال من قال لا الٰه الا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر عشر مرات کان کمن اعتق اربعة انفس من ولد اسمعیل **وقال** سلیمان حدثنا ابو عامر حدثنا عمر حدثنا عبد الله بن ابی السفر عن الشعبی عن ربیع بن خثیم بمثل ذلك قال قلت للربیع ممن سمعته قال من عمرو بن میمون قال فاتیت عمرو بن میمون فقلت ممن سمعته قال من ابن ابی لیلی قال فاتیت ابن ابی لیلی فقلت ممن سمعته قال من ابی ایوب الانصاری یحدثه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **حدثنا** محمد بن عبد الله بن نمیر وزهیر بن حرب وابو کریب ومحمد بن طریف البجلی قالوا نا ابن فضیل عن عمارة بن القعقاع عن ابی زرعة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان الله وبحمده سبحان الله العظیم

باب فضل مجالس الذکر **قوله** صلی الله علیه وسلم ان لله تبارك وتعالی ملائکة سیارة فضلا یبتغون مجالس الذکر اما السیارة فمعناه سیاحون فی الارض واما فضلا فضبطوه علی اوجه احدها وهو المشهور فی بلادنا فضلا بضم الفاء والضاد والثانیة بضم الفاء واسکان الضاد وربما ادغی احدهما بالضم وحکی هذا الوجه القاضی بکذا الروایة عند جمهور شیوخنا فی البخاری ومسلم والرابعة فضل بضم الفاء والضاد ورفع اللام علی انه خبر مبتدا محذوف والخامسة فضلاء بالمد جمع فاضل قال العلماء معناه علی جمیع الروایات انهم ملائکة زائدون علی الحفظة وغیرهم من المرتبین مع الخلائق فهؤلاء لا السیارة لا وظیفة لهم وانما مقصودهم حلق الذکر واما **قوله** صلی الله علیه وسلم یبتغون فضبطوه علی وجهین احدهما بالعین المهملة من التتبع وهو البحث عن الشیء والتفتیش والثانی یبتغون بالغین المعجمة من الابتغاء وهو الطلب وکلاهما صحیح **(قوله** صلی الله علیه وسلم فاذا وجدوا مجلسا فیه ذکر قعدوا معهم وحف بعضهم بعضا) هکذا هو فی کثیر من نسخ بلادنا حف بالفاء وفی بعضها حض بالضاد المعجمة ای حث علی الحضور والاستماع وحکی القاضی عن بعض رواتهم وحط بالطاء المهملة واختاره القاضی قال ومعناه اشار بعضهم الی بعض بالنزول ویؤید هذه الروایة قوله بعده فی البخاری فیحفونهم بأجنحتهم ویحدقون بهم ویستدیرون جولهم ویخوف بعضهم بعضا **قوله** ویستجیرونك من نارك) ای یطلبون الامان منها **(قوله** عبد خطاء) ای کثیر الخطایا وفی هذا الحدیث فضیلة الذکر وفضیلة مجالسة الجلوس مع اهله وان لم یشارکهم وفضل مجالسة الصالحین وبرکتهم والله اعلم قال القاضی عیاض رحمه الله وذکر الله تعالی ضربان ذکر بالقلب وذکر باللسان وذکر القلب نوعان احدهما وهو ارفع الاذکار وجلبها الفکر فی عظمة الله تعالی وجلاله وجبروته وملکوته وآیاته فی سمواته وارضه وسائر مخلوقاته والثانی ذکره بالقلب عند الامر والنهی فیمتثل الامر به ویترك ما نهی عنه ویقف عما اشکل علیه واما ذکر اللسان مجردا فهو اضعف الاذکار ولکن فیه فضل عظیم کما جاءت به الاحادیث قال وذکر ابن جریر الطبری وغیره اختلاف السلف فی ذکر القلب واللسان ایهما افضل قال القاضی والخلاف عندی انما یصح فی مجرد ذکر القلب بسبحان تهلیل او شبههما وعلیه یدل کلامهم لانهم مختلفون فی الذکر الخفی الذی ذکرناه والافذکر لك لا یقارنه ذکر اللسان فکیف یفاضله وانما الخلاف فی ذکر القلب بالتسبیح المجرد ونحوه والمراد بذکر اللسان مع حضور القلب فان کان لا هیا فلا واجمع من هذا کله ذکر القلب بان عمل السر افضل ومن رجح ذکر اللسان قال لان العمل فیه اکثر فان زاد باستعمال اللسان اقتضی زیادة اجر قال القاضی واختلفوا هل تکتب الملائکة ذکر القلب فقیل تکتبه ویحمل الله تعالی لهم علامة یعرفونه بها وقیل لا یکتبونه لانه لا یطلع علیه غیر الله تعالی **قلت** الصحیح انهم یکتبونه وان ذکر اللسان مع حضور القلب افضل من القلب وحده والله اعلم

باب فضل الدعاء باللهم آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ذکر فی الحدیث انها کانت اکثر دعاء النبی صلی الله علیه وسلم لجامعة من خیرات الآخرة والدنیا وقد سبق شرحه قریبا والله اعلم

باب فضل التهلیل والتسبیح والدعاء **قوله** صلی الله علیه وسلم فی من قال فی یوم لا الٰه الا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر مائة مرة لم یات احد بافضل مما جاء به الا احد عمل اکثر من ذلك) هذا فیه دلیل علی انه لو قال هذا التهلیل اکثر من مائة مرة فی الیوم کان له هذا الاجر المذکور فی الحدیث علی المائة ویکون له ثواب آخر علی الزیادة ولیس هذا من الحدود التی نهی عن الاعتداء بها وان زاد بها لان الفضل فیها او فجلها کالزیادة فی عدد الطهارة وعدد رکعات الصلوة ویحتمل ان یکون المراد بالزیادة من اعمال الخیر لا من نفس التهلیل ویحتمل ان یکون المراد بمطلق الزیادة سواء کانت من التهلیل او من غیره ومنه ذکر غیره وهذا الاحتمال اظهر والله اعلم وظاهر اطلاق الحدیث انه یحصل هذا الاجر المذکور فی هذا الحدیث لمن قال هذا التهلیل مائة مرة فی یوم سواء قالها متوالیة او متفرقة فی مجالس او بعضها اول النهار وبعضها آخره لکن الافضل ان یاتی بها متوالیة فی اول النهار یکون حرزا له فی جمیع نهاره

حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان اقول سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر احب الى مما طلعت عليه الشمس حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة نا على بن مسهر وابن نمير عن موسى الجهنى ح وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير واللفظ له نا ابى نا موسى الجهنى عن مصعب بن سعد عن ابيه قال جاء اعرابى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال علمنى كلاما اقوله قال قل لا اله الا الله وحده لا شريك له الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله رب العالمين لا حول ولا قوة الا بالله العزيز الحكيم قال فهؤلاء لربى فما لى قال قل اللهم اغفر لى وارحمنى واهدنى وارزقنى قال موسى اما عافنى فانا اتوهم وما ادرى ولم يذكر ابن ابى شيبة فى حديثه قول موسى حدثنا ابو كامل الجحدرى نا عبد الواحد يعنى ابن زياد نا ابو مالك الاشجعى عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلم من اسلم يقول اللهم اغفر لى وارحمنى واهدنى وارزقنى حدثنا سعيد بن ازهر الواسطى نا ابو معاوية نا ابو مالك الاشجعى عن ابيه قال كان الرجل اذا اسلم علمه النبى صلى الله عليه وسلم الصلوة ثم امره ان يدعو بهؤلاء الكلمات اللهم اغفر لى وارحمنى واهدنى وعافنى وارزقنى حدثنى زهير بن حرب نا يزيد بن هارون نا ابو مالك عن ابيه انه سمع النبى صلى الله عليه وسلم واتاه رجل فقال يا رسول الله كيف اقول حين اسأل ربى قال قل اللهم اغفر لى وارحمنى وعافنى وارزقنى وجمع اصابعه الا الابهام فان هؤلاء تجمع لك دنياك واخرتك حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة نا مروان وعلى بن مسهر عن موسى الجهنى ح وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير واللفظ له نا ابى نا موسى الجهنى عن مصعب بن سعد قال حدثنى ابى قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ايعجز احدكم ان يكسب كل يوم الف حسنة فسأله سائل من جلسائه كيف يكسب احدنا الف حسنة قال يسبح مائة تسبيحة فتكتب له الف حسنة وتحط عنه الف خطيئة حدثنا يحيى ابن يحيى التميمى وابو بكر بن ابى شيبة ومحمد بن العلاء الهمدانى واللفظ ليحيى قال يحيى انا وقال الآخران نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نفس عن مؤمن كربة من كرب الدنيا نفس الله عنه كربة من كرب يوم القيمة ومن يسر على معسر يسر الله عليه فى الدنيا والآخرة ومن ستر مسلما ستره الله فى الدنيا والآخرة والله فى عون العبد ما كان العبد فى عون اخيه ومن سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له به طريقا الى الجنة وما اجتمع قوم فى بيت من بيوت الله يتلون كتاب الله ويتدارسونه بينهم الا نزلت عليهم السكينة وغشيتهم الرحمة وحفتهم الملائكة وذكرهم الله فيمن عنده ومن بطأ به عمله لم يسرع به نسبه حدثناه محمد بن عبد الله بن نمير نا ابى ح وحدثنا نصر بن على الجهضمى نا ابو اسامة ح نا الاعمش قال ابن نمير عن ابى صالح وفى حديث ابى اسامة نا ابو صالح عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثل حديث ابى معاوية غير ان حديث ابى اسامة ليس فيه ذكر التيسير على المعسر حدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت ابا اسحاق يحدث عن الاغر ابى مسلم انه قال اشهد على ابى هريرة وابى سعيد الخدرى انهما شهدا على النبى صلى الله عليه وسلم انه قال لا يقعد قوم يذكرون الله عز وجل الا حفتهم الملائكة وغشيتهم الرحمة ونزلت عليهم السكينة وذكرهم الله فيمن عنده وحدثنيه زهير بن حرب نا عبد الرحمن نا شعبة فى هذا الاسناد نحوه

(قوله صلى الله عليه وسلم فى حديث التهليل ومحيت عنه مائة سيئة وفى حديث التسبيح حطت خطاياه ولو كانت مثل زبد البحر) ظاهره ان التسبيح افضل وقد قال فى حديث التهليل ولم يات احد بافضل مما جاء به قال القاضى فى الجواب عن هذا ان التهليل المذكور افضل ويكون ما فيه من زيادة الحسنات ومحو السيئات وما فيه من فضل عتق الرقاب كونه حرزا من الشيطان زائدا على فضل التسبيح وتكفير الخطايا لانه قد ثبت ان من اعتق رقبة اعتق الله بكل عضو منها عضوا منه من النار فقد حصل بعتق رقبة واحدة تكفير جميع الخطايا مع ما بقى له من زيادة عتق الرقاب الزائدة على الواحدة ومع ما فيه من زيادة مائة درجة وكونه حرزا من الشيطان ويؤيده ما جاء فى الحديث بعد هذا ان افضل الذكر التهليل مع الحديث الآخر افضل ما قلته انا والنبيون قبلى لا اله الا الله وحده لا شريك له الحديث وقيل انه اسم الله الاعظم وهى كلمة الاخلاص والله اعلم وقد سبق ان معنى التسبيح التنزيه عما لا يليق به سبحانه وتعالى من الشريك والولد والصاحبة والنقائص مطلقا وسمات الحدث مطلقا (قوله فى حديث التهليل عشر مرات حدثنا عبد الله بن ابى السفر عن الشعبى عن ربيع بن خثيم عن عمرو بن ميمون عن ابن ابى ليلى عن ابى ايوب الانصارى رضى الله عنهم) هذا الحديث فيه اربعة تابعيون يروى بعضهم عن بعض وهم الشعبى وربيع وعمرو بن ميمون وابن ابى ليلى واسم ابن ابى ليلى هذا عبد الرحمن واما ابن ابى السفر ففتح الفاء وسكنها بعض المغاربة والصواب الفتح (قوله الله اكبر كبيرا) منصوب بفعل محذوف اى كبرت الله اكبر كبيرا او ذكرت كبيرا (قوله صلى الله عليه وسلم ويسبح مائة تسبيحة فيكتب له الف حسنة او يحط عنه الف خطيئة) هكذا هو فى عامة نسخ صحيح مسلم او يحط بالواو وفى بعضها ويحط بالواو وقال الحميدى فى الجمع بين الصحيحين كذا هو فى كتاب مسلم او يحط بالواو قال البرقانى ورواه شعبة وابو عوانة ويحيى القطان عن يحيى الذى رواه مسلم من جهته فقالوا ويحط بالواو والله اعلم **باب** فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر فيه حديث ابى هريرة من نفس عن مؤمن كربة الى آخره وهو حديث عظيم جامع لانواع من العلوم والقواعد والآداب وسبق شرح افراده فصوله ومعنى نفس الكربة ازالها وفيه فضل قضاء حوائج المسلمين ونفعهم بما يتيسر من علم او مال او معاونة او اشارة بمصلحة او نصيحة وغير ذلك وفضل الستر على المسلمين وقد سبق تفصيله وفضل انظار المعسر وفضل المشى فى طلب العلم ويلزم من ذلك فضل الاشتغال بالعلم والمراد العلم الشرعى بشرط ان يقصد به وجه الله تعالى وان كان هذا شرطا فى كل عبادة لكن عادة العلماء يقيدون هذه المسئلة به لكونه قد يتساهل فيه بعض الناس ويغفل عنه بعض المبتدئين ونحوهم (قوله صلى الله عليه وسلم وما اجتمع قوم فى بيت من بيوت الله يتلون كتاب الله تعالى ويتدارسونه بينهم الا نزلت عليهم السكينة وغشيتهم الرحمة) قيل المراد بالسكينة ههنا الرحمة وهو الذى اختاره القاضى عياض وهو ضعيف لعطف الرحمة عليه وقيل الطمانينة والوقار وهو احسن وفى هذا دليل لفضل الاجتماع على تلاوة القرآن فى المسجد وهو مذهبنا ومذهب الجمهور وقال مالك يكره وتأوله لبعض اصحابه ويلحق بالمسجد فى تحصيل هذه الفضيلة الاجتماع فى مدرسة ورباط ونحوهما ان شاء الله تعالى ويدل عليه الحديث الذى بعده فانه مطلق يتناول جميع المواضع ويكون التقييد فى الحديث الاول خرج على الغالب لا سيما فى ذلك الزمان فلا يكون له مفهوم يعمل به (قوله صلى الله عليه وسلم ومن بطأ به عمله لم يسرع به نسبه) معناه من كان عمله ناقصا لم يلحقه برتبة اصحاب الاعمال فينبغى ان لا يتكل على شرف النسب وفضيلة الآباء ويقصر فى العمل (قوله لم استحلفكم تهمة لكم) هى بفتح الهاء واسكانها وهى فعلة وفعلة من الوهم والتاء بدل من الواو واتهمته به اذا ظننت به ذلك (قوله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل يباهى بكم الملائكة) معناه يظهر فضلكم لهم ويريهم حسن عملكم ويثنى عليكم عندهم واصل البهاء الحسن والجمال وفلان يباهى بماله اى يفخر ويتجمل بهم على غيرهم ويظهر حسنهم

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا مرحوم بن عبد العزیز عن ابی نعامة السعدی عن ابی عثمان عن ابی سعید الخدری قال خرج معاویة علی حلقة فی المسجد فقال ما اجلسکم قالوا اجلسنا نذکر الله قال آلله ما اجلسکم الا ذاک قالوا والله ما اجلسنا الا ذاک قال اما انی لم استحلفکم تهمة لکم وما کان احد بمنزلتی من رسول الله صلی الله علیه وسلم اقل عنه حدیثا منی وان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج علی حلقة من اصحابه فقال ما اجلسکم قالوا اجلسنا نذکر الله ونحمده علی ما هدانا للاسلام ومن به علینا قال آلله ما اجلسکم الا ذاک قال اما انی لم استحلفکم تهمة لکم ولکنه اتانی جبرئیل فاخبرنی ان الله عز وجل یباهی بکم الملائکة حدثنا یحیی بن یحیی وقتیبة بن سعید وابو الربیع العتکی جمیعا عن حماد قال یحیی نا حماد بن زید عن ثابت عن ابی بردة عن الاغر المزنی وکانت له صحبة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انه لیغان علی قلبی وانی لاستغفر الله فی الیوم مائة مرة حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا غندر عن شعبة عن عمرو بن مرة عن ابی بردة قال سمعت الاغر وکان من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم یحدث ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ایها الناس توبوا الی الله فانی اتوب الی الله فی الیوم مائة مرة حدثنا عبید الله بن معاذ حدثنا ابی ح وحدثنا ابن المثنی نا ابوداود وعبد الرحمن بن مهدی کلاهما عن شعبة فی هذا الاسناد حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا ابوخالد یعنی سلیمان بن حیان ح وحدثنا ابن نمیر نا ابومعاویة ح وحدثنی ابوسعید الاشج نا حفص یعنی ابن غیاث کلاهما عن هشام ح وحدثنی بوخیثمة زهیر بن حرب واللفظ له نا اسماعیل بن ابراهیم عن هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تاب قبل ان تطلع الشمس من مغربها تاب الله علیه حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا محمد بن فضیل وابومعاویة عن عاصم عن ابی عثمان عن ابی موسی قال کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر فجعل الناس یجهرون بالتکبیر فقال النبی صلی الله علیه وسلم ایها الناس اربعوا علی انفسکم انکم لیس تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا وهو معکم قال وانا خلفه وانا اقول لا حول ولا قوة الا بالله فقال یا عبد الله بن قیس لا ادلک علی کنز من کنوز الجنة فقلت بلی یا رسول الله فقال قل لا حول ولا قوة الا بالله حدثنا ابن نمیر واسحاق بن ابراهیم وابوسعید الاشج جمیعا عن حفص بن غیاث عن عاصم بهذا الاسناد نحوه حدثنا ابوکامل فضیل بن حسین نا یزید یعنی ابن زریع نا التیمی عن ابی عثمان عن ابی موسی انهم کانوا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وهم یصعدون فی ثنیة قال فجعل رجل کلما علا ثنیة نادی لا اله الا الله والله اکبر قال فقال نبی الله صلی الله علیه وسلم انکم لا تنادون اصم ولا غائبا قال فقال یا ابا موسی او یا عبد الله بن قیس ألا أدلک علی کلمة من کنز الجنة قلت ما هی یا رسول الله قال لا حول ولا قوة الا بالله وحدثناه محمد بن عبد الاعلی نا المعتمر عن ابیه نا ابوعثمان عن ابی موسی قال بینما رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر نحوه حدثنا خلف بن هشام وابوالربیع قالا نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی عثمان عن ابی موسی قال کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر فذکر نحو حدیث عاصم وحدثناه اسحاق بن ابراهیم انا الثقفی نا خالد الحذاء عن ابی عثمان عن ابی موسی قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزاة فذکر الحدیث وقال فیه والذی تدعونه اقرب الی احدکم من عنق راحلة احدکم ولیس فی حدیثه ذکر لا حول ولا قوة الا بالله

باب استحباب الاستغفار والاستکثار منه (**قوله** صلی الله علیه وسلم انه لیغان علی قلبی انی لاستغفر الله فی الیوم مائة مرة) قال اهل اللغة الغین بالغین المعجمة والتعیم بمعنی واللمراد به هنا ما یتغشی القلب قال القاضی قیل المراد الفترات والغفلات عن الذکر الذی کان شانه الدوام علیه فاذا فتر عنه او غفل عد ذلک ذنبا واستغفر منه قال وقیل هو همه بسبب امته وما اطلع علیه من احوالها بعده فیستغفر لهم وقیل سببه اشتغاله بالنظر فی مصالح امته وامور هم ومحاربة العدو ومداراته وتالیف المؤلفة ونحو ذلک فیشتغل بذلک عن عظیم مقامه فیراه ذنبا بالنسبة الی عظیم منزلته وان کانت هذه الامور من اعظم الطاعات وافضل الاعمال فهی نزول عن عالی درجته ورفیع مقامه من حضوره مع الله تعالی ومشاهدته ومراقبته وفراغه مما سواه فیستغفر لذلک وقیل یحتمل ان هذا الغین هو السکینة التی تغشی قلبه لقوله تعالی فانزل السکینة علیهم ویکون استغفاره اظهارا للعبودیة والافتقار وملازمة الخشوع وشکرا لما اولاه وقد قال المحاسبی خوف الانبیاء والملائکة خوف اعظام وان کانوا آمنین عذاب الله تعالی وقیل یحتمل ان هذا الغین حال خشیة واعظام یغشی القلب ویکون استغفاره شکرا لما سبق وقیل هو شئ یعتری القلوب الصافیة مما تحدث به النفس فیهو شها والله اعلم **باب** التوبة (**قوله** صلی الله علیه وسلم یا ایها الناس توبوا الی الله فانی اتوب الیه فی الیوم مائة مرة) هذا الامر بالتوبة موافق لقوله تعالی وتوبوا الی الله جمیعا ایها المؤمنون وقوله تعالی یا ایها الذین آمنوا توبوا الی الله توبة نصوحا وقد سبق فی الباب قبله بیان سبب استغفاره وتوبته صلی الله علیه وسلم وکن لی الی الاستغفار والتوبة اوجه قال اصحابنا وغیره من العلماء للتوبة ثلثة شروط ان یقلع عن المعصیة وان یندم علی فعلها وان یعزم عزما جازما ان لا یعود الی مثلها ابدا فان کانت المعصیة تتعلق بآدمی فلها شرط رابع وهو رد الظلامة الی صاحبها او تحصیل البراءة منه والتوبة اهم قواعد الاسلام وهی اول مقامات سالکی طریق الآخرة (**قوله** صلی الله علیه وسلم من تاب قبل ان تطلع الشمس من مغربها تاب الله علیه) قال العلماء هذا احد لقبول التوبة وقد جاء فی الحدیث الصحیح ان للتوبة بابا مفتوحا فلا تزال مقبولة حتی یغلق فاذا طلعت الشمس من مغربها اغلق وامتنعت التوبة علی من لم یکن تاب قبل ذلک وهو معنی قوله تعالی یوم یاتی بعض آیات ربک لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانها خیرا ومعنی تاب الله علیه قبل توبته ورضی بها وللتوبة شرط آخر وهو ان یتوب قبل الغرغرة کما جاء فی الحدیث الصحیح وآما فی حالة الغرغرة وهی حالة النزع فلا تقبل توبته ولا غیرها ولا تنفذ وصیته ولا غیرها **باب** استحباب خفض الصوت بالذکر الا فی المواضع التی ورد الشرع برفعه فیها کالتلبیة وغیرها واستحباب الاکثار من قول لا حول ولا قوة الا بالله (**قوله** صلی الله علیه وسلم للناس حین جهروا بالتکبیر یا ایها الناس اربعوا علی انفسکم انکم لیس تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا وهو معکم) اربعوا بهمزة وصل وبفتح الباء الموحدة معناه ارفقوا بانفسکم واخفضوا اصواتکم فان رفع الصوت انما یفعله الانسان لبعد من یخاطبه لیسمعه وانتم تدعون الله تعالی لیس هو باصم ولا غائب بل هو سمیع قریب وهو معکم بالعلم والاحاطة ففیه الندب الی خفض الصوت بالذکر اذا لم تدع حاجة الی رفعه فانه اذا خفضه کان ابلغ فی توقیره وتعظیمه فان دعت حاجة الی الرفع رفع کما جاءت به احادیث (**قوله** صلی الله علیه وسلم فی الروایة الاخری والذی تدعونه اقرب الی احدکم من عنق راحلة احدکم) هو بمعنی ما سبق وحاصله انه مجاز کقوله تعالی ونحن اقرب الیه من حبل الورید والمراد تحقیق سماع الدعاء (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا حول ولا قوة الا بالله کنز من کنوز الجنة) قال العلماء سبب ذلک انها کلمة استسلام وتفویض الی الله تعالی واعتراف بالاذعان له وانه لا صانع غیره ولا راد لامره وان العبد لا یملک مشیا من الامر ومعنی الکنز هنا انه ثواب مدخر فی الجنة وهو ثواب نفیس کما ان الکنز المال النفیس وقال اهل اللغة الحول الحرکة والحیلة ای لا حرکة ولا استطاعة ولا حیلة الا بمشیة الله تعالی وقیل معناه لا حول فی دفع شر ولا قوة فی تحصیل خیر الا بالله وقیل لا حول عن معصیة الله الا بعصمته ولا قوة علی طاعة الا بمعونته وحکی هذا عن ابن مسعود رضی الله عنه وکلمة کنز تکتب قال اهل اللغة ویعبر عن هذه الکلمة بالحوقلة والحولقة وبالاول جزم الازهری والجوهری وبالثانی جزم الجوهری ویقال ایضا لا حیل ولا قوة فی لغة غریبة حکاها الجوهری وغیره۔

باب استحباب الاستغفار والاستکثار منه قالوا والله ما جلسنا الا ذاک الخ فیه استحباب الاستغفار والاستکثار منه والحث علیه لصوت بالذکر الا فی المواضع التی ورد الشرع برفعه فیها

باب الدعوات والتعوذ

حدثنا اسحاق بن ابراهيم انا النضر بن شميل نا عثمان وهو ابن غياث نا ابو عثمان عن ابى موسى الاشعرى قال قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ادلك على كلمة من كنوز الجنة او قال على كنز من كنوز الجنة فقلت بلى فقال لا حول ولا قوة الا بالله **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا الليث ح وحدثنا محمد بن رمح انا الليث عن يزيد بن ابى حبيب عن ابى الخير عن عبد الله بن عمرو عن ابى بكر انه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم علمنى دعاء ادعو به فى صلاتى قال قل اللهم انى ظلمت نفسى ظلما كبيرا وقال قتيبة كثيرا ولا يغفر الذنوب الا انت فاغفر لى مغفرة من عندك وارحمنى انك انت الغفور الرحيم **وحدثنيه** ابو الطاهر انا عبد الله بن وهب اخبرنى رجل سماه وعمرو بن الحارث عن يزيد بن ابى حبيب عن ابى الخير انه سمع عبد الله بن عمرو بن العاص يقول ان ابا بكر الصديق قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم علمنى يا رسول الله دعاء ادعوه فى صلاتى وفى بيتى ثم ذكر بمثل حديث الليث غير انه قال ظلما كثيرا **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب واللفظ لابى بكر قالا نا ابن نمير نا هشام عن ابيه عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو بهؤلاء الدعوات اللهم فانى اعوذ بك من فتنة النار وعذاب النار وفتنة القبر وعذاب القبر ومن شر فتنة الغنى ومن شر فتنة الفقر واعوذ بك من شر فتنة المسيح الدجال اللهم اغسل خطاياى بماء الثلج والبرد ونق قلبى من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس وباعد بينى وبين خطاياى كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم انى اعوذ بك من الكسل والهرم والمأثم والمغرم **وحدثناه** ابو كريب نا ابو معاوية ووكيع عن هشام بهذا الاسناد **وحدثنا** يحيى بن ايوب نا ابن علية قال واخبرنا سليمان التيمى نا انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم انى اعوذ بك من العجز والكسل والجبن والهرم والبخل واعوذ بك من عذاب القبر ومن فتنة القبر ومن فتنة المحيا والممات **وحدثنا** ابو كامل نا يزيد بن زريع ح وحدثنا محمد بن عبد الاعلى نا معتمر كلاهما عن التيمى عن انس عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله غير ان يزيد ليس فى حديثه قوله ومن فتنة المحيا والممات **حدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء انا ابن مبارك عن سليمان التيمى عن انس بن مالك عن النبى صلى الله عليه وسلم انه تعوذ من اشياء ذكرها والبخل **حدثنى** ابو بكر بن نافع العبدى نا بهز بن اسد العمى حدثنى هارون الاعور نا شعيب بن الحبحاب عن انس قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يدعو بهؤلاء الدعوات اللهم انى اعوذ بك من البخل والكسل وارذل العمر وعذاب القبر وفتنة المحيا والممات **حدثنى** عمرو الناقد وزهير بن حرب قالا نا سفيان بن عيينة ح حدثنى سمى عن ابى صالح عن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يتعوذ من سوء القضاء ومن درك الشقاء ومن شماتة الاعداء ومن جهد البلاء قال عمرو فى حديثه قال سفيان اشك انى زدت واحدة منها **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا الليث ح وحدثنا محمد بن رمح واللفظ له انا الليث عن يزيد بن ابى حبيب عن الحارث بن يعقوب ان يعقوب بن عبد الله حدثه انه سمع بسر بن سعيد يقول سمعت سعد بن ابى وقاص يقول سمعت خولة بنت حكيم السلمية تقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من نزل منزلا ثم قال اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق لم يضره شئ حتى يرتحل من منزله ذلك **وحدثنا** هارون بن معروف وابو الطاهر كلاهما عن ابن وهب واللفظ لهارون قال نا عبد الله بن وهب قال واخبرنا عمرو وهو ابن الحارث ان يزيد بن ابى حبيب والحارث بن يعقوب حدثاه عن يعقوب بن عبد الله بن الاشج عن بسر بن سعيد عن سعد بن ابى وقاص عن خولة بنت حكيم السلمية انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا نزل احدكم منزلا فليقل اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق فانه لا يضره شئ حتى يرتحل منه قال يعقوب وقال لقعقاع بن حكيم عن ذكوان عن ابى صالح عن ابى هريرة انه قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما لقيت من عقرب لدغتنى البارحة قال اما لو قلت حين امسيت اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق لم تضرك

باب الدعوات والتعوذ قد سبق فى كتاب الصلوة وغيره بيان تعوذه صلى الله عليه وسلم من فتنة القبر وعذاب القبر وفتنة المسيح الدجال وغسل الخطايا بالماء والثلج واما استعاذته صلى الله عليه وسلم من فتنة الغنى وفتنة الفقر فلانهما حالتان تخشى الفتنة فيهما بالتسخط وقلة الصبر او الوقوع فى حرام او شبهة للحاجة ويخاف فى الغنى من الاشر والبطر والبخل بحقوق المال او انفاقه فى اسراف او فى باطل او نى مفاخر واما الكسل فهو عدم انبعاث النفس للخير وقلة الرغبة مع امكانه واما الجبن فعدم القدرة عليه قيل هو ترك ما يجب فعله والتسويف به وكلاهما تستحب الاعاذة منه قال الخطابى انما استعاذ صلى الله عليه وسلم من الفقر الذى هو فقر النفس لا قلة المال قال القاضى وقد تكون استعاذته من فقر المال وللمراد الفتنة فى عدم احتماله وقلة الرضى به ولهذا قال فتنة الفقر ولم يقل الفقر وقد جاءت احاديث كثيرة فى الصحيح بفضل الفقر واما استعاذته صلى الله عليه وسلم من الهرم فالمراد به الاستعاذة من الرذالى ارذل العمر كما جاء فى الرواية التى بعدها وسبب ذلك ما فيه من الخرف واختلال العقل والحواس والضبط والفهم وتشويه بعض المنظر والعجز عن كثير من الطاعات والتساهل فى بعضها واما استعاذته صلى الله عليه وسلم من المغرم وهو الدين فقد فسره صلى الله عليه وسلم فى الاحاديث السابقة فى كتاب الصلوة ان الرجل اذا غرم حدث فكذب ووعد فاخلف ولانه قد يطول الدين صاحب الدين ولانه قد يشتغل به قلبه وربما مات قبل وفائه فبقيت ذمته مرتهنة به واما استعاذته صلى الله عليه وسلم من الجبن والبخل فلما فيهما من التقصير عن اداء الواجبات والقيام بحقوق الله تعالى وازالة المنكر والاغلاظ على العصاة ولانه بشجاعة النفس وقوتها المعتدلة تتم العبادات ويقوم بنصر المظلوم والجهاد وبالسلامة من البخل يقوم بحقوق المال وينبعث للانفاق والجود ولمكارم الاخلاق ويمتنع من الطمع فيما ليس له قال العلماء واستعاذته صلى الله عليه وسلم من هذه الاشياء لتكمل صفاته فى كل احواله وشرعه ايضا تعليما لامته وفى هذه الاحاديث دليل لاستحباب الدعاء والاستعاذة من كل الاشياء المذكورة ومعانيها وهذا هو الصحيح الذى اجمع عليه العلماء واهل الفتاوى فى الامصار فى كل الاعصار وذهب طائفة من الزهاد واهل المعارف الى ان ترك الدعاء افضل استسلاما للقضاء وقال آخرون منهم ان دعا للمسلمين فحسن وان دعا لنفسه فالاولى تركه وقال آخرون منهم ان وجد فى نفسه باعثا للدعاء استحب والا فلا ودليل الفقهاء ظواهر القرآن والسنة فى الامر بالدعاء وفعله والاخبار عن الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم اجمعين بفعله وفى هذه الاحاديث ذكر المأثم والمغرم وفيها فتنة المحيا والممات اى فتنة الحياة والموت (قوله ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يتعوذ من سوء القضاء ومن درك الشقاء ومن شماتة الاعداء ومن جهد البلاء) اما درك الشقاء فالمشهور فيه فتح الراء وحكى القاضى وغيره ان بعضهم رواه مسلم رواه ساكنها وهى لغة وجهد البلاء بفتح الجيم وضمها الفتح اشهر وافصح فاما الاستعاذة من سوء القضاء فيدخل فيها سوء القضاء فى الدين والدنيا والبدن والمال والاهل وقد يكون ذلك فى الخاتمة واما درك الشقاء فيكون ايضا فى امور الآخرة والدنيا ومعناه اعوذ بك ان يدركنى شقاء وشماتة الاعداء بى فرح العدو ببلية تنزل بعده يقال منه شمت بكسر الميم يشمت بفتحها فهو شامت واشمته غيره واما جهد البلاء فروى عن ابن عمر انه فسره بقلة المال وكثرة العيال وقال غيره هى الحالة الشاقة (قوله صلى الله عليه وسلم اعوذ بكلمات الله التامات) قيل معناه الكاملات التى لا يدخل فيها نقص او عيب وقيل النافعة الشافية وقيل المراد بالكلمات هنا القرآن والله اعلم

باب الدعاء عند النوم

وحدثنی عیسی بن حماد المصری اخبرنی اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن جعفر عن یعقوب انه ذکر له ان ابا صالح مولی غطفان اخبره انه سمع ابا هریرة یقول قال رجل یا رسول الله لدغتنی عقرب بمثل حدیث ابن وهب حدثنا عثمان بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم واللفظ لعثمان قال اسحاق انا وقال عثمان نا جریر عن منصور عن سعد بن عبیدة قال حدثنی البراء بن عازب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا اخذت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلوة ثم اضطجع علی شقك الایمن ثم قل اللهم انی اسلمت وجهی الیك وفوضت امری الیك والجأت ظهری الیك رغبة ورهبة الیك لا ملجأ ولا منجا منك الا الیك آمنت بکتابك الذی انزلت وبنبیك الذی ارسلت واجعلهن من آخر کلامك فان مت من لیلتك مت وانت علی الفطرة قال فرددتهن لاستذکرهن فقلت آمنت برسولك الذی ارسلت قال قل آمنت بنبیك الذی ارسلت وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر نا عبد الله یعنی ابن ادریس قال سمعت حصینا عن سعد بن عبیدة عن البراء بن عازب عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث غیر ان منصورا اتم حدیثا وزاد فی حدیث حصین وان اصبح اصاب خیرا۔ حدثنا محمد بن المثنی نا ابو داؤد نا شعبة ح وحدثنا ابن بشار نا عبد الرحمن وابو داؤد قالا نا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت سعد بن عبیدة یحدث عن البراء بن عازب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امر رجلا اذا اخذ مضجعه من اللیل ان یقول اللهم اسلمت نفسی الیك ووجهت وجهی الیك والجأت ظهری الیك وفوضت امری الیك رغبة ورهبة الیك لا ملجأ ولا منجا منك الا الیك آمنت بکتابك الذی انزلت وبرسولك الذی ارسلت فان مات مات علی الفطرة ولم یذکر ابن بشار فی حدیثه من اللیل حدثنا یحیی بن یحیی انا ابو الاحوص عن ابی اسحاق عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لرجل یا فلان اذا اویت الی فراشك بمثل حدیث عمرو بن مرة غیر انه قال وبنبیك الذی ارسلت فان مت من لیلتك مت علی الفطرة وان اصبحت اصبت خیرا حدثنا ابن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابی اسحاق انه سمع البراء بن عازب یقول امر رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا بمثله ولم یذکر وان اصبحت اصبت خیرا حدثنا عبید الله بن معاذ نا ابی نا شعبة عن عبد الله بن ابی السفر عن ابی بکر بن ابی موسی عن البراء ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا اخذ مضجعه قال اللهم باسمك احیی وباسمك اموت واذا استیقظ قال الحمد لله الذی احیانا بعد ما اماتنا والیه النشور حدثنا عقبة بن مکرم العمی وابو بکر بن نافع قالا نا غندر نا شعبة عن خالد قال سمعت عبد الله بن الحارث یحدث عن عبد الله بن عمر انه امر رجلا اذا اخذ مضجعه قال اللهم خلقت نفسی وانت توفاها لك مماتها ومحیاها ان احییتها فاحفظها وان امتها فاغفر لها اللهم اسالك العافیة فقال له رجل اسمعت هذا من عمر فقال من خیر من عمر من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ابن نافع فی روایته عن عبد الله بن الحارث ولم یذکر سمعت حدثنی زهیر بن حرب نا جریر عن سهیل قال کان ابو صالح یامرنا اذا اراد احدنا ان ینام ان یضطجع علی شقه الایمن ثم یقول اللهم رب السموات ورب الارض ورب العرش العظیم ربنا ورب کل شیء فالق الحب والنوی ومنزل التوریة والانجیل والفرقان اعوذ بك من شر کل شیء انت آخذ بناصیته اللهم انت الاول فلیس قبلك شیء وانت الآخر فلیس بعدك شیء وانت الظاهر فلیس فوقك شیء وانت الباطن فلیس دونك شیء اقض عنا الدین واغننا من الفقر وکان یروی ذلك عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم

باب الدعاء عند النوم (قوله صلی الله علیه وسلم فی حدیث البراء اذا اخذت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلوة ثم اضطجع علی شقك الایمن ثم قل اللهم انی اسلمت وجهی الیك الی آخره) فقوله صلی الله علیه وسلم اذا اخذت مضجعك معناه اذا اردت النوم فی مضجعك فتوضأ والمضجع بفتح المیم وفی هذا الحدیث ثلث سنن مهمة مستحبة لیست بواجبة احداها الوضوء عند ارادة النوم فان کان متوضأ کفاه ذلك الوضوء لان المقصود النوم علی طهارة مخافة ان یموت فی لیلته ولیکون اصدق لرؤیاه وابعد من تلعب الشیطان به فی منامه وترویعه ایاه الثانیة النوم علی الشق الایمن لان النبی صلی الله علیه وسلم کان یحب التیامن ولانه اسرع الی الانتباه الثالثة ذکر الله تعالی لیکون خاتمة عمله (قوله صلی الله علیه وسلم اللهم انی اسلمت وجهی الیك وفی الروایة الاخری اسلمت نفسی الیك ای استسلمت وجعلت نفسی منقادة لك طائعة لحکمك) قال العلماء الوجه والنفس هنا بمعنی الذات کلها یقال سلم واسلم واستسلم بمعنی ومعنی الجأت ظهری الیك ای توکلت علیك واعتمدتك فی امری کله کما یعتمد الانسان بظهره الی ما یسنده (وقوله رغبة ورهبة) ای طمعا فی ثوابك وخوفا من عذابك (قوله صلی الله علیه وسلم مت علی الفطرة) ای الاسلام وان اصبحت اصبت خیرا ای حصل ثواب هذه السنن واهتمامك بالخیر ومتابعتك امر الله تعالی ورسوله صلی الله علیه وسلم (قوله فرددتهن لاستذکرهن فقلت آمنت برسولك الذی ارسلت قال قل آمنت بنبیك الذی ارسلت) اختلف العلماء فی سبب انکاره صلی الله علیه وسلم ورده اللفظ فقیل انما رده لان قوله آمنت برسولك یحتمل غیر النبی صلی الله علیه وسلم من حیث اللفظ واختار المازری وغیره ان سبب الانکار ان هذا ذکر ودعاء فینبغی فیه الاقتصار علی اللفظ الوارد بحروفه وقد یتعلق الجزاء بتلك الحروف ولعله اوحی الیه صلی الله علیه وسلم بهذه الکلمات فیتعین اداؤها بحروفها وهذا القول حسن وقیل لان قوله وبنبیك الذی ارسلت فیه جزالة من حیث صنعة الکلام وفیه جمع النبوة والرسالة فاذا قال رسولك الذی ارسلت فات هذان الامران مع ما فیه من تکریر لفظ رسول وارسلت واهل البلاغة یعیبونه وقد قدمنا فی اول شرح خطبة هذا الکتاب انه لا یلزم من الرسالة النبوة ولا عکسه واحتج بعض العلماء بهذا الحدیث لمنع الروایة بالمعنی وجمهورهم علی جوازها من العارف ویجیبون عن هذا الحدیث بان المعنی هنا مختلف ولا خلاف فی المنع اذا اختلف المعنی (قوله صلی الله علیه وسلم اذا اویت الی فراشك) ای انضممت الیه ودخلت فیه کما قال فی الروایة الاخری بعد اذا اخذ مضجعه وقال فی الحدیث الآخر بعد هذا کان اذا اوی الی فراشه قال الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وکفانا وآوانا فاما اویت واوی الی فراشك فمقصور واما قوله وآوانا فممدود وهذا هو الصحیح الفصیح المشهور وحکی القصر فیهما وحکی المد فیهما وسبق بیانه مرات وقیل معنی آوانا هنا رحمنا (قوله فکم ممن لا کافی له ولا مؤوی) ای لا راحم ولا عاطف علیه وقیل معناه لا وطن له ولا سکن یاوی الیه (قوله صلی الله علیه وسلم اللهم باسمك احیی وباسمك اموت) قیل معناه بذکر اسمك احیی ما حییت وعلیه اموت وقیل معناه بك احیی ای انت تحیینی وانت تمیتنی والاسم هنا هو المسمی (قوله صلی الله علیه وسلم الحمد لله الذی احیانا بعد ما اماتنا والیه النشور) المراد باماتنا النوم واما النشور فهو الاحیاء للبعث یوم القیامة فنبه صلی الله علیه وسلم باعادة الیقظة بعد النوم الذی هو کالموت علی اثبات البعث بعد الموت قال العلماء وحکمة الدعاء عند ارادة النوم ان تکون خاتمة اعماله کما سبق وحکمته اذا اصبح ان یکون اول عمله بذکر التوحید والکلم الطیب (قوله صلی الله علیه وسلم اللهم خلقت نفسی وانت توفاها لك مماتها ومحیاها) ای حیوتها وموتها وجمیع امورها لك وبقدرتك وفی سلطانك (قوله اعوذ بك من شر کل شیء انت آخذ بناصیته) ای من شر کل شیء من المخلوقات لانها کلها فی سلطانه وهو آخذ بنواصیها

وحدثنى عبد الحميد بن بيان الواسطى نا خالد يعنى الطحان عن سهيل عن ابيه عن ابى هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرنا اذا اخذنا مضاجعنا ان نقول بمثل حديث جرير وقال من شر كل دابة انت اخذ بناصيتها **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا نا ابن ابى عبيدة قال نا ابى ح وحدثنا ابو كريب محمد بن العلاء نا ابو اسامة كلاهما عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة قال اتت فاطمة النبى صلى الله عليه وسلم تسأله خادما فقال لها قولى اللهم رب السموات السبع بمثل حديث سهيل عن ابيه **وحدثنا** اسحاق بن موسى الانصارى نا انس بن عياض نا عبيد الله حدثنى سعيد بن ابى سعيد المقبرى عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا اوى احدكم الى فراشه فليأخذ داخلة ازاره فلينفض بها فراشه وليسم الله فانه لا يعلم ما خلفه بعده على فراشه فاذا اراد ان يضطجع فليضطجع على شقه الايمن وليقل سبحانك ربى بك وضعت جنبى وبك ارفعه ان امسكت نفسى فاغفر لها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادك الصالحين **حدثنا** ابو كريب نا عبدة عن عبيد الله بن عمر بهذا الاسناد وقال ثم ليقل باسمك ربى وضعت جنبى فان احييت نفسى فارحمها **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة نا يزيد بن هارون عن حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اوى الى فراشه قال الحمد لله الذى اطعمنا وسقانا وكفانا وآوانا فكم ممن لا كافى له ولا مؤوى **حدثنا** يحيى بن يحيى واسحاق بن ابراهيم واللفظ ليحيى انا جرير عن منصور عن هلال عن فروة بن نوفل الاشجعى قال سألت عائشة عما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو به اذا قالت كان يقول اللهم انى اعوذ بك من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا نا عبد الله ابن ادريس عن حصين عن هلال عن فروة بن نوفل قال سألت عائشة عن دعاء كان يدعو به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كان يقول اللهم انى اعوذ بك من شر ما عملت وشر ما لم اعمل **حدثنا** محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا ابن ابى عدى ح وحدثنا محمد بن عمرو بن جبلة نا محمد يعنى ابن جعفر كلاهما عن شعبة عن حصين بهذا الاسناد مثله غير ان فى حديث محمد بن جعفر ومن شر ما لم اعمل **وحدثنى** عبد الله بن هاشم نا وكيع عن الاوزاعى عن عبدة بن ابى لبابة عن هلال بن يساف عن فروة بن نوفل عن عائشة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يقول فى دعائه اللهم انى اعوذ بك من شر ما عملت وشر ما لم اعمل **حدثنى** حجاج بن الشاعر نا عبد الله بن عمر وابو معمر نا عبد الوارث نا الحسين حدثنى ابن بريدة عن يحيى بن يعمر عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم لك اسلمت وبك آمنت وعليك توكلت واليك انبت وبك خاصمت اللهم انى اعوذ بعزتك لا اله الا انت ان تضلنى انت الحى الذى لا يموت والجن والانس يموتون **حدثنى** ابو الطاهر نا عبد الله بن وهب اخبرنى سليمان بن بلال عن سهيل بن ابى صالح عن ابيه عن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا كان فى سفر فاسحر يقول سمع سامع بحمد الله وحسن بلائه علينا ربنا صاحبنا وافضل علينا عائذا بالله من النار **حدثنا** عبيد الله بن معاذ العنبرى نا ابى نا شعبة عن ابى اسحاق عن ابى بردة بن ابى موسى الاشعرى عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم انه كان يدعو بهذا الدعاء اللهم اغفر لى خطيئتى وجهلى واسرافى فى امرى وما انت اعلم به منى اللهم اغفر لى جدى وهزلى وخطأى وعمدى وكل ذلك عندى اللهم اغفر لى ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم به منى انت المقدم وانت المؤخر وانت على كل شئ قدير **وحدثنا** محمد بن بشار نا عبد الملك بن الصباح المسمعى نا شعبة فى هذا الاسناد **حدثنا** ابراهيم بن دينار نا ابو قطن عمرو بن الهيثم القطعى عن عبد العزيز بن عبد الله بن ابى سلمة الماجشون عن قدامة بن موسى عن ابى صالح السمان عن ابى هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اصلح لى دينى الذى هو عصمة امرى واصلح لى دنياى التى فيها معاشى واصلح لى آخرتى التى فيها معادى واجعل الحياة زيادة لى فى كل خير واجعل الموت راحة لى من كل شر

(**قوله** صلى الله عليه وسلم اللهم انت الاول فليس قبلك شئ وانت الآخر فليس بعدك شئ وانت الظاهر فليس فوقك شئ وانت الباطن فليس دونك شئ اقض عنا الدين) يحتمل ان المراد بالدين هنا حقوق الله تعالى وحقوق العباد كلها من جميع الانواع واما معنى الظاهر من اسماء الله فقيل هو من الظهور بمعنى القهر والغلبة وكمال القدرة ومنه ظهر فلان على فلان وقيل الظاهر بالدلائل القطعية والباطن المحتجب عن خلقه وقيل العالم بالخفيات واما تسميته سبحانه وتعالى بالآخر فقال الامام ابو بكر بن الباقلانى معناه الباقى بصفاته من العلم والقدرة وغيرهما التى كان عليها فى الازل ويكون كذلك بعد موت الخلائق وذهاب علومهم وقدرهم وحواسهم وتفرق اجسامهم قال وتعلقت المعتزلة بهذا الاسم فاحتجوا به لمذهبهم فى فناء الاجسام وذهابها بالكلية قالوا ومعناه الباقى بعد فناء خلقه ومذهب اهل الحق خلاف ذلك وان المراد بالآخر بصفاته بعد ذهاب صفاتهم ولهذا يقال آخر من بقى من بنى فلان فلان يراد حيوته ولا يراد فناء اجسام موتاهم وعدها هذا كلام ابن الباقلانى (**قوله** صلى الله عليه وسلم اذا اوى احدكم الى فراشه فليأخذ داخلة ازاره فلينفض بها فراشه وليسم الله تعالى فانه لا يعلم ما خلفه بعده على فراشه) داخلة الازار طرفه ومعناه انه يستحب ان ينفض فراشه قبل ان يدخل فيه لئلا يكون قد دخل فيه حية او عقرب او غيرهما من الموذيات وينفض بيده مستورة بطرف ازاره لئلا يحصل فى يده مكروه ان كان هناك **باب** فى الادعية **قوله** صلى الله عليه وسلم اللهم انى اعوذ بك من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل) قالوا معناه من شر ما اكتسبته مما قد يقتضى عقوبة فى الدنيا او يقتضى فى الآخرة وان لم اكن قصدته وتحتمل ان المراد تعليم الامة الدعاء (**قوله** صلى الله عليه وسلم اللهم لك اسلمت وبك آمنت) معناه لك انقدت وبك صدقت وفيه اشارة الى الفرق بين الايمان والاسلام وقد سبق ايضاحه فى اول كتاب الايمان و**قوله** صلى الله عليه وسلم وعليك توكلت اى فوضت امرى اليك والبك انبت اى اقبلت بهمتى وطاعتى واعرضت عما سواك وبك خاصمت اى بك احتج وادافع واقاتل (**قوله** ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا كان فى سفر واسحر يقول سمع سامع بحمد الله وحسن بلائه علينا ربنا صاحبنا وافضل علينا عائذا بالله من النار) اما اسحر فمعناه قام فى السحر اوركب فى السحر اوانتهى فى سيره الى السحر وهو آخر الليل واما سمع سامع فروى بوجهين احدهما فتح الميم من سمع وتشديدها والثانى كسرها مع تخفيفها واختار القاضى هنا فى المشارق وصاحب المطالع التشديد واشار الى انه رواية اكثر رواة مسلم قالا ومعناه بلغ سامع قولى هذا لغيره وقال مثله تنبيها على الذكر فى السحر والدعاء فى ذلك وضبطه الخطابى وآخرون بالكسر والتخفيف قال الخطابى معناه شهد شاهد قال وهو امر بلفظ الخبر وحقيقته ليسمع السامع وليشهد الشاهد على حمدنا لله تعالى على نعمه وحسن بلائه **وقوله** بناصاحبنا وافضل علينا اى احفظنا وحطنا واكلأنا وافضل علينا بجزيل نعمك واصرف عنا كل مكروه (**وقوله** عائذا بالله من النار) منصوب على الحال اى اقول هذا فى حال استعاذتى واستجارتى بالله من النار (**قوله** صلى الله عليه وسلم اللهم اغفر لى خطيئتى وجهلى واسرافى الى قوله وكل ذلك عندى) اى انا متصف بهذه الاشياء فاغفرها لى قيل قاله تواضعا وعدها على نفسه فلت الكمال فنوبا وقيل اراد ما كان عن سهو وقيل ما كان قبل النبوة وعلى كل حال فهو صلى الله عليه وسلم مغفور له ما تقدم من ذنبه وما تاخر فدعا بهذا وغيره تواضعا لان الدعاء عبادة قال اهل اللغة الاسراف

حدثنا محمد بن المثنى ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابى اسحاق عن ابى الاحوص عن عبد الله عن النبى صلى الله عليه وسلم انه كان يقول اللهم انى اسالك الهدى والتقى والعفاف والغنى **وحدثنا** محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا عبد الرحمن عن سفيان عن ابى اسحاق بهذا الاسناد مثله غير ان ابن المثنى قال فى روايته والعفة **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة واسحاق بن ابراهيم ومحمد بن عبد الله بن نمير واللفظ لابن نمير قال اسحاق انا وقال الاخران نا ابو معاوية عن عاصم عن عبد الله بن الحارث وعن ابى عثمان النهدى عن زيد بن ارقم قال لاقولن لكم الا كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال كان يقول اللهم انى اعوذ بك من العجز والكسل والجبن والبخل والهرم وعذاب القبر اللهم ات نفسى تقواها وزكها انت خير من زكاها انت وليها ومولاها اللهم انى اعوذ بك من علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوة لا يستجاب لها **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا عبد الواحد بن زياد عن الحسن بن عبيد الله نا ابراهيم ابن سويد النخعى نا عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله بن مسعود قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا امسى قال امسينا وامسى الملك لله والحمد لا اله الا الله وحده لا شريك له قال الحسن فحدثنى الزبيد انه حفظ عن ابراهيم فى هذا له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير اللهم اسالك خير هذه الليلة واعوذ بك من شر هذه الليلة وشر ما بعدها اللهم انى اعوذ بك من الكسل وسوء الكبر اللهم انى اعوذ بك من عذاب فى النار وعذاب فى القبر **حدثنا** عثمان بن ابى شيبة نا جرير عن الحسن بن عبيد الله عن ابراهيم بن سويد عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله قال كان نبى الله صلى الله عليه وسلم اذا امسى قال امسينا وامسى الملك لله والحمد لله لا اله الا الله وحده لا شريك له قال اراه قال فيهن له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير رب اسالك خير ما فى هذه الليلة وخير ما بعدها واعوذ بك من شر ما فى هذه الليلة وشر ما بعدها رب اعوذ بك من الكسل وسوء الكبر رب اعوذ بك من عذاب فى النار وعذاب فى القبر واذا اصبح قال ذلك ايضا اصبحنا واصبح الملك لله **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة نا حسين بن على عن زائدة عن الحسن بن عبيد الله عن ابراهيم بن سويد عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا امسى قال مسينا وامسى الملك لله والحمد لله لا اله الا الله وحده لا شريك له اللهم انى اسالك من خير هذه الليلة وخير ما فيها واعوذ بك من شرها وشر ما فيها اللهم انى اعوذ بك من الكسل والهرم وسوء الكبر وفتنة الدنيا وعذاب القبر قال الحسن بن عبيد الله وزادنى فيه زبيد عن ابراهيم بن سويد عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله رفعه انه قال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا ليث عن سعيد بن ابى سعيد عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول لا اله الا الله وحده اعز جنده ونصر عبده وغلب الاحزاب وحده فلا شئ بعده **حدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء نا ابن ادريس قال سمعت عاصم بن كليب عن ابى بردة عن على قال قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم قل اللهم اهدنى وسددنى واذكر بالهدى هدايتك الطريق والسداد سداد السهم **وحدثنا** ابن نمير نا عبد الله يعنى ابن ادريس اخبر نا عاصم بن كليب بهذا الاسناد قال قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم قل اللهم انى اسالك الهدى والسداد ثم ذكر بمثله **وحدثنا** قتيبة بن سعيد وعمر والناقد وابن ابى عمر واللفظ لابن ابى عمر قالوا نا سفيان عن محمد بن عبد الرحمن مولى ال طلحة عن كريب عن ابن عباس عن جويرية ان النبى صلى الله عليه وسلم خرج من عندها بكرة حين صلى الصبح وهى فى مسجدها ثم رجع بعد ان اضحى وهى جالسة قال ما زلت على الحال التى فارقتك عليها قالت نعم قال النبى صلى الله عليه وسلم لقد قلت بعدك اربع كلمات ثلاث مرات لو وزنت بما قلت منذ اليوم لوزنتهن سبحان الله وبحمده عدد خلقه ورضى نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب واسحاق عن محمد بن بشر عن مسعر عن محمد بن عبد الرحمن عن ابى رشدين عن ابن عباس عن جويرية قالت مر بها رسول الله صلى الله عليه وسلم حين صلى الغداة او بعد ما صلى الغداة فذكر نحوه غير انه قال سبحان الله عدد خلقه سبحان الله رضى نفسه سبحان الله زنة عرشه سبحان الله مداد كلماته

باب التسبيح اول النهار وعند النوم وغير ذلك

مجاوزة الحد (**قوله** صلى الله عليه وسلم انت المقدم وانت المؤخر) يقدم من يشاء من خلقه الى رحمته بتوفيقه ويؤخر من يشاء عن ذلك بخذلانه (**قوله** صلى الله عليه وسلم اللهم انى اسالك الهدى والتقى والعفاف والغنى) اما العفاف والعفة فهو التنزه عما لا يباح والكف عنه والغنى هنا غنى النفس والاستغناء عن الناس وعما فى ايديهم (**قوله** صلى الله عليه وسلم اللهم آت نفسى تقواها وزكها انت خير من زكاها انت وليها ومولاها اللهم انى اعوذ بك من علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع) هذا الحديث وغيره من الادعية المسجوعة دليل لما قاله العلماء ان السجع المذموم فى الدعاء هو المتكلف فانه يذهب الخشوع والخضوع والاخلاص وينهى عن الضراعة والافتقار وفراغ القلب فاما ما حصل بلا تكلف ولا اعمال فكر لكمال الفصاحة ونحو ذلك او كان محفوظا فلا باس به بل هو حسن ومعنى نفس لا تشبع استعاذة من الحرص والطمع والشره وتعلق النفس بالآمال البعيدة ومعنى زكها طهرها ولفظة خير ليست للتفضيل بل معناه لا مزكى لها الا انت كما قال انت وليها (**قوله** صلى الله عليه وسلم اللهم انى اعوذ بك من الكسل وسوء الكبر) قال القاضى رويناه الكبر باسكان الباء وفتحها فالاسكان بمعنى التعاظم على الناس والفتح بمعنى الهرم والخرف والرد الى ارذل العمر كما فى الحديث الآخر قال القاضى وهذا اظهر واشهر بما قبله قال وبالوجهين ذكره الهروى وبالوجهين ذكره الخطابى وصوب الفتح وتعضده رواية النسائى وسوء العمر (**قوله** صلى الله عليه وسلم وغلب الاحزاب وحده) اى قبائل الكفار المتحزبين عليهم وحده اى من غير قتال الآدميين بل ارسل عليهم ريحا وجنودا لم تروها (**قوله** صلى الله عليه وسلم فلا شئ بعده) اى سواه (**قوله** صلى الله عليه وسلم قل اللهم اهدنى وسددنى واذكر بالهدى هدايتك الطريق والسداد سداد السهم) اما السداد هنا بفتح السين وسداد السهم تقويمه ومعنى سددنى وفقنى واجعلنى مصيبا فى جميع امورى مستقيما واصل السداد الاستقامة والقصد فى الامور واما الهدى هنا فهو الرشاد ويذكر ويؤنث ومعنى اذكر بالهدى هدايتك الطريق والسداد سداد السهم اى تذكر ذلك فى حال دعائك بهذين اللفظين لان هادى الطريق لا يزيغ عنه وسداد السهم يحرص على تقويمه للاستقيم رميه حتى يقومه كذا الداعى ينبغى ان يحرص على تسديد علمه وتقويمه لزومه السنة وقيل ليتذكر بهذا اللفظ السداد والهدى للاينساه **باب** التسبيح اول النهار وعند النوم (**قوله** هى فى مسجدها) اى موضع صلوتها (**قوله** سبحان الله وبحمده مداد كلماته) هو بكسر الميم قيل معناه مثلها فى العدد وقيل مثلها فى انها لا تنفد وقيل فى الثواب والمداد هنا مصدر بمعنى المد وهو ما كثرت به الشئ قال العلماء واستعمالنا لها مجاز لان كلمات الله تعالى لا تحصر بهذا لا غير والمراد المبالغة به فى الكثرة لانه ذكر اولا ما يحصر العدد الكثير من عدد الخلق ثم زنة العرش ثم ارتقى الى ما هو اعظم من ذلك وعبر عنه بهذا اى ما لا يحيط به عد كما لا تحصى كلمات الله تعالى (**قوله** عن ابى رشدين) هو بكسر الراء وهو كريب المذكور فى الرواية الاولى

حدثنا محمد بن المثنی ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن الحکم قال سمعت ابن ابی لیلی قال حدثنا علی ان فاطمة اشتکت ما تلقی من الرحی فی یدها واتی النبی صلی الله علیه وسلم سبی فانطلقت فلم تجده ولقیت عائشة فاخبرتها فلما جاء النبی صلی الله علیه وسلم اخبرته عائشة بمجیء فاطمة الیها فجاء النبی صلی الله علیه وسلم الینا وقد اخذنا مضاجعنا فذهبنا نقوم فقال النبی صلی الله علیه وسلم علی مکانکما فقعد بیننا حتی وجدت برد قدمه علی صدری ثم قال الا اعلمکما خیرا مما سألتما اذا اخذتما مضاجعکما ان تکبرا الله اربعا وثلثین وتسبحاه ثلثا وثلثین وتحمداه ثلثا وثلثین فهو خیر لکما من خادم وحدثناه ابوبکر ابن ابی شیبة نا وکیع ح وحدثنا عبید الله بن معاذ نا ابی ح وحدثنا ابن المثنی نا ابن ابی عدی کلهم عن شعبة بهذا الاسناد وفی حدیث معاذ اذا اخذتما مضجعکما من اللیل وحدثنی زهیر بن حرب نا سفیان بن عیینة عن عبید الله بن ابی یزید عن مجاهد عن ابن ابی لیلی عن علی بن ابی طالب ح وحدثنا محمد ابن عبد الله بن نمیر وعبید بن یعیش عن عبد الله بن نمیر نا عبد الملک عن عطاء بن ابی رباح عن مجاهد عن ابن ابی لیلی عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو حدیث الحکم عن ابن ابی لیلی وزاد فی الحدیث قال علی ما ترکته منذ سمعته من النبی صلی الله علیه وسلم قیل له ولا لیلة صفین قال ولا لیلة صفین وفی حدیث عطاء عن مجاهد عن ابن ابی لیلی قال قلت له ولا لیلة صفین حدثنی امیة بن بسطام العیشی نا یزید بن زریع نا روح وهو ابن القاسم عن سهل عن ابیه عن ابی هریرة ان فاطمة اتت النبی صلی الله علیه وسلم تسأله خادما وشکت العمل فقال ما الفیتیه عندنا قال الا ادلک علی ما هو خیر لک من خادم تسبحین ثلاثا وثلاثین وتحمدین ثلاثا وثلاثین وتکبرین اربعا وثلاثین حین تأخذین مضجعک وحدثنیه احمد بن سعید الدارمی ثنا حبان نا وهیب نا سهیل بهذا الاسناد حدثنی قتیبة بن سعید نا لیث عن جعفر بن ربیعة عن الاعرج عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا سمعتم صیاح الدیکة فسلوا الله من فضله فانها رأت ملکا واذا سمعتم نهیق الحمار فتعوذوا بالله من الشیطان فانها رأت شیطانا حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار وعبید الله بن سعید واللفظ لابن سعید قالوا نا معاذ بن هشام حدثنی ابی عن قتادة عن ابی العالیة عن ابن عباس ان نبی الله صلی الله علیه وسلم کان یقول عند الکرب لا اله الا الله العظیم الحلیم لا اله الا الله رب العرش العظیم لا اله الا الله رب السموت ورب الارض رب العرش الکریم حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا وکیع عن هشام بهذا الاسناد وحدیث معاذ بن هشام اتم وحدثناه عبد بن حمید انا محمد بن بشر العبدی نا سعید بن ابی عروبة عن قتادة ان ابا العالیة الریاحی حدثهم عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یدعو بهن ویقولهن عند الکرب فذکر بمثل حدیث معاذ بن هشام عن ابیه عن قتادة غیر انه قال رب السموت والارض وحدثنی محمد بن حاتم نا بهز نا حماد بن سلمة اخبرنی یوسف بن عبد الله بن الحارث عن ابی العالیة عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا حزبه امر قال فذکر بمثل حدیث معاذ عن ابیه وزاد معهن لا اله الا الله رب العرش الکریم حدثنی زهیر بن حرب نا حبان بن هلال نا وهیب نا سعید الجریری عن ابی عبد الله الجسری عن ابن الصامت عن ابی ذر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل ای الکلام افضل قال ما اصطفاه الله لملائکته او لعباده سبحان الله وبحمده حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا یحیی بن ابی بکیر عن شعبة عن الجریری عن ابی عبد الله الجسری من عنزة عن عبد الله بن الصامت عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا اخبرک باحب الکلام الی الله قلت یا رسول الله اخبرنی باحب الکلام الی الله فقال ان احب الکلام الی الله سبحان الله وبحمده حدثنی احمد بن عمر بن حفص الوکیعی نا محمد بن فضیل نا ابی عن طلحة بن عبید الله بن کریز عن ام الدرداء عن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من عبد مسلم یدعو لاخیه بظهر الغیب الا قال الملک ولک بمثل

(قوله فی حدیث علی وفاطمة رضی الله عنهما حتی وجدت برد قدمه علی صدری) کذا هو فی نسخ مسلم قدمه مفردة وفی البخاری قدمیه بالتثنیة وهی زیادة ثقة لا تخالف الاولی (قوله قیل لعلی رضی الله عنه ما ترکتهن لیلة صفین قال ولا لیلة صفین) معناه لم یمنعنی منهن عظم ذلک الامر والشغل الذی کنت فیه ولیلة صفین هی لیلة الحرب المعروفة بصفین وهو موضع بقرب الفرات کانت فیه حرب عظیمة بینه وبین اهل الشام باب استحباب الدعاء عند صیاح الدیک (قوله صلی الله علیه وسلم اذا سمعتم صیاح الدیکة فاسئلوا الله من فضله فانها رأت ملکا قال القاضی سببه رجاء تامین الملائکة علی الدعاء واستغفارهم وشهادتهم بالتضرع والاخلاص وفیه استحباب الدعاء عند حضور الصالحین والتبرک بهم باب دعاء الکرب فیه حدیث ابن عباس وهو حدیث جلیل ینبغی الاعتناء به والاکثار عنه عند الکرب والامور العظیمة قال الطبری کان السلف یدعون به ویسمونه دعاء الکرب فان قیل هذا ذکر ولیس فیه دعاء فجوابه من وجهین مشهورین احدهما ان هذا الذکر یستفتح به الدعاء ثم یدعو بما شاء والثانی جواب سفیان بن عیینة فقال اما علمت قوله تعالی من شغله ذکری عن مسئلتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین وقال الشاعر اذا اثنی علیک المرء یوما کفاه من تعرضه الثناء (قوله کان اذا حزبه امر) هو بحاء مهملة ثم زای مفتوحتین ثم موحدة ای نابه والم به امر شدید قال القاضی قال بعض العلماء وهذه الفضائل المذکورة فی هذه الاذکار انما هی لاهل الشرف فی الدین والطهارة من الکبائر دون المصرین وغیرهم قال القاضی وهذا فیه نظر والاحادیث عامة قلت الصحیح انها لا تختص والله اعلم باب فضل سبحان الله وبحمده (قوله عن ابی عبد الله الجسری) بفتح الجیم وکسرها وبالسین المهملة اسمه حمیر بکسر الحاء وبالراء وهذا هو الاصح الاشهر وقیل حمید بن بشیر یقال العنزی الجسری منسوب الی بنی جسر وهم بطن من بنی عنزة وهو جسر بن تیم بن القدم بن عنزة بن اسد بن ربیعة بن ضرار ابن معد بن عدنان کذا ذکره السمعانی وآخرون (قوله صلی الله علیه وسلم احب الکلام الی الله سبحان الله وبحمده وفی روایة افضل هذا محمول علی کلام الآدمی والا فالقرآن افضل وکذا قراءة القرآن افضل من التسبیح والتهلیل المطلق فاما الماثور فی وقت او حال ونحو ذلک فالاشتغال به افضل والله اعلم باب فضل الدعاء للمسلمین بظهر الغیب (قوله عن طلحة بن عبید الله بن کریز) هو بفتح الکاف (قوله صلی الله علیه وسلم ما من عبد مسلم یدعو لاخیه بظهر الغیب الا قال الملک ولک بمثل وفی روایة قال الملک الموکل به آمین ولک بمثل وفی روایة دعوة المرء المسلم لاخیه بظهر الغیب مستجابة عند راسه ملک موکل کلما دعا لاخیه بخیر قال الملک الموکل آمین ولک بمثل واما قوله صلی الله علیه وسلم بظهر الغیب فمعناه فی غیبة المدعو له وفی سره لانه ابلغ فی الاخلاص ولک بمثل هو بکسر المیم واسکان الثاء هذه الروایة المشهورة قال القاضی ورویناه بفتحها ایضا یقال هو مثله ومثیله بزیادة الیاء ای عدیله سواء وفی هذا فضل الدعاء لاخیه المسلم بظهر الغیب ولو دعا لجماعة من المسلمین حصلت هذه الفضیلة ولو دعا لجملة المسلمین فالظاهر حصولها ایضا وکان بعض السلف اذا اراد ان یدعو لنفسه یدعو لاخیه المسلم بتلک الدعوة لانها تستجاب ویحصل له مثلها

باب استحباب الدعاء عند صیاح الدیک

باب دعاء الکرب

باب فضل سبحان الله وبحمده

باب فضل الدعاء للمسلمین بظهر الغیب

حدثنا اسحاق بن ابراهيم انا النضر بن شميل نا موسى بن سرجان المعلم حدثنى طلحة بن عبيد الله بن كريز حدثتنى ام الدرداء قالت حدثنى سيدى (اى زوجى) انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من دعا لاخيه بظهر الغيب قال الملك المؤكل به آمين ولك بمثل **حدثنا** اسحاق بن ابراهيم انا عيسى بن يونس نا عبد الملك ابن ابى سليمان عن ابى الزبير عن صفوان وهو ابن عبد الله بن صفوان وكانت تحته ام الدرداء قال قدمت الشام فاتيت ابا الدرداء فى منزله فلم اجده ووجدت ام الدرداء فقالت اتريد الحج العام فقلت نعم قالت فادع الله لنا بخير فان النبى صلى الله عليه وسلم كان يقول دعوة المرء المسلم لاخيه بظهر الغيب مستجابة عند راسه ملك مؤكل كلما دعا لاخيه بخير قال الملك المؤكل به آمين ولك بمثل قال فخرجت الى السوق فلقيت ابا الدرداء فقال لى مثل ذلك يرويه عن النبى صلى الله عليه وسلم

وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة نا يزيد بن هارون عن عبد الملك بن ابى سليمان بهذا الاسناد مثله وقال عن صفوان بن عبد الله بن صفوان **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابن نمير واللفظ لابن نمير قالا نا ابو اسامة ومحمد بن بشر عن زكريا بن ابى زائدة عن سعيد بن ابى بردة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله ليرضى عن العبد ان يأكل الاكلة فيحمده عليها او يشرب الشربة فيحمده عليها **وحدثنيه** زهير بن حرب نا اسحاق بن يوسف الازرق نا زكريا بن ابى زائدة عن سعيد بن ابى بردة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بنحوه **حدثنا** يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن ابن شهاب عن ابى عبيد مولى ابن ازهر عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يستجاب لاحدكم مالم يعجل فيقول قد دعوت فلا او فلم يستجب لى **حدثنا** عبد الملك بن شعيب حدثنى ابى عن جدى حدثنى عقيل بن خالد عن ابن شهاب انه قال حدثنى ابو عبيد مولى عبد الرحمن بن عوف وكان من القراء واهل الفقه قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يستجاب لاحدكم مالم يعجل فيقول قد دعوت ربى فلم يستجب لى **حدثنى** ابو الطاهر انا ابن وهب اخبرنى معاوية وهو ابن صالح عن ربيعة بن يزيد عن ابى ادريس الخولانى عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال لا يزال يستجاب للعبد مالم يدع باثم او قطيعة رحم مالم يستعجل قيل يا رسول الله ما الاستعجال قال يقول قد دعوت وقد دعوت فلم ار يستجيب لى فيتحسر عند ذلك ويدع الدعاء **حدثنا** هداب بن خالد نا حماد ابن سلمة ح **وحدثنى** زهير بن حرب نا معاذ بن معاذ العنبرى ح **وحدثنا** محمد بن عبد الاعلى نا المعتمر ح **وحدثنا** اسحاق بن ابراهيم انا جرير كلهم عن سليمان التيمى ح **وحدثنا** ابو كامل فضيل بن حسين واللفظ له نا يزيد بن زريع نا التيمى عن ابى عثمان عن اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قمت على باب الجنة فاذا عامة من دخلها المساكين واذا اصحاب الجد محبوسون الا اصحاب النار فقد امر بهم الى النار وقمت على باب النار فاذا عامة من دخلها النساء

حدثنا زهير بن حرب نا اسماعيل بن ابراهيم عن ايوب عن ابى رجاء العطاردى قال سمعت ابن عباس يقول قال محمد صلى الله عليه وسلم اطلعت فى الجنة فرايت اكثر اهلها الفقراء واطلعت فى النار فرايت اكثر اهلها النساء **وحدثنا** اسحاق بن ابراهيم انا الثقفى نا ايوب بهذا الاسناد **وحدثنا** شيبان بن فروخ نا ابو الاشهب نا ابو الرجاء عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم اطلع فى النار فذكر مثل حديث ايوب **حدثنا** ابو كريب نا ابو اسامة عن سعيد بن ابى عروبة سمع ابا رجاء عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر بمثله **حدثنا** عبيد الله بن معاذ نا ابى نا شعبة عن ابى التياح قال كان المطرف بن عبد الله امرأتان فجاء من عند احداهما فقالت الاخرى جئت من عند فلانة فقال جئت من عند عمران بن حصين فحدثنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان اقل ساكنى الجنة النساء **وحدثنى** عبيد الله بن عبد الكريم ابو زرعة نا ابن بكير حدثنى يعقوب بن عبد الرحمن عن موسى بن عقبة عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر قال كان من دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم انى اعوذ بك من زوال نعمتك وتحول عافيتك وفجاءة نقمتك وجميع سخطك **وحدثنا** محمد بن الوليد بن عبد الحميد نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابى التياح قال سمعت مطرفا يحدث انه كانت له امرأتان بمعنى حديث معاذ **حدثنا** سعيد بن منصور نا سفيان ومعتمر بن سليمان عن سليمان التيمى عن ابى عثمان النهدى عن اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تركت بعدى فتنة هى اضر على الرجال من النساء

(قوله حدثنا موسى بن سروان المعلم) هكذا رواه عامة الرواة وجميع نسخ بلادنا سروان بسين مهملة مفتوحة وكذا نقله القاضى عن عامة شيوخهم وقال وعن ابن ماهان انه بالشاء المثلثة قال البخارى والحاكم يقالان جميعا فيه وهما صحيحان وقال بعضهم فروان بالفاء وهو انصارى عجلى (قوله حدثتنى ام الدرداء قالت حدثنى سيدى) تعنى زوجها ابا الدرداء ففيه جواز تسمية المرأة زوجها سيدها وتوقيره وام الدرداء هذه هى الصغرى التابعية واسمها هجيمة وقيل جهيمة **باب** استحباب حمد الله تعالى بعد الاكل والشرب (قوله صلى الله عليه وسلم ان الله ليرضى عن العبد ان يأكل الاكلة فيحمده عليها ويشرب الشربة فيحمده عليها) الاكلة هنا بفتح الهمزة وهى المرة الواحدة من الاكل كالغداء والعشاء وفيه استحباب حمد الله تعالى عقب الاكل والشرب وقد جاء فى البخارى صفة التحميد الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه غير مكفى ولا مودع ولا مستغنى عنه ربنا وجاء غير ذلك ولو اقتصر على الحمد لله حصل اصل السنة **باب** بيان انه يستجاب للداعى مالم يعجل فيقول دعوت فلم يستجب لى (قوله صلى الله عليه وسلم يستجاب لاحدكم مالم يعجل فيقول دعوت فلا او فلم يستجب لى وفى رواية لا يزال يستجاب للعبد مالم يدع باثم او قطيعة رحم مالم يستعجل قيل يا رسول الله ما الاستعجال قال يقول قد دعوت وقد دعوت فلم ار يستجيب لى فيستحسر عند ذلك ويدع الدعاء) قال اهل اللغة يقال حسر واستحسر اذا اعيى وانقطع عن الشئ والمراد هنا انه ينقطع عن الدعاء ومنه قوله تعالى لا يستكبرون عن عبادته ولا يستحسرون اى لا ينقطعون عنها ففيه انه ينبغى ادامة الدعاء ولا يستبطئ الاجابة **باب** اكثر اهل الجنة الفقراء واكثر اهل النار النساء وبيان الفتنة بالنساء (قوله صلى الله عليه وسلم واذا اصحاب الجد محبوسون) هو بفتح الجيم قيل المراد به اصحاب البخت والحظ فى الدنيا والغنى والوجاهة بها وقيل المراد اصحاب الولايات ومعناه محبوسون للحساب ويسبقهم الفقراء بخمسمائة عام كما جاء فى الحديث (قوله صلى الله عليه وسلم الا اصحاب النار فقد امر بهم الى النار) معناه من استحق من اهل الغنى النار بكفره او معاصيه وفى هذا الحديث تفضيل الفقر على الغنى وفيه فضيلة الفقراء والضعفاء (قوله صلى الله عليه وسلم اللهم انى اعوذ بك من زوال نعمتك وتحول عافيتك وفجاءة نقمتك) الفجاءة بفتح الفاء واسكان الجيم ممدودة على وزن ضربة والفجاءة بضم الفاء وفتح الجيم والمد لغتان وهى البغتة وهذا الحديث اورده مسلم بين احاديث النساء وكان ينبغى ان يقدمه عليها كلها وهذا الحديث رواه مسلم عن ابى بردة الراوى احد حفاظ الاسلام واكثرهم حفظا ولم يرد مسلم فى صحيحه عنه غير هذا الحديث وهو من افراد مسلم توفى بعد مسلم بثلاث سنين سنة اربع وستين ومائتين

عن زوجها ابى الدرداء

وسيأتى فى الفتن ان شاء الله تعالى

هو سالم بن ابى الجعد رديف بن اسلم وكان خلق كانت فقيها عالما زاهدا ليست له رواية فضل العلم المعرفة وقال ميمون بن مهران ما رحلت عليها الا وجدتها حصيلة بقيت له بعد الثمانين اه اطلاعه

حدثنا عبید الله بن معاذ العنبری و سوید بن سعید و محمد بن عبد الاعلی جمیعا عن المعتمر قال ابن معاذ نا المعتمر بن سلیمان قال قال ابی نا ابو عثمان عن اسامة بن زید بن حارثة و سعید بن زید بن عمرو بن نفیل انهما حدثا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال ما ترکت بعدی فی الناس فتنة اضر علی الرجال من النساء حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة و ابن نمیر قالا نا ابو خالد الاحمر ح وحدثنا یحیی بن یحیی انا هشیم ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم انا جریر کلهم عن سلیمان التیمی بهذا الاسناد مثله حدثنا محمد بن المثنی و محمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابی مسلمة قال سمعت ابا نضرة یحدث عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الدنیا حلوة خضرة وان الله مستخلفکم فیها فینظر کیف تعملون فاتقوا الدنیا واتقوا النساء فان اول فتنة بنی اسرائیل کانت فی النساء و فی حدیث ابن بشار لینظر کیف تعملون حدثنی محمد بن اسحق المسیبی حدثنی انس یعنی ابن عیاض ابا ضمرة عن موسی بن عقبة عن نافع عن عبد الله بن عمر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال بینما ثلثة نفر یتمشون اخذهم المطر فاووا الی غار فی جبل فانحطت علی فم غارهم صخرة من الجبل فانطبقت علیهم فقال بعضهم لبعض انظروا اعمالا عملتموها صالحة لله فادعوا الله تعالی بها لعله یفرجها عنکم فقال احدهم اللهم انه کان لی والدان شیخان کبیران وامرأتی ولی صبیة صغار ارعی علیهم فاذا ارحت علیهم حلبت فبدأت بوالدی فسقیتهما قبل بنی وانی نأی بی ذات یوم الشجر فلم آت حتی امسیت فوجدتهما قد ناما فحلبت کما کنت احلب فجئت بالحلاب فقمت عند رؤسهما اکره ان اوقظهما من نومهما واکره ان اسقی الصبیة قبلهما والصبیة یتضاغون عند قدمی فلم یزل ذلک دابی ودأبهم حتی طلع الفجر فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجهک فافرج لنا منها فرجة نری منها السماء ففرج الله منها فرجة فرأوا منها السماء وقال الآخر اللهم انه کانت لی ابنة عم احببتها کاشد ما یحب الرجال النساء وطلبت الیها نفسها فابت حتی آتیها بمائة دینار فبغیت حتی جمعت مائة دینار فجئتها بها فلما وقعت بین رجلیها قالت یا عبد الله اتق الله ولا تفتح الخاتم الا بحقها فقمت عنها فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجهک فافرج لنا منها فرجة ففرج لهم وقال الآخر اللهم انی کنت استأجرت اجیرا بفرق ارز فلما قضی عمله قال اعطنی حقی فعرضت علیه فرقه فرغب عنه فلم ازل ازرعه حتی جمعت منه بقرا ورعاءها فجاءنی فقال اتق الله ولا تظلمنی حقی قلت اذهب الی تلک البقر ورعائها فخذها فقال اتق الله ولا تستهزئ بی فقلت انی لا استهزئ بک خذ ذلک البقر ورعائها فاخذه فذهب به فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجهک فافرج لنا ما بقی ففرج الله ما بقی وحدثنی اسحق بن منصور وعبد بن حمید قالا انا ابو عاصم عن ابن جریج قال اخبرنی موسی بن عقبة ح وحدثنی سوید بن سعید نا علی بن مسهر عن عبید الله ح وحدثنی ابو کریب ومحمد بن طریف البجلی قالا نا ابن فضیل نا ابی ورقبة بن مسقلة ح وحدثنی زهیر بن حرب وحسن الحلوانی وعبد بن حمید قالوا نا یعقوب یعنون ابن ابراهیم بن سعد نا ابی عن صالح بن کیسان کلهم عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث ابی ضمرة عن موسی بن عقبة وزادوا فی حدیثهم وخرجوا یمشون وفی حدیث صالح یتماشون الا عبید الله فان فی حدیثه وخرجوا ولم یذکر بعدها شیئا حدثنی محمد بن سهل التمیمی وعبد الله بن عبد الرحمن بن بهرام وابو بکر بن اسحاق قال ابن سهل نا وقال الآخران انا ابو الیمان انا شعیب عن الزهری اخبرنی سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انطلق ثلاثة رهط ممن کان قبلکم حتی آواهم المبیت الی غار واقتص الحدیث بمعنی حدیث نافع عن ابن عمر غیر انه قال قال رجل منهم اللهم کان لی ابوان شیخان کبیران فکنت لا اغبق قبلهما اهلا ولا مالا وقال فامتنعت منی حتی المت بها سنة من السنین فجاءتنی فاعطیتها عشرین ومائة دینار وقال فثمرت اجره حتی کثرت منه الاموال فارتعجت وقال فخرجوا من الغار یمشون

(قوله صلی الله علیه وسلم ان الدنیا خضرة حلوة وان الله مستخلفکم فیها فینظر کیف تعملون فاتقوا الدنیا واتقوا النساء) هکذا هو فی جمیع النسخ فاتقوا الدنیا ومعناه اجتنبوا الافتتان بها وبالنساء وتدخل فی النساء الزوجات وغیرهن واکثرهن فتنة الزوجات لدوام فتنتهن وابتلاء اکثر الناس بهن ومعنی الدنیا خضرة حلوة یحتمل ان المراد به شیئان احدهما حسنها للنفوس ونضارتها ولذتها کالفاکهة الخضرة الحلوة فان النفوس تطلبها طلبا حثیثا فکذا الدنیا والثانی سرعة فنائها کالشیء الاخضر فی هذین الوصفین ومعنی مستخلفکم فیها جعلکم خلفاء من القرون الذین قبلکم فینظر هل تعملون بطاعته ام بمعصیته وشهواتکم **باب** قصة اصحاب الغار الثلاثة والتوسل بصالح الاعمال (قوله صلی الله علیه وسلم فاووا الی غار فی جبل) الغار النقب فی الجبل واووا بقصر الهمزة ویجوز مدها فی لغة قلیلة سبق بیانها قریبا (قوله انظروا اعمالا عملتموها صالحة فادعوا الله بها لعله یفرجها) استدل اصحابنا بهذا علی انه یستحب للانسان ان یدعو فی حال کربه وفی دعاء الاستسقاء وغیره بصالح عمله ویتوسل الی الله تعالی به لان هؤلاء فعلوه فاستجیب لهم وذکره النبی صلی الله علیه وسلم فی معرض الثناء علیهم وجمیل فضائلهم وفی هذا الحدیث فضل بر الوالدین وفضل خدمتهما وایثارهما عمن سواهما من الاولاد والزوجة وغیرهم وفیه فضل العفاف والانکفاف عن المحرمات لاسیما بعد القدرة علیها والهم بفعلها ویترک لله تعالی خالصا وفیه جواز الاجارة وفضل حسن العهد واداء الامانة والسماحة فی المعاملة وفیه اثبات کرامات الاولیاء وهو مذهب اهل الحق (قوله فاذا ارحت علیهم حلبت) معناه اذا رددت الماشیة من المرعی الیهم والی موضع مبیتها وهو مراحها بضم المیم یقال ارحت الماشیة ورحتها وروحتها بمعنی (قوله نأی بی ذات یوم الشجر) وفی بعض النسخ نأی بی فالاول بجعل الهمزة قبل الالف وبه قرأ اکثر القراء السبعة والثانی عکسه وهما لغتان وقراءتان ومعناه بعد والنأی البعد (قوله فجئت بالحلاب) هو بکسر الحاء وهو الاناء الذی یحلب فیه یسع حلبة ناقة ویقال له المحلب بکسر المیم قال القاضی وقد یرید بالحلاب هنا اللبن المحلوب (قوله الصبیة یتضاغون) ای یصیحون ویستغیثون من الجوع (قوله فلم یزل ذلک دابی) ای حالی اللازمة والفرجة بضم الفاء وفتحها ویقال لها ایضا فرج سبق بیانها مرات (قوله وقعت بین رجلیها) ای جلست مجلس الرجل للوقاع (قولها لا تفتح الخاتم الا بحقه) الخاتم کنایة عن بکارتها (قولها بحقه ای بنکاح لا بزنا (قوله بفرق ارز) الفرق بفتح الراء واسکانها لغتان الفتح اجود واشهر وهو اناء یسع ثلثة آصع وسبق شرحه فی کتاب الطهارة (قوله فرغب عنه) ای کرهه وسخطه وترکه (وقوله لا اغبق قبلهما اهلا ولا مالا) فقوله لا اغبق بفتح الهمزة وضم الباء ای ما کنت اقدم علیهما احدا فی شرب نصیبهما عشاء من اللبن والغبوق شرب العشاء والصبوح شرب اول النهار یقال منه غبقت الرجل بفتح الباء اغبقه بضمها مع فتح الهمزة غبقا فاغتبق ای سقیته عشاء فشرب وهذا الذی ذکرته من ضبطه متفق علیه فی کتب اللغة وکتب غریب الحدیث والشروح وقد یصحفه بعض من لا انس له فیقول اغبق بضم الهمزة وکسر الباء وهذا غلط (قوله المت بها سنة) ای وقعت فی سنة قحط (قوله فثمرت اجره) ای نمیته (قوله حتی کثرت منه الاموال فارتعجت) هو بالعین المهملة ثم الجیم ای کثرت حتی ظهرت حرکتها واضطرابها وموج بعضها فی بعض لکثرتها والارتعاج الاضطراب والحرکة واحتج بهذا الحدیث اصحاب ابی حنیفة

کتاب التوبة

وحدثنی سوید بن سعید نا حفص بن میسرة حدثنی زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال قال الله عز وجل انا عند ظن عبدی بی وانا معه حیث یذکرنی والله لله افرح بتوبة عبده من احدکم یجد ضالته بالفلاة ومن تقرب الی شبرا تقربت الیه ذراعا ومن تقرب الی ذراعا تقربت الیه باعا واذا اقبل الی یمشی اقبلت الیه اهرول وحدثنا عبدالله بن مسلمة بن قعنب القعنبی نا المغیرة یعنی الحزامی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لله اشد فرحا بتوبة احدکم من احدکم بضالته اذا وجدها وحدثنا محمد بن رافع نا عبدالرزاق نا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعناه وحدثنا عثمان بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم واللفظ لعثمان قال اسحاق انا وقال عثمان نا جریر عن الاعمش عن عمارة بن عمیر عن الحارث بن سوید قال دخلت علی عبدالله اعوده وهو مریض فحدثنا بحدیثین حدیثا عن نفسه وحدیثا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لله اشد فرحا بتوبة عبد المؤمن من رجل فی ارض دویة مهلکة معه راحلته علیها طعامه وشرابه فنام فاستیقظ وقد ذهبت فطلبها حتی ادرکه العطش ثم قال ارجع الی مکانی الذی کنت فیه فانام حتی اموت فوضع راسه علی ساعده لیموت فاستیقظ وعنده راحلته علیها زاده وطعامه وشرابه فالله اشد فرحا بتوبة العبد المؤمن من هذا براحلته وزاده وحدثناه ابوبکر بن ابی شیبة نا یحیی بن آدم عن قطبة بن عبدالعزیز عن الاعمش بهذا الاسناد وقال من رجل بدلا یة من الارض حدثنی اسحاق بن منصور انا ابواسامة نا الاعمش قال نا عمارة بن عمیر قال سمعت الحارث بن سوید قال حدثنی عبدالله حدیثین احدهما عن رسول الله صلی الله علیه وسلم والآخر عن نفسه فقال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لله اشد فرحا بتوبة عبده المؤمن بمثل حدیث جریر وحدثنا عبیدالله بن معاذ العنبری نا ابی نا ابویونس عن سماک قال خطب النعمان بن بشیر فقال لله اشد فرحا بتوبة عبده من رجل حمل زاده ومزاده علی بعیره ثم سار حتی کان بفلاة من الارض فادرکته القائلة فنزل فقال تحت شجرة فغلبته عینه وانسل بعیره فاستیقظ فسعی شرفا فلم یر شیئا ثم سعی شرفا ثانیا فلم یر شیئا ثم سعی شرفا ثالثا فلم یر شیئا فاقبل حتی اتی مکانه الذی قال فیه فبینما هو قاعد اذ جاء بعیره یمشی حتی وضع خطامه فی ید فلله اشد فرحا بتوبة العبد من هذا حین وجد بعیره علی حاله قال سماک فزعم الشعبی ان النعمان رفع هذا الحدیث الی النبی صلی الله علیه وسلم وما انا فلما سمعه

وغیرهم ممن یجوز بیع الانسان مال غیره والتصرف فیه بغیر اذن مالکه اذا اجازه المالک بعد ذلک وموضع الدلالة قوله فلم ازل ازرعه حتی جمعت منه بقرا ورعاء وما وفی روایة البخاری فثمرت اجره حتی کثرت منه الاموال فقلت کل ما تری من اجرک من الابل والبقر والغنم والرقیق واجاب اصحابنا وغیرهم ممن لایجیز التصرف المذکور بان هذا اخبار عن شرع من قبلنا وفی کونه شرعا لنا خلاف مشهور للاصولیین فان قلنا لیس بشرع لنا فلا حجة والا فهو محمول علی انه استاجره بارز فی الذمة ولم یسلم الیه بل عرضه علیه فلم یقبله لرداءته فلم یتعین من غیر قبض صحیح فبقی علی ملک المستاجر لان ما فی الذمة لایتعین الا بقبض صحیح ثم ان المستاجر تصرف فیه وهو ملکه فصح تصرفه سواء اعتقده لنفسه ام للاجیر ثم تبرع بما اجتمع منه من الابل والبقر والغنم والرقیق علی الاجیر برا ضیهما والله اعلم **کتاب التوبة** اصل التوبة فی اللغة الرجوع یقال تاب وثاب واناب آب بمعنی رجع والمراد بالتوبة ههنا الرجوع عن الذنب وقد سبق فی کتاب الایمان ان لها ثلثة ارکان الاقلاع والندم علی فعل تلک المعصیة والعزم علی ان لایعود الیها ابدا فان کانت المعصیة بحق آدمی فلها رکن رابع وهو التحلل من صاحب ذلک الحق واصلها الندم وهو رکنها الاعظم واتفقوا علی ان التوبة من جمیع المعاصی واجبة وانها واجبة علی الفور لایجوز تاخیرها سواء کانت المعصیة صغیرة او کبیرة والتوبة من مهمات الاسلام وقواعده المتاکدة ووجوبها عند اهل السنة بالشرع وعند المعتزلة بالعقل فلا یجب علی الله قبولها اذا وجدت بشروطها عقلا عند اهل السنة لکنه سبحانه وتعالی یقبلها کرما منه وفضلا وعرفنا قبولها بالشرع والاجماع خلافا لهم اذا تاب من ذنب ثم ذکره هل یجب تجدید الندم فیه خلاف لاصحابنا وغیرهم من اهل السنة قال ابن الانباری یجب وقال امام الحرمین لایجب وتصح التوبة من ذنب وان کان مصرا علی ذنب آخر واذا تاب توبة صحیحة بشروطها ثم عاود ذلک الذنب کتب علیه ذلک الذنب الثانی ولم تبطل توبته هذا مذهب اهل السنة فی المسئلتین وخالفت المعتزلة فیهما قال اصحابنا ولو تکررت التوبة ومعاودة الذنب صحت ثم توبة الکافر من کفره مقطوع بقبولها وما سواها من انواع التوبة هل قبولها مقطوع به ام مظنون فیه خلاف لاهل السنة واختار امام الحرمین انه مظنون وهو الاصح والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم قال الله تعالی انا عند ظن عبدی بی وانا معه حیث یذکرنی ومن تقرب الی شبرا الی آخره) هذا القدر من الحدیث سبق شرحه واضحا فی اول کتاب الذکر ووقع فی النسخ ههنا حیث یذکرنی بالثاء المثلثة ووقع فی الاحادیث السابقة هناک حین بالنون وکلاهما من روایة ابی هریرة وبالنون هو المشهور وکلاهما صحیح ظاهر المعنی (**قوله** صلی الله علیه وسلم لله اشد فرحا بتوبة عبده من احدکم یجد ضالته بالفلاة) قال العلماء فرح الله تعالی هو رضاه وقال المازری الفرح ینقسم علی وجوه منها السرور والسرور یقارنه الرضا بالمسرور به قال فالمراد ههنا ان الله تعالی یرضی بتوبة عبده اشد مما یرضی واجد ضالته بالفلاة فعبر عن الرضا بالفرح تاکید المعنی الرضا فی نفس السامع ومبالغة فی تقریره (**قوله** صلی الله علیه وسلم فی ارض دویة مهلکة) اما دویة فاتفق العلماء علی انها بفتح الدال وتشدید الواو والیاء جمیعا وذکر مسلم فی الروایة التی بعد هذه روایة ابی بکر بن ابی شیبة ارض داویة بزیادة الف وهی بتشدید الیاء ایضا وکلاهما صحیح قال اهل اللغة الدویة الارض القفر والفلاة الخالیة قال الخلیل هی المفازة قالوا ویقال دویة وداویة فاما الدویة فمنسوبة الی الدو وتشدید الواو وهی البریة التی لانبات بها واما الداویة فهی علی ابدال احدی الواوین الفا کما قیل فی النسب الی طی طائی واما المهلکة فهی بفتح المیم وبفتح اللام وکسرها وهی موضع خوف الهلاک ویقال لها مفازة وقیل انه من قولهم فوز الرجل اذا هلک وقیل علی سبیل التفاول بفوزه ونجاته منها کما یقال للدیغ سلیم (**قوله** دخلت علی عبدالله اعوده وهو مریض فحدثنا بحدیثین حدیثا عن نفسه وحدیثا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم) ثم ذکر حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم یذکر حدیث عبدالله عن نفسه وقد ذکر البخاری فی صحیحه والترمذی وغیرهما وهو قوله المومن یری ذنوبه کانه قاعد تحت جبل یخاف ان یقع علیه والفاجر یری ذنوبه کذباب مر علی انفه فقال به هکذا (**قوله** فی روایة ابی بکر بن ابی غنیبة من رجل بداویة) هکذا هو فی النسخ من رجل بالنون وهو الصواب قال القاضی ووقع فی بعضها مر رجل بالراء وهو تصحیف لان مقصود مسلم ان بین الخلاف فی دویة وداویة وانما لفظة من فمتفق علیها فی الروایتین ولا معنی للراء ههنا (**قوله** حمل زاده ومزاده) هو بفتح المیم قال القاضی کانه اسم جنس للمزادة وهی القربة العظیمة سمیت بذلک لانه یزاد فیها من جلد آخر (**قوله** وانسل بعیره) ای ذهب فی خفیة (**قوله** فسعی شرفا فلم یر شیئا) قال القاضی یحتمل انه اراد بالشرف ههنا الطلق والغلوة کما فی الحدیث الآخر فاستنت شرفا او شرفین قال ویحتمل ان المراد ههنا الشرف من الارض لینظر منه هل یراها قال وهذا اظهر

الباقلانی

حدثنا يحيى بن يحيى وجعفر بن حميد قال جعفر نا وقال يحيى انا عبيد الله بن اياد عن اياد عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف تقولون بفرح رجل نفلتت منه راحلته تجر زمامها بارض قفر ليس بها طعام ولا شراب وعليها له طعام وشراب فطلبها حتى شق عليه ثم مرت بجذل شجرة فتعلق زمامها فوجدها متعلقة به قلنا شديدا يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انه والله لله اشد فرحا بتوبة عبده من الرجل براحلته قال جعفر حدثنا عبيد الله بن اياد عن ابيه **حدثنا** محمد بن الصباح وزهير بن حرب قالا جميعا نا عمر بن يونس نا عكرمة بن عمار نا اسحق بن ابى طلحة نا انس بن مالك وهو عمه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لله اشد فرحا بتوبة عبده حين يتوب اليه من احدكم كان على راحلته بارض فلاة فانفلتت منه وعليها طعامه وشرابه فايس منها فاتى شجرة فاضطجع فى ظلها قد ايس من راحلته فبينما هو كذلك اذ هو بها قائمة عنده فاخذ بخطامها ثم قال من شدة الفرح اللهم انت عبدى وانا ربك اخطأ من شدة الفرح **حدثنا** هداب بن خالد نا همام نا قتادة عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لله اشد فرحا بتوبة عبده من احدكم اذا استيقظ على بعيره قد اضله بارض فلاة **وحدثنيه** احمد بن سعيد الدارمى نا حبان نا همام نا قتادة نا انس عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا ليث عن محمد بن قيس قاص عمر بن عبد العزيز عن ابى صرمة عن ابى ايوب انه قال حين حضرته الوفاة كنت كتمت عنكم شيئا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لولا انكم تذنبون لخلق الله خلقا يذنبون يغفر لهم **حدثنا** هارون بن سعيد الايلى نا ابن وهب حدثنى عياض وهو ابن عبد الله الفهرى حدثنى ابراهيم بن عبيد بن رفاعة عن محمد بن كعب القرظى عن ابى صرمة عن ابى ايوب الانصارى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال لو انكم لم تكن لكم ذنوب يغفرها الله لكم لجاء الله بقوم لهم ذنوب يغفرها لهم **حدثنى** محمد بن رافع نا عبد الرزاق انا معمر عن جعفر الجزرى عن يزيد بن الاصم عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذى نفسى بيده لو لم تذنبوا لذهب الله بكم ولجاء بقوم يذنبون فيستغفرون فيغفر لهم **حدثنا** يحيى بن يحيى وقطن بن نسير واللفظ ليحيى انا جعفر بن سليمان عن سعيد بن اياس الجريرى عن ابى عثمان النهدى عن حنظلة الاسيدى قال وكان من كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لقينى ابو بكر فقال كيف انت يا حنظلة قال قلت نافق حنظلة قال سبحان الله ما تقول قال قلت نكون عند رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكرنا بالنار والجنة كانا رأى عين فاذا خرجنا من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم عافسنا الازواج والاولاد والضيعات نسينا كثيرا قال ابو بكر فوالله انا لنلقى مثل هذا فانطلقت انا وابو بكر حتى دخلنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت نافق حنظلة يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما ذاك قلت يا رسول الله نكون عندك تذكرنا بالجنة والنار كانا رأى عين فاذا خرجنا من عندك عافسنا الازواج والاولاد والضيعات نسينا كثيرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذى نفسى بيده ان لو تدومون على ما تكونون عندى وفى الذكر لصافحتكم الملائكة على فرشكم وفى طرقكم ولكن يا حنظلة ساعة وساعة ثلاث مرات **حدثنى** اسحاق بن منصور انا عبد الصمد قال سمعت ابى يحدث نا سعيد الجريرى عن ابى عثمان النهدى عن حنظلة قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فوعظنا فذكر النار قال ثم جئت الى البيت فضاحكت الصبيان ولاعبت المرأة قال فخرجت فلقيت ابا بكر فذكرت ذلك له فقال وانا قد فعلت مثل ما تذكر فلقينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله نافق حنظلة فقال مه فحدثته بالحديث فقال ابو بكر وانا قد فعلت مثل ما فعل فقال يا حنظلة ساعة وساعة لو كانت تكون قلوبكم كما تكون عند الذكر لصافحتكم الملائكة حتى تسلم عليكم فى الطرق

(قوله صلى الله عليه وسلم مرت بجذل شجرة) هو بكسر الجيم وفتحها وبالذال المعجمة وهو اصل الشجرة القائم (قوله قلنا شديدا) اى نراه فرحا شديدا او يفرح فرحا شديدا (قوله حدثنا يحيى بن يحيى وجعفر ابن حميد) هكذا اصوابه ابن حميد وقد صحف فى بعض النسخ قال الحافظ وليس لمسلم فى صحيحه عن جعفر بدا غير هذا الحديث (قوله صلى الله عليه وسلم فى حديث انس من رواية هداب بن خالد الله اشد فرحا بتوبة عبده من احدكم اذا استيقظ على بعيره قد اضله بارض فلاة) هكذا هو فى جميع النسخ اذا استيقظ على بعيره وكذا قال القاضى عياض انه اتفقت عليه رواة صحيح مسلم قال بعضهم وهو وهم وصوابه اذا سقط على بعيره وكذا رواه البخارى سقط على بعيره اى وقع عليه مصادفة من غير قصد قال القاضى وقد جاء فى الحديث الآخر عن ابن مسعود قال فارجع الى المكان الذى كنت فيه فانام حتى الموت فوضع راسه على ساعده ليموت فاستيقظ وعنده راحلته وفى كتاب البخارى فنام نومة فرفع راسه فاذا راحلته عنده قال القاضى وهذا الصحيح رواية واستيقظ قال ولكن وجه الكلام وسياقه يدل على سقط كما رواه البخارى (قوله اضله بارض فلاة) اى فقده **باب** سقوط الذنوب بالاستغفار والتوبة (قوله عن محمد بن قيس قاص عمر بن عبد العزيز) هكذا هو فى جميع نسخ بلادنا قاص بالصاد المهملة المشددة من القصص قال القاضى عياض ورواه بعضهم قاضى بالضاد المعجمة والياء والوجهان مذكوران فيه وممن ذكرهما البخارى فى التاريخ وقرئ عنه قال كنت قاصا لعمر بن عبد العزيز وهو امير بالمدينة (قوله عن ابى ايوب انه قال حين حضرته الوفاة كنت كتمت عنكم شيأ) اما كتمه اولا فخافة انكالهم على سعة رحمة الله تعالى وانهماكهم فى المعاصى واما حدث به عند وفاته لئلا يكون كاتما للعلم وربما لم يكن احد يحفظه غيره فتعين عليه اداؤه وهو نحو قوله فى الحديث الآخر فاخبر بها معاذ عند موته تاثما اى خشية الاثم بكتمان العلم وقد سبق شرحه فى كتاب الايمان والله اعلم **باب** فضل دوام الذكر والفكر فى امور الآخرة والمراقبة وجواز ترك ذلك فى بعض الاوقات والاشتغال بالدنيا (قوله قطن بن نسير بضم النون وفتح السين (قوله عن حنظلة الاسيدى) ضبطوه بوجهين اصحهما واشهرهما ضم الهمزة وفتح السين وكسر الياء المشددة والثانى كذلك الا انه باسكان الياء ولم يذكر القاضى الا هذا الثانى وهو منسوب لبنى اسيد بطن من بنى تميم (قوله وكان من كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم) هكذا هو فى جميع نسخ بلادنا وذكره القاضى عن بعض شيوخهم كذلك وعن اكثرهم وكان من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم وكلاهما صحيح لكن الاول اشهر فى الرواية واظهر فى المعنى وقد قال فى الرواية التى بعد هذه عن حنظلة الكاتب (قوله يذكرنا بالنار والجنة كانا رأى عين) قال القاضى ضبطناه رأى عين بالرفع اى كانا بحال من يراهما بعينه قال ويصح النصب على المصدر اى نراهما رأى عين (قوله عافسنا الازواج والاولاد والضيعات) هو بالفاء والسين المهملة قال الهروى وغيره معناه حاولنا ذلك ومارسناه واشتغلنا به اى عالجنا معايشنا وحظوظنا والضيعات جمع ضيعة بالضاد المعجمة وهى معايش الرجل من مال او حرفة او صناعة وروى فى الخطابى بهذا الحرف عانسنا بالنون قال ومعناه لاعبنا ورواه ابن قتيبة بالشين المعجمة قال ومعناه عانقنا والاول هو المعروف وهو اعم (قوله نافق حنظلة) معناه انه خاف انه منافق حيث كان يحصل له الخوف فى مجلس النبى صلى الله عليه وسلم وتظهر عليه ذلك من المراقبة والفكر والاقبال على الآخرة فاذا خرج اشتغل بالزوجة والاولاد ومعاش الدنيا وحصل النفاق اظهر ما يكتم خلافه من الشر فخاف ان يكون قد نافق فاعلمهم النبى صلى الله عليه وسلم انه ليس بنفاق وفهم الحاضرون الدوام على ذلك ساعة وساعة اى ساعة كذا وساعة كذا (قوله فقلت يا رسول الله نافق حنظلة فقال مه) قال القاضى معناه الاستفهام اى ما تقول او الهاء هنا هى هاء السكت قال ويحتمل انها للكف والزجر والتعظيم لذلك

باب سقوط الذنوب بالاستغفار والتوبة

باب فضل دوام الذكر والفكر فى امور الآخرة والمراقبة وجواز ترك ذلك فى بعض الاوقات والاشتغال بالدنيا

حدثنى زهير بن حرب نا الفضل بن دكين نا سفيان عن سعيد الجريرى عن ابى عثمان النهدى عن حنظلة التميمى الاسيدى الكاتب قال كنا عند النبى صلى الله عليه وسلم فذكرنا الجنة والنار فذكر نحو حديثهما حدثنا قتيبة بن سعيد نا المغيرة يعنى الحزامى عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال لما خلق الله الخلق كتب فى كتابه فهو عنده فوق العرش ان رحمتى تغلب غضبى حدثنى زهير بن حرب نا سفيان بن عيينة عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال قال الله عز وجل سبقت رحمتى غضبى حدثنا على بن خشرم اخبرنا ابو ضمرة عن الحارث ابن عبد الرحمن عن عطاء بن ميناء عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما قضى الله الخلق كتب فى كتابه على نفسه فهو موضوع عنده ان رحمتى تغلب غضبى حدثنا حرملة بن يحيى انا ابن وهب اخبرنى يونس عن ابن شهاب ان سعيد بن المسيب اخبره ان ابا هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول جعل الله الرحمة مائة جزء فامسك عنده تسعة وتسعين وانزل فى الارض جزءا واحدا فمن ذلك الجزء يتراحم الخلائق حتى ترفع الدابة حافرها عن ولدها خشية ان تصيبه حدثنا يحيى بن ايوب وقتيبة وابن حجر قالوا نا اسمعيل يعنون ابن جعفر عن العلاء عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خلق الله مائة رحمة فوضع واحدة بين خلقه وخبأ عنده مائة الا واحدة حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير نا ابى نا عبد الملك عن عطاء عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان لله مائة رحمة انزل منها رحمة واحدة بين الجن والانس والبهائم والهوام فبها يتعاطفون وبها يتراحمون وبها تعطف الوحش على ولدها واخر الله تسعا وتسعين رحمة يرحم بها عباده يوم القيمة حدثنى الحكم بن موسى نا معاذ بن معاذ نا سليمان التيمى نا ابو عثمان النهدى عن سلمان الفارسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لله مائة رحمة فمنها رحمة بها يتراحم الخلق بينهم وتسعة وتسعون ليوم القيمة وحدثناه محمد بن عبد الاعلى نا المعتمر عن ابيه بهذا الاسناد حدثنا ابن نمير نا ابو معاوية عن داود بن ابى هند عن ابى عثمان عن سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله خلق يوم خلق السموت والارض مائة رحمة كل رحمة طباق ما بين السموت والارض فجعل منها فى الارض رحمة فبها تعطف الوالدة على ولدها والوحش والطير بعضها على بعض فاذا كان يوم القيمة اكملها بهذه الرحمة حدثنى الحسن بن على الحلوانى ومحمد بن سهل التميمى واللفظ للحسن قال نا ابن ابى مريم نا ابو غسان حدثنى زيد بن اسلم عن ابيه عن عمر بن الخطاب انه قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم بسبى فاذا امرأة من السبى تبتغى اذا وجدت صبيا فى السبى اخذته فالصقته ببطنها وارضعته فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اترون هذه المرأة طارحة ولدها فى النار قلنا لا والله وهى تقدر على ان لا تطرحه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لله ارحم بعباده من هذه بولدها حدثنى يحيى بن ايوب وقتيبة وابن حجر جميعا عن اسمعيل بن جعفر قال ابن ايوب نا اسمعيل قال اخبرنى العلاء عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو يعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة ما طمع بجنته احد ولو يعلم الكافر ما عند الله من الرحمة ما قنط من جنته احد حدثنى محمد بن مرزوق ابن بنت عبد الرحمن نا روح نا مالك عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رجل لم يعمل حسنة قط لاهله اذا مات فحرقوه ثم اذروا نصفه فى البر ونصفه فى البحر فوالله لئن قدر الله عليه ليعذبنه عذابا لا يعذب به احدا من العالمين فلما مات الرجل ففعلوا ما امرهم فامر الله البر فجمع ما فيه وامر البحر فجمع ما فيه ثم قال لم فعلت هذا قال من خشيتك يا رب وانت اعلم فغفر الله له

باب سعة رحمة الله تعالى وانها تغلب غضبه (**قوله** تعالى ان رحمتى تغلب غضبى وفى رواية سبقت رحمتى غضبى) قال العلماء غضب الله تعالى ورضاه يرجعان الى معنى الارادة فارادته الاثابة للمطيع ومنفعة العبد تسمى رضا ورحمة وارادته عقاب العاصى وخذلانه تسمى غضبا وارادته سبحانه وتعالى صفة له قديمة يريد بها جميع المرادات قالوا والمراد بالسبق والغلبة هنا كثرة الرحمة وشمولها كما يقال غلب على فلان الكرم والشجاعة اذا كثرا منه (**قوله** صلى الله عليه وسلم جعل الله الرحمة مائة جزء الى آخره) هذه الاحاديث من احاديث الرجاء والبشارة للمسلمين قال العلماء لانه اذا حصل للانسان من رحمة واحدة فى هذه الدار المبنية على الاكدار الاسلام والقرآن والصلوة والرحمة فى قلبه وغير ذلك مما انعم الله تعالى به فكيف الظن بمائة رحمة فى الدار الآخرة وهى دار القرار ودار الجزاء والله اعلم كذا وقع فى نسخ بلادنا جميعا جعل الله الرحمة مائة جزء وذكر القاضى جعل الله الرحم بحذف الهاء وضم الراء قال ورويناه بضم الراء وبجوز فتحها ومعناه الرحمة (**قوله** فاذا امرأة من السبى تبتغى) هكذا هو فى جميع نسخ صحيح مسلم تبتغى من الابتغاء وهو الطلب قال القاضى عياض وهذا وهم والصواب ما فى رواية البخارى تسعى بالسين من السعى قلت كلاهما صواب لا وهم فيه فهى ساعية وطالبة مبتغية لانها والله اعلم (**قوله** صلى الله عليه وسلم فى الرجل الذى لم يعمل حسنة انه اوصى بنيه ان يحرقوه ويذروه فى البحر والبر وقال فوالله لئن قدر على ربى ليعذبنى عذابا ما عذبه احدا ثم قال فى آخره لم فعلت هذا قال من خشيتك يا رب وانت اعلم فغفر له) اختلف العلماء فى تاويل هذا الحديث فقالت طائفة لا يصح حمل هذا الحديث على انه اراد نفى قدرة الله فان الشاك فى قدرة الله تعالى كافر وقد قال فى آخر الحديث انه انما فعل هذا من خشية الله تعالى والكافر لا يخشى الله تعالى ولا يغفر له قال هؤلاء فيكون له تاويلان احدهما ان معناه لئن قدر على العذاب لے قضاه يقال منه قدر بالتخفيف وقدر بالتشديد بمعنى واحد والثانى ان قدر هنا بمعنى ضيق على قال الله تعالى فقدر عليه رزقه وهو احد الاقوال فى قوله تعالى فظن ان لن نقدر عليه قالت طائفة اللفظ على ظاهره ولكن قاله هذا الرجل وهو غير راض بطلقا ولا قاصد بحقيقة معناه ومعتقد لها بل قاله فى حالة غلب عليه فيها الدهش والخوف وشدة الجزع بحيث يذهب تيقظه وتدبر ما يقوله فصار فى معنى الغافل والناسى وهذه الحالة لا يواخذ فيها وهو نحو قول القائل لآخر الذى غلب عليه الفرح حين وجد راحلته انت عبدى وانا ربك فلم يكفر بذلك للدهش والغلبة والسهو وقد جاء فى هذا الحديث فى غير مسلم فلعلى اضل الله اى اغيب عنه وهذا يدل على ان قوله لئن قدر الله على ظاهره وقالت طائفة هذا من مجاز كلام العرب وبديع استعمالها يسمونه مزج الشك باليقين كقوله تعالى وانا او اياكم لعلى هدى او فى ضلال مبين فصورته صورة شك والمراد به اليقين وقالت طائفة هذا الرجل جهل صفة من صفات الله تعالى وقد اختلف العلماء فى تكفير جاهل الصفة قال القاضى وممن كفره بذلك ابن جرير الطبرى وقاله ابو الحسن الاشعرى اولا وقال آخرون لا يكفر بجهل الصفة ولا يخرج به عن اسم الايمان بخلاف جحدها واليه رجع ابو الحسن الاشعرى وعليه استقر قوله لانه لم يعتقد ذلك اعتقادا يقطع بصوابه ويراه دينا وشرعا وانما يكفر من اعتقد ان مقالته حق قال هؤلاء ونوسل الناس عن الصفات لو جد العالم بها قليلا وقالت طائفة كان هذا الرجل فى زمن فترة حين يعفو مجرد التوحيد ولا تكليف قبل ورود الشرع على المذهب الصحيح لقوله تعالى وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا وقالت طائفة يجوز انه كان فى زمن شرعهم فيه جواز العفو عن الكافر بخلاف شرعنا وذلك من مجوزات العقول عند اهل السنة وانما منعناه فى شرعنا بالشرع وهو قوله تعالى ان الله لا يغفر ان يشرك به وغير ذلك من الادلة والله اعلم وقيل انما وصى بذلك تحقير النفسه وعقوبة لها لعصيانها واسرافها رجاء ان يرحمه الله تعالى

حدثنا محمد بن رافع وعبد بن حميد قال عبد انا وقال ابن رافع واللفظ له نا عبد الرزاق انا معمر قال قال لي الزهري الا احدثك بحديثين عجيبين قال الزهري اخبرني حميد بن عبد الرحمن عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اسرف رجل على نفسه فلما حضره الموت اوصى بنيه فقال اذا انا مت فاحرقوني ثم اسحقوني ثم اذروني في الريح في البحر فوالله لئن قدر علي ربي ليعذبني عذابا ما عذبه احدا قال ففعلوا ذلك به فقال للارض ادي ما اخذت فاذا هو قائم فقال له ما حملك على ما صنعت قال خشيتك يا رب او قال مخافتك فغفر له بذلك قال الزهري وحدثني حميد عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال دخلت امرأة النار في هرة ربطتها فلا هي اطعمتها ولا هي ارسلتها تاكل من خشاش الارض حتى ماتت قال الزهري ذلك لئلا يتكل رجل ولا ييأس رجل حدثني ابو الربيع سليمان بن داود نا محمد بن حرب حدثني الزبيدي قال الزهري حدثني حميد بن عبد الرحمن بن عوف عن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اسرف عبد على نفسه بنحو حديث معمر الى قوله فغفر الله له ولم يذكر حديث المرأة في قصة الهرة وفي حديث الزبيدي قال فقال الله لكل شيء اخذ منه شيئا اد ما اخذت منه حدثني عبيد الله بن معاذ العنبري نا ابي نا شعبة عن قتادة سمع عقبة بن عبد الغافر يقول سمعت ابا سعيد الخدري يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم ان رجلا فيمن كان قبلكم راشه الله مالا وولدا فقال لولده لتفعلن ما امركم به او لاولين ميراثي غيركم اذا انا مت فاحرقوني واكثر علمي انه قال ثم اسحقوني فاذروني في الريح فاني لم ابتهر عند الله خيرا وان الله يقدر على ان يعذبني قال فاخذ منهم ميثاقا ففعلوا ذلك به وربي فقال الله ما حملك على ما فعلت فقال مخافتك قال فما تلافاه غيرها حدثناه يحيى بن حبيب الحارثي نا معتمر بن سليمان قال قال ابي نا قتادة ح وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة نا الحسن بن موسى نا شيبان ابن عبد الرحمن ح وحدثنا ابن المثنى نا ابو الوليد نا ابو عوانة كلاهما عن قتادة ذكروا جميعا باسناد شعبة نحو حديثه وفي حديث شيبان وابي عوانة ان رجلا من الناس رغسه الله مالا وولدا وفي حديث التيمي فانه لم يبتئر عند الله خيرا قال فسرها قتادة لم يدخر عند الله خيرا وفي حديث شيبان فانه والله ما ابتأر عند الله خيرا وفي حديث ابي عوانة ما امتار بالميم حدثني عبد الاعلى بن حماد نا حماد بن سلمة عن اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة عن عبد الرحمن بن ابي عمرة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم فيما يحكي عن ربه عز وجل قال اذنب عبد ذنبا قال اللهم اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى اذنب عبدي ذنبا علم ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال اي رب اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى عبدي اذنب ذنبا فعلم ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال اي رب اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى اذنب عبدي ذنبا فعلم ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب اعمل ما شئت فقد غفرت لك قال عبد الاعلى لا ادري اقال في الثالثة او الرابعة اعمل ما شئت قال ابو احمد نا محمد بن زنجويه القشيري نا عبد الاعلى بن حماد التستري بهذا الاسناد حدثني عبد بن حميد حدثني ابو الوليد نا همام نا اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة قال كان بالمدينة قاص يقال له عبد الرحمن بن ابي عمرة قال فسمعته يقول سمعت ابا هريرة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان عبدا اذنب ذنبا بمعنى حديث حماد بن سلمة وذكر ثلاث مرات اذنب ذنبا وفي الثالثة قد غفرت لعبدي فليعمل ما شاء

قوله صلى الله عليه وسلم اسرف رجل على نفسه) اي بالغ وغلا في المعاصي والسرف مجاوزة الحد (قوله ان ابن شهاب ذكر هذا الحديث) ثم ذكر حديث المرأة التي دخلت النار وعذبت فيها بسبب هرة حبستها حتى ماتت جوعا ثم قال ابن شهاب لئلا يتكل رجل ولا ييئس رجل معناه ان ابن شهاب لما ذكر الحديث الاول خاف ان سامعه يتكل على ما فيه من سعة الرحمة وعظم الرجاء فضم اليه حديث الهرة الذي فيه من التخويف ضد ذلك ليجتمع الخوف والرجاء وهذا معنى قوله لئلا يتكل ولا ييأس وهكذا معظم آيات القرآن العزيز يجتمع فيها الخوف والرجاء وكذا قال العلماء يستحب للواعظ ان يجمع في موعظته بين الخوف والرجاء لئلا يقنط احد ولا يتكل احد قالوا وليكن التخويف اكثر لان النفوس اليه احوج لميلها الى الرجاء والراحة والاتكال واهمال بعض الاعمال واما حديث الهرة فسبق شرحه في موضعه (قوله صلى الله عليه وسلم ان رجلا فيمن كان قبلكم راشه الله مالا وولدا) هذه اللفظة رويت بوجهين في صحيح مسلم احدهما راشه بالف ساكنة غير مهموزة وبشين معجمة والثاني راسه بهمزة وسين مهملة قال القاضي والاول هو الصواب وهو رواية الجمهور ومعناه اعطاه الله مالا وولدا قال ولا وجه للمهملة هنا وكذا قال غيره لا وجه له هنا (قوله فاني لم ابتهر عند الله خيرا) هكذا هو في بعض النسخ ولبعض الرواة ابتئر بهمزة بعد التاء وفي اكثرها لم ابتهر بالهاء وكلاهما صحيح والهاء مبدلة من الهمزة ومعناهما لم اقدم خيرا ولم ادخره وقد فسرها قتادة في الكتاب وفي رواية لم يبتئر هكذا هو في جميع النسخ وفي رواية ما ابتار مهموز وفي رواية ما امتار بالميم مهموز ايضا والميم مبدلة من الباء الموحدة (قوله وان الله يقدر على ان يعذبني) هكذا هو في معظم النسخ ببلادنا ونقل اتفاق الرواة والنسخ عليه هكذا بتكرير ان وسقطت لفظة ان الثانية في بعض النسخ المعتمدة فعلى هذا تكون ان الاولى شرطية وتقديره ان قدر الله على عذبني وهو موافق للرواية السابقة واما على رواية الجمهور وهي اثبات ان الثانية مع الاولى فاختلف في تقديره فقال القاضي هذا الكلام فيه تلفيق قال فان اخذ على ظاهره ونصب اسم الله تعالى وجعل تقدير في موضع خبر ان استقام اللفظ وصح المعنى لكنه يصير مخالفا لما سبق من كلامه الذي ظاهره الشك في القدرة قال وقال بعضهم صوابه حذف ان الثانية وتخفيف الاولى ورفع اسم الله تعالى قال وكذا ضبطناه عن بعضهم هذا كلام القاضي وقيل هو على ظاهره باثبات ان في الموضعين والاولى مشددة ومعناه ان الله قادر على ان يعذبني ويكون هذا على قول من تاول الرواية الاولى على انه اراد بقدر ضيق او غيره مما ليس فيه نفي حقيقة القدرة ويجوز ان يكون على ظاهره كما ذكر هذا القائل لكن يكون قوله هنا معناه ان الله قادر على ان يعذبني ان دفنتموني بهيئتي فاما ان سحقتموني وذريتموني في البر والبحر فلا يقدر علي ويكون جوابه كما سبق وبهذا تجتمع الروايات والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم فاخذ منهم ميثاقا ففعلوا ذلك به وربي) هكذا هو في جميع نسخ صحيح مسلم وربي على القسم ونقل القاضي عياض الاتفاق عليه ايضا في كتاب مسلم قال وهو على القسم من المخبر بذلك عنهم لتصحيح خبره وفي صحيح البخاري فاخذ منهم ميثاقا وربي ففعلوا ذلك به قال بعضهم وهو الصواب قال القاضي بل هما متقاربان في المعنى والقسم قال ووجدته في بعض نسخ صحيح مسلم من غير رواية لاحد من شيوخنا الا للتميمي من طريق ابن الحذاء ففعلوا ذلك وذري قال فان صحت هذه الرواية فهي وجه الكلام لانه امرهم ان يذروه ولعل الذال سقطت لبعض النساخ وتابعه الباقون هذا كلام القاضي والروايات الثلاث المذكورات صحيحات المعنى ظاهرات فلا وجه لتغليط شيء منها والله اعلم (قوله فما تلافاه غيرها) اي ما تداركه والتاء فيه زائدة (قوله ان رجلا من الناس رغسه الله مالا وولدا) هو بالغين المعجمة المخففة والسين المهملة اي اعطاه مالا وبارك له فيه

باب

قبول التوبة من الذنوب وان تكررت الذنوب والتوبة هذه المسئلة تقدمت في اول كتاب التوبة وهذه الاحاديث ظاهرة في الدلالة لها وانه لو تكرر الذنب مائة مرة او الف مرة او اكثر وتاب في كل مرة قبلت توبته وسقطت ذنوبه ولو تاب عن الجميع توبة واحدة بعد جميعها صحت توبته (قوله عز وجل للذي تكرر ذنبه وتوبته اعمل ما شئت فقد غفرت لك) معناه ما دمت تذنب ثم تتوب غفرت لك وهذا جار على القاعدة التي ذكرناها

حدثنا محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت ابا عبيدة يحدث عن ابى موسى عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان الله عز وجل يبسط يده بالليل ليتوب مسئ النهار ويبسط يده بالنهار ليتوب مسئ الليل حتى تطلع الشمس من مغربها **وحدثناه** محمد بن بشار نا ابو داود نا شعبة بهذا الاسناد نحوه **حدثنا** عثمان بن ابى شيبة واسحق بن ابراهيم قال اسحق انا وقال عثمان نا جرير عن الاعمش عن ابى وائل عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس احد احب اليه المدح من الله عز وجل من اجل ذلك مدح نفسه وليس احد اغير من الله من اجل ذلك حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن **حدثنا** محمد بن عبد الله بن نمير وابو كريب قالا نا ابو معاوية ح وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة واللفظ له نا عبد الله بن نمير وابو معاوية عن الاعمش عن شقيق عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا احد اغير من الله ولذلك حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن ولا احد احب اليه المدح من الله تعالى **حدثنا** محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت ابا وائل يقول سمعت عبد الله بن مسعود يقول قال قلت له أنت سمعته من عبد الله قال نعم ورفعه انه قال لا احد اغير من الله ولذلك حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن ولا احد احب اليه المدح من الله ولذلك مدح نفسه **حدثنا** عثمان بن ابى شيبة وزهير بن حرب واسحاق بن ابراهيم قال اسحاق انا وقال الآخران نا جرير عن الاعمش عن مالك بن الحارث عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس احد احب اليه المدح من الله عز وجل من اجل ذلك مدح نفسه وليس احد اغير من الله من اجل ذلك حرم الفواحش وليس احد احب اليه العذر من الله من اجل ذلك انزل الكتاب وارسل الرسل **حدثنا** عمرو الناقد نا اسماعيل بن ابراهيم بن علية عن حجاج بن ابى عثمان قال قال يحيى وحدثنى ابو سلمة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يغار وان المؤمن يغار وغيرة الله ان يأتى المؤمن ما حرم عليه قال يحيى وحدثنى ابو سلمة ان عروة بن الزبير حدثه ان اسماء بنت ابى بكر حدثته انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليس شئ اغير من الله عز وجل **حدثنا** محمد بن المثنى نا ابو داود نا ابان يعنى ابن يزيد وحرب بن شداد عن يحيى بن ابى كثير عن ابى سلمة عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثل رواية حجاج حديث ابى هريرة خاصة ولم يذكر حديث اسماء **وحدثنا** محمد بن ابى بكر المقدمى نا بشر بن المفضل عن هشام عن يحيى بن ابى كثير عن ابى سلمة عن عروة عن اسماء عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال لا شئ اغير من الله عز وجل **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا عبد العزيز يعنى ابن محمد عن العلاء عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المؤمن يغار والمؤمن والله اشد غيرا **وحدثنا** محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت العلاء بهذا الاسناد **حدثنا** قتيبة بن سعيد وابو كامل فضيل بن حسين الجحدرى كلاهما عن يزيد بن زريع واللفظ لابى كامل نا يزيد نا التيمى عن ابى عثمان عن عبد الله ابن مسعود ان رجلا اصاب من امرأة قبلة فاتى النبى صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له قال فنزلت اقم الصلوة طرفى النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين قال فقال الرجل الى هذه يا رسول الله قال لمن عمل بها من امتى **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى نا المعتمر عن ابيه نا ابو عثمان عن ابن مسعود ان رجلا اتى النبى صلى الله عليه وسلم فذكر انه اصاب من امرأة اما قبلة او مستبايلا وشيئا كانه يسأل عن كفارتها قال فانزل الله عز وجل ثم ذكر بمثل حديث يزيد **حدثنا** عثمان بن ابى شيبة نا جرير عن سليمان التيمى بهذا الاسناد قال اصاب رجل من امرأة شيئا دون الفاحشة فاتى عمر بن الخطاب فعظم عليه ثم اتى ابا بكر فعظم عليه ثم اتى النبى صلى الله عليه وسلم فذكر بمثل حديث يزيد والمعتمر **حدثنا** يحيى بن يحيى وقتيبة بن سعيد وابو بكر بن ابى شيبة واللفظ ليحيى قال يحيى انا وقال الآخران نا ابو الاحوص عن سماك عن ابراهيم عن علقمة والاسود عن عبد الله قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انى عالجت امرأة فى اقصى المدينة وانى اصبت منها ما دون ان امسها فانا هذا فاقض فى ما شئت فقال له عمر لقد سترك الله لو سترت نفسك قال فلم يرد النبى صلى الله عليه وسلم عليه شيئا فقام الرجل فانطلق فاتبعه النبى صلى الله عليه وسلم رجلا فدعاه وتلا عليه هذه الآية اقم الصلوة طرفى النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين فقال رجل من القوم يا نبى الله هذا له خاصة قال بل للناس كافة **حدثنا** محمد بن المثنى نا ابو النعمان الحكم بن عبد الله العجلى نا شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت ابراهيم يحدث عن خالد الاسود عن عبد الله عن النبى صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث ابى الاحوص وقال فى حديثه فقال معاذ يا رسول الله هذا لهذا خاصة او لنا عامة قال بل لكم عامة

باب غيرة الله تعالى وتحريم الفواحش

باب قوله تعالى ان الحسنات يذهبن السيئات

قوله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل يبسط يده بالليل ليتوب مسئ النهار ويبسط يده بالنهار ليتوب مسئ الليل حتى تطلع الشمس من مغربها) معناه يقبل التوبة من المسيئين نهارا وليلا حتى تطلع الشمس من مغربها ولا يختص قبولها بوقت وقد سبقت المسئلة فبسط اليد استعارة فى قبول التوبة قال المازرى المراد به قبول التوبة فانما ورد لفظ بسط اليد لان العرب اذا رضى احدهم الشئ بسط يده لقبوله واذا كرهه قبضها عنه فخوطبوا بما حسى يفهمونه وهو مجاز فان يد الجارحة مستحيلة فى حق الله تعالى **باب** غيرة الله تعالى وتحريم الفواحش قد سبق تفسير غيرة الله تعالى فى حديث سعد بن عبادة وفى غيره وسبق بيان ما شئ اغير من الله والغيرة بفتح الغين وهى فى حقنا الانفة ونحوها وفى حق الله تعالى فقد فسرناها هنا فى حديث عمرو انا قد بقوله صلى الله عليه وسلم وغيرة الله ان يأتى المؤمن ما حرم عليه اى غيرته منعه وتحريمه (**قوله** صلى الله عليه وسلم ولا احد احب اليه المدح من الله تعالى) حقيقته هذا مصلحة للعباد لانهم مثابون عليه سبحانه وتعالى فيثيبهم فينتفعون وهو سبحانه غنى عن العالمين لا ينفعه مدحهم ولا يضره تركهم ذلك وفيه تنبيه على فضل الثنا على الله سبحانه وتعالى والتسبيح والتهليل والتحميد والتكبير وسائر الاذكار (**قوله** صلى الله عليه وسلم وليس احد احب اليه العذر من الله عز وجل من اجل ذلك انزل الكتاب وارسل الرسل) قال القاضى يحتمل ان المراد الاعتذار الى العباد اليه من تقصيرهم وتوبتهم من معاصيهم فيغفرلهم كما قال تعالى وهو الذى يقبل التوبة عن عباده (**قوله** صلى الله عليه وسلم والله اشد غيرا) هكذا هو فى النسخ غيرا بفتح الغين واسكان الياء منصوب بالالف وهو الغيرة قال اهل اللغة الغيرة والغير والغار بمعنى والله اعلم **باب** قوله تعالى ان الحسنات يذهبن السيئات (**قوله** فى الذى اصاب من امرأة قبلة فانزل الله تعالى فيه ان الحسنات يذهبن السيئات الى آخر الحديث هذا تصريح بان الحسنات تكفر السيئات واختلفوا فى المراد بالحسنات هنا فنقل الثعلبى ان كثيرا من المفسرين على انها الصلوات الخمس واختاره ابن جرير وغيره من الائمة وقال مجاهد هى قول العبد سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ويحتمل ان المراد الحسنات مطلقا وقد سبق فى كتاب الطهارة والصلوة ما يكفر من المعاصى بالصلوة وسبق فى مواضع

باب قبول توبة القاتل وان كثر قتله

حدثنا الحسن بن علی الحلوانی نا عمرو بن عاصم نا همام عن اسحاق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله اصبت حدا فاقمه علی قال وحضرت الصلوة فصلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما قضی الصلوة قال یا رسول الله انی اصبت حدا فاقم فی کتاب الله قال هل حضرت معنا الصلوة قال نعم قال قد غفر لك حدثنا نصر بن علی الجهضمی وزهیر بن حرب واللفظ لزهیر قالا نا عمر بن یونس نا عکرمة بن عمار نا شداد ابو عمار نا ابو امامة قال بینما رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المسجد ونحن قعود معه اذ جاء رجل فقال یا رسول الله انی اصبت حدا فاقمه علی فسکت عنه رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم اعاد فقال یا رسول الله انی اصبت حدا فاقمه علی فسکت عنه وقال ثالثة واقیمت الصلوة فلما انصرف نبی الله صلی الله علیه وسلم قال ابو امامة فاتبع الرجل رسول الله صلی الله علیه وسلم حین انصرف واتبعت رسول الله صلی الله علیه وسلم انظر ما یرد علی الرجل فلحق الرجل رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انی اصبت حدا فاقمه علی قال ابو امامة فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم ارایت حین خرجت من بیتك الیس قد توضأت فاحسنت الوضوء قال بلی یا رسول الله قال ثم شهدت الصلوة معنا قال نعم یا رسول الله قال فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم فان الله قد غفر لك حدك او قال ذنبك حدثنا محمد بن المثنی ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا معاذ بن هشام حدثنی ابی عن قتادة عن ابی الصدیق عن ابی سعید الخدری ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قال کان فیمن کان قبلکم رجل قتل تسعة وتسعین نفسا فسال عن اعلم اهل الارض فدل علی راهب فاتاه فقال انه قتل تسعة وتسعین نفسا فهل له من توبة فقال لا فقتله فکمل به مائة ثم سال عن اعلم اهل الارض فدل علی رجل عالم فقال انه قتل مائة نفس فهل له من توبة فقال نعم ومن یحول بینه وبین التوبة انطلق الی ارض کذا وکذا فان بها اناسا یعبدون الله تعالی فاعبد الله تعالی معهم ولا ترجع الی ارضك فانها ارض سوء فانطلق حتی اذا نصف الطریق اتاه الموت فاختصمت فیه ملائکة الرحمة وملائکة العذاب فقالت ملائکة الرحمة جاء تائبا مقبلا بقلبه الی الله وقالت ملائکة العذاب انه لم یعمل خیرا قط فاتاهم ملك فی صورة آدمی فجعلوه بینهم فقال قیسوا ما بین الارضین فالی ایتهما کان ادنی فهو له فقاسوا فوجدوه ادنی الی الارض التی اراد فقبضته ملائکة الرحمة قال قتادة فقال الحسن ذکر لنا انه لما اتاه الموت نای بصدره حدثنی عبید الله بن معاذ العنبری نا ابی نا شعبة عن قتادة انه سمع ابا الصدیق الناجی عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم ان رجلا قتل تسعة وتسعین نفسا فجعل یسأل هل له من توبة فاتی راهبا فسأله فقال لیست لك توبة فقتل الراهب ثم جعل یسأل ثم خرج من قریة فیها قوم صالحون فلما کان فی بعض الطریق ادرکه الموت فنای بصدره تخومات فاختصمت فیه ملائکة الرحمة وملائکة العذاب فکان الی القریة الصالحة اقرب منها بشبر فجعل من اهلها حدثنا محمد بن بشار نا ابن ابی عدی نا شعبة عن قتادة بهذا الاسناد نحو حدیث معاذ بن معاذ وزاد فیه فاوحی الله الی هذه ان تباعدی والی هذه ان تقربی

(قوله تعالی وزلفا من اللیل) هی ساعاته ویدخل فی صلوة طرفی النهار الصبح والظهر والعصر وفی زلفا من اللیل المغرب والعشاء (قوله اصاب منها دون الفاحشة) ای دون الزنا فی الفرج (قوله عالجت امرأة وانی اصبت منها ما دون ان اسها) معنی عالجها ای تناولها واستمتع بها والمراد بالمس الجماع ومعناه استمتعت بها بالقبلة والمعانقة وغیرها من جمیع انواع الاستمتاع الا الجماع (قوله صلی الله علیه وسلم بل للناس کافة) هکذا استعمل کافة حالا ای کلهم ولا یضاف فیقال کافة الناس ولا الکافة بالالف واللام وهو معدود فی تصحیف العوام ومن اشبههم (قوله اصبت حدا فاقمه علی وحضرت الصلوة فصلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم له هل حضرت الصلوة معنا قال نعم قال قد غفر لك) هذا الحد معناه معصیة من المعاصی الموجبة للتعزیر وهی هنا من الصغائر لانها کفرتها الصلوة ولو کانت کبیرة موجبة لحدا وغیر موجبة لم تسقط بالصلوة فقد اجمع العلماء علی ان المعاصی الموجبة للحد ولا تسقط حدود ها بالصلوة هذا هو الصحیح فی تفسیر هذا الحدیث وحکی القاضی عن بعضهم ان المراد به الحد المعروف قال وانما لم یجده لانه لم یفسر موجب الحد ولم یستفسره النبی صلی الله علیه وسلم عنه ایثارا للستر لیستحب تلقین الرجوع عن الاقرار بموجب الحد صریحا **باب** قبول توبة القاتل وان کثر قتله (قوله صلی الله علیه وسلم ان رجلا قتل تسعة وتسعین نفسا ثم قتل تمام المائة ثم افتاه العالم بان له توبة) هذا مذهب اهل العلم واجماعهم علی صحة توبة القاتل عمدا ولم یخالف احد منهم الا ابن عباس وانما نقل عن بعض السلف من خلاف هذا فمراد قائله الزجر والتنویر لانه یعتقد بطلان توبته وهذا الحدیث ظاهر فیه وهو وان کان شرع من قبلنا وفی الاحتجاج به خلاف فلیس هذا موضع الخلاف وانما موضعه اذا لم یرد شرعنا بموافقته وتقریره فان ورد کان شرعا بلا شك وهذا قد ورد شرعنا به وهو قوله تعالی والذین لا یدعون مع الله الها آخر ولا یقتلون الی قوله الا من تاب الآیة واما قوله تعالی ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فیها فالصواب فی معناه ان جزاءه جهنم وقد یجازی به وقد لا یجازی بل یعفو عنه فان قتل عمدا مستحلا لغیر حق ولا تاویل فهو کافر مرتد یخلد به فی جهنم بالاجماع وان کان غیر مستحل بل معتقدا تحریمه فهو فاسق عاص مرتکب کبیرة جزاؤه جهنم خالدا فیها لکن بفضل الله تعالی ثم اخبر انه لا یخلد من مات موحدا فیها فلا یخلد هذا ولکن قد یعفو عنه فلا یدخل النار اصلا وقد لا یعفو عنه بل یعذب کسائر العصاة الموحدین ثم یخرج معهم الی الجنة ولا یخلد فی النار فهذا هو الصواب فی معنی الآیة ولا یلزم من کونه یستحق ان یجازی بعقوبة مخصوصة ان یتحتم ذلك الجزاء ولیس فی الآیة اخبار بانه یخلد فی جهنم وانما فیها انها جزاؤه ای یستحق ان یجازی بذلك وقیل ان المراد من قتل مستحلا وقیل وردت الآیة فی رجل بعینه وقیل المراد بالخلود طول المدة لا الدوام وقیل معناها هذا جزاؤه ان جازاه وهذه الاقوال کلها ضعیفة او فاسدة لمخالفتها حقیقة لفظ الآیة واما هذا القول فهو شائع علی السنة کثیر من الناس وهو فاسد لانه یقتضی انه اذا عفی عنه خرج عن کونها کانت جزاءه وهی جزاء له لکن ترك الله مجازاته عفوا عنه وکرما فالصواب ما قدمناه والله اعلم (قوله انطلق الی ارض کذا وکذا فان فیها اناسا یعبدون الله فاعبد الله معهم ولا ترجع الی ارضك فانها ارض سوء) قال العلماء فی هذا استحباب مفارقة التائب المواضع التی اصاب بها الذنوب والاخدان المساعدین له علی ذلك ومقاطعتهم ما داموا علی حالهم وان یستبدل بهم صحبة اهل الخیر والصلاح والعلماء والمتعبدین الورعین ومن یقتدی بهم وینتفع بصحبتهم ویتاکد بذلك توبته (قوله فانطلق حتی اذا نصف الطریق اتاه الموت) هو بتخفیف الصاد ای بلغ نصفها (قوله نای بصدره) ای نهض ویجوز تقدیم الالف علی الهمزة وعکسه وسبق فی حدیث اصحاب الغار وامّا قیاس الملائکة ما بین القریتین وحکم الملك الذی جعلوه بینهم بذلك فهذا محمول علی ان الله تعالی امرهم عند اشتباه امره علیهم واحتلافهم فیه ان یحکموا رجلا ممن یمر بهم فمر الملك فی صورة رجل فحکم بذلك

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا ابو اسامة عن طلحة بن یحیی عن ابی بردة عن ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان یوم القیمة دفع الله الی کل مسلم یهودیا او نصرانیا فیقول هذا فکاکک من النار **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة نا عفان بن مسلم نا همام عن قتادة ان عونا وسعید بن ابی بردة حدثاه انهما شهدا ابا بردة یحدث عمر بن عبد العزیز عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یموت رجل مسلم الا ادخل الله مکانه النار یهودیا او نصرانیا قال فاستحلفه عمر بن عبد العزیز بالله الذی لا الٰه الا هو ثلاث مرات ان اباه حدثه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فحلف له قال فلم یحدثنی سعید انه استحلفه ولم ینکر علی عون قوله **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم ومحمد بن المثنی جمیعا عن عبد الصمد بن عبد الوارث قال نا همام نا قتادة بهذا الاسناد نحو حدیث عفان وقال عون بن عتبة **وحدثنا** محمد بن عمرو بن عباد بن جبلة بن ابی رواد نا حرمی بن عمارة نا شداد ابو طلحة الراسبی عن غیلان بن جریر عن ابی بردة عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یجیئ یوم القیمة ناس من المسلمین بذنوب امثال الجبال فیغفرها الله لهم ویضعها علی الیهود والنصاری فیما احسب انا قال ابو بردة لا ادری ممن الشک قال ابو بردة فحدثت به عمر بن عبد العزیز فقال ابوک حدثک هذا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت نعم **حدثنا** زهیر بن حرب نا اسمعیل ابن ابراهیم عن هشام الدستوائی عن قتادة عن صفوان بن محرز قال قال رجل لابن عمر کیف سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی النجوی قال سمعته یقول یدنی المؤمن یوم القیمة من ربه حتی یضع علیه کنفه فیقرره بذنوبه فیقول هل تعرف فیقول رب اعرف قال فانی قد سترتها علیک فی الدنیا وانی اغفرها لک الیوم فیعطی صحیفة حسناته واما الکفار والمنافقون فینادی بهم علی رؤس الخلائق هؤلاء الذین کذبوا علی الله **وحدثنا** ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح مولی بنی امیة قال اخبرنی ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال ثم غزا رسول الله صلی الله علیه وسلم غزوة تبوک وهو یرید الروم ونصاری العرب بالشام قال ابن شهاب واخبرنی عبید الرحمن بن عبد الله بن کعب بن مالک ان عبد الله بن کعب وکان قائد کعب من بنیه حین عمی قال سمعت کعب بن مالک یحدث حدیثه حین تخلف عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزوة تبوک قال کعب بن مالک لم اتخلف عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزوة غزاها قط الا فی غزوة تبوک غیر انی قد تخلفت فی غزوة بدر ولم یعاتب احدا تخلف عنه انما خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم والمسلمون یریدون عیر قریش حتی جمع الله بینهم وبین عدوهم علی غیر میعاد ولقد شهدت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلة العقبة حین تواثقنا علی الاسلام وما احب ان لی بها مشهد بدر وان کانت بدر اذکر فی الناس منها وکان من خبری حین تخلفت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزوة تبوک انی لم اکن قط اقوی ولا ایسر منی حین تخلفت عنه فی تلک الغزوة والله ما جمعت قبلها راحلتین قط حتی جمعتهما فی تلک الغزوة فغزاها رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حر شدید واستقبل سفرا بعیدا ومفازا واستقبل عددا کثیرا فجلا للمسلمین امرهم لیتأهبوا اهبة غزوهم فاخبرهم بوجهم الذی یریدون والمسلمون مع رسول الله صلی الله علیه وسلم کثیر ولا یجمعهم کتاب حافظ یریدون بذلک الدیوان قال کعب فقل رجل یرید ان یتغیب یظن ان ذلک سیخفی له مالم ینزل فیه وحی من الله عز وجل وغزا رسول الله صلی الله علیه وسلم تلک الغزوة حین طابت الثمار والظلال فانا الیها اصعر

باب فی سعة رحمة الله تعالی علی المؤمنین وفداء کل مسلم بکافر من النار (**قوله** صلی الله علیه وسلم اذا کان یوم القیمة دفع الله تعالی الی کل مسلم یهودیا او نصرانیا فیقول هذا فکاکک من النار وفی روایة لا یموت رجل مسلم الا ادخل الله تعالی مکانه النار یهودیا او نصرانیا وفی روایة یجیئ یوم القیمة ناس من المسلمین بذنوب امثال الجبال فیغفرها الله لهم ویضعها علی الیهود والنصاری) الفکاک بفتح الفاء وکسرها والفتح افصح وأشهر وهو التخلص والفداء ومعنی هذا الحدیث ما جاء فی حدیث ابی هریرة لکل احد منزل فی الجنة ومنزل فی النار فالمؤمن اذا دخل الجنة خلفه الکافر فی النار لاستحقاقه ذلک بکفره ومعنی فکاکک من النار انک کنت معرضا لدخول النار وهذا فکاکک لان الله تعالی قدر لنا احدا یملؤها فاذا دخلها الکفار بکفرهم وذنوبهم صاروا فی معنی الفکاک للمسلمین واما روایة یجیئ یوم القیمة ناس من المسلمین بذنوب فمعناه ان الله تعالی یغفر تلک الذنوب للمسلمین ویسقطها عنهم ویضع علی الیهود والنصاری مثلها بکفرهم وذنوبهم فیدخلهم النار باعمالهم لا بذنوب المسلمین ولا بد من هذا التاویل لقوله تعالی ولا تزر وازرة وزر اخری و(**قوله** یضعها مجاز والمراد یضع علیهم مثلها بذنوبهم کما ذکرناه لکن لما اسقط سبحانه وتعالی عن المسلمین سیئاتهم وابقی علی الکفار سیئاتهم صار وافی معنی من حمل اثم الفریقین لکونهم حملوا الاثم الباقی وهو اثنهم وتحمل ان یکون المراد آثاما کان للکفار سبب فیها بان سنوها فتسقط عن المسلمین بعفو الله تعالی ویوضع علی الکفار مثلها لکونهم سنوها ومن سن سنة سیئة کان علیه مثل وزر کل من یعمل بها والله اعلم (**قوله** فاستحلفه عمر بن عبد العزیز ان اباه حدثه) انما استحلفه لزیادة الاستیثاق والطمانینة ولما حصل له من السرور بهذه البشارة العظیمة للمسلمین اجمعین ولانه ان کان عنده فیه شک او خوف غلط او نسیان او اشتباه او نحو ذلک امسک عن الیمین فاذا حلف تحقق انتفاء هذه الامور وعرف صحة الحدیث وقد جاء عن عمر بن عبد العزیز والشافعی رحمهما الله انهما قالا هذا الحدیث ارجی حدیث للمسلمین وهو کما قالا لما فیه من التصریح بفداء کل مسلم وتعمیم الفداء ولله الحمد (**قوله** صلی الله علیه وسلم یدنی المؤمن یوم القیمة من ربه حتی یضع علیه کنفه فیقرره بذنوبه الی آخره) اما کنفه فبنون مفتوحة وهو ستره وعفوه والمراد بالدنو هنا دنو کرامة واحسان لا دنو مسافة والله تعالی منزه عن المسافة وقربها **باب** حدیث توبة کعب بن مالک وصاحبیه (**قوله** ولقد شهدت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلة العقبة حین تواثقنا علی الاسلام) ای تبایعنا علیه وتعاهدنا ولیلة العقبة هی اللیلة التی بایع رسول الله صلی الله علیه وسلم الانصار فیها علی الاسلام وان یؤووه وینصروه وهی لیلة التی فی طرف منا التی یضاف الیها جمرة العقبة وکانت بیعة العقبة مرتین فی سنتین فی السنة الاولی کانوا اثنی عشر وفی الثانیة سبعین کلهم من الانصار رضی الله عنهم (**قوله** وان کانت بدر اذکر) ای اشهر عند الناس بالفضیلة (**قوله** واستقبل سفرا بعیدا ومفازا) ای بریة طویلة قلیلة الماء یخاف فیها الهلاک وسبق قریبا بیان الخلاف فی بیان تسمیتها مفازة ومفازا (**قوله** فجلا للمسلمین امرهم) هو بتخفیف اللام ای کشفه وبینه واوضحه وعرفهم ذلک علی وجهه من غیر توریة یقال جلوت الشیء کشفته (**قوله** لیتأهبوا اهبة غزوهم) الاهبة بضم الهمزة واسکان الهاء ای لیستعدوا بما یحتاجون الیه فی سفرهم ذلک (**قوله** فاخبرهم بوجههم) ای بمقصدهم (**قوله** یریدون بذلک الدیوان) هو بکسر الدال علی المشهور وحکی فتحها وهو فارسی معرب وقیل عربی (**قوله** فقل رجل یرید ان یتغیب یظن ان ذلک سیخفی له مالم ینزل فیه وحی من الله تعالی) قال القاضی هکذا هو فی جمیع نسخ مسلم وصوابه لا یظن ان ذلک سیخفی له بزیادة لا وکذا رواه البخاری (**قوله** فانا الیها اصعر) ای امیل

فتجهز رسول الله صلى الله عليه وسلم والمسلمون معه وطفقت اغدو لكى اتجهز معهم فارجع ولم اقض شيئا واقول فى نفسى انا قادر على ذلك اذا اردت فلم يزل ذلك يتمادى بى حتى استمر بالناس الجد فاصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم غاديا والمسلمون معه ولم اقض من جهازى شيئا ثم غدوت فرجعت ولم اقض شيئا فلم يزل ذلك يتمادى بى حتى اسرعوا وتفارط الغزو فهممت ان ارتحل فادركهم فيا ليتنى فعلت ثم لم يقدر ذلك لى فطفقت اذا خرجت فى الناس بعد خروج رسول الله صلى الله عليه وسلم يحزننى انى لا ارى لى اسوة الا رجلا مغموصا عليه فى النفاق او رجلا ممن عذر الله من الضعفاء ولم يذكرنى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بلغ تبوك فقال وهو جالس فى القوم بتبوك ما فعل كعب بن مالك قال رجل من بنى سلمة يا رسول الله حبسه برداه والنظر فى عطفيه فقال له معاذ بن جبل بئس ما قلت والله يا رسول الله ما علمنا عليه الا خيرا فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينما هو على ذلك راى رجلا مبيضا يزول به السراب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كن ابا خيثمة فاذا هو ابو خيثمة الانصارى وهو الذى تصدق بصاع التمر حين لمز المنافقون فقال كعب ابن مالك فلما بلغنى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قفل توجه قافلا من تبوك حضرنى بثى فطفقت اتذكر الكذب واقول بما اخرج من سخطه غدا واستعين على ذلك كل ذى راى من اهلى فلما قيل لى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اظل قادما زاح عنى الباطل حتى عرفت انى لن انجو منه بشئ ابدا فاجمعت صدقه وصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم قادما وكان اذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فركع فيه ركعتين ثم جلس للناس فلما فعل ذلك جاءه المخلفون فطفقوا يعتذرون اليه ويحلفون له وكانوا بضعة وثمانين رجلا فقبل منهم رسول الله صلى الله عليه وسلم علانيتهم وبايعهم واستغفر لهم ووكل سرائرهم الى الله حتى جئت فلما سلمت تبسم تبسم المغضب ثم قال تعال فجئت امشى حتى جلست بين يديه فقال لى ما خلفك الم تكن قد ابتعت ظهرك قال قلت يا رسول الله انى والله لو جلست عند غيرك من اهل الدنيا لرايت انى ساخرج من سخطه بعذر لقد اعطيت جدلا ولكنى والله لقد علمت لئن حدثتك اليوم حديث كذب ترضى به عنى ليوشكن الله ان يسخطك على ولئن حدثتك حديث صدق تجد على فيه انى لارجو فيه عقبى الله والله ما كان لى عذر والله ما كنت قط اقوى ولا ايسر منى حين تخلفت عنك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما هذا فقد صدق فقم حتى يقضى الله فيك فقمت وثار رجال من بنى سلمة فاتبعونى فقالوا لى والله ما علمناك اذنبت ذنبا قبل هذا لقد عجزت فى ان لا تكون اعتذرت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بما اعتذر اليه المخلفون فقد كان كافيك ذنبك استغفار رسول الله صلى الله عليه وسلم لك قال فوالله ما زالوا يؤنبونى حتى اردت ان ارجع الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكذب نفسى قال ثم قلت لهم هل لقى هذا معى من احد قالوا نعم لقيه معك رجلان قالا مثل ما قلت وقيل لهما مثل ما قيل لك قال قلت من هما قالوا مرارة بن ربيعة العامرى وهلال بن امية الواقفى قال فذكروا لى رجلين صالحين قد شهدا بدرا فيهما اسوة قال فمضيت حين ذكروهما لى قال ونهى رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلمين عن كلامنا ايها الثلاثة من بين من تخلف عنه قال فاجتنبنا الناس او قال تغيروا لنا حتى تنكرت لى فى نفسى الارض فما هى بالارض التى اعرف فلبثنا على ذلك خمسين ليلة فاما صاحباى فاستكانا وقعدا فى بيوتهما يبكيان واما انا فكنت اشب القوم واجلدهم فكنت اخرج فاشهد الصلوة واطوف فى الاسواق ولا يكلمنى احد واتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسلم عليه وهو فى مجلسه بعد الصلوة فاقول فى نفسى هل حرك شفتيه برد السلام ام لا ثم اصلى قريبا منه واسارقه النظر فاذا اقبلت على صلاتى نظر الى واذا التفت نحوه اعرض عنى حتى اذا طال على ذلك من جفوة المسلمين مشيت حتى تسورت جدار حائط ابى قتادة وهو ابن عمى واحب الناس الى

(قوله حتى استمر بالناس الجد) بكسر الجيم (قوله ولم اقض من جهازى شيئا) بفتح الجيم وكسرها اى اهبة سفرى (قوله تفارط الغزو) اى تقدم الغزاة وسبقوا وفاتوا (قوله رجلا مغموصا عليه فى النفاق) اى متهما به وهو بالغين المعجمة والصاد المهملة (قوله ولم يذكرنى حتى بلغ تبوكا) هكذا هو فى اكثر النسخ تبوكا بالنصب وكذا هو فى نسخ البخارى وكانه صرفها لارادة الموضع دون البقعة (قوله والنظر فى عطفيه) اى جانبيه وهو اشارة الى اعجابه بنفسه لباسه (قوله فقال له معاذ بن جبل بئس ما قلت) هذا دليل لزيغبة المسلم الذى ليس بمنهمك فى الباطل وهو من مهمات الآداب وحقوق الاسلام (قوله راى رجلا مبيضا يزول به السراب) المبيض بكسر الباء هو لابس البياض يقال هم المبيضة والسودة بالكسر فيهما اى لابسو البياض والسواد ويزول بالسراب اى يتحرك وينبض والسراب هو ما يظهر للانسان فى الهواجر فى البرارى كانه ماء (قوله صلى الله عليه وسلم كن ابا خيثمة) قيل معناه انت ابو خيثمة قال ثعلب العرب تقول كن زيدا اى انت زيد قال القاضى عياض والاشبه عندى ان كن هنا للتحقيق والوجود اى لتوجد يا هذا الشخص ابا خيثمة حقيقة وهذا الذى قاله القاضى هو الصواب وهو معنى قول صاحب التحرير تقديره اللهم اجعل ابا خيثمة وابو خيثمة هذا اسمه عبد الله بن خيثمة وقيل مالك بن قيس قال بعض الحفاظ وليس فى الصحابة من يكنى ابا خيثمة الا اثنان احدهما هذا والثانى عبد الرحمن بن ابى سبرة الجعفى (قوله لمزه المنافقون) اى عابوه واحتقروه (قوله توجه قافلا) اى راجعا (قوله حضرنى بثى) اى اشد الحزن (قوله قد اظل قادما زاح عنى الباطل) فقوله اظل بالظاء المعجمة اى قرب ودنا قدومه كانه التجأ على ظله زاح اى زال (قوله فاجمعت صدقه) اى عزمت عليه يقال اجمع امره وعلى امره وعزم عليه بمعنى (قوله لقد اعطيت جدلا) اى فصاحة وقوة فى الكلام وبراعة بحيث اخرج عن عهدة ما ينسب اليه اذا اردت (قوله تبسم تبسم المغضب) هو بفتح الضاد اى المغضبان (قوله ليوشكن) هو بكسر الشين اى ليسرعن (قوله تجد على فيه) هو بكسر الجيم وتخفيف الدال اى تغضب (قوله انى لارجو فيه عقبى الله) اى ان يعقبنى خيرا وان يثيبنى عليه (قوله فوالله ما زالوا يؤنبونى) هو بهمزة بعدها ياء ثم نون ثم موحدة اى يلومونى واشد اللوم (قوله فى رجلين صالحين قد شهدا بدرا فيهما اسوة) هكذا هو فى جميع نسخ مسلم العامرى وانكره العلماء وقالوا هو غلط انما هو العمرى بفتح العين واسكان الميم من بنى عمرو بن عوف وكذا ذكره البخارى ثم كذا نسبه محمد بن اسحق وابن عبد البر وغيرهما من الائمة قال القاضى هذا هو الصواب ولان كان العامرى قد قال لا اعرفه الا العامرى فالذى غيره الجمهور اصح واما (قوله مرارة بن ربيعة فكذا وقع فى نسخ مسلم وكذا نقله القاضى عن نسخ مسلم ووقع فى البخارى ابن الربيع قال ابن عبد البر يقال ما لوهبين مرارة بضم الميم وتخفيف الراء المكررة (قوله وهلال بن امية الواقفى) هو بقاف ثم فاء منسوب الى بنى واقف بطن من الانصار وهو هلال بن امية بن عامر بن قيس بن عبد الاعلى بن عامر بن كعب بن واقف واسم واقف مالك بن امرأ القيس بن مالك بن الاوس الانصارى (قوله ونهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كلامنا ايها الثلاثة) قال القاضى هو بالرفع وموضعه نصب على الاختصاص قال سيبويه نقلا عن العرب اللهم اغفر لنا ايتها العصابة وهذا مثله ونهى رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلمين عن كلامنا ايها الثلاثة من بين من تخلف عنه قال فاجتنبنا الناس او قال تغيروا لنا حتى تنكرت لى فى نفسى الارض فما هى بالارض التى اعرف (قوله حتى تنكرت لى فى نفسى الارض فما هى بالارض التى اعرف) معناه تغير على كل شئ حتى الارض فما هى كما توحشت على وصارت كانها ارض لم اعرفها لتوحشها على (قوله فاما صاحباى فاستكانا) اى خضعا (قوله اشب القوم واجلدهم) اى اصغرهم سنا واقواهم (قوله تسورت جدار حائط ابى قتادة) معنى تسورته علوته وصعدت سوره وهو علاه وفيه دليل لجواز دخول الانسان بستان صديقه وقريبه الذى يدل على رضاه ويعرف انه لا يكره ذلك بغير اذنه بشرط ان يعلم انه ليس له هناك زوجة مكشوفة ونحو ذلك

فسلمت علیه فوالله ما رد علی السلام فقلت له یا ابا قتادة انشدك بالله هل تعلمن انی احب الله ورسوله قال فسکت فعدت فناشدته فسکت فعدت فناشدته فقال الله ورسوله اعلم ففاضت عیناى وتولیت حتی تسورت الجدار فبینا انا امشی فی سوق المدینة اذا نبطی من نبط اهل الشام ممن قدم بالطعام یبیعه بالمدینة یقول من یدل علی کعب بن مالك قال فطفق الناس یشیرون له الی حتی جاءنی فدفع الی کتابا من ملك غسان وکنت کاتبا فقرأته فاذا فیه اما بعد فانه قد بلغنا ان صاحبك قد جفاك ولم یجعلك الله بدار هوان ولا مضیعة فالحق بنا نواسك قال فقلت حین قرأتها وهذه ایضا من البلاء فتیاممت بها التنور فسجرتها بها حتی اذا مضت اربعون من الخمسین واستلبث الوحی اذا رسول رسول الله صلی الله علیه وسلم یاتینی فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یامرك ان تعتزل امرأتك قال فقلت اطلقها ام ماذا افعل قال لا بل اعتزلها فلا تقربنها قال فارسل الی صاحبی بمثل ذلك قال فقلت لامرأتی الحقی باهلك فکونی عندهم حتی یقضی الله فی هذا الامر قال فجاءت امرأة هلال بن امیة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت له یا رسول الله ان هلال بن امیة شیخ ضائع لیس له خادم فهل تکره ان اخدمه قال لا ولکن لا یقربنك فقالت انه والله ما به حرکة الی شیء ووالله ما زال یبکی منذ کان من امره ما کان الی یومه هذا قال فقال لی بعض اهلی لو استاذنت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی امرأتك فقد اذن لامرأة هلال بن امیة ان تخدمه قال فقلت لا استاذن فیها رسول الله صلی الله علیه وسلم وما یدرینی ماذا یقول رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استاذنته فیها وانا رجل شاب قال فلبثت بذلك عشر لیال فکمل لنا خمسون لیلة من حین نهی عن کلامنا قال ثم صلیت صلوة الفجر صباح خمسین لیلة علی ظهر بیت من بیوتنا فبینا انا جالس علی الحال التی ذکر الله منا قد ضاقت علی نفسی وضاقت علی الارض بما رحبت سمعت صوت صارخ اوفی علی سلع یقول باعلی صوته یا کعب بن مالك ابشر قال فخررت ساجدا وعرفت ان قد جاء فرج قال واذن رسول الله صلی الله علیه وسلم الناس بتوبة الله علینا حین صلی صلاة الفجر فذهب الناس یبشروننا فذهب قبل صاحبی مبشرون ورکض رجل الی فرسا وسعی ساع من اسلم قبلی واوفی علی الجبل فکان الصوت اسرع من الفرس فلما جاءنی الذی سمعت صوته یبشرنی نزعت له ثوبی فکسوتهما ایاه ببشارته والله ما املك غیرهما یومئذ واستعرت ثوبین فلبستهما فانطلقت اتامم رسول الله صلی الله علیه وسلم یتلقانی الناس فوجا فوجا یهنؤنی بالتوبة ویقولون لتهنك توبة الله علیك حتی دخلت المسجد فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم جالس فی المسجد حوله الناس فقام طلحة بن عبید الله یهرول حتی صافحنی وهنانی والله ما قام رجل من المهاجرین غیره قال فکان کعب لا ینساها لطلحة قال کعب فلما سلمت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال وهو یبرق وجهه من السرور یقول ابشر بخیر یوم مر علیك منذ ولدتك امك قال فقلت امن عندك یا رسول الله ام من عند الله فقال لا بل من عند الله وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سر استنار وجهه حتی کان وجهه قطعة قمر قال وکنا نعرف ذلك قال فلما جلست بین یدیه قلت یا رسول الله ان من توبتی ان انخلع من مالی صدقة الی الله والی رسوله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم امسك علیك بعض مالك فهو خیر لك قال فقلت فانی امسك سهمی الذی بخیبر قال وقلت یا رسول الله ان الله انما انجانی بالصدق وان من توبتی ان لا احدث الا صدقا ما بقیت قال فوالله ما علمت ان احدا من المسلمین ابلاه الله فی صدق الحدیث منذ ذکرت ذلك لرسول الله صلی الله علیه وسلم احسن مما ابلانی الله ووالله ما تعمدت کذبة منذ قلت ذلك لرسول الله صلی الله علیه وسلم الی یومی هذا وانی لارجو ان یحفظنی الله فیما بقی قال

(قوله فسلمت علیه فوالله ما رد علی السلام) انما لم یرد علیه السلام لعموم النهی عن کلامهم وفیه انه لا یسلم علی المبتدعة ونحوهم وفیه ان السلام کلام وان من حلف لا یکلم انسانا فسلم علیه او رد علیه السلام حنث (قوله انشدك بالله) هو بفتح الهمزة وضم الشین ای اسئلك بالله واصله من النشید وهو الصوت (قوله الله ورسوله اعلم) قال القاضی لعل ابا قتادة لم یقصد بهذا تکلیمه لانه منهی عن کلامه وانما قال ذلك لنفسه لما ناشده الله فقال ابو قتادة مظهرا لاعتقاده لا لیسمعه ولو حلف رجل لا یکلم رجلا فساله عن شیء فقال الله اعلم یرید اسماعه وجوابه حنث (قوله نبطی من نبط اهل الشام) یقال النبط والانباط والنبیط وهم فلاحوا العجم (قوله ولم یجعلك الله بدار هوان ولا مضیعة فالحق بنا نواسك) المضیعة فیها لغتان احدهما کسر الضاد واسکان الیاء والثانیة باسکان الضاد وفتح الیاء ای فی موضع وحال یضاع فیه حقك وقوله نواسك وفی بعض النسخ نواسیك بزیادة یاء وهو صحیح ای ونحن نواسیك وقطعه عن جواب الامر معناه نشارکك فیما عندنا (قوله فتیاممت بها التنور فسجرتها) هکذا هو فی جمیع النسخ ببلادنا وهی لغة فی تیممت ومعناهما قصدت ومعنی سجرتها ای احرقتها وانث الضمیر لانه اراد معنی الکتاب وهو الصحیفة (قوله واستلبث الوحی) ای ابطأ (قوله فقلت لامرأتی الحقی باهلك فکونی عندهم حتی یقضی الله فی هذا الامر) هذا دلیل علی ان هذا اللفظ لیس صریحا فی الطلاق وانما هو کنایة ولم ینو به الطلاق فلم یقع (قوله وانا رجل شاب) یعنی انی قادر علی خدمة نفسی واخاف ایضا علی نفسی من شدة الشباب ان اصبت امرأتی وقد نهیت عنها (قوله فکمل لنا خمسون) هو بفتح المیم وضمها وکسرها (قوله وضاقت علی الارض بما رحبت) ای بما اتسعت ومعناه ضاقت علی الارض مع انها متسعة والرحب السعة (قوله سمعت صارخا اوفی علی سلع) ای صعده وارتفع علیه وسلع بفتح السین المهملة واسکان اللام وهو جبل بالمدینة معروف (قوله یا کعب بن مالك ابشر وقوله فذهب الناس یبشروننا) فیه دلیل لاستحباب التبشیر والتهنیة لمن تجددت له نعمة ظاهرة او اندفعت عنه کربة شدیدة ونحو ذلك وهذا الاستحباب عام فی کل نعمة حصلت او کربة انکشفت سواء کانت من امور الدین او الدنیا (قوله فخررت ساجدا) دلیل للشافعی وموافقیه فی استحباب سجود الشکر بکل نعمة ظاهرة حصلت او نقمة ظاهرة اندفعت (قوله فآذن الناس) ای اعلمهم (قوله نزعت له ثوبی فکسوتهما ایاه ببشارته) فیه استحباب اجازة البشیر بخلعة والا فبغیرها والخلعة احسن وهی المعتادة (قوله واستعرت ثوبین فلبستهما) فیه جواز العاریة وجواز عاریة الثوب للبس (قوله فانطلقت اتامم رسول الله صلی الله علیه وسلم فتلقانی الناس فوجا فوجا) اتامم اقصد والفوج الجماعة (قوله فقام طلحة بن عبید الله یهرول حتی صافحنی وهنانی) فیه استحباب مصافحة القادم والقیام له اکراما والهرولة الی لقائه بشاشة به وفرحا (قوله صلی الله علیه وسلم ابشر بخیر یوم مر علیك منذ ولدتك امك) معناه سوی یوم اسلامك انما لم یستثنه لانه معلوم لا بد منه (قوله ان من توبتی ان انخلع من مالی صدقة الی الله والی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم امسك بعض مالك فهو خیر لك) معنی انخلع منه اخرج منه واتصدق به وفیه استحباب الصدقة شکرا للنعم المتجددة لا سیما ما عظم منها وانما امره صلی الله علیه وسلم بالاقتصار علی الصدقة ببعضه خوفا من تضرره بالفقر وخوفا ان لا یصبر علی الاضاقة ولا یخالف هذا صدقة ابی بکر رضی الله عنه بجمیع ماله فانه کان صابرا راضیا فان قیل کیف قال انخلع من مالی فاثبت له مالا مع قوله او لا نزعت ثوبی والله ما املك غیرهما فالجواب ان المراد بقوله ان انخلع من مالی الارض والعقار ولهذا قال فانی امسك سهمی الذی بخیبر واما قوله ما املك غیرهما فالمراد به من الثیاب ونحوها مما یخلع ویلیق بالبشیر وفیه دلیل علی تخصیص الیمین بالنیة وهو مذهبنا فاذا حلف لا مال له ونوی نوعا لم یحنث بنوع آخر من المال او لا یاکل ونوی تمرا لم یحنث بالخبز (قوله فوالله ما علمت احدا من المسلمین ابلاه الله تعالی فی صدق الحدیث احسن مما ابلانی) ای انعم علیه والبلاء والابلاء یکون فی الخیر والشر لکن اذا اطلق کان للشر غالبا فاذا ارید الخیر قید کما قیده هنا فقال احسن مما ابلانی (قوله والله ما تعمدت کذبة) هی باسکان الذال وکسرها

فانزل الله عز وجل لقد تاب الله على النبي والمهاجرين والانصار الذين اتبعوه في ساعة العسرة حتى بلغ انه بهم رؤف رحيم وعلى الثلاثة الذين خلفوا حتى اذا ضاقت عليهم الارض بما رحبت وضاقت عليهم انفسهم وظنوا ان لا ملجأ من الله الا اليه ثم تاب عليهم ليتوبوا ان الله هو التواب الرحيم يايها الذين امنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين قال كعب والله ما انعم الله علي من نعمة قط بعد اذ هداني الله للاسلام اعظم في نفسي من صدقي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا اكون كذبته فاهلك كما هلك الذين كذبوا ان الله قال للذين كذبوا حين انزل الوحي شر ما قال لاحد قال الله سيحلفون بالله لكم اذا انقلبتم اليهم لتعرضوا عنهم فاعرضوا عنهم انهم رجس وماويهم جهنم جزاء بما كانوا يكسبون يحلفون لكم لترضوا عنهم فان ترضوا عنهم فان الله لا يرضى عن القوم الفاسقين قال كعب كنا خلفنا ايها الثلاثة عن امر اولئك الذين قبل منهم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين حلفوا له فبايعهم واستغفر لهم وارجأ رسول الله صلى الله عليه وسلم امرنا حتى قضى الله فيه فبذلك قال الله عز وجل وعلى الثلاثة الذين خلفوا وليس الذي ذكر الله مما خلفنا تخلفنا عن الغزو وانما هو تخليفه ايانا وارجاؤه امرنا عن من حلف له واعتذر اليه فقبل منه **وحدثنيه** محمد بن رافع نا حجين بن المثنى نا الليث عن عقيل عن ابن شهاب باسناد يونس عن الزهري سواء **وحدثني** عبد بن حميد حدثني يعقوب بن ابراهيم بن سعد نا محمد بن عبد الله بن مسلم ابن اخي الزهري عن عمه محمد بن مسلم الزهري قال اخبرني عبد الرحمن بن عبد الله ابن كعب بن مالك ان عبد الله بن كعب بن مالك وكان قائد كعب حين عمي قال سمعت كعب بن مالك يحدث حديثه حين تخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك وساق الحديث وزاد فيه على يونس فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم قل ما يريد غزوة الا ورى بغيرها حتى كانت تلك الغزوة ولم يذكر في حديث ابن اخي الزهري ابا خيثمة ولحوقه بالنبي صلى الله عليه وسلم **وحدثني** سلمة بن شبيب نا الحسن بن اعين نا معقل وهو ابن عبيد الله عن الزهري قال اخبرني عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب بن مالك عن عمه عبيد الله بن كعب وكان قائد كعب حين اصيب بصره وكان اعلم قومه واوعاهم لاحاديث اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت ابي كعب بن مالك وهو احد الثلاثة الذين تيب عليهم يحدث انه لم يتخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة غزاها قط غير غزوتين وساق الحديث وقال فيه وغزا رسول الله صلى الله عليه وسلم بناس كثير يزيدون على عشرة الاف ولا يجمعهم ديوان حافظ

قوله ما انعم الله علي من نعمة قط بعد اذ هداني للاسلام اعظم في نفسي من صدقي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا اكون كذبته فاهلك) هكذا هو في جميع نسخ مسلم وكثير من روايات البخاري قال العلماء لفظة لا في قوله ان لا اكون زائدة ومعناه ان اكون كذبته كقوله تعالى ما منعك ان لا تسجد اذ امرتك **وقوله** فاهلك بكسر اللام على الفصيح المشهور وحكي فتحها وهو شاذ ضعيف (**قوله** وارجاؤه امرنا) اي تاخيره (**قوله** في رواية ابن اخي الزهري عن عمه عن عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب عن عبيد الله بن كعب) كذا قاله في هذه الرواية عبيد الله بضم العين مصغرا وكذا قاله في الرواية التي بعدها رواية معقل بن عبيد الله عن الزهري عن عبد الرحمن عن عبيد الله بن كعب مصغرا وقال قبلهما في رواية يونس المذكورة اول الحديث عن الزهري عن عبد الله بن كعب بفتح العين مكبرا وكذا قال في رواية عقيل عن الزهري عن عبد الله بن كعب مكبرا قال الدارقطني الصواب رواية من قال عبد الله بفتح العين مكبرا ولم يذكر البخاري في الصحيح الا رواية عبد الله مكبرا مع تكراره الحديث (**قوله** قل ما يريد غزوة الا ورى بغيرها) اي اوهم غيرها واصله من وراء كانه جعل البيان وراء ظهره (**قوله** وكان اوعاهم لاحاديث اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم) اي احفظهم (**قوله** لم يتخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة غزاها قط غير غزوتين) المراد بهما غزوة بدر وغزوة تبوك كما صرح به في الرواية الاولى (**قوله** وغزا رسول الله صلى الله عليه وسلم بناس كثير يزيدون على عشرة آلاف) هكذا وقع هنا زيادة على عشرة آلاف ولم يبين قدرها وقد قال ابو زرعة الرازي كانوا سبعين الفا وقال ابن اسحق كانوا ثلثين الفا وهذا اشهر وجمع بينهما بعض الائمة بان ابا زرعة عد التابع والمتبوع وابن اسحق عد المتبوع فقط والله اعلم واعلم ان في حديث كعب هذا رضي الله عنه فوائد كثيرة احدها اباحة الغنيمة لهذه الامة لقوله خرجوا يريدون عير قريش الثانية فضيلة اهل بدر واهل العقبة الثالثة جواز الحلف من غير استحلاف في غير الدعوى عند القاضي الرابعة انه ينبغي لامير الجيش اذا اراد غزوة ان يورى بغيرها لئلا يسبقه الجواسيس ونحوهم بالتحذير الا اذا كانت سفرة بعيدة فيستحب ان يعرفهم البعد ليتاهبوا الخامسة التاسف على ما فات من الخير وتمني المتاسف ان كان فعله لقوله فيا ليتني فعلت السادسة رد غيبة المسلم لقول معاذ بئس ما قلت السابعة فضيلة الصدق وملازمته وان كان فيه مشقة فان عاقبته خير وان الصدق يهدي الى البر والبر يهدي الى الجنة كما ثبت في الصحيح الثامنة استحباب صلوة القادم من سفر ركعتين في مسجد محلته اول قدومه قبل كل شيء التاسعة انه يستحب للقادم من سفر اذا كان مشهورا يقصده الناس لسلام عليه ان يقعد لهم في مجلس بارز هين الوصول اليه العاشرة الحكم بالظاهر والله يتولى السرائر وقبول معاذير المنافقين ونحوهم ما لم يترتب على ذلك مفسدة الحادية عشرة استحباب هجران اهل البدع والمعاصي الظاهرة وترك السلام عليهم ومقاطعتهم تحقيرا لهم وزجرا الثانية عشرة استحباب بكائه على نفسه اذا وقعت منه معصية الثالثة عشرة ان مسارقة النظر في الصلوة والالتفات لا يبطلها الرابعة عشرة ان السلام يسمى كلاما وكذلك رد السلام وان من حلف لا يكلم انسانا فسلم عليه او رد عليه السلام يحنث الخامسة عشرة وجوب ايثار طاعة الله ورسوله صلى الله عليه وسلم على مودة الصديق والقريب وغيرهما كما فعل ابو قتادة حين سلم عليه كعب فلم يرد عليه حين نهى عن كلامه السادسة عشرة انه اذا حلف لا يكلم انسانا فيكلم ولم يقصد كلامه بل قصد غيره فسمع المحلوف عليه لم يحنث الحالف لقوله الله اعلم فانه محمول على انه لم يقصد كلامه كما سبق السابعة عشرة جواز احراق ورقة فيها ذكر الله تعالى لمصلحة كما فعل عثمان والصحابة رضي الله عنهم بالمصاحف التي غير مصحفه الذي اجمعت الصحابة عليه وكان ذلك صيانة فهي حاجة وموضع الدلالة من حديث كعب انه احرق الورقة وفيها لم يجعلك الله بدار هوان الثامنة عشرة اخفاء ما يخاف من اظهاره مفسدة واتلافه التاسعة عشرة ان قوله لامرأته الحقي باهلك ليس بصريح طلاق ولا يقع به شيء اذا لم ينو العشرون جواز خدمة المرأة زوجها برضاها وذلك جائز له بالاجماع فاما الزامها بذلك فلا الحادية والعشرون استحباب الكنايات في الفاظ الاستمتاع بالنساء ونحوها الثانية والعشرون الورع والاحتياط بمجانبة ما يخاف منه الوقوع في منهي عنه لانه لم يستاذن في خدمة امرأته له وعلل بانه شاب اي لا يامن مواقعتها وقد نهي عنها الثالثة والعشرون استحباب سجود الشكر عند تجدد نعمة ظاهرة او اندفاع بلية ظاهرة وهو مذهب الشافعي وطائفة وقال ابو حنيفة وطائفة لا يشرع الرابعة والعشرون استحباب التبشير بالخير الخامسة والعشرون استحباب تهنئة من رزقه الله خيرا ظاهرا او صرف عنه شرا ظاهرا السادسة والعشرون استحباب اكرام المبشر بخلعة او نحوها السابعة والعشرون انه يجوز تخصيص اليمين بالنية فاذا حلف لا مال له ونوى نوعا لم يحنث بنوع من المال غيره واذا حلف لا ياكل ونوى خبزا لم يحنث باللحم والتمر وسائر الماكول ولا يحنث الا بذلك النوع وكذلك لو حلف لا يكلم زيدا ونوى كلاما مخصوصا لم يحنث بتكليمه اياه غير ذلك الكلام المخصوص وهذا كله متفق عند اصحابنا ودليله من هذا الحديث (**قوله** في الثوبين والله ما املك غيرهما ثم قال بعده في ساعة ان من توبتي ان انخلع من مالي صدقة ثم قال فاني امسك سهمي الذي بخيبر الثامنة والعشرون جواز العارية التاسعة والعشرون جواز

علة حدثنا حبان بن موسى انا عبد الله بن المبارك انا يونس بن يزيد لا يلح وحدثنا اسحاق بن ابراهيم الحنظلى ومحمد بن رافع وعبد بن حميد قال ابن رافع نا وقال الاخران انا عبد الرزاق انا معمر والسياق حديث معمر من رواية عبد وابن رافع قال يونس ومعمر جميعا عن الزهرى قال اخبرنى سعيد بن المسيب وعروة بن الزبير وعلقمة ابن وقاص وعبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن حديث عائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم حين قال لها اهل الافك ما قالوا فبرأها الله مما قالوا وكلهم حدثنى طائفة من حديثها وبعضهم كان اوعى لحديثها من بعض واثبت اقتصاصا وقد وعيت عن كل واحد منهم الحديث الذى حدثنى وبعض حديثهم يصدق بعضا وان عائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يخرج سفرا اقرع بين نسائه فايتهن خرج سهمها خرج بها رسول الله صلى الله عليه وسلم معه قالت عائشة فاقرع بيننا فى غزوة غزاها فخرج فيها سهمى فخرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وذلك بعدما انزل الحجاب فانا احمل فى هودجى وانزل فيه مسيرنا حتى اذا فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم من غزوه وقفل ودنونا من المدينة اذن ليلة بالرحيل فقمت حين اذنوا بالرحيل فمشيت حتى جاوزت الجيش فلما قضيت من شانى اقبلت الى الرحل فلمست صدرى فاذا عقدى من جزع ظفار قد انقطع فرجعت فالتمست عقدى فحبسنى ابتغاؤه واقبل الرهط الذين كانوا يرحلون لى فحملوا هودجى فرحلوه على بعيرى الذى كنت اركب وهم يحسبون انى فيه قالت وكانت النساء اذ ذاك خفافا لم يثقلن ولم يغشهن اللحم انما يأكلن العلقة من الطعام فلم يستنكر القوم ثقل الهودج حين رحلوه ورفعوه وكنت جارية حديثة السن فبعثوا الجمل فساروا و وجدت عقدى بعد ما استمر الجيش فجئت منازلهم وليس بها داع ولا مجيب فتيممت منزلى الذى كنت فيه وظننت ان القوم سيفقدونى فيرجعون الى فبينا انا جالسة فى منزلى غلبتنى عينى فنمت وكان صفوان بن المعطل السلمى ثم الذكوانى قد عرس من وراء الجيش فادلج فاصبح عند منزلى فرأى سواد انسان نائم فاتانى فعرفنى حين رانى وقد كان يرانى قبل ان يضرب الحجاب على فاستيقظت باسترجاعه حين عرفنى فخمرت وجهى بجلبابى ووالله ما يكلمنى كلمة ولا سمعت منه كلمة غير استرجاعه حتى اناخ راحلته فوطئ على يدها فركبتها فانطلق يقود بى الراحلة حتى اتينا الجيش

استعارة الثياب للبس الثلاثون استحباب اجتماع الناس عند امامهم وكبيرهم فى الامور المهمة من بشارة ومشورة وغيرهما الحادية والثلاثون استحباب القيام للوارد اكراما له اذا كان من اهل الفضل باى نوع كان وقد جاءت به احاديث جمعتها فى جزء مستقل بالترخيص فيه والجواب عما يظن به مخالفا لذلك الثانية والثلاثون استحباب المصافحة عند التلاقى وهى سنة بلا خلاف الثالثة والثلاثون استحباب سرور الامام وكبير القوم بايسر اصحابه واتباعه الرابعة والثلاثون انه يستحب لمن حصلت لنعمة ظاهرة او اندفعت عنه كربة ظاهرة ان يتصدق بشئ صالح من ماله شكرا لله تعالى على احسانه وقد ذكر اصحابنا انه يستحب له سجود الشكر والصدقة جميعا وقد اجتمعا فى هذا الحديث الخامسة والثلاثون انه يستحب لمن خاف ان لا يصبر على الاضافة ان لا يتصدق بجميع ماله بل فى ذلك مكروه السادسة والثلاثون انه يستحب لمن راى من يريد ان يتصدق بكل ماله ويخاف عليه ان لا يصبر على الاضافة ان ينهاه عن ذلك ويشير عليه بما هو الاصلح له السابعة والثلاثون انه يستحب لمن تاب بسبب من الخير ان يحافظ على ذلك السبب فهو ابلغ فى تعظيم حرمات الله كما فعل كعب فى الصدق والله اعلم **باب** فى حديث الافك وقبول توبة القاذف (**قوله** حدثنا حبان بن موسى) هو بكسر الحاء وليس له فى صحيح مسلم ذكر الا فى هذا الموضع وقد اكثر عنه البخارى فى صحيحه (**قوله** عن الزهرى قال حدثنى سعيد بن المسيب وعروة بن الزبير وعلقمة بن وقاص وعبيد الله ابن عبد الله بن عتبة عن عائشة الى قوله وكلهم حدثنى طائفة من الحديث وبعضهم اوعى لحديثها من بعض الى قوله وبعض حديثهم يصدق بعضا هذا الذى نقله الزهرى من جملة الحديث عنهم جائز لا مانع منه ولا كراهة فيه لانه قد بين ان بعض الحديث عن بعضهم وبعضه عن بعضهم وهؤلاء الاربعة ائمة حفاظ ثقات من اجل تابعيين فاذا تردد اللفظة من هذا الحديث بين كونها عن هذا او ذاك لم يضر وجاز الاحتجاج بها لانها ثقتان وقد اتفق العلماء على انه لو قال حدثنى زيد او عمرو وهما ثقتان معروفان بالثقة عند المخاطب جاز الاحتجاج به (**قوله** وبعضهم اوعى لحديثها من بعض واثبت اقتصاصا) اى احفظ واحسن ايرادا وسردا للحديث (**قولها** كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد سفرا اقرع بين نسائه) هذا دليل لمالك والشافعى واحمد وجماهير العلماء فى العمل بالقرعة فى القسم بين الزوجات وفى العتق والوصايا والقسمة ونحو ذلك وقد جاءت فيها احاديث كثيرة فى الصحيح مشهورة قال ابو عبيد عمل بها ثلثة من الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم اجمعين يونس وزكريا ومحمد صلى الله عليه وسلم قال ابن المنذر استعملها كافة لا اجماع قال ولا معنى لقول من رد بها والمشهور عن ابى حنيفة ابطالها وحكى عنه اجازتها قال ابن المنذر وغيره القياس تركها لكن عملنا بها للآثار وفى القرعة بين النساء عند ارادة السفر بعضهن ولا يجوز اخذ بعضهن بغير قرعة هذا مذهبنا وبه قال ابو حنيفة وآخرون وهو رواية عن مالك وعنه رواية ان له السفر بمن شاء منهن بلا قرعة لانها قد تكون انفع له فى طريقه والاخرى انفع له فى بيته وماله (**قولها** آذن ليلة بالرحيل) روى بالمد وتخفيف الذال وبالقصر وتشديدها اى اعلم (**قولها** وعقدى من جزع ظفار قد انقطع) اما العقد فمعروف ونحو القلادة والجزع بفتح الجيم واسكان الزاى وهو خرز يمانى واما ظفار فبفتح الظاء المعجمة وكسر الراء وهى مبنية على الكسر تقول هذه ظفار ودخلت ظفار ورأيت ظفار بكسر الراء بلا تنوين فى الاحوال كلها وهى قرية فى اليمن (**قولها** واقبل الرهط الذين كانوا يرحلون لى فحملوا هودجى فرحلوه على بعيرى) هكذا وقع فى اكثر النسخ يرحلون لى باللام وفى بعض النسخ بى بالباء واللام اجود ويرحلون بفتح الياء واسكان الراء وفتح الحاء المخففة اى يجعلون الرحل على البعير وهو معنى قولها فرحلوه تخفيف الحاء والرهط هم جماعة دون عشرة والهودج بفتح الهاء مركب من مراكب النساء (**قولها** وكانت النساء اذ ذاك خفافا لم يهبلن ولم يغشهن اللحم انما يأكلن العلقة من الطعام) **فقولها** يهبلن ضبطوه على اوجه اشهرها ضم الياء وفتح الهاء والباء المشددة اى يثقلن باللحم والشحم والثانى يهبلن بفتح الياء والباء واسكان الهاء بينهما والثالث بفتح الياء وضم الباء الموحدة ويجوز بضم اوله واسكان الهاء وكسر الموحدة قال اهل اللغة يقال هبلة اللحم واهبلة اذا اثقله وكثر لحمه وشحمه وفى رواية البخارى لم يثقلن وهو بمعناه وهو ايضا المراد بقولها ولم يغشهن اللحم و يأكلن العلقة بضم العين اى القليل ويقال لها ايضا البلغة (**قولها** فتيممت منزلى) اى قصدته (**قولها** وكان صفوان بن المعطل) هو بفتح الطاء بلا خلاف كذا ضبطه ابو هلال العسكرى والقاضى فى المشارق وآخرون (**قولها** عرس من وراء الجيش فادلج) التعريس النزول آخر الليل فى السفر لنوم او استراحة وقال ابو زيد هو النزول اى وقت كان والمشهور الاول **وقولها** ادلج بتشديد الدال وهو سير آخر الليل (**قولها** فرأى سواد انسان اى شخصه (**قولها** فاستيقظت باسترجاعه) اى انتبهت من نومى بقوله انا لله وانا اليه راجعون (**قولها** فخمرت وجهى) اى غطيته

بعد ما نزلوا موغرين فى نحر الظهيرة فهلك من هلك فى شانى وكان الذى تولى كبره عبد الله بن ابىّ ابن سلول فقدمنا المدينة فاشتكيت حين قدمنا المدينة شهرا والناس يفيضون فى قول اهل الافك ولا اشعر بشئ من ذلك وهو يريبنى فى وجعى انى لا اعرف من رسول الله صلى الله عليه وسلم اللطف الذى كنت ارى منه حين اشتكى انما يدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فيسلم ثم يقول كيف تيكم فذاك يريبنى ولا اشعر بالشر حتى خرجت بعد ما نقهت وخرجت معى ام مسطح قبل المناصع وهو متبرزنا ولا نخرج الا ليلا الى ليل وذلك قبل ان نتخذ الكنف قريبا من بيوتنا وامرنا امر العرب الاول فى التنزه وكنا نتاذى بالكنف ان نتخذها عند بيوتنا فانطلقت انا وام مسطح وهى بنت ابى رهم بن المطلب بن عبد مناف وامها بنت صخر بن عامر خالة ابى بكر الصديق وابنها مسطح بن اثاثة بن عباد بن المطلب فاقبلت انا وبنت ابى رهم قبل بيتى حين فرغنا من شاننا فعثرت ام مسطح فى مرطها فقالت تعس مسطح فقلت لها بئس ما قلت اتسبين رجلا قد شهد بدرا قالت اى هنتاه اولم تسمعى ما قال قلت وما ذا قال قالت فاخبرتنى بقول اهل الافك فازددت مرضا الى مرضى فلما رجعت الى بيتى فدخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم ثم قال كيف تيكم قلت اتاذن لى ان اتى ابوىّ قالت وانا حينئذ اريد ان اتيقن الخبر من قبلهما فاذن لى رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئت ابوىّ فقلت لامى يا امتاه ما يتحدث الناس فقالت يا بنية هوّنى عليك فوالله لقلّ ما كانت امرأة قط وضيئة عند رجل يحبها ولها ضرائر الا كثّرن عليها قالت قلت سبحان الله وقد تحدث الناس بهذا قالت فبكيت تلك الليلة حتى اصبحت لا يرقأ لى دمع ولا اكتحل بنوم ثم اصبحت ابكى ودعا رسول الله صلى الله عليه وسلم على بن ابى طالب واسامة بن زيد حين استلبث الوحى يستشيرهما فى فراق اهله قالت فاما اسامة بن زيد فاشار على رسول الله صلى الله عليه وسلم بالذى يعلم من براءة اهله وبالذى يعلم فى نفسه لهم من الود فقال يا رسول الله هم اهلك ولا نعلم الا خيرا واما على بن ابى طالب فقال لم يضيق الله عليك والنساء سواها كثير وان تسأل الجارية تصدقك قالت فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بريرة فقال اى بريرة هل رايت من شئ يريبك من عائشة قالت له بريرة والذى بعثك بالحق ان رايت عليها امرا قط اغمصه عليها اكثر من انها جارية حديثة السن تنام عن عجين اهلها فتاتى الداجن فتاكله قالت فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر فاستعذر من عبد الله بن ابى ابن سلول قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر يا معشر المسلمين من يعذرنى من رجل قد بلغنى اذاه فى اهل بيتى فوالله ما علمت على اهلى الا خيرا ولقد ذكروا رجلا ما علمت عليه الا خيرا وما كان يدخل على اهلى الا معى

(قولها نزلوا موغرين فى نحر الظهيرة) الموغر بالغين المعجمة النازل فى وقت الوغرة بفتح الواو وا سكان الغين وهى شدة الحر كما فسرها فى الكتاب فى آخر الحديث وذكر هناك ان منهم من رواه موعرين بالعين المهملة وهو ضعيف ونحر الظهيرة وقت القائلة وشدة الحر (قولها وكان الذى تولى كبره) اى معظمه وهو بكسر الكاف على القراءة المشهورة وقرئ فى الشواذ بضمها وهى لغة (قولها وكان الذى تولى كبره عبد الله بن ابى ابن سلول) هكذا صوابه ابن سلول برفع ابن وكتابته بالالف صفة لعبد الله وقد سبق بيانه مرات وتقدم ايضاحه فى كتاب الايمان فى حديث المقداد مع نظائره (قولها والناس يفيضون فى قول اهل الافك) اى يخوضون فيه والافك بكسر الهمزة وا سكان الفاء هذا هو المشهور وحكى القاضى فتحهما جميعا قال هما لغتان كجبس وجبس وهو الكذب (قولها وهو يريبنى فى وجعى انى لا اعرف من رسول الله صلى الله عليه وسلم اللطف الذى كنت ارى منه) يريبنى بفتح اوله وضمه يقال رابه وارابه اذا اوهمه وشكله واللطف بضم اللام وا سكان الطاء ويقال بفتحهما معا لغتان وهو البر والرفق (قولها ثم يقول كيف تيكم) هى اشارة الى المؤنثة كذلكم فى المذكر (قولها خرجت بعد ما نقهت) هو بفتح القاف وكسرها لغتان حكاهما الجوهرى فى الصحاح وغيره والفتح اشهر واقتصر عليه جماعة يقال نقه ينقه نقوها فهو ناقه ككلح يكلح كلوحا فهو كالح ونقه ينقه نقها فهو ناقه كفرح يفرح فرحا والجمع نقهة بضم النون وتشديد القاف والناقه هو الذى افاق من المرض وبرأ منه وهو قريب عهد به لم يتراجع اليه كمال صحته (قولها وخرجت معى ام مسطح قبل المناصع) ام مسطح فبكسر الميم واما المناصع فبفتحها وهى مواضع خارج المدينة كانوا يتبرزون فيها (قولها قبل ان تتخذ الكنف) هى جمع كنيف قال اهل اللغة الكنيف الساتر مطلقا (قولها وامرنا امر العرب الاول فى التنزه) ضبطوا الاول بوجهين احدهما بضم الهمزة وتخفيف الواو والثانى فى الاول بفتح الهمزة وتشديد الواو وكلاهما صحيح والتنزه طلب النزاهة بالخروج الى الصحراء (قولها وهى بنت ابى رهم وابنها مسطح بن اثاثة) اما رهم فبضم الراء وا سكان الهاء واثاثة بهمزة مضمومة وثاء مثلثة مكررة ومسطح لقب واسمه عامر وقيل عوف وكنيته ابو عباد وقيل ابو عبد الله توفى سنة سبع وثلثين وقيل اربع وثلثين واسم ام مسطح سلمى (قولها فعثرت ام مسطح فى مرطها فقالت تعس مسطح) اما عثرت فبفتح الثاء واما تعس فبفتح العين وكسرها لغتان مشهورتان واقتصر الجوهرى على الفتح والقاضى على الكسر ورجح بعضهم الكسر وبعضهم الفتح ومعناه عثر وقيل هلك وقيل لزمه الشر وقيل بعدا وقيل سقطا بوجه خاصة واما المرط فبكسر الميم وهو كساء من صوف وقد يكون من غيره (قولها اى هنتاه) هى بإسكان النون وفتحها الاسكان اشهر قال صاحب نهاية الغريب وتضم الهاء والاخيرة وتسكن ويقال فى التثنية هنتان وفى الجمع هنات وهنوات وفى المذكر هن وهنان وهنون ولك ان تلحقها الهاء لبيان الحركة فتقول يا هنه وان تشبع حركة النون فتصير الفا فتقول يا هناه ولك ضم الهاء فتقول يا هناه قالوا وهذه اللفظة تختص بالنداء ومعناه يا هذه وقيل يا امرأة وقيل يا بلهاء كانها نسبت الى قلة المعرفة بكائد الناس وشرورهم ومن المذكور حديث الصبى بن معبد قلت يا هناه انى حريص على الجهاد والله اعلم (قولها لقل ما كانت امرأة وضيئة عند رجل يحبها ولها ضرائر الا كثرن عليها) الوضيئة مهموزة ممدودة هى الجميلة الحسنة والوضاءة الحسن ووقع فى رواية ابن ماهان خطيئة من الخطوة وهى الوجاهة وارتفاع المنزلة والضرائر جمع ضرة وزوجات الرجل ضرائر لان كل واحدة تضر بالاخرى بالغيرة والتسلم وغيره والاسم منه الضر بكسر الضاد وحكى ضمها (قولها الا كثرن عليها هو بالثاء المثلثة المشددة اى اكثرن القول فى عيبها ونقصها (قولها لا يرقأ لى دمع) هو بالهمزة اى لا ينقطع (قولها ولا اكتحل بنوم) اى لا انام (قولها استلبث الوحى) اى ابطأ ولبث ولم ينزل (قولها واما على بن ابى طالب فقال لم يضيق الله عليك والنساء سواها كثير) هذا الذى قاله على رضى الله عنه هو الصواب فى حقه لانه لاة المصلحة ونصيحة للنبى صلى الله عليه وسلم فى اعتقاده ولم يكن كذلك فى نفس الامر لانه راى انزعاج النبى صلى الله عليه وسلم بهذا الامر وتعلقه فاراد راحة خاطره وكان ذلك اهم من غيره (قولها والذى بعثك بالحق ان رايت عليها امرا قط اغمصه عليها اكثر من انها جارية حديثة السن تنام عن عجين اهلها فتاتى الداجن فتاكله) فقولها اغمصه بفتح الهمزة وكسر الميم وبالصاد المهملة اى اعيبها به والداجن الشاة التى تالف البيت ولا تخرج للمرعى ومعنى هذا الكلام انه ليس فيها شئ مما تسألون عنه اصلا ولا فيها شئ من عيوب الانوثة عن العجين (قولها فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر فاستعذر من عبد الله بن ابى ابن سلول) اما ابىّ منون وابن سلول بالالف وسبق بيانه واما استعذر فمعناه انه قال من يعذرنى ممن آذانى فى اهلى كما بينه فى هذا الحديث ومعنى من يعذرنى من يقوم بعذرى ان كافاته على قبيح فعاله ولا يلمنى وقيل معناه من ينصرنى والعذير الناصر

فقام سعد بن معاذ الانصارى فقال انا اعذرك منه يا رسول الله ان كان من الاوس ضربنا عنقه وان كان من اخواننا الخزرج امرتنا ففعلنا امرك قالت فقام سعد بن عبادة وهو سيد الخزرج وكان رجلا صالحا ولكن احتملته الحمية فقال لسعد بن معاذ لعمر الله لا تقتله ولا تقدر على قتله فقام اسيد بن حضير وهو ابن عم سعد بن معاذ فقال لسعد بن عبادة كذبت لعمر الله لنقتلنه فانك منافق تجادل عن المنافقين فثار الحيان الاوس والخزرج حتى هموا ان يقتتلوا ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم على المنبر فلم يزل رسول الله صلى الله عليه وسلم يخفضهم حتى سكتوا وسكت قالت وبكيت يومى ذلك لا يرقأ لى دمع ولا اكتحل بنوم ثم بكيت ليلتى المقبلة لا يرقأ لى دمع ولا اكتحل بنوم وابواى يظنان ان البكاء فالق كبدى فبينما هما جالسان عندى وانا ابكى استأذنت على امرأة من الانصار فأذنت لها فجلست تبكى قالت فبينا نحن على ذلك دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم ثم جلس قالت ولم يجلس عندى منذ قيل لى ما قيل وقد لبث شهرا لا يوحى اليه فى شأنى بشئ قالت فتشهد رسول الله صلى الله عليه وسلم حين جلس ثم قال اما بعد يا عائشة فانه بلغنى عنك كذا وكذا فان كنت بريئة فسيبرئك الله وان كنت ألممت بذنب فاستغفرى الله وتوبى اليه فان العبد اذا اعترف بذنب ثم تاب تاب الله عليه قالت فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم مقالته قلص دمعى حتى ما احس منه قطرة فقلت لابى اجب عنى رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما قال فقال والله ما ادرى ما اقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت لامى اجيبى عنى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت والله ما ادرى ما اقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت وانا جارية حديثة السن لا اقرأ كثيرا من القرآن انى والله لقد عرفت انكم قد سمعتم هذا حتى استقر فى انفسكم وصدقتم به فان قلت لكم انى بريئة والله يعلم انى بريئة لا تصدقونى بذلك ولئن اعترفت لكم بأمر والله يعلم انى بريئة لتصدقونى وانى والله ما اجد لى ولكم مثلا الا كما قال ابو يوسف فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون قالت ثم تحولت واضطجعت على فراشى قالت وانا والله حينئذ اعلم انى بريئة وان الله مبرئى ببراءتى ولكن والله ما كنت اظن ان ينزل فى شأنى وحى يتلى ولشأنى كان احقر فى نفسى من ان يتكلم الله عز وجل فى بأمر يتلى ولكنى كنت ارجو ان يرى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى النوم رؤيا يبرئنى الله بها قالت فوالله ما رام رسول الله صلى الله عليه وسلم مجلسه ولا خرج من اهل البيت احد حتى انزل الله عز وجل على نبيه صلى الله عليه وسلم فأخذه ما كان يأخذه من البرحاء عند الوحى حتى انه ليتحدر منه مثل الجمان من العرق فى اليوم الشاتى من ثقل القول الذى انزل عليه قالت فلما سرى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يضحك فكان اول كلمة تكلم بها ان قال ابشرى يا عائشة اما الله فقد برأك فقالت لى امى قومى اليه فقلت والله لا اقوم اليه ولا احمد الا الله هو الذى انزل براءتى قالت فأنزل الله عز وجل ان الذين جاؤا بالافك عصبة منكم لا تحسبوه شرا لكم بل هو خير لكم لعشر آيات فأنزل الله عز وجل هذه الآيات ببراءتى قالت فقال ابو بكر وكان ينفق على مسطح لقرابته منه وفقره والله لا انفق عليه شيئا ابدا بعد الذى قال لعائشة فأنزل الله عز وجل ولا يأتل اولوا الفضل منكم والسعة ان يؤتوا اولى القربى الى قوله الا تحبون ان يغفر الله لكم قال حبان بن موسى قال عبد الله بن المبارك هذه ارجى آية فى كتاب الله فقال ابو بكر والله انى لأحب ان يغفر الله لى فرجع الى مسطح النفقة التى كان ينفق عليه وقال لا انزعها منه ابدا قالت عائشة وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم سأل زينب بنت جحش زوج النبى صلى الله عليه وسلم عن امرى ما علمت او ما رأيت

(**قولها** فقام سعد بن معاذ فقال انا اعذرك منه) قال القاضى عياض هذا مشكل لم يتكلم فيه احد وهو قولها فقام سعد بن معاذ فقال انا اعذرك منه وكانت هذه القصة فى غزوة المريسيع وهى غزوة بنى المصطلق سنة ست فيما ذكره ابن اسحق ومعلوم ان سعد بن معاذ مات فى اثر غزوة الخندق من الرمية التى اصابته وذلك سنة اربع باجماع اصحاب السير الا شيأ قالوا الواقدى وحده قال القاضى قال بعض شيوخنا ذكر سعد بن معاذ فى هذا وهم والاشبه انه غيره ولهذا لم يذكره ابن اسحق فى السير وانما قال ان المتكلم اولا وآخرا اسيد بن حضير قال القاضى وقد ذكر موسى بن عقبة ان غزوة المريسيع كانت سنة اربع وهى سنة الخندق وقد ذكر البخارى اختلاف ابن اسحق وابن عقبة قال القاضى فيحتمل ان غزوة المريسيع وحديث الافك كانا فى سنة اربع قبل قصة الخندق قال القاضى وقد ذكر الطبرى عن الواقدى ان المريسيع كانت سنة خمس قال وكانت الخندق وقريظة بعدها وذكر القاضى اسمعيل الخلاف فى ذلك وقال الماودى ان يكون المريسيع قبل الخندق قال القاضى وهذا الذكر سعد فى قصة الافك وكانت فى المريسيع فعلى هذا يستقيم فيه ذكر سعد بن معاذ وهو الذى فى الصحيحين وقول غير ابن اسحق فى وقت المريسيع اصح هذا كلام القاضى وهو صحيح (**قولها** ولكن احتملته الحمية) هكذا هو هنا للمعظم رواة صحيح مسلم احتملته بالجيم والهاء اى استخفته واغضبته وحملته على الجهل وفى رواية ابن ماهان هنا احتملته بالحاء والميم وكذا رواه مسلم بعد هذا من رواية يونس وصالح وكذا رواه البخارى ومعناه اغضبته فالروايتان صحيحتان (**قولها** فثار الحيان الاوس والخزرج) اى تناهضوا للنزاع والعصبية كما قالت حتى هموا ان يقتتلوا (**قوله** صلى الله عليه وسلم وان كنت ألممت بذنب فاستغفرى الله) معناه ان كنت فعلت ذنبا وليس ذلك لك بعادة وهذا اصل اللم (**قولها** قلص دمعى) هو بفتح القاف واللام اى ارتفع لاستعظام ما يعيبنى من الكلام (**قولها** لابويها اجيبا عنى) فيه تفويض الكلام الى الكبار لانهم اعرف بمقاصده واللائق بالمواطن منه وابوها يعرفان حالها وأما قول ابويها لا ندرى ما نقول فمعناه ان الامر الذى سألها عنه لا يقفان منه على زائد على ما عند رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل نزول الوحى من حسن الظن بها والسرائر الى الله تعالى (**قولها** ما رام رسول الله صلى الله عليه وسلم مجلسه) اى ما فارقه (**قولها** فاخذه ما كان يأخذه من البرحاء) هى بضم الموحدة وفتح الراء وبالحاء المهملة والمد وهى الشدة (**قولها** حتى انه ليتحدر منه مثل الجمان من العرق) معنى ليتحدر ليتصبب والجمان بضم الجيم وتخفيف الميم وهو اللؤلؤ شبهت قطرات عرقه صلى الله عليه وسلم بحبات اللؤلؤ فى الصفاء والحسن (**قولها** فلما سرى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم) اى كشف وازيل (**قولها** فقالت لى امى قومى فقلت والله لا اقوم اليه ولا احمد الا الله هو الذى انزل براءتى) معناه قالت لها انها قومى فاحمديه وتقبلى رأسه وشكريه لنعمة الله تعالى التى لا شكر بها فقالت عائشة ما قالت اولا عليهم وعتبا لكونهم شكوا فى حالها مع علمهم بحسن طرائقها وجميل احوالها وارتفاعها عن هذا الباطل الذى افتراه قوم ظالمون ولا حجة له ولا شبهة فيه قالت وانما احمد ربى سبحانه وتعالى الذى انزل براءتى وانعم على بالم اكن اتوقعه كما قالت ولشأنى كان احقر فى نفسى من ان يتكلم الله تعالى فى بأمر يتلى (**قوله** عز وجل ولا يأتل اولوا الفضل منكم والسعة) اى لا يحلفوا والالية اليمين وسبق بيانها

فقالت یارسول الله احمی سمعی وبصری والله ما علمت الا خیرا قالت عائشة وهی التی کانت تسامینی من ازواج النبی صلی الله علیه وسلم فعصمها الله بالورع وطفقت اختها حمنة بنت جحش تحارب لها فهلکت فیمن هلک قال الزهری فهذا ما انتهی الینا من امر هؤلاء الرهط وقال فی حدیث یونس احتملته الحمیة **وحدثنی** ابو الربیع العتکی نا فلیح بن سلیمان ح وحدثنا الحسن بن علی الحلوانی وعبد بن حمید قالا نا یعقوب بن ابراهیم بن سعد نا ابی عن صالح بن کیسان کلاهما عن الزهری بمثل حدیث یونس ومعمر باسنادهما وفی حدیث فلیح اجتهلته الحمیة کما قال معمر وفی حدیث صالح احتملته الحمیة کقول یونس وزاد فی حدیث صالح قال عروة کانت عائشة تکره ان یسب عندها حسان وتقول انه قال فان ابی ووالده وعرضی لعرض محمد منکم وقاء وزاد ایضا قال عروة قالت عائشة والله ان الرجل الذی قیل له ما قیل لیقول سبحان الله فوالذی نفسی بیده ما کشفت من کنف انثی قط قالت ثم قتل بعد ذلک فی سبیل الله شهیدا وفی حدیث یعقوب بن ابراهیم موعرین فی نحر الظهیرة وقال عبد الرزاق موغرین قال عبد بن حمید قلت لعبد الرزاق ما قوله موغرین قال الوغرة شدة الحر **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة ومحمد بن العلاء قالا نا ابو اسامة عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت لما ذکر من شانی الذی ذکر وما علمت به قام رسول الله صلی الله علیه وسلم خطیبا فتشهد فحمد الله واثنی علیه بما هو اهله ثم قال اما بعد اشیروا علی فی اناس ابنوا اهلی وایم الله ما علمت علی اهلی من سوء قط وابنوهم بمن والله ما علمت علیه من سوء قط ولا دخل بیتی قط الا وانا حاضر ولا غبت فی سفر الا غاب معی وساق الحدیث بقصته وفیه ولقد دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم بیتی فسال جاریتی فقالت والله ما علمت علیها عیبا الا انها کانت ترقد حتی تدخل الشاة فتاکل عجینها او قالت خمیرها شک هشام فانتهرها بعض اصحابه فقال اصدقی رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اسقطوا لها به فقالت سبحان الله والله ما علمت علیها الا ما یعلم الصائغ علی تبر الذهب الاحمر وقد بلغ الامر ذلک الرجل الذی قیل له فقال سبحان الله والله ما کشفت عن کنف انثی قط قالت عائشة وقتل شهیدا فی سبیل الله عز وجل وفیه ایضا من الزیادة وکان الذین تکلموا به مسطح وحمنة وحسان واما المنافق عبد الله بن ابی فهو الذی کان یستوشیه ویجمعه وهو الذی تولی کبره وحمنة

(**قولها** احمی سمعی وبصری) ای اصون سمعی وبصری من ان اقول سمعت ولم اسمع وابصرت ولم ابصر (**قولها** وهی التی کانت تسامینی) ای تفاخرنی وتضاهینی بجمالها ومکانها عند النبی صلی الله علیه وسلم وهی مفاعلة من السمو وهو الارتفاع (**قولها** وطفقت اختها حمنة تحارب لها) ای جعلت تتعصب لها فتحکی ما یقوله اهل الافک وطفق الرجل بکسر الفاء علی المشهور وحکی فتحها وسبق بیانه (**قوله** ما کشفت من کنف انثی قط) الکنف هنا بفتح الکاف والنون ای ثوبها الذی یسترها وهو کنایة عن عدم جماع النساء جمیعهن ومخالطتهن (**قوله** وفی حدیث یعقوب موعرین) یعنی بالعین المهملة وسبق بیانه و**قوله** فی تفسیر عبد الرزاق الوغرة شدة الحر هی باسکان الغین وسبق بیانها (**قوله** صلی الله علیه وسلم اشیروا علی فی اناس ابنوا اهلی) بوبیاء موحدة مفتوحة مخففة ومشددة رووه هنا بالوجهین التخفیف اشهر ومعناه اتهموها والابن بفتح الهمزة التهمة یقال ابنه یابنه ویابنه بضم الباء وکسرها اذا اتهمه ورماه بخلة سوء فهو مابون قالوا وهو مشتق من الابن بضم الهمزة وفتح الباء وهی العقد فی القسی تفسدها وتعاب بها (**قوله** حتی اسقطوا لها به فقالت سبحان الله) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا اسقطوا لها به بالباء التی هی حرف الجر وبهاء ضمیر المذکر وکذا نقله القاضی عن روایة الجلودی قال وفی روایة ابن ماهان لها تها بالتاء المثناة فوق قال الجمهور هذا غلط وتصحیف والصواب الاول ومعناه صرحوا لها بالامر ولهذا قالت سبحان الله استعظاما لذلک وقیل اتوا بسقط من القول فی سؤالها وانتهارها یقال اسقط وسقط فی کلام اذا اتی فیه بساقط وقیل اذا اخطا فیه وعلی روایة ابن ماهان ان صحت معناها اسکتوها وهذا ضعیف لانها لم تسکت بل قالت سبحان الله والله ما علمت علیها الا ما یعلم الصائغ علی تبر الذهب وهی القطعة الخالصة (**قولها** واما المنافق عبد الله بن ابی فهو الذی کان یستوشیه) ای یستخرجه بالبحث والمسئلة ثم یفشیه ویشیعه ویحرکه ولا یدعه یحمد والله اعلم واعلم ان فی حدیث الافک فوائد کثیرة احداها جواز روایة الحدیث الواحد عن جماعة عن کل واحد قطعة مبهمة منه وهذا وان کان فعل الزهری وحده فقد اجمع المسلمون علی قبوله منه والاحتجاج به الثانیة صحة القرعة بین النساء وفی العتق وغیره مما ذکرناه فی اول الحدیث مع خلاف العلماء الثالثة وجوب الاقراع بین النساء عند ارادة السفر ببعضهن الرابعة انه لا یجب قضاء مدة السفر للنسوة المقیمات وهذا مجمع علیه اذا کان السفر طویلا وحکم القصیر حکم الطویل علی المذهب الصحیح وخالف فیه بعض اصحابنا الخامسة جواز سفر الرجل بزوجته السادسة جواز غزوهن السابعة جواز رکوب النساء فی الهوادج الثامنة جواز خدمة الرجال لهن فی تلک الاسفار التاسعة ان ارتحال العسکر یتوقف علی امر الامیر العاشرة جواز خروج المرأة لحاجة الانسان بغیر اذن الزوج وهذا من الامور المستثناة الحادیة عشرة جواز لبس النساء القلائد فی السفر کالحضر الثانیة عشرة ان من یرکب المرأة علی البعیر وغیره لا یکلمها اذا لم یکن محرما الا لحاجة لانهم حملوا الهودج ولم یکلموا من یظنونها فیه الثالثة عشرة فضیلة الاقتصاد فی الاکل للنساء وغیرهن وان لا یکثرن منه بحیث یهبله اللحم لان هذا کان حالهن فی زمن النبی صلی الله علیه وسلم وما کان فی زمانه صلی الله علیه وسلم فهو الکامل الفاضل المختار الرابعة عشرة جواز تاخر بعض الجیش ساعة ونحوها لحاجة تعرض له عن الجیش اذا لم یکن ضرورة الی الاجتماع الخامسة عشرة اغاثة الملهوف وعون المنقطع وانقاذ الضائع واکرام ذوی الاقتدار کما فعل صفوان رضی الله عنه فی هذا کله السادسة عشرة حسن الادب مع الاجنبیات لا سیما فی الخلوة بهن عند الضرورة فی بریة او غیرها کما فعل صفوان من ابراکه الجمل بغیر کلام ولا سوال وانه ینبغی ان یمشی قدامها لا بجنبها ولا وراءها السابعة عشرة استحباب الایثار بالرکوب ونحوه کما فعل صفوان الثامنة عشرة استحباب الاسترجاع عند المصائب سواء کانت فی الدین او الدنیا وسواء کانت فی نفسه او من یعز علیه التاسعة عشرة تغطیة المرأة وجهها عن نظر الاجنبی سواء کان صالحا او غیره العشرون جواز الحلف من غیر استحلاف الحادیة والعشرون انه یستحب ان یستر عن الانسان ما یقال فیه اذا لم یکن فی ذکره فائدة کما کتموا عن عائشة رضی الله عنها هذا الامر شهرا ولم تسمعه بعد ذلک الا لعارض عرض وهو قول ام مسطح تعس مسطح الثانیة والعشرون استحباب ملاطفة الرجل زوجته وحسن المعاشرة الثالثة والعشرون انه اذا عرض عارض بان سمع عنها شیئا او نحو ذلک یقلل من اللطف ونحوه لتفطن هی ان ذلک لعارض فتسال عن سببه فتزیله الرابعة والعشرون استحباب السوال عن المریض الخامسة والعشرون انه یستحب للمرأة اذا ارادت الخروج لحاجة ان تکون معها رفیقة تستانس بها ولا یتعرض لها احد السادسة والعشرون کراهة الانسان صاحبه وقریبه اذا آذی اهل الفضل او فعل غیر ذلک من القبائح کما فعلت ام مسطح فی دعائها علیه السابعة والعشرون فضیلة اهل بدر والذب عنهم کما فعلت عائشة فی ذبها عن مسطح الثامنة والعشرون ان الزوجة لا تذهب الی بیت ابویها الا باذن زوجها التاسعة والعشرون جواز التعجب بلفظ التسبیح وقد تکرر فی هذا الحدیث وغیره الثلاثون استحباب مشاورة الرجل بطانته واهله واصدقاءه فیما ینوبه من الامور الحادیة والثلاثون جواز البحث والسوال عن الامور المسموعة لمن له به تعلق واما غیره فهو منهی عنه وهو تجسس وفضول الثانیة والثلاثون خطبة الامام الناس عند نزول امر مهم

حدثنی زهیر بن حرب نا عفان نا حماد بن سلمة انا ثابت عن انس ان رجلا کان یتهم بام ولد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی اذهب فاضرب عنقه فاتاه علی فاذا هو فی رکی یتبرد فیها فقال له علی اخرج فناوله یده فاخرجه فاذا هو مجبوب لیس له ذکر فکف علی عنه ثم اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انه لمجبوب ما له ذکر حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا الحسن بن موسی نا زهیر بن معاویة نا ابو اسحاق انه سمع زید بن ارقم یقول خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر اصاب الناس فیه شدة فقال عبد الله بن ابی لاصحابه لا تنفقوا علی من عند رسول الله حتی ینفضوا من حوله قال زهیر وهی فی قراءة من خفض حوله وقال لئن رجعنا الی المدینة لیخرجن الاعز منها الاذل قال فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فاخبرته بذلک فارسل الی عبد الله بن ابی فسأله فاجتهد یمینه ما فعل فقال کذب زید رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فوقع فی نفسی مما قالوا شدة حتی انزل الله تصدیقی اذا جاءک المنافقون قال ثم دعاهم النبی صلی الله علیه وسلم لیستغفر لهم قال فلووا رؤسهم وقوله کانهم خشب مسندة وقال کانوا رجالا اجمل شیء حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب واحمد بن عبدة الضبی واللفظ لابن ابی شیبة قال ابن عبدة انا وقال الآخران نا سفیان بن عیینة عن عمرو سمع جابرا یقول اتی النبی صلی الله علیه وسلم قبر عبد الله ابن ابی فاخرجه من قبره فوضعه علی رکبتیه ونفث علیه من ریقه والبسه قمیصه والله اعلم حدثنی احمد بن یوسف الازدی نا عبد الرزاق انا ابن جریج اخبرنی عمرو بن دینار قال سمعت جابر بن عبد الله یقول جاء النبی صلی الله علیه وسلم الی عبد الله بن ابی بعد ما ادخل حفرته فذکر بمثل حدیث سفیان حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا ابو اسامة نا عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال لما توفی عبد الله بن ابی جاء ابنه عبد الله بن عبد الله الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فسأله ان یعطیه قمیصه یکفن فیه اباه فاعطاه ثم سأله ان یصلی علیه فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم لیصلی علیه فقام عمر فاخذ بثوب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله اتصلی علیه وقد نهاک الله ان تصلی علیه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما خیرنی الله فقال استغفر لهم او لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم سبعین مرة وسازیده علی سبعین قال انه منافق فصلی علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فانزل الله عز وجل ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره حدثنا محمد بن المثنی وعبید الله بن سعید قالا نا یحیی وهو القطان عن عبید الله بهذا الاسناد نحوه وزاد قال فترک الصلوة علیهم حدثنا محمد بن ابی عمر المکی قال نا سفیان عن منصور عن مجاهد عن ابی معمر عن ابن مسعود قال اجتمع عند البیت ثلاثة نفر قرشیان وثقفی او ثقفیان وقرشی قلیل فقه قلوبهم کثیر شحم بطونهم فقال احدهم اترون ان الله یسمع ما نقول وقال الآخر یسمع ان جهرنا ولا یسمع ان اخفینا وقال الآخر ان کان یسمع اذا جهرنا فهو یسمع اذا اخفینا فانزل الله عز وجل وما کنتم تستترون ان یشهد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلودکم الآیة

الثالثة والثلثون اشتکاء ولی الامر الی المسلمین من تعرض له باذی فی نفسه او اهله او غیره واعتذاره فیما یرید ان یوذیه به الرابعة والثلثون فضائل ظاهرة الصفوان بن المعطل رضی الله عنه بشهادة النبی صلی الله علیه وسلم له بما شهد وبفعله الجمیل فی ارکاب عائشة رضی الله عنها وحسن ادبه فی جملة القضیة الخامسة والثلثون فضیلة لسعد بن معاذ واسید بن حضیر رضی الله عنهما السادسة والثلثون المبادرة الی قطع الفتن والخصومات والمنازعات وتسکین الغضب السابعة والثلثون قبول التوبة والحث علیها الثامنة والثلثون تفویض الکلام الی الکبار دون الصغار لانهم اعرف التاسعة والثلثون جواز الاستشهاد بآیات القرآن العزیز ولا خلاف انه جائز الاربعون استحباب المبادرة بتبشیر من تجددت له نعمة ظاهرة او اندفعت عنه بلیة ظاهرة الحادیة والاربعون براءة عائشة رضی الله عنها من الافک وهی براءة قطعیة بنص القرآن العزیز فلو تشکک فیها انسان والعیاذ بالله صار کافرا مرتدا باجماع المسلمین قال ابن عباس وغیره لم تزن امرأة نبی من الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم اجمعین وهذا اکرام من الله تعالی لهم الثانیة والاربعون تجدید شکر الله تعالی عند تجدد النعم الثالثة والاربعون فضائل لابی بکر رضی الله عنه فی قوله تعالی ولا یأتل اولوا الفضل منکم الآیة الرابعة والاربعون استحباب صلة الارحام وان کانوا مسیئین الخامسة والاربعون استحباب العفو والصفح عن المسیء السادسة والاربعون استحباب الصدقة والانفاق فی سبیل الخیرات السابعة والاربعون انه یستحب لمن حلف علی یمین ورای خیرا منها ان یاتی الذی هو خیر ویکفر عن یمینه الثامنة والاربعون فضیلة زینب ام المؤمنین رضی الله عنها التاسعة والاربعون التثبت فی الشهادة الخمسون اکرام المحبوب بمراعاة اصحابه ومن خدمه او اطاعه کما فعلت عائشة رضی الله عنها بمراعاة حسان واکرامه اکراما للنبی صلی الله علیه وسلم الحادیة والخمسون ان الخطبة تبتدأ بحمد الله تعالی والثناء علیه بما هو اهله الثانیة والخمسون انه یستحب فی الخطب ان یقول بعد الحمد والثناء والصلوة علی النبی صلی الله علیه وسلم والشهادتین اما بعد وقد کثرت فیه الاحادیث الصحیحة الثالثة والخمسون غضب المسلمین عند انتهاک حرمة امیرهم واهتمامهم بدفع ذلک الرابعة والخمسون جواز سب المتعصب لمبطل کما سب اسید بن حضیر سعد بن عبادة لتعصبه للمنافق وقال انک منافق تجادل عن المنافقین واراد انک تفعل فعل المنافقین ولم یرد النفاق الحقیقی **باب** براءة حرم النبی صلی الله علیه وسلم من الریبة ذکر فی الباب حدیث انس ان رجلا کان یتهم بام ولده صلی الله علیه وسلم فامر علیا رضی الله عنه ان یذهب فیضرب عنقه فذهب فوجده یغتسل فی رکی وهو البئر فرآه مجبوبا فترکه قیل لعله کان منافقا ومستحقا للقتل بطریق آخر وجعل هذا محرکا لقتله بنفاقه وغیره لا بالزنا وکف عنه علی رضی الله عنه اعتمادا علی ان القتل بالزنا وقد علم انتفاء الزنا والله اعلم **کتاب** صفات المنافقین واحکامهم (**قوله** حتی ینفضوا) ای یتفرقوا (**قوله** قال زهیر وهی قراءة من خفض حوله) یعنی قراءة من یقرأ من حوله بکسر میم من وبجر حوله به واحترز به عن القراءة الشاذة من حوله بالفتح (**قوله** لووا رؤسهم) قرئ فی السبع بتشدید الواو وتخفیفها کانهم خشب بضم الشین وباسکانها الضم للاکثرین وفی حدیث زید بن ارقم هذا انه ینبغی لمن سمع امرا یتعلق بالامام او نحوه من کبار ولاة الامور ویخاف ضرره علی المسلمین ان یبلغه ایاه لیحترز منه وفیه منقبة لزید واما حدیث صلوة النبی صلی الله علیه وسلم علی عبد الله بن ابی المنافق والباسه قمیصه واستغفاره له ونفثه علیه من ریقه فسبق شرحه والمختصر منه انه صلی الله علیه وسلم فعل هذا کله اکراما لابنه وکان صالحا وقد صرح مسلم فی روایاته بان ابنه سأل ذلک ولانه ایضا من مکارم اخلاقه صلی الله علیه وسلم وحسن معاشرته لمن انتسب الی صحبته وکانت هذه الصلوة قبل نزول قوله سبحانه وتعالی ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره کما صرح به فی هذا الحدیث وقیل البسه القمیص مکافاة لقمیص کان البسه العباس (**قوله** قلیل فقه قلوبهم کثیر شحم بطونهم) قال القاضی عیاض رحمه الله هذا فیه تنبیه علی ان الفطنة قل ما تکون مع السمن

باب براءة حرم النبی صلی الله علیه وسلم من الریبة کتاب صفات المنافقین واحکامهم

وحدثنى ابوبكر بن خلاد الباهلى نا يحيى يعنى ابن سعيد نا سفيان ثنى سليمان عن عمارة بن عمير عن وهب بن ربيعة عن عبد الله ح قال وحدثنا يحيى نا سفيان ثنى منصور عن مجاهد عن ابى معمر عن عبد الله نحوه **حدثنا** عبيد الله بن معاذ العنبرى نا ابى نا شعبة عن عدى وهو ابن ثابت قال سمعت عبد الله ابن يزيد يحدث عن زيد بن ثابت ان النبى صلى الله عليه وسلم خرج الى أحد فرجع ناس ممن كان معه فكان اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم فيهم فرقتين قال بعضهم نقتلهم وقال بعضهم لا فنزلت فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ **وحدثنى** زهير بن حرب نا يحيى بن سعيد ح وحدثنى ابوبكر بن نافع نا غندر كلاهما عن شعبة بهذا الاسناد نحوه **حدثنا** الحسن بن على الحلوانى ومحمد بن سهل التميمى قالا نا ابن ابى مريم انا محمد بن جعفر اخبرنى زيد بن اسلم عن عطاء ابن يسار عن ابى سعيد الخدرى ان رجالا من المنافقين فى عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا خرج النبى صلى الله عليه وسلم الى الغزو تخلفوا عنه وفرحوا بمقعدهم خلاف رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا قدم النبى صلى الله عليه وسلم اعتذروا اليه وحلفوا واحبوا ان يحمدوا بما لم يفعلوا فنزلت لا تحسبن الذين يفرحون بما أتوا ويحبون ان يحمدوا بما لم يفعلوا فلا تحسبنهم بمفازة من العذاب **حدثنا** زهير بن حرب وهارون بن عبد الله واللفظ لزهير قالا نا حجاج بن محمد عن ابن جريج قال اخبرنى ابن ابى مليكة ان حميد بن عبد الرحمن بن عوف اخبره ان مروان قال اذهب يا رافع لبوابه الى ابن عباس فقل لئن كان كل امرئ منا فرح بما اتى واحب ان يحمد بما لم يفعل معذبا لنعذبن اجمعون فقال ابن عباس مالكم ولهذه الآية انما نزلت هذه الآية فى اهل الكتاب ثم تلا ابن عباس وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ ولا تكتمونه هذه الآية وتلا ابن عباس لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا وقال ابن عباس سألهم النبى صلى الله عليه وسلم عن شئ فكتموه اياه واخبروه بغيره فخرجوا قد أروه ان قد اخبروه بما سألهم عنه فاستحمدوا وابين لك اليه وفرحوا بما اتوا من كتمانهم اياه وسألهم عنه **حدثنا** ابوبكر بن ابى شيبة نا اسود بن عامر نا شعبة بن الحجاج عن قتادة عن ابى نضرة عن قيس قال قلت لعمار رايتم صنيعكم هذا الذى صنعتم فى امر على أرأيا رايتموه او شيئا عهده اليكم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما عهد الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا لم يعهده الى الناس كافة ولكن حذيفة اخبرنى عن النبى صلى الله عليه وسلم قال قال النبى صلى الله عليه وسلم فى اصحابى اثنا عشر منافقا فيهم ثمانية لا يدخلون الجنة حتى يلج الجمل فى سم الخياط ثمانية منهم تكفيهم الدبيلة واربعة لم احفظ ما قال شعبة فيهم **حدثنا** محمد بن المثنى ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنى قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة عن ابى نضرة عن قيس بن عباد قال قلنا لعمار ارايت قتالكم أرأيا رايتموه فان الرأى يخطئ ويصيب او عهد عهده اليكم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما عهد الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا لم يعهده الى الناس كافة وقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان فى امتى قال شعبة واحسبه قال حدثنى حذيفة وقال غندر اراه قال فى امتى اثنا عشر منافقا لا يدخلون الجنة ولا يجدون ريحها حتى يلج الجمل فى سم الخياط ثمانية منهم تكفيكهم الدبيلة سراج من النار يظهر فى اكتافهم حتى ينجم من صدورهم **حدثنا** زهير بن حرب نا ابو احمد الكوفى نا الوليد بن جميع نا ابو الطفيل قال كان بين رجل من اهل العقبة وبين حذيفة بعض ما يكون بين الناس فقال انشدك بالله كم كان اصحاب العقبة قال فقال له القوم اخبره اذ سألك قال كنا نخبر انهم اربعة عشر فان كنت منهم فقد كان القوم خمسة عشر واشهد بالله ان اثنى عشر منهم حرب لله ولرسوله فى الحيوة الدنيا ويوم يقوم الاشهاد وعن ثلاثة قالوا اما سمعنا منادى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا علمنا بما اراد القوم وقد كان فى سرة فمشى فقال ان الماء قليل فلا يسبقنى اليه احد فوجد قوما قد سبقوه فلعنهم يومئذ **حدثنا** عبيد الله ابن معاذ العنبرى نا ابى نا قرة بن خالد عن ابى الزبير عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يصعد الثنية ثنية المرار فانه يحط عنه ما حط عن بنى اسرائيل قال فكان اول من صعدها خيلنا خيل بنى الخزرج ثم تتامّ الناس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وكلكم مغفور له الا صاحب الجمل الاحمر فاتيناه فقلنا تعال يستغفر لك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال والله لأن اجد ضالتى احب الى من ان يستغفر لى صاحبكم قال وكان رجل ينشد ضالة له **وحدثنا** يحيى بن حبيب الحارثى نا خالد بن الحارث نا قرة قال ابو الزبير عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يصعد ثنية المرار اراه والمرار بمثل حديث معاذ غير انه قال واذا هو اعرابى جاء ينشد ضالة له

(قوله تعالى فما لكم فى المنافقين فئتين) قال اهل العربية معناه اى شئ لكم فى الاختلاف فى امرهم وفئتين معناه فرقتين وهو منصوب عند البصريين على الحال قال سيبويه اذا قلت مالك قائما معناه لم قمت ونصبته على تقدير اى شئ يحصل لك فى هذا الحال قال الفراء هو منصوب على انه خبر كان محذوفة فتقول لك قائما تقديره لم كنت قائما (قوله صلى الله عليه وسلم فى اصحابى اثنا عشر منافقا فيهم ثمانية لا يدخلون الجنة حتى يلج الجمل فى سم الخياط ثمانية منهم تكفيكهم الدبيلة سراج من النار يظهر فى اكتافهم حتى ينجم من صدورهم) اما قوله صلى الله عليه وسلم فى اصحابى فمعناه الذين ينسبون الى صحبتى كما قال فى الرواية الثانية فى امتى وسم الخياط بفتح السين وضمها وكسرها اللغات الثلاث اشهرها وبها قرأ السبعة وهو ثقب الابرة ومعنى لا يدخلون الجنة ابدا كما لا يدخل الجمل فى ثقب الابرة ابدا واما الدبيلة فبدال مهملة مضمومة ثم باء موحدة مفتوحة وقد فسرها فى الحديث بسراج من نار ومعنى ينجم يظهر ويعلو وهو بضم الجيم ورويى تكفيهم الدبيلة بحذف الكاف الثانية ورويى تكفيكهم بناء مثناة فوق بعد الفاء من الكفت وهو الجمع والستر اى تجمعهم فى قبورهم وتسترهم (قوله كان بين رجل من اهل العقبة وبين حذيفة بعض ما يكون بين الناس فقال انشدك بالله كم كان اصحاب العقبة فقال له القوم اخبره اذ سألك قال كنا نخبر انهم اربعة عشر فان كنت منهم فقد كان القوم خمسة عشر واشهد بالله ان اثنى عشر منهم حرب لله ولرسوله فى الحيوة الدنيا ويوم يقوم الاشهاد) هذه العقبة ليست العقبة المشهورة بمنا التى كانت بها بيعة الانصار رضى الله عنهم وانما هذه عقبة على طريق تبوك اجتمع المنافقون فيها للغدر برسول الله صلى الله عليه وسلم فى غزوة تبوك فعصمه الله منهم (قوله صلى الله عليه وسلم من يصعد الثنية ثنية المرار) هكذا هو فى الرواية الاولى المرار بضم الميم وتخفيف الراء وفى الثانية المرار او المرار بضم الميم او فتحها على الشك وفى بعض النسخ بضمها وكسرها والله اعلم والمرار شجر مر واصل الثنية الطريقة بين الجبلين وهذه الثنية عند الحديبية قال الحازمى قال ابن اسحق يهبط الحديبية (قوله لان اجد ضالتى احب الى من ان يستغفر لى صاحبكم قال وكان الرجل ينشد ضالة له) ينشد بفتح الياء وضم الشين اى يسأل عنها قال القاضى يشبه ان يكون هذا الرجل هو الجد بن قيس المنافق

وحدثنی محمد بن رافع نا ابو النضر نا سلیمان وهو ابن المغیرة عن ثابت عن انس بن مالك قال كان منا رجل من بنی النجار قد قرأ البقرة وآل عمران وكان یكتب لرسول الله صلی الله علیه وسلم فانطلق هاربا حتی لحق باهل الكتاب قال فرفعوه قالوا هذا قد كان یكتب لمحمد فاعجبوا به فما لبث ان قصم الله عنقه فیهم فحفروا له فواروه فاصبحت الارض قد نبذته علی وجهها ثم عادوا فحفروا له فواروه فاصبحت الارض قد نبذته علی وجهها ثم عادوا فحفروا له فواروه فاصبحت الارض قد نبذته علی وجهها فتركوه منبوذا حدثنی ابو كریب محمد بن العلاء حدثنی حفص یعنی ابن غیاث عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قدم من سفر فلما كان قرب المدینة هاجت ریح شدیدة تكاد ان تدفن الراكب فزعم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بعثت هذه الریح لموت منافق فلما قدم المدینة فاذا منافق عظیم من المنافقین قد مات حدثنی عباس بن عبد العظیم العنبری نا ابو محمد النضر بن محمد بن موسی الیمامی نا عكرمة نا ایاس حدثنی ابی قال عدنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا موعوكا فوضعت یدی علیه فقلت والله ما رایت كالیوم رجلا اشد حرا فقال نبی الله صلی الله علیه وسلم الا اخبركم باشد حرّ منه یوم القیمة هذینك الرجلین الراكبین المقفیین لرجلین حینئذ من اصحابه حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر نا ابی ح وحدثنا ابو بكر بن ابی شیبة نا ابو اسامة قالا نا عبید الله ح وحدثنا محمد بن المثنی واللفظ له نا عبد الوهاب یعنی الثقفی نا عبید الله عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال مثل المنافق كمثل الشاة العائرة بین الغنمین تعیر الی هذه مرة والی هذه مرة حدثنا قتیبة بن سعید نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن القاری عن موسی بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله غیر انه قال تكر فی هذه مرة وفی هذه مرة حدثنی ابو بكر بن اسحق نا یحیی بن بكیر حدثنی المغیرة یعنی الحزامی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انه لیاتی الرجل العظیم السمین یوم القیمة لا یزن جناح بعوضة عند الله اقرأوا فلا نقیم لهم یوم القیمة وزنا حدثنا احمد بن عبد الله بن یونس نا فضیل یعنی ابن عیاض عن منصور عن ابراهیم عن عبیدة السلمانی عن عبد الله بن مسعود قال جاء حبر الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا محمد ویا ابا القاسم ان الله یمسك السموات یوم القیمة علی اصبع والارضین علی اصبع والجبال والشجر علی اصبع والماء والثری علی اصبع وسائر الخلق علی اصبع ثم یهزهن فیقول انا الملك انا الملك فضحك رسول الله صلی الله علیه وسلم تعجبا مما قال الحبر تصدیقا له ثم قرأ وما قدروا الله حق قدره والارض جمیعا قبضته یوم القیمة والسموات مطویات بیمینه سبحانه وتعالی عما یشركون حدثنا عثمان بن ابی شیبة واسحق بن ابراهیم كلاهما عن جریر عن منصور بهذا الاسناد قال جاء حبر من الیهود الی رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث فضیل ولم یذكر ثم یهزهن وقال فلقد رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم ضحك حتی بدت نواجذه تعجبا لما قال تصدیقا له ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وما قدروا الله حق قدره وتلا الآیة حدثنا عمر بن حفص بن غیاث نا ابی نا الاعمش قال سمعت ابراهیم یقول سمعت علقمة یقول قال عبد الله جاء رجل من اهل الكتاب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا ابا القاسم ان الله یمسك السموات علی اصبع والارضین علی اصبع والشجر والثری علی اصبع والخلائق علی اصبع ثم یقول انا الملك انا الملك قال فرایت النبی صلی الله علیه وسلم ضحك حتی بدت نواجذه ثم قال وما قدروا الله حق قدره حدثنا ابو بكر بن ابی شیبة وابو كریب قالا نا ابو معاویة ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وعلی بن خشرم قالا نا عیسی بن یونس ح وحدثنا عثمان بن ابی شیبة نا جریر كلهم عن الاعمش بهذا الاسناد غیر ان فی حدیثهم جمیعا والشجر علی اصبع والثری علی اصبع ولیس فی حدیث جریر والخلائق علی اصبع ولكن فی حدیثه والجبال علی اصبع وزاد فی حدیث جریر تصدیقا له تعجبا لما قال حدثنی حرملة بن یحیی انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال حدثنی ابن المسیب ان ابا هریرة كان یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقبض الله تبارك وتعالی الارض یوم القیمة ویطوی السماء بیمینه ثم یقول انا الملك این ملوك الارض حدثنا ابو بكر بن ابی شیبة نا ابو اسامة عن عمر بن حمزة عن سالم بن عبد الله قال اخبرنی عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یطوی الله عز وجل السموات یوم القیمة ثم یاخذهن بیده الیمنی ثم یقول انا الملك این الجبارون این المتكبرون ثم یطوی الارض بشماله ثم یقول انا الملك این الجبارون این المتكبرون حدثنا سعید بن منصور نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن حدثنی ابو حازم عن عبید الله بن مقسم انه نظر الی عبد الله بن عمر

(قوله فنبذته الارض) ای طرحته علی وجهها عبرة للناظرین (وقوله قصم الله عنقه) ای اهلكه (قوله هاجت ریح شدیدة تكاد ان تدفن الراكب) هكذا هو فی جمیع النسخ تدفن بالفاء والنون ای تغیبه عن الناس وتذهب به لشدتها (قوله صلی الله علیه وسلم بعثت هذه الریح لموت منافق) ای عقوبة له وعلامة لموته وراحة للبلاد والعباد منه (قوله صلی الله علیه وسلم الراكبین المقفیین) ای المولیین اقفیتهما منصرفین (قوله الرجلین حینئذ من اصحابه) سماهما من اصحابه لاظهارهما الاسلام والصحبة لا انهما ممن نالته فضیلة الصحبة (قوله صلی الله علیه وسلم مثل المنافق كمثل الشاة العائرة بین الغنمین تعیر الی هذه مرة والی هذه مرة) العائرة المترددة الحائرة لا تدری ایهما تتبع ومعنی تعیر ای تردد وتذهب قوله فی الروایة الثانیة تكر فی هذه مرة وفی هذه مرة ای تعطف علی هذه وعلی هذه وهو نحو تعیر وهو بكسر الكاف باب صفة القیامة والجنة والنار (قوله صلی الله علیه وسلم لا یزن عند الله جناح بعوضة) ای لا یعدله فی القدر والمنزلة ای لا قدر له وفیه ذم السمن والجر بفتح الحاء وكسرها والفتح افصح وهو العالم (قوله ان الله یمسك السموات علی اصبع والارضین علی اصبع الی قوله ثم یهزهن) هذا من احادیث الصفات وقد سبق فیها المذهبان التاویل والامساك عنه مع الایمان بها مع اعتقاد ان الظاهر منها غیر مراد فعلی قول المتاولین یتاولون الاصابع هنا علی الاقتدار ای خلقها مع عظمها بلا تعب ولا ملل والناس یذكرون الاصبع فی مثل هذا للمبالغة والاحتقار فیقول احدهم باصبعی اقتل زیدا ای لا كلفة علی فی قتله وقیل یحتمل ان المراد اصابع بعض مخلوقاته وهذا غیر ممتنع والمقصود ان ید الجارحة مستحیلة (قوله فضحك رسول الله صلی الله علیه وسلم تعجبا مما قال الحبر تصدیقا له ثم قرأ وما قدروا الله حق قدره والارض جمیعا قبضته یوم القیامة والسموات مطویات بیمینه) ظاهر الحدیث ان النبی صلی الله علیه وسلم صدق الحبر فی قوله ان الله تعالی یقبض السموات والارضین والمخلوقات بالاصابع ثم قرأ الآیة التی فیها الاشارة الی نحو ما یقول قال القاضی وقال بعض المتكلمین لیس ضحكه صلی الله علیه وسلم وتعجبه وتلاوته للآیة تصدیقا للحبر بل هو رد لقوله وانكار وتعجب من سوء اعتقاده فان مذهب الیهود التجسیم ففهم منه ذلك وقوله تصدیقا له انما هو من كلام الراوی علی ما فهم والاول اظهر (قوله صلی الله علیه وسلم یطوی الله السموات

كيف يحكي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يأخذ الله سمٰواته وارضيه بيديه ويقول انا الله ويقبض اصابعه ويبسطها انا الملك حتى نظرت الى المنبر يتحرك من اسفل شئ منه حتى انى لاقول اساقط هو برسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** سعيد بن منصور نا عبد العزيز بن ابى حازم حدثنى ابى عن عبيد الله ابن مقسم عن عبد الله بن عمر قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر وهو يقول يأخذ الجبار عز وجل سمٰواته وارضيه بيديه ثم ذكر نحو حديث يعقوب **حدثنى** سريج بن يونس وهارون بن عبد الله قالا نا حجاج بن محمد قال قال ابن جريج اخبرنى اسمٰعيل بن امية عن ايوب بن خالد عن عبد الله بن رافع مولى ام سلمة عن ابى هريرة قال اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدى فقال خلق الله التربة يوم السبت وخلق فيها الجبال يوم الاحد وخلق الشجر يوم الاثنين وخلق المكروه يوم الثلاثاء وخلق النور يوم الاربعاء وبث فيها الدواب يوم الخميس وخلق آدم عليه السلام بعد العصر من يوم الجمعة فى آخر الخلق فى آخر ساعة من ساعات الجمعة فيما بين العصر الى الليل **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة نا خالد بن مخلد عن محمد ابن جعفر بن ابى كثير حدثنى ابو حازم بن دينار عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحشر الناس يوم القيمة على ارض بيضاء عفراء كقرصة النقى ليس فيها علم لاحد **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة نا على بن مسهر عن داؤد عن الشعبى عن مسروق عن عائشة قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قوله عز وجل يوم تبدل الارض غير الارض والسمٰوٰت فاين يكون الناس يومئذ يا رسول الله فقال على الصراط **حدثنا** عبد الملك بن شعيب بن الليث حدثنى ابى عن جدى قال حدثنى خالد بن يزيد عن سعيد بن ابى هلال عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابى سعيد الخدرى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تكون الارض يوم القيمة خبزة واحدة يكفأها الجبار بيده كما يكفأ احدكم خبزته فى السفر نزلا لاهل الجنة قال فاتى رجل من اليهود فقال بارك الرحمٰن عليك ابا القاسم الا اخبرك بنزل اهل الجنة يوم القيمة قال بلى قال تكون الارض خبزة واحدة كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم الينا ثم ضحك حتى بدت نواجذه قال الا اخبرك بادامهم قال بلى قال ادامهم بالام ونون قالوا وما هذا قال ثور ونون يأكل من زائدة كبدهما سبعون الفا

يوم القيامة ثم يأخذهن بيده اليمنى ثم يطوى الارضين بشماله وفى رواية ان ابن مقسم نظر الى ابن عمر كيف يحكى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يأخذ الله سمٰواته وارضيه بيديه ويقول انا الله ويقبض اصابعه ويبسطها ويقول انا الملك حتى نظرت الى المنبر يتحرك من اسفل شئ منه) قال العلماء المراد بقوله يقبض اصابعه ويبسطها النبى صلى الله عليه وسلم ولهذا قال ان ابن مقسم نظر الى ابن عمر كيف يحكى رسول الله صلى الله عليه وسلم واما اطلاق اليدين لله تعالى فمتأول على القدرة وكنى عن ذلك باليدين لان افعالنا تقع باليدين فخوطبنا بما نفهمه ليكون اوضح واوكد فى النفوس وذكر اليمين والشمال حتى يتم المثال لانا نتناول باليمين ما نكرمه وبالشمال ما دونه ولان اليمين فى حقنا يقوى لما لا يقوى له الشمال ومعلوم ان السمٰوٰت اعظم من الارض فاضافها الى اليمين والارضين الى الشمال ليظهر التقريب فى الاستعارة وان كان الله سبحانه وتعالى لا يوصف بان شيئا اخف عليه من شئ ولا اثقل من شئ هذا مختصر كلام المازرى فى هذا قال القاضى وفى هذا الحديث ثلثة الفاظ يقبض ويطوى ويأخذ كله بمعنى الجمع لان السمٰوٰت مبسوطة والارضين مدحوة وممدودة ثم يرجع ذلك الى معنى الرفع والازالة وتبديل الارض غير الارض والسمٰوٰت فعاد كله الى ضم بعضها الى بعض ورفعها وتبديلها بغيرها قال وقبض النبى صلى الله عليه وسلم اصابعه وبسطها تمثيل لقبض هذه المخلوقات وجمعها بعد بسطها وحكاية للمبسوط والمقبوض وهو السمٰوٰت والارضون لا اشارة الى القبض والبسط الذى هو صفة القابض والباسط سبحانه وتعالى ولا تمثيل لصفة الله تعالى السمعية المسماة باليد التى ليست بجارحة و **قوله** فى المنبر يتحرك من اسفل شئ منه اى من اسفله الى اعلاه لان بحركة الاسفل يتحرك الاعلى ويحتمل ان تحركه بحركة النبى صلى الله عليه وسلم بهذه الاشارة قال القاضى ويحتمل ان يكون بنفسه هيبة لما سمعه كما حن الجذع ثم قال والله اعلم بمراد نبيه صلى الله عليه وسلم فيما ورد فى هذه الاحاديث من مشكل ونحن نؤمن بالله تعالى وصفاته ولا نشبه شيئا به ولا نشبهه بشئ ليس كمثله شئ وهو السميع البصير وما قاله رسول الله صلى الله عليه وسلم وثبت عنه فهو حق وصدق فما ادركنا علمه فبفضل الله تعالى وما خفى علينا آمنا به ووكلنا علمه اليه سبحانه وتعالى وحملنا لفظه على ما احتمل فى لسان العرب الذى خوطبنا به ولم نقطع على احد معنييه بعد تنزيهه سبحانه عن ظاهره الذى لا يليق به سبحانه وتعالى وبالله التوفيق (**قوله** والشجر والثرى على اصبع) الثرى هو التراب الندى (**قوله** بدت نواجذه) بالذال المعجمة اى انيابه (**قوله** صلى الله عليه وسلم خلق المكروه يوم الثلاثاء) هكذا هو فى مسلم وروى فى غيره خلق التقن يوم الثلاثاء هكذا رواه ثابت بن قاسم قال وهو ما يقوم به المعاش ويصلح به التدبير كالحديد وغيره من جواهر الارض وكل شئ يقوم به صلاح شئ فهو تقنه ومنه اتقان الشئ وهو احكامه قلت ولا منافاة بين الروايتين فكلاهما خلق يوم الثلاثاء (**قوله** صلى الله عليه وسلم وخلق النور يوم الاربعاء) هكذا هو فى صحيح مسلم النور بالراء ورواه ثابت بن قاسم النون بالنون فى آخره قال القاضى وكذا رواه بعض رواة صحيح مسلم وهو الحوت ولا منافاة ايضا فكلاهما خلق يوم الاربعاء والاربعاء بفتح الهمزة وكسر الباء وفتحها وضمها ثلث لغات حكاهن صاحب المحكم وجمعه اربعاوات وحكى ايضا اراييع (**قوله** صلى الله عليه وسلم يحشر الناس يوم القيمة على ارض بيضاء عفراء كقرصة النقى ليس فيها علم لاحد) العفراء بالعين المهملة والمد بيضاء الى حمرة والنقى بفتح النون وكسر القاف وتشديد الياء هو الدقيق الحوارى وهو الدرمك وهو الارض الجيدة قال القاضى كان النار غيرت بياض وجه هذه الارض الى الحمرة (**قوله** صلى الله عليه وسلم ليس فيها علم لاحد) هو بفتح العين واللام اى ليس بها علامة سكنى او بناء ولا اثر (**قوله** صلى الله عليه وسلم تكون الارض يوم القيمة خبزة واحدة يكفأها الجبار بيده كما يكفأ احدكم خبزته فى السفر نزلا لاهل الجنة) اما النزل فبضم النون والزاى ويجوز اسكان الزاى وهو ما يعد للضيف عند نزوله واما الخبزة فبضم الخاء قال اهل اللغة هى الطلمة التى توضع فى الملة ويكفأها بالهمز وروى فى غير مسلم يتكفأها بالهمز ايضا وخبزة المسافر هى التى يجعلها فى الملة ويتكفأها بيديه اى يميلها من يد الى يد حتى تجتمع وتستوى لانها ليست منبسطة كالرقاقة ونحوها وقد سبق الكلام فى اليد فى حق الله تعالى وتأويلها قريبا مع القطع باستحالة الجارحة ليس كمثله شئ ومعنى هذا الحديث ان الله تعالى يجعل الارض كالطلمة والرغيف العظيم ويكون ذلك طعاما نزلا لاهل الجنة والله على كل شئ قدير قوله ادامهم بالام ونون قالوا وما هذا قال ثور ونون يأكل من زائدة كبدهما سبعون الفا اما النون فهو الحوت باتفاق العلماء واما بالام فبباء موحدة مفتوحة وبتخفيف اللام وميم مرفوعة غير منونة وفى معناها اقوال مضطربة الصحيح منها الذى اختاره القاضى وغيره من المحققين انها لفظة عبرانية معناها بالعبرانية ثور وفسره بهذا ولهذا سألوا اليهودى عن تفسيرها ولو كانت عربية لعرفتها الصحابة ولم يحتاجوا الى سؤاله عنها فهذا هو المختار فى بيان هذه اللفظة وقال الخطابى لعل اليهودى اراد التعمية عليهم فقطع الهجاء وقدم احد الحرفين على الآخر وهى لام الف وياء يريد لاى على وزن لعا وهو الثور الوحشى فصحف الراوى الياء المثناة فجعلها موحدة قال الخطابى هذا اقرب ما يقع فيه والله اعلم واما زائدة الكبد فيقال لها زيادة الكبد فهى القطعة المنفردة المعلقة فى الكبد وهى اطيبها واما **قوله** يأكل منها سبعون الفا فقال القاضى يحتمل انهم السبعون الفا الذين يدخلون الجنة بلا حساب فخصوا باطيب النزل ويحتمل انه عبر بالسبعين الفا عن العدد الكثير ولم يرد الحصر فى ذلك القدر وهذا معروف فى كلام العرب والله اعلم

حدثنا الجلودى نا ابراهيم هو صاحب مسلم نا البسطامى وهو الحسين بن عيسى وسهل بن عمار وابراهيم بن بنت حفص وغيرهم عن حجاج بهذا الحديث

الينا

حدثنا يحيى بن حبيب الحارثى نا خالد بن الحارث نا قرة نا محمد عن ابى هريرة قال قال النبى صلى الله عليه وسلم لوتابعنى عشرة من اليهود لم يبق على ظهرها يهودى الا اسلم وحدثنا عمر بن حفص بن غياث نا ابى قال نا الاعمش قال حدثنى ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال بينما انا امشى مع النبى صلى الله عليه وسلم فى حرث وهو متكئ على عسيب اذ مر بنفر من اليهود فقال بعضهم لبعض سلوه عن الروح فقالوا ما رابكم اليه لا يستقبلكم بشئ تكرهونه فقالوا سلوه فقام اليه بعضهم فسأله عن الروح قال فاسكت النبى صلى الله عليه وسلم فلم يرد عليه شيئا فعلمت انه يوحى اليه قال فقمت مكانى فلما نزل الوحى قال ويسئلونك عن الروح قل الروح من امر ربى وما اوتيتم من العلم الا قليلا وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وابو سعيد الاشج قالا نا وكيع ح وحدثنا اسحاق بن ابراهيم الحنظلى وعلى بن خشرم قالا انا عيسى بن يونس كلاهما عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال كنت امشى مع النبى صلى الله عليه وسلم فى حرث بالمدينة بنحو حديث حفص غير ان فى حديث وكيع وما اوتيتم من العلم الا قليلا وفى حديث عيسى وما اوتوا من رواية ابن خشرم وحدثنا ابو سعيد الاشج قال سمعت عبد الله ابن ادريس يقول سمعت الاعمش يرويه عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله قال كان النبى صلى الله عليه وسلم فى نخل يتوكأ على عسيب ثم ذكر نحو حديثهم عن الاعمش وقال فى روايته وما اوتيتم من العلم الا قليلا وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وعبد الله بن سعيد الاشج واللفظ لعبد الله قالا نا وكيع نا الاعمش عن ابى الضحى عن مسروق عن خباب قال كان لى على العاص بن وائل دين فاتيته اتقاضاه فقال لى لن اقضيك حتى تكفر بمحمد قال فقلت له انى لن اكفر بمحمد حتى تموت ثم تبعث قال وانى لمبعوث من بعد الموت فسوف اقضيك اذا رجعت الى مال وولد قال وكيع كذا قال الاعمش قال فنزلت هذه الاية أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا الى قوله وَيَأْتِينَا فَرْدًا وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة نا ابو معاوية ح وحدثنا ابن نمير نا ابى ح وحدثنا اسحاق بن ابراهيم انا جرير ح وحدثنا ابن ابى عمر نا سفيان كلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد نحو حديث وكيع وفى حديث جرير قال كنت قينا فى الجاهلية فعملت للعاص بن وائل عملا فاتيته اتقاضاه وحدثنا عبيد الله بن معاذ العنبرى نا ابى نا شعبة عن عبد الحميد الزيادى سمع انس بن مالك يقول قال ابو جهل اللهم ان كان هذا هو الحق من عندك فامطر علينا حجارة من السماء او ائتنا بعذاب اليم فنزلت وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم وما كان الله معذبهم وهم يستغفرون وَمَا لَهُمْ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الى آخر الاية وحدثنا عبيد الله بن معاذ ومحمد بن عبد الاعلى القيسى قالا نا المعتمر عن ابيه قال حدثنى نعيم بن ابى هند عن ابى حازم عن ابى هريرة قال قال ابو جهل هل يعفر محمد وجهه بين اظهركم قال فقيل نعم فقال واللات والعزى لئن رايته يفعل ذلك لاطأن على رقبته او لاعفرن وجهه فى التراب قال فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلى زعم ليطأ على رقبته قال فما فجئهم منه الا وهو ينكص على عقبيه ويتقى بيديه قال فقيل له مالك فقال ان بينى وبينه لخندقا من نار وهولا واجنحة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو دنا منى لاختطفته الملائكة عضوا عضوا قال فانزل الله عز وجل لا ندرى فى حديث ابى هريرة او شئ بلغه كلا ان الانسان ليطغى ان رآه استغنى ارايت الذى ينهى عبدا اذا صلى ارايت ان كان على الهدى او امر بالتقوى ارايت ان كذب وتولى يعنى ابا جهل الم يعلم بان الله يرى كلا لئن لم ينته لنسفعا بالناصية ناصية كاذبة خاطئة فليدع ناديه سندع الزبانية كلا لا تطعه زاد عبيد الله فى حديثه قال وامره بما امره به وزاد ابن عبد الاعلى فليدع ناديه يعنى قومه وحدثنا اسحاق بن ابراهيم انا جرير عن منصور عن ابى الضحى عن مسروق قال كنا عند عبد الله جلوسا وهو مضطجع بيننا فاتاه رجل فقال يا ابا عبد الرحمن ان قاصا عندنا يقص ويزعم ان اية الدخان تجئ فتاخذ بانفاس الكفار ويأخذ المؤمنين منه كهيئة الزكام ففزع عبد الله وجلس وهو غضبان فقال يا ايها الناس اتقوا الله من علم منكم شيئا فليقل بما يعلم ومن لم يعلم فليقل الله اعلم فان من العلم ان يقول لما لا يعلم الله اعلم فان الله عز وجل قال لنبيه صلى الله عليه وسلم قل ما اسئلكم عليه من اجر وما انا من المتكلفين

قوله صلى الله عليه وسلم لو تابعنى عشرة من اليهود لم يبق على ظهرها يهودى الا اسلم) قال صاحب التحرير المراد عشرة من احبارهم (**قوله** كنت امشى مع النبى صلى الله عليه وسلم فى حرث وهو متكئ على عسيب) فقوله فى حرث بثاء مثلثة وهو موضع الزرع وهو مراده بقوله فى الرواية الاخرى فى نخل اتفقت نسخ صحيح مسلم على انه حرث بالثاء المثلثة وكذا رواه البخارى فى مواضع ورواه فى اول الكتاب فى باب وما اوتيتم من العلم الا قليلا خرب بالباء الموحدة والخاء المعجمة جمع خربة قال العلماء الاول اصوب والآخر وجه ويجوز ان يكون الموضع فيه الوصفان واما العسيب فهو جريدة النخل (**قوله** متكئ عليه) اى معتمد عليه (**قوله** سلوه عن الروح فقالوا ما رابكم اليه لا يستقبلكم بشئ تكرهونه) هكذا فى جميع النسخ ما رابكم اليه اى ما دعاكم الى سؤاله او ما شقكم فيه حتى احوجكم الى سؤاله او ما دعاكم الى سؤال تخشون سوء عقباه (**قوله** فاسكت النبى صلى الله عليه وسلم) اى سكت وقيل اطرق وقيل اعرض عنه (**قوله** فلما نزل الوحى قال يسئلونك عن الروح) وكذا ذكره البخارى فى اكثر ابوابه قال القاضى وهو وهم وصوابه ما سبق فى الرواية ابن ماهان فلما انجلاعنه وكذا رواه البخارى فى موضع وفى موضع فلما صعد الوحى وقال وهذا وجه الكلام لانه قد ذكر قبل ذلك نزول الوحى عليه **قلت** وكل الروايات صحيحة ومعنى رواية مسلم انه لما نزل الوحى وتم نزوله (**قوله** تعالى قل الروح من امر ربى وما اوتيتم من العلم الا قليلا) هكذا هو فى بعض النسخ اوتيتم على وفق القراءة المشهورة وفى اكثر نسخ البخارى ومسلم وما اوتوا من العلم الا قليلا قال المازرى الكلام فى الروح والنفس مما يغمض ويدق ومع هذا فاكثر الناس فيه الكلام والتواليف قال ابو الحسن الاشعرى هو النفس الداخل الخارج وقال ابن الباقلانى هو مترددبين هذا الذى قاله الاشعرى وبين الحياة وقيل هو جسم لطيف مشارك للاجسام الظاهرة والاعضاء الظاهرة وقال بعضهم لا يعلم الروح الا الله تعالى لقوله تعالى قل الروح من امر ربى وقال الجمهور هى معلومة واختلفوا فيها على هذه الاقوال وقيل هى الدم وقيل غير ذلك وليس فى الآية دليل على انها لا تعلم ولا ان النبى صلى الله عليه وسلم لم يكن يعلمها وانما اجاب بما فى الآية الكريمة لانه كان عندهم انه ان اجاب بتفسير الروح فليس بنبى وفى الروح لغتان التذكير والتانيث والله اعلم (**قوله** كنت قينا فى الجاهلية) اى حدادا (**قوله** بل يعفر محمد وجهه) اى يسجد ويلصق وجهه بالعفر وهو التراب (**قوله** فما فجئهم منه الا وهو ينكص على عقبيه) اما فجئهم فبكسر الجيم ويقال ايضا فجأهم بفتحها لغتان اى بغتهم وينكص بكسر الكاف رجع على عقبيه يمشى على ورائه (**قوله** ان بينى وبينه لخندقا من نار وهولا واجنحة) تلك اجنحة الملائكة ولهذا الحديث امثلة كثيرة فى عصمته صلى الله عليه وسلم من ابى جهل وغيره ممن اراده ضرا قال الله تعالى والله يعصمك من الناس وهذه الآية نزلت بعد الهجرة والله اعلم (**قوله** ان قاصا عندنا يقص) هو باب الكوفة

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما رای من الناس إدبارا فقال اللهم سبع کسبع یوسف قال فاخذتهم سنة حصت کل شیء حتی اکلوا الجلود والمیتة من الجوع وینظر الی السماء احدهم فیری کهیئة الدخان فاتاه ابوسفیان فقال یا محمد انک جئت تامر بطاعة الله وبصلة الرحم وان قومک قد هلکوا فادع الله لهم قال الله عز وجل فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس هذا عذاب الیم الی قوله انکم عائدون قال فیکشف عذاب الآخرة یوم نبطش البطشة الکبری إنا منتقمون فالبطشة یوم بدر وقد مضت آیة الدخان والبطشة واللزام وایة الروم **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة نا ابو معاویة ووکیع ح **وحدثنا** ابوسعید الاشج انا وکیع ح **وحدثنا** عثمان ابن ابی شیبة نا جریر کلهم عن الاعمش ح **وحدثنا** یحیی بن یحیی وابوکریب واللفظ لیحیی قالا انا ابو معاویة عن الاعمش عن مسلم بن صبیح عن مسروق قال جاء الی عبد الله رجل فقال ترکت فی المسجد رجلا یفسر القرآن برأیه یفسر هذه الآیة یوم تاتی السماء بدخان مبین قال یاتی الناس یوم القیمة دخان فیاخذ بانفاسهم حتی یاخذهم منه کهیئة الزکام فقال عبد الله من علم علما فلیقل به ومن لم یعلم فلیقل الله اعلم فان من فقه الرجل ان یقول لما لا یعلم له به الله اعلم إنما کان هذا ان قریشا لما استعصت علی النبی صلی الله علیه وسلم دعا علیهم بسنین کسنی یوسف فاصابهم قحط وجهد حتی جعل الرجل ینظر الی السماء فیری بینه وبینها کهیئة الدخان من الجهد وحتی اکلوا العظام فاتی النبی صلی الله علیه وسلم رجل فقال یا رسول الله إستغفر الله لمضر فانهم قد هلکوا فقال لمضر انک لجری قال فدعا الله لهم فانزل الله عز وجل انا کاشفوا العذاب قلیلا انکم عائدون فلما اصابتهم الرفاهیة قال عادوا الی ما کانوا علیه فانزل الله عز وجل فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس هذا عذاب الیم یوم نبطش البطشة الکبری إنا منتقمون قال یعنی یوم بدر **حدثنا** قتیبة بن سعید نا جریر عن الاعمش عن ابی الضحی عن مسروق عن عبد الله قال خمس قد مضین الدخان واللزام والروم والبطشة والقمر **وحدثنیه** ابوسعید الاشج نا وکیع نا الاعمش بهذا الاسناد مثله **حدثنا** محمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة ح **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة واللفظ له نا غندر عن شعبة عن قتادة عن عزرة عن الحسن العرنی عن یحیی ابن الجزار عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ابی بن کعب فی قوله عز وجل ولنذیقنهم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر قال مصائب الدنیا والروم والبطشة والدخان شعبة الشاک فی البطشة والدخان **حدثنا** عمرو الناقد وزهیر بن حرب قالا نا سفیان بن عیینة عن ابن ابی نجیح عن مجاهد عن ابی معمر عن عبد الله قال انشق القمر علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم شقتین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم إشهدوا **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وابوکریب واسحاق بن ابراهیم جمیعا عن ابی معویة ح **وحدثنا** عمر بن حفص بن غیاث نا ابی کلاهما عن الاعمش ح **وحدثنا** منجاب بن الحارث التمیمی واللفظ له قال انا ابن مسهر عن الاعمش عن ابراهیم عن ابی معمر عن عبد الله بن مسعود قال بینما نحن مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بمنی اذ انفلق القمر فلقتین فکانت فلقة وراء الجبل وفلقة دونه فقال لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم اشهدوا **وحدثنا** عبید الله بن معاذ العنبری نا ابی نا شعبة عن الاعمش عن ابراهیم عن ابی معمر عن عبد الله قال انشق القمر علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فلقتین فسار الجبل فلقة وکانت فلقة فوق الجبل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم اشهد **حدثنا** عبید الله ابن معاذ نا ابی نا شعبة عن الاعمش عن مجاهد عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم مثل ذلک **وحدثنیه** بشر بن خالد نا محمد بن جعفر ح **وحدثنا** محمد بن بشار نا ابن ابی عدی کلاهما عن شعبة باسناد ابن معاذ عن شعبة نحو حدیثه غیر ان فی حدیث ابن ابی عدی فقال اشهدوا اشهدوا **وحدثنی** زهیر بن حرب وعبد بن حمید قالا نا یونس بن محمد نا شیبان نا قتادة عن انس ان اهل مکة سالوا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یریهم آیة فاراهم انشقاق القمر مرتین **وحدثنیه** محمد بن رافع نا عبد الرزاق انا معمر عن قتادة عن انس بمعنی حدیث شیبان **وحدثنا** محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر وابو داود ح **وحدثنا** ابن بشار نا یحیی بن سعید ومحمد بن جعفر وابو داود کلهم عن شعبة عن قتادة عن انس قال انشق القمر فرقتین وفی حدیث ابی داود انشق القمر علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم

قوله فاخذتهم سنة حصت کل شیء بالسنة القحط والجدب ومنه قوله تعالی ولقد اخذنا آل فرعون بالسنین وحصت بجاء وصاد مخدوة مهملتین لے استاصلته (**قوله** فیکشف عذاب الآخرة) هذا استفهام انکار علی من یقول ان الدخان یکون یوم القیمة کما صرح به فی الروایة الثانیة فقال ابن مسعود هذا قول باطل لان الله تعالی قال انا کاشفوا العذاب قلیلا انکم عائدون ومعلوم ان کشف العذاب ثم عودهم لا یکون فی الآخرة وانما هو فی الدنیا (**قوله** صلی الله علیه وسلم کسنی یوسف) بتخفیف الیاء (**قوله** فاصابهم قحط وجهد) بفتح الجیم اے مشقة شدیدة وحکی ضمها (**قوله** فقال یا رسول الله استغفر الله لمضر) هکذا وقع فی جمیع نسخ مسلم استغفر الله لمضر وفی البخاری استسق الله لمضر قال القاضی قال بعضهم استسق هو الصواب اللائق بالحال لانهم کفار لا یدعی لهم بالمغفرة **قلت** کلاهما صحیح فمعنی استسق اطلب لهم المطر لسقیا ومعنی استغفر ادع الله لهم بالهدایة التی یترتب علیها الاستغفار **قوله** مضت آیة الدخان والبطشة واللزام وآیة الروم فسرها کلها فی الکتاب الا اللزام والمراد به قوله سبحانه وتعالی فسوف یکون لزاما اے یکون عذابهم لازما قالوا وهو ما جری علیهم یوم بدر من القتل والاسر وهی البطشة الکبری **باب** انشقاق القمر قال القاضی انشقاق القمر من احیات معجزات نبینا صلی الله علیه وسلم وقد رواها عدة من الصحابة رضی الله عنهم مع ظاهر الآیة الکریمة وسیاقها قال الزجاج وقد انکرها بعض المبتدعة المضاهین لمخالفی الملة وذلک لما اعمی الله قلبه ولا انکار للعقل فیها لان القمر مخلوق لله تعالی یفعل فیه ما یشاء کما یفعله ویکوره فی آخر امره وأما قول بعض الملاحدة لو وقع هذا لنقل متواترا واشترک اهل الارض کلهم فی معرفته ولم یختص بها اهل مکة فاجاب العلماء بان هذا الانشقاق حصل فی اللیل ومعظم الناس نیام غافلون والابواب مغلقة وهم متقطون بثیابهم قل من یتفکر فی السماء وینظر الیها الا الاشاذ النادر ومما یوشاهد معتاد ان کسوف القمر وغیره من العجائب والانوار الطوالع والشهب العظام وغیر ذلک مما یحدث فی السماء فی اللیل یقع ولا یتحدث بها الا الآحاد ولا علم عند غیرهم لما ذکرناه وکان هذا الانشقاق آیة حصلت فی اللیل لقوم سالوها واقترحوها فلم یناسب غیرهم لها قالوا وقد یکون القمر کان حینئذ فی بعض المجاری والمنازل التی تظهر لبعض الآفاق دون بعض کما یکون ظاهرا لقوم غائبا عن قوم وکما یجد الکسوف اهل بلد دون بلد والله اعلم (**قوله** حدثنا محمد بن بشار حدثنا ابن ابی عدی کلاهما عن شعبة باسناد ابن معاذ) هکذا هو فی عامة النسخ باسناد ابن معاذ وفی بعضها باسنادی معاذ قال القاضی وغیره هذا اشبه بالصحة لانه ذکر لمعاذ اسنادین قبل هذا والاول ایضا صحیح لان الاسنادین من روایة ابن معاذ عن ابیه

حدثنا موسی بن قریش التمیمی نا اسحٰق بن بکر بن مضر حدثنی ابی نا جعفر بن ربیعۃ عن عراک بن مالک عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود عن ابن عباس قال ان القمر انشق علی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبۃ نا ابو معاویۃ وابو اسامۃ عن الاعمش عن سعید بن جبیر عن ابی عبد الرحمٰن السلمی عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا احد اصبر علی ذی یسمع من اللہ عز وجل انہ یشرک بہ ویجعل لہ الولد ثم هو یعافیهم ویرزقهم **حدثنا** محمد بن عبد اللہ بن نمیر وابو سعید الاشج قالا نا وکیع نا الاعمش نا سعید بن جبیر عن ابی عبد الرحمٰن السلمی عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ الا قولہ ویجعل لہ الولد فانہ لم یذکرہ **وحدثنی** عبید اللہ بن سعید نا ابو اسامۃ عن الاعمش نا سعید بن جبیر عن ابی عبد الرحمٰن السلمی قال قال عبد اللہ بن قیس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وا احد اصبر علی ذی یسمع من اللہ انہم یجعلون لہ ندا وهو یعافیهم ویرزقهم ویعطیهم **وحدثنی** عبید اللہ بن معاذ العنبری نا ابی نا شعبۃ عن ابی عمران الجونی عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ تبارک وتعالی لاهون اهل النار عذابا لو کانت لک الدنیا ومافیها اکنت مفتدیا بها فیقول نعم فیقول قد اردت منک اهون من هذا وانت فی صلب آدم ان لا تشرک فابیت الا الشرک **حدثناه** محمد بن بشار نا محمد یعنی ابن جعفر نا شعبۃ عن ابی عمران قال سمعت انس بن مالک یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ الا قولہ ولا ادخلک النار فانہ لم یذکرہ **حدثنا** عبید اللہ بن عمر القواریری واسحٰق بن ابراهیم ومحمد بن المثنی وابن بشار قال اسحاق انا وقال الآخرون حدثنا معاذ بن هشام نا ابی عن قتادۃ نا انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقال للکافر یوم القیمۃ ارایت لو کان لک ملأ الارض ذهبا اکنت تفتدی بہ فیقول نعم فیقال لہ قد سئلت ایسر من ذلک **وحدثنا** عبد بن حمید نا روح بن عبادۃ ح **وحدثنی** عمرو بن زرارۃ انا عبد الوهاب یعنی ابن عطاء کلاهما عن سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ قال فیقال لہ کذبت قد سئلت ما هو ایسر من ذلک **حدثنی** زهیر بن حرب وعبد بن حمید واللفظ لزهیر قالا نا یونس بن محمد قال نا شیبان عن قتادۃ نا انس بن مالک ان رجلا قال یا رسول اللہ کیف یحشر الکافر علی وجهہ یوم القیمۃ قال الیس الذی امشاہ علی رجلیہ فی الدنیا قادرا علی ان یمشیہ علی وجهہ یوم القیمۃ قال قتادۃ بلی وعزۃ ربنا **حدثنا** عمرو الناقد نا یزید بن هارون انا حماد بن سلمۃ عن ثابت البنانی عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بانعم اهل الدنیا من اهل النار یوم القیمۃ فیصبغ فی النار صبغۃ ثم یقال یا ابن آدم هل رأیت خیرا قط هل مر بک نعیم قط فیقول لا واللہ یا رب ویوتی بائشد الناس بؤسا فی الدنیا من اهل الجنۃ فیصبغ صبغۃ فی الجنۃ فیقال لہ یا ابن آدم هل رأیت بؤسا قط هل مر بک شدۃ قط فیقول لا واللہ یا رب ما مر بی بؤس قط ولا رأیت شدۃ قط **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبۃ وزهیر بن حرب واللفظ لزهیر قالا نا یزید بن هارون انا همام بن یحیی عن قتادۃ عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یظلم مؤمنا حسنۃ یعطی بها فی الدنیا ویجزی بها فی الآخرۃ واما الکافر فیطعم بحسنات ما عمل بها للہ فی الدنیا حتی اذا افضی الی الآخرۃ لم تکن لہ حسنۃ یجزی بها

باب فی الکفار (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم لا احد اصبر علی اذی یسمعہ من اللہ عز وجل انہ یشرک بہ ویجعل لہ الولد ثم هو یعافیهم ویرزقهم) قال العلماء معناہ ان اللہ تعالی واسع الحلم حتی علی الکافر الذی ینسب الیہ الولد واللہ اعلم قال المازری حقیقۃ الصبر منع النفس من الانتقام اونحوہ فالصبر نتیجۃ الامتناع فاطلق اسم الصبر علی الامتناع فی حق اللہ تعالی لذلک قال القاضی والصبور من اسماء اللہ تعالی وهو الذی لا یعاجل العصاۃ بالانتقام وهو بمعنی الحلیم فی اسمائہ سبحانہ وتعالی والحلیم هو الصفوح مع القدرۃ علی الانتقام (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالی لاهون اهل النار عذابا لو کانت لک الدنیا ومافیها اکنت مفتدیا بها فیقول نعم فیقول قد اردت منک اهون من هذا وانت فی صلب آدم ان لا تشرک الی قولہ فابیت الا الشرک وفی روایۃ فیقال لہ قد سئلت ایسر من ذلک وفی روایۃ فیقال لہ کذبت قد سئلت ایسر من ذلک) المراد بارادت فی الروایۃ الاولی طلبت منک وامرتک وقد اوضحہ فی الروایتین الاخیرتین بقولہ قد سئلت ایسر فیتعین تاویل اردت علی ذلک جمعا بین الروایات لانہ یستحیل عند اهل الحق ان یرید اللہ تعالی شیأ فلا یقع ومذهب اهل الحق ان اللہ تعالی مرید لجمیع الکائنات خیرها وشرها ومنها الایمان والکفر فهو سبحانہ وتعالی مرید لایمان المؤمن ومرید لکفر الکافر خلافا للمعتزلۃ فی قولهم انہ اراد ایمان الکافر ولم یرد کفرہ تعالی اللہ عن قولهم الباطل فانہ یلزم من قولهم اثبات العجز فی حقہ سبحانہ وانہ وقع فی ملکہ مالم یرده ولما هذا الحدیث فقد بینا تاویلہ اما قولہ فیقال لہ کذبت فالظاهر ان معناہ انہ یقال لہ لو رددناک الی الدنیا وکانت لک کلها اکنت تفتدی بها فیقول نعم فیقال لہ کذبت قد سئلت الیسر من ذلک فابیت ویکون هذا من معنی قولہ تعالی ولو ردوا لعادوا لما نهوا عنہ ولا بد من هذا التاویل للجمع بینہ وبین قولہ تعالی ولو ان للذین ظلموا ما فی الارض جمیعا ومثلہ معہ لافتدوا بہ من سوء العذاب یوم القیمۃ ای لو کان لهم یوم القیمۃ ما فی الارض جمیعا ومثلہ معہ ولکنهم لا افتداء بہ لافتدوا وفی هذا الحدیث دلیل علی انہ یجوز ان یقول الانسان اللہ یقول وقد انکرہ بعض السلف وقال یکره ان یقال اللہ یقول ولما یقال قال اللہ وقد قدمنا فساد هذا المذهب وبینا ان الصواب جوازہ وبہ قال عامۃ العلماء من السلف والخلف وبہ جاء القرآن العزیز فی قولہ تعالی واللہ یقول الحق وفی الصحیحین احادیث کثیرۃ مثل هذا واللہ اعلم (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم فیصبغ فی النار صبغۃ) الصبغۃ بفتح الصاد ای یغمس غمسۃ والتبوس بالبؤس هو الشدۃ واللہ اعلم

باب جزاء المؤمن بحسناتہ فی الدنیا والآخرۃ وتعجیل حسنات الکافر فی الدنیا (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یظلم مؤمنا حسنۃ یعطی بها فی الدنیا ویجزی بها فی الآخرۃ واما الکافر فیطعم بحسنات ما عمل بها للہ فی الدنیا حتی اذا افضی الی الآخرۃ لم تکن لہ حسنۃ یجزی بها فی الدنیا واما المؤمن فان اللہ یدخر لہ حسناتہ فی الآخرۃ ویعقبہ رزقا فی الدنیا علی طاعتہ) اجمع العلماء علی ان الکافر الذی مات علی کفرہ لا ثواب لہ فی الآخرۃ ولا یجازی فیها بشیء من عملہ فی الدنیا متقربا الی اللہ تعالی وصرح فی هذا الحدیث بان یطعم فی الدنیا لاجله من الحسنات ای بما فعله متقربا بہ الی اللہ تعالی مما لا یفتقر صحتہ الی النیۃ کصلۃ الرحم والصدقۃ والعتق والضیافۃ وتسهیل الخیرات ونحوها واما المؤمن فیدخر لہ حسناتہ وثواب اعمالہ للآخرۃ ویجزی بها مع ذلک ایضا فی الدنیا ولا مانع من جزائہ بها فی الدنیا والآخرۃ وقد ورد الشرع بہ فیجب اعتقاده (**قولہ** ان اللہ تعالی لا یظلم مؤمنا حسنۃ) معناہ لا یترک مجازاتہ بشیء من حسناتہ والظلم یطلق بمعنی النقص وحقیقۃ الظلم مستحیلۃ من اللہ تعالی کما سبق بیانہ ومعنی افضی الی الآخرۃ صار الیها وقولہ اذا فعل الکافر مثل هذه الحسنات ثم اسلم فانہ یثاب علیها فی الآخرۃ علی المذهب الصحیح وقد سبقت المسئلۃ فی کتاب الایمان

باب مثل المؤمن كالزرع والمنافق والكافر كالارزة

حدثنا محمد بن عبد الله الرزی انا عبد الوهاب بن عطاء عن سعید عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیثهما حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا عبد الاعلی عن معمر عن الزهری عن سعید عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل المؤمن مثل الزرع لا تزال الریح تمیله ولا یزال المؤمن یصیبه البلاء ومثل المنافق کمثل شجرة الارز لا تهتز حتی تستحصد وحدثنا محمد بن رافع وعبد بن حمید عن عبد الرزاق انا معمر عن الزهری بهذا الاسناد غیر ان فی حدیث عبد الرزاق مکان قوله تمیله تفیئه حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا عبد الله بن نمیر ومحمد بن بشر قالا نا زکریا بن ابی زائدة عن سعید بن ابراهیم حدثنی ابن کعب بن مالک عن ابیه کعب بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل المؤمن کمثل الخامة من الزرع تفیئها الریح تصرعها مرة وتعدلها اخری حتی تهیج ومثل الکافر کمثل الارزة المجذبة علی اصلها لا یفیئها شیء حتی یکون انجعافها مرة واحدة حدثنی زهیر ابن حرب نا بشر بن السری وعبد الرحمن بن مهدی قالا نا سفیان بن عیینة عن سعد بن ابراهیم عن عبد الرحمن بن کعب بن مالک عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل المؤمن مثل الخامة من الزرع تفیئها الریاح تصرعها مرة وتعدلها مرة حتی یاتیه اجله ومثل المنافق مثل الارزة المجذبة التی لا یصیبها شیء حتی یکون انجعافها مرة واحدة وحدثنیه محمد بن حاتم ومحمود بن غیلان قالا نا بشر بن السری نا سفیان عن سعد بن ابراهیم عن عبد الله بن کعب بن مالک عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم غیر ان محمودا قال فی روایته عن بشر ومثل الکافر کمثل الارزة واما ابن حاتم فقال مثل المنافق کما قال زهیر وحدثنا محمد بن بشار وعبد الله بن هاشم قالا نا یحیی وهو القطان عن سفیان عن سعد بن ابراهیم قال ابن هاشم عن عبد الله ابن کعب بن مالک عن ابیه وقال ابن بشار عن ابن کعب بن مالک عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو حدیثهم وقالا جمیعا فی حدیثهما عن یحیی ومثل الکافر مثل الارزة حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة بن سعید وعلی بن حجر السعدی واللفظ لیحیی قالوا نا اسمعیل یعنون ابن جعفر قال اخبرنی عبد الله بن دینار انه سمع عبد الله بن عمر یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من الشجر شجرة لا یسقط ورقها وانها مثل المسلم فحدثونی ما هی فوقع الناس فی شجر البوادی قال عبد الله ووقع فی نفسی انها النخلة فاستحییت ثم قالوا حدثنا ما هی یا رسول الله قال فقال هی النخلة قال فذکرت ذلک لعمر قال لان تکون قلت هی النخلة احب الی من کذا وکذا حدثنی محمد بن عبید الغبری نا حماد بن زید نا ایوب عن ابی الخلیل الضبعی عن مجاهد عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما لاصحابه اخبرونی عن شجرة مثلها مثل المؤمن فجعل القوم یذکرون شجرا من شجر البوادی قال ابن عمر والقی فی نفسی او روعی انها النخلة فجعلت ارید ان اقولها فاذا اسنان القوم فاهاب ان اتکلم فلما سکتوا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هی النخلة حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابن ابی عمر قالا نا سفیان بن عیینة عن ابن ابی نجیح عن مجاهد قال صحبت ابن عمر الی المدینة فما سمعته یحدث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم الا حدیثا واحدا قال کنا عند النبی صلی الله علیه وسلم فاتی بجمار فذکر بنحو حدیثهما وحدثنا ابن نمیر نا ابی نا سیف قال سمعت مجاهدا یقول سمعت ابن عمر یقول اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بجمار فذکر نحو حدیثهم

باب مثل المؤمن مثل النخلة

باب مثل المومن کالزرع والمنافق والکافر کالارزة (**قوله** صلی الله علیه وسلم مثل المومن مثل الزرع لا تزال الریح تمیله ولا یزال المومن یصیبه البلاء ومثل المنافق کمثل شجرة الارز لا تهتز حتی تستحصد وفی روایة مثل المومن کمثل الخامة من الزرع تفیئها الریح تصرعها مرة وتعدلها اخری حتی تهیج ومثل الکافر کمثل الارزة المجذبة علی اصلها لا یفیئها شیء حتی یکون انجعافها مرة واحدة) اما الخامة فبالخاء المعجمة وتخفیف المیم وهی الطاقة والقصبة اللینة من الزرع والفها منقلبة عن واو واما تمیلها وتفیئها فبمعنی واحد ومعناه تقلبها الریح یمینا وشمالا ومعنی تصرعها تخفضها وتعدلها بفتح التاء وکسر الدال ای ترفعها ومعنی تهیج تیبس و**قوله** صلی الله علیه وسلم تستحصد بفتح اوله وکسر الصاد وکذا ضبطناه وکذا نقله القاضی عن روایة الاکثرین وعن بعضهم بضم اوله وفتح الصاد علی ما لم یسم فاعله والاول اجود ای لا تتغیر حتی تنقلع مرة واحدة کالزرع الذی انتهی یبسه واما الارزة فبفتح الهمزة وراء ساکنة ثم زای هذا هو المشهور فی ضبطها وهو المعروف فی الروایات وکتب الغریب وذکر الجوهری وصاحب نهایة الغریب انها تقال ایضا بفتح الراء قال فی النهایة وقال بعضهم هی الارزة بالمد وکسر الراء علی وزن فاعلة وانکرها ابو عبید وقد قال اهل اللغة الآرزة بالمد هی الثابتة وهذا المعنی صحیح هنا فانکار ابی عبید محمول علی انکار روایتها کذلک لا انکار لصحة معناها قال اهل اللغة والغریب شجر معروف یقال له الارزن یشبه شجر الصنوبر بفتح الصاد ویکون بالشام وبلاد الارمن وقیل هو الصنوبر واما المجذبة فبمیم مضمومة ثم جیم ساکنة ثم ذال معجمة مکسورة وهی الثابتة المنتصبة یقال منه جذب یجذب واجذب یجذب والانجعاف الانقلاع قال العلماء معنی الحدیث ان المؤمن کثیر الآلام فی بدنه او اهله او ماله وذلک مکفر لسیئاته ورافع لدرجاته واما الکافر فقلیلها وان وقع به شیء لم یکفر شیئا من سیئاته بل یاتی بها یوم القیمة کاملة **باب** مثل المومن مثل النخلة (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان من الشجر شجرة لا یسقط ورقها وانها مثل المسلم فحدثونی ما هی فوقع الناس فی الشجر البوادی قال عبد الله ابن عمر ووقع فی نفسی انها النخلة فاستحییت ثم قالوا حدثنا ما هی یا رسول الله فقال هی النخلة قال فذکرت ذلک لعمر قال لان تکون قلت هی النخلة احب الی من کذا وکذا) اما **قوله** لان تکون فهو بفتح اللام ووقع فی بعض النسخ البوادی وفی بعضها البواد بحذف الیاء وهی لغة وفی هذا الحدیث فوائد منها استحباب القاء العالم المسئلة علی اصحابه لیختبر افهامهم ویرغبهم فی الفکر والاعتناء وفیه ضرب الامثال والاشباه وفیه توقیر الکبار کما فعل ابن عمر لکن اذا لم یعرف الکبار المسئلة فینبغی للصغیر الذی یعرفها ان یقولها وفیه سرور الانسان بنجابة ولده وحسن فهمه وقول عمر رضی الله عنه لان تکون قلت هی النخلة احب الی اراد بذلک ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یدعو لابنه ویعلم حسن فهمه ونجابته وفیه فضل النخل قال العلماء وشبه النخلة بالمسلم فی کثرة خیرها ودوام ظلها وطیب ثمرها ووجوده علی الدوام فانه من حین یطلع ثمرها لا یزال یوکل منه حتی ییبس وبعد ان ییبس یتخذ منه منافع کثیرة من خشبها وورقها واغصانها فیستعمل جذوعا وحطبا وعصیا ومخاصرا وحصرا وحبالا واوانی وغیر ذلک ثم آخر شیء منها نواها وینتفع به علفا للابل ثم جمال نباتها وحسن هیئة ثمرها فهی منافع کلها وخیر وجمال کما ان المومن خیر کله من کثرة طاعاته ومکارم اخلاقه ویواظب علی صلوته وصیامه وقراءته وذکره والصدقة والصلة وسائر الطاعات وغیر ذلک فهذا هو الصحیح فی وجه التشبیه وقیل وجه الشبه انه اذا قطع راسها ماتت بخلاف باقی الشجر وقیل لانها لا تحمل حتی تلقح والله اعلم (**قوله** فوقع الناس فی شجر البوادی) ای ذهبت افکارهم الی اشجار البوادی وکان کل انسان یفسرها بنوع من انواع شجر البوادی وذهلوا عن النخلة (**قوله** قال ابن عمر والقی فی نفسی او روعی انها النخلة فجعلت ارید ان اقولها فاذا اسنان القوم فاهاب ان اتکلم) الروع هنا بضم الراء وهو النفس والقلب والخلد واسنان القوم یعنی کبارهم وشیوخهم (**قوله** فاتی بجمار) هو بضم الجیم وتشدید المیم وهو الذی یوکل من قلب النخل یکون لینا

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا ابواسامة نا عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال کنا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال اخبرونی بشجرة شبه او کالرجل المسلم لا یتحات ورقها قال ابراهیم لعل مسلما قال وتؤتی وکذا وجدت عند غیری ایضا ولا تؤتی اکلها کل حین قال ابن عمر فوقع فی نفسی انها النخلة ورایت ابابکر وعمر لا یتکلمان فکرهت ان اتکلم او اقول شیئا فقال عمر لان تکون قلتها احب الی من کذا وکذا حدثنا عثمان بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم قال اسحاق انا وقال عثمان نا جریر عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول ان الشیطان قد ایس ان یعبده المصلون فی جزیرة العرب ولکن فی التحریش بینهم وحدثناه ابوبکر بن ابی شیبة نا وکیع ح وحدثنا ابوکریب نا ابومعاویة کلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد وحدثنا عثمان بن ابی شیبة و اسحق بن ابراهیم قالا اسحاق انا وقال عثمان نا جریر عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول ان عرش ابلیس علی البحر فیبعث سرایاه یفتنون الناس فاعظمهم عنده اعظمهم فتنة حدثنا ابوکریب محمد بن العلاء واسحاق بن ابراهیم واللفظ لابی کریب قالا انا ابو معاویة نا الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابلیس یضع عرشه علی الماء ثم یبعث سرایاه فادناهم منه منزلة اعظمهم فتنة یجیء احدهم فیقول فعلت کذا وکذا فیقول ما صنعت شیئا قال ثم یجیء احدهم فیقول ما ترکته حتی فرقت بینه وبین امرأته قال فیدنیه منه ویقول نعم انت قال الاعمش اراه قال فیلتزمه حدثنی سلمة بن شبیب نا الحسن بن اعین نا معقل عن ابی الزبیر عن جابر انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول یبعث الشیطان سرایاه فیفتنون الناس فاعظمهم عنده منزلة اعظمهم فتنة حدثنا عثمان بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم قال اسحاق انا وقال عثمان نا جریر عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن ابیه عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما منکم من احد الا وقد وکل به قرینه من الجن قالوا وایاک یا رسول الله قال وایای الا ان الله اعاننی علیه فاسلم فلا یامرنی الا بخیر حدثنا ابن المثنی وابن بشار قالا نا عبد الرحمن یعنیان ابن مهدی عن سفیان ح وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا یحیی بن ادم عن عمار بن زریق کلاهما عن منصور باسناد جریر مثل حدیثه غیر ان فی حدیث سفیان وقد وکل به قرینه من الجن وقرینه من الملائکة حدثنی هارون بن سعید الایلی نا ابن وهب اخبرنی ابوصخر عن ابن قسیط حدثه ان عروة حدثه ان عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم حدثتهان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج من عندها لیلا قالت فغرت علیه فجاء فرای ما اصنع فقال مالک یا عائشة اغرت فقلت ومالی لا یغار مثلی علی مثلک فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقد جاءک شیطانک قالت یا رسول الله اومعی شیطان قال نعم قلت ومع کل انسان قال نعم قلت ومعک یا رسول الله قال نعم ولکن ربی اعاننی علیه حتی اسلم حدثنا قتیبة بن سعید نا اللیث عن بکیر عن بسر ابن سعید عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال لن ینجی احدا منکم عمله قال رجل ولا ایاک یا رسول الله قال ولا ایای الا ان یتغمدنی الله منه برحمة ولکن سددوا وحدثنیه یونس بن عبد الاعلی الصدفی نا عبد الله بن وهب اخبرنی عمر بن الحارث عن بکیر بن الاشج بهذا الاسناد غیر انه قال برحمة منه وفضل ولم یذکر ولکن سددوا

(قوله حدثنا سیف قال سمعت مجاهدا) هکذا هو فی جمیع النسخ التی وقعت لنا وفی نسخة سفیان وهو غلط بل هو سیف قال البخاری وکیع یقول هو سیف ابو سلیمان وابن المبارک یقول سیف ابن ابی سلیمان ویحیی بن القطان یقول سیف بن سلیمن (قوله صلی الله علیه وسلم لا یتحات ورقها) ای لا تنثر ورقها قال ابراهیم لعل مسلما قال وتؤتی وکذا وجدته عند غیری ایضا ولا تؤتی اکلها کل حین) معنی هذا انه وقع فی روایة ابراهیم بن سفین صاحب مسلم وروایة غیره ایضا من مسلم لا یتحات ورقها ولا تؤتی اکلها کل حین واستشکل ابراهیم ابن سفین هذا القوله ولا تؤتی اکلها خلاف باقی الروایات فقال لعل مسلما رواه وتؤتی باسقاط لا واکون انا وغیری غلطنا فی اثبات لا قال القاضی وغیره من الائمة ولیس هو بغلط کما توهمه ابراهیم بل الذی فی مسلم صحیح باثبات لا وکذا رواه البخاری باثبات لا ووجهه ان لفظة لا لیست متعلقة بتؤتی بل متعلقة بمحذوف تقدیره لا یتحات ورقها ولا تمر رلا یعیبها کذا او لا کذا لکن لم یذکر الراوی تلک الاشیاء المعطوفة ثم ابتدأ فقال تؤتی اکلها کل حین **باب** تحریش الشیطان وبعثه سراياه لفتنة الناس وان مع کل انسان قرینا (قوله صلی الله علیه وسلم ان الشیطان قد ایس ان یعبده المصلون فی جزیرة العرب ولکن فی التحریش بینهم) هذا الحدیث من معجزات النبوة وقد سبق بیان جزیرة العرب ومعناه ایس ان یعبده اهل جزیرة العرب ولکنه یسعی فی التحریش بینهم بالخصومات والشحناء والحروب والفتن ونحوها (قوله صلی الله علیه وسلم ان عرش ابلیس فی البحر فیبعث سراياه یفتنون الناس) العرش هو سریر الملک ومعناه ان مرکزه البحر ومنه یبعث سراياه فی نواحی الارض (قوله فیدنیه منه ویقول نعم انت) بکسر النون واسکان العین ای نعم الموضوعة للمدح فیمدحه لاعجابه بصنعه وبلوغه الغایة التی ارادها (قوله فیلتزمه) ای یضمه الی نفسه ویعانقه (قوله صلی الله علیه وسلم ما منکم من احد الا وقد وکل الله به قرینه من الجن قالوا وایاک یا رسول الله قال وایای الا ان الله اعاننی علیه فاسلم فلا یامرنی الا بخیر) فاسلم برفع المیم وفتحها وبهما روایتان مشهورتان فمن رفع قال معناه اسلم انا من شره وفتنته ومن فتح قال ان القرین اسلم من الاسلام وصار مؤمنا لا یامرنی الا بخیر واختلفوا فی الارجح منهما فقال الخطابی الصحیح المختار الرفع ورجح القاضی عیاض الفتح وهو المختار لقوله صلی الله علیه وسلم فلا یامرنی الا بخیر واختلفوا علی روایة الفتح قیل اسلم بمعنی استسلم وانقاد وقد جاء هکذا فی غیر صحیح مسلم فاستسلم وقیل معناه صار مسلما مؤمنا وهذا هو الظاهر قال القاضی واعلم ان الامة مجتمعة علی عصمة النبی صلی الله علیه وسلم من الشیطان فی جسمه وخاطره ولسانه وفی هذا الحدیث اشارة الی التحذیر من فتنة القرین ووسوسته واغوائه فاعلمنا بانه معنا لنحترز منه بحسب الامکان (قوله حدثنا ابن وهب قال اخبرنی ابوصخر عن ابن قسیط) هو بضم القاف وفتح السین المهملة واسکان الیاء واسمه یزید بن عبد الله بن قسیط بن اسامة بن عمیر اللیثی المدنی ابوعبد الله التابعی واسم ابی صخر هذا حمید بن زیاد الخراط المدنی سکن مصر والله اعلم **باب** لن یدخل احد الجنة بعمله بل برحمة الله تعالی (قوله صلی الله علیه وسلم لن ینجی احدا منکم عمله قال رجل ولا ایاک یا رسول الله قال ولا ایای الا ان یتغمدنی الله منه برحمة ولکن سددوا وفی روایة برحمة منه وفضل وفی روایة بمغفرة ورحمة وفی روایة الا ان یتدارکنی الله منه برحمة) اعلم ان مذهب اهل السنة انه لا یثبت بالعقل ثواب لا یلزم ولا ایجاب لا تحریم ولا غیرها من انواع التکلیف ولا تثبت هذه کلها ولا غیرها الا بالشرع ومذهب اهل السنة ایضا ان الله تعالی لا یجب علیه شیء تعالی الله بل العالم ملکه الدنیا والآخرة فی سلطانه یفعل فیهما ما یشاء فلو عذب المطیعین والصالحین اجمعین وادخلهم النار کان عدلا منه واذا اکرمهم ونعمهم وادخلهم الجنة فهو فضل منه وهم الکافرون وادخلهم الجنة کان له ذلک ولکنه اخبر وخبره صدق انه لا یفعل هذا بل یغفر للمؤمنین ویدخلهم الجنة برحمته ویعذب الکافرین ویخلدهم فی النار عدلا منه

حدثنا قتيبة بن سعيد نا حماد يعنى ابن زيد عن ايوب عن محمد عن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ما من احد يدخل عمله الجنة فقيل ولا انت يا رسول الله قال ولا انا الا ان يتغمدنى ربى برحمة حدثنا محمد بن المثنى نا ابن ابى عدى عن ابن عون عن محمد عن ابى هريرة قال قال النبى صلى الله عليه وسلم ليس احد منكم ينجيه عمله قالوا ولا انت يا رسول الله قال ولا انا الا ان يتغمدنى الله منه بمغفرة ورحمة وقال ابن عون بيده هكذا واشار على راسه ولا انا الا ان يتغمدنى الله بمغفرة منه ورحمة حدثنى زهير بن حرب نا جرير عن سهيل عن ابيه عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس احد ينجيه عمله قالوا ولا انت يا رسول الله قال ولا انا الا يتدارکنى الله منه برحمة وحدثنى محمد بن حاتم نا ابو عباد يحيى بن عباد نا ابراهيم بن سعد نا ابن شهاب عن ابى عبيد مولى عبد الرحمن ابن عوف عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن يدخل احدا منكم عمله الجنة قالوا ولا انت يا رسول الله قال ولا انا الا ان يتغمدنى الله منه بفضل ورحمة حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير نا ابى نا الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قاربوا وسددوا واعلموا انه لن ينجو احد منكم بعمله قالوا يا رسول الله ولا انت قال ولا انا الا ان يتغمدنى الله برحمة منه وفضل حدثنا ابن نمير نا ابى نا الاعمش عن ابى سفيان عن جابر عن النبى صلى الله عليه وسلم مثله حدثنا اسحاق بن ابراهيم انا جرير عن الاعمش بالاسناد بن جميعا كرواية ابن نمير حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله وزاد وابشروا حدثنى سلمة بن شبيب نا الحسن بن اعين نا معقل عن ابى الزبير عن جابر قال سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول لا يدخل احدا منكم عمله الجنة ولا يجيره من النار ولا انا الا برحمة الله حدثنا اسحاق بن ابراهيم انا عبد العزيز بن محمد نا موسى بن عقبة ح وحدثنى محمد بن حاتم واللفظ له نا بهز نا وهيب نا موسى بن عقبة قال سمعت ابا سلمة بن عبد الرحمن بن عوف يحدث عن عائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم انها كانت تقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سددوا وقاربوا وابشروا فانه لن يدخل الجنة احدا عمله قالوا ولا انت يا رسول الله قال ولا انا الا ان يتغمدنى الله منه برحمة واعلموا ان احب العمل الى الله ادومه وان قل و حدثنا حسن الحلوانى نا يعقوب بن ابراهيم بن سعد نا عبد العزيز بن المطلب عن موسى بن عقبة بهذا الاسناد ولم يذكروا وابشروا حدثنا قتيبة بن سعيد نا ابو عوانة عن زياد بن علاقة عن المغيرة بن شعبة ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى حتى انتفخت قدماه فقيل له اتكلف هذا وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر قال افلا اكون عبدا شكورا حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وابن نمير قالا نا سفيان عن زياد بن علاقة سمع المغيرة بن شعبة يقول قام النبى صلى الله عليه وسلم حتى ورمت قدماه قالوا قد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر قال افلا اكون عبدا شكورا حدثنا هارون بن معروف وهارون بن سعيد الايلى قالا نا ابن وهب اخبرنى ابو صخر عن ابن قسيط عن عروة بن الزبير عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى قام حتى تفطرت رجلاه قالت عائشة يا رسول الله اتصنع هذا وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر فقال يا عائشة افلا اكون عبدا شكورا حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة نا وكيع وابو معاوية ح وحدثنا ابن نمير واللفظ له نا ابو معاوية عن الاعمش عن شقيق قال كنا جلوسا عند باب عبد الله ننتظره فمر بنا يزيد بن معاوية النخعى فقلنا اعلم بمكاننا فدخل عليه فلم يلبث ان خرج علينا عبد الله فقال انى اخبر بمكانكم فما يمنعنى ان اخرج اليكم الا كراهية ان املكم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتخولنا بالموعظة فى الايام مخافة السآمة علينا و

حدثنا ابو سعيد الاشج نا ابن ادريس ح وحدثنا منجاب بن الحارث التميمى انا ابن مسهر ح وحدثنا اسحاق بن ابراهيم وعلى بن خشرم قالا انا عيسى بن يونس ح ونا ابن ابى عمر نا سفيان كلهم عن الاعمش بهذا الاسناد نحوه وزاد منجاب فى روايته عن ابن مسهر قال الاعمش وحدثنى عمرو بن مرة عن شقيق عن عبد الله مثله وحدثنا اسحاق بن ابراهيم انا جرير عن منصور ح وحدثنا ابن ابى عمر واللفظ له نا فضيل بن عياض عن منصور عن شقيق ابى وائل قال كان عبد الله يذكرنا كل يوم خميس فقال له رجل يا ابا عبد الرحمن انا نحب حديثك ونشتهيه ولوددنا انك حدثتنا كل يوم فقال ما يمنعنى ان احدثكم الا كراهية ان املكم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتخولنا بالموعظة فى الايام كراهية السآمة علينا +

واما المعتزلة فيثبتون الاحكام بالعقل ويوجبون ثواب الاعمال ويوجبون الاصلح ويمنعون خلاف هذا فى خبط طويل لهم تعالى الله عن اختراعاتهم الباطلة المنابذة لنصوص الشرع وفى ظاهر هذه الاحاديث دلالة لاهل الحق انه لا يستحق احد الثواب والجنة بطاعته واما قوله تعالى ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون وتلك الجنة التى اورثتموها بما كنتم تعملون ونحوهما من الآيات الدالة على ان الاعمال يدخل بها الجنة فلا يعارض هذه الاحاديث بل معنى الآيات ان دخول الجنة بسبب الاعمال ثم التوفيق للاعمال والهداية للاخلاص فيها وقبولها برحمة الله تعالى وفضله فيصح انه لم يدخل بمجرد العمل وهو مراد الاحاديث ويصح انه دخل بالاعمال اى بسببها وهى من الرحمة والله اعلم ومعنى يتغمدنى الله برحمة يلبسنيها يغمدنى بها ومنه غمدت السيف واغمدته اذا جعلته فى غمده وسترته به ومعنى سددوا لوقاربوا اطلبوا السداد واعملوا به وان عجزتم عنه فقاربوه اى اقربوا منه والسداد الصواب وهو ما بين الافراط والتفريط فلا تغلوا ولا تقصروا **باب** اكثار الاعمال والاجتهاد فى العبادة (**قوله** ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى حتى انتفخت قدماه فقيل له اتكلف هذا وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر قال افلا اكون عبدا شكورا وفى رواية حتى تفطرت رجلاه) معنى تفطرت تشققت قالوا ومنه فطر الصائم وافطره لانه خرق صومه وشقه قال القاضى الشكر معرفة احسان المحسن والتحدث به وسميت المجازاة على فعل الجميل شكرا لانها تتضمن الثناء عليه وشكر العبد لله تعالى اعترافه بنعمه وثناؤه عليه وتمام مواظبته على طاعته واما شكر الله تعالى افعال عباده فمجازاته اياهم عليها وتضعيف ثوابها وثناؤه بما انعم به عليهم فهو المعطى والمثنى سبحانه وتعالى والشكور من اسمائه سبحانه وتعالى بهذا المعنى والله اعلم **باب** الاقتصاد فى الموعظة (**قوله** ما يمنعنى ان اخرج اليكم الا كراهية ان املكم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتخولنا بالموعظة فى الايام مخافة السآمة علينا) السآمة بالمد الملل **وقوله** املكم بضم الهمزة اى اوقعكم فى الملل وهو الضجر واما الكراهية فتخفيف الياء ومعنى يتخولنا يتعاهدنا هذا هو المشهور فى تفسيرها قال القاضى وقيل يصلحنا وقال ابن الاعرابى معناه يتخذنا خولا وقيل يفاجئنا بها وقال ابو عبيدة يدللنا وقيل يحبسنا كما يحبس الانسان خوله وهو يتخولنا بالخاء المعجمة عند جميعهم الا ابا عمرو فقال هى بالمهملة اى يطلب حالاتهم واوقات نشاطهم وفى هذا الحديث الاقتصاد فى الموعظة لئلا تملها القلوب فيفوت مقصودها

ابو عبيدة

كتاب صفة الجنة ونعيمها واهلها

حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب نا حماد بن سلمة عن ثابت وحميد عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حفت الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوات وحدثنى زهير بن حرب نا شبابة حدثنى ورقاء عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله حدثنا سعيد بن عمرو الاشعثى وزهير بن حرب قال زهير نا وقال سعيد انا سفيان عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال قال الله اعددت لعبادى الصالحين مالا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر مصداق ذلك فى كتاب الله فلا تعلم نفس ما اخفى لهم من قرة اعين جزاء بما كانوا يعملون حدثنى هارون بن سعيد الايلى نا ابن وهب حدثنى مالك عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال قال الله اعددت لعبادى الصالحين مالا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر ذخرا بله ما اطلعكم الله عليه حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا نا ابو معاوية ح وحدثنا ابن نمير واللفظ له نا ابى نا الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله عز وجل اعددت لعبادى الصالحين مالا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر ذخرا بله ما اطلعكم الله عليه ثم قرء فلا تعلم نفس ما اخفى لهم من قرة اعين حدثنا هارون بن معروف وهارون بن سعيد الايلى قالا نا ابن وهب حدثنى ابو صخر ان ابا حازم حدثه قال سمعت سهل ابن سعد الساعدى يقول شهدت من رسول الله صلى الله عليه وسلم مجلسا وصف فيه الجنة حتى انتهى ثم قال فى آخر حديثه فيها مالا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر ثم قرأ هذه الآية تتجافى جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم خوفا وطمعا ومما رزقناهم ينفقون فلا تعلم نفس ما اخفى لهم من قرة اعين جزاء بما كانوا يعملون حدثنا قتيبة بن سعيد نا ليث عن سعيد بن ابى سعيد المقبرى عن ابيه عن ابى هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ان فى الجنة لشجرة يسير الراكب فى ظلها مائة سنة حدثنا قتيبة بن سعيد نا المغيرة يعنى ابن عبد الرحمن الحزامى عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله وزاد لا يقطعها حدثنا اسحاق بن ابراهيم الحنظلى انا المخزومى نا وهيب عن ابى حازم عن سهل بن سعد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان فى الجنة لشجرة يسير الراكب فى ظلها مائة عام لا يقطعها قال ابو حازم فحدثت به النعمان بن ابى عياش الزرقى فقال حدثنى ابو سعيد الخدرى عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان فى الجنة شجرة يسير الراكب الجواد المضمر السريع مائة عام ما يقطعها حدثنا محمد بن عبد الرحمن بن سهم انا عبد الله بن المبارك انا مالك بن انس ح وحدثنى هارون بن سعيد الايلى واللفظ له نا عبد الله بن وهب حدثنى مالك بن انس عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابى سعيد الخدرى ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ان الله عز وجل يقول لاهل الجنة يا اهل الجنة فيقولون لبيك ربنا وسعديك والخير فى يديك فيقول هل رضيتم فيقولون وما لنا لا نرضى يا رب قد اعطيتنا ما لم تعط احدا من خلقك فيقول الا اعطيكم افضل من ذلك فيقولون يا رب اى شىء افضل من ذلك فيقول احل عليكم رضوانى فلا اسخط عليكم بعده ابدا حدثنا قتيبة بن سعيد نا يعقوب يعنى ابن عبد الرحمن القارى عن ابى حازم عن سهل بن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان اهل الجنة ليتراءون الغرفة فى الجنة كما تتراءون الكوكب فى السماء قال فحدثت بذلك النعمان بن ابى عياش فقال سمعت ابا سعيد الخدرى يقول كما تتراءون الكوكب الدرى فى الافق الشرقى او الغربى وحدثناه اسحاق بن ابراهيم انا المخزومى نا وهيب عن ابى حازم بالاسنادين جميعا نحو حديث يعقوب حدثنى عبد الله بن جعفر بن يحيى بن خالد نا معن نا مالك ح وحدثنى هارون بن سعيد الايلى واللفظ له نا عبد الله بن وهب اخبرنى مالك بن انس عن صفوان ابن سليم عن عطاء بن يسار عن ابى سعيد الخدرى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان اهل الجنة ليتراءون اهل الغرف من فوقهم كما تتراءون الكوكب الدرى الغابر من الافق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بينهم قالوا يا رسول الله تلك منازل الانبياء لا يبلغها غيرهم قال بلى والذى نفسى بيده رجال آمنوا بالله وصدقوا المرسلين

كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها

(قوله صلى الله عليه وسلم حفت الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوات) هكذا رواه مسلم حفت ووقع فى البخارى حفت ووقع فيه ايضا حجبت وكلاهما صحيح قال العلماء هذا من بديع الكلام وفصيحه وجوامعه التى اوتيها صلى الله عليه وسلم من التمثيل الحسن ومعناه لا يوصل الى الجنة الا بارتكاب المكاره والنار بالشهوات وكذلك هما محجوبتان بهما فمن هتك الحجاب وصل الى المحجوب فهتك حجاب الجنة باقتحام المكاره وهتك حجاب النار بارتكاب الشهوات فاما المكاره فيدخل فيها الاجتهاد فى العبادات والمواظبة عليها والصبر على مشاقها وكظم الغيظ والعفو والحلم والصدقة والاحسان الى المسىء والصبر عن الشهوات ونحو ذلك واما الشهوات التى النار محفوفة بها فالظاهر انها الشهوات المحرمة كالخمر والزنا والنظر الى الاجنبية والغيبة واستعمال الملاهى ونحو ذلك واما الشهوات المباحة فلا تدخل فى هذه لكن يكره الاكثار منها مخافة ان يجر الى المحرمة او يقسى القلب او يشغل عن الطاعات او يحوج الى الاعتناء بتحصيل الدنيا للصرف فيها ونحو ذلك (قوله عز وجل اعددت لعبادى الصالحين مالا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر ذخرا بله ما اطلعكم الله عليه) وفى بعض النسخ ما اطلعكم عليه وفى بعض النسخ اطلعتكم عليه هكذا هو فى رواية ابى بكر بن ابى شيبة ذخرا فى جميع النسخ واما رواية هارون بن سعيد الايلى المذكورة قبلها ففيها ذكر فى بعض النسخ وذخرا كالاول فى بعضها قال القاضى هذه رواية الاكثرين وهى ابين كالرواية الاخرى قال والاول رواية الفارسى فاما بله فبفتح الباء الموحدة واسكان اللام ومعناها دع عنك ما اطلعكم عليه فالذى لم يطلعكم عليه اعظم وكانه اضرب عنه استقلالا لاله فى جنب ما لم يطلع عليه وقيل معناها غير وقيل معناها كيف (قوله صلى الله عليه وسلم ان فى الجنة لشجرة يسير الراكب فى ظلها مائة سنة لا يقطعها وفى رواية يسير الراكب الجواد المضمر السريع مائة عام ما يقطعها) قال العلماء والمراد بظلها كنفها وذراها وهو ما يستر اغصانها والمضمر بفتح الضاد والميم المشددة وباسكان الضاد وفتح الميم الذى ضمر ليشتد جريه وسبق فى كتاب الجهاد صفة التضمير قال القاضى ورواه بعضهم المضمر بكسر الميم الثانية صفة للراكب لمضمر لفرسه والمعروف هو الاول (قوله تعالى احل عليكم رضوانى) قال القاضى فى المشارق اى انزله بكم والرضوان بكسر الراء وضمها قرئ بهما فى السبع والكوكب الدرى فيه ثلاث لغات قرئ بهن فى السبع والاكثرون وروى بضم الدال وتشديد الياء بلا همز والثانية بضم الدال مهموز ممدود والثالثة بكسر الدال مهموز ممدود وهو الكوكب العظيم قيل سمى دريا لبياضه كالدر وقيل للاضاءة وقيل لشبهه بالدرى كونه ارفع من باقى النجوم كالدرارى فى الجواهر (قوله صلى الله عليه وسلم ان اهل الجنة يتراؤن اهل الغرف من فوقهم كما تتراؤن الكوكب الدرى الغابر من الافق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بينهم) هكذا هو فى عامة النسخ من الافق قال القاضى لفظة من هنا لابتداء الغاية ووقع فى رواية البخارى فى الافق قال بعضهم وهو الصواب قال وذكر بعضهم ان من فى رواية مسلم لانتهاء الغاية وقد جاءت كذلك كقولهم رايت الهلال من خلل السحاب قال القاضى وهذا صحيح ولكن جملهم لفظة من هنا على انتهاء الغاية غير مسلم بل هى على بابها اى كان ابتداء رؤيته اياه رؤيته من خلل السحاب من الافق

حدثنا قتيبة بن سعيد نا يعقوب يعنى ابن عبد الرحمن عن سهيل عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اشراط الساعة ان يقل العلم وان يفشو الجهل وان تكثر النساء ويقل الرجال حتى يكون لخمسين امرأة القيم الواحد **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يكثر فيكم المال فيفيض حتى يخرج الرجل بزكاة ماله فلا يجد احدا يقبلها منه وحتى تعود ارض العرب مروجا وانهارا وحتى يعود الرجل من امتى الى حظيرة من النساء كثير وقليل الرجال **حدثنا** ابو كريب

حدثنى ابى نا ابن جريج اخبرنى ابو الزبير عن جابر عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله غير انه قال ويُلْهَمُونَ التسبيح والتكبير كما يُلْهَمُونَ النفس **حدثنى** زهير بن حرب نا عبد الرحمن بن مهدى نا حماد بن سلمة عن ثابت عن ابى رافع عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من يدخل الجنة ينعم لا يبأس لا تبلى ثيابه ولا يفنى شبابه **حدثنا** اسحاق بن ابراهيم وعبد بن حميد واللفظ لاسحاق قالا نا عبد الرزاق قال قال الثورى وحدثنى ابو اسحاق ان الاغر حدثه عن ابى سعيد الخدرى وابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ينادى منادٍ ان لكم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لكم ان تحيوا فلا تموتوا ابدا وان لكم ان تشبوا فلا تهرموا ابدا وان لكم ان تنعموا فلا تبأسوا ابدا فذلك قوله عز وجل ونُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ **حدثنا** سعيد بن منصور عن ابى قدامة وهو الحارث بن عبيد عن ابى عمران الجونى عن ابى بكر بن عبد الله بن قيس عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان للمؤمن فى الجنة لخيمة من لؤلؤة واحدة مجوفة طولها ستون ميلا للمؤمن فيها اهلون يطوف عليهم المؤمن فلا يرى بعضهم بعضا **وحدثنى** ابو غسان المسمعى نا ابو عبد الصمد نا ابو عمران الجونى عن ابى بكر بن عبد الله بن قيس عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فى الجنة خيمة من لؤلؤة مجوفة عرضها ستون ميلا فى كل زاوية منها اهل ما يرون الآخرين يطوف عليهم المؤمن **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة نا يزيد بن هارون انا همام عن ابى عمران الجونى عن ابى بكر بن ابى موسى بن قيس عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال الخيمة درة طولها فى السماء ستون ميلا فى كل زاوية منها اهل للمؤمن لا يراهم الآخرون **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة نا ابو اسامة وعبد الله بن نمير وعلى ابن مسهر عن عبيد الله بن عمر ح وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير نا محمد بن بشر نا عبيد الله عن خبيب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ من انهار الجنة **حدثنى** حجاج بن الشاعر نا ابو النضر هاشم بن القاسم الليثى نا ابراهيم يعنى ابن سعد نا ابى عن سلمة عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال يدخل الجنة اقوام افئدتهم مثل افئدة الطير **حدثنا** محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خلق الله عز وجل آدم على صورته طوله ستون ذراعا فلما خلقه قال اذهب فسلم على اولئك النفر وهم نفر من الملائكة جلوس فاستمع ما يُحَيُّونَكَ به فانها تحيتك وتحية ذريتك قال فذهب فقال السلام عليكم فقالوا السلام عليك ورحمة الله قال فزادوه ورحمة الله قال فكل من يدخل الجنة على صورة آدم وطوله ستون ذراعا فلم يزل الخلق ينقص بعده حتى الآن

(قوله صلى الله عليه وسلم من يدخل الجنة ينعم لا يباس وفى رواية ان لكم ان تنعموا فلا تباسوا ابدا) اى لا يصيبكم باس وهو شدة الحال والباس والبؤس والبأساء والبؤسى لمعنى وينعم وتنعموا بفتح اوله والعين اى يدوم لكم النعيم (قوله صلى الله عليه وسلم فى الجنة خيمة من لؤلؤة مجوفة عرضها ستون ميلا فى كل زاوية منها اهل وفى رواية طولها فى السماء ستون ميلا) اما الخيمة فبيت مربع من بيوت الاعراب (وقوله صلى الله عليه وسلم من لؤلؤة مجوفة) هكذا هو فى عامة النسخ مجوفة بالفاء قال القاضى وفى رواية السمرقندى مجوبة بالباء الموحدة وهى المثقوبة وهى بمعنى المجوفة والزاوية الجانب والناحية وفى الرواية الاولى عرضها ستون ميلا وفى الثانية طولها فى السماء ستون ميلا ولا معارضة بينهما فعرضها فى مساحة ارضها وطولها فى السماء اى فى العلو متساويان (قوله صلى الله عليه وسلم سيحان وجيحان والفرات والنيل كل من انهار الجنة) اعلم ان سيحان وجيحان غير سيحون وجيحون فاما سيحان وجيحان المذكوران فى هذا الحديث اللذان هما من انهار الجنة فهما فى بلاد الارمن فجيحان نهر المصيصة وسيحان نهر اذنة وهما نهران عظيمان جدا اكبرهما جيحان فهذا هو الصواب فى موضعهما واما قول الجوهرى فى صحاحه جيحان نهر بالشام فغلط او انه اراد المجاز من حيث انه ببلاد الارمن وهى مجاورة للشام وقال الحازمى سيحان نهر عند المصيصة قال وهو غير سيحون وقال صاحب نهاية الغريب سيحان وجيحان نهران بالعواصم عند المصيصة وطرسوس واتفقوا كلهم على ان جيحون بالواو نهر وراء خراسان عند بلخ واتفقوا على انه غير جيحان وكذلك سيحون غير سيحان واما قول القاضى عياض ان هذه الانهار الاربعة اكبر انهار بلاد الاسلام فالنيل بمصر والفرات بالعراق وسيحان وجيحان ويقال سيحون وجيحون ببلاد خراسان ففى كلامه انكار من اوجه احدها قوله الفرات بالعراق وليس بالعراق بل هو فاصل بين الشام والجزيرة والثانى قوله سيحان وجيحان ويقال سيحون وجيحون فجعل الاسماء مترادفة وليس كذلك بل سيحان غير سيحون وجيحان غير جيحون باتفاق الناس كما سبق الثالث انه ببلاد خراسان وانما سيحان وجيحان ببلاد الارمن بقرب الشام والله اعلم واما كون هذه الانهار من انهار الجنة ففيه تاويلان ذكرهما القاضى عياض احدهما ان الايمان عم بلادها وان الاجسام المتغذية بمائها صائرة الى الجنة والثانى وهو الاصح انها على ظاهرها وان لها مادة من الجنة والجنة مخلوقة موجودة اليوم عند اهل السنة وقد ذكر مسلم فى كتاب الايمان فى حديث الاسراء ان الفرات والنيل يخرجان من الجنة وفى البخارى من اصل سدرة المنتهى (قوله صلى الله عليه وسلم يدخل الجنة اقوام افئدتهم مثل افئدة الطير) قيل مثلها فى رقتها وضعفها كما فى الحديث الآخر اهل اليمن ارق قلوبا واضعف افئدة وقيل فى الخوف والهيبة ولطير اكثر الحيوان خوفا وفزعا كما قال الله تعالى انما يخشى الله من عباده العلماء وكان المراد قوم غلب عليهم الخوف كما جاء عن جماعات من السلف فى شدة خوفهم وقيل المراد متوكلون والله اعلم (قوله حدثنا حجاج بن الشاعر نا ابو النضر نا ابراهيم بن سعد نا ابى عن ابى سلمة عن ابى هريرة) هكذا وقع هذا الاسناد فى عامة النسخ ووقع فى بعضها نا ابى عن الزهرى عن ابى سلمة فزاد الزهرى قال ابو على الغسانى والصواب هو الاول قال وكذلك خرجه ابو مسعود فى الاطراف قال ولا اعلم لسعد بن ابراهيم رواية عن الزهرى وقال الدارقطنى فى كتاب العلل لم يتابع ابو النضر على وصله عن ابى هريرة قال والمحفوظ عن ابراهيم عن ابيه عن ابى سلمة مرسلا كذا رواه يعقوب وسعد ابنا ابراهيم بن سعد قال والمرسل الصواب هذا كلام الدارقطنى والصحيح ان هذا الذى ذكره لا يقدح فى صحة الحديث فقد سبق فى اول هذا الكتاب ان الحديث اذا روى متصلا ومرسلا كان محكوما بصحته على المذهب الصحيح لان مع الواصل زيادة علم حفظها ولم يحفظها من ارسله والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم خلق الله آدم على صورته طوله ستون ذراعا) هذا الحديث سبق شرحه وبيان تاويله وهذه الرواية ظاهرة فى ان الضمير فى صورته عائد الى آدم وان المراد انه خلق فى اول نشأته على صورته التى كان عليها فى الارض وتوفى عليها وهى طوله ستون ذراعا ولم ينتقل اطوارا كذريته وكانت صورته فى الجنة هى صورته فى الارض لم تتغير (قوله قال اذهب فسلم على اولئك النفر وهم نفر من الملائكة جلوس فاستمع ما يحيونك فانها تحيتك وتحية ذريتك فذهب فقال السلام عليكم فقالوا السلام عليك ورحمة الله) فيه ان الوارد على جلوس يسلم عليهم وان الافضل ان يقول السلام عليكم بالالف واللام ولو قال سلام عليك كفاه ورد السلام يستحب ان يكون بزيادة على الابتداء وانه يجوز فى الرد ان يقول السلام عليكم ولا يشترط ان يقول وعليكم السلام والله اعلم -

باب جهنم اعاذنا الله منها حدثنا عمر بن حفص بن غياث نا ابى عن العلاء بن خالد الكاهلى عن شقيق عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤتى بجهنم يومئذ لها سبعون الف زمام مع كل زمام سبعون الف ملك يجرونها حدثنا قتيبة بن سعيد نا المغيرة يعنى ابن عبد الرحمن الحزامى عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال نار كم هذه التى يوقد ابن ادم جزء من سبعين جزءا من حر جهنم قالوا والله ان كانت لكافية يا رسول الله قال فانها فضلت عليها بتسعة وستين جزءا كلها مثل حرها حدثناه محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثل حديث ابى الزناد غير انه قال كلهن مثل حرها حدثنا يحيى بن ايوب نا خلف بن خليفة نا يزيد بن كيسان عن ابى حازم عن ابى هريرة قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ سمع وجبة فقال النبى صلى الله عليه وسلم اتدرون ما هذا قال قلنا الله ورسوله اعلم قال هذا حجر رمى به فى النار منذ سبعين خريفا فهو يهوى فى النار الان حتى انتهى الى قعرها وحدثناه محمد بن عباد وابن ابى عمر قالا نا مروان عن يزيد بن كيسان عن ابى حازم عن ابى هريرة بهذا الاسناد وقال هذا وقع فى اسفلها فسمعتم وجبتها حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة نا يونس بن محمد نا شيبان بن عبد الرحمن قال قال قتادة سمعت ابا نضرة يحدث عن سمرة انه سمع نبى الله صلى الله عليه وسلم يقول ان منهم من تاخذه النار الى كعبيه ومنهم من تاخذه الى حجزته ومنهم من تاخذه الى عنقه حدثنى عمرو بن زرارة نا عبد الوهاب يعنى ابن عطاء عن سعيد عن قتادة قال سمعت ابا نضرة يحدث عن سمرة بن جندب ان نبى الله صلى الله عليه وسلم قال منهم من تاخذه النار الى كعبيه ومنهم من تاخذه النار الى ركبتيه ومنهم من تاخذه النار الى حجزته ومنهم من تاخذه النار الى ترقوته حدثناه محمد بن المثنى ومحمد ابن بشار قالا نا روح نا سعيد بهذا الاسناد وجعل مكان حجزته حقويه حدثنا ابن ابى عمر نا سفيان عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجت النار والجنة فقالت هذه يدخلنى الجبارون والمتكبرون وقالت هذه يدخلنى الضعفاء والمساكين فقال الله عز وجل لهذه انت عذابى اعذب بك من اشاء ورحمتى ارحم بك من اشاء ولكل واحدة منكما ملؤها وحدثنى محمد بن رافع نا شبابة حدثنى ورقاء عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال تحاجت النار والجنة فقالت النار اوثرت بالمتكبرين والمتجبرين وقالت الجنة فمالى لا يدخلنى الا ضعفاء الناس وسقطهم وعجزهم فقال الله عز وجل للجنة انت رحمتى ارحم بك من اشاء من عبادى وقال للنار انت عذابى اعذب بك من اشاء من عبادى ولكل واحدة منكما ملؤها فاما النار فلا تمتلئ فيضع قدمه عليها فتقول قط قط فهنالك تمتلئ ويزوى بعضها الى بعض حدثنا عبد الله بن عون الهلالى نا ابو سفيان يعنى محمد بن حميد عن معمر عن ايوب عن ابن سيرين عن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال احتجت الجنة والنار واقتص الحديث بمعنى حديث ابى الزناد

باب جهنم اعاذنا الله منها (قوله حدثنا عمر بن حفص ثنا ابى عن العلاء بن خالد الكاهلى عن شقيق عن عبد الله الحديث) هذا الحديث مما استدركه الدارقطنى على مسلم وقال رفعه وهم رواه الثورى ومروان وغيرهما عن العلاء بن خالد موقوفا قلت وحفص ثقة حافظ اتم فزيادته الرفع مقبولة كما سبق نقله عن الاكثرين والمحققين (قوله سمع وجبة) هى بفتح الواو واسكان الجيم وهى السقطة (قوله فى حديث محمد بن عباد باسناده عن ابى هريرة بهذا الاسناد وقال هذا وقع فى اسفلها فسمعتم وجبتها) هكذا هو فى النسخ وهو صحيح فيه محذوف دل عليه الكلام اى هذا حجر وقع او هذا عين وقع ونحو ذلك (قوله صلى الله عليه وسلم ومنهم من تاخذه يعنى النار الى حجزته) هى بضم الحاء واسكان الجيم وهى معقد الازار والسراويل ومنهم من تاخذه الى ترقوته هى بفتح التاء وضم القاف وهى العظم الذى بين ثغرة النحر والعاتق وفى رواية حقويه بفتح الحاء وكسرها وهما معقد الازار والمراد هنا ما يحاذى ذلك الموضع من جنبيه (قوله صلى الله عليه وسلم تحاجت النار والجنة الى آخره) هذا الحديث على ظاهره وان الله تعالى جعل فى النار والجنة تمييزا تدرك به فتحاجتا ولا يلزم من هذا ان يكون ذلك التمييز فيهما دائما (قوله صلى الله عليه وسلم وقالت الجنة فما لى لا يدخلنى الا ضعفاء الناس وسقطهم وعجزهم) اما سقطهم فبفتح السين والقاف اى ضعفاؤهم والمحتقرون منهم واما عجزهم فبفتح العين والجيم جمع عاجز اى العاجزون عن طلب الدنيا والتمكن فيها والثروة والشوكة واما رواية محمد بن رافع ففيها لا يدخلنى الا ضعاف الناس وغرهم فرووى على ثلثة اوجه حكاها القاضى وهى موجودة فى النسخ احدها غرهم بغين معجمة مفتوحة وراء مفتوحة وثاء مثلثة قال القاضى هذه رواية الاكثرين من شيوخنا ومعناها اهل الحاجة والفاقة والجوع والغرث الجوع والثانى عجزهم بعين مهملة مفتوحة وجيم وزاى وتاء جمع عاجز كما سبق والثالث غرهم بغين معجمة مكسورة وراء مشددة وتاء مثناة فوق وهذا هو الاشهر فى نسخ بلادنا اى البله الغافلون الذين ليس لهم فتك وحذق فى امور الدنيا وهو نحو الحديث الآخر اكثر اهل الجنة البله قال القاضى معناه سواد الناس ودهماتهم من اهل الايمان الذين لا يفطنون للشبه فيدخل عليهم الفتنة او يدخلهم فى البدعة او غيرها فهم ثابتو الايمان وصحيحو العقائد وهم اكثر المؤمنين وهم اكثر اهل الجنة واما العارفون والعلماء العاملون والصالحون والمتعبدون فهم قليلون وهم اصحاب الدرجات العلى قال وقيل معنى الضعفاء هنا وفى الحديث الآخر اهل الجنة كل ضعيف متضعف انه الخاضع لله تعالى المذل نفسه لله سبحانه وتعالى عند المتجبر المتكبر (قوله صلى الله عليه وسلم فتقول قط قط فهنالك تمتلئ ويزوى بعضها الى بعض) معنى يزوى ينضم بعضها الى بعض فتجتمع وتلتقى على من فيها ومعنى قط حسبى اى يكفينى هذا وفيه ثلاث لغات قط قط باسكان الطاء فيهما وبكسرها منونة وغير منونة (قوله صلى الله عليه وسلم فاما النار فلا تمتلئ حتى يضع الله تبارك وتعالى رجله وفى الرواية التى بعدها لا تزال جهنم تقول هل من مزيد حتى يضع فيها رب العزة تبارك وتعالى قدمه فتقول قط قط وفى الرواية الاولى فيضع قدمه عليها) هذا الحديث من مشاهير احاديث الصفات وقد سبق مرات بيان اختلاف العلماء فيها على مذهبين احدهما وهو قول جمهور السلف وطائفة من المتكلمين انه لا يتكلم فى تاويلها بل نومن انها حق على ما اراد الله ولها معنى يليق بها وظاهرها غير مراد والثانى وهو قول جمهور المتكلمين انها تتاول بحسب ما يليق بها فعلى هذا اختلفوا فى تاويل هذا الحديث فقيل المراد بالقدم هنا المتقدم وهو شائع فى اللغة ومعناه حتى يضع الله تعالى فيها من قدمه لها من اهل العذاب قال المازرى والقاضى هذا تاويل النضر بن شميل ونحوه عن ابن الاعرابى الثانى ان المراد قدم بعض المخلوقين فيعود الضمير فى قدمه الى ذلك المخلوق المعلوم الثالث انه يحتمل ان فى المخلوقات ما يسمى بهذه التسمية واما الرواية التى فيها يضع الله فيها رجله فقد زعم الامام ابو بكر بن فورك انها غير ثابتة عند اهل النقل ولكن قد رواها مسلم وغيره فهى صحيحة وتاويلها كما سبق فى القدم ويجوز ايضا ان يراد بالرجل الجماعة من الناس كما يقال رجل من جراد اى قطعة منه قال القاضى اظهر التاويلات انهم قوم استحقوها وخلقوا لها قالوا ولا بد من صرفه عن ظاهره لقيام الدليل القطعى العقلى على استحالة الجارحة على الله تعالى (قوله صلى الله عليه وسلم ولا يظلم الله من خلقه احدا) قد سبق مرات بيان ان الظلم مستحيل فى حق الله تعالى فمن عذبه بذنب او بلا ذنب فذلك عدل منه سبحانه وتعالى

حدثنا محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحاجت الجنة والنار فقالت النار اوثرت بالمتكبرين والمتجبرين وقالت الجنة فمالى لا يدخلنى الا ضعفاء الناس وسقطهم وغرتهم فقال الله عز وجل للجنة انما انت رحمتى ارحم بك من اشاء من عبادى وقال للنار انما انت عذابى اعذب بك من اشاء من عبادى ولكل واحدة منكما ملؤها فاما النار فلا تمتلئ حتى يضع الله تبارك وتعالى رجله تقول قط قط فهنالك تمتلئ ويزوى بعضها الى بعض ولا يظلم الله من خلقه احدا واما الجنة فان الله ينشئ لها خلقا **حدثنا** عثمان بن ابى شيبة نا جرير عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجت الجنة والنار فذكر نحو حديث ابى هريرة الى قوله ولكليكما على ملؤها ولم يذكر ما بعده من الزيادة **حدثنا** عبد بن حميد نا يونس بن محمد نا شيبان عن قتادة نا انس بن مالك ان نبى الله صلى الله عليه وسلم قال لا تزال جهنم تقول هل من مزيد حتى يضع فيها رب العزة تبارك وتعالى قدمه فتقول قط قط وعزتك ويزوى بعضها الى بعض **وحدثنى** زهير بن حرب نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا ابان بن يزيد العطار نا قتادة عن انس عن النبى صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث شيبان **حدثنا** محمد بن عبد الله الرزى نا عبد الوهاب بن عطاء فى قوله عز وجل يوم نقول لجهنم هل امتلأت وتقول هل من مزيد فاخبرنا عن سعيد عن قتادة عن انس بن مالك عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال لا تزال جهنم يلقى فيها وتقول هل من مزيد حتى يضع رب العزة فيها قدمه فينزوى بعضها الى بعض وتقول قط قط بعزتك وكرمك ولا يزال فى الجنة فضل حتى ينشئ الله لها خلقا فيسكنهم فضل الجنة **حدثنى** زهير بن حرب نا عفان نا حماد يعنى ابن سلمة انا ثابت قال سمعت انسا يقول عن النبى صلى الله عليه وسلم قال يبقى من الجنة ما شاء الله ان يبقى ثم ينشئ الله لها خلقا مما يشاء **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب وتقاربا فى اللفظ قالا نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجاء بالموت يوم القيمة كانه كبش املح فيوقف بين الجنة والنار واتفقا فى باقى الحديث فيقول يا اهل الجنة هل تعرفون هذا فيشرئبون وينظرون ويقولون نعم هذا الموت قال ثم يقال يا اهل النار هل تعرفون هذا قال فيشرئبون وينظرون ويقولون نعم هذا الموت قال فيؤمر به فيذبح قال ثم يقال يا اهل الجنة خلود فلا موت ويا اهل النار خلود فلا موت قال ثم قرء رسول الله صلى الله عليه وسلم وانذرهم يوم الحسرة اذ قضى الامر وهم فى غفلة وهم لا يؤمنون واشار بيده الى الدنيا **وحدثنا** عثمان بن ابى شيبة نا جرير عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل اهل الجنة الجنة واهل النار النار قيل يا اهل الجنة ثم ذكر بمعنى حديث ابى معاوية غير انه قال فذلك قوله عز وجل ولم يقل ثم قرء رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يذكر ايضا واشار بيده الى الدنيا **حدثنا** زهير بن حرب والحسن ابن على الحلوانى وعبد بن حميد قال عبد اخبرنى وقال الآخران نا يعقوب وهو ابن ابراهيم بن سعد نا ابى عن صالح نا نافع ان عبد الله قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يدخل الله اهل الجنة الجنة ويدخل اهل النار النار ثم يقوم مؤذن بينهم فيقول يا اهل الجنة لا موت ويا اهل النار لا موت كل خالد فيما هو فيه **حدثنى** هارون بن سعيد الايلى وحرملة بن يحيى قالا نا ابن وهب حدثنى عمر بن محمد بن زيد بن عبد الله بن عمر ابن الخطاب ان اباه حدثه عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا صار اهل الجنة الى الجنة وصار اهل النار الى النار اتى بالموت حتى يجعل بين الجنة والنار ثم يذبح ثم ينادى منادى يا اهل الجنة لا موت ويا اهل النار لا موت فيزداد اهل الجنة فرحا الى فرحهم ويزداد اهل النار حزنا الى حزنهم **وحدثنى** سريج بن يونس نا حميد بن عبد الرحمن عن الحسن بن صالح عن هارون بن سعد عن ابى حازم عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ضرس الكافر اوناب الكافر مثل احد وغلظ جلده مسيرة ثلاث **حدثنا** ابو كريب واحمد بن عمرو الوكيعى قالا نا ابن فضيل عن ابيه عن ابى حازم عن ابى هريرة يرفعه قال ما بين منكبى الكافر فى النار مسيرة ثلثة ايام للراكب المسرع ولم يذكر الوكيعى فى النار **حدثنا** عبيد الله بن معاذ العنبرى نا ابى نا شعبة حدثنى معبد بن خالد انه سمع حارثة بن وهب سمع النبى صلى الله عليه وسلم قال الا اخبركم باهل الجنة قالوا بلى قال كل ضعيف متضعف لو اقسم على الله لابره ثم قال الا اخبركم باهل النار قالوا بلى قال كل عتل جواظ مستكبر **وحدثنا** محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة بهذا الاسناد مثله غير انه قال الا ادلكم

(قوله صلى الله عليه وسلم واما الجنة فان الله ينشئ لها خلقا) هذا دليل لاهل السنة ان الثواب ليس متوقفا على الاعمال فان هؤلاء يخلقون حينئذ ويعطون فى الجنة ما يعطون بغير عمل ومثله امر الاطفال المؤمنين الذين لم يعملوا طاعة قط فكلهم فى الجنة برحمة الله تعالى وفضله وفى هذا الحديث دليل على عظم سعة الجنة فقد جاء فى الصحيح ان للواحد فيها مثل الدنيا وعشرة امثالها ثم يبقى فيها شئ كثير يخلق ينشئهم الله تعالى لها (قوله صلى الله عليه وسلم يجاء بالموت يوم القيمة كانه كبش فيوقف بين الجنة والنار فيذبح ثم يقال خلود فلا موت) قال المازرى الموت عند اهل السنة عرض من الاعراض ليضاد الحيوة وقال بعض المعتزلة ليس بعرض بل معناه عدم الحيوة وهذا خطأ لقوله تعالى خلق الموت والحيوة فاثبت الموت مخلوقا وعلى المذهبين ليس الموت بجسم فى صورة كبش او غيره فيتاول الحديث على ان الله تعالى يخلق هذا الجسم ثم يذبحه مثالا لان الموت لا يطرأ على اهل الآخرة والكبش الاملح قيل هو الابيض الخالص قاله ابن الاعرابى وقال الكسائى هو الذى فيه بياض سواد وبياضه اكثر وسبق بيانه فى الضحايا (قوله صلى الله عليه وسلم فيشرئبون) بالهمز اى يرفعون رؤسهم الى المنادى (قوله صلى الله عليه وسلم ضرس الكافر مثل احد وغلظ جلده مسيرة ثلث وما بين منكبيه مسيرة ثلث) هذا كله لكونه ابلغ فى ايلامه وكل هذا مقدور لله تعالى يجب الايمان به لاخبار الصادق به (قوله صلى الله عليه وسلم فى اهل الجنة كل ضعيف متضعف) ضبطوا قوله متضعف بفتح العين وكسرها المشهور الفتح ولم يذكر الاكثرون غيره ومعناه يستضعف الناس ويحتقرونه ويتجبرون عليه لضعف حاله فى الدنيا يقال تضعفه واستضعفه واما رواية الكسر فمعناها متواضع متذلل حامل واضع من نفسه قال القاضى وقد يكون الضعف هنا رقة القلوب ولينها واخباتها للايمان والمراد ان اغلب اهل الجنة هؤلاء كما ان معظم اهل النار القسم الآخر وليس المراد الاستيعاب فى الطرفين ومعنى الاشعث متلبد الشعر مغبره الذى لا يدهنه ولا يكثر غسله ومعنى مدفوع بالابواب انه لا يؤذن له لذله وبحقارته عند الناس (قوله صلى الله عليه وسلم لو اقسم على الله لابره) معناه لو حلف يمينا طمعا فى كرم الله تعالى بابراره لابره وقيل لو دعاه لاجابه يقال ابررت قسمه وبررته والاول هو المشهور (قوله صلى الله عليه وسلم فى اهل النار كل عتل جواظ مستكبر وفى رواية كل جواظ زنيم مستكبر) اما العتل بضم العين والتاء فهو الجافى الشديد الخصومة بالباطل وقيل الجافى الفظ الغليظ واما الجواظ بفتح الجيم وتشديد الواو وبالظاء المعجمة فهو الجموع المنوع وقيل الكثير اللحم المختال فى مشيته وقيل القصير البطين وقيل الفاخر بالخاء واما

وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير نا وكيع نا سفيان عن معبد بن خالد سمعت حارثة بن وهب الخزاعى يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اخبركم باهل الجنة كل ضعيف متضعف لو اقسم على الله لابره الا اخبركم باهل النار كل جوّاظ زنيم متكبر حدثنى سويد بن سعيد حدثنى حفص بن ميسرة عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رُب اشعث مدفوع بالابواب لو اقسم على الله لابره حدثنا ابو بكر ابن ابى شيبة وابو كريب قالا نا ابن نمير عن هشام بن عروة عن ابيه عن عبد الله بن زمعة قال خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الناقة وذكر الذى عقرها فقال اذ انبعث اشقاها انبعث لها رجل عزيز عارم منيع فى رهطه مثل ابى زمعة ثم ذكر النساء فوعظ فيهن ثم قال الى ما يجلد احدكم امرأته فى رواية ابى بكر جلد الامة وفى رواية ابى كريب جلد العبد ولعله يضاجعها من آخر يومه ثم وعظهم فى ضحكهم من الضرطة فقال الى ما يضحك احدكم مما يفعل حدثنى زهير ابن حرب نا جرير عن سهيل عن ابيه عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رايت عمرو بن لحى بن قمعة بن خندف ابا بنى كعب هؤلاء يجر قصبه فى النار حدثنى عمرو الناقد وحسن الحلوانى وعبد بن حميد قال عبد اخبرنى وقال الاخران نا يعقوب وهو ابن ابراهيم بن سعد نا ابى عن صالح عن ابن شهاب قال سمعت سعيد بن المسيب يقول ان البحيرة التى يُمنَع درّها للطواغيت فلا يحتلبها احد من الناس واما السائبة التى كانوا يسيبونها لالهتهم فلا يُحمل عليها شئ وقال ابن المسيب قال ابو هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رايت عمرو بن عامر الخزاعى يجر قصبه فى النار وكان اول من سيب السوائب حدثنى زهير بن حرب نا جرير عن سهيل عن ابيه عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صنفان من اهل النار لم ارهما قوم معهم سياط كاذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات رؤسهن كاسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وان ريحها ليوجد من مسيرة كذا وكذا وحدثنا ابن نمير نا زيد يعنى ابن حباب نا افلح بن سعيد نا عبد الله بن رافع مولى ام سلمة قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك ان طالت بك مدة ان ترى قوما فى ايديهم مثل ذناب البقر يغدون فى غضب الله ويروحون فى سخط الله وحدثنا عبيد الله ابن سعيد وابو بكر بن نافع وعبد بن حميد قالوا نا ابو عامر العقدى نا افلح بن سعيد حدثنى عبد الله بن رافع مولى ام سلمة قال سمعت ابا هريرة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان طالت بك مدة اوشك ان ترى قوما يغدون فى سخط الله ويروحون فى لعنته فى ايديهم مثل ذناب البقر وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة نا عبد الله بن ادريس ح وحدثنا ابن نمير نا ابى ومحمد بن بشر ح وحدثنا يحيى بن يحيى انا موهب بن اعين ح وحدثنى محمد بن رافع نا ابو اسامة كلهم عن اسمعيل بن ابى خالد ح وحدثنى محمد بن حاتم واللفظ له نا يحيى بن سعيد نا اسمعيل بن ابى خالد نا قيس قال سمعت مستورد اخا بنى فهر يقول

الزنيم فهو الدعى فى النسب الملصق بالقوم وليس منهم شبه بزنمة الشاة واما المتكبر والمستكبر فهو صاحب الكبر وهو بطر الحق وغمط الناس (قوله صلى الله عليه وسلم فى الذى عقر الناقة عزيز عارم) العارم بالعين المهملة والراء قال اهل اللغة هو الشرير المفسد الخبيث وقيل القوى الشرس وقد عرم بضم الراء وفتحها وكسرها عرامة بفتح العين وعرامًا بضمها فهو عارم وعرم وفى هذا الحديث النهى عن ضرب النساء لغير ضرورة التاديب وفيه النهى عن الضحك من الضرطة ليسمعها من غيوبل ينبغى ان يتغافل عنها ويستمر على حديثه واشتغاله بما كان فيه من غير التفات ولا غيره ويظهر انه لم يسمع وفيه حسن الادب والمعاشرة (قوله صلى الله عليه وسلم رايت عمرو بن لحى بن قمعة بن خندف ابا بنى كعب هؤلاء يجر قصبه فى النار وفى الرواية الاخرى رايت عمرو بن عامر الخزاعى يجر قصبه فى النار وكان اول من سيب السوائب) اما قمعة فضبطوه على اربعة اوجه اشهرها قمعة بكسر القاف وفتح الميم المشددة والثانى كسر القاف واليم المشددة حكاه القاضى عن رواية الباجى عن ابن ماهان والثالث فتح القاف مع اسكان الميم والرابع فتح القاف والميم جميعا وتخفيف الميم قال القاضى وهذه رواية الاكثرين واما خندف فبكسر الخاء المعجمة والدال هذا هو الاشهر وحكى القاضى فى المشارق فيه وجهين احدهما هذا والثانى كسر الخاء وفتح الدال وآخرها فاء وهى ام القبيلة فلا تنصرف واسمها ليلى بنت عمران بن الحاف بن قضاعة (قوله صلى الله عليه وسلم ابا بنى كعب) كذا ضبطناه ابا بالباء وكذا هو فى كثير من نسخ بلادنا وفى بعضها اخا بالخاء ونقل القاضى هذا عن اكثر رواة الجلودى قال والاول رواية ابن ماهان وبعض رواة الجلودى قال وهو الصواب قال وكذا ذكر الحديث ابن ابى خيثمة ومصعب الزبيرى وغيرهما لان كعبا هو احد بطون خزاعة وابنه وآما لحى فبضم اللام وفتح الحاء وتشديد الياء وآما قصبه فبضم القاف واسكان الصاد وقال الاكثرون يعنى امعاءه وقال ابو عبيد الاقصاب الامعاء واحدها قصب واما قوله فى الرواية الثانية عمرو بن عامر فقال القاضى المعروف فى نسب خزاعة عمرو بن لحى بن قمعة كما قال فى الرواية الاولى وهو قمعة بن الياس بن مضر وانما عامر عم ابيه ابى قمعة وهو مدركة بن الياس هذا قول نساب الحجازيين ومن الناس من يقول انهم من اليمن من ولد عمرو بن عامر وانه عمرو بن لحى واسمه ربيعة بن حارثة بن عمرو بن عامر وقد يحتج قائل هذا بهذه الرواية الثانية هذا آخر كلام القاضى والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم صنفان من اهل النار لم ارهما قوم معهم سياط كاذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات رؤسهن كاسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وان ريحها لتوجد من مسيرة كذا وكذا) هذا الحديث من معجزات النبوة فقد وقع ما اخبر به صلى الله عليه وسلم فاما اصحاب السياط فهم غلمان والى الشرطة ونحوه وآما الكاسيات ففيه اوجه احدها معناه كاسيات من نعمة الله عاريات من شكرها والثانى كاسيات من الثياب عاريات من فعل الخير والاهتمام لآخرتهن والاعتناء بالطاعات والثالث تكشف شيأ من بدنها اظهارا لجمالها فهن كاسيات عاريات والرابع يلبسن شيأ يسيرا رقاقا تصف ما تحتها كاسيات عاريات فى المعنى وآما مائلات مميلات فقيل زائغات عن طاعة الله تعالى ومايلزمهن من حفظ الفروج وغيرها ومميلات يعلمن غيرهن مثل فعلهن وقيل مائلات يمتخرات فى مشيتهن مميلات اكتافهن واعطافهن وقيل مائلات يمتشطن المشطة الميلاء وهى مشطة البغايا معروفة لهن مميلات يمشطن غيرهن تلك المشطة وقيل مائلات الى الرجال مميلات لهم بما يبدين من زينتهن وغيرها وآما رؤسهن كاسنمة البخت فمعناه يعظمن رؤسهن بالخمر والعمائم وغيرها مما يلف على الراس حتى تشبه اسنمة الابل البخت هذا هو المشهور فى تفسيره قال المازرى ويجوز ان يكون معناه يطمحن الى الرجال ولا ينضممن عنهم ولا يمنكن رؤسهن واختار القاضى ان المائلات يمتشطن المشطة الميلاء قال وهى ضفر الغدائر وشدها الى فوق وجمعها فى وسط الراس فتصير كاسنمة البخت قال وهذا يدل على ان المراد بالتشبيه باسنمة البخت انما هو لارتفاع الغدائر فوق رؤسهن وجمع عقائصها هناك وتكثيرها بما يضفرنه حتى تميل الى ناحية من جوانب الراس كما يميل السنام قال ابن دريد يقال ناقة ميلاء اذا كان سنامها يميل الى احد شقيها والله اعلم واما قوله صلى الله عليه وسلم لا يدخلن الجنة فيتاول التاويلين السابقين فى نظائره احدهما انه محمول على من استحلت حراما من ذلك مع علمها بتحريمه فتكون كافرة مخلدة فى النار لا تدخل الجنة ابدا والثانى يحمل على انها لا تدخلها اول الامر مع الفائزين والله تعالى اعلم

باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيمة

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والله ما الدنیا فی الآخرة الا مثل ما یجعل احدکم اصبعه هذه واشار یحیی بالسبابة فی الیم فلینظر بم ترجع وفی حدیثهم جمیعا غیر یحیی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذلک وفی حدیث ابی اسامة عن المستورد بن شداد اخی بنی فهر وفی حدیثه ایضا قال واشار اسماعیل بالابهام **حدثنا** زهیر بن حرب نا یحیی بن سعید عن حاتم بن ابی صغیرة حدثنی ابن ابی ملیکة عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یحشر الناس یوم القیامة حفاة عراة غرلا قلت یا رسول الله الرجال والنساء جمیعا ینظر بعضهم الی بعض قال یا عائشة الامر اشد من ان ینظر بعضهم الی بعض **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وابن نمیر قالا نا ابو خالد الاحمر عن حاتم بن ابی صغیرة بهذا الاسناد ولم یذکر فی حدیثه غرلا **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر قال اسحاق انا وقال الآخرون نا سفیان بن عیینة عن عمرو عن سعید بن جبیر عن ابن عباس سمع النبی صلی الله علیه وسلم یخطب وهو یقول انکم ملاقوا الله مشاة حفاة عراة غرلا ولم یذکر زهیر فی حدیثه یخطب **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة نا وکیع ح وحدثنا عبید الله بن معاذ نا ابی کلاهما عن شعبة ح وحدثنا محمد بن المثنی ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن المغیرة ابن النعمان عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم خطیبا بموعظة فقال یا ایها الناس انکم محشورون الی الله حفاة عراة غرلا کما بدأنا اول خلق نعیده وعدا علینا انا کنا فاعلین الا وان اول الخلائق یکسی یوم القیمة ابراهیم علیه السلام الا وانه سیجاء برجال من امتی فیوخذ منهم ذات الشمال فاقول یا رب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیهم شهیدا ما دمت فیهم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم وانت علی کل شیء شهید ان تعذبهم فانهم عبادک وان تغفر لهم فانک انت العزیز الحکیم قال فیقال لی انهم لم یزالوا مرتدین علی اعقابهم منذ فارقتهم وفی حدیث وکیع ومعاذ فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک **حدثنی** زهیر بن حرب نا احمد بن اسحاق ح وحدثنی محمد بن حاتم نا بهز قالا نا جمیعا نا وهیب نا عبد الله بن طاؤس عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یحشر الناس علی ثلث طرائق راغبین راهبین واثنان علی بعیر وثلثة علی بعیر واربعة علی بعیر وعشرة علی بعیر وتحشر بقیتهم النار تبیت معهم حیث باتوا وتقیل معهم حیث قالوا وتصبح معهم حیث اصبحوا وتمسی معهم حیث امسوا **حدثنا** زهیر بن حرب ومحمد ابن المثنی وعبید الله بن سعید قالوا نا یحیی یعنون ابن سعید عن عبید الله قال اخبرنی نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم یوم یقوم الناس لرب العلمین قال حتی یقوم احدهم فی رشحه الی انصاف اذنیه وفی روایة ابن المثنی قال یقوم الناس لم یذکر یوم **حدثنا** محمد بن اسحاق المسیبی نا انس یعنی ابن عیاض ح وحدثنی سوید بن سعید نا حفص بن میسرة کلاهما عن موسی بن عقبة ح وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا ابو خالد الاحمر وعیسی بن یونس عن ابن عون ح وحدثنی عبد الله ابن جعفر بن یحیی نا معن نا مالک ح وحدثنی ابو نصر التمار نا حماد بن سلمة عن ایوب ح وحدثنا الحلوانی وعبد بن حمید عن یعقوب بن ابراهیم بن سعد نا ابی عن صالح کل هؤلاء عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث عبید الله عن نافع غیر ان فی حدیث موسی بن عقبة وصالح حتی یغیب احدهم فی رشحه الی انصاف اذنیه **حدثنا** قتیبة بن سعید نا عبد العزیز یعنی ابن محمد عن ثور عن ابی الغیث عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان العرق یوم القیمة لیذهب فی الارض سبعین باعا وانه لیبلغ الی افواه الناس او الی آذانهم یشک ثور ایهما قال **حدثنا** الحکم بن موسی ابو صالح نا یحیی بن حمزة عن عبد الرحمن بن جابر قال حدثنی سلیم بن عامر حدثنی المقداد بن الاسود قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول تدنی الشمس یوم القیمة من الخلق حتی تکون منه کمقدار میل قال سلیم بن عامر فوالله ما ادری ما یعنی بالمیل امسافة الارض او المیل الذی یکحل به العین قال فیکون الناس علی قدر اعمالهم فی العرق فمنهم من یکون الی کعبیه ومنهم من یکون الی رکبتیه ومنهم من یکون الی حقویه ومنهم من یلجمه العرق الجاما قال واشار رسول الله صلی الله علیه وسلم الی فیه

(**قوله** صلی الله علیه وسلم والله ما الدنیا فی الآخرة الا مثل ما یجعل احدکم اصبعه هذه واشار یحیی بالسبابة فی الیم فلینظر بم ترجع وفی روایة واشار اسمعیل بالابهام) هکذا هو فی نسخ بلادنا بالابهام وهی الاصبع العظمی المعروفة کذا نقله القاضی عن جمیع الرواة الا السمرقندی فرواه البهام قال وهو تصحیف قال القاضی ورواية السبابة اظهر من روایة الابهام واشبه بالتمثیل لان العادة الاشارة بها لا بالابهام ویحتمل انه اشار بهذه مرة وهذه مرة والیم هو البحر **قوله** بم ترجع ضبطوا ترجع بالمثناة فوق والمثناة تحت والاول اشهر ومن رواه بالمثناة تحت اعاد الضمیر الی احدکم والمثناة فوق اعاده علی الاصبع وهو الاظهر ومعناه لا یعلق بها کثیر شیء من الماء ومعنی الحدیث ما الدنیا بالنسبة الی الآخرة فی قصر مدتها وفناء لذاتها ودوام الآخرة ودوام لذاتها ونعیمها الا کنسبة الماء الذی یعلق بالاصبع الی باقی البحر (**قوله** صلی الله علیه وسلم یحشر الناس یوم القیمة حفاة عراة غرلا) الغرل بضم الغین المعجمة واسکان الراء معناه غیر مختونین جمع اغرل وهو الذی لم یختن وبقیت معه غرلته وهی قلفته وهی الجلدة التی تقطع فی الختان قال الازهری وغیره هو الاغرل والارغل والاغلف بالغین المعجمة فی الثلاثة والاقلف والاعرم بالعین المهملة وجمعه غرل ورغل وغلف وقلف وعرم والحفاة جمع حاف والمقصود انهم یحشرون کما خلقوا لا شیء معهم ولا یفقد منهم شیء حتی الغرلة تکون معهم (**قوله** صلی الله علیه وسلم سیجاء برجال من امتی الی آخره) هذا الحدیث قد سبق شرحه فی کتاب الطهارة وهذه الروایة تؤید قول من قال هناک المراد به الذین ارتدوا عن الاسلام (**قوله** صلی الله علیه وسلم یحشر الناس علی ثلاث طرائق راغبین راهبین واثنان علی بعیر وثلثة علی بعیر واربعة علی بعیر وعشرة علی بعیر وتحشر بقیتهم النار تبیت معهم حیث باتوا وتقیل معهم حیث قالوا وتصبح معهم حیث اصبحوا وتمسی معهم حیث امسوا) قال العلماء هذا الحشر فی آخر الدنیا قبیل القیامة وقبیل النفخ فی الصور بدلیل قوله صلی الله علیه وسلم وتحشر بقیتهم النار تبیت معهم وتقیل وتصبح وتمسی وهذا آخر اشراط الساعة کما ذکر مسلم بعد هذا فی آیات الساعة قال وآخر ذلک نار تخرج من قعر عدن ترحل الناس وفی روایة تطرد الناس الی محشرهم والمراد بثلاث طرائق ثلث فرق ومنه قوله تعالی اخبارا عن الجن کنا طرائق قددا ای فرقا مختلفة الاهواء

باب

فی صفة یوم القیامة اعاننا الله علی اهواله (**قوله** صلی الله علیه وسلم یقوم احدهم فی رشحه الی انصاف اذنیه وفی روایة فیکون الناس علی قدر اعمالهم فی العرق) قال القاضی ویحتمل ان المراد عرق نفسه وعرق غیره ویحتمل عرق نفسه خاصة وسبب کثرة العرق تراکم الاهوال ودنو الشمس من رؤسهم وزحمة بعضهم بعضا

فرق قاصات الرکبان طریقة واحدة من تلک الثلاث والبقیة تتناول الطریقتین الاخیرتین وهما المشاة والذین علی وجوههم کما فی الترمذی عن ابی هریرة مرفوعا یحشر الناس یوم القیمة ثلثة اصناف صنفا مشاة وصنفا رکبانا وصنفا علی وجوههم الحدیث وفی النسائی عن ابی ذر مرفوعا ان الناس یحشرون ثلثة افواج فوجا راکبین طاعمین کاسین وفوجا یسحبهم الملائکة علی وجوههم وتحشرهم النار وفوجا یمشون ویسعون ویلقی الله الآفة علی الظهر فلا یبقی حتی ان الرجل لتکون له الحدیقة یعطیها بذات القتب لا یقدر علیها قال القرطبی هذا یدل علی ان ذلک فی الدنیا کما قال فی عیاض وقال وما ذکره القاضی عیاض من ان ذلک فی الدنیا اظهر لما فی الحدیث نفسه من ذکر المساء والصباح والمبیت والقائلة ولیس ذلک فی الآخرة اه والشیخ الخطابی والنووی وغیرهما والله اعلم من زهر الربی

مرقاة وغیرها ٥٢ قوله وعشرة علی بعیر فعلی مقدار مراتبهم یسرحون علی مراکبهم والباقون یمشون علی اقدامهم وانما اقتصر علی ذکر العشرة اشارة الی انه غایة عدد الراکبین علی ذلک البعیر المتحمل للعشرة من بدائع فطرة الله تعالی کناقة صالح عم حیث قویت ما لا یقوی من البعیران انما لم یذکر الخمسة والستة وغیرهما الی العشرة للایجاز ١٢ مرقاة

حدثنا ابو غسان المسمعی ومحمد بن المثنی ومحمد بن بشار بن عثمان واللفظ لابی غسان وابن المثنی قالا نا معاذ بن هشام حدثنی ابی عن قتادة عن مطرف بن عبد الله بن الشخیر عن عیاض بن حمار المجاشعی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ذات یوم فی خطبته الا ان ربی امرنی ان اعلمکم ما جهلتم مما علمنی یومی هذا کل مال نحلته عبدا حلال وانی خلقت عبادی حنفاء کلهم وانهم اتتهم الشیاطین فاجتالتهم عن دینهم وحرمت علیهم ما احللت لهم وامرتهم ان یشرکوا بی ما لم انزل به سلطانا وان الله نظر الی اهل الارض فمقتهم عربهم وعجمهم الا بقایا من اهل الکتاب وقال انما بعثتک لابتلیک وابتلی بک وانزلت علیک کتابا لا یغسله الماء تقرأه نائما ویقظان وان الله امرنی ان احرق قریشا فقلت رب اذا یثلغوا راسی فیدعوه خبزة فقال استخرجهم کما اخرجوک واغزهم نغزک وانفق فسینفق علیک وابعث جیشا نبعث خمسة مثله وقاتل بمن اطاعک من عصاک قال واهل الجنة ثلثة ذو سلطان مقسط متصدق موفق ورجل رحیم رقیق القلب لکل ذی قربی ومسلم وعفیف ومتعفف ذو عیال قال واهل النار خمسة الضعیف الذی لا زبر له الذین هم فیکم تبعا لا یتبعون اهلا ولا مالا والخائن الذی لا یخفی له طمع وان دق الا خانه ورجل لا یصبح ولا یمسی الا وهو یخادعک عن اهلک ومالک وذکر البخل والکذب والشنظیر الفحاش ولم یذکر ابو غسان فی حدیثه وانفق فسینفق علیک وحدثناه محمد بن المثنی العنزی نا محمد بن ابی عدی عن سعید عن قتادة بهذا الاسناد ولم یذکر فی حدیثه کل مال نحلته عبدا حلال حدثنی عبد الرحمن بن بشر العبدی نا یحیی بن سعید عن هشام صاحب الدستوائی نا قتادة عن مطرف عن عیاض بن حمار ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خطب ذات یوم وساق الحدیث وقال فی آخره قال یحیی قال شعبة عن قتادة قال سمعت مطرفا فی هذا الحدیث وحدثنی ابو عمار حسین بن حریث نا الفضل بن موسی عن الحسین عن مطر قال حدثنی قتادة عن مطرف بن عبد الله بن الشخیر عن عیاض بن حمار اخی بنی مجاشع قال قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات یوم خطیبا فقال ان الله امرنی وساق الحدیث بمثل حدیث هشام عن قتادة وزاد فیه وان الله اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد ولا یبغی احد علی احد وقال فی حدیثه وهم فیکم تبعا لا یبغون اهلا ولا مالا فقلت فیکون ذلک یا ابا عبد الله قال نعم والله لقد ادرکتهم فی الجاهلیة وان الرجل لیرعی علی الحی ما به الا ولیدتهم یطأها حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان احدکم اذا مات عرض علی مقعده بالغداة والعشی ان کان من اهل الجنة فمن اهل الجنة وان کان من اهل النار فمن اهل النار یقال هذا مقعدک حتی یبعثک الله الیه یوم القیامة حدثنا عبد بن حمید انا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری عن سالم عن ابن عمر قال قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا مات الرجل عرض علیه مقعده بالغداة والعشی ان کان من اهل الجنة فالجنة وان کان من اهل النار فالنار قال ثم یقال هذا مقعدک الذی تبعث الیه یوم القیمة

باب الصفات التی یعرف بها فی الدنیا اهل الجنة واهل النار

باب عرض مقعد المیت من الجنة والنار علیه واثبات عذاب القبر والتعوذ منه

باب الصفات التی یعرف بها فی الدنیا اهل الجنة واهل النار (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان ربی امرنی ان اعلمکم ما جهلتم مما علمنی یومی هذا کل مال نحلته عبدا حلال) معنی نحلته اعطیته وفی الکلام حذف ای قال الله تعالی کل مال اعطیته عبدا من عبادی فهو له حلال والمراد انکار ما حرموا علی انفسهم من السائبة والوصیلة والبحیرة والحامی وغیر ذلک وانها لم تصر حراما بتحریمهم وکل مال ملکه العبد فهو له حلال حتی یتعلق به حق (**قوله** تعالی وانی خلقت عبادی حنفاء کلهم) ای مسلمین وقیل طاهرین من المعاصی وقیل مستقیمین منیبین لقبول الهدایة وقیل المراد حین اخذ علیهم العهد فی الذر وقال الست بربکم قالوا بلی (**قوله** تعالی وانهم اتتهم الشیاطین فاجتالتهم عن دینهم) هکذا هو فی نسخ بلادنا فاجتالتهم بالجیم وکذا نقله القاضی عن روایة الاکثرین وعن روایة الحافظ ابی علی الغسانی فاختالتهم بالخاء المعجمة قال والاول اصح واوضح ای استخفوهم فذهبوا بهم وزالوهم عما کانوا علیه وجالوا معهم فی الباطل کذا فسره الهروی وآخرون وقال شمر اجتال الرجل الشیء ذهب به واجتال اموالهم ساقها وذهب بها قال القاضی ومعنی فاختالوهم بالخاء علی روایة من رواه ای یحبسونهم عن دینهم ویصدونهم عنه (**قوله** صلی الله علیه وسلم وان الله تعالی نظر الی اهل الارض فمقتهم عربهم وعجمهم الا بقایا من اهل الکتاب) المقت اشد البغض والمراد بهذا المقت والنظر ما قبل بعثة رسول الله صلی الله علیه وسلم والمراد ببقایا اهل الکتاب الباقون علی التمسک بدینهم الحق من غیر تبدیل (**قوله** سبحانه وتعالی انما بعثتک لابتلیک وابتلی بک) معناه لامتحنک بما یظهر منک من قیامک بما امرتک به من تبلیغ الرسالة وغیر ذلک من الجهاد فی الله حق جهاده والصبر فی الله تعالی وغیر ذلک وابتلی بک من ارسلتک الیهم فمنهم من یظهر ایمانه ویخلص فی طاعاته ومن یتخلف وینابذ بالعداوة والکفر ومن ینافق والمراد ان یمتحنه لیصیر ذلک واقعا بارزا فان الله تعالی انما یعاقب العباد علی ما وقع منهم لا علی ما یعلمه قبل وقوعه والا فهو سبحانه عالم بجمیع الاشیاء قبل وقوعها وهذا نحو قوله ولنبلونکم حتی نعلم المجاهدین منکم والصابرین ای نعلمکم فاعلین ذلک متصفین به (**قوله** تعالی وانزلت علیک کتابا لا یغسله الماء تقرأه نائما ویقظان) اما قوله تعالی لا یغسله الماء فمعناه محفوظ فی الصدور لا یتطرق الیه الذهاب بل یبقی علی ممر الازمان واما قوله تعالی تقرأه نائما ویقظان فقال العلماء معناه یکون محفوظا لک فی حالتی النوم والیقظة وقیل تقرأه فی یسر وسهولة (**قوله** صلی الله علیه وسلم فقلت رب اذا یثلغوا راسی فیدعوه خبزة) هی بالثاء المثلثة ای یشدخوه ویشجوه کما یشدخ الخبز ای یکسر (**قوله** تعالی واغزهم نغزک) بضم النون ای نعینک (**قوله** صلی الله علیه وسلم واهل الجنة ثلثة ذو سلطان مقسط متصدق موفق ورجل رحیم رقیق القلب لکل ذی قربی ومسلم وعفیف متعفف) فقوله ومسلم مجرور معطوف علی ذی قربی **وقوله** مقسط ای عادل (**قوله** صلی الله علیه وسلم الضعیف الذی لا زبر له الذین هم فیکم تبعا لا یتبعون اهلا ولا مالا) فقوله زبر بفتح الزای واسکان الموحدة ای لا عقل له یزبره ویمنعه مما لا ینبغی وقیل هو الذی لا مال له وقیل الذی لیس عنده ما یعتمده **وقوله** لا یتبعون بالعین المهملة مخفف ومشدد من الاتباع وفی بعض النسخ یبتغون بالموحدة والغین المعجمة ای لا یطلبون (**قوله** صلی الله علیه وسلم والخائن الذی لا یخفی له طمع وان دق الا خانه) معنی لا یخفی لا یظهر قال اهل اللغة یقال خفیت الشیء اذا اظهرته واخفیته اذا سترته وکتمته هذا هو المشهور وقیل هما لغتان فیهما جمیعا (**قوله** وذکر البخل والکذب) هی فی اکثر النسخ او الکذب باو وفی بعضها والکذب بالواو والاول هو المشهور فی نسخ بلادنا وقال القاضی روایتنا عن جمیع شیوخنا بالواو الا ابن ابی جعفر عن الطبری فباو وقال بعض الشیوخ ولعله الصواب وبه تکون المذکورات خمسة واما الشنظیر فبکسر الشین والظاء المعجمتین واسکان النون بینهما وفسره فی الحدیث بانه الفحاش وهی السیء الخلق (**قوله** فکیف یکون ذلک یا ابا عبد الله قال نعم والله لقد ادرکتهم فی الجاهلیة الی آخره) ابو عبد الله هو مطرف بن عبد الله والقائل له قتادة (**وقوله** لقد ادرکتهم فی الجاهلیة) لعله یرید اواخر امرهم وآثار الجاهلیة والا فمطرف صغیر عن ادراک زمن الجاهلیة حقیقة وهو یعقل

باب عرض مقعد المیت من الجنة والنار علیه واثبات عذاب القبر والتعوذ منه اعلم ان مذهب اهل السنة اثبات عذاب القبر وقد تظاهرت علیه دلائل الکتاب والسنة

حدثنا یحیی بن ایوب وابو بکر بن ابی شیبة جمیعا عن ابن علیة قال یحیی بن ایوب نا ابن علیة قال واخبرنا سعید الجریری عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری عن زید بن ثابت قال قال بو سعید ولم اشهد من النبی صلی الله علیه وسلم ولکن حدثنیه زید بن ثابت قال بینما النبی صلی الله علیه وسلم فی حائط لبنی النجار علی بغلة له ونحن معه اذ حادت به فکادت تلقیه واذا اقبر ستة او خمسة او اربعة قال کذا کان یقول الجریری فقال من یعرف اصحاب هذه الاقبر فقال رجل انا قال فمتی مات هؤلاء قال ماتوا فی الاشراک فقال ان هذه الامة تبتلی فی قبورها فلولا ان لا تدافنوا لدعوت الله ان یسمعکم من عذاب القبر الذی سمع منه ثم اقبل علینا بوجهه فقال تعوذوا بالله من عذاب النار فقالوا نعوذ بالله من عذاب النار فقال تعوذوا بالله من عذاب القبر فقالوا نعوذ بالله من عذاب القبر قال تعوذوا بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قالوا نعوذ بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قال تعوذوا بالله من فتنة الدجال قالوا نعوذ بالله من فتنة الدجال حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لولا ان لا تدافنوا لدعوت الله ان یسمعکم من عذاب القبر حدثنا ابو بکر ابن ابی شیبة نا وکیع ح وحدثنا عبید الله بن معاذ نا ابی ح وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر کلهم عن شعبة عن عون بن ابی جحیفة ح وحدثنی زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی وابن بشار جمیعا عن یحیی القطان واللفظ لزهیر قال نا یحیی بن سعید نا شعبة حدثنی عون بن ابی جحیفة عن ابیه عن البراء عن ابی ایوب قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد ما غربت الشمس فسمع صوتا فقال یهود تعذب فی قبورها حدثنا عبد بن حمید نا یونس بن محمد نا شیبان بن عبد الرحمن عن قتادة نا انس بن مالك قال قال نبی الله صلی الله علیه وسلم ان العبد اذا وضع فی قبره وتولی عنه اصحابه انه لیسمع قرع نعالهم قال یاتیه ملکان فیقعدانه فیقولان له ما کنت تقول فی هذا الرجل قال فاما المؤمن فیقول اشهد انه عبد الله ورسوله قال فیقال له انظر الی مقعدك من النار قد ابدلك الله به مقعدا من الجنة قال نبی الله صلی الله علیه وسلم فیراهما جمیعا قال قتادة وذکر لنا انه یفسح له فی قبره سبعون ذراعا ویملأ علیه خضرا الی یوم یبعثون حدثنا محمد بن منهال الضریر نا یزید بن زریع نا سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان المیت اذا وضع فی قبره انه لیسمع خفق نعالهم اذا انصرفوا حدثنی عمرو بن زرارة انا عبد الوهاب یعنی ابن عطاء عن سعید عن قتادة عن انس بن مالك ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قال ان العبد اذا وضع فی قبره وتولی عنه اصحابه فذکر بمثل حدیث شیبان عن قتادة حدثنا محمد بن بشار بن عثمان العبدی نا محمد بن جعفر نا شعبة عن علقمة بن مرثد عن سعد بن عبیدة عن البراء بن عازب عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یثبت الله الذین امنوا بالقول الثابت قال نزلت فی عذاب القبر یقال له من ربك فیقول ربی الله ونبیی محمد صلی الله علیه وسلم فذلك قوله عز وجل یثبت الله الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا وفی الاخرة حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ومحمد بن المثنی وابو بکر بن نافع قالوا نا عبد الرحمن یعنون ابن مهدی عن سفیان عن ابیه عن خیثمة عن البراء بن عازب یثبت الله الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا وفی الاخرة قال نزلت فی عذاب القبر حدثنی عبید الله بن عمر القواریری نا حماد بن زید نا بدیل عن عبد الله بن شقیق عن ابی هریرة قال اذا خرجت روح المؤمن تلقاها ملکان یصعدانها قال حماد فذکر من طیب ریحها وذکر المسك قال ویقول اهل السماء روح طیبة جاءت من قبل الارض صلی الله علیك وعلی جسد کنت تعمرینه فینطلق به الی ربه ثم یقول انطلقوا به الی اخر الاجل قال وان الکافر اذا خرجت روحه قال حماد وذکر من نتنها وذکر لعنا ویقول اهل السماء روح خبیثة جاءت من قبل الارض فیقال انطلقوا به الی اخر الاجل قال ابو هریرة فرد رسول الله صلی الله علیه وسلم ریطة کانت علیه علی انفه هکذا حدثنی اسحاق بن عمر بن سلیط الهذلی نا سلیمان بن المغیرة عن ثابت قال قال انس کنت مع عمر ح قال وحدثنا شیبان بن فروخ واللفظ له نا سلیمان نا ثابت عن انس بن مالك

قال الله تعالی النار یعرضون علیها غدوا وعشیا الآیة وتظاهرت به الاحادیث الصحیحة عن النبی صلی الله علیه وسلم من روایة جماعة من الصحابة فی مواطن کثیرة ولا یمتنع فی العقل ان یعید الله تعالی الحیوة فی جزء من الجسد ویعذبه واذا لم یمنعه العقل ودرد الشرع به وجب قبوله واعتقاده وقد ذکر مسلم ههنا احادیث کثیرة فی اثبات عذاب القبر وسماع المیت النبی صلی الله علیه وسلم صوت من یعذب فیها وسماع الموتی قرع نعال وافهمهم وکلامه صلی الله علیه وسلم لاهل القلیب وقوله ما انتم باسمع منهم وسوال الملکین المیت واقعادهما ایاه وجوابه لهما والفسحة له فی قبره وعرض مقعده علیه بالغداة والعشی وسبق معظم شرح هذا فی کتاب الصلوة وکتاب الجنائز والمقصود ان مذهب اهل السنة اثبات عذاب القبر کما ذکرنا خلافا للخوارج ومعظم المعتزلة وبعض المرجئة فانهم نفوا ذلك کله المعذب عند اهل السنة الجسد بعینه او بعضه بعد اعادة الروح الیه او الی جزء منه وخالف فیه محمد بن جریر وعبد الله بن کرام وطائفة فقالوا لا یشترط اعادة الروح قال اصحابنا هذا فاسد لان الالم والاحساس انما یکون فی الحی قال اصحابنا ولا یمتنع من ذلك کون المیت قد تفرقت اجزاؤه کما نشاهد فی العادة او اکلته السباع او حیتان البحر او نحو ذلك فکما ان الله تعالی یعیده للحشر وهو سبحانه وتعالی قادر علی ذلك فکذا یعید الحیوة الی جزء منه او اجزاء وان اکلته السباع والحیتان فان قیل فنحن نشاهد المیت علی حاله فی قبره فکیف یسال ویقعد ویضرب بمطارق من حدید ولا یظهر له اثر فالجواب ان ذلك غیر ممتنع بل له نظیر فی العادة وهو النائم فانه یجد لذة وآلاما لا نحس نحن شیئا منها وکذا یجد الیقظان لذة والما لا یسمعه او یفکر فیه ولا یشاهد ذلك جلیسه وکذا کان جبریل یاتی النبی صلی الله علیه وسلم فیخبره بالوحی الکریم ولا یدرکه الحاضرون وکل هذا ظاهر جلی قال اصحابنا واما اقعاده المذکور فی الحدیث فیحتمل ان یکون مختصا بالمعبود دون المنبوذ ومن اکلته السباع او الحیتان واما ضربه بالمطارق فلا یمتنع ان یوسع له فی قبره فیقعد ویضرب والله اعلم (قوله مقعدك حتی یبعثك الله) هذا تنعیم للمؤمن وتعذیب للکافر (قوله حادت به بغلته) ای مالت عن الطریق ونفرت وقرقرت النعال وخفقها هو ضربها الارض صوتها فیها (قوله ما کنت تقول فی هذا الرجل) یعنی بالرجل النبی صلی الله علیه وسلم وانما یقوله بهذه العبارة التی لیس فیها تعظیم امتحانا للمسئول لئلا یتلقن تعظیمه من عبارة السائل ثم یثبت الله الذین آمنوا (قوله یفسح له فی قبره ویملأ علیه خضرا الی یوم یبعثون) الخضر ضبطوه بوجهین اصحهما بفتح الخاء وکسر الضاد والثانی بضم الخاء وفتح الضاد والاول اشهر ومعناه یملأ نعما غضة ناعمة واصله من خضرة الشجر بکذا فسره قال القاضی یحتمل ان یکون هذا الفسح له علی ظاهره وانه یرفع عن بصره ما یجاوزه من الحجب الکثیفة بحیث لا تتناظر ظلمة القبر ولا ضیقه اذا ردت الیه روحه قال ویحتمل ان یکون علی ضرب المثل والاستعارة للرحمة والتنعیم کما یقال سقی الله قبره والاحتمال الاول اصح والله اعلم (قوله فی روح المؤمن ثم یقول انطلقوا به الی آخر الاجل ثم قال فی روح الکافر فیقال انطلقوا به الی آخر الاجل) قال القاضی المراد بالاول انطلقوا بروح المؤمن الی سدرة المنتهی والمراد بالثانی انطلقوا بروح الکافر الی سجین فهی منتهی الاجل ویحتمل ان المراد الی انقضاء اجل الدنیا (قوله فرد رسول الله صلی الله علیه وسلم ریطته کانت علیه علی انفه) الریطة بفتح الراء واسکان الیاء وهو ثوب رقیق وقیل هی الملاءة وکان سبب ردها علی الانف بسبب ما ذکر من نتن ریح روح الکافر

قال کنا مع عمر بین مکة والمدینة فترائینا الهلال وکنت رجلا حدید البصر فرایته ولیس احد یزعم انه رآه غیری قال فجعلت اقول لعمر اما تراه فجعل لا یراه قال یقول عمر سأراه وانا مستلق علی فراشی ثم انشأ یحدثنا عن اهل بدر فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یرینا مصارع اهل بدر بالامس یقول هذا مصرع فلان غدا ان شاء الله قال فقال عمر فوالذی بعثه بالحق ما اخطؤا الحدود التی حد رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فجعلوا فی بئر بعضهم علی بعض فانطلق رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی انتهی الیهم فقال یا فلان بن فلان ویا فلان بن فلان هل وجدتم ما وعدکم الله ورسوله حقا فانی قد وجدت ما وعدنی الله حقا قال عمر یا رسول الله کیف تکلم اجسادا لا ارواح فیها قال ما انتم بأسمع لما اقول منهم غیر انهم لا یستطیعون ان یردوا علی شیئا **حدثنا** هداب بن خالد نا حماد بن سلمة عن ثابت البنانی عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ترک قتلی بدر ثلاثا ثم اتاهم فقام علیهم فناداهم فقال یا ابا جهل بن هشام یا امیة بن خلف یا عتبة بن ربیعة یا شیبة بن ربیعة الیس قد وجدتم ما وعدکم ربکم حقا فانی قد وجدت ما وعدنی ربی حقا فسمع عمر قول النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله کیف یسمعوا وانی یجیبوا وقد جیفوا قال والذی نفسی بیده ما انتم بأسمع لما اقول منهم ولکنهم لا یقدرون ان یجیبوا ثم امر بهم فسحبوا فألقوا فی قلیب بدر **وحدثنی** یوسف بن حماد المعنی نا عبد الاعلی عن سعید عن قتادة عن انس بن مالک عن ابی طلحة ح **وحدثنیه** محمد بن حاتم نا روح بن عبادة نا سعید بن ابی عروبة عن قتادة قال ذکر لنا انس بن مالک عن ابی طلحة قال لما کان یوم بدر وظهر علیهم نبی الله صلی الله علیه وسلم امر بیضعة وعشرین رجلا وفی حدیث روح بأربعة وعشرین رجلا من صنادید قریش فألقوا فی طوی من اطواء بدر وساق الحدیث بمعنی حدیث ثابت عن انس **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وعلی بن حجر جمیعا عن اسماعیل قال ابو بکر نا ابن علیة عن ایوب عن عبد الله بن ابی ملیکة عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حوسب یوم القیامة عذب فقلت الیس قد قال الله تعالی فسوف یحاسب حسابا یسیرا فقال لیس ذاک الحساب انما ذاک العرض من نوقش الحساب یوم القیامة عذب **وحدثنی** ابو الربیع العتکی وابو کامل قالا نا حماد بن زید نا ایوب بهذا الاسناد نحوه **وحدثنی** عبد الرحمن ابن بشر بن الحکم العبدی نا یحیی یعنی ابن سعید القطان قال نا ابو یونس القشیری نا ابن ابی ملیکة عن القاسم عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لیس احد یحاسب الا هلک قلت یا رسول الله الیس الله یقول حسابا یسیرا قال ذاک العرض ولکن من نوقش الحساب هلک **وحدثنی** عبد الرحمن ابن بشر نا یحیی وهو القطان عن عثمان بن الاسود عن ابن ابی ملیکة عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من نوقش الحساب هلک ثم ذکر بمثل حدیث ابی یونس **وحدثنا** یحیی بن یحیی انا یحیی بن زکریاء عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل وفاته بثلاث یقول لا یموتن احدکم الا وهو یحسن بالله الظن **وحدثنا** عثمان بن ابی شیبة نا جریر ح **وحدثنا** ابو کریب نا ابو معویة ح **وحدثنا** اسحاق بن ابراهیم انا عیسی بن یونس وابو معویة کلهم عن الاعمش بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** ابو داود سلیمان بن معبد نا ابو النعمان عارم نا مهدی بن میمون نا واصل عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد الله الانصاری قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل موته بثلاثة ایام یقول لا یموتن احدکم الا وهو یحسن الظن بالله **وحدثنا** قتیبة بن سعید وعثمان بن ابی شیبة قالا نا جریر عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول یبعث کل عبد علی ما مات علیه **حدثنی** ابو بکر بن نافع نا عبد الرحمن بن مهدی عن سفیان عن الاعمش بهذا الاسناد مثله وقال عن النبی صلی الله علیه وسلم ولم یقل سمعت **حدثنی** حرملة بن یحیی التجیبی انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی حمزة بن عبد الله بن عمر ان عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا اراد الله بقوم عذابا اصاب العذاب من کان فیهم ثم بعثوا علی اعمالهم

(**قوله** حدید البصر بالحاء) ای نافذه ومنه قوله تعالی فبصرک الیوم حدید (**قوله** صلی الله علیه وسلم هذا مصرع فلان غدا ان شاء الله الی آخره) هذا من معجزاته صلی الله علیه وسلم الظاهرة (**قوله** صلی الله علیه وسلم فی قتلی بدر ما انتم بأسمع لما اقول منهم) قال المازری قال بعض الناس المیت یسمع عملا بظاهر هذا الحدیث ثم انکره المازری وادعی ان هذا خاص فی هؤلاء وردّ علیه القاضی عیاض وقال یحمل سماعهم علی ما یحمل علیه سماع الموتی فی احادیث عذاب القبر وفتنته التی لادفع لها وذلک باحیائهم او احیاء جزء منهم یعقلون به ویسمعون فی الوقت الذی یرید الله هذا کلام القاضی وهو الظاهر المختار الذی تقتضیه احادیث السلام علی القبور والله اعلم (**قوله** یا رسول الله کیف یسمعوا وانی یجیبوا وقد جیفوا) هکذا هو فی عامة النسخ المعتمدة کیف یسمعوا وانی یجیبوا من غیر نون وهی لغة صحیحة وان کانت قلیلة الاستعمال وسبق بیانها مرات ومنها الحدیث السابق فی کتاب الایمان لا تدخلوا الجنة حتی تؤمنوا (**وقوله** جیفوا) ای انتفخوا وصاروا جیفا لقال جیف المیت وجاف واجاف وارم وانتن بمعنی (**قوله** فسحبوا فألقوا فی قلیب بدر وفی الروایة الاخری فی طوی من اطواء بدر) القلیب والطوی بمعنی وهی البئر المطویة بالحجارة قال اصحابنا وهذا السحب الی القلیب لیس دفنا لهم ولا صیانة وحرمة بل لدفع رائحتهم المؤذیة والله اعلم **باب** اثبات الحساب (**قوله** صلی الله علیه وسلم من نوقش الحساب یوم القیامة عذب) معنی نوقش استقصی علیه قال القاضی وقوله عذب له معنیان احدهما ان نفس المناقشة وعرض الذنوب والتوقیف علیها هو التعذیب لما فیه من التوبیخ والثانی انه مفض الی العذاب بالنار ویؤیده قوله فی الروایة الاخری هلک معناه عذب هذا کلام القاضی وهذا الثانی هو الصحیح ومعناه ان التقصیر غالب فی العباد فمن استقصی علیه ولم یسامح هلک ودخل النار ولکن الله تعالی یعفو ویغفر ما دون الشرک لمن یشاء (**قوله** فی اسناد هذا الحدیث عن عبد الله بن ابی ملیکة عن عائشة) هذا مما استدرکه الدارقطنی علی البخاری ومسلم وقال اختلفت الرواة فیه عن ابن ابی ملیکة فروی عنه عن عائشة وروی عنه عن القاسم عنها وهذا استدراک ضعیف لانه محمول علی انه سمعه من القاسم عن عائشة وسمعه ایضا منها بلا واسطة فرواه بالوجهین وقد سبقت نظائر هذا **باب** الامر بحسن الظن بالله تعالی عند الموت (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا یموتن احدکم الا وهو یحسن بالله الظن وفی روایة الا وهو یحسن الظن بالله تعالی) قال العلماء هذا التحذیر من الغموض حث علی الرجاء عند الخاتمة وقد سبق فی الحدیث الآخر قوله سبحانه وتعالی انا عند ظن عبدی بی قال العلماء معنی حسن الظن بالله تعالی ان یظن انه یرحمه ویعفو عنه قالوا فی حالة الصحة یکون خائفا راجیا ویکونان سواء وقیل یکون الخوف ارجح فاذا دنت امارات الموت غلب الرجاء او محضه لان مقصود الخوف الانکفاف عن المعاصی والقبائح والحرص علی الاکثار من الطاعات والاعمال وقد تعذر ذلک او معظمه فی هذا الحال فاستحب احسان الظن المتضمن للافتقار الی الله تعالی والاذعان له ویؤیده الحدیث المذکور بعده یبعث کل عبد علی ما مات علیه ولهذا عقبه مسلم للحدیث الاول قال العلماء معناه یبعث علی الحالة التی مات علیها ومثل الحدیث الآخر بعده ثم بعثوا علی نیاتهم

حدثنا عمرو الناقد نا سفيان بن عيينة عن الزهرى عن عروة عن زينب بنت ام سلمة عن ام حبيبة عن زينب بنت جحش ان النبى صلى الله عليه وسلم استيقظ من نومه وهو يقول لا اله الا الله ويل للعرب من شر قد اقترب فتح اليوم من ردم يأجوج ومأجوج مثل هذا وعقد سفيان بيده عشرة قلت يا رسول الله أنهلك وفينا الصالحون قال نعم اذا كثر الخبث وحدثنا ابوبكر بن ابى شيبة وسعيد بن عمرو الاشعثى وزهير بن حرب وابن ابى عمر قالوا نا سفيان عن الزهرى بهذا الاسناد وزاد وافى الاسناد عن سفيان فقالوا عن زينب بنت ابى سلمة عن حبيبة عن ام حبيبة عن زينب بنت جحش وحدثنى حرملة بن يحيى انا ابن وهب اخبرنى يونس عن ابن شهاب قال اخبرنى عروة بن الزبير ان زينب بنت ابى سلمة اخبرته ان ام حبيبة بنت ابى سفيان اخبرتها ان زينب بنت جحش زوج النبى صلى الله عليه وسلم قالت خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فزعا محمرا وجهه يقول لا اله الا الله ويل للعرب من شر قد اقترب فتح اليوم من ردم يأجوج ومأجوج مثل هذه وحلق بأصبعه الابهام والتى تليها قالت فقلت يا رسول الله أنهلك وفينا الصالحون قال نعم اذا كثر الخبث وحدثنى عبد الملك بن شعيب بن الليث حدثنى ابى عن جدى قال حدثنى عقيل بن خالد ح وحدثنا عمرو الناقد نا يعقوب بن ابراهيم بن سعد نا ابى عن صالح كلاهما عن ابن شهاب بمثل حديث يونس عن الزهرى وفى اسناده وحدثنا ابوبكر بن ابى شيبة نا اسمعيل بن اسحاق نا وهيب نا عبد الله بن طاوس عن ابيه عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال فتح اليوم من ردم يأجوج ومأجوج مثل هذا وعقد وهيب بيده تسعين وحدثنا قتيبة بن سعيد وابوبكر بن ابى شيبة واسحق بن ابراهيم واللفظ لقتيبة قال اسحاق انا وقال الاخران نا جرير عن عبد العزيز بن رفيع عن عبيد الله بن القبطية قال دخل الحارث بن ابى ربيعة وعبد الله بن صفوان وانا معهما على ام سلمة ام المؤمنين فسألاها عن الجيش الذى يخسف به وكان فى ذلك فى ايام ابن الزبير فقالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعوذ عائذ بالبيت فيبعث اليه بعث فاذا كانوا ببيداء من الارض خسف بهم فقلت يا رسول الله فكيف بمن كان كارها قال يخسف به معهم ولكنه يبعث يوم القيمة على نيته وقال ابوجعفر هى بيداء المدينة وحدثناه احمد بن يونس نا زهير نا عبد العزيز بن رفيع بهذا الاسناد وفى حديثه قال فلقيت اباجعفر فقلت انما قالت ببيداء من الارض فقال ابوجعفر كلا والله انها لبيداء المدينة وحدثنا عمرو الناقد وابن ابى عمر واللفظ لعمرو قالا نا سفيان ابن عيينة عن امية بن صفوان سمع جده عبد الله بن صفوان يقول اخبرتنى حفصة انها سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول ليؤمن هذا البيت جيش يغزونه حتى اذا كانوا ببيداء من الارض يخسف بأوسطهم وينادى اولهم اخرهم ثم يخسف بهم فلا يبقى الا الشريد الذى يخبر عنهم فقال رجل اشهد عليك انك لم تكذب على حفصة واشهد على حفصة انها لم تكذب على النبى صلى الله عليه وسلم وحدثنى محمد بن حاتم بن ميمون نا الوليد بن صالح نا عبيد الله بن عمر وانا زيد بن ابى انيسة عن عبد الملك العامرى عن يوسف بن ماهك قال اخبرنى عبد الله بن صفوان عن ام المؤمنين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سيعوذ بهذا البيت يعنى الكعبة قوم ليست لهم منعة ولا عدد ولا عدة يبعث اليهم جيش حتى اذا كانوا ببيداء من الارض خسف بهم قال يوسف واهل الشام يومئذ يسيرون الى مكة فقال عبد الله بن صفوان امر والله ما هو بهذا الجيش قال زيد وحدثنى عبد الملك العامرى عن عبد الرحمن بن سابط عن الحارث بن ابى ربيعة عن ام المؤمنين بمثل حديث يوسف بن ماهك غير انه لم يبين كم فيه الجيش الذى ذكره عبد الله بن صفوان وحدثنا ابوبكر بن ابى شيبة نا يونس بن محمد نا القاسم بن الفضل الحدانى عن محمد بن زياد عن عبد الله بن الزبير ان عائشة قالت بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم فى منامه فقلنا يا رسول الله صنعت شيئا فى منامك لم تكن تفعله فقال العجب ان ناسا من امتى يؤمون البيت برجل من قريش قد لجأ بالبيت حتى اذا كانوا بالبيداء خسف بهم فقلنا يا رسول الله ان الطريق قد يجمع الناس قال نعم فيهم المستبصر والمجبور وابن السبيل يهلكون مهلكا واحدا ويصدرون مصادر شتى يبعثهم الله على نياتهم

كتاب الفتن واشراط الساعة

(قوله فى رواية ابى بكر بن ابى شيبة وسعيد بن عمرو وزهير وابن ابى عمر عن سفين عن الزهرى عن عروة عن زينب بنت ابى سلمة عن حبيبة عن ام حبيبة عن زينب بنت جحش) هذا الاسناد اجتمع فيه اربع صحابيات زوجتان لرسول الله صلى الله عليه وسلم وربيبتان له بعضهن عن بعض لا يعلم حديث اجتمع فيه اربع صحابيات بعضهن عن بعض غيره واما اجتماع اربعة صحابة واربعة تابعين بعضهم عن بعض فوجدت منه احاديث قد جمعتها فى جزء ونبهت فى هذا الشرح على ما مر هنا فى صحيح مسلم وحبيبة هى بنت ام حبيبة ام المومنين بنت ابى سفين ولدتها من زوجها عبد الله بن جحش الذى كانت عنده قبل النبى صلى الله عليه وسلم (قوله صلى الله عليه وسلم فتح اليوم من روم يأجوج ومأجوج مثل هذه وعقد سفين بيده عشرة) هكذا وقع فى رواية سفين عن الزهرى ووقع بعده فى رواية يونس عن الزهرى وحلق باصبعه الابهام والتى تليها وفى حديث ابى هريرة بعده وعقد وهيب بيده تسعين واما روايتا سفين ويونس فمتفقتان فى المعنى واما رواية ابى هريرة فمخالفة لهما الا ان عقد التسعين ضيق من العشرة قال القاضى لعل حديث ابى هريرة متقدم فزاد قدر الفتح بعد هذا القدر قال او يكون المراد التقريب بالتمثيل لا الحقيقة التحديد يأجوج ومأجوج غير همزين ومهموزان قرئ فى السبع بالوجهين الجمهور بترك الهمز (قوله انهلك وفينا الصالحون قال نعم اذا كثر الخبث) هو بفتح الخاء والباء وفسر الجمهور بالفسوق والفجور وقيل المراد الزنا خاصة وقيل اولاد الزنا والظاهر انه المعاصى مطلقا وانهلك بكسر اللام على اللغة الفصيحة المشهورة وحكى فتحها وهو ضعيف او فاسد ومعنى الحديث ان الخبث اذا كثر فقد يحصل الهلاك العام وان كان هناك صالحون (قوله دخل الحارث بن ابى ربيعة وعبد الله بن صفوان على ام سلمة ام المومنين فسألاها عن الجيش الذى يخسف به وكان ذلك فى ايام ابن الزبير) قال القاضى عياض قال ابو الوليد الكنانى هذا ليس بصحيح لان ام سلمة توفيت فى خلافة معوية قبل موته بسنين سنة تسع وخمسين ولم تدرك ايام ابن الزبير قال القاضى قد قيل انها توفيت ايام يزيد بن معاوية فى اولها فعلى هذا يستقيم ذكرها لان ابن الزبير نازع يزيد اول ما بلغته بيعته عند وفاة معوية ذكر ذلك الطبرى وغيره وممن ذكر وفاة ام سلمة ايام يزيد ابو عمر بن عبد البر فى الاستيعاب وقد ذكر مسلم الحديث بعد بهذه الرواية من رواية حفصة وايضا عن ام المومنين ولم يسمها قال الدارقطنى هى عائشة قال ورواه سالم بن ابى الجعد عن حفصة او ام سلمة وقال والحديث محفوظ عن ام سلمة وهو ايضا محفوظ عن حفصة هذا آخر كلام القاضى وممن ذكر ان ام سلمة توفيت ايام يزيد بن معاوية ابوبكر بن ابى خيثمة (قوله صلى الله عليه وسلم فاذا كانوا ببيداء من الارض وفى رواية ببيداء المدينة) قال العلماء البيداء كل ارض ملساء لا شئ بها وبيداء المدينة الشرف الذى قدام ذى الحليفة اى الى جهة مكة (قوله صلى الله عليه وسلم ليؤمن هذا البيت جيش) اى يقصدونه (قوله صلى الله عليه وسلم ليست لهم منعة) هى بفتح النون وكسرها اى ليس لهم من يحميهم ويمنعهم (قوله عن عبد الرحمن بن سابط) هو بكسر الباء ويوسف بن ماهك هو بفتح الهاء غير مصروف (قوله عبث رسول الله صلى الله عليه وسلم فى منامه) هو بكسر الباء قيل مناما اضطرب بجسمه وقيل حرك اطرافه كمن يأخذ شيأ او يدفعه (قوله صلى الله عليه وسلم فيهم المستبصر والمجبور وابن السبيل يهلكون مهلكا واحدا ويصدرون مصادر شتى يبعثهم الله على نياتهم) اما المستبصر فهو المستبين لذلك القاصد له عمدا

حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة وعمرو الناقد واسحاق بن ابراهيم وابن ابى عمر واللفظ لابن ابى شيبة قال اسحاق انا وقال الآخرون نا سفيان بن عيينة عن الزهرى عن عروة عن اسامة ان النبى صلى الله عليه وسلم اشرف على اطم من اطام المدينة ثم قال هل ترون ما ارى انى لارى مواقع الفتن خلال بيوتكم كمواقع القطر
حدثنا عبد بن حميد انا عبد الرزاق انا معمر عن الزهرى بهذا الاسناد نحوه حدثنى عمرو الناقد والحسن الحلوانى وعبد بن حميد قال عبد اخبرنى وقال الآخران نا يعقوب وهو ابن ابراهيم بن سعد نا ابى عن صالح عن ابن شهاب حدثنى ابن المسيب وابو سلمة بن عبد الرحمن ان ابا هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستكون فتن القاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشى والماشى فيها خير من الساعى من تشرف لها تستشرفه ومن وجد فيها ملجأ فليعذ به
حدثنا عمرو الناقد والحسن الحلوانى وعبد بن حميد قال عبد اخبرنى وقال الآخران نا يعقوب نا ابى عن صالح عن ابن شهاب قال حدثنى ابوبكر بن عبد الرحمن عن عبد الرحمن بن مطيع بن الاسود عن نوفل بن معاوية مثل حديث ابى هريرة هذا الا ان ابا بكر يزيد من الصلوة صلوة من فاتته فكأنما وتر اهله وماله
حدثنى اسحق بن منصور انا ابو داود الطيالسى نا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن ابى سلمة عن ابى هريرة قال قال النبى صلى الله عليه وسلم تكون فتنة النائم فيها خير من اليقظان واليقظان فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الساعى فمن وجد ملجأ او معاذا فليستعذ
حدثنى ابوكامل الجحدرى فضيل بن حسين نا حماد بن زيد نا عثمان الشحام قال انطلقت انا وفرقد السبخى الى مسلم بن ابى بكرة وهو فى ارضه فدخلنا عليه فقلنا هل سمعت اباك يحدث فى الفتن حديثا قال نعم سمعت ابا بكرة يحدث قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انها ستكون فتن الا ثم تكون فتن القاعد فيها خير من الماشى والماشى فيها خير من الساعى ليها الا فاذا نزلت او وقعت فمن كان له ابل فليلحق بابله ومن كانت له غنم فليلحق بغنمه ومن كانت له ارض فليلحق بارضه قال فقال رجل يا رسول الله ارايت من لم تكن له ابل ولا غنم ولا ارض قال يعمد الى سيفه فيدق على حده بحجر ثم لينج ان استطاع النجاء اللهم هل بلغت اللهم هل بلغت اللهم هل بلغت قال فقال رجل يا رسول الله ارايت ان اكرهت حتى ينطلق بى الى احد الصفين او احد الفئتين فضربنى رجل بسيفه او يجئ سهم فيقتلنى قال يبوء باثمه واثمك ويكون من اصحاب النار
حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة وابوكريب قالا نا وكيع ح وحدثنى محمد بن المثنى نا ابن ابى عدى كلاهما عن عثمان الشحام بهذا الاسناد بحديث ابن ابى عدى نحو حديث حماد الى آخره وانتهى حديث وكيع عند قوله ان استطاع النجاء ولم يذكر ما بعده
وحدثنى ابوكامل فضيل بن حسين الجحدرى نا حماد بن زيد عن ايوب ويونس عن الحسن عن الاحنف بن قيس قال خرجت وانا ارید هذا الرجل فلقينى ابوبكرة فقال اين تريد يا احنف قال قلت اريد نصر ابن عم رسول الله صلى الله عليه وسلم يعنى عليا قال فقال لى يا احنف ارجع فانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا تواجه المسلمان بسيفيهما فالقاتل والمقتول فى النار قال فقلت او قيل يا رسول الله هذا القاتل فما بال المقتول قال انه قد اراد قتل صاحبه
وحدثناه احمد بن عبدة الضبى نا حماد عن ايوب ويونس والمعلى بن زياد عن الحسن عن الاحنف بن قيس عن ابى بكرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا التقى المسلمان بسيفيهما فالقاتل والمقتول فى النار
وحدثنى حجاج بن الشاعر نا عبد الرزاق من كتابه انا معمر عن ايوب بهذا الاسناد نحو حديث ابى كامل عن حماد الى آخره
حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة قال نا غندر عن شعبة ح ونا محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن منصور عن ربعى بن حراش عن ابى بكرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اذا المسلمان حمل احدهما على اخيه السلاح فهما على حرف جهنم فاذا قتل احدهما صاحبه خلاها جميعا

واما الجبر فهو المكره يقال اجبره فهو مجبر بهذه اللغة الشهيرة ويقال ايضا جبره فهو مجبور حكاها الفراء وغيره وجاء هذا الحديث على هذه اللغة واما ابن السبيل فالمراد به سالك الطريق معهم وليس منهم ويهلكون هلكا واحدا اى يقع الهلاك فى الدنيا على جميعهم ويصدرون يوم القيامة مصادر شتى اى يبعثون مختلفين على قدر نياتهم فيجازون بحسبها وفى هذا الحديث من الفقه التباعد من اهل الظلم والتحذير من مجالستهم ومجالسة البغاة ونحوهم من المبطلين لئلا ينالهم ما يعاقبون به وفيه ان من كثر سواد قوم جرى عليهم حكمهم فى ظاهر عقوبات الدنيا (قوله ان النبى صلى الله عليه وسلم اشرف على اطم من آطام المدينة ثم قال هل ترون ما ارى انى لارى مواقع الفتن خلال بيوتكم كمواقع القطر) الاطم بضم الهمزة والطاء هو القصر والحصن وجمعه آطام ومعنى اشرف علا وارتفع والتشبيه بمواقع القطر فى الكثرة والعموم اى انها كثيرة وتعم الناس لا تختص بها طائفة وهذا اشارة الى الحروب الجارية بينهم كوقعة الجمل وصفين والحرة ومقتل عثمان ومقتل الحسين رضى الله عنهما وغير ذلك وفيه معجزة ظاهرة لصلى الله عليه وسلم (قوله صلى الله عليه وسلم ستكون فتن القاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشى والماشى فيها خير من الساعى من تشرف لها تستشرفه ومن وجد فيها ملجأ فليعذ به وفى رواية ستكون فتنة النائم فيها خير من اليقظان واليقظان فيها خير من القائم) اما تشرف فروى على وجهين مشهورين احدهما بفتح المثناة فوق والشين والراء والثانى ليشرف بضم الياء واسكان الشين وكسر الراء وهو من الاشراف للشئ وهو الانتصاب والتطلع اليه والتعرض له ومعنى تستشرفه تقلبه وتصرعه وقيل هو من الاشراف بمعنى الاشفاء على الهلاك ومنه اشفى المريض على الموت واشرف (وقوله صلى الله عليه وسلم ومن وجد منها ملجأ) اى عاصما وموضعا يلتجئ اليه ويعتزل فيه فليعتزل به اى فليعتزل فيه واما قوله صلى الله عليه وسلم القاعد فيها خير من القائم الى آخره فمعناه بيان عظيم خطرها واحث على تجنبها والهرب منها ومن التشبث فى شئ وان شرها وفتنتها يكون على حسب التعلق بها (قوله صلى الله عليه وسلم ليعمد الى سيفه فيدق على حده بحجر) قيل المراد كسر السيف حقيقة على ظاهر الحديث ليسد على نفسه باب هذا القتال وقيل هو مجاز والمراد به ترك القتال والاول اصح وهذا الحديث والاحاديث قبله وبعده مما يحتج به من لا يرى القتال فى الفتنة بكل حال وقد اختلف العلماء فى قتال الفتنة فقالت طائفة لا يقاتل فى فتن المسلمين وان دخلوا عليه بيته وطلبوا قتله فلا يجوز له المدافعة عن نفسه لان الطالب متاول وهذا مذهب ابى بكرة الصحابى رضى الله عنه وغيره وقال ابن عمر وعمران بن الحصين رضى الله عنهم وغيرهما لا يدخل فيها لكن ان قصد دفع عن نفسه فهذان المذهبان متفقان على ترك الدخول فى جميع فتن الاسلام وقال معظم الصحابة والتابعين وعامة علماء الاسلام يجب نصر الحق فى الفتن والقيام معه بمقاتلة الباغين كما قال تعالى فقاتلوا التى تبغى الآية وهذا هو الصحيح وتتأول الاحاديث على من لم يظهر له الحق او على طائفتين ظالمتين لا تاويل لواحدة منهما ولو كان كما قال الاولون لظهر الفساد واستطال اهل البغى والمبطلون والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم اذا تواجه المسلمان بسيفيهما فالقاتل والمقتول فى النار) معنى تواجها ضرب كل واحد وجه صاحبه اى ذاته وجملته

حدثنا محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تقتتل فئتان عظيمتان تكون بينهما مقتلة عظيمة ودعواهما واحدة **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا يعقوب يعنى ابن عبد الرحمن عن سهيل عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يكثر الهرج قالوا وما الهرج يا رسول الله قال القتل القتل **حدثنا** ابو الربيع العتكى وقتيبة ابن سعيد كلاهما عن حماد بن زيد واللفظ لقتيبة قال نا حماد عن ايوب عن ابى قلابة عن ابى اسماء عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله زوى لى الارض فرايت مشارقها ومغاربها وان امتى سيبلغ ملكها ما زوى لى منها واعطيت الكنزين الاحمر والابيض وانى سالت ربى لامتى ان لا يهلكها بسنة عامة وان لا يسلط عليهم عدوا من سوى انفسهم فيستبيح بيضتهم وان ربى قال يا محمد انى اذا قضيت قضاء فانه لا يرد وانى اعطيتك لامتك ان لا اهلكهم بسنة عامة وان لا اسلط عليهم عدوا من سوى انفسهم يستبيح بيضتهم ولو اجتمع عليهم من بأقطارها او قال من بين اقطارها حتى يكون بعضهم يهلك بعضا ويسبى بعضهم بعضا **وحدثنى** زهير بن حرب واسحاق بن ابراهيم ومحمد بن المثنى وابن بشار قال اسحاق انا وقال الاخرون نا معاذ بن هشام حدثنى ابى عن قتادة عن ابى قلابة عن ابى اسماء الرحبى عن ثوبان ان نبى الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله زوى لى الارض حتى رايت مشارقها ومغاربها واعطانى الكنزين الاحمر والابيض ثم ذكر نحو حديث ايوب عن ابى قلابة **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة نا عبد الله بن نمير ح وحدثنا ابن نمير واللفظ له نا ابى نا عثمان بن حكيم اخبرنى عامر بن سعد عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقبل ذات يوم من العالية حتى اذا مر بمسجد بنى معاوية دخل فركع فيه ركعتين وصلينا معه ودعا ربه طويلا ثم انصرف الينا فقال سالت ربى ثلاثا فاعطانى اثنتين ومنعنى واحدة سالت ربى ان لا يهلك امتى بالسنة فاعطانيها وسالته ان لا يهلك امتى بالغرق فاعطانيها وسالته ان لا يجعل باسهم بينهم فمنعنيها **وحدثناه** ابن ابى عمر نا مروان بن معاوية نا عثمان بن حكيم الانصارى اخبرنى عامر بن سعد عن ابيه انه اقبل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى طائفة من اصحابه فمر بمسجد بنى معاوية بمثل حديث ابن نمير **حدثنى** حرملة بن يحيى التجيبى انا ابن وهب اخبرنى يونس عن ابن شهاب ان ابا ادريس الخولانى كان يقول قال حذيفة بن اليمان والله انى لاعلم الناس بكل فتنة هى كائنة فيما بينى وبين الساعة وما بى ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم اسر الى فى ذلك شيئا لم يحدث به غيرى ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو يحدث مجلسا انا فيه عن الفتن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يعد الفتن منهن ثلاث لا يكدن يذرن شيئا ومنهن فتن كرياح الصيف منها صغار ومنها كبار قال حذيفة فذهب اولئك الرهط كلهم غيرى **حدثنا** عثمان بن ابى شيبة واسحاق بن ابراهيم قال عثمان نا وقال اسحاق انا جرير عن الاعمش عن شقيق عن حذيفة قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم مقاما ما ترك شيئا يكون فى مقامه ذلك الى قيام الساعة الا حدث به حفظه من حفظه ونسيه من نسيه قد علمه اصحابى هؤلاء وانه ليكون منه الشئ قد نسيته فاراه فاذكره كما يذكر الرجل وجه الرجل اذا غاب عنه ثم اذا راه عرفه **وحدثناه** ابو بكر بن ابى شيبة نا وكيع عن سفيان عن الاعمش بهذا الاسناد الى قوله ونسيه من نسيه ولم يذكر ما بعده **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن جعفر نا شعبة ح وحدثنى ابو بكر بن نافع نا غندر نا شعبة عن عدى بن ثابت عن عبد الله بن يزيد عن حذيفة انه قال اخبرنى رسول الله صلى الله عليه وسلم بما هو كائن الى ان تقوم الساعة فما منه شئ الا قد سالته الا انى لم اساله ما يخرج اهل المدينة من المدينة **وحدثنا** محمد بن المثنى نا وهب بن جرير نا شعبة بهذا الاسناد نحوه **وحدثنى** يعقوب بن ابراهيم الدورقى وحجاج بن الشاعر جميعا عن ابى عاصم قال حجاج نا ابو عاصم انا عمر بن قيس عن عمرة بن ثابت انا علباء بن احمر حدثنى ابو زيد قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الفجر وصعد المنبر فخطبنا حتى حضرت الظهر فنزل فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا حتى حضرت العصر ثم نزل فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا حتى غربت الشمس فاخبرنا بما كان وبما هو كائن فاعلمنا احفظنا

(قوله ان اكرهت حتى ينطلق بى الى احد الصفين فضربنى رجل بسيفه او يجئ سهم فيقتلنى قال يبوء باثمه واثمك) اى يكون قاتلا وانت مقتولا (قوله فيكون من اصحاب النار) معنى يبوء به يلزمه ويرجع به ويتحمله اى يبوء الذى اكرهك باثمه فى اكراهك فى دخوله فى الفتنة وباثمك فى قتلك وغيره ويكون من اصحاب النار اى مستحقا لها وفى هذا الحديث رفع الاثم عن المكره على الحنث هنا كما فى الاكراه على الطلاق والعتاق وغيرهما واما القتل فلا يباح بالاكراه بل يأثم المكره على المأمور به بالاجماع وقد نقل القاضى وغيره فيه الاجماع قال اصحابنا وكذا الاكراه على الزنا لا يرفع الاثم فيه هذا اذا اكرهت المرأة حتى مكنت من نفسها فاما اذا ربطت ولم يمكنها مدافعته فلا اثم والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم ان المقتول فى النار لانه اراد قتل صاحبه) فيه دلالة للمذهب الصحيح الذى عليه الجمهور ان من نوى المعصية واصر على النية يكون آثما وان لم يفعلها ولا تكلم وقد سبقت المسئلة واضحة فى كتاب الايمان (قوله صلى الله عليه وسلم فيها على جوف جهنم) هكذا هو فى معظم النسخ جوف بالجيم وضم الراء واسكانها وفى بعضها حوف بالحاء وهما متقاربتان ومعناه على طرفها قريب من السقوط فيها (قوله حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة نا غندر عن شعبة ح وحدثنا ابن المثنى وابن بشار عن غندر عن شعبة عن منصور باسناده مرفوعا) هذا الحديث مما استدركه الدارقطنى وقال لم يرفعه الثورى عن منصور وهذا الاستدراك غير مقبول فان شعبة امام حافظ فزيادته الرفع مقبولة كما سبق بيانه مرات (قوله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تقتتل فئتان عظيمتان) هذا من المعجزات وقد جرى هذا فى العصر الاول (قوله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى زوى لى الارض فرايت مشارقها ومغاربها وان امتى سيبلغ ملكها ما زوى لى منها واعطيت الكنزين الاحمر والابيض) اما زوى فمعناه جمع وهذا الحديث فيه معجزات ظاهرة وقد وقعت كلها بحمد الله كما اخبر صلى الله عليه وسلم قال العلماء المراد بالكنزين الذهب والفضة والمراد كنزى كسرى وقيصر ملكى العراق والشام وفيه اشارة الى ان ملك هذه الامة يكون معظم امتداده فى جهتى المشرق والمغرب هكذا وقع وامافى جهتى الجنوب والشمال فقليل بالنسبة الى المشرق والمغرب صلوات الله وسلامه على رسوله الصادق الذى لا ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحى (قوله صلى الله عليه وسلم فيستبيح بيضتهم) اى عامتهم واصلهم والبيضة ايضا العز والملك (قوله سبحانه وتعالى انى قد اعطيتك لامتك ان لا اهلكهم بسنة عامة) اى لا اهلكهم بقحط يعمهم بل ان وقع قحط فيكون فى ناحية يسيرة بالنسبة الى باقى بلاد الاسلام فلله الحمد والشكر على جميع نعمه (قوله صلى الله عليه وسلم سالت ربى ثلثا فاعطانى ثنتين الى آخره) هذا ايضا من المعجزات الظاهرة (قوله اخبرنا علباء بن احمر قال حدثنى ابو زيد) اما علباء فبعين مهملة مكسورة ثم لام ساكنة ثم باء موحدة ثم الف ممدودة واحمر آخره راء وابو زيد هو عمرو بن اخطب الخزرجى الانصارى احد المعجزة الصحابى المشهور رضى الله عنه

ابن

حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير ومحمد بن العلاء أبو كريب جميعا عن ابى معاوية قال ابن العلاء نا ابو معاوية نا الاعمش عن شقيق عن حذيفة قال كنا عند عمر فقال ايكم يحفظ حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الفتنة كما قال قال قلت انا قال انك لجرئ وكيف قال قلت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فتنة الرجل فى اهله وماله ونفسه وولده وجاره يكفرها الصيام والصدقة والامر بالمعروف والنهى عن المنكر فقال عمر ليس هذا اريد ولكنا اريد التى تموج موج البحر قال فقلت مالك ولها يا امير المؤمنين ان بينك وبينها بابا مغلقا قال فيكسر الباب ام يفتح قال قلت لا بل يكسر قال ذلك احرى ان لا يغلق ابدا قال فقلنا لحذيفة هل كان عمر يعلم من الباب قال نعم كما يعلم ان دون غد الليلة انى حدثته حديثا ليس بالاغاليط قال فهبنا ان نسأل حذيفة من الباب فقلنا لمسروق سله فسأله فقال عمر

وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وابن نمير

الاشج قالا نا وكيع ح وحدثنا عثمان بن ابى شيبة نا جرير ح وحدثنا اسحاق بن ابراهيم انا عيسى بن يونس ح وحدثنا ابن ابى عمر نا يحيى بن عيسى كلهم عن الاعمش بهذا الاسناد نحو حديث ابى معاوية وفى حديث عيسى عن الاعمش عن شقيق قال سمعت حذيفة يقول

وحدثنا ابن ابى عمر نا سفيان عن جامع بن ابى راشد والاعمش عن ابى وائل عن حذيفة قال قال عمر من يحدثنا عن الفتنة واقتص الحديث بنحو حديثهم

حدثنا محمد بن المثنى ومحمد بن حاتم قالا نا معاذ بن معاذ

نا

نا ابن عون عن محمد قال قال جندب جئت يوم الجرعة فاذا رجل جالس فقلت لتهراقن اليوم ها هنا دماء فقال ذاك الرجل كلا والله قلت بلى والله قال كلا والله قلت بلى والله قال كلا والله انه لحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنيه قلت بئس الجليس لى انت منذ اليوم تسمعنى اخالفك وقد سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا تنهانى ثم قلت ما هذا الغضب فاقبلت عليه اسأله فاذا الرجل حذيفة

حدثنا قتيبة بن سعيد نا يعقوب يعنى ابن عبد الرحمن القارئ عن سهيل عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب يقتتل الناس عليه فيقتل من كل مائة تسعة وتسعون ويقول كل رجل منهم لعلى اكون انا الذى انجو

وحدثنى امية بن بسطام نا يزيد بن زريع نا روح عن سهيل بهذا الاسناد نحوه وزاد فقال ابى ان رابته فلا تقربنه

حدثنا ابو مسعود سهل بن عثمان نا عقبة بن خالد السكونى عن عبيد الله عن خبيب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك الفرات ان يحسر عن كنز من ذهب فمن حضره فلا يأخذ منه شيئا

حدثنا سهل بن عثمان نا عقبة بن خالد عن عبيد الله عن ابى الزناد عن عبد الرحمن الاعرج عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك الفرات ان يحسر عن جبل من ذهب فمن حضره فلا يأخذ منه شيئا

حدثنا ابو كامل فضيل بن حسين وابو معن الرقاشى واللفظ لابى معن قالا نا خالد بن الحارث نا عبد الحميد بن جعفر اخبرنى ابى عن سليمان بن يسار عن عبد الله بن الحارث بن نوفل قال كنت واقفا مع ابى بن كعب فقال لا يزال الناس مختلفة اعناقهم فى طلب الدنيا قلت اجل قال انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوشك الفرات ان يحسر عن جبل من ذهب فاذا سمع به الناس ساروا اليه فيقول من عنده لئن تركنا الناس ياخذون منه ليذهبن به كله قال فيقتتلون عليه فيقتل من كل مائة تسعة وتسعون قال ابو كامل فى حديثه قال وقفت انا وابى بن كعب فى ظل اجم حسان

حدثنا عبيد بن يعيش واسحاق بن ابراهيم واللفظ لعبيد قال نا يحيى بن آدم بن سليمان مولى خالد بن خالد قال نا زهير عن سهيل بن ابى صالح عن ابيه عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم منعت العراق درهمها وقفيزها ومنعت الشام مدها ودينارها ومنعت مصر اردبها ودينارها وعدتم من حيث بدأتم ومنعتم من حيث بدأتم وعدتم من حيث بدأتم وعدتم من حيث بدأتم شهد على ذلك لحم ابى هريرة ودمه

وحدثنى زهير بن حرب نا معلى بن منصور نا سليمان بن بلال نا سهيل عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تنزل الروم بالاعماق او بدابق فيخرج اليهم جيش من المدينة من خيار اهل الارض يومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بيننا وبين الذين سبوا منا نقاتلهم فيقول المسلمون لا والله لا نخلى بينكم وبين اخواننا

(قوله عن حذيفة كنا عند عمر رضى الله عنها) وذكر حديث الفتنة قد سبق شرحه فى اواخر كتاب الايمان (قوله قال جندب جئت يوم الجرعة فاذا رجل جالس) الجرعة بفتح الجيم وبفتح الراء واسكانها والفتح اشهر واجود وهى موضع بقرب الكوفة على طريق الحيرة ويوم الجرعة يوم خرج فيه اهل الكوفة يتلقون واليا ولاه عليهم عثمان رضى الله عنه فردوه وسألوا عثمان ان يولى عليهم ابا موسى الاشعرى فولاه (قوله بئس الجليس لى انت منذ اليوم تسمعنى اخالفك) وقع فى جميع نسخ بلادنا المعتمدة اخالفك بالخاء المعجمة وقال القاضى رواية شيوخنا كافة بالحاء المهملة من الحلف الذى هو اليمين قال ورواه بعضهم بالمعجمة وكلاهما صحيح قال لكن المهملة اظهر لتكرر الايمان بينهما (قوله صلى الله عليه وسلم لتقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب) هو بفتح الياء المثناة تحت وكسر السين اى ينكشف لذهاب مائه (قوله فى ظل اجم حسان) هو بضم الهمزة والجيم وهو الاكمن وجمعه آجام كاطم وآطام فى الوزن والمعنى (قوله لا يزال الناس مختلفة اعناقهم فى طلب الدنيا) قال العلماء المراد بالاعناق هنا الرؤساء والكبراء وقيل الجماعات قال القاضى وقد يكون المراد بالاعناق نفسها وغيرها عن اصحابها لا يسما وهى التى بها التطلع والتشوف للاشياء (قوله صلى الله عليه وسلم منعت العراق درهمها وقفيزها ومنعت الشام مدها ودينارها ومنعت مصر اردبها ودينارها وعدتم من حيث بدأتم) اما القفيز فمكيال معروف لاهل العراق قال الازهرى هو ثمانية مكاكيك والمكوك صاع ونصف وهو خمس كيلجات واما المدى فبضم الميم على وزن فعل وهو مكيال معروف لاهل الشام قال العلماء يسع خمسة عشر مكوكا واما الاردب فمكيال معروف لاهل مصر قال الازهرى وآخرون يسع اربعة وعشرين صاعا فى معنى منعت العراق وغيرها قولان مشهوران احدهما الاسلامهم فتسقط عنهم الجزية وهذا قد وجد والثانى وهو الاشهر ان معناه ان العجم والروم يستولون على البلاد فى آخر الزمان فيمنعون حصول ذلك للمسلمين وقد روى مسلم هذا بعد هذا بورقات عن جابر قال يوشك اهل العراق ان لا يجبى اليهم قفيز ولا درهم قلنا من اين ذلك قال من قبل العجم يمنعون ذلك وذكر فى منع الروم ذلك بالشام مثله وهذا قد وجد فى زماننا فى العراق وهو الآن موجود وقيل لانهم يرتدون فى آخر الزمان فيمنعون ما لزمهم من الزكوة وغيرها وقيل معناه ان الكفار الذين عليهم الجزية تقوى شوكتهم فى آخر الزمان فيمتنعون مما كانوا يؤدونه من الجزية والخراج وغير ذلك واما قوله صلى الله عليه وسلم وعدتم من حيث بدأتم فهو بمعنى الحديث الآخر بدأ الاسلام غريبا وسيعود كما بدأ وقد سبق شرحه فى كتاب الايمان (قوله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تنزل الروم بالاعماق او بدابق) الاعماق بفتح الهمزة وبالعين المهملة ودابق بكسر الباء الموحدة وفتحها والكسر هو الصحيح المشهور ولم يذكر الجمهور غيره وحكى القاضى فى المشارق الفتح ولم يذكر غيره وهو اسم موضع معروف قال الجوهرى الاغلب عليه التذكير والصرف لانه فى الاصل اسم نهر قال وقد يؤنث ولا يصرف والاعماق ودابق موضعان بالشام بقرب حلب (قوله صلى الله عليه وسلم قالت الروم خلوا بيننا وبين الذين سبوا منا) روى سبوا على وجهين فتح السين والباء وضمهما قال القاضى فى المشارق الضم رواية الاكثرين قال وهو الصواب

فیقاتلونهم فینهزم ثلث لا یتوب الله علیهم ابدا و یقتل ثلثهم افضل الشهداء عند الله و یفتح الثلث لا یفتنون ابدا فیفتتحون قسطنطینیة فبینا هم یقتسمون الغنائم قد علقوا سیوفهم بالزیتون اذ صاح فیهم الشیطان ان المسیح قد خلفکم فی اهلیکم فیخرجون و ذلک باطل فاذا جاؤا الشام خرج فبینا هم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذا قیمت الصلوة فینزل عیسی بن مریم صلی الله علیه وسلم فامهم فاذا راه عدو الله ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکه لانذاب حتی یهلک ولکن یقتله الله بیده فیریهم دمه فی حربته حدثنا عبد الملک بن شعیب بن اللیث حدثنی عبد الله بن وهب اخبرنی اللیث بن سعد حدثنی موسی بن علی عن ابیه قال قال المستورد القرشی عند عمرو بن العاص سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول تقوم الساعة والروم اکثر الناس فقال له عمرو ابصر ما تقول قال اقول ما سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لئن قلت ذاک ان فیهم لخصالا اربعا انهم لاحلم الناس عند فتنة واسرعهم افاقة بعد مصیبة واوشکهم کرة بعد فرة وخیرهم لمسکین ویتیم وضعیف وخامسة حسنة جمیلة وامنعهم من ظلم الملوک حدثنی حرملة بن یحیی نا عبد الله ابن وهب حدثنی ابو شریح ان عبد الکریم بن الحارث حدثه ان المستورد القرشی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول تقوم الساعة والروم اکثر الناس قال فبلغ ذلک عمرو بن العاص فقال ما هذه الاحادیث التی تذکر عنک انک تقولها عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له المستورد قلت الذی سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال عمرو لئن قلت ذاک انهم لاحلم الناس عند فتنة واجبر الناس عند مصیبة وخیر الناس لمساکینهم ولضعفائهم حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة و علی بن حجر کلاهما عن ابن علیة واللفظ لابن حجر نا اسماعیل بن ابراهیم عن ایوب عن حمید بن هلال عن ابی قتادة العدوی عن یسیر بن جابر قال هاجت ریح حمراء بالکوفة فجاء رجل لیس له هجیری الا یا عبد الله بن مسعود جاءت الساعة قال فقعد وکان متکئا فقال ان الساعة لا تقوم حتی لا یقسم میراث ولا یفرح بغنیمة ثم قال بیده هکذا ونحاها نحو الشام فقال عدو یجمعون لاهل الشام ویجمع لهم اهل الاسلام قلت الروم تعنی قال نعم قال ویکون عند ذاکم القتال ردة شدیدة فیشترط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فیقتتلون حتی یحجز بینهم اللیل فیفیء هؤلاء وهؤلاء کل غیر غالب و تفنی الشرطة ثم یشترط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فیقتتلون حتی یحجز بینهم اللیل فیفیء هؤلاء وهؤلاء کل غیر غالب و تفنی الشرطة ثم یشترط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فیقتتلون حتی یمسوا فیفیء هؤلاء وهؤلاء کل غیر غالب و تفنی الشرطة فاذا کان یوم الرابع نهد الیهم بقیة اهل الاسلام فیجعل الله الدائرة علیهم فیقتتلون مقتلة اما قال لا یری مثلها واما قال لم یر مثلها حتی ان الطائر لیمر بجنباتهم فما یخلفهم حتی یخر میتا فیتعاد بنو الاب کانوا مائة فلا یجدونه بقی منهم الا الرجل الواحد فبای غنیمة یفرح او ای میراث یقاسم فبینا هم کذلک اذ سمعوا بباس هو اکبر من ذلک فجاءهم الصریخ ان الدجال قد خلفهم فی ذراریهم فیرفضون ما فی ایدیهم ویقبلون فیبعثون عشر فوارس طلیعة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لاعرف اسماءهم واسماء آبائهم والوان خیولهم هم خیر فوارس علی ظهر الارض یومئذ او من خیر فوارس علی ظهر الارض یومئذ قال ابن ابی شیبة فی روایته عن اسیر بن جابر وحدثنی محمد بن عبید بن الغبری نا حماد بن زید عن ایوب عن حمید بن هلال عن ابی قتادة عن یسیر بن جابر قال کنت عند ابن مسعود فهبت ریح حمراء وساق الحدیث بنحوه وحدیث ابن علیة اتم و اشبع وحدثنا شیبان بن فروخ نا سلیمان یعنی ابن المغیرة نا حمید یعنی ابن هلال عن ابی قتادة عن اسیر بن جابر قال کنا فی بیت عبد الله بن مسعود والبیت ملآن قال فهاجت ریح حمراء بالکوفة نحو حدیث ابن علیة

قلت کلاهما صواب لانهم سبوا اولا ثم سبوا الکفار وهذا موجود فی زماننا بل معظم عساکر الاسلام فی بلاد الشام ومصر سبوا ثم هم الیوم بحمد الله یسبون الکفار وقد سبوهم فی زماننا مرارا کثیرة یسبون فی المرة الواحدة من الکفار الوفا ولله الحمد علی اظهار الاسلام واعزازه (**قوله** صلی الله علیه وسلم فینهزم ثلث لا یتوب الله علیهم ابدا) ای لا یلهمهم التوبة (**قوله** صلی الله علیه وسلم فیفتتحون قسطنطینیة) هی بضم القاف واسکان السین وضم الطاء الاولی وکسر الثانیة و بعدها یاء ساکنة ثم نون هکذا ضبطنا هنا وهو المشهور ونقله القاضی فی المشارق عن المتقنین و الاکثرین وعن بعضهم زیادة یاء مشددة بعد النون وهی مدینة مشهورة من اعظم مدائن الروم (**قوله** حدثنی موسی بن علی عن ابیه) هو بضم العین علی المشهور وقیل بفتحها وقیل بالفتح اسم له وبالضم لقب وکان یکره الضم (**قوله** حدثنی ابو شریح ان عبد الکریم بن الحارث حدثه ان المستورد بن شداد قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول تقوم الساعة والروم اکثر الناس) هذا الحدیث مما استدرکه الدارقطنی علی مسلم وقال عبد الکریم لم یدرک المستورد فالحدیث مرسل **قلت** لا استدراک علی مسلم فی هذا لانه ذکر الحدیث بحروفه فی الطریق الاول من روایة علی بن رباح عن ابیه عن المستورد متصلا وانما ذکر الثانی متابعة وقد سبق انه یحتمل فی المتابعة ما لا یحتمل فی الاصول وقد سبق ایضا ان مذهب الشافعی والمحققین ان الحدیث المرسل اذا روی من جهة اخری متصلا احتج به وکان صحیحا وتبین بروایة الاتصال صحة روایة الارسال ویکونان صحیحین بحیث لو عارضهما صحیح جاء من طریق واحد وتعذر الجمع قدمناهما علیه (**قوله** فی هذه الروایة واجبر الناس عند مصیبة) هکذا فی معظم الاصول واجبر بالجیم وکذا نقله القاضی عن روایة الجمهور وفی روایة بعضهم واصبر بالصاد قال القاضی والاول اولی لمطابقة الروایة الاخری واسرعهم افاقة بعد مصیبة وهذا بمعنی اجبر وفی بعض النسخ اخبر بالخاء المعجمة ولعل معناه اخبرهم بعلاجها والخروج منها (**قوله** عن یسیر بن عمرو) هو بضم الیاء وفتح السین المهملة وفی روایة شیبان بن فروخ عن اسیر بهمزة مضمومة وهما قولان مشهوران فی اسمه (**قوله** فجاء رجل لیس له هجیری الا یا عبد الله بن مسعود) هو بکسر الهاء والجیم المشددة مقصور الالف ای شانه ودابه ذلک والهجیری بمعنی الهجیر (**قوله** فیشترط المسلمون شرطة للموت) الشرطة بضم الشین طائفة من الجیش تقدم للقتال واما **قوله** فیشترط فضبطوه بوجهین احدهما فیشترط بمثناة تحت ثم شین ساکنة ثم مثناة فوق والثانی فیشترط بمثناة تحت ثم مثناة فوق ثم شین مفتوحة وتشدید الراء (**قوله** فیفیء هؤلاء وهؤلاء) ای یرجع (**قوله** نهد الیهم بقیة اهل الاسلام) هو بفتح النون والهاء ای نهض وتقدم (**قوله** فیجعل الله الدبرة علیهم) هی بفتح الدال والباء ای الهزیمة ورواه بعض رواة مسلم الدائرة بالالف وبعده همزة وهو بمعنی الدبرة وقال الازهری الدائرة هم الدولة تدور علی الاعداء وقیل هی الحادثة (**قوله** حتی ان الطائر لیمر بجنباتهم فما یخلفهم حتی یخر میتا) **قوله** جنباتهم بجیم ثم نون مفتوحتین ثم باء موحدة ای نواحیهم وحکی القاضی عن بعض رواتهم بجثمانهم بضم الجیم واسکان المثلثة ای بشخوصهم و**قوله** فما یخلفهم هو بفتح الخاء المعجمة وکسر اللام المشددة ای یجاوزهم وحکی القاضی عن بعض رواتهم فما یلحقهم ای یلحق آخرهم (**قوله** اذ سمعوا بباس هو اکبر من ذلک) هکذا هو فی نسخ بلادنا بباس هو اکبر بباء موحدة فی باس وفی اکبر وکذا حکاه القاضی عن محققی رواتهم وعن بعضهم بیاس بالنون اکثر بالمثلثة قالوا والصواب الاول ویؤیده روایة ابی داود وسمعوا بامر اکبر من ذلک (**قوله** لا یغتالونه) ای یقتلونه غیلة وهی القتل فی غفلة وخفاء وخدیعة (**قوله** لعله نجی معهم) ای یناجیهم ومعناه یحدثهم سرا

حدثنا قتیبة بن سعید نا جریر عن عبد الملک بن عمیر عن جابر بن سمرة عن نافع بن عتبة قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزوة قال فاتی النبی صلی الله علیه وسلم قوم من قبل المغرب علیهم ثیاب الصوف فوافقوه عند الحمة فانهم لقیام ورسول الله صلی الله علیه وسلم قاعد قال قالت لی نفسی ائتهم فقم بینهم وبینه لا یغتالونه قال ثم قلت لعله نجی معهم فاتیتهم فقمت بینهم وبینه قال فحفظت منه اربع کلمات اعدهن فی یدی قال تغزون جزیرة العرب فیفتحها الله ثم فارس فیفتحها الله ثم تغزون الروم فیفتحها الله ثم تغزون الدجال فیفتحه الله قال فقال نافع یا جابر لا نری الدجال یخرج حتی یفتح الروم حدثنا ابو خیثمة زهیر ابن حرب واسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر المکی واللفظ لزهیر قال اسحاق انا وقال الآخران نا سفیان بن عیینة عن فرات القزاز عن ابی الطفیل عن حذیفة ابن اسید الغفاری قال اطلع النبی صلی الله علیه وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال ما تذکرون قالوا نذکر الساعة قال انها لن تقوم حتی ترون قبلها عشر آیات فذکر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عیسی بن مریم صلی الله علیه وسلم ویاجوج وماجوج وثلثة خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرة العرب وآخر ذلک نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرهم حدثنا عبید الله بن معاذ العنبری نا ابی نا شعبة عن فرات القزاز عن ابی الطفیل عن ابی سریحة حذیفة بن اسید قال کان النبی صلی الله علیه وسلم فی غرفة ونحن اسفل منه فاطلع الینا فقال ما تذکرون قلنا الساعة قال ان الساعة لا تکون حتی تکون عشر آیات خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف فی جزیرة العرب والدخان والدجال ودابة الارض ویاجوج وماجوج وطلوع الشمس من مغربها ونار تخرج من قعر عدن ترحل الناس قال شعبة وحدثنی عبد العزیز بن رفیع عن ابی الطفیل عن ابی سریحة مثل ذلک لا یذکر النبی صلی الله علیه وسلم وقال احدهما فی العاشرة نزول عیسی بن مریم وقال الآخر وریح تلقی الناس فی البحر وحدثناه محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن فرات قال سمعت ابا الطفیل یحدث عن ابی سریحة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غرفة ونحن تحتها نتحدث وساق الحدیث بمثله قال شعبة واحسبه قال تنزل معهم اذا نزلوا وتقیل معهم حیث قالوا قال شعبة وحدثنی رجل هذا الحدیث عن ابی الطفیل عن ابی سریحة ولم یرفعه قال احد هذین الرجلین نزول عیسی بن مریم وقال الآخر ریح تلقیهم فی البحر وحدثناه محمد بن المثنی نا ابو النعمان الحکم بن عبد الله العجلی نا شعبة عن فرات قال سمعت ابا الطفیل یحدث عن ابی سریحة قال کنا نتحدث فاشرف علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم بنحو حدیث معاذ وابن ابی جعفر وقال ابن المثنی نا ابو النعمان الحکم بن عبد الله نا شعبة عن عبد العزیز بن رفیع عن ابی الطفیل عن ابی سریحة بنحوه قال العاشرة نزول عیسی بن مریم قال شعبة ولم یرفعه عبد العزیز حدثنی حرملة بن یحیی انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب اخبرنی ابن المسیب ان ابا هریرة اخبره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ح وحدثنی عبد الملک بن شعیب بن اللیث حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل بن خالد عن ابن شهاب انه قال قال ابن المسیب اخبرنی ابو هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیئ اعناق الابل ببصری حدثنی عمرو الناقد نا الاسود بن عامر نا زهیر عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تبلغ المساکن اهاب او یهاب قال زهیر قلت لسهیل وکم ذلک من المدینة قال کذا وکذا میلا حدثنا قتیبة بن سعید نا لیث ح وحدثنی محمد بن رمح انا اللیث عن نافع عن ابن عمر انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو مستقبل المشرق یقول الا ان الفتنة هاهنا الا ان الفتنة هاهنا من حیث یطلع قرن الشیطان حدثنا قتیبة بن سعید نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لیست السنة بان لا تمطروا ولکن السنة ان تمطروا وتمطروا ولا تنبت الارض شیئا

قوله فحفظت منه اربع کلمات) هذا الحدیث فیه معجزات لرسول الله صلی الله علیه وسلم وسبق بیان جزیرة العرب (**قوله** عن حذیفة بن اسید) هو بفتح الهمزة وکسر السین (**قوله** عن ابن عیینة عن فرات عن ابی الطفیل عن حذیفة بن اسید) هذا الاسناد مما استدرکه الدارقطنی وقال ولم یرفعه غیر فرات عن ابی الطفیل من وجه صحیح قال ورواه عبد العزیز بن رفیع وعبد الملک بن میسرة موقوفا هذا کلام الدارقطنی وقد ذکر مسلم روایة ابن رفیع موقوفة کما قال ولا یقدح هذا فی الحدیث فان عبد العزیز بن رفیع ثقة حافظ متفق علی توثیقه فزیادته مقبولة (**قوله** صلی الله علیه وسلم فی اشراط الساعة لن تقوم حتی ترون قبلها عشر آیات فذکر الدخان والدجال) هذا الحدیث یؤید قول من قال ان الدخان دخان یاخذ بانفاس الکفار ویاخذ المومن منه کهیئة الزکام وانه لم یات بعد وانما یکون قریبا من قیام الساعة وقد سبق فی کتاب بدء الخلق قول من قال هذا وانکار ابن مسعود علیه وانه قال انما هو عبارة عما نال قریشا من القحط حتی کانوا یرون بینهم وبین السماء کهیئة الدخان وقد وافق ابن مسعود جماعة وقال بالقول الآخر حذیفة وابن عمر والحسن ورواه حذیفة عن النبی صلی الله وسلم وانه یمکث فی الارض اربعین یوما ویحتمل انهما دخانان للجمع بین هذه الآثار واما الدابة المذکورة فی هذا الحدیث فهی المذکور فی قوله تعالی واذا وقع القول علیهم اخرجنا لهم دابة من الارض تکلمهم قال المفسرون هی دابة عظیمة تخرج من صدع فی الصفا وعن ابن عمرو بن العاص انها الجساسة المذکورة فی حدیث الدجال (**قوله** صلی الله علیه وسلم وآخر ذلک نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرهم وفی روایة نار تخرج من قعرة عدن) هکذا هو فی الاصول قعرة بالهاء والقاف مضمومة ومعناه من اقصی قعر ارض عدن وعدن مدینة معروفة مشهورة بالیمن قال الماوردی سمیت عدنا من العدون وهی الاقامة لان تبعا کان یحبس فیها اصحاب الجرائم وهذه النار الخارجة من قعر عدن والیمن هی الحاشرة للناس کما صرح به فی الحدیث واما **قوله** صلی الله علیه وسلم فی الحدیث الذی بعده لا تقوم الساعة حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیئ اعناق الابل ببصری فقد جعلها القاضی عیاض حاشرة قال ولعلهما ناران تجتمعان لحشر الناس قال او یکون ابتداء خروجها من الیمن ویکون ظهورها وکثرة قوتها بالحجاز هذا کلام القاضی ولیس فی الحدیث ان نار الحجاز متعلقة بالحشر بل هی آیة من اشراط الساعة مستقلة وقد خرجت فی زماننا نار بالمدینة سنة اربع وخمسین وستمائة وکانت نارا عظیمة جدا خرجت من جنب المدینة الشرقی وراء الحرة تواتر العلم بها عند جمیع اهل الشام وسائر البلدان واخبرنی من حضرها من اهل المدینة (**قوله** عن ابی سریحة) هو بفتح السین المهملة وکسر الراء وبالحاء المهملة (**قوله** صلی الله علیه وسلم ترحل الناس) هو بفتح التاء واسکان الراء وفتح الحاء المهملة المخففة هکذا ضبطناه وهکذا ضبطه الجمهور وکذا نقله القاضی عن روایتهم ومعناه تاخذهم بالرحیل وتزعجهم له ویجعلون یرحلون قدامها وقد سبق شرح رحلها الناس وحشرها ایاهم (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیئ اعناق الابل ببصری) هکذا الروایة تضیئ اعناق بنصب اعناق وهو مفعول تضیئ یقال اضاءت النار واضاءت غیرها وبصری بضم الباء مدینة معروفة بالشام وهی مدینة حوران بینها وبین دمشق نحو ثلث مراحل (**قوله** صلی الله علیه وسلم تبلغ المساکن اهاب او یهاب) اما اهاب فبکسر الهمزة واما یهاب فبیاء مثناة تحت مفتوحة ومکسورة ولم یذکر القاضی فی الشرح والمشارق الا الکسر وحکی القاضی عن بعضهم نهاب بالنون والمشهور الاول وقد ذکر فی الکتاب انه موضع بقرب المدینة علی امیال منها (**قوله** صلی الله علیه وسلم الا ان الفتنة ههنا من حیث یطلع قرن الشیطان) هذا الحدیث سبق شرحه فی کتاب الایمان (**قوله** صلی الله علیه وسلم لیست السنة بان لا تمطروا) المراد بالسنة هنا القحط ومنه قوله تعالی ولقد اخذنا آل فرعون بالسنین

وحدثنی عبید اللہ بن عمر القواریری ومحمد بن المثنی ح وحدثنا عبید اللہ بن سعید کلاہما عن یحیی القطان قال القواریری حدثنی یحیی بن سعید عن عبید اللہ ابن عمر قال حدثنی نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام عند باب حفصۃ فقال بیدہ نحو المشرق الفتنۃ ہاھنا من حیث یطلع قرن الشیطان قالہا مرتین او ثلاثا وقال عبید اللہ بن سعید فی روایتہ قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند باب عائشۃ **وحدثنی** حرملۃ بن یحیی انا ابن وہب اخبرنی یونس عن ابن شہاب عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وہو مستقبل المشرق ہا ان الفتنۃ ہٰہنا ہا ان الفتنۃ ہٰہنا ہا ان الفتنۃ ہٰہنا من حیث یطلع قرن الشیطان **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبۃ نا وکیع عن عکرمۃ بن عمار عن سالم عن ابن عمر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیت عائشۃ فقال راس الکفر من ہٰہنا من حیث یطلع قرن الشیطان یعنی المشرق **وحدثنا** ابن نمیر نا اسحاق یعنی ابن سلیمان انا حنظلۃ قال سمعت سالما یقول سمعت ابن عمر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشیر بیدہ نحو المشرق ویقول ہا ان الفتنۃ ہٰہنا ہا ان الفتنۃ ہٰہنا ثلاثا حیث یطلع قرن الشیطان یعنی المشرق **وحدثنا** عبد اللہ بن عمر بن ابان وواصل بن عبد الاعلی واحمد بن عمر الوکیعی واللفظ لابن ابان قالوا انا ابن فضیل عن ابیہ قال سمعت سالم بن عبد اللہ بن عمر یقول یا اہل العراق ما اسألکم عن الصغیرۃ واروکبکم للکبیرۃ سمعت ابی عبد اللہ بن عمر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الفتنۃ تجیء من ہٰہنا واومی بیدہ نحو المشرق من حیث یطلع قرنا الشیطان وانتم یضرب بعضکم رقاب بعض وانما قتل موسی الذی قتل من ال فرعون خطأ فقال اللہ عز وجل وقتلت نفسا فنجیناک من الغم وفتناک فتونا وقال احمد بن عمر فی روایتہ عن سالم لم یقل سمعت سالما **وحدثنی** محمد بن رافع وعبد بن حمید قال عبد نا وقال ابن رافع ثنا عبد الرزاق انا معمر عن الزہری عن ابن المسیب عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تضطرب الیات نساء دوس حول ذی الخلصۃ وکانت صنما تعبدہا دوس فی الجاہلیۃ بتبالۃ **وحدثنا** ابو کامل الجحدری وابو معن زید بن یزید الرقاشی واللفظ لابی معن قالوا نا خالد بن الحارث نا عبد الحمید بن جعفر عن الاسود بن العلاء عن ابی سلمۃ عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یذہب اللیل والنہار حتی تعبد اللات والعزی فقلت یا رسول اللہ ان کنت لاظن حین انزل اللہ ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق الی قولہ ولو کرہ المشرکون ان ذلک تام قال انہ سیکون من ذلک ما شاء اللہ ثم یبعث اللہ ریحا طیبۃ فتوفی کل من فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیہ فیرجعون الی دین اٰبائہم **وحدثنا** محمد بن المثنی نا ابو بکر وہو الحنفی نا عبد الحمید بن جعفر بہذا الاسناد نحوہ **وحدثنا** قتیبۃ بن سعید عن مالک بن انس فیما قرئ علیہ عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یلیتنی مکانہ **وحدثنا** عبد اللہ بن عمر بن محمد ابن ابان بن صالح ومحمد بن یزید الرفاعی واللفظ لابن ابان قالا نا ابن فضیل عن ابی اسماعیل عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تذہب الدنیا حتی یمر الرجل علی القبر فیتمرغ علیہ یقول یا لیتنی کنت مکان صاحب ہذا القبر ولیس بہ الدین الا البلاء **وحدثنا** ابن ابی عمر المکی نا مروان عن یزید وہو ابن کیسان عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیاتین علی الناس زمان لا یدری القاتل فی ای شیء قتل ولا یدری المقتول علی ای شیء قتل **وحدثنا** عبد اللہ بن عمر بن ابان وواصل بن عبد الاعلی قالا نا محمد بن فضیل عن ابی اسماعیل الاسلمی عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تذہب الدنیا حتی یاتی علی الناس یوم لا یدری القاتل فیم قتل ولا المقتول فیم قتل فقیل کیف یکون ذلک قال الہرج القاتل والمقتول فی النار وفی روایۃ ابن ابان قال ہو یزید بن کیسان عن ابی اسماعیل لم یذکر الاسلمی **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبۃ وابن ابی عمر واللفظ لابی بکر قالا نا سفیان بن عیینۃ عن زیاد بن سعد عن الزہری عن سعید سمع ابا ہریرۃ یقول عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرب الکعبۃ ذو السویقتین من الحبشۃ **وحدثنی** حرملۃ بن یحیی انا ابن وہب اخبرنی یونس عن ابن شہاب عن ابن المسیب عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرب الکعبۃ ذو السویقتین من الحبشۃ **وحدثنا** قتیبۃ بن سعید نا عبد العزیز یعنی الدراوردی عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی والسویقتین من الحبشۃ یخرب بیت اللہ عز وجل

(**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تضطرب الیات نساء دوس حول ذی الخلصۃ وکان صنما تعبدہا دوس فی الجاہلیۃ بتبالۃ) اما قولہ الیات فبفتح الہمزۃ واللام ومعناہ اعجازہن جمع الیۃ کجفنۃ وجفنات والمراد یضطربن من الطواف حول ذی الخلصۃ ای یکفرون ویرجعون الی عبادۃ الاصنام وتعظیمہا واما تبالۃ فبمثناۃ فوق مفتوحۃ ثم باء موحدۃ مخففۃ وہی موضع بالیمن ولیست بتبالۃ التی یضرب بہا المثل ویقال ہون علی الحجاج من تبالۃ لان تلک بالطائف واما ذو الخلصۃ فبفتح الخاء واللام ہذا ہو المشہور وحکی القاضی فیہ فی الشرح والمشارق ثلثۃ اوجہ احدہا ہذا والثانی بضم الخاء واللام والثالث بفتح الخاء واسکان اللام قالوا وہو بیت صنم ببلاد دوس (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم ثم یبعث اللہ ریحا طیبۃ فتوفی کل من فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان الی آخرہ) ہذا الحدیث سبق شرحہ فی کتاب الایمان (**قولہ** حدثنا مروان عن یزید وہو ابن کیسان عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ حدیث لا یدری القاتل فی ای شیء قتل وفی الروایۃ الثانیۃ حدثنا محمد بن فضیل عن ابی اسمعیل الاسلمی عن ابی حازم ثم قال سلم وفی روایۃ ابن ابان قال ہو یزید بن کیسان عن ابی اسمعیل لم یذکر الاسلمی ہکذا ہو فی النسخ ویزید بن کیسان ہو ابو اسمعیل وفی الکلام تقدیم وتاخیر ومراده وفی روایۃ ابن ابان قال عن ابی اسمعیل ہو یزید بن کیسان وظاہر اللفظ یوہم ان یزید بن کیسان یرویہ عن ابی اسمعیل وہذا غلط بل یزید بن کیسان ہو ابو اسمعیل ووقع فی بعض النسخ عن یزید بن کیسان یعنی ابا اسمعیل وہذا یوضح التاویل الذی ذکرناہ وقد اوضحہ الائمۃ بدلائلہ کما ذکرتہ قال ابو علی الغسانی اعلم ان یزید بن کیسان یکنی ابا اسمعیل وان بشیر بن سلیمان یکنی ابا اسمعیل الاسلمی وکلاہما یروی عن ابی حازم فقد اشترکا فی احادیث عنہ منہا ہذا الحدیث رواہ مسلم اولا عن یزید بن کیسان ثم رواہ عن روایۃ ابی اسمعیل الاسلمی الافی روایۃ ابن ابان فانہ جعلہ عن یزید بن کیسان ابی اسمعیل ولہذا لم یذکر الاسلمی فی نسبہ واللہ اعلم (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم یخرب الکعبۃ ذو السویقتین من الحبشۃ) ہما تصغیر ساقی الانسان لرقتہما وہے صفۃ سوق السودان غالبا ولا یعارض ہذا قولہ تعالی حرما آمنا لان معناہ آمنا الی تخرب القیمۃ وخراب الدنیا وقیل یخص منہ قصۃ ذی السویقتین قال القاضی القول الاول اظہر

حدثنا قتيبة بن سعيد نا عبد العزيز يعنى ابن محمد عن ثور بن زيد عن ابى الغيث عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يخرج رجل من قحطان يسوق الناس بعصاه **حدثنا** محمد بن بشار العبدى نا عبد الكبير بن عبد المجيد ابو بكر الحنفى نا عبد الحميد بن جعفر قال سمعت عمى ابن الحكم يحدث عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا تذهب الايام والليالى حتى يملك رجل يقال له الجهجاه قال مسلم هم اربعة اخوة شريك وعبيد الله وعمير وعبد الكبير بنو عبد المجيد **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابن ابى عمر واللفظ لابن ابى عمر قالا نا سفيان عن الزهرى عن سعيد عن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما كان وجوههم المجان المطرقة ولا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما نعالهم الشعر **وحدثنى** حرملة بن يحيى نا ابن وهب اخبرنى يونس عن ابن شهاب قال اخبرنى سعيد بن المسيب ان ابا هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تقاتلكم امة ينتعلون الشعر وجوههم مثل المجان المطرقة **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة نا سفيان بن عيينة عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة يبلغ به النبى صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما نعالهم الشعر ولا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما صغار الاعين ذلف الانف **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا يعقوب يعنى ابن عبد الرحمن عن سهيل عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يقاتل المسلمون الترك قوما وجوههم كالمجان المطرقة يلبسون الشعر ويمشون فى الشعر **حدثنا** ابو كريب نا وكيع وابو اسامة عن اسماعيل بن ابى خالد عن قيس بن ابى حازم عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تقاتلون بين يدى الساعة قوما نعالهم الشعر كان وجوههم المجان المطرقة حمر الوجوه صغار الاعين **حدثنا** زهير بن حرب وعلى بن حجر واللفظ لزهير قالا نا اسماعيل بن ابراهيم عن الجريرى عن ابى نضرة قال كنا عند جابر بن عبد الله فقال يوشك اهل العراق ان لا يجبى اليهم قفيز ولا درهم قلنا من اين ذاك قال من قبل العجم يمنعون ذاك ثم قال يوشك اهل الشام ان لا يجبى اليهم دينار ولا مدى قلنا من اين ذاك قال من قبل الروم ثم سكت هنيئة ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون فى آخر امتى خليفة يحثى المال حثيا ولا يعده عدا قال قلت لابى نضرة وابى العلاء اترياه ان عمر بن عبد العزيز فقالا لا **وحدثنا** ابن المثنى نا عبد الوهاب نا سعيد يعنى الجريرى بهذا الاسناد نحوه **حدثنا** نصر بن على الجهضمى نا بشر يعنى ابن مفضل ح **وحدثنا** على بن حجر نا اسماعيل يعنى ابن علية كلاهما عن سعيد بن يزيد عن ابى نضرة عن ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خلفائكم خليفة يحثو المال حثيا ولا يعده عدا وفى رواية ابن حجر يحثى المال **وحدثنى** زهير بن حرب نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا ابى نا داود عن ابى نضرة عن ابى سعيد وجابر بن عبد الله قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون فى آخر الزمان خليفة يقسم المال ولا يعده **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة نا ابو معاوية عن داود بن ابى هند عن ابى نضرة عن ابى سعيد عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله **حدثنا** محمد بن المثنى وابن بشار واللفظ لابن المثنى قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابى مسلمة قال سمعت ابا نضرة يحدث عن ابى سعيد الخدرى قال اخبرنى من هو خير منى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لما رحين جعل يحفر الخندق جعل يمسح راسه ويقول بؤس ابن سمية تقتلك فئة باغية **وحدثنى** محمد بن معاذ بن عباد العنبرى وهريم ابن عبد الاعلى قالا نا خالد بن الحارث ح **وحدثنا** اسحاق بن ابراهيم واسحاق بن منصور ومحمود بن غيلان ومحمد بن قدامة قالوا انا النضر بن شميل كلاهما عن شعبة عن ابى مسلمة بهذا الاسناد نحوه غير ان فى حديث النضر قال اخبرنى من هو خير منى ابو قتادة وفى حديث خالد بن الحارث قال اراه يعنى ابا قتادة وفى حديث خالد ويقول ويس اويا ويس ابن سمية **وحدثنى** محمد بن عمرو بن جبلة نا محمد بن جعفر ح **وحدثنا** عقبة بن مكرم العمى وابو بكر بن نافع قال عقبة نا وقال ابو بكر انا غندر نا شعبة قال سمعت خالد الحذاء يحدث عن سعيد بن ابى الحسن عن امه عن ام سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعمار تقتلك الفئة الباغية

(قوله صلى الله عليه وسلم يملك رجل يقال له الجهجاه) هو بفتح الجيم واسكان الهاء وفى بعض النسخ الجهجاها بهاءين وفى بعضها الجها بحذف الهاء التى بعد الالف الاول هو المشهور (قوله صلى الله عليه وسلم كان وجوههم المجان المطرقة) اما المجان فبفتح الميم وتشديد النون جمع مجن بكسر الميم وهو الترس واما المطرقة فباسكان الطاء وتخفيف الراء هذا الفصيح المشهور فى الرواية وفى كتب اللغة والغريب حكى فتح الطاء وتشديد الراء والمعروف الاول قال العلماء هى التى البست العقب اطرقت به طاقة فوق طاقة قالوا ومعناه تشبيه وجوه الترك فى عرضها وتنور وجناتها بالترسة المطرقة (قوله صلى الله عليه وسلم ذلف الآنف) هو بالذال المعجمة واللام المهملة لغتان المشهورة المعجمة ومن حكى الوجهين فيه صاحبا المشارق والمطالع قالا رواية الجمهور بالمعجمة وبعضهم بالمهملة والصواب المعجمة وهو بضم الذال واسكان اللام جمع اذلف كاحمر وحمر ومعناه فطس الانوف قصارها مع انبطاح وقيل هو غلظ فى ارنبة الانف وقيل تطامن فيها وكله متقارب (قوله صلى الله عليه وسلم يلبسون الشعر ويمشون فى الشعر) معناه ينتعلون الشعر كما صرح به فى الرواية الاخرى نعالهم الشعر وقد وجد وفى زماننا هكذا وفى الرواية الاخرى حمر الوجوه اى بيض الوجوه مشربة بحمرة وفى هذه الرواية صغار الاعين وهذه كلها معجزات لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقد وجد قتال هؤلاء الترك بجميع صفاتهم التى ذكرها صلى الله عليه وسلم صغار الاعين حمر الوجوه ذلف الآنف عراض الوجوه كان وجوههم المجان المطرقة ينتعلون الشعر فوجد وا بهذه الصفات كلها فى زماننا وقاتلهم المسلمون مرات وقتالهم الآن ونسأل الله الكريم احسان العاقبة للمسلمين فى امرهم وامر غيرهم وسائر احوالهم وادامة اللطف بهم والحماية وصلى الله على رسوله الذى لا ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحى (قوله يوشك اهل العراق ان لا يجبى اليهم قفيز الى آخره) قد سبق شرحه قبل هذا باوراق ويوشك بضم الياء وكسر الشين ومعناه يسرع (قوله ثم سكت هنيئة) اما سكت فهو بالالف فى جميع نسخ بلادنا وذكر القاضى انهم رووه بحذفها واثباتها واشار الى ان الاكثرين حذفوها وسكت وسكت لغتان بمعنى صمت وقيل سكت بمعنى اطرق وقيل بمعنى اعرض وقوله هنيئة بتشديد الياء بلا همز قال القاضى هو رواية لنا الصدفى بالهمزة وهو غلط وقد سبق بيانه فى كتاب الصلوة (قوله صلى الله عليه وسلم يكون فى آخر امتى خليفة يحثى المال حثيا ولا يعده عدا) وفى رواية يحثو المال حثيا قال اهل اللغة يقال حثيت احثى حثيا وحثوت احثو حثوا لغتان وقد جاءت اللغتان فى هذا الحديث فجاء مصدر الثانية على فعل الاولى وهو جائز من باب قوله تعالى والله انبتكم من الارض نباتا والحثو هو الكف بالبدين وهذا الحثو الذى يفعله هذا الخليفة يكون بكثرة الاموال الغنائم والفتوحات مع سخاء نفسه (قوله صلى الله عليه وسلم بؤس ابن سمية تقتلك فئة باغية وفى رواية ويس او يا ويس ابن سمية قال لعمار تقتلك الفئة الباغية) اما الرواية الاولى فهو بؤس بلا موحدة مضمومة وبعدها همزة والبؤس والبأساء الكروه والشدة والمعنى يا بؤس ابن سمية ما اشده واعظمه واما الرواية الثانية فهى ويس بفتح الواو واسكان المثناة ووقع فى رواية البخارى فى باب ذكر ابن سمية قال الاصمعى ويح كلمة ترحم وويس تصغير ويا اى قل منها فى ذلك قال الهروى ويح يقال لمن وقع فى هلكة لا يستحقها فيترحم بها عليه ويرثى له وويل لمن يستحقها وقال الفراء ويح وويس بمعنى ويل وعن على رضى الله عنه ويح باب رحمة وويل باب عذاب

وحدثنی اسحاق بن منصور انا عبد الصمد بن عبد الوارث نا شعبة نا خالد الحذاء عن سعید بن ابی الحسن والحسن عن امهما عن ام سلمة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة نا اسماعیل بن ابراهیم عن ابن عون عن الحسن عن امه عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تقتل عمارا الفئة الباغیة **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة نا ابو اسامة نا شعبة عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یهلک امتی هذا الحی من قریش قالوا فما تامرنا قال لو ان الناس اعتزلوهم **وحدثنا** احمد بن ابراهیم الدورقی واحمد بن عثمان النوفلی قالا نا ابو داود نا شعبة فی هذا الاسناد فی معناه **وحدثنا** عمرو الناقد وابن ابی عمر واللفظ لابن ابی عمر قالا نا سفیان عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قدمات کسری فلا کسری بعده واذا هلک قیصر فلا قیصر بعده والذی نفسی بیده لتنفقن کنوزهما فی سبیل الله **حدثنی** حرملة بن یحیی انا ابن وهب اخبرنی یونس ح **وحدثنی** ابن رافع وعبد بن حمید عن عبد الرزاق قال اخبرنا معمر کلاهما عن الزهری باسناد سفیان ومعنی حدیثه **حدثنا** محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هلاک کسری ثم لا یکون کسری بعده وقیصر لیهلکن ثم لا یکون قیصر بعده ولتقسمن کنوزهما فی سبیل الله **حدثنا** قتیبة بن سعید نا جریر عن عبد الملک بن عمیر عن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا هلک کسری فلا کسری بعده فذکر بمثل حدیث ابی هریرة سواء **حدثنا** قتیبة بن سعید وابو کامل الجحدری قالا نا ابو عوانة عن سماک ابن حرب عن جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لتفتحن عصابة من المسلمین او من المؤمنین کنز آل کسری الذی فی الابیض قال قتیبة من المسلمین ولم یشک **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سماک بن حرب قال سمعت جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث ابی عوانة **حدثنا** قتیبة بن سعید نا عبد العزیز یعنی ابن محمد عن ثور وهو ابن زید الدیلی عن ابی الغیث عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال سمعتم بمدینة جانب منها فی البر وجانب منها فی البحر قالوا نعم یا رسول الله قال لا تقوم الساعة حتی یغزوها سبعون الفا من بنی اسحاق فاذا جاءوها نزلوا فلم یقاتلوا بسلاح ولم یرموا بسهم قالوا لا الٰه الا الله والله اکبر فیسقط احد جانبیها قال ثور لا اعلمه الا قال الذی فی البحر ثم یقول الثانیة لا الٰه الا الله والله اکبر فیسقط جانبها الآخر ثم یقول الثالثة لا الٰه الا الله والله اکبر فیفرج لهم فیدخلونها فیغنموا فبینما هم یقتسمون المغانم اذ جاءهم الصریخ فقال ان الدجال قد خرج فیترکون کل شیء ویرجعون **حدثنی** محمد بن مرزوق نا بشر بن عمر الزهرانی حدثنی سلیمان بن بلال نا ثور بن زید الدیلی فی هذا الاسناد بمثله **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة نا محمد بن بشر نا عبید الله عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لتقاتلن الیهود فلتقتلنهم حتی یقول الحجر یا مسلم هذا یهودی فتعال فاقتله **وحدثناه** محمد بن المثنی وعبید الله بن سعید قالا نا یحیی عن عبید الله بهذا الاسناد وقال فی حدیثه هذا یهودی ورائی **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة نا ابو اسامة اخبرنی عمر بن حمزة قال سمعت سالما یقول انا عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تقاتلون انتم ویهود حتی یقول الحجر یا مسلم هذا یهودی ورائی تعال فاقتله **حدثنا** حرملة بن یحیی انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب حدثنی سالم ان عبد الله بن عمر اخبره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تقاتلکم الیهود فتسلطون علیهم حتی یقول الحجر یا مسلم هذا یهودی ورائی فاقتله **حدثنا** قتیبة بن سعید نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی یقاتل المسلمون الیهود فیقتلهم المسلمون حتی یختبئ الیهودی من وراء الحجر والشجر فیقول الحجر او الشجر یا مسلم یا عبد الله هذا یهودی خلفی فتعال فاقتله الا الغرقد فانه من شجر الیهود **حدثنا** یحیی بن یحیی وابو بکر بن ابی شیبة قال یحیی انا وقال ابو بکر نا ابو الاحوص ح **وحدثنا** ابو کامل الجحدری نا ابو عوانة کلاهما عن سماک عن جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان بین یدی الساعة کذابین وزاد فی حدیث ابی الاحوص قال فقلت له انت سمعت هذا من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم **وحدثنی** ابن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سماک بهذا الاسناد مثله قال سماک وسمعت انی یقول قال جابر فاحذروهم

وقال سیبویه ویح کلمة زجر لمن اشرف علی الهلکة وویل لمن وقع فیها والله اعلم والفئة الطائفة والفرقة قال العلماء هذا الحدیث حجة ظاهرة فی ان علیا رضی الله عنه کان محقا مصیبا والطائفة الاخری بغاة لکنهم مجتهدون فلا اثم علیهم لذلک کما قدمناه فی مواضع منها هذا الباب وفیه معجزة ظاهرة لرسول الله صلی الله علیه وسلم من اوجه منها ان عمار یموت قتیلا وانه یقتله مسلمون وانهم بغاة وان الصحابة یقاتلون وانهم یکونون فرقتین باغیة وغیرها وکل هذا قد وقع مثل فلق الصبح صلی الله وسلم علی رسوله الذی لا ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی (**قوله** صلی الله علیه وسلم یهلک امتی هذا الحی من قریش) وفی روایة البخاری هلاک امتی علی یدی غیلمة من قریش هذه الروایة تبین ان المراد بروایة مسلم طائفة من قریش وهذا الحدیث من المعجزات وقد وقع ما اخبر به صلی الله علیه وسلم **قوله** صلی الله علیه وسلم قدمات کسری فلا کسری بعده واذا هلک قیصر فلا قیصر بعده والذی نفسی بیده لتنفقن کنوزهما فی سبیل الله) قال الشافعی وسائر العلماء معناه لا یکون کسری بالعراق ولا قیصر بالشام کما کان فی زمنه صلی الله علیه وسلم فاعلمنا صلی الله علیه وسلم بانقطاع ملکهما فی هذین الاقلیمین فکان کما قال صلی الله علیه وسلم فاما کسری فانقطع ملکه وزال بالکلیة من جمیع الارض وتمزق ملکه کل ممزق وامحل بدعوة رسول الله صلی الله علیه وسلم واما قیصر فانهزم من الشام ودخل اقاصی بلاده فافتتح المسلمون بلادهما واستقرت للمسلمین بحمد الله وانفق المسلمون کنوزهما فی سبیل الله کما اخبر صلی الله علیه وسلم وهذه معجزات ظاهرة وکسری بفتح الکاف وکسرها لغتان مشهورتان وفی روایة لتنفقن کنوزهما فی سبیل الله وفی روایة لتقسمن کنوزهما فی سبیل الله وقع الامران قسمت کنوزهما فی سبیل الله وهو الغزو ثم انفقها المسلمون فی سبیل الله وفی روایة کنز آل کسری الذی فی الابیض ای الذی فی قصره الابیض او قصوره ودوره البیض **قوله** صلی الله علیه وسلم فی المدینة التی بعضها فی البر وبعضها فی البحر یغزوها سبعون الفا من بنی اسحاق) قال القاضی کذا هو فی جمیع اصول صحیح مسلم من بنی اسحق قال قال بعضهم المعروف المحفوظ من بنی اسمٰعیل وهو الذی یدل علیه الحدیث وسیاقه لانه انما اراد العرب فی هذه المدینة هی القسطنطنیة (**قوله** صلی الله علیه وسلم الا الغرقد فانه من شجر الیهود) الغرقد نوع من شجر الشوک معروف ببلاد بیت المقدس وهناک یکون قتل الدجال والیهود قال ابو حنیفة الدینوری اذا عظمت العوسجة صارت غرقدة (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریبا من ثلاثین کلهم یزعم انه رسول الله) معنی یبعث یخرج ویظهر وسبق فی اول الکتاب تفسیر الدجال انه المموه وهو المتمویه وقد قیل غیر ذلک وقد وجد من هؤلاء خلق کثیرون فی الاعصار واهلکهم الله تعالی وقلع آثارهم وکذلک یفعل بمن بقی منهم

حدثنی زهیر بن حرب واسحاق بن منصور قال اسحاق انا وقال زهیر نا عبد الرحمن وهو ابن مهدی عن مالك عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریبا من ثلاثین کلهم یزعم انه رسول الله حدثنا محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله غیر انه قال حتی ینبعث حدثنا عثمان بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم واللفظ لعثمان قال اسحاق انا وقال عثمان نا جریر عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد الله قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فمررنا بصبیان فیهم ابن صیاد ففر الصبیان وجلس ابن صیاد فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم کره ذلك فقال له النبی صلی الله علیه وسلم تربت یداك اتشهد انی رسول الله فقال لا بل تشهد انی رسول الله فقال عمر بن الخطاب ذرنی یا رسول الله حتی اقتله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یکن الذی تری فلن تستطیع قتله حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر واسحاق بن ابراهیم وابو کریب واللفظ لابی کریب قال ابن نمیر نا وقال الآخران انا ابو معاویة نا الاعمش عن شقیق عن عبد الله قال کنا نمشی مع النبی صلی الله علیه وسلم فمررنا بابن صیاد فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم قد خبأت لك خبیأ فقال دخ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اخسأ فلن تعدو قدرك فقال عمر یا رسول الله دعنی فاضرب عنقه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم دعه فان یکن الذی تخاف لن تستطیع قتله حدثنا محمد بن المثنی نا سالم بن نوح عن الجریری عن ابی نضرة عن ابی سعید قال لقیه رسول الله صلی الله علیه وسلم وابو بکر وعمر فی بعض طرق المدینة فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اتشهد انی رسول الله فقال هو تشهد انی رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم آمنت بالله وملائکته وکتبه ما تری قال اری عرشا علی الماء فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تری عرش ابلیس علی البحر وما تری قال اری صادقین وکاذبا او کاذبین وصادقا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لبس علیه دعوه حدثناه یحیی بن حبیب ومحمد بن عبد الاعلی قالا نا المعتمر قال سمعت ابی نا ابو نضرة عن جابر بن عبد الله قال لقی نبی الله صلی الله علیه وسلم ابن صائد ومعه ابو بکر وعمر وابن صائد مع الغلمان فذکر نحو حدیث الجریری حدثنی عبید الله بن عمر القواریری ومحمد بن المثنی قالا نا عبد الاعلی نا داود عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری قال صحبت ابن صیاد الی مکة فقال لی ما قد لقیت من الناس یزعمون انی الدجال الست سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انه لا یولد له قال قلت بلی قال فقد ولد لی اولیس سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یدخل المدینة ولا مکة قلت بلی قال فقد ولدت بالمدینة وها انا ارید مکة قال ثم قال لی فی آخر قوله اما والله انی لاعلم مولده ومکانه واین هو قال فلبسنی

باب ذکر ابن صیاد

باب ذکر ابن صیاد یقال له ابن صیاد وابن صائد وسمی بهما فی هذه الاحادیث واسمه صاف قال العلماء وقصته مشکلة وامره مشتبه فی انه هل هو المسیح الدجال المشهور ام غیره ولا شك فی انه دجال من الدجاجلة قال العلماء وظاهر الاحادیث ان النبی صلی الله علیه وسلم لم یوح الیه بانه المسیح الدجال ولا غیره وانما اوحی الیه بصفات الدجال وکان فی ابن صیاد قرائن محتملة فلذلك کان النبی صلی الله علیه وسلم لا یقطع بانه الدجال ولا غیره ولهذا قال لعمر رضی الله عنه ان یکن هو فلن تستطیع قتله واما احتجاجه هو بانه مسلم والدجال کافر وبانه لا یولد للدجال وقد ولد له هو وان لا یدخل مکة والمدینة وان ابن صیاد دخل المدینة وهو متوجه الی مکة فلا دلالة فیه لان النبی صلی الله علیه وسلم انما اخبر عن صفاته وقت فتنته وخروجه فی الارض ومن اشتباه قصته وکونه احد الدجاجلة الکذابین قوله للنبی صلی الله علیه وسلم اتشهد انی رسول الله ودعواه انه یاتیه صادق وکاذب وانه یری عرشا فوق الماء وانه لا یکره ان یکون هو الدجال وانه یعرف موضعه وقوله انی لاعرفه واعرف مولده واین هو الآن وانتفاخه حتی ملأ السکة واما اظهاره الاسلام وحجه وجهاده واقلاعه عما کان علیه فلیس بصریح فی انه غیر الدجال قال الخطابی واختلف السلف فی امره بعد کبره فروی عنه انه تاب من ذلك القول ومات بالمدینة وانهم لما ارادوا الصلوة علیه کشفوا عن وجهه حتی رآه الناس وقیل لهم اشهدوا قال وکان ابن عمر وجابر فیما روی عنهما یحلفان ان ابن صیاد هو الدجال لا یشکان فیه فقیل لجابر انه اسلم فقال وان اسلم فقیل انه دخل مکة وکان فی المدینة فقال وان دخل وروی ابو داود فی سننه باسناد صحیح عن جابر قال فقدنا ابن صیاد یوم الحرة وهذا یبطل روایة من روی انه مات بالمدینة وصلی علیه وقد روی مسلم فی هذه الاحادیث ان جابر بن عبد الله حلف بالله تعالی ان ابن صیاد هو الدجال وانه سمع عمر رضی الله عنه یحلف علی ذلك عند النبی صلی الله علیه وسلم فلم ینکره النبی صلی الله علیه وسلم وروی ابو داود باسناد صحیح عن ابن عمر انه کان یقول والله ما اشك ان ابن صیاد هو المسیح الدجال قال البیهقی فی کتابه البعث والنشور اختلف الناس فی امر ابن صیاد اختلافا کثیرا هل هو الدجال قال ومن ذهب الی انه غیره احتج بحدیث تمیم الداری فی قصة الجساسة الذی ذکره مسلم بعد هذا قال ویجوز ان توافق صفة ابن صیاد صفة الدجال کما ثبت فی الصحیح ان اشبه الناس بالدجال عبد العزی بن قطن ولیس هو کما قال وکان امر ابن صیاد فتنة ابتلی الله تعالی بها عباده فعصم الله تعالی منها المسلمین ووقاهم شرها قال ولیس فی حدیث جابر اکثر من سکوت النبی صلی الله علیه وسلم لقول عمر فیحتمل انه صلی الله علیه وسلم کان کالمتوقف فی امره ثم جاءه البیان انه غیره کما صرح به فی حدیث تمیم هذا کلام البیهقی وقد اختار انه غیره وقد قدمنا انه صح عن عمر وعن ابن عمر وجابر رضی الله عنهم انه الدجال والله اعلم فان قیل کیف لم یقتله النبی صلی الله علیه وسلم مع انه ادعی بحضرته النبوة فالجواب من وجهین ذکرهما البیهقی وغیره احدهما انه کان غیر بالغ واختار القاضی عیاض هذا الجواب والثانی انه کان فی ایام مهادنة الیهود وحلفائهم وجزم الخطابی فی معالم السنن بهذا الجواب الثانی قال لان النبی صلی الله علیه وسلم بعد قدومه المدینة کتب بینه وبین الیهود کتاب صلح علی ان لا یهاجوا ویترکوا علی امرهم وکان ابن صیاد منهم او دخیلا فیهم قال الخطابی واما امتحان النبی صلی الله علیه وسلم بما خبأه له من آیة الدخان فلانه کان یبلغه ما یدعیه من الکهانة ویتعاطاه من الکلام فی الغیب فامتحنه لیعلم حقیقة حاله ویظهر ابطال حاله للصحابة وانه کاهن ساحر یاتیه الشیطان فیلقی علی لسانه ما تلقیه الشیاطین الی الکهنة فامتحنه باضمار قول الله تعالی فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین وقال خبأت لك خبیأ فقال هو الدخ ای الدخان وهی لغة فیه فقال له النبی صلی الله علیه وسلم اخسأ فلن تعدو قدرك ای لا تجاوز قدرك وقدر امثالك من الکهان الذین یحفظون من القاء الشیاطین کلمة واحدة من جملة کثیرة بخلاف الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم فانهم یوحی الله تعالی الیهم من علم الغیب ما یوحی فیکون واضحا کاملا وبخلاف ما یلهمه الله الاولیاء من الکرامات والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم خبأت لك خبیأ) هکذا هو فی معظم النسخ وهکذا نقله القاضی عن جمهور رواة مسلم خبیأ بباء موحدة مکسورة ثم مثناة وفی بعض النسخ خبأ بموحدة فقط ساکنة وکلاهما صحیح (قوله هو الدخ) هو بضم الدال وتشدید الخاء وهی لغة فی الدخان کما قدمناه وحکی صاحب نهایة الغریب فیه فتح الدال وضمها والمشهور فی کتب اللغة والحدیث ضمها فقط والجمهور علی ان المراد بالدخ هنا الدخان وانها لغة فیه وخالفهم الخطابی وقال لا معنی للدخان هنا لانه لیس مما یخبأ فی کف او کم کما قال بل الدخ بیت موجود بین النخیل والبساتین قال الا ان یکون معنی خبأت اضمرت لك اسم الدخان فیجوز والصحیح المشهور انه صلی الله علیه وسلم اضمر له آیة الدخان وهی قوله تعالی فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین قال القاضی قال الداودی وقیل کانت سورة الدخان مکتوبة فی یده صلی الله علیه وسلم وقیل کتب الآیة فی یده قال القاضی واصح الاقوال انه لم یهتد من الآیة التی اضمرها النبی صلی الله علیه وسلم الا لهذا اللفظ الناقص علی عادة الکهان اذا القی الشیطان الیهم بقدر ما یخطف قبل ان یدرکه الشهاب ویدل علیه قوله صلی الله علیه وسلم اخسأ ولن تعدو قدرك ای القدر الذی یدرك الکهان من الاهتداء الی بعض الشیء وما لا یبین منه حقیقته ولا یصل الی بیان وتحقیق امور الغیب ومعنی اخسأ ابعد فلن تعدو قدرك والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم لبس علیه) هو بضم اللام وتخفیف الباء ای خلط علیه امره کما صرح فی قوله فی الروایة الاخری خلط علیك الامر ای ما یاتیه به شیطانه فخلط (قوله فلبسنی) بالتخفیف ایضا ای جعلنی اتلبس فی امره واشك فیه

حدثنا یحیی بن حبیب و محمد بن عبد الاعلی قالا نا المعتمر قال سمعت ابی یحدث عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری قال قال لی ابن صائد فاخذتنی منه ذمامة هذا عذرت الناس مالی ولکم یا اصحاب محمد الم یقل نبی الله صلی الله علیه وسلم انه یهودی وقد اسلمت قال ولا یولد له وقد ولد لی وقال ان الله قد حرم علیه مکة وقد حجت قال فما زال حتی کاد ان یاخذ فی قوله قال فقال ما والله انی لا اعلم الآن حیث هو واعرف ابا ه وامه قال وقیل له ایسرک انک ذاک الرجل قال فقال لو عرض علی ما کرهت حدثنا محمد بن المثنی نا سالم بن نوح انا الجریری عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری قال خرجنا حجاجا او عمارا ومعنا ابن صائد قال فنزلنا منزلا فتفرق الناس وبقیت انا وهو فاستوحشت منه وحشة شدیدة مما یقال علیه قال وجاء بمتاعه فوضعه مع متاعی فقلت ان الحر شدید فلو وضعته تحت تلک الشجرة قال ففعل قال فرفعت لنا غنم فانطلق فجاء بعس فقال اشرب ابا سعید فقلت ان الحر شدید واللبن حار ومابی الا انی اکره ان اشرب عن یده او قال اخذ عن یده فقال یا سعید لقد هممت ان اخذ حبلا فاعلقه بشجرة ثم اختنق مما یقول لی الناس یا ابا سعید من خفی علیه حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم ما خفی علیکم معشر الانصار السنتم من اعلم الناس بحدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم الیس قد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هو کافر وانا مسلم او لیس قد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هو عقیم لا یولد له وقد ترکت ولدی بالمدینة او لیس قد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یدخل المدینة ولا مکة وقد اقبلت من المدینة وانا ارید مکة قال ابو سعید حتی کدت ان اعذره ثم قال ما والله انی لاعرفه واعرف مولده واین هو الآن قال قلت له تبا لک سائر الیوم حدثنا نصر بن علی الجهضمی نا بشر یعنی ابن مفضل عن ابی مسلمة عن ابی نضرة عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لابن صائد ما تربة الجنة قال درمکة بیضاء مسک یا ابا القاسم قال صدقت حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا ابو اسامة عن الجریری عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری ان ابن صیاد سال النبی صلی الله علیه وسلم عن تربة الجنة فقال درمکة بیضاء مسک خالص حدثنا عبید الله بن معاذ العنبری نا ابی نا شعبة عن سعد بن ابراهیم عن محمد بن المنکدر قال رایت جابر بن عبد الله یحلف بالله ان ابن صائد الدجال فقلت اتحلف بالله قال انی سمعت عمر یحلف علی ذلک عند النبی صلی الله علیه وسلم فلم ینکره النبی صلی الله علیه وسلم حدثنی حرملة بن یحیی بن عبد الله بن حرملة بن عمران التجیبی اخبرنی ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب ان سالم بن عبد الله اخبره ان عبد الله بن عمر اخبره ان عمر بن الخطاب انطلق مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی رهط قبل ابن صیاد حتی وجده یلعب مع الصبیان عند اطم بنی مغالة وقد قارب ابن صیاد یومئذ الحلم فلم یشعر حتی ضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم ظهره بیده ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لابن صیاد اتشهد انی رسول الله فنظر الیه ابن صیاد فقال اشهد انک رسول الامیین فقال ابن صیاد لرسول الله صلی الله علیه وسلم اتشهد انی رسول الله فرفضه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال آمنت بالله وبرسله ثم قال له رسول الله صلی الله علیه وسلم ماذا ترای قال ابن صیاد یاتینی صادق وکاذب فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم خلط علیک الامر ثم قال له رسول الله صلی الله علیه وسلم انی قد خبأت لک خبیأ فقال ابن صیاد هو الدخ فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اخسأ فلن تعدو قدرک فقال عمر بن الخطاب ذرنی یا رسول الله اضرب عنقه فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یکنه فلن تسلط علیه وان لم یکنه فلا خیر لک فی قتله وقال سالم بن عبد الله سمعت عبد الله ابن عمر یقول انطلق بعد ذلک رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بن کعب الی النخل التی فیها ابن صیاد حتی اذا دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم النخل طفق یتقی بجذوع النخل وهو یختل ان یسمع من ابن صیاد شیأ قبل ان یراه ابن صیاد فراه رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو مضطجع علی فراشه فی قطیفة له فیها زمزمة فرأت ام ابن صیاد رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یتقی بجذوع النخل فقالت لابن صیاد یا صاف وهو اسم ابن صیاد هذا محمد فثار ابن صیاد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو ترکته بین قال سالم قال عبد الله بن عمر فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الناس فاثنی علی الله بما هو اهله ثم ذکر الدجال

(قوله فاخذتنی منه ذمامة) هو بذال معجمة مفتوحة ثم میم مخففة ای حیاء واشفاق من الذم واللوم (قوله حتی کاد ان یاخذ فی قوله) هو بتشدید الذال وقوله مرفوع وهو فاعل یاخذ ای یؤثر واصدقه فی دعواه (قوله فجاء بعس) هو بضم العین وهو القدح الکبیر وجمعه عساس بکسر العین واعساس (قوله تبا لک سائر الیوم) ای خسرانا وهلاکا لک فی باقی الیوم وهو منصوب بفعل مضمر متروک الاظهار (قوله فی تربة الجنة هی درمکة بیضاء مسک خالص) قال العلماء معناه انها فی البیاض درمکة وفی الطیب مسک والدرمک هو الدقیق الحواری الخالص البیاض وذکر مسلم الروایتین فی ان النبی صلی الله علیه وسلم سال ابن صیاد عن تربة الجنة وان ابن صیاد سال النبی صلی الله علیه وسلم قال القاضی قال بعض اهل النظر الروایة الثانیة اظهر (قوله ان عمر رضی الله عنه حلف بحضرة النبی صلی الله علیه وسلم ان ابن صیاد هو الدجال استدل به جماعة علی جواز الیمین بالظن وانه لا یشترط فیها الیقین وهذا متفق علیه عندنا حتی لو رای بخط ابیه المیت ان لعبده زیدا کذا وغلب علی ظنه انه خطه ولم یتیقن جاز له الحلف علی استحقاقه (قوله فی روایة حرملة عن ابن وهب عن یونس عن ابن شهاب عن سالم عن ابن عمر ان عمر انطلق) هکذا هو فی جمیع النسخ وحکی القاضی انه سقط فی نسخة ابن ماهان ذکر ابن عمر وصار عنده منقطعا قال هو وغیره والصواب فی روایة الجمهور متصلا بذکر ابن عمر (قوله عند اطم بنی مغالة) هکذا هو فی بعض النسخ بنی مغالة وفی بعضها ابن مغالة والاول هو المشهور والمغالة بفتح المیم وتخفیف الغین المعجمة وذکر مسلم فی روایة الحسن الحلوانی التی بعد هذه انه اطم بنی معاویة بضم المیم وبالعین المهملة قال العلماء المشهور المعروف هو الاول قال القاضی وهو مغالة کل ما کان علی یمینک اذا وقفت آخر البلاط مستقبل مسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم والاطم بضم الهمزة والطاء هو الحصن جمعه آطام (قوله فرفضه) هکذا هو فی اکثر النسخ بلا دنا فرفضه بالضاد المعجمة وقال القاضی روایتنا فیه عن الجماعة بالصاد المهملة قال بعضهم الرفص بالصاد المهملة الضرب بالرجل مثل الرفس بالسین قال فان صح هذا فهو بمعناه قال لکن لم اجد هذه اللفظة فی اصول اللغة قال ووقع فی روایة القاضی التمیمی فرفضه بضاد معجمة وهو وهم قال وفی البخاری من روایة المروزی فرقصه بالقاف والصاد المهملة ولا وجه له وفی البخاری فی کتاب الادب فرفضه بضاد معجمة قال ورواه الخطابی فی غریبه فرصه بصاد مهملة ای ضغطه حتی ضم بعضه الی بعض ومنه قوله تعالی بنیان مرصوص قلت ویجوز ان یکون معنی رفضه بالمعجمة ای ترکه سواله الاسلام لیأسه منه حینئذ ثم شرع فی سواله عما یری والله اعلم (قوله وهو یختل ان یسمع من ابن صیاد شیأ) هو بکسر التاء ای یخدع ابن صیاد ویستغفله لیسمع شیأ من کلامه ویعلم هو والصحابة حاله فی انه کاهن ام ساحر ونحو هما وفیه کشف احوال من تخاف مفسدته وفیه کشف الامام الامور المهمة بنفسه (قوله انه فی قطیفة له فیها زمزمة) القطیفة کساء مخمل سبق بیانها مرات وقد وقعت هذه اللفظة فی معظم نسخ مسلم زمزمة بزایین معجمتین وفی بعضها براءین مهملتین ووقع فی البخاری بالوجهین ونقل القاضی عن جمهور رواة مسلم انه بالمعجمتین وانه فی بعضها رمزة براء اولا وزای آخرا وحذف المیم الثانیة وهو صوت خفی لا یکاد یفهم اولا یفهم (قوله فثار ابن صیاد) ای نهض من مضجعه وقام

فقال انی لانذرکموہ وما من نبی الا قد انذر قومہ لقد انذر نوح قومہ ولکن اقول لکم فیہ قولا لم یقلہ نبی لقومہ تعلموا انہ اعور وان اللہ تبارک وتعالی لیس باعور
قال ابن شہاب واخبرنی عمر بن ثابت الانصاری انہ اخبرہ بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم حدثہم الناس
الدجال انہ مکتوب بین عینیہ کافر یقرأہ من کرہ عملہ او یقرأہ کل مؤمن وقال تعلموا انہ لن یری احد منکم ربہ حتی یموت **حدثنا** الحسن بن علی الحلوانی وعبد بن
حمید قالا انا یعقوب بن ابراھیم بن سعد انا ابی عن صالح عن ابن شہاب قال اخبرنی سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر قال انطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ومعہ رھط من اصحابہ فیہم عمر بن الخطاب حتی وجد ابن صیاد غلاما قد ناھز الحلم یلعب مع الغلمان عند اطم بنی معاویۃ وساق الحدیث بمثل حدیث یونس
الی منتہی حدیث عمر بن ثابت وفی الحدیث عن یعقوب قال قال ابی یعنی فی قولہ لو ترکتہ ابین قال لو ترکتہ امہ **وحدثنا** عبد بن حمید وسلمۃ بن شبیب
جمیعا عن عبد الرزاق انا معمر عن الزھری عن سالم عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بابن صیاد فی نفر من اصحابہ فیہم عمر بن الخطاب وھو یلعب مع
الغلمان عند اطم بنی مغالۃ وھو غلام یعنی حدیث یونس وصالح غیر ان عبد بن حمید لم یذکر حدیث ابن عمر فی انطلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع ابی بن کعب الی
النخل **حدثنا** عبد بن حمید انا روح بن عبادۃ انا ھشام عن ابوب عن نافع قال لقی ابن عمر ابن صیاد فی بعض طرق المدینۃ فقال لہ قولا اغضبہ فانتفخ حتی ملأ
السکۃ فدخل ابن عمر علی حفصۃ وقد بلغہا فقالت لہ رحمک اللہ ما اردت من ابن صیاد ما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما یخرج من غضبۃ یغضبہا **حدثنا**
محمد بن المثنی انا حسین یعنی ابن حسن بن یسار انا ابن عون عن نافع قال کان نافع یقول ابن صیاد قال قال ابن عمر لقیتہ مرتین قال فلقیتہ فقلت لبعضہم ھل
تحدثون انہ ھو قال لا واللہ قال قلت کذبنی واللہ لقد اخبرنی بعضکم انہ لن یموت حتی یکون اکثرکم مالا وولدا فکذلک ھو زعموا الیوم قال فتحدثنا ثم فارقتہ قال فلقیتہ
لقیۃ اخری وقد نفرت عینہ قال فقلت متی فعلت عینک ما اری قال لا ادری قال قلت لا تدری وھی فی راسک قال ان شاء اللہ خلقہا فی عصاک ھذہ قال فنخر کاشد
نخیر حمار سمعت قال فزعم بعض اصحابی انی ضربتہ بعصی کانت معی حتی تکسرت وانا واللہ فما شعرت قال وجاء حتی دخل علی ام المؤمنین فحدثہا فقالت ما تریدا الیہ
الم تعلم انہ قد قال ان اول ما یبعثہ علی الناس غضب یغضبہ **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبۃ انا ابو اسامۃ ومحمد بن بشر قالا انا عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر ح
وحدثنا ابن نمیر واللفظ لہ انا محمد بن بشر انا عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر الدجال بین ظہرانی الناس فقال ان اللہ
تبارک وتعالی لیس باعور الا ان المسیح الدجال اعور العین الیمنی کان عینہ عنبۃ طافئۃ

(**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم فی الدجال ما من نبی الا قد انذر قومہ لقد انذر نوح قومہ) ہذا الانذار لعظم فتنتہ وشدۃ امرہا (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا انہ اعور) اتفق الرواۃ علی ضبطہ تعلموا
بفتح العین واللام المشددۃ وکذا نقلہ القاضی وغیرہ عنہم قالوا ومعناہ اعلموا وتحققوا یقال تعلم بالفتح مشددا بمعنی اعلم (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا انہ لن یری احد منکم ربہ حتی یموت)
قال المازری ہذا الحدیث فیہ تنبیہ علی اثبات رؤیۃ اللہ تعالی فی الآخرۃ وہو مذہب اہل الحق ولو کانت مستحیلۃ کما یزعم المعتزلۃ لم یکن للتقیید بالموت معنی والاحادیث بمعنی ہذا کثیرۃ
سبقت فی کتاب الایمان جملۃ منہا مع آیات من القرآن وسبق ہناک تقریر المسئلۃ قال القاضی ومذہب اہل الحق انہا غیر مستحیلۃ فی الدنیا بل ممکنۃ ثم اختلفوا فی وقوعہا ومن منعہ
تمسک بہذا الحدیث مع قولہ تعالی لا تدرکہ الابصار علی مذہب من تاولہ فی الدنیا وکذلک اختلفوا فی رؤیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربہ لیلۃ الاسراء وللسلف من الصحابۃ والتابعین و
من بعدہم ثم الائمۃ الفقہاء والمحدثین والنظار فی ذلک خلاف معروف وقال اکثرہم نفیہا فی الدنیا سببہ المنع ضعف قوی الآدمی فی الدنیا عن احتمالہا کما لم یحتملہا موسی صلی اللہ علیہ
وسلم فی الدنیا واللہ اعلم (**قولہ** ناہز الحلم) ای قارب البلوغ (**قولہ** فانتفخ حتی ملأ السکۃ) السکۃ بکسر السین الطریق وجمعہا سکک قال ابو عبید اصل السکۃ الطریق المصطفۃ من النخل
قال وسمیت الازقۃ سککا لاصطفاف الدور فیہا (**قولہ** فلقیتہ لقیۃ اخری) قال القاضی فی المشارق روینا ہ لقیۃ بضم اللام قال ثعلب وغیرہ یقولونہ بفتحہا ہذا کلام القاضی والمعروف
فی اللغۃ والروایۃ ببلادنا الفتح (**قولہ** وقد نفرت عینہ) بفتح النون والفاء ای ورمت ونتأت وذکر القاضی انہ روی علی اوجہ اخر والظاہر انہا تصحیف

باب ذکر الدجال وصفتہ وما معہ

ذکر الدجال قد سبق فی شرح خطبۃ الکتاب بیان اشتقاقہ وغیرہ وسبق فی کتاب الصلوۃ بیان تسمیۃ المسیح واشتقاقہ والخلاف فی ضبطہ قال القاضی ہذہ الاحادیث التی ذکرہا مسلم
وغیرہ فی قصۃ الدجال حجۃ لمذہب اہل الحق فی صحۃ وجودہ وانہ شخص بعینہ ابتلی اللہ بہ عبادہ واقدرہ علی اشیاء من مقدورات اللہ تعالی من احیاء الموتی الذی یقتلہ ومن
ظہور زہرۃ الدنیا والخصب معہ وجنتہ وناریہ وانہار ونحریہ واتباع کنوز الارض لہ وامرہ السماء ان تمطر فتمطر والارض ان تنبت فتنبت فیقع کل ذلک بقدرۃ اللہ تعالی ومشیتہ ثم
یعجزہ اللہ تعالی بعد ذلک فلا یقدر علی قتل ذلک الرجل ولا غیرہ ویبطل امرہ ویقتلہ عیسی صلی اللہ علیہ وسلم ویثبت اللہ الذین آمنوا ہذا مذہب اہل السنۃ وجمیع المحدثین
والفقہاء والنظار خلافا لمن انکرہ وابطل امرہ من الخوارج والجہمیۃ وبعض المعتزلۃ وخلافا للجبائی المعتزلی وموافقیہ من الجہمیۃ وغیرہم فی انہ صحیح الوجود ولکن الذی یدعی
مخارق وخیالات لاحقائق لہا وزعموا انہ لو کان حقا لم یوثق بمعجزات الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم وہذا غلط من جمیعہم لانہ لم یدع النبوۃ فیکون ما معہ کالتصدیق لہ وانما یدعی
الالہیۃ وہو فی نفس دعواہ مکذب لہا بصورۃ حالہ ووجود دلائل الحدوث فیہ ونقص صورتہ وعجزہ عن ازالۃ العور الذی فی عینیہ وعن ازالۃ الشاہد بکفرہ المکتوب بین عینیہ ولہذہ
الدلائل وغیرہا لا یغتر بہ الا من لا بصیرۃ لہ من الناس لشدۃ الحاجۃ والفاقۃ رغبۃ فی سد الرمق او تقیۃ وخوفا من اذاہ لان فتنتہ عظیمۃ جدا تدہش العقول وتحیر الالباب مع سرعۃ مروره
فی الارض فلا یمکث بحیث یتامل الضعفاء حالہ ودلائل الحدوث فیہ والنقص فیصدقہ من یصدقہ فی ہذہ الحالۃ ولہذا حذرت الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین من فتنتہ
وتنبہوا علی نقصہ ودلائل ابطالہ واما اہل التوفیق فلا یغترون بہ ولا یخدعون بما معہ لما ذکرناہ من الدلائل المکذبۃ لہ مع ما سبق لہم من العلم بحالہ ولہذا یقول لہ
الذی یقتلہ ثم یحییہ ما ازددت فیک الا بصیرۃ ہذا آخر کلام القاضی رحمہ اللہ (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک وتعالی لیس باعور الا وان المسیح الدجال اعور العین
الیمنی کان عینہ عنبۃ طافئۃ) اما طافئۃ فروایت بالہمزۃ وترکہ وکلاہما صحیح فالمہموزۃ ہے التی ذہب نورہا وغیر المہموزۃ التی نتأت وطفت مرتفعۃ وفیہا
ضوء وقد سبق فی کتاب الایمان بیان ہذا کلہ وبیان الجمع بین الروایتین وانہ جاء فی روایۃ اعور العین الیمنی وفی روایۃ الیسری وکلاہما صحیح

حدثنا ابو الربیع وابو کامل قالا نا حماد وهو ابن زید عن ایوب ح وحدثنا محمد بن عباد نا حاتم یعنی ابن اسمٰعیل عن موسی بن عقبة کلاهما عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله حدثنا محمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة قال سمعت انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من نبی الا وقد انذر امته الاعور الکذاب الا انه اعور وان ربکم عز وجل لیس باعور مکتوب بین عینیه ك ف ر وحدثنا ابن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا معاذ بن هشام حدثنی ابی عن قتادة نا انس بن مالك ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قال الدجال مکتوب بین عینیه ك ف ر ای کافر وحدثنی زهیر بن حرب نا عفان حدثنا عبد الوارث عن شعیب بن الحبحاب عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الدجال ممسوح العین مکتوب بین عینیه کافر ثم تهجاها ك ف ر یقرأه کل مسلم حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر ومحمد بن العلاء واسحاق بن ابراهیم قال اسحاق انا وقال الاخران نا ابو معاویة عن الاعمش عن شقیق عن حذیفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الدجال اعور العین الیسری جفال الشعر معه جنة ونار فناره جنة وجنته نار حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا یزید بن هارون عن ابی مالك الاشجعی عن ربعی بن حراش عن حذیفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لانا اعلم بما مع الدجال منه معه نهران یجریان احدهما رای العین ماء ابیض والاخر رای العین نار تاجج فاما ادرکن احد فلیات النهر الذی یراه نارا ولیغمض ثم لیطاطئ راسه فیشرب منه فانه ماء بارد وان الدجال ممسوح العین علیها ظفرة غلیظة مکتوب بین عینیه کافر یقرأه کل مؤمن کاتب وغیر کاتب حدثنا عبید الله بن معاذ نا ابی نا شعبة ح وحدثنا محمد بن المثنی واللفظ له نا محمد ابن جعفر نا شعبة عن عبد الملك بن عمیر عن ربعی بن حراش عن حذیفة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال فی الدجال ان معه ماء ونارا فناره ماء بارد وماءه نار فلا تهلکوا قال ابو مسعود وانا سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنا علی بن حجر نا شعیب بن صفوان عن عبد الملك بن عمیر عن ربعی بن حراش عن عقبة بن عمرو وابی مسعود الانصاری قال انطلقت معه الی حذیفة بن الیمان فقال له عقبة حدثنی ما سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الدجال قال ان الدجال یخرج وان معه ماء ونارا فاما الذی یراه الناس ماء فنار تحرق واما الذی یراه الناس نارا فماء بارد عذب فمن ادرك ذلك منکم فلیقع فی الذی یراه نارا فانه ماء عذب طیب فقال عقبة وانا قد سمعته تصدیقا لحذیفة حدثنا علی بن حجر السعدی واسحاق بن ابراهیم واللفظ لابن حجر قال اسحاق انا وقال ابن حجر نا جریر عن المغیرة عن نعیم بن ابی هند عن ربعی بن حراش قال اجتمع حذیفة وابو مسعود فقال حذیفة لانا بما مع الدجال اعلم منه ان معه نهرا من ماء ونهرا من نار فاما الذی ترون انه نار ماء واما الذی ترون انه ماء نار فمن ادرك ذلك منکم فاراد الماء فلیشرب من الذی یری انه نار فانه یجده ماء قال ابن مسعود هکذا سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول حدثنی محمد بن رافع نا حسین بن محمد نا شیبان عن یحیی عن ابی سلمة قال سمعت ابا هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا اخبرکم عن الدجال حدیثا ما حدثه نبی قومه انه اعور وانه یجیئ معه مثل الجنة والنار فالتی یقول انها الجنة هی النار وانی انذرتکم به کما انذر به نوح قومه حدثنی ابو خیثمة زهیر بن حرب نا الولید بن مسلم حدثنی عبد الرحمن بن یزید بن جابر حدثنی یحیی بن جابر الطائی قاضی حمص حدثنی عبد الرحمن بن جبیر عن ابیه جبیر بن نفیر الحضرمی انه سمع النواس بن سمعان الکلابی ح وحدثنی محمد بن مهران الرازی واللفظ له نا الولید بن مسلم ثنا عبد الرحمن بن یزید بن جابر عن یحیی بن جابر الطائی عن عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر عن ابیه جبیر بن نفیر عن النواس ابن سمعان قال ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم الدجال ذات غداة فخفض فیه ورفع حتی ظنناه فی طائفة النخل فلما رحنا الیه عرف ذلك فینا فقال ما شانکم قلنا یا رسول الله ذکرت الدجال غداة فخفضت فیه ورفعت حتی ظنناه فی طائفة النخل فقال غیر الدجال اخوفنی علیکم

والعور فی اللغة العیب وعیناه معیبتان عورا وان احدهما طافئة بالهمز لا ضوء فیها والاخری طافیة بلا همزة ظاهرة ناتئة واما قوله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی لیس باعور والدجال اعور فبیان لعلامة بینة تدل علی کذب الدجال دلالة قطعیة بدیهیة یدرکها کل احد ولم یقتصر علی کونه جسما او غیر ذلك من الدلائل القطعیة لکون بعض العوام قد لا یهتدی الیها والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم الدجال ممسوح العین) هذه الممسوحة هی الطافئة بالهمز التی لا ضوء فیها وهی ایضا موصوفة فی الروایة الاخری بانها لیست حجرا ولا ناتئة (قوله صلی الله علیه وسلم مکتوب بین عینیه کافر ثم تهجاها فقال ك ف ر یقرأه کل مسلم وفی روایة یقرأه کل مومن کاتب وغیر کاتب) الصحیح الذی علیه المحققون ان هذه الکتابة علی ظاهرها وانها کتابة حقیقة جعلها الله آیة وعلامة من جملة العلامات القاطعة بکفره وکذبه وابطاله ویظهر الله تعالی لکل مسلم کاتب وغیر کاتب ویخفیها عمن اراد شقاوته وفتنته ولا امتناع فی ذلك وذکر القاضی فیه خلافا منهم من قال هی کتابة حقیقة کما ذکرنا ومنهم من قال هی مجاز واشارة الی سمات الحدوث علیه واحتج بقوله یقرأه کل مومن کاتب وغیر کاتب وهذا مذهب ضعیف) (قوله صلی الله علیه وسلم جفال الشعر) هو بضم الجیم وتخفیف الفاء ای کثیره (قوله صلی الله علیه وسلم معه جنة ونار فجنته نار وناره جنة) وفی روایة نهران وفی روایة ماء ونار قال العلماء هذا من جملة فتنته امتحن الله تعالی به عباده لیحق الحق ویبطل الباطل ثم یفضحه ویظهر للناس عجزه (قوله صلی الله علیه وسلم فاما ادرکن احد فلیات النهر الذی یراه نارا) هکذا هو فی اکثر النسخ ادرکن وفی بعضها ادرکه وهذا الثانی ظاهر واما الاول فغریب من حیث العربیة لان هذه النون لا تدخل علی الفعل الماضی قال القاضی ولعله یدرکن یعنی فغیره بعض الرواة (قوله یراه) بفتح الیاء وضمها (قوله صلی الله علیه وسلم ممسوح العین علیها ظفرة غلیظة) هی بفتح الظاء المعجمة والفاء وهی جلدة تغشی البصر وقال الاصمعی لحمة تنبت عند الماق (قوله سمع النواس بن سمعان) بفتح السین وکسرها (قوله ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم الدجال ذات غداة فخفض فیه ورفع حتی ظنناه فی طائفة النخل) هو بتشدید الفاء فیهما وفی معناه قولان احدهما ان خفض فیه بمعنی حقره وقوله رفعه ای عظمه وفخمه فمن تحقیره وهوانه علی الله تعالی عوره ومنه قوله صلی الله علیه وسلم هو اهون علی الله من ذلك وانه لا یقدر علی قتل احد الا ذلك الرجل ثم یعجز عنه وانه یضمحل امره ویقتل بعد ذلك هو واتباعه ومن تفخیمه وتعظیم فتنته والمحنة به هذه الامور الخارقة للعادة وانه ما من نبی الا وقد انذره قومه والوجه الثانی انه خفض من صوته فی حال کثرة ما تکلم فیه فخفض بعد طول الکلام والتعب لیستریح ثم رفع لیبلغ صوته کل احد بلاغا کاملا مفخما (قوله صلی الله علیه وسلم غیر الدجال اخوفنی علیکم) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا اخوفنی بنون بعد الفاء وکذا نقله القاضی عن روایة الاکثرین قال ورواه بعضهم بحذف النون وهما لغتان صحیحتان ومعناهما واحد قال شیخنا الامام ابو عبد الله بن مالك رحمه الله تعالی الحاجة داعیة الی الکلام فی لفظ هذا الحدیث ومعناه فاما لفظه فکونه یضمن ما لا یعتاد من اضافة اخوف الی یاء المتکلم مقرونة بنون الوقایة وهذا الاستعمال انما یکون مع الافعال المتعدیة والجواب انه کان الاصل اثباتها ولکنه اصل متروك فنبه علیه فی قلیل من کلامهم وانشد فیه ابیاتا منها ما انشده الفراء فما ادری فظنی کل ظن مسلمتی الی قومی شراحی یعنی شراحیل فرخمه فی غیر النداء للضرورة وانشد غیره ولیس الموافینی لیرفد خائبا فان له اضعاف ما کان املا ولافعل التفضیل ایضا شبه بالفعل وخصوصا بفعل التعجب فجاز ان تلحقه النون المذکورة فی الحدیث کما لحقت فی الابیات المذکورة هذا هو الاظهر فی هذه النون هنا ویحتمل ان یکون معناه اخوف لی فابدلت النون من اللام کما ابدلت لی لعن وعن بمعنی لعل وعل واما معنی الحدیث ففیه اوجه اظهرها انه من افعل التفضیل وتقدیره غیر الدجال اخوف مخوفاتی علیکم ثم حذف المضاف الی الیاء ومنه اخوف ما اخاف علی امتی الائمة المضلون

ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجه دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرؤ حجیج نفسه والله خلیفتی علی کل مسلم انه شاب قطط عینه طافئة کانی اشبهه بعبد العزی بن قطن فمن ادرك منکم فلیقرأ علیه فواتح سورة الکهف انه خارج خلة بین الشام والعراق فعاث یمینا وعاث شمالا یا عباد الله فاثبتوا قلنا یا رسول الله وما لبثه فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنة ویوم کشهر ویوم کجمعة وسائر ایامه کایامکم قلنا یا رسول الله فذلك الیوم الذی کسنة اتکفینا فیه صلوة یوم قال لا اقدروا له قدره قلنا یا رسول الله وما اسراعه فی الارض قال کالغیث استدبرته الریح فیاتی علی القوم فیدعوهم فیؤمنون به ویستجیبون له فیامر السماء فتمطر والارض فتنبت فتروح علیهم سارحتهم اطول ما کانت ذری واسبغه ضروعا وامده خواصر ثم یاتی القوم فیدعوهم فیردون علیه قوله فینصرف عنهم فیصبحون ممحلین لیس بایدیهم شیء من اموالهم ویمر بالخربة فیقول لها اخرجی کنوزك فتتبعه کنوزها کیعاسیب النحل ثم یدعو رجلا ممتلئا شبابا فیضربه بالسیف فیقطعه جزلتین رمیة الغرض ثم یدعوه فیقبل ویتهلل وجهه یضحك فبینما هو کذلك اذ بعث الله المسیح بن مریم علیه السلام فینزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق بین مهرودتین واضعا کفیه علی اجنحة ملکین اذا طأطأ راسه قطر واذا رفعه تحدر منه جمان کاللؤلؤ فلا یحل لکافر یجد ریح نفسه الا مات ونفسه ینتهی حیث ینتهی طرفه فیطلبه حتی یدرکه بباب لد فیقتله ثم یاتی عیسی قوما قد عصمهم الله منه فیمسح عن وجوههم ویحدثهم بدرجاتهم فی الجنة فبینما هو کذلك اذ اوحی الله الی عیسی علیه السلام انی قد اخرجت عبادا لی لا یدان لاحد بقتالهم فحرز عبادی الی الطور ویبعث الله یاجوج وماجوج وهم من کل حدب ینسلون فیمر اوائلهم علی بحیرة طبریة فیشربون ما فیها ویمر اخرهم فیقولون لقد کان بهذه مرة ماء ویحصر نبی الله عیسی علیه السلام واصحابه حتی یکون راس الثور لاحدهم خیرا من مائة دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی الله عیسی واصحابه فیرسل علیهم النغف فی رقابهم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدة ثم یهبط نبی الله عیسی علیه السلام واصحابه الی الارض فلا یجدون فی الارض

معناه ان الاشیاء التی اخافها علی امتی احتمالان تخاف الائمة المضلون والثانی ان یکون اخوف من اخاف بمعنی خوف ومعناه غیر الدجال اشد موجبات خوفی علیکم والثالث ان یکون من باب وصف المعانی بما یوصف به الاعیان علی سبیل المبالغة کقولهم فی الشعر الفصیح اشعر شاعر وخوف فلان اخوف من خوفك وتقدیره خوف غیر الدجال اخوف خوفی علیکم ثم حذف المضاف الاول ثم الثانی هذا آخر کلام الشیخ رحمه الله تعالی (قوله صلی الله علیه وسلم انه شاب قطط) هو بفتح القاف والطاء ای شدید جعودة الشعر مساعد للجعودة المحبوبة (قوله صلی الله علیه وسلم انه خارج خلة بین الشام والعراق) هکذا فی نسخ بلادنا خلة بفتح الخاء المعجمة واللام وتنوین الهاء وقال القاضی المشهور فیه خلة بالخاء المهملة ونصب التاء بغیر منونة قیل معناه سمت ذلك وقبالته وفی کتاب العین الخلة موضع حزن وصخور قال ورواه بعضهم حلة بضم اللام وبهاء الضمیر لی نزوله وحلوله قال وکذا ذکره الحمیدی فی الجمع بین الصحیحین قال وذکره الهروی خلة بالخاء المعجمة وتشدید اللام المفتوحتین وفسره بانه ما بین البلدین هذا آخر ما ذکره القاضی وهذا الذی ذکره عن الهروی هو الموجود فی نسخ بلادنا فی الجمع بین الصحیحین ایضا ببلادنا وهو الذی رحجه صاحب نهایة الغریب وفسره بالطریق بینها (قوله فعاث یمینا وعاث شمالا) هو بعین مهملة وثاء مثلثة مفتوحة وهو فعل ماض والعیث الفساد اوا شد الفساد والاسراع فیه یقال منه عاث یعیث وحکی القاضی انه رواه بعضهم نعاث بکسر الثاء منونة اسم فاعل وهو بمعنی الاول (قوله صلی الله علیه وسلم یوم کسنة ویوم کشهر ویوم کجمعة وسائر ایامه کایامکم) قال العلماء هذا الحدیث علی ظاهره وهذه الایام الثلثة طویلة علی هذا القدر المذکور فی الحدیث یدل علیه قوله صلی الله علیه وسلم وسائر ایامه کایامکم واما قولهم یا رسول الله فذلك الیوم الذی کسنة اتکفینا فیه صلوة یوم قال لا اقدروا له قدره فقال القاضی وغیره هذا حکم مخصوص بذلك الیوم شرعه لنا صاحب الشرع قالوا ولولا هذا الحدیث وکلنا الی اجتهادنا لاقتصرنا فیه علی الصلوات الخمس عند الاوقات المعروفة فی غیره من الایام ومعنی اقدروا له قدره انه اذا مضی بعد طلوع الفجر قدر ما یکون بینه وبین الظهر کل یوم فصلوا الظهر ثم اذا مضی بعده قدر ما یکون بینها وبین العصر فصلوا العصر واذا مضی بعد هذا قدر ما یکون بینها وبین المغرب فصلوا المغرب وکذا العشاء والصبح ثم الظهر ثم العصر ثم المغرب وهکذا حتی ینقضی ذلك الیوم وقد وقع فیه صلوات سنة فزائد لکلها مؤداة فی وقتها واما الثانی الذی کشهر والثالث الذی کجمعة فقیاس الیوم الاول ان یقدر لهما کالیوم الاول علی ما ذکرناه والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم فترح علیهم سارحتهم اطول ما کانت ذری واسبغه ضروعا وامده خواصر) اما ترح فمعناه ترجع آخر النهار والسارحة هی الماشیة التی تسرح لتذهب اول النهار الی المرعی واما الذری فبضم الذال المعجمة وهی الاعالی والاسنمة جمع ذروة بضم الذال وکسرها وقوله اسبغه بالسین المهملة والغین المعجمة لی اطوله لکثرة اللبن وکذا امده خواصر لکثرة امتلائها من الشبع (قوله صلی الله علیه وسلم فتتبعه کنوزها کیعاسیب النحل) هی ذکور النحل هکذا فسره ابن قتیبة وآخرون قال القاضی المراد جماعة النحل لا ذکورها خاصة لکنه کنی عن الجماعة بالیعسوب وهو امیرها لانه متی طار تبعته جماعة والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم فیقطعه جزلتین رمیة الغرض) بفتح الجیم علی المشهور وحکی ابن درید کسرها ای قطعتین ومعنی رمیة الغرض انه یجعل بین الجزلتین مقدار رمیة هذا هو الظاهر المشهور وحکی القاضی هذا ثم قال وعندی ان فیه تقدیما وتاخیرا وتقدیره فیصیبه اصابة رمیة الغرض فیقطعه جزلتین والصحیح الاول (قوله صلی الله علیه وسلم فینزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق بین مهرودتین) اما المنارة فبفتح المیم وهذه المنارة موجودة الیوم شرقی دمشق ودمشق بکسر الدال وفتح المیم وهذا هو المشهور وحکی صاحب المطالع کسر المیم وهذا الحدیث من فضائل دمشق وفی عد ثلث لغات کسر العین وضمها وفتحها والمشهور الکسر واما المهرودتان فروی بالدال المهملة والذال المعجمة والمهملة اکثر والوجهان مشهوران للمتقدمین والمتاخرین من اهل اللغة والغریب وغیرهم واکثر ما یقع فی النسخ بالمهملة کما هو المشهور ومعناه لابس مهرودتین ای ثوبین مصبوغین بورس ثم بزعفران وقیل هما شقتان والشقة نصف الملاءة (قوله صلی الله علیه وسلم تحدر منه جمان کاللؤلؤ) الجمان بضم الجیم وتخفیف المیم هی حبات من الفضة تصنع علی هیئة اللؤلؤ الکبار والمراد تحدر منه الماء علی هیئة اللؤلؤ فی صفائه فسمی الماء جمانا لشبهه به فی الصفاء (قوله صلی الله علیه وسلم فلا یحل لکافر یجد ریح نفسه الا مات) هکذا الروایة فلا یحل بکسر الحاء ونفسه بفتح الفاء ومعنی لا یحل لا یمکن ولا یقع وقال القاضی معناه عندی حق وواجب قال ورواه بعضهم بضم الحاء وهو وهم وغلط (قوله صلی الله علیه وسلم یدرکه بباب لد) هو بضم اللام وتشدید الدال مصروف وهو بلدة قریبة من بیت المقدس (قوله صلی الله علیه وسلم ثم یاتی عیسی صلی الله علیه وسلم قوما قد عصمهم الله منه فیمسح عن وجوههم) قال القاضی یحتمل ان هذا المسح حقیقة علی ظاهره فیمسح علی وجوههم تبرکا وتبرا ویحتمل انه اشارة الی کشف ما هم فیه من الشدة والخوف (قوله تعالی اخرجت عبادا لی لا یدان لاحد بقتالهم فحرز عبادی الی الطور) فقوله لا یدان بکسر النون تثنیة ید قال العلماء معناه لا قدرة ولا طاقة یقال مالی بهذا الامر ید

موضع شبر الا ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب نبي الله عيسى عليه السلام واصحابه الى الله فيرسل الله طيرا كاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الارض حتى يتركها كالزلفة ثم يقال للارض انبتي ثمرتك وردي بركتك فيومئذ تاكل العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك في الرسل حتى ان اللقحة من الابل لتكفي الفئام من الناس واللقحة من البقر لتكفي القبيلة من الناس واللقحة من الغنم لتكفي الفخذ من الناس فبينما هم كذلك اذ بعث الله ريحا طيبة فتاخذهم تحت اباطهم فتقبض روح كل مؤمن وكل مسلم ويبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج الحمر فعليهم تقوم الساعة **حدثنا** علي بن حجر الساعدي نا عبد الله بن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر والوليد بن مسلم قال ابن حجر دخل حديث احدهما في حديث الآخر عن عبد الرحمن ابن يزيد بن جابر بهذا الاسناد نحو ما ذكرنا وزاد بعد قوله لقد كان بهذه مرة ماء ثم يسيرون حتى ينتهوا الى جبل الخمر وهو جبل بيت المقدس فيقولون لقد قتلنا من في الارض هلم فلنقتل من في السماء فيرمون بنشابهم الى السماء فيرد الله عليهم نشابهم مخضوبة دما وفي رواية ابن حجر فاني قد انزلت عبادا لي لا يدي لاحد بقتالهم **حدثني** عمرو الناقد والحسن الحلواني وعبد بن حميد والفاظهم متقاربة والسياق لعبد قال عبد حدثني وقال الآخران نا يعقوب هو ابن ابراهيم بن سعد حدثني ابي عن صالح عن ابن شهاب قال اخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ان ابا سعيد الخدري قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما حديثا طويلا عن الدجال فكان فيما حدثنا قال ياتي وهو محرم عليه ان يدخل نقاب المدينة فينتهي الى بعض السباخ التي تلي المدينة فيخرج اليه يومئذ رجل هو خير الناس او من خير الناس فيقول له اشهد انك الدجال الذي حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثه فيقول الدجال ارايتم ان قتلت هذا ثم احييته اتشكون في الامر فيقولون لا قال فيقتله ثم يحييه فيقول حين يحييه والله ما كنت فيك قط اشد بصيرة مني الآن قال فيريد الدجال ان يقتله فلا يسلط عليه **وحدثني** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي انا ابو اليمان انا شعيب عن الزهري في هذا الاسناد مثله **حدثني** محمد بن عبد الله بن قهزاذ من اهل مرو ثنا عبد الله بن عثمان عن ابي حمزة عن قيس بن وهب عن ابي الوداك عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج الدجال فيتوجه قبله رجل من المؤمنين فتلقاه المسالح مسالح الدجال فيقولون له اين تعمد فيقول اعمد الى هذا الذي خرج قال فيقولون له اوما تؤمن بربنا فيقول ما بربنا خفاء فيقولون اقتلوه فيقول بعضهم لبعض اليس قد نهاكم ربكم ان تقتلوا احدا دونه قال فينطلقون به الى الدجال فاذا راه المؤمن قال يا ايها الناس هذا الدجال الذي ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم

ومالي به يدان لان المباشرة والدفع انما يكون باليد وكان يديه معدومتان لعجزه عن دفعه ومعنى حرزهم الى الطور اي ضمهم واجعله لهم حرزا يقال احرزت الشيء احرزه احرازا اذا حفظته وضممته اليك ضمة عن الاخذ ووقع في بعض النسخ حزب بالحاء والزاي والباء اي اجمعهم قال القاضي وروي حوز بالواو والزاي ومعناه نحهم وازلهم عن طريقهم الى الطور (**قوله** وهم من كل حدب ينسلون) الحدب النشز ينسلون يمشون مسرعين (**قوله** صلى الله عليه وسلم فيرسل الله تعالى عليهم النغف في رقابهم فيصبحون فرسى) النغف بنون وغين معجمة مفتوحتين ثم فاء وهو دود يكون في انوف الابل والغنم الواحدة نغفة والفرسى بفتح الفاء مقصور اي قتلى واحدهم فريس (**قوله** ملأه زهمهم ونتنهم) هو بفتح الهاء اي وسمهم ورائحتهم الكريهة (**قوله** صلى الله عليه وسلم لا يكن منه بيت مدر) اي لا يمنع من نزول الماء بيت المدر بفتح الميم والدال وهو الطين الصلب (**قوله** صلى الله عليه وسلم فيغسل الارض حتى يتركها كالزلفة) روي بفتح الزاي واللام والقاف وروي الزلفة بضم الزاي واسكان اللام والفاء وروي الزلفة بفتح الزاي واللام وبالفاء وقال القاضي روي بالفاء والقاف وبفتح اللام وباسكانها وكلها صحيحة قال في المشارق والزاي مفتوحة واختلفوا في معناه فقال ثعلب وابو زيد وآخرون معناه كالمرآة وحكى صاحب المشارق هذا عن ابن عباس ايضا شبهها بالمرآة في صفائها ونظافتها وقيل معناه كمصانع الماء اي ان الماء يستنقع فيها حتى تصير كالمصنع الذي يجتمع فيها الماء وقال ابو عبيد معناه كالاجانة الخضراء وقيل كالصحفة وقيل كالروضة (**قوله** صلى الله عليه وسلم تاكل العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفها) العصابة الجماعة وقحفها بكسر القاف هو قشرها شبهها بقحف الراس وهو الذي فوق الدماغ وقيل ما انفلق من جمجمته وانفصل (**قوله** صلى الله عليه وسلم ويبارك في الرسل حتى ان اللقحة من الابل لتكفي الفئام من الناس) الرسل بكسر الراء واسكان السين هو اللبن واللقحة بكسر اللام وفتحها لغتان مشهورتان الكسر اشهر وهي القريبة العهد بالولادة وجمعها لقح بكسر اللام وفتح القاف كبركة وبرك واللقوح ذات اللبن وجمعها لقاح والفئام بكسر الفاء وبعدها همزة ممدودة وهي الجماعة الكثيرة هذا هو المشهور المعروف في اللغة وكتب الغريب ورواية الحديث انه بكسر الفاء وبالهمزة قال القاضي ومنهم من لا يجيز الهمز بل يقوله بالياء وقال في المشارق وحكاه الخليل بفتح الفاء وهي رواية القابسي قال وذكره صاحب العين غير مهموز فادخله في حرف الياء وحكى الخطابي ان بعضهم ذكره بفتح الفاء وتشديد الياء وهو غلط فاحش (**قوله** صلى الله عليه وسلم لتكفي الفخذ من الناس) قال اهل اللغة الفخذ الجماعة من الاقارب وهم دون البطن والبطن دون القبيلة قال القاضي قال ابن فارس الفخذ هنا باسكان الخاء لا غير فلا يقال الا باسكانها بخلاف الفخذ التي هي العضو فانها تكسر وتسكن (**قوله** صلى الله عليه وسلم فتقبض روح كل مؤمن وكل مسلم) هكذا هو في جميع نسخ مسلم وكل مسلم بالواو (**قوله** صلى الله عليه وسلم يتهارجون تهارج الحمر) اي يجامع الرجال النساء علانية بحضرة الناس كما يفعل الحمير ولا يكترثون لذلك والهرج باسكان الراء الجماع يقال هرج زوجته اي جامعها يهرجها بفتح الراء وضمها وكسرها قوله صلى الله عليه وسلم يسيرون حتى ينتهوا الى جبل الخمر هو بخاء معجمة وميم مفتوحتين والخمر الشجر الملتف الذي يستر من فيه وقد فسره في الحديث بانه جبل بيت المقدس (**قوله** صلى الله عليه وسلم محرم عليه ان يدخل نقاب المدينة) هو بكسر النون اي طرقها وفجاجها وهو جمع نقب وهو الطريق بين الجبلين (**قوله** صلى الله عليه وسلم فيقتله ثم يحييه) قال المازري ان قيل اظهار المعجزة على يد الكذاب ليس بممكن فكيف ظهرت هذه الخوارق للعادة على يده فالجواب انه انما يدعي الربوبية وادلة الحدوث تحيل ما ادعاه وتكذبه واما النبي فانما يدعي النبوة وليست مستحيلة في البشر فاذا اتى بدليل لم يعارضه شيء صدق واما قول الدجال ارايتم ان قتلت هذا ثم احييته اتشكون في الامر فيقولون لا فقد يستشكل لان ما اظهره الدجال لا دلالة فيه لربوبيته لظهور النقص عليه ودلائل الحدوث وتشويه الذات وشهادة كذبه وكفره المكتوبة بين عينيه وغير ذلك ويجاب بنحو ما سبق في اول الباب وهو انهم لعلهم قالوه خوفا منه وتقية لا تصديقا ويحتمل انهم قصدوا لا نشك في كذبك وكفرك فان من شك في كذبه وكفره كفر وخادعوه بهذه التورية خوفا منه ويحتمل ان الذين قالوا لا نشك هم مصدقوه من اليهود وغيرهم ممن قدر الله تعالى شقاوته (**قوله** قال ابو اسحق يقال ان هذا الرجل هو الخضر عليه السلام) ابو اسحق هذا هو ابراهيم بن سفيان راوي الكتاب عن مسلم وكذا قال مر في جامعه في اثر هذا الحديث كما ذكره ابن سفيان وهذا تصريح منه بحياة الخضر عليه السلام وهو الصحيح وقد سبق في بابه من كتاب المناقب والمسالح قوم معهم سلاح يرتبون في المراكز كالخضراء سموا بذلك لحملهم السلاح

قال فیامر الدجال به فیشبح فیقول خذوه وشجوه فیوسع ظهره وبطنه ضربا فقال فیقول ما تؤمن بی قال فیقول انت المسیح الکذاب قال فیؤمر به فیؤشر بالمئشار
من مفرقه حتی یفرق بین رجلیه قال ثم یمشی الدجال بین القطعتین ثم یقول له قم فیستوی قائما قال ثم یقول له اتؤمن بی فیقول ما ازددت فیك الا بصیرة قال ثم
یقول یا ایها الناس انه لا یفعل بعدی باحد من الناس قال فیاخذه الدجال لیذبحه فیجعل ما بین رقبته الی ترقوته نحاسا فلا یستطیع الیه سبیلا قال فیاخذ
بیدیه ورجلیه فیقذف به فیحسب الناس انما قذف به الی النار وانما القی فی الجنة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا اعظم الناس شهادة عند رب العالمین **حدثنا**
شهاب بن عباد العبدی ثنا ابراهیم بن حمید الرواسی عن اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن المغیرة بن شعبة قال ما سال احد النبی صلی الله
علیه وسلم عن الدجال اکثر مما سالت قال وما یضرك منه انه لا یضرك قال قلت یا رسول الله انهم یقولون ان معه الطعام والانهار قال هو اهون علی الله من ذلك
حدثنا سریج بن یونس نا هشیم عن اسماعیل عن قیس عن المغیرة بن شعبة قال ما سال احد النبی صلی الله علیه وسلم عن الدجال اکثر مما سالته قال وما
سؤالك قال انهم یقولون معه جبال من خبز ولحم ونهر ماء قال هو اهون علی الله من ذلك **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وابن نمیر قالا نا وکیع ح وحدثنا
اسحاق بن ابراهیم انا جریر ح وحدثنا ابن ابی عمر نا سفیان ح وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا یزید بن هارون ح وحدثنی محمد بن رافع نا ابو اسامة
کلهم عن اسماعیل بهذا الاسناد نحو حدیث ابراهیم بن حمید وزاد فی حدیث یزید فقال لی ای بنی **حدثنا** عبید الله بن معاذ العنبری نا ابی ثنا
شعبة عن النعمان بن سالم قال سمعت یعقوب بن عاصم بن عروة بن مسعود الثقفی یقول سمعت عبد الله بن عمرو وجاءه رجل فقال ما هذا الحدیث الذی
تحدث به تقول ان الساعة تقوم الی کذا وکذا فقال سبحان الله او لا الٰه الا الله او کلمة نحوهما لقد هممت ان لا احدث احدا شیئا ابدا انما قلت انکم سترون بعد
قلیل امرا عظیما یحرق البیت ویکون ویکون ثم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یخرج الدجال فی امتی فیمکث اربعین لا ادری اربعین یوما او اربعین شهرا او
اربعین عاما فیبعث الله عیسی بن مریم کانه عروة بن مسعود فیطلبه فیهلکه ثم یمکث الناس سبع سنین لیس بین اثنین عداوة ثم یرسل الله ریحا باردة
من قبل الشام فلا یبقی علی وجه الارض احد فی قلبه مثقال ذرة من خیر او ایمان الا قبضته حتی لو ان احدکم دخل فی کبد جبل لدخلته علیه حتی تقبضه قال سمعتها
من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فیبقی شرار الناس فی خفة الطیر واحلام السباع لا یعرفون معروفا ولا ینکرون منکرا فیتمثل لهم الشیطان فیقول
الا تستجیبون فیقولون فما تامرنا فیامرهم بعبادة الاوثان وهم فی ذلك دار رزقهم حسن عیشهم ثم ینفخ فی الصور فلا یسمعه احد الا اصغی لیتا ورفع لیتا
قال واول من یسمعه رجل یلوط حوض ابله قال فیصعق ویصعق الناس ثم یرسل الله او قال ینزل الله مطرا کانه الطل او الظل نعمان الشاك فتنبت منه
اجساد الناس ثم ینفخ فیه اخری فاذا هم قیام ینظرون ثم یقال یا ایها الناس هلموا الی ربکم وقفوهم انهم مسئولون ثم یقال اخرجوا بعث النار فیقال من کم فیقال
من کل الف تسع مائة وتسعة وتسعین قال فذلك یوم یجعل الولدان شیبا وذلك یوم یکشف عن ساق **وحدثنی** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر
نا شعبة عن النعمان بن سالم قال سمعت یعقوب بن عاصم بن عروة بن مسعود قال سمعت رجلا قال لعبد الله بن عمرو انك تقول ان الساعة تقوم الی
کذا وکذا فقال لقد هممت ان لا احدثکم شیئا انکم لن ترون بعد قلیل امرا عظیما فکان حریق البیت قال شعبة هذا او نحوه قال عبد الله بن عمرو
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یخرج الدجال فی امتی وساق الحدیث بمثل حدیث معاذ وقال فی حدیثه فلا یبقی احد فی قلبه مثقال ذرة من
ایمان الا قبضته قال محمد بن جعفر حدثنی شعبة بهذا الحدیث مرات وعرضته علیه

(**قوله** صلی الله علیه وسلم فیامر الدجال به فیشبح فیقول خذوه وشجوه) فاما اللفظ الاول فروی علی ثلثة اوجه احدها فیشبح بشین معجمة ثم باء موحدة ثم حاء مهملة ای مدوه علی بطنه والثانی شجوه بالجیم
المشددة من الشج وهو الجرح فی الراس والوجه الثانی فیشبح کالاول فیقول خذوه وانهجوه بالباء والحاء والثالث فیشبح وشجوه کلاهما بالجیم وصحح القاضی الوجه الثانی وهو الذی کرره الحمیدی فی الجمع
بین الصحیحین والاصح عندنا الاول واما قوله فیوسع ظهره فباسکان الواو وفتح السین (**قوله** صلی الله علیه وسلم فیؤشر بالمئشار من مفرقه) هکذا الروایة یؤشر بالهمز والمئشار بهمزة بعد المیم وهو
الافصح ویجوز تخفیف الهمزة فیهما فتجعل فی الاول واوا وفی الثانی یاء ویجوز المنشار بالنون وعلی هذا یقال اشرت الخشبة وعلی الاول یقال اشرتها ومفرق الراس بکسر الراء وسطه والترقوة بفتح التاء وضم القاف وهی
العظم الذی بین ثغرة النحر والعاتق (**قوله** صلی الله علیه وسلم وما ینصبك منه) هو بضم الیاء علی اللغة المشهورة ای ما یتعبك من امره قال ابن درید یقال النصبة المرض وغیره ونصبه
والاولی افصح قال وهو تغیر الحال من مرض او تعب (**قوله** قلت یا رسول الله انهم یقولون ان معه الطعام والانهار قال هو اهون علی الله من ذلك) قال القاضی معناه هو اهون
علی الله من ان یجعل ما خلقه الله تعالی علی یده مضلا للمومنین ومشککا لقلوبهم بل انما جعله لیزداد الذین آمنوا ایمانا وتثبت الحجة علی الکافرین والمنافقین ونحوهم ولیس معناه انه لیس معه شئ من ذلك
(**قوله** صلی الله علیه وسلم فیبعث الله عیسی بن مریم) ای ینزل من السماء حاکما بشرعنا وقد سبق بیان هذا فی کتاب الایمان قال القاضی رحمه الله تعالی نزول عیسی علیه السلام وقتله الدجال حق وصحیح عند اهل
السنة للاحادیث الصحیحة فی ذلك ولیس فی العقل ولا فی الشرع ما یبطله فوجب اثباته وانکر ذلك بعض المعتزلة والجهمیة ومن وافقهم وزعموا ان هذه الاحادیث مردودة بقوله تعالی وخاتم النبیین وبقوله صلی الله علیه
وسلم لا نبی بعدی وباجماع المسلمین انه لا نبی بعد نبینا صلی الله علیه وسلم وان شریعته مؤبدة الی یوم القیامة لا تنسخ وهذا استدلال فاسد لانه لیس المراد بنزول عیسی علیه السلام انه
ینزل نبیا بشرع ینسخ شرعنا ولا فی هذه الاحادیث ولا فی غیرها شئ من هذا بل صحت هذه الاحادیث بانه ینزل حکما مقسطا یحکم بشرعنا ویحیی من امور شرعنا ما هجره الناس (**قوله** فی کبد جبل) ای وسطه وداخله وکبد کل شئ وسطه (**قوله** صلی الله علیه وسلم فیبقی شرار الناس فی خفة الطیر واحلام السباع) قال العلماء
معناه یکونون فی سرعتهم الی الشرور وقضاء الشهوات والفساد کطیران الطیر وفی العدوان وظلم بعضهم بعضا فی اخلاق السبع العادیة (**قوله** صلی الله علیه وسلم اصغی لیتا ورفع
لیتا) اللیت بکسر اللام وآخره مثناة فوق وهی صفحة العنق وهی جانبه واصغی امال (**قوله** صلی الله علیه وسلم واول من یسمعه رجل یلوط حوض ابله) ای یطینه ویصلحه (**قوله**
کانه الطل او الظل) قال العلماء الاصح الطل بالمهملة وهو الموافق للحدیث الآخر انه کمنی الرجال (**قوله** فذلك یوم یکشف عن ساق) قال العلماء معناه ومعنی ما فی القرآن
یوم یکشف عن ساق یوم یکشف عن شدة وهول عظیم ای یظهر ذلك یقال کشف الحرب عن ساقها اذا اشتدت واصله ان من جد فی امره کشف عن ساقه مستمرا فی الخفة والنشاط

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ نا محمد بن بشر عن ابی حیان عن ابی زرعۃ عن عبد اللہ بن عمرو قال حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا لم انسہ بعد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول الآیات خروجا طلوع الشمس من مغربہا وخروج الدابۃ علی الناس ضحی وایہما ما کانت قبل صاحبتہا فالاخری علی اثرہا قریب **وحدثنا** محمد بن عبد اللہ بن نمیر نا ابی نا ابو حیان عن ابی زرعۃ قال جلس الی مروان بن الحکم بالمدینۃ ثلاثۃ نفر من المسلمین فسمعوہ وہو یحدث عن الآیات ان اولہا خروجا الدجال فقال عبد اللہ بن عمرو لم یقل مروان شیئا قد حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا لم انسہ بعد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فذکر مثلہ **وحدثنا** نصر بن علی الجہضمی نا ابو احمد نا سفیان عن ابی حیان عن ابی زرعۃ قال تذاکروا الساعۃ عند مروان فقال عبد اللہ بن عمرو سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بمثل حدیثہما ولم یذکر ضحی **وحدثنا** عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث وحجاج بن الشاعر کلاہما عن عبد الصمد واللفظ لعبد الوارث بن عبد الصمد حدثنی ابی عن جدی عن الحسین بن ذکوان نا ابن بریدۃ حدثنی عامر بن شراحیل الشعبی شعب ہمدان انہ سأل فاطمۃ بنت قیس اخت الضحاک بن قیس وکانت من المہاجرات الاول فقال حدثینی حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسندیہ الی احد غیرہ فقالت لئن شئت لافعلن فقال لہا اجل حدثینی فقالت نکحت ابن المغیرۃ وہو من خیار شباب قریش یومئذ فاصیب فی اول الجہاد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما تأیمت خطبنی عبد الرحمن بن عوف فی نفر من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم وخطبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مولاہ اسامۃ بن زید وکنت قد حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احبنی فلیحب اسامۃ فلما کلمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت امری بیدک فانکحنی من شئت فقال انتقلی الی ام شریک وام شریک امرأۃ غنیۃ من الانصار عظیمۃ النفقۃ فی سبیل اللہ ینزل علیہا الضیفان فقلت سافعل قال لا تفعلی ان ام شریک امرأۃ کثیرۃ الضیفان فانی اکرہ ان یسقط عنک خمارک او ینکشف الثوب عن ساقیک فیری القوم منک بعض ما تکرہین ولکن انتقلی الی ابن عمک عبد اللہ بن عمرو ابن ام مکتوم وہو رجل من بنی فہر فہر قریش وہو من البطن الذی ہی منہ فانتقلت الیہ فلما انقضت عدتی سمعت نداء المنادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینادی الصلوۃ جامعۃ فخرجت الی المسجد فصلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکنت فی صف النساء الذی یلی ظہور القوم فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوتہ جلس علی المنبر وہو یضحک فقال لیلزم کل انسان مصلاہ ثم قال تدرون لم جمعتکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال انی واللہ ما جمعتکم لرغبۃ ولا لرہبۃ ولکن جمعتکم لان تمیما الداری کان رجلا نصرانیا فجاء فبایع واسلم وحدثنی حدیثا وافق الذی کنت احدثکم عن مسیح الدجال حدثنی انہ رکب فی سفینۃ بحریۃ مع ثلاثین رجلا من لخم وجذام فلعب بہم الموج شہرا فی البحر ثم ارفئوا الی جزیرۃ فی البحر حتی مغرب الشمس فجلسوا فی اقرب السفینۃ فدخلوا الجزیرۃ فلقیتہم دابۃ اہلب کثیر الشعر لا یدرون ما قبلہ من دبرہ من کثرۃ الشعر فقالوا ویلک ما انت فقالت انا الجساسۃ قالوا وما الجساسۃ قالت ایہا القوم انطلقوا الی ہذا الرجل فی الدیر فانہ الی خبرکم بالاشواق قال لما سمت لنا رجلا فرقنا منہا ان تکون شیطانۃ قال فانطلقنا سراعا حتی دخلنا الدیر فاذا فیہ اعظم انسان رأیناہ قط خلقا واشدہ وثاقا مجموعۃ یداہ الی عنقہ ما بین رکبتیہ الی کعبیہ بالحدید قلنا ویلک ما انت قال قد قدرتم علی خبری فاخبرونی ما انتم قالوا نحن اناس من العرب رکبنا فی سفینۃ بحریۃ فصادفنا البحر حین اغتلم فلعب بنا الموج شہرا ثم ارفأنا الی جزیرتک ہذہ فجلسنا فی اقربہا فدخلنا الجزیرۃ فلقیتنا دابۃ اہلب کثیر الشعر لا ندری ما قبلہ من دبرہ من کثرۃ الشعر فقلنا ویلک ما انت فقالت انا الجساسۃ قلنا وما الجساسۃ قالت اعمدوا الی ہذا الرجل فی الدیر فانہ الی خبرکم بالاشواق فاقبلنا الیک سراعا

باب قصۃ الجساسۃ ہی بفتح الجیم وتشدید السین المہملۃ الاولی قیل سمیت بذلک لتجسسہا الاخبار للدجال وجاء عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہا دابۃ الارض المذکورۃ فی القرآن (**قولہ** عن فاطمۃ بنت قیس قالت نکحت ابن المغیرۃ وہو من خیار شباب قریش یومئذ فاصیب فی اول الجہاد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما تأیمت خطبنی عبد الرحمن) معنی تأیمت صرت ایما وہی التی لا زوج لہا قال العلماء قولہا فاصیب لیس معناہ انہ قتل فی الجہاد مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتأیمت بذلک انما تأیمت بطلاقہ البائن کما ذکرہ مسلم فی الطریق الذی بعد ہذا وکذا ذکرہ فی کتاب الطلاق وکذا ذکرہ المصنفون فی جمیع کتبہم وقد اختلفوا فی وقت وفاتہ فقیل توفی مع علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عقب طلاقہا بالیمن حکاہ ابن عبد البر وقیل بل عاش الی خلافۃ عمر رضی اللہ عنہ حکاہ البخاری فی التاریخ وانما معنی قولہا فاصیب ای بجراحۃ او اصیب فی مالہ او نحو ذلک ہکذا تاولہ العلماء قال القاضی انما ارادت بذلک عد فضائلہ فابتدأت بکونہ خیر شباب قریش ثم ذکرت الباقی وقد سبق شرح حدیث فاطمۃ ہذا فی کتاب الطلاق وبیان ما اشتمل علیہ (**قولہ** وام شریک من الانصار) ہذا قد انکرہ بعض العلماء وقال انما ہی قرشیۃ من بنی عامر بن لوی واسمہا غزیۃ وقیل غزیلۃ وقال آخرون ہما اثنتان قرشیۃ وانصاریۃ (**قولہ** ولکن انتقلی الی ابن عمک عبد اللہ بن عمرو ابن ام مکتوم وہو رجل من بنی فہر فہر قریش وہو من البطن الذی ہی منہ) ہکذا ہو فی جمیع النسخ **قولہ** ابن ام مکتوم یکتب بالالف لانہ صفۃ لعبد اللہ لا لعمرو فنسبہ لابیہ عمرو والی امہ ام مکتوم فجمع نسبہ الی ابویہ کما فی عبد اللہ بن مالک ابن بحینۃ وعبد اللہ بن ابی ابن سلول ونظائر ذلک وقد سبق بیان ہؤلاء کلہم فی کتاب الایمان فی حدیث المقداد حین قتل من قال لا الہ الا اللہ قال القاضی المعروف انہ لیس بابن عمہا ولا من البطن الذی ہی منہ بل ہی من بنی محارب ابن فہر وہو من بنی عامر بن لوی ہذا کلام القاضی والصواب ان ما جاءت بہ الروایۃ صحیح والمراد بالبطن ہنا القبیلۃ لا البطن الذی ہو اخص منہا والمراد انہ ابن عمہا مجازا لکونہ من قبیلتہا فالروایۃ صحیحۃ ولہ الحمد (**قولہ** الصلوۃ جامعۃ) ہو بنصب الصلوۃ وجامعۃ الاول علی الاغراء والثانی علی الحال (**قولہا** فلما تأیمت خطبنی عبد الرحمن الی آخرہ) ظاہرہ ان الخطبۃ کانت فی نفس العدۃ ولیس کذلک وانما کانت بعد انقضائہا کما صرح بہ فی الاحادیث السابقۃ فی کتاب الطلاق فیتاول ہذا اللفظ الواقع ہنا علی ذلک ویکون قولہ انتقلی الی ام شریک والی ابن ام مکتوم مقدما علی الخطبۃ وعطفت جملۃ علی جملۃ من غیر ترتیب (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم عن تمیم الداری حدثنی انہ رکب سفینۃ) ہذا معدود فی مناقب تمیم لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم روی عنہ ہذہ القصۃ وفیہ روایۃ الفاضل عن المفضول وروایۃ المتبوع عن تابعہ وفیہ قبول خبر الواحد (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم ثم ارفأ الی جزیرۃ) ہو بالہمز ای التجئوا الیہا (**قولہ** فجلسوا فی اقرب السفینۃ) ہو بضم الراء وہی سفینۃ صغیرۃ تکون مع الکبیرۃ کالحبیۃ یتصرف فیہا رکاب السفینۃ لقضاء حوائجہم الجمع قوارب الواحد قارب بکسر الراء وفتحہا وجاء ہنا اقرب وہو صحیح لکنہ خلاف القیاس وقیل المراد باقرب السفینۃ اخریاتہا وما قرب منہا للنزول (**قولہ** دابۃ اہلب کثیر الشعر) الاہلب غلیظ الشعر کثیرہ (**قولہ** فانہ الی خبرکم بالاشواق) ای شدید الاشواق الیہ

وفزعنا منها ولم نأمن ان تكون شيطانة ففقال اخبروني عن نخل بيسان قلنا عن اى شانها تستخبر قال اسالكم عن نخلها هل تثمر قلنا له نعم قال اما انها
يوشك ان لا تثمر قال اخبروني عن بحيرة طبرية قلنا عن اى شانها تستخبر قال هل فيها ماء قالوا هي كثيرة الماء قال اما ان ماءها يوشك ان يذهب قال
اخبروني عن عين زغر قالوا عن اى شانها تستخبر قال هل في العين ماء وهل يزرع اهلها بماء العين قلنا له نعم هي كثيرة الماء واهلها يزرعون من مائها
قال اخبروني عن نبي الاميين ما فعل قالوا قد خرج من مكة ونزل يثرب قال افقاتله العرب قلنا نعم قال كيف صنع بهم فاخبرناه انه قد ظهر على من يليه
من العرب واطاعوه قال قد كان ذاك قلنا نعم قال اما ان ذاك خير لهم ان يطيعوه واني مخبركم عني اني انا المسيح الدجال واني اوشك ان
يؤذن لي في الخروج فاخرج فاسير في الارض فلا ادع قرية الا هبطتها في اربعين ليلة غير مكة وطيبة فهما محرمتان علي كلتاهما كلما اردت ان ادخل
واحدة او واحدا منهما استقبلني ملك بيده السيف صلتا يصدني عنها وان على كل نقب منها ملائكة يحرسونها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
وطعن بمخصرته في المنبر هذه طيبة هذه طيبة يعني المدينة الا هل كنت حدثتكم ذلك فقال الناس نعم فانه اعجبني حديث تميم انه وافق
الذي كنت احدثكم عنه وعن المدينة ومكة الا انه في بحر الشام او بحر اليمن لا بل من قبل المشرق ما هو من قبل المشرق ما هو
واومى بيده الى المشرق قالت فحفظت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم **وحدثنا** يحيى بن حبيب الحارثي نا خالد بن الحارث الهجيمي ابو عثمان
نا قرة نا سيار ابو الحكم نا الشعبي قال دخلنا على فاطمة بنت قيس فاتحفتنا برطب يقال له رطب ابن طاب فسقتنا سويق سلت فسالتها عن المطلقة ثلاثا
اين تعتد قالت طلقني بعلي ثلاثا فاذن لي النبي صلى الله عليه وسلم ان اعتد في اهلي قالت فنودي في الناس ان الصلوة جامعة قالت فانطلقت فيمن
انطلق من الناس قالت فكنت في الصف المقدم من النساء وهو يلي المؤخر من الرجال قالت فسمعت النبي صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر يخطب
فقال ان بني عم لتميم الداري ركبوا في البحر وساق الحديث وزاد فيه قالت فكانما انظر الى النبي صلى الله عليه وسلم واهوى بمخصرته الى الارض وقال هذه
طيبة يعني المدينة **وحدثنا** الحسن بن علي الحلواني واحمد بن عثمان النوفلي قالا نا وهب بن جرير نا ابي قال سمعت غيلان بن جرير يحدث
عن الشعبي عن فاطمة بنت قيس قالت قدم علي رسول الله صلى الله عليه وسلم تميم الداري فاخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ركب البحر فنأهت به
سفينته فسقط الى جزيرة فخرج اليها يلتمس الماء فلقي نسانا يجر شعره واقتص الحديث وقال فيه ثم قال ما انه لو قد اذن لي في الخروج قد وطئت البلاد كلها
غير طيبة فاخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الناس فحمد ثم قال هذه طيبة وذلك الدجال **حدثني** ابو بكر بن اسحاق نا يحيى بن بكير نا المغيرة
يعني الحزامي عن ابي الزناد عن الشعبي عن فاطمة بنت قيس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قعد على المنبر فقال ليهنا الناس **حدثني** تميم الداري ان اناسا
من قومه كانوا في البحر في سفينة لهم فانكسرت بهم فركب بعضهم على لوح من الواح السفينة فخرجوا الى جزيرة في البحر وساق الحديث **حدثنا** علي بن حجر نا
الوليد بن مسلم حدثني ابن عمر ويعني الاوزاعي عن اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة حدثني انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس من
بلد الا سيطأه الدجال الا مكة والمدينة وليس نقب من انقابها الا عليه الملائكة صافين تحرسها فينزل بالسبخة فترجف المدينة ثلاث رجفات يخرج
اليه منها كل كافر ومنافق **وحدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة نا يونس بن محمد عن حماد بن سلمة عن اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال فذكر نحوه غير انه قال فياتي سبخة الجرف فيضرب رواقه وقال فيخرج اليه كل منافق ومنافقة **وحدثنا** منصور بن ابي مزاحم نا
يحيى بن حمزة عن الاوزاعي عن اسحاق بن عبد الله عن عمه انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يتبع الدجال من يهود اصبهان سبعون الفا
عليهم الطيالسة **حدثني** هارون بن عبد الله نا حجاج بن محمد قال ابن جريج حدثني ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول اخبرتني ام شريك انها
سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ليفرن الناس من الدجال في الجبال قالت ام شريك يا رسول الله فاين العرب يومئذ قال هم قليل **وحدثناه**
محمد بن بشار وعبد بن حميد قالا نا ابو عاصم عن ابن جريج بهذا الاسناد **حدثني** زهير بن حرب نا احمد بن اسحاق الحضرمي نا عبد العزيز يعني ابن المختار نا ايوب
عن حميد بن هلال عن رهط منهم ابو الدهماء وابو قتادة قالوا كنا نمر على هشام بن عامر نا تى عمران بن حصين فقال ذات يوم انكم لتجاوزوني الى رجال
ما كانوا بأحضر لرسول الله صلى الله عليه وسلم مني ولا اعلم بحديثه مني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما بين خلق آدم الى قيام الساعة خلق
اكبر من الدجال **وحدثني** محمد بن حاتم نا عبد الله بن جعفر الرقي نا عبيد الله بن عمرو عن ايوب عن حميد بن هلال عن ثلاثة رهط من قومه فيهم
ابو قتادة قالوا كنا نمر على هشام بن عامر الى عمران بن حصين مثل حديث عبد العزيز بن مختار غير انه قال امر اكبر من الدجال

(قوله فرقنا) اى خفنا (قوله صادفنا البحر حين اختلم) اى هاج وجاوز حده المعتاد قال الكسائي الاغتلام ان يتجاوز الانسان ما حده من الخمر والمباح (قوله
عين زغر) هي بزاي معجمة مضمومة ثم غين معجمة مفتوحة ثم راء وهي بلدة معروفة في الجانب القبلي من الشام وانما طبية فهي المدينة ويقال لها ايضا طابة وسبق في كتاب الحج
اشتقاقها مع باقي اسمائها (قوله بيده السيف صلتا) بفتح الصاد وضمها اى مسلولا (قوله صلى الله عليه وسلم من قبل المشرق ما هو) قال
القاضي لفظة ما هو زائدة صلة للكلام ليست بنافية والمراد اثبات ان في جهات المشرق (قوله فانحفتنا برطب يقال له رطب ابن طاب وسقتنا
سويق سلت) اى ضيفتنا بنوع من الرطب وقد سبق بيانه وسبق ان تمر المدينة مائة وعشرون نوعا سلت بضم السين واسكان اللام وبتاء مثناة
فوق وهو حب يشبه الحنطة ويشبه الشعير (قوله تاهت به سفينته) اى سلكت عن الطريق (قوله فيضرب رواقه) اى ينزل هناك ويضع ثقله

باب في بقية من احاديث الدجال

(قوله صلى الله عليه وسلم يتبع الدجال من يهود اصبهان سبعون الفا) هكذا هو في جميع النسخ ببلاد تا سبعون بسين ثم باء موحدة وكذا نقله القاضي عن رواية الاكثرين قال وفي رواية ابن ماهان
تسعون الفا بالتاء المثناة قبل السين والصحيح الشهور الاول واصبهان بفتح الهمزة وكسرها وبالباء والفاء (قوله صلى الله عليه وسلم ما بين خلق آدم الى قيام الساعة خلق اكبر من الدجال) المراد اكبر فتنة واعظم شوكة

ع رواقه فيخرج اليه كل منافق اى فسطاطه وقبته وهو منع جلوسه ۱۲ مجمع البحار ۱۲

حدثنا يحيى بن ايوب وقتيبة وابن حجر قالوا نا اسمٰعيل يعنون ابن جعفر عن العلاء عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بادروا بالاعمال ستا طلوع الشمس من مغربها او الدجال او الدخان او الدابة او خاصة احدكم او امر العامة **حدثنا** امية بن بسطام العيشى نا يزيد بن زريع نا شعبة عن قتادة عن الحسن عن زياد بن رياح عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال بادروا بالاعمال ستا الدجال والدخان ودابة الارض وطلوع الشمس من مغربها وامر العامة وخويصة احدكم **وحدثناه** زهير بن حرب ومحمد بن المثنى قالا نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا همام عن قتادة بهذا الاسناد مثله **حدثنا** يحيى بن يحيى انا حماد بن زيد عن معلى بن زياد عن معاوية بن قرة عن معقل بن يسار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ح **وحدثناه** قتيبة بن سعيد نا حماد عن المعلى بن زياد رده الى معاوية بن قرة رده الى معقل بن يسار رده الى النبى صلى الله عليه وسلم قال العبادة فى الهرج كهجرة الىّ **وحدثنيه** ابو كامل نا حماد بهذا الاسناد نحوه **حدثنا** زهير بن حرب نا عبد الرحمٰن يعنى ابن مهدى نا شعبة عن على بن الاقمر عن ابى الاحوص عن عبد الله عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة الا على شرار الناس **حدثنا** سعيد بن منصور نا يعقوب بن عبد الرحمٰن وعبد العزيز ابن ابى حازم عن ابى حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ح **وحدثنا** قتيبة بن سعيد واللفظ له نا يعقوب عن ابى حازم انه سمع سهلا يقول سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يشير بإصبعيه اللتين تلى الابهام والوسطى وهو يقول بعثت انا والساعة هكذا **حدثنا** محمد بن المثنى ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة نا انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت انا والساعة كهاتين قال شعبة وسمعت قتادة يقول فى قصصه كفضل احدهما على الاخرى فلا ادرى أذكره عن انس او قاله قتادة **وحدثنا** يحيى بن حبيب الحارثى نا خالد يعنى ابن الحارث نا شعبة قال سمعت قتادة وابا التياح يحدثان انهما سمعا انسا يحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بعثت انا والساعة هكذا او قرن شعبة بين اصبعيه المسبحة والوسطى يحكيه **وحدثنا** عبيد الله بن معاذ نا ابى ح **وحدثنا** محمد بن الوليد نا محمد بن جعفر قالا نا شعبة عن ابى التياح عن انس عن النبى صلى الله عليه وسلم بهذا **وحدثناه** محمد بن بشار نا ابن ابى عدى عن شعبة عن حمزة يعنى الضبعى وابى التياح عن انس عن النبى صلى الله عليه وسلم مثل حديثهم **وحدثنا** ابو غسان المسمعى نا معتمر عن ابيه عن معبد عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت انا والساعة كهاتين قال وضم السبابة والوسطى **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا نا ابو اسامة عن هشام عن ابيه عن عائشة قالت كان الاعراب اذا قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم سألوه عن الساعة متى الساعة فنظر الى احدث انسان منهم فقال ان يعش هذا لم يدركه الهرم قامت عليكم ساعتكم **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة نا يونس بن محمد عن حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم متى تقوم الساعة وعندكا غلام من الانصار يقال له محمد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يعش هذا الغلام فعسى ان لا يدركه الهرم حتى تقوم الساعة **وحدثنا** حجاج بن الشاعر نا سليمان بن حرب نا حماد يعنى ابن زيد نا معبد بن هلال العنزى عن انس بن مالك ان رجلا سأل النبى صلى الله عليه وسلم قال متى تقوم الساعة قال فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم هنيهة ثم نظر الى غلام بين يديه من ازد شنوءة فقال ان عمر هذا لم يدركه الهرم حتى تقوم الساعة قال قال انس ذاك الغلام من اترابى يومئذ **حدثنا** هارون بن عبد الله نا عفان بن مسلم نا همام نا قتادة عن انس قال عمر غلام للمغيرة بن شعبة وكان من اقرانى فقال النبى صلى الله عليه وسلم ان يؤخر هذا فلن يدركه الهرم حتى تقوم الساعة **حدثنى** زهير بن حرب نا سفيان بن عيينة عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة يبلغ به قال تقوم الساعة والرجل يحلب اللقحة فما يصل الاناء الى فيه حتى تقوم والرجلان يتبايعان الثوب فما يتبايعانه حتى تقوم والرجل يليط فى حوضه فما يصدر حتى تقوم **حدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين النفختين اربعون قالوا يا ابا هريرة اربعين يوما قال ابيت

(**قوله** صلى الله عليه وسلم بادروا بالاعمال ستا طلوع الشمس من مغربها او الدجال او الدخان او الدابة او خاصة احدكم او امر العامة) وفى الرواية الثانية الدجال والدخان الى قوله وخويصة احدكم فذكر الستة فى الرواية الاولى معطوفة بالواو والتى هى للتقسيم وفى الثانية بالواو قال هشام خاصة احدكم الموت وخويصة تصغير خاصة وقال قتادة امر العامة القيمة كذا ذكره عنها عبد بن حميد (**قوله** امية بن بسطام العيشى) هو بالشين المعجمة قال القاضى قال بعضهم صوابه العاشى بالالف منسوب الى بنى عايش بن تيم الله بن عكابة ولكن الذى ذكره عبد الغنى وابن ماكولا وسائر الحفاظ وهو الموجود فى مسلم وسائر كتب الحديث العيشى ولعله على مذهب من يقول من العرب فى عائشة عيشة قال على بن حمزة هى لغة صحيحة جاءت فى الكلام الفصيح **قلت** وقد حكى هذه اللغة ايضا ثعلب عن ابن الاعرابى وقد سبق ان بسطام بكسر الباء وفتحها وانه يجوز فيه الصرف وتركه (**قوله** عن زياد بن رياح) هو بكسر الراء وبالمثناة هكذا قاله عبد الغنى المصرى والجمهور وحكى البخارى وغيره فتح المثناة والموحدة مع فتح الراء **باب** فضل العبادة فى الهرج (**قوله** صلى الله عليه وسلم العبادة فى الهرج كهجرة الى) المراد بالهرج هنا الفتنة واختلاط امور الناس وسبب كثرة فضل العبادة فيه ان الناس يغفلون عنها ويشتغلون عنها ولا يتفرغ لها الا الافراد **باب** قرب الساعة (**قوله** صلى الله عليه وسلم بعثت انا والساعة كهاتين وفى رواية كهاتين وضم السبابة والوسطى وفى رواية قرن بينهما قال قتادة كفضل احدهما على الاخرى) روى بنصب الساعة ورفعها واما معناه فقيل المراد بينهما شئ يسير كما بين الاصبعين فى الطول وقيل هو اشارة الى قرب المجاورة (**قوله** سألوه عن الساعة متى الساعة فنظر الى احدث انسان منهم فقال ان يعش هذا لم يدركه الهرم قامت عليكم ساعتكم وفى رواية ان يعش هذا الغلام فعسى ان لا يدركه الهرم حتى تقوم الساعة وفى رواية ان عمر هذا لم يدركه الهرم حتى تقوم الساعة وفى رواية ان يؤخر هذا) قال القاضى هذه الروايات كلها محمولة على معنى الاول والمراد بساعتكم موتكم ومعناه يموت ذلك القرن او ذلك المخاطبون **قلت** ويحتمل ان علم ان ذلك الغلام لا يبلغ الهرم ولا يعمر ولا يؤخر (**قوله** والرجل يليط فى حوضه) هكذا هو فى معظم النسخ بفتح الياء وكسر اللام وتخفيف الطاء وفى بعضها يليط بزيادة ياء وهو فى بعضها يلوط ومعنى الجميع واحد وهو انه يطينه ويصلحه **باب** ما بين النفختين (**قوله** صلى الله عليه وسلم ما بين النفختين اربعون قالوا يا ابا هريرة اربعون يوما قال ابيت الى آخره) معناه ابيت ان اجزم بان المراد اربعون يوما او سنة او شهرا بل الذى اجزم به انها اربعون مجملة وقد جاءت مفسرة من رواية غيره فى غير مسلم اربعون سنة

قالوا اربعين شهرا قال ابيت قالوا اربعين سنة قال ابيت ثم ينزل من السماء ماء فينبتون كما ينبت البقل قال وليس من الانسان شئ الا يبلى الا عظما واحدا وهو عجب الذنب ومنه يركب الخلق يوم القيمة **وحدثنا** قتيبة بن سعيد نا المغيرة يعنى الحزامى عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل ابن ادم يأكله التراب الا عجب الذنب منه خلق وفيه يركب **وحدثنا** محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان فى الانسان عظما لا تاكله الارض ابدا فيه يركب يوم القيمة قالوا اى عظم هو يا رسول الله قال عجب الذنب **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا عبد العزيز يعنى الدراوردى عن العلاء عن ابيه عن ابى هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر **حدثنا** عبد الله بن مسلمة بن قعنب نا سليمان يعنى ابن بلال عن جعفر عن ابيه عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بالسوق داخلا من بعض العالية والناس كنفته فمر بجدي اسك ميت فتناوله فاخذ باذنه ثم قال ايكم يحب ان هذا له بدرهم فقالوا ما نحب انه لنا بشئ وما نصنع به قال تحبون انه لكم قالوا والله لو كان حيا كان عيبا فيه لانه اسك فكيف وهو ميت فقال فوالله للدنيا اهون على الله من هذا عليكم **حدثنى** محمد بن المثنى العنزى وابراهيم بن محمد بن عرعرة السامى قالا نا عبد الوهاب يعنيان الثقفى عن جعفر عن ابيه عن جابر عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله غير ان فى حديث الثقفى فلو كان حيا كان هذا السمك به عيبا **حدثنا** هداب بن خالد نا همام نا قتادة عن مطرف عن ابيه قال اتيت النبى صلى الله عليه وسلم وهو يقرأ الهكم التكاثر قال يقول ابن ادم مالى مالى قال وهل لك يا ابن ادم من مالك الا ما اكلت فافنيت او لبست فابليت او تصدقت فامضيت **حدثنا** محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة ح وقال لى جميعا نا ابن ابى عدى عن سعيد ح وحدثنا ابن المثنى نا معاذ بن هشام نا ابى كلهم عن قتادة عن مطرف عن ابيه قال انتميت الى النبى صلى الله عليه وسلم فذكر بمثل حديث همام **حدثنا** سويد ابن سعيد حدثنى حفص بن ميسرة عن العلاء عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يقول العبد مالى مالى ان ماله من ماله ثلاث ما اكل فافنى او لبس فابلى او اعطى فاقتنى وما سوى ذلك فهو ذاهب وتاركه للناس **وحدثنيه** ابو بكر بن اسحق قال نا ابن ابى مريم قال اخبرنى محمد بن جعفر قال اخبرنى العلاء بن عبد الرحمن بهذا الاسناد مثله **حدثنا** يحيى بن يحيى وزهير بن حرب كلاهما عن ابن عيينة قال يحيى انا سفيان بن عيينة عن عبد الله بن ابى بكر قال سمعت انس بن مالك يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتبع الميت ثلثة فيرجع اثنان ويبقى واحد يتبعه اهله وماله وعمله فيرجع اهله وماله ويبقى عمله **حدثنى** حرملة بن يحيى بن عبد الله انا ابن وهب اخبرنى يونس عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير ان المسور بن مخرمة اخبره ان عمرو بن عوف وهو حليف بنى عامر بن لؤى وكان شهد بدرا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث ابا عبيدة بن الجراح الى البحرين ياتى بجزيتها وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو صالح اهل البحرين واقر عليهم العلاء بن الحضرمى فقدم ابو عبيدة بمال من البحرين فسمعت الانصار بقدوم ابى عبيدة فوافوا صلوة الفجر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف فتعرضوا له فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين راهم ثم قال اظنكم سمعتم ان ابا عبيدة قدم بشئ من البحرين فقالوا اجل يا رسول الله قال فابشروا واملوا ما يسركم فوالله ما الفقر اخشى عليكم ولكنى اخشى عليكم ان تبسط الدنيا عليكم كما بسطت على من كان قبلكم فتنافسوها كما تنافسوها وتهلككم كما اهلكتهم **حدثنا** الحسن الحلوانى وعبد بن حميد جميعا عن يعقوب بن ابراهيم بن سعد نا ابى عن صالح ح وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمى نا ابو اليمان انا شعيب كلاهما عن الزهرى باسناد يونس ومثل حديثه غير ان فى حديث صالح وتلهيكم كما الهتهم **حدثنا** عمرو بن سواد العامرى انا عبد الله بن وهب اخبرنى عمرو بن الحارث ان بكير بن سوادة حدثه ان يزيد بن ربيعة هو ابو فراس مولى عبد الله بن عمرو بن العاص حدثه عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال اذا فتحت عليكم فارس والروم اى قوم انتم قال عبد الرحمن بن عوف نقول كما امرنا الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم او غير ذلك تتنافسون ثم تحاسدون ثم تتدابرون ثم تتباغضون او نحو ذلك ثم تنطلقون فى مساكين المهاجرين فتجعلون بعضهم على رقاب بعض **حدثنا** يحيى بن يحيى وقتيبة بن سعيد قال قتيبة نا وقال يحيى انا المغيرة بن عبد الرحمن الحزامى عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا نظر احدكم الى من فضل عليه فى المال والخلق فلينظر الى من هو اسفل منه ممن فضل عليه **وحدثنا** همام بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثل حديث ابى الزناد سواء **حدثنى** زهير بن حرب نا جرير ح وحدثنا ابو كريب نا ابو معوية ح وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة واللفظ له نا ابو معوية ووكيع عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انظروا الى من هو اسفل منكم ولا تنظروا الى من هو فوقكم فهو اجدر ان لا تزدروا نعمة الله قال ابو معوية عليكم

(قوله عجب الذنب) هو بفتح العين واسكان الجيم اى العظم اللطيف الذى فى اسفل الصلب وهو راس العصعص ويقال له عجم بالميم وهو اول ما يخلق من الآدمى وهو الذى يبقى منه ليعاد تركيب الخلق عليه (قوله صلى الله عليه وسلم وكل ابن آدم يأكله التراب الا عجب الذنب) هذا مخصوص فخص منه الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم فان الله حرم على الارض اجسادهم كما صرح به فى الحديث **كتاب الزهد** (قوله صلى الله عليه وسلم الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر) معناه ان كل مؤمن مسجون ممنوع فى الدنيا من الشهوات المحرمة والمكروهة مكلف بفعل الطاعات الشاقة فاذا مات استراح من هذا وانقلب الى ما اعد الله تعالى له من النعيم الدائم والراحة الخالصة من المنغصات واما الكافر فنا له من ذلك حاصل فى الدنيا مع قلته وتكديره بالمنغصات فاذا مات صار الى العذاب الدائم وشقاء الابد قوله الناس كنفته وفى بعض النسخ كنفتيه معنى الاول جانبه والثانى جانبيه (قوله جدى اسك) اى صغير الاذنين (قوله ابن عرعرة السامى) هو بالسين المهملة وعرعرة بعينين مهملتين مفتوحتين (قوله صلى الله عليه وسلم او اعطى فاقتنى) هكذا هو فى معظم النسخ لمعظم الرواة فاقتنى بالتاء ومعناها ادخره لآخرته اى او خزنه له وفى بعضها فاقتنى بحذف التاء اى ارضى (قوله صلى الله عليه وسلم اذا فتحت عليكم فارس والروم اى قوم انتم قال عبد الرحمن بن عوف نقول كما امرنا الله) معناه نحمده ونشكره ونسأله المزيد من فضله (قوله صلى الله عليه وسلم تتنافسون ثم تتحاسدون ثم تتدابرون ثم تتباغضون او نحو ذلك ثم تنطلقون فى مساكين المهاجرين فتجعلون بعضهم على رقاب بعض) قال العلماء التنافس الى الشئ المسابقة اليه وكراهة اخذ غيرك اياه وهو اول درجات الحسد واما الحسد فهو تمنى زوال النعمة عن صاحبها والتدابر التقاطع وقد يبقى مع التدابر شئ من المودة اولا يكون مودة ولا بغض واما التباغض فهو بعد هذا ولهذا رتبت فى الحديث وقوله ثم تنطلقون فى مساكين المهاجرين اى ضعفائهم فيجعلون بعضهم امراء على بعض هكذا فسره (قوله صلى الله عليه وسلم انظروا الى من هو اسفل منكم ولا تنظروا الى من هو فوقكم فهو اجدر ان لا تزدروا نعمة الله عليكم)

حدثنا شيبان بن فروخ نا همام نا اسحاق بن عبد الله بن ابى طلحة حدثنى عبد الرحمن بن ابى عمرة ان ابا هريرة حدثه انه سمع النبى صلى الله عليه وسلم يقول ان ثلثة فى بنى اسراءيل ابرص واقرع واعمى فاراد الله ان يبتليهم فبعث اليهم ملكا فاتى الابرص فقال اى شئ احب اليك قال لون حسن وجلد حسن ويذهب عنى الذى قد قذرنى الناس قال فمسحه فذهب عنه قذره واعطى لونا حسنا وجلدا حسنا قال فاى المال احب اليك قال الابل وقال البقر شك اسحاق قال فاعطى ناقة عشراء فقال بارك الله لك فيها قال فاتى الاقرع فقال اى شئ احب اليك قال شعر حسن ويذهب عنى هذا الذى قد قذرنى الناس قال فمسحه فذهب عنه واعطى شعرا حسنا قال فاى المال احب اليك قال البقر فاعطى بقرة حاملا وقال بارك الله لك فيها فاتى الاعمى فقال اى شئ احب اليك قال ان يرد الله الى بصرى فابصر به الناس قال فمسحه فرد الله اليه بصره قال فاى المال احب اليك قال الغنم فاعطى شاة والدا فانتج هذان وولد هذا فكان لهذا واد من الابل ولهذا واد من البقر ولهذا واد من الغنم قال ثم انه اتى الابرص فى صورته وهيئته فقال رجل مسكين قد انقطعت بى الحبال فى سفرى فلا بلاغ لى اليوم الا بالله ثم بك اسالك بالذى اعطاك اللون الحسن والجلد الحسن والمال بعيرا اتبلغ عليه فى سفرى فقال الحقوق كثيرة فقال له كانى اعرفك الم تكن ابرص يقذرك الناس فقيرا فاعطاك الله فقال انما ورثت هذا المال كابر عن كابر فقال ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت قال واتى الاقرع فى صورته فقال له مثل ما قال لهذا ورد عليه مثل ما رد على هذا فقال ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت قال واتى الاعمى فى صورته وهيئته فقال رجل مسكين وابن سبيل انقطعت بى الحبال فى سفرى فلا بلاغ لى اليوم الا بالله ثم بك اسالك بالذى رد عليك بصرك شاة اتبلغ بها فى سفرى فقال قد كنت اعمى فرد الله الى بصرى فخذ ما شئت ودع ما شئت فوالله لا اجهدك اليوم شيئا اخذته لله فقال امسك مالك فانما ابتليتم فقد رضى عنك وسخط على صاحبيك **حدثنا** اسحاق بن ابراهيم وعباس بن عبد العظيم واللفظ لاسحاق قال عباس نا وقال اسحاق انا ابو بكر الحنفى نا بكير بن مسمار حدثنى عامر بن سعد قال كان سعد بن ابى وقاص فى ابله فجاءه ابنه عمر فلما راءاه سعد قال اعوذ بالله من شر هذا الراكب فنزل فقيل له انزلت فى ابلك وغنمك وتركت الناس يتنازعون الملك بينهم فضرب سعد فى صدره فقال اسكت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله يحب العبد التقى الغنى الخفى **حدثنا** يحيى بن حبيب الحارثى نا المعتمر قال سمعت اسمعيل عن قيس عن سعد ح **وحدثنا** محمد بن عبد الله بن نمير نا ابى وابن بشر قالا نا اسمعيل عن قيس قال سمعت سعد بن ابى وقاص يقول والله انى لاول رجل من العرب رمى بسهم فى سبيل الله ولقد كنا نغزو مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وما لنا طعام نا كله الا ورق الحبلة وهذا السمر حتى ان احدنا ليضع كما تضع الشاة ثم اصبحت بنو اسد تعزرنى على الدين لقد خبت اذا وضل عملى ولم يقل ابن نمير اذا **وحدثنا** يحيى بن يحيى انا ركيع عن اسمعيل بن ابى خالد بهذا الاسناد وقال حتى ان كان احدنا ليضع كما تضع العنز ما يخلطه بشئ **حدثنا** شيبان ابن فروخ نا سليمان بن المغيرة نا حميد بن هلال عن خالد بن عمير العدوى قال خطبنا عتبة بن غزوان فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد

معنى اجد راحق وتزدر والتحقر ولقال ابن جرير وغيره هذا حديث جامع لانواع من الخير لان الانسان اذا راى من فضل عليه فى الدنيا طلبت نفسه مثل ذلك واستصغر ما عنده من نعمة الله تعالى وحرص على الازدياد ويلحق بذلك يقاربه هذا هو الموجود فى غالب الناس واما اذا نظر فى امور الدنيا الى من هو دونه فيها ظهرت له نعمة الله تعالى عليه فشكر ها وتواضع وفعل فيه الخير (قوله صلى الله عليه وسلم ارادا الله ان يبتليهم) وفى بعض النسخ يبليهم باسقاط المثناة فوق ومعناهما الاختبار والناقة العشراء الحامل القريبة الولادة (قوله صلى الله عليه وسلم شاة والدا) اى وضعت احدها وهو معها (قوله صلى الله عليه وسلم فانتج هذان وولد هذا) هكذا الرواية فانتج رباعى وهى لغة قليلة الاستعمال والمشهور نتج ثلاثى ومن حكى اللغتين الاخفش ومعناه تولى الولادة وهى النتج والانتاج ومعنى ولد هذا بتشديد اللام معنى انتج والناتج للابل والمولد للغنم وغيرها هو كالقابلة للنساء (قوله انقطعت بى الحبال) هو بالحاء وهى الاسباب وقيل الطرق وفى بعض نسخ البخارى الجبال بالجيم وردى الحبل جمع حبيلة وكلاهما صحيح (قوله ورثت هذا المال كابرا عن كابر) اى ورثته عن آبائى الذين ورثوه من اجدادى الذين ورثوه من آبائهم كبيرا عن كبير فى العز والشرف والثروة (قوله فوالله لا اجهدك اليوم شيئا اخذته لله تعالى) هكذا هو فى رواية الجمهور اجهدك بالجيم والهاء وفى رواية ابن ماهان احمدك بالحاء والميم ووقع فى البخارى بالوجهين لكن الاشهر فى مسلم بالجيم وفى البخارى بالحاء ومعنى الجيم لا اشق عليك بردشئ تاخذه او تطلبه من مالى والجهد المشقة ومعناه بالحاء لا احمدك بترك شئ تحتاج اليه وتريده فتكون لفظة الترك محذوفة مرادة كما قال الشاعر

ليس على طول الحياة ندم ... اى فوت طول الحياة وفى هذا الحديث الحث على الرفق بالضعفاء واكرامهم وتبليغهم ما يطلبون مما يمكن والحذر من كسر قلوبهم واحتقارهم وفيه التحدث بنعمة الله تعالى وذمها والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم ان الله يحب العبد التقى الغنى الخفى) المراد بالغنى غنى النفس هذا هو الغنى المحبوب لقوله صلى الله عليه وسلم ولكن الغنى غنى النفس واشار القاضى الى ان المراد به الغنى بالمال واما الخفى فبالحاء المهملة هذا هو الموجود فى النسخ والمعروف فى الروايات وذكر القاضى ان بعض رواة مسلم رواه بالمهملة فمعناه بالمعجمة الخامل المنقطع الى العبادة والاشتغال بامور نفسه ومعناه بالمهملة الوصول للرحم اللطيف بهم ولغيرهم من الضعفاء والصحيح بالمعجمة وفى هذا الحديث حجة لمن يقول الاعتزال افضل من الاختلاط وفى المسئلة خلاف سبق بيانه مرات ومن قال بتفضيل الاختلاط قد يتاول هذا على الاعتزال وقت الفتنة ونحوها (قوله والله انى لاول رجل من العرب رمى بسهم فى سبيل الله) فيه منقبة ظاهرة له وجواز مدح الانسان نفسه عند الحاجة وقد سبقت نظائره وشرحها (قوله ما لنا طعام نا كله الا ورق الحبلة وهذا السمر) الحبلة بضم الحاء المهملة واسكان الموحدة والسمر بفتح السين وضم الميم وهما نوعان من شجر البادية كذا قاله ابو عبيد وآخرون وقيل الحبلة ثمر العضاه وهذا يظهر على رواية البخارى الا الحبلة وورق السمر وفى هذا بيان ما كانوا عليه من الزهد فى الدنيا والتقلل منها والصبر فى طاعة الله تعالى على المشاق الشديدة (قوله ثم اصبحت بنو اسد تعزرنى على الدين) قالوا المراد ببنى اسد بنو الزبير بن العوام بن خويلد بن اسد بن عبد العزى قال الهروى معنى تعزرنى توقفنى والتعزير التوقيف على الاحكام والفرائض وقال ابن جرير معناه تقومنى وتعلمنى ومنه تعزير السلطان وهو تقويمه بالتاديب وقال الجرمى معناه اللوم والعتب وقيل معناه توبخنى على التقصير فيه

لله بالنعم وفتح الشين والمد ما اتى على الشئ حتى اشرف عليه ثم استعمل فيه فقيل لكل حامل وان لم يطلق عليه الا على الناقة والخيل وعشار بن مثنيتها قلبت الهمزة واوا لضمها لانجار

اطلق عليه الابرص باعتبار ما كان وكذا الاقرع والاعمى ١٢

الاولاد

النتج

فان الدنيا قد آذنت بصرم وولّت حذّاء ولم يبق منها الا صبابة كصبابة الاناء يتصابّها صاحبها وانكم منتقلون منها الى دار لا زوال لها فانتقلوا بخير ما بحضرتكم فانه قد ذكر لنا ان الحجر يلقى من شفة جهنم فيهوى فيها سبعين عاما لا يدرك لها قعرا ووالله لتملأنّ افعجبتم ولقد ذكر لنا ان ما بين مصراعين من مصاريع الجنة مسيرة اربعين سنة وليأتين عليها يوم وهو كظيظ من الزحام ولقد رايتني سابع سبعة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لنا طعام الا ورق الشجر حتى قرحت اشداقنا فالتقطت بردة فشققتها بيني وبين سعد بن مالك فاتزرت بنصفها واتزر سعد بنصفها فما اصبح اليوم منا احد الا اصبح اميرا على مصر من الامصار وانى اعوذ بالله ان اكون في نفسي عظيما وعند الله صغيرا وانها لم تكن نبوة قط الا تناسخت حتى تكون آخرعاقبتها ملكا فستخبرون وتجربون الامراء بعدنا **وحدثني** اسحاق بن عمر بن سليط نا سليمان بن المغيرة نا حميد بن هلال عن خالد بن عمير وقال ادرك الجاهلية قال خطب عتبة بن غزوان وكان اميرا على البصرة فذكر نحو حديث شيبان **حدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء نا وكيع عن قرة بن خالد عن حميد بن هلال عن خالد بن عمير قال سمعت عتبة بن غزوان يقول لقد رايتني سابع سبعة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ما طعامنا الا ورق الحبلة حتى قرحت اشداقنا **حدثنا** محمد بن ابى عمر نا سفيان عن سهيل ابن ابى صالح عن ابيه عن ابى هريرة قال قالوا يا رسول الله هل نرى ربنا يوم القيمة قال هل تضارّون في رؤية الشمس في الظهيرة ليست في سحابة قالوا لا قال فهل تضارون في رؤية القمر ليلة البدر ليس في سحابة قالوا لا قال فوالذي نفسي بيده لا تضارّون في رؤية ربكم الا كما تضارون في رؤية احدهما قال فيلقى العبد فيقول اى فُلْ ألم اكرمك واسوّدك وازوّجك واسخّر لك الخيل والابل واذرك ترأس وتربع فيقول بلى قال فيقول افظننت انك ملاقيّ فيقول لا فيقول فاني انساك كما نسيتني ثم يلقى الثاني فيقول اى فُلْ ألم اكرمك واسودك وازوجك واسخر لك الخيل والابل واذرك تراس وتربع فيقول بلى يا رب فيقول افظننت انك ملاقيّ قال فيقول لا فيقول انى انساك كما نسيتني ثم يلقى الثالث فيقول له مثل ذلك فيقول يا رب آمنت بك وبكتابك وبرسلك وصليت وصمت وتصدقت ويثني بخير ما استطاع فيقول ها هنا اذا قال ثم يقال له الآن نبعث شاهدنا عليك ويتفكر في نفسه من ذا الذي يشهد علىّ فيختم على فيه ويقال لفخذه وكمه وعظامه انطقي فتنطق فخذه ولحمه وعظامه بعمله وذلك ليعذر من نفسه وذلك المنافق وذلك الذي يسخط الله عليه **حدثنا** ابو بكر بن النضر بن ابى النضر حدثني ابو النضر هاشم بن القاسم نا عبيد الله الاشجعي عن سفيان الثوري عن عبيد المكتب عن فضيل عن الشعبي عن انس بن مالك قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فضحك فقال هل تدرون مما اضحك قال قلنا الله ورسوله اعلم قال من مخاطبة العبد ربه فيقول يا رب الم تجرني من الظلم قال يقول بلى قال فيقول فاني لا اجيز على نفسي الا شاهدا مني قال فيقول كفى بنفسك اليوم شهيدا وبالكرام الكاتبين شهودا قال فيختم على فيه فيقال لاركانه انطقي قال فتنطق باعماله قال ثم يخلّى بينه وبين الكلام قال فيقول بعدا لكنّ وسحقا فعنكن كنت اناضل **حدثني** زهير بن حرب نا محمد بن فضيل عن ابيه عن عمارة بن القعقاع عن ابى زرعة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اجعل رزق آل محمد قوتا **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وعمرو الناقد وزهير بن حرب وابو كريب قالوا نا وكيع نا الاعمش عن عمارة بن القعقاع عن ابى زرعة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اجعل رزق آل محمد قوتا وفي رواية عمرو اللهم ارزق **وحدثناه** ابو سعيد الاشج نا ابو اسامة قال سمعت الاعمش ذكر عن عمارة بن القعقاع بهذا الاسناد وقال كفافا **حدثنا** زهير بن حرب واسحاق بن ابراهيم قال اسحاق انا وقال زهير نا جرير عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت ما شبع آل محمد صلى الله عليه وسلم منذ قدم المدينة من طعام برّ ثلث ليال تباعا حتى قبض **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب واسحاق بن ابراهيم قال اسحق انا وقال الآخران نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت ما شبع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة ايام تباعا من خبز برّ حتى مضى لسبيله **حدثنا** محمد بن المثنى ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابى اسحاق قال سمعت عبد الرحمن بن يزيد يحدث عن الاسود عن عائشة انها قالت ما شبع آل محمد صلى الله عليه وسلم من خبز شعير يومين متتابعين حتى قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة نا وكيع عن سفيان عن عبد الرحمن بن عابس عن ابيه عن عائشة قالت ما شبع آل محمد صلى الله عليه وسلم من خبز برّ فوق ثلث

(قوله ان الدنيا قد آذنت بصرم وولت حذاء ولم يبق منها الا صبابة كصبابة الاناء يتصابها صاحبها) اما آذنت فبهمزة ممدودة وفتح الذال اى اعلمت بالصرم بالضم اى الانقطاع والذهاب وقوله حذاء بحاء مهملة مفتوحة ثم ذال معجمة مشددة والف ممدودة اى سرعة الانقطاع والصبابة بضم الصاد البقية اليسيرة من الشراب تبقى في اسفل الاناء وقوله يتصابها اى يشربها دفعة الشئ اسفله والكظيظ الممتلئ وقوله قرحت اشداقنا اى صار فيها قروح وجراح من خشونة الورق الذي ناكله وحرارته (قوله سعد بن مالك) هو سعد بن ابى وقاص رضي الله عنه (قوله هل نرى ربنا) قد سبق شرح الرؤية وما يتعلق بها في كتاب الايمان (قوله صلى الله عليه وسلم فيقول اى فل) هو بضم الفاء واسكان اللام ومعناه يا فلان وهو ترخيم على خلاف القياس وقيل هي لغة بمعنى فلان حكاها القاضي ومعنى اسودك اجعلك سيدا على غيرك (قوله تعالى واذرك تأس وتربع) اما تأس فبفتح التاء واسكان الراء وبعدها همزة مفتوحة ومعناه رئيس القوم وكبيرهم واما تربع فبفتح التاء والباء الموحدة هكذا رواه الجمهور وفي رواية ابن ماهان ترتع بمثناة فوق بعد الراء ومعناه بالموحدة تاخذ المرباع الذي كانت ملوك الجاهلية تاخذه من الغنيمة وهو ربعها يقال ربعتهم اذا اخذت ربع اموالهم ومعناه الم اجعلك رئيسا مطاعا وقال القاضي بعد حكايته نحو ما ذكرته عندي ان معناه تركتك مستريحا لا تحتاج الى مشقة وتعب من قولهم ارتبع على نفسك اى ارفق بها ومعناه بالمثناة تتنعم وقيل تاكل وقيل تلهو وقيل تعيش في سعة (قوله فاني انساك كما نسيتني) اى امنعك الرحمة كما امتنعت من طاعتي (قوله فيقول ها هنا اذا) معناه قف هنا حتى يشهد عليك جوارحك اذ قد صرت منكرا وقوله صلى الله عليه وسلم فيقال لاركانه اى لجوارحه وقوله كنت اناضل اى ادافع واجادل (قوله صلى الله عليه وسلم اللهم اجعل رزق آل محمد قوتا) قيل كفافا بهم من غير اسراف وهو بمعنى قوله في الرواية الاخرى كفافا وقيل هو سد الرمق

حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة نا حفص بن غياث عن هشام بن عروة عن ابيه قال قالت عائشة ما شبع ال محمد صلى الله عليه وسلم من خبز البر ثلاثا حتى مضى بسبيله حدثنا ابو كريب نا وكيع عن مسعر عن هلال بن حميد عن عروة عن عائشة قالت ما شبع ال محمد صلى الله عليه وسلم يومين من خبز بر الا واحدهما تمر حدثنا عمرو الناقد نا عبدة بن سليمان قال ويحيى بن يمان نا عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت ان كنا ال محمد صلى الله عليه وسلم لنمكث شهرا ما نستوقد بنار ان هو الا التمر والماء وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا نا ابو اسامة وابن نمير عن هشام بن عروة بهذا الاسناد ان كنا لنمكث ولم يذكر ال محمد وزاد ابو كريب فى حديثه عن ابن نمير الا ان يأتينا اللحيم حدثنا ابو كريب محمد بن العلاء بن كريب نا ابو اسامة عن هشام عن ابيه عن عائشة قالت توفى رسول الله صلى الله عليه وسلم وما فى رفى من شئ يأكله ذو كبد الا شطر شعير فى رفلى فاكلت منه حتى طال على فكلته ففنى حدثنا يحيى بن يحيى انا عبد العزيز بن ابى حازم عن ابيه عن يزيد بن رومان عن عروة عن عائشة انها كانت تقول والله يا ابن اختى ان كنا لننظر الى الهلال ثم الهلال ثم الهلال ثلاثة اهلة فى شهرين وما اوقد فى ابيات رسول الله صلى الله عليه وسلم نار قال قلت يا خالة فما كان يعيشكم قالت الاسودان التمر والماء الا انه قد كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم جيران من الانصار وكانت لهم منائح فكانوا يرسلون الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من البانها فيسقينا حدثنى ابو الطاهر انا عبد الله بن وهب اخبرنى ابو صخر عن يزيد بن عبد الله بن قسيط ح وحدثنى هارون بن سعيد قال نا ابن وهب قال اخبرنى ابو صخر عن ابن قسيط عن عروة بن الزبير عن عائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم قالت لقد مات رسول الله صلى الله عليه وسلم وما شبع من خبز وزيت فى يوم واحد مرتين حدثنا يحيى بن يحيى انا داود بن عبد الرحمن المكى العطار عن منصور عن امه عن عائشة ح وحدثناه سعيد بن منصور نا داود بن عبد الرحمن العطار حدثنى منصور بن عبد الرحمن الحجبى عن صفية عن عائشة قالت توفى رسول الله صلى الله عليه وسلم حين شبع الناس من الاسودين التمر والماء حدثنى محمد بن المثنى نا عبد الرحمن عن سفيان عن منصور بن صفية عن امه عن عائشة قالت توفى رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد شبعنا من الاسودين الماء والتمر وحدثناه ابو كريب نا الاشجعى ح وحدثنا نصر بن على نا ابو احمد كلاهما عن سفيان بهذا الاسناد غير ان فى حديثهما عن سفيان وما شبعنا من الاسودين حدثنا محمد بن عباد وابن ابى عمر قالا نا مروان يعنيان الفزارى عن يزيد وهو ابن كيسان عن ابى حازم عن ابى هريرة قال والذى نفسى بيده وقال ابن عباد والذى نفس ابى هريرة بيده ما شبع رسول الله صلى الله عليه وسلم اهله ثلاثة ايام تباعا من خبز حنطة حتى فارق الدنيا حدثنى محمد بن حاتم نا يحيى ابن سعيد عن يزيد بن كيسان حدثنى ابو حازم قال رايت اباهريرة يشير باصبعيه مرارا يقول والذى نفس ابى هريرة بيده ما شبع نبى الله صلى الله عليه وسلم واهله ثلاثة ايام تباعا من خبز حنطة حتى فارق الدنيا حدثنا قتيبة بن سعيد وابو بكر بن ابى شيبة قالا نا ابو الاحوص عن سماك قال سمعت النعمان ابن بشير يقول السنتم فى طعامكم وشرابكم ما شئتم لقد رايت نبيكم صلى الله عليه وسلم وما يجد من الدقل فيملأ به بطنه وقتيبة لم يذكر نبيكم حدثنا محمد بن رافع نا يحيى بن آدم نا زهير ح وحدثنا اسحاق بن ابراهيم انا الملائى نا اسرائيل كلاهما عن سماك بهذا الاسناد نحوه وزاد فى حديث زهير وما ترضون دون الوان التمر والزبد وحدثنا محمد بن المثنى وابن بشار واللفظ لابن المثنى قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت النعمان يخطب قال ذكر عمر ما اصاب الناس من الدنيا فقال لقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يظل اليوم يلتوى ما يجد دقلا يملأ به بطنه حدثنى ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح انا ابن وهب حدثنى ابو هانئ سمع ابا عبد الرحمن الحبلى يقول سمعت عبد الله بن عمرو بن العاص وسأله رجل فقال السنا من فقراء المهاجرين فقال له عبد الله الك امرأة تأوى اليها قال نعم قال الك مسكن تسكنه قال نعم قال فانت من الاغنياء قال فان لى خادما قال فانت من الملوك قال ابو عبد الرحمن وجاء ثلثة نفر الى عبد الله بن عمرو بن العاص وانا عنده فقالوا الدرهما ابا محمد والله ما نقدر على شئ لا نفقة ولا دابة ولا متاع فقال لهم ما شئتم ان شئتم رجعتم الينا فاعطيناكم ما يسر الله لكم وان شئتم ذكرنا امركم للسلطان وان شئتم صبرتم فانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان فقراء المهاجرين يسبقون الاغنياء يوم القيمة الى الجنة باربعين خريفا قالوا فانا نصبر لا نسأل شيئا حدثنا يحيى بن ايوب وقتيبة بن سعيد وعلى بن حجر جميعا عن اسمعيل قال ابن ايوب نا اسمعيل بن جعفر اخبرنى عبد الله بن دينار انه سمع عبد الله بن عمر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحاب الحجر لا تدخلوا على هؤلاء القوم المعذبين الا ان تكونوا باكين فان لم تكونوا باكين فلا تدخلوا عليهم ان يصيبكم مثل ما اصابهم

(قوله حدثنا عمرو الناقد نا عبدة بن سليمان قال ويحيى بن يمان نا هشام) معنى هذا الكلام ان عمرو الناقد روى هذا الحديث عن عبدة ويحيى بن يمان كلاهما عن هشام (قوله شطر شعير فى رف) الرف بفتح الراء معروف والشطر هنا معناه شئ من شعير كذا فسره الترمذى وقال القاضى قال ابن ابى حازم معناه نصف وسق قال القاضى وفى هذا الحديث ان البركة اكثر ما يكون فى المجهولات والمبهمات واما الحديث الآخر كيلوا طعامكم يبارك لكم فيه فقالوا اراد ان يكيل منه عند اخراج النفقة منه بشرط ان يبقى الباقى مجهولا ويكيل ما يخرجه لئلا يخرج اكثر من الحاجة او اقل (قوله فما كان يعيشكم) هو بفتح الياء وكسر الباء المشددة وفى بعض النسخ المعتمدة فما كان يقيتكم (قوله حين شبع الناس من الاسودين التمر والماء) المراد حين شبعوا من التمر والاقتصار على الماء شبعا من الماء (قوله ما يجد من الدقل) هو بفتح الدال والقاف وهو تمر ردى (قوله صلى الله عليه وسلم بار بعين خريفا) اى اربعين سنة

باب النهى عن الدخول على اهل الحجر الا من يدخل باكيا

(قوله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحاب الحجر لا تدخلوا على هؤلاء المعذبين الا ان تكونوا باكين فان لم تكونوا باكين فلا تدخلوا عليهم ان يصيبكم مثل ما اصابهم) فقوله قال لاصحاب الحجر اى قال فى شانهم وكان هذا فى غزوة تبوك وقوله ان يصيبكم بفتح الهمزة اى خشية ان يصيبكم او حذر ان يصيبكم كما صرح به فى الرواية الثانية وفيه الحث على المراقبة عند المرور بديار الظالمين

حدثنى حرملة بن يحيى انا ابن وهب اخبرنى يونس عن ابن شهاب وهو يذكر الحجر مساكن ثمود قال سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر قال مررنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على الحجر فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا انفسهم الا ان تكونوا باكين حذرا ان يصيبكم مثل ما اصابهم ثم زجر فاسرع حتى خلفها **حدثنى** الحكم بن موسى ابو صالح نا شعيب بن اسحاق انا عبيد الله عن نافع ان عبد الله بن عمر اخبره ان الناس نزلوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على الحجر ارض ثمود فاستقوا من آبارها وعجنوا به العجين فامرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يهريقوا ما استقوا ويعلفوا الابل العجين وامرهم ان يستقوا من البئر التى كانت ترد عليها الناقة **حدثنا** اسحاق بن موسى الانصارى نا انس بن عياض حدثنى عبيد الله بهذا الاسناد مثله غير انه قال فاستقوا من بئارها واعتجنوا به **حدثنا** عبد الله بن مسلمة بن قعنب نا مالك عن ثور بن زيد عن ابى الغيث عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال الساعى على الارملة والمسكين كالمجاهد فى سبيل الله واحسبه قال وكالقائم لا يفتر وكالصائم لا يفطر **حدثنى** زهير بن حرب نا اسحاق بن عيسى نا مالك عن ثور بن زيد الديلى قال سمعت ابا الغيث يحدث عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كافل اليتيم له او لغيره انا وهو كهاتين فى الجنة واشار مالك بالسبابة والوسطى **حدثنى** هارون بن سعيد وأحمد بن عيسى قالا نا ابن وهب اخبرنى عمرو وهو ابن الحارث ان بكيرا حدثه ان عاصم بن عمر بن قتادة حدثه انه سمع عبيد الله الخولانى يذكر انه سمع عثمان بن عفان عند قول الناس فيه حين بنى مسجد الرسول صلى الله عليه وسلم انكم قد اكثرتم وانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من بنى مسجدا قال بكير حسبت انه قال يبتغى به وجه الله بنى الله له مثله فى الجنة وفى رواية هارون بنى الله له بيتا فى الجنة **حدثنى** زهير بن حرب ومحمد بن المثنى كلاهما عن الضحاك قال ابن المثنى نا الضحاك بن مخلد انا عبد الحميد بن جعفر نا ابى عن محمود بن لبيد ان عثمان بن عفان اراد بناء المسجد فكره الناس ذلك واحبوا ان يدعه على هيئته فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من بنى مسجدا لله بنى الله له فى الجنة مثله **وحدثناه** اسحاق بن ابراهيم انا ابو بكر الحنفى وعبد الملك بن الصباح كلاهما عن عبد الحميد بن جعفر بهذا الاسناد غير ان فى حديثهما بنى الله له بيتا فى الجنة **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وزهير بن حرب واللفظ لابى بكر قالا نا يزيد بن هارون انا عبد العزيز بن ابى سلمة عن وهب بن كيسان عن عبيد بن عمير الليثى عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال بينا رجل بفلاة من الارض فسمع صوتا فى سحابة اسق حديقة فلان فتنحى ذلك السحاب فافرغ ماءه فى حرة فاذا شرجة من تلك الشراج قد استوعبت ذلك الماء كله فتتبع الماء فاذا رجل قائم فى حديقته يحول الماء بمسحاته فقال له يا عبد الله ما اسمك قال فلان للاسم الذى سمع فى السحابة فقال له يا عبد الله لم سالتنى عن اسمى قال انى سمعت صوتا فى السحاب الذى هذا ماؤه يقول اسق حديقة فلان لاسمك فما تصنع فيها قال اما اذ قلت هذا فانى انظر الى ما يخرج منها فاتصدق بثلثه واكل انا وعيالى ثلثا وارد فيها ثلثه **وحدثناه** احمد بن عبدة الضبى انا ابو داود نا عبد العزيز بن ابى سلمة نا وهب بن كيسان بهذا الاسناد غير انه قال واجعل ثلثه فى المساكين والسائلين وابن السبيل **حدثنى** زهير بن حرب نا اسمعيل بن ابراهيم اخبرنى روح بن القاسم عن العلاء بن عبد الرحمن بن يعقوب عن ابيه عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تبارك وتعالى انا اغنى الشركاء عن الشرك من عمل عملا اشرك فيه معى غيرى تركته وشركه

ومواضع العذاب مثل الاسراع فى وادى محسر لان اصحاب الفيل هلكوا هناك فينبغى للمار فى مثل هذه المواضع المراقبة والخوف والبكاء والاعتبار بهم وبمصارعهم وان يستعيذ بالله من ذلك (قوله ثم زجر فاسرع حتى خلفها) اى زجر ناقته فحذف ذكر الناقة للعلم به ومعناه ساقها سوقا كثيرا حتى خلفها وهو بتشديد اللام اى جاوز المساكن (قوله فاستقوا من آبارها وعجنوا به العجين فامرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يهريقوا ما استقوا ويعلفوا الابل العجين وامرهم ان يستقوا من البئر التى كانت ترد عليها الناقة وفى رواية فاستقوا من بئارها) اما الابئار فباسكان الباء وبعدها همزة جمع بئر كحمل واحمال ويجوز قلبه فيقال آبار بهمزة ممدودة وفتح الباء وهو جمع قلة وفى الرواية الثانية بئارها بكسر الباء وبعدها همزة وهو جمع كثرة وفى هذا الحديث فوائد منها النهى عن استعمال مياه بيار الحجر الا بئر الناقة ومنها انه لو عجن منه عجينا لم يأكله بل يعلفه الدواب ومنها انه يجوز علف الدابة طعاما مع منع الآدمى من اكله ومنها مجانبة آثار الظالمين والتبرك بآثار الصالحين **باب** فضل الاحسان الى الارملة والمسكين واليتيم (قوله صلى الله عليه وسلم الساعى على الارملة والمسكين كالمجاهد فى سبيل الله) المراد بالساعى الكاسب لها العامل لمؤنتها والارملة من لا زوج لها سواء كانت تزوجت قبل ذلك ام لا وقيل هى التى فارقت زوجها قال ابن قتيبة سميت ارملة لما يحصل لها من الارمال وهو الفقر وذهاب المال بفقد الزوج يقال ارمل الرجل اذا فنى زاده (قوله صلى الله عليه وسلم كافل اليتيم له او لغيره انا وهو كهاتين فى الجنة) كافل اليتيم القائم بامره من نفقة وكسوة وتاديب وتربية وغير ذلك وهذه الفضيلة تحصل لمن كفله من مال نفسه او من مال اليتيم بولاية شرعية واما قوله له او لغيره فالذى له الذى يكون قريبا له كجده وامه وجدته واخيه واخته وعمه وخاله وعمته وخالته وغيرهم من اقاربه والذى لغيره ان يكون اجنبيا **باب** فضل بناء المساجد (قوله من بنى لله مسجدا بنى الله له مثله فى الجنة) يحتمل مثله فى القدر والمساحة ولكنه الظن منه بزيادات كثيرة ويحتمل مثله فى سمى البيت وان كان اكبر مساحة واشرف **باب** فضل الانفاق على المساكين وابن السبيل (قوله اسق حديقة فلان) الحديقة القطعة من النخيل وتطلق على الارض ذات الشجر (قوله صلى الله عليه وسلم فتنحى ذلك السحاب فافرغ ماءه فى حرة فاذا شرجة من تلك الشراج) معنى تنحى قصد يقال تنحيت الشئ وانتحيته ونحوته اذا قصدته ومنه سمى علم النحو لانه قصد كلام العرب واما الحرة بفتح الحاء فهى ارض ملبسة حجارة سود والشرجة بفتح الشين المعجمة واسكان الراء وجمعها شراج بكسر الشين وهى مسائل الماء فى الحرار وفى الحديث فضل الصدقة والاحسان الى المساكين وابناء السبيل وفضل كل الانسان من كسبه الانفاق على العيال **باب** تحريم الرياء (قوله تعالى انا اغنى الشركاء عن الشرك من عمل عملا اشرك فيه معى غيرى تركته وشركه) هكذا وقع فى بعض الاصول وشركه وفى بعضها وشركيه وفى بعضها وشركته ومعناه انا غنى عن المشاركة وغيرها فمن عمل شيئا لى ولغيرى لم اقبله بل اتركه لذلك الغير والمراد ان عمل المرائى باطل لا ثواب فيه ويأثم به

حدثنا عمر بن حفص بن غیاث حدثنا ابی عن اسمٰعیل بن سُمَیع عن مسلمٍ البطین عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سَمَّع سَمَّع الله به ومن رَایَا رَایَا الله به **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة نا وکیع عن سفیان عن سلمة بن کهیل قال سمعت جندبا العَلَقی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من یُسَمِّع یُسَمِّع الله به ومن یُرَاءِ یُرَاءِ الله به **وحدثنا** اسحاق بن ابراهیم انا الملائی نا سفیان بهذا الاسناد وزاد ولم اسمع احدا غیره یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم **وحدثنا** سعید بن عمرو الاشعثی انا سفیان عن الولید بن ترب قال سعید اظنه قال ابن الحارث بن ابی موسی قال سمعت سلمة بن کهیل قال سمعت جندبا ولم اسمع احدا یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم غیره یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول بمثل حدیث الثوری و **وحدثناه** ابن ابی عمر نا سفیان انا الصدوق الامین الولید بن ترب بهذا الاسناد **وحدثنا** قتیبة بن سعید نا بکر یعنی ابن مضر عن ابن الهاد عن محمد بن ابراهیم عن عیسی ابن طلحة عن ابی هریرة انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان العبد لیتکلم بالکلمة ینزل بها فی النار ابعد ما بین المشرق والمغرب **وحدثناه** محمد بن ابی عمر المکی نا عبد العزیز یعنی الدراوردی عن یزید بن الهاد عن محمد بن ابراهیم عن عیسی بن طلحة عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان العبد لیتکلم بالکلمة ما یتبین ما فیها یهوی بها فی النار ابعد ما بین المشرق والمغرب **وحدثنا** یحیی بن یحیی وابوبکر بن ابی شیبة ومحمد بن عبد الله بن نمیر واسحاق ابن ابراهیم وابوکریب واللفظ لابی کریب قال یحیی واسحاق انا وقال الآخرون نا ابومعویة نا الاعمش عن شقیق عن اسامة بن زید قال قیل له الا تدخل علی عثمان فتکلمه فقال اترون انی لا اکلمه الا اسمعکم والله لقد کلمته فیما بینی وبینه ما دون ان افتتح امرا لا احب ان اکون اول من فتحه ولا اقول لاحد یکون علی امیر انه خیر الناس بعد ما سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یؤتی بالرجل یوم القیمة فیلقی فی النار فتندلق اقتاب بطنه فیدور بها کما یدور الحمار بالرحی فیجتمع الیه اهل النار فیقولون یا فلان مالک الم تکن تامر بالمعروف وتنهی عن المنکر فیقول بلی قد کنت آمر بالمعروف ولا آتیه وانهی عن المنکر وآتیه **وحدثنا** عثمان بن ابی شیبة نا جریر عن الاعمش عن ابی وائل قال کنا عند اسامة بن زید فقال رجل ما یمنعک ان تدخل علی عثمان فتکلمه فیما یصنع وساق الحدیث بمثله **وحدثنی** زهیر بن حرب ومحمد بن حاتم وعبد بن حمید قال عبد حدثنی وقال الآخران نا یعقوب بن ابراهیم نا ابن اخی ابن شهاب عن عمه قال قال سالم سمعت اباهریرة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول کل امتی معافاة الا المجاهرین وان من الاجهار ان یعمل العبد باللیل عملا ثم یصبح قد ستره ربه فیقول یا فلان عملت البارحة کذا وکذا وقد بات یستره ربه فیبیت یستره ربه ویصبح یکشف ستر الله عنه قال زهیر وان من الاجهار **وحدثنی** عمر بن عبد الله بن نمیر نا حفص وهو ابن غیاث عن سلیمان التیمی عن انس بن مالک قال عطس عند النبی صلی الله علیه وسلم رجلان فشمت احدهما ولم یشمت الآخر فقال الذی لم یشمته عطس فلان فشمتته وعطست انا فلم تشمتنی قال ان هذا حمد الله وانک لم تحمد الله

(**قوله** صلی الله علیه وسلم من سمع سمع الله به ومن رایا رایا الله به) قال العلماء معناه من رایا بعمله وسمعه الناس لیکرموه ویعظموه ویعتقدوا خیره سمع الله به یوم القیامة الناس وفضحه وقیل معناه من سمع بعیوب الناس واذاعها اظهر الله عیوبه وقیل اسمعه المکروه وقیل اراه الله ثواب ذلک من غیر ان یعطیه ایاه لیکون حسرة علیه وقیل معناه من اراد بعمله الناس اسمعه الله الناس وکان ذلک حظه منه (**قوله** سمعت جندبا العلقی) هو بفتح العین المهملة واللام وبالقاف منسوب الی العلقة بطن من بجیلة سبق بیانه فی کتاب الصلوة **باب حفظ اللسان** (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان الرجل لیتکلم بالکلمة ما یتبین ما فیها یهوی بها فی النار) معناه لا یتدبر بها ویتفکر فی قبحها ولا یخاف ما یترتب علیها وهذا کالکلمة عند السلطان وغیره من الولاة وکالکلمة یقذف او معناه کالکلمة التی یترتب علیها اضرار مسلم ونحو ذلک وهذا کله حث علی حفظ اللسان کما قال صلی الله علیه وسلم من کان یومن بالله والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت وینبغی لمن اراد النطق بکلمة او کلام ان یتدبره فی نفسه قبل نطقه فان ظهرت مصلحة تکلم والا امسک **باب عقوبة من یامر بالمعروف ولا یفعله وینهی عن المنکر ویفعله** (**قوله** اترون انی لا اکلمه الا اسمعکم) وفی بعض النسخ الا یسمعکم وفی بعضها الا سمعکم وکله بمعنی اتظنون انی لا اکلمه الا وانتم تسمعون (**قوله** افتتح الامر الا احب ان اکون اول من افتحه) یعنی المجاهرة بالانکار علی الامراء فی الملا کما جری لقتلة عثمان رضی الله عنه وفیه الادب مع الامراء واللطف بهم وعظهم سرا وتبلیغهم ما یقول الناس فیهم لینکفوا عنه وهذا کله اذا امکن ذلک فان لم یمکن الوعظ سرا والانکار فلیفعله علانیة لئلا یضیع اصل الحق (**قوله** صلی الله علیه وسلم فتندلق اقتاب بطنه) هو بالدال المهملة قال ابوعبید الاقتاب الامعاء قال الاصمعی واحدها قتبة وقال غیره قتب وقال ابن عیینة هی ما استدار فی البطن وهی الحوایا والامعاء وهی الاقصاب واحدها قصب والاندلاق خروج الشیء من مکانه **باب النهی عن هتک الانسان ستر نفسه** (**قوله** صلی الله علیه وسلم کل امتی معافاة الا المجاهرین وان من الاجهار ان یعمل العبد باللیل عملا الی آخره) هکذا هو فی معظم النسخ والاصول المعتمدة معافاة بالهاء فی آخره یعود الی الامة و(**قوله** الا المجاهرین هم الذین جاهروا بمعاصیهم واظهروها وکشفوا ما ستر الله تعالی علیهم فیتحدثون بها لغیر ضرورة ولا حاجة یقال جهر بامره واجهر وجاهر واما (**قوله** وان من الاجهار فکذا هو فی جمیع النسخ الا نسخة ابن ماهان ففیها وان من الجهار وهما صحیحان الاول من اجهر والثانی من جهر واما (**قول** مسلم وقال زهیر ان من الهجار بتقدیم الهاء فقیل انه خلاف الصواب ولیس کذلک بل هو صحیح ویکون الهجار لغة فی الاهجار الذی هو الفحش والخنا والکلام الذی لا ینبغی ویقال فی هذا هجر اذا اتی به کذا ذکره الجوهری وغیره **باب تشمیت العاطس وکراهة التثاؤب** یقال شمت بالشین المعجمة والمهملة لغتان مشهورتان المعجمة افصح قال ثعلب معناه بالمعجمة ابعد الله عنک الشماتة وبالمهملة هو من السمت وهو القصد والهدی وقد سبق بیان التشمیت واحکامه فی کتاب السلام ومواضع وجمعت الامة علی انه مشروع ثم اختلفوا فی ایجابه فاوجبه اهل الظاهر وابن مریم من المالکیة علی کل من سمعه لظاهر قوله صلی الله علیه وسلم فحق علی کل مسلم سمعه ان یشمته قال القاضی والمشهور من مذهب مالک انه فرض کفایة قال وبه قال جماعة من العلماء کرد السلام ومذهب الشافعی واصحابه آخرین انه سنة وادب ولیس بواجب ویحملون الحدیث علی الندب والادب کقوله صلی الله علیه وسلم حق علی کل مسلم ان یغتسل فی کل سبعة ایام قال القاضی واختلف العلماء فی کیفیة الحمد والرد واختلفت فیه الآثار فقیل یقول الحمد لله رب العالمین وقیل الحمد لله علی کل حال وقال ابن جریر هو مخیر بین هذا کله وهذا هو الصحیح

وحدثنا ابو كريب نا ابو خالد يعنى الاحمر عن سليمان التيمى عن انس عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله **حدثنى** زهير بن حرب و محمد بن عبد الله بن نمير واللفظ لزهير قالا نا القاسم بن مالك عن عاصم بن كليب عن ابى بردة قال دخلت على ابى موسى وهو فى بيت ابنة الفضل بن عباس فعطست فلم يشمتنى وعطست فشمتها فرجعت الى امى فاخبرتها فلما جاءها قالت عطس عندك ابنى فلم تشمته وعطست فشمتها فقال ان ابنك عطس فلم يحمد الله فلم اشمته وعطست فحمدت الله فشمتها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا عطس احدكم فحمد الله فشمتوه فان لم يحمد الله فلا تشمتوه **حدثنا** محمد بن عبد الله بن نمير نا وكيع نا عكرمة بن عمار عن اياس بن سلمة بن الاكوع عن ابيه ح وحدثنا اسحاق بن ابراهيم واللفظ له انا ابو النضر هاشم بن القاسم نا عكرمة بن عمار حدثنى اياس ابن سلمة بن الاكوع ان اباه حدثه انه سمع النبى صلى الله عليه وسلم وعطس رجل عنده فقال له يرحمك الله ثم عطس اخرى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الرجل مزكوم **حدثنا** يحيى بن ايوب وقتيبة بن سعيد وعلى بن حجر السعدى قالوا نا اسمعيل يعنون ابن جعفر عن العلاء عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال التثاؤب من الشيطان فاذا تثاءب احدكم فليكظم ما استطاع **حدثنى** ابو غسان المسمعى مالك بن عبد الواحد نا بشر بن المفضل نا سهيل بن ابى صالح قال سمعت ابنا لابى سعيد الخدرى يحدث ابى عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تثاءب احدكم فليمسك بيده على فمه فان الشيطان يدخل **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا عبد العزيز عن سهيل عن عبد الرحمن بن ابى سعيد عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا تثاءب احدكم فليمسك بيده فان الشيطان يدخل **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة نا وكيع عن سفيان عن سهيل بن ابى صالح عن ابن ابى سعيد الخدرى عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تثاءب احدكم فى الصلوة فليكظم ما استطاع فان الشيطان يدخل **حدثناه** عثمان بن ابى شيبة نا جرير عن سهيل عن ابيه ح وعن ابن ابى سعيد عن ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثل حديث بشر وعبد العزيز **وحدثنى** محمد بن رافع وعبد بن حميد قال عبد نا وقال ابن رافع نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهرى عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خلقت الملائكة من نور وخلق الجان من مارج من نار وخلق آدم مما وصف لكم **حدثنا** اسحاق بن ابراهيم ومحمد بن المثنى العنزى ومحمد بن عبد الله الرزى جميعا عن الثقفى واللفظ لابن المثنى قال نا عبد الوهاب نا خالد عن محمد بن سيرين عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقدت امة من بنى اسرائيل لا يدرى ما فعلت ولا اراها الا الفار الا ترونها اذا وضع لها البان الابل لم تشربه واذا وضع لها البان الشاء شربته قال ابو هريرة فحدثت هذا الحديث كعبا فقال انت سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت نعم قال ذلك مرارا قلت اتقرأ التوراة قال اسحاق فى روايته لا ندرى ما فعلت **حدثنى** ابو كريب محمد بن العلاء نا ابو اسامة عن هشام عن محمد عن ابى هريرة قال الفارة مسخ وآية ذلك انه يوضع بين يديها لبن الغنم فتشربه ويوضع بين يديها لبن الابل فلا تذوقه فقال له كعب اسمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال افانزلت على التوراة **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا الليث عن عقيل عن الزهرى عن ابن المسيب عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا يلدغ المؤمن من جحر واحد مرتين **وحدثنيه** ابو الطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب عن يونس ح وحدثنى زهير بن حرب ومحمد بن حاتم قالا نا يعقوب بن ابراهيم انا ابن اخى ابن شهاب عن عمه عن ابن المسيب عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله **حدثنا** هداب بن خالد الازدى وشيبان بن فروخ جميعا عن سليمان بن المغيرة واللفظ لشيبان قالا نا سليمان نا ثابت عن عبد الرحمن بن ابى ليلى عن صهيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجبا لامر المؤمن ان امره كله له خير وليس ذلك لاحد الا للمؤمن ان اصابته سراء شكر فكان خيرا له وان اصابته ضراء صبر فكان خيرا له

واجمعوا على انه ماسور بالحمد لسر واما لفظ التشميت فقيل يقول يرحمك الله وقيل يقول الحمد لله يرحمك الله وقيل يقول يرحمنا الله واياكم قال واختلفوا فى رد العاطس على المشمت فقيل يقول يهديكم الله ويصلح بالكم وقيل يقول يغفر الله لنا ولكم وقال مالك والشافعى يخير بين هذين وهذا هو الصواب وقد صحت الاحاديث بهما قال ولو تكرر العطاس قال مالك يشمته ثلاثا ثم يسكت (**قوله** صلى الله عليه وسلم اذا عطس احدكم فحمد الله فشمتوه فان لم يحمد الله فلا تشمتوه) هذا التصريح بالامر بالتشميت اذا حمد العاطس وتصريح بالنهى عن تشميته اذا لم يحمد فلو حمد ولم يسمعه الانسان لم يشمته وقال مالك لا يشمته حتى يسمع حمده قال فان رايت من يليه شمته فشمته قال القاضى قال بعض شيوخنا وانما امر العاطس بالحمد لما حصل له من المنفعة بخروج ما احتقن فى دماغه من الابخرة (**قوله** دخلت على ابى موسى وهو فى بيت ابنة الفضل بن عباس) هذه البنت هى ام كلثوم بنت الفضل بن عباس امراة ابى موسى الاشعرى تزوجها بعد فراق الحسن بن على لها وولدت لابى موسى ابنه موسى ومات عنها فتزوجها بعده عمران بن طلحة ففارقها وماتت بالكوفة ودفنت بظاهرها (**قوله** صلى الله عليه وسلم التثاؤب من الشيطان) اى من تكسله وتثبيطه وقيل اضيف اليه لانه يرضيه وفى البخارى ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ان الله تعالى يحب العطاس ويكره التثاؤب قالوا لان العطاس يدل على النشاط وخفة البدن والتثاؤب بخلافه لانه يكون غالبا مع ثقل البدن واسترخائه وميله الى الكسل واضافته الى الشيطان لانه الذى يدعو الى الشهوات والمراد التحذير من السبب الذى يتولد منه ذلك وهو التوسع فى المآكل واكثار الاكل واعلم ان التثاؤب ممدود (**قوله** صلى الله عليه وسلم اذا تثاءب احدكم فليكظم ما استطاع) وقع ها هنا فى بعض النسخ تثاءب بالمد مخففا وفى اكثرها تثاوب بالواو وكذا وقع فى الروايات الثلاث بعد هذه تثاوب بالواو قال القاضى قال ثابت ولا يقال تثاءب بالمد مخففا بل تثاءب بتشديد الهمزة قال ابن دريد اصله من تثاءب الرجل بالتشديد فهو متاءب اذا استرخى وكسل وقال الجوهرى يقال تثاءبت بالمد مخففا على تفاعلت ولا يقال تثاوبت واما الكظم فهو الامساك قال العلماء امر بكظم التثاؤب ورده ووضع اليد على الفم لئلا يبلغ الشيطان مراده من تشويه صورته ودخوله فمه وضحكه منه والله اعلم

باب فى احاديث متفرقة

(**قوله** صلى الله عليه وسلم وخلق الجان من مارج من نار) الجان الجن والمارج اللهب المختلط بسواد النار (**قوله** صلى الله عليه وسلم فقدت امة من بنى اسرائيل لا يدرى ما فعلت ولا اراها الا الفار الا ترونها اذا وضع لها البان الابل لم تشربها واذا وضع لها البان الشاء شربته) معنى هذا ان لحوم الابل والبانها حرمت على بنى اسرائيل دون لحوم الغنم والبانها فدل امتناع الفارة من لبن الابل دون الغنم على انها مسخ من بنى اسرائيل (**قوله** قلت اتقرأ التوراة) هو بهمزة الاستفهام وهو استفهام انكار ومعناه ما علم ولا عندى شئ الا عن النبى صلى الله عليه وسلم ولا انقل عن التوراة ولا غيرها من كتب الاوائل شيئا بخلاف كعب الاحبار وغيره ممن له علم بعلم اهل الكتاب (**قوله** صلى الله عليه وسلم لا يلدغ المؤمن من جحر واحد مرتين) الرواية

باب النهی عن المدح اذا کان فیه افراط وخیف منه فتنة علی الممدوح

حدثنا یحیی بن یحیی انا یزید بن زریع عن خالد الحذاء عن عبد الرحمن بن ابی بکرة عن ابیه قال مدح رجل رجلا عند النبی صلی الله علیه وسلم قال فقال ویحك قطعت عنق صاحبك قطعت عنق صاحبك مرارا اذا کان احدکم مادحا صاحبه لامحالة فلیقل احسب فلانا والله حسیبه ولا ازکی علی الله احدا احسبه ان کان یعلم ذلك کذا وکذا **وحدثنی** محمد بن عمرو بن عباد بن جبلة بن ابی رزاد انا محمد بن جعفر ح وحدثنی ابوبکر بن نافع انا غندر قال شعبة نا خالد الحذاء عن عبد الرحمن ابن ابی بکرة عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه ذکر عنده رجل فقال رجل یا رسول الله ما من رجل بعد رسول الله افضل منه فی کذا وکذا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ویحك قطعت عنق صاحبك مرارا یقول ذلك ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان کان احدکم مادحا اخاه لامحالة فلیقل احسب فلانا ان کان یری انه کذلك ولا ازکی علی الله احدا **وحدثنیه** عمرو الناقد نا هاشم بن القاسم ح وحدثناه ابوبکر بن ابی شیبة نا شبابة بن سوار کلاهما عن شعبة بهذا الاسناد نحو حدیث یزید بن زریع لیس فی حدیثهما فقال رجل ما من رجل بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم افضل منه **حدثنی** ابوجعفر محمد بن الصباح نا اسمعیل بن زکریاء عن برید بن عبد الله بن ابی بردة عن ابی بردة عن ابی موسی قال سمع النبی صلی الله علیه وسلم رجلا یثنی علی رجل ویطریه فی المدحة فقال لقد اهلکتم او قطعتم ظهر الرجل **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة ومحمد بن المثنی جمیعا عن ابن مهدی واللفظ لابن المثنی قالا نا عبد الرحمن عن سفیان عن حبیب عن مجاهد عن ابی معمر قال قام رجل یثنی علی امیر من الامراء فجعل المقداد یحثی علیه التراب قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نحثی فی وجوه المداحین التراب **حدثنا** محمد بن المثنی ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن منصور عن ابراهیم عن همام بن الحارث ان رجلا جعل یمدح عثمان فعمد المقداد فجثی علی رکبتیه وکان رجلا ضخما فجعل یحثو فی وجهه الحصباء فقال له عثمان ما شانك فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا رایتم المداحین فاحثوا فی وجوههم التراب **وحدثناه** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا عبد الرحمن عن سفیان عن منصور ح وحدثنا عثمان بن ابی شیبة نا الاشجعی عبید الله بن عبید الرحمن عن سفیان الثوری عن الاعمش ومنصور عن ابراهیم عن همام عن المقداد عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی حدثنی ابی نا صخر یعنی ابن جویریة عن نافع ان عبد الله بن عمر حدثه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ارانی فی المنام اتسوك بسواك فجذبنی رجلان احدهما اکبر من الآخر فناولت السواك الاصغر منهما فقیل لی کبر فدفعته الی الاکبر **حدثنا** هارون بن معروف نا ابه سفیان بن عیینة عن هشام عن ابیه قال کان ابوهریرة یحدث ویقول اسمعی یا رئة الحجرة اسمعی یا ربة الحجرة وعائشة تصلی فلما قضت صلوتها قالت لعروة الا تسمع الی هذا ومقالته انفا انما کان النبی صلی الله علیه وسلم یحدث حدیثا لو عده العاد لاحصاه **حدثنا** هداب بن خالد الازدی نا همام عن زید ابن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحه وحدثوا عنی ولا حرج ومن کذب علی قال همام احسبه قال متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار

المشهورة لایلدغ برفع الغین وقال القاضی یروی علی وجهین احدهما بضم الغین علی الخبر معناه المؤمن الممدوح وهو الکیس الحازم الذی لایستغفل فیخدع مرة بعد اخری ولایفطن لذلك وقیل ان المراد الخداع فی امور الآخرة دون الدنیا والوجه الثانی بکسر الغین علی النهی ان یوتی من جهة الغفلة قال سبب الحدیث معروف وهو ان النبی صلی الله علیه وسلم اسر اباعزة الشاعر یوم بدر فمن علیه وعاهده ان لایحرض علیه ولا یهجوه والطلقه فلحق بقومه ثم رجع الی التحریض والهجاء ثم اسر یوم احد فسأله المن فقال النبی صلی الله علیه وسلم المؤمن لایلدغ من جحر مرتین وهذا السبب یضعف الوجه الثانی وفیه انه ینبغی لمن نالة الضرر من جهة ان یجتنبها لئلا یقع فیها ثانیة **باب** النهی عن المدح اذا کان فیه افراط وخیف منه فتنة علی الممدوح ذکر مسلم فی هذا الباب الاحادیث الواردة فی النهی عن المدح وقد جاءت احادیث کثیرة فی الصحیحین بالمدح فی الوجه قال العلماء وطریق الجمع بینهما ان النهی محمول علی المجازفة فی المدح والزیادة فی الاوصاف او علی من یخاف علیه فتنة من اعجاب ونحوه اذا سمع المدح واما من لایخاف علیه ذلك لکمال تقواه ورسوخ عقله ومعرفته فلا نهی فی مدحه فی وجهه اذا لم یکن فیه مجازفة بل ان کان یحصل بذلك مصلحة کنشطه للخیر او الازدیاد منه او الدوام علیه او الاقتداء به کان مستحبا والله اعلم (**قوله** ولا ازکی علی الله احدا) ای لا اقطع علی عاقبة احد ولا ضمیره لان ذلك مغیب عنی ولکن احسب اظن لوجود الظاهر المقتضی لذلك (**قوله** صلی الله علیه وسلم قطعت عنق صاحبك وفی روایة قطعتم ظهر الرجل) معناه اهلکتموه وهذه استعارة من قطع العنق الذی هو القتل لاشتراکهما فی الهلاك لکن هلاك هذا الممدوح فی دینه وقد یکون من جهة الدنیا لما یشتبه علیه من حاله بالاعجاب (**قوله** ویکریه فی المدحة) هی بکسر المیم والاطراء مجاوزة الحد فی المدح (**قوله** امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نحثی فی وجوه المداحین التراب) هذا الحدیث قد حمله علی ظاهره المقداد الذی هو راویه ووافقه طائفة رکانوا یحثون التراب فی وجهه حقیقة وقال آخرون معناه خیبوهم فلا تعطوهم شیئا لمدحهم وقیل اذا مدحتم فاذکروا انکم من تراب فتواضعوا ولا تعجبوا وهذا ضعیف (**قوله** حدثنا الاشجعی عبید الله بن عبید الرحمن عن سفیان الثوری) هکذا هو فی نسخ بلادنا ابن عبید الرحمن بضم العین مصغرا قال القاضی وقع لاکثر شیوخنا ابن عبد الرحمن مکبرا والاول هو الصحیح وهو الذی ذکره البخاری وغیره **باب** التثبت فی الحدیث وحکم کتابة العلم (**قوله** ان ابا هریرة رضی الله عنه کان یحدث وهو یقول اسمعی یا ربة الحجرة) یعنی عائشة مراده بذلك تقویة الحدیث باقرارها ذلك وسکوتها علیه ولم تنکر علیه شیئا من ذلك سوی الاکثار من الروایة فی المجلس الواحد ونحوها ان یحصل بسببه سهو ونحوه (**قوله** صلی الله علیه وسلم لاتکتبوا عنی غیر القرآن ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحه) قال القاضی کان بین السلف من الصحابة والتابعین اختلاف کثیر فی کتابة العلم فکرهها کثیرون منهم واجازها اکثرهم ثم اجمع المسلمون علی جوازها وزال ذلك الخلاف واختلفوا فی المراد بهذا الحدیث الوارد فی النهی فقیل هو فی حق من یوثق بحفظه ویخاف اتکاله علی الکتابة اذا کتب وتحمل الاحادیث الواردة بالاباحة علی من لایوثق بحفظه لحدیث اکتبوا لابی شاه وحدیث صحیفة علی رضی الله عنه وحدیث کتاب عمرو بن حزم الذی فیه الفرائض والسنن والدیات وحدیث کتاب الصدقة ونصب الزکاة الذی بعث به ابوبکر رضی الله عنه انسا رضی الله عنه حین وجهه الی البحرین وحدیث

حدثنا هداب بن خالد نا حماد بن سلمة نا ثابت عن عبد الرحمن بن ابى ليلى عن صهيب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان ملك فيمن كان قبلكم وكان له ساحر فلما كبر قال للملك انى قد كبرت فابعث الى غلاما اعلمه السحر فبعث اليه غلاما يعلمه فكان فى طريقه اذا سلك راهب فقعد اليه وسمع كلامه فاعجبه فكان اذا اتى الساحر مر بالراهب وقعد اليه فاذا اتى الساحر ضربه فشكا ذلك الى الراهب فقال اذا خشيت الساحر فقل حبسنى اهلى واذا خشيت اهلك فقل حبسنى الساحر فبينما هو كذلك اذ اتى على دابة عظيمة قد حبست الناس فقال اليوم اعلم الساحر افضل ام الراهب افضل فاخذ حجرا فقال اللهم ان كان امر الراهب احب اليك من امر الساحر فاقتل هذه الدابة حتى يمضى الناس فرماها فقتلها ومضى الناس فاتى الراهب فاخبره فقال له الراهب اى بنى انت اليوم افضل منى قد بلغ من امرك ما ارى وانك ستبتلى فان ابتليت فلا تدل على وكان الغلام يبرئ الاكمه والابرص ويداوى الناس من سائر الادواء فسمع جليس للملك كان قد عمى فاتاه بهدايا كثيرة فقال ما ها هنا لك اجمع ان انت شفيتنى قال انى لا اشفى احدا انما يشفى الله فان امنت بالله دعوت الله فشفاك فآمن بالله فشفاه الله فاتى الملك فجلس اليه كما كان يجلس فقال له الملك من رد عليك بصرك قال ربى قال ولك رب غيرى قال ربى وربك الله فاخذه فلم يزل يعذبه حتى دل على الغلام فجيئ بالغلام فقال له الملك اى بنى قد بلغ من سحرك ما تبرئ الاكمه والابرص وتفعل وتفعل فقال انى لا اشفى احدا انما يشفى الله فاخذه فلم يزل يعذبه حتى دل على الراهب فجيئ بالراهب فقيل له ارجع عن دينك فابى فدعا بالمنشار فوضع المنشار فى مفرق راسه فشقه به حتى وقع شقاه ثم جئ بجليس الملك فقيل له ارجع عن دينك فابى فوضع المنشار فى مفرق راسه فشقه به حتى وقع شقاه ثم جئ بالغلام فقيل له ارجع عن دينك فابى فدفعه الى نفر من اصحابه فقال اذهبوا به الى جبل كذا وكذا فاصعدوا به الجبل فاذا بلغتم ذروته فان رجع عن دينه والا فاطرحوه فذهبوا به فصعدوا به الجبل فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فرجف بهم الجبل فسقطوا وجاء يمشى الى الملك فقال له الملك ما فعل اصحابك قال كفانيهم الله فدفعه الى نفر من اصحابه فقال اذهبوا به فاحملوه فى قرقور فتوسطوا به البحر فان رجع عن دينه والا فاقذفوه فذهبوا به فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فانكفأت بهم السفينة ففرقوا وجاء يمشى الى الملك فقال له الملك ما فعل صحابك فقال كفانيهم الله فقال للملك انك لست بقاتلى حتى تفعل ما آمرك به قال وما هو قال تجمع الناس فى صعيد واحد وتصلبنى على جذع ثم خذ سهما من كنانتى ثم ضع السهم فى كبد القوس ثم قل بسم الله رب الغلام ثم ارمنى فانك اذا فعلت ذلك قتلتنى فجمع الناس فى صعيد واحد وصلبه على جذع ثم اخذ سهما من كنانته ثم وضع السهم فى كبد القوس ثم قال بسم الله رب الغلام ثم رماه فوضع السهم فى صدغه فوضع يده فى صدغه فى موضع السهم فمات فقال الناس امنا برب الغلام امنا برب الغلام امنا برب الغلام فاتى الملك فقيل له ارايت ما كنت تحذر قد والله نزل بك حذرك قد آمن الناس فامر بالاخدود فاضرمت فيها النيران وقال من لم يرجع عن دينه فاحموه فيها او قيل له اقتحم ففعلوا حتى جاءت امرأة ومعها صبى لها فتقاعست ان تقع فيها فقال لها الغلام يا امه اصبرى فانك على الحق

حدثنا هارون بن معروف ومحمد بن عباد وتقاربا فى لفظ الحديث والسياق لهرون قالا نا حاتم بن اسمعيل عن يعقوب بن مجاهد ابى حزرة عن عبادة بن الوليد بن عبادة عن الصامت قال خرجت انا وابى نطلب العلم فى هذا الحى من الانصار قبل ان يهلكوا فكان اول من لقينا ابا اليسر صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه غلام له معه ضمامة من صحف وعلى ابى اليسر بردة ومعافرى وعلى غلامه بردة ومعافرى

ابى هريرة ان ابن عمرو بن العاص كان يكتب ولا اكتب وغير ذلك من الاحاديث وقيل ان حديث النهى منسوخ بهذه الاحاديث وكان النهى حين خيف اختلاطه بالقرآن فلما امن ذلك اذن فى الكتابة وقيل انما نهى عن كتابة الحديث مع القرآن فى صحيفة واحدة لئلا يختلط فيشتبه على القارى والله اعلم واما حديث من كذب على فليتبوأ مقعده من النار فسبق شرحه فى اول الكتاب والله اعلم **باب** قصة اصحاب الاخدود والساحر والراهب والغلام هذا الحديث فيه اثبات كرامات الاولياء وفيه جواز الكذب فى الحرب ونحوها وفى انقاذ النفس من الهلاك سواء نفس الكذوب او نفس غيره ممن لا حرمة له والاكمه الذى خلق اعمى والمنشار مهموز فى رواية اكثرين ويجوز تخفيف الهمزة بقلبها ياء وردى المنشار بالنون وهما لغتان صحيحتان سبق بيانهما قريبا وذروة الجبل اعلاه وهى بضم الذال وكسرها ورجف بهم الجبل اى اضطرب وتحرك حركة شديدة وحكى القاضى عن بعضهم انه رواه فرحف بالزاى والحاء وهو بمعنى الحركة لكن الاول هو الصحيح المشهور والقرقور بضم القافين السفينة الصغيرة وقيل الكبيرة واختار القاضى الصغيرة بعد حكاية خلاف كثير وانكفأت بهم السفينة اى انقلبت والصعيد هنا الارض البارزة وكبد القوس مقبضها عند الرمى (قوله نزل بك حذرك) اى ما كنت تحذر وتخاف والاخدود هو الشق العظيم فى الارض وجمعه اخاديد والسكك الطرق واقواهها ابو ابها قوله من لم يرجع عن دينه فاحموه فيها هكذا هو فى عامة النسخ فاحموه بهمزة قطع بعدها حاء ساكنة ونقل القاضى اتفاق النسخ على هذا وقع فى بعض نسخ بلادنا فاقحموه بالقاف وهذا ظاهر ومعناه اطرحوه فيها كرها ومعنى الرواية الاولى ارسوه فيها من قولهم حميت الحديدة وغيرها اذا ادخلتها النار لتحمى (قوله فتقاعست) اى توقفت ولزمت موضعها وكرهت الدخول فى النار وبالله التوفيق **باب** حديث جابر الطويل وقصة ابى اليسر (قوله عن يعقوب بن مجاهد ابى حزرة) هو بحاء مهملة مفتوحة ثم زاى ثم راء ثم هاء وابو اليسر بفتح الياء المثناة تحت والسين المهملة واسمه كعب ابن عمرو شهد العقبة وبدرا وهو ابن عشرين سنة وهو آخر من توفى من اهل بدر رضى الله عنهم توفى بالمدينة سنة خمس وخمسين (قوله ضمامة من صحف) هى بكسر الضاد المعجمة اى رزمة يضم بعضها الى بعض هكذا وقع فى جميع نسخ مسلم ضمامة وكذا نقله القاضى عن جميع النسخ وقال القاضى وقال بعض شيوخنا صوابه اضمامة بكسر الهمزة قبل الضاد قال القاضى ولا يبعد عندى صحة ما جاءت به الرواية هنا كما قالوا ضبارة واضبارة لجماعة الكتب ولفافة لما يلف فيه الشئ هذا كلام القاضى وذكر صاحب نهاية الغريب ان الضمامة لغة فى الاضمامة والمشهور فى اللغة الاضمامة بالالف (قوله وعلى ابى اليسر بردة ومعافرى) البردة شملة مخططة وقيل كساء مربع فيه صفر يلبسه الاعراب وجمعه البرد والمعافرى بفتح الميم نوع من الثياب يعمل بقرية تسمى معافر وقيل هى نسبة الى قبيلة نزلت تلك القرية والميم فيه زائدة

فقال له ابی یا عم انی اری فی وجهك سفعة من غضب قال اجل كان لی علی فلان بن فلان الحرامی مال فاتیت اهله فسلمت فقلت ثم هو قالوا لا فخرج علی ابن له جفر فقلت له این ابوك قال سمع صوتك فدخل اریكة امی فقلت اخرج الی فقد علمت این انت فخرج فقلت ما حملك علی ان اختبأت منی قال انا والله احدثك ثم لا اكذبك خشیت والله ان احدثك فاكذبك وان اعدك فاخلفك وكنت صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم وكنت والله معسرا قال قلت الله قال الله قلت الله قال الله قال قلت الله قال الله قال فاتی بصحیفته فمحاها بیده قال فان وجدت قضاء فاقضنی والا انت فی حل فاشهد بصر عینی هاتین ووضع اصبعیه علی عینیه وسمع اذنی هاتین ووعاه قلبی هذا واشار الی مناط قلبه رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یقول من انظر معسرا او وضع عنه اظله الله فی ظله قال فقلت له انا یا عم لو انك اخذت بردة غلامك او اعطیته معافریك واخذت معافریه واعطیته بردتك فكانت علیك حلة وعلیه حلة فمسح راسی وقال اللهم بارك فیه یا ابن اخی بصر عینی هاتین وسمع اذنی هاتین ووعاه قلبی هذا واشار الی مناط قلبه رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یقول اطعموهم مما تاكلون والبسوهم مما تلبسون وكان ان اعطیته من متاع الدنیا اهون علی من ان یاخذ من حسناتی یوم القیمة ثم مضینا حتی اتینا جابر بن عبد الله فی مسجده وهو یصلی فی ثوب واحد مشتملا به فتخطیت القوم حتی جلست بینه وبین القبلة فقلت یرحمك الله اتصلی فی ثوب واحد ورداءك الی جنبك قال فقال بیده فی صدری هكذا وفرق بین اصابعه وقوسها اردت ان یدخل علی الاحمق مثلك فیرانی كیف اصنع فیصنع مثله اتانا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مسجدنا هذا وفی یده عرجون ابن طاب فرای فی قبلة المسجد نخامة فحكها بالعرجون ثم اقبل علینا فقال ایكم یحب ان یعرض الله عنه قال فخشعنا ثم قال ایكم یحب ان یعرض الله عنه قال فخشعنا ثم قال ایكم یحب ان یعرض الله عنه قلنا لا ایّنا یا رسول الله قال فان احدكم اذا قام یصلی فان الله تبارك وتعالی قبل وجهه فلا یبصقن قبل وجهه ولا عن یمینه ولیبصق عن یساره تحت رجله الیسری فان عجلت به بادرة فلیقل بثوبه هكذا ثم طوی ثوبه بعضه علی بعض فقال ارونی عبیرا فثار فتی من الحی یشتد الی اهله فجاء بخلوق فی راحته فاخذه رسول الله صلی الله علیه وسلم فجعله علی راس العرجون ثم لطخ به علی اثر النخامة فقال جابر فمن هناك جعلتم الخلوق فی مساجدكم سرنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزوة بطن بواط وهو یطلب المجدی بن عمرو الجهنی وكان الناضح یعقبه منا الخمسة والستة والسبعة فدارت عقبة رجل من الانصار علی ناضح له فاناخه فركبه ثم بعثه فتلدن علیه بعض التلدن فقال له شا لعنك الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من هذا اللاعن بعیره قال انا یا رسول الله قال انزل عنه فلا یصحبنا ملعون لا تدعوا علی انفسكم ولا تدعوا علی اولادكم ولا تدعوا علی اموالكم لا توافقوا من الله ساعة یسئل فیها عطاء فیستجیب لكم سرنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم

بصر عینای هاتان
سمع اذنای هاتان

له شرحه فی السطر الاول من الصفحة الآتیة ۱۲

یعقبه
ملعون

(قوله سفعة من غضب) هی بفتح السین المهملة وضمها لغتان وباسكان الفاء ای علامة وتغیر (قوله كان لی علی فلان بن فلان الحرامی) قال القاضی رواه الاكثرون الحرامی بفتح الحاء وبالراء نسبة الی بنی حرام ورواه الطبری وغیره بالزای المعجمة مع كسر الحاء ورواه ابن ماهان الجذامی بجیم مضمومة وذال معجمة (قوله ابن له جفر) الجفر هو الذی قارب البلوغ وقیل هو الذی قوی علی الاكل وقیل ابن خمس سنین (قوله دخل اریكة امی) قال ثعلب هی السریر الذی فی الحجلة ولا یكون السریر المفرد وقال الازهری كل ما اتكات علیه فهو اریكة (قوله قلت الله قال الله) الاول بهمزة ممدودة علی الاستفهام والثانی بلا مد والهاء فیهما مكسورة هذا هو المشهور قال القاضی رویناه بكسرها وفتحها معا قال واكثر اهل العربیة لا یجیزون غیر كسرها (قوله بصر عینی هاتین وسمع اذنی هاتین) هو بفتح الصاد ورفع الراء وباسكان میم سمع ورفع العین هذه روایة الاكثرین ورواه جماعة بضم الصاد وفتح الراء عینای هاتان وسمع بكسر المیم اذنای هاتان وكلاهما صحیح لكن الاول اولی (قوله واشار الی مناط قلبه) هو بفتح المیم وفی بعض النسخ المعتمدة نیاط بكسر النون ومعناهما واحد وهو عرق معلق بالقلب (قوله فقلت له یا عم لو انك اخذت بردة غلامك واعطیته معافریك واخذت معافریه واعطیته بردتك فكانت علیك حلة وعلیه حلة) هكذا هو فی جمیع النسخ واخذت بالواو وكذا نقله القاضی عن جمیع النسخ والروایات ووجه الكلام وصوابه ان یقول او اخذت باو لان المقصود ان یكون علی احدهما بردتان وعلی الآخر معافریان واما الحلة فهی ثوبان ازار ورداء قال اهل اللغة لا تكون الا ثوبین سمیت بذلك لان احدهما یحل علی الآخر وقیل لا تكون الحلة الا الثوب الجدید الذی یحل من طیه (قوله وهو یصلی فی ثوب واحد مشتملا به) ای ملتحفا اشتمالا لیس باشتمال الصماء المنهی عنه وفیه دلیل لجواز الصلوة فی ثوب واحد مع وجود الثیاب لكن الافضل ان یزید علی ثوب عند الامكان وانما فعل جابر هذا للتعلیم كما قال (قوله اردت ان یدخل علی الاحمق مثلك) المراد بالاحمق هنا الجاهل وحقیقة الاحمق من یعمل ما یضره مع علمه بقبحه وفی هذا جواز مثل هذا اللفظ للتعزیر والتادیب وزجر المتعلم وتنبیهه ولان لفظة الاحمق والظالم قل من ینفك من الاتصاف بهما وهذه الالفاظ هی التی یؤدب بها المتقون والورعون من استحق التادیب والتوبیخ والاغلاظ فی القول لان ما یقول غیرهم من الفاظ السفه (قوله عرجون ابن طاب) سبق شرحه قریبا وسبق ایضا مرات وهو نوع من التمر والعرجون الغصن (قوله فخشعنا) هو بالخاء المعجمة كذا روایة الجمهور ورواه جماعة بالجیم وكلاهما صحیح والاول من الخشوع وهو الخضوع والتذلل والسكون وایضا غض البصر وایضا الخوف واما الثانی فمعناه الفزع (قوله صلی الله علیه وسلم فان الله قبل وجهه) قال العلماء تاویله ای الجهة التی عظمها او الكعبة التی عظمها قبل وجهه (قوله صلی الله علیه وسلم فان عجلت به بادرة) ای غلبته بصقة او نخامة بدرت منه (قوله صلی الله علیه وسلم ارونی عبیرا فقام فتی من الحی یشتد الی اهله فجاء بخلوق) قال ابو عبید العبیر بفتح العین وكسر الموحدة عند العرب هو الزعفران وحده وقال الاصمعی هو اخلاط من الطیب تجمع الزعفران قال ابن قتیبة ولا اری القول الا ما قاله الاصمعی والخلوق بفتح الخاء هو طیب من انواع مختلفة تجمع بالزعفران وهو العبیر علی تفسیر الاصمعی وهو ظاهر الحدیث فانه امر باحضار عبیر فاحضر خلوقا فلو لم یكن هو هو لم یكن ممتثلا (قوله یشتد) ای یسعی ویعدو عدوا شدیدا وفی هذا الحدیث تعظیم المساجد وتنزیهها من الاوساخ ونحوها وفیه استحباب تطییبها وفیه ازالة المنكر بالید لمن قدر وتقبیح ذلك الفعل باللسان (قوله فی غزوة بطن بواط) هو بضم الباء الموحدة وفتحها والواو مخففة والطاء مهملة قال القاضی رح قال اهل اللغة هو بالضم وهو روایة اكثر المحدثین وكذا قیده البكری وهو جبل من جبال جهینة قال ورواه العذری رح بفتح الباء وصححه ابن سراج (قوله وهو یطلب المجدی بن عمرو) هو بالمیم المفتوحة واسكان الجیم هكذا هو فی جمیع النسخ عندنا وكذا نقله القاضی عن عامة الرواة والنسخ قال وفی بعضها النجدی بالنون بدل المیم قال والمعروف الاول وهو الذی ذكره الخطابی وغیره (قوله الناضح) هو البعیر الذی یسقی علیه واما العقبة بضم العین فهی ركوب هذا النوبة وهذا النوبة قال صاحب العین هی ركوب مقدار فرسخین (قوله وكان الناضح یعقبه منا الخمسة) هكذا هو فی روایة اكثرهم یعقبه بفتح الیاء وضم القاف وفی بعضها یعتقبه بزیادة تاء وكسر القاف وكلاهما صحیح یقال عقبه واعتقبه واعتقبنا وتعاقبنا كله من هذا (قوله فتلدن علیه بعض التلدن) ای تلكأ وتوقف

حتی اذا کان عُشَیشِیَة ودنونا ماء من میاه العرب قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من رجل یتقدمنا فیمدر الحوض فیشرب ویسقینا قال جابر فقمت فقلت هذا رجل یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ای رجل مع جابر فقام جبار بن صخر فانطلقنا الی البئر فنزعنا فی الحوض سجلا او سجلین ثم مدرناه ثم نزعنا فیه حتی افهقناه فکان اول طالع علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال اتاذنان قلنا نعم یا رسول الله فاشرع ناقته فشربت فشنق لها فشجت فبالت ثم عدل بها فاناخها ثم جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الحوض فتوضأ منه ثم قمت فتوضأت من متوضأ رسول الله صلی الله علیه وسلم فذهب جبار بن صخر یقضی حاجته فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم لیصلی وکانت علی بردة ذهبت ان اخالف بین طرفیها فلم تبلغ لی وکانت لها ذباذب فنکستها ثم خالفت بین طرفیها ثم تواقصت علیها ثم جئت حتی قمت عن یسار رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخذ بیدی فادارنی حتی اقامنی عن یمینه ثم جاء جبار بن صخر فتوضأ ثم جاء فقام عن یسار رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم بایدینا جمیعا فدفعنا حتی اقامنا خلفه فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم یرمقنی وانا لا اشعر ثم فطنت به فقال هکذا بیده یعنی شد وسطک فلما فرغ رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یا جابر قلت لبیک یا رسول الله قال اذا کان واسعا فخالف بین طرفیه واذا کان ضیقا فاشدده علی حقوک سرنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان قوت کل رجل منا کل یوم تمرة فکان یمصها ثم یصرها فی ثوبه وکنا نختبط بقسینا وناکل حتی قرحت اشداقنا فاقسم اخطئها رجل منا یوما فانطلقنا به ننعشه فشهدنا له انه لم یعطها فاعطیها فقام فاخذها سرنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی نزلنا وادیا افیح فذهب رسول الله صلی الله علیه وسلم یقضی حاجته فاتبعته باداوة من ماء فنظر رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم یر شیئا یستتر به واذا شجرتان بشاطئ الوادی فانطلق رسول الله صلی الله علیه وسلم الی احدهما فاخذ بغصن من اغصانها فقال انقادی علی باذن الله فانقادت معه کالبعیر المخشوش الذی یصانع قائده حتی اتی الشجرة الاخری فاخذ بغصن من اغصانها فقال انقادی علی باذن الله فانقادت معه کذلک حتی اذا کان بالمنصف مما بینهما

(قوله شاء لعنک الله) هو بشین معجمة بعدها همزة هکذا هو فی نسخ بلادنا وذکر القاضی رحمه الله تعالی ان الرواة اختلفوا فیه فرواه بعضهم بالشین المعجمة کما ذکرناه وبعضهم بالمهملة قالوا وکلاهما کلمة زجر للبعیر یقال منها شاشات بالبعیر بالمعجمة والمهملة اذا زجرته وقلت له شأ قال الجوهری وساسأت بالحمار بالهمز ای دعوته وقلت له یشؤ یشو بضم الیاء والشین المعجمة وبعدها همزة وفی هذا الحدیث النهی عن لعن الدواب وقد سبق بیان هذا مع الامر بمفارقة البعیر الذی لعنه صاحبه (قوله حتی اذا کان عشیشیة) هکذا الروایة فیها علی التصغیر مخففة الیاء الاخیرة ساکنة الاولی قال سیبویه صغروها علی غیر تکبیرها وکان اصلها عشیة فابدلوا من احدی الیائین شینا (قوله صلی الله علیه وسلم فیمدر الحوض) ای یطینه ویصلحه (قوله فنزعنا فی الحوض سجلا) ای اخذنا وجبذنا والسجل بفتح السین واسکان الجیم الدلو المملوة وسبق بیانها مرات (قوله حتی افهقناه) هکذا هو فی جمیع نسخنا وکذا ذکره القاضی عن الجمهور قال وفی روایة السمرقندی اصفقناه بالصاد وکذا ذکره الحمیدی فی الجمع بین الصحیحین عن روایة مسلم ومعناهما ملأناه (قوله صلی الله علیه وسلم اتاذنان قلنا نعم) هذا تعلیم منه صلی الله علیه وسلم لامته الآداب الشرعیة والورع والاحتیاط والاستیذان فی مثل هذا وان کان یعلم انهما راضیان وقد ارصد اذلک له صلی الله علیه وسلم ثم لمن بعده (قوله فاشرع ناقته فشربت فشنق لها فشجت فبالت) معنی اشرعها ارسل راسها فی الماء لتشرب یقال شنقتها واشنقتها ای کففتها بزمامها وانت راکبها وقال ابن درید هو ان تجذب زمامها حتی تقارب راسها قادمة الرحل (قوله فشجت) بفاء وشین معجمة وجیم مفتوحات والجیم مخففة والفاء ههنا اصلیة یقال فشج البعیر اذا فرج بین رجلیه للبول وفشج بتشدید الشین اشد من فشج بالتخفیف قاله الازهری وغیره هذا الذی ذکرناه من ضبطه هو الصحیح الموجود فی عامة النسخ وهو الذی ذکره الخطابی والهروی وغیرهما من اهل الغریب وذکره الحمیدی فی الجمع بین الصحیحین فشجت بتشدید الجیم وتکون الفاء زائدة للعطف وفسره الحمیدی فی غریب الجمع بین الصحیحین له قال معناه قطعت الشرب من قولهم شججت المفازة اذا قطعتها بالسیر قال القاضی وقع فی روایة العذری فثجت بالثاء المثلثة والجیم قال ولا معنی لهذه الروایة ولا لروایة الحمیدی قال وانکر بعضهم اجتماع الشین والجیم وادعی ان صوابه فشحت بالحاء المهملة من قولهم شحا فاه اذا فتحه فیکون بمعنی تفاججت هذا کلام القاضی والصحیح ما قدمناه عن عامة النسخ والذی ذکره الحمیدی ایضا صحیح والله اعلم (قوله ثم جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الحوض فتوضأ منه) فیه دلیل لجواز الوضوء من الماء الذی شربت منه الابل ونحوها من الحیوان الطاهر وانه لا کراهة فیه وان کان الماء دون قلتین وهکذا مذهبنا (قوله لها ذباذب) ای اهداب واطراف واحدها ذبذب بکسر الذالین سمیت بذلک لانها تتذبذب علی صاحبها اذا مشی ای تتحرک وتضطرب (قوله فنکستها) بتخفیف الکاف وتشدیدها (قوله تواقصت علیها) ای امسکت علیها بعنقی وحنیته علیها لئلا تسقط (قوله قمت عن یسار رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخذ بیدی فادارنی حتی اقامنی عن یمینه ثم جاء جبار بن صخر الی آخره) هذا فیه فوائد منها جواز العمل الیسیر فی الصلوة وانه لا یکره اذا کان لحاجة فان لم یکن لحاجة کره ومنها ان الماموم الواحد یقف علی یمین الامام وان وقف علی یساره حوله الامام ومنها ان المامومین یکونان صفا وراء الامام کما لو کانوا ثلثة او اکثر هذا مذهب العلماء کافة الا ابن مسعود وصاحبیه فانهم قالوا یقف الاثنان عن جانبیه (قوله یرمقنی) ای ینظر الی نظرا متتابعا (قوله صلی الله علیه وسلم واذا کان ضیقا فاشدده علی حقوک) هو بفتح الحاء وکسرها وهو معقد الازار والمراد ههنا ان یبلغ السرة وفیه جواز الصلوة فی ثوب واحد وانه اذا شد المئزر وصلی فیه وهو ساتر ما بین سرته ورکبته صحت صلاته وان کانت عورته تری من اسفله لو کان علی سطح ونحوه فان هذا لا یضره (قوله وکان قوت کل رجل منا کل یوم تمرة فکان یمصها) هو بفتح المیم علی اللغة المشهورة وحکی ضمها وسبق بیانه وفیه ما کانوا علیه من ضیق العیش والصبر علیه فی سبیل الله وطاعته (قوله وکنا نختبط بقسینا) القسی جمع قوس ومعنی نختبط نضرب الشجر لیتحات ورقه فناکله وقرحت اشداقنا ای تجرحت من خشونة الورق وحرارته (قوله فاقسم اخطئها رجل منا یوما فانطلقنا به ننعشه فشهدنا له انه لم یعطها فاعطیها) معنی اقسم احلف وقوله اخطئها ای فاتته ومعناه انه کان للتمر قاسم یقسمه بینهم فیعطی کل انسان تمرة کل یوم فقسم فی بعض الایام ونسی انسانا فلم یعطه تمرته وظن انه اعطاه فتنازعا فی ذلک وشهدنا له انه لم یعطها فاعطیها بعد الشهادة ومعنی ننعشه نرفعه ونقیمه من شدة الضعف والجهد وقال القاضی الاشبه عندی ان معناه نشد جانبه فی دعواه ونشهد له وفیه دلیل لما کانوا علیه من الصبر وفیه جواز الشهادة علی النفی فی المحصور الذی یحاط به (قوله نزلنا وادیا افیح) هو بالفاء ای واسعا وشاطئ الوادی جانبه (قوله فانقادت معه کالبعیر المخشوش) هو بالخاء والشین المعجمتین وهو الذی یجعل فی انفه خشاش بکسر الخاء وهو عود یجعل فی انف البعیر اذا کان صعبا ویشد فیه حبل لیذل وینقاد وقد یتمانع لصعوبته فاذا اشتد علیه وآلمه انقاد شیئا ولهذا قال الذی یصانع قائده وفی هذا هذه المعجزات الظاهرات لرسول الله صلی الله علیه وسلم (قوله حتی اذا کان بالمنصف مما بینهما لأم بینهما) اما المنصف فبفتح المیم والصاد وهو نصف المسافة وممن صرح بفتحه الجوهری وآخرون

لأمر بينهما يعني جمعهما فقال التئما علي باذن الله فالتأمتا قال جابر فخرجت أحضر مخافة ان يحس رسول الله صلى الله عليه وسلم بقربي فيبتعد قال ابن عباد فيتبعد فجلست أحدث نفسي فحانت مني لفتة فاذا انا برسول الله صلى الله عليه وسلم مقبلا واذا الشجرتان قد افترقتا فقامت كل واحدة منهما على ساق فرايت رسول الله صلى الله عليه وسلم وقف وقفة فقال برأسه هكذا واشار ابو اسمعيل برأسه يمينا وشمالا ثم اقبل فلما انتهى الي قال يا جابر هل رايت مقامي قلت نعم يا رسول الله قال فانطلق الى الشجرتين فاقطع من كل واحدة منهما غصنا فاقبل بهما حتى اذا قمت مقامي فارسل غصنا عن يمينك وغصنا عن يسارك قال جابر فقمت فاخذت حجرا فكسرته وحسرته فانذلق لي فاتيت الشجرتين فقطعت من كل واحدة منهما غصنا ثم اقبلت اجرهما حتى قمت مقام رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلت غصنا عن يميني وغصنا عن يساري ثم لحقته فقلت قد فعلت يا رسول الله فعم ذاك قال اني مررت بقبرين يعذبان فاحببت بشفاعتي ان يرفه ذاك عنهما ما دام الغصنان رطبين قال فاتينا العسكر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا جابر ناد بوضوء فقلت الا وضوء الا وضوء قال قلت يا رسول الله ما وجدت في الركب من قطرة وكان رجل من الانصار يبرد لرسول الله صلى الله عليه وسلم الماء في اشجاب له على حمارة من جريد قال فقال لي انطلق الى فلان بن فلان الانصاري فانظر هل في اشجابه من شئ قال فانطلقت اليه فنظرت فيها فلم اجد فيها الا قطرة في عزلاء شجب منها لوانى افرغه لشربه يابسه فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله لم اجد فيها الا قطرة في عزلاء شجب منها لوانى افرغه لشربه يابسه قال اذهب فاتني به فاتيته به فاخذه بيده فجعل يتكلم بشئ لا ادري ما هو ويغمزه بيده ثم اعطانيه فقال يا جابر ناد بجفنة فقلت يا جفنة الركب فاتيت بها تحمل فوضعتها بين يديه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده في الجفنة هكذا فبسطها وفرق بين اصابعه ثم وضعها في قعر الجفنة وقال خذ يا جابر فصببت علي وقل بسم الله فصببت عليه قلت بسم الله فرايت الماء يتفور من بين اصابعه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم فارت الجفنة ودارت حتى امتلأت فقال يا جابر ناد من كان له حاجة بماء قال فاتى الناس فاستقوا حتى رووا قال فقلت هل بقي احد له حاجة فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده من الجفنة وهي ملاى وشكى الناس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الجوع فقال عسى الله ان يطعمكم فاتينا سيف البحر فزخر البحر زخرة فالقى دابة فاورينا على شقها النار فاطبخنا واشوينا واكلنا وشبعنا قال جابر فدخلت انا وفلان وفلان حتى عد خمسة في حجاج عينها ما يرانا احد حتى خرجنا فاخذنا ضلعا من اضلاعه فقوس سناه ثم دعونا باعظم رجل في الركب واعظم جمل في الركب واعظم كفل في الركب فدخل تحته مايطأطئ راسه

(قوله لأم) روى بهمزة مقصورة وممدودة وكلاهما صحيح اى جمع بينهما ووقع في بعض النسخ الام بالالف من غير همزة قال القاضي وغيره هو تصحيف (قوله فخرجت احضر) هو بضم الهمزة واسكان الحاء وكسر الضاد المعجمة اى اعدو واسعى سعيا شديدا (قوله فحانت مني لفتة) اللفتة النظرة الى جانب وهي بفتح اللام ووقع لبعض الرواة فحالت باللام والمشهور بالنون وهما بمعنى فالحين والحال الوقت اى وقعت والتفتت وكانت (قوله واشار ابو اسمعيل) وفي بعض النسخ ابن اسمعيل وكلاهما صحيح هو حاتم بن اسمعيل وكنيته ابو اسمعيل (قوله فاخذت حجرا فكسرته وحسرته فانذلق لي فاتيت شجرتين فقطعت من كل واحدة منهما غصنا) فقوله وحسرته بحاء وسين مهملتين وبسين مخففة اى احددته ونحيت عنه ما يمنع حدته بحيث صار مما يمكن قطعي الاغصان به هو معنى قوله فانذلق بالذال المعجمة اى صار حادا وقال الهروي ومن تابعه الضمير في حسرته عائد على الغصن اى حسرت غصنا من اغصان الشجرة اى قشرته بالحجر وانكر القاضي عياض هذا على الهروي ومتابعيه وقال سياق الكلام يابى هذا لانه حسره ثم اتى الشجرة فقطع الغصنين وهذا صريح في لفظه ولانه قال وحسرته فانذلق والذي يوصف بالانذلاق الحجر لا الغصن والصواب انه انما حسر الحجر وبه قال الخطابي واعلم ان قوله وحسرته بالسين المهملة هكذا هو في جميع النسخ وكذا هو في الجمع بين الصحيحين وفي كتاب الخطابي والهروي وجميع كتب الغريب وادعى القاضي رواية عن جميع شيوخهم لهذا الحرف بالشين المعجمة وادعى انه اصح وليس كما قال والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم يرفه عنهما) اى يخفف (قوله وكان رجل من الانصار يبرد لرسول الله صلى الله عليه وسلم الماء في اشجاب له على حمارة من جريد قال فقال لي انطلق الى فلان بن فلان الانصاري فانظر هل في اشجابه من شئ قال فانطلقت اليه فنظرت فيها فلم اجد فيها الا قطرة في عزلاء شجب منها لوانى افرغه لشربه يابسه فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله لم اجد فيها الا قطرة في عزلاء شجب منها لوانى افرغه لشربه يابسه قال اذهب فاتني به فاتيته به فاخذه بيده فجعل يتكلم بشئ لا ادري ما هو ويغمزه بيده ثم اعطانيه فقال يا جابر ناد بجفنة فقلت يا جفنة الركب فاتيت بها تحمل فوضعتها بين يديه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده في الجفنة هكذا فبسطها وفرق بين اصابعه ثم وضعها في قعر الجفنة وقال خذ يا جابر فصببت علي وقل بسم الله فصببت عليه قلت بسم الله فرايت الماء يتفور من بين اصابعه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم فارت الجفنة ودارت حتى امتلأت فقال يا جابر ناد من كان له حاجة بماء قال فاتى الناس فاستقوا حتى رووا قال فقلت هل بقي احد له حاجة فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده من الجفنة وهي ملاى وشكى الناس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الجوع فقال عسى الله ان يطعمكم فاتينا سيف البحر فزخر البحر زخرة فالقى دابة فاورينا على شقها النار فاطبخنا واشوينا واكلنا وشبعنا قال جابر فدخلت انا وفلان وفلان حتى عد خمسة في حجاج عينها ما يرانا احد حتى خرجنا فاخذنا ضلعا من اضلاعه فقوس سناه ثم دعونا باعظم رجل في الركب واعظم جمل في الركب واعظم كفل في الركب فدخل تحته مايطأطئ راسه) الكفل هنا بكسر الكاف واسكان الفاء قال الجمهور والمراد بالكفل هنا الكساء الذي يحوي راكب البعير على سنامه لئلا يسقط فيخفف الكفل الراكب قال الهروي قال الازهري ومنه اشتقاق قوله تعالى يؤتكم كفلين من رحمته اى نصيبين يحفظانكم من الهلكة كما يحفظ الكفل الراكب يقال منه تكفلت البعير واكفلته اذا ادرت ذلك الكساء حول سنامه ثم ركبته وهذا الكساء كفل بكسر الكاف وسكون الفاء وقال القاضي عياض وضبطه بعض الرواة بفتح الكاف والفاء والصحيح الاول واما قوله باعظم رجل فهو بالجيم في رواية الاكثرين وهو الاصح ورواه بعضهم بالحاء وكذا وقع لرواة البخاري بالوجهين وفي هذا الحديث معجزات ظاهرات لرسول الله صلى الله عليه وسلم والله اعلم

حدثنی سلمة بن شبیب نا الحسن بن اعین نا زهیر نا ابو اسحٰق قال سمعت البراء بن عازب یقول جاء ابو بکر الی ابی فی منزله فاشتری منه رحلا فقال لعازب ابعث معی ابنك یحمله معی الی منزلی فقال لی ابی احمله فحملته وخرج ابی معه ینتقد ثمنه فقال له ابی یا ابا بکر حدثنی کیف صنعتما لیلة سریت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم اسرینا لیلتنا کلها حتی قام قائم الظهیرة وخلا الطریق فلا یمر فیه احد حتی رفعت لنا صخرة طویلة لها ظل لم تأت علیه الشمس بعد فنزلنا عندها فاتیت الصخرة فسویت بیدی مکانا ینام فیه النبی صلی الله علیه وسلم فی ظلها ثم بسطت علیه فروة ثم قلت یا رسول الله نم وانا انفض لك ما حولك فنام وخرجت انفض ما حوله فاذا انا براعی غنم مقبل بغنمه الی الصخرة یرید منها الذی اردنا فلقیته فقلت لمن انت یا غلام قال لرجل من اهل المدینة قلت افی غنمك لبن قال نعم قلت افتحلب لی قال نعم فاخذ شاة فقلت له انفض الضرع من الشعر والتراب والقذی قال فرایت البراء یضرب بیده علی الاخری ینفض فحلب لی فی قعب منه کثبة من لبن قال ومعی اداوة ارتوی فیها للنبی صلی الله علیه وسلم لیشرب منها ویتوضأ قال فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم وکرهت ان اوقظه من نومه فوافقته استیقظ فصببت علی اللبن من الماء حتی برد اسفله فقلت یا رسول الله اشرب من هذا اللبن قال فشرب حتی رضیت ثم قال الم یأن للرحیل قلت بلی قال فارتحلنا بعد ما زالت الشمس واتبعنا سراقة بن مالك قال ونحن فی جلد من الارض فقلت یا رسول الله اتینا فقال لا تحزن ان الله معنا فدعا علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فارتطمت فرسه الی بطنها اری فقال انی قد علمت انکما قد دعوتما علی فادعوا لی فالله لکما ان ارد عنکما الطلب فدعا الله فنجا فرجع لا یلقی احدا الا قال قد کفیتکم ما ههنا فلا یلقی احدا الا اردّه قال ووفی لنا **وحدثنیه** زهیر بن حرب نا عثمان بن عمر ح وحدثناه اسحاق بن ابراهیم انا النضر بن شمیل کلاهما عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن البراء قال اشتری ابو بکر من ابی رحلا بثلاثة عشر درهما وساق الحدیث بمعنی حدیث زهیر عن ابی اسحاق وقال فی حدیثه من روایة عثمان بن عمر فلما دنا دعا علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فساخ فرسه فی الارض الی بطنه ووثب عنه وقال یا محمد قد علمت ان هذا عملك فادع الله ان یخلصنی مما انا فیه لك علی لأعمین من ورائی وهذه کنانتی فخذ سهما منها فانك ستمر علی ابلی وغلمانی بمکان کذا وکذا فخذ منها حاجتك قال لا حاجة لی فی ابلك فقد منا المدینة لیلا فتنازعوا ایهم ینزل علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال نزلت علی بنی النجار اخوال عبد المطلب اکرمهم بذلك فصعد الرجال والنساء فوق البیوت وتفرق الغلمان والخدم فی الطرق ینادون یا محمد یا رسول الله یا محمد یا رسول الله **حدثنا** محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام ابن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم قیل لبنی اسرائیل ادخلوا الباب وقولوا حطة نغفر لکم خطایاکم فبدلوا فدخلوا الباب یزحفون علی استاههم وقالوا حبة فی شعرة **حدثنی** عمرو بن محمد بن بکیر الناقد والحسن بن علی الحلوانی وعبد بن حمید قال عبد حدثنی وقال الآخران نا یعقوب یعنون ابن ابراهیم بن سعد نا ابی عن صالح وهو ابن کیسان عن ابن شهاب قال اخبرنی انس بن مالك ان الله عز وجل تابع الوحی علی رسوله صلی الله علیه وسلم قبل وفاته حتی توفی واکثر ما کان الوحی یوم توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم **حدثنی** ابو خیثمة زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی واللفظ لابن المثنی قالا نا عبد الرحمٰن وهو ابن مهدی نا سفیان عن قیس بن مسلم عن طارق ابن شهاب ان الیهود قالوا لعمر انکم تقرؤن آیة لو انزلت فینا لاتخذنا ذلك الیوم عیدا فقال عمر انی لاعلم حیث انزلت واین انزلت واین رسول الله صلی الله علیه وسلم حیث انزلت انزلت بعرفة ورسول الله صلی الله علیه وسلم واقف بعرفة قال سفیان اشك کان یوم جمعة ام لا یعنی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی

باب فی حدیث الهجرة ویقال له حدیث الرحل بالحاء (**قوله** ینتقد ثمنه) ای یستوفیه ویقال سری واسری لغتان بمعنی (**وقائم الظهیرة**) نصف النهار وهو حال استواء الشمس سمی قائما لان الظل لا یظهر فکانه واقف قائم وقع فی اکثر النسخ قائم الظهرة بضم الظاء وحذف الیاء (**قوله** رفعت لنا صخرة) ای ظهرت لابصارنا (**قوله** بسطت علیه فروة) المراد الفروة المعروفة التی تلبس هذا هو الصواب وذکر القاضی ان بعضهم قال المراد بالفروة هنا الحشیش فانه یقال له فروة وهذا قول باطل ومما یرده قوله فی روایة البخاری فروة معی ویقال لها فرودة بالهاء وفرو بحذفها وهو الاشهر فی اللغة وان کانتا صحیحتین (**قوله** انفض لك ما حولك) ای افتش لئلا یکون هناك عدو (**قوله** لمن انت یا غلام فقال لرجل من اهل المدینة) المراد بالمدینة هنا مکة ولم تکن مدینة النبی صلی الله علیه وسلم سمیت بالمدینة انما کان اسمها یثرب هذا هو الجواب الصحیح واما قول القاضی ان ذکر المدینة هنا وهم فلیس کما قال بل هو صحیح والمراد بها مکة (**قوله** افی غنمك لبن) هو بفتح اللام والباء یعنی اللبن المعروف هذه الروایة مشهورة وروی بعضهم لُبُن بضم اللام واسکان الباء ای شیاه ذوات البان (**قوله** فحلب لی فی قعب معه کثبة من لبن قال ومعی اداوة ارتوی فیها) القعب قدح من خشب معروف والکثبة بضم الکاف واسکان المثلثة وهی قدر الحلبة قاله ابن السکیت وقیل هی القلیل منه والاداوة کالرکوة وارتوی استقی وهذا الحدیث مما یسال عنه فیقال کیف شربوا اللبن من الغلام ولیس هو مالکه وجوابه من اوجه احدها انه محمول علی عادة العرب انهم یاذنون للرعاة اذا مر بهم ضیف او عابر سبیل ان یسقوه اللبن ونحوه والثانی انه کان لصدیق لهم یدلون علیه وهذا جائز والثالث انه مال حربی لا امان له ومثل هذا جائز والرابع لعلهم کانوا مضطرین والجواب الاولان اجود (**قوله** برد اسفله) هو بفتح الراء علی المشهور وقال الجوهری بضمها (**قوله** ونحن فی جلد من الارض) هو بفتح الجیم واللام ای ارض صلبة درمی جدید الین وهو المستوی وکانت الارض مستویة صلبة (**قوله** فارتطمت فرسه الی بطنها) ای غاصت قوائمها فی تلك الارض الجلد (**قوله** ودونی لنا) بتخفیف الفاء (**قوله** فساخ فرسه فی الارض) هو بمعنی ارتطمت (**قوله** لاعمین علی من ورائی) یعنی لاخفین امرکم عمن ورائی ممن یطلبکم والبسه علیهم حتی لا یتبعکم احد وفی هذا الحدیث فوائد منها هذه المعجزة الظاهرة لرسول الله صلی الله علیه وسلم وفضیلة ظاهرة لابی بکر رضی الله عنه من وجوه وفیه خدمة التابع للمتبوع وفیه استصحاب الرکوة والابریق ونحوهما فی السفر للطهارة والشرب وفیه فضل التوکل علی الله سبحانه وتعالی وحسن عاقبته وفیه فضائل للانصار لفرحهم بقدوم رسول الله صلی الله علیه وسلم وظهور سرورهم به وفیه فضیلة صلة الارحام سواء قربت القرابة والرحم ام بعدت وان الرجل الجلیل اذا قدم بلدا له فیه اقارب نزل عندهم یکرمهم بذلك والله اعلم **کتاب التفسیر** (**قوله** تعالی وقولوا حطة) ای مسئلتنا حطة وهی ان تحط عنا خطایانا (**وقوله** یزحفون علی استاههم) جمع است وهی الدبر

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابوکریب واللفظ لابی بکر قالا نا عبد الله بن ادریس عن ابیه عن قیس بن مسلم عن طارق بن شهاب قال قال الیهود لعمر لو علینا معشر یهود نزلت هذه الآیة الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا لعلم الیوم الذی انزلت فیه لاتخذنا ذلك الیوم عیدا قال فقال عمر فقد علمت الیوم الذی انزلت فیه والساعة واین رسول الله صلی الله علیه وسلم حین انزلت نزلت لیلة جمع ونحن مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بعرفات **وحدثنی** عبد بن حمید انا جعفر بن عون انا ابوعمیس عن قیس بن مسلم عن طارق بن شهاب قال جاء رجل من الیهود الی عمر فقال یا امیر المؤمنین ایة فی کتابکم تقرءونها لو علینا نزلت معشر الیهود لاتخذنا ذلك الیوم عیدا قال وای ایة قال الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فقال عمر انی لاعلم الیوم الذی نزلت فیه والمکان الذی نزلت فیه نزلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم بعرفات فی یوم جمعة **حدثنی** ابوالطاهر احمد بن عمرو بن سرح وحرملة بن یحیی قال ابوالطاهر نا وقال حرملة انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی عروة بن الزبیر انه سال عائشة عن قول الله عز وجل وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تُقْسِطُوا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ قالت یا ابن اختی هی الیتیمة تکون فی حجر ولیها تشارکه فی ماله فیعجبه مالها وجمالها فیرید ولیها ان یتزوجها بغیر ان یقسط فی صداقها فیعطیها مثل ما یعطیها غیره فنهوا ان ینکحوهن الا ان یقسطوا لهن ویبلغوا بهن اعلی سنتهن من الصداق وامروا ان ینکحوا ما طاب لهم من النساء سواهن قال عروة قالت عائشة ثم ان الناس استفتوا رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد هذه الآیة فیهن فانزل الله عز وجل وَیَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِیْهِنَّ وَمَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ فِی الْکِتٰبِ فِیْ یَتٰمَی النِّسَآءِ اللَّاتِی لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا کُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْکِحُوْهُنَّ قالت والذی ذکر الله انه یتلی علیکم فی الکتاب الآیة الاولی التی قال الله فیها وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ قالت عائشة وقول الله تعالی فی الآیة الاخری وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْکِحُوْهُنَّ رَغْبَةُ اَحَدِکُمْ عن یتیمته التی تکون فی حجره حین تکون قلیلة المال والجمال فنهوا ان ینکحوا ما رغبوا فی مالها وجمالها من یتامی النساء الا بالقسط من اجل رغبتهم عنهن **حدثنا** الحسن الحلوانی وعبد بن حمید جمیعا عن یعقوب بن ابراهیم بن سعد نا ابی عن صالح عن ابن شهاب قال اخبرنی عروة انه سال عائشة عن قول الله تبارك وتعالی وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی وساق الحدیث بمثل حدیث یونس عن الزهری وزاد فی آخره من اجل رغبتهم عنهن اذا کن قلیلات المال والجمال **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وابوکریب قالا نا ابواسامة نا هشام عن ابیه عن عائشة فی قول الله عز وجل وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامی قالت انزلت فی الرجل تکون لالیتیمة هو ولیها ووارثها ولها مال ولیس لها احد یخاصم دونها فلا یحبها لما فیضر بها ویسیء صحبتها فقال وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء یقول ما احللت لکم ودع هذه التی تضر بها **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة نا عبدة بن سلیمان عن هشام عن ابیه عن عائشة فی قوله عز وجل وَمَا یُتْلٰی علیکم فی الکتاب فی یتامی النساء اللاتی لا تؤتونهن ما کتب لهن وترغبون ان تنکحوهن قالت انزلت فی الیتیمة تکون عند الرجل فتشترکه فی ماله فیرغب عنها ان یتزوجها ویکره ان یزوجها غیره فیشرکه فی ماله فیعضلها فلا یتزوجها ولا یزوجها غیره **وحدثنا** ابوکریب نا ابواسامة انا هشام عن ابیه عن عائشة فی قوله عز وجل یستفتونك فی النساء قل الله یفتیکم فیهن الآیة قالت هذه الیتیمة التی تکون عند الرجل لعلها ان تکون قد شرکته فی ماله حتی فی العذق فیرغب یعنی ان ینکحها ویکره ان ینکحها رجلا فیشرکه فی ماله فیعضلها **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة نا عبدة بن سلیمان عن هشام عن ابیه عن عائشة فی قوله عز وجل ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف قالت انزلت فی والی مال الیتیم الذی یقوم علیه ویصلحه اذا کان محتاجا ان یاکل منه **وحدثناه** ابوکریب نا ابواسامة نا هشام عن ابیه عن عائشة فی قوله عز وجل ومن کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف قالت انزلت فی ولی الیتیم ان یصیب من ماله اذا کان محتاجا بقدر ما له بالمعروف

(**قوله** فی قوله تعالی الیوم اکملت لکم دینکم انها نزلت لیلة جمع ونحن مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بعرفات) هکذا فی النسخ الروایة لیلة جمع وفی نسخة ابن ماهان لیلة جمعة وکلاهما صحیح فمن روی لیلة جمع فهی لیلة المزدلفة وهو المراد بقوله ونحن بعرفات فی یوم جمعة لان لیلة جمع هی عشیة یوم عرفات ویکون المراد بقوله لیلة جمعة یوم جمعة ومراد عمر رضی الله عنه انا قد اتخذنا ذلك الیوم عیدا من وجهین فانه یوم عرفة ویوم جمعة وکل واحد منهما عید لاهل الاسلام (**قوله** تعالی فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث ورباع) ای ثنتین ثنتین او ثلثا ثلثا او اربعا اربعا ولیس فیه جواز جمع اکثر من اربع (**قوله** یقسط فی صداقها) ای یعدل (**قوله** اعلی سنتهن) ای اعلی عادتهن فی مهورهن ومهور امثالهن (**قوله** فیضربها) یقال ضره واضر به فالثلاثی بحذف الباء والرباعی باثباتها (**قوله** فیعضلها) ای یمنعها الزواج (**قوله** شرکته) بکسر الراء ای شارکته والعذق بفتح العین وهو النخلة (**قوله** فی قوله تعالی ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف انه یجوز للولی ان یاکل من مال الیتیم بالمعروف اذا کان محتاجا) هو ایضا مذهب الشافعی والجمهور وقالت طائفة لایجوز وحکی عن ابن عباس وزید بن اسلم قالا وهذه الآیة منسوخة بقوله تعالی ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما الآیة وقیل بقوله تعالی ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل واختلف الجمهور فیما اذا اکل هل یلزمه رد بدله وهما وجهان لاصحابنا اصحهما لا یلزمه وقال فقهاء العراق انما یجوز له الاکل اذا سافر فی مال الیتیم والله اعلم (**قوله** امروا ان یستغفروا لاصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فسبوهم) قال القاضی الظاهر انها قالت هذا عند ما سمعت اهل المصر یقولون فی عثمان ما قالوا واهل الشام فی علی ما قالوا والحروریة فی الجمیع ما قالوا واما الامر بالاستغفار الذی اشارت الیه فهو قوله تعالی والذین جاؤا من بعدهم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان وبهذا احتج مالك بانه لاحق فی الفیء لمن سب الصحابة رضی الله عنهم لان الله تعالی انما جعله لمن جاء بعدهم ممن یستغفر لهم والله اعلم (**قوله** عن ابن عباس رضی الله عنهما ان القاتل متعمدا لا توبة له) واحتج بقوله تعالی ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فیها هذا هو المشهور عن ابن عباس رضی الله عنهما وروی عنه ان له توبة وجواز المغفرة له لقوله تعالی ومن یعمل سوءا او یظلم نفسه ثم یستغفر الله یجد الله غفورا رحیما

وحد ثناه ابوکریب نا ابن نمیر نا هشام بهذا الاسناد **حد ثنا** ابوبکر بن ابی شیبة نا عبدة بن سلیمان عن هشام عن ابیه عن عائشة رضی الله تعالی عنها فی قوله عز وجل اِذْ جَآءُوكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قالت كان ذلك يوم الخندق **حد ثنا** ابوبکر بن ابی شیبة نا عبدة بن سلیمان نا هشام عن ابیه عن عائشة رضی الله عنها وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا الآیة قالت انزلت فی المرأة تکون عند الرجل فتطول صحبتها فیریه طلاقها فتقول لا تطلقنی وامسکنی وانت فی حل منی فنزلت هذه الآیة **حد ثنا** ابوکریب نا ابواسامة نا هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة فی قوله عز وجل وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قالت نزلت فی المرأة تکون عند الرجل فلعله ان لا یستکثر منها وتکون لها صحبة وولد فتکره ان یفارقها فتقول له انت فی حل من شأنی **حد ثنا** یحیی بن یحیی انا ابو معاویة عن هشام بن عروة عن ابیه قال قالت لی عائشة رضی الله عنها یا ابن اختی اُمِرُوا ان یستغفروا لاصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فسبّوهم **وحد ثناه** ابوبکر بن ابی شیبة نا ابواسامة نا هشام بهذا الاسناد مثله **حد ثنا** عبید الله بن معاذ العنبری نا ابی نا شعبة عن المغیرة بن النعمان عن سعید بن جبیر رضی الله عنه قال اختلف اهل الکوفة فی هذه الآیة وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ فرحلت الی ابن عباس فسألته عنها فقال لقد اُنزلت اخر ما اُنزل ثم ما نسخها شیء **حد ثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر ح وحد ثنا اسحٰق بن ابراهیم نا النضر قالا جمیعا نا شعبة بهذا الاسناد فی حدیث ابن جعفر نزلت فی اخر ما اُنزل وفی حدیث النضر انها من اخر ما اُنزلت **حد ثنا** محمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن منصور عن سعید بن جبیر رضی الله عنه قال امرنی عبد الرحمن بن ابزی ان اسال ابن عباس عن هاتین الآیتین وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ فسألته فقال لم ینسخها شیء وعن هذه الآیة وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قال نزلت فی اهل الشرك **حد ثنی** هارون بن عبد الله نا ابو النضر هاشم بن القاسم اللیثی نا ابو معاویة یعنی شیبان عن منصور بن المعتمر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی الله عنهما قال نزلت هذه الآیة بمکة وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ الی قوله مُهَانًا فقال المشرکون وما یغنی عنا الاسلام وقد عدلنا بالله وقد قتلنا النفس التی حرم الله واتینا الفواحش فانزل الله تعالی اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا الی اخر الآیة قال فاما من دخل فی الاسلام وعقل ثم قتل فلا توبة له **حد ثنی** عبد الله بن هاشم وعبد الرحمن بن بشر العبدی قالا نا یحیی وهو ابن سعید القطان عن ابن جریج **حد ثنی** القاسم بن ابی بزة عن سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس رضی الله عنهما لمن قتل مؤمنا متعمدا امن توبة قال لا فتلوت علیه هذه الآیة التی فی الفرقان وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ الی اخر الآیة قال هذه آیة مکیة نسختها آیة مدنیة وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ وفی روایة ابن هاشم فتلوت علیه هذه الآیة التی فی الفرقان الا من تاب **حد ثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وهارون بن عبد الله وعبد بن حمید قال عبد انا وقال الآخران نا جعفر بن عون قال انا ابو عمیس عن عبد المجید بن سهیل عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة قال قال لی ابن عباس رضی الله عنهما تعلم وقال هارون تدری اخر سورة نزلت من القرآن نزلت جمیعا قلت نعم اذا جاء نصر الله والفتح قال صدقت وفی روایة ابن ابی شیبة تعلم ای سورة لم یقل اخر **وحد ثنا** اسحٰق بن ابراهیم الحنظلی انا ابو معاویة ح نا ابو عمیس بهذا الاسناد مثله وقال اخر سورة وقال عبد المجید ولم یقل ابن سهیل **حد ثنا** ابوبکر بن ابی شیبة واسحٰق بن ابراهیم واحمد بن عبدة الضبی واللفظ لابن ابی شیبة قال نا وقال الآخران انا سفیان عن عمرو عن عطاء عن ابن عباس رضی الله عنهما قال لقی ناس من المسلمین رجلا فی غنیمة له فقال السلام علیکم فاخذوه فقتلوه واخذوا تلك الغنیمة فنزلت وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا وقرأها ابن عباس السلام **حد ثنا** ابوبکر بن ابی شیبة نا غندر عن شعبة ح وحد ثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر عن شعبة عن ابی اسحٰق قال سمعت البراء یقول کانت الانصار اذا حجوا فرجعوا الی بیوتهم خلوا البیوت الا من ظهورها قال فجاء رجل من الانصار فدخل من بابه فقیل له فی ذلك فنزلت هذه الآیة وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا **حد ثنی** یونس بن عبد الاعلی الصدفی نا عبد الله بن وهب اخبرنی عمرو بن الحارث عن سعید بن ابی هلال عن عون بن عبد الله عن ابیه ان ابن مسعود رضی الله عنهما قال ما کان بین اسلامنا وبین ان عاتبنا الله بهذه الآیة اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ الا اربع سنین **حد ثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر ح وحد ثنی ابوبکر بن نافع واللفظ له قال نا غندر نا شعبة عن سلمة بن کهیل عن مسلم البطین عن سعید بن جبیر

وهذه الروایة الثانیة هی مذهب جمیع اهل السنة والصحابة والتابعین ومن بعدهم وما روی عن بعض السلف مما یخالف هذا محمول علی التغلیظ والتحذیر من القتل والتوبة فی المنع منه ولیس فی هذه الآیة التی احتج بها ابن عباس تصریح بانه یخلد وانما فیها انه جزاؤه ولا یلزم منه ان یجازی وقد سبق تقریر هذه المسألة و بیان معنی الآیة فی کتاب التوبة والله اعلم (قوله فرحلت الی ابن عباس) هو بالراء والحاء المهملة هذا هو الصحیح المشهور فی الروایات وفی نسخة ابن ماهان فدخلت بالدال والخاء المعجمة ویمکن تصحیحه بان یکون معناه دخلت بعد رحلتی الیه (قوله فما من دخل فی الاسلام وعقله) هو بفتح القاف ای علم احکام الاسلام وتحریم القتل (قوله نسختها آیة مدنیة) یعنی بالناسخة آیة النساء ومن یقتل مومنا متعمدا (قوله عن سعید بن جبیر قال امرنی عبد الرحمن بن ابزی ان اسال ابن عباس عن هاتین الآیتین) هکذا هو فی جمیع النسخ قال القاضی قال بعضهم لعله امرنی ابن عبد الرحمن قال القاضی لا یمتنع ان عبد الرحمن امر سعیدا لیسال له ابن عباس عما لا یعلمه عبد الرحمن فقد سال ابن عباس اکبر منه واقدم صحبة وهذا الذی قاله القاضی هو الصواب (قوله اخبرنا ابو عمیس عن عبد المجید بن سهیل) هکذا هو فی جمیع النسخ عبد المجید بالمیم ثم الجیم الا نسخة ابن ماهان ففیها عبد الحمید بحاء ثم میم قال ابو علی الغسانی الصواب الاول قال القاضی قد اختلفوا فی اسمه فذکره مالك فی الموطا من روایة یحیی بن یحیی الاندلسی وغیره فسماه عبد الحمید بالحاء ثم المیم وکذا قاله سفین بن عیینة وسماه البخاری عبد المجید بالمیم ثم الجیم وکذا رواه ابن القاسم والقعنبی وجماعة فی الموطا عن مالك وقال ابن عبد البر یقال بالوجهین قال والاکثر بالمیم ثم الجیم قال القاضی فاذا ثبت الخلاف فیه لم یحکم علی احد الوجهین بالخطاء

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال كانت المرأة تطوف بالبيت وهي عريانة فتقول من يعيرني تطوافا تجعله على فرجها وتقول اليوم يبدو بعضه او كله فما بدا منه فلا احله فنزلت هذه الآية خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ **حدثنا** ابوبكر بن ابی شيبة وابوكريب جميعا عن ابی معاوية واللفظ لابی كريب قال نا ابومعاوية قال نا الاعمش عن ابی سفيان عن جابر رضی الله عنه قال كان عبدالله بن ابی ابن سلول يقول لجارية له اذهبی فابغينا شيئا فانزل الله عزوجل وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ لَهُنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ **و حدثنی** ابوكامل الجحدری نا ابوعوانة عن الاعمش عن ابی سفيان عن جابر رضی الله عنه ان جارية لعبدالله بن ابی يقال لها مسيكة واخرى يقال لها اميمة فكان يريدهما على الزنا فشكتا ذلك الى النبی صلی الله عليه وسلم فانزل الله عزوجل ولا تكرهوا فتياتكم على البغاء ان اردن تحصنا الى قوله غفور رحيم **حدثنا** ابوبكر بن ابی شيبة نا عبدالله بن ادريس عن الاعمش عن ابراهيم عن ابی معمر عن عبدالله فی قوله عزوجل أُولٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قال نفر من الجن اسلموا وكانوا يعبدون فبقی الذين كانوا يعبدون على عبادتهم وقد اسلم النفر من الجن **حدثنی** ابوبكر بن نافع العبدی قال نا عبدالرحمن نا سفين عن الاعمش عن ابراهيم عن ابی معمر عن عبدالله اولئك الذين يدعون يبتغون الى ربهم الوسيلة قال كان نفر من الانس يعبدون نفرا من الجن فاسلم النفر من الجن واستمسك الانس بعبادتهم فنزلت اولئك الذين يدعون يبتغون الى ربهم الوسيلة **وحدثنيه** بشر بن خالد انا محمد يعنی ابن جعفر عن شعبة عن سليمان بهذا الاسناد **وحدثنی** حجاج بن الشاعر نا عبدالصمد بن عبدالوارث حدثنی ابی نا حسين عن قتادة عن عبدالله بن معبد الزمانی عن عبدالله بن عتبة عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنهما اولئك الذين يدعون يبتغون الى ربهم الوسيلة قال نزلت فی نفر من العرب كانوا يعبدون نفرا من الجن فاسلم الجنيون والانس الذين كانوا يعبدونهم لا يشعرون فنزلت اولئك الذين يدعون يبتغون الى ربهم الوسيلة **حدثنی** عبدالله بن مطيع نا هشيم عن ابی بشر عن سعيد بن جبير قال قلت لابن عباس رضی الله عنهما سورة التوبة قال التوبة قال بل هی الفاضحة ما زالت تنزل ومنهم ومنهم حتى ظنوا انه لا تبقى منا احد الا ذكر فيها قال سورة الانفال قال تلك سورة بدر قال قلت فالحشر قال نزلت فی بنی النضير **حدثنا** ابوبكر بن ابی شيبة نا علی بن مسهر عن ابی حيان عن الشعبی عن ابن عمر رضی الله عنهما قال خطب عمر رضی الله عنه على منبر رسول الله صلی الله عليه وسلم فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد الا وان الخمر نزل تحريمها يوم نزل وهی من خمسة اشياء من الحنطة والشعير والتمر والزبيب والعسل والخمر ما خامر العقل وثلاثة اشياء وددت ايها الناس ان رسول الله صلی الله عليه وسلم عهد الينا فيه الجد والكلالة وابواب من ابواب الربا **حدثناه** ابوكريب انا ابن ادريس نا ابوحيان عن الشعبی عن ابن عمر رضی الله عنهما قال سمعت عمر ابن الخطاب رضی الله عنه على منبر رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول اما بعد ايها الناس فانه نزل تحريم الخمر وهی من خمسة من العنب والتمر والعسل والحنطة والشعير والخمر ما خامر العقل وثلاث ايها الناس وددت ان رسول الله صلی الله عليه وسلم كان عهد الينا فيهن عهدا ننتهی اليه الجد والكلالة وابواب من ابواب الربا **وحدثنا** ابوبكر بن ابی شيبة نا اسمعيل بن علية ح وحدثنا اسحق بن ابراهيم انا عيسى بن يونس كلاهما عن ابی حيان بهذا الاسناد بمثل حديثهما غير ان ابن علية فی حديثه العنب كما قال ابن ادريس وفی حديث عيسى الزبيب كما قال ابن مسهر **حدثنا** عمرو بن زرارة نا هشيم عن ابی هاشم عن ابی مجلز عن قيس بن عباد قال سمعت اباذر رضی الله عنه يقسم قسما ان هذان خصمان اختصموا فی ربهم انها نزلت فی الذين برزوا يوم بدر حمزة وعلی وعبيدة بن الحارث رضی الله عنهم وعتبة وشيبة ابنی ربيعة والوليد بن عتبة **حدثنا** ابوبكر ابن ابی شيبة نا وكيع ح وحدثنی محمد بن المثنى نا عبدالرحمن جميعا عن سفين عن ابی هاشم عن ابی مجلز عن قيس بن عباد قال سمعت اباذر رضی الله عنه يقسم لنزلت هذان خصمان بمثل حديث هشيم

قد تم الصحيح

(قوله فتقول من يعيرني تطوافا هو بكسر التاء المثناة فوق وهو ثوب تلبسه المرأة تطوف به وكان اهل الجاهلية يطوفون عراة ويرمون ثيابهم ويتركونها ملقاة على الارض ولا ياخذونها ابدا ويتركونها تداس بالارجل حتى تبلى وتسمى اللقا حتى جاء الاسلام فامر الله بستر العورة فقال تعالى خذوا زينتكم عند كل مسجد وقال النبی صلی الله عليه وسلم لا يطوف بالبيت عريان (قوله فانزل الله عزوجل ولا تكرهوا فتياتكم على البغاء ان اردن تحصنا لتبتغوا عرض الحيوة الدنيا ومن يكرههن فان الله من بعد اكراههن لهن غفور رحيم) هكذا وقع فی النسخ كلها لهن غفور رحيم وهذا تفسير ولم يرد به ان لفظة لهن منزلة فانه لم يقرأ بها احد وانما هی تفسير وبيان ان المغفرة والرحمة لهن لكونهن مكرهات لا لمن اكرههن واما قوله تعالى ان اردن تحصنا فخرج على الغالب اذ الاكراه انما هو لمريدة التحصن اما غيرها فهی تسارع الى البغاء من غير حاجة الى اكراه والمقصود ان الاكراه على الزنا حرام سواء اردن تحصنا ام لا وصورة الاكراه مع انها لا تريد التحصن ان تكون هی مريدة الزنا بانسان فيكرهها على الزنا بغيره وكله حرام (قوله ان جارية لعبدالله بن ابی يقال لها مسيكة واخرى يقال لها اميمة) اما مسيكة فبضم الميم وقيل انهما معاذة وزينب وقيل نزلت فی ست جوار له كان يكرههن على الزنا معاذة ومسيكة واميمة وعمرة واروى وقتيلة والله اعلم قوله عن عبدالله بن معبد الزمانی بكسر الزای وتشديد الميم قوله فی تحريم الخمر وانها من خمسة اشياء) وذكر الكلالة وغيرها هكذا كله سبق بيانه فی ابوابه قوله عن ابی مجلز عن قيس بن عباد قال سمعت اباذر يقسم قسما ان هذان خصمان اختصموا فی ربهم انها نزلت فی الذين برزوا يوم بدر) اما مجلز فبكسر الميم على المشهور وحكی فتحها واسكان الجيم وفتح اللام واسمه لاحق بن حميد سبق بيانه مرات وقيس بن عباد بضم العين وتخفيف الباء قال القاضی وهذا الحديث مما استدركه الدارقطنی فقال اخرجه البخاری عن ابی مجلز عن قيس عن علی رض قال انا اول من يجثو للخصومة قال قيس فيهم نزلت الآية ولم يجاوز به قيسا ثم قال البخاری وقال عثمان عن جرير عن منصور عن ابی هاشم عن ابی مجلز قال وقال الدارقطنی فاضطرب الحديث هذا كلامه قلت فلا يلزم من هذا ضعف الحديث واضطرابه لان قيسا سمعه من ابی ذر كما رواه مسلم هنا فرواه عنه وسمع من علی بعضه واضاف قيس اليه ما سمعه من ابی ذر وافتى به ابومجلز تارة ولم يقل انه من كلام نفسه ورأيه وقد عملت الصحابة فمن بعدهم بمثل هذا فيفتی الانسان منهم بمعنى الحديث عند الحاجة الى الفتوى دون الرواية ولا يرفعه فاذا كان وقت آخر وقصد الرواية رفعه وذكر لفظه ولا يحصل بهذا اضطراب والله اعلم وله الحمد والنعمة

فقد تم الشرح

حاشية العلامة ابى الحسن السندى على صحيح الامام مسلم بن الحجاج رح

النمر العالية لمسلم مع النووى طبع اصح المطابع والسافلة لمتن

مسلم المعرى طبع مصر

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب البيوع

ص ٦٠٣ **قوله** كان اهل الجاهلية يتبايعون لحم الجزور الى حبل الحبلة الخ حبل الحبلة على هذا يكون اجلا للبيع ويكون المبيع غيره والمتبادر من لفظ الحديث ان حبل الحبلة هو المبيع والمعنيان يناسبان النهى امّا الثانى فلكون المبيع معدوما واما الاول فلكون الاجل مجهولا.

ص ٦٠٣ **قوله** لا يبيع بعضكم نفى بمعنى النهى وفى بعض النسخ لا يبع على لفظ النهى ولا يصح الحمل على حقيقة الاخبار لوجود مثل هذا البيع والقول بان الاخبار عن البعض بالنفى صحيح ضرورة ان البعض يتركون هذا البيع ولا يضر فيه كون البعض الاخر يأتى به مدفوع بان المراد بالبعض ههنا الاستغراقى بشهادة الذوق وبانه لا فائدة فى الاخبار عن البعض بانهم يتركون هذا البيع اذ هو معلوم بالضرورة فلا يحمل كلام الشارع عليه على ان اللائق بكلام الشارع الحمل على بيان الاحكام لا على بيان الوقائع فتأمل ثم قيل المراد به انه لا يسوم احد على سوم اخيه وقيل بل المراد حقيقة البيع كان يجئ البائع الاخر عند المشترى ويقول له عندى متاع احسن من هذا الذى يشتريه او ارخص فيفسد البيع على البائع الاول وان كان الغالب مثل هذا فى المشتريين والله تعالى اعلم.

ص ٦٠٦ **قوله** اذا تبايع الرجلان فكل واحد منهما بالخيار ما لم يتفرقا وكانا جميعا الخ هذه الرواية صريحة فى خيار المجلس وقابلة لاحتمال حمل التفرق على التفرق بالاقوال على ان الحمل على التفرق بالاقوال غير ظاهر لوجوه منها ما ذكره الابى فقال عمل التفرق على انه بالابدان اظهر من حمله على التفرق بالاقوال والعمل بالظاهر اولى وايضا فالمتساومان ليس بينهما عقد فالخيار ثابت لهما بالاصل انتهى.

ص ٦١٢ **قوله** نهى عن المزارعة وامر بالمواجرة كان المراد بالمزارعة هى المخابرة وهى كراء الارض ببعض ما يخرج منها والمراد بالمواجرة كراء الارض بالذهب والفضة والمراد بالامر امر ترخيص او اباحة والله تعالى اعلم بقى ان النهى عن المخابرة محمول على التنزيه عند كثير من المحققين او على صورة جهالة البدل ونحوه جمعا بين احاديث الباب وقد حققه النووى بما لا مزيد عليه.

ص ٦٢١ **قوله** فله اى ذلك احب هذا من كلام ذلك الرجل للنبى صلى الله تعالى عليه وسلم فانه لما فهم من كلامه صلى الله تعالى عليه وسلم انه ما رضى على حلفه على انه لا يفعل ما يطلب منه صاحبه قال فله اى لصاحبه ما احب وهذا محذوف يبينه قوله اى ذلك المذكور من الامرين احب اى فهو له والمقصود ان صاحبه ان احب الوضع فله ذلك اى اطاوعه فى الوضع وان احب الرفق والامهال والتاجيل فله ذلك اى اطاوعه فيه والله تعالى اعلم والاشارة بذلك الى المتعدد كثير وارد فى الكلام ومنه قوله تعالى عوان بين ذلك والحديث من هذا القبيل كما لا يخفى ويمكن اى يجعل اى فى قوله فله اى ذلك موصولة مبتداء خبره الجار والمجرور المتقدم وجملة احب صلة له والعائد محذوف اى فله اى الامرين احبه وهذا اقرب من جعل كلمة اى شرطية كما فى الوجه الاول فافهم.

ص ٦٢٢ **قوله** من ادرك ماله بعينه عند رجل قد افلس فهو احق به من غيره محمول على ما اذا كان سالما للمشترى من قوله ولم يفرقه وقد اخذ بهذا الحديث الجمهور ومن لم يأخذه يحمله على ما اذا اخذه على سوم الشراء مثلا او على البيع بشرط الخيار للبائع اى اذا كان الخيار للبائع والمشترى مفلس فلا ينسب له ان يختار الفسخ ولا يخفى انه تاويل بعيد بل باطل عند حدة النظر وقد ذكر ان الباعث على هذا التاويل ان ظاهر الحديث يخالف ظاهر قوله تعالى فنظرة الى ميسرة حيث لم يشرع للدائن عند الافلاس الا الانتظار ولا يخفى ان الانتظار فيما لا يوجد عند المفلس ولا كلام فيه وانما الكلام فيما وجد عند المفلس ولا بد ان الدائنين يأخذون ذلك الموجود عنده والحديث يبين ان الذى يأخذ هذا الموجود هو صاحب المتاع ولا يجعل مقسوما بين تمام الدائنين وهذا لا يخالف القرآن ولا يقتضى خلافه فافهم والله تعالى اعلم.

ص ٦٢٣ **قوله** اقبل الميسور واتجاوز عن المعسور اى الشئ المعسور واقبل بفتح الهمزة والباء الموحدة من القبول والميسور ما تيسر من الدين وعند ابى جعفر اُقبِل بضم الهمزة من الاقالة والميسور على هذا صاحب لشئ الميسور والمعسور صاحب الشئ المعسور لانه لا يقال للغريم معسور ولا ميسور ذكره الابى.

ص ٦٢٣ **قوله** فقيل له ما كنت تعمل قال فاما ذكروا امّا ذكر الخ هذا القول كالتفسير لدخول الجنة وبيان لسبب دخوله اى انه داخل الجنة بهذا الطريق حيث قيل له ما كنت تعمل ثم غفر له والفاء فيه تفسيرية مثلها فى قوله تعالى فوسوس اليه الشيطان فقال يا ادم ويحتمل ان يقال انه سأله بعض اهل الجنة عن سبب الدخول بعد دخوله او راه احد فى الرؤيا فسأله والوجه الاول الصق بسائر الروايات والله تعالى اعلم.

ص ٦٢٤ **قوله** مطل الغنى الاضافة الى الفاعل اى مطل المديون الغنى القادر على الاداء وتاخيره عن وقته مع القدرة عن الاداء ظلم وقيل انها الى المفعول اى تاخير دين الدائن الغنى عن وقته ظلم فكيف لدائن الفقير.

ص ٦٢٥ **قوله** وكسب الحجام ظاهر الحديث يفيد حرمته مطلقا ولكن بعض الاحاديث يفيد الحرمة فى حق الحر دون العبد وعلى هذا الايعارض هذا الحديث ما ثبت من اعطاءه صلى الله عليه وسلم الاجر الذى حجمه لانه معلوم انه كان عبدا على انه يجوز انه صلى الله عليه وسلم اعطاه بطريق الاجر بل بطريق الكرم والله تعالى اعلم.

ص ٦٢٥ **قوله** انا لنقتل كلب المرية بضم الميم وفتح الراء وتشديد الياء تصغير المرءة.

ص ٦٢٦ **قوله** فاقترهن على الناس ثم نهى عن التجارة فى الخمر الخ اى لما حرم الربا ذكر عند ذلك الحرمة فى تجارة الخمر لمناسبة بينهما والله تعالى اعلم.

ص ٦٣١ **قوله** فى اعطيات الناس هو بفتح الهمزة جمع اعطية جمع عطاء.

ص ٦٣١ **قوله** قد كنا نشهده ونصحبه فلم نسمعها منه هذا دليل بعدم العلم على عدم الشئ وهو باطل باتفاق العقلاء فالاستدلال بمثله عجيب العجب انه وقع منه مثله مرة ثانية كما رواه فى المؤطا فى قصة منع ابى الدرداء رض فانه روى عنده حديث الربا فقال لكنى اراه جائزا او نحوه فقابل الحديث بمجرد الرأى وكل ذلك خطاء غفر الله لنا وله.

ص ٦٣١ **قوله** قال الربا فى النسيئة هى بوزن كريمة بهمزة فى اخره وياء تمام وبحذف همزة وكسر نون كجلسة فهى ثلاثة اوجه ذكره فى المجمع والمراد ان الربا فى مختلف الجنس لا يكون الا فى التاجيل والتاخير الى اجل والله تعالى اعلم.

ص ٦٣٦ **قوله** اكل الربا اى اخذه سواء اكل او لم يأكل وانما ذكر الاكل لانه المطلوب عادة من الاخذ وقوله موكله اى معطيه.

ص ٦٣٦ **قوله** ان الحلال بيّن ليس المعنى ان كل ما هو حلال عند الله تعالى فهو بيّن بوصف الحل يعرفه كل احد بانه حلال وان ما هو حرام فهو كذلك والا لم يبق شئ متشابها ضرورة ان الشئ لا يكون فى الواقع الا حراما

اوحلالاً فاذا صار الکل بیناً ما بقی الشیٔ محلاً للاشتباہ وانما المعنی واللہ تعالیٰ اعلم ان الحلال بین حکماً ای من حیث انہ لا یضر تناولہ وکذا الحرام من حیث انہ یضر تناولہ ای ھما یعرف الناس حکمھما لکن ینبغی للناس ان یعرفوا حکم المحتمل المتردد بین کونہ حلالاً او حراماً ولھذا عقب ھذا بیان حکم المشتبہ فقال فمن اتقی الخ ای حکم المشتبہ ان تناولہ یخرج الانسان عن الورع ویقرب الی تناول الحرام واللہ تعالیٰ اعلم وقد یقال لعل المعنی الحلال الخالص بین وکذا الحرام الخالص بین یعلمھا کل احد لکن المشتبہ غیر معلوم لکثیر من الناس وفیہ انہ ان ارید بالخالص الخالص فی علم الناس فلا فائدۃ فی الحکم اذ یرجع المعنی الی ان المعلوم بالحل ..... معلوم بالحل ولا فائدۃ فیہ وان ارید بالنظر الی الواقع فکل شیٔ فی الواقع اما حلال خالص او حرام خالص فاذا صار کل منھما بیناً لم یبق شیٔ مشتبھاً۔

ص۳۱ ج۲ **قولہ** فقیل لسعید فانک تحتکر قال سعید ان معمراً الذی کان یحدث ھذا الحدیث کان یحتکر یرید ان فعلی مما لا یشتملہ الاحتکار المنھی عنہ فی الحدیث والا لما فعلہ من اخذت عنہ ھذا الحدیث اذ المسلم لا یخالف امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد علمہ بہ وانما الاحتکار مخصوص بالقوت وکان احتکار سعید ما کان فی القوت واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتاب الفرائض

ص۳۳ ج۲ **قولہ** فھو لاولی رجل ذکر اضافۃ اولی الی رجل للبیان والمراد اقرب الی المیت من رجل وقولہ ذکر للتاکید ودفع ما یتوھم ان المراد بالرجل الشخص مطلقاً یشمل الذکر والانثی اولدفع توھم ان الحکم عام وذکر الرجل بناء علی ما جری علیہ العادۃ حیث یذکر الرجل و یکتفی بہ عن ذکر المرأۃ لکونہ الاصل والانثی تابع لہ فی الاحکام۔

ص۳۴ ج۳ **قولہ** حتی نزلت اٰیۃ المیراث یستفتونک وفی روایۃ یوصیکم اللہ ولا یخفی ما بین الحدیثین من التعارض فی بیان الاٰیۃ النازلۃ و لعل سببہ ان بعض الرواۃ لما سمعوا اٰیۃ المیراث بینوھا من عند انفسھم فوقعوا فی الخطاء ونشأ منہ التعارض واللہ تعالیٰ اعلم وقال القاضی ابوبکر بن العربی فی شرح الترمذی وھذا تعارض لم یتفق بیانہ الی الاٰن اللھم الا ان یقال نزلت اٰیۃ الفرائض صحیح وقولہ قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ وھم من الرواۃ فانھا اٰخر اٰیۃ نزلت انتھی لکن قال بعض الحاضرین فی المجلس کون الامر بالعکس اولی لان جابراً ما کان لہ اولاد وانما کانت لہ بنات الاب ومیراث بنات الاب مذکور فی اٰیۃ یستفتونک الاٰیۃ لا فی یوصیکم اللہ فی اولادکم واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتاب الوصایا

ص۳۹ ج۱ **قولہ** ما حق امرء مسلم الی قولہ یبیت الفعل بمعنی المصدر خبر عن الحق اما بتقدیر ان او بدونھا ومثلہ قولہ تعالیٰ ومن اٰیتہ یریکم البرق وعلی تقدیر القول بتقدیر ان یجوز نصبہ کما ھو شان ان المقدرۃ فی جواز العمل وجملۃ الا ووصیتہ حال ای لیس حقہ البیتوتۃ فی حال الا والحال ان الوصیۃ مکتوبۃ عندہ۔

ص۳۹ ج۱ **قولہ** انک ان تذر ورثتک ھی ان المصدریۃ الناصبۃ او ان الشرطیۃ الجازمۃ وعلی الثانی فلا بد من تقدیر المبتداء فی قولہ خیر ای فھو خیر وعلی الاول فلا حاجۃ۔

ص۴۰ ج۱ **قولہ** قلت فالثلث قال فسکت بعد الثلث لعلہ اراد انہ سکت عن النھی عنہ ای لم ینہ عنہ ولم یرد انہ سکت عن الکلام بعدہ فقد قال نعم والثلث کثیر کما فی کثیر من الروایات فلا معارضۃ بین ھذہ الروایۃ وبین تلک الروایات واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۴۱ ج۱ **قولہ** لو ان الناس غضوا من الثلث الی الربع الخ ھو مبنی علی معنی والثلث کثیر انہ کثیر بالنظر الی ما ینبغی الایصاء بہ ولو قیل ان معناہ انہ کثیر ای کاف فی الوصیۃ لا حاجۃ فیھا الی الزیادۃ علیہ لما کان فی الحدیث دلالۃ علی استحباب الانتقاص من الثلث واللہ تعالیٰ اعلم

ص۴۱ ج۱ **قولہ** انقطع عنہ عملہ الا من ثلاثۃ لا یخفی ان الاستثناء متفرع من مقدر ای من کل الاعمال الا من ثلاثۃ اعمال وحینئذ یصیر المعنی انقطع عنہ عملہ من کل عمل وھو لا یخلو عن رکاکۃ والجواب ان العمل بمعنی الثواب الذی ھو اثر العمل فانہ المنقطع من سائر الاعمال الثابت فی الاعمال الثلاثۃ والمعنی انقطع عنہ الثواب من کل عمل الا من ثلاثۃ اعمال واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۴۳ ج۱ **قولہ** دعونی فالذی انا فیہ خیر ای ان تنازعکم عندی یخلنی عما انا فیہ من الخیر فاترکوا التنازع وقوموا عنی واللہ تعالیٰ اعلم ولم یرد ان کتابۃ الکتاب خیر من ترکھا اذ لو اراد ذلک لاطاعوہ فیہ واحضروا عندہ الکتاب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ص۴۳ ج۱ **قولہ** فقال عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد غلب علیہ الوجع وعندکم القراٰن حسبنا کتاب اللہ تعالیٰ الخ حاصل ما قالوا فی الاعتذار ان الامر منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما کان امر عزیمۃ وایجاب حتی لا یجوز لاحد مراجعۃ ویصیر المراجع عاصیا بل کان الامر امر مشورۃ او ندب وکانوا یراجعونہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض تلک الاوامر سیما عمرؓ وقد علم من حالہ انہ کان موفقاً للصواب فی المصالح وکان صاحب الھام من اللہ تعالیٰ جل ذکرہ وثناءہ ولم یقصد عمرؓ بقولہ قد غلب علیہ الوجع انہ یتوھم علیہ الغلط بہ وانما اراد التخفیف علیہ وانہ یتعب تعباً شدیداً بسبب املاء الکتاب لما معہ من الوجع الشدید فلا یناسب ان یباشر الناس بما یصیر سبباً للحوق غایۃ المشقۃ بہ فی تلک الحالۃ فرای ان عدم احضار الدواۃ والورق اولی من احضارھا مع انہ خشی ان یکتب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اموراً یعجز عنھا الناس فیستحقون العقوبۃ بسبب ذلک لانھا منصوصۃ لا مجال لاجتھاد فیھا او خاف لعل بعض الضعفاء والمنفقین یتطرقون بہ الی القدح فی بعض ذلک المکتوب لکونہ فی حال المرض فیصیر سبباً للفتنۃ فقال حسبنا کتاب اللہ لقولہ تعالیٰ ما فرطنا فی الکتاب من شیٔ وقولہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم فعلم ان اللہ تعالیٰ اکمل دینہ فامن الضلال علی الامۃ انتھی کلامھم قلت ولا یخلو عن نظر اما ان الامر ما کان امر ایجاب فیشکل علیہ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لن تضلوا بعدہ ابداً او نحو ذلک فان مقتضاہ ان یکون امر ایجاب اذ السعی فی الخلاص عن اسباب الضلال او فیما یأمن بہ الامۃ عن الضلال واجب علی الناس سواء قلنا انہ اراد ان یکتب استخلاف ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کما علیہ کثیر من المتقدمین ویدل علیہ بعض الاحادیث الصحیحۃ او شیئاً اٰخر کیف ولو نص علی خلافۃ ابی بکر لخلص بہ الروافض عن الرفض ولا شک انہ خیر کثیر واما انہ خشی ان یکتب اموراً تصیر سبباً للعقوبۃ او سبباً لقدح المنافقین فغیر معقول بعد ان قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لن تضلوا بعدہ ابداً ضرورۃ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخبرھم بان الکتاب سبب للامن من الضلالۃ ودوام الھدایۃ فکیف یظن انہ سبب للعقوبۃ او الفتنۃ بقدح اھل النفاق وغیرہ کیف ومثل ھذا الظن یوھم تکذیب ذلک الخبر وھو لن تضلوا بعدہ فافھم ولا یخفی ان لزوم تکذیب الخبر اضر ھھنا من لزوم المخالفۃ للامر فھذا الجواب الی الفساد اقرب منہ الی الاصلاح واللہ تعالیٰ اعلم **واما** قولھم فی تفسیر حسبنا کتاب اللہ انہ تعالیٰ قال ما فرطنا فی الکتاب او قولہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم فلا یخفی ان تلک الاٰیات لا تقتضی ان الناس لا یحتاجون فی ثبوتھم علی الھدایۃ وامنھم من الضلالۃ الی شیٔ اٰخر ومعلوم ان کتاب اللہ وان کان جامعاً لکل شیٔ لکن لا یقدر کل احد علی استخراج کل شیٔ منہ وقد فوض بیانہ الیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لتبین للناس ما نزل الیھم فلعل بعض ما بین لنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مما فی الکتاب یصیر سبباً لدوام الھدی والامن من الضلالۃ وغیرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یصل الی ذلک البیان کما لا یخفی **واما** قولہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم فھو لا یستغنی عن البیان ایضاً کیف والعلماء قد اجتھدوا واختلفوا وقاسوا بعد ذلک والحاصل ان بیان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الامور المحتاج الیھا قطعاً سیما اذا کان مما وعد علیہ البقاء علی الھدایۃ والامن من الضلالۃ فما معنی القول بالغنی عنہ وان کتاب اللہ یغنینا عنہ وانہ لا حاجۃ لنا الی بیانہ کیف وقد انزل اللہ تعالیٰ اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیھم ومع ذلک فقد کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یبین للناس بعد ذلک والناس لا یستغنون عن بیانہ ولا شک ان بیانہ خیر من اجتھاد الناس سیما وقد وعد علیہ البقاء علی الھدی علی الدوام **فلا** یظھر لما ذکروا وجہ علی انہ یجوز ان یکون کتابہ من قبیل الامور المتبرکۃ التی یدیم اللہ بسببہ الھدایۃ ویرفع عن الامۃ الضلالۃ ویکون تلک البرکۃ مخصوصۃ بذلک الکتاب فلا وجہ للقول بمعارضتہ بھذہ الاٰیات **قلت** والوجہ عندی ان یقال ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فھم من قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لن تضلوا بعدہ ابداً او نحوہ ان معناہ لن تجتمعوا علی الضلالۃ ولا یصیر کلکم ضالاً لا انہ لا یضل احد منکم اصلاً واخذ ھذا المعنی من اسناد الضلال الی ضمیر الجمع فی قولہ لن تضلوا وذلک لانہ قد ظھر عندہ من اخباراتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حال صحتہ انہ ستفترق الامۃ وستمرق المارقۃ وستحدث الفتن فعلم ان المراد ھو امن الکل بذلک الکتاب عن الضلالۃ لا امن کل احد وقد علم من الکتاب نحو قولہ تعالیٰ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض ومثل کنتم خیر امۃ

لہ قیل ھو استثناء من لازم الکلام ای انقطع ھو عن عملہ الا من ثلاث لان انتفاع العمل عنہ یستلزم انقطاعہ عن العمل ۱۲ منہ سہ وقد سمعت من رجل علمہ اللہ تعالیٰ یقول ان المراد ھھنا کتاب اللہ ما کتبہ اللہ فی قلوبھم من الایمان حیث قال فی حزبہ تعالیٰ اولئک کتب فی قلوبھم الایمان ۱۲ عبد التواب تاب اللہ علیہ

ومثل لتكونوا شهداء على الناس ومن بعض اخباراته صلى الله تعالى عليه وسلم مثل لا يجتمع امتى على الضلالة ان هذا المعنى حاصل لهذه الامة بدون ذلك الكتاب الذى قصد النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ان يكتبه وراى انه صلى الله تعالى عليه وسلم ما قصد بذلك الكتاب الا زيادة الاحتياط فى حصول ذلك المعنى لما كان عليه صلى الله تعالى عليه وسلم من كمال الشفقة ووفور الرحمة صلى الله تعالى عليه وسلم تسليما مثل ما فعل صلى الله تعالى عليه وسلم يوم بدر مع وعد الله تعالى اياه النصر وانه صلى الله تعالى عليه وسلم امرهم امر مشورة بانه يختار نعته لاجل كمال الاحتياط فى امرهم فاجاب عمر بما اجاب للتنبيه على انهما حق بمراعاة الشفقة عليه صلى الله تعالى عليه وسلم فى تلك الحالة التى هى حالة غاية المرض وانه ما قصد صلى الله تعالى عليه وسلم حاصل لما ان الله تعالى وعد به فى كتابه وهذا معنى قوله حسبنا كتاب الله اى يكفى فى حصول هذا المعنى ما وعد الله فى كتابه وهذا مثل ما فعل ابو بكر يوم بدر حين راى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فى شدة التعب والمشقة بسبب ما غلب عليه من الدعاء والتضرع وامر ابن عباس رض فراى ان الاحتياط كان خيرا فكان يبكى لاجل ذلك والله تعالى اعلم ومع ذلك كان يعظم عمر رض غاية التعظيم ويثنى عليه غاية الثناء وقد قال فى احاديث كراهة الصلوة بعد العصر انه اخبرنى به جماعة من الصحابة ارضاهم عندى عمر رض فما كان يرى ان هذا كان ضلالة من عمر او شيئا لا يليق نعوذ بالله من سوء العقيدة فى اهل الصلاح فالويل كل الويل لمن ياخذ من هذا الحديث ما كان لا يرى من رواه ايضا وقد يقال لعله حمل قوله لن تضلوا بعده على وجه الظن والرجاء بطريق الاجتهاد لا بالوحى وكثيرا ما كان صلى الله تعالى عليه وسلم يقول مثل ذلك بناء على الظن وهذا شائع فيما بين الناس ومن جملة ذلك قوله صلى الله تعالى عليه وسلم فى حديث السهو فى الصلوة فى حديث ذى اليدين المشهور كل ذلك لم يكن اى فى ظنى فلعله قام عنده عمر من القرائن والدلالات انه قال بذلك اجتهادا لا وحيا اذ الحاضر السامع للكلام يفهم من قرائن الاحوال ما لا يفهم الغائب فقال ما قال للتنبيه على ان حالة المرض لا يساعد الاجتهاد والمطلوب فيها التخفيف عليه لا التشديد والتعب فالمناسب بهذه الحالة ترك الكتاب والتوكل على الله تعالى الكريم وبالجملة انه صلى الله تعالى عليه وسلم ما ترك الكتاب بعد القيل والقال من الناس عنده الا لما علم ان ذلك الكتاب لا يتوقف عليه شئ من امر الامة لا من اصل الهداية ولا من دوامها والا لما استقام ترك منه كيف وهو مبعوث لذلك صلى الله تعالى عليه وسلم والله اعلم بحقيقة الحال -

كتاب الايمان

۱۹ **قوله** انيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فى نفر من الاشعريين نستحمله لعل معناه فى امرهم ولاجلهم وقوله نستحمله مبنى على انه اذا جاء طالبا الحمل لهم ومبلغا عنهم انهم يطلبون فكان الكل صاروا مستحملين فنسب الفعل اليهم وبهذا التاويل يندفع ما يتوهم من التدافع بين هذه الرواية وبين الرواية الثانية والله تعالى اعلم -

۲۰ **قوله** بخمس ذود غر الذرى ولعل اختلاف العدد بالنظر الى الوصف فاعطاهم النبى صلى الله تعالى عليه وسلم بستة ابعرة الان الخمس منهن غر الذرى والثلاثة من تلك الخمسة اشد واكمل فى ذلك الوصف فلذا اخص الثلاثة فى الرواية الاولى والله تعالى اعلم والاقرب ان مثل هذا النسيان بعض الرواة بعض العدد والاعتماد فى مثله على اكثر العددين او الاعداد والله تعالى اعلم -

۲۳ **قوله** ما حنثت يمينى هو بتشديد النون وهو جواب لو لا ثم لعل الاختلاف فى روايات حديث عدى بن حاتم محمول على تعدد الوقائع والله تعالى اعلم -

۲۳ **قوله** فقال صلى الله تعالى عليه وسلم لو كان استثنى لولدت الخ هذا مبنى على انه صلى الله تعالى عليه وسلم قد علم القدر المعلق بالاستثناء فى حق سليمان خاصة وليس المراد ان كل من يقول ذلك فله مثل ذلك -

۲۴ **قوله** لان يلج هو مبتدء خبره قوله اثم بمد الهمزة اسم تفضيل اى اكثر اثما اى الاصرار على مقتضى الحلف لقصد البر فى القسم اكثر اثما من الحنث فيه مع الكفارة اذا كان مقتضى الشرع الحنث مع الكفارة -

۲۴ **قوله** فاوف بنذرك لا مانع من القول بان نذر الكافر ينعقد موقوفا على اسلامه فان اسلم لزمه الوفاء به فى الخير والكفر وان كان يمنع عن انعقاده منجزا لكن لا نسلم انه يمنع عنه موقوفا وحديث الاسلام يجب ما قبله من الخطايا لا ينافيه لانه فى الخطايا لا فى النذور وليس النذر منها والله تعالى اعلم -

۲۴ **قوله** للفحتك النار لفح النار حرها اى اصابتك بحرها واخذتك بلهبها -

۲۵ **قوله** اخوانكم وخولكم هو بفتحتين اى خدمكم وعبيدكم الذين يتخولون الامور اى يصلحونها وقيل الخول الحشم والاتباع جمع خائل ويقع على العبد والامة ماخوذ من التخويل والتمليك وقيل الرعاية وهو بالرفع على انه خبر مبتدء محذوف اى هم اخوانكم فى الاسلام او بالنصب بتقدير احفظوا -

۲۶ **قوله** اعتق ستة مملوكين له عند موته لم يكن له مال غيرهم استبعد وقوع مثل ذلك بانه كيف يكون رجل له ستة عبيد من غير بيت ولا مال ولا طعام ولا قليل ولا كثير قلت يمكن ان يكون فقيرا حصل له العبيد فى غنيمة ومات بعد ذلك عن قريب ويمكن طرق اخر ايضا والحاصل ان الخبر اذا صح لا يترك العمل به بمثل تلك الاستبعادات والله تعالى اعلم -

۲۷ **قوله** دبر رجل من الانصار الخ يحمله من لا يقول ببيع المدبر على التدبير المقيد وحكمه جواز البيع والله تعالى اعلم -

كتاب القسامة والحدود

۲۹ **قوله** من لواقسم اى اقسم متوكلا على الله -

۳۰ **قوله** لا يحل دم امرئ مسلم يشهد ان لا اله الا الله وانى رسول الله الا باحدى ثلث الثيب الزانى هذا بيان لتلك الصفات الثلث ببيان المتصفين بها ثم المقصود من هذا الحديث بيان انه لا يجوز قتله الا باحدى هذه الخصائل الثلاث لا انه لا يجوز القتال معه فلا اشكال بالباغى لان الموجود هناك القتال لا القتل على انه يمكن ادراجه فى قوله النفس بالنفس بناء على ان معناه النفس يقتل بسبب النفس اما لانه قتل النفس او لانه ان لم يقتل بقتل النفس و الباغى كذلك فيشمل الصائل ايضا ويجوز ان يجعل قتل الصائل من باب القتال لا القتل اما القاطع فايضا يمكن ادراجه فى النفس بالنفس اما لانه ان لم يقتل بقتل او لانه لا يقتل الا بعد ان يقتل نفسا واما الساب لنبى من الانبياء فهو داخل فى قوله والتارك لدينه بناء على انه مرتد الا انه يلزم حينئذ ان قتله للارتداد لا للحد فينبغى ان يقبل توبته والله تعالى اعلم -

۳۱ **قوله** قال عمر بن الخطاب وهو جالس على منبر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان الله بعث محمدا بالحق الخ قال النووى فى اعلان عمر رضى الله تعالى عنه بالرجم وهو على المنبر وسكوت الصحابة رضى الله عنهم عنه مع غيرهم من الحاضرين عن مخالفته بالانكار دليل على ثبوت الرجم انتهى **قلت** اراد انه اجماع سكوتى لكن قال فى قول عمر وكان الحبل ان وجوب الحد بالحبل اذا لم يكن لها زوج او سيد مذهب عمر رض وتابعه مالك واصحابه وجماهير العلماء على انه لا حد عليها بمجرد الحبل انتهى **قلت** ان كان اعلان عمر رض دليلا كما قرره ويكون اجماعا سكوتيا يلزم ان يكون قول الجمهور ههنا مخالفا للاجماع لان عمر اعلن بوجوب الحد بالحبل كما اعلن بالرجم وان لم يكن دليلا لا يتم الاستدلال به على ثبوت الرجم ايضا والعجب من النووى انه قرره دليلا اولا حين وافق مطلوبه ثم جاء يخالفه حين لم يوافق ثم الاستدلال بالسكوت وعدم الانكار مشهور بينهم ويعدونه اجماعا سكوتيا فلزوم مخالفة الاجماع وارد عليهم الزاما لهم نعم التحقيق انه ليس بدليل اصلا اذ لا يجب انكار قول المجتهد بل قول المقلد اذا وافق مجتهدا فكيف قول الخليفة اذا كان مجتهدا فالاستدلال بالسكوت على الموافقة والاجماع ليس بشئ عندا معان النظر والله تعالى اعلم -

۴۲ **قوله** احق ما بلغنى عنك هذا الحديث يقتضى انه حمله على الاقرار وهو مخالف للرواية المشهورة الدالة على انه اعرض عنه حين اقر به ولما هو المشهور انه لقنه الرجوع عن الاقرار فلعله من تغيير بعض الرواة وهذا غير مستبعد فان هذه الواقعة واحدة وقد روى فيها كيفيات متعددة للاقرارات الاربع بحيث لا يمكن اجتماعها نعم ان غالب الرواة ما خالفوا فى بيان الحكم الشرعى وهو ان الرجم كان بعد الاقرارات الاربع فكانهم يعتنون بالاحكام واما الكيفيات والتصويرات فكثيرا ما يحصل منهم فيها نوع تغيير بسبب مرور الزمان لانهم ما كانوا يكتبون بل يحفظون والله تعالى اعلم لكن يلزم من هذا انه لا ينبغى الاستدلال بكل حرف من حروف الحديث اذا كان ذلك الحرف مما اختلفت الرواة فيه فافهم ثم رايت الطيبى اجاب فى شرح المشكوة فقال لا يبعد انه صلى الله تعالى عليه وسلم بلغه حديث ماعز فاحضره بين يديه فاستنطقه لينكر ما نسب اليه لدرء الحد فلما اقر اعرض عنه الى اخر ما ذكره الرواة الاخرون فيكون فى هذه الرواية اختصار والله تعالى اعلم -

۴۳ **قوله** فان اعترفت فارجمها استدل به على ان الاقرار الواحد كاف وليس بجيد لظهور ان الاطلاق متروك اذ لا يصح الامر بالرجم كيف ما كان

الاقرار كيف ولو اعترفت مع دعوى الاكراه او الجنون او غير ذلك فلا حد فالمراد ان اعترفت بالوجه الموجب للرجم وكان ذلك الوجه معلوما عندهم مشهورا بينهم فاكتفى بذلك ولا يخفى ان حديث ماعز ظاهر فى ان الاقرار المعتبر هو الاقرار اربع مرات فيجب الحمل على ذلك فلا يتم الاستدلال على خلافه فافهم على ان الثابت فى حديث ماعز اربع اقرارات بالاتفاق ولو كان الواحد موجبا لما حسن التاخير عنه فهذا الحديث ان حملنا على اطلاقه فاما ان نقول بانه ناسخ لحديث ماعز ولا يثبت النسخ بلا تاريخ واما انه معارض فيجب الاخذ بالاحوط والاحوط فى هذا الباب هو السقوط لان الحدود تندرأ بالشبهات على ان مذهب الخصم وجوب الجمع مهما امكن وقد عرفت ان الجمع ممكن بل مذهبه حمل المطلق على المقيد كما ههنا فتأمل۔

ص۴۹ **قوله** فامر بهما فرجما ظاهره رجم الكفرة ومن لا يقول به يعتذر بان حكمه صلى الله تعالى عليه وسلم بالرجم كان بالتوراة **قلت** فيجب علينا اتباعه صلى الله تعالى عليه وسلم فى الحكم بالتوراة عليهم بالرجم على ان هذا مستبعد بل ظاهر قوله تعالى وان احكم فاحكم بينهم بما انزل الله ولا تتبع اهواءهم عما جاءك من الحق الآية يقتضى انه يجب عليه الحكم بينهم بشريعته صلى الله تعالى عليه وسلم واما احضار التوراة فكانت الزاما لهم والله تعالى اعلم۔

ص۵۱ **قوله** فلما كان عمر استشار الناس بسبب انه كتب اليه خالد بن الوليد ان الناس قد انهمكوا فى الشرب وتعاقروا العقوبة وقوله فامر به عمر اى بعد اتفاق الصحابة عليه كما ثبت بذلك الرواية تبقى ان الحد لا تزاد بالقياس والمصالح والاجماع لا ينسخ ولا جواب لا بد ان العمل فى وقته صلى الله تعالى عليه وسلم كان مختلفا ما بين اربعين الى ثمانين فاخذوا باغلظ ذلك كله ويمكن انهم علموا منه صلى الله تعالى عليه وسلم نوط الزيادة الى اخف الحدود بتغيير الوقت والله تعالى اعلم والمراد بالحدود فى اخف الحدود الحدود المذكورة فى القرآن من حد الزنا والسرقة والقذف واخفها حد القذف۔

ص۵۳ **قوله** والعجماء جرحها جبار الجرح بالفتح مصدر وهو المراد اسم منه۔

كتاب الاقضية

ص۵۳ **قوله** قضى بيمين وشاهد لعل من لا يقول بظاهره يأول له بان المعنى قضى بشاهد للمدعى تارة وبيمين المدعى عليه اخرى بناء على ان المراد بالشاهد الجنس ويأول رواية قضى باليمين مع الشاهد انه قضى بيمين المدعى عليه مع وجود الشاهد الواحد للمدعى والله تعالى اعلم۔

ص۵۴ **قوله** فمن قضيت له بحق مسلم الخ هذا يدل على ان قضاء القاضى لا يؤثر فى تحليل وتحريم ومن يقول يؤثر فى العقود والفسوخ يحمل هذا الحديث على غير العقود والفسوخ۔

كتاب الجهاد

ص۶۲ **قوله** ومن معه من المسلمين خيرا عطف على خاصة نفسه وخيرا منصوب بنزع الخافض اى بخير اى اوصاه فى معاملته مع الله بالتقوى والشدة على النفس وفى معاملته مع الخلق بالرفق والمسامحة۔

ص۶۵ **قوله** فقال هم منهم هذا محمول على حالة الضرورة وما سبق من المنع عن قتل الصبيان على حالة الاختيار۔

ص۶۷ **قوله** فانزل الله عز وجل ما قطعتم من لينة وذلك انه حين قطع نادوه يا محمد قد كنت تنهى عن الفساد فما بال تقطع النخل وتحرقها قال السهيلى قال اهل التاويل وقع فى نفوس بعض المسلمين شئ من هذا الكلام حتى انزل الله تعالى الآية ذكره فى المواهب۔

ص۶۹ **قوله** فقال لا تفعله يا خالد لعل من يقول بان السلب حق القاتل سواء قرر الامام له او لم يقرر له امام يحمل هذا الكلام على تاخير الاعطاء تاديبا والله تعالى اعلم ولا يخفى ان اول الحديث يوافق قوله ولعل من يقول انه ليس له ذلك الا بتقرير الامام يحمل اول الحديث على انه اراد الاعطاء له من نفسه من خمس الخمس تكرما ولكن ظاهر الحديث لا يوافقه ولا افهم الصحابة فافهم والله تعالى اعلم۔

ص۷۵ **قوله** وفينا ضعفة ورقة من الظهر الرقة بتشديد القاف اى ضعف فى الحال من حيث المركب۔

ص۷۹ **قوله** ثم شن الغارة اى النهب اى فرقها فى كل ناحية۔

ص۸۴ **قوله** بينى وبين هذا الكاذب الآثم الخ اى وبين من يعاملنى معاملة من يتصف بهذه الاوصاف وهذا ابناء على انه ما رضى بمعاملته وان معاملة علىّ فى نفسها لا تكون كذلك وهذا يجرى بين الاكابر فى المعاملات ومن هذا القبيل قوله فرايتماه كاذبا آثما غادرا خائنا اى عاملتها معاملة من يرى صاحبه متصفا بهذه الاوصاف فى طلب المال واظهار الغضب بالمنع عنه وذلك ان الغضب الذى جرى وان لم يكن منهم بسبب منع الارث بل بسبب ان ابا بكر لما منعهم المال ارثا للنص الذى سمعه كانه خطر ببالهم انه لو اعطاهم شيئا تكرما لكان احسن لكن اظهاره بعد المنع يشبه انهم غضبوا لمنع الارث ولا يتحقق ذلك الا اذا كان المنع لا يكون حقا والله تعالى اعلم قوله فقال ابو بكر عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال لا نورث هذا الحديث قد رواه جماعة منهم عائشة وابو هريرة وابو الدرداء وعلى تقدير انه ما رواه الا ابو بكر لا يرد انه من الآحاد فكيف يعمل به فى مقابلة الكتاب كما الحديث المتواتر وانما الفرق بين حديث الآحاد وغيره بالنظر الى من بلغه بالواسطة على ان كثيرا من العلماء جوزوا تخصيص عام الكتاب بخبر الآحاد بالنظر الى من بلغه ايضا فالحاصل ان العمل بهذا الحديث بالنظر الى ابى بكر كان واجبا عليه فى ذلك بل لو ترك العمل به لكان عاصيا فان قلت فما وجه عدم رضى فاطمة رضى الله تعالى عنها حينئذ بما فعل ابو بكر رضى الله تعالى عنه قلت لعل عدم رضاها ما كان بمنع الارث بعد سماع الحديث بل كان بعدم اعطاء ابى بكر شيئا اياها تكرما واحسانا اذ مقتضى ما كان بينهم من المحبة انه اذا جاء احدهم الى الآخر يطلب شيئا بسبب فان لم يكن هناك ذاك السبب فليعطه ذلك الشئ بسبب آخر فان قلت فلما ذا منع ابو بكر رضى الله تعالى عنه الاعطاء عنها بطريق التكرم والاحسان مع انه كان هو اللائق بما كان بينهم من المحبة قلت قد ذكره ابو بكر رضى الله تعالى عنه ان مقصوده ان يفعل فى المال ما فعل فيه النبى صلى الله تعالى عليه وسلم وان يضعه فى المواضع التى وضعه صلى الله تعالى عليه وسلم فيها ورأى ان ذلك اثر بل خاف الضلال على تركه ان ترك ومعلوم ان المال ما كان لابى بكر حتى يفعل فيه ما يريد فهل يلام الرجل على فعل فعله اقتداء به صلى الله تعالى عليه وسلم فان قلت كيف يصح لابى بكر رضى الله تعالى عنه منع الاعطاء بعد ان ظهر تاذيها بالمنع وقد قال صلى الله تعالى عليه وسلم من اذى فاطمة فقد اذانى قلت معلوم انه لا يمكن القول بتاذيها بمنع الاعطاء على وجه الارث بعد ما سمعت حديث نحن معاشر الانبياء لا نورث وانما كان تاذيها لو سلم بمنع الاعطاء تكرما واحسانا وقد علمت ان الصديق ما ترك الاعطاء بذلك الوجه لمصلحة اهم عنده على انه يمكن ان الاعطاء بذلك لم يخطر ببال الصديق رض بناء على انه ما سبق منها الطلب بذلك الوجه وانما سبق منها الطلب بوجه الارث فلم يصدر من الصديق رض ما يوجب تاذيها قصدا وانما عمل ذلك بلا مدخل للاختيار ومثل ذلك لا يعد من الايذاء ولو فرض شمول مدلول لفظ الايذاء بمثله لغة لكان فى حكم المستثنى فى الحديث معنى وقد صدر مثله عن على مع فاطمة رضى الله تعالى عنهما كما هو مشهور فى واقعة حديث يا ابا تراب وقد قال صلى الله تعالى عليه وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده مع ان الامر بالمعروف واقامة الحدود على المسلمين واجب ولا يعد ما يحصل بسببه ايذاء بل اصلاحا فكم من امر مستكره لشخص لا يعد ايذاء ولا يكون فى حكمه ما هو من هذا القبيل او قريب منه فتأمل والله تعالى اعلم۔

ص۹۱ **قوله** فالتمس مصالحة ابى بكر ومبايعته اما لانه ما سبق له مبايعة فى هذه المدة او قد سبقت الا انهما ما كانت سببا للمخالطة بينهما فكانها ما كانت مبايعة فاراد تجديدها على وجه يصير سببا للمخالطة وبالوجه الثانى يحصل التوفيق بين هذا الحديث وبين ما روى انه بايع فى اليوم الثانى او الثالث والله تعالى اعلم فقالوا قد بلغت من التبليغ اى ان الذى عليك هو التبليغ وقد حصل منك وليس عليك اجابتنا فلا تكلفنا بها۔

ص۹۵ **قوله** قوموا الى سيدكم لا دليل فيه على قيام التعظيم والتكريم اذ لو اريد ذاك لقيل قوموا لسيدكم واما هذا الحديث فانما يدل على القيام لعون المريض عند النزول او القيام لاستقبال العظيم ونحو ذلك والله تعالى اعلم۔

ص۹۶ **قوله** انها كانت وصيفة لعبد الله اى امة والوصيف العبد۔

ص۹۶ **قوله** ومن يتبعه اشراف الناس او ضعفاء هم ايد بالاشراف الجبابرة المتكبرون الاشداء وبالضعفاء من يخالفهم والله تعالى اعلم۔

ص۶۲ لان الحديث بالنظر الى من اخذ من فيه صلى الله عليه وسلم كالكتاب

ص۱۰۴/۸۶ **قوله** لایقتل قرشی صبرًا لم یرد الاخبار بانه لایتحقق بل اراد انه لا یجوز لاحد قتله بعد الیوم بکفر والله تعالیٰ اعلم فالمطلوب الاخبار باسلامهم وثباتهم علیه ویمکن ان یکون اخبارًا عن وقته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والله تعالیٰ اعلم۔

ص۱۱۰/۹۴ **قوله** قد ضربه ابناء عفراء یمکن ان یکون فیه تغلیب بناء علی ماسبق ان احدهما کان ابن عفراء والاٰخر غیره فهذا تغلیب فی الاضافة کما یغلب اطلاق نفس الاسم کما فی عمرین ونحوه والله تعالیٰ اعلم۔

ص۱۱۳/۹۹ **قوله** انك کالذی قال الاول اللّٰهم الظاهر ان الاول منصوب علی الظرفیة ای قال فی العصر السابق والزمان القدیم والله تعالیٰ اعلم۔

ص۱۱۶/۱۰۳ **قوله** مجوب علیه بجحفة ای مترس علیه یقیه بها ویقال للترس الجوبة وقیل ای قاطع بینه وبین سلاح الکفار من الجوب بمعنی القطع و یتجوب بفعل منه۔

ص۱۱۶/۱۰۳ **قوله** معه الجعبة من النبل الجعبة الکنانة التی یجعل فیها السهام۔

ص۱۱۷/۱۰۵ **قوله** ولا نعمة عین بضم النون وفتحها ای قرة عین والتقدیر ولا نعمت العین بالکتابة الیه نعمة والجملة عطف علی جملة ما کتبت الیه۔

ص۱۲۸/۱۲۲ **قوله** فمن عرف برئ ای من عرف بقلبه انه منکر ومرجعه الی انه انکر بقلبه فرجع الی ما فی الروایة الثانیة فمن کره فقد برئ وعلی هذا ینبغی ان یحمل قوله ومن انکر سلم علی الانکار باللسان والله تعالیٰ اعلم۔

ص۱۳۳/۱۳۰ **قوله** ولکن لا اجد سعة فاحملهم بیان ان خروجه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتضمن المشقة علی المسلمین ای ولکن یشق علیهم خروجه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لان خروجه بدونهم شاق علیهم وخروجه معهم یحتاج الی الحمل وهو غیر متیسر کل مرة لا له ولا لهم۔

ص۱۳۴/۱۳۱ **قوله** خیر من الدنیا وما فیها ای عند اهلها بناء علی زعمهم ایاها خیرًا کبیرًا۔

ص۱۳۵/۱۳۳ **قوله** سألنا عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه عن هذه الاٰیة ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله الخ ولعل سبب السوال ان بقاء الروح مشترك بین تمام الاموات وبقاء الجسد غیر موجود فی احد فما بال تخصیص الشهید بکونهم احیاء وحاصل الدفع ان ارواحهم فی اجساد یتلذذون نعیم الجنة بخلاف سائر الاموات فحصل الفرق بین الشهداء وغیرهم وبه خصت الشهداء بانهم احیاء۔

ص۱۳۶/۱۳۴ **قوله** من خیر معاش الناس لهم رجل المعاش بمعنی الحیوٰة وهو علی تقدیر المضاف ای من خیر حیاة الناس حیاة رجل والله تعالیٰ اعلم۔

ص۱۳۷/۱۳۵ **قوله** لا یجتمع کافر وقاتله المراد به من قتل الکافر ثم مات علی الایمان وهو المراد بقوله فی الروایة الثانیة ثم سدد ای استقام علی الایمان حتی مات علیه واما قوله اجتماعا یضر احدهما الاٰخر فلعل المراد یعیب الکافر المؤمن بالاجتماع معه فی العذاب بان یقول ما نفعك ایمانك وجهادك والله تعالیٰ اعلم وبقوله سدد من یؤید الله به الدین من الفجرة کما فی الحدیث الصحیح والله تعالیٰ اعلم۔

ص۱۳۹/۱۳۷ **قوله** قال لا ادری ما استثنی بعض نساءه شك من الراوی بانه هل استثنی بعض نساء النبی ایضًا فقال غیری وغیر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وبعض نسائه او ما استثنی فلم یقل وبعض نسائه۔

ص۱۴۲/۱۴۲ **قوله** وان مات جری علیه عمله ای یکتب له عمله من غیر بقاء له بخلاف ما ذکر فی حدیث اذا مات ابن اٰدم انقطع عنه عمله الا من ثلثة فان العمل هناك باق وههنا العمل منقطع الا انه یکتب له بمجرد فضله تعالیٰ فلا منافاة۔

ص۱۴۳/۱۴۳ **قوله** ظاهرین علی الحق ای قاهرین علی العدو فی طلب الحق ولاجل نصرته۔

ص۱۴۴/۱۴۴ **قوله** من یرد الله به خیرًا یفقهه فی الدین تنکیر خیرًا للتعظیم او الابهام والتعمیم ومضمون الکلام علی الاول ان من حرم الفقه فی الدین فقد حرم الخیر العظیم وعلی الثانی ان من حرم الفقه فی الدین فقد حرم الخیر من اصله وهذا مبنی علی المبالغة وان سائر افراد الخیر بالنظر الی الفقه فی الدین کلا خیر ثم المراد بالفقه فی الدین هو العلم الذی یورث الخشیة ویزیل الغفلة قال تعالیٰ انما یخشی الله من عباده العلماء وقال تعالیٰ فلو لا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین ولینذروا قومهم اذا رجعوا الیهم والله تعالیٰ اعلم۔

کتاب الصید

ص۱۴۶/۱۴۸ **قوله** فما اصبت بقوسك فاذکر اسم الله ای عند الرمی لا بعد الرمی وقت الاکل توفیقًا بینه وبین سائر احادیث الباب والحاصل ان النظر فی احادیث الصید یفید قطعًا ان التسمیة عند الاصطیاد واجب فی حل الصید کما علیه الجمهور فالقول بعدم وجوبه فی الصید بعید جدًا والله تعالیٰ اعلم۔

ص۱۵۲/۱۵۷ **قوله** ان الله کتب الاحسان علی کل شیء ای کتب علیکم الاحسان فی کل شیء فکلمة علی بمعنی فی۔

کتاب الاضاحی

ص۱۵۶/۱۶۲ **قوله** ما انهر الدم وذکر اسم الله فکل المراد بما هی الاٰلة بقرینة الاستثناء اعنی لیس السن والظفر ولانها هی محل الکلام وقوله وانهر علی بناء الفاعل وقوله وذکر اسم الله علی بناء المفعول بتقدیر معه ای ذکر اسم الله مع استعمال الاٰلة وقوله فکل ای ذبیحته۔

ص۱۶۰/۱۶۶ **قوله** هذا حدیث قد نسی وترك یرید ان هذا حدیث ولیس هو رأیا منی الا ان الناس نسوه ودترکوا العمل به فلذلك یخالفه بعضهم فی العمل ویقول الاٰخرون ان سعیدًا یکره والله تعالیٰ اعلم۔

کتاب الاشربة

ص۱۶۱/۱۶۷ **قوله** اصبت شارفًا بالفاء فی اٰخره هی الناقة المسنة۔

ص۱۶۱/۱۶۷ **قوله** الا یا حمز للشرف النواء الشرف بضم الراء وتسکن تخفیفًا جمع شارف بمعنی الناقة والنواء بکسر النون وخفة واو ومد جمع ناویة بمعنی السمینة ای انهض الی النوق السمان وانحرها لاضیافك۔

ص۱۶۲/۱۶۸ **قوله** متاعا من الاقتاب القتب للجمل کالاکاف لغیره۔

ص۱۶۵/۱۷۲ **قوله** فحدثتنی ان وفد عبد القیس قدموا الخ کان هذا الحدیث بلغ الیها بواسطة فلا ینافی الحدیث السابق انما احدثك ما سمعت والله تعالیٰ اعلم۔

کتاب الاطعمة

ص۱۷۲/۱۸۴ **قوله** قال الشیطان لا مبیت لکم ولا عشاء فی مجمع البحار مصدر بات والعشاء بالفتح طعام العشاء ویستعمل المطلق ایضًا ای یقول الشیطان لاولاده لا یحصل لکم طعام ولا مبیت مسکن بسبب تسمیته ویحتمل کون الخطاب لاهل البیت دعاء علیهم ای جعلکم الله محرومین کما احرمتمونا اقول هذا بعید فان الخطاب بادرکتم المبیت اعوانه انتهی **قلت** یحتمل قوله ادرکتم خطابًا باهل البیت علی انه دعاء علیهم فیکون المخاطبون فی کلا الموضعین اهل البیت فتامل۔

ص۱۷۳/۱۸۴ **قوله** فان الشیطان یاکل بشماله ای فلا توافقوه بل خالفوه۔

ص۱۷۴/۱۸۶ **قوله** کان یتنفس فی الاناء محمول علی انه یتنفس والاناء فی یده مع الابانة عن فیه والنهی محمول علی التنفس والاناء علی الفم والحاصل ان معنی هذا الحدیث انه کان یتنفس فی حالة کون الاناء فی یده ومعنی النهی انه نهی عن التنفس فی حالة کون الاناء علی فمه والله تعالیٰ اعلم۔

ص۱۷۸/۱۹۱ **قوله** فقالت بك وبك ای ای شیء بك ای ابك جنون ویمکن ان لا یقدر الاستفهام والحاصل انها سبته للجنون ونحوه والله تعالیٰ اعلم۔

ص۱۸۴/۱۹۹ **قوله** احدی سوءاتك یا مقداد ای لابد فعلت سوءة من الفعلات فصار ما فعلت احدی سوءاتك فاذکر لی ذلك الذی فعلت الذی هو احدی سوءاتك والحاصل ان قوله احدی سوءاتك مفعول لفعل مقدر ای اذکر لی احدی سوءاتك وقیل خبر لمحذوف والتقدیر هذه الضحکة احدی سوءاتك والله تعالیٰ اعلم۔

ص۱۸۵/۲۰۰ **قوله** فهو انا وابی وامی الضمیر للموجود فی البیت ای الموجود فی البیت یومئذ انا وابی وامی او هو للشان والخبر محذوف ای فالشان انا وابی وامی فی البیت یومئذ۔

ص۱۸۶/۲۰۱ **قوله** المؤمن یاکل فی معی واحد ای المؤمن یبارك له فی قلیله بسبب ذکره اسم الله تعالیٰ علی الطعام بحیث کانه یاکل فی سبع البطن والکافر لا یبارك له فکانه یاکل فی تمام البطن والله تعالیٰ اعلم۔

كتاب اللباس

ص۱۸۸/۲۰۳ **قوله** وابرار القسم ای اذا حلف احد علی فعل اٰخر ویمکن لذلک الاٰخر ان یبرّہ بمباشرۃ ذلک الفعل کان الاحسن فی حقہ ابرارہ۔

ص۱۹۴/۲۱۱ **قوله** لا ینظر اللہ الی من جرّ ثوبہ لیس المراد انہ یغیب عن نظرہ اذ ذلک مستحیل بل المراد انہ لا ینظر الیہ نظر رحمۃ لا ابدا والا لصار کافرًا بل فی الاولین وذلک ایضًا لیس بلازم لانہ یغفر الذنوب بل ھو مما یستحقہ فاعل ھذا الفعل واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۱۹۹/۲۱۸ **قوله** فقال منعنی الکلب الذی کان فی بیتک وعلی ھذا فالوعد کان مقیدًا بعدم المانع اما لفظًا مثلًا لو قال انشاء اللہ تعالیٰ ونحوہ او معنی فلا یشکل الامر بقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما یخلف اللہ وعدہ ولا رسلہ واما قولہ انا لا ندخل بیتًا وکذا قولہ لا تدخل الملائکۃ فالمراد طائفۃ من الملائکۃ لا الکل والا یشکل الامر بالکتبۃ ونحوھم۔

ص۲۰۵/۲۲۶ **قوله** وھو فی کتاب اللہ فقالت المرأۃ الخ لو فسر کونہ فی کتاب اللہ بان قولہ تعالیٰ حکایۃ عن الشیطان ولاٰمرنّھم فلیغیرن خلق اللہ یفید النھی عنہ لکان واضحًا ایضًا۔

ص۲۰۵/۲۲۸ **قوله** ولا یجدن ریحھا کنایۃ عن عدم دخولہ فی الجنۃ مع الاولین بطریق الاستحقاق وفضل اللہ واسع واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

كتاب الاداب

ص۲۰۶/۲۲۹ **قوله** فقال احسنت الانصار ای فیما یتضمنہ صنیعھم من مراعاۃ تعظیم الاسم الشریف لا فی منعھم عن التسمیۃ بالاسم الشریف واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۰۷/۲۳۰ **قوله** کانوا یسمون بانبیاءھم فسموا باسم ھارون بعض من نسب الیہ مریم بانھا اختہ او المراد بالتسمیۃ بانبیاءھم الاضافۃ الیھم واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۱۰/۲۳۴ **قوله** انھم یزعمون ان معہ انھار الماء وجبال الخبز ای فھو یقدر علی ان یضر بذلک۔

ص۲۱۰/۲۳۴ **قوله** اھون علی اللہ من ذلک ای من ان یضر احدا بذلک نعم من اراد اللہ لہ الشقاء فذلک یتبعہ سواء کان معہ الماء والخبز اولا واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۱۲/۲۳۷ **قوله** لو اعلم انک تنظرنی لطعنت بہ فی عینک الخ لعل المراد لو علمت انک تجیئ فتنظر فی البیت لانتظرتک عند الباب حتی طعنت بہ فی عینک حین نظرت واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۱۲/۲۳۷ **قوله** ما کان علیک من جناح ای اثم عند اللہ واما القاضی فلا یقضی الا بالشھود واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۱۲/۲۳۷ **قوله** عن نظر الفجاءۃ فامرنی ان اصرف بصری یعنی لا اثم فی نفس نظر الفجاءۃ ولکن الاثم فی استدامتہ فلا بد من ترکھا بصرف النظر الی غیر ذلک الامر الذی یحرم النظر الیہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۱۳/۲۳۸ **قوله** فقالوا ما لنا بدٌّ الخ کانھم فھموا ان النھی لیس للتحریم او ارادوا التفتیش عن ذلک بما ذکروا بان النھی ان کان للتحریم یترکوا الجلوس فی الطرقات والا یقعدوا لحاجتھم الی ذلک لکن قولہ فان ابیتم یناسب الاول فلا یرد ان الاباء عن امر الشارع ونھیہ لا یجوز فکیف تحقق منھم واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۱۳/۲۳۸ **قوله** وعیادۃ المریض واتباع الجنائز یحتمل ان یراد بالعیادۃ والاتباع علی قدر الحاجۃ وھی عیادتہ عند حاجتہ الی بعض الامور لقضاء تلک الحاجۃ اذا خیف علیہ الھلاک ان لم تقض تلک الحاجۃ وکذا اتباع جنازتہ بحد الضرورۃ والکفایۃ ویحتمل ان یحمل الوجوب علی التاکد دون الوجوب المتعارف واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۱۳/۲۳۸ **قوله** فقولوا وعلیکم بالواو فی بعض الروایات وترکھا فی بعضھا فاما روایات الترک فھی صریحۃ فی رد مقالھم علیھم واما روایات اثبات الواو فھی مشعرۃ عن الجمع وھو مبنی علی ان السام الموت وھو علی الکل فکانھم اخبروا بان ذلک علینا وعلیکم ویحتمل ان یقال ان الواو للاستیناف والمقصود ھو الرد وھو اجود بما سیجیئ من انا نجاب علیھم ولا یجابون اذ ذلک صریح بان المقصود الدعاء علیھم لا الاخبار والمشارکۃ فی الدعاء غیر سدید فتامل

ص۲۱۵/۲۴۰ **قوله** بعد ما ضرب علینا الحجاب قلت والروایۃ الاٰتیۃ نادی ثانیًا علی خلاف ما اراد واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۱۸/۲۴۴ **قوله** واخرز غربہ خرز الخف وغیرہ من باب ضرب ونصر فھو خراز۔

ص۲۱۹/۲۴۴ **قوله** کنت احتش لہ ای اقطع الحشیش۔

ص۲۱۹/۲۴۵ **قوله** ھبیھا لی الخ کانھا اخفت الفلوس عنہ وقد سمع ھو بانھا ترید بیع الجاریۃ فطلب منھا ان تھب الجاریۃ ایاہ فاعتذرت بانھا قد تصدقت بالجاریۃ وارادت بالتصدق مطلق الاعطاء واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۲۱/۲۴۶ **قوله** یخیل الیہ انہ یفعل الشئ وما یفعلہ التحقیق فی معناہ انہ یخیل الیہ انہ یقدر علی ھذا الفعل ویحسن من نفسہ القدرۃ ثم اذا قاربہ ویقدر علیہ لغلبۃ اثر السحر ولیس المراد انہ یعتقد ما لم یفعلہ انہ فعلہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۲۶/۲۵۲ **قوله** قال ان شدۃ الحمی من فیح جھنم فابردوھا بالماء یحتمل ان یکون کنایۃ عن تغطیۃ المحموم والسعی فی خروج العرق منہ بما امکن علی ان المراد بالماء العرق المعلوم بانہ یبرد الحمی ویحتمل ان یکون کنایۃ عن الاشتغال بما یستحق بہ المحموم الرحمۃ من التصدق وغیرہ من اعمال البر علی ان المراد بالماء ماء الرحمۃ المعارض لنار جھنم وقد حملہ بعضھم علی التصدق بالماء او اللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۲۹/۲۵۷ **قوله** ارایت لو کانت لک ابل فھبطت وادیًا الخ یرید ان راعی الابل والغنم اذا ترک العدوۃ الخصبۃ واخذ العدوۃ الجدبۃ یصیر معاتبًا بین الناس منسوبًا الی العجز مطعونًا مع ان النزول فی کلتا العدوتین بقدر اللہ کذلک انا راعی الناس فیخاف علی النزول فی ارض البلاء من العتاب ما یخاف علی الراعی وان کان الامر کلہ بقدر اللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۳۵/۲۶۵ **قوله** ان بالمدینۃ جنًا اسلموا فاذا رایتم منھم شیئًا الخ ھذا لا ینافی قولہ تعالیٰ یراکم ھو وقبیلہ من حیث لا ترونھم لانہ لا یقتضی عدم رؤیۃ الشیاطین والجن دائمًا ولا علی کل حال وفی کل ھیئۃ فیجوز ان یظھروا علی بعض الھیئات فی بعض الاوقات نعم ھم یروننا من حیث لا نراھم ایضًا احیانًا وعلی بعض ھیئاتھم واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۳۱/۲۷۱ **قوله** اشعر کلمۃ تکلمت بہ العرب کلمۃ لبید یحتمل ان کلمۃ لبید مبتدأ لکونھا معرفۃ واشعر کلمۃ خبر عنھا لکونہ نکرۃ ویحتمل العکس وھو الظاھر لا یقال یلزم علی تقدیر العکس تنکیر المبتدأ مع تعریف الخبر وھو غیر جائز لانہ قلب الاصل من کل وجہ وان کان تنکیر المبتدأ جائزًا مطلقًا او مع التخصیص کما فیما نحن فیہ لانا نقول بل یجوز ذلک فیما اذا کان المبتدأ اسم التفضیل ومنہ قولہ تعالیٰ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ فافھم۔

كتاب الفضائل

ص۲۴۵/۲۷۸ **قوله** اصطفی کنانۃ من ولد اسمٰعیل کان المراد ان اللہ تعالیٰ اثرھم من بین الناس بالملکات الفاضلۃ بین العقلاء کالشجاعۃ والسخاوۃ وغیرھما وخصھم بالریاسۃ وبما یعد شرفًا ونجدۃ عند الفضلاء وکذا المراد باصطفاء قریش وبنی ھاشم واما اصطفاءہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من بنی ھاشم فمن کل وجہ من جھۃ الدین والدنیا واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۴۷/۲۸۱ **قوله** اصاب ارضا فکانت منھا طائفۃ طیبۃ الخ الظاھر ان الطائفۃ الاولیٰ اشارۃ الی اھل الاستخراج والاستنباط والثانیۃ الی اھل الحفظ واداء الروایات وقد جمع بین الطائفتین فی توضیح المثل فی قولہ من فقہ فی دین اللہ ونفعہ ما بعثنی اللہ فعلم وعلم بناء علی ان من الموصولۃ ارید بہ الطائفتان وقولہ فقہ وصف للطائفۃ الاولیٰ وقولہ ونفعہ ما بعثنی ای عینہ بالحفظ والعلم والتعلیم من غیر استنباط واستخراج منہ وصف للطائفۃ الثانیۃ والواو بمعنی او واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۴۸/۲۸۲ **قوله** انا النذیر العریان ای الذی معہ دلیل صدقہ حیث اخذ الجیش منہ ثیابہ فصار عاریًا بذلک فتکذیب مثل ھذا النذیر بعید عن العقل غایۃ البعد۔

ص۲۵۴/۲۹۱ **قوله** ارحم بالعیال ھو بکسر العین۔

ص۲۵۴/۲۹۱ **قوله** وان لہ لظئرین یکملان رضاعہ فی الجنۃ لعل ھذا من باب التشریف لا من باب الحاجۃ الی التربیۃ او الی الرضاعۃ فی الجنۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔

له وبھذا المعنی ظھر تطبیق الجواب بالسوال واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ رح

ص۲۵۵ ۲۹۲ **قوله** من العذراء فی خدرها هو بکسر الخاء المعجمة الستر۔

ص۲۶۵ ۳۰۶ **قوله** فقال عیسٰی امنت بالله وکذبت نفسی ای امنت بانه لا یستحق ان یحلف به کاذبًا فصدقت الحالف به وکذبت نفسی۔

ص۲۶۵ ۳۰۷ **قوله** ذاك ابراهیم ای ذاك الذی یستحق ان یقال له خیر البریة ابراهیم ولو بالنظر الی انه خیر من کان فی عصره ولیس فیه نفی استحقاق غیره لهذا الاسم الا بطریق الفحوی فلا عبرة به فی مقابلة انا سید ولد ادم وکانه صلی الله تعالٰی علیه وسلم کره ان یواجهه بمثل هذا الخطاب الذی ربما یؤدی الی التعظیم علی الوجه الذی لا ینبغی والله تعالٰی اعلم۔

ص۲۶۵ ۳۰۷ **قوله** نحن احق بالشك من ابراهیم الخ قد اوضحنا معنی هذا الحدیث علی وجه البسط حسب الطاقة فی اول الکتاب فی کتاب الایمان۔

ص۲۶۶ ۳۰۷ **قوله** فان سالك فاخبریه قد علمها ما علم لتقول هی ذلك علی تقدیر السؤال ثم ان الله تعالٰی خلصها عن کیده من غیر حاجة الی ذلك الکلام الذی علمها والله تعالٰی اعلم۔

ص۲۶۷ ۳۰۸ **قوله** فلما جاءه صکه ففقأ عینه کانه ما علم انه جاء باذن الله و امره باشتغاله بامر من الامور التی تتعلق بقلوب الانبیاء علیهم السلام فلما سمع منه اجب ربك ونحوه وصار ذلك قاطعًا له عما کان فیه وما انتقل ذهنه الی انه جاء بامر الله تعالٰی حرکه نوع غضب وشدة حتی فعل ما فعل والله تعالٰی اعلم والحاصل کان الله تعالٰی اراد اظهار وجاهته عند الملائکة الکرام فصار ذلك سببًا لهذا الامر۔

ص۲۶۷ ۳۰۹ **قوله** فانه ینفخ فی الصور فیصعق من فی السموات ومن فی الارض لعل اثر هذه النفخة تسری فی کل من کان له حس ما من حی ومیت سوی من استثنی فتسری الی الاموات من الکفرة الذین کانوا معذبین قبل ذلك فیفقدون العذاب فی تلك الحالة فلذلك اذا بعثوا من تلك الحالة یقولون من بعثنا من مرقدنا والی الشهداء الذین هم احیاء عند ربهم ولا شك ان الانبیاء احق بالحیاة منهم وقد ورد فی حیاتهم وانهم یصلون فی قبورهم شیء کثیر فالظاهر ان بعض اثار هذه النفخة تسری الیهم ثم یحصل لهم الاناقة عند النفخة الثانیة وهذا معنی قوله او کان ممن استثنی الله تعالٰی ونحوه والله تعالٰی اعلم وبهذا اندفع ما ذکر القاضی ان هذا الحدیث من اشکل الاحادیث لان موسٰی ع قد مات فکیف تدرکه الصعقة وانما یصعق الاحیاء وقوله ممن استثنی الله تعالٰی یدل علی انه کان حیًا ولم یأت ان موسٰی ع رجع الی الحیاة ولا انه حی انتهی ولا یخفی ان ما ذکره القاضی من جواب هذا الایراد لا یوافق الاحادیث اصلًا بخلاف ما ذکرنا والله تعالٰی اعلم بحقیقة الحال۔

ص۲۶۸ ۳۱۰ **قوله** لا ینبغی لعبد لی او لعبدی انا خیر من یونس ای لیس لاحد ان یقول ذلك افتخارًا وتفوقًا واما التحدیث عن نعم الله لمن انعم الله تعالٰی علیه شکرًا او التحدیث بامر الله تعالٰی طاعة فلا شك فی جوازه وقوله صلی الله تعالٰی علیه وسلم انا سید ولد ادم من هذا القبیل لا من قبیل الافتخار ولذلك قال صلی الله تعالٰی علیه وسلم عند ذلك ولا فخر والله تعالٰی اعلم۔

ص۲۶۹ ۳۱۱ **قوله** هو اعلم منك ای فی بعض العلوم وقول موسٰی ع ایضًا صحیح بالنظر الی بعض العلوم فلا یلزم الکذب فی کلامه وهذا هو مقتضی کلام الخضر الذی سیجیئ والله تعالٰی اعلم۔

ص۲۶۹ ۳۱۱ **قوله** قال موسٰی ای رب کیف لی به فیه بیان شرف العلم وانه مما یطلب زیادته دائمًا ویکفی فیه قوله تعالٰی لنبیه صلی الله تعالٰی علیه وسلم قل رب زدنی علمًا۔

ص۲۶۹ ۳۱۱ **قوله** فانطلقا بقیة یومهما ولیلتهما هی اما بالنصب علی بقیة او بالجر علی یومهما ویعتبر اضافة بقیة الی مجموع الیوم واللیلة لا الی کل واحد اذ هما قد انطلقا تمام اللیل ویحتمل العطف علی البقیة ویکون الجر للجوار والله تعالٰی اعلم۔

ص۲۶۹ ۳۱۲ **قوله** فقال له الخضر انی بارضك السلام قال انا موسٰی جواب من اسلوب الحکیم وتنبیه علی ان الذی ینبغی ان یکون اهم هو السوال عمن سلم لا عن کیفیة تحقق السلام فی تلك الارض والله تعالٰی اعلم۔

ص۲۷۲ ۳۱۵ **قوله** فبکی ابو بکر وبکی الثانی یحتمل التشدید والتخفیف وعلی الاول کان الناس لشدة بکائه ترحموا علیه فبکوا وعلی الثانی فهو بمعنی وزاد فی البکاء واستمر علیه ونحو ذلك والمقصود التاکید والله تعالٰی اعلم۔

ص۲۷۸ ۳۲۳ **قوله** قال امر معاویة بن ابی سفیان سعدًا فقال ما منعك ان تسب ابا تراب هذا الکلام صریح فی انه امره بالسب لا انه ساله عن سبب ترك سبه نعم لعل مراده بالسب تخطیته ونحوه مما یجوز بالنسبة الی اهل الاجتهاد لا اللعن وغیره وسببه ما جری بینهما وذلك یصیر سببًا لبعض الکدورات المفضیة الی مثل هذا علی مقتضی طباع البشریة وهم کانوا بشرًا والله یغفر لنا ولهم والله تعالٰی اعلم۔

ص۲۸۴ ۳۳۳ **قوله** فلم یکمل من النساء غیر مریم ای فیمن تقدم والا ففی وقته صلی الله تعالٰی علیه وسلم کمل من النساء خدیجة وفاطمة وعائشة وغیرهن والله تعالٰی اعلم ولعل المراد من الکمال الوصول الی مرتبة منه فلا یشکل الکلام بام موسٰی علیه الصلوٰة والسلام والله تعالٰی اعلم۔

ص۲۸۵ ۳۳۵ **قوله** یسالنك العدل فی ابنة ابی قحافة الظاهر من سوق مسلم هذا الحدیث بعد حدیث ان الناس کانوا یتحرون بهدایاهم یوم عائشة انه حمل العدل علی التسویة فی اهداء الناس الهدایا بان یامرهم النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم بذلك وبترك التقیید بیوم عائشة وهو الاقرب واما حمله علی التسویة فی المحبة فذاك بعید اذ لیس ذلك فی اختیار احد حتی یکلف به ویسال عنه والله تعالٰی اعلم۔

ص۲۸۷ ۳۳۷ **قوله** لا سهل فیرتقی ولا سمین فینتقل قلت مقتضی العطف والمقابلة ان یکون قولها لا سهل ولا سمین صفة لشیء واحد اما الجبل او اللحم لکن المعنی لا یساعد الا جعل لا سهل صفة الجبل ولا سمین صفة اللحم ولا یخفی ما فیه من الفك والرکاکة فالوجه ان یحمل قولها لا سهل علی انه صفة للحم باعتبار المکان والمحل والنسبة مجازیة ولا سمین صفة للجبل باعتبار الحال فالنسبة مجازیة فافهم والله تعالٰی اعلم۔

ص۲۸۷ ۳۳۷ **قوله** ان لا اذره ای لا اترك الخبر بل اذکره بتمامه فیفضی ذلك الی التطویل الممل وهذا منها بیان لحال الزوج بالاجمال وکان التعاقد کان علی ما یعم الاجمال والتفصیل فلا یرد ان هذا مخالف لمقتضی التعاقد۔

ص۲۸۸ ۳۳۸ **قوله** ولا یولج الکف ای الی لیعلم البث ای المرءة المبثوثة المفروشة عنده فالمطلوب ذم الزوج بانه لا یدری عن اهله لا فی الاکل ولا فی الشرب ولا حالة النوم والله تعالٰی اعلم۔

ص۲۸۸ ۳۳۸ **قوله** مالك خیر من ذلك ای خیر مما یمدح به۔

ص۲۸۸ ۳۳۸ **قوله** فلو جمعت کل شیء علی صیغة التکلم والخطاب بالفتح ای ایها المخاطب المعلوم او بالکسر ای ایتها المخاطبة لان الکلام کان مع النساء ویحتمل ان الصیغة للمؤنث الغائب بسکون التاء علی بناء المفعول والتانیث لما فی کل شیء من الکثرة وقولها ما بلغ ای کان الفضل للمتقدم والله تعالٰی اعلم۔

ص۲۹۳ ۳۴۳ **قوله** ان قلت ذاك ان کان لیوذن له الخ لفظ قلت یحتمل الخطاب والتکلم وجزاء الشرط محذوف ای فهو قریب او غیر بعید او نحو ذلك وقوله ان کان بتخفیف ان المشددة ای ان الشان کان الخ تعلیل للجزاء وکان الکلام فی فضله باعتبار علم الکتاب فلا اشکال بعثمان وعلی ونحوهما رضی الله تعالٰی عنهم والله تعالٰی اعلم۔

ص۲۹۷ ۳۵۰ **قوله** حتی قدم مکة فاتی المسجد فالتمس النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم ولا یعرفه الخ لا یخفی ان هذه الروایة فی قضیة ابی ذر غیر موافقة للروایة السابقة فی قضیته ویمکن ان یقال فی التوفیق لعله ما تیسر له فی تلك اللیلة سماع القران وتحقیق امور الایمان کما ینبغی فبعد رجوعه من بیت ابی بکر تلك اللیلة اراد ان یدخل علی النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم نهارًا لتحقیق ذلك الامر وما سبقه معرفة بیته صلی الله تعالٰی علیه وسلم لیدخل علیه ولعله نسی بیت ابی بکر رض ایضًا کما هو حال بعض الغرباء فقد یشتبه علی البعض بیوت البلدة التی ما عهدوها فبقی متحیرًا فی ذلك ملتمسًا لبیته صلی الله تعالٰی علیه وسلم وهو لا یعرف البیت ولعل هذا هو محل قوله فالتمس النبی ع ای طلب ان یدخل علیه صلی الله تعالٰی علیه وسلم نهارًا لتحقیق مطلوبه ولا یعرفه ای لا یعرف بیته وکره ان یسأل عنه ای لما سبق له فی السؤال اولا فعلم منه ان السؤال عنه لا یفید للمطلوب بل یؤدی الی الهلاك بلا فائدة ولعل ما سبق فی الروایة السابقة من قول ابی ذر ثم غبرت ما غبرت اشارة الی هذه الایام التی هی ایام التماس الدخول علیه لتحقیق المطلوب والله تعالٰی اعلم۔

ص۲۹۷ ۳۵۰ **قوله** وکان یقال له الکعبة الیمانیة والکعبة الشامیة ای یقال لاجل وجود هذا البیت الاسمان علی الکعبتین احدهما علی تلك الکعبة والثانی علی الکعبة المتعارفة حتی یحصل التمیز بینهما فی الاطلاق وقوله

له ولهذا الحدیث تقریر وافٍ انشاء الله تعالٰی فی حاشیته علی البخاری فی کتاب الجنائز ۱۲

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انت مریجی من ذی الخلصۃ والکعبۃ الیمانیۃ و الشامیۃ ای ومن ھذین الاسمین الحاصلین لاجل وجود ذی الخلصۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص ۲۹۹ ج ۳۵۳ **قولہ** ماسمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول لحی یمشی انہ فی الجنۃ الا لعبداللہ بن سلام یحتمل ان الحصر بالنظر الی خصوص الالفاظ وھو لفظ انہ فی الجنۃ او بالنظر الی خصوص الحالۃ وھی حالۃ المشی او بالنظر الیھما والحاصل ان لفظۃ انہ فی الجنۃ حالۃ المشی لایمکن الا فی حقہ ویحتمل ان الحصر بالنظر الی السماع وھو الذی اختارہ النووی واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص ۲۹۹ ج ۳۵۴ **قولہ** وفیھا شیخ حسن الھیئۃ الخ لعلہ دخل فی المجلس بعد الفراغ من الصلوٰۃ ثم قال القوم فیہ ما قالوا بعد قیامہ من المجلس کما قالوا قبل دخولہ فی المجلس وبھذا یحصل التوفیق بین الروایتین واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص ۳۰۰ ج ۳۵۹ **قولہ** لعل اللہ اطلع علی اھل بدر فقال اعملوا ما شئتم اظھارا لکمال الرضی عنھم وانہ لا یتوقع منھم من الاعمال بحسب الاعلم لاغلب الا الخیر فھذا کنایۃ عن کمال الرضی عنھم وعن صلاح حالھم وتوفیقھم غالبا علی الخیرات ولیس المقصود بہ الاذن لھم فی المعاصی کیف شاء واواللہ تعالیٰ اعلم۔

ص ۳۰۲ ج ۳۶۴ **قولہ** تسبق شھادۃ احدھم یمینہ ویمینہ شھادتہ ای انھم لکثرۃ کذبھم یرون ان الناس لا یقبلون شھاداتھم فیحتاجون لذلک الی الحلف عند الشھادۃ حتی یرجون بہ الشھادۃ بین الناس فتارۃ یقدمون الحلف علی الشھادۃ وتارۃ یؤخرونہ عن الشھادۃ والحاصل ان ھذا الکلام کنایۃ عن فشو الکذب بینھم واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص ۳۰۲ ج ۳۶۱ **قولہ** یشھدون قبل ان یستشھدوا ای ان الناس لا یطلبون منھم الشھادۃ لعلمھم انھم لیسوا بشھداء وھم یشھدون مع ذلک زورا واللہ تعالیٰ اعلم فھذا کنایۃ عن شھادۃ الزور وما ورد من مدح الشھود بھذا العنوان فھو بمعنی انھم یظھرون شھاداتھم عند الطالب المتحیر الذی نسی شھادتھم فیتحیر لذلک واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص ۳۱۱ ج ۳۷۱ **قولہ** لا یبقی ممن ھو علی ظھر الارض ولعل من علم بحیاتہ کابلیس لم یکن تلک الساعۃ علی ظھر الارض وعلی ھذا فالحدیث لا ینافی حیاۃ خضر لو فرضت واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص ۳۱۲ ج ۳۷۵ **قولہ** اما واللہ لامۃ انت اشرھا لامۃ خیر تعریض للحجاج وغیرہ ممن کان یزعم انہ اشر الناس بانہ اذا کان ھو اشر الناس مع ما کان علیہ من صالح الاعمال فلابد ان یکون الناس حینئذ علی خیر یکون مثلہ اشرھم والمراد بقولہ لامۃ خیرا ای خیر عظیم علی ان التنکیر للتعظیم فینبغی لھم ان ینظروا فی اعمالھم حتی یعرفوا ان مثلہ اشرھم واللہ تعالیٰ اعلم ثم رایت القرطبی قال یعنی انھم قتلوہ وصلبوہ لانہ شر الامۃ فی زعمھم مع ما کان علیہ من الفضل والخیر فاذا لم یکن فی تلک الامۃ شر منہ فالامۃ کلھا امۃ خیر وھذا الکلام یتضمن الانکار علیھم فیما فعلوہ بہ انتھی قلت ولا یخلو عن بحث لانھم فعلوا ذلک للامارۃ لا لما ذکر فافھم۔

کتاب البر والصلۃ

ص ۳۱۳ ج ۳۷۷ **قولہ** لم یتکلم فی المھد الا ثلاثۃ ولعل الثلاثۃ کلھم کانوا فی المھد وقت الکلام وشاھد یوسف ما کان فی المھد وقت التکلم وکذا الصبی فی قصۃ اصحاب الاخدود والمراد بقولہ فی المھد ای فی غیر اوان الکلام او فی حال الرضاع بطریق الکنایۃ وعلی ھذا فلعل شاھد یوسف بلغ اوان الکلام فی الجملۃ وان لم یکن بلغ اوان ذلک الکلام الذی تکلم بہ وکذا غیرہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص ۳۱۴ ج ۳۷۹ **قولہ** ان ابر البر صلۃ الولد اھل وُدّ ابیہ الظاھر ان المعنی ان اکمل البر واعظمہ ان یبر اباہ بحیث یصل اھل وُدّہ تتمیما لبرہ وعلی ھذا فابر البر لا یخلو عن تجرید والا فلا یستقیم اضافۃ البر بل ینبغی اضافتہ الی البار اذ اسم التفضیل یضاف الی جنسہ وقولہ صلۃ الولد الخ کنایۃ عن کونہ یصلھم تتمیما لبر الوالد والا فبالاقتصار علی براھل الوُدّ لا یحصل افضل البر ویحتمل ان یکون المراد ان تمام البر وکمالہ ان یصل اھل وُدّ ابیہ فقولہ ابر البر کنایۃ عن کمالہ وتمامہ وعلی الوجھین فلعل الاقتصار علی الوالد للتنبیہ بالادنی علی الاعلی لان بر الام اکد اولان ود الام قد یکون فی غیر محلھا لنقصان عقل النساء فلا یکون وصل ذلک مؤکدا بخلاف الاب عادۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص ۳۱۵ ج ۳۷۹ **قولہ** ان اللہ تعالیٰ خلق الخلق حتی اذا فرغ منھم الخ یحتمل ان المراد بخلق السمٰوٰت والارض وغیر ذلک مما ذکر اللہ تعالیٰ فی قولہ قل ائنکم لتکفرون بالذی خلق الارض الخ الی آخر ما ذکر وذلک لان ما ذکر ھنا ک مبدأ الخلق و منشأہ ولیس المراد خلق الآحاد اذ ھی ما تمت بعد ویمکن ان المراد بخلق الخلق خلق نوع المکلف من نوع الانس والجن فقط ولو حمل علی آحاد الانس بالنظر الی ظھورھم یوم المیثاق لکان ممکنا واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص ۳۱۵ ج ۳۸۱ **قولہ** وکونوا اعباد اللہ اخوانا کانہ اجمال لکل ما یتعلق بالمعاملۃ بین المسلمین بعد ان سبق تفصیل البعض تنبیھا علی تعبیر التفصیل والمعنی کونوا اخوانا فیما بینکم فی المعاملۃ ولکن لما کان بعض الاخوان ربما ان اخوتھم تصیر سببا للمعاونۃ فیما لا ینبغی ازال ذلک بقولہ عباد اللہ تنبیھا علی ان الاخوۃ مطلوبۃ مع مراعاۃ طاعتہ تعالیٰ بل ھی الاھم کما یقتضی ذلک التقدیم فالمطلوب الجمع بین کونکم عبادہ تعالیٰ فلا تخلوا بطاعتہ وکونکم اخوانا فی المحبۃ والمعاونۃ فی الخیر فھذہ الکلیۃ من جوامع الکلم ولو اخذ الدنیا بتمامھا بھذہ الکلمۃ لکفتھم۔

ص ۳۱۶ ج ۳۸۳ **قولہ** ھل لک علیہ من نعمۃ تربھا ای ھل اوجبت علیہ حقا من النعم الدنیویۃ تذھب الیہ لتربھا ای تملکھا وتستوفیھا ھل اذا حمل الرب علی المالکیۃ وان حمل علی التربیۃ والاصلاح فمعنی تربھا تقوم بھا وتسعی فی تتمیمھا واصلاحھا ای ھل ھو مملوکک او ولدک ممن ھو فی نفقتک وشفقتک لتحسن الیہ فلا یرد ان سبق نعمۃ من الذاھب لا یخل بل ھو اتم واکمل نعما فالمحل سبق نعمۃ من المزوی علی الزائر فای فائدۃ لھذا السؤال واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص ۳۱۹ ج ۳۸۵ **قولہ** یا عبادی کلکم ضال فیہ وفی مثلہ من قولہ کلکم جائع ونحوہ اشارۃ الی تسویۃ الکل فی ھذہ الامور فلا ینبغی لبعضھم ان یطمع فی بعض ھذہ الامور وفیہ اشارۃ الی التبتل عن الخلق وفیما بعدہ اشارۃ الی ان الحاجۃ فی الکل الیہ تعالیٰ فلا بد من التبتل الیہ وتفویض الامور بالکلیۃ الیہ فسبحان المنفرد بالخیر کلہ الغنی بالکلیۃ والمحتاج الیہ الکل بالکلیۃ۔

ص ۳۲۰ ج ۳۸۸ **قولہ** فاذا اخذہ لم یفلتہ ای لم یطلقہ وھو کنایۃ عن الاخذ بکل وجہ ای لا یاخذہ بحیث یکون مطلقا من وجہ وماخوذا من وجہ بل یاخذہ بحیث لا یبقی مطلقا اصلا واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص ۳۲۲ ج ۳۹۰ **قولہ** ان اشر الناس منزلۃ ای من شرھم وغالب مثال ھذا الباب وھو نحو خیر الناس او شر الناس محمول علی التبعیض والمراد فلا ینبغی لی الکلام الشدید مع احد لئلا یتقینی الناس بذلک او المراد ان ھذا الرجل من جملتھم فینبغی الاانہ معہ فی القول خوفا من شرہ واللہ تعالیٰ اعلم ویحتمل ان معنی ما وعدہ الناس ھو من ترکوا تعرضہ بما فیہ من الشر ولا یظھر وا ذلک عندہ خوفا من شرہ وھذا الرجل منھم فلا ینبغی لی تعرضہ بالقول الشدید ونحوہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص ۳۲۳ ج ۳۹۱ **قولہ** باتجاد من عندہ ھی بفتح الھمزۃ جمع مجدۃ بالحرکۃ وھو متاع البیت من فراش ونمارق ومتور۔

ص ۳۲۳ ج ۳۹۲ **قولہ** لمن اصاب من الخیر شیئا ما اصابہ ھذا ان اللام فی لمن اصاب مفتوحۃ وما فی ما اصابہ نافیۃ قال القرطبی معناہ ان ھذین الرجلین ما اصابا منک خیرا وان کان غیرھما قد اصابہ لکن تنزیل ھذا المعنی علی اعراب الکلام فیہ صعوبۃ ووجھہ ان اللام فی لمن ھی لام الابتداء وھی متضمنۃ للقسم ومن موصولۃ مرفوع بالابتداء وصلتھا اصاب وعائدھا المضمر فی اصاب وما بعد متعلق بہ وخبرہ محذوف تقدیرہ واللہ لرجل اصاب منک خیرا فائز او ناج ثم نفی عن ھذین الرجلین اصابۃ ذلک الخیر بقولہ ما اصابہ ھذان ولا یصح ان یکون ما اصابہ خبر لمن المبتدأ لخلوہ عن عائد یعود علی المبتدأ واما الضمیر فی اصابہ فھو للخیر کما من قبل ما یصح ما قلنا واللہ تعالیٰ اعلم انتھی قلت والوجہ عندی جعل من شرطیۃ مبتدأ اخبرہ جملۃ الشرط کما ھو مذھب اھل التحقیق وجزاءہ جملۃ ما اصابہ ھذان ولا حاجۃ فیہ الی العائد علی من کما قررہ المحققون والمعنی ایما رجل اصاب شیئا من الخیر فلا یصیبہ ھذان والمقصود بیان ان اصابۃ ھذین للخیر بلغ بد عائک الی حد الامتناع فلا یتحقق وان فرض اصابۃ الخیر ای حد کان وھذا معنی صحیح واعراب واضح بلا اشکال واما ما ذکرہ فلا یخلو عن التکلف فی الاعراب والبعد فی المعنی بل عدم ارتباط الجملتین یظھر ذلک للمتامل واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص ۳۲۶ ج ۳۹۴ **قولہ** فقال لا اشبع اللہ بطنہ المعلوم من حال معاویۃ بین الناس ان اللہ استجاب فیہ دعاء نبیہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولعل سببہ واللہ تعالیٰ اعلم انہ لترک اجابۃ دعوۃ النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجابۃ دعوۃ واجبۃ علی الفور حتی علی المصلی فی الصلوٰۃ لقولہ تعالیٰ استجیبوا للہ وللرسول

ع قولہ فی الحدیث الثالث نعم وابیک ھذہ الکلمۃ للتعجب لا للحلف ولھذا نظائر کثیرۃ فی کلام العرب وکان الناس یحلفون فی ھذا الباب فنھوا عنہ ۱۲ منہ بتصرف

ص خلق الانواع لا الآحاد ویحتمل ان المراد

اذا دعاکم لما یحییکم فصار مستحقا للدعاء علیه ودعاءه علی المستحق یستجاب بعینه وعلی غیر المستحق یصیر رحمة کما قال فایما احد دعوت علیه من امتی بدعوة لیس لها باهل ان تجعلها ظهورا الخ فلا منافاة بین الحدیثین والله تعالی اعلم وهذا ما اشار الیه کثیر من المحققین واما من قال انه ما کان مستحقا للدعاء فلعله یقول ان الاستجابة فی حق معاویة لان هذا الدعاء کان قبل الاشتراط علی الله تعالی وان الاشتراط کان فی نحو اللعن وغیره من امور الآخرة وهذا دعاء ببعض مصائب الدنیا والثانی بعید لحدیث التسمیة والله تعالی اعلم۔

ص۳۲۵ ۳۹۵ **قوله** ان الرجل یصدق حتی یکتب الخ صیغة المضارع اعنی یصدق للاستمرار ای یداوم علی الصدق ویستمر علیه وکذا قوله یکذب فیما بعد۔

ص۳۲۵ ۳۹۵ **قوله** ان الصدق یهدی الی البر ای یجعل الرجل بارا متصفا بالبر من حیث ان الصدق بر کما فی الروایة الآتیة ویحتمل انه یهدی الی سعی صالح الاعمال والاحتراز عن سیئها اذ الذی یلتزم الصدق علی نفسه اذا سئل عنه هل فعلت لا یمکن له ان یجیب بخلاف الواقع فلا بد له ان یأتی بفعل یصلح لاظهار ولا یأتی بما لا یصلح لذلک واما الکاذب فیجترئ علی ما یرید اعتمادا علی انکاره عند السؤال عنه ویحتمل ان یکون الصدق سببا للتوفیق لصالح الاعمال والکذب بالعکس بجعل الله سبحانه وتعالی ایاهما کذلک۔

ص۳۲۶ ۳۹۶ **قوله** وهل تری بی من جنون قلت والمسکین من تغیر الحال علیه ما دری ان هذه الکلمة منه عین الجنون نسأل الله العفو والعافیة۔

ص۳۲۸ ۳۹۸ **قوله** فقال ابو موسی والله ما متنا الخ قال القرطبی یعنی ما مات معظم الصحابة حتی وقعت بینهم الفتن والمحن فرمی بعضهم بعضا بالسهام وقتل بعضهم بعضا ذکر هذا فی معرض التاسف علی تغییر الاحوال وحصول الخلاف لمقاصد الشرع من التعاطف والتواصل علی قرب العهد وکمال الجد انتهی۔

ص۳۳۰ ۴۰۲ **قوله** فلم تجد عندی غیر تمرة واحدة قلت وفی الروایة الآتیة ثلاث تمرات ولعل وجه التوفیق ان معنی فلم تجد عندی غیر تمرة واحدة ای لنفسها فانها قسمت الثلاثة لنفسها منها واحدة والله تعالی اعلم

ص۳۳۱ ۴۰۴ **قوله** ثم یوضع له القبول فی الارض الخ قیل غالب الناس یحبهم بعض دون بعض قلت غالب الناس اوساط بین الطائفتین لیسوا من المحبوبین ولا من المبغوضین۔

ص۳۳۱ ۴۰۴ **قوله** قال بابیک انت ای انت مفدی بابیک۔

کتاب القدر

ص۳۳۲ ۴۰۶ **قوله** ویؤمر باربع کلمات معطوف علی جملة یجمع خلقه فلا یلزم ان یکون الامر بعد النفخ فلا ینافی الحدیث الروایات الآتیة والله تعالی اعلم۔

ص۳۳۲ ۴۰۸ **قوله** فقال من کان من اهل السعادة فسیصیر الی عمل اهل السعادة یحتمل ان یقرء فسیصیر بالتشدید لیکون موافقا لقوله فییسر لفظا ومعنی ویحتمل ان یقرء بالتخفیف والله تعالی اعلم۔

ص۳۳۴ ۴۰۹ **قوله** بین لنا دیننا کاننا خلقنا الآن ای بین لنا عقیدتنا فی مسئلة قدر الافعال بیانا واضحا وافیا ولا تعتمد فی البیان علی سابق علمنا بل نزلنا فی التوضیح فی البیان والمبالغة فیه منزلة من لا علم له بشیء کانه خلق الآن فبین لنا بیانه قال القرطبی کانا خلقنا الآن یعنی انهم غیر عالمین بهذه المسئلة فکانهم خلقوا الآن بالنسبة الی علمها وفائدته استدعاء اوضح البیان۔

ص۳۳۵ ۴۱۱ **قوله** صرف قلوبنا علی طاعتک کلمة علی متعلقة بصرف لکن یتضمن معنی التثبیت۔

ص۳۳۶ ۴۱۲ **قوله** یولد علی الفطرة کان المراد بالفطرة خلو الذهن عن الشبهات المبعدة للذهن عن قبول ملة الاسلام وذلک لان الخلو عن تلک الشبهات یوجب للانسان کانه علی الملة لان الملة لسلامتها اذا لم یکن للانسان مانع عنها یسارع الی قبولها والله تعالی اعلم۔

ص۳۳۶ ۴۱۲ **قوله** لا تبدیل لخلق الله الآیة فان قلت هذا مناف للحدیث فانه یفید التبدیل لخلق الله ظاهرا لما فیه من قوله ابواه یهودانه فانه یفید ان ابویه یغیرانه عما خلق علیه قلت یحتمل ان هذا نفی بمعنی النهی علی حد لا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج ویحتمل ان المراد انه لیس لاحد تبدیل خلق الله بجعل الولد مولودا علی غیر الفطرة فان خلق الله هو ان یکون الولد مولودا علی الفطرة لا دائما علیه ولیس لاحد ان یعبر ذلک بجعل الولد مولودا علی غیر الفطرة والله تعالی اعلم۔

کتاب الذکر

ص۳۴۳ ۴۲۳ **قوله** یقول الله عز وجل من جاء بالحسنة الخ قلت لو جعلنا هذا الحدیث تفسیر الحدیث ان رحمتی سبقت غضبی لکان له وجه فانظر الی آثار رحمة الله وآثار غضبه ایهما اغلب واکثر ولو ضممنا الی ذلک نعمة الایجاد من العدم الی الوجود الکامل مع ما یحتاج الیه من الآلات والاسباب فهذه نعمة سبقت الاستحقاق من العبد والعمل فظهر معنی هذا الحدیث ظهورا تاما والله تعالی اعلم۔

ص۳۴۳ ۴۲۳ **قوله** قد خفت ای ضعف۔

ص۳۴۴ ۴۲۳ **قوله** اذا اراد ان یدعو بدعوة دعا بها وان اراد ان یدعو بدعاء دعا بها فیه المراد بالدعوة المرة من الدعاء لان هذا الوزن للمرة واما الدعاء فاسم جنس یطلق علی القلیل والکثیر واطلق ههنا علی ما فوق الواحد ای ان اراد المرة من الدعاء یکتفی بهذه الدعوة اعنی اللهم آتنا فی الدنیا الخ وان اراد اکثر من ذلک یأتی بهذه فی ذلک فلا یترک هذه الدعوة قط والله تعالی اعلم۔

ص۳۴۴ ۴۲۵ **قوله** کلمتان خفیفتان الخ الظاهر ان کلمتان خبر مقدم وقوله سبحان الله والحمد لله الخ مبتدأ لان قوله سبحان الله الخ ارید به اللفظ فیکون معرفة وکلمتان نکرة ولا یجعل المبتدأ نکرة مع کون الخبر معرفة الا فی موضع هذا لیس منها وعلی هذا فتقدیم الخبر للتشویق علی حد ثلاثة تشرق الدنیا البیت ویحتمل ان یکون خبره محذوفا والتقدیر عند الله کلمتان او فی الاذکار کلمتان ونحو ذلک وعلی هذا فسبحان الله الخ بدل او بیان او خبر محذوف تقدیره هما سبحان الله الخ والله تعالی اعلم۔

ص۳۵۵ ۴۴۲ **قوله** قلت نافق حنظلة الخ فی الحدیث دلیل واضح علی ان الشک فی الایمان لیس بکفر وانما الکفر الشک فی المؤمن به وفرق بینهما فافهم

ص۳۵۶ ۴۴۲ **قوله** ان رحمتی تغلب غضبی اما لانه یعامل بالرحمة ما لا یعامل بالغضب لما سبق من حدیث من هم بالحسنة واما لان مظاهر الرحمة فی العالم اکثر من مظاهر الغضب حیث ان الملئکة کلهم مظاهر للرحمة وهم اکثر خلق الله وکذا ما خلق الله فی الجنة من الحور والولدان وغیر ذلک والله تعالی اعلم۔

ص۳۵۶ ۴۴۴ **قوله** لئن قدر الله علیه الخ کانه لم یقل ذلک شکا بل قال لانه لحقه من شدة الحال ما غیر عقله وصیره کالمجنون المبهوت فلم یدر ماذاک یقول وماذا یفعل وهکذا حال العاجز المتحیر فی الامر یفعل کل ما یقدر علیه فی ذلک الحال ولا یدری انه ینفعه ذلک ام لا والله تعالی اعلم

ص۳۵۷ ۴۴۵ **قوله** اعمل ما شئت فقد غفرت لک الظاهر لکمال الفضل والاحسان علی التواب الی بابه فی کل آن وتنبیه له علی التزام التوبة حین الابتلاء ببلاء المعصیة ولیس ذاک باذن فی المعصیة والله تعالی اعلم۔

ص۳۵۹ ۴۴۸ **قوله** قد غفر لک حدک ای ما زعمت انه حد والا فالحد لا یغفر بالصلوة بل یجب اقامته بعد الصلوة والله تعالی اعلم۔

ص۳۵۹ ۴۴۹ **قوله** نأی بصدره ای نهض به مع ثقل ما اصابه من الموت لیقرب الی ارض اهل الخیر وفیه دلیل علی صحة توبته وصدق رغبته۔

ص۳۶۰ ۴۵۰ **قوله** ویضعها علی الیهود الضمیر لامثال الجبال لا لامثال الجبال التی کانت علی المؤمنین ومعنی وضع امثال الجبال علی الیهود وانه تعالی لا یغفر لهم ذنوبهم التی هی امثال الجبال فکانه وضعها علیهم لا انه یضع علیهم ذنوب المؤمنین لانه یخالف قوله تعالی ولا تزر وازرة وزر اخری قلت ویمکن ان یقال معنی ولا تزر الخ انه تعالی لا یعذب احدا ولا یعاقبه بذنب غیره لا انه لا یحمل علیه ذنب غیره جزاء له علی عمله اذ یمکن ان یکون من جملة الجزاء علی عمله حمله ذنب غیره وههنا الیهود یحمل علیهم ذنوب المؤمنین بسبب کفرهم وذنوبهم جزاء لهم علی کفرهم وذنوبهم فصار الحمل من جملة الجزاء علی ذنوبهم فافهم والله تعالی اعلم وعلی هذا فیمکن ابقاء الحدیث علی ظاهره۔

ص۳۶۰ ۴۵۰ **قوله** یقول فی النجوی قال سمعته یقول یدنی المؤمن من ربه یرید ان هذا الحدیث فی النجوی لما فیه ذکرنا یجری بین المؤمن وبین الله تعالی من المسارة یوم الحساب والله تعالی اعلم۔

ص۳۶۳ ۴۵۴ **قوله** وبشر الذی ذکر الله مما خلفنا تخلفنا عن الغزو اذ الظاهر حینئذ ان یقال وعلی الثلاثة الذین تخلفوا لا خلفوا لانه یوهم ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم خلفهم عن الغزو مع انهم تخلفوا بانفسهم فموضع تقریر المعصیة علیهم یقتضی تخلفوا والله تعالی اعلم ثم لا یخفی ان ما قرره العلماء

له فلا یشکل بحدیث ان الواحد من کل الف یدخل الجنة والباقون یدخلون النار والله تعالی اعلم ۱۲ منه

فی تحقیق معنی التوبة وکذا مایقتضیه کثیر من الاحادیث هو انها تتحقق بادنی نزوع وانها اذا تحققت بشرائطها لا ترد عند الله تعالی وهذا الایوافق مایقتضیه هذا الحدیث من حال هؤلاء الثلاثة وقد یمکن ان یقال ذاک حال العوام علی العموم وهذا المذکور فی هذا الحدیث حال الخواص فلا اشکال اذ لا یقاس حال الخواص فی امثال هذه الاشیاء بحال العوام او یقال کانت توبة مقبولة عند الله حیث وجدت منهم بشرائطها لکن التوقف کان فی امرهم من حیث نزول الوحی بقبول توبتهم وهو امر زائد علی نفس التوبة والله تعالی اعلم۔

ص۳۶۳ ح۴۶ **قوله** اتصلی علیه وقد نهاک الله ان تصلی علیه فیه انه کیف یجوز لعمر رض ان یقول ذلک او یعتقد وفیه اتهام النبی صلی الله تعالی علیه وسلم بارتکاب المنهی علیه قلت لعله جوز النسیان والسهو فاراد ان یذکره ذلک ویمکن تنزیل الاستفهام علی الجملة الحالیة بناء علی ما قالوا ان القید الاخیر فی الجملة هو مناط الاثبات والنفی فصار المطلوب هل نهاک الله امر لا ولم یقل ذلک للتردد منه بین النهی وعدمه بل لیتوسل به الی فهم ما ظنه نهیا والله تعالی اعلم ویؤید الثانی روایة الترمذی الیس قد نهی الله ان تصلی علی المنافقین ای بَیِّنْ لی ان الذی اظنه نهیا انهی هو ام لا فافهم۔

ص۳۶۳ ح۴۷ **قوله** ان فی الجنة لشجرة یسیر الراکب فی ظلها الخ قیل یتحقق الظل ولا شمس قلت یمکن ان یقال انه ظل فرضی او ان الظل یکفی فی تحققه النور وان لم یکن هناک شمس والنور متحقق فافهم۔

ص۳۶۳ ح۴۸ **قوله** وطوله ستون ذراعا الظاهر انه الذراع المتعارف فی ذلک الزمان فانه الذی یحصل به البیان وقید بل ذراع آدم ولیس بشیء اما اولا فلانه لا یحصل به البیان قطعا الا اذا کان ذراع آدم متعارفا فیما بین الناس واما ثانیا فلانه یخل باعتدال الاعضاء فلو فرض الانسان ستین ذراعا بذراع نفسه لکان ذراعه اقل شیء ولا یتحقق فیه الاعتدال قطعا فلا وجه للقول بان صورة آدم کانت کذلک وثالثا یلزم ان یکون ذراع آدم مختلفا فی المنافع اذ یلزم ان یکون قصیرا جدا بالنظر الی تمام قامته وذلک یخل بالمنافع التی خلق الذراع لها کما لا یخفی۔ {ص۳۶۳ ح۴۸ قوله احمیت النار واحبت فقالت هذه یخلینی الخ اقول اخبرت النار بانها تهلک اعداء الله واحبة ما اختاروا لرسوله اولیاءه فتطلع الله تعالی الاحتضام باستناد الکل الیه . والله تعالی اعلم۔}

ص۳۸۱ ح۴۸۲ **قوله** فما لی لا ید خلنی الا الضعفاء الناس ای فما لی لا افتخر علیک والحال انه لا ید خلنی الا الاولیاء فانا دار کرامتهم ومنزل ضیافتهم والله تعالی اعلم۔

ص۳۸۴ ح۴۹۱ **قوله** الیس قد وجدتم ما وعدکم ربکم حقا الظاهر ان اسم لیس ضمیر الشان والا فالظاهر الستم کما لا یخفی۔

ص۳۹۴ ح۵۰۳ **قوله** ما اسالکم عن الصغیرة وارکبکم للکبیرة هما من صیغ التعجب تعجب من حالهم فی انهم یبحثون عن الصغائر کانهم یقصدون الاحتراز عنها مع اجتراءهم علی ارتکابهم الکبائر وهذا الکلام منه رحمه الله تعالی علی وفق ما قال ابوه عبد الله بن عمر حین ساله عراقی عن دم البعوض یصیب الثوب فقال عبد الله رض انظروا الی هذا یسال عن دم البعوض وقد قتلوا ابن رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم رواه الترمذی فی فضائل حسین۔

ص۳۹۴ ح۵۰۴ **قوله** ولیس به الدین الا البلاء الاستثناء منقطع ای لیس الباعث له علی هذا المقال الدین بل یکون الباعث البلاء والله تعالی اعلم۔

ص۳۹۶ ح۵۰۸ **قوله** فاذا جاءوها نزلوا فلم یقاتلوا بسلاح الخ کانهم یقاتلون اولا الکفرة حتی اذا غلبوهم یقصدون البلدة فیدخلون فیها بلا قتال ثان عند دخولهم البلدة والله تعالی اعلم وبهذا یندفع ما یتخایل من التدافع بین هذا وما سبق منهم من القتال والله تعالی اعلم بحقیقة الحال۔

ص۳۹۶ ح۵۰۹ **قوله** اخسا فلن تعدو قدرک کانه ما الی بالخبیئ علی وجهه لان الخبیئ کان تمام الایة وهو قوله تعالی فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین وهو ما الی بلفظ الدخان منه تاما فکیف بالباقی فلذلک قال له النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فلن تعدو قدرک یعنی هذا الذی اتیت به من الامر الناقص جدا هو قدر الساحر الکاذب ولا تقدر تجاوز قدرک والله تعالی اعلم۔

ص۳۹۹ ح۵۱۱ **قوله** انه لن یری احد منکم ربه حتی یموت هذا یدل علی ان کل من یدعی ذلک فهو کاذب ولا یدل علی انه صلی الله تعالی علیه وسلم لم یره لیلة المعراج ان ثبت لقوله احد منکم والله تعالی اعلم۔

ص۴۰۰ ح۵۱۵ **قوله** فخفض فیه ورفع حتی ظننا انه فی طائفة النخل ای بالغ فی تقریبه واستعمل فیه کل فن من خفض ورفع حتی ظننا انه لغایة المبالغة فی تقریبه انه فی طائفة من نخل المدینة وقیل هما بالتشدید فاء خفض ورفع ای احقر امره بانه اعور رد هون علی الله وانه لا یضمحل امره وعظمه بجعل الخوارق بیده او خفض صوته بعد التقریب لکثرة التکلم فیه ثم رفع بعد الاستراحة لیبلغ کاملا قلت والمعنیان لا ینافی سببهما الغایة فالوجه هو المعنی اول الذی ذکرنا والله تعالی اعلم۔

ص۴۰۱ ح۵۱۵ **قوله** اخوفنی علیکم قیل النون بدل عن اللام والاصل اخوف لی قلت یؤیده روایة الترمذی بالام۔

ص۴۰۱ ح۵۱۵ **قوله** ان یخرج کلمة ان شرطیة وقوله فامرؤ ای کل امرء من استعمال النکرة فی العموم مثل علمت نفس۔

ص۴۰۱ ح۵۱۵ **قوله** کیعاسیب النحل ای کاتباع النحل یعاسیبه۔

ص۴۰۱ ح۵۱۸ **قوله** لا یدان لاحد ای لا قوة قلت وکانه لان الله تعالی ما اراد موتهم بریح نفس عیسی علیه السلام والا لما کانت حاجة الی قتالهم۔

ص۴۰۳ ح۵۲۴ **قوله** الا عظما واحدا وهو عجب الذنب الخ ظاهر هذا الحدیث یفید انه لا یبعد من الاشیاء بالمرة وان البعث لیس ایجادا جدیدا من کتم العدم المحض بل هو جمع الاجزاء المتفرقة وهو الذی یفیده ظاهر قوله تعالی رب ارنی کیف تحیی الموتی الایة والله تعالی اعلم۔

ص۴۰۳ ح۵۲۵ **قوله** اذا نظر احدکم الی من فضل علیه فی المال الی اخره ضمیر فضل الاول راجع الی من وعلیه لاحدکم وضمیر فضل الثانی لاحدکم وعلیه لمن۔

ص۴۰۳ ح۵۲۶ **قوله** فقال رجل مسکین قد انقطعت بی الحبال الخ یلزم علی ظاهره انه کذب فکیف یتکلم به الملک فلعل المراد به انه رجل کذا وکذا بالنظر الی ما یظهر للمخاطب اذا نظر الی حاله فظاهر امره فالمعنی انا رجل کذا وکذا فیما تری ویظهر لک من حالی ویمکن ان یقال ان الله تعالی اباح له التکلم بالکلام المذکور لمصلحة الابتلاء کما اباح مثله لدفع الظلمة من المظلوم او للمصالحة بین الناس ونحوه والحاصل ان الله تعالی یبیح لبعض المصالح التکلم بما ظاهره کذب او کذب بالحقیقة ایضا فحین ابیح ذلک فلا اشکال علی المتکلم بذلک لانه ما اتی الا بالمباح له فلا اثم علیه ولا یقدح ذلک فی عصمته عن المعاصی لان هذا التکلم فی حقه لیس بمعصیة بل ما امر الله تعالی به عینا یصیر واجبا وطاعة فاین المعصیة والله تعالی اعلم۔

ص۴۱۳ ح۵۳۴ **قوله** ولا اراها الا الفاوهذا الحدیث وحدیث الضب الذی سبق فی الصحیح یفید ان بقاء ما مسخه الله تعالی من الاقوام وقد سبق بحث فی الصحیح دل علی انه لا بقاء له ولا یبقی له نسل ووجه التوفیق ان هذا الحدیث وحدیث الضب یحتمل ان یکونا قبل العلم بانه لا بقاء له علی سبیل الاجتهاد والتخمین کما یدل علیه سوق هذا الحدیث وحدیث الضب ویحتمل ان یکون المراد بیان المجانسة بان تلک الاقوام مسخت فارا تاخذ الفار المعهود بعض طباعها وتعلم منها فلذلک الفار المعهود یشرب بعض الالبان دون بعض وکذا حدیث الضب بان بعض الاقوام مسخت ضبا فینبغی ان یترک الضب المعهود لمجانسة بالمسوخ لان الموجود عین الممسوخ والله تعالی اعلم۔

ص۴۱۳ ح۵۳۷ **قوله** لا یلدغ المؤمن الخ ای لیس من شانه علی مقتضی ایمانه ان یصدق الکاذب الذی ظهر کذبه مرة ثانیة فیخدع فی المرتین لقوله تعالی ان جاءکم فاسق بنبإ فتبینوا وهذا هو مورد الحدیث واما الانخداع بوجه اخر والغفلة عن الدنیا فهو شیء اخر سیما اذا کان طبعا فلعل ذلک هو المراد بما ورد ان المؤمن غر کریم والمنافق خب لئیم والله تعالی اعلم۔

ص۴۱۵ ح۵۴۳ **قوله** اسرینا لیلتنا کلها حتی قام قائم الظهیرة الغایة لیست غایة لاسراء اللیلة بل غایة لمحذوف یدل علیه السیاق ای وسرنا النهار حتی قام قائم الظهیرة ای وقف لظل الذی یقف عادة عند الظهیرة حسب ما یری ویظهر فان الظل عند الظهیرة لا یظهر له سریعة حرکة حتی یظهر بمرای العین انه واقف وهو سائر حقیقة والله تعالی اعلم۔

ص۴۱۹ ح۵۴۵ **قوله** واکثر ما کان الوحی یوم توفی الظاهر انه اراد بالیوم الوقت وکنی به عن اخر العمر مطلقا والله تعالی اعلم۔

ص۴۲۲ ح۵۴۸ **قوله** نسختها ایة مدنیة ومن یقتل الخ وجه الجمع بین هذه الروایة السابقة انه اجاب عما یظهر من التعارض بین الایتین وعدم موافقة ایة الامن تاب لمذهبه بوجهین احدهما ان ایة ومن یقتل فی المؤمنین وایة الا من تاب فی المشرکین کما هو مقتضی شان النزول والثانی ان المتاخرة منهما نزولا نسخت المتقدمة منهما وقد علم والله تعالی اعلم۔

له ای الجهل انهم کیف یقولون فی هذه الصلوة فی رکوعه فانه لا یجیئ الرکوع فی هذه الصلوة الا بعض الصلوة فی رکعة واحدة اقول ان رکوع آدم علیه السلام کان هکذا والله تعالی اعلم ویصیر الصورة فی رکعة واحدة منه رح

۴۲۶/۵۴۹ **قوله** وتقول الیوم یبد وبعضه الخ ای تطوف عریانة وتنشد هذا الشعر وحاصله الیوم ای یوم الطواف اما ینکشف کل الفرج او بعضه وعلی التقدیرین فلا احل لاحد ان ینظر الیه قصداً تریدانها کشفت الفرج لضرورة الطواف لا لاباحة النظر الیه والاستمتاع به فلیس لاحد ان یفعل ذلك و الله تعالیٰ اعلم وبهذا تمت الفوائد المتعلقة بصحیح مسلم

والحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات

یقول العبد الفقیر الی ربه الغنی ابوتراب عبد التواب الملتانی نقلت هذه الحاشیة من نسخة فی مکتبة شیخ الاسلام عارف بك فی المدینة المنورة حین اقامتی بها فی المحرم من العام الخامس والاربعین من القرن الرابع عشر من الهجرة النبویة ولکن حان الارتحال ولم یتم نسخها بل ولم یقدر نسخها علی یدی الا قدر خمسین منها فاوصیت فیها حبتی واخی لوجه الله الشیخ العلامة محمد علی بن العارف بالله الشیخ عبد الرحمٰن اللکهوی ابن الشیخ هادی اهل فنجاب الحافظ محمد رحمهما الله مصنف زینة الاسلام واحوال الاخرة وغیرهما فاحتسب بنسخ باقی الثلاثة اخماس فجزاه الله عنی وعن سائر المسلمین خیرًا

ورفع قدره وجعله من الفائزین - آمین

عرصۂ دراز کی محنت و کوشش کے بعد

قدیمی کتب خانہ کی

سُنَنُ ابنِ ماجہ

نہایت اعلیٰ معیار پر شائع ہو گئی ہے

اہلِ علم کو مُدّتِ دراز سے معیاری اور خوشخط سنن ابن ماجہ کی جستجو تھی، کیونکہ اب تک اس کے جو چھاپے دستیاب تھے وہ سب کج مج حروف میں اور آڑے ترچھے حاشیوں کے ساتھ شائع ہوئے تھے جن سے استفادہ کرنا دشوار تھا۔

قدیمی کتب خانہ نے اہلِ علم کی ضرورت کا احساس کر کے صحاحِ ستہ کی اس اہم کتاب کو، اپنی **بخاری شریف** اور **مُسلم شریف** کی طرح، نہایت اعلیٰ معیار پر تیار کیا ہے۔ اس کا متن نہایت خوشخط اور روشن، اور حواشی بھی صاف اور جلی خط میں لکھے گئے ہیں۔ نیز اہلِ علم کی سہولت کی خاطر متن اوپر اور حواشی زیریں حصہ میں مثل شرح نووی رکھے گئے ہیں اور ان میں مندرجہ ذیل شروح و تعلیقات شامل ہیں :-

① اِنجاح الحاجہ : للشیخ عبد الغنی المجددیؒ
② مِصباح الزُّجاجہ : للعلامۃ السیوطیؒ
③ حلّ اللّغات وشرح المشکلات : للعلامۃ فخر الحسن گنگوہیؒ
④ مزید اضافہ جات از کتبِ معتبرہ

اس کے علاوہ کتاب کے شروع میں مندرجہ ذیل مفید رسائل کا بھی اضافہ کیا گیا ہے :-

① ما تمس الیه الحاجه لمن یطالع سنن ابن ماجه : للعلامة النعمانی
② ابن ماجه وسننه : للشیخ فؤاد عبد الباقی
③ شروط الائمة الستة : للمقدسیؒ
④ شروط الائمة الخمسة : للحازمیؒ
⑤ التعلیقات علیهما : للشیخ محمد زاهد الکوثریؒ

یقین ہے کہ آج تک اس شاندار پیمانہ پر، اس قدر خوشخط اور کامل اہتمام کے ساتھ ابن ماجہ نہ کسی جگہ چھپی اور نہ آئندہ چھپنے کی امید ہے

تقطیع ۲۰×۳۰/۴ کل صفحات ۴۲۲ - سفید ولایتی کاغذ - مجلد ڈائی دار

قدیمی کُتب خانہ - مقابل آرام باغ - کراچی

اَسماء کتب الصّحیح

(مرتبۃ ترتیبًا الف بائیًا)

اسم الکتاب	الصفحۃ	الجزء
باب الهمزة		
الأدب	۲۰۶	۳
الاستسقاء (صلاة)	۲۹۲	۱
الاشربة	۱۶۱	۲
الاضاحی	۱۵۳	۲
الاعتکاف	۳۷۱	۱
الاقضیة	۷۴	۲
الالفاظ من الادب وغیرها	۲۳۷	۲
الامارة	۱۱۹	۲
الأیمان	۴۶	۲
الإیمان	۲۶	۱
باب الباء		
البر والصلة والادب	۳۱۲	۲
البیوع	۲	۲
باب التاء		
التفسیر	۴۱۹	۳
التوبة	۳۵۴	۳
باب الجیم		
الجمعة	۲۷۹	۱
الجنائز	۳۰۰	۱
الجنة وصفة نعیمها واهلها	۳۷۸	۲
الجهاد والسیر	۸۱	۲
باب الحاء		
الحج	۳۷۳	۱
الحدود	۶۳	۲
حدیث امّ زرع	۲۸۷	۲
الحیّات (قتل)	۲۳۴	۲
الحیض	۱۴۱	۱
باب الخاء		
الخوف (صلاة)	۲۷۸	۱
باب الذال		
الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار	۳۴۱	۲
باب الراء		
الرؤیا	۲۴۰	۲
الرضاع	۴۶۶	۱
باب الزای		
الزکاة	۳۱۵	۱
الزهد والرقائق	۴۰۷	۲
باب السین		
السّلام	۲۱۲	۲
باب الشین		
الشعر	۲۳۹	۲
باب الصاد		
الصحابة (فضائل)	۳۶۲	۲

اسم الکتاب	الصفحۃ	الجزء
صفات المنافقین واحکامهم	۳۶۸	۲
صفة القیامة والجنة والنار (باب)	۳۰۴	۲
الصلاة	۱۶۴	۱
صلاة الاستسقاء	۲۹۲	۱
صلوٰة الخوف (باب)	۲۷۸	۱
صلوٰة العیدین	۲۰۹	۱
صلوٰة المسافرین وقصرها	۲۴۱	۱
الصیام	۳۴۶	۱
الصید والذبائح ومایؤکل من الحیوان	۱۴۵	۲
باب الطاء		
الطب والمرضی والرقی (باب)	۲۱۹	۲
الطلاق	۴۷۵	۱
الطهارة	۱۱۸	۱
باب العین		
العتق	۴۹۱	۱
العلم	۳۳۹	۲
العیدین (صلوٰة)	۲۸۹	۱
باب الفاء		
الفتن واشراط الساعة	۳۸۸	۲
الفرائض	۳۳	۲
الفضائل	۲۴۵	۲
فضائل الصحابة (باب)	۲۰۲	۲
فضائل القرآن ومایتعلق به	۲۶۷	۱
باب القاف		
قتل الحیّة وغیرها	۲۳۴	۲
القدر	۳۳۲	۲
القسامة والمحاربین والقصاص والدیات	۵۴	۲
باب الکاف		
الکسوف	۲۹۵	۱
باب اللام		
اللباس والزینة	۱۸۷	۲
اللعان	۴۸۸	۱
اللقطة	۷۸	۲
باب المیم		
المساجد ومواضع الصلوٰة	۱۹۹	۱
المسافرین (صلوٰة)	۲۴۱	۱
المساقاة والمزارعة	۱۴	۲
باب النون		
النذر	۴۴	۲
النکاح	۴۴۸	۱
باب الهاء		
الهبات	۳۶	۲
باب الواو		
الوصیة	۳۸	۲

قدیمی کتب خانہ - آرام باغ - کراچی ۱